ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب
لغات الحدیث
عربی - اُردو
جلد: اوّل
حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمۃ اللہ علیہ
نعمانی کتب خانہ

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو
جلد اوّل

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جُملہ احادیث، اہلِ سُنّت و امامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمۃ اللہ علیہ
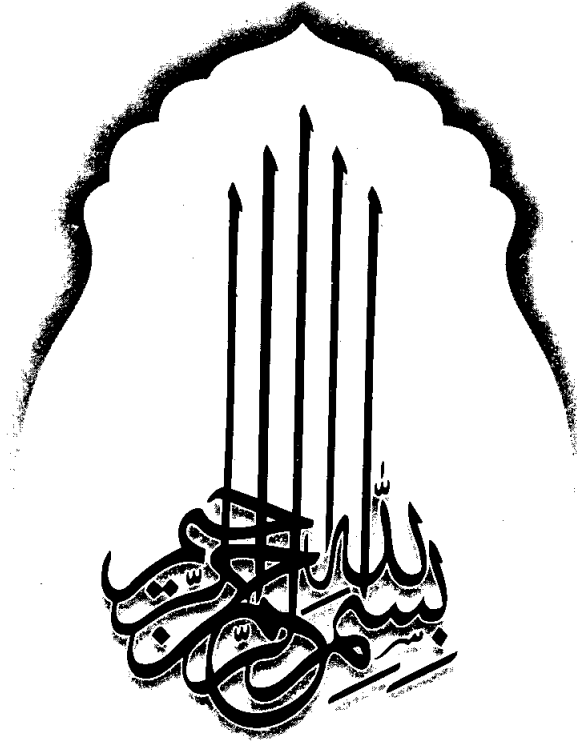
نعمانی کتب خانہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لغات الحدیث
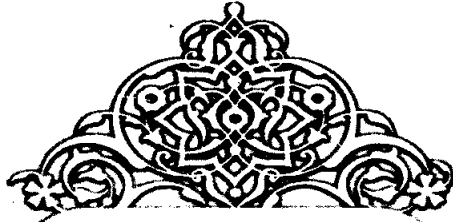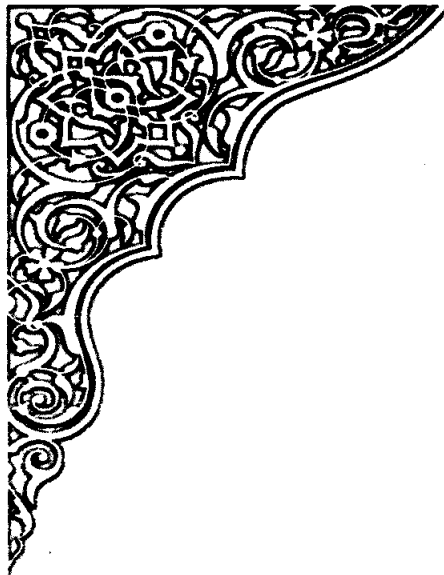
عربی - اُردو

نام کتاب

لُغاتُ الحدیث

عربی - اُردو

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

جِلد: اوّل

سرورق

رضحم لاہور

تاریخ اشاعت

اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ

چاچا حمید پرنٹرز

ناشر

نعمانی کتب خانہ

لاہور

e-mail: nomania2000@hotmail.com

سُخن ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

سرور کائنات ﷺ کے آفاقی پیغام کو انسانیت تک پہنچانے اور امت مسلمہ کے ایمانی، روحانی اور عملی تعلق کو آپ ﷺ کے ساتھ بڑھانے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے دورِ حاضر تک ہزاروں علمائے کرام نے اپنی زندگیوں کوعلوم دینیہ کی خدمات میں صرف کر دیا۔ انہی میں سے ایک علم حدیث بھی ہے۔

جمہور محدثین کی اصطلاح میں نبی ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے بعد حدیث دوسر ماخذ قانون ہے۔

نیز قرآن مجید سمجھنے کے لئے سب سے زیادہ سیدھی راہ حدیث ہی ہے۔ حدیث ہی مشکلات قرآن کی وضاحت، اس کے اجمال کی تفصیل، اطلاق کی تقیید اور عموم کی تخصیص کرتی ہے۔ مگر کلامِ نبوی ﷺ کی فصاحت و بلاغت اور گیرائی اور گہرائی کو سمجھنا خود عربوں سے عربی زبان کے اعلیٰ شعور کا متقاضی ہے۔ چنانچہ غیر عرب افراد کے لئے احادیث کی لسانی قدر ومنزلت اور اہمیت کا اندازہ کرنا چنداں دشوار نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی لغات الحدیث پر کتابیں مدون کی گئیں۔

اُردو زبان میں لُغات الحدیث پر ہندوستان اور پاکستان میں جو سب سے مُنفرد اور جامع کام ہوا وہ ''علامہ وحید الزماں'' کی ''اسرار اللغة مع انوار اللغة'' الملقب ''وحید اللغات'' ہے۔

علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ نے تراجم احادیثِ رسول ﷺ کے سلسلہ میں اور بھی کئی بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔

بحمد للہ ''نعمانی کتب خانہ لاہور'' کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ قیام پاکستان کے بعد سے آپ کی کئی علمی خدمات کو از سرنو نئی آب وتاب کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کر کے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔

اب قارئین کی ایک کثیر تعداد اُردو زبان میں حدیث نبوی ﷺ کے اس عظیم لُغوی ذخیرے کو جدید اُسلوب میں دیکھنے کی متمنی تھی۔ چنانچہ دوسال قبل ''لغات الحدیث'' کی جدید کمپوزنگ اور نظر ثانی کیے کام کا آغاز کر دیا گیا۔

لُغات کی کسی بھی کتاب کو مرتب کرنا جس قدر مشکل اور کٹھن کام ہے اسی قدر اس کی اشاعت کا کام بھی توجہ اور لگن کا متقاضی تھا۔ الحمدللہ ہم نے اپنی طباعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس کتاب کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی

کوشش کی ہے۔ خاص طور سے پروف ریڈنگ اور کمپوزنگ کے دوران قدیم نسخوں میں موجود سقم اور تساہل کو محسوس کرتے ہوئے از سرنو ماہرین فن سے نظر ثانی کرائی گئی اور جابجا پُرانی اُردو کے الفاظ کو جدید اُردو کے مطابق ڈھالا گیا ہے۔
مختلف جگہوں پر جدید دور کی ضروریات کے مطابق وضاحتی نوٹ لگائے گئے ہیں۔ اور انتہائی نفیس کاغذ' معیار پرنٹنگ' عمدہ جلد بندی' خوبصورت ٹائیٹل سے اس کتاب کے ظاہری جمال وکمال کا اہتمام کیا گیا ہے۔ تاہم تمام تر بشری کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی بھی قسم کی غلطی کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا قارئین اس کتاب میں کسی قسم کا کوئی سقم پائیں تو ہماری راہنمائی فرمائیں۔ ہم آئندہ ایڈیشن کو مزید بہتری کے ساتھ شائع کرنے میں آپ کی اس علمی معاونت پر دل و جان سے آپ کے مشکور ہوں گے۔
اس کتاب کی جدید ترتیب ترامیم واضافہ جات کے ساتھ موجودہ ایڈیشن کے جملہ حقوق طباعت اب بحق ''نعمانی کتب خانہ'' محفوظ ہیں۔
لغات الحدیث کے اس جدید ایڈیشن کی کمپوزنگ' ایڈیٹنگ' پروف ریڈنگ ونظر ثانی کی خدمات کے لیے دن رات کاوشوں پر ہم جناب حافظ مبشر حسین ﷾' حافظ محمد انور زاہد ﷾' حافظ محمد عمران' اور رشید سبحانی اور دیگر احباب کے بھی شکر گزار ہیں۔
آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری ان حقیر کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں درجہ قبولیت عطا فرماء اور ہمارے والدین اساتذہ کے لیے روز محشر سامان نجات بنائے۔ آمین

محمد ضیاء الحق نعمانی
نعمانی کتاب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان
0333 4229127

پیش لفظ

حضور نبی اکرمؐ سے صدق دل سے محبت کرنا ہر مسلمان کے دین وایمان کا بنیادی تقاضا ہے اور آپؐ سے اظہار محبت کا طریقہ یہ ہے کہ آپؐ کے تمام اقوال وفرمودات (احادیث) سے محبت کی جائے جب کہ آپؐ کی احادیث اور فرمودات سے محبت کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں خلوص دل سے سچا ومنزل من اللہ (وحی خفی) تسلیم کیا جائے۔ ان کی کامل اتباع واطاعت کی جائے، انہیں اپنا اوڑھنا، بچھونا اور حرز جان بنالیا جائے، انہیں پڑھا لکھا اور یاد کیا جائے اور انہیں دوسرے لوگوں تک ہر ممکنہ ذریعے سے منتقل کیا جائے۔ علامہ وحید الزمانؒ کا نام ان خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہے۔ جنہوں نے آنحضرتؐ کے ارشادات وفرمودات سے اظہار محبت کرتے ہوئے علم حدیث کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ اس کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے کہ صحاح ستہ وموطا کے وہ تراجم جو گذشتہ سوسال سے تاحال ہر دینی وعلمی لائبریری کی زینت بنے ہوئے ہیں[1] مولانا مرحوم ہی کے فیضان قلم کا نتیجہ ہیں۔

علامہ مرحوم ۱۲۶۷ھ میں کانپور میں پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار مسیح الزمان کے علاوہ دیگر علمائے کانپور سے دینی علوم حاصل کیے اور چھوٹی ہی عمر میں تصنیف وتالیف کا سلسلہ شروع کر دیا۔ یادرہے کہ مرحوم نے حجاز کے کبار علما سے بھی دینی علوم حاصل کیے جب کہ شیخ الکل سید نذیر حسین دہلویؒ سے سند حدیث حاصل کی۔ (دیکھئے نزہۃ الخواطر از عبدالحی لکھنویؒ ۵۱۴/۸)

موصوف کے مسلک ومذہب کے حوالہ سے لوگوں میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض لوگ آپ کو حنفی ومقلد اور بعض اہلحدیث قرار دیتے ہیں جب کہ بعض نے آپ کے شیعہ ہونے کا بھی گمان ظاہر کیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ پہلے حنفی المذہب تھے پھر احادیث کے تراجم کے دوران آپ مسلکا اہلحدیث ہو گئے۔ (ملاحظہ ہو تراجم مشاہیر از بھوجیانی بذیل ترجمہ وحید الزمانؒ) موصوف کی مختلف کتابیں اور تراجم دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کتاب میں تو وہ تقلید کی بھرپور حمایت کررہے ہیں اور کہیں دوسری کتاب میں اس سے زیادہ شدت سے تقلید کی تردید کررہے ہیں۔ بعض اقتباسات سے اندازہ ہوتا ہے کہ مرحوم شیعہ فکر کے حامل ہیں جب کہ اکثر وبیشتر مقامات پر موصوف شیعہ حضرات کی تردید وابطال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح کہیں یہ شک پڑتا ہے کہ موصوف حنبلی یا پھر اہلحدیث ہیں جب کہ ان کے بعض اقوال سے یہ

---

[1] ان تراجم احادیث میں سے پیش تر ''نعمانی کتب خانہ لاہور'' سے جدید آب وتاب کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔

شک بھی زائل ہو جاتا ہے۔ گویا ان کے مسلک کی نشاندہی کرنا خاصا الجھا ہوا مسئلہ ہے۔ علامہ وحید الزماں مرحوم کے مختلف الجہہ افکار وخیالات سے ایک اور الجھن بھی بیدا ہوتی ہے کہ جب ان کی خدمات حدیث اور علم دوستی کو دیکھا جاتا ہے تو ہر مسلک کے لوگ انہیں اپنا ہم مسلک وہم مشرب قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب ان کے تفردات وشذوذ پر نظر پڑتی ہے تو پھر ہر ایک کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان سے برات کر کے دوسرے مسلک کو بدنام کیا جائے اور ان کے تفردات سے بھی اس طرح فائدہ اٹھایا جائے۔ ان هي الاقسمة ضيزیٰ! مرحوم کی لغات الحدیث (کتاب ہذا) کی روشنی میں ان کے مسلک ومذہب پر حتمی روشنی ڈالی جاسکتی ہے کیونکہ یہ وہ ضخیم اور قیمتی کتاب ہے جو موصوف نے اپنی زندگی کے آخری حصہ میں تالیف کی تھی۔ جیسا کہ اسی کتاب کے مقدمہ میں مصنف رقمطراز ہیں کہ ''اب شروع ۱۳۲۴ ہجری سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گذارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث میں بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کرتا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے''

(دیکھئے طبع قدیم ج ا ص ۴)

یاد رہے کہ موصوف ۱۳۳۸ھ میں فوت ہوئے جب کہ مذکورہ کتاب کی تالیف ۱۳۲۴ھ میں انہوں نے شروع کی اور ظاہر ہے اتنی ضخیم کتاب کی تیاری میں بھی چندسال لگے ہوں گے۔ موصوف کے اپنے ہی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے چندسال پہلے اس کی تکمیل کر لی تھی البتہ اس کی اشاعت میں موصوف کو مختلف مشکلات کا سامنا رہا جیسا کہ موصوف کے اس دعائیہ جملے سے ظاہر ہوتا ہے: ''یا اللہ! تو اس کتاب کو قبول فرما اور اپنے فضل وکرم سے اس کو میری زندگی میں تمام اور شائع کرادے۔'' (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب مذکور کا مقدمہ از مصنف)

موصوف کی اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شروع میں حنفی المذھب تھے مگر بعد میں انہوں نے اس سے رجوع کر لیا چنانچہ موصوف لکھتے ہیں کہ ''میں نے وجوب تقلید مذہب معین میں جو ابتدائے طالب علمی میں لکھا تھا' اس سے بعد میں رجوع کر لیا۔ اسی طرح صفات اللہ میں متکلمین کی تاویلات اور تسویلات سے جن میں' میں عنفوان شباب میں گرفتار تھا (سے بھی رجوع کر لیا ہے) اور اب بھی اللہ تعالیٰ شانہ خوب جانتا ہے کہ مجھے دین کے مسائل میں کوئی نفسانیت یا تعصب نہیں ہے اور نہ اپنے قول سے اگر وہ غلط نکلے' رجوع کرنے میں کوئی شرم ہے۔'' (لغات الحدیث بذیل کلمہ شطن)

اسی طرح موصوف تقلید شخصی کی تردید کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''مسلمانوں نے بھی انہی (یہود ونصاریٰ) کا شیوہ ۴۰۰ھ کے بعد اختیار کیا۔ ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کو گویا پیغمبرؐ کی طرح معصوم سمجھ لیا۔ بس انہوں نے جو کہہ دیا اس کو آنکھ بند کر کے وحی سمجھتے ہیں اور اللہ اور رسول کے کلام کو طاق نسیان پر رکھ دیا...... سچے مسلمان وہ ہیں جو قرآن کو سمجھ کر اس کے معانی اور مطالب میں غور کرتے ہیں اور اس کے اوامر اور نواھی پر عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح صحیح بخاری اور دوسری حدیث کی تمام کتابوں کو سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہیں اور حدیث یا آیت کی موجودگی ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی کا قول نہیں مانتے ابوحنیفہ ہوں یا شافعی یا ان سے بھی کوئی بڑے غوث ہوں یا قطب۔ سب آنحضرتؐ کے ایک ادنیٰ غلام کفش بردار ہیں

اور سب نے بالاتفاق یہی وصیت کی ہے کہ قرآن اور حدیث پر چلو اور ہماری پیروی ہرگز نہ کرنا۔ جو قول ہمارا قرآن و حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مارو۔'' (لغات بذیل کلمہ سنن)

موصوف کے سامنے اگر کسی بڑے امام یا فقیہیہ کا کوئی ایسا قول آتا ہے جو واضح طور پر قرآن و حدیث سے متعارض ہو تو موصوف اس قول کی تائید و تصحیح کرنے کے لیے قرآن و حدیث میں تاویل و تنسیخ کا سہارا لینے کی بجائے برملا قرآن و حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور اس قول کو باطل' غلط اور قابل تردید قرار دیتے ہیں۔ مثلاً امام ابوحنیفہؒ کے حوالہ سے ''اشعار بدن'' کو مکروہ سمجھنے کو خلاف حدیث قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ''ابوحنیفہؒ کا قول صحیح حدیثوں کے برخلاف ہے اور خود انہی (امام صاحب) کی وصیت کے موافق چھوڑ دینے کے لائق ہے۔''

(لغات الحدیث بذیل کلمہ اشعار نیز دیکھئے بذیل مادہ سکر اور سواد)

مذکورہ اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کسی بھی مذہب معین کی تقلید کے موقف کے سخت مخالف تھے اور اس کے برعکس قرآن و حدیث کی براہ راست پیروی کے قائل تھے۔ چونکہ اہلحدیث مکتب فکر کا بھی یہی نکتہ نظر ہے اس لئے مولانا مرحوم اپنے تئیں اہلحدیث ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''جو لوگ مکہ میں رہتے ہیں یا مکہ میں آ گئے ہوں وہ حرم ہی سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔ ان کو حرم کی حد سے باہر جا کر جیسے تنعیم یا جعرانہ جا کر وہاں سے احرام باندھنا ضروری نہیں۔ اکثر اہلحدیث کا یہی قول ہے اور ہمارے اصحاب میں سے صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے۔'' (لغات بذیل کلمہ عمرہ) صاحب سبل محمد بن اسماعیل امیر صنعانیؒ چونکہ اہلحدیث مکتب فکر کے ممتاز فرزند تھے اس لیے مولانا مرحوم کا ان کی طرف اپنی نسبت کرنا اور دیگر مقامات پر بھی قرآن و حدیث سے براہ راست مسائل اخذ کرنے کا نکتہ نظر بیان کرنا اس بات کی تقریباً تصدیق کر دیتے ہیں کہ مرحوم اہلحدیث تھے اور آخر تک اہلحدیث ہی رہے مگر اہلحدیث ہونے کے باوجود موصوف آزاد خیال شخصیت کے مالک تھے اور بے شمار مقامات پر ان کے افکار اہلحدیث مکتب فکر کی ترجمانی نہیں کرتے مثلاً لغات ہی میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ ''مجھے میرے ایک دوست نے لکھا کہ جب سے تم نے کتاب ہدیۃ المھدی تالیف کی ہے تو اہلحدیث کا ایک بڑا گروہ جیسے مولوی شمس الحق مرحوم عظیم آبادی اور مولوی محمد حسین صاحب لاہور اور مولوی عبداللہ صاحب غازی پوری اور مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہم تم سے بددل ہو گئے ہیں اور عامہ اہلحدیث کا اعتقاد تم سے جاتا رہا۔ میں نے ان کو جواب دیا الحمدللہ کوئی مجھ سے اعتقاد نہ رکھے نہ میرا مرید ہو نہ مجھ کو پیشوا اور مقتدی جانے نہ میرا ہاتھ چومے نہ میری تعظیم و تکریم کرے۔ میں مولویت اور مشائیخیت کی روٹی نہیں کھاتا کہ مجھ کو ان کی بے اعتقادی سے کوئی ڈر ہو۔ ان مولویوں کو ایسی باتوں سے ڈرایئے جو پبلک کے قلوب اپنی طرف مائل کرانا اپنے مقتدیوں کی جماعت بڑھانا' ان سے نفع کمانا' ان کی دعوتیں کھانا' ان سے نذریں لینا' چندہ کرانا چاہتے ہیں۔

فقط'' (لغات بذیل مادہ شر)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف آزادانہ طور پر کتاب و سنت کی پیروی کے مدعی تھے اور انہیں جو حق معلوم ہوتا تھا وہ برملا اس کا اظہار کر دیتے قطع نظر اس کے کہ کون سا گروہ کیا کہتا اور کیا کرتا ہے۔ اس کی تائید موصوف کے درج

ذیل اقتباس سے بھی ہوتی ہے۔''فاعتزل الفرق کلھا یعنی ان سب فرقوں سے الگ رہ۔ یہی ہمارا زمانہ ہے جس فرقہ کو دیکھو وہ یا افراط میں مبتلا ہے یا تفریط میں۔ ایک طرف تو مقلدوں کا گروہ ہے جو تقلید کی بدعت میں گرفتار اور حدیث پر چلنے والوں کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف غیر مقلدوں کا گروہ ہے جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں۔ انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ نہ سلف صالحین' صحابہ اور تابعین کی۔ قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی سے کر لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے۔ بعض عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع الیدین' اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لیے کافی سمجھا ہے۔ باقی اور آداب وسنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں۔ غیبت' جھوٹ' افترا سے باک نہیں کرتے۔ ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات پر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں۔ شرک اکبر کی شرک اصغر سے تمیز نہیں کرتے۔ ایک طرف خارجیوں اور ناصبیوں کا زور ہے جو حضرات اہل بیت کرام کے' جن کی محبت اور تعظیم مایۂ ایمان ہے دشمن بنے ہوئے ہیں اور اہل بیت کے دشمنوں اور مخالفوں کی طرفداری اور حمایت پر اڑے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف تبرائی رافضیوں کا شور ہے جو آنحضرتؐ کے جاں نثار اور مخلصین صحابہ اور خلفائے راشدین اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کو برا کہتے ہیں اور حق تعالیٰ کے غضب سے نہیں ڈرتے۔ ایک طرف ڈھیلا سکھاؤ ظاہر پرست کٹھ ملاؤں کا زور ہے جو حضرات صوفیا کی تحقیر کرتے ہیں اور اولیاء اللہ سے بالکل محبت اور اعتقاد نہیں رکھتے۔ نہ اصلاح باطن کی کوشش کرتے ہیں۔ یہودیوں کی طرح صرف ظاہری اصلاح پر زور دیتے ہیں'' دوسری طرف گور پرستوں اور پیر پرستوں کا شور ہے جو شرک و بدعت میں گرفتار ہیں۔ اولیاء اللہ کی قبروں کا بوسہ اور طواف کرتے ہیں۔ وہاں عرضیاں لٹکاتے ہیں' نذریں چڑھاتے ہیں' ان کی منت مانتے ہیں' قبروں پر میلے جماتے ہیں' وہاں عرس صندل مالی روشنی چراغاں کرتے ہیں اور نماز' روزہ سے زیادہ ان کاموں کا اہتمام کرتے ہیں۔ سچے متبعین سنت کو جو قبر کی زیارت سنت کے موافق کرتے ہیں وہابی' منکر اولیاء قرار دیتے ہیں۔ یا الہ العالمین! کیا فساد کا زمانہ آ گیا ہے۔ تو ہی اس زمانہ میں ایمان کا بچانے والا ہے۔ ہم کو صراط مستقیم پر جس میں نہ افراط ہو نہ تفریط قائم رکھ۔ آمین یا رب العالمین'' (لغات الحدیث بذیل مادہ شعف)

مذکورہ اقتباس موصوف کی آزادی فکر کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں مرحوم کے دیگر اقتباسات کی روشنی میں ان کے مسلک کی نشاندہی کے حوالہ سے راقم الحروف جس نتیجہ پر پہنچا ہے وہ انہی کے معاصر مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مرحوم اپنی کتاب نزھۃ الخواطر میں ان الفاظ کے ساتھ تحریر فرما چکے ہیں کہ

''کان شدیدا فی التقلید فی هدایة امره ثم رفضه و تحرر و اختیار مذهب اهل الحدیث مع شذوذ عنهم فی بعض المسائل'' (ص ۵۱۵ ج ۸)

''یعنی موصوف ابتدائی دور میں تقلید کے پرزور حامی تھے پھر تقلید سے تائب ہو کر اہلحدیث ہو گئے لیکن اس کے باوجود بعض مسائل میں یہ اہلحدیث سے بھی جداگانہ نکتہ نظر رکھتے تھے۔''

وحید الزمان مرحوم کم و بیش (۱۰۰) کتابوں کے مصنف و مترجم ہیں جب کہ لغات الحدیث کے حوالہ سے یہ بات یاد

رہے کہ وہ بیک وقت اس کتاب کے مصنف ومترجم ہیں۔ مصنف اس لیے کہ یہ مکمل کتاب موصوف ہی کی تصنیف کردہ ہے جب کہ مترجم اس لحاظ سے ہیں کہ انہوں نے اس موضوع کی تمام معروف ومسند کتابوں کو سامنے رکھ الف بائی ترتیب سے ان کا اردو ترجمہ کر دیا ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں شیعہ وسنی دونوں مکتب فکر کی احادیث کو بھی مدنظر رکھا ہے۔ اس لیے عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی' اور وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف' اس کا ترجمہ مذکورہ لغات میں ضرور ملتا ہے حتیٰ کہ خیر القرون کے معروف لوگوں' عالموں' حاکموں شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔ جب کہ اکثر وبیشتر اقوال اور احادیث کا پس منظر بھی موصوف تحریر کر دیتے ہیں اور بعض مقامات پر لغت نویسی کے حوالہ سے پیشتر لغویوں پر ناقدانہ تبصرہ بھی فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں جہاں کہیں ضرب الامثال بیان کرتے ہیں وہاں ان کی توضیح وتشریح بھی سپرد قلم فرما دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اس کتاب کی بہت سی خوبیاں ہیں جن کا احاطہ فی الوقت ممکن نہیں۔ مولانا عبدالحی لکھنویؒ موصوف کی مذکورہ کتاب کی تعریف وتوصیف میں رقمطراز ہیں کہ "**ومن احسن کتبه وحید اللغات فی غریب الحدیث و مفرداته وهو کتاب جلیل جمع الفوائد فی ثمانیة و عشرین مجلدا**" (نزہۃ الخواطر ۸/۵۱۶) موصوف کی کتاب ''وحید اللغات فی غریب الحدیث'' ان کی نمایاں ترین کتاب ہے جو ۲۸ جلدوں میں اپنے قیمتی فوائد سمیٹے ہوئے ہیں۔

یاد رہے کہ موصوف نے کتاب ہذا کے بعض مقامات پر حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے بیٹے یزید کے حوالہ سے نہایت ترش اور ناشائستہ الفاظ میں تنقیدی تبصرہ بھی کیا ہے۔ جنہیں زیادہ سے زیادہ ان کا تسامح قرار دیا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں کتاب ہذا میں موصوف کے شذوذ وتفردات بھی دیکھنے میں ملتے ہیں مگر راقم نے ان مسائل پر حاشیہ آرائی کرنے کی بجائے صرف لفظی اصلاح اور کتابت کی اغلاط دور کرنے پر توجہ دی ہے۔ اس کتاب میں لفظی غلطیوں کی بھرمار تھی جب کہ اردو بھی سوسالہ پرانی تھی۔ جس کی وجہ سے انتہائی قیمتی کتاب **ظلمات بعضها فوق بعض** کا مصداق بنی ہوئی تھی۔ بہر صورت حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ کمپوزنگ شدہ ایڈیشن سے استفادہ ممکن ہو سکے۔ تصحیح کے سلسلہ میں اگرچہ اردو موصوف ہی کی برقرار رکھی گئی ہے تاہم بعض قدیم الفاظ کو رائج الوقت الفاظ کے ساتھ تبدیل کر کے آسانی اور روانی قائم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً میٹ کی جگہ مٹا' بانہہ کی جگہ بازو' مونڈھے کی جگہ کندھا' بعضوں کی جگہ بعض' گھانس کی جگہ گھاس' طیار کی جگہ تیار' سونچنے کی جگہ سوچنے' پہونچانا کی جگہ پہنچانا وغیرہ کا استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح بعض جملوں کی تصحیح بھی کی گئی ہے مثلاً اگر کہیں یہ جملہ تھا کہ 'تم میں کا بیمار شخص' تو اس کی جگہ یہ لکھ دیا ہے 'تم میں کوئی بیمار شخص' اسی طرح اکثر مقامات پر اس طرح کا جملہ تھا 'وہ کھانے کا' اسے درست کر کے اس طرح لکھا گیا ہے 'وہ کھائے گا' اسی طرح 'وہ جانے کا' کی جگہ 'وہ جائے گا' لکھ دیا ہے۔

شاذونادر مقامات پر بعض حواشی کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جب کہ کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے تاکہ فارسی نہ سمجھنے والے حضرات کے لیے ان اشعار سے استفادہ ممکن ہو جائے۔ البتہ اگر کہیں سیاق عبارت میں فارسی شعر کا مفہوم موجود تھا یا وہ شعر نہایت آسان تھا تو وہاں اس کا ترجمہ ذکر نہیں کیا گیا۔ بعض قرآنی آیات کا

ترجمہ مع حوالہ بھی حاشیہ میں رقم کر دیا گیا ہے البتہ عمومی طور پر آیات کو من وعن سابقہ حالت ہی پر برقرار رکھا گیا ہے جب کہ کتاب ہذا میں مذکور عربی اشعار کا مصنف نے خود ہی ترجمہ کر دیا ہے۔

کمی، کوتاہی اور سہو ونسیان ہر بشر کا خاصا ہے اس لیے اگر کہیں نظر ثانی میں کمی کوتاہی رہ گئی ہو تو قارئین مطلع فرمائیں تاکہ نئے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی طرف توجہ دی جا سکے۔

حافظ مبشر حسین لاہوری

۲۰۰۵/ ۷/ ۲۰

لُغات الحدیث پر ایک نظر

ڈاکٹر محمد جنید
''اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد''

یہ ایک حقیقت ہے کہ لُغت نویسی ایک مشکل اور کٹھن کام ہے۔ لُغت نویس کے کام کا سب سے دُشوار پہلو یہ ہے کہ اُسے خیالات اور معنی جیسی غیر مرئی چیزوں کی لفظی تصویریں پیش کرنا ہوتا ہے۔ عام طور پر الفاظ کے معنی مترادفات سے بیان کر دیے جاتے ہیں۔ یہ دراصل معنی نہیں بلکہ وہ آلات ہیں جن کے ذریعے معانی تک ذہن کی رسائی کرائی جاتی ہے' پھر الفاظ کے مختلف معنی میں اتنا خفی و دقیق فرق ہوتا ہے کہ تحریر ان کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ [1]

عربی زبان کی لُغت نویسی اپنی وسعت اور گہرائی کے حوالے سے بذاتِ خود ایک مشکل کام ہے۔ یہ کام اس وقت ور بھی مشکل اور نازک حیثیت اختیار کر جاتا ہے جب مقصود رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی لغت تیار کرنا ہو۔ امام شافعیؒ جو بے مثال عالم اور فقیہہ ہونے کے علاوہ زبردست ادیب اور لغوی تھے اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ''عربی وسیع ترین زبان ہے اور اس کی تمام لُغات کا احاطہ نبی ﷺ کے سوا کسی عام آدمی کے بس کا کام نہیں ہے۔'' [2]

برصغیر پاک و ہند میں علمائے کرام نے علُوم الحدیث کی جو خدمت سرانجام دی ہے۔ وہ عالم آشکارا ہے۔ اس خدمت کا اعتراف اور تحسین خود عرب علماء نے کی ہے۔ مثال کے طور پر چند حضرات کے تاثرات ملاحظہ کیجئے۔

علامہ رشید رضا مصری فرماتے ہیں ''اگر اس زمانے (بیسویں صدی) میں ہمارے ہندی بھائی علم حدیث کی طرف توجہ نہ کرتے تو یہ علم مشرقی ممالک میں زوال سے دوچار ہو جاتا۔'' ماضی قریب کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانی نے مولانا عبدالوہاب خلجی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا ''میرا (علمی) وُجود علمائے اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔'' معروف مصری محقق علامہ عبدالعزیز الخولی نے اپنی کتاب ''مفتاح السنة'' میں ہندوستان کے علماء کی خدمات حدیث کا برملا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا ''ملت اسلامیہ کی کثرت اور مختلف وطنیت ہونے کے باوجود ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے ہندوستانی مسلمانوں کی طرح حدیث سے تعلق کے تقاضے کو پورا کیا ہو۔'' [3]

---

[1] وپی چند نارنگ' ''لغت نویسی کے مسائل'' ماہنامہ کتاب نما' جامعہ نگر نئی دہلی' جلد ۲۵' ضمیمہ شمارہ نمبر ۹' ستمبر ۱۹۸۵ء ص ۲۰۔

[2] مولانا مفتی محمد شفیع' ''المعجم''' دارالاشاعت' کراچی' ۱۹۷۴ء' ص ۱۷۔

[3] ارشاد الحق اثری' ''پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات'' ادارۃ العلوم الاثریہ' فیصل آباد' طباعت دوئم' نومبر ۲۰۰۱' ص ۶۶۔

تعارف مؤلف (علامہ وحید الزمانؒ)

برصغیر پاک و ہند کے علمائے حدیث میں علامہ وحید الزمان (متوفی ۱۳۳۸ھ/ ۱۹۲۰) نے کئی جہتوں سے حدیث کی خدمت کی ہے۔ ان کی ایک بے مثال خدمت اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لُغت کی تالیف ہے۔ سطور ذیل میں ہم اس عظیم شخصیت کی مختصر سوانح حیات، علمی کارناموں اور خصوصا ان کی کتاب ''لغات الحدیث'' کا تعارف پیش کریں گے۔

حالات زندگی

علامہ وحید الزمان کے آباؤ اجداد بیرون ہند، غالبا موجودہ افغانستان، سے ہجرت کر کے ملتان میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ کے پردادا مولانا احمد ملتانی اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ آپ کے دادا مولانا نور محمد بھی جید عالم تھے۔ وہ درس و تدریس کے سلسلے میں لکھنؤ آئے اور مستقلا قیام پذیر ہو گئے۔ آپ کے والد مسیح الزماں درس نظامی کی تکمیل کے بعد تجارت و طباعت کتب کے شعبے کی طرف مائل ہوئے اور اسی کاروبار کے سلسلے میں کانپور منتقل ہو گئے۔ علامہ وحید الزماں کی ولادت ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء میں بمقام کانپور ہوئی اور وفات شعبان ۱۳۳۸ھ/ مئی ۱۹۲۰ء میں بمقام وقار آباد ہوئی۔ [1]

تعلیم و تربیت

علامہ وحید الزماں نے علوم مروجہ کی تعلیم و تربیت اپنے دور کے ممتاز علماء اور اساتذہ سے حاصل کی۔ علم صرف و نحو مفتی محمد عنایت احمد کاکوروی مصنف ''تاریخ حبیب الہ'' اور مولودی سید حسین شاہ بخاری مصنف ''خلعۃ الھنود'' سے حاصل کیا۔ منطق مولانا لطف اللہ علیگڑھی سے اور فقہ مولانا عبدالحیؒ فرنگی محلی سے پڑھی۔ طب کی تعلیم حکیم احمد علی خان شاگرد حکیم مرزا محمد علی سے لی۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل محمد سلامت اللہ کانپوری مصنف ''مولد شریف'' و ''تحریر الشہادتین'' محمد عادل کانپوری مصنف ''تحقیق الکلام فی التداوی بالشئی الحرام'' مولانا نیاز محمد بخاری اور عبدالحق نیوتنوی سے کی۔ حدیث کا درس مولانا محمد بشیر الدین قنوجی مصنف ''غایۃ الکلام فی امر المولد والقیام'' ''کشف المبھم'' (شرح مسلم الثبوت) حافظ عبدالعزیز محدث لکھنوی، مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی سے لیا۔ سند حدیث میاں نذیر حسین دہلوی، شیخ حسین بن محسن انصاری یمنی، شیخ احمد بن عیسیٰ ابن ابراہیم الشرقی الحنبلی مکی اور مولانا بدر الدین مدنی سے حاصل کی۔ [2]

---

[1] مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، ''حیات وحید الزماں'' ناشر: نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی، ت ن، دیکھئے: ص ۱۱، ۱۵، ۸۳۔

[2] دیکھئے حوالہ بالا: ص ۱۴، ۱۷، ۲۱، ۲۳۔

مسلک

علامہ وحید الزمان خاندانی طور پر حنفی المسلک تھے اس لیے اوائل عمر میں حنفی مسلک سے بڑا شغف تھا۔ اسی بنا پر فقہ حنفی کی مشہور کتاب "شرح الوقایہ" کا ترجمہ اور نہایت مبسوط شرح لکھی۔ اصول فقہ کی مشہور کتاب "نور الانوار" کی حدیثوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا۔ علامہ تفتازانی کی "شرح العقائد النسفیہ" کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد کے دور میں اپنے برادر بزرگ مولانا بدیع الزماں کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کے بعد غیر مقلد ہو گئے تھے۔ لیکن بعض مسائل میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔ [1] ان کے بعض تفردات سے شیعی عقائد کے ساتھ ہم آہنگی بھی ظاہر ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے اکابر علمائے اہل حدیث نے ان سے پرزور بے زاری کا اظہار کیا۔ [2]

تصنیفات و تالیفات

علامہ وحید الزمان کی علمی خدمات کا اندازہ ان کی تصنیفات اور تالیفات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے۔ ذیل میں ان کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) علامات الموت: حکیم بقراط کے رسالہ قبریہ کا اردو ترجمہ ہے جو طبع ہو گیا تھا مگر اب نہیں ملتا ہے۔

(۲) نور الهدایہ: فقہ حنفی کی معروف کتاب شرح الوقایہ کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کی طباعت اول ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء میں مطبع نظامی کانپور سے اور طباعت پنجم ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء میں مطبع مجیدی کانپور سے ہوئی۔

(۳) احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد: علم العقائد کی مشہور کتاب شرح العقائد النسفیہ کی حدیثوں کی تخریج پر مشتمل یہ کتاب عربی میں ہے جو مطبع علوی کانپور سے ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء میں شائع ہوئی۔

(۴) اشراق الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار: اصول فقہ کی مشہور درسی کتاب نور الانوار کی حدیثوں کی تخریج پر مشتمل یہ کتاب عربی زبان میں ہے جو مطبع مصطفائی لکھنؤ سے ۱۲۸۸ھ/ ۱۸۷۱ء میں شائع ہوئی۔

(۵) فتاویٰ بے نظیر در نفی مثل آنحضرت بشیر و نذیر: یہ مشاہیر اہل علم کے مختصر و مدلل اردو اور فارسی فتووں پر مشتمل مجموعہ ہے جس میں علامہ وحید الزماں کا فتویٰ بھی شامل ہے۔ اسے مطبع اسدی نے ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں شائع کیا۔

(۶) تشریح الحج و الزیارہ: اردو زبان کی یہ تالیف حج کے ضروری مسائل اور روضہ اقدس کی زیارت کے فضائل پر مشتمل ہے جو قاضی محمد ابراہیم کے زیر اہتمام ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء میں ممبئی سے شائع ہوئی۔

---

[1] دیکھیے حوالہ بالا: ص ۱۰۱

[2] ارشاد الحق اثری "پاک و ہند میں علمائے اہل حدیث کی خدمات" ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد نومبر ۲۰۰۱ء ص ۸۰۔

(۷) الحاشية الوحيد يه على الحاشية الزهادية: یہ کتاب شرح المواقف پر میر زاہد کی حواشی پر علامہ وحید الزماں کی ان عربی تعلیقات پر مشتمل ہے جو مطبع علوی لکھنؤ سے ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں شائع ہوئی۔

(۸) الانتهاء فی الاستواء: عربی زبان میں استواعلی العرش کی بحث میں لکھی جانے والی جامع اور مبسوط کتاب ہے جو ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں شائع ہوئی۔

(۹) قواعد محمدی: اردو زبان میں حرف شناسی اور عقائد کی ابتدائی اسلامی تعلیم کا ایک جدید قاعدہ ہے جو ۱۲۹۷ھ/۱۸۶۳ء میں شائع ہوا۔

(۱۰) عقیدہ اہل سنت: یہ اردو میں استواء علی العرش کی بحث پر ایک مختصر رسالہ جو مطبع بحر الاسلام بنگلور سے ۱۳۰۰ھ /۱۸۸۳ء میں شائع ہوا۔

(۱۱) کشف المغطا عن الموطا: حدیث کی مشہور کتاب موطا امام مالک کا اردو ترجمہ اور مختصر شرح ہے جو پہلے بار مطبع مرتضوی دہلی سے ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ میں اور پھر متعدد مطابع سے شائع ہوئی۔ اب ''اصح المطابع کراچی'' نے جدید طرز پر شائع کی ہے۔

(۱۲) الهدی المحمود لترجمه سنن ابی داود: یہ سنن ابی داود کا اردو ترجمہ ہے جو مطبع صدیقی لاہور سے ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔

(۱۳) روض الربیٰ من ترجمة المجتبیٰ: امام نسائی کی کتاب سنن المجتبیٰ کا اردو ترجمہ ہے جسے ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء میں مطبع صدیقی لاہور نے شائع کیا۔

(۱۴) المعلم لترجمة صحیح مسلم: صحیح مسلم کا اردو ترجمہ اور مختصر شرح ہے جسے مطبع صدیقی لاہور نے ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء میں شائع کیا۔

(۱۵) تسهیل القاری ترجمہ اردو صحیح البخاری: صحیح بخاری کے اردو ترجمہ اور جامع تشریح کا یہ کام علامہ کے انتقال کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔ اس کا پہلا حصہ ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء میں مطبع صدیقی لاہور سے شائع ہوا تھا۔

(۱۶) رفع العجاجه عن ترجمة سنن ابن ماجه: سنن ابن ماجہ کا اردو ترجمہ ہے جو مطبع صدیقی لاہور سے ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء میں شائع ہوا۔

(۱۷) موضحة الفرقان مع تفسیر وحیدی: قرآن مجید کا اردو ترجمہ اور تفسیر ہے جس کے آخری حصے میں لغات القرآن کے عنوان سے مشکل الفاظ کی فرہنگ بھی شامل ہے۔ یہ کتاب مطبعۃ القرآن والسنۃ امرتسر سے ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی۔

(۱۸) تیسیر الباری لترجمة صحیح البخاری: صحیح بخاری کا اردو ترجمہ اور نہایت مختصر فوائد پر مشتمل کتاب ہے جسے تیس اجزاء کی شکل میں مطبع احمدی لاہور نے شائع کیا۔

(۱۹) تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع حواشی تفسیر وحیدی: قرآن مجید کے مضامین کی اردو زبان میں تفصیلی فہرست ہے جسے مطبع احمدی لاہور نے شائع کیا۔

(۲۰) ہدیۃ المھدی من الفقہ المحمدی: عربی زبان کی یہ کتاب ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں شائع ہوئی۔ اہل حدیث حضرات نے شرک و بدعت کے دائرہ کو نہایت وسیع کر دیا تھا اور ایسی چیزوں کو جو کفر اور بدعت کی تعریف میں نہیں آتی ہیں، کفر و بدعت سے تعبیر کر دیا تھا۔ اس کتاب میں علامہ وحید الزمان نے انہی امور کی وضاحت کرتے ہوئے غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔

(۲۱) تذکرۃ الوحید: یہ کتاب علامہ کی خودنوشت سوانح عمری ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء میں اور دوسرا محرم ۱۳۳۸ھ/اکتوبر ۱۹۱۹ء میں مطبع عثمانی شاہی، حیدر آباد دکن سے شائع ہوا۔

(۲۲) کنز الحقائق فی فقہ خیر الخلائق: یہ عربی زبان میں فقہ کی کتاب ہے۔ غالباً ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مسلک اہل حدیث کے مطابق ضروری مسائل کو احادیث سے مستنبط کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

(۲۳) الھدیۃ، الملقب بہ اصلاح الھدایۃ وتصحیح الروایہ: عربی زبان کی یہ کتاب ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء میں مطبع شوکت الاسلام بنگلور سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں علامہ وحید الزماں نے محدثانہ نقطہ نگاہ سے فقہ حنفی کی مشہور کتاب ھدایہ کی اصلاح اور تصحیح کرنے کی کوشش کی ہے۔

(۲۴) انوار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات: اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مبسوط لغت ہے۔ پہلے ۲۸ جلدوں پر مشتمل تھی۔ اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی، لاہور سے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں شائع ہوئیں۔ پھر مؤلف نے نظر ثانی کے بعد اس کتاب کو اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات کے نام سے ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے شائع کیا۔ ''اب لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے چار جلدوں میں ''کتب خانہ مرکز علم وادب'' کراچی نے شائع کیا ہے۔

(۲۵) وظیفہ نبی باوراد وحیدی: یہ کتاب متقدمین و متاخرین کے احزاب اور وظائف کی مدد سے اصلاح و ترمیم اور ضروریات زمانہ کو پیش نظر رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ حیدر آباد دکن سے ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی۔

(۲۶) تصحیح کنز العمال: دائرہ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن نے ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء میں ہندوستان کے معروف محدث شیخ علاؤ الدین علی المتقی (متوفی ۹۷۵ھ/ ۱۵۶۷ء) کی مشہور تالیف کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کی طباعت سے قبل علامہ وحید الزماں سے اس کتاب کی تصحیح کروائی۔ ◆

◆ مولانا محمد عبدالحلیم چشتی، ''حیات وحید الزمان'' اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، کراچی، باب ہفتم: تصنیفات وتالیفات۔

کتاب ''لغات الحدیث''

ہماری تحقیق کے مطابق اردو زبان میں لغات الحدیث پر کیا جانے والا منفرد' جامع اور مبسوط کام علامہ وحید الزماں کی تالیف اسرار اللغة مع انوار اللغة الملقب به وحید اللغات ہے۔ یہ کتاب اس وقت ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے منظر عام پر ہے۔ لہٰذا سطور قادمہ میں اس کتاب کا مفصل تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کی اشاعت

اس کتاب کی ابتدائی پانچ جلدیں مطبع احمدی' لاہور نے ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں انوار اللغة ملقب به وحید اللغات کے نام سے شائع کیں۔ [1] پھر علامہ وحید الزماں نے نظر ثانی کے دوران اس میں اضافے کئے اور ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء میں بنگلور سے اسرار اللغة الملقب به وحید اللغات کے نام سے اسے شائع کیا۔ [2] موجودہ ناشر نے اس کتاب کو ''لغات الحدیث'' کے مختصر نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے وہ مقامات جہاں موضوع تشنہ رہ گیا تھا یا سہوا بعض الفاظ کے معنی وتشریحات نہ ہو سکی تھیں ان کی ممکنہ تکمیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ [3] مولانا عبدالحلیم چشتی کی تحقیق کے مطابق یہ لغت پانچ سال میں مکمل ہوئی۔

کتاب ''لُغات الحدیث'' کا سبب تالیف

علامہ وحید الزمان کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف کا سبب اور مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''اب شروع ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء سے باوجود اس کے کہ میں کمال نقاہت اور ضعف پیری اور امراض مختلفہ میں گرفتار تھا لیکن اس پر بھی اوقات کو خالی گزارنا مشکل معلوم ہوا اور بالہام غیبی یہ حکم ہوا کہ ایک کتاب لغات حدیث بزبان اردو مرتب کر اور اس میں جہاں تک ہو سکے فریقین یعنی اہل سنت اور امامیہ کی حدیثیں جمع کر تا کہ حدیث شریف کے تمام طالبین کو شرح کا کام دے اور جس لفظ کے معنی میں ان کو اشکال پیدا ہو وہ اس کتاب میں دیکھ کر اپنا اشکال رفع کریں۔''

کتاب ''لغات الحدیث'' میں اہل سنت اور اہل امامیہ کی احادیث کو جمع کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ وحید الزمان مسلمانوں کے دونوں گروہوں کا احترام کرتے تھے اور اتحاد بین المسلمین کے خواہاں تھے۔ ہمارے اس موقف کو مزید تقویت علامہ کی ایک اور کتاب هدية المهدى من الفقه المحمدى سے ملتی ہے جس میں علامہ نے اہل حدیث حضرات کے بنائے ہوئے شرک و بدعت کے وسیع دائرے پر تنقید کی ہے اور انہیں غلو اور تشدد سے بچنے اور اعتدال کی راہ اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ یہاں اس امر کی تذکیر بھی ضروری ہے کہ علامہ وحید الزمان مسلکا غیر مقلد

---

[1] علامہ وحید الزماں' ''لغات الحدیث'' میر محمد' کتب خانہ مرکز علم و ادب' آرام باغ' کراچی' ت ن' دیکھئے: مقدمہ مؤلف۔

[2] مولانا محمد عبدالحلیم چشتی' ''حیات وحید الزماں'' ناشر: نور محمد' اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب' کراچی' ص ۱۴۹۔

[3] علامہ وحید الزماں' ''لغات الحدیث'' میر محمد' کتب خانہ مرکز علم و ادب' کراچی' عرض ناشر' ص ۵۔

تھے لیکن بعض امور میں جمہور اہل حدیث سے اختلاف بھی رکھتے تھے۔

کتاب ''لُغات الحدیث'' کے مصادر

کتاب ''لغات الحدیث'' کی تالیف میں مندرجہ ذیل کتب سے مدد لی گئی ہے۔

(۱) نهاية ابن الاثير
(۲) مجمع البحار
(۳) قاموس المحيط
(۴) صحاح جوهری
(۵) محيط المحيط
(۶) منتهی الارب
(۷) مجمع البحرين
(۸) الدر النثيرفی تلخيص النهاية
(۹) الغريبين
(۱۰) الفائق
(۱۱) المغرب
(۱۲) شرح النهج العجيب
(۱۳) لسان العرب، وغيره

کتاب ''لُغات الحدیث'' کا منہج تدوین

اس لُغت میں علامہ وحید الزماں نے اہل لغت کے مروجہ طریقے کے مطابق مادوں کو حروف تہجی پر ترتیب دیا ہے۔

اس کتاب میں ہر لغت کو شروع سطر سے لکھا گیا ہے اور اس پر اعراب بھی دے دیے گئے ہیں تا کہ کم استعداد لوگوں کو مزید آسانی ہو اور ابواب کی تنقیح اس لیے نہیں کی گئی کہ یہ لغت عربی دانوں کے لیے نہیں ہے۔ ترتیب لغات اس طرح رکھی گئی ہے کہ حرف اول کو باب اور حرف ثانی کو فصل مقرر کیا گیا ہے۔

اس لغت میں مولف نے ایک لفظ کے جتنے معنی ائمہ لغت نے دئے ہیں ان سب کو نقل کیا ہے۔ حدیث میں جہاں وہ لفظ آیا ہے پورے فقرے کو نقل کیا ہے اور اس کا ترجمہ اور تشریح بھی کی ہے۔ الفاظ کی صرفی تعلیل بھی کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر حدیث کی تاویل اور توجیہہ بھی ملتی ہے۔ اختلافی مسائل میں ائمہ اربعہ کے مذاہب کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اہل لغت کی فروگزاشت اور تسامح کا بیان اور ان پر نقد بھی کی گئی ہے جس کی مثال کتاب کے مقدمے میں بھی ملتی ہے۔ اس منہج کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

ھلمہ: اس لفظ کی صرفی اورنحوی تحلیل کی گئی ہے۔ (جلد۴' کتاب ''ہ'')
خبث: اس لفظ کی تاویل میں حلال وحرام کی بحث کی گئی ہے۔ (جلد۱' کتاب ''خ'')
بدع: یہاں بدعت کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد۱' کتاب ''ب'')
بدا: یہاں طلاق کے موضوع پر فقہی بحث کی گئی ہے۔ (جلد۱' کتاب ''ب'')

اس کتاب میں علامہ نے لغت کے عام الفاظ محیط المحیط سے نقل کئے ہیں۔ حدیث کی لغوی تشریح مجمع بحار الانوار مؤلفہ محمد بن طاہر پٹنی (متوفی ۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) سے لی ہے۔ الدر النثیر میں کی گئی نہایة ابن الاثیر کی تلخیص بلا کم و کاست اس لغت میں سمو دی ہے۔ الفائق زمخشری کا بیشتر حصہ اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ ائمہ لغت نے چونکہ احادیث امامیہ کی لغات کے نقل کرنے کا التزام نہیں کیا ہے اس لیے اہل امامیہ کی احادیث کی لغات کو ان ہی کی کتابوں خصوصاً مجمع البحرین، مطلع النیرین مولفہ فخر الدین الطّویحی النجفی (متوفی ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۳ء) سے لیا ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' کی خصوصیات

کسی بھی لغت کو مرتب کرنا بہت سخت اور کٹھن کام ہے۔ خصوصا حدیث کی لغت تیار کرنے کے لیے ایک مصنف کو کیسی مشقت کرنی پڑی ہوگی اس کا اندازہ اس کتاب کو دیکھ کر بخوبی ہو جاتا ہے۔ ذیل میں کتاب ''لغات الحدیث'' کی چند خصوصیات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

یہ لغت حالانکہ متوسط افراد کے لیے لکھی گئی ہے لیکن اعراب لگ جانے کی باعث مبتدی اور منتہی دونوں کے لیے مفید ہے۔

لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اردو میں کیا گیا ہے جس سے عربی لفظ کا اردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے جو ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔

الفاظ کی صرفی تعلیلات اور حدیث کی شرح نے کتاب کے معیار کو مزید بڑھا دیا ہے۔

کتاب ''لغات الحدیث'' میں حدیث کے لفظ کو سمجھانے کے لیے مولف نے قدیم و جدید الفاظ' محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ الفاظ حدیث کو سمجھانے کے لیے مولف کتاب نے احادیث' تاریخی واقعات' ذاتی تجربات و مشاہدات سے کام لیا ہے۔ اس انداز کو اختیار کرنے کے نتیجے میں بلاد عرب اور ہندوستان کے بعض سماجی و معاشرتی' تاریخی وتمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات اور مقامات کی تاریخ بھی محفوظ ہوگئی ہے۔ ذیل میں ان خصوصیات کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

ابلیٰ: مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (جلد۱' کتاب ''الف'')
ابوآء: مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک پہاڑ کا نام: (جلد۱' کتاب ''الف'')
ابین: ایک گاؤں کا نام۔ (جلد۱' کتاب ''الف'')

بابل: سرزمین عراق اوراس کے شہروں کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ (جلد ا' کتاب ''ب'')
بحز: سود کے حوالے سے سماجی اور معاشی مسائل پر گفتگو کی ہے۔ (جلد ا' کتاب ''ب'')
زرب: حیدر آباد دکن کے شاہی (سیاسی) اور سماجی نظام کے منظر نامہ پر تبصرہ۔ (جلد ۲' کتاب ''ز'')
کاظمین: بغداد اور کربلا کے درمیان ایک بستی۔ (جلد ۴' کتاب ''ک'')
ختر: برصغیر (۱۸۵۷) کے تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ (جلد ا' کتاب ''خ'')
نزول: حجاج بن یوسف اور عبداللہ بن زبیر کی جنگ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ (جلد ۴' کتاب ''ن'')

یہ لغت نہ صرف عام اردو داں طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغناء کا باعث بن گئی ہے۔ اس لحاظ سے علامہ وحید الزماں کا یہ اردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔

کتاب ''لُغات الحدیث'' کے سقم

اس لغت میں ایسی غیر متعلق باتیں بھی آ گئی ہیں جن کا لغت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حالیہ اشاعت میں ان غیر ضروری باتوں کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جس سے کتاب کی افادیت میں تو کوئی کمی نہیں آئی البتہ ضخامت اور حجم کتاب میں کمی واقع ہوگئی جو طباعتی نقطہ نظر سے بہت مفید ہے۔ لیکن ہماری نظر میں اب بھی لغت کی اس کتاب میں خاصی چیزیں غیر متعلق ہیں۔ اگر ان کو بھی حذف کر دیا جائے۔ تو کتاب کی افادیت کو نقصان پہنچے بغیر ضخامت میں مزید کمی واقع ہو سکتی ہے۔ [1]

ذیل میں اس سقم کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں:

ثلث: ......مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ھو اللہ احد کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ...... (جلد ا' کتاب ''ت و ث'')

جن: یہاں جنوں کے حوالے سے طویل بحث کی ہے۔ مثلاً ناقل ہیں...... میرے بھائی نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جس نے وہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی تھی ...... ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنوی بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے...... (جلد ا' کتاب ''ج'')

❀❀❀

---

[1] ہمارے خیال میں کتاب کی افادیت کو نقصان پہنچے بغیر محض ضخامت میں کمی کی خاطر ان دل چسپ باتوں کو حذف کرنا مناسب نہیں۔ اس لیے موجودہ ایڈیشن میں انہیں کتاب سے حذف نہیں کیا گیا۔ (ناشر)

الف: - حروف تہجی میں سے پہلا حرف ہے-اس کا عدد حساب جمل میں ایک ہے اور زبان عرب میں مختلف اغراض کے لیے آتا ہے- جیسے استفہام' تسویہ' ندبہ تانیث اور جمع وغیرہ-

أ-حرف ندا ہے قریب کے لئے-

باب الالف مع الالف

آ- حرف ندا ہے-بعید کے لیے-

آءَ ۃ-ایک درخت ہے-

باب الهمزة مع الباء

اَبَاءٌ-نرکل-سرکنڈے-

اَبٌّ-چارہ- رمنہ یا سبزہ- ہریالی- بعض نے کہا ہے اَبٌّ جانوروں کے لیے ہے جیسے میوہ انسان کے لیے-

یَرْقَعُ اَبًّا وَ اَصِیْدُ ضَبًّا-وہ خوب چارہ چرتا ہے اور میں گھوڑ پھوڑ (گوہ) کا شکار کرتا ہوں-

اَبَابٌ-تیاری-طیاری-

اُبُوْبٌ-چلنا-

تَاَبُّبٌ-تعجب کرنا-

اَبَابَۃٌ-طریقہ-

اُبَابٌ-بڑے زور کا پانی کا سیلاب یا بہاؤ-

اَبَّ اِلَیْهِ-اس کا مشتاق ہوا-

اَبَّ الشَّیْءَ-اس چیز کو ہلایا-

اَبَّبَ-چلایا-فریاد کی-

اِئْتَبَّ-تیار ہوا-مشتاق ہوا-

اَبَدٌ-زمانہ-ہمیشہ

اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِلْاَبَدِ قَالَ لَا بَلْ لِاَبَدِ الْاَبَدِ-کیا خاص اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے-آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے-

اٰبِدَۃٌ-وہ جانور جو بدک کر بھاگ نکلے-اس کی جمع ہے اَوَابِدُ-

مِنْ کُلِّ اٰبِدَۃٍ اِثْنَتَیْنِ-ہر جنگلی جانور میں سے ایک ایک جوڑا-

اَبْرٌ-یا اِبَارٌ-یا اِبَارَۃٌ-کھجور کا پیوند کرنا-

سِکَّۃٌ مَّاْبُوْرَۃٌ-وہ راستہ جس پر سب پیوندی کھجور کے درخت ہوں-

مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ یُّؤَبَّرَ-جو شخص کھجور کے درخت پیوند لگانے کے بعد خریدے-

اُبِرَتْ-پیوند کئے ہوئے-

یَاْبُرُوْنَ-پیوند کرتے ہیں-

اٰبِرٌ-کھجور کا پیوند کرنے والا-[ایک روایت میں اثِرٌ ہے (یعنے کوئی خبر دینے والا اتم میں باقی نہ رہے)]-

تَاَبَّرَتْ-پھٹ گئی-

اِبْرَۃٌ-سوئی-

اَبْرَتُهُ الْعَقْرَبُ-یعنی بچھو نے اپنا ڈنگ اس کو مار دیا جو سوئی کی طرح ہوتا ہے-

لَسْتُ بِمَاْبُوْرٍ فِیْ دِیْنِیْ-مجھ پر کوئی دینی تہمت نہیں ہے-

اَلشَّاۃُ الْمَاْبُوْرَۃُ-جو بکری چارے میں سوئی کھا گئی ہو

اس کو چین نہیں پڑتا۔

اَلْکَلْبُ الْمَاْبُوْرُ۔ جو کتا سوئی کھا گیا ہو۔

اَبَرْنَا عِتْرَتَہٗ۔ ہم اس کی آل اولاد سب مار ڈالیں۔

تُؤْبِرُوْا اٰثَارَکُمْ۔ اپنے نشان سب مٹا دو گے۔

اِبْرَدَۃٌ[1] ایک بیماری ہے جو سردی اور رطوبت (بلغم) سے پیٹ میں ہو جاتی ہے اور جماع میں کوتاہی ڈالتی ہے۔

اِنَّ الْبِطِّیْخَ یُقْلِعُ الْاِبْرِدَۃَ۔ خربوزہ ابردہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے۔

اِبْرِیْزٌ۔ کھرا (خالص) سونا۔

اَبَسٌ۔ لعنت ملامت کرنا۔ غصہ دلانا۔ ڈرانا۔

یُؤَبِّسُوْنَ۔ یعنی ڈرانے لگے۔ دھمکانے لگے۔

اُبُضٌ۔ گھٹنے کی اندر کی جانب۔

مَاْبِضٌ اَبَاضِیَہ۔ ایک فرقہ ہے خارجیوں کا عبداللہ ابن اباض کے لوگ۔

اِبِطٌ۔ بغل۔

یَتَاَبَّطُھَا۔ یعنی اپنا مطلب بغل میں لے کر نکلے۔ اس کا سوال پورا ہو۔

تَاَبُّطٌ۔ چادر کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لے جا کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

مَاتَاَبَّطَتْنِیَ الْاِمَاءُ۔ مجھ کو چھوکریوں (لونڈیوں) نے نہیں کھلایا۔

یُوَارِیْہِ اِبِطُ بِلَالٍ۔ بلال کی بغل اس کو چھپا لیتی تھی (یعنی تھوڑا سا کھانا تھا)۔

اَبْقٌ۔ بھاگ جانا۔

اِنَّ بَنِیْ تَغْلِبَ اَبَقُوْا مِنَ الْجِزْیَۃِ۔ بنی تغلب کے لوگ جزیہ سے بھاگے۔

اَبَقَ اُبَیٌّ۔ یعنی ابی بن کعب بھاگ گئے نماز کے لئے نہیں آئے۔

تَاَبَّقَ۔ چھپ رہا۔

اِبَلٌ۔ معمولی اونٹ۔

کَاِبِلٍ مِّائَۃٍ لَّاتَجِدُ فِیْھَا رَاحِلَۃً۔ یعنی سو اونٹوں میں سواری کے لائق عمدہ ایک اونٹ بھی نہیں ملتا۔

یہی حال آدمیوں کا ہے کہ سو آدمیوں میں اچھا اور نیک کامل عاقل زاہد خدا پرست ایک بھی نظر نہیں آتا۔

اِبِلٌ مُؤَبَّلَۃٌ۔ چنے ہوئے اونٹ (جو پکہ کشی یا دودھ کے لئے انتخاب کئے جائیں)۔

اِبِلٌ اَبَّلٌ۔ چھٹے ہوئے اونٹ۔

اَبَابِیْلُ۔ جھنڈ کے جھنڈ گروہ کے گروہ الگ الگ یا پے در پے ایک کے بعد ایک۔

حَتّٰی تَاْمَنَ الْاَبْلَۃَ۔ جب آفت ارضی اور سماوی سے بے ڈر ہو جائے۔

ذَھَبَتْ اَبَلَتُہٗ۔ اس کا وبال جاتا رہا، نحوست اور بلا دفع ہو گئی۔

تَاَبَّلَ اٰدَمُ عَلٰی حَوَّاءَ۔ یعنی آدم نے حوا سے صحبت کرنی چھوڑ دی۔

اَبَلَ اِبِلُہٗ۔ اس کے اونٹ بہت ہو گئے۔

رَجُلٌ اَبِلٌ۔ وہ شخص جو اونٹ کی اچھی خبر گیری کرے۔

اِبَّالَہ۔ لکڑی کا گٹھا (یا بڑا گٹھا)۔

اُبْلٰی۔ مدینہ کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اَبِیْلُ الْاَبِیْلِیْنَ۔ جو شخص عورتوں سے غرض نہ رکھے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں۔

فَاُبِلْنَا۔ ہم پر موسلا دھار مینہ برسا۔

اُبُلَّۃ۔ بصرہ میں ایک خوش گوار مقام ہے۔ یا ایک شہر ہے بصرے کے قریب۔

ابلٌ۔ ایک مقام کا نام ہے اسکو آبل الزیت بھی کہتے ہیں۔

اُبْلُمَۃٌ[2] گوگل کی چھال اس کو جدھر سے چیریں برابر

---

[1] یہ لفظ برد یعنی باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا چاہیے تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ذکر کر دیا ہے ہم نے اس واسطے یہاں لکھ دیا کہ عام لوگ اس باب میں بھی اس کی تلاش کریں۔م

[2] یہ لفظ بلم باب الباء مع اللام میں ذکر کرنا تھا جیسے صاحب قاموس اور محیط اور صحاح نے کیا ہے مگر صاحب مجمع نے اس باب میں ذکر کر دیا۔م

آدھی ہو جاتی ہے-

كَقَدِ الْاُبْلُمَةِ- یعنی ہم تم حکومت میں برابر ہونے چاہئیں جیسے گوگل کے پوست کا چراؤ-

اَبنٌ- تہمت لگانا- منہ پر عیب کرنا-

لَاتُؤْبَنُ فِيْهِ الْحُرَمُ- یعنی آنحضرت کی مجلس میں عورتوں کی بدگوئی نہیں ہوتی تھی-

اُبْنَة- وہ جو گرہ لکڑی میں ہو یا جو کمان میں ہو اور کمان کو خراب کرے-

اَبَنْتُهٗ- میں نے اس پر عیب لگایا-

مَأْبُوْن- وہ شخص جس میں مفعولیت کی بیماری ہو-

اَبَنُوْا اَهْلِیْ- انھوں نے میرے گھر والوں پر تہمت لگائی-

مَانَأْبِنُهٗ بِرُقْيَةٍ- ہم کو معلوم نہیں تھا کہ وہ منتر بھی کیا کرتے ہیں تو یہ عیب ان پر لگاتے-

اِنْ نُؤْبَنْ بِمَا لَيْسَ فِيْنَا فَرُبَّمَا زُكِّيْنَا بِمَا لَيْسَ فِيْنَا- اگر ہم پر وہ عیب لگایا گیا جو ہم میں نہیں ہے تو کیا ہوا اکثر یا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ہماری تعریف ایسی صفت سے کی گئی ہے جو ہم میں نہ تھی-

مَاسَبَّهٗ وَلَا اَبَنَهٗ- نہ تو اس کو گالی دی اور نہ اس کا عیب بیان کیا-

حَتّٰى يَأْتِيَ اِبَّانُ اَجَلِهٖ- یہاں تک کہ اس کی میعاد کا وقت آجائے-

هٰذَا اِبَّانُ نُجُوْمِهٖ- یہ اس کے ظاہر ہونے کا وقت ہے-

اِبْنٌ- بکسر ہمزہ- بیٹا-

اُبَيْنِیْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ- میرے چھوٹے بیٹو کنکریاں سورج نکلنے تک نہ مارو-

كَانَ مِنَ الْاَبْنَاءِ- یعنی ان لوگوں کی اولاد میں سے تھا جنہوں نے ایران سے آکر عرب کے ملک میں شادیاں کر لی تھیں (یہ واقعہ کسرٰے کے وقت کا ہے جب اس نے سیف ذی یزن کی کمک کے لئے فارس کی فوجیں بھیجی تھیں اور سیف نے ان کی مدد سے حبشیوں کو یمن کے ملک سے نکالا تھا)

اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى اُسَامَه- تو ابنیٰ کو لوٹ کر غارت کرو- وہیں اسامہ کے باپ زید بن حارثہ شہید ہوئے تھے-

اُبَيْنٰی- ایک گاؤں کا نام ہے-

اَبُوْ- باپ-

يَا بَاهِرٍ- اصل میں یا ابا تھا ہمزہ حذف کیا گیا-

لَا اَبَالَكَ یا لَا اَبَاكَ- تعریف اور ہجو دونوں میں بولا جاتا ہے-

لِلّٰهِ اَبُوْكَ- تعریف میں بولتے ہیں یعنی تیرا باپ خالص اللہ والا تھا جب ہی تو اس نے تیرا سا بیٹا جنا-

اَفْلَحَ وَ اَبِيْهِ- یعنی قسم اس کے باپ کی وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا (مترجم)- عرب لوگ عادۃً ایسی قسم کھایا کرتے ہیں بعض نے کہا تاکید مقصود ہے قسم نہیں ہے- بعض نے کہا یہ کلام آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب سوائے خدا کے دوسرے کی قسم کھانا منع نہیں ہوا تھا بہرحال اس حدیث سے دو باتیں نکلیں، ایک یہ کہ غیر اللہ کی قسم کھانا اگر بر سبیل عادت ہو تو وہ شرک اکبر نہیں ہے- دوسری یہ کہ شرک اصغر کی معافی بدون عذاب کے ہو سکتی ہے- اہل حدیث کا ان دونوں باتوں پر اتفاق ہے-

بِاَبَا- ام عطیہ کا قول ہے اصل میں بابی تھا یعنی میرا باپ آپ پر قربان-

ایک حدیث میں ہے اِلَى الْمُهَاجِرِيْنَ اَبُوْ اُمَيَّةَ چاہئے تھا کہ اَبِیْ اُمَيَّةَ ہوتا مگر چونکہ ابوامیہ نام کی طرح ہو گیا تھا تو جر نہیں دیا جیسے کہتے ہیں عَلِيُّ ابْنِ اَبُوْ طَالِبٍ-

كَانَتْ بِنْتَ اَبِيْهَا- یعنی اپنے باپ کی طرح دلیر، بہادر، چالاک اور چست تھیں- (یہ ام المومنین حفصہؓ کو حضرت عائشہؓ نے کہا)-

اَبُوْ زَيْدٍ- اسامہ بن زید کی کنیت ہے-

حَتّٰى يَأْتِيَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا- جب تک ہمارے مکان کا مالک آئے-

اَبْوَاء- ایک پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے وہاں ایک بستی بھی ہے اس کو بھی اَبْوَاء کہتے ہیں-

اَبَهٌ - بھول جانے کے بعد پھر یاد کرنا -

لَا یُوْبَهُ لَهٗ - اس کو کوئی یاد نہیں کرتا اس کی پرواہ نہیں کرتا (کیونکہ وہ حقیر ہے) -

اَشَیْءٌ اُوْ هِمْتُهُ لَمْ اَبَهْ لَهٗ اَوْ شَیْءٌ ذَكَّرْتُهُ اِیَّاهُ - یعنی مجھ کو معلوم نہیں کہ عذاب قبر کا حال آپ نے بیان کیا تھا اور میں بھول گئی اور مجھ کو یاد نہیں آیا یا آنحضرتؐ اس کو بھول گئے تھے اور میں نے آپ کو یاد دلایا -

اُبَّهَةٌ - بزرگی، بڑائی، عظمت، تکبر نخوت - اسی سے ہے كَمْ مِنْ ذِیْ اُبَّهَةٍ جَعَلْتُهٗ حَقِیْرًا کتنے عزت والوں کو میں نے ذلیل بنا دیا -

اِذَا لَمْ یَكُنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ذَآ اُبَّهَةٍ لَمْ یُشْبِهْ قَوْمَهٗ - اگر مخزوم قبیلے والا بڑائی نہ رکھتا ہو تو اپنی قوم کے مشابہ نہ ہوگا - (یعنی اکثر مخزوم قبیلے کے لوگ متکبر ہوتے ہیں - تو اگر کوئی مخزومی بڑائی نہ رکھتا ہو تو سمجھو کہ وہ مخزومی نہیں) -

اَبْهَرُ - پیٹھ - ایک رگ ہے بعض نے کہا ہاتھ میں - بعض نے کہا وہ دل کے اندر گئی ہے سر سے پاؤں تک سب رگیں اس سے ملی ہوئی ہیں، اس کے کٹنے سے آدمی مر جاتا ہے (شہ رگ)

اِبَآءٌ - یا اِبَآءَةٌ - انکار کرنا -

اِلَّا مَنْ اَبٰی - مگر جو اللہ کا حکم نہ مانے میرا کہنا نہ سنے یعنی کافر رہے - انکار کرے -

قَالَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ - یعنی میں نہیں کہہ سکتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس برس (یہ ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے) -

اَبَیْتَ اللَّعْنَ - یعنی تم کوئی کام ایسا نہیں کرتے جس سے لوگ تم پر لعنت کریں - عرب لوگ بادشاہوں کو سلام کے وقت جاہلیت میں یہ کہا کرتے تھے -

یَاْبَی اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ - یعنی ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی امامت نہ اللہ مانتا ہے نہ مسلمان مانتے ہیں (یہ اشارہ ہے ان کی خلافت کی طرف) -

اَبَی اللّٰهُ اَنْ یُّعْبَدَ سِرًّا - اللہ کو یہ برا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی عبادت چھپ کر کی جائے (یعنی ظلم اور کفر کی حکومت اللہ کو پسند نہیں ہے، جہاں اللہ کی عبادت علانیہ نہ ہو سکے) -

اَبَی اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ لِقَاتِلِ الْمُؤْمِنِ تَوْبَةً - اللہ تعالیٰ نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ مومن کے قاتل کی توبہ قبول کرے -

اَبَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یَّجْعَلَ فِیَّ سُنَّةً مِّنْ یَّعْقُوْبَ - اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے (اس کے خلاف سے انکار کرتا ہے) کہ یعقوب پیغمبر کی سنت مجھ میں کرے (بارہ بیٹے مجھ کو بھی دے جیسے یعقوب کو دیئے تھے یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)

اَلْمَلَاُ اَبَوْا عَلَیْنَا - ان لوگوں نے ہمارا کہنا نہ سنا (اسلام قبول نہیں کیا) -

فَلَمَّا اَبَوْا - جب صحابہؓ نے آپ کے حکم اور نہی پر عمل نہیں کیا (وہ سمجھے کہ آپ کا حکم وجوب کے طور پر نہیں ہے یا نہی تنزیہی ہے) -

رُمِیَ اُبَیٌّ یَوْمَ الْاَحْزَابِ - ابی بن کعب کو جنگ احزاب میں ایک تیر لگا - (جس نے اَبِیْ پڑھا ہے اس نے غلطی کی)

اِذَا صِیْحَ بِنَآ اَبَیْنَا - یعنی جب جنگ کے لئے آواز دی جائے تو ہم بھاگنے والے نہیں (ایک روایت میں اَتَیْنَا ہے ہم آن پہنچتے ہیں ایک روایت میں مَا اتَّقَیْنَا ہے ہم بیٹھ نہیں رہتے) -

نَحْنُ نَقْرَاُ عَلٰی قِرَاءَةِ اُبَیٍّ - ہم ابی بن کعب کی قرأت پڑھتے ہیں -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ التَّآءِ

اَتَاَةٌ - ایک عورت کا نام یا ایک پہاڑی -

اِتْبٌ - چادر جس میں نہ آستین ہو نہ گریبان عرب کی عورتیں اس کو چاک کر کے پہنتی ہیں - بے آستین والی قمیص -

اَتٌّ - دلیل میں غالب آنا -

اُتْرُنْجَةٌ - یا اُتْرُجَّةٌ - ترنج مشہور میوہ ہے - لیموں -

اَتْمٌ - پھٹنا - کاٹنا - ایک جگہ اقامت کرنا -

مَاْتَمٌ - جہاں مرد عورت یا خاص عورتیں جمع ہوں خواہ

خوشی کے لئے خواہ رنج کے لئے لیکن یہ اب عرب میں عورتوں کے اس اجتماع سے خاص ہوگیا ہے جو کسی کی حادثہ موت پر ہو- ماتم-

اَتَان- گدھی اس کی جمع اُتُنٌ اور اُتُنٌ ہے کبھی اَتَانٌ بیوی کو بھی کہتے ہیں-

اَتُوٌ- اَتِیٌّ- پردیسی مسافر اَتَاوِیٌّ کے بھی یہی معنی ہے۔ اِنَّا رَجُلَانِ اَتَاوِیَّانِ یا اُتَاوِیَّانِ یعنی ہم دونوں پردیسی ہیں-

سَیْلٌ اَتِیٌّ وَ اَتَاوِیٌّ- جو سیلاب یکا یک آ جائے بارش وغیرہ نہ ہو-

اَطَعْتُمْ اَتَاوِیٌّ مِنْ غَیْرِ کُمْ- یعنی تم نے ایک پردیسی کی اطاعت قبول کی (ایک عورت نے انصار کی ہجو میں یہ مصرعہ کہا تھا اس مردودہ نے پردیسی سے آنحضرتؐ کو مراد لیا-)

کُنَّا نَرمِی الْاَتْوَ وَ الْاَتْوَیْنِ- یعنی مغرب کی نماز کے بعد ہم تیر کی ایک مار دیا دو مار کر لیتے تھے-

وَ اَتَّوْا جَدَاوِ لَهَا- یعنی پانی جانے کی نالیاں انھوں نے درست کیں-

یُؤتَی الْمَآءَ فِی الْاَرْضِ- پانی آنے کا رستہ زمین میں بنا رہا تھا-

اَلْمُوَاتِیَةُ لِزَوْجِهَا- اپنے خاوند کی فرمانبردار-

اُوْتِیْتَ- تو دیوانہ ہوگیا ہے تیرے حواس پریشان ہو گئے ہیں-

مِنْ هنَا اُتِیْتَ- یہاں سے تجھ پر بلا آئی-

مَأْتَی الْاَمْرِ- ایک کام کا رخ' میرا' شروع-

اَحَدُ الْمَاتِیَیْنِ الدُّبُرُ- دونوں رستوں میں سے ایک دبر بھی ہے (اگر اس میں بھی جماع کر لیا تو غسل لازم ہے)-

کَمْ اِتَاءُ اَرْضِکَ- تیری زمین کی آمدنی (مال گزاری) کیا ہے-

اَتْیٌ- یا اِتْیَانٌ آنا-

اُتِیَ فُلَانٌ مِنْ مَأْمِنِهِ- جہاں سے اس کو ڈر نہ تھا وہیں سے اس پر آفت آئی-

طَرِیْقٌ مِیْتَآءٌ- وہ رستہ جدھر سے لوگ آتے جاتے رہیں-

فَیَأْتِیهِمُ اللّٰهُ فِیْ غَیْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِیْ عَرَفُوْهَا- اللہ ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ نہیں پہچانتے ہوں گے-

ثُمَّ یَأْتِیهِمْ فِی الصُّوْرَةِ الَّتِیْ رَاَوْهَا- پھر ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جس کو وہ دیکھ چکے ہوں گے (اس حدیث سے اللہ جل جلالہ کا آنا اور جس صورت میں وہ چاہے تجلی کرنا ثابت ہوتا ہے جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے اہل کلام نے نادانی سے ان صفات کا انکار کیا)-

یَأْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّ کَاذِبٌ- میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں قسم کی خبریں آتی ہیں- یا کبھی میرا خواب سچ ہوتا ہے کبھی جھوٹ-

مِنْ اَیْنَ تُؤْتَی الْجُمُعَةُ- کتنی دور تک سے جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہئے-

اَتَتْکَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ- پوری حدیث صحیح طور سے ٹھیک ٹھیک انھوں نے بیان کی-

قَدْ اَتَتْکَ- وہ تمہاری طرف آ رہی ہے-

فَاِذَا هِیَ اَتَتْکَ- جب وہ تمہارے پاس آن پہنچے-

فَأْتِیْ اَبَابَکْرٍ- ابوبکر کے پاس آئیو-

لَوْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا فَعَلْتُ- اگر مجھ کو بھی وہ دیا جاتا جو اس کو دیا گیا ہے یعنی قرآن یاد ہوتا تو راتوں کو پڑھا کرتا-

فَیُؤْتِیْنِیْ عَلَیْهِ- نذر کی وجہ سے مجھ کو وہ بات عطا فرمائے-

اَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ- اس کام کو کر لیتا ہوں جو بہتر ہے-

اُوْتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ- مجھ کو زمین کے خزانے دیئے گئے یعنی زمین کی حکومت-

فَیَأْتُوْنَ اٰدَمَ- پھر وہ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے-

لَمْ یُؤْتَهُمَا- یعنی ان کا خاص ثواب اور پیغمبروں کو نہیں ملا-

اِلَّا اُتِیْتَ- مگر تجھ کو اس کا ثواب مل جائے گا یعنی دس

نیکیاں-

وَلا یَاْتِ مَعَکَ اَحَدٌ- تمہارے ساتھ اور کوئی نہ آئے (حضرت علیؓ کو ڈر ہوا کہیں عمرؓ کو ساتھ لائیں کیونکہ ان کے مزاج میں ذرا سختی اور دلیری ہے لہذا بات بڑھ جائے گی اور فساد اٹھ کھڑا ہوگا)-

اَتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ- جس چیز کا تم سے وعدہ تھا (یعنی بہشت) وہ تم کو مل گئی-

فَاُتِیَ- پھر آنحضرت کے پاس کوئی فرشتہ یا جن آیا (بعض نے کہا خواب میں دیکھنا مراد ہے)-

لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ- میری امت کو بھی وہی ضرور پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کو پیش آیا[1] (مراد امت اجابت ہے اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ ایک مدت تک عذاب پائیں گے پھر اگر ان کی بدعت[2] کفر تک نہیں پہنچی تو نجات حاصل ہوگی)-

اِذَآ اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَۃٍ- جب کوئی تم میں سے جانوروں پر پہنچے-

یُؤْتَی الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِہٖ- یعنی عذاب کے فرشتے آدمی کے پاس اس کی قبر میں آتے ہیں-

فَتُؤْتٰی رِجْلَاہُ- اس کے پاؤں کی طرف سے آتے ہیں-

لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَ اَشْعَارِھَا- قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ اور بالوں سمیت آئے گا (یعنی نیکیوں کے پلڑے میں اس کی سب چیزیں چڑھائی جائیں گی-)

اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ- مجھ کو قرآن ملا اور ایک اور چیز ملی قرآن کی طرح (یعنی حدیث شریف وہ بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے)- مترجم:- اور صحیح حدیث قرآن کے خلاف نہیں ہوتی بلکہ قرآن کی تفسیر اور تشریح ہوتی ہے جس کے بغیر نہ قرآن سمجھ میں آسکتا ہے نہ اس پر عمل ہو سکتا ہے اور یہ جو لوگوں میں حدیث مشہور ہے کہ جب تم کو میری حدیث پہنچے تو اس کو اللہ کی کتاب پر پیش کرو- موضوع اور باطل[3] ہے اس کو بے دینوں نے بنایا ہے اب اگر کوئی شخص صحیح یا حسن حدیثوں کو نہ مانے اور ان کو قابل عمل نہ سمجھے تو وہ کافر ہے-

اَتٰی- کیا کے معنی میں بھی آیا ہے-

فَاِنَّمَا یَاْتِیْکُمُ الْاٰنَ- اب تمہارا امیر آن پہنچے گا (یعنی زیاد جس کو معاویہ نے مغیرہؓ کے بعد کوفہ کی حکومت پر مامور کیا تھا-)

فَاُتِیَ ذَکَرَ دَجَاجَۃً- یعنی ابن عباسؓ کے پاس کچھ کھانا آیا (راوی کو شک ہے وہ کیا کھانا تھا پر) اتنا یاد ہے کہ اس میں مرغی کا گوشت تھا-

مَالَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً- جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے (مسلم کی روایت میں یوں ہے لیکن مصابیح والے نے یوں نقل کیا ہے مَالَمْ یَاْتِ بِکَبِیْرَۃٍ اس صورت میں معنی صاف ہیں)-

تَاْتِیْ مَنْ اَنْتَ مِنْہُ- جس امام سے تو نے بیعت کی ہے اسی کے پاس چلا جا-

اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ- نماز جب اس کا وقت آن پہنچے (اور صحیح اٰنَتْ ہے معنی وہی ہیں)-

اَتٰی اُمَّہٗ- اپنی ماں سے زنا کیا-

---

[1] یعنی جیسے بنی اسرائیل کچھ عرصہ بعد گمراہ ہوگئے اسی طرح میری امت بھی گمراہ ہو جائے گی-(م)

[2] حضور نے فرمایا کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار. ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لے جاتی) ہے-(م)

[3] لیکن یہ بات اپنی جگہ صحیح اور مزین عقل ہے کہ عمل اسی حدیث پر کرنا چاہئے جو قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق ہو مخالف نہ ہو کیونکہ وہی ایک آخری معیار اسلام ہے- اب اگر کوئی حدیث قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہ حدیث رسول نہیں یا تو وہ موضوع ہے یا راوی اور سامع کی غلط فہمی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور بات ہے- لیکن اس حدیث کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ قرآن کے خلاف بھی ہے یا نہیں محض ظاہری تعارض یا خاص و مقید قرار دے کر اسے قرآن کے خلاف قرار دینا بہت بڑا دھوکہ و غلط فہمی ہے۔(م)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الثَّاءِ

اَثَاءٌ - یا اَثَاءَ ةٌ - چھینک مارنا -

اِئْتِثَاءٌ - بھوک نہ ہونا -

اَثَرَةٌ - یا اُثْرَةٌ یا اِثْرَةٌ - حق تلفی اور بلا استحقاق دوسرے کسی شخص کو عہدہ یا منصب یا عطا میں فضیلت دینا (یہ لفظ انصار کی حدیث میں ہے) -

اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا - تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر بلا استحقاق فضیلت دی جائے گی تو تم صبر کئے رہنا یعنی حاکم وقت سے بغاوت نہ کرنا -

اِذَا سْتَاْثَرَ اللّٰہُ بِشَیْءٍ فَالْہَ عَنْہُ - جب اللہ تعالے کسی کو اٹھا لے یعنی مار ڈالے تو اس کو بھول جا (ہر گھڑی مصیبت کو تازہ نہ کر) -

مَا اسْتَاْثَرَ بِھَا عَلَیْکُمْ - آنحضرتؐ نے ان مالوں کو خاص اپنے نفس پر خرچ نہیں کیا -

اَخْشٰی حَفَدَہٗ وَ اُثْرَتَہٗ - مجھے ان کی نسبت یہ ڈر ہے کہ وہ اپنے عزیزوں کی بہت پاس داری کرتے ہیں بلا استحقاق ان کو دوسروں پر مقدم رکھتے ہیں -

سَتَرَوْنَ اُثْرَةً - تم دیکھو گے بلا استحقاق دوسروں کو تم پر فضیلت دی جائے گی -

وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا - گو ہم پر بلا استحقاق دوسروں کو فضیلت دی جائے (تب بھی ہم صبر کریں گے) -

لَا بَقِیَ مِنْکُمْ اٰثِرٌ - تم میں سے کوئی خبر دینے والا باقی نہ رہے (یہ حضرت علیؓ نے خارجیوں کے لئے بد دعا کی اور صحیح ابرٌ (چغلی و فساد انگیزی کرنے والا) ہے جیسے اوپر گزر چکا) -

لَسْتُ بِمَاْثُوْرٍ فِیْ دِیْنِیْ - میں وہ شخص نہیں ہوں جس کی دروغ گوئی اور بے ایمانی کا حال لوگ بیان کرتے رہیں (اور صحیح بِمَاْبُوْرٍ (تہمت زدہ) ہے جیسے اوپر گزر چکا) -

اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ - جس چیز کو تو نے پردہ غیب میں رکھ چھوڑا -

لَوْلَآ اَنْ یَّاْثُرُوْا عَنِّی الْکِذْبَ یا لَوْلَآ مُخَافَةُ اَنْ یُّؤْثَرَ عَلَیَّ الْکِذْبُ یا لَوْلَآ الْحَیَاءُ مِنْ اَنْ یَّاْثُرُوْا عَلَیَّ کِذْبًا - (یہ تینوں قول ابو سفیان کے منقول ہیں مطلب یہ ہے کہ) اگر مجھ کو یہ اندیشہ نہ ہوتا یا یہ شرم نہ ہوتی کہ میرے ساتھی مجھ کو جھوٹا بنائیں گے یا لوگ مجھ کو جھوٹا کہتے رہیں گے (تو میں آنحضرتؐ کی نسبت قیصر روم سے جھوٹی باتیں لگا دیتا) -

اَتَاْثُرُہٗ عَنْ اَحَدٍ - کیا تو یہ بات کسی سے نقل کرتا ہے -

مَاحَلَفْتُ بِاَبِیْ ذَاکِرًا وَّ لَا اٰثِرًا - میں نے اپنے باپ کی قسم نہ خود کھائی نہ دوسرے کسی شخص سے بطور حکایت نقل کی -

وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - وہ باتیں جو (نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور) نہ آنحضرتؐ سے روایت کی جاتی ہیں -

اٰثَارُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ کی حدیثیں یا سنتیں -

حَدِیْثٌ مَاْثُوْرٌ - مشہور حدیث جس کو لوگ ہر زمانہ میں نقل کرتے آئیں -

لَا اُوْثِرُ ھُمْ - (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے) جب حضرت عمرؓ کے بعد کوئی اور صحابی ان سے کہلا بھیجتا کہ مجھ کو بھی اپنے حجرے میں دفن ہونے کی اجازت دیجئے تو وہ یہ کہتیں ''میں صحابہ میں سے اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دے سکتی'' (یعنی اس حجرے میں آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کے پاس دفن ہونے کی اجازت دے کر)

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّبْسُطَ اللّٰہُ فِیْ رِزْقِہٖ وَیَنْسَاَ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ - ایک روایت میں یوں ہے مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّنْسٰی فِیْ اَثَرِہٖ جس کو یہ بھلا لگے کہ اللہ اس کی روزی کشادہ کرے اور اس کی عمر دراز کرے تو وہ اپنا ناطہ جوڑے - (اصل میں اثر کہتے ہیں پاؤں کے نشان کو جو چلنے میں زمین پر پڑتا ہے جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے پاؤں کا نشان نہیں رہتا اس لئے عمر کو بھی اثر کہنے لگے)

قَطَعَ اللّٰہُ اَثَرَہٗ - (یہ نمازی کے سامنے سے نکل جانے

والے کے لئے بد دعا ہے) یعنی اللہ اس کو لنگڑا لولا لنجا کر دے وہ زمین پر چل ہی نہ سکے گا تو پاؤں کا نشان کٹ گیا-

اَلا تَحتَسِبُوْنَ اٰثَارَ کُمْ - کیا تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (ان کا ثواب نہیں چاہتے یعنی ہر قدم پر جو مسجد کو جانے میں اٹھے ثواب ملے گا اور جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا)-

فَبَعثَ فِیْ اٰثَارِ ھِمْ - آنحضرتؐ نے ان لٹیروں کے قدموں کے نشانوں پر یا ان کے تعاقب میں فوج بھیجی)-

یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ اَثَرُ السُّجُوْدِ - دوزخ پر سجدے کے مقام حرام ہیں (کہ وہ انہیں جلائے) یعنی ساتوں اعضا یا صرف پیشانی-

غَسلَ الْجنابَۃَ فَلَمْ یَذْھَبْ اَثَرُہٗ - منی کو دھوڈالا لیکن اس کا نشان نہیں گیا (بعض نے کہا پانی کا نشان مراد ہے)-

وَ اَثَرُ الْغَسْلِ فِیْہِ بُقَعُ الْمَآءِ - دھونے کا نشان یعنی پانی کے دھبے اس میں موجود تھے-

عَلٰی اِثْرِ سَمَاءٍ یا اَثَرِ سَمَاءٍ - رات کی بارش کے بعد-

عَلٰی اِثْرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ - ہر نماز کے بعد-

فُرِغَ اِلٰی کُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خلقِہٖ مِنْ خَمْسٍ مِّنْ مَّضْجَعِہٖ وَ اَثَرِہٖ وَ رِزْقِہٖ وَ عَمَلِہٖ وَ اَجلِہٖ - یعنی مخلوق میں سے ہر بندے کی پانچ باتوں سے فراغت ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہیں) سکون اور حرکت-[1]

دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ - اپنے گھروں ہی میں رہو تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں-

وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ - اور ہم تمہارے پیچھے ہیں (یعنی تمہارے بعد مرنے والے اور تم سے ملنے والے ہیں)-

کَتَبْتَ الْاٰثَارَ - تو نے اپنے بندوں کے سب افعال اور اقوال لکھ لئے ہیں-

مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِھَادٍ - جو شخص اللہ سے ملے اور اس میں جہاد کا کوئی نشان نہ ہو (یعنی زخم یا مار یا اور کوئی صدمہ یا تکلیف جو جہاد کے لئے اٹھائے یا مال جو مجاہدین پر خرچ کرے یا مجاہدین کا سامان تیار کر دینا ان کی خدمت کرنا)-

لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اَثَرَیْنِ اَثَرٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ اَثَرٍ فِیْ فَرِیْضَۃٍ مِّنْ فَرائِضِ اللّٰہِ - اللہ کو دو نشانوں سے زیادہ کوئی نشان پسند نہیں ہے- ایک تو جہاد کا نشان دوسرا اس کے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدے کا گھٹہ جو پیشانی میں پڑ جاتا ہے یا ہاتھ پاؤں کی تڑخ جو سردی میں وضو کرنے سے ہو جاتی ہے یا اسی طرح کا کوئی اور نشان-)

قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَّوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ - یعنی مقام پیدائش سے مقام مرگ تک جتنا فاصلہ ہے اتنی کشادگی اس کی قبر میں ہوتی ہے-

مَا کُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْکَ - میں آپ کا جھوٹا دوسرے کسی کو نہیں دے سکتا (یہ ایثار سے ہے یعنی دوسرے کا آرام اپنے آرام پر مقدم رکھنا اپنے کو سوخت غیر کو لذت)-

وَ دُنْیَا مُؤْثَرَۃً - وہ دنیا جس کی تحصیل آخرت پر مقدم رکھی جائے-

اِذَا دَخَلَ شَھْرُ رَمضَان فَھُوَ الْمَاْثُوْرُ - جب رمضان آ جائے تو وہ سب مہینوں سے زیادہ فضیلت والا ہے-

اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَیْنَا - ہم کو اپنے فضل اور احسان میں دوسروں پر مقدم رکھ ان کو ہم پر مقدم نہ کر (مطلب یہ ہے کہ ہمارے دشمنوں کو ہم پر غالب نہ کر اور دشمنوں کو ہم سے بڑھ چڑھ کر نہ رکھ)' اَلَا اِنَّ کُلَّ دَمٍ وَّ مَاْثُرَۃٍ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَاِنَّھَا تَحْتَ قَدَمَیَّ ھَاتَیْنِ - سن لو جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون اور فخر میرے ان دونوں پاؤں تلے ہے (یعنی نیست نابود ہو گیا اب اس کا ذکر یا مطالبہ نہیں ہو سکتا)-[2]

---

[1] بقیہ تین یہ ہیں- رزق، عمل اور موت کا وقت' لیکن ایک روایت میں وہ بقیہ تین یہ ہیں- نیک بختی یا بدبختی رزق اور موت کا وقت' مطلب دونوں کا ایک ہے جبکہ بعض روایتوں میں صرف چار چیزوں کا ذکر آیا ہے وہ یہ کہ پیدا ہونا مرنا' رزق اور اخلاق وعادات-(م)

[2] یہ حضور نے فتح مکہ کے موقعہ پر آپس میں جھگڑنے والوں سے جو کہ نو مسلم تھے خطاب کر کے فرمایا تھا-(م)

اُثْفِیَہ - وہ پتھر جس پر دیگ رکھی جاتی ہے اس کی جمع اَثَافِیّ اور اَثَاف آئی ہے-

اَلْبُرْمَۃُ بَیْنَ الْاَثَافِیِّ - دیگ تینوں پتھروں پر تھی-

اَثَافِیُّ الْاِسْلَامِ ثَلٰثَۃٌ - اسلام کے چولہے کے تین پتھر ہیں-

اُثْکُوْلٌ - یا اِثْکَالٌ - کھجور کی ڈلی-

فَجُلِدَ بِاُثْکُوْلٍ - کھجور کی ایک ڈالی سے مارا گیا (اس میں سوٹہنیاں تھیں گویا سوکوڑے پڑ گئے)-

اَثْلٌ - جھاؤ کا درخت یا جھاؤ سے بڑا اس کے مشابہ ایک درخت' اصراح میں ہے درخت شورگز' قسطلانی نے کہا ایک درخت ہے اس میں کانٹے نہیں ہوتے اور اس کی لکڑی عمدہ ہوتی ہے اس کے پیالے بنائے جاتے ہیں)

مِنْبَرُہٗ مِنْ اَثْلِ الْغَابَۃِ - آنحضرت ﷺ کا منبر غابہ کے جھاؤ سے بنایا یا تھا - (غابہ ایک جھاڑی ہے مدینہ سے نو میل کے فاصلہ پر)-

غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ یَا غَیْرَ مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَاَثِّلٍ - یعنی یتیم کے مال میں سے اپنے لئے دولت نہ جوڑے-

لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ - یہ پہلا مال تھا جو میں نے جوڑا-

مَجْدٌ اَثِیْلٌ - موروثی بزرگی - اسی طرح مَجْدٌ مُؤَثَّلٌ ہے اُثْلَۃٌ - جڑ -

نَحَتَ اَثْلَتَہٗ - اس کی ذات اور خاندان پر عیب رکھا-

اِثْلِبُ - یا اَثْلَبُ - پتھر یا سنگریزہ یا مٹی-

وَلِلْعَاھِرِ الْاَثْلَبُ - زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے - (یعنی سنگسار کیا جائے گا یا اس کو کچھ نہیں ملے گا خاک و پتھر کے سوا)-

اَثَمٌ - یا اِثْمٌ یا اَثَامٌ یا مَاْثَمٌ - گناہ-

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ - گناہ سے اور گناہ کی بات سے تیری پناہ-

طَعَامُ الْاَثِیْمِ - گنہگار کا کھانا-

اَخْبَرَ بِھَا عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا - علم چھپانے کے گناہ سے بچنے کے لئے معاذ نے مرتے وقت لوگوں کو اس کی خبر کر دی-

لَایَتَاَثَّمُ وَلَا یَتَحَرَّجُ - اپنی تیئں (آنحضرتؐ پر جھوٹ باندھ کر) گنہگار نہیں کرتا-

ضَرْبَۃٌ بِضَرْبَۃٍ وَّلَا تَاْثَمُ یَا وَلَا تَاْثَمُ - (یہ حضرت علیؓ نے امام حسنؓ سے فرمایا ابن ملجم ملعون کے باب میں) مار کے بدل مار ہے تجھ پر کوئی گناہ نہیں (یعنی قصاص لے سکتا ہے)-

لَایَنْزِلُ اَحَدُکُمْ عَلٰی اَخِیْہِ حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ - کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے پاس اتنا نہ ٹھہرے کہ اس کو گناہ میں ڈالے (لوگوں نے عرض کیا گناہ میں کیونکر ڈالے فرمایا اس طرح کہ اس کے پاس خرچ کو نہ ہو وہ مہمانی نہ کر سکے)-

تَرْکُ الصَّلٰوۃِ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَھْلِ الْقِبْلَۃِ تَاَثُّمًا - گناہ سے بچنے کے لئے اہل قبلہ پر کسی نے نماز جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا ہو-

لَمْ اِیْثَمُ - ایک لغت ہے یعنی صرف مضارع کو کسرہ دینا اور مشہور لَمْ اٰثَمُ ہے یعنی میں گنہگار نہ ہوں گا-

تَاَثَّمُوْا مِنَ التِّجَارَۃِ - سوداگری سے بخیال گناہ بچے رہے-

کَرِھْتُ اَنْ اُؤْثِمَکُمْ - مجھ کو تمہارا گناہ میں ڈالنا برا معلوم ہوا-

حَتّٰی یُؤْثِمَہٗ - یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے (کیونکہ جب مہمان زیادہ ٹھہرا رہے گا اور میزبان اس کی مہمانی نہ کرے گا تو گنہگار ہوگا)

شَرِبْتُ الْاِثْمَ - میں نے شراب پی-

فَاِنَّہٗ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنَ الْکَفَّارَۃِ - کفارے سے زیادہ قسم پر اڑے رہنے میں گناہ ہے-

اِثْمِدٌ - سرمہ کا پتھر (اس کو باب الثاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے ہم نے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے)

اَثْوٌ - یا اِثَاوَۃٌ یا اَثْیٌ یا اَثَایَۃٌ - چغلی کھانا-

اِنْطَلَقْتُ اِلٰی عُمَرَ اٰتِیْ عَلٰی اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ - میں ابو موسیٰ اشعری کی چغلی کھانے کو حضرت عمرؓ کے پاس چلا-

اِثَایَۃُ - ایک مقام کا نام ہے جو جحفہ کے رستے میں ہے-

اُثَیْلٌ - ایک موضع جو مدینہ کے قریب ہے اور وہاں جعفر بن ابی طالب کی آل کا ایک چشمہ ہے-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْجِيْمِ

اَجَآءٌ - ایک پہاڑ کا نام ہے-

اَجَآءَةٌ - ایک موضع (جگہ) ہے-

اَجٌّ - دوڑنا-

فَخَرَجَ يَؤُجُّ - حضرت علیؓ دوڑتے ہوئے نکلے-

طَرَفُ سَوْطِهِ يَتَاَجَّجُ - ان کے کوڑے کا کنارہ چمک رہا تھا-

وَعَذْبُهَا اُجَاجٌ - اس کا میٹھا پانی بھی بہت کھاری ہے-

وَطَرَفٌ لَهَا بِالْبَحْرِ الْاُجَاجِ - ایک کنارہ اس کا بہت کھاری سمندر میں تھا-

اَجِيْجُ النَّارِ - آگ کی لپٹ اور چمک-

يَاْجُوْجُ وَ مَاْجُوْجُ - دو قومیں ہیں ترکوں کی یافث ابن نوح کی اولاد میں سے[1]

تَاَجُّجٌ - شعلہ مارنا - چمکنا - بھڑکنا-

اُجُدٌ - زوردار مضبوط اونٹنی-

وَجَدْتُ اُجُدًا يَحُشُّهَا - میں نے ایک زوردار گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پائی-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اَجَدَنِىْ بَعْدَ ضَعْفٍ - شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو کمزوری کے بعد زور آور کیا-

اَجْدَبٌ - اس کی جمع ہے اَجَادِبُ باب الجیم مع الدال میں مذکور ہوگا (اس لغت کو باب الجیم مع الدال میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع اور در نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی ان کی متابعت کی)-

اجدل - باز-

يَهْوِىْ هُوِىَّ الْاَجَادِلِ - اس طرح گرتا ہے جیسے باز شکار پر گرتا ہے (اس کو باب الجیم مع دال میں ذکر کرنا تھا - مگر صاحب نہایہ نے یہیں بیان کر دیا ہم نے بھی ان کی متابعت کی)-

اَجْرٌ - مزدوری دینا-

كُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَائْتَجِرُوْا - کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور خیرات کرو ثواب کمانے کو (وَاتَّجِرُوْا پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ تجارت سے نکلا ہے اور قربانی کے گوشت میں تجارت درست نہیں ہے - بعض نے کہا صحیح ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے) مَنْ يَّتَّجِرُ فَيَقُوْمُ فَيُصَلِّىْ مَعَهٗ - ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں بھی يَاْتَجِرُ ہے یعنی کون اجر حاصل کرتا ہے اگر يَتَّجِرُ کی روایت صحیح ہو تو وہ تجارت سے ہوگا نہ کہ اجر سے)

مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا بِهَا - جو شخص ثواب حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دے-

اٰجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ يا اُوْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ --- اجر يُؤْجِر سے یا أجر يَاجُرُ - سے دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی میری مصیبت میں مجھ کو اجر و ثواب دے-

اَجَرَهُ اللّٰهُ اور اٰجَرَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو ثواب دے اور اَجَرَكَ اللّٰهُ اور اٰجَرَكَ اللّٰهُ - اللہ تجھ کو ثواب دے اَلَّا اُجِرْتَ بِهَا - مگر تجھ کو اس کا ثواب ملے گا-

مَنْ زَادَ عَلَى اثْنَتَيْنِ لَمْ يُؤْجَرْ - دوبار سے زیادہ دھونے میں (یعنی وضو میں) ثواب نہ ملے گا (یہ امامیہ کی روایت ہے)-

فَاِنَّ الْمَرَضَ لَا اَجْرَ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَحُطُّ السَّيِّئَاتِ - بیماری میں کچھ ثواب نہیں مگر وہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے-

اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا - سفارش کرو تو تم کو ثواب ملے گا (اس لئے ثواب حاصل کرو)-

لَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ - عورت کو خاوند کا آدھا ثواب ملے گا-

قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ - جس کو تم نے امان دی ہم نے

---

[1] یاجوج ماجوج کی تعیین نہیں کی جا سکتی اس لئے کہ وہ موجودہ تمام اقوام وملل کے علاوہ کوئی اور قوم ہے جسے اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب ظاہر کریں گے - واللہ اعلم (م)

بھی امان دی (اے ام ہانی)۔

فَاِنْ کَانَ فِیْهَا اُجُوْرٌ فَاَرْبَعَةُ اَبْعِرَةٍ - اگر کوئی ہنسلی کی ہڈی توڑ ڈالے اور اس میں گرہ رہجائے (سیدھی صاف اپنی اصلی حالت پر نہ جڑے) تو توڑنے والے کو چار اونٹ دیت کے دینے ہوں گے-

عَلٰی مِنْبَرٍ مِّنْ اٰجُرٍّ - ایک منبر پر جو پکی اینٹ سے بنا ہوا تھا (اس میں کئی لغتیں آئی ہی ہیں اٰجُرٌّ اٰجُوْرٌ یا جُوْرٌ اجرٌ اجرۃٌ وغیرھا)

مَنْ بَاتَ عَلٰی اِجَارٍ - جو شخص رات کو ایسی چھت پر رہے (سوئے) جس پر روک (کٹھرہ یا منڈیر) نہ ہو۔

فَاِذَا جَارِیَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اِجَارٍ لَّهُمْ - دیکھا تو ایک انصار کی چھوکری ان کی ایک چھت پر ہے جس پر روک نہ تھی - اِجَار کو انجار بھی کہتے ہیں جمع کا صیغہ اَجَاجِیْر اور اَنَا جِیْر ہے-

فَتَلَقَّی النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِی السُّوْقِ وَعَلَی الْاَجَاجِیْرِ وَ الْاَنَاجِیْرِ - مدینہ کے لوگوں نے آنحضرت کو بازار اور چھتوں پر سے دیکھا-

اِجْطْ - بکریوں کو ڈانٹنے کے لیے یہ کلمہ کہا جاتا ہے-

اَجَلٌ - مدت، مہلت، میعادِ عمر-

تَاَجُّلٌ - دیر کرنا - مہلت چاہنا-

اَلْقُرَّآءُ یَتَعَجَّلُوْنَهٗ وَلَا یَتَاَجَّلُوْنَهٗ - قاری لوگ قرآن پر عمل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اس میں دیر نہیں کرتے -

کُنَّا بِالسَّاحِلِ مُرَابِطِیْنَ فَتَاَجَّلَ مُتَاَجِّلٌ مِّنَّا - ہم سمندر کے کنارے مورچہ لگائے ہوئے تھے - (دشمن کا انتظار کر رہے تھے) اتنے میں ہم میں سے کسی نے رخصت مانگی (اپنے گھر جانے کے لیے) اور ایک مدت مقرر کرانی چاہی - مہلت مانگی-

اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ - اس کو آخری عمل تک لیجاؤ (پہلی اجل موت ہے جہاں پر روحوں کا مقام ہے - نیکوں کا سدرۃ المنتہی اور بدوں کا سجین)-

اَسْاَلُکَ اِیْمَانًا لَّا اَجَلَ لَهٗ دُوْنَ لِقَائِکَ - میں ایسا ایمان تجھ سے مانگتا ہوں جس کی انتہا تجھ سے ملنے پر ہو-

اِیَّاکُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ - جس امر تاکل کے لئے تم سے وعدہ کیا گیا تھا اور تم کو اس کے لئے مہلت دی گئی تھی وہ آن پہنچا-

اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرت ﷺ کی وفات مراد ہے، نصر فتح سے سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ میں-[1]

اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ ضُرِبَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - یہ ایک مدت ہے جو آنحضرت ﷺ کے لئے مقرر کی گئی یا ایک مثل ہے جو آپ کے لئے بیان کی گئی-

بَعْدَ الْاَجَلِ - میعاد کے بعد (یعنی مدت ایلاء کے بعد جو چار مہینے ہے)-

اَبْعَدُ الْاَجَلَیْنِ - دونوں مدتوں میں دور والی مدت یعنی جس میں زیادہ عرصہ ہو (چار مہینے دس دن یا وضع حمل)-

مِنْ اَجْلِ اَنْ یُّحْزِنَهٗ - اس لئے کہ اس کو رنجیدہ کرے- (یہ اَجَلٌ تعلیلیہ ہے بہ سکون لام اس میں کئی لغتیں آئی ہیں اِجل، اِجلا، جَلَلٌ، سب کے معنے ایک ہیں)

اَنْ تُقْتَلَ وَلَدَکَ مِنْ اَجْلِ اَنْ یَّاْکُلَ مَعَکَ - تو اپنے بچہ کو اس لئے مار ڈالے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہو گا-[2]

اَجَلٌ - بہ فتحہ ہمزہ وجیم کلمہ ایجاب بھی ہے جیسے نَعَمْ یعنی ہاں - بعض نے کہا تصدیق اور وجہ میں اَجَلٌ بولنا اچھا ہے اور استفہام میں نَعَمْ مناسب تر ہے-

اِجْلٌ - بکسر ہمزہ نیل گائے یا ہرن کا گلہ اجال جمع-

---

[1] کچھ لوگ کہتے ہیں فتح مکہ میں جو تائید الٰہی حاصل ہوئی وہ مراد ہے یعنی حضورؐ بغیر کسی ایسی جنگ کے فاتحانہ طریقے سے مکہ میں داخل ہوئے اور فتح مکہ کے بعد لوگ جوق درجوق اسلام لائے -'' (م)

[2] منجملہ اور حرام باتوں کے یہ بھی حرام ہے (م)

فِیْ یَوْمٍ تَرْمَضُ فِیْهِ الْاٰجَالُ - ایسے دن جس میں میں جنگلی گائیں یا ہرنیں گرمی کے مارے جل جائیں -

اُجُمٌ - قلعہ یا محفوظ بلند مکان -

حَتّٰی تَوَارَتْ بِاٰجَامِ الْمَدِیْنَةِ - مدینہ کے محلوں میں چھپ گئی -

فَنَزَلْتُ فِیْ اُجُمِ بَنِیْ سَاعِدَةَ - میں بنی ساعدہ کے قلعہ میں اترا -

اَجَمَةٌ - جھاڑی -

اَلرَّجُلُ دَخَلَ الْاَجَمَ لَیْسَ فِیْهَا مَاءٌ - ایک شخص جھاڑی میں گیا جہاں پانی نہ تھا -

اَجَمَ النِّسَاءَ - عورتوں سے نفرت کی -

اَجَمَ الطَّعَامَ - کھانے سے نفرت کی -

اَجُمٌ اور اَجِیْمٌ - سخت گرم ہونا - بدل جانا -

تَاَجُّمٌ - غصہ ہونا -

اَجْنٌ - پانی کا رنگ، مزہ بدل جانا -

لَابَاْسَ بِالْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الْآجِنِ - رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں قباحت نہیں (یہ امام حسن بصری کا قول ہے - مراد وہ پانی ہے جسکا رنگ یا مزہ رکھے رکھے یا تھمے رہنے یا کسی پاک چیز کے مل جانے سے بدل جائے - اگر نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بد بو بدل جائے تو اس سے وضو درست نہیں -)

اَجْنَکَ - مخفف ہے مِنْ اَجْلِ اَنَّکَ کا یعنی اس وجہ سے کہ تم -

نَهٰی عَنِ الْوُضُوْءِ فِی الْمَاءِ الْاٰجِنِ - رنگ یا مزہ بدلے ہوئے پانی میں وضو کرنے سے منع کیا -

قَدِ ارْتَوٰی مِنْ اٰجِنٍ - جس شخص نے دین کا علم رائے اور قیاس سے حاصل کیا (قرآنی آیات و احادیث کو چھوڑ دیا) تو وہ سڑے ہوئے پانی سے سیراب ہوا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) -[1]

اِجَّانَةٌ - کٹرہ گنگال کپڑے دھونے کا ٹب - تسلہ - تھالہ - اَجَاجِیْنُ اس کی جمع ہے -

اَجْنَادٌ - جند کی جمع ہے بمعنے لشکر - (اس کو باب الجیم مع النون میں ذکر کرنا تھا) -

اُمَرَآءُ الْاَجْنَادِ - سرداران فوج - سپہ سالار -

اَجْنَادِیْنُ یا اَجْنَادَیْنُ - ایک موضع اطراف دمشق میں ہے وہاں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی -

اَجْیَاد - ایک پہاڑ جو مکہ میں ہے - بعض نے کہا جیاد -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْحَاءِ

اُحٌّ - کھانسنا -

اُحَاحٌ - پیاس، غصہ، درد دل جیسے اَحِیْحَةٌ اور اَحِیْحٌ ہے -

اَحَدٌ - خدا کا نام ہے یعنی اکیلا جو ہمیشہ سے اکیلا ہی رہا ہے -

اَحِدْ اَحِدْ - ایک انگلی سے اشارہ کر ایک سے (یہ آپ نے سعد سے فرمایا جب وہ دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ کر رہے تھے) -

اِحْدٰی مِنْ سَبْعٍ - یہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے سات سالوں میں سے ایک سال ہے (یہ ابن عباسؓ نے اس شخص کے لئے کہا جس پر دو رمضان کے روزے لگا تار آ لگے) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ یہ ایک رات ہے ان سات راتوں میں سے جن میں قوم عاد پر عذاب بھیجا گیا تھا -

اِحْدُ الثَّلٰثَةِ - تم جس کے ڈھونڈھنے کے لئے بھیجے گئے تھے وہ ان تین میں سے ایک ہے -

اُحُدٌ - ایک پہاڑ ہے مدینہ میں جہاں پر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مشرکوں سے جنگ ہوئی تھی حضرت حمزہؓ اسی جنگ میں شہید ہوئے -

---

[1] مذموم رائے اور قیاس سے بے تحقیق گمان بازی یا صریح نصوص کے خلاف رائے زنی مراد ہے ورنہ عقل اور سمجھ کو دین کے امور اور ان کی حکمت میں تفقہ حاصل کرنے کی ممانعت تو کیا بلکہ دعوت گئی ہے - (م)

اُثبتْ اُحُد - ارے احد پہاڑ ٹھہارہ (تیرے اوپر نبی ہے اور صدیق یا شہید - یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب آپ مع ابوبکرؓ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم احد پہاڑ پر تھے وہ ہلنے لگا اور دو شخص شہید تھے مگر فعیل واحد اور جمع سب کے لئے یکساں آتا ہے یا شہید اس لئے فرمایا کہ شہادت اس وقت تک حاصل نہیں ہوئی تھی اور نبوت اور صدیقیت حاصل ہو چکی تھی ایک روایت میں و شہیدان ہے - یعنی دو شہید - مراد حضرت عمر اور حضرت عثمان ہیں)۔

فوافقتْ اِحْدٰ ھمَا الاُخرٰی - مقتدیوں کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے یعنی ایک ساتھ دونوں کہے جائیں -

اِسْمُهُ فِی التَّوْرَاةِ اُحَیْدٌ - آنحضرت کا نام توراۃ شریف میں اُحَیْد مذکور ہے کیونکہ آپ اپنی امت کو دوزخ سے ہٹا دیں گے -

اَحَابِیْشُ - (اس کو باب الحاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی اس کو ذکر کیا ہے اس لئے ہم نے بھی یہاں لکھ دیا) یہ احبوش کی جمع ہے یعنی مختلف قبیلوں کے لوگ -

جَمَعُوْا لَکَ الْاَحَابِیْشَ - قریش کے لوگوں نے آپ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں کی جماعتیں اکٹھی کی ہیں (یہ سن کر آپ نے فرمایا اچھا تو پہلے ان قبیلوں ہی پر حملہ کر دو) -

اِنْ یَاْتُوْنَا کَانَ اللّٰهُ قَدْ قَطَعَ مِنْهُمْ عَیْنًا وَ اِنْ لَّمْ یَاْتُوْنَا نَهَبْنَا عِیَالَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ وَ تَرَکْنَا هُمْ مَحْرُوْبِیْنَ - دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ قبیلے والے اپنے بال بچوں کو بچانے کے لئے ہمارے مقابلے پر آئیں گے تب تو یہ فائدہ ہوگا کہ اللہ ان قریش کے کافروں کا ایک جاسوس کم کر دے گا (کیونکہ یہ قبیلے والے قریش کے کافروں کو خبریں دیا کرتے تھے) ایک روایت میں عَیْنًا کے بدل عُنُقًا ہے یعنی ایک گروہ ان کا کم کر دے گا - یا نہ آئیں گے وہیں قریش کے کافروں کے پاس پڑے رہیں گے تب بھی ہمارا فائدہ ہے ہم ان کے بال بچے اسباب سب لوٹ لیں گے اور ان کو کُھک (لٹا ہوا خالی ہاتھ) بنا دیں گے -

اَحْوَاذ - ایک پرانے کنوئیں کا نام ہے جو مکہ میں ہے -

اِحْنَةٌ - حسد اور کینہ اور دشمنی - اس کی جمع اِحَنٌ اور اِحْنَاتٌ ہے -

وَ فِیْ صَدْرِهٖ عَلَیْهِ اِحْنَةٌ - وہ دل میں اس سے حسد رکھتا ہے -

وَ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْبُغْضَاءُ وَ الْاِحَنُ - تمہارے دلوں میں دشمنی اور کینے ہیں - حِنَةٌ اور حِنَاتٌ کے بھی یہی معنی ہیں -

لَقَدْ مَنَعَتْنِیَ الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِی الْحِنَاتِ - میری قدرت مجھ کو روکتی ہے کہ میں کینہ والوں سے بدلا لوں - (یہ معاویہؓ کا قول ہے)

کُلُّ دَمٍ کَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَوْ اِحْنَةٌ فَهِیَ تَحْتَ قَدَمِیْ هٰذِهٖ - جاہلیت کے زمانہ کا ہر ایک خون کینہ میرے اس پاؤں کے تلے ہے یعنی لغو اور کالعدم ہو گیا -[1]

اَحْیَا - ایک چشمہ ہے -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْخَاءِ

اِخْیَخَةٌ - ایک قسم کا آٹا جس میں دودھ اور تیل ملایا جاتا ہے -

اُخَیٌّ - ایک مقام جو بصرہ میں دجلہ کے مشرق کی جانب واقع ہے -

اِخ اِخ - ایک لفظ ہے جو عرب لوگ اونٹ کو بٹھانے کے لئے بولتے ہیں -

اَخْدَع - (اس کو باب الخاء مع الدال میں ذکر کرنا تھا - مگر صاحب مجمع نے یہاں بھی بیان کر دیا ہے) گردن کی رگ -

یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ - گردن کی دونوں رگوں میں پچھے لگاتے تھے - (یہ درد سر کو جو غلبۂ خون سے ہو مفید ہے -)

---

[1] یہ خطاب حضورؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا۔ (م)

اَخْذٌ - پکڑنا - لینا -

کُنْ خَیْرَ اٰخِذٍ - اچھے قید کرنے والے ہو -

مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا اُخِذَ بِہٖ - جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کرے گا اس کو سزا ملے گی -

اَخَذُوْا عَلٰی اَیْدِیْھِمْ - اگر ان کو اس کام سے باز رکھیں -

اَیُؤْخَذُ عَلٰی یَدَیَّ - (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے) کیا میں اپنے مال میں تصرف کرنے سے روکی جاؤں گی -

أأخِذُ جَمَلِیْ - کیا میں اپنے اونٹ پر ٹونا ٹوٹکا کروں (یعنی خاوند پر کہ وہ دوسری عورتوں سے کچھ نہ کر سکے یہ حضرت عائشہؓ سے ایک عورت نے پوچھا وہ نہیں سمجھیں کہ اونٹ سے خاوند مراد ہے اس وجہ سے انھوں نے اجازت دے دی)

اَوْ یُؤَخِّذُ عَنْھَا - اس سے جماع نہ کر سکے -

اُخْذَۃ - اس افسون (منتر) کو کہتے ہیں جو عورتیں مردوں پر کر دیتی ہیں وہ دوسری عورتوں سے صحبت نہیں کر سکتے -

اَخِیْذٌ - قیدی - اَخَذَ عُمَرُ جُبَّۃً مِنِ اسْتَبْرَقٍ فَاَخَذَھَا - حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی کپڑے کا جبہ چکایا پھر اس کو لے لیا -

فَاُخِذَ فَقَالَ ادْعِی اللّٰہَ - پھر اس ظالم کا گلا گھونٹا گیا اور (حضرت سارہ) سے کہنے لگا اللہ سے دعا کر -

فَاَخَذْتُ عَلَیْہِ یَوْمًا - میں نے ایک دن ان کی قراءت خوب یاد کر لی -

اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عَقَبَۃٍ اَوْثَنِیَّۃٍ - آنحضرت ﷺ ایک گھاٹی کی طرف چلے -

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَاْخُذَ اُمَّتِیْ بِاَخْذِ الْقُرُوْنِ - قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ میری امت اگلی امتوں کی چال پر نہ[1] چلے گی (ان کی روش اور سیرت اختیار نہ کرے گی)

اَلْمَرْاَۃُ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ - ایک عورت اپنی قوم والوں کے لئے امان لے سکتی ہے -

مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا - اللہ کی تلواریں ابھی تک اپنے مارنے کی جگہوں میں نہیں پہنچیں (یعنی جن کافروں کو مار ڈالنا چاہئے تھا ان میں سے بعض ابھی تک زندہ ہیں، یہ قول ابوسفیان کے حق میں کہا گیا ہے -)

مَنْ تَخَطّٰی اِتَّخَذَ جِسْرًا اِلٰی جَھَنَّمَ - جو شخص (جمعہ کے دن) لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہوا (اگلی صفوں میں) جائے اس نے جہنم تک ایک پل بنا لیا (ایک روایت میں اُتُّخِذَ ہے بصیغہ مجہول یعنی اس کے لئے ایک پل جہنم تک بنا دیا جائے گا) -

لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ - کاش ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو وہ ہم اپنے لئے جوڑ رکھیں -

فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ - تو وہ اپنے بال نہ کترِوائے -

کَانَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِہٖ - آنحضرتؐ اپنی ڈاڑھی کے بال کترواتے تھے - (ادھر ادھر سے کترواکر برابر کرتے تھے -)

اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ - میں پیچھے سے تمہاری کمریں تھام رہا ہوں (اور تم دوزخ میں گرتے پڑتے ہو -)

اَخَذُوْا اَخَذَاتِھِمْ - اپنے اپنے ٹھکانوں پر اتر پڑے -

فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ - تو وہ اپنی ناک تھام لے (تاکہ دوسرے لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ ایک ادب اور تہذیب کی تعلیم ہے -

وَکَانَتْ فِیْھَا اِخَاذَاتٌ - اس زمین میں گڑھے تھے (جن میں پانی جمع ہو جاتا ہے -) یہ اخاذۃ کی جمع ہے - یعنی گڑھا کنڈ -

فَوَجَدْتُھُمْ کَالْاِخَاذِ - میں نے آنحضرت ﷺ کے اصحاب کو گڑھوں کی طرح پایا (کوئی بڑا کوئی چھوٹا کوئی زیادہ علم والا کوئی کم علم والا) اخاذ بھی اخاذۃ کی جمع ہے (بعض نے کہا اخاذ مفرد ہے اس کی جمع اُخُذٌ ہے) -

وَامْتَلَاتِ الْاِخَاذُ - گڑھے بھر گئے -

لَا تَاْخُذُوْا مِنْہُ شَیْئًا - یعنی فرات میں سے (قیامت کے قریب) جو سونے کا خزانہ نکلے گا اس میں سے کچھ مت لینا

---

[1] یعنی یہ یقینی بات ہے کہ قیامت کے آنے سے پہلے میری امت کفار کی تقلید کرنے لگے گی - (م)

(وہاں لاکھوں آدمی مارے جائیں گے)-

فَاخَذَ بِیَدِیْ وَ اَنَا جُنُبٌ - (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے) (یعنی آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما' یا مجھ سے مصافحہ کیا) حالانکہ میں جنبی تھا (یعنی غسل کی حاجت تھی-)

اٰخِر - خدا کا نام ہے یعنی مخلوق کے فنا ہونے پر وہی باقی رہے گا-

مُؤَخِّرٌ - پیچھے کرنے والا جیسے مقدم آگے کرنے والا-

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاٰخِرَةٍ - آنحضرت ﷺ جب مجلس سے اٹھنے لگتے تو اخیر میں یوں فرماتے (گویا یہ کفارۂ مجلس تھا)-

لَمَّا کَانَ بِاٰخِرَةٍ - جب کہ وہ اخیر تھا-

اِنَّ الْاٰخِرَ قَدْزَنٰی - اس کم بخت نے زنا کیا - اٰخِرَ سے اپنی تئیں مراد لیا - (یعنی دور از رحمت الٰہی راندۂ بارگاہ خدائی)-

اَلْمَسْئَلَةُ اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْءِ - سوال کرنا آدمی کے لئے ذلیل پیشہ ہے (ایک روایت میں اٰخِرُ کَسْبِ الْمَرْءِ ہے یعنی سوال کرنا آدمی کا آخری پیشہ ہے جب دوسری کمائیوں سے عاجز ہو جاتا ہے)-

مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ یا مُؤْخِرَتِهٖ - پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر جس پر سوار ٹیک لگاتا ہے-

اَخِّرْ عَنِّیْ یَا عُمَرُ - چلو عمر پرے ہٹو - یا اپنی رائے رہنے دو-

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - جس شخص کا آخری کلام یہ ہو لآ الٰہ الا اللہ (محمد رسول اللہ) (خدا کے سوا کسی کی بندگی نہیں (کروں گا) (یعنی توحید اور رسالت پر یقین رکھتا ہو گو زبان سے نہ کہہ سکے)-

اَمَّا الْاٰخِرُ فَجَلَسَ - لیکن دوسرا شخص تو وہ بیٹھ گیا-

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ - ہم دنیا میں تو دوسری امتوں کے بعد آئے لیکن آخرت میں ان کے آگے ہوں گے (درجہ یا مرتبہ یا دخول جنت یا حساب و کتاب میں)-

فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - اخیر کی دس راتوں میں-

اٰخِرُ مَا کَلَّمَهُمْ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - ابو طالب نے (مرتے وقت) آخری بات جو کی وہ یہ تھی کہ میں عبد المطلب کے دین پر دنیا سے جاتا ہوں-

اٰخِرُ اٰیَةٍ نَزَلَتْ یَسْتَفْتُوْنَکَ - آخری آیت جو آنحضرت ﷺ پر اتری یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلٰلَةِ سے آخر تک ہے - (یہ براء کا قول ہے ابن عباس نے کہا آخری آیت ربوا کی آیت ہے اور صحیح یہ ہے کہ آخیری آیت وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ ہے)-[1]

ذٰلِکَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَیَّنَّا لِاخْتِلَافِهِمْ - یہ امام بخاری کا قول ہے صحیح میں یعنی آنحضرت کا آخری فعل یہ ہے کہ دخول سے غسل کرتے تھے (بعض نے ذٰلِکَ الْاٰخِرُ پڑھا ہے یعنی ہم نے دوسری حدیث جس سے عدم وجوب غسل نکلتا ہے یا دوسرا قول عدم وجوب غسل کا اس لئے بیان کر دیا کہ محدثین کا اس حدیث کی صحت میں یا صحابہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے)-

سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْاٰخِرَةَ - یعنی عمرؓ کا دوسرا خطبہ سنا (جو انھوں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد سنایا تھا پہلے خطبہ میں انھوں نے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی وفات نہیں ہوئی آپ پھر دنیا میں تشریف لائیں گے دوسرے خطبے میں انھوں نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور معذرت کی)-

یُغْفَرُ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی - یعنی اس جمعہ اور اگلے گزرے ہوئے جمعہ یا آئندہ جمعہ کے بیچ میں جو گناہ ہیں[2] یا ہوں گے وہ معاف ہو جائیں گے-

لَوْلَا اٰخِرُ الْمُسْلِمِیْنَ مَا فُتِحَتْ قَرْیَةٌ اِلَّا قَسَمْتُهَا لٰکِنْ اَهْلَهَا - (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) یعنی اگر دوسرے مسلمان جو آخیر میں آنے والے ہیں نہ ہوتے تو میں ہر بستی کو جو فتح ہوتی فتح کرنے والوں پر بطور جاگیروں کے تقسیم کر دیتا-

اِذَا خَرَجُوْا لَمْ یَعُوْدُوْا اٰخِرَ مَا عَلَیْهِمْ یا اٰخِرُ مَا

[1] اس میں اختلاف ہے کہ آخری آیت کون سی تھی جب کہ کچھ لوگ اس آیت کو آخری بتاتے ہیں - الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الخ. (م)

[2] مراد گناہ صغیرہ ہیں ورنہ کبائر بغیر توبہ و تلافی کے معاف نہیں ہوتے - (م)

عَلَیْهِمْ - وہ فرشتے جو وہاں آتے ہیں جب وہاں سے چلے جاتے پھر نہیں آتے یہی آنا ان کا آخری آنا ہوتا ہے (سبحان اللہ کتنے بے شمار فرشتے ہیں)-

عِبادَ اللّٰهِ اُخْرَا کُمْ - (یہ شیطان نے جنگ احد میں پکار دیا تھا) یعنی خدا کے بندو! ان لوگوں سے بچو جو تمہارے پیچھے ہیں (مسلمانوں کو مردود نے دھوکا دیا پچھلے گروہ کو کافر بتلایا حالانکہ وہ مسلمان تھے اور مسلمان آپس ہی میں لڑ پڑے)-

فَجزاءُ هُ جهنَّم اٰخِرُما نَزَلَتْ -[1] یعنی یہ آیت وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا - آخر میں اتری ہے (یہ مطلب نہیں ہے کہ سب آیتوں کے آخر میں اتری)-

اِنْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰی اٰخِرِ الْاَجَلِ - اس کو اپنے آخری ٹھکانے میں لے جاؤ - (سدرۃ المنتہیٰ یا سجین میں یا دنیا تمام ہونے تک اس کو وہاں لے جا کر رکھو)-

لَمْ یَظْمَاْ اٰخِرُمَا عَلَیْهِ - کبھی آخری سے آخری موقع پر بھی پیاسا نہ ہوگا -

تُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ الْاٰخِرِ - آخری اٹھنے پر یقین کرے (یعنی قیامت یا حساب کے وقت پر اور خدا سے ملنا تو مرنے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اس لئے حدیث میں تکرار نہیں ہے)-

یَوْمَ النَّفْرِ الْاٰخِرِ - (تیرہویں تاریخ ذی الحجہ کی) وہ آخری کوچ کا دن ہے (پہلا کوچ بارہویں تاریخ کو ہوتا ہے)-

فَاِنَّ مَنْزِلَتَکَ اٰخِرُ اٰیةٍ - تیرا مقام (قرآن کی اس) آخری آیت پر ہے - جہاں تک تو پڑھ سکے (بہشت کی سیڑھیاں قرآن کی آیتوں کے شمار میں ہیں جو شخص جتنی آیتیں زیادہ پڑھ سکے گا اتنا ہی اس کا مرتبہ بلند ہوگا)-[2]

اِلْتَمِسُوْا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ یا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - آخر کی سات یا دس راتوں میں شب قدر کو ڈھونڈو (یعنی مہینہ کے آخر سے شروع کر کے سات راتوں میں یا بیسویں شب کے بعد سے سات راتوں میں)-

اٰخِرُمَا کَلَّمَهُمْ بِهٖ - آخر میں یہ بات کی -

اُخْرَیَاتٌ - اخریٰ کی جمع ہے جیسے اَوَاخِرُ آخر کی جمع ہے -

کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا - ہر بار جب اگلا جانور (اس کو روند کر) اس پر سے گزر جائے گا تو پھر پچھلا اس پر آن پہنچے گا - (مطلب یہ ہے کو اس پر سے گزرنے کا سلسلہ برابر جاری رہے گا ہر اگلے کے بعد ایک پچھلا اور آئے گا یہ نہ ہوگا کہ کہیں سلسلہ ختم ہو جائے - بعض نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے اور صحیح یوں ہے کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا - یعنی سارے ریوڑ (گلے) میں سے جب آخری جانور اس پر سے گزر لے گا لو پھر پہلا جانور لایا جائے گا وہ اس پر سے گزرے گا اسی طرح سلسلہ قائم رہے گا اس صورت میں مطلب صاف ہے)-

اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ یَوْمِهٖ حِیْنَ صَلَّی الظُّهْرَ - آنحضرت ﷺ عرفات سے ظہر اور عصر پڑھ کر وقوف کر کے جب دن آخر ہوا اس وقت لوٹے -

رَاٰی تَاَخُّرًا فِیْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ لَا یَزَالُوْنَ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ - آنحضرت نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب (پہلی صف کو چھوڑ کر) پچھلی صفوں میں رہنے لگے تو فرمایا کچھ لوگ ہمیشہ پیچھے رہتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ بھی ان کو پیچھے ڈال دے گا - (اپنی رحمت اور توجہ سے محروم کر دے گا)-

لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّ لَا لِغَیْرِهٖ - نماز میں دیر نہ کرو نہ کھانے کے انتظار میں نہ اور کسی کام کے لیے - (یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ جب رات کا کھانا رکھا جائے ادھر عشاء کی نماز تیار ہو تو پہلے کھانا کھا لو کیونکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کھانا ابھی سامنے نہ رکھا گیا ہو لیکن اس کے انتظار میں نماز میں دیر کریں یہ منع ہے)-

اَخِّرُوْهُنَّ حَیْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ - چونکہ اللہ تعالیٰ نے

---

[1] (ترجمہ) جس نے مسلمان کو عمداً قتل کیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہے گا - (م)

[2] اور اس دن وہ اتنی ہی آیات پڑھ سکے گا جتنی کہ اس نے دنیا میں پڑھی ہوں گی - پڑھنے سے یہ مراد نہیں کہ چاہے کوئی پڑھے اور کسی طرح بھی پڑھے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو ان آیات پر کما حقہ ایمان رکھتا ہو عملاً کاربند ہو اور سمجھ کر پڑھتا ہو اور پھر ان پر عمل کرتا ہو - (م)

عورتوں کو مردوں کے بعد رکھا (یعنی ذکر اور مرتبہ میں) تو تم بھی ان کو مردوں کے بعد رکھو (ان کی صف مردوں کے پیچھے رہے)-

بِعْتُهٗ بِاٰخِرَةٍ - میں نے اس کو ادھار پر بیچا-

حَتّٰی اِذَا کَانَ اٰخِرُ الطَّوَافِ - جب طواف ختم ہونے کو تھا-

وَ اَمَانَتَکَ وَ اٰخِرَ عَمَلِکَ - یعنی میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کی حفاظت میں دیتا ہوں-

وَ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ - میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے-

اَخْشَبَیْنِ - (اس لغت کو باب الخاء مع الشین میں بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں ہی ذکر کیا) مکہ کے دونوں پہاڑ بوقبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ (جبل النور)-

اِنِّیْ اُطْبِقُ عَلَیْهِمُ الْاَخْشَبَیْنِ - اگر آپ فرمائیں میں ان قریش کے کافروں پر مکہ کے دونوں پہاڑوں کو ملا دوں (یہ ان کے درمیان پس کر رہ جائیں گے)

اَخْضَرُ - ایک مقام کا نام جو تبوک کے قریب ہے- آنحضرتؐ سفر تبوک میں وہاں اترے تھے-

اَخْمَصُ - تلوے کا وہ حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا (اس کو باب الخاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)-

اَخٌ - بھائی، دوست، ہمنشین -

اٰخِیَّةٌ یا اٰخِیَةٌ یا اٰخِیَةٌ - وہ رسی یا لکڑی جس کو جھکا کر اس کے دونوں کنارے زمین میں گاڑ دیتے ہیں وہ کنڈے کی طرح ہو جاتی ہے جانور کو اس سے باندھ دیتے ہیں-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اٰخِیَتِهٖ - مومن کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو کنڈے میں بندھا ہو (کبھی اس سے نزدیک ہو جاتا ہے کبھی دور مگر اس سے بالکل جدا نہیں ہو سکتا اسی طرح مومن کو کبھی قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے کبھی گناہوں کی وجہ سے بعد ہو جاتا ہے مگر اصل ایمان سے جدا نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے)-

لَا تَجْعَلُوْا ظُهُوْرَکُمْ کَاٰخَایَا الدَّوَآبِّ - یعنی نماز میں اپنی پیٹھوں کو جانور باندھنے کے کنڈوں کی طرح ٹیڑھا مت کیا کرو-

اَنْتَ اٰخِیَّةُ اٰبَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) انھوں نے حضرت عباس سے کہا کہ تم ہی آنحضرتؐ کے بزرگوں میں ایک باقی ہو اور سب گزر گئے)-

یَتَاَخّٰی مُتَاٰخَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - پیروی کرنے والا آنحضرت ﷺ کی پیروی کرے-

اَلرَّجُلُ یُؤَخِّیْ وَ الْمَرْاَۃُ تَحْتَفِزُ -[1] مرد بائیں پاؤں پر بیٹھے داہنا پاؤں کھڑا رکھے اور عورت سمٹ جائے یا سمٹ کر سرین کے بل بیٹھے (اکثر روایتوں میں اَلرَّجُلُ یُخَوِّیْ ہے یعنی مرد اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھے)-

اِنَّ اَهْلَ الْاِخْوَانِ لَیَجْتَمِعُوْنَ - میز پر کھانے والے اکٹھے ہوتے ہیں-

اِذَا اٰخَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ - جب ایک مرد دوسرے مرد کو اپنا بھائی بنائے-

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ لِاَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ - ایک مومن دوسرے مومن کا سگا بھائی ہے- (امام ابوالحسن نے فرمایا اللہ نے مومنوں کو اپنے نور سے پیدا کیا اور اپنی رحمت سے ان کو رنگا تو ہر مومن کا باپ نور ہے اور ماں رحمت ہے)-

لَمْ تَتَوَاخَوْا عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ وَ لٰکِنْ تَعَارَفْتُمْ عَلَیْهِ - تم اس اسلام کی وجہ سے بھائی بھائی نہیں بنے (بھائی پنا تو ازل سے تھا) بلکہ جان پہچان ہوئی -

اٰخٰی بَیْنَ اَصْحَابِهٖ - آنحضرت نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا-

اُعْبُدُوا اللّٰهَ رَبَّکُمْ وَ اَکْرِمُوْا اَخَاکُمْ - عبادت خدا ہی کی کرو جو تمہارا مالک ہے اور اپنے بھائی کی یعنی میری عزت کرو-

وَقَالَ زَیْدٌ بِنْتُ اَخِیْ - زید نے کہا یہ میری بھتیجی ہے (کیونکہ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ اور حمزہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا-)

وَ دِدْتُ اِنَّا رَاَیْنَا اِخْوَانَنَا - مجھ کو آرزو ہے کہ ہم اپنے

---

[1] مرد وزن کی نماز میں عملاً کوئی فرق کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں- (م)

بھائیوں کو دیکھتے (مراد آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو آپ کی وفات کے بعد مسلمان ہوئے اور قیامت تک ہوں گے)
مترجم - ان حدیثوں میں تصریح ہے اخوت رسول کریم کی مومنین کے ساتھ اس صورت میں جس نے آنحضرت کو بڑا بھائی کہا تو اس پر کچھ الزام نہیں مگر بھائی سے مراد دین کا اتحاد رکھے نہ یہ کہ مرتبہ اور منزلت میں آپ بڑے بھائی کی طرح ہیں - قرآن میں ایک قرأت وَ هُوَ اَبُوْهُمْ ہے یعنی آنحضرتؐ سب مسلمانوں کے باپ ہیں قدر و منزلت میں تو آپ باپ دادا تمام بزرگوں سے بڑھ کر ہیں اگر کوئی آپ کو بڑا بھائی کہہ کر توہین کی نیت کرے تو وہ کافر ہو جائے گا پیغمبروں کی ذرا سی توہین بھی کفر ہے - بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر -

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَکَ يَا اُخَيَّ - میرے چھوٹے بھائی اللہ تجھ کو بخشے -

اَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِکَ يَا اُخَيَّ - اے میرے چھوٹے بھائی ہم کو بھی اپنی دعا میں شریک کر لے - (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) -

وَآ اَخَاهُ - ہائے میرے بھائی -

فَرَّقَ بَيْنَ اَخَوَيِ الْعَجْلَانِ - عجلانی جورو مرد میں آپ نے جدائی کرا دی -

بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ اِخَاءٌ - اس قبیلے سے بھائی چارہ ہے -

اَخْنُوْخ - حضرت ادریسؑ کا نام ہے -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الدَّالِ

اَدْبٌ - کھانے کے لئے بلانا -

اَمَّا اِخْوَانُنَا بَنُوْ اُمَيَّةَ فَقَادَةٌ اَدَبَةٌ[1] - ہمارے بھائی بنی امیہ تو رئیس ہیں (مزاج میں امارت ہے) کھانے کے لئے بلانے والے ہیں (بڑے کھلانے پلانے والے ضیافت کرنے والے اسی سخاوت اور سیر چشمی اور حسن سلوک کی وجہ سے تو لوگ معاویہؓ کی طرف مائل ہو گئے - دنیا داروں کی یہی روش ہوتی ہے)

اِيْدَابٌ - مہمانی کے لئے بلانا -

اَلْقُرْاٰنُ مَاْدَبَةُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ - قرآن زمین میں اللہ کی دعوت ہے -

اِنَّ لِلّٰهِ مَادَبَةً مِنْ لُحُوْمِ الرُّوْمِ - اللہ تعالیٰ نصرانیوں کے گوشت سے (درندوں کی) دعوت کرنے والا ہے (یعنی عکہ کی چراگاہوں میں وہ مارے جائیں گے اور درندے ان کا گوشت اڑائیں گے) -

اَدَبٌ - عقل مندی ہر بات کو درستی کے ساتھ اپنے موقع پر کہنا' ہر کام کو احتیاط اور دور اندیشی کے ساتھ بجا لانا بزرگوں کی عزت اور عظمت کرنا -

زَكِّ بِالْاَدَبِ قَلْبَکَ فَنِعْمَ الْعَوْنُ الْاَدَبُ - ادب سے اپنا دل پاک کر ادب کیا اچھا مددگار ہے -

وَ اعْلَمْ اَنَّکَ مَسْئُوْلٌ عَمَّا وَلَّيْتَهُ مِنْ حُسْنِ الْاَدَبِ - یہ سمجھ لے (آپ سے خطاب ہے) قیامت کے دن تجھ سے پرسش ہوگی تو نے اپنے بیٹے کو جو اچھا ادب سکھلایا (اس کو ادبی اور اخلاقی اور دینی اور اقتصادی تعلیم دی یا نہیں - جو لوگ اپنے بچوں کو بغیر تعلیم کے یوں ہی آزاد چھوڑ دیتے ہیں ان سے سخت باز پرس ہوگی) -

اَحْسَنَ تَادِيْبَهَا - نرمی اور محبت اور پیار کے ساتھ اس کو ادب سکھلایا -

خَيْرُ مَا وَرَّثَ الْاٰبَآءُ لِاَبْنَائِهِمْ اَلْاَدَبُ - بہتر ترکہ جو باپوں نے بیٹوں کے لئے چھوڑا وہ ادب ہے - (یہ ہر ایک علم و ہنر پر مشتمل ہے جس سے آخرت کی تکمیل یا دنیا کا فائدہ ہوا اگر اولاد کو علم و ہنر کھا جاؤ تو یہ لاکھوں روپیہ کا مال و اسباب چھوڑ جانے سے بہتر ہے) -

كَانَ عَلِيٌّ يُؤَدِّبُ اَصْحَابَهُ - حضرت علیؓ اپنے ساتھیوں کو ادب سکھلاتے (یعنی تعلیم و تربیت کرتے اخلاق حسنہ سکھلاتے) -

تَاَدُّبٌ - ادب سیکھنا -

اِسْتِيْدَابٌ - ادب حاصل کرنا -

---

[1] یہ حضرت علیؓ کا قول ہے - (م)

اِدَّۃٌ- مصیبت بلا سختی -اِدَدٌ- اس کی جمع ہے-

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَالَقِیْتُ مِنْ اُمَّتِکَ بَعْدَکَ مِنَ الْاِدَدِ وَ الْاِوَدِ- میں نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کے بعد آپ کی امت سے کیا کیا سختیاں اور خرابیاں اٹھائیں-(یہ حضرت علیؓ کا قول ہے-)

اُدْرَۃٌ- یا اَدَرَۃٌ یا اَدَرٌ -فتق کی بیماری یعنی خصیے پھول جانا-

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ وَ بِه اُدْرَۃٌ- ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کے خصیے پھول گئے تھے-

اِنَّ مُوْسٰی اٰدَرُ- بنی اسرائیل کہتے تھے موسیٰ کے خصیے بڑھ گئے ہیں (جب ہی تو اکیلے لوگوں سے آڑ کر کے نہاتے ہیں)-

فَاِنْ اَدِرَتْ خُصْیَتَاہُ- اگر اس کے خصیے پھول جائیں-

اُدَافٌ- عضو تناسل-

فِی الْاُدَافِ اَلدِّیَۃُ- یعنی ذکر کے کاٹ ڈالنے میں پوری دیت دینی ہوگی-(بعض نے اُذاف ذال معجمہ سے پڑھا ہے)-

اُدْمٌ- یا اِدَامٌ یا اَدَامٌ- سالن جس سے روٹی لگا کر کھائیں جیسے سرکہ نمک وغیرہ-

نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ- سرکہ کیا اچھا سالن ہے-

یا نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ- اُدُمٌ اِدَامٌ- کی جمع ہے اور اٰدام اور اٰدِم بھی آئی ہے-

سَیِّدُ اِدَامِکُمُ الْخَلُّ- تمہارے سالنوں کا سردار سرکہ ہے-

سَیِّدُ اِدَامِ اَهْلِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اللَّحْمُ- دنیا اور آخرت والوں کے سالنوں کا سردار گوشت ہے-(اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو گوشت کو سالن نہیں کہتے)-

وَ اِنَّهَا لَتَادِمُهَا- وہ اس کا سالن بناتی تھی-

وَ عَصَرَتْ عَلَیْهِ اُمُّ سُلَیْمٍ عُکَّۃً لَّهَا فَاَدَمَتْهُ یا فَآدَمَتْهُ یا فَاَدَّمَتْهُ- اور ام سلیم نے اپنی ایک کپی اس پر نچوڑ دی اور اس کو سالن دار بنا دیا-

اِنَّکُم تَاْتَدِمُوْنَ عَلٰی اَصْحَابِکُمْ- تم اپنے ساتھیوں میں سالن دار ہو-(یعنی مال دار ہو بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اِنَّکُمْ قَادِمُوْنَ ہے)-

اَدَمَ یا اٰدَمَ- محبت اور الفت ڈالی-

فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یُّوْدَمَ یا یُؤْدِمَ بَیْنَکُمَا- جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اس کو دیکھ لینے سے امید ہوتی ہے کہ تم دونوں میں محبت اور الفت رہے گی یا اس کا دیکھ لینا تم دونوں میں محبت اور الفت ڈالے گا (سبحان اللہ شریعت محمدی کے قربان جو بات بھی اس میں ہے وہ حکمت اور مصلحت پر ہے لیکن مسلمانوں نے قبیح رسمیں اختیار کر کے شریعت کے احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے- بن دیکھے عورتوں سے شادیاں کرتے ہیں پھر جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے ہیں)-

فَاِذَا بِآدَمَ- ناگاہ حضرت آدمؑ نظر آئے (اور ان کو آدم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ گندم گون تھے-)

اُدْمَۃٌ- گندم گونی-

وَلَا بِالْاٰدَمِ- اور نہ وہ گندم گون ہیں-

اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ النِّسَاءَ الْبِیْضَ وَ النُّوْقَ الْاُدْمَ- اگر آپ کو گورے رنگ کی عورتیں اور خاکی رنگ کی یا سفید کالی آنکھ والی اونٹنیاں درکار ہیں-

اِبْنَتُکَ الْمُؤْدَمَۃُ الْمُبْشَرَۃُ- تیری بیٹی عقل مند اور تجربہ کار-

اَدِیْم- چمڑا- اس کی جمع اَدِمَۃٌ اور اُدُمٌ اور اَدَمٌ آئی ہے-

وَ اَدِمَۃٌ فِی الْمَنِیْئَۃِ- اور چند چمڑے جو دباغت کے لئے پڑے ہیں-

قُبَّۃٌ حَمْرَاءُ مِنْ اَدَمٍ- ایک لال ڈیرہ نری (چمڑے) کا-

وِشَاحٌ مِّنْ اَدَمٍ- چمڑے کا کمر پٹہ-

عُلَمَاؤُ هُمْ شَرٌّ مِّنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ- اس زمانہ کے عالم (مولوی) لوگ تمام سطح آسمان کے نیچے رہنے والوں میں برے ہوں گے (تمام فسادات انہی سے نکلیں گے)-

اَدِیْمُ الْاَرْضِ- روئے زمین-

اَدَاءٌ- کسی کا حق پورا دینا-

اِیْدَاءٌ- قوت پکڑنا- اور قوت دینا- (مدد کرنا)-

تَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ جَیْشٌ اٰدیٰ شَیْءٍ وَّ اَعَدُّہٗ- پورب (مشرق) کی طرف سے ایک لشکر نکلے گا جو سب سے زیادہ زوردار اور باسامان ہوگا-

اَرَاَیْتَ رَجُلًا خَرَجَ مُؤْدِیًا نَشِیْطًا- بھلا بتاؤ ایک شخص پورے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر خوشی خوشی نکلا-

مُقْوُوْنَ مُؤْدُوْنَ- زوردار باہتھیار-

لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِیْ اِدَاءٍ- اسی مشک سے پانی پیو جس پر سربندھن ہو-

فَاَخَذْتُ الْاَدَاوَۃَ- میں نے پانی کی چھاگل لی- (یا لوٹا یا مشکیزہ لیا-)

وَ اللّٰہِ لَاَسْتَادِیَنَّہٗ عَلَیْکُمْ- قسم خدا کی میں اس سے تمہاری شکایت کر کے تمہارے مقابلہ میں مدد کا خواستگار ہوں گا-

لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقُ یا لَتُؤَدَّنَّ الْحُقُوْقَ- قیامت کے دن حقوق دلائے جائیں گے- یا تم کو حقوق ادا کرنے ہوں گے-

اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِّزْقِکَ مَا اُؤَدِّیْ بِہٖ اَمَانَتِیْ- اتنی روزی مجھ پر کشادہ کر کہ میں جو حقوق مجھ پر ہیں (بیوی بچوں عزیز واقرباء کے) ان کو ادا کرسکوں-

نُؤَدِّیْکَ اِلٰی حُفْرَتِکَ- ہم تجھ کو تیری قبر تک پہنچا دیں گے-

مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا وَّاَدّٰی فِیْہِ الْاَمَانَۃَ- جس نے میت کو غسل دیا اور اس میں امانت ادا کی (یعنی جو عیب اس میں دیکھا بیان نہیں کیا)-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَافِظِ الْمُؤْدِیْ- شکر اللہ کا جو نگہبان ہے قوت دینے والا ہے-

یَسْتَعِیْرُ اَدَاۃً- لڑائی کا ہتھیار مانگتا ہے-

وَلَا ھُمْ یُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَیْھِمْ- اور نہ جو حق ہمارا ان پر ہے اس کو ادا کرتے ہیں (یعنی نہ کھانا کھلاتے ہیں نہ مہمانی کا نقد پیسہ حوالے کرتے ہیں)-

اٰدَاھُمْ- سب سے اچھا کرنے والا-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الذَّال

اَیْذَجُ- ایک شہر جو کردستان میں ہے-

اَذٌّ- کاٹنا-

سَیْفٌ اَذُوْذٌ- کاٹنے والی تلوار-

اُذَاقٌ- (اوپر گزر چکا) عضو تناسل-

اِذْخِرٌ- ایک خوشبودار گھاس-

اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِبُیُوْتِنَا وَ قُبُوْرِنَا- مگر اذخر وہ ہمارے گھروں اور قبروں کے لئے کام میں آتی ہے-

وَ اَعْذَقَ اِذْخِرُھَا- مکہ کی اذخر میں کلیاں پھوٹ آئیں-

اَذَاخِرُ- ایک مقام کا نام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے-

اَذْرَبِیٌّ- آذربیجان کی طرف نسبت ہے جو ولائت ایران میں ایک ملک ہے-

لَتَاْلَمَنَّ النَّوْمَ عَلَی الصُّوْفِ الْاَذْرَبِیِّ کَمَا یَاْلَمُ اَحَدُکُمُ النَّوْمَ عَلٰی حَسَکِ السَّعْدَانِ- تم کو آذربیجان کے کمبل پر (جو بہت نرم اور عمدہ ہوتا ہے) سونے میں ایسی تکلیف ہوگی جیسے سعدان کے کانٹوں پر سونے میں ہوتی ہے- (سعدان بہت کٹائی جو ایک کانٹے دار جنگلی گھاس ہے اونٹ اس کو بہت مزے سے کھاتا ہے)-

اَذْرُحُ- ایک بستی کا نام جو ملک شام میں ہے-

کَمَا بَیْنَ جَرْبٰی وَ اَذْرُحَ- جتنا جربی اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے-

اَذْنٌ- سننا-

مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِشَیْءٍ کَاَذَنِہٖ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ- اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنا متوجہ ہو کر نہیں سنتا جتنا کہ پیغمبر کی آواز کو سنتا ہے جب کہ وہ قرآن (اللہ کی کتاب کو) پکار کر پڑھے-

مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ-

اللہ تعالےٰ بندے کی کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے دو رکعتیں پڑھنا سنتا ہے-

اَذَانٌ - یا اِیْذَانٌ یا تَأذِیْنٌ - آگاہ کرنا - شرعی معنی نماز کے لئے پکارنا-

مِئْذَنَۃٌ - اذان کا مینار-

فَرِّسُوا الْمَاءَ فِی الشِّنَانِ وَ صُبُّوْہُ عَلَیْھِمْ فِیْمَا بَیْنَ الْاَذَانَیْنِ - ایسا کرو پرانی مشکوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور صبح کی اذان اور اقامت کے بیچ میں ان پر یہ پانی ڈالو-

بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ - ہر ایک اذان اور اقامت کے درمیان سنت نماز ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مغرب اور عشاء کی اذان اور اقامت کے بیچ میں بھی سنت کا دوگانہ پڑھ سکتے ہیں لیکن عشاء کی فرض سے پہلے چار رکعت سنت پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے' معلوم نہیں فقہاء نے اس کو کہاں سے لکھا ہے)-

اِذَا خَرَجْتُمَا لِلسَّفَرِ فَاَذِّنَا - جب دونوں تم سفر کے لئے نکلو تو دونوں اذان کہو (یعنی ایک اذان کہے دوسرا اس کا جواب دے تو گویا دونوں نے اذان دی بعض نے کہا تثنیہ سے مراد یہاں واحد ہے جیسے یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان میں-

اَذِّنْ وَ عَلَی الْبَلَاغُ - (ابراہیم) تو لوگوں کو پکار دے ان کو سنا دینا میرا کام ہے (ابراہیم نے پکارا لوگو اللہ نے تم پر خانۂ کعبہ کا حج فرض کیا جن روحوں نے جتنی بار لبیک کہا اتنے ہی باران کو حج نصیب ہوں گے-)

بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ تِلْکَ الْحَجَّۃِ فِیْ مُؤَذِّنِیْنَ - ابوبکر صدیقؓ نے اس حج میں مجھ کو بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا جو لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے گئے تھے-

اَذَّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ - آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو جہاد کے لئے چلنے کی خبر کر دی-

اَذَّنَ بِتَوْبَتِنَا - ہماری توبہ قبول ہونے کی خبر کر دی-

وَ اِنَّ الدُّنْیَا اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ یا اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ - دنیا نے خبر دے دی کہ اب وہ ختم ہونے والی ہے- (یعنی اس کا زمانہ بہ نسبت گزشتہ زمانہ کے قلیل رہ گیا ہے گو ہزاروں برس باقی ہوں)-

فَاٰذَنَہٗ بِالصَّلٰوۃِ - آنحضرتؐ کو نماز کے لئے آگاہ کیا-

اَلَّا اٰذَنْتُمُوْنِیْ - تم نے مجھ کو خبر کیوں نہ دی-

فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ - جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھ کو خبر دو-

فَاٰذَنَ ھِرَقْلَ - ہرقل کو خبر دے دی-

اٰذَنَ لَیْلَۃً بِالرَّحِیْلِ یا اَذَّنَ - ایک رات آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو کوچ کرنے کے لئے خبر دار کیا-

اٰذَنَتْ بِھِمْ شَجَرَۃٌ - ایک درخت نے آنحضرتؐ کو خبر کر دی کہ جنات آئے ہیں-

فَاٰذِنُوْہُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ - تین دن تک اس کو خبر دار کرو (حضرت سلیمانؑ کی عہد کی قسم اب نہ نکلنا ہم کو نہ ستانا- کہتے ہیں یہ حکم خاص ہے مدینہ کے سانپوں سے- بعض نے کہا ہر ملک کے سانپوں سے جو گھر میں نکلیں)-

یُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ - ان کو خبر دی جائے کہ اللہ تعالےٰ ان سے لڑنے والا ہے-

اِذْنٌ - اجازت دینا-

قَدْ اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ فِیْ حَاجَتِکُنَّ - عورتوں تم کو حاجت ضروری (جیسے پیشاب پاخانہ) کے لئے باہر نکلنے کی اجازت ہے (اسی طرح ضروری سامان خوراک اور پوشاک کے لانے کے لئے اگر کوئی مرد لانے والا نہ ہو تو)-

مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْہِ - جو غلام بغیر اپنے مالکوں کی اجازت کے دوسرے کسی کو مولیٰ (مالک) بنائے-

نَحْنُ وَاللّٰہِ الْمَاذُوْنَ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ الْقَائِلُوْنَ صَوَابًا - (امام ابوعبداللہ نے فرمایا) قسم خدا کی قیامت کے دن ہم کو بات کرنے کی اجازت ملے گی اور ہم ٹھیک بات کہیں گے اس آیت کی تفسیر کی اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا-[1]

---

[1] ترجمہ: صرف اس کی شفاعت قبول ہو گی جس کو خداوند تعالیٰ (شفاعت کرنے کی) اجازت دے اور وہ (یعنی شافع) ٹھیک وموزوں ومناسب شفاعت کرے (یعنی جس کا حق ہے اس کی شفاعت کرے)-(م)

فَلا یَکُوْنُوْنَ اٰخِذِیْنَ وَلَا تَارِکِیْنَ اِلَّا بِاِذْنٍ- بندے کوئی کام نہ کرسکیں گے نہ چھوڑ سکیں گے جب تک میرا اذن نہ ہو تو ہر ایک کام اذن الٰہی پر موقوف ہے-

اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْهِ بِاِذْنِکَ- جن باتوں میں اختلاف ہے ان میں اپنے حکم سے مجھ کو حق بات سمجھا دے-

لَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِه اِلَّا بِاِذْنِه- اس کے گھر میں کسی غیر مرد کو آنے کی اجازت نہ دے- مگر اس کے اذن سے-

لَا تَاْذَنُ فِیْ بَیْتِهِ وَ هُوَ شَاهِدٌ- جب خاوند موجود ہو تو کسی کو اندر آنے کی اجازت نہ دے-

اِسْتِئْذَانٌ- اجازت چاہنا- اذن مانگنا-

اِذَا اسْتَاْذَنُوْکُمْ یا اِسْتَاْذَنَّکُمْ- جب عورتیں تم سے باہر جانے کی اجازت مانگیں (یعنی مسجد میں یا عید یا عبادت یا کسی دنیاوی یا دینی ضرورت کے لئے) تو ان کو اذن دو (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ خاوند کو عورت کا ہمیشہ ایک گھر میں قید رکھنا اور باہر جانے کی اجازت نہ دینا صریح ظلم ہے)-

اِذًا- جب 'تو' یا ناگاہ' یکا یک-

فَاِذًا ذَاکَ صِیَامُ الدَّھْرِ- جب تو وہ ہمیشہ کے روزے ہو گئے اِذَنْ کے بھی یہی معنی ہے-

اُذُنٌ- کان-

ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰی اُذُنَیْکَ فَاِنَّهٗ اَذْکَرُ لِلْمَآلِ- قلم اپنے کانوں پر رکھ لیا کر- ایسا کرنے سے جو بات لکھنا چاہتا ہے وہ خوب یاد آئے گی-

ھٰذَا الَّذِیْ اَوْفَی اللّٰهُ بِاُذُنِه- یہ وہ شخص ہے جس کا کان اللہ نے سچا کر دیا-

یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ- آنحضرتؐ نے انسؓ کو فرمایا دو کان والے یہ بطور مذاق کے فرمایا یا مطلب یہ ہے کہ اچھی طرح سنو اور یاد رکھو کیونکہ ایک چھوڑ دو کان اللہ نے دیئے ہیں-

اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ- دونوں کان سر میں داخل ہیں (مطلب یہ ہے کہ سر کے ساتھ ان پر بھی مسح کرنا چاہئے)-

کَاَنَّ الْاَذَانَ بِاُذُنَیْهِ- گویا فجر کی تکبیر آپ کانوں سے سن رہے ہیں (مطلب یہی کہ فجر کی سنتیں آپ بہت ہلکی پھلکی پڑھتے تھے)-

اُذُنَهٗ اور اُذُنٌ- اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر بات سن کر یقین کر لے (یعنی کانوں کا کچا)-

صُمٌّ اِذَا سَمِعُوْا خَیْرًا ذُکِرْتُ بِهٖ وَ اِنْ ذُکِرْتُ بِشَرٍّ عِنْدَ ھُمْ اُذُنٌ- اگر میری تعریف کوئی ان کے سامنے کرے تو وہ بہرے ہو جاتے ہیں- اگر برائی کرے تو سننے لگتے ہیں (ہمارے زمانہ میں عموماً اکثر مسلمانوں کے یہی اخلاق ہیں کسی کی محنت اور عمدہ کاموں کو تو داد نہیں دیتے اور ذرا سی غلطی یا خطا کو الم نشرح (بیان) کر دیتے ہیں)-

اَذٰی- نجاست اور پلیدی اور ہر ایک تکلیف دینے والی چیز (جیسے کوڑا کرکٹ کچرا کانٹا وغیرہ اور بچہ کے سر کے بال اور نجاست وغیرہ)-

اَمِیْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی- بچہ کے سر کے بال نجاست وغیرہ اس سے دور کرو- (یعنی عقیقہ میں ساتوں دن)-

اَدْنَاھَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ- کم سے کم ایمان کی شاخ یہ ہے کہ راستہ میں سے ایذا دینے والی چیز (جیسے پتھر کانٹا نجاست کوڑا کچرا) ہٹا دے-

کُلُّ مُؤْذٍ فِی النَّارِ- جو شخص خلق اللہ کو ایذا دے وہ دوزخ میں جائے گا- یا ہر ایک ایذا دینے والے جانور کو آگ میں جھونکنا چاہئے-

کَاَنَّھُمُ الذَّرُّ فِی اٰذِیِّ الْمَآءِ- گویا وہ چیونٹیاں ہیں پانی کی سخت موج میں-

تَلْتَطِمُ اَوَاذِیُّ اَمْوَاجِھَا-[1] اواذی آذی کی جمع ہے (یہ حضرت علیؓ کے خطبہ میں ہے)-

مَالَمْ یُؤْذِ فِیْهِ- جب تک فرشتوں کو وہاں ایذا نہ دی (یعنی حدث (گندگی) کی بدبو سے) یا کسی مسلمان کو ہاتھ یا زبان سے ایذا نہ پہنچائے-

---

[1] اس کی سخت موجیں تھپیڑے مارتی ہیں- (م)

كَفُّ الْاَذٰى - رستے میں ایذا دہی سے باز رہنا (مثلاً راستہ تنگ کرے یا عورتوں کو چھیڑے یا ٹوہ لگائے یا گھروں میں جھانکے -)[1]

فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاذّٰى مِمَّا يَتَاذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ يا تَاذّٰى مِمَّا يَاذّٰى مِنْهُ الْاِنسُ - فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذا ہوتی ہے جن سے آدمیوں کو ایذا ہوتی ہے -

فَلَا يُؤْذِىْ جارَهٗ - تو وہ (جو شخص قیامت پر ایمان رکھتا ہے) اپنے پڑوسی کو نہ ستائے -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الرَّاءِ

اِرْبٌ - حاجت، عضو، عقل، دین، شر اور بدی، اس کی جمع آرَاب اور اَرْآبٌ ہے - اِرْبٌ انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان کا فاصلہ -

اُرْبَةٌ - گرہ جو بن کھولے نہ کھلے -

دَعُو الرَّجُلَ اَرِبَ مَالَهٗ يا اِرْبٌ مَّالَهٗ يا اَرِبٌ مَّالَهٗ - یعنی چھوڑو اس کو اس کے اعضا گر جائیں (یہ بددعا نہیں ہے بلکہ تعجب کے طور پر ہے جیسے کہتے ہیں تَرِبَتْ يَدَاهُ اور اردو میں کہتے ہیں اجی کہنے دو موا انگوڑا کیا کہتا ہے - اگر بددعا بھی ہو تو دوسری حدیث میں ہے جس کے لئے میں نے بددعا کی تو اس پر رحمت کر - بعض نے کہا یہ اَرِبَ يَاْرَبُ سے ہے - یعنی اس کو احتیاج ہوئی تو اس نے پوچھا اچھا کہتا کیا ہے) چاہتا کیا ہے - یا اس کو کوئی ذرا سی احتیاج ہے اچھا کیا کہتا ہے یا یہ آدمی تو عقل مند معلوم ہوتا ہے اچھا کہتا کیا ہے - آخری معنی پر یہ اَرُبَ اِرْبًا وَ اَرَابَةً سے نکلا ہے یعنی عقل مند ہوا -

اَلْاَدِيْبُ الْاَرِيْبُ - یعنی ادب والا عقل مند (دوسری حدیث میں ہے اَرُبَ مَالَهٗ - یعنی عقل مند ہے کیا کہتا ہے - بعض نے اس میں بھی یوں روایت کیا ہے اَرِبٌ مَالَهٗ - معنی وہی ہے) -

اَرِبْتَ عَنْ ذِىْ يَدَيْكَ - تیرے ہاتھ گر جائیں - یا تو محتاج ہو جائے - (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) -

مَنْ خَشِىَ اِرْبَهُنَّ - جو کوئی سانپوں کی بدی (شر) سے ڈر کر ان کو چھوڑ دے (مارے نہیں) -

يَسْجُدُ عَلٰى سَبْعَةِ آرَابٍ - یا اَرْآبٍ - سات اعضا کے بل سجدہ کرے اَرَبٌ بھی حاجت کو کہتے ہیں -

كان اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِهٖ - یعنی آنحضرتؐ اپنی خواہش اور احتیاج پر تم سب سے زیادہ اختیار و قدرت رکھتے تھے (بعض نے لِاِرْبِهٖ روایت کیا ہے یعنی اپنی حاجت یا عضو تناسل پر پوری قدرت رکھتے تھے)

هَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَّا اَرَبَ لَهٗ - کیا وہ شخص بھی نکاح کرے جن کو عورتوں کی حاجت نہ ہو -

لَآ اَرَبَ لِىْ - مجھ کو کوئی احتیاج نہیں ہے -

كَانُوْا يَعُدُّوْنَهٗ مِنْ غَيْرِ اُوْلِى الْاِرْبَةِ - مخنث کو غیر اولی الاربہ یعنی ان لوگوں میں سے جن کو عورتوں کی خواہش نہیں ہے سمجھتے تھے -

فَاَرِبْتُ بِاَبِىْ هُرَيْرَةَ - میں نے ابو ہریرہ کو چکمہ دیا (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے) -

لَا يَاْرَبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَّ اَصْحَابُهٗ - ایسا نہ ہو کہ محمدؐ اور ان کے ساتھی تم پر سختی کریں (ہماری فدیہ مانگیں) -

لَا تَتَاَرَّبْ عَلٰى بَنَاتِىْ - میری بیٹیوں پر سختی نہ کر (یہ سعید بن عاص کا قول ہے) -

اُتِىَ بِكَتِفٍ مُؤَرَّبَةٍ - سالم کندھا لایا گیا -

مُؤَارَبَةُ الْاَرِيْبِ جَهْلٌ وَّعَنَاءٌ - عقل مند کو فریب دینا نادانی اور رنج اٹھانا ہے (وہ فریب نہیں کھائے گا)

خَرَجَ بِرَجُلٍ آرَابٌ - ایک شخص کے بدن میں پھوڑے نکل آئے یا آرَابٌ ایک پھوڑا نکل آیا -

اَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ - تیرے ہاتھ گر جائیں -

اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ - ہر عضو کے بدل اللہ آزاد کرے گا -

اَرَبْتُ يا اَرَّبْتُ عَلَى الْقَوْمِ - میں ان پر غالب ہوا ان پر فتح پائی -

---

[1] یا گندگی پھینکے، برا بھلا کہے وغیرہ وغیرہ - (م)

مَأرِبُ - ایک مقام کا نام جو ملک یمن میں ہے وہاں نمک پیدا ہوتا ہے اور قوم سبا کے محل کا بھی نام تھا-

اُربیٰ - سختی - بلا - آفت -

اَربعٌ - چار (مؤنث)

اَربعَۃٌ - چار (مذکر)

خُذُوا الْقُرْاٰنَ عَنْ اَرْبَعَۃٍ - چار مردوں سے قرآن سیکھو (اس لغت کو باب الرامع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)-

اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ - میں تم کو چار باتوں کا حکم کرتا ہوں (اس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا اس لئے اس کا ذکر نہیں کیا اور پانچویں بات یعنی خمس مال غنیمت کا ادا کرنا یہ حکم خاص عبدالقیس قبیلے والوں کے لئے ہے کیونکہ وہ جنگی لوگ تھے تو وَاَنْ تُؤَدُّوْا کا عطف اربع پر ہے اس صورت میں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ باتیں پانچ ہوئیں نہ کہ چار)-

یَوْمُ الْاَرْبَعَآءِ - چہارشنبہ کا دن بدھ کا روز-

وَقَّتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحْلِقَ الرَّجُلُ عَانَتَہٗ کُلَّ اَرْبَعِیْنَ - آنحضرت ﷺ نے زیر ناف کے بال مونڈنے (یا نورہ لگانے) کے لئے ہر چالیس روز میں ایک بار مدت مقرر کی ہے (یعنی زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور کم کی کوئی حد مقرر نہیں - مستحب یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک بار مونڈ لے کذا فی مجمع البحار)-

اِنْ لَّمْ اٰتِکَ الْاَرْبَعَآءَ - اگر میں چارشنبہ (بدھ) کو تیرے پاس نہ آؤں یا کھیت کی نالی پر-

کَمْ بَیْنَھُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ - کعبہ اور بیت المقدس (دونوں کے بننے میں) کتنا فاصلہ ہے فرمایا چالیس برس کا (یعنی بیت المقدس کعبہ کے چالیس برس بعد بنا حالانکہ کعبہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور بیت المقدس کو حضرت داؤدؑ نے بنایا اور دونوں میں بڑا فاصلہ تھا مگر یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت داؤدؑ سے پیشتر بیت المقدس بنا ہو اور ویران ہو گیا ہو اور حضرت داؤدؑ نے دوبارہ بنایا ہو)-

فَرَضَ لِلْمُھَاجِرِیْنَ اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ فِیْ اَرْبَعَۃٍ - حضرت عمرؓ نے ہر ایک مہاجر کے لئے سالانہ چار ہزار درہم مقرر کئے یا چار ہزار چار قسطوں میں-

یَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرْبَعُوْنَ - جس مسلمان کے جنازے پر چالیس آدمی نماز پڑھیں (دوسری روایت میں سو آدمی مذکور ہیں یہ اس کے خلاف نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو ہر طرح اختیار ہے کہ چاہے تو چالیس میں سو کا ثواب دے)-

اِرْثٌ - میراث، ترکہ-

اِنَّکُمْ عَلٰی اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ - تم اپنے باپ ابراہیم کی میراث کے وارث ہو (یعنی ان کے طریق پر ہو)-

کُنْتُ مَعَ عُمَرَ وَ اِذَانَارٌ تُؤَرَّثُ بِصَرَارٍ - اسلم نے کہا میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا اکیلا صرار میں تھا (جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے) کہ آگ روشن دکھائی دی-

تَاْرِیْثٌ - آگ روشن کرنا-

اِرَاثٌ - اور اَرِیْثٌ - آگ-

اَرْثَدُ - ایک مقام جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے اس کو ابواء بھی کہتے ہیں-

اَرَجٌ - خوشبو پھوٹ نکلنا - یا پھوٹ پھوٹ کر آواز سے رونا-

لَمَّا جَآءَ نَعْیُ عُمَرَ اِلَی الْمَدَآئِنِ اَرِجَ النَّاسُ - جب مدائن میں حضرت عمرؓ کے موت کے خبر آئی تو لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے - (سبحان اللہ خلافت ہو تو ایسی ہو، جس حاکم سے رعایا کو محبت ہو وہ حاکم کاہے کو ہے وہ تو ماں باپ سے بڑھ کر ہے)-

اُرْجُوَانٌ - نہایت سرخ (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب مجمع نے یہاں بیان کر دیا)-

لَا اَرْکَبُ الْاُرْجُوَانَ - میں سرخ زین پوش پر سوار نہیں ہوتا (یعنی ریشمی زین پوش پر)-

نَھٰی عَنِ الْقَزِّوَ الْاُرْجُوَانِ - آپ نے ریشم اور ارجوان سے منع کیا-

اُرْجُوْحَۃٌ - (اس کو باب الراء مع الجیم میں ذکر کرنا تھا) جھولا

بعض نے کہا لکڑی جس کو اونچے مقام پر رکھتے ہیں اس کے دونوں کنارے پر بچے بیٹھتے ہیں اور ہلاتے ہیں- ایک طرف سے اونچی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے جھک جاتی ہے-

كَانَتْ عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جھولے پر تھیں-

اِرْدَبٌّ- مصر والوں کا ناپ جس میں چوبیس صاع سماتے ہیں (۲۴ سیر)-

مَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا- مصر اپنا اردب روک دے گا- (اس کو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)-

اِرْدَخْلٌ- موٹا- فربہ-

اِنْتَخَبَهَا رَجُلٌ اِرْدَخْلٌ- ان حدیثوں کو ایک موٹے آدمی نے (یعنی اچھے عالم اور یاد رکھنے والے نے) منتخب کیا (چنا) (یہ ابوبکر بن عیاش کا قول ہے)-

اَرِيْد- ایک قسم کی گھاس ہے (اس کو باب الراء مع الدال میں ذکر کرنا تھا)-

اُرْدُنْ- مشہور نہر جو طبریہ میں ہے یا ایک شہر جو شام میں ہے-

اَرْذَل- خراب اور بدتر- (اس کو باب الراء مع الذال میں ذکر کرنا تھا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ- میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدترین[1] عمر تک پھیرے جانے سے یعنی جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آ جاتا ہے اتنا بوڑھا ہو جاتا ہے- (یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں طول عمر کی فضیلت مذکور ہے کیونکہ فضیلت اس طول عمر کی ہے جس میں علم و عقل اور ہوش و حواس باقی رہیں)-

اَرٌّ- جماع کرنا-

يَؤُرُّ بِمَلَاقِحِهٖ- وہ جماع کر کے عورتوں کو حاملہ بناتا ہے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

رَجُلٌ مِارٌّ- بہت زیادہ جماع کرنے والا مرد-

اُرُزٌ- سمٹ جانا-

اِنَّ الْاِسْلَامَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا- (بتقدیم الجیم علی الحاء) اسلام سمٹ کر مدینہ میں اس طرح آ جائے گا (جیسے پہلے مدینہ ہی سے پھیلا تھا) جیسے سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے- (امامیہ کی روایت میں یوں ہے اَلْعِلْمُ[2] يَاْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا- یعنی قیامت کے قریب سب ملکوں میں کفر پھیل جائے گا اور سچے مسلمان مدینہ طیبہ میں جا کر پناہ لیں گے)-

لَيَاْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ- دونوں مسجدوں میں (مکہ اور مدینہ کے) سمٹ جائے گا- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

حَتّٰى يَاْرِزَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِكُمْ- یہاں تک کہ حکومت تمہارے سوا دوسروں کی طرف سمٹ جائے یعنی ان کو ملے-

وَ اَرْزَ يَا اَرْزَ فِيْهَا اَوْتَادًا- اور زمین میں میخیں گاڑیں-

اِنْ سُئِلَ اَرَزَ وَ اِنْ دُعِيَ اهْتَزَّ- اگر اس سے کوئی کچھ مانگے تو سمٹ کر رہ جائے (جذ بذ ہو جائے چڑ چڑا کر) اور جو اس کو کوئی کھانے کے لئے بلائے تو خوش ہو جائے (یہ بخیل کی صفت ہے)-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ- منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (جہاں گرا پھر نہیں اٹھتا) (صنوبر ایک بڑا درخت ہے بعض نے کہا چیڑ کا درخت)-

وَلَمْ يَنْظُرْ فِيْ اَرْزِ الْكَلَامِ- اس نے اپنے کلام کی درستی اور جامعیت پر نظر نہیں ڈالی-

اَلْمَارِزُ- جائے پناہ-

لَايَاْرِزُ مِنْ ثَمَرِهَا شَيْئًا- اس کے میوے میں سے کچھ کم نہ کرے-

اَرْسٌ- کاشت کار ہونا-

---

[1] حضرت علیؓ سے یہ ۷۵ سال کی منقول ہے اور بعض روایتوں میں سو سال کی وارد ہے- (م)

[2] علم مدینہ میں اس طرح سمٹ کر آ جائے گا جیسے کہ سانپ سمٹ کر اپنے سوراخ میں آ جاتا ہے- (م)

فَعَلَیْکَ اِثْمُ الْاَرِیْسِیْنَ یا اِثْمُ الْاِرِّیْسِیْنَ یا اِثْمُ الْاَرِیْسِیِّیْنَ - یعنی تجھی پر تیرے نوکر چاکر تابعداروں کا یا کاشت کاروں کا (رعیت کا) یا تیرے ماتحت رئیسوں کا گناہ پڑے گا - (یہ حضورؐ نے ہرقل بادشاہ روم کو لکھا تھا)-

وَلَاُنْزِعَنَّکَ مِنَ الْمُلْکِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِیْنَۃِ وَ لَاَرُدَّنَّکَ اَرِیْسًا مِنَ الْاَرَارِسَۃِ تَرْعَی الدَّوَابِلَ - میں تجھ کو گاجر کی طرح بادشاہت سے اکھیڑ کر پھینک دوں گا اور ایک کنبی کی طرح بنا دوں گا اور تو سور کے بچے چراتا پھرے گا (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا)-

فَسَقَطَتْ مِنْ یَدِ عُثْمَانَ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ - یعنی آنحضرت ﷺ کی انگشتری حضرت عثمانؓ کی ہاتھ سے بیراریس میں گر گئی (بیراریس ایک کنویں کا نام ہے جو مسجد قبا کے قریب تھا) یہ انگشتری خاتم سلیمانی کا اثر رکھتی تھی اسی روز سے حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ضعف پیدا ہوا اور طرح طرح کے فساد اٹھ کھڑے ہوئے)-

اَرْشٌ - خون بہا یا وہ نقصان جو خریدار بیچنے والے سے لیتا ہے جب خریدی ہوئی چیز میں کوئی عیب نکلے-

آرَشْتُ بَیْنَ الْقَوْمِ - میں نے ان لوگوں میں فساد کرا دیا-

اَرْضٌ - زمین اور لرزہ-

تَاْرِیْض - درست کرنا - تیاری طیاری کرنا-

لَا صِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یُؤَرِّضْہُ مِنَ اللَّیْلِ - جو شخص رات سے روزہ کی تیاری (نیت و ارادہ) نہ کرے تو اس کا روزہ درست نہ ہوگا-

فَشَرِبُوْا حَتّٰی اَرَاضُوْا - انھوں نے دودھ پیا یہاں تک کہ سیر ہو گئے (سیراب ہو گئے) یا بچھونے پر سو گئے یا زمین پر دودھ لنڈھا دیا (یہاں صاحب نہایہ اور صاحب مجمع دونوں سے سہو ہوا ہے اراض روض سے نکلا ہے نہ کہ اراض سے اس لئے اس کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا)-

اَزُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اَمْ بِیْ اَرْضٌ - کیا زمین کو زلزلہ ہو رہا ہے یا میں کانپ رہا ہوں-

اَمِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ - کیا ذمی کافروں میں سے ہے جو اپنی زمین پر بحال اور برقرار رکھے گئے-

اَلْاَرْضَۃُ - دیمک جو لکڑی کھاتی ہے-

سَتُفْتَحُ اَرَضُوْنَ - یا اَرْضُوْنَ - قریب میں کچھ زمینیں فتح ہوں گی-

کَانَ یُکْرِیْ اَرْضِیْہِ - اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے-

اَرِطٌ - ایک قسم کا رنگ-

کَاَنَّھَا عُرُوْقُ الْاَرْطٰی - گویا وہ اونٹ کیا تھے - ارطی کی جڑیں - ارطی ایک درخت ہے جس کی جڑیں سرخ ہوتی ہیں اور پھل بھی عناب کے مانند سرخ ہوتا ہے-

اُرْفَۃٌ - حد فاصل دو زمینوں میں (باڑ پتھر وغیرہ جو کہ سرحد پر لگاتے ہیں-)

اَیُّ مَالٍ اُقْتُسِمَ وَ اُرِّفَ عَلَیْہِ فَلَا شُفْعَۃَ فِیْہِ - جس جائداد کا بٹوارہ ہو جائے اس کی حدیں باندھ دی جائیں اب اس میں شفعہ کا حق نہیں رہے گا-

وَ اَعْلِمُوْا اُرَفَھَا - اور اس کی حدیں بتلا دو-

اَلْاُرَفُ تُقَطِّعُ الشُّفْعَۃَ - حدیں شفعہ کو مٹا دیتی ہیں-

قَضَی اللّٰہُ بِالشُّفْعَۃِ مَالَمْ تُؤَرَّفْ - اللہ نے شفعہ کا حکم دیا جب تک کہ جائداد کی تقسیم نہ ہو-

مَا اَجِدُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مِنْ اُرْفَۃِ اَجَلٍ بَعْدَ السَّبْعِیْنَ - اس امت کے لئے ستر برس کے بعد میں موت کی کوئی حد نہیں پاتا-

لَحَدِیْثٌ مِنْ فِیْ الْعَاقِلِ اَشْھٰی اِلَیَّ مِنَ الشَّھْدِ بِمَآءٍ رَّصَفَۃٍ بِمَحْضِ الْاُرْفِیِّ - عقل مند اور دانا کے منہ سے ایک بات مجھ کو چشمہ کے اس پانی سے اچھی لگتی ہے - جس میں شہد اور بالکل خالص دودھ ملا ہوا ہو-

اَرْفِدَۃٌ - (یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الراء مع الفا میں ذکر کرنا تھا-) بَنِیْ اَرْفِدَۃَ - حبشیوں کو کہتے ہیں (شاید ارفدۃ ان کے جداعلی کا نام ہوگا-

اَمْنًا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ - ان حبشیوں کو امن کے ساتھ کھیلنے

دے یا حبشی لوگو تم بے فکری کے ساتھ کھیلو۔

دُوْنَکُمْ بَنِیْ اَرْفِدَۃَ۔حبشیو کھیلو کھیلو۔

اَرِقٌ۔رات کو نیند اچاٹ ہو جانا کسی خیال یا خوف کی وجہ سے۔

اَرِقَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ۔ایک رات آنحضرت ﷺ کی نیند اچاٹ ہو گئی۔

اَرْکٌ۔ اونٹوں کو اراک چرنے کے لئے چھوڑ دینا۔

اَرَاکٌ۔ایک کھاری کڑوی گھاس ہے اس کو اونٹ کھاتا ہے اور پیلو کے درخت کو بھی کہتے ہیں جس کی شاخوں سے مسواکیں بناتے ہیں۔

اُتِیَ بِلَبَنِ اِبِلٍ اَوَارِکَ۔ایسے اونٹوں کا دودھ لے کر آئے جو اراک کھاتے تھے۔کہتے ہیں اُرِکَتِ الْاِبِلُ اُرُوْکًا فَھِیَ اٰرِکَۃٌ۔یعنی اونٹوں نے اراک چری۔

اَوَارِکٌ، اٰرِکَۃٌ۔کی جمع ہے۔

مُتَّکِیءٌ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ۔اپنے چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے۔

وَعِنَبُھُمُ الْاَرَاکُ۔ان کا انگور پیلو کا درخت ہے۔

اَصْحَابُ الْاَرَاکِ لَاحَجَّ لَھُمْ۔جو لوگ اراک میں ٹھہریں ان کا حج درست نہ ہوگا (کیونکہ اراک (ایک موضع ہے) عرفات سے خارج ہے اور اس کی حد شام کی طرف ہے)۔

اَرْمٌ۔ فنا ہو جانا، گل ہو جانا، کھا جانا، تمام کر دینا۔

کَیْفَ تَبْلُغُکَ صَلٰوتُنَا وَقَدْ اَرَمْتَ۔ ہماری دعا آپ تک کیونکر پہنچے گی آپ تو (قبر میں) گل گئے ہوں گے۔ (بعض نے اَرِمْتَ پڑھا ہے یعنی آپ فنا ہو گئے ہوں گے بعض نے اُرِمْتَ پڑھا ہے یعنی زمین آپ کو کھا گئی ہوگی، بعض نے اَرَمَّتَ پڑھا ہے یعنی آپ گل گئے ہوں گے۔یہ بکر بن وائل کا محاورہ ہے وہ ضمیر فاعل کے ساتھ فک ادغام نہیں کرتے۔ اکثر کا محاورہ اَرْمَمْتَ ہے بہ فک ادغام۔خطابی نے کہا اَرَمْتَ اصل میں اَرْمَمْتَ تھا ایک میم کو حذف کر دیا تخفیف کے لئے۔)

مَایُوْجَدُ فِیْ اٰرَامِ الْجَاھِلِیَّۃِ وَ خِرَدِلْھَا۔ جاہلیت کے زمانہ کے نشانوں اور کھنڈروں میں جو مال ملے۔(جاہلیت والوں کا قاعدہ تھا جس مال کو ساتھ نہ لے جا سکتے تو اس پر ایک نشان رکھ کر چل دیتے۔مثلاً پتھروں کا ڈھیر کر دیتے پھر آ کر اسی نشان سے وہ مال نکال لیتے)۔

لَا یَطْرَحُوْنَ شَیْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَیْہِ اٰرَامًا۔وہ جو چیز پھینکتے تھے میں اس پر نشان کے لئے ایک پتھر رکھ دیتا۔

اَنَا مِنَ الْعَرَبِ فِیْ اَرُوْمَۃِ بِنَائِھَا۔ میں عرب کی عمارت کی جڑ و بنیاد میں ہوں۔

اِرَمٌ۔ ایک موضع جو جذام کے ملک میں ہے جو آنحضرت ﷺ نے مقطعہ کے طور پر جعال بن ربیعہ کی اولاد کو دیا تھا۔

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ۔دمشق ہے یا اسکندریہ یا ملک فارس میں کوئی مقام تھا۔

مَا فِیْھَا اَرَمٌ اَرِیْمٌ۔وہاں تو کوئی نہیں ہے۔

وَ یُنْقَضُ بِھِمْ طَیُّ الْجَنَادِلِ مِنْ اِرَمٍ۔یہ لوگ جا کر وہاں کے تہ بر تہ پتھروں کو توڑیں گے (یعنی دمشق اور اس کے حوالی پر غالب ہو جائیں گے بنی امیہ کو مغلوب کریں گے)۔

اَرْمَلٌ۔ (اس لغت کو باب الراء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔ارمل کہتے ہیں مجرد مرد کو (یا جس مرد کی بیوی مر گئی ہو) اور محتاج درویش کو۔

اَرْمَلَۃٌ۔ بے خاوند والی عورت خواہ اس کا نکاح ہوا ہو یا نہ ہوا ہو (بعض نے کہا بیوہ)۔

اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْیَتِیْمِ۔ بیوہ اور یتیم کے لئے کوشش کرنے والا، ان کا بار پرورش اٹھانے والا، ان کے لئے روپیہ کمانے والا۔

لَاَ دَعَنَّ اَرَامِلَ اَھْلِ الْعِرَاقِ۔میں عراق کی بیواؤں کو یا عراق کے محتاجوں کو چھوڑ دوں گا۔

ثِمَالُ الْیَتٰمٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ۔ یتیموں کے پشت پناہ، بیواؤں کے بچانے والے۔

اَرْنٌ۔یا اِرَانٌ یا اَرِیْنٌ۔ خوش ہونا، ہلکا ہونا، دانت سے کاٹنا۔

اَرِنْ اَوْ اِعْجَلْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ - مار ڈال اور جلدی کاٹ ڈال اس چیز سے خون بہا دے - (بعض نے اِءْ رَنْ پڑھا ہے یعنی پھرتی کر ہلکا پھلکا ہو ایسا نہ ہو کہ وہ گلا گھٹ کر مر جائے - بعض نے اِرْنِ پڑھا ہے یعنی اس کو دیکھتا رہ نظر جمائے رہ ایسا نہ ہو کہ دوسرا مقام کاٹ ڈالے یا برابر مستعدی سے کاٹتا رہ سستی نہ کر - بعض نے اَرْن پڑھا ہے - بعض نے اَرْنِیْ مگر لغت سے آخری دونوں لفظوں کی تائید نہیں ہوتی) -

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَارِنَّ - کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی ہوئیں تو انھوں نے خوشیاں منائیں اور وہ اترآئیں -

حَتّٰی رَاَیْتُ الْاَرِیْنَةَ تَاْكُلُهَا صِغَارُ الْاِبِلِ - میں نے دیکھا کہ اَرِیْنَةٌ (جو ایک گھاس ہے) اس کو چھوٹے چھوٹے اونٹ کھا رہے ہیں (بعض نے اس کو ارینۃ پڑھا ہے جس کے معنی خرگوش کے ہیں - مطلب یہ کہ طغیانی آئی اور اس خرگوش کو جو درخت سے لٹکا ہوا ہے اونٹ پتوں کے ساتھ اس کو بھی کھا گیا حالانکہ اونٹ گوشت نہیں کھاتا) -

اَرْنَبَة - (اس لغت کو باب الراء مع النون میں ذکر کرنا تھا) ناک کی نوک - اور مادہ خرگوش -

فَقَدْ رَاَیْتُ عَلٰی اَنْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ناک اور ناک کی نوک پر کیچڑ پانی کا نشان دیکھا -

اِرَةٌ - سکھایا ہوا گوشت جس کو قَدِیْدٌ[1] بھی کہتے ہیں یا سرکہ میں جوش کیا ہوا گوشت جو سفر میں ساتھ لے جاتے ہیں اور آگ یا تندور یا گڑھا جس کے گرد پتھر رکھ کر اس میں آگ سلگاتے ہیں -

اَمَعَكُمْ شَیْءٌ مِّنَ الْاِرَةِ - تمہارے پاس کچھ سکھایا ہوا گوشت ہے -

اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرَةً - میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سکھایا ہوا گوشت تحفہ بھیجا -

ذُبِحَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ ثُمَّ وُضِعَتْ فِي الْاِرَةِ - آنحضرت ﷺ کے لئے ایک بکری کاٹی گئی پھر تندور میں یا آگ میں رکھی گئی -

اَللّٰهُمَّ اْرِبْ بَيْنَهُمَا - یا اللہ ان دونوں خاوند و بیوی کے درمیان محبت ڈال دے - بعض نے اَرِبَّ بَيْنَهُمَا پڑھا ہے یعنی ایک دوسرے پر روک دے اس کا دل اور طرف مائل نہ ہو) -

اَرَّ - (یہ لفظ حضرت صدیقؓ کی حدیث میں ہے جو انھوں نے تلوار پکڑتے وقت کہا) تلوار مجھے مضبوط تھام لینے دیجئے - (بعض نے اَرِ بہ تخفیف را پڑھا ہے یعنی دیجئے) -

اِرِیُّ خُرَاسَانَ - خراسان کے جانوروں کا طویلہ[2] - (یہ جھوٹ موٹ اپنے طویلوں کا نام رکھتے تھے تاکہ خریداروں کو دھوکا ہو وہ سمجھیں کہ نئے جانور خراسان سے آئے ہیں) -

اَرْوٰی - پہاڑی بکریاں - یہ جمع یا اسم جمع ہے اس کا مفرد اُرْوِیَّةٌ ہے (اس لغت کو باب الراء مع الواو میں ذکر کرنا تھا) -

اُهْدِیَ لَهٗ اَرْوٰی وَ هُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهَا - آنحضرتؐ کو احرام کی حالت میں پہاڑی بکری تحفہ میں بھیجی گئی آپؐ نے واپس پھیر دی -

جَمَعَ بَيْنَ الْاَرْوٰی وَ النَّعَامِ - اس شخص نے پہاڑی بکری اور شترمرغ کو ملا دیا (یہ ایک مثل ہے جو عرب میں اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص ایک بات دوسری بات کے مخالف کہے یعنی اپنی بات کو آپ ہی توڑے اور مناسبت یہ ہے کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر رہتی ہے اور شترمرغ صاف میدان میں رہتا ہے تو دونوں کبھی جمع نہیں ہوتے) -

وَ لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَّاْسِ الْجَبَلِ - البتہ دین حجاز کے ملک سے اس طرح پناہ لے گا جیسے جنگلی بکری پہاڑ کی چوٹی سے -

---

[1] کاٹا ہوا اور خشک کیا ہوا گوشت - (م)

[2] یعنی اصطبل - (م)

هَيَّألَهُ اُرْوِيَّةً -[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت یونسؑ کے لئے ایک پہاڑی بکری کو مانوس کر دیا (وہ روز آ کر ان کو دودھ پلا جاتی)۔

اَرْيَان - خراج، محصول، لگان۔

مَآ اُدِّيَ الْاَرْيَانُ - خراج ادا نہ ہوتا (خطابی نے اس کو اُرْبَان بہ بائے موحدہ نقل کیا ہے یعنی بیعانہ۔

اَرِيْحَا - ایک بستی جو بیت المقدس کے قریب ہے۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الزَّاءِ

اَزْءٌ - سیر کرنا - نامرد ہونا - لوٹ جانا۔

اَزَبّ - (اس کو باب الزاء مع الباء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع دونوں نے یہیں بیان کر دیا ہے) بہت بال والا اور ایک جن کا نام ہے۔

فَوَضَعَهُ فِيْ رَاْسِ اَزَبَّ - عبداللہ بن زبیر نے ازب کے سر پر ایک کوڑا جمایا (جو جنوں میں سے ایک شخص تھا)۔

هُوَ شَيْطَانٌ اِسْمُهُ اَزَبُّ الْعَقَبَةِ - وہ شیطان ہے جس کا نام ازب العقبہ ہے یعنی سانپ۔

تَسْبِيْحَةٌ فِيْ طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ لَقُوْحٍ صَفِيٍّ فِيْ عَامِ اَزْبَةٍ اَوْ لَزْبَةٍ - کسی ضرورت کے وقت سبحان اللہ کہنا دوہیل اونٹنی سے جس کے ساتھ اس کا بچہ بھی ہو اور کال (قحط وخشک سالی) کے سال میں ملے بہتر ہے۔

اَزْدٌ - ایک قبیلے کا جداعلیٰ ہے یمن میں انصار اسی کی اولاد میں سے تھے۔

اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ - ازد قبیلہ اللہ کا ازد ہے۔

اَتَتْهُمُ الْاَزْدُ اَرَقُّهَا قُلُوْبًا وَّ اَعْذَبُهَا اَفْوَاهًا - ازد قبیلہ ان کے پاس آیا جس کے دل بہت نرم اور منہ ود ہان بہت شیریں تھے۔

اَزْرٌ - زور، قوت اور مدد۔

اَنْصُرُكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا - میں تمھاری بہت زور کی مدد کروں گا۔

لَقَدْ نَصَرْتُمْ وَ آزَرْتُمْ يَا اَزَرْتُمْ - تم نے بے شک (اسلام کی) مدد کی اور بہت زور کی مدد کی۔

اَلْعَظَمَةُ اِزَارِيْ - بڑائی اور بزرگی میری ازار[2] ہے (یعنی اس صفت سے میرے سوا اور کوئی موصوف نہیں)۔

تَاَزَّرَ بِالْعَظَمَةِ - اس نے بڑائی کی ازار پہنی ہے۔

مَآ اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ - ٹخنے سے نیچے جو ازار ہو وہ دوزخ میں جلے گا اتنی ازار نیچی رکھنا دوزخیوں کا کام ہے[3]۔

اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ - مسلمان کی ازار پوشی آدھی پنڈلی (نصف ساق) تک ہوتی ہے (اور ٹخنوں تک لٹکانے میں کوئی گناہ نہیں)۔

هٰكَذَا اِزْرَةُ صَاحِبِنَا - ہمارے صاحب یعنی پیغمبر کی ازار پوشی اسی طرح کی تھی۔

اِذَا كَانَ الْغُلَامُ شَدِيْدَ الْاِزْرَةِ كَبِيْرَ الذَّكَرِ حَادَّ النَّظَرِ فَمِمَّنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ - جب لڑکے کی پیٹھ سخت ہے (یا زوردار ہو) اس کا عضو تناسل بڑا ہو عورتوں کو بہت گھورتا ہو تو اس سے بھلائی کی امید نہ رکھنا چاہئے (یعنی احتیاط لازم ہے)

وَشَدَّ الْمِئْزَرَ - ازار مضبوط باندھی یعنی عورتوں سے علیحدہ ہوئے یا عبادت کے لئے کمرہمت مضبوط باندھی ہے۔

كَانَ يُبَاشِرُ وَ هِيَ مُؤْتَزِرَةٌ فِيْ حَالَةِ الْحَيْضِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی کسی بیوی سے حالت حیض میں مباشرت کرتے اور وہ ازار باندھے ہوتی (بعض روایتوں میں مُتَّزِرَةٌ ہے یہ غلط ہے کیونکہ ہمزہ کا ادغام تا میں نہیں ہوتا)۔

كَانَ يَاْمُرُنِيْ فَاتَّزِرَ - (صحیح فَأْتَزِرَ ہے دو ہمزوں سے)

---

[1] بہت دودھ دینے والی اونٹنی۔ (م)

[2] اوڑھنا، بچھونا، شعار۔ (م)

[3] بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تکبر سے نہ ہو تو کوئی حرج نہیں حالانکہ ایک حدیث میں ہے کہ ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ہی تکبر ہے۔ ابوداؤد۔ (م)

یعنی آپ مجھ کو حکم دیتے ہیں تہبند باندھ لیتی۔

اَمَرَهَا بِالْاِئْتِزَارِ فَاْتَزَرَتْ۔ آپ نے ان کو (اپنی بیوی کو) تہبند باندھنے کا حکم دیا انھوں نے باندھ لیا۔

وَ اَنْ تُشْعَرَ وَ لَا تُؤْتَزَرَ۔ کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیا جائے اس کی ازار نہ بنائی جائے۔

لَنَمْنَعَنَّکَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ اُزُرَنَا۔ ہم آپ کو ان سب چیزوں سے بچائیں گے جن سے اپنی عورتوں کو یا اپنی جانوں کو بچاتے ہیں (یعنی آپ کی حفاظت اپنے اہل وعیال اور اپنی جان کی طرح کریں گے)۔

فِدًا لَّکَ مِنْ اَخِیْ ثِقَةٍ اِزَارِیْ۔ میرے اعتباری (قابل اعتماد اور بھروسے کے لائق) بھائی تجھ پر میرے بال بچے یا جان صدقے۔

تَاَزُّرٌ۔ تہبند باندھنا۔

کَانَ النِّسَآءُ یُصَلِّیْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکُنَّ یُؤْمَرْنَ اَنْ لَّا یَرْفَعْنَ رُءُ وْسَهُنَّ قَبْلَ الرِّجَالِ لِضِیْقِ الْاُزُرِ۔ عورتیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ (مسجد میں آ کر نماز پڑھا کرتیں ان کو یہ حکم دیا جاتا کہ مردوں سے پہلے سر نہ اٹھائیں کیونکہ مردوں کی ازاریں چھوٹی تھیں (ایسا نہ ہو کہ پہلے سر اٹھانے میں پیچھے سے مردوں کے ستر کی طرف نظر پڑے)۔

مترجم:۔ اب اس (عورتوں کے مسجد میں آنے کی) سنت پر ہندوستان میں کہیں عمل نہیں ہوتا ہر جگہ عورتیں مسجد میں آ کر نماز پڑھنے سے روکی جاتی ہیں۔ صرف حرمین شریفین میں ابھی تک یہ سنت جاری ہے عورتیں برابر مسجد میں آ کر جماعت کی نماز میں شریک ہوتی ہیں[1]

اَزْزٌ۔ ہجوم، جوش مارنا، سنسنانا، بھڑکانا، برانگیختہ کرنا، اژدحام، مجلس کا بھرا ہوا ہونا۔

فَانْتَهَیْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا هُوَ بَازِزٌ۔ میں مسجد میں پہنچا دیکھا تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی ہے (بعض روایتوں میں فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ ہے یہ راوی کی غلطی ہے)۔

کَانَ یُصَلِّیْ وَ لِجَوْفِهٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ۔ آنحضرتؐ نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے ایسی آواز آتی جیسے ہانڈی کے جوش کی آواز ہوتی ہے۔

فَنَخَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَ تَحْتِیْ لَهٗ اَزِیْزٌ۔ آنحضرت ﷺ نے جابر کے اونٹ کو (جو بالکل سست تھا) چھڑی سے اکسا دیا (جابرؓ کہتے ہیں) یکایک وہ میری سواری میں چالاک اور تیز ہو گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ تھا)۔

فَاِذَا الْمَسْجِدُ یَتَاَزَّزُ۔ دیکھا تو مسجد ابل رہی تھی (یعنی لوگوں کا اس میں ہجوم ہو گیا تھا)۔

کَانَ الَّذِیْ اَزَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْخُرُوْجِ اِبْنَ الزُّبَیْرِ۔ حضرت عائشہؓ کو بصرے کی طرف نکلنے کے لئے عبداللہ بن زبیر نے بھڑکایا (ایک روایت میں ہے کہ طلحہ اور زبیرؓ نے اکسایا)۔

اُزَّ قِدْرَکَ۔ ہانڈی تلے آنچ کر۔

اَزَفٌ۔ آن پہنچنا، قریب آ جانا۔

اٰزِفَةٌ۔ قیامت (آنے والی)۔

اَزِفَ الْوَقْتُ۔ وقت آن پہنچا نزدیک آ لگا۔

اَزْفَلَةٌ۔ (اس لغت کو باب الزاء مع الفاء میں ذکر کرنا تھا)۔ جماعت۔

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِیْ اَزْفَلَةٍ۔ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ایک جماعت میں بیٹھے تھے۔

اِنَّهَا اَرْسَلَتْ اَزْفَلَةً مِّنَ النَّاسِ۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں کی ایک جماعت بھیجی۔

جَآءُ وْا بِاَزْفَلَتِهِمْ وَ اَجْفَلَتِهِمْ۔ وہ اپنی جماعت کو لے کر آئے۔ (یہ عرب گنوار لوگ کہتے ہیں)۔

اَزْلٌ۔ سختی، قحط سالی اور تنگی۔

---

[1] لیکن حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدا کی قسم اگر آج کل حضورؐ زندہ ہوتے تو ان عورتوں کو مسجدوں میں نماز کے لئے آنے سے منع فرما دیتے کیونکہ آج کل یہ عورتیں ان شرائط کو پورا نہیں کرتیں جو مسجد میں آنے کی ہیں بلکہ آرائش کی نمائش، خوشبو کا استعمال اور اسی طرح کی دیگر بے ہودہ باتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ البتہ اگر ستر وحجاب کے آداب کا مکمل خیال رکھا جائے اور کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو اس سنت کو زندہ کرنا چاہیے۔ (م)

اَللّٰھُمَّ اصْرِفْ عَنِّی الْاَزْلَ - یا اللہ مجھ سے تنگی اور پریشانی پھیر دے (ہٹا دے)-

عَجِبَ رَبُّکُمْ مِنْ اَزْلِکُمْ وَ قُنُوْطِکُمْ - پروردگار نے تمہاری ناامیدی اور یاس پر تعجب کیا-

اَصَابَتْنَا سَنَۃٌ حَمْرَآءُ مُؤْزِلَۃٌ یا مُؤَزِّلَۃٌ - ہم پر ایک کٹھن قحط کا سال آن پہنچا-

اِنَّہٗ یَحْصُرُ النَّاسَ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ فَیُؤْزَلُوْنَ اَزْلًا شَدِیْدًا - دجال لوگوں کو بیت المقدس میں گھیرے گا تو ان پر سخت قحط کی تکلیف گزرے گی-

اَلَّا بَعْدَ اَزْلٍ وَّبَلَاءٍ - سختی اور مصیبت کے بعد دوستی اور عہد-

اَزَلٌ - ہمیشگی اور زمانہ گزشتہ کی بے انتہائی-

اَزَلِیٌّ - ہمیشہ سے ہونے والا یعنی زمانہ ماضی میں جس کی ابتدا نہ ہو (یہ خداوند کریم کی ذات ہے باقی سب چیزیں حادث ہیں اور جو کوئی خداوند کریم کے سوا مادہ یا عقل یا روح کو بھی ازلی کہے وہ اسلام سے خارج ہے)-

اِخْتِطَافُ الذِّئْبِ الْاَزِلِ - جیسے چھوٹا یا ہلکا بھیڑیا اچک لیتا ہے-

اَزْمٌ - دانت سے کاٹنا' چپ رہنا' کھانے سے باز رہنا' قحط ہونا' سمٹ جانا-

اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ فَاَزَمَ الْقَوْمُ - تم میں کون بولا تھا وہ سن کر لوگ (ڈر کر) خاموش ہو رہے (مشہور روایت فَاَرَمَّ الْقَوْمُ ہے یعنی لوگ چپ رہے)-

ثُمَّ اَزَمَ سَاکِتًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ - پھر بڑی دیر تک چپ رہے بے حرکت پھر اپنا سر اٹھایا-

اَلسِّوَاکُ عِنْدَ تَغَیُّرِ الْفَمِ مِنَ الْاَزْمِ - مسواک کرنا چاہئے اس وقت جب منہ بند رہنے سے اس میں تغیر پیدا ہو (یعنی خاموش رہنے یا کھانا کھانے سے ایک قسم کی بدبو پیدا ہو)-

مَا الدَّوَآءُ قَالَ الْاَزْمُ - کیا دوا ہے کہا پرہیز کرنا - (یعنی کھانا نہ کھانا)-

فَاَزَمَ بِھَا بِثَنِیَّتِہٖ فَجَذَبَھَا جَذْبًا رَفِیْقًا - ابو عبیدہ ابن جراح نے اس (زرہ کے چھلے) کو (جو آنحضرت کی مبارک پیشانی میں گھس گیا تھا) سامنے کے دانت سے پکڑا اور آہستگی سے کھینچ کر نکال لیا-

فَاِذَا اَخَذَہٗ اَزَمَ فِیْ یَدِہٖ - جب وہ اس کو پکڑے گا تو وہ اس کے ہاتھ میں کاٹ کھائے گا-

اِشْتَدِّیْ اَزْمَۃُ تَنْفَرِجِیْ - اے قحط کے سال خوب سخت ہو جا ایک کے بعد ایک آتا جا آخر آپ ہی دور ہو جائے گا (کبھی نہ کبھی قحط ضرور رفع ہوگا)-

اَصَابَتْ قُرَیْشًا اَزْمَۃٌ - قریش پر قحط سالی آئی-

فَیُؤْنَسُ بِتِلَاوَتِہٖ فِی الْاَزَمَاتِ - قحط سالیوں میں اس کے پڑھنے سے تسلی ہوتی ہے-

حُرِّمَتِ الْمَدِیْنَۃُ مَابَیْنَ مَاْزِمَیْھَا - مدینہ کی زمین جو دونوں تنگ رستوں کے درمیان ہے حرم ہے-

اِزَآءٌ - مقابل' برابر' سامنے' اور حوض کا وہ جانب جدھر سے پانی یا ڈول اس میں ڈالا جاتا ہے- (عُقْرٌ اس کا آخیر کا جانب عَضُدٌ بیچ کا حصہ)-

اِنَّہٗ وَقَفَ بِاِزَآءِ الْحَوْضِ - حضرت موسیٰ علیہ السلام حوض کے اس طرف کھڑے ہوئے جدھر سے اس میں پانی ڈالا جاتا تھا-

حَتّٰی اُزْتَا شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ - (اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے) یہاں تک کہ دونوں کان کے لو کے برابر ہو گئے (ایک روایت میں وَازَتَا ہے معنی وہی ہے)-

فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ - ہم دشمن کے مقابل ہوئے-

قَدْ اَزٰی بَعْضَ بَنِی الزُّبَیْرِ - عمر میں زبیر کے بعض بیٹوں کے برابر تھے- (یعنی چچا بھتیجے ہم سن تھے)-

فِرْقَۃٌ اٰزَتِ الْمُلُوْکَ - ایک گروہ نے بادشاہوں کا مقابلہ کیا (اللہ کے دین پر ان سے لڑے)-

ھَاشِمِیٌّ لَا یُوَازٰی - ہاشمی شخص کے مقابل کوئی نہیں آتا-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ السِّیْنِ

اَسْ اَسْ - ایک کلمہ ہے جو بکری کو ڈانٹنے کے لئے کہا جاتا ہے-

اَسْبَ - یہ عبرانی لغت ہے بمعنی اَنْتَ (یعنی تو)-

اَسَبَ حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ - تو پروردگار کا چہیتا ہے (یہ جملہ توراۃ میں ہے)۔

اِسب - بالکسر شرمگاہ کے بال۔

اَسْبَذِیْنَ - گھوڑا پوجنے والے۔ (یہ ایک معرب لفظ ہے مرکب ہے اسپ اور زین سے۔ اسپ فارسی میں گھوڑے کو کہتے ہیں)۔

کَتَبَ لِعِبَادِ اللّٰهِ الْاَسْبَذِیْنَ - (یہ حدیث کے الفاظ ہیں) اس میں عمان کے بادشاہ مراد ہیں جو گھوڑے کی پرستش کیا کرتے تھے۔

اَسْبَرَنج - شطرنج کا گھوڑا۔ (یہ بھی معرب اور مرکب لفظ ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالْاَسْبَرَنْجِ وَالنَّرْدِ فَقَدْ غَمَسَ یَدَهٗ فِیْ دَمِ خَنْزِیْرٍ - جو شخص شطرنج اور چوسر کھیلے اس نے اپنا ہاتھ سور کے خون میں ڈبو دیا۔

اِسْتٌ - بنیاد، سرین، چوتڑ، جڑ، دبر۔

غَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِکُمْ - اپنی قاری کے چوتڑ ہم سے چھپاؤ (اس لغت کو باب السین مع التاء میں ذکر کرنا تھا)۔

غَدْرَتُهٗ خَلْفَ اِسْتِهٖ - اس کی دغابازی کا جھنڈا اس کے سرین کے پیچھے لگا ہوگا۔ (تاکہ محشر والے سب دیکھیں)۔

یَزْحَفُوْنَ عَلٰی اَسْتَاهِهِمْ - اپنی چوتڑوں کے بل چلیں گے۔

فَخَرَرْتُ لِاِسْتِیْ - میں چوتڑوں کے بل گر پڑا۔

اُسْتان - بغداد میں چار قطعہ ہیں۔

اِسْتان - سمرقند کی ایک بستی۔

اِسْتَانَهُ - خراسان یا بلخ کے گرد و نواح میں ایک بستی۔

اِسْتَبْرَق - (اس لغت کو باب الباء مع الراء میں ذکر کرنا تھا) (یہ ایک معرب لفظ ہے) موٹا ریشمی کپڑا دیباج نہیں ریشمی کپڑا (حریر دونوں کو کہیں گے، یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے)۔

اِسْحَاق - حضرت ابراہیمؑ کے صاحب زادے کا نام جو بی بی سارہ کے بطن سے تھے۔

یَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ - قسطنطنیہ پر ستر ہزار شخص حضرت اسحاق کی اولاد میں سے جہاد کریں گے (مراد شام کے گروہ ہیں جو حضرت اسحاق کی اولاد ہیں، بعض نے کہا صحیح مِنْ بَنِیْ اِسْمٰعِیْلَ ہے یعنی ستر ہزار عرب جو حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں)۔

اَسَدٌ - شیر نر، اور بہادری کرنا۔

اِنْ خَرَجَ اَسِدَ - جب باہر نکلتا ہے تو شیر کی طرح بہادر ہوتا ہے۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَاالْاَسَدِ - میری طرف سے میرے بھائی کو لے جو شیر کی طرح زور رکھتا ہے۔

اُسْدِیْ - ایک گھاس ہے۔

اِیْسَادٌ - فساد کرانا۔

اَسْرٌ - تسمہ، رسی، زرہ، زور و قوت اور قید کرنا، باندھنا۔

لَا یُؤْسَرُ اَحَدٌ بِشَهَادَةِ الزُّوْرِ اِنَّا لَا نَقْبَلُ اِلَّا الْعُدُوْلَ - جھوٹی گواہی پر کوئی قید نہیں کیا جائے گا۔ ہم انہی لوگوں کی گواہی قبول کریں گے جو عادل ہوں۔

اِذَا ذَکَرَ عِقَابَ اللّٰهِ تَخَلَّعَتْ اَوْصَالُهٗ لَا یَشُدُّهَا اِلَّا الْاَسْرُ - حضرت داؤدؑ جب اللہ کا عذاب یاد کرتے تو ان کے بند بند جدا ہو جاتے بغیر باندھے درست نہ ہوتے۔

تَجْفُو الْقَبِیْلَةُ بِاَسْرِهَا - سارا قبیلہ سنگ دل ہو جاتا ہے۔

فَاَصْبَحَ طَلِیْقَ عَفْوِکَ مِنْ اَسَآءِ غَضَبِکَ - تیرے غصہ کے بند سے تیرے معافی کا رہائی یافتہ ہوا۔

اَسِیْر - قیدی۔

اَلْاَسِیْرُ عَیَالُ الرَّجُلِ - آدمی کے بال بچے گویا اس کے قیدی ہیں (جب اللہ زیادہ دے تو ان سے زیادہ سلوک کرے)۔[1]

کَانَ یُؤْتٰی بِالْاَسِیْرِ فَیَدْفَعُهٗ اِلٰی بَعْضِ الْمُسْلِمِیْنَ -

---

[1] یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے کہ قیدی آدمی کے عیال میں سے ہے (یعنی جب کسی کے پاس کوئی قیدی ہو تو اس کو چاہئے کہ جیسے اپنے بال بچوں کو کھانا و پوشاک دیتا ہے اسے بھی دے)۔ (م)

آنحضرتؐ کے پاس جب کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کو کسی مسلمان کے حوالہ کر دیتے۔

مَاْسُوْرٌ بِدَیْنِهٖ ۔قرض داری میں گرفتار ہے۔

اَسَارِیْرُ وَجْهِهٖ ۔ آپ کے چہرے کی بٹیں اور خطوط (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الراء میں ذکر کرنا تھا)۔

اُسْرٌ ۔ پیشاب بند ہونا۔

اِنَّ اَبِیْ اَخَذَهُ الْاُسْرُ ۔ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا۔(اور پائخانہ بند ہونے کو حَصْر کہتے ہیں۔)

زَنٰی رَجُلٌ فِیْ اُسَرَةٍ مِّنَ النَّاسِ ۔ایک شخص نے اپنے بال بچوں گھر والوں میں رہ کر زنا کیا۔

اُسْرَةُ الرَّجُلِ ۔ آدمی کے عیال واطفال کنبے والے خاندان۔

اَسُسْ ۔صیغہ امر کا ہے سَاسَ یَسُوْسُ سے ہمزہ زائد ہے۔(اس کو باب السین مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اَسُسْ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ وَجْهِکَ وَعَدْلِکَ ۔ سب لوگوں کو اپنے توجہ اور انصاف میں برابر رکھ۔ یہ حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ کو لکھا۔ (بعض نے اس پڑھا ہے اساۃ سے یعنی غم خواری اور دل جوئی سے توجہ اور انصاف کر)۔

رَبِّ اَسِنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ ۔ جو فرمان تو نافذ کرے اس پر مجھ کو صبر اور تسلی عنایت فرما۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو اسی میں ذکر کرنا تھا نہ کہ اسس میں)

تَاْسِیْس ۔ پایہ رکھنا۔

اَسَاس ۔ پایہ بنیاد نیو جڑ۔

اِذَاقَامَ الْقَائِمُ رُدَّ الْبَیْتُ اِلٰی اَسَاسِهٖ ۔ (جب امام مہدی علیہ السلام نکلیں گے) تو خانہ کعبہ اپنی قدیم بنیاد پر کر دیا جائے گا۔ (جس بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا اور عبداللہ بن زبیر نے اسی بنیاد پر کر دیا تھا۔لیکن حجاج مردود نے تعصب اور عداوت سے پھر جاہلیت کی بنیاد پر کر دیا)۔

اَلْاِمَامَةُ اُسُّ الْاِسْلَامِ ۔ امامت اسلام کی جڑ ہے (یعنی امام کا پہچاننا بھی تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے) (یہ امامیہ کے مذہب پر ہے)۔

اُسْطُوَاز ۔[1] جمع ہے اسطوانہ کی بمعنی ستون۔

اَسَفٌ ۔ غم غصہ۔

لَا تَقْتُلُوْا عَسِیْفًا وَّ لَا اَسِیْفًا ۔مزدور اور بوڑھے پھونس کو مت قتل کرو۔ (بعض نے کہا اسیف سے غلام یا قیدی مراد ہے)۔

اِنَّ اَبَابَکْرٍ رَجُلٌ اَسِیْفٌ ۔ ابوبکر جلدی سے رو دینے والے آدمی ہیں یا کڑھ لے ہیں۔[2]

مَوْتُ الْفُجَائَةِ رَاحَةٌ لِلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ لِلْکَافِرِ ۔ ناگہانی موت مومن کے لئے تو راحت ہے اور کافر کے لئے غضب کی پکڑ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْسَفُ کَاَسَفِنَا ۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ ہمارے غصہ کی طرح نہیں ہے (اس کو تو سب قدرت حاصل ہے اس کی کوئی صفت مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتی)۔

اِنْ کَانُوْا لَیَکْرَهُوْنَ اَخْذَةً کَاَخْذَةِ الْاَسَفِ ۔صحابہ ایسی پکڑ کو برا سمجھتے تھے جیسے غضب کی پکڑ ہوتی ہے (یعنی مرگ ناگہانی کو مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں توبہ کی فرصت نہیں ملتی اور نہ بیماری کی تکلیف سے گناہوں کی معافی ہوتی ہے) (بعض نے اس روایت میں اسف بکسر سین پڑھا ہے یعنی غصہ والے کی پکڑ)۔

اٰسَفُ کَمَا یَاْسَفُوْنَ ۔ جیسے آدمی غصہ ہوتے ہیں میں بھی غصہ ہوتا ہوں۔

فَاَسِفْتُ عَلَیْهَا وَلٰکِنْ صَکَکْتُهَا ۔ میں اس لونڈی پر غصہ ہوا (اس کو سخت سزا دینا چاہتا تھا) مگر میں نے اس کو ایک گھونسہ لگا دیا یا تھپڑ۔

فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَهٗ مِنْهُ ۔ جو اس کو نہیں ملا اس پر غمگین

---

[1] یہ بھی صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب السین مع الطاء میں ذکر کرنا تھا۔(م)

[2] کچے نرم دل والے۔(م)

ہوا-

وَ امْرَاَتَان تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّ نَائِلَةَ- دوعورتیں اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں- (اساف اور نائلہ دو بت تھے صفا مروہ پر عرب کے مشرک سمجھتے تھے کہ یہ دونوں ایک زمانہ میں مرد اور عورت تھے کعبہ کے اندر انھوں نے زنا کیا تو پتھر بن گئے) (ہائے بیوقوفی ان مشرکوں کی اول تو خدا کے سوا کسی کو پکارنے سے ہوتا ہی کیا ہے' دوسرے ایسے زانیوں کو پکارتے تھے جنہوں نے کعبہ میں زنا کیا- ایک تو کڑوا کریلا دوسرا نیم چڑھا واہ کیا کہنا-)

اُسْکُفَةٌ- (اس لغت کو باب السین مع الکاف میں ذکر کرنا تھا)- دروازے کے نیچے کی چوکھٹ یعنی دہلیز (اوپر کی چوکھٹ کو عَتَبَة کہتے ہیں- بعض نے کہا اسکفہ اوپر کی لکڑی)-

اِسْکَنْدَرِیَه- مصر کا ایک مشہور شہر' اور ایک گاؤں جو دجلہ پر ہے)-

اَسَلٌ- نیزے تیز' نرم ہموار' برابر ہونا-

کَانَ اَسِیْلَ الْخَدِّ- آنحضرتؐ کے رخسار ہموار اور دراز تھے (یہ نہیں کہ گال پھولے ہوئے' یہ جو دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے چہرے میں گولائی تھی اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا چہرہ بالکل بدنما لمبا اور غیر مطبوع نہ تھا بلکہ فی الجملہ گولائی بھی تھی مگر نہ ایسی گولائی کہ گال پھولے ہوئے ہوں جسے تھوبڑا کہتے ہیں)-

لِیَذُلَّ لَکُمُ الْاَسَلُ الرِّمَاحُ وَ النَّبْلُ- تاکہ نیزے اور تیر تمہارے لئے رام ہو جائیں (رماح اور نبل اسل کی تفسیر ہیں)-

علٰی اَکْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَآءُ- ان کے کاندھوں پر باریک یا خون کے پیاسے برچھے ہیں-

لَا قَوَدَ اِلَّا بِالْاَسَلِ- قصاص ہمیشہ دھار دار لوہے سے لیا جائے گا (جیسے تلوار برچھے چھرے) سے اصل میں اسل ایک گھاس ہے جس میں باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں اور پتے نہیں ہوتے اس سے بورئیے بنتے ہیں)-

لَمْ تَجِفَّ لِطُوْلِ الْمُنَاجَاةِ اَسَلَاتُ اَلْسِنَتِهِمْ- مناجاۃ (سرگوشی) کرتے کرتے ابھی تک ان کی زبانوں کے کنارے نہیں سوکھے-

اِنْ قُطِعَتِ الْاَسَلَةُ یُحْسَبُ بِالْحُرُوْفِ- اگر زبان کا کنارہ کوئی کاٹ ڈالے تو دیت کو حرفوں پر تقسیم کر کے جو حرف نہ نکل سکیں ان کے حصہ کی دیت دینی ہوگی-

اِسْمٌ- (اس کو باب السین مع المیم میں ذکر کرنا تھا کیونکہ اسم اصل میں سَمْوٌ تھا) نام (خواہ ذاتی ہو جیسے اللہ یا وصفی ہو جیسے خالق رازق قادر قدوس وغیرہ تو اسم صفت کو بھی شامل ہے)-

اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً- میرے کئی نام ہیں کئی صفتیں ہیں-

بِاسْمِکَ اَحْیٰی وَ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ- تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مروں گا-

اَسِنٌ- پانی کا مزہ یا بو بدل جانا' بے ہوش ہونا-

رَمَیْتُ ظَبْیًا فَاَسِنَ- میں نے ایک ہرن کو تیر مارا وہ بے ہوش ہو کر مر گیا-

مِنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ اَوْ یَاْسِنٍ- بہشت میں غیر آسن یا غیر یاسن پانی کی نہریں ہیں (یعنی صاف ستھرے پانی کی جو بدبودار و بدمزہ نہ ہوگا)- (اجن کے بھی یہی معنی ہیں)

خَلِّ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ صَاحِبِنَا فَاِنَّهٗ یَاْسِنُ کَمَا یَاْسِنُ النَّاسُ- (حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) اجی ہمارے صاحب کو چھوڑو بھی (ان کو دفن کرنے دو) آخر جیسے مردے بگڑ جاتے ہیں آپ بھی بگڑ جائیں گے (گل سڑ جائیں گے)- (یہ عباسؓ نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ کہنے لگے آنحضرتؐ مرے نہیں ہیں بلکہ حضرت موسیٰ کی طرح بے ہوش ہو گئے ہیں اس لئے آپ کو دفن نہ کرو)-

مترجم:- یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسم زمین پر حرام کر دیئے ہیں (کہ وہ انہیں کھا جائے) کیونکہ بو آنا یا بدل جانا اس کو مستلزم نہیں ہے کہ بدن فنا ہو جائے)-

اَسًا- غم' رنج' افسوس-

واللّٰہ ما علیهم اَسًی ولکن اَسًی علٰی ما اَضَلُّوْا- خدا کی قسم ان پر کچھ افسوس نہیں ہے افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے گمراہ کیا-

اُسْوَةٌ- پیشوا' سردار' نمونہ' مثال' برابر والا' اقتدا' پیروی-

لَکَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ-تم کو آنحضرتؐ کی پیروی کرنا ضروری ہے-

اُسْوَۃُ الْغُرَمَآءِ- سب قرض خواہوں کے برابر اس کو بھی حصہ ملے گا-

مُوَاسَاۃٌ-غم خواری کرنا' معاش اور روزی میں اپنے برابر رکھنا-

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَسَوْنَا الصُّلْحَ- (اصل میں اَسَوْنَا الصُّلْحَ تھا)یعنی مشرکوں نے ہمارے ساتھ برابر کی صلح کرنا چاہی-

مَا اَحَدٌ عِنْدِیْ اَعْظَمَ یَدًا مِّنْ اَبِیْ بَکْرٍ اٰسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ-کسی شخص کا احسان مجھ پر ابوبکرؓ سے زیادہ نہیں ہے-انھوں نے اپنی جان اور مال میں مجھ کو برابر کا شریک رکھا-

مُوَاسَاۃُ الْاِخْوَانِ-بھائیوں کو ہر چیز میں اپنے برابر رکھنا-

اٰسِ بَیْنَھُمْ فِی اللَّحْظَۃِ وَ النَّظْرَۃِ-توجہ اور نظر میں ان کو برابر رکھ-

اٰسِ بَیْنَ النَّاسِ فِیْ وَجْھِکَ وَعَدْلِکَ- اپنا منہ (رضامندی) ان کی طرف اور انصاف کرنے میں لوگوں کو برابر رکھ-

رَبِّ اٰسِنِیْ لِمَا اَمْضَیْتَ وَ اَعِنِّیْ عَلٰی مَآ اَبْقَیْتَ- پروردگار جو حکم تو نافذ کر چکا اس پر میرے دل کو تسلی دے اور جو ابھی باقی ہے اس پر میری مدد کر (ایک روایت میں اٰسِنِیْ ہے اَسَاہُ تَاسِیَۃً سے یعنی صبر دے اور تسلی دے ایک روایت میں اَسْنِیْ ہے اَوْس سے یعنی اس کا بدل عنایت فرما)-

یُوْشِکُ اَنْ تَرْمِیَ الْاَرْضُ بِاَفْلَاذِ کَبِدِھَا اَمْثَالَ الْاَوَاسِیْ-قریب ہے وہ زمانہ جب زمین اپنے جگر کے ٹکڑے ستونوں کی طرح نکال کر پھینک دے گی- (یعنی سونا' چاندی' جواہرات اگل دے گی)-

اَوْثَقَ نَفْسَہٗ اِلٰی اٰسِیَۃٍ مِّنْ اَوَاسِی الْمَسْجِدِ-اپنے آپ کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون (کھبے) سے باندھ دیا-

تَاَسّٰی بِہٖ-اس کی پیروی کی-

لَقُلْتُ رَجُلٌ یَّأْتَسِیْ- میں کہتا کہ یہ شخص (اپنے بزرگوں کی) پیروی کرتا ہے-

اِسْوَار- (معرب ہے سوار کا) کنگن-

فِیْ یَدِہٖ اُسْوَارَانِ- (مشہور روایت میں سِوَارَانِ ہے)یعنی دو کنگن اس کے ہاتھ میں تھے-

اِسْمَاعِیْل- عرب کے جد اعلیٰ حضرت ابراہیمؑ کے صاحبزادے-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الشِّیْنِ

اَشَآءٌ- (جمع ہے اَشَآءَۃٌ کی) کھجور کا چھوٹا درخت-

اِئْتِ ھَاتَیْنِ الْاَشَآءَ تَیْنِ فَقُلْ لَھُمَا حَتّٰی تَجْتَمِعَا فَاجْتَمَعَتَا فَقَضٰی حَاجَتَہٗ- یہ جو کھجور کے دو چھوٹے درخت ہیں ان کے پاس جا ان سے کہہ دونوں مل جاؤ پھر وہ دونوں مل گئے آنحضرتؐ نے اپنی حاجت (ان کی آڑ میں) پوری کی- (اس کا ہمزہ بقول سیبویہ اصلی ہے اور صاحب قاموس نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن جوہری اور ابن اثیر نے کہا کہ یہ ہمزہ اصل میں یا تھا کیونکہ تصغیر اُشَیٌّ آتی ہے اگر ہمزہ اصلی ہوتا تو تصغیر اُشَیْءٌ ہوتی)-

(مترجم:-کہتا ہے یہ واقعہ ایک معجزہ تھا اور فعل الٰہی تھا دوسرے معجزوں کی طرح یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ تصرف فی الکائنات کا اختیار آپ کو دے دیا تھا کہ آپ جیسا چاہیں اور جس وقت چاہیں کائنات میں تصرف کریں اور جو کوئی ایسا سمجھے وہ شرک میں گرفتار ہو گیا نعوذ باللہ منہ)-

اَشَبٌ- کھجور کا بن (گھنا جنگل یا باغ) یعنی جہاں کھجور کی انتہا درخت جو باہم چسپیدہ ہوں اور ان سے گذارنا دشوار ہو-

اِنِّیْ رَجُلٌ ضَرِیْرٌ بَیْنِیْ وَ بَیْنَکَ اَشَبٌ- میں اندھا آدمی ہوں اور میرے اور آپ کے بیچ میں کھجور کے گنجان درخت ہیں (یہ ابن ام مکتوم کی حدیث میں ہے)-

فَتَاَشَّبَ اَصْحَابُہٗ حَوْلَہٗ- آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے-

حَتّٰی تَاَشَّبُوْا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- یہاں تک کہ آنحضرت کے اصحاب آپ کے گرد اکٹھے ہو گئے- یا مل کر اٹ گئے- (ایک روایت میں حَتّٰی تَنَاشَبُوْا ہے

معنی وہی ہے)۔

بَلْدَةٌ اَشِبَةٌ - بہت گنجان درختوں والا شہر۔

وَ قَذَفَتْنِی بَیْنَ عِیْصٍ مُؤْتَشِبٍ - مجھ کو لے جا کر گنجان درختوں کی جڑوں میں پھینک دیا۔

اَشَرٌ - تکبر اور غرور۔

رَجُلٌ اِتَّخَذَهَا اَشَرًا وَّ بَذَخًا - ایک وہ شخص جس نے گھوڑے غرور اور فخر کے لئے باندھے۔

کَاَغَذِّ مَا کَانَتْ وَ اَسْمَنِهٖ وَ اٰشَرِهٖ - نہایت عمدہ کھاتے پیتے موٹے تازے ختگے شوخ مست۔ (ایک روایت میں و اشرہ ہے)۔

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَاَرِنَّ وَ اَشِرْنَ - کئی چھوکریاں (لونڈیاں) اکٹھی ہو کر خوش ہوئیں اترائیں۔

فَوُضِعَ الْمِئْشَارُ عَلٰی مَفْرَقِ رَاْسِهٖ - آرہ ان کے سر کی مانگ پر رکھا گیا (یہ اَشَرْتُ الْخَشَبَةَ سے نکلا ہے میں نے لکڑی کو چیر ڈالا۔ بعض روایتوں میں مِنْشَار ہے منشار بھی آرے کو کہتے ہیں یہ نَشَرْتُ الْخَشَبَةَ سے نکلا ہے معنی وہی ہیں وَ شَرْتُ بھی نَشَرْتُ کے معنی میں ہے)۔

فَقَطَعُوْهُمْ بِالْمَاٰشِیْرِ - ان کو آروں سے چیر ڈالا۔

اَشَاشٌ - یا اَشَاشَةٌ خوشی اور نشاط - هَشَّاشٌ ' بَشَّاشٌ اور اَشَّاشٌ - سب کے معنی ایک ہیں یعنی خوش اور پھولا ہوا مگن۔

اِذَا رَاٰی مِنْ اَصْحَابِهٖ اَشَاشًا حَدَّثَهُمْ - جب آنحضرتؐ اپنے اصحاب میں خوشی اور بشاشت پاتے تو ان سے حدیث بیان کرتے (باتیں کرتے)۔

اِشْفٰی - ستالی (آری) چمڑا سینے کی۔

اُنْفِذَتْ بِالْاِشْفَافِی کَفِّهَا - اس کی ہتھیلی میں آری چلادی گئی تھی۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الصَّادِ

اَصْبَعٌ - یا اُصْبُوْعٌ انگلی۔

یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ عَلٰی اِصْبَعٍ - آسمانوں کو ایک انگلی سے روک لے گا۔

بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ - پروردگار کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے بیچ میں۔

مترجم: - ان حدیثوں سے پروردگار کی انگلیاں ہونا ثابت ہے لیکن جہمیہ اور معتزلہ نے ان کا انکار کیا ہے اور مجسمہ اور مشبہ نے پروردگار کی انگلیوں کو مخلوق کی انگلیوں کے طرح سمجھا ہے یہ دونوں گمراہ ہیں۔

اَصَابَ - قصد کیا' ارادہ کیا۔

اَصَابَ اللّٰهُ - اللہ نے ارادہ کیا۔ (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس لغت کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا)۔

اِصْرٌ - گناہ' وبال' اور عہد و پیمان۔

کَانَ لَهٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاِصْرِ - اس پر گناہ کے دو حصے پڑیں گے۔

مَنْ کَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَاَعْتَقَ مِنْهُ کَانَ ذٰلِکَ عَلَیْهِ اِصْرًا - جو شخص حرام طریق سے مال کمائے اس میں سے پھر وہ آزاد کرے تو (بجائے ثواب کے اور) اس پر گناہ ہوگا (معلوم ہوا کہ مال حرام میں سے کوئی نیک کام بھی کیا جائے جب بھی ثواب نہ ملے گا بلکہ الٹا عذاب ہوگا)۔

اِذَآ اَسَاءَ فَعَلَیْهِ الْاِصْرُ - بادشاہ اگر برے کام کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فِیْهَا اِصْرٌ - جو شخص بوجھ والی قسم کھائے (مثلاً طلاق' عتاق وغیرہ کی)۔

مَاْصِرٌ - قید' روک' زندان' جیل' قید خانہ۔

اُصْطُبَّةٌ - کتان[1] کا کوڑا کچرہ جو گر جاتا ہے۔

قَدْ خَیَّطَهٗ بِالْاُصْطُبَّةِ - اس کو کتان کے ٹکڑوں سے سی لیا تھا۔

اِصْطَفْلِیْنَه - گاجر۔

لَاَنْزِعَنَّکَ مِنَ الْمُلْکِ نَزْعَ الْاِصْطَفْلِیْنَةِ - میں تجھ کو سلطنت سے اس طرح اکھیڑ دوں گا جیسے گاجر اکھیڑ لیتے ہیں (اور وہ جلدی اور آسانی سے نکل آتی ہے)۔ (یہ معاویہؓ

[1] ایک قسم کا باریک کپڑا۔ (م)

نے شاہ روم کو لکھا تھا)۔

كَمَا تَنْحَتُ الْقَدُوْمُ الْاِصْطَفْلِيْنَةَ۔ جیسے بسولا گاجر کو تراش دیتا ہے (بہت آسانی سے)۔

اَصْلٌ۔ بنیاد' جڑ۔

كَاَنَّهُ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ۔ جیسے وہ ایک پہاڑ کے دامن میں ہے۔

اَصَلَةٌ۔ چھوٹے سر والا سانپ۔

كَاَنَّ رَاْسَهُ اَصَلَةٌ۔ اس کا سر جیسے سانپ (افعیٰ) کا سر۔

نَهٰى عَنِ الْمُسْتَاْصَلَةِ۔ قربانی میں ایسی بکری سے منع فرمایا جس کا سینگ جڑ سے اکھاڑ لیا گیا ہو یا جو مرنے کے قریب ہو (دبلی مرجھیوڑی)۔

اَصِيْلٌ۔ عصر سے لے کر مغرب تک کا وقت یا عشاء کے بعد جو وقت ہوتا ہے (اَصَال اور اُصُلٌ اور اَصَائِلَ اس کی جمع ہے)۔

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تُظْهِرُوْا هُمْ عَلٰى اُصُوْلِ دِيْنِ اللّٰهِ۔ تم کو اپنے دین کے اصول سے ان کو واقف کرانا درست نہیں۔

اِسْتَاْصِلْ شَعْرَكَ۔ جڑ سے بال نکال ڈال۔

اِذَا اسْتُوْصِلَ اللِّسَانُ فَفِيْهِ الدِّيَةُ۔ جب زبان جڑ سے کاٹ لی جائے تو اس میں پوری دیت دینی ہوگی۔

اِسْتَاْصَلَ اللّٰهُ الْكُفَّارَ۔ اللہ نے کافروں کو جڑ سے اکھیڑ دیا۔

اَمُسْتَاْصِلَةٌ اَمْ مُجَحْجِحَةٌ۔ کیا یہ آفت نابود کرنے والی ہے یا رک جانے والی ہے (موقوف ہو جانے والی ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الضَّادِ

اَضْبَعُ۔ (اس لغت کو باب الضاد مع الباء میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا تسامحہ ہے) جس کا بازو چھوٹا ہو۔ (مراد ضعیف اور ناتوان ہے)۔[1]

لَا تُعْطِهِ اُضَيْبِعَ۔ (اس میں اضیبع تصغیر ہے اضبع کی بمعنی بجو اشارہ ہے اس کی حقارت کی طرف)۔ (بعض نے اُصَيْبِغ پڑھا ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے یعنی کالے کلوٹے کو مت دو)۔

اَضْحٰى۔ اس کو باب الضاد مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) ذی الحجہ کا دسواں دن۔

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى۔ آنحضرت ﷺ (گھر میں سے یا مسجد میں سے) عید اضحیٰ کے دن نکلے۔

شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ۔ میں اضحیٰ یعنی یوم النحر میں موجود تھا۔

اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ۔ قربانیاں یوم النحر کے بعد دو دن تک ہو سکتی ہیں (یعنی ۱۱-۱۲- تاریخ تک)۔

لَيْلَةٌ اِضْحِيَانٌ۔ چاندنی رات (مجمع میں یوں ہی ہے لغت کے رو سے لَيْلَةٌ اِضْحِيَاةٌ یا اِضْحِيَةٌ کہنا چاہئے البتہ یوم اضحیان کہہ سکتے ہیں)۔

ذَبَحَ اُضْحِيَّةً۔ قربانی کی بکری کاٹی۔ (اس کی جمع ضحایا ہے' ضحیہ بھی بمعنی اضحیہ ہے)۔

ضَحٰى۔ اور اَضْحٰى قربانی کی۔

سَمِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ۔ قربانی موٹے جانوروں پر کیا کرو (وہ آخرت میں تمہاری سواریاں ہوں گی)۔

اَضَمٌ۔ کینہ' حسد' غصہ۔

وَ اَضِمَ عَلَيْهَا۔ دل میں اس سے جلتا رہا۔

فَاَضِمُوْا عَلَيْهِ۔ اس پر غصہ ہوئے۔

اِضَمٌ۔ ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے۔

اَضَاةٌ۔ گڑھا' تالاب' جوہڑ۔

عِنْدَ اَضَاةِ بَنِيْ غِفَارٍ۔ آنحضرتؐ سے جبرئیلؑ بنی غفار کی گڑھیا (نہر' تالاب' جوہڑ) پر ملے۔

اَيْضٌ۔ لوٹنا' ایک حال سے دوسرے حال پر بدلنا۔ (اس لغت کو باب الالف مع الیاء میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ نے اس کو اسی باب میں ذکر کر دیا ہے اور وجہ یہ بتلائی ہے کہ

[1] ترجمہ:۔ اس کو بجو مت دو۔ (م)

ایض مستعمل نہیں ہے صرف اس کا ماضی اض مستعمل ہے)-

حَتّٰی اَضَتِ الشَّمْسُ کَاَنَّھَا تَنُّوْمَۃٌ - سورج رنگ بدل کر تنّومہ کی طرح ہو گیا (تنّومہ ایک درخت ہے جس کا رنگ کالا ہوتا ہے -بعض نے کہا شاہدانہ کا درخت ہے یعنی کلونجی کا)-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الطَّاءِ

اَطَأَ - جما دیا' مضبوط کر دیا - (اصل میں وَطَأَ تھا اس کو باب الواومع الطاء میں ذکر کرنا تھا)-

وَ قَدْ اَطَّأَ اللّٰہُ الْاِسْلَامَ - اللہ تعالیٰ نے اسلام کو جما دیا -مضبوط کر دیا -

اَطْرٌ - جھکانا' موڑنا -

وَ تَاْطِرُوْہُ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا - اور اس کو حق کی طرف جھکا دو (مائل کر دو موڑ دو)-

اِطَار -گھیرا - کنارہ -

یَقُصُّ الشَّارِبَ حَتّٰی یَبْدُوَ الْاِطَارُ - مونچھ اتنی کترے کہ اوپر کے ہونٹ کا گھیر (یعنی کنارہ) کھل جائے -

اِنَّمَا کَانَ لَہٗ اِطَارٌ - حضرت علیؓ کے سر پر بالوں کا گھیرا تھا بیچ میں چندیا پر بال نہ تھے -

فَاَطَرَہٗ اِلَی الْاَرْضِ - اس کو زمین کی طرف جھکا دیا -

فَاَطَرَ اللّٰہُ مِنْہُ - اللہ تعالیٰ نے ان کو موڑ دیا' جھکا دیا چھوٹا کر دیا -

فَاَطَرْتُھَا بَیْنَ نِسَاءِیْ - میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کو بانٹ دیا -

مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ تَاْخُذَ الشَّارِبَ حَتّٰی تَبْلُغَ الْاِطَارَ - مونچھ اتنی کترنا کہ اوپر کے ہونٹ کا کنارہ کھل جائے یہ سنت ہے (بعض نے کہا مونچھ کے بالوں کو جڑ سے کترنا اولیٰ ہے)-

اَطٌّ - آواز کرنا - یا اونٹ کو بڑبڑانا' بلبلانا' رونا' چلانا -

اَطَّتِ السَّمَآءُ وَ حَقَّ لَھَا اَنْ یَاَطَّ - آسمان (بوجھ سے) چرچر کرنے لگا اور اس کو چرچر کرنا چاہئے ہی تھا -

اَلْعَرْشُ عَلٰی مَنْکِبِ اِسْرَافِیْلَ وَ اِنَّہٗ لَیَئِطُّ اَطِیْطَ الرَّحْلِ الْجَدِیْدِ - عرش حضرت اسرافیل علیہ السلام کے کندھے پر ہے اور وہ پروردگار کی عظمت سے اس طرح چرچر کرتا ہے جیسے نئی زین پر کوئی سوار ہو تو وہ چرچر کرتی ہے -

وَ اِنَّہٗ لَیَئِطُّ بِہٖ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاکِبِ - عرش پروردگار کے اس پر بیٹھنے سے ایسا چرچر کرتا ہے جیسے زین سوار کے تلے چرچر کرتی ہے -

یَوْمَ یَنْزِلُ اللّٰہُ عَلٰی کُرْسِیِّہٖ فَیَاِطُّ کَمَا یَاِطُّ الرَّحْلُ - جس دن اللہ تعالیٰ (اپنے عرش پر سے) کرسی پر اتر آئے گا وہ زین کی طرح چرچر کرے گی -

مترجم :- ان حدیثوں سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے - اس حدیث کے بعد یہ ہے پھر میں اللہ جل شانہ کے داہنے طرف کھڑا ہوں گا سبحان اللہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ہمارے پیغمبر کی فضیلت ایسی نکلتی ہے کہ مخالفین کے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں اس روایت میں یہ بھی ہے کہ کرسی تنگی کی وجہ سے چرچر کرے گی حالانکہ قرآن میں ہے کہ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر لیا ہے' اب یہ جو انجیل شریف میں ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ پروردگار کی دائیں طرف بیٹھے ہوئے آئیں گے یہ ایک دوسرا موقع ہے)-

فَجَعَلَنِیْ فِیْ اَھْلِ اَطِیْطٍ وَ صَھِیْلٍ - اس نے مجھ کو ان لوگوں میں کر دیا جو اونٹ اور گھوڑے رکھتے ہیں -

وَمَا لَنَا بَعِیْرٌ یَاِطُّ - ہمارے پاس ایک اونٹ بھی نہ تھا جو آواز کرتا چلاتا -

یَکُوْنُ لَہٗ فِیْہِ اَطِیْطٌ - ایک وقت ایسا آئے گا کہ بہشت کا دروازہ چرچر کرے گا - (اس قدر بہشتیوں کا ہجوم ہوگا)-

حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِاَطِیْطٍ وَ الْاَرْضُ فَضْفَاضٌ - جب ہم اطیط میں پہنچے (جو ایک مقام ہے کوفہ اور بصرے کے درمیان حالانکہ اس کی زمین بارش کے پانی سے پر تھی)-

اَطْمٌ - یا اُطُمٌ' عالیشان محل (اس کی جمع اٰطَامٌ اور اُطُوْمٌ آئی ہے اور کرمانی نے جو کہا کہ اُطُمٌ جمع ہے اَطَمَۃٌ کی اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی' اسی طرح کرمانی نے جو کہا کہ اِطَامٌ

بالکسر جمع ہے اَطْمَۃٌ کی یہ بھی صحیح نہیں ہے-

اِطَام - بالکسر پیشاب رک جانا-

اَطِمَ الْبَعِیْرُ - اونٹ کا پیشاب پائخانہ رک گیا-

کَانَ یُؤَذِّنُ عَلٰی اُطُمِ الْمَدِیْنَۃِ - بلالؓ مدینہ کے اونچے محل پر اذان دیتے-

حَتّٰی تَوَارَتْ بِآطَامِ الْمَدِیْنَۃِ - مدینہ کے عالیشان محلوں میں چھپ گئی-

اَطُوْمٌ - کچھوا یا وہ مچھلی جس کی کھال سخت اور موٹی ہو- (اور صاحب نہایہ نے جو اَطُوْم کے معنی زرافہ لکھے ہیں اور صاحب مجمع نے ان کی تقلید کی ہے یہ وہم ہے زرافہ تو ایک جنگلی جانور ہے جو افریقہ میں بہت ہوتا ہے)-

وَجِلْدُھَا مِنْ اَطُوْمٍ لَّا یُؤَلِّسُہٗ - اس کی کھال اطوم کی ہے اس پر اثر نہیں کرتا-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الظَّاءِ

اَظْفَارٌ - ایک قسم کی خوشبو ہے (ہندی میں اس کو باگ نک کہتے ہیں اس کو ظَفَار بھی کہتے ہیں)-

مِنْ کُسْتِ اَظْفَارٍ - (یہ راوی کی غلطی ہے صحیح مِنْ کُسْتٍ وَّ اَظْفَار ہے) کست عود کو کہتے ہیں- (اور بعض نے کہا صحیح مِنْ کُسْتِ ظَفَارٍ ہے) ظَفَار یمن میں ایک بستی ہے وہاں ہندوستان سے عود جایا کرتا- پھر وہاں سے حجاز میں آتا تھا-

کَانَ ثَوْبَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللَّذَانِ اَحْرَمَ فِیْھِمَا یَمَانِیَّیْنِ - آنحضرتؐ نے دو یمن کے کپڑوں میں احرام باندھا (ایک اظفار کا تھا ایک غیر کا)-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْعَیْنِ

اُعْ اُعْ - یہ آنحضرتؐ کے آواز کی حکایت ہے جو مسواک کرتے وقت نکلتی تھی-

اَعْمَاق - (اس کو باب العین مع المیم میں ذکر کرنا تھا یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے) ایک مقام کا نام ہے جو شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان واقع ہے-

تَنْزِلُ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ - نصاری (روم) اعماق میں آ کر اتریں گے-

اَعْرَابِیٌّ - (اس کو باب العین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) گاؤں کا رہنے والا دیہاتی - گنوار-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ الْغَیْنِ

اُغْلُوْطَۃٌ - اس کو باب الغین مع اللام میں ذکر کرنا تھا) غلط بات انکل پچو جس سے لوگ دھوکا کھا جائیں (اَغَالِیْط اور اُغْلُوْطَات اس کی جمع ہے)-

نَھٰی عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ - آنحضرتؐ نے مغالطہ دینے والی باتوں سے منع فرمایا (یعنی صرف امتحان کے لئے خواہ مخواہ مشکل سوالات کرنے سے جیسے کج بحث طالبین علم کی عادت ہوتی ہے یا کٹ ملاؤں کی)-

لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ - ایسی بات جو انکل پچو نہیں ہے بلکہ صحیح اور راست ہے (مجمع البحار میں ہے یعنی اپنی رائے سے نہیں کہی گئی اور نہ ہی ادھر ادھر کی واہیات کتابوں سے نکالی گئی ہے بلکہ خاص آنحضرتؐ سے سنی ہوئی ہے)-

مترجم: - معلوم ہوا کہ حدیث شریف کے خلاف کسی امام یا مجتہد کی یا ادھر ادھر کے صوفیوں اور درویشوں کی رائے اغالیط میں داخل ہے یعنی زٹل قافیے انکل پچو ان پر کوئی بھروسہ نہ کرنا چاہیے بلکہ حدیث پر عمل کرنا لازم ہے یہی سچا اسلام ہے اور سچا مسلمان بھی وہی ہے جو آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو سب سے مقدم سمجھے اور آپ کے ارشاد کے خلاف ہر ایک بات کو گوز شتر سے بھی زیادہ بے وقعت اور لغو جانے گو وہ کسی کی بات ہو- یوں تو ہر ایک مسلمان ڈینگ مارتا ہے دم بھرتا ہے کہ میں آنحضرتؐ کا عاشق زار ہوں- آپ کی محبت کی بڑ مارتا ہے- قصائد نعتیہ اور مجلس میلاد پر جان دیتا ہے لیکن اس کسوٹی سے ہم سچے اور جھوٹے کی تمیز کر سکتے ہیں قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ الآیۃ-[1]

[1] ترجمہ: - (اے محمد!) کہہ دو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو (چاہئے کہ) میری پیروی کرو خدا تم کو محبوب رکھے گا- (م)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْفَاءِ

اَفَدٌ - جلدی کرنا، دیر کرنا، نزدیک، وقت آ پہنچنا،
اَفِدَ الْحَجُّ - حج کا وقت نزدیک آ پہنچا -
رَجُلٌ اَفِدٌ - جلد باز شخص -
اَفْعوٌ - ایک قسم کا زہریلا سانپ جس کے کاٹنے کا منتر نہیں - (اصل میں افعیٰ تھا حالت وقف میں الف کو واو سے بدل دیا اس کو ف ع ی میں بیان کرنا تھا) -
لَا بَاْسَ بِقَتْلِ الْاَفْعوْ - افعیٰ کو (حالت احرام میں) مار ڈالنے میں کوئی قباحت نہیں -
لَا تُطْرِقْ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ - (عبداللہ بن زبیرؓ نے معاویہؓ سے کہا) افعیٰ سانپ کی طرح سر مت جھکاؤ -
اَفَفٌ - رنج، افسوس، اور تھوڑی چیز -
اُفِّ اُفِّ اور تُفِّ تُفِّ - دونوں کلمے کراہت اور نفرت کے ہیں - یا تحقیر کے لئے کہے جاتے ہیں -
فَاَلْقٰى طَرْفَ ثَوْبِهٖ عَلٰى اَنْفِهٖ ثُمَّ قَالَ اُفِّ اُفِّ - اپنے کپڑے کا کنارہ ناک پر ڈالا پھر کہنے لگا چھی چھی -
نِعْمَ الْفَارِسُ عُوَيْمِرٌ غَيْرُ اُفَّةٍ - عویمر اچھا سوار ہے بودا نہیں ہے یا بھاری بھرکم نہیں ہے (بلکہ ہلکا پھلکا ہے) (بعض نے کہا افۃ کے معنی محتاج نادار) (اُفِّ اُفِّ میں صاحب قاموس نے چالیس لغتیں لکھی ہیں) -
اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ اُفِّ اِنْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا مِنَ الْوَلَايَةِ - جب کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کو اف کہے تو دونوں میں جو محبت ہے وہ کٹ جاتی ہے -
اَفِيْقٌ - بے دباغت کیا ہوا چمڑا -
وَ عِنْدَهٗ اَفِيْقٌ - آپ کے پاس ایک چمڑا تھا جس کی دباغت پوری نہیں ہوئی تھی -
فَاشْتَرَيْتُ مِنْهُ اَفِيْقَةً - میں نے چمڑے کی ایک مشک خریدی -
فَاِذَا اَفِيْقٌ - ایک چمڑا دکھائی دیا - (افیق چمڑے کے ڈول کو بھی کہتے ہیں) -

اُفُقٌ - آسمان کا کنارہ -
صَفَّاقٌ اَفَّاقٌ - بڑا بیوپار کرنے والا، ملکوں میں پھرنے والا -
وَضَآءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ - تیرے نور سے آسمان کا کنارہ روشن ہو گیا - (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا) -
اَفِقُ الرَّجُلِ - بڑا سخی آدمی ہے یا بڑی فضیلت یا علم والا آدمی ہے -
رَجُلٌ اَفِقٌ اور اَفِيْقٌ اور اُفُقٌ کے بھی وہی معنی ہیں -
اَلْاُفُقُ مِنَ النَّاسِ - ایک لاکھ آدمی یا زیادہ -
اِفْكٌ - جھوٹ، بہتان، تہمت -
اَفْكٌ - پھیر دینا، الٹا کر دینا، الٹ دینا -
لَقَدْ اُفِكَ قَوْمٌ كَذَّبُوْكَ - جن لوگوں نے آپ کو جھٹلایا وہ حق کی طرف سے پھیر دیئے گئے -
فَمَنْ اَصَابَتْهُ تِلْكَ الْاٰفِكَةُ - جس کو یہ عذاب آ لگا -
وَقَدِ انْتَفَكَتْ بِاَهْلِهَا مَرَّتَيْنِ - بصرہ اپنے لوگوں کو لے کر دوبارہ الٹ گیا -
اَلْبَصْرَةُ اِحْدَى الْمُؤْتَفِكَتِ - بصرہ بھی ان بستیوں میں سے ہے جو الٹ دی گئیں (یعنی ڈوب گئیں) -
لَوْلَا رَبِيْعَةُ لَائْتَفَكَتِ الْاَرْضُ بِمَنْ عَلَيْهَا - اگر ربیعہ کا قبیلہ نہ ہوتا تو زمین اپنے رہنے والوں سمیت الٹ جاتی (یا لوٹ جاتی) -
اَفْكَلٌ - رعشہ، لرزہ اور کپکپی -
فَبَاتَ وَلَهٗ اَفْكَلٌ - وہ رات بھر کپکپاتا -
فَاَخَذَنِيْ اَفْكَلٌ - مجھ کو لرزہ چڑھ آیا - (اس لغت کو باب الفاء مع الکاف میں بیان کرنا تھا - مگر صاحب نہایہ اور مجمع نے اس باب میں اس لئے بیان کر دیا کہ اس کا فعل مستعمل نہیں ہے اگرچہ مَفْكُوْلٌ بمعنی لرزہ آیا ہے) -
اُفُوْلٌ - ڈوبنا، غائب ہو جانا -
وَ كَادَتْ تَاْفُلُ - اور ڈوبنے کے قریب ہو گیا -

اِفال - جمع ہے اَفیل کی معنی شتر بچہ جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو - (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ افال چھوٹی بکریاں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

اَفنٌ - بیوقوفی، کم عقلی -

اِیَّاکَ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّ رَایَهُنَّ اِلٰی اَفنٍ - عورتوں کی رائے لینے سے بچے رہو ان کی رائے ناقص ہوتی ہے - (یہ حکم اکثری ہے اکثر عورتیں بیوقوف اور ناقص العقل ہوتی ہیں مگر کلی نہیں ہے' بعض عورتیں مردوں سے زیادہ عاقلہ اور قابلہ ہوتی ہیں - نہ ہر زن زن است' نہ ہر مرد مرد' خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد)۔

عَلَیْکُمُ السَّامُ وَ اللَّعْنَةُ وَ الْاَفنُ - تم ہی پر موت پڑے اور لعنت اور کم عقلی آئے -

اَفنَ مَا فِی الضَّرعِ - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں' جتنا دودھ تھن میں تھا سب تمام کردیا)۔

اِنَّ الرَّقِیْنَ یُغَطِّی اَفنَ الْاَفِیْنِ - روپیہ احمق کی حماقت کو چھپالیتا ہے' (دولت کی وجہ سے اس کا عیب ڈھنکا رہتا ہے)۔ (یہ ایک مشہور مثل ہے)۔

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْقَافِ

اَقْبَالٌ - سرے' شروع - (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب القاف مع الباء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ - اول نالیوں کے سرے یا دہانے -

اُقْحُوَانٌ - بابونہ اسے بَابُونَج بھی کہتے ہیں' ایک خوشبودار بوٹی ہے جس کے اردگرد کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے (اس سے دانتوں کو تشبیہ دیتے ہیں)۔

بَوَاسِقُ اُقْحُوَان - لمبی اونچی اونچی شاخیں بابونہ کی - اس کی جمع اَقَاحِیُّ اور اَقَاحٍ ہے (اس کو باب القاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا)۔

اَقِطٌ - جما ہوا دودھ جو پک کر' سوکھ کر پتھر کی طرح ہو جائے' یعنی قروت یا پنیر -

اَقَالِیْد - (جمع ہے اِقْلِیْد کی) - یعنی کنجیاں (اس کو باب القاف مع اللام میں ذکر کرنا تھا)۔ (مَفَاتِیْح اور اَغَالِیْق سے بھی یہی مراد ہے)۔

ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِیْقَ عَلٰی وَدٍّ فَقُمْتُ اِلَی الْاَقَالِیْدِ - پھر کنجیاں ایک کیل پر لٹکا دیں میں نے اٹھ کر ان کو لے لیا -

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْکَافِ

اَکْحَلُ - (اس کو باب الکاف مع الحاء میں ذکر کرنا تھا) وہ رگ جو ہاتھ کے بیچ میں ہوتی ہے' کہتے ہیں وہ زندگی کی رگ ہے' شہ رگ ہاتھ کی رگ -

رُمِیَ اُبَیٌّ عَلٰی اَکْحَلِهٖ - ابی کو اکحل کی رگ پر تیر لگا -

اُکَیْدِرُ - دومہ کے حاکم کا لقب ہے' (دومہ ایک قلعہ تھا تبوک کے پاس)۔

اَکْرٌ - گڑھا کھودنا -

اَکَّارٌ - کسان - کھبنی -

فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ - کاش کسان کے سوا اور کوئی میرا قاتل ہوتا - (یہ ابوجہل نے مرتے وقت کہا تھا - مدینہ کے انصاریوں کو کسان قرار دیا)۔

وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ - یعنی جتنے لوگوں کو تم نے مارا ان میں کوئی بھی مجھ سے بالاتر عالی مرتبہ ہے -

نَهٰی عَنِ الْمُوَاکَرَةِ - آپ نے زمین کو بٹائی (کرایہ) پر دینے سے منع فرمایا -

اِکَافٌ - یا (رکاف) خوگیر - گدھے کی پالان جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے -

اَکْلٌ - کھانا نیست نابود کرنا -

اُکْلَةٌ - ایک لقمہ -

اَکْلَةٌ - ایک بار سیر ہو کر کھانا -

مَا زَالَتْ اُکْلَةُ خَیْبَرَ تُعَاوِدُنِیْ - خیبر میں جو میں نے (زہر آلود گوشت کا) ایک لقمہ کھالیا تھا وہ بار بار مجھ کو تکلیف دیتا ہے -

فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِهٖ یَا فَلْیُنَا وِلْهُ اُکْلَةً اَوْ اُکْلَتَیْنِ - ایک لقمہ یا دو لقمے اس کے ہاتھ میں رکھ دے یا اس کو دے دے -

مَنْ اَکَلَ بِاَخِیْهِ اُکْلَةً یا اَکْلَةً - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی برائی کر کے ایک لقمہ کھائے یا ایک بار کھانا کھائے (مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دشمن کے پاس جا کر اس کی برائی کرے اور اس سے کچھ فائدہ کمائے جیسے منافقوں اور رکابی مذہبوں کا شیوہ ہوتا ہے)-

اَخْرَجَ لَنَا ثَلٰثَ اُکَلٍ - ہمارے لئے تین روٹیاں نکالیں-

بَعَجَ الْاَرْضَ فَقَآءَ تْ اُکْلَهَا - حضرت عمرؓ نے زمین کو پھاڑ ڈالا اس نے اپنے میوے اور پھل قے کر دیئے (اگل دیئے' باہر نکالے- مطلب یہ ہے کہ بہت سے ملکوں کو فتح کیا خوب روپیہ کمایا)-

لَعَنَ اللّٰهُ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَ مُؤْکِلَهٗ - اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی بائع اور مشتری اور سودی قرض دینے والے اور لینے والے) دونوں پر لعنت کی-

نَهٰی عَنِ الْمُوَاکَلَةِ - آنحضرتؐ نے مواکلت سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ قرض دار قرض خواہ کے پاس کچھ تحفہ اس نیت سے بھیجے کہ وہ اپنے قرض کا تقاضا نہ کرے)-

لَیَضْرِبَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ بِمِثْلِ اٰکِلَةِ اللَّحْمِ - تم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کو چھری یا کانسی وغیرہ سے مارے-

دَعِ الرُّبّٰی وَ الْمَاخِضَ وَ الْاَکُوْلَةَ - دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہے اس طرح جو بکری عنقریب بیانے والی ہو (گابھن ہونے والی ہو) اسی طرح جو کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو یا خصی ہو تو اسے چھوڑ دے (زکوٰۃ میں نہ لے)-

لَا تُؤْخَذُ الْاَکُوْلَةُ - زکوٰۃ میں بوڑھی بکری نہ لیں-

اَکِیْلَةُ الْاَسَدِ اَوِ الذِّئْبِ - جس بکری میں سے شیر یا بھیڑیئے نے کھایا ہو یا جو بکری شیر یا بھیڑیئے کے شکار کے لئے رکھی جائے یعنی گارنے کی بکری (بعض نے کہا اَکِیْلَة اس بکری کو بھی کہیں گے جو گوشت کھانے کے لئے موٹی کی گئی ہو)-

فَلَا یَمْنَعُهٗ ذٰلِکَ اَنْ تَکُوْنَ اَکِیْلَهٗ وَ شَرِیْبَهٗ - یہ بات اس کو ہم نوالہ اور ہم پیالہ کرنے سے نہ روکے-

مَاکُوْلُ حِمْیَرٍ خَیْرٌ مِّنْ اٰکِلِهَا - یمن کی رعیت[1] وہاں کے حاکموں سے بہتر ہے یا جو لوگ یمن والے مر گئے (ان کو زمین کھا گئی) وہ ان سے بہتر ہیں جو وہاں زندہ ہیں[2]

اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْکُلُ الْقُرٰی - مجھ کو ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا جو دوسری بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی ان پر غالب ہو گی' حکومت کرے گی مراد مدینہ طیبہ ہے)-

اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَةَ فَیَحْمَدَهٗ - جب وہ (صبح یا شام) کا کھانا کھائے تو اس کا شکر بجالائے-

اَکْلَةُ السَّحُوْرِ - سحری کا کھانا (ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں یہی فرق ہے کہ ان کے ہاں سحری کا کھانا نہیں ہے اور ہمارے ہاں ہے)-

لَا تَتَعَاطِ زَوَالَ مَلِکٍ لَمْ یَنْقَضِ اُکُلُهٗ - کسی بادشاہ کو دور کرنے پر جرأت مت کرو جب تک کہ اس کا کھانا پانی باقی ہو (یعنی اس کی قسمت میں ابھی حکومت کرنا لکھا ہو)-

اَوْ یُؤْکَلُ مِنْهُ - وہ کھانے کے لائق ہو جائے-

لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ مَنْ یَّرُدُّهُ الْاُکْلَةُ - مسکین وہ نہیں ہے جو ایک لقمہ لے کر چل دیتا ہے-

لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا - میں تکیہ لگا کر یا تو شک پر آرام سے بیٹھ کر نہیں کھاتا (یا ٹیک لگا کر یا ایک جانب جھک کر)-

اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَ اٰکُلُ لُعْقَةً[3] مِّنَ الطَّعَامِ - میں جلد باز کی طرح (اکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر) بیٹھتا ہوں اور انگلیوں سے تھوڑا سا کھانا کھا لیتا ہوں-

مَآ اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا خَیْرًا مِنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ - کوئی کھانا اس سے بہتر کسی نے نہیں کھایا جو اپنے

---

[1] ماکول سے رعیت مراد لی جن کا مال کھایا جاتا ہے اکل سے حکمران مراد لئے جو رعیت کا مال کھا جاتے ہیں-(م)

[2] یعنی کھاتے پیتے ہیں-(م)

[3] ایک نسخہ میں لُعْقَةً کے بجائے عُلْقَةً ہے جس کے معنی ہیں وہ تھوڑی سی چیز جو کھانے سے پہلے دل بہلاوے کے طور پر کھائی جائے-(م)

ہاتھوں سے محنت کر کے کھائے (یعنی حلال کمائی)۔

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِهٖ - کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔

کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ - اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا چلا جائے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔

مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ یَتَاَکَّلُ بِهٖ - جو شخص قرآن اپنا پیٹ بھرنے کے لئے پڑھے (جیسے ہمارے زمانہ کے حافظ اجرت ٹھہرا کر تراویح میں ختم کرتے ہیں یا قبروں پر پڑھتے ہیں)۔

یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَآءِ فَیُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَ یَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ - پائخانہ سے نکل کر پھر ہم کو قرآن پڑھاتے تھے اور ہمارے ساتھ مل کر گوشت کھاتے تھے (معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے یا پڑھانے کے لئے باوضو ہونا ضروری نہیں ہے)۔

لَاَ کَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا - جب تک دنیا قائم ہے تب تک تم اس میں سے کھاتے رہتے وہ خوشہ تمام نہ ہوتا کیونکہ بہشت کے میوے تمام نہیں ہوتے)۔

حَتّٰی وَ جَدُوْا مَاْکَلَهُمُ التَّمَرَ - یہاں تک کہ ان کھانے کی جگہ میں کھجور پائی۔

اِنَّمَا یَاْکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ - حضرت محمدؐ کی آل اسی مال میں سے کھائے گی۔

اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعًا وَّاحِدٍ وَ الْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ - مسلمان ایک آنت میں کھانا بھرتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں بھرتا ہے (یعنی کافر پرخوار اور حریص ہوتے ہیں اور مسلمان کم خوار اور قانع)۔

فَوَقَعَتِ الْاٰکِلَةُ فِیْ رُکْبَتِهٖ - اس کے گھٹنے میں آکلہ یعنی جذام کی بیماری ہو گئی۔

یَاْکُلُ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ - تمہارا کھانا نیک لوگ کھا رہے ہیں یا نیک لوگ کھائیں (یہ دعا ہے یا حکم ہے)۔

لَا یَاْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ - تیرا ہم نوالہ وہی شخص ہو جو پرہیز گار ہے (یعنی بدکاروں کو اپنا ہم نوالہ ہم پیالہ مت بناؤ یا حلال کا کھانا کما جس کو پرہیز گار شخص کھا سکے)۔

نَاْکُلُ وَ نَحْنُ نَمْشِیْ - ہم چلتے چلتے کھاتے جاتے تھے (معلوم ہوا چلتے میں کھاتے جانا یا کھڑے ہو کر کھانا یا پینا یا سوار رہ کر کچھ کھانا یا پینا منع نہیں)۔

مَنْ اَکَلَ بِمُسْلِمٍ اَکْلَةً اَوْکَسٰی بِهٖ ثَوْبًا اَوْ قَامَ بِهٖ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّ رِیَآءٍ - جو شخص کسی مسلمان کی بدگوئی کر کے کھانا کمائے یا کپڑا پہنے یا کسی مسلمان کو (جو نیک نہ ہو) نیک ظاہر کر کے اس کو شہرت اور ریا کے مقام میں کھڑا کرے (بقول شخصے پیران نمی پرند مریدان مے پرانند)[1]

یَاْکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کَمَا تَاْکُلُ الْبَقَرَةُ - اپنی زبان سے کھائیں گے (جھوٹی خوشامد' شاعرانہ تعریف اور ہجو یا مسخرہ پن کر کے) جیسے گائے زبان سے کھاتی ہے (اور سب جانور دانت سے کھاتے ہیں)۔

اَکَلَتِ النَّارُ مَا فِیْهِ - اس میں جو کچھ تھا وہ آگ کھا گئی (یعنی جلا ڈالا)۔

اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَهٗ - آدمی کو چند لقمہ کافی ہیں جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں یعنی اٹھ بیٹھ سکے۔

فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ - کیونکہ حسد آدمیوں کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

اِذَآ اُکِلَ عِنْدَهٗ صَلَّتْ عَلَیْهِ الْمَلٰٓئِکَةُ - روزہ دار کے سامنے جب لوگ کھانا کھائیں (اور وہ روزے کی وجہ سے نہ کھا سکے) تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

رَجُلٌ اَکُوْلٌ - بہت کھانے والا آدمی' پیٹو۔

اِکْلِیْلٌ - سر پیچ' عمامہ' پگڑی' جواہر سے مزین پٹکا' تاج' ناخن کے اردگرد کا گوشت' ہر وہ گول چیز جو کسی چیز کو گھیرے۔ (اس کو باب الکاف مع اللام میں بیان کرنا تھا)۔

---

[1] پیر پرندوں کی طرح پرواز نہیں کر سکتے مگر مرید انہیں پرواز کرواتے ہیں یعنی خوب بڑھا چڑھا کر اس کی تعریفات کرتے ہیں اور پیر صاحب سمجھتے ہیں کہ شاید مجھ میں یہ ساری خوبیاں موجود ہیں۔ (م)

اَکَمَۃٌ - ٹیلہ بھٹہ ' چھوٹی پہاڑی' اس کی جمع اَکَمٌ اور اَکُمٌ اور اُکُمٌ اور اُکُوْمٌ اور اِکَامٌ اور اٰکَامٌ اور اَکَمَاتٌ آئی ہے)-

اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاِکَامِ - یااللہ ٹیلوں پر پانی برسا-

اِذَا صَلّٰی اَحَدُ کُمْ فَلَا یَجْعَلْ یَدَیْہِ عَلٰی مَا کَمَتَیْہِ یا مَا کِمَتَیْہِ (بکسرۂ کاف) جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ سرین کے دونوں ابھرے ہوئے حصوں پر نہ رکھے-

اَحْمَرُ الْمَاکِمَۃِ - لال سرین والا یعنی مابون (بندر) یہ گالی ہے جیسے یَابْنَ حَمْرَآءِ الْعِجَانِ - او لال سرین والی کے بیٹے-

اِکَآءٌ - (بہ معنی وکاءٌ) ڈاٹ سر بندھن-

لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِیْ اِکَآءٍ - اسی مشک سے پانی پیو جس کے منہ پر سر بندھن ہو-

بَابُ الْھَمْزَۃِ مَعَ اللَّامِ

اَلْبٌ - جمع ہونا-

اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا عَلَیْنَا اِلْبًا وَاحِدًا - سب لوگ ہمارے مقابلہ میں ایک ہو گئے (یعنی سب مل کر ہم سے دشمنی کرنے لگے)-

اُلْبَۃٌ - بھوک-

اَمَا اِنَّہٗ لَا یُخْرِجُ مِنْھَا اَھْلَھَا اِلَّا الْاُلْبَۃُ - بصرے سے وہاں کے لوگوں کو بھوک ہی نکالے گی (یعنی قحط کی وجہ سے نکل کر کھڑے ہوں گے)-

اِیْتُوْا بِصَاحِبَیْکُمُ الَّذَیْنِ اَلَبَا عَلٰی مَنْ اَلَبْتُ عَلَیْہِ النَّاسَ - تم اپنے دونوں یاروں کو لے آؤ جو اس شخص (کی عداوت) پر اکٹھے ہوئے ہیں جس پر میں نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا ہے-

وَاعَجَبًا لِطَلْحَۃَ اَلَبَ النَّاسَ عَلٰی بْنِ عَفَّانَ حَتّٰی اِذَا قُتِلَ اَعْطَانِیْ صَفْقَتَہٗ - تعجب ہے طلحہ پر پہلے تو انھوں نے لوگوں کو حضرت عثمان پر ابھارا (کہ ان پر بلوہ کریں) جب حضرت عثمانؓ مارے گئے تو میرے ہاتھ پر انھوں نے بیعت کر لی (اب بیعت توڑ کر مجھ ہی سے لڑنے کے لئے تیار ہیں یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اَلْتٌ - کسی کا حق کم کرنا-

لَا تَغْمِدُوْا سُیُوْفَکُمْ عَنْ اَعْدَائِکُمْ فَتُؤْلِتُوْا اَعْمَالَکُمْ - دشمنوں کو چھوڑ کر اپنی تلواروں کو نیام میں نہ کرو (یعنی جہاد مت چھوڑو) ایسا کرو گے تو جو نیک اعمال تم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کئے ہیں (مثلاً جہاد وغیرہ) ان کو ناقص کر دو گے (ان کا ثواب کم کر دو گے)-

اَتَاْلِتُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ - کیا تو امیر المومنین کا مرتبہ گھٹاتا ہے یا ان کو قسم دیتا ہے-

اَلْسٌ - دیوانگی' بیوقوفی-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَلْسِ - یااللہ دیوانگی (یا خیانت) سے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں (کہ تو ہمیں ان سے بچا)-

اِلْیَاس - ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے-

اَلِفٌ - پہلا حرف تہجی-

وَلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِیْمٌ حَرْفٌ - میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ اس میں تین حرف الف' لام اور میم (تو اس میں تین حرفوں کا ثواب ملے گا)-

وَمَا عَسَیْتُمْ تَرْوُوْنَ مِنْ فَضْلِنَا اِلَّا اَلِفًا غَیْرَ مَعْطُوْفَۃٍ - تم ہماری فضیلت بہت کم روایت کرتے ہو دس میں سے ایک-

اِلْفٌ - دوستی کرنا-

اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَھْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُھُمْ - میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی ابھی (چند ہی روز پہلے) کافر تھے (اور اس طرح) ان کا دل ملاتا ہوں (تالیف قلوب کرتا ہوں)-

سَھْمٌ لِلْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ - ایک حصہ ان لوگوں کا ہے جن کا دل ملایا جاتا ہے تاکہ مال کی طمع سے اسلام کی طرف مائل ہوں-

وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَاَلَّفُھُمْ بِالْمَالِ وَالْعَطَآءِ - آنحضرت ﷺ مال اور

چیزیں دے کر ان کو ملاتے (تالیف قلوب کرتے)-

وَقَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَخَذَلَهَا الْاِيْلَافَ لَهَاشِمٌ - قریش جانتے ہیں کہ پہلے پہل جس نے ان کے فائدے کے لئے عہد لیا وہ ہاشم بن عبد مناف تھے (ہاشم نے شام کے بادشاہ سے اور عبد شمس نے حبش کے بادشاہ سے اور مطلب نے یمن کے بادشاہ سے اور نوفل نے ایران کے بادشاہ سے عہد لیا تھا کہ قریش کے سوداگروں کو ان کے لوگ نہ ستائیں اور قریش کے تمام لوگ ان چاروں بھائیوں کے امن میں سوداگریاں کیا کرتے اور خوب فائدے کماتے)-

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ - قرآن وہیں تک پڑھو جہاں تک تمہارا دل لگے (جب دل اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا موقوف کر)-

اَلْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ - مسلمان الفت کا مسکن ہے یا سراسر الفت ہے-

فَرَجَعَ اِلٰى مَاْلَفِهَا - وہ اپنے مقام مالوف میں لوٹ آیا-

عَلٰى تَالِيْفِ بْنِ مَسْعُوْدٍ - ابن مسعود کی تالیف پر (ان کی تالیف جمہور کے مخالف تھی' مفصل میں انھوں نے ساتوں حٰمٓ داخل کئے تھے اور معوذتین کو مصحف سے نکال دیا تھا)-

كَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرَئِيْلُ - جیسے جبرئیل نے تالیف کی تھی (مراد آیتوں کی ترتیب ہے وہ باجماع علماء توقیفی ہے لیکن سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے اس لئے ان میں تقدیم اور تاخیر درست ہے)-[1]

اَلْفٌ - ہزار-

فَاِذَا هُوَ اَلْفُ شَهْرٍ - حساب کیا تو وہ (بنی امیہ کی حکومت) ہزار مہینے ہی رہی (یعنی تراسی برس چار مہینے کیونکہ معاویہ کی حکومت امام حسن کی بیعت کے بعد ۴۰ ہجری میں جمی اور ابو مسلم خراسانی کے ہاتھوں ۱۳۲ھ میں بنی امیہ کی دولت مٹی - یہ سب ۹۲ سال ہوتے ہیں ان میں سے آٹھ برس آٹھ مہینے عبد اللہ بن زبیرؓ کی خلافت کے نکال ڈالو تو وہی تراسی برس چار مہینے رہتے ہیں)-

اَلْقٌ - دیوانگی' باؤلاپن' جنون-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْاَلْقِ - اللہ کی پناہ دیوانگی سے (مگر لغت میں اَلْق بمعنی جنون کے نہیں آیا ہے) بعض نے کہا یہ اصل میں اَوْلَق تھا واو حذف کر دی گئی' اس کے معنی جنون کے ہیں' بعضوں نے کہا اَلْق کے معنی جھوٹ بولنا بہت باتیں بنانا' بعضوں نے کہا اصل میں وَلْق تھا یعنی جھوٹ-

اِءْلِقْ دَوَاتَكَ - اپنی دوات درست کر-

اَلْوُكَةُ - يا مَاْلُكَةٌ - پیغام پہنچانا (اسی سے ملائکہ نکلے ہیں - یعنی فرشتے جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں)-

اِلٌّ - عہد' پیمان' قسم' قرابت' رشتہ داری' کینہ اور دشمنی' پکار کر رونا' چلانا' ناامید ہونا-

عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ اِلِّكُمْ وَ قُنُوْطِكُمْ - پروردگار نے تمہارے نالہ وفریاد اور ناامیدی پر تعجب کیا (بعض نے اَلِّكُمْ بہ فتح ہمزہ پڑھا ہے از روئے لغت یہی مناسب ہے لیکن اکثر محدثین نے بکسرہ ہمزہ پڑھا ہے)

اِلٌّ - اللہ کا بھی نام ہے-

اِنَّ هٰذَا لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ - یعنی یہ کلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے نہیں آیا بلکہ مسیلمہ نے بنایا ہے (ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کا کلام سن کر یہ جملہ کہا تھا) (بعض نے کہا اِلٌّ کے معنی یہاں عہد اصل کے ہیں)-

فِيْ اِلِّ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ کی ربوبیت' الوہیت اور قدرت میں یا اس کے عہد اور پیمان میں-

وَ فِيُّ الْاِلِّ - اقرار کا پورا-

يَخُوْنُ الْعَهْدَ وَ يَقْطَعُ الْاِلَّ - عہد میں دغا کرتا ہے اور رشتہ ناطہ کاٹتا ہے-

[1] مترجم کا مطلب یہ ہے کہ سورتوں میں اختلاف ہوسکتا ہے کہ کون سی پہلے ہے اور کون سی بعد میں' لیکن سورتوں کی آیتوں کی ترتیب میں اختلاف نہیں ہوسکتا اور یہ کہ حدیث شریف میں جس ترتیب کا ذکر ہے وہ آیتوں ہی کی ترتیب ہے نہ کہ سورتوں کی واللہ اعلم-(م)

فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ تَرِبَتْ يَدَاكِ وَاَلَّتْ- حضرت عائشہ نے اس سے کہا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے اور اس پر چلائیں-

اَلْاَلُ- ایک پہاڑ کا نام ہے جو میدان عرفات میں ہے (بعض نے اس کو اَلِلُ پڑھا ہے)

مَااسْمُ جَبَلِ عَرَفَةَ فَقَالَ اَلْاَلَالُ- عرفات کے پہاڑ کا نام کیا ہے فرمایا اَلاَلُ-

اَلَنْجُوْجُ- (اس کو باب اللام مع الجیم میں ذکر کرنا تھا-) عود لوبان-

مَجَامِرُ هُمُ الْاَلَنْجُوْجُ- ان کی انگیٹھیا لوبان کی ہوں گی اسے اُنْجُوْج بھی کہتے ہیں اور بَلَنْجُوْج اور اَلَنْجَج يَلَنْجَجْ بھی اس معنی میں ہیں-

اَلَهُ- حیران ہونا-

اِلَهَةٌ، اُلُوْهَةٌ، اُلُوْهِيَّةٌ اور اُلُهَانِيَّةٌ- پوجنا، پرستش کرنا، پوجا جانا، معبود ہونا، بندگی کرنا-

اِذَ وَقَعَ فِيْ اُلُهَانِيَّةِ الرَّبِّ لَمْ يَجِدْ اَحَدً اَيَّاْخُذُ بِقَلْبِهٖ- جب بندہ اللہ کی عظمت میں غرق ہو جاتا ہے تو پھر (ما سوائے اللہ) کسی شخص سے اس کی تسلی نہیں ہوتی-

مترجم:- حضرات صوفیہ کے نزدیک یہ مقام قلب ہے اس میں طالب کو بڑا جوش وخروش ہوتا ہے، چیخیں مارتا ہے، نعرے لگاتا ہے، کبھی اَنَا الْحَقُّ[1] بھی کہہ بیٹھتا ہے، اگر اس مقام سے اوپر چڑھانے والا اس کو کوئی نہ ملا تو اسی مقام میں رہ کر دنیا سے گذر جاتا ہے جیسے حسین بن منصور حلاج کا حال ہوا- حضرت مجددؒ فرماتے ہیں کہ حسین بن منصور کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی اس کو نہ ملا جو اس مقام سے اس کو نکال کو اوپر چڑھاتا تب اس کا جوش وخروش بالکل جاتا رہتا اور ہوش میں آ کر پابندی شرع شریف، سکوت اور اطمینان حاصل کرتا-

تَاَلَّهَ- پوجنا بندگی کرنا-

اَللّٰهُمَّ (اصل میں یا اللہ تھا یا اللہ اُمَّنَا) یعنی اے اللہ ہم پر متوجہ ہو-

لاَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اللّٰهِ اللّٰهِ يَا حَتّٰى يُقَالَ فِى الْاَرْضِ اللّٰهِ اللّٰهِ يَا يَقُوْلُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ- دیکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک زمین میں کوئی اللہ اللہ یا لا الہ الا اللہ[2] کہنے والا باقی رہے گا-

مترجم:- کہتا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اللہ اللہ کہنا بھی ذکر الٰہی میں داخل ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے اس کو اس حدیث سے غفلت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ ابھی قیامت آنے میں ایک مدت دراز باقی ہے جس کا علم بجز خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے کیونکہ ابھی کروڑوں اللہ کو یاد کرنے والے موجود ہیں اور ایک مدت دراز تک ہیں گے-

سُئِلَ عَنْ مَعْنَى اللّٰهِ فَقَالَ اِسْتَوْلٰى عَلٰى مَا دَقَّ وَجَلَّ- اللہ کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز پر قادر اور غالب-

يَا هِشَامُ اَللّٰهُ مُشْتَقٌّ مِنْ اِلٰهٍ وَالْاِلٰهُ يَقْتَضِىْ مَاْلُوْهًا كَانَ اِلٰهًا اِذْلاَ مَاْلُوْهُ- اے ہشام! اللہ الٰہ سے نکلا ہے اور الٰہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ پوجا جائے اور وہ تو پوجے جانے سے پیشتر بھی الٰہ تھا (یعنی جب کوئی اس کا پوجنے والا نہ تھا اس وقت بھی وہ الٰہ تھا تو اللہ اسم ذات ہے اور الٰہ اسم صفت تو مخلوقات کے وجود سے پہلے وہ اللہ تھا پھر جب مخلوق کو پیدا کیا تو الٰہ بھی ہوا)-

يَاْلَهُوْنَ اِلَيْهِ- لوگ اس کی طرف شوق سے چلے جاتے ہیں (جیسے کبوتر شوق سے اپنی کابک کی طرف آتا ہے مطلب یہ ہے کہ اَللّٰهُ وَلَهَ يَلِهُ سے مشتق ہے یعنی دل بے اختیار اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اس کی محبت میں دیوانے ہو جاتے ہیں، عاشقاں را روز محشر با قیامت کار نیست، بہ کار عاشق جز تماشائی جمال یار نیست)[3]

---

[1] میں خدا ہوں-(م)

[2] اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں-(م)

[3] عاشقوں کو روز محشر قیامت سے کچھ سروکار نہ ہوگا، عاشق کو تو صرف دوست کا جمال دیکھنے کا ہی مشغلہ ہوگا-

اَللّٰہ اِنَّ اَبَا الْحَسَنِ اَمَرَکَ بِھٰذا - سچ کہو تم اللہ کی قسم کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم کو اس بات کا حکم دیا-

اَللّٰہِ قَالَ اَللّٰہِ -قسم اللہ کی فرمایا قسم اللہ کی-

اَللّٰہُ اَرْسَلَکَ - کیا (درحقیت) اللہ نے آپ کو بھیجا ہے فرمایا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ - ہاں اے خدایا (یہاں اللہ کا نام آپ نے برکت کے لئے لیا-)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ - تعجب کے وقت بھی کہا جاتا ہے (جیسے حضرت عثمانؓ نے باغیوں سے کہا تھا)-

لَا ھُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا - خدایا ان کافروں نے ہم پر ظلم کیا ہے- (لَا ھُمَّ مخفف ہے اَللّٰھُمَّ کا ایک روایت میں اَللّٰھُمَّ بھی ہے مگر اس میں وزن ٹوٹ جاتا ہے)-

اَللّٰہُ سَمَّانِیْ - کیا اللہ تعالےٰ نے میرا نام لیا (یہ ابی ابن کعب کا قول ہے جو تعجب سے انھوں نے اپنے تئیں حقیر سمجھ کر کہا)-

اَللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ -تم کو خدا کی قسم تم کس غرض سے بیٹھے-

اَللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا غَیْرُہٗ - خدا کی قسم ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے-

اَلْوٌ - یا اَلُوٌّ یا اُلِیٌّ -قصور کرنا، تکبر کرنا-

تَاَلِّیٌ، اِئْتِلَاءٌ اور اِیْلَاءٌ -یعنی قسم کھانا-

اَلِیَّہ -قسم-

مَنْ یَّتَاَلَّ عَلَی اللّٰہِ یُکَذِّبْہُ - جو شخص اللہ پر قسم کھائے گا (خواہ مخواہ قطعی حکم کرے گا کہ اللہ ضرور ایسا کرے گا کہ فلاں شخص بہشت میں جائے گا فلاں دوزخ میں) تو اللہ اس کو جھوٹا کرے گا-

اٰلٰی اَھْلُ الْمَدِیْنَةِ - مدینہ والوں نے قسم کھائی-

وَیْلٌ لِّلْمُتَاَلِّیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ - جو لوگ میری امت کے قسمیں کھایا کرتے ہیں (قطعی احکام لگاتے ہیں کہ یہ کام ہوگا یا فلاں دوزخی ہے فلاں بہشتی ہے) ان کی خرابی ہوگی-

فَمَنِ الْمُتَاَلِّیْ عَلَی اللّٰہِ -اللہ پر قسم کھانے والا (حکم لگانے والا) کون ہے؟

اٰلٰی مِنْ نِسَآئِہٖ شَھْرًا - آنحضرتؐ نے اپنی عورتوں سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (یعنی یہ کہ ایک مہینہ تک ان سے صحبت نہ کریں گے)-

لَیْسَ فِی الْاِصْلَاحِ اِیْلَاءٌ -صلح اور محبت میں جو قسم کھائی جائے وہ ایلاء نہیں ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنی ایلاء شرعی جب ہوگا جب غصہ میں عورت کو نقصان پہنچانے کے لئے قسم کھائی جائے)-

فَاِنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ اَلِیَّةً - مجھ کو خدا کی قسم ہے-

لَا دَرَیْتَ وَلَا ائْتَلَیْتَ -تو تو خود سمجھا نہ سمجھ سکا- ایک روایت میں یوں ہے وَلَا تَلَیْتَ یعنی نہ خود سمجھا نہ سمجھنے والے کی تقلید کی- (جیسے پیغمبر یا مجتہد کی بلکہ تقلید بھی کی تو جاہل گمراہ باپ دادوں کی) لیکن پہلی روایت صحیح ہے (یہ منکر نکیر کی بات چیت ہے)-

مَنْ صَامَ الدھر لَا صَامَ وَلَا اٰلٰی - جس نے سدا روزے رکھے اس نے نہ روزہ رکھا نہ روزہ رکھ سکا یا نہ روزہ رکھا نہ روزے میں کوتاہی کی (ایک روایت میں وَلَا اٰلَ ہے بروزن قال یعنی نہ روزے سے پھرا- ایک روایت میں وَلَا اٰلٰی ہے بہ تخفیف لام معنی وہی جو اٰلٰی کے ہیں)-

وَ بِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْہُ خَبَالًا - اور ایک راز دار ساتھی جو اس کی خرابی میں کمی نہیں کرتا-

فَمَا اَلَوْتُکَ وَنَفْسِیْ - میں نے نہ تیرے بارے میں کوئی کوتاہی کی نہ اپنے بارے میں (یہ آپؐ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا- یعنی تیرے لئے عمدہ خاوند تجویز کیا روتی کیوں ہے؟)-

وَلَمْ اٰلُ - میں نے کوتاہی نہیں کی-

وَمَا اٰلُوْ - میں کوتاہی نہیں کروں گا-

وَمُجَامِرُھُمُ الْاُلُوَّةُ - ان کی رہونیاں عود (لوبان) کی ہوں گی-

کَانَ یَسْتَجْمِرُ بِالْاُلُوَّةِ غَیْرَ مُطَرَّاةٍ - آپ عود کا دھواں (دھونی) لیتے جو دوسری خوشبو کے ساتھ نہ ملا ہوتا یعنی خالص عود کا)-

وَلَا حَمَلَتْنِیْ الْبَغَایَا فِیْ غُبَرَاتِ الْمَالِیْ - اور نہ مجھ کو چھنالوں (فاحشہ عورتوں) نے حیض کے چیتھڑوں میں اٹھایا (مَآلِیْ جمع ہے مِئْلَاۃ کی' حیض کی پٹی یا وہ پٹی جو نوحہ کے وقت عورتیں اپنی کمر پر باندھ لیتی ہیں)-

اَلْیٌ - یا اِلْیٌ یا اَلْیٌ یا اِلَیٌ - نعمت (اس کی جمع اَلَآءٌ ہے)-

تَفَکَّرُوْا فِیْ الَآءِ اللّٰہِ وَلَا تَتَفَکَّرُوْا فِی اللّٰہِ - اللہ کی نعمتوں میں غور کرو اور اس کی ذات (حقیقت اور ماہیت میں غور نہ کرو (کیونکہ اس کی ذات تک کسی کے فہم کی رسائی نہیں ہوسکتی - اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم - وز ہر چہ گفتہ اند شنیدہ ایم خواندہ ایم[1])

اَلْیَۃُ - انگوٹھے کی جڑ -

وَمَسَحَھَا بِاَلْیَۃِ اِبْھَامِہٖ - اپنے انگوٹھے کی جڑ اس پر پھیری -

اَلسُّجُوْدُ عَلٰی اَلْیَتَیِ الْکَفِّ - ہتھیلی کے دونوں الیوں (یعنی انگوٹھے اور چھنگلیا کی جڑوں پر سجدہ کرنا (ان کو زمین سے لگانا) یہ تغلیب ہے کیونکہ چھنگل کی جڑ کو ضَرَّۃٌ کہتے ہیں جیسے عمرَیْن اور قمرَیْن اور شمْسیْن وغیرہ -

کَانُوْا یَجْتَبُّوْنَ اَلْیَاتَ الْغَنَمِ اَحْیَآءً - وہ زندہ بکریوں کے ٹکڑے (چکی) کاٹ لیتے (معاذ اللہ جانوروں پر کیسا ظلم کرتے)-

حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰی ذِی الْخَلَصَۃِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے چوتڑ ذی الخلصہ پر نہ ہلیں گے[2] (یعنی اسلام سے پھر کر پھر بت پرستی اختیار کریں گے - ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا اس کو پھر بنالیں گی اس کا طواف کریں گی اس کے گرد چوتڑ پھڑکائیں' مٹکائیں گی - (جیسا کہ جاہلیت میں کیا کرتی تھیں)-

اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ قبر کا طواف کرنا ناجائز اور حرام ہے اور جس نے اس کو جائز رکھا ہے اس کا قول غلط ہے)-

لَا یُقَامُ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ اِلْیَۃِ نَفْسِہٖ - کوئی آدمی اپنی جگہ سے جہاں وہ بیٹھا ہوا اٹھایا نہ جائے گا جب تک اپنے آپ وہاں سے نہ اٹھے -

کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْمُ لَہُ الرَّجُلُ مِنْ اَلْیَتِہٖ یا مِنْ لِیَتِہٖ فَمَا یَجْلِسُ فِیْ مَجْلِسِہٖ - عبداللہ بن عمرؓ کے لئے کوئی شخص اپنے آپ اپنی جگہ سے اٹھتا (اور وہ یہ چاہتا کہ عبداللہ وہاں بیٹھ جائیں) لیکن وہ اس جگہ نہ بیٹھتے -

وَلَیْسَ ثَمَّہٗ طَرْدٌ وَّلَا اِلَیْکَ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سواری میں) نہ کسی کو ہکانا ہوتا تھا نہ یہ کہنا ہوتا تھا کہ ہٹو بچو سرکو -

اِنِّیْ قَائِلٌ لَّکَ قَوْلًا وَّ ھُوَ اِلَیْکَ - میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں لیکن وہ بھید ہے دل میں رکھیو -

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ - یا اللہ میں تجھ سے اپنا شکوہ بیان کرتا ہوں یا مجھ کو اپنے پاس بلا لے (یہ امام حسن بصری نے کچھ لوگوں کو برا کام کرتے دیکھا تو کہا)-

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ - یعنی اب مجھ کو اپنے پاس بلا لے -

و الشَّرُ لَیْسَ اِلَیْکَ - برائی تیرے پاس نہیں پھٹکتی یا برائی سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی -

اِنَّ الْاُلٰی بَغَوا عَلَیْنَا - ان لوگوں نے ہم سے سرکشی کی -

وَلَیْسَ قِیْلَ اِلَیْکَ - الیک نہیں کہا گیا یعنی یہ کہ ہٹو بچو -

انا مِنْکَ و اِلَیْکَ - میری پیدائش بھی تجھی سے[3] ہے

---

[1] (اے خدا!) تو وہم وگمان اور قیاس وخیال سے بلند وبالا ہے - تو ہر اس چیز سے بھی عالی ہے جو تیری شان میں کہی گئی یا ہم نے سنی یا پڑھی - (م)

[2] اس سے یہ مراد ہے کہ اب اسلام کے بعد جاہلیت کا زمانہ پھر اہل اسلام میں عود کر آئے گا اور وہ بالکل ویسے ہی افعال کریں گے جو جاہلیت کے زمانہ کے ہوتے ہیں اور اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ سب باتیں قیامت سے پہلے پہلے واقع ہوں گی - آج ذرا اہل اسلام اپنے گریبان میں منہ ڈالیں اور دیکھیں کہ وہ اس وقت کس دور میں ہیں آیا اب بھی کوئی کسر باقی ہے - (م)

[3] یعنی تیرے حکم سے ہے - (م)

اور میری انتہا بھی تیری ہی طرف ہے- یا یہ کہ میری التجائیں اور تمنائیں تیری طرف ہیں-

اِلَیکَ عَنِّیْ- میرے پاس سے سرک جا (اور یہ حضرت علیؓ نے دنیا سے فرمایا)-

اِلَّا- حرف استثناء ہے بمعنی مگر- بجز- سوائے-

کُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰی صَاحِبِهٖ اِلَّا مَالَا اِلَّا مَالَا- ہر عمارت (قیامت کے دن) اس کے بنانے والے پر وبال ہو گی مگر جو ضروری ہے مگر جو ضروری ہے (وہ نہیں) یعنی بہ قدر حاجت سردی اور گرمی سے بچنے کے لئے-

اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ- مگر فلاں لوگوں پر نوحہ ہو سکتا ہے (یہ خاص ام عطیہ کو آپ نے اجازت دی تھی اس سے مطلق نوحہ کی اباحت نہیں نکلتی جیسے مالکیہ نے گمان کیا ہے- شیعہ امامیہ کے نزدیک بھی نوحہ جائز ہے)-

اِلَّا اِنِّیْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- میرے اس اعتقاد کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے اس کو سنا ہے-

اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا- صرف اس سے عہد لیا (مگر ہمارے زمانہ کے بعض بدنظر درویش (پیر) عورتوں سے ہاتھ ملاتے ہیں ان کو اپنے سے بے پردہ کراتے ہیں- اللہ ان کو ہدایت دے)-

اِلَّا الدَّیْنَ- (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں) مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا (اور اسی طرح کے تمام حقوق الناس)-

لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْهُ- تم کو بھاگنے کی نیت کے سوا اور کوئی ضرورت نہ نکالے (یعنی ضرورت اور حاجت کے لئے وبائی یا طاعونی مقام سے نکل جانا درست ہے لیکن بھاگنے کی نیت سے نکلنا حرام ہے یا مکروہ تحریمی ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں- بعض نے کہا اِلَّا کا حذف ٹھیک ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے)-

اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ- مگر جب کہ جس کو تہمت لگائی وہ ویسا ہی ہو جیسا اس نے کہا (یعنی اس صورت میں قذف کی حد اس کو قیامت میں نہ پڑے گی)-

اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا- مگر جب جانوروں کا مالک خوشی سے دینا چاہے-

لَا کَفَّارَةَ لَهٗ اِلَّا ذٰلِکَ- جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو جب یاد آئے اس کو پڑھ لے بس یہی اس کا کفارہ ہے (اس سے زیادہ کوئی اور تاوان اس کو نہ دینا ہوگا)-

لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ- اور کوئی نماز یا روزہ تجھ پر لازم نہیں البتہ اگر نفل نماز یا روزہ شروع کر دے تو اس کا پورا کرنا لازم ہے- (بعض نے کہا مطلب یہ ہے اس سے زیادہ جو ہے وہ نفل ہے یعنی مستحب ہے فرض نہیں ہے)-[1]

مَا اَرَدْتَّ اِلَّا خِلَافِیْ- تم کو تو اور کچھ غرض نہیں بس مجھ سے اختلاف کرنا منظور ہے-

مَا رَاَیْتُهٗ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ- میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کوئی نماز بے وقت پڑھتے نہیں دیکھا مگر مزدلفہ اور عرفات میں وہاں ظہر عصر اور عشاء میں جمع کیا-

مترجم:- صاحب مجمع نے کہا اس میں حنفیہ کی حجت ہے میں کہتا ہوں کوئی حجت نہیں کیونکہ راوی نے اپنا نہ دیکھنا بیان کیا ہے اور نہ دیکھنے سے نفی جمع لازم نہیں آتی جب کہ دوسری صحیح روایتوں سے اور مقاموں میں بھی جمع آپ سے ثابت ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ بہ عذر بیماری یا سفر جمع درست ہے جیسے کہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مستحاضہ کو جمع کی اجازت دی اور سفر میں جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں آنحضرتؐ نے کئے- مجھ کو بواسیر اور ریاح کی شکایت ہے میں ہمیشہ ظہر اور عصر اور مغرب عشاء کو جمع کیا کرتا ہوں- بعض اہل حدیث نے بلا عذر بھی جمع درست رکھا ہے بشرطیکہ اہل شیعہ کی طرح اس کی

---

[1] یہی معنی درست ہے- (م)

عادت نہ بنا لے-

وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ- اور دسویں بات میں بھول گیا میرے خیال میں وہ دسویں بات اور کچھ نہیں تو کلی کرنا ہی ہوگی-

اَلطَّوَافُ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنْتُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ- طواف نماز کی طرح ہے صرف فرق یہ ہے کہ طواف میں باتیں کرتے ہو اور نماز میں باتیں کرنا درست نہیں (جب طواف نماز کی طرح عبادت ہوا تو قبر کا طواف شرک ہوگا اور اگر بہ نیت عبادت کرے اور اگر بطور تحیت ہو تو حرام ہوگا)-

اِلَّا- کبھی اِنْ لَا کا مخفف آتا ہے- اگر نہیں-

وَ اِلَّا كَانَتْ نَافِلَةً- یعنی اگر تو لوگوں کو اس حال میں پائے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہوں اور ان کے ساتھ دوبارہ شریک ہو جائے تو تجھ کو نفل کا ثواب ملے گا-

اَلْیُوْن- ایک شہر جو مصر میں تھا مسلمانوں نے اس کو فتح کر کے فسطاط نام رکھا ہے- (اور البون بائے موحدہ سے یمن میں ایک شہر ہے)-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْمِیْمِ

اَمْ- مخفف ہے اَمَا کا یا-

اَمْ وَاللّٰهِ لَا سْتَغْفِرَنَّ-[1] (اس میں اَمْ یا کے معنوں میں آتا ہے)-

اَیَقْتُلُهٗ اَمْ كَیْفَ یَفْعَلُ- یعنی اس کو مار ڈالے یا صبر کرے کیا کرے-

اَمْتٌ- ٹیلہ، بلندی، شک، عیب، کجی، سختی-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا اَمْتَ فِیْهَا- اللہ نے شراب کو حرام کیا اس میں کچھ شک نہیں یا شراب کی حرمت سخت ہے اس میں نرمی نہیں ہو سکتی یا شراب میں فی ذاتہ کوئی عیب نہیں بلکہ نشہ کی وجہ سے حرام ہوئی ہے-

مترجم:- یعنی شراب فی ذاتہ کوئی ناپاک گندی غلیظ چیز نہیں ہے وہ تو انگور یا کھجور یا دوسری پاکیزہ میووں اور اناجوں وغیرہ کا شیرہ یا عرق ہوتا ہے بلکہ اس کی حرمت نشہ کی وجہ سے ہے تو جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہے اس حدیث میں خود شارع علیہ السلام نے حرمت خمر کی علت بیان کر دی اور دوسری صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کل مسکر خمر تو حنفیہ کا مذہب رد ہو گیا کہ شراب انگور سے خاص[2] ہے یا شراب فی ذاتہ نجس اور ناپاک ہے ناپاکی کی کوئی وجہ نہیں تو جو روٹی شراب ملا کر پکائی جائے اس کا کھانا درست ہوگا- اسی طرح جن ادویہ میں شراب کی روح یعنی الکحل شریک ہوتی ہے ان کا بھی استعمال درست ہوگا کیونکہ دوسری دواؤں میں ملنے سے وہ شراب نہ رہی اور نہ اس میں نشہ رہا تو حرمت کی علت جاتی رہی اسی طرح ان انگریزی عطروں (سینٹ لونڈر) کا بھی استعمال درست ہوگا اور وہ پاک سمجھے جائیں گے جن میں اسپرٹ شریک ہوتی ہے- ہمارے علمائے اہل حدیث میں سے مفتی مصر شیخ محمد عبدہٗ نور اللہ مرقدہٗ نے صراحۃً ایسا ہی فتویٰ دیا ہے-

اَمَجٌ- ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے-

حَتّٰی اِذَا كَانَ بِالْكَدِیْدِ مَا بَیْنَ عُسْفَانَ وَ اَمَجٍ- جب آپ کدید میں پہنچے جو عسفان اور امج کے درمیان ہے-

اِصْطَادَ النِّسَآءُ قُمْرِیَّةً مِّنْ قَمَارِیٍّ اَمَجٍ- عورتوں نے امج کی ایک قمری کا شکار کیا-

---

[1] اللہ کی قسم میں ضرور استغفار کروں گا- (م)

[2] حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ شراب وہ (حرام) ہے جو انگور سے بنی ہو آگ پر پکی ہو اور اس میں نشہ ہو حالانکہ جب شراب حرام ہوئی تھی تو مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود بھی نہیں تھا اور دوسرے جب احادیث صحیحہ اور قرآنی آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے تو ان باریکیوں کی ضرورت ہی نہیں رہتی- دوسری بات وہ یہ کہتے ہیں کہ شراب کا استعمال اندرونی یا بیرونی دوا کے طور پر بھی حرام ہے جو کسی طرح بھی صحیح نہیں اور وہ دلیل یہ دیتے کہ وہ نجس کلی ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں دیکھئے اونٹ کا پیشاب نجس ہے لیکن حضور نے وہ چند بیماریوں کو لگوانا تو کیا بلکہ پلوایا تھا اور دیکھیے! زہر حرام ہے لیکن اس کا جسم پر لگانا حرام نہیں- (م)

اَمَدٌ - حد غایت' انتہا-

مَا اَمَدُکَ - تیری عمر کیا ہے (یہ حجاج ظالم نے امام حسن بصریؒ سے پوچھا)-

اَمَرٌ - یا اَمَرَۃٌ بہت ہونا' بلند ہونا' شاندار ہو جانا-

خَیْرُ الْمَالِ مُھْرَۃٌ مَّامُوْرَۃٌ اَوْسِکَّۃٌ مَّابُوْرَۃٌ - بہتر جائداد اور مال مادہ گھوڑی ہے جو بہت جننے والی یا پیوندی کھجور کی قطار-

اَمَرَ ھُمُ اللّٰہُ فَاَمِرُوْا - یعنی اللہ نے اُن کے نسل اور جانوروں میں برکت دی وہ بہت ہو گئے (یہ عرب (گنوار) لوگ کہتے ہیں) لغت والوں نے کہا ہے کہ فصیح یوں ہے اٰمَرَھُمُ اللّٰہُ فَاَمِرُوْا - پہلی صورت میں یوں کہیں گے اَمَرَھَا فَھِیَ مَاْمُوْرَۃٌ اور دوسری صورت میں اٰمَرَھَا فَھِیَ مُؤْمَرَۃٌ-

ذِیْ اَمَرَ - ایک مقام کا نام جو غطفان کے ملک میں ہے-

لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ - ابو کبشہ کے بیٹے کا مرتبہ بہت بڑھ گیا (یعنی روم کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے ابو کبشہ آنحضرتؐ کے رضاعی باپ تھے (یہ جملہ ابو سفیان نے حضورؐ کی نسبت کہا تھا)-

تُشْرِکُوْنَا فِی الْاَمْرِ - ہم کو نفع میں شریک کر لو-

مَالِیْ اَرٰی اَمْرَکَ یَاْمَرُ - میں دیکھتا ہوں کہ آپ کا کام بڑھتا جاتا ہے (روز افزوں ترقی ہو رہی ہے)-

فَقَالَ وَاللّٰہِ لَیَاْمَرَنَّ عَلٰی مَاتَرٰی - آپ نے فرمایا خدا کی قسم جو تو دیکھ رہا ہے اس سے بھی بڑھ جائے گا-

قَدْ اَمِرَ بَنُوْ فُلَانٍ - فلانے کی اولاد بہت بڑھ گئی-

اَمِیْرِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ جِبْرَئِیْلُ - میرے مشیر فرشتوں میں جبرئیلؑ ہیں-

یَکُوْنَ فِیْ اُمَّتِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَمِیْرًا کُلُّھُمْ مِنْ قُرَیْشٍ - میری امت میں بارہ امیر ہوں گے جو سب قریش میں سے ہوں گے-

مترجم:- مراد ان بارہ امیروں سے وہ امرا ہیں جو امام مہدی کے بعد امام حسن اور امام حسین کی اولاد میں سے حکومت کریں گے جیسے حضرت دانیال پیغمبر کی کتاب میں ہے اور جن لوگوں نے مصداق اس حدیث کا خلفائے بنی امیہ اور عباسیہ کو ٹھہرایا ہے انھوں نے غلطی کی ہے چونکہ بنی امیہ اکثر ظالم' غاصب اور جابر تھے اور عباسیہ کا عدد بارہ سے زیادہ تھا اہل سنت کے علماء ان میں تراش خراش کرتے ہیں اور خلفائے راشدین کے بعد کچھ لوگوں کو بنی امیہ میں سے لیتے ہیں کچھ عباسیہ میں سے جو ذرا اچھے اور عادل گزرے اور ہم نے ہدیۃ المہدی میں یہ لکھا ہے کہ ان بارہ امیروں سے ائمہ اثنا عشر (بارہ امامؑ) مراد ہیں اور امارت سے دینی پیشوائی اور سرداری مراد ہے نہ کہ حکومت ظاہری واللہ اعلم-

اَمْرٌ - کام' اور حکم-

فِیْمَنْ یَکُوْنُ الْاَمْرُ - کون خلیفہ ہوگا-

ھٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ - یہ امر یعنی خلافت قریش میں رہے گی (غیر قریشی خلیفہ اور امیر المومنین نہیں ہو سکتا - اور حنفیہ نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے-)

اِذَا ھَلَکَ اَمِیْرٌ تَاَمَّرْتُمْ - جب کوئی امیر مر جاتا ہے تو تم دوسرا امیر مقرر کرنے کے لئے مشورہ کرتے ہو-

فَلْنَسْاَلَہٗ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ - ہم آپ سے اس امر میں دریافت کر لیں (یعنی یہ کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا)-

فِی الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَّرَہٗ - جس حج میں ان کو امیر بنایا تھا-

اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ - جب حکومت نالائق کو دی جائے-

مَآ اَحَدٌ اَحَقَّ بِھٰذَا الْاَمْرِ - اس خلافت کا زیادہ حق دار ان لوگوں سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے (چھ آدمیوں کا نام حضرت عمرؓ نے لیا-)

اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَاَ نُبُوَّۃً - یہ دین و دنیا کے اصلاح کا کام پہلے نبوت سے شروع ہوا تھا (یعنی آنحضرت کی ذات با برکات سے)-

اِمْرَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ - ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اور امارت-

وَ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمْرَۃِ - بیشک اسامہ کا باپ

(زید) امارت اور سرداری کے لائق تھا-[1]

لَعَلَّكَ سَآءَ تْكَ اِمْرَةُ بِن عَمِّكَ - شاید تم کو تمہارے چچازاد بھائی کی سرداری ناگوار ہوئی-

اَمَآ اِنَّ لَهٗ اِمْرَةً كَلَعْقَةِ الْكَلْبِ اِبْنَهٗ - دیکھو اس کو اتنی دیر سرداری ملیگی جتنی دیر میں کتا اپنے بچے (پلے کو) چاٹ لیتا ہے-

وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ اِمَارَتِهٖ - اور عثمان کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے شروع میں-

اِنْ تُاَمِّرُوْا اَبَابَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا - اگر تم ابوبکرؓ صدیق کو خلیفہ بناؤ تو ان کو ایمان دار امانت دار سردار پاؤ گے (مطلب یہ ہے کہ خلافت کا انتخاب تمہاری رائے پر ہے) اور حضرت علیؑ کے نسبت یہ بھی فرمایا-

وَلَآ اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ - میں نہیں سمجھتا کہ تم علی کو خلیفہ بناؤ گے کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ صحابہ آپ کے متصل ہی ان کو خلیفہ نہیں بنائیں گے اور حضرت عثمانؓ کا ذکر یا تو راوی کے سہو سے رہ گیا یا خود آپ نے ان کا ذکر نہیں فرمایا-

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ رَّاسِ السَّبْعِيْنَ وَ اِمَارَةِ الصِّبْيَانِ - اللہ کی پناہ مانگو اس وقت سے جب (ہجرت سے یا وفات سے) سترواں[2] سال شرع ہو اور بچوں کی حکومت سے (مراد بنی امیہ کے چھوکرے ہیں جن کو آنحضرتؐ نے خواب میں اپنے منبر پر اچھلتے کودتے دیکھا اور آپ کو بہت ملال ہوا)-

لَا غَادِرَ اَعْظَمَ مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ - اس شخص سے زیادہ کوئی دغاباز نہیں جو عام لوگوں کی مدد سے (بلا استحقاق حاکم بن بیٹھے (اور خاص لوگ علماء صلحاء اور اشراف کی رائے اور مشورے سے حاکم نہ ہوا ہو)-

مَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ - جس نے (میرے متعین کئے ہوئے) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت۔ کی-

سَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيٍّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ - علی کے لئے مسلمانوں کی سرداری تسلیم کرو-

كَمَا سَمّٰى اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاهُ وَ هٰكَذَا اَنْزَلَ عَلَيْنَا - امام محمد باقر نے حضرت علی امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ نام رکھا ہے اور اسی طرح ہم پر اتارا ہے-

مترجم کہتا ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشک امیر المؤمنین تھے ایک بار میں نے جناب امیر کہہ کر آپ کو مراد لیا تو ایک سنی صاحب بگڑ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے شاید تم شیعہ ہو میں نے کہا دریں چہ شک - میں بیشک شیعہ علی ہوں اللہ ہم کو دنیا میں اسی گروہ میں رکھے اور آخرت میں بھی اسی گروہ میں ہمارا حشر کرے-

لَا تَاَمِرَنَّ عَلٰى اِثْنَيْنِ - دو آدمیوں کا بھی حاکم نہ بن (حکومت بڑے مؤاخذہ کی چیز ہے) (ایک روایت میں لَا تَاَمَّرَنَّ ہے)-

مُعَلِّمُ الْخَيْرِ يُبْعَثُ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ - جو شخص لوگوں کو اچھی باتیں سکھلاتا ہے (جیسے دین کا علم پڑھاتا ہے یا دین کی کتابیں تالیف اور شایع کرتا ہے-[3]) وہ قیامت کے دن ایک امیر ہو کر اٹھے گا (حالانکہ اکیلا ہو گا ایسا معلوم ہو گا کہ بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہیں)-

اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ - اللہ نے جو تم کو دیا ہے اس میں سے کچھ حکومت ہم کو بھی دو-

اَمَّرَهٗ فِيْهَا - وہاں کا حاکم اس کو بنایا-

لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ - البتہ میں عبداللہ بن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے) حاکم بناتا-

اِئْتَمَرَ رَاْيَهٗ - اپنی عقل سے مشورہ لیا-

---

1. اسامہ اور زید کو لوگ مجہول النسب اور غلام وغیرہ تصور کر کے امارت و سرداری کے قابل نہ سمجھتے تھے لیکن حضورؐ نے انہی کو اس کے لئے چنا-(م)
2. یا خود اپنی عمر کا سترہواں سال یا ساٹھواں جب کہ تمام بیماریاں اور مصیبتیں ٹوٹ پڑتی ہیں-(م) ایک روایت میں من راس الستین ہے یعنی ساٹھویں سال سے ابوہریرہ اس سال سے پناہ مانگا کرتے تھے آخر اس سے پیشتر گذر گئے اسی سال میں امام حسین کی شہادت ہوئی-(م)
3. اخلاق سکھاتا ہے برائی سے روکتا ہے نیک کاموں کی ترغیب دیتا ہے-(م)

لَا یَأْتَمِرُ رُشْدًا - وہ نیک بات کی پیروی نہیں کرتا - (بلکہ جو دل میں آتا ہے کر بیٹھتا ہے)-

اٰمِرُوا النِّسَآءَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ - جن عورتوں کا نکاح کرو ان سے بھی مشورہ کو (ان کی رضامندی دریافت کرلو یہ بہتر ہے جبراً قہراً نکاح کر دینے سے اس کا انجام بد ہوتا ہے بعض نے کہا یہ حکم استحبابا ہے بعض نے کہا شوہر دیدہ عورتیں مراد ہیں)-

اٰمِرُوا النِّسَاءَ فِیْ بَنَاتِهِنَّ - بیٹیوں کی شادی میں ان کی ماؤں سے بھی مشورہ لو-

فَاٰمَرَتْ نَفْسَهَا - اس نے اپنے جی سے صلاح لی-

مَا نُعِدُّ لِلنِّسَاءِ اَمْرًا - ہم عورتوں کا (جاہلیت کے زمانہ میں) کچھ شمار ہی نہیں کرتے تھے (کسی مقدمہ میں ان کی رائے ہی نہیں لیتے تھے)-

فِیْ اَمْرٍ اَتَاَمَّرُهٗ - ایک کام میں جس میں فکر کر رہا تھا - اٰمَرْنَاهُ ہم نے آپ سے حکومت ملنے کی خواہش کی-

یَسْتَاْمِرُ هُمَا - ان سے مشورہ لیتا تھا-

ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدٌ مِنْ غَیْرِ اِمْرَةٍ - پھر وہ (سرداری کا جھنڈا خالد نے سنبھال لیا حالانکہ آنحضرتؐ نے ان کو سردار نہیں بنایا تھا (مگر جن جن کو آنحضرتؐ نے سردار بنایا تھا وہ سب یکے بعد دیگرے شہید ہوئے تب خالد نے جھنڈا لے لیا اور کافروں کو شکست دی یعنی غزوۂ موتہ میں)-

لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا اِمْرًا - تو نے ایک بہت بڑا یا بہت برا کام کیا-

اِبْعَثُوْا بِالْهَدْیِ وَاجْعَلُوْا بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهٗ یَوْمَ اَمَارٍ - قربانی کا جانور مکہ میں بھیج دو اور اپنے اور اس کے درمیان ایک نشانی کا دن مقرر کرلو-

فَهَلْ لِلسَّفَرِ اَمَارَةٌ - سفر کی کیا کوئی نشانی ہے-

مَنْ یُطِعْ اِمَّرَةً لَّا یَاْكُلْ ثَمَرَةً - جو شخص نادان عورت (یا نادان مرد) کا کہا مانے گا اس کو اچھا پھل نہیں ملے گا (بلکہ برا نتیجہ دیکھنا ہوگا اِمَّرَةٌ دنبی کو بھی کہتے ہیں - اگر نیک بودے سرانجام زن زنان را مزن نام بودے نہ زن[1])-

قَآئِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ - اللہ کے سچے دین پر قائم رہے گا-

حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ - یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے گا - (قیامت یا وہ ہوا جس کے چلنے سے ایمان دار سب مر جائیں گے)-

وَ اَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ - اس وقت ہمارا چال چلن اگلے عربوں کی چال چلن کی طرح تھا - (پائخانہ کے لئے جنگل جاتے گھر میں بیت الخلاء نہ بناتے)-

فَاِنَّهٗ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ - تمہارے بعد ایک نیا حکم آیا (قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے کی اجازت ہوئی)-

اَذْكُرُ كُمْ بِالْاَمْرِ - میں تم کو (حکم احکام دے کر) یاد رکھوں گا-

اُمِرَ بِاَنْ یَّقْتَدِیَ بِهِمْ - آنحضرت کو اگلے پیغمبروں کی پیروی کرنے کا حکم ہوا-

مَا اَمْرُهُمَا - (یہ دونوں آیتیں قاتل مومن کے باب میں ایک سورۂ فرقان کی دوسری سورۂ نسا کی ایک دوسرے کے مخالف ہیں) ان میں جمع (تطابق) کیونکر ہو سکتا ہے-[2]

مَا بَقَاؤُنَا عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ - جب تک ہم اس اچھے کام یعنی اسلام پر قائم رہیں گے-

لَنَسْاَلَنَّ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ - ہم یہ پوچھیں گے کہ عالم کی خلقت کیونکر شروع ہوئی -

---

[1] جب عورتوں کے معاملات نیک ہوتے تو تب ان کا نام مزن (نہ مارو) ہوتا نہ کہ زن (یعنی مارو) (م)

[2] اس کی بحث کافی طویل ہے مختصر طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ان دونوں آیتوں میں سے نہ کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ اسلام لانے سے پہلے اگر کوئی چاہے جتنے کفر، قتل، زنا، چوری کر چکا ہو تو اس کی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے تمام سابقہ اعمال سے تائب ہو اور پھر ایمان لائے اور اس کے بعد نیک اعمال کرنے شروع کردے - اور اسلام کے بعد اگر اس فعل کا مرتکب ہوگا تو اس کی نجات کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس فعل سے تائب ہو کہ آئندہ نہ کرے گا پھر اس کی سزا یا حد قبول کرے تو خدا اس کے اس فعل کو بخش دے ورنہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہوگا - (م)

فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ - ہم کو ایک خلاصہ قطعی بات بتلا دیجئے -

رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ - دین کی چوٹی اسلام ہے-

وَ كَذَا مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ - اسی طرح جو شخص یہ دین قبول کرے-

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا - جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے- (صاحب مجمع نے کہا مراد وہ کام ہے جس کی کتاب وسنت سے کوئی سند واضح یا پوشیدہ نہ ہو)-

قَبْلَ اَنْ نَسْاَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ - اس سے پہلے کہ ہم آپ سے پوچھ لیتے اس آفت سے کیونکر چھٹکارا ہوگا (آخرت کے عذاب سے کیونکر محفوظ رہیں گے)-

يَقُوْلُ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ - اللہ نے جو حکم زیادہ کہے (یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)-[1]

نَقُوْلُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ - اللہ نے جیسا حکم دیا ویسا ہی ہم کہتے ہیں (اس کا شکر ادا کرتے ہیں)

اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ - تیرا حکم آسمان اور زمین میں دونوں جگہ چلتا ہے جیسی تیری مہربانی آسمان والوں پر ہے-

اِنَّ الْاَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الارضِ كَقَطْرِ الْمَطَرِ - اللہ تعالیٰ کے احکام آسمان سے زمین پر اس طرح اترتے ہیں جیسے بارش کے قطرے-

اَمْرُنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ - ہماری امامت کا مقدمہ بہت سخت ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ لَيَحْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ - اس امر کا متولی (یعنی امامت کا) ہر سال موسم میں حاضر ہوگا-

لَيْسَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ اِلَّا مَاقَضَيْتَ - ہم کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا مگر جو تو نے تقدیر میں لکھ دیا ہے-

ذَكَرْتُ الَّذِیْ مِنْ اَمْرِنَا - ہم نے اپنا حال یاد کیا-

رَجُلٌ عَرَفَ هٰذَا الْاَمْرَ - جس شخص نے اس بات کو پہچانا (کہ تم لوگ آنحضرتؐ کے وصی ہو)-

يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَ يَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ - آنحضرتؐ ہم کو ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے اور آپ امام ہو کر سورۂ والصافات پڑھتے تھے-

كَانَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا - آنحضرتؐ تو اللہ کے بندے تھے حکم کے تابع-

رَاَيْتُ اَمْرًا لَّابُدَّ لَكَ - تو ایسا کام دیکھے گا جو تجھ کو ضرور کرنا پڑے گا (نفس کی خواہش سے اس میں مبتلا ہو جائے گا) یا لوگوں کو گناہ کرتے دیکھے گا اور بجز خموشی کے چارہ نہ ہوگا اس لئے ہر حال میں گوشہ نشینی اور تنہائی تیرے لئے بہتر ہے-

فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِیْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِی اللُّقْمَةِ - مومن کو ہر کام میں ثواب ملے گا یہاں تک کہ کھانا کھانے میں بھی (یا اپنی بیوی کو کھلانے میں بھی)-

وَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً - تم عمدہ مسلمان اس کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اسلام کو بہت ہی برا سمجھتا تھا (یعنی اپنے مذہب اور اعتقاد میں مضبوط تھا وہی اسلام کی حالت میں بھی مضبوط ہوگا اور جس شخص کو دین اور مذہب کی پرواہ نہ ہوگی وہ نہ کفر کی حالت میں اپنے اعتقاد پر راسخ اور ثابت قدم ہوگا نہ اسلام کی حالت میں)-

اَفْتَتِحُ اَمْرًا لَّا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ - میں ایسی بات کو کھولوں جس کا سب سے پہلا کھولنے والا بننا میں پسند نہیں کرتا (یعنی فتنے کا دروازہ کھولنا)-

فَاَمَرَهٗ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِیْ نِدَآءِ الصُّبْحِ - حضرت عمرؓ نے مؤذن کو حکم دیا کہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ[2] صبح کی اذان میں کہا کرے (نہ کہ اذان کے باہر اس کے بعد جیسے مؤذن نے کیا تھا)-

اُمِرْنَا اِذَا كُنْتُمْ فِی الْمَسْجِدِ - ہم کو مسجد سے نہ نکلنے کا

---

[1] ہم اسی (اللہ) کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر واپس جائیں گے- (م)

[2] نماز نیند سے بہتر ہے- (م)

حکم ہوااور آنحضرتؐ نے فرمایا جب تم مسجد میں ہو (اخیر تک)۔

فِیْ رَهْطٍ اَمَرَهٗ يُؤْذِنُ فِی النَّاسِ - ایک جماعت میں جس کو یہ حکم دیا کہ لوگوں کو خبردار کردے۔

يَأْتِيْهِ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِیْ - اس کو میری حدیثوں میں سے کوئی حدیث پہنچے (یہ کہے میں تو بس قرآن کے سوااور کچھ نہیں مانتا) میں صرف قرآن پر چلوں گا۔

مترجم: - جیسے ہمارے زمانہ میں چکڑالوی مولوی نے یہ ڈھونگ نکالا ہے اور اپنے گروہ کا نام اھل القرآن رکھا ہے اس کو اتنی سمجھ نہیں کہ قرآن شریف مجمل ہے اس کی تفسیر اور تفصیل بغیر حدیث شریف کے ممکن نہیں ہے اور حدیث بھی اسی کا کلام ہے جس نے ہم کو اللہ کا کلام پہنچایا پھر اگر حدیث کا اعتبار نہ ہوتو قرآن شریف[1] پر بھی اعتماد نہ ہوگا اور قرآن میں خود حکم ہے کہ اے رسول جو حکم دین ہے اس کو تھام لو اس پر عمل کرو)۔

لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَاءِ وَ بِالسِّوَاكِ - میں ان کو عشاء کی نماز میں دیر کرنے کا اور (ہر نماز کے لئے) مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ امر مستحب مامور بہ نہیں ہے)۔

بِهٰذَا اُمِرْتُ یا اُمِرْتَ - پہلی صورت میں حضرت جبرئیلؑ نے یوں کہا مجھ کو ایسا ہی حکم ہوا ہے یعنی تم کو یہ پہنچا دینے کا اور دوسری صورت میں معنی یہ ہے کہ تم کو پروردگار کی طرف سے ایسا ہی حکم ہوا ہے۔

اَمْسِ - گذشتہ کل کا دن یعنی دیروز۔

اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَمَّا جَلَسْتُ اِلَيْهِ اَمْسِ - ابھی کل کی بات ہے جب میں امیرالمومنین عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا (یہاں امس سے گذشتہ زمانہ مراد ہے اردو محاورہ بھی ایسا ہی ہے)۔

اِمَّعٌ یا اِمَّعَةٌ - جو شخص بے سمجھے بوجھے کسی کی تقلید کرے (پیر من خس است اعتقاد من بس است)۔[1]

اُغْدُ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا وَّلَا تَكُنْ اِمَّعَةً - قرآن اور حدیث کا عالم بن یا طالب علم، یہ نہیں کہ مقلد بن جائے انداد ہندہ دوسرے کی رائے پر عمل کرے (ابن اثیر نے کہا مقلد کی کوئی رائے ہی نہیں ہوتی وہ تو اپنے دین میں دوسرے کی رائے کا تابع ہوتا ہے ابن قیم نے کہا مقلد نہ عالم ہے نہ طالب علم نہ اِلَّا الَّذِیْ نہ اُلّا الَّذِیْ خدا محفوظ رکھے)۔

لَا يَكُوْنَنَّ اَحَدُكُمْ اِمَّعَةً قِيْلَ وَمَا الْاِمَّعَةُ قَالَ اَلَّذِیْ يَقُوْلُ اَنَا مَعَ النَّاسِ - کوئی تم میں سے امعہ نہ بنے لوگوں نے عرض کیا امعہ کیا ہے؟ فرمایا جو کہے میں لوگوں کے ساتھ ہوں (جو ہمارے خاندان والوں یا قوم والوں یا زمانے والوں یا ہمارے مولویوں، مشائخ اور پیروں کا طریق ہے بس اسی پر میں چلوں گا جیسے مشرک کہا کرتے تھے ہم تو اپنے باپ دادا کے طریق پر چلیں گے اس کو لاکھ دلیلیں بتاؤ لیکن وہ غور ہی نہیں کرتا، تقلید نہیں چھوڑتا۔ یہ بیوقوفوں کا شیوہ ہے اور سارا قرآن ایسی تقلید کی مذمت سے بھرا ہوا ہے)۔

مترجم: - کہتا ہے کہ حنفی اور شافعی تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے امعہ ہو گئے ہیں ان سے کوئی حدیث بیان کروتو وہ ہرگز نہیں سنتے اور اپنے اماموں کا قول جو حدیث کے خلاف ہو نہیں چھوڑتے ان سے یہ امر کچھ باعث تعجب نہیں ہے کیونکہ انھوں نے تقلید کا برقعہ[2] اپنے منہ پر ڈال لیا ہے لیکن تعجب تو ان لوگوں پر ہوتا ہے جو تقلید چھوڑ دینے کا اور اہل حدیث ہونے کا دعوی کرتے ہیں باوجود اس کے مولوی اسماعیل صاحب رحمہ اللہ تعالی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شوکانی وغیرہ کے ایسے سخت مقلد بن گئے ہیں کہ ان کے اقوال کے خلاف کسی کی نہیں سنتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اَمَلٌ - امید۔

وَ اَنْتَ صَحِيْحٌ تَأْمُلُ الْغِنٰى - تو بھلا چنگا ہو مال دار ہو جانے کی امید رکھتا ہو۔

فَاَبْشِرُوْا وَأَمِّلُوْا یا وَاَمَلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ - خوش ہو

---

[1] کیونکہ آنحضرتؐ کے بتانے سے ہی ہم نے قرآن کو کتاب اللہ تسلیم کیا ہے پھر آپ کی احادیث ماننے میں شک وتردد چہ معنی دارد؟ (م)

[2] تقلید کا قلادہ (پٹہ) اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (م)

جاؤ اور خوشی کی امید رکھو۔

طُوْلُ الْاَمَلِ یُنْسِی الْاٰخِرَۃَ۔ آرزو[1] کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے (ساری عمر دنیا کی ترقی اور بہبودی کی فکر میں گذر جاتی ہے)۔

اِنَّ اُسَامَۃَ لَطَوِیْلُ الْاَمَلِ۔ اسامہ بن زید لمبی آرزوئے عمر والا ہے (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب اسامہ نے ایک لونڈی اور ہار ایک مہینے کے وعدے پر خریدی تھی)۔

هٰذَا اَمَلُهٗ۔ یہ لکیر جو باہر نکل گئی ہے اس کی آرزو ہے۔

اُمٌّ۔ گروہ۔ ماں۔ جڑ۔ اصل۔ رہنے کی جگہ۔ خادم۔

اِتَّقُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ۔ شراب سے بچے رہو وہ تو تمام خرابیوں کا مجموعہ ہے (شراب جہاں پی اور عقل جاتی رہے اب زنا، حرام کاری اور چوری، مار پیٹ جھگڑا اور فساد سب کرنے لگتا ہے۔

اَلْقَبْضُ اُمُّ الْاَمْرَاضِ۔ قبض یعنی پائخانہ معمول کے مطابق کھل کر نہ آنا تمام بیماریوں کا مجموعہ ہے (اسی سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں)۔

اِنَّهٗ اَتٰی اُمَّ مَنْزِلِهٖ۔ وہ اپنے گھر کی سنبھالنے والی کے پاس آیا (یعنی بیوی یا دوسری کسی عورت کے پاس جو اس کا گھر چلاتی تھی)۔

نِعْمَ فَتًی اِنْ نَجَامِنْ اُمِّ کَلْبَۃَ۔ کیا ہی اچھا جوان ہے بشرطیکہ بخار سے بچ جائے۔

لَمْ تَضُرَّہٗ اُمُّ الصِّبْیَانِ۔ اس کو بدلی کی بیماری (جو سردی اور قبض سے بچوں کو ہو جاتی ہے اور بچہ بے ہوش بھی ہو جاتا ہے) ضرر نہ کرے گی۔

اِنْ اَطَاعُوْهُمَا فَقَدْ رَشَدُوْا وَرَشَدَتْ اُمُّهُمْ۔ اگر یہ لوگ ابوبکر اور عمرؓ کا کہنا مانیں گے تب تو ہدایت پائیں گے اور ان کا گروہ بھی ہدایت پائے گا۔ یا تب تو وہ زندہ رہیں گے ان کی ماں بھی زندہ رہے گی۔ (رَشَدَتْ اُمُّهُمْ ضد ہے هَوَتْ اُمُّهُمْ کی یعنی ان کی ماں مری)۔

لَا اُمَّ لَکَ۔ گالی ہے یعنی تیری ماں کا پتہ نہیں (تو راستہ میں پڑا ہوا ملا۔ بعض نے کہا تعریف کے مقام پر کہا جاتا ہے)۔

اُمُّ الْکِتَابِ۔ جہاں سے کتاب شروع ہو جیسے سورۂ فاتحہ قرآن کے لئے یا کتاب کی جڑ واصل ماخذ یا اعلیٰ مطالب اور اصول ومقاصد۔

اُمُّ الْقُرٰی۔ مکہ معظمہ یا تمام بستیوں کا صدر مقام۔

اُمُّ الشَّیْءِ۔ ہر چیز کا زبردست اور موٹا مقام یا اہم حصہ۔

اُمُّ الدِّمَاغِ۔ کھوپری یا دماغ کی جڑ، یا بھیجے کے اوپر کی جھلی یا تیسری گولی بھیجے کی تیسری پرت جس میں جان رہتی ہے (اس کو ذرا سا چھیڑ دو تو آدمی فوراً مر جاتا ہے)۔

اَمَرَتْکَ اُمُّکَ بِهٰذَا۔ کیا تیری ماں نے تجھے اس کے پہننے کا حکم دیا ہے۔

اُمَّهَاتِیْ یَحْتَثِثْنَنِیْ عَلٰی خِدْمَتِهٖ۔ (انسؓ نے کہا) میری مائیں (ماں نانی خالہ وغیرہ) آنحضرتؐ کی خدمت کرنے کے لئے مجھ کو ابھارتی تھیں۔

عُقُوْقُ الْاُمَّهَاتِ۔ ماؤں کی نافرمانی کرنا۔

اِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اُمَّۃً وَّحْدَہٗ۔ وہ قیامت کے دن اکیلا ہوگا مگر جماعت کی طرح دکھلائی دے گا۔

لَوْلَآ اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ تُسَبِّحُ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا۔ اگر کتے ایک ایسی خلقت نہ ہوتے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے تو میں ان کو مار ڈالنے کا حکم دیتا۔

یَهُوْدُ بَنِیْ عَوْفٍ اُمَّۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ بنی عوف کے یہودی گویا مسلمانوں کے ایک گروہ ہیں (کیونکہ انہوں سے صلح اور محبت کر لی تھی)۔

اِنَّآ اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ۔ ہم لوگ (عرب کے مسلمان) امی گروہ ہیں (تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے) نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب کرنا (یعنی نجوم اور ریاضی کے فنون وحساب وغیرہ)۔

مترجم: ۔ کہتا ہے آنحضرتؐ کے ارشاد کا یہ اثر اب تک

---

[1] یعنی طول عمر کی آرزو۔ ۱۲ منہ

مسلمانوں کی قوم میں باقی ہے ان کا دماغ ہندسہ، حساب اور ریاضی کے شعبوں کے اتنا مناسب نہیں ہے جتنا ہندو اور پارسیوں کا ہے، اکثر مدارس میں مسلمان ریاضی میں ہندوؤں سے کم تر رہتے ہیں- البتہ ادب اور شعر شاعری وغیرہ میں سبقت لے جاتے ہیں-

بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّيَّةٍ - میں امی قوم (یعنی عرب کی قوم کی طرف جہاں تعلیم کا زیادہ رواج نہ تھا بھیجا گیا ہوں)-

اِنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ - تم امیوں (ان پڑھوں) کے پیغمبر ہو (یہ ابن صیاد نے آنحضرتؐ سے کہا)-

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً - ابراہیم پیغمبر تن تنہا اپنے دین پر قائم تھے یا لوگوں کے پیشوا تھے یا نیکیوں اور بھلائیوں کے مجموعہ تھے یا اکیلے تھے مگر ایک جماعت کی طرح تھے-

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ - ایک مدت کے بعد اس نے یاد کیا (بعض نے اَمَةٍ پڑھا ہے یعنی بھولنے کے بعد یاد کیا)-

اِنَّ لِلّٰهِ اَلْفَ اُمَّةٍ مِنْهَا الْجَرَادُ - اللہ تعالیٰ نے ہزاروں طرح کی خلقتیں پیدا کی ہیں ٹڈی بھی ان میں سے ایک ہے (سب سے پہلے وہ دنیا سے اٹھ جائے گی)-

لَا يَزَالُوْنَ مِنْ اُمَّتِيْ قَآئِمَةً بِاَمْرِ اللّٰهِ - میری امت میں سے ایک گروہ برابر (قیامت تک) اللہ کے حکم پر قائم رہے گا (شریعت کی پیروی کرتا رہے گا معاویہؓ نے کہا وہ اہل حدیث کا گروہ ہے)-

مَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَايُدْرٰى اَوَّلُهٗ خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ - میری امت کی مثال مینہ (بارش) کی سی مثال ہے معلوم نہیں شروع اچھا ہوتا ہے یا آخیر (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگلوں کا مرتبہ پچھلوں سے بڑھ کر نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ پچھلوں میں بھی بعضا ایسا شخص پیدا ہوگا جو اگلے بہت سے لوگوں سے علم اور فضیلت میں بڑھ چڑھ کر ہوگا - بعض نے اس حدیث کو موضوعات میں داخل کر دیا ہے)-

اُمَّتِيْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَيْسَ لَهَا عَذَابٌ فِى الْاٰخِرَةِ -[1] میری امت پر پروردگار کا رحم ہے آخرت میں اس پر عذاب نہیں ہوگا - (یعنی دائمی عذاب یا سخت عذاب جو کفار اور مشرکوں کے لئے ہے)-

عَنْ اُمِّهِ الْعُلْيَا - اپنی اوپر والی ماں (یعنی نانی دادی سے)-

وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّ سَبْعِيْنَ مِلَّةً - میری امت (دعوت) تہتر فرقوں میں پھوٹ جائے گی[2] (بعض نے کہا مراد امت اجابت ہے یعنی اہل قبلہ - اور دوزخ میں جانے سے یہ مراد ہے کہ بداعتقادی کی وجہ سے ایک مدت کے لئے دوزخ میں جائیں گے اور اہل سنت کا دوزخ میں جانا گناہوں کی وجہ سے ہو سکتا ہے نہ کہ بداعتقادی کی وجہ سے)-

لَا يَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ - اس امت یعنی امت دعوت میں سے جو کوئی میرا حال سنے (اس کو میرا دین پہنچے میری خبر پہنچے) لیکن وہ ایمان نہ لائے تو وہ دوزخ میں جائے گا (معلوم ہوا کہ جس کو دین حق کی خبر نہ پہنچے اور وہ توحید پر مرے خواہ یہودی ہو یا نصرانی یا ہندو یا چینی جین یا بودھ تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یعنی عذاب دائمی نہیں پائے گا کیونکہ وہ معذور ہے)-

فِى الْاٰمَّةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ يا فِى الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ - جو زخم سر کا بھیجے کی جھلی تک پہنچے اس میں تہائی دیت لازم ہوگی-

مَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهٗ اِلٰى سُنَّةٍ فَلِاَمٍّ مَّا هُوَ - جو شخص حدیث پر جا کر ٹھہرے (یعنی سنت نبویؐ سے دلیل لے اس پر

---

[1] اس سے یہ مطلب نہیں کہ بس اپنے آپ کو اس امت سے منسوب کر لو تو نجات یافتہ ہو جاؤ گے جیسے کہ یہود و نصاریٰ کا زعم ہے بلکہ اس سے یہ مراد ہے کہ جو کوئی خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہو اگر ایسا نہیں تو وہ امت سے خارج ہے جیسے کہ تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے ظاہر ہے- (م)

[2] اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا - ظاہر ہے کہ وہ فرقہ وہ ہوگا جو خدا اور رسول کے احکام کا پابند ہوگا - (یعنی اعمال صالحہ کرتا ہوگا) ورنہ برخلاف اس کے جن کے اعمال (صالحہ) کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے- (سورۂ مومنون: ۱۰۳)(م)

عمل کرے) اس نے سیدھے راستہ کا قصد کیا یا وہ ایسا راستہ پر ہے جس پر لوگوں کو چلنا چاہئے۔

كَانُوْ اِيْتَامَّمُوْنَ شِرَارَ ثِمَارِ هِمْ فِى الصَّدَقَةِ - لوگ زکوٰۃ میں برا ئرا میوہ نکالتے تھے۔ (ایک روایت میں يَتَيَمَّمُوْنَ ہے۔ مطلب وہی ہے لفظی ترجمہ یوں ہے کہ اپنے برے میووں کی طرف قصد کرتے تھے)۔

اَتَامَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں آنحضرتؐ کے پاس جانے کا قصد کر رہا تھا۔

ثُمَّ يُؤَمُّ بِاَمِّ الْبَابِ عَلٰى اَهْلِ النَّارِ - پھر دروازے کی جڑ کی طرف قصد کیا جائے گا (وہ دوزخ والوں پر بند کر دیا جائے گا)۔

لَا يَزَالُ اَمْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَمَمًا - اس امت کا حال ہمیشہ آسان اور اچھا رہے گا۔

لَيَأَمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ - اس خانہ کعبہ کے قصد سے ایک لشکر آئے گا (یعنی اس کو گرانے اور تباہ کرنے کے لئے)۔

مَنْ اَمَّ هٰذَا الْبَيْتَ - جو شخص اس گھر یعنی خانہ کعبہ کا قصد کرے۔

يَنْزِلُ اِمَامًا - حضرت عیسیٰ امام بن کر اتریں گے (یعنی حاکم اور خلیفہ ہوکر)۔

وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ - تمہارا امام تم میں سے یعنی قریش میں سے ہوگا (یعنی نماز امام مہدی پڑھائیں گے بعض نے کہا مِنْكُمْ سے یہ مراد ہے کہ حضرت عیسیٰ قرآن شریف پر عمل کریں گے مذہب اسلام پر چلیں گے)۔

فَاَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ - حضرت عیسیٰ تمہاری امامت اللہ کی کتاب اور تمہارے پیغمبرؐ کی حدیث کے موافق کریں گے (اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ حنفی مذہب پر چلیں گے)۔

كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ - میں پیغمبروں کا پیشوا ہوں گا (بعض نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی پیغمبروں کے آگے ہوں گا مگر یہ صحیح نہیں ہے)۔

اَلنَّصِيْحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ - مسلمانوں کے حاکموں کی خیرخواہی یا مسلمانوں کے عالموں کی خیرخواہی۔

اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ اِمَامٌ وَّجَمَاعَةٌ فَاعْتَزِلِ الْفِرَقَ - اگر لوگوں کا کوئی امام نہ ہو اور ان میں پھوٹ ہو تو سب فرقوں سے الگ رہ (جب وہ سب مل کر امام پر متفق ہو جائیں اس وقت اس سے بیعت کرلے)۔

مترجم:- اسی حدیث پر عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ سے بیعت کی نہ معاویہؓ سے نہ یزید سے (لیکن ایک روایت تو یوں ہے کہ انھوں نے یزید سے بیعت کرلی تھی) نہ عبداللہ بن زبیر سے اور نہ مروان سے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان کی خلافت پر سب نے اتفاق کرلیا تو اس وقت انھوں نے اس سے بیعت کرلی ہرحال میں عبداللہ بن عمرؓ کا حضرت علیؓ کے ساتھ بیعت نہ کرنا ان کی رائے اور اجتہاد پر مبنی تھا جو قابل ملامت نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت علیؓ کی فضیلت میں ان کو کوئی اختلاف نہ تھا جیسے دوسری روایت میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک خارجی پر ملامت کی اور کہا تو نہیں جانتا کہ علی مرتضےٰ کا گھر آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا تھا۔

وَاكْتُبْ فِى الْمُصْحَفِ فِىْ اَوَّلِ الْاِمَامِ - بسم اللہ مصحف میں صرف قرآن شریف کے شروع میں لکھ (پھر جب سورت ختم ہو تو ایک لکیر کھینچ دے اور دوسری سورت لکھ۔ حمزہ قاری کا یہی قول ہے)۔

اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ - امام نماز میں اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے (یعنی ہر فعل مقتدی کا امام کے فعل کے بعد شروع ہو اور امام کے فارغ ہونے سے پہلے مقتدی کا فعل شروع ہو جائے)۔

نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَصَلّٰى اِمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضرت جبرئیلؑ اترے انہوں نے آنحضرتؐ کے امام بن کر نماز پڑھی۔ (بعض نے اَمَامَ بفتح ہمزہ پڑھا ہے یعنی آنحضرتؐ کے آگے ہوکر)۔

وَ الَّذِىْ تَطْلُبُ اَمَامَكَ - جو چیز تو چاہتا ہے وہ تیرے سامنے (آگے) ہے۔

فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهٗ - اپنے سامنے نہ تھوکے۔

فَاَمَمْتُ مَنْزِلِیْ - میں نے اپنے مکان (جانے) کا قصد کیا -

فَاَمَمْتُ مَسْجِدِیْ - میں نے اپنی مسجد (جانے) کا قصد کیا - (اِمَام کے معنیٰ رستہ کے بھی آئے ہیں - جیسے وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ میں)[1]

فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ - جبرئیلؑ نے میری امامت کی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی -

فَاَمَمْتُهُمْ - میں نے پیغمبروں کی امامت کی -

اِمَّالَا فَلَا تُبَایِعُوْا حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُ التَّمَرِ - اگر یہ نہیں ہوسکتا تو کھجور اس وقت تک مت بیچو جب تک اس کے اچھے اترنے کا نشان ظاہر نہ ہو جائے -

اِمَّا لَا فَاذْهَبِیْ حَتّٰی تَلِدِیْ - اگر تو اپنا (عیب چھپانا) نہیں چاہتی (اور یہی چاہتی ہے کہ زنا کی سزا میں سنگسار کی جائے) تو خیر جا بچہ جن کر پھر آ -

اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ - اگر نہیں تو فلانی عورت سے پوچھ -

اِمَّا - تردید کے لئے بھی آتا ہے جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو - اَمَّا کے بدلہ کبھی اِیْمَا بھی کہتے ہیں -

اَمَّا - بفتح ہمزہ حرف شرط اور تفصیل ہے جیسے اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَکَانَتْ لِمَسَاکِیْنَ -[2] آخیر تک - اما کے بدلہ کبھی اَیْمَا بھی کہتے ہیں -

اَمْ - حرف عطف ہے بمعنی یا اور کبھی بَلْ کے معنی میں آتا ہے -

اَمَا - حرف تنبیہ ہے جیسے اَمَا وَ اللّٰهِ حَتّٰی تَمُوْتَ - خبردار رہ میں تو تیرے مرنے تک بھی کفر اختیار نہیں کروں گا -

اَمَآ اَنْتَ طَلَّقْتَ اِمْرَاَتَکَ میں اَمَآ اَنْتَ (اصل میں اِنْ کُنْتَ تھا کُنْتَ کو حذف کر کے اس کے بدلہ مَا لائے اِنْ مَا ہوا اب ہمزہ کو فتحہ دے دیا اور نون کو حذف کر دیا تو معنی یہ ہوں گے) اگر تو نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے -

اَمْنٌ - بے ڈر ہونا' دین' خلق' عادت' اللہ تعالیٰ کا ایک نام مومن بھی ہے یعنی اپنا وعدہ سچ کرنے والا یا اپنے نیک بندوں کو عذاب سے بے ڈر کرنے والا - (صاحب مجمع نے غلطی سے اس بات میں امنیۃ کو ذکر کیا ہے حالانکہ اس کا مادہ م نون ی ہے -)

نَهْرَانِ مُؤْمِنَانِ وَ نَهْرَانِ کَافِرَانِ - دو نہریں ایمان والی ہیں (نیل اور فرات) اور دو نہریں کافر ہیں (دجلہ اور بلخ کی نہر) ایمان والی سے یہ مطلب ہے کہ اس سے کھیتی ہوتی ہے لوگ پیتے ہیں فائدہ اٹھاتے ہیں اور کافر سے یہ مطلب ہے کہ وہ کام نہیں آتی -

لَایَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ - مومن کو زنا نہ کرنا چاہئے یا زنا کے وقت ایمان نہیں رہتا یا زانی کا ایمان کامل نہیں رہتا یا نفس کی خواہش ایمان پر غالب آتی ہے گویا ایمان نہیں رہا - ایمان سے حیا اور شرم مراد ہے - مطلب یہ ہے کہ زنا کرتے وقت وہ بے حیا ہو جاتا ہے -[3]

اِذَا زَنَی الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ کَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ - آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے باہر نکل کر چھتری کی طرح اس کے سر کے اوپر آ جاتا ہے پھر جب زنا چھوڑ دیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے -[4]

---

[1] یہ دونوں شہر کھلے (عام) راستے پر ہیں - (م)

[2] کشتی تو چند مسکینوں کی تھی - (م)

[3] اصل حدیث یوں ہے لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ یعنی کوئی زانی زنا نہیں کرتا کہ وہ زنا کرتے وقت مومن ہو یعنی ہر زانی زنا کرتے وقت غیر مومن ہو جاتا ہے اس کے بعد اس حدیث کے معنی بالکل واضح ہو جاتے ہیں اور یہاں غیر مومن کے معنی بے حیا کے بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ اسی حدیث میں آگے چل کر چور' خائن' شرابی' لٹیرے' قاتل' سب کے لئے یہی الفاظ آئے ہیں جن کا بے حیائی یا حیا سے کوئی تعلق نہیں - (م)

[4] یہ کیسے معلوم ہو کہ اس میں ایمان لوٹ آیا ہے؟ تو اگر اس میں آ گیا ہوگا تو وہ اس کو گھسیٹ کر حاکم وقت کے پاس حد (سزا) کے لئے لے آئے گا جیسے کہ ماعز بن مالک اور جنگل والی عورت کا ایمان اس کو حضورؐ کے پاس لے آیا - (م)

اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ - اس لونڈی کو آزاد کر دے کیونکہ وہ مومنہ ہے (آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا - پھر یہ پوچھا میں کون ہوں اس نے آپ کی طرف اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی آپ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں - حالانکہ صرف اس قدر اشارہ ایمان کے لئے کافی نہیں ہے - جب تک شہادتین کا اقرار نہ کرے اور اسلام کے سوا باقی سب دینوں سے بیزار نہ ہو مگر چونکہ وہ مسلمان کی لونڈی تھی اور اسلام کی علامتیں اس پر ظاہر تھیں - اس لئے آپ نے اس کو مسلمان فرمایا اگر کوئی کافر صرف اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کہنے سے وہ مسلمان نہیں سمجھا جائے گا جب تک پورا اسلام شرائط کے ساتھ بیان نہ کرے' البتہ جس شخص کا حال معلوم نہ ہو اور وہ اتنا کہے کہ میں مسلمان ہوں تو اس کا کہنا قبول کر لیں گے) -

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُعْطِیَ مِنَ الْاٰیَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ وَ اِنَّمَا کَانَ الَّذِیْ اُوْتِیْتُهٗ وَحْیًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَیَّ - ہر ایک پیغمبر کو ایسی نشانیاں ملیں کہ ان نشانیوں پر لوگ اس سے پہلے ایمان لا چکے تھے (یعنی اگلے پیغمبروں کو بھی اس قسم کی نشانیاں مل چکی تھیں) مگر مجھ کو جو نشانی ملی وہ خدا کی وحی ہے جو اس نے میری طرف بھیجی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کی طرح کوئی معجز کتاب اگلے پیغمبروں کو نہیں ملی تو معجز کتاب یہ خاص نشانی مجھ ہی کو دی گئی) -

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِکَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَ کُتُبِهٖ - ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کے پیغمبروں پر اس کی کتابوں پر ایمان لائے - (اگر ایک پیغمبر کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے) -

اٰمَنَ بِنَبِیِّهٖ وَ اٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ - اپنے پیغمبر پر ایمان لایا اور حضرت محمدؐ پر بھی - (مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے یا دعوت اسلام پہنچنے سے پہلے وہ یہودی یا نصرانی ہو پھر مسلمان ہو جائے) -

سُئِلَ عَنْ اَدْنٰی مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُبِهٖ مُؤْمِنًا - آپ سے پوچھا گیا کہ کم سے کم آدمی کتنی باتوں سے مومن ہوتا ہے -

اَلْوَسَائِلُ اِلَی اللّٰهِ اَلْاِیْمَانُ الْکَامِلُ - اللہ کے قریب کے وسیلوں میں سے کامل ایمان ہے -

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ - جس میں امانتداری نہیں اس کا کچھ ایمان نہیں -

مَنْ صَامَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا - جو شخص ایمان رکھ کر خالص خدا کے لئے روزہ رکھے -

لِمَ سُمِّیَ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا - مومن کو مومن کیوں کہتے ہیں -

لِاَنَّهٗ یُؤْمِنُ عَلَی اللّٰهِ - کیونکہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے -

اَخْرِجْنِیْ مِنَ الدُّنْیَآ اٰمِنًا - مجھ کو دنیا سے بےڈر (مطمئن) کر کے اٹھا (یعنی گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد)

لَاتُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ - مجھ کو اپنے مکر سے بےڈر مت کر (بلکہ ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں) -

مُحَمَّدٌ اَمِیْنُ اللّٰهِ عَلٰی رِسَالَاتِهٖ - محمدؐ اللہ کے پیغاموں کے امانت دار ہیں -

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ - کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کی خواہش ان احکام کے تابع نہ ہو جائے جن کو میں لے کر آیا ہوں (مطلب یہ ہے کہ نفس امارہ مضمحل ہو کر احکام شرعیہ بغیر کلفت کے اس سے ادا ہونے لگیں اور ان احکام کو بوجھ سمجھ کر ادا نہ کرے بلکہ اتنی ہی اہمیت اور رغبت کے ساتھ ادا کرے جیسے کہ دوسری حاجات جسمانی مثلاً کھانا' پینا وغیرہ دل لگا کر پوری کرتا ہے) -

لَایُخْرِجُهٗ اِلَّآ اِیْمَانًا بِیْ - اس کو ایمان کے سوا اور کوئی چیز نہ نکالے (ایک روایت میں اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ ہے تو تقدیر عبارت کی یوں ہو گی اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ قَائِلًا لَّایُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ یعنی اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا اس کو کوئی چیز ایمان کے سوا (گھر سے) نہ نکالے -

لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا - تم اس وقت تک مومن نہ ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ رکھو گے (اگر تمہاری

آپس میں محبت نہ ہو بلکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن ہو تو دونوں میں ایمان نہیں ہوگا-)

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ کَذَّبْتُ نَفْسِیْ - میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنے آپ کو جھٹلایا (یہ حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے ایک شخص کو برا کام کرتے دیکھا' پوچھا تو وہ اللہ کی قسم کھا گیا کہ میں نے ایسا کام نہیں کیا سبحان اللہ پیغمبروں کی پاک نفسی پر تصدق ہونے کو جی چاہتا ہے)-

اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً - ذرا ہمارے پاس بیٹھو ایک گھڑی دین کی باتیں کریں-

مَاخَافَهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَآ اَمِنَهُ اِلَّا مُنَافِقٌ - نفاق کا ڈر ہر مسلمان کو رہتا ہے- منافق کو نہیں رہتا (نووی نے کہا اللہ کا ڈر مراد ہے)-

میں کہتا ہوں حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں اور مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو ہر ایک عمل میں ڈر رہتا ہے کہ شاید خلوص کے ساتھ نہ ہوا ہو بلکہ اس میں نمایش یا مروت کا کچھ دخل ہو گیا ہو اور منافق کو یہ ڈر نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو ہر ایک نیک عمل لوگوں کو دکھلانے ہی کے لئے کرتا ہے-

مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا - جو شخص ایمان رکھ کر (یعنی یقین کر کے کہ شب قدر میں عبادت کرنا حق اور موجب ثواب عظیم ہے خالص خدا کے لئے (نماز میں) کھڑا رہے-

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا - جو شخص ایمان رکھ کر خالص خدا کے لئے رمضان میں قیام کرے (تراویح اور تہجد پڑھے)-

لَوْ اٰمَنَ بِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ الْيَهُوْدُ - اگر دس یہودی بھی (ہجرت سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے وقت) مجھ پر ایمان لاتے تو سب یہودی ایمان لے آتے (بعض نے کہا مراد معین دس یہودی ہیں جو اپنی قوم کے سردار تھے)

اَسْلَمَ النَّاسُ وَ اٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - لوگ تو (ڈر کے مارے) مسلمان ہو گئے اور عمرو بن عاص (دل سے) ایمان لائے-

اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةُ السَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَ اَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِیْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَ اَصْحَابِیْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰى اُمَّتِیْ مَا تُوْعَدُ - ستارے آسمان کے محافظ اور امین ہیں جب ستارے مٹ جائیں گے تو آسمان کے لئے بھی جو وعدہ ہے (پھٹنے اور خراب ہونے کا) وہ آن پہنچے گا- (اس حدیث سے یہ نکلا کہ آسمان ستاروں سے علیحدہ ایک الگ جسم ہے اور ان کا قول باطل ہوا جو آسمان کو صرف منتہائے نظر کہتے ہیں اور اس کے وجود کے منکر ہیں ان لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں کیونکہ وہ قرآن کی اور ان احادیث متواترہ کی تکذیب کرتے ہیں جن سے آسمان کا وجود ثابت ہے) اور میں اپنے اصحاب کا محافظ ہوں جب میں دنیا سے چلدونگا تو میرے اصحاب کے لئے جو وعدہ ہے (آپس میں پھوٹ ہونے کا) وہ آن پہنچے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امین اور محافظ ہیں (ان کو دین کے احکام بتاتے ہیں) جب میرے اصحاب دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کے لئے جو وعدہ ہے (طرح طرح کی بدعتیں ان میں ظاہر ہونے کا اور فتنے اور فسادات نمودار ہونے کا اور اس طرح گمراہ ہو جانے کا) وہ آن پہنچے گا- (بعض نے اس حدیث میں اَمْنَةٌ بسکون میم پڑھا ہے اور مشہور روایت اَمَنَةٌ ہے بفتحہ میم اور نون اور یہ امین یا آمن کی جمع ہے-

میں- کہتا ہوں اَمَنَةٌ بھی بمعنی امن آیا ہے جیسے اس آیت میں اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ تو اَمْنٌ اور اَمَانٌ اور اَمَنٌ اور اَمَنَةٌ سب کے معنی ایک ہیں یعنی بیڈر اور بے خوف ہونا چین اور اطمینان سے بسر کرنا-)

وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ فِی الْاَرْضِ - اور زمین میں امن و امان پھیل جائے گا (فتنہ اور خون ریزی کا دروازہ بند ہو جائے گا)-

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اُمَنَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ - موذن مسلمانوں کے امانتدار ہیں (نماز' روزے' گوشت' خون پر)-

اَلْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ - موذن لوگوں کا امانتدار ہے- (وقت پر اذان دے تا کہ لوگوں کے نماز روزے میں خلل نہ آئے)-

يَخُوْنُوْنَ وَلَا يَتَّمِنُوْنَ یا وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ - خیانت کریں گے امانتداری کا ان میں نام نہ ہوگا یا کسی کو ان پر بھروسہ نہ ہوگا-[1]

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ - جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے (اس کو اخفائے راز اور نیک مشورہ دینا ضروری ہے-)

مترجم: - یہ حدیث اہل قانون کی رہنما ہے قانون والوں نے اسی بناء پر یہ تجویز کیا ہے کہ وکیل پر اپنے موکل کا راز چھپانے میں کوئی جرم نہیں نہ وہ شہادت میں ان واقعات کے اظہار پر مجبور کیا جاسکتا ہے جو اس کے مؤکل نے اس سے بیان کئے ہوں نہ وہ ایک فریق کا وکیل یا مشیر ہونے کے بعد دوسرے فریق کی وکالت قبول کرسکتا ہے-

وَيْلٌ لِّلْاُمَنَاءِ - تحصیلداروں اور امینوں کے لئے خرابی ہے اگر وہ ایمانداری نہ کریں-

اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ - مجلسوں میں امانت داری ضروری ہے (جو باتیں جس مجلس میں ہوں اہل مجلس کو ان کا اخفا مناسب ہے مگر وہ بات افشا کر سکتے ہیں جس میں کسی مسلمان کی ناحق نقصان رسانی تجویز کی جائے مثلاً اس کے ناحق قتل کی فکر کی جائے یا کسی عورت سے زنا کرنے کی یا کسی کا مال چرانے' لوٹنے یا ہضم کر جانے کی' اسی طرح اس بات کا افشا کرنا جائز ہے جس میں دین' ملت اور قوم کا نقصان تجویز ہوا ہو-)

فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ - تم نے عورتوں کو اللہ سے اقرار کر کے اپنی خدمت میں رکھا ہے (کہ ان کو ناحق نہ ستائیں گے)-

مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا - جو شخص امانت (ایمان و ہرم) کی قسم کھائے وہ ہم میں سے (مسلمانوں میں سے) نہیں ہے (اس لئے کہ یہ کافروں کا شیوہ ہے یا اللہ کی ذات اور صفات کے سوا کسی دوسری چیزوں کی قسم کھانا اسلام کا طریق نہیں ہے)-

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ - میں تیرا دین اور تیرا ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں یا تیری امانت یعنی اہل وعیال مال واسباب (جن کو آدمی سفر میں جاتے وقت پیچھے چھوڑ جاتا ہے) اللہ کے سپرد کرتا ہوں-

اَلْاَمَانَةُ غِنًى - امانتداری سے آدمی مالدار بن جاتا ہے (لوگ اس کا بھروسہ کرتے ہیں اس سے معاملات کرتے ہیں اس کو کام کاج تجارت سوداگری کے لئے روپیہ دیتے ہیں)-

اَلزَّرْعُ اَمَانَةٌ وَّالتَّاجِرُ فَاجِرٌ - کھیتی باڑی میں امن ہے اور سوداگر (اکثر) فاسق ہوتے ہیں (جھوٹ بولتے ہیں' جھوٹی قسم کھاتے ہیں' بدعہدی کرتے ہیں البتہ راستباز ایماندار سوداگر قیامت کے دن انبیاء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے)-

مترجم: - کہتا ہے کہ اگر چہ جھوٹ اور بدعہدی اکثر شہروں میں تاجروں اور سوداگروں میں دیکھی گئی مگر بنگلور کے تاجر سوداگر اور معاملہ کرنے والے اس امر میں نمبر اول ہیں- میں جب سے بنگلور آیا مجھ کو باستثناء ایک یا دو شخصوں کے کوئی راستباز ایماندار اور وعدہ کا لحاظ کرنے والا سوداگر نہ ملا اور تو اور یہاں کے عوام اور خواص دونوں جھوٹ اور وعدہ خلافی کو کوئی چیز نہیں سمجھتے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان باتوں کو گناہ ہی نہیں جانتے معاذ اللہ-[2]

لَقَدْ اٰمَنَ اَبُوْبَكْرٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ بُحَيْرَاءَ - ابوبکر صدیقؓ کو تو آنحضرتؐ کی پیغمبری کا اسی وقت سے یقین ہوگیا تھا جب سے بحیراء راہب نے آپ کو بشارت دی تھی-

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ - مومن وہی ہے جس کے شر

---

[1] یہ امت مرحومہ کے زوال اور گمراہی کی طرف پیشین گوئی ہے-(م)

[2] یہ صرف بنگلور ہی کا حال نہیں بلکہ ہر شہر کا اب یہی حال ہے حضور کی پیشنگوئیاں حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں ایسے مواقع پر وہ حدیث یاد رکھنی چاہیے کہ ہر نبی کی امت میں ناخلف پیدا ہوتے ہیں (تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا) تو جو شخص ان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے لیکن جو یہ بھی نہ کرے اس میں رائی برابر بھی ایمان نہیں (عن ابن مسعود)(م)

سے لوگ امن میں ہوں (کسی کو اس سے بُرائی پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو بلکہ خلق خدا اس سے امن اور فائدہ حاصل کریں)۔

اَمْنًا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ - حبشیو! تم کو کچھ ڈر نہیں ہے (تم بے خطر کسرت اور مشق کرتے رہو- ایک روایت میں اَمِنًا ہے معنی وہی ہیں)۔

اَبُوْ عُبَیْدَۃَ اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ - ابوعبیدہ اس امت کے امین ہیں (یہی لفظ عبدالرحمٰن بن عوف کے حق میں بھی آیا ہے ہر چند صحابہ مہاجرین اور انصار سب امین تھے مگر کسی میں کوئی صفت غالب تھی کسی میں کوئی صفت جیسے اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ - ایماندار بھی کیسے پکے ایماندار اور امانتدار)۔

اَلصَّآئِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِیْنُ نَفْسِہٖ - روزہ نفل رکھنے والا اپنا آپ امانتدار ہے (اس کو اپنی امانت میں پورا اختیار ہے چاہے روزہ پورا کرے چاہے کھول ڈالے)۔

ثُمَّ الْتَفَتَ فَھِیَ اَمَانَۃٌ - ایک شخص نے ایک بات کہی اور ادھر ادھر دیکھا (کوئی سنتا تو نہیں یا پیٹھ موڑ کر چل دیا) تو وہ بات امانت ہے (تجھ کو اس کا فاش کرنا درست نہیں)۔

اَلْاَمَانَۃُ نَزَلَتْ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ - ایمانداری لوگوں کے دلوں کی جڑ پر اتری ہے۔

اِنَّ فِیْ بَنِیْ فُلَانٍ اَمِیْنًا - فلاں قوم کے لوگوں میں ایک شخص امانتدار ہے (ایسی امانتداری کی قلت ہوگی)۔

مترجم: - کہتا ہے ہمارے زمانہ میں یہ مشاہدہ ہو رہا ہے سو آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی معاملہ کا صاف اور راستباز نہیں ملتا بڑے عابد' زاہد' نمازی' تہجد گذار' ریش دراز' جبہ در بر' دستار بر سر مگر جہاں ان کو روپیہ دیا یا ان سے کوئی معاملہ کیا بس پرایا مال ہضم کر کے بیٹھ گئے۔

اَمْنُ مَا کَانَ بِمِنًی - ہم منیٰ میں سب زمانوں سے زیادہ بہت امن کی حالت میں تھے (دشمن کا کوئی ڈر نہ تھا)۔

لَآ اٰمَنُھَا اَنْ تُصَدَّ - مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس سال تم حج سے نہ روکے جاؤ۔

فَاَمِنَاہُ فَدَفَعَآ اِلَیْہِ - دونوں نے اس کا بھروسہ کیا اور اس کو دے دی۔

فَمَنْ اَظْھَرَ خَیْرًا اَمَنَّاہُ وَ قَرَّبْنَاہُ - جو شخص بھلائی ظاہر کرے گا اس کو ہم امن دیں گے' اس کی تعظیم و تکریم کریں گے۔

مَآ اٰمَنُ یَھُوْدَ عَلٰی کِتَابٍ - میں تو کسی خط کے لکھنے یا پڑھنے میں یہودی پر بھروسہ نہیں کرتا (کیونکہ یہودی دل سے مسلمان کا دشمن ہوتا ہے اسی طرح مجوسی بھی' یہ لوگ ہر حال میں مسلمانوں کی تباہی چاہتے ہیں)۔

فَمِنْھُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِیَ بِعَمَلِہٖ - پل صراط پر گذرنے والوں میں کوئی ایماندار بھی ہوگا جو اپنے (برے) اعمال کی وجہ سے وہاں رہ جائے گا (گذر نہ سکے گا) (ایک روایت میں مؤمن کے بدل موثق ہے دوسری میں موبق- ایک روایت میں بقی کے بدل یَقِیَ ہے یعنی نیک عمل کی وجہ سے (اپنے آپ کو) بچالے گا)۔

اَلْعُلَمَآءُ اُمَنَآءُ - عالم لوگ بھی امانتدار ہیں۔

کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ حُلَلِ الْاِیْمَانِ - اللہ نے آپ کو ایمان کے جوڑے پہنائے- (بعض نے کہا ایمان سے مراد بے خوف رکھنا ہے یعنی آپ کو اپنی امت میں مطمئن بے خوف کر دیا مغفرت کا وعدہ کر کے)۔

اَمَۃٌ - بھول جانا- اقرار کرنا (ابن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت میں یوں ہے وَادَّکَرَ بَعْدَ اَمَہٍ یعنی بھول جانے کے بعد یاد کیا)۔

مَنِ امْتُحِنَ فِیْ حَدٍّ فَاَمِہَ ثُمَّ تَبَرَّاَ فَلَیْسَتْ عَلَیْہِ عُقُوْبَۃٌ - ایک شخص کو کسی جرم میں تکلیف دی گئی (مارا' پیٹا' دھمکایا) اس نے اقرار کیا پھر انکار کیا تو اس کو سزا نہ ملے گی (کیونکہ وہ اقرار صالح نہیں ہے جو زور و زبردستی سے کیا گیا اور باطل اور لغو ہے)۔

مترجم: - یہ حدیث بھی قانون والوں کی رہنما ہے قانون کے رو سے اقرار بے جا کالعدم ہے اور اسی لئے پولیس کے سامنے مجرم کا اقرار قانوناً لغو سمجھا جاتا ہے کیونکہ پولیس اپنی حسین کارگذاری ظاہر کرنے کے لئے اکثر مجرموں کو ڈرا دھمکا کر اور تکلیفیں دے کر اقرار کرا لیتی ہے- یہ جو شریعت کا مسئلہ ہے

المرء یؤخذ باقرارہ[1] تو اس سے مراد اقرار صالح ہے نہ کہ اقرار بے جا یعنی جو اقرار کسی غرض سے کیا گیا ہو مثلاً مریض وارثوں کا حق تلف کرنے کے لئے کسی کے قرض کا اقرار کرلے یا ایک شخص جو زندگی سے تنگ اور خودکشی کا طالب ہو وہ کسی کے قتل کا اقرار کرلے اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ اقرار جھوٹ ہے-

اَمَةٌ- لونڈی- (اس کی تصغیر اُمَیَّةٌ ہے)

لَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ كَضَرْبِ اُمَيَّتِكَ- اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مار-

اٰمِیْن- قبول کر (اسم فعل ہے، بعض نے کہا اللہ کا نام ہے-)

تَاْمِیْن- آمین کہنا (ماضی اَمَّنَ مضارع یُؤَمِّنُ امر اَمِّنْ آیا ہے)

وَقَدْ اُمِنَ مِنَ الْمُوَاخَذَةِ- وہ شخص مواخذہ سے بے ڈر و بے خوف کیا گیا (لیکن صحیح یہ ہے کہ اُمِنَ تشدید میم راوی کی غلطی ہے اُؤمِنَ ہونا چاہئے کیونکہ تَاْمِین کے معنی بے ڈر و بے خوف کرنا نہیں ہیں)-

اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا- جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو-

اٰمِیْن خَاتَمُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- آمین پروردگار کی مہر ہے- (جیسے مہر خط کے آخیر میں کی جاتی ہے اسی طرح آمین بھی دعا کے آخر میں کہی جاتی ہے-)

اٰمِیْن دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ- آمین کے کہنے سے بہشت کا ایک درجہ ملے گا-

لَاتَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْن-[2] (یہ بلال نے آنحضرتؐ سے عرض کیا- ہوتا یہ تھا کہ آنحضرتؐ بلالؓ کے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے پہلے سورۂ فاتحہ پڑھ لیتے اور آمین کہہ لیتے تو بلالؓ نے آپ سے یہ درخواست کی کہ) سورۂ فاتحہ پڑھ کر ذرا ٹھہر جایا کیجئے تا کہ میں بھی سورۂ فاتحہ ختم کرلیا کروں اور آپ کی آمین کے ساتھ آمین کہوں-

مترجم:- اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور یہ بھی نکلا کہ امام آمین پکار کر کہے تا کہ مقتدی اس کے ساتھ آمین کہیں- ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ اتنے زور سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج جاتی تھی- بعض حنفی جن کو احادیث سے کچھ غرض نہیں ہے زور سے آمین کہنے پر ناراض ہوتے ہیں کہیے اس میں ناراضگی کی کون سی بات ہے؟ آمین کے معنی یا اللہ قبول کر- کیا یہ کوئی گالی ہے یا وہ اپنی دعاؤں کا قبول ہونا پسند نہیں کرتے-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ النُّوْنِ

اِنَّ- اور اَنَّ دونوں کے معنی تحقیق اور تاکید- اور کبھی اِنَّ ہاں کے معنی میں بھی آتا ہے (اور کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو اِنْ اور اَنْ بہ تخفیف نون بھی استعمال کرتے ہیں جیسے وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ-) اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے- اور اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ- بیشک سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے)

اِنَّ وَ رَاكِبَهَا- ہاں اور اس کے سوار پر بھی لعنت ہے-

قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ- آپ نے فرمایا بس یہ (تمہارا کہنا کہ انصار نے ہم پر بڑے بڑے احسان کئے ہیں یہی ان کے احسانوں کا بدلہ ہے)-

فَلْيُظْهِرْ ثَنَاءً حَسَنًا فَاِنَّ ذٰلِكَ- اگر احسان کا بدلہ نہ ہو سکے تو محسن کی تعریف کرے یہی اس کا بدلہ ہے-

وَ يَقُوْلُ رَبُّكَ وَ اِنَّهٗ- تیرا پروردگار فرماتا ہے اور حقیقت میں ایسا ہی ہے-

مَئِنَّةٌ فِقْهِهٖ- نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر آدمی کے سمجھدار اور ذی علم ہونے کی دلیل ہے (جیسے خطبہ لمبا پڑھنا اور نماز مختصر جہالت اور بے وقوفی اور کم علمی کی دلیل ہے)-

يَسْمَعُ لَهٗ اَنِيْنٌ- اس لکڑی میں سے باریک آواز سنائی

---

[1] ترجمہ: آدمی اپنے اقرار پر پکڑا جائے گا- (م)

[2] آپ مجھ سے پہلے آمین مت کہا کیجئے- (م)

دیتی تھی-

یَانُّ اَنِیْنَ الصَّبِیِّ - بچہ کی طرح گُن گُن رونے کی آواز نکال رہی تھی-

لَآ اَفْعَلُهٗ مَا اَنَّ فِی السَّمَآءِ نَجْمٌ - میں تو یہ کام نہیں کروں گا جب تک کہ آسمان میں ایک ستارہ بھی رہے (یہاں اَنَّ کَانَ کے معنی میں ہے-)

اِنْ - کبھی شرط کے لئے آتا ہے بہ معنی اگر' اور جب لآ کے ساتھ ملتا ہے تو نون کو لام کے ساتھ بدل کر لام کو لام میں ادغام کر دیتے ہیں مثلاً اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اگر تم اس کی مدد نہیں کرو گے تو دیکھو (اس سے پہلے) اللہ نے (خود) اس کی مدد کی تھی (اب پھر کر دے گا-) اور کبھی نہیں کے معنی میں آتا ہے اور کبھی مخفف ہوتا ہے اِنَّ کا- اور کبھی اِذَا کے معنی میں آتا ہے جیسے وَ اِمَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ- یعنی اللہ جب چاہے گا ہم تم سے مل جائیں گے-

اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ - اگر تو بہشت کے لئے پیدا کیا گیا ہے-

اَلْجُلَیْبِیْبُ اِنِیْهِ لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ - بھلا جلیبیب کو (اپنی بیٹی دوں) یہ ہرگز نہیں ہوسکتا اللہ کے بقا کی قسم (ایک روایت میں اِبْنَهْ ہے ایک میں اَلْاِبْنَةَ ہے ایک میں اَلْاَمَةَ ہے یعنی جلیبیب کو کہیں لڑکی یا چھوکری مل سکتی ہے- ایک میں اُمَیَّةَ- ایک میں اٰمِنَه ہے امیہ اور آمنہ شاید اس لڑکی کا نام ہوگا)

فَهَلْ لَّهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ - اگر میں خیرات کروں تو اس کو ثواب ملے گا-

اِنْ تَذَرْ وَ رَثَتَکَ اَغْنِیَآءَ - اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے (تو یہ تیرے لئے بہتر ہے)

فَلْیَقُلْ اِنِّیْ اَحْسِبُ کَذَآ اِنْ کَانَ یَعْلَمُ - اگر وہ اس کا حال جانتا ہو (کہ وہ اچھا نیک شخص ہے) تو یوں کہے میں ایسا سمجھتا ہوں مگر قطعی طور پر کسی کو جنتی نہیں کہنا چاہئے)-

اِنْ یَّکُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ یُمْضِهٖ - اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا (ضرور یہ میرے نکاح میں آئے گی)-

اِنِ اللّٰهُ یَقْدِرُ یُعَذِّبُنِیْ - اگر اللہ مجھ پر قدرت پائے گا تو مجھ کو عذاب دے گا (ایک روایت میں یوں ہے اِنَّ اللّٰهَ یَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُّعَذِّبَنِیْ - اس صورت میں یہ عبارت محذوف ہوگی- اِنْ دَفَنْتُمُوْنِیْ بِلَآ اِحْرَاقٍ - یعنی اگر بن جلائے اور میری راکھ اوڑائے تم مجھ کو گاڑ دو گے تو اللہ کو میرے عذاب کرنے کی قدرت حاصل ہوگی)-

اِنْ یَّدْرِیْ یَظَلُّ - وہ نہیں جانتا کہ کیا ہوتا ہے-

فَوَاللّٰهِ اِنْ صَلَّیْتُهَا - خدا کی قسم میں نے تو (عصر کی نماز) ابھی تک نہیں پڑھی (تم نے تو خیر آخیر وقت میں پڑھ بھی لی)-

لَئِنْ کَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْهُ - حضرت عائشہؓ نے جب ایسا سنا ہے (یہاں ان شک کے لئے نہیں ہے)-

اِرْکَبْهَا وَ اِنْ - اس پر سوار ہو اگرچہ وہ قربانی کا جانور ہی کیوں نہ ہو-

اِنَّ اللّٰهَ اَدْخَلَکَ الْجَنَّةَ - اگر اللہ تجھ کو بہشت میں لے گیا-

مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَّاتَ لَقِیَ اللّٰهَ کَعَابِدِ وَ ثَنٍ - جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہے وہ اگر اسی حال میں مرجائے (توبہ نہ کرے) تو اللہ سے اس طرح ملے گا جیسے بت پوجنے والا ملے گا-

اَوَ اَمْلِکُ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَةَ - بھلا میں کیا کرسکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ تیرے دل سے رحم چھین لے (ایک روایت میں اَنْ نَّزَعَ اللّٰهُ - ہے یعنی میں اللہ تعالیٰ کے چھیننے کو روک نہیں سکتا)-

اَنْ - کبھی اسم ہوتا ہے جب کہ انا کا مخفف ہو جیسے اَنْ فَعَلْتُ یعنی اَنَا فَعَلْتُ - یا ضمیر مخاطب ہو جیسے اَنْت اَنْت اور کبھی حرف جیسے اَنْ مصدر یہ جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے اور اَنَّ مخففہ اَنْ کا اور اَنْ تفسیر یہ اور اَنْ زائدہ اور اَنْ تاکید یہ اور اَنْ شرطیہ اور تعلیلیہ اور اَنْ نافیہ اور بمعنی اِذَا اور لِئَلَّا وغیرہ-

اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ - جو مال ضرورت سے زیادہ ہو اس کا

خرچ کر ڈالنا۔

اَنْ کَانَ مَنْ عَمَّتِکَ - یہ فیصلہ آپ کا اس وجہ سے ہے کہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں۔

اَنْ کَانَتْ جَارَتُکِ اَوْسَمَ - تیری سوکن کا تجھ سے زیادہ خوبصورت ہونا کہیں تجھ کو دھوکہ نہ دے (تو اس کی طرح ناز کرنے لگے پھر اس کا خمیازہ بھگتے)۔

اَنْ کَمَا کُنْتُمْ - جس حال میں ہو اسی میں رہو (جیسے کھڑے ہو ویسے ہی کھڑے رہو)

اَن کَانَ الْفَیْءُ ذِرَاعًا - یہ ایک ہاتھ ہوئے پر (جب سایہ ایک ہاتھ بڑا ہو جائے۔)

اَنَا - میں۔

اَنَا خَیْرٌ مَنْ یُوْنُسِ بْنِ مَتّٰی (جو کوئی یوں کہے) میں یونس پیغمبر سے بہتر ہوں یعنی اپنے آپ کو یا مجھ کو یونس پیغمبر سے بہتر کہے (جب آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مجھ کو حضرت یونسؑ سے افضل کہے تو مرزائی قادیانی کا یہ قول کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ کس قدر مکروہ اور قبیح ہوگا! اللہ اس کے معتقدوں کو سمجھ عطا فرمائے)۔

اَنَا اَنَا - میں تو میں بھی ہوں (مطلب یہ ہے کہ جب کوئی گھر میں سے پوچھے کون تو اپنا نام بیان کرے یوں نہ کہے کہ میں ہوں جیسے جاہلوں کی عادت ہے اس سے کیسے پتہ چلے گا کہ کون آیا ہے)۔

اَنَا وَلَا وَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ - کوئی یہ نہ کہے کہ خلافت کا حقدار میں ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی خلافت منظور نہیں کرتے - (ایک روایت میں اَنَا اَوْلٰی ہے یعنی میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں - ایک روایت میں اَنَا وَلِی میں خلافت کا حقدار ہوں - ایک میں اَنَا وَلَّاهُ مجھ کو آنحضرتؐ نے خلافت دی - ایک میں انی ولاہ ہے یعنی اس کو کب خلافت دی) اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ - مجھ کو امید ہے وہ شخص میں ہوں گا۔

اَنَابِکَ وَاِلَیْکَ - میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تجھ ہی تک میری دوڑ ہے۔

وَاَنَا وَ اَنَا - اور میں بھی اور میں بھی یہی (گواہی دیتا ہوں جو موذن گواہی دیتا ہے)

اَنَبٌ - بیگن۔

تَاْنِیْبُ - جھڑکنا ملامت کرنا - قائل کرنا -

لَا تُؤَنِّبْنِیْ - مجھ کو شرمندہ مت کر (ملامت کر کے) یہ حضرت عمرؓ نے طلحہؓ سے کہا اور امام حسنؓ نے جب معاویہ سے صلح کی تو لوگوں نے کہا تم نے مسلمانوں کا منہ کالا کیا تو آپ نے یہی کلمہ کہا)۔

مَا زَالُوْا یُؤَنِّبُوْنَنِیْ - مجھ کو برابر ملامت کرتے رہے۔

مَنْ اَنَّبَ مُؤْمِنًا اَنَّبَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ - جو کوئی مومن کو (ناحق) جھڑکے گا تو اللہ بھی اس کو دنیا اور آخرت میں جھڑکے گا۔

اَهْلُ الْاَنَابِیْبِ - برچھے والے۔

اُنْبُوْب - برچھان کی جوف دار کھوکھلا -

اَنْبِجَانُ - ایک مقام کا نام ہے وہاں کمبل بنے جاتے ہیں۔

وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّةِ اَبِیْ جَهْمٍ - مجھ کو ابوجہم کی سادی کملی (انبجان کی) لادو (اور نقشی چادر جو ابوجہم نے آپ کو تحفتاً پیش کی تھی وہ آپ نے اس کو واپس کر دی چونکہ نماز میں آپ کا خیال اس کے نقش و نگار کی طرف گیا اور اس کے بدل مساوی کملی ابوجہم ہی کی منگوالی تا کہ اس کو تحفہ واپس کرنے کا رنج نہ ہو)۔

مترجم: - اس حدیث سے یہ نکلا کہ نقش و نگار کے بوریے یا کپڑے یا جائے نماز پر نماز پڑھنا مکروہ ہے ایسا نہ ہو کہ نمازی کا خیال اس طرف جائے اور خشوع میں خلل آئے۔

اَنْتَ - تو۔

نِعْمَ اَنْتَ - تو میرے سب ایلچیوں میں بہت اچھا ہے (یہ شیطان کا قول ہے)۔

اُنْثٰی - مادہ - مؤنث عورتوں کی خوشبو جس میں رنگ ہو جیسے زعفران کسم مہندی وغیرہ (ذکورہ مردوں کی خوشبو جیسے مشک کافور عود وغیرہ جس میں رنگ نہ ہو)۔

کَانُوْا یَکْرَهُوْنَ الْمُؤَنَّثَ مِنَ الطِّیْبِ وَلَا یَرَوْنَ

بِذُکُوْرَتِہٖ بَاْسًا - صحابہ عورتوں کی خوشبو لگانا بُرا سمجھتے تھے اور مردوں کی خوشبو میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے -

اَلشَّیْطَانُ اَتٰی قَوْمَ لُوْطٍ فِی صُوْرَۃٍ حَسَنَۃٍ فِیْھَا تَاْنِیْثٌ - شیطان ایک ایسی اچھی صورت میں حضرت لوطؑ کی قوم کے پاس آیا جس میں زنانہ پن تھا[1]

رَاَیْتُ التَّاْنِیْثَ فِیْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ - میں نے عباس کے لڑکے میں زنانہ پن پایا -

فَضْلُ مِئْنَاثٍ - مئناث کی فضیلت یعنی اس عورت کی جو لڑکیاں بہت جنتی ہو (مِذْکَار وہ عورت جو نراولاد بہت جنتی ہو) -

اَذْکَرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَ اِنَثًا - مرد بچہ یا عورت بچی اللہ کے حکم سے -

اُنْجُوْج - یا اَلَنْجُوْج - عود لوبان (اس کا بیان اوپر گذر چکا النجوج میں)

اَنْجَشَۃ - آنحضرتؐ کا کالا غلام تھا یا اَنْجَشَۃُ الْقَوَارِیْرَ اے انجشہ! شیشوں کا خیال رکھ یعنی عورتوں کا جو شیشوں کی طرح نازک ہوتی ہیں -

اَنْح - یا اُنُوْح - دم چڑھنے کی آواز یا دمہ کی آواز -

رَاٰی رَجُلاً یَّاْنِحُ بِبَطْنِہٖ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنا پیٹ مشکل سے اٹھاتا تھا اس کا دم چڑھ رہا تھا (بہت بڑی توند والا تھا -) (آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہنے لگا اللہ کی برکت آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اللہ کا عذاب ہے) -

اَنْدَرْ - کھلیان یا اناج کا ڈھیر -

کَانَ لِاَیُّوْبَ اَنْدَرَانِ - حضرت ایوب علیہ السلام کے دو کھلیان تھے - (اناج کے گودام)

اَنْدَرْوَرْدِیَۃ - چھوٹی ازار جو گھٹنوں تک ہوتی ہے یا جانگیا - اندرورد ایک مقام کا نام ہے -

اِنَّہٗ اَقْبَلَ وَ عَلَیْہِ اَنْدَرْوَرْدِیَّۃٌ - حضرت علیؓ اندروردی ازار پہنے ہوئے آئے -

وَ عَلَیْہِ کِسَاءُ اَنْدَرْوَرْد - سلمان فارسیؓ اندرورد کی ایک کملی اوڑھے ہوئے (مدائن سے شام کو آئے) -

قُلْ اَنْدَرْ اِیْم - (عبدالرحمٰن بن یزید سے پوچھا ذمی کافروں کو جب ان کے گھروں پر جائیں کیوں کر سلام کریں انھوں نے کہا بس) یوں کہو میں اندر آؤں (یعنی سلام کرنا ضروری نہیں ہے) -

اُنْسٌ - یا اَنَسٌ یا اَنَسَۃٌ - الفت اور دل لگی -

کَاَنَّہٗ اٰنَسَ شَیْئًا - جیسے انھوں نے ایک نئی بات دیکھی جو پہلے نہ تھی (یہ حضرت ابراہیمؑ کی تشریف آوری کی برکت اور روشنی تھی جو گھر میں پھیل گئی تھی) -

کَانَ اِذَا دَخَلَ دَارَہٗ اِسْتَاْنَسَ - آپ جب بھی اپنے گھر میں جاتے تو خبر لیتے (خیریت دریافت کرتے باتیں کرتے یا اندر آنے کی اجازت لیتے) -

مَا الْاِسْتِیْنَاسُ قَالَ یَتَکَلَّمُ الرَّجُلُ بِالتَّسْبِیْحَۃِ وَالتَّحْمِیْدَۃِ وَ التَّکْبِیْرَۃِ وَ یَتَنَحْنَحُ وَ یُؤْذِنُ اَھْلَ الْبَیْتِ - استیناس کس کو کہتے ہیں (جس کا ذکر قرآن میں ہے حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا) فرمایا کچھ بات کرنا سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہنا - کھنکھارنا گھر والوں کو خبردار کر دینا (شاید ننگے کھلے پڑے ہوں یا کوئی اور ایسی بات ہو) -

اَلَمْ تَرَالْجِنَّ وَ اِبْلَاسَھَا وَ یَاْسَھَا مِنْ بَعْدِ اِیْنَاسِھَا - کیا تو نے جنوں کو نہیں دیکھا اور ان کے دہشت اور حیرانی کو اور دل لگی کے بعد ان کی ناامیدی کو (یعنی پہلے فرشتوں کی باتیں چرانے میں جو ان کی دل لگی تھی اب وہ جاتی رہی اور امید مایوسی میں تبدیل ہوگئی) -

حَتّٰی یُوْنَسَ مِنْہُ الرُّشْدُ - جب تک اس کی سلامت روی اور عقلمندی معلوم نہ ہو جائے (آدمی کو بھی اِنْس (انسان) اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس سے الفت ہوتی ہے اور وہ دکھائی

---

[1] یعنی پہلے پہلے جب قوم لوط نے لواطت شروع کی تو وہ وہاں کے ان حسین لڑکوں سے شروع کی جن میں نسوانیت اور نزاکت پائی جاتی تھی پھر عام ہوگئی وہی مذکورہ شیطان آج کل ہماری مسلمان قوم میں آیا ہوا ہے - اللہ ہمیں شیطان مردود سے محفوظ فرمائے - (م)

دیتا ہے)۔

اَسْتَأنِسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ - میں آپ کا دل بہلانے کے لئے بیٹھ کر باتیں کرنے اور آپ کو خوش کرنے کی فکر میں ہوں۔

وَ اَنَا قَائِمٌ اَسْتَأنِسُ - میں کھڑا ہوا اس فکر میں تھا کہ آنحضرتؐ کو کیوں کر خوش کروں (اور آپ کا رنج دور ہو)۔

اَنَسَ بِالْعَفْوِ - آپ قصور معاف کر کے دوست بنا لیتے تھے۔

عَنِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ - پالتو (گھریلو) گدھوں سے جو آدمیوں میں رہتے ہیں (جنگل کا گدھا گورخر حرام نہیں ہے)۔

لَوْ اَطَاعَ اللّٰہُ النَّاسَ فِی النَّاسِ لَمْ یَکُنْ نَاسٌ - اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے بارے میں انہی لوگوں کی خواہش پر چلتا تو پھر لوگ ہی دنیا میں نہ رہتے (ہر ایک دوسرے کی تباہی چاہتا یا ہر ایک بیٹے کی خواہش کرتا بیٹی کوئی نہیں پسند کرتا پھر نسل انسانی مٹ جاتی)۔

اِنْطَلِقُوْا بِنَا اِلٰی اُنَیْسِیَانٍ - چلو ایک چھوٹے آدمی کے پاس چلیں (برخلاف قیاس انسان کی تصغیر ہے قیاس کے رو سے تصغیر اُنَیْسَانٌ ہے)۔

اِنْ اَوْحَشَتْھُمُ الْغُرْبَۃُ اٰنَسَھُمْ ذِکْرُکَ - اگر تنہائی اور مسافرت کی ان کو وحشت ہوتی ہے تو تیری یاد میں ان کا دل لگ جاتا ہے۔

اَنْفٌ - ناک۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ ھَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاَنِفِ - مسلمان اس اونٹ کی طرح ہیں جس کی ناک میں زخم ہو گیا ہو وہ درد کی وجہ سے مہار کھینچنے والے کا تابع رہتا ہے (بعض نے کہا غریب اونٹ کی طرح - ایک روایت میں کَالْجَمَلِ الْاٰنِفِ ہے معنی وہی ہیں)۔

فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ - اپنی ناک تھام کر نکلے - (تا کہ دوسرے لوگوں کو یہ گمان ہو کہ نکسیر پھوٹی ہے یہ بُری بات کا چھپانا حسن ادب ہے اور کذب و ریا میں داخل نہیں ہے)۔

لِکُلِّ شَیْءٍ اُنْفَۃٌ وَ اُنْفَۃُ الصَّلٰوۃِ التَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی - ہر چیز کی ایک ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا پہلی تکبیر ہے یعنی تکبیر تحریمہ - (بعض نے اُنُفَۃٌ بضمہ ہمزہ پڑھا ہے)۔

اِنَّمَا الْاَمْرُ اُنُفٌ - دنیا کا معاملہ تیرے اختیار میں ہے (تو چاہے اچھا کام کرے چاہے برا تقدیر کوئی چیز نہیں ہے)۔

اُنْزِلَتْ عَلَیَّ سُوْرَۃٌ اٰنِفًا - مجھ پر ابھی ایک سورت اتری ہے۔

سَاَلْتُہٗ عَنْ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَفَۃٌ - میں نے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا اللہ کی پاکی کرنا ہے۔

وَ اِنَّ عَھْدِیْ بِھَا اٰنِفًا وَّ ھِیَ خَضْرَآءُ - ابھی ابھی میں نے اس کو دیکھا وہ سبز تھی (ہری بھری) (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

وَ ضَعَھَا فِیْ اُنُفٍ مِّنَ الْکَلَاءِ وَ صَفْوٍ مِّنَ الْمَآءِ - اس کو ایسی گھاس پر رکھا جس کو کسی جانور نے نہیں چرا اور ایسے پانی پر جو صاف ستھرا تھا۔

رَوْضَۃٌ اُنُفٌ - ایسا چمن جس کو کسی جانور نے نہیں چرا۔

فَحَمِیَ مِنْ ذٰلِکَ اَنَفًا - اس کام کو برا جان کر اس کو غیرت اور حمیت آ گئی (بعض نے اَنْفًا بسکون نون پڑھا ہے یعنی اس کو سخت غصہ آیا جیسے کہتے ہیں۔

وَرِمَ اَنْفُہٗ - اس کی ناک پھول گئی (یعنی اس کو بہت غصہ آیا)۔

فَکُلُّکُمْ وَرِمَ اَنْفُہٗ - تم سب کو غصہ آیا (ناک پھول گئی)۔

اَمَا اِنَّکَ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَجَعَلْتَ اَنْفَکَ فِیْ قَفَاکَ - اگر تو ایسا کرے گا تو اپنی ناک گدی میں کرے گا (یعنی سچا سیدھا راستہ چھوڑ کر جھوٹا الٹا راستہ اختیار کرے گا)۔

مَنْ اَحْدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ - جس کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ ناک تھام کر نکلے (تا کہ لوگ سمجھیں کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے۔)

فَائْتَنِفِ الْعَمَلَ - اب نئے سرے سے عمل شروع کر (پچھلے بُرے کام سب بخش دیئے گئے۔)

اُنُوْفُ النَّاسِ - سردار اور اشراف لوگ۔

شُجَاعَةُ الْمَرْءِ عَلٰی قَدْرِ اَنْفَتِهٖ - آدمی کی بہادری اتنی ہوگی جتنی اس میں غیرت اور حمیت ہوگی۔

اَنَقٌ - خوشی اور سرور۔

شَیْیءٌ اَنِیْقٌ - وہ چیز جس کو دیکھ کر تعجب ہو (یعنی نادار اور عمدہ چیز)۔

یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعٍ فَاَنَقْنَنِیْ - آنحضرتؐ سے چار حدیثیں روایت کرتے تھے وہ مجھ کو بہت اچھی لگیں (بعض نے اَیْنَقْنَنِیْ - روایت کیا ہے یہ غلط ہے اور صحیح مسلم میں ہے لَآ اٰیْنَقُ بِحَدِیْثِهٖ - میں اس کی حدیث کو پسند نہیں کرتا)۔

اِذَآ وَقَعْتُ فِیْ اٰلِ حمٓ وَقَعْتُ فِیْ رَوْضَاتٍ اَتَاَنَّقُ فِیْهِنَّ - جب میں ان سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع میں حمٓ ہے گویا میں ایسے چمنوں میں جاتا ہوں جن کی بہار دیکھ کر خوش ہو رہا ہوں (مطلب یہ ہے کہ ان سورتوں کی فصیح اور بلیغ آیات سے مجھ کو بے حد لذت حاصل ہوتی ہے)۔

مَا مِنْ غَاشِیَةٍ اَطْوَلَ اَنَقًا وَّلَا اَبْعَدَ شِبَعًا مِنْ طَالِبِ الْعِلْمِ - کوئی جانور رات کو چرنے والا طالب علم سے بڑھ کر مزہ اٹھانے والا اور دیر میں سیر ہونے والا نہیں ہے (طالب علم کبھی تحصیل علم سے سیر نہیں ہوتا ہمیشہ "هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ" - کہتا رہتا ہے۔)

تَرَقَّیْتُ اِلٰی مِرْقَاةٍ یَقْصُرُ دُوْنَهَا الْاَنُوْقُ - میں ایسے پایہ پر چڑھ گیا ہوں کہ عقاب بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکا حالانکہ عقاب بڑا بلند پرواز ہوتا ہے اور اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر انڈے دیتا ہے یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔

طَلَبَ الْاَبْلَقَ الْعَقُوْقَ فَلَمَّا لَمْ یَجِدْ اَرَادَ بَیْضَ الْاَنُوْقِ - اس شخص نے نر ابلق اونٹ پیٹ والا ڈھونڈا جب وہ نہ ملا تو عقاب کے انڈے لینے چاہے (حالانکہ دونوں نایاب ہیں نر کو تو حمل ہونا ناممکن اور عقاب کے انڈوں تک رسائی دشوار ہے اور اسی کا ایک مثل مشہور ہے کہ اَعَزُّ مِنْ بَیْضِ الْاَنُوْقِ - یعنی عقاب کے انڈوں سے زیادہ کمیاب - جب ایک شخص نے اپنی اولاد اور کنبہ والوں کے لئے وظیفہ کی درخواست کی تو یہ شعر معاویہ بن ابی سفیان نے پڑھا)۔

اُنُكٌ - سیسہ۔

مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّ هُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنِهِ الْاٰنُكُ - جو شخص ایسے لوگوں کے بات کی طرف کان لگائے جو اس کو سنانا برا جانتے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ پلایا جائے گا۔

مَنْ جَلَسَ اِلٰی قَیْنَةٍ لِّیَسْمَعَ مِنْهَا صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُكُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ - جو شخص رنڈی کے پاس اس کا گانا سننے کے لئے بیٹھے قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا۔[1]

اَنْكَلِیْس - یا اَنْقَلِیْس - بام مچھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔

لَا تَاْكُلُوا لَا اَنْكَلِیْسَ - یعنی بام مچھلی نہ کھاؤ (بام مچھلی حلال ہے مگر حضرت علیؓ نے اس لئے اس کو کھانے سے منع کیا کہ اس کا گوشت خراب مادہ پیدا کرتا ہے)۔

اُنْمُلَةٌ - پورا یا انگلی کا سرا (یہ صاحب مجمع کا مسامحہ ہے اس کو باب النون مع المیم میں ذکر کرنا تھا)۔

اَنْیٌ - وقت آ جانا۔

اَنّٰی - جہاں، کہاں، کب، کیوں کر، کیسے، کہاں سے۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ - اللہ تعالیٰ کا حجاب نور ہے میں اس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں (حجاب تک پہنچتے ہی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں سورج کی چمک سے ہزارہا حصہ زیادہ چمک ہے پھر اس کی ذات کو کیوں کر دیکھ سکیں گے۔)

---

[1] یہ بات صرف رنڈی سے مخصوص نہیں بلکہ جس کسی گانے والی کا گانا سنے یا رنڈی کا نام اس لئے لیا کہ اس زمانہ میں صرف رنڈیاں ہی اس قسم کے گانوں کے لئے مخصوص و مشہور تھیں شریف زادیوں کا یہ کام نہ تھا لیکن آج کل تو اس قسم کی کوئی تخصیص اور تمیز نہیں ہے اور ٹی - وی۔ ریڈیو۔ کمپیوٹر وغیرہ نے ساری کسر نکال دی ہے! اللہ ہمیں محفوظ رکھے (م)

اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ - تمہارے ملک میں سلام کہاں سے آیا-

اَنّٰی عَلِقَهَا - اس کو کہاں سے لیا ۔ اٰنِیَةُ الْجَنَّةِ: بہشت کے برتن-

اَلَمْ یَأْنِ لِلرَّحِیْلِ - کیا کوچ کا وقت نہیں آیا-

وَقَدْ کُنْتُ اسْتَاْنَیْتُ بِکُمْ - میں تو تمہارا انتظار کر رہا تھا-

اٰذَیْتُ وَ اٰنَیْتَ - تو نے لوگوں کو ستایا اور دیر میں بھی آیا-

هَلْ اٰنَی الرَّحِیْلُ - کیا کوچ کا وقت آ گیا (ایک روایت میں اٰن الرَّحِیْلُ ہے)-

غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنَاهُ - کھانا پکنے وقت تاک کرنہ آؤ (بلکہ جب بلاوا ہو اس وقت آؤ)

اَلْاِسْتِیْنَاۤءُ بِالسَّحُوْرِ - سحری کھانے میں دیر کرنا-

کَانَتْ لَهُمْ فِیْهِمْ اَنَاةٌ - ان کو ان کے بارے میں مہلت تھی-

فِیْکَ اَنَاةٌ - تجھ میں سنجیدگی اور وقار ہے-

اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَ الْعُجْلَةُ مِنَ الشَّیْطٰنِ - آہستگی اور بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی اور بے قراری شیطان کی طرف سے ہے-

رَجُلٌ اٰنٍ - بردبار آدمی-

اَنْیٌ - ساعت، وقت-

اٰنَاۤءَ اللَّیْلِ - رات کی گھڑیاں-

اِنَاۤءٌ - برتن (اٰنِیَةٌ اس کی جمع ہے-)

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْوَاوِ

اَوْ - حرف عطف ہے بمعنی یا اور کبھی بمعنی واو کے آتا ہے کبھی بل کے معنی میں ۔ کبھی الیٰ کے معنی میں، کبھی اِنْ شرطیہ کے معنی میں-

اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ اَوْ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ - بجز مجھ پر ایمان کے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کے یہاں اَوْ واو کے معنی میں ہے، چنانچہ ایک روایت میں واو بھی منقول ہے)-

قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ دَعَا - (یہ راوی کا شک ہے یعنی) آپ نے یوں فرمایا اے اللہ مجھ کو بخش دے یا اور کوئی دعا کی-

اَوْ کَشَعْرَةٍ سَوْدَاۤءَ - یا جیسے کالے بال- (یہ راوی کا شک ہے بعض نے کہا آنحضرتؐ ہی نے دونوں مثالیں بیان کی ہیں)-

مَعَ الْمَاۤءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاۤءِ - پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری دفعہ گرنے کے ساتھ- (یہ راوی کا شک ہے)

اَوَ خَیْرٌ - اور اَوَ اِنَّ جِبْرِیْلَ اور اَوَ لِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ- اور اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ - ان سب میں ہمزۂ استفہام ہے اور واو عطف ہے اور معطوف علیہ محذوف ہے)-

عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِیْرِ الْجَنَّةِ اَوَ غَیْرُ ذٰلِکَ -[1] میں بھی وہی حال ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے اَوَقَعَ هٰذَا اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ صَحِیْحٌ -[2] (بعضوں نے اَوْ بسکون واو پڑھا ہے اور اَوْ کو بمعنی بَلْ رکھا ہے)-

اَوْ مُسْلِمٌ - (اس میں اوشک کے لئے ہے یعنی تجھ کو دل کا حال کیا معلوم تو قطعی مومن اس کو کیسے کہہ سکتا ہے) البتہ مسلم کہہ سکتے ہیں-

مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ - یعنی اجر کے ساتھ یا لوٹ کا مال اور اجر کے ساتھ- (تو غَنِیْمَةٍ کے بعد مَعَ اَجْرٍ محذوف ہے بعض نے کہا اَوْ واو کے معنی میں ہے)-

اَوْ کَمَا قَالَ - (یہ راوی کا شک ہوتا ہے) یعنی آنحضرت نے ایسا فرمایا یا اس کے مثل دوسرا کوئی کلام فرمایا-

اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوَ غَیْرَ ذٰلِکَ-

---

[1] ترجمہ: جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا کیا اور اس کے علاوہ- (م)

[2] ترجمہ: کیا ایسا واقع ہوگیا اور اس کے علاوہ جو تھا وہ صحیح تھا- (م)

یعنی اورکوئی سوال کر (بعض نے اَوَ غَیرَ ذٰلِکَ پڑھا ہے یعنی اَتَسْاَلُ ھٰذَا اَوْ تَسْاَلُ غَیْرَ ذٰلِکَ - تو یہ مانگتا ہے اور اسکے سوا کچھ اور مانگتا ہے)-

اِشْتَدَّ عَلَیْہِ الْحَرُّ اَوِ الْعَطْشُ اَوْ مَاشَآءَ اللّٰہُ - اس پر گرمی اور پیاس کی شدت ہوئی یا جو اللہ نے چاہا (اس میں او شک کے لئے ہے یا یہ مراد ہے کہ وہ سختی گرمی اور پیاس کی سختی تھی یا دوسری قسم کی سختی تھی -)

اَوْبٌ - لوٹنا، رجوع کرنا اور ابر، اور ہوا، اور سرعت، اور قصد، اور استقامت اور طرف جانب وغیرہ صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ - اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کی نماز کا وقت وہ ہے جب گائے یا اونٹ کے بچے گرمی سے جلنے لگیں (مراد چاشت کی نماز ہے یہی صلوٰۃ الاوابین ہے)-

ثَمَانُ رَکَعَاتِ الزَّوَالِ تُسَمّٰی صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ - سورج ڈھلنے پر آٹھ رکعتوں کا نام صلوٰۃ الاوابین ہے (اس کو صلوۃ فی الزوال بھی کہتے ہیں یہ روایت شاذ ہے اور آنحضرتؐ سے اس نماز کا پڑھنا ثابت نہیں ہے اور شاید آٹھ رکعتوں سے ظہر کے فرض اور سنت مراد ہوں)-

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا - پروردگار کی درگاہ میں توبہ توبہ پھر توبہ-

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ - لوٹنے والے توبہ کرنے والے-

جَآءُوْا مِنْ کُلِّ اَوْبٍ - ہر طرف سے آن پہنچے-

فَآبَ اِلَیْہِ النَّاسُ - ہر طرف سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے-

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی اٰبَتِ الشَّمْسُ - انھوں نے نماز سے ہم کو روکا یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا-

لَا تُصَلِّ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَؤُوْبَ الشَّمْسُ - عصر کے بعد نفل نماز مت پڑھ یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے-

طُوْبٰی لِعَبْدٍ نُوَمَۃٍ لَّا یُؤْبَہُ لَہٗ - مبارک ہے وہ گمنام بندہ جس کی کوئی پرواہ نہ کرے-

اٰبُ زَنٌ - وہ برتن جس میں آدمی کو بٹھا کر ایک سرپوش اوپر سے ڈھانپ دیتے ہیں سر اس کا سرپوش کے باہر رہتا ہے باقی سارا بدن اندر رہتا ہے اور دواؤں کا جوشاندہ اسکے بدن کو لگتا ہے- (اور صاحب مجمع نے جو لکھا ہے کہ زَنٌ اس لفظ میں بمعنی عورت ہے شاید یہ برتن خاص عورتوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا تو یہ غلط ہے بلکہ زن یہاں زدن سے نکلا ہے اور یہ برتن عورت اور مرد دونوں کے استعمال میں آتا ہے-)

مَآب - لوٹنے کا مقام یعنی مرجع-

تَاْوِیْب - دن کو چلنا، تسبیح کہنا-

اٰب - ایک فصل جو تموز (جولائی) کے بعد ہوتی ہے ماہ اگست (رومی مہینہ کا نام)-

اَوْدٌ - گراں بار کرنا، تھکانا-

اَوَدٌ - کجی، ٹیڑھا پن-

اَقَامَ اَوَدَہٗ بِثِقَافِہٖ - اس کی کجی سیدھی کر کے رفع کی-

وَ اعُمَرَاہُ اَقَامَ الْاَوَدَ وَ شَفَی الْعَمَدَ - ہائے عمر جس نے ٹیڑھے کو سیدھا کیا اور بیمار کو چنگا کیا- (یہ صہیبؓ نے حضرت عمرؓ کی وفات پر کہا)-

اُوَارٌ - گرمی اور پیاس، آگ کا شعلہ، دھواں-

فَاِنَّ طَاعَۃَ اللّٰہِ حِرْزٌ مِنْ اُوَارِ نِیْرَانٍ مُّوْقَدَۃٍ - اللہ کی عبادت جلتی ہوئی آگوں کی گرمی کا بچاؤ ہے-

اَبْشِرِیْ اُوْرِیْ شَلَّمَ بِرَاکِبِ الْحِمَارِ - اے بیت المقدس خوش ہو جا گدھے کا سوار آتا ہے (حضرت عیسیٰؑ کی بشارت ہے- بعض نے اُوْرِیْ سَلِمْ پڑھا ہے یہ لفظ عبرانی ہے یعنی سلامتی کا گھر)[1]

اَوْسٌ - عوض دینا-

رَبِّ اُسْنِیْ لِمَآ اَمْضَیْتَ - اے پروردگار جو تیرا حکم ہے اس کا بدل مجھ کو عنایت فرما (ایک روایت میں اِسْنِیْ ہے ایک میں اَثِبْنِیْ ہے معنی وہی ہے)

اَوْطَاس - ایک مقام کا نام جو طائف کے پاس ہے-

---

[1] دراصل یہ فلسطین کا شہر ''یروشلم'' ہے- (م)

اَوْق - گرانی اور شامت-

اُوْقِيَّةٌ یا وَقِيَّةٌ - ایک وزن ہے چالیس درھم کا (اس کی جمع اَوَاقِیُّ ہے)-

لَا صَدَقَةَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ خَمْسِ اَوَاقٍ - پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے-

اَوَّلٌ - پہلا (اس کی جمع اُوَلٌ ہے)

وَ اَمْرُنَآ اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ - ہمارا طریق اگلے عربوں کا طریق تھا-

اَلرُّؤْيَا لِاَوَّلِ عَابِرٍ - جو کوئی خواب کی پہلے تعبیر دے اسی کے موافق تعبیر ہو گی (اس لئے خواب اس شخص سے بیان کرنا چاہئے جو فن تعبیر جانتا ہو اور نیک، صالح اور خدا ترس متقی ہو خواب دیکھنے والے کا دل سے دوست اور خیر خواہ ہو-)[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الْاُوْلٰی لِلشَّيْطٰنِ - (یہ ابوبکر صدیقؓ کا قول ہے) یعنی میں نے جو پہلے قسم کھالی تھی (کہ یہ کھانا نہ کھاؤں گا) وہ شیطان کا اغوا تھا-

وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ فِی الْاِسْلَامِ - یعنی مہاجرین کی اولاد جو ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہوئی ان سب میں وہ پہلے پیدا ہوئے-[2]

اَوَّلُ مَا نَزَلَ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ - یعنی (وحی بند ہو جانے کے بعد) سب سورتوں میں پہلے سورۃ مدثر اتری (ورنہ سورہ اقرأ شروع میں اتر چکی تھی)-

اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ - (یعنی اس امت میں) سب سے پہلے پروردگار کا تابعدار میں ہوں-

اَوَّلُ مَا يُقْضٰی بَيْنَ الدِّمَآءِ - (یعنی حقوق الناس میں) سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہو گا (اور حقوق اللہ میں تو سب سے پہلے نماز کی پرسش ہو گی)۔

سُئِلَ عَلِیٌّ اَهُوَ اَوَّلُ بَيْتٍ قَالَ لَاقَدْ كَانَ قَبْلَهٗ بُيُوْتٌ لٰكِنَّهٗ اَوَّلُ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ - حضرت علیؓ سے پوچھا گیا خانہ کعبہ کیا دنیا میں پہلا گھر ہے اس سے پہلے کوئی گھر دنیا میں نہ تھا (انہوں نے کہا نہیں اس سے پہلے بھی گھر تھے مگر خانہ کعبہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا (یعنی پہلا مندر ہے جو پوجا پاٹ کے لئے تیار کیا گیا)۔

اَوَّلُ بَيْتٍ حُجَّ بَعْدَ الطُّوْفَانِ - (ابن عباسؓ نے کہا طوفان نوح کے بعد خانہ کعبہ) پہلا گھر ہے جس کا حج کیا گیا-

اَوَّلُ مَا يُكْسٰی اِبْرَاهِيْمُ - سب سے پہلے قیامت کے دن حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے- معلوم ہوا کہ پیغمبر بھی ننگے کھلے اٹھیں گے)-

اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ - سب سے پہلے جو حیض بھیجا گیا وہ بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا (ان سے پہلے عورتوں کو حیض نہیں آتا تھا، ابن مسعود اور حضرت عائشہؓ کا یہی قول ہے لیکن دوسری حدیث میں ہے کہ حیض وہ چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ حیض ابتدائے آفرینش سے عورتوں کو ہوتا آیا ہے اور یہی صحیح ہے اور اس حدیث اَوَّلُ مَآ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِيْلَ کا مطلب یہ ہے کہ حیض عذاب کے طور پر پہلے بنی اسرائیل کی عورتوں پر بھیجا گیا یعنی معمول سے زیادہ ان کو خون آنے لگا اور استحاضہ کی بیماری میں گرفتار ہو گئیں)-

اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ - کون اس کو پہلے لکھتا ہے- (یعنی ہر ایک فرشتہ چاہتا ہے کہ پہلے وہ اس کو لکھے)-

اَلصَّلٰوةُ اَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ - شروع شروع میں ہر ایک نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئیں-

مَاتَ عَامًا اَوَّلَ - وہ ایک سال پہلے گذر گئے-

بَايَعْتُ فِی الْاَوَّلِ یا فِی الْاُوْلٰی - میں نے پہلے زمانہ میں یا پہلے گروہ میں بیعت کی-

فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اَنْ يُّوَحِّدُوْا یا اَوَّلُ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلٰٓی اَنْ يُّوَحِّدُوْا - یعنی پہلے توحید کی ان کو دعوت

---

[1] یہ ضروری نہیں امام نے کتاب التعبیر (بخاری) میں اس موقف کی تردید ثابت کی ہے۔ (م)

[2] یعنی سعید بن جبیرؓ جن کو حجاج ظالم نے بعد میں شہید کیا- (م)

دے (پھر رفتہ رفتہ اسلام کی دوسری باتیں بتلا)۔

مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ - اے ابوبکرؓ کے خاندان یہ تیمم کی رخصت تمہاری پہلی برکت تھوڑی ہے (بلکہ اس سے پہلے کئی برکتیں تمہارے خاندان سے مسلمانوں کو حاصل ہو چکی ہیں)۔

اَنْ لَّايَسْاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلُ يَا اَوَّلَ - میں سمجھا تھا کہ تم سے پہلے یہ حدیث مجھ سے کوئی نہ پوچھے گا۔

يُقْبَضُ الصَّالِحُوْنَ اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ يَا اَلْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ - نیک لوگ دنیا سے اٹھا لئے جائیں گے پہلا پھر پہلا (یعنی تیسرے کی نسبت اسی طرح تیسرا چوتھے کی نسبت پہلا ہوگا۔)

اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ - پہلی نشانی قیامت کی جو نمودار ہوگی وہ سورج کا پچھّم (مغرب) کی طرف سے نکلنا ہے (یعنی قیامت کے وجود کی' لیکن قیامت کے قرب کی نشانیوں میں پہلی نشانی امام مہدیؑ کا نکلنا ہے پھر دجال کا پھر حضرت عیسٰیؑ کا اترنا پھر یاجوج ماجوج کا نکلنا پھر دابۃ الارض کا اس کے بعد کہیں جا کر سورج پچھّم سے نکلے گا۔)

مترجم:- سورج کا پچھّم سے نمودار ہونا کچھ خلاف عقل نہیں ہے' زمین کی حرکت جو مغرب سے مشرق کی طرف پھرتی ہے اگر الٹی کر دی جائے یعنی مشرق سے مغرب کی طرف پھرنے لگے تو سورج ڈوبنے کے بعد پھر پچھّم سے دکھلائی دینے لگے گا۔ اگر سورج حرکت کرتا ہو جیسے احادیث کی ظاہر عبارات سے نکلتا ہے تب بھی اس میں کیا تعجب ہے کہ وہ قادر کریم اس کو مغرب سے مشرق کی طرف پھرا دے۔ بہر حال جن کم علموں نے ان امور کا انکار کیا ہے یہ ان کی بیوقوفی ہے۔ پروردگار عالم ہر ایک امر پر قادر ہے۔

اِئْتُوْا نُوْحًا اَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ - (لوگ قیامت کے دن جب پریشان ہو جائیں گے تو کہیں گے) نوح پیغمبر کے پاس چلو وہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں (کافروں) کی طرف بھیجا۔

مترجم:- معلوم ہوا کہ ادریسؑ حضرت نوحؑ کے بعد بھیجے گئے ہیں تو وہ نوح کے دادا نہ تھے۔ بعض نے کہا کہ نوحؑ کے دادا تھے مگر وہ نبی تھے رسول نہ تھے حضرت نوح سب سے پہلے رسول ہیں اور آدم اور شیث علیہما السلام گو حضرت نوحؑ سے پہلے تھے مگر وہ زمین والوں (کافروں) کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے بلکہ اپنی اولاد کو تعلیم اور تلقین کرتے رہے جو مومن تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ - کھانے کے شروع اور اخیر دونوں میں اللہ کی مدد سے میں کھاتا ہوں۔

كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ - جیسے حضرت عثمانؓ نے تاویل کی (کہ منیٰ میں باوجود سفر کے نماز پوری پڑھنے لگے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ سفر میں قصر اور اتمام دونوں جائز سمجھتے تھے کیونکہ قرآن میں یوں ہے۔ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ - یعنی قصر کرنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بعض نے کہا انھوں نے منیٰ میں اقامت کی نیت کر لی تھی)

يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ - آنحضرتؐ اپنے رکوع اور سجدے میں یہ کلمہ بہت فرماتے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ[1] قرآن کی تفسیر کرتے اس کی پیروی کرتے (قرآن میں یہ ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ)۔[2]

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ - یا اللہ ابن عباس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اس کو تاویل سکھلا دے۔ (تاویل کے کئی معنی آئے ہیں' اور مشہور یہ ہے کہ تاویل کہتے ہیں ظاہری معنی کو چھوڑ کر کسی دلیل کی وجہ سے دوسرے معنی اختیار کرنے کو' اگر وہ دلیل نہ ہوتی تو ظاہری معنی کو ضرور لیا جاتا اور بلا دلیل جو تاویل کی جائے وہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے۔ کبھی تاویل ایک بات کی حقیقت ظاہر ہونے کو بھی کہتے ہیں جیسے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ -[3] کبھی تاویل تفسیر کو کہتے ہیں اور اس

---

[1] الٰہی! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ (م)

[2] (اے نبیؐ!) اللہ کی حمد کے ساتھ پاکیزگی بیان کرو اور اس سے بخشش مانگو۔ (م)

[3] ترجمہ: وہ اس کے انجام اور حقیقت کے انتظار میں ہیں۔ (م)

حدیث میں یہی معنی مراد ہے۔ کبھی خواب کی تعبیر کو کہتے ہیں)۔

تَاَوَّلْتُ قُبُوْرَ هُمْ - میں نے اس کی یہ تعبیر سمجھی کہ ان تینوں صاحبوں کی قبریں ایک ہی جگہ ہوں گی۔

اَوَلُوْهَا يَفْقَهُهَا - اس کی تفسیر کرو تا کہ وہ سمجھ لے۔

مَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا وَ عَلَّمَنِیْ تَاْوِيْلَهَا - حضرت علیؓ نے کہا قرآن کی کوئی آیت ایسی نہیں جس کی تفسیر آنحضرتؐ نے مجھ کو نہیں سکھلائی۔

كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلَاثًا - آنحضرتؐ پہلی صف والوں کے لئے تین بار دعا کرتے تھے۔ (پہلی صف وہی ہے جو امام سے قریب ہو خواہ پوری صف ہو مسجد کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک یا تھوڑی جگہ پر مثلاً چبوترے پر محراب یا صحنچی میں۔)

اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ - قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے۔

من صَامَ الدَّهْرَ فَلَا صَامَ وَلَآ اٰلَ - جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ وہ بھلائی کی طرف لوٹا۔

اَلْعَالِمُ الَّذِیْ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ يَسْتَعْمِلُ اٰلَةَ الدِّيْنِ فِی الدُّنْيَا - جو عالم اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا (بلکہ دنیا کماتا ہے) تو وہ دین کا ہتھیار دنیا میں چلاتا ہے۔

حَتّٰی اٰلَ السُّلَامٰی - یہاں تک کہ ہڈی میں مغز لوٹ آیا۔

لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ - زکوٰۃ حضرت محمدؐ اور آپ کی آل کے لئے حلال نہیں ہے (آل سے آپ کے اہل بیت مراد ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب، بعض نے کہا آل سے آپ کے تابعدار مراد ہیں تو اصحاب بھی اس میں داخل ہوں گے۔ ایک حدیث میں ہے مَنْ سَلَکَ طَرِيْقِیْ فَهُوَ اٰلِیْ - جو شخص میرے طریق پر چلے وہ میری آل ہے)۔

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنِ الْاٰلُ فَقَالَ ذُرِّيَّةُ مُحَمَّدٍ فَقِيْلَ لَهٗ مَنِ الْاَهْلُ فَقَالَ الْاَئِمَّةُ - امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ آل سے کیا مراد ہے؟ فرمایا حضرت محمدؐ کی اولاد پوچھا اہل کون ہیں؟ فرمایا امام۔

لَقَدْ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَ امِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ - ابوموسیٰ اشعری کو تو داؤد پیغمبر کے باجوں میں سے ایک باجہ دیا گیا ہے (یہاں آل داؤد سے خود داؤد مراد ہیں)۔

قَطَعْتُ مَهْمَهًا وَّاٰلًا - میں تو ایک اجاڑ جنگل اور ریتی پر سے گذرا (آل اس ریتی کو بھی کہتے ہیں جو دور سے پانی کی طرح چمکتی ہے یعنی سراب)۔

وَ اِنَّ اٰلَ اَبِیْ لَيْسُوْا اَوْلِيَآءَ - فلاں شخص کی آل حاکم نہیں ہے (ابی کے بعد خالی سفیدی کتاب میں چھٹی ہوئی تھی مراد ابی امیہ ہے۔ مسلم کی روایت میں يَعْنِیْ فُلَانًا - زیادہ ہے۔ آپؐ نے حکم بن عاص (مروان کے باپ) کی طرف اشارہ کیا)۔

اَلْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ عِمْرَانَ وَ اٰلِ يَاسِيْنَ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ - مسلمان ابراہیمؑ، عمرانؑ، یاسین اور حضرت محمدؐ کی اولاد ہیں۔

مِنْ اٰلِ حٰمٓ - ان سورتوں میں سے جن کے شروع میں حم ہے۔

اَوْمٰی - (اس کو باب الواو مع المیم میں ذکر کرنا تھا) اشارہ کیا (مصدر ایماء ہے)۔

كَانَ يُصَلِّیْ عَلٰی حِمَارٍ يُوْمِیْ اِيْمَآءً - آنحضرتؐ (نفل) نماز گدھے پر سوار رہ کر پڑھتے (سجدے اور رکوع میں) اشارہ کرتے۔

اَوْمٰی لِلرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ - رکوع اور سجدے کے لئے اشارہ کیا۔

اَوان - وقت۔

يَحْتَلِبُ شَاةً اَوَنَةً - آنحضرتؐ نے ایک شخص کو وہ بکری کا دودھ بار بار دوہتا تھا (اس کے تھن میں کچھ نہ چھوڑتا تھا فرمایا اتنا دودھ چھوڑ دے جو دوسرا دودھ لے کر آئے)۔

هٰذَآ اَوَانُ قَطَعَتْ اَبْهَرِیْ - یہ وہ وقت ہے کہ میری زندگی کی رگ کٹ گئی۔

اَوْهِ - يَا آهِ يَا اَوْهِ يَا اَوَّ يَا اَوَّهِ - کلمہ درد اور رنج ہے۔ اَوْهِ عَيْنُ

الرِّبٰوا - افسوس یہ تو بالکل سود ہے۔

اَوَّهْ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِيْفَةٍ يُسْتَخْلَفُ - افسوس ہے محمدؐ کی آل کو ایک خلیفہ سے (کیسا صدمہ پہنچے گا) جو خلیفہ بنایا جائے گا (مراد یزید ہے جس کی وجہ سے امام حسینؓ اور آپ کی آل کو کیسا صدمہ پہنچا)۔

اَوَّاهًا مُّنِيْبًا - بہت آہ کرنے والا اللہ کی طرف رجوع کرنے والا۔

اَوْهِ عَلٰى اِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ تَلَوُا الْقُرْاٰنَ فَاَحْكَمُوْهُ - افسوس میرے ان بھائیوں پر جنہوں نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اُوِيٌّ - یا اِوَ آءٌ - پناہ لینا - جگہ پکڑنا - جگہ دینا - جھکنا - مائل ہونا۔

اَوْيَةٌ اور اِيَّةٌ اور مَاْوِيَةٌ اور مَاْوَاةٌ - بخشا رحم کرنا۔

اِيْوَ آءٌ - پناہ دینا - جگہ دینا۔

لَا يَاْوِى الضَّآلَّةَ اِلَّا ضَالٌّ - گمے ہوئے جانور کو وہی جگہ دیتا ہے جو خود گمراہ ہو (جو پرایا مال مار لینا چاہے)۔

مَنْ تَطَهَّرَ ثُمَّ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ بَاتَ فِرَاشُهٗ كَمَسْجِدِهٖ - جو شخص وضو کر کے اپنے بستر پر جگہ لے اس کا بستر اس کی مسجد کی طرح ہوگا (عبادت کا ثواب اس کو ملتا رہے گا)۔

يُخَوِّىْ فِىْ سُجُوْدِهٖ حَتّٰى كُنَّا نَاْوِىْ لَهٗ - آنحضرتؐ سجدے میں اپنا پیٹ زمین سے اٹھائے رکھتے (اور ہاتھوں کو پسلیوں سے الگ) یہاں تک کہ ہم کو آپ پر ترس آ جاتا (کہ بڑھاپے میں اتنی مشقت)۔

كَانَ يُصَلِّىْ حَتّٰى كُنْتُ اٰوِىْ لَهٗ - آنحضرتؐ اتنی نماز پڑھتے کہ مجھ کو آپ پر ترس آتا - (آپ کی محنت دیکھ کر)۔

لَا تَاْوِىْ مِنْ قِلَّةٍ - اپنے خاوند پر اس کی مفلسی کے باوجود رحم نہیں کرتی۔

اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ تَاْوُوْنِىْ وَ تَنْصُرُوْنِىْ - میں تم سے اس شرط پر بیعت لیتا ہوں کہ تم مجھ کو پناہ دو گے' اپنے گھیرے میں کر لو گے اور میری مدد کرو گے - (اَوٰى اور آوٰى دونوں کے معنی ایک ہیں اور لازم اور متعدی دونوں آئے ہیں)۔

لَا قَطْعَ فِىْ ثَمَرٍ حَتّٰى يَاْوِيَهُ الْجَرِيْنُ - میوہ چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جب تک کہ کھلیان اس کو جگہ نہ دے (یعنی وہ توڑ کر کھلیان میں جمع نہ کیا جائے)۔

اَمَّآ اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ - ان میں سے ایک نے تو اللہ کی طرف جگہ لی اللہ نے اس کو جگہ دی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَفَانَا وَ اٰوَانَا - شکر خدا کا جو ہم کو کافی ہوا اور جس نے ہم کو ایک ٹھکانا دیا' رہنے کی جگہ دی۔

مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا - جو شخص بدعت نکالنے والے کو جگہ دے (اس کی حمایت کرے)

وَلَآ اُوْوِيْكَ - میں تجھ کو اب جگہ نہیں دوں گا (یعنی تجھ سے رجعت نہیں کروں گا)۔

اِنِّىْ اَوَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْٓ اَنْ اَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِىْ - میں نے اپنے اوپر یہ قرار دیا کہ جو کوئی میری یاد کرے گا میں اس کی یاد کروں گا اور صحیح یوں ہے اِنِّىْ وَ اَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ - یعنی میں نے اوپر یہ وعدہ کر لیا ہے ٹھہرا لیا ہے' لازم کر لیا ہے - تو راوی نے غلطی سے وَاَيْتُ کو الٹ کر اَوَيْتُ کر دیا)۔

فَاسْتَاٰى لَهَا یا فَاسْتَآءَ لَهَا - (مُسَاءَةٌ سے بروزن اِسْتَقٰى یا اِسْتَاق) یعنی یہ خواب آپ کو بڑا معلوم ہوا (بعض نے فَاسْتَالَهَا - پڑھا ہے یعنی اس کی تعبیر چاہی - تاویل سے کذا فی النہایہ اور طیبی نے اس پر اعتراض کیا کہ مساءۃ معتل العین مہموز اللام ہے اور جب فَاسْتَاٰى فَاسْتَقٰى کے وزن پر ہو تو اس کا معتل اللام ہونا لازم آتا ہے اسی طرح اگر فَاسْتَالَ - فَاخْتَارَ کے وزن پر ہو تو سین اصلی ہوگا اور سَالَ سے مشتق ہوگا نہ کہ اول سے اور تاویل سے - صاحب مجمع نے کہا طیبی کا اعتراض صحیح ہے اور نہایہ میں جو لکھا ہے وہ کاتب کی غلطی ہو گی)۔

بَيْنَ نَخْلَةٍ وَّ اٰءَةٍ - درمیان کھجور کے درخت اور آءہ کے درخت کے (آءۃ ایک درخت ہے اصل میں اَوَاةٌ تھا)۔

اَلْجُمْعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ - جمعہ کی نماز میں حاضر ہونا اس شخص پر فرض ہے جو نماز پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ

سکے (اگر مسجد اتنی دور ہو کر جمعہ پڑھ کر رات تک اپنے گھر پہنچ سکے تب جمعہ میں حاضر ہونا فرض نہ ہوگا)۔

بَالَ حَتّٰی کُنْتُ اٰوِیْ لَهٗ مِنْ فَکِّ وَرِکَیْهِ- آنحضرتؐ نے پیشاب کیا تو دونوں رانوں کو ایسا ملایا کہ مجھ کو آپ پر رحم آ گیا کہ کہیں آپ کے سرینوں میں موچ نہ آ جائے- جب بیٹھ کر پیشاب کرتے تو رانوں کو ملا لینا بہتر ہے اور جب کھڑے ہو کر کرے تو جدا رکھنا بہتر ہے)

فَکَمْ مِمَّنْ لَاکَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ- کتنے لوگ (یعنی کافر) ایسے ہیں (جو اللہ کو نہیں پہچانتے) جن کا نہ کوئی کام بنانے والا ہے نہ ٹھکانا دینے والا-

مَنْ اٰوٰی یا اَوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامٍ- جو کوئی یتیم کو کھانے کے لئے جگہ دے (یعنی اس کو کھانا کھلائے)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُنْشِدُکَ بِاِیْوَائِکَ عَلٰی نَفْسِکَ- یا اللہ میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تو نے اپنے اوپر کیا ہے-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْهَاءِ

اِهَابٌ- کچا چمڑا جس کی دباغت نہیں کی گئی- (اس کی جمع اُهُبٌ ہے)-

وَ فِی الْبَیْتِ اُهُبٌ عَطِنَةٌ- گھر میں کئی بدبودار کچے چمڑے پڑے تھے-

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِهَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا احْتَرَقَ- اگر قرآن ایک چمڑے میں رکھا جائے پھر وہ چمڑا آگ میں ڈالا جائے تو نہیں جلے گا- (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن کو دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی)-

اَیُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ- جو چمڑا دباغت کر لیا جائے وہ پاک ہو چکا (یہ حدیث ہر چمڑے کو شامل ہے- بعض نے کہا' سور اور آدمی کو مستثنٰی رکھا ہے اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ ہر ایک چمڑا دباغت سے پاک ہو جائے گا اور سور کا چمڑا علیحدہ نہیں ہو سکتا لیکن سور کے بال پاک ہیں جن سے موزہ وغیرہ سیا جاتا ہے البتہ سور کی چربی نجس ہے کیونکہ وہ گوشت ہے اور سور کا گوشت بنص قرآنی پلید رجس ہے اسی طرح دم مسفوح (بہتا ہوا خون) نجس ہے)-

حَقَنَ الدِّمَآءَ فِیْ اُهُبِهَا- خونوں کو بدنوں میں محفوظ رکھا اور یعنی خونریزی نہ ہونے دی یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)-

اِلَّا اُهُبَةٌ ثَلٰثَةٌ یا اِلَّا اَهَبَةٌ ثَلٰثَةٌ- یعنی گھر میں کوئی سامان نہ تھا مگر تین کچے چمڑے پڑے تھے-

اِهَاب یا یَهَاب- ایک مقام کا نام جو مدینہ کے اطراف میں ہے-

حَتّٰی یَبْلُغَ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ یا یَهَابَ- یہاں تک کہ مدینہ کی آبادی اہاب یا یہاب تک پہنچے-

لِیَتَاَهَّبُوْا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ- تاکہ اپنے جہاد کے سامان کی تیاری کریں-

اَلْمَیِّتُ لَا یُفْلِحُ فِیْ قَبْرِهٖ حَتّٰی یَاْخُذَ اُهْبَتَهٗ- مردہ فوراً اپنی قبر میں نہ گھسیٹ دیا جائے اس کا سامان کر لینے دیا جائے-

اَهْلٌ- لائق' سزاوار' بیوی' کنبے والے-

نِسَآؤُهٗ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَلٰکِنْ اٰلَخ- یعنی آنحضرتؐ کی بیبیاں آپ کے اہل بیت میں داخل ہیں (یعنی ان کی تعظیم اور محبت بھی دوسرے اہل بیت نبوی کی طرح لازم ہے) مگر اصلی اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے (یعنی ہاشم اور مطلب کی اولاد)-

سُئِلَ الصَّادِقُ مَنْ اَهْلُ بَیْتِهٖ قَالَ الْاَئِمَّةُ- امام جعفر صادق سے پوچھا گیا اہل بیت کون ہیں؟ فرمایا امام- پھر پوچھا گیا عترت کون ہیں؟ فرمایا کملی والے (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام)-

اَهْلُ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ- تعریف اور بزرگی کے لائق-

اِنَّهٗ لَیْسَ بِکِ عَلٰی اَهْلِکِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ وَ اِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ- تیرے خاوند کی نگاہ میں تجھ کو کوئی ذلت نہیں (بلکہ تو ہر دلعزیز ہے) تیری مرضی اگر تو چاہتی ہے تو میں سات دن تک تیرے ہی پاس رہتا ہوں مگر پھر دوسری بیبیوں کے پاس بھی سات سات دن رہنا ہوگا اور اگر تو

چاہتی ہے تو تین دن تک تیرے پاس رہتا ہوں پھر ایک ایک دن دوسری بیبیوں کے پاس گھوم کر آتا ہوں (کیونکہ نئی بی بی اگر ثیبہ ہو تو خاوند تین روز تک اگر باکرہ ہو تو سات روز تک اس کے پاس رہ سکتا ہے پھر برابر برابر تقسیم اور دورہ کرنا چاہئے-)

اِنَّھَا مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ - یہ جنازہ ملکی لوگوں میں سے کسی کا ہے (یعنی کافر کا جنازہ ہے)-

اَنَا اَھْلُ التَّقْوٰی - میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں (کیونکہ مجھ کو سب قدرت ہے)-

اَعْطَی الْاٰھِلَ حَظَّیْنِ وَالْاَعْزَبَ حَظًّا - بیوی بچے والے کو آپ نے دو حصے دیئے اور اکیلے مجرد مرد کو ایک حصہ دیا-

لَقَدْ اَمْسَتْ نِیْرَانُ بَنِیْ کَعْبٍ اٰھِلَۃً - بنی کعب کی آگیں بال بچے والی ہوگئیں-

اَقُوْلُ لَہٗ اِذَا لَقِیْتُہٗ اسْتَعْمَلْتُ عَلَیْھِمْ خَیْرَ اَھْلِکَ - میں جب پروردگار سے ملوں گا تو یہ عرض کروں گا کہ میں نے تیرے بندوں میں سے اس شخص کو لوگوں پر حاکم کیا جو ان سب میں بہتر تھا (یہ ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا جب لوگوں نے مرتے وقت ان سے کہا کہ تم نے عمر کو خلیفہ بنایا ہے تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دو گے)-

مترجم:- بات یہ ہے کہ ان کی نظر میں اس وقت سب لوگوں سے زیادہ خلافت کے لائق حضرت عمرؓ تھے انھوں نے انہی کو خلافت دی اور سچ بھی یہ ہے کہ عمرؓ کو خلیفہ بنانا مسلمانوں کے لئے ایک نعمت ہوئی- آپ نے کمال عدل و انصاف سے حکومت کی اسلام کو وہ رونق دی کہ باید و شاید- مکہ والوں کو اہل اللہ کہتے ہیں جیسے کعبہ کو بیت اللہ-

اَھْلُ الْقُرْاٰنِ ھُمْ اَھْلُ اللّٰہِ وَ خَاصَّتُہٗ - قرآن کے حافظ اور اس پر عمل کرنے والے خاص خدا کے لوگ ہیں (قرآن والے اللہ والے اور اس کے خاص مقرب بندے ہیں)-

اَھْلًا وَّ سَھْلًا - تو اپنے لوگوں میں اور اچھی نرم ہموار زمین میں آ گیا (یہ محاورہ ہے جو عرب لوگ آنے والے سے خوش آمدید کے طور پر کہتے ہیں)-

اِدَّھَنَ بِسَمَنٍ اَوْ اِھَالَۃٍ - گھی یا چربی لگائی-

نَھٰی عَنِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ - آنحضرتؐ نے پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا (یعنی جو بستی میں رہتے ہیں البتہ جنگلی گدھا حلال ہے)-

یُدْعٰی اِلٰی خُبْزِ الشَّعِیْرِ وَ الْاِھَالَۃِ السَّنِخَۃِ فَیُجِیْبُ - آنحضرتؐ کو اگر جو کی روٹی اور بدبودار تیل یا چربی کی بھی کوئی دعوت دیتا تو آپ قبول کر لیتے اور کسی کی دل آزاری گوارا نہ فرماتے-

مترجم:- سبحان اللہ صدقے آپ کے اخلاق اور عاداتِ کریمانہ کے کہ اب ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ بعض لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث گنتے ہیں لیکن ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی ضیافت میں نہیں جاتے جب تک اپنے پیغمبر کے اخلاق اور عادات اختیار نہ کریں گے ان کا شمار اہل حدیث میں کبھی نہیں ہو سکتا-

کَاَنَّھَا مَتْنُ اِھَالَۃٍ - جہنم ایسی ہے جیسی پگھلی ہوئی چربی کی پشت-

اَیُّ اَھْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ - آپ کے گھر والوں یعنی مردوں میں سے آپ کس کو زیادہ چاہتے ہیں-

اِذَا اَنْفَقَ عَلٰی اَھْلِہٖ یَحْتَسِبُھَا - جب کوئی شخص اللہ کی رضامندی کے لئے اپنے گھر والوں (یعنی بال بچوں بیوی کنبے والوں) پر خرچ کرے تو اس میں بھی خیرات کا جیسا ثواب ملے گا (یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے)-

فَلَمَّا رَاٰی شَوْقَنَا اِلٰی اَھَالِیْنَا - جب آپ نے دیکھا کہ ہم اپنے عزیزوں کنبے والوں میں جانے کے لئے مشتاق ہیں-

اِنْ شِئْتِ اَعْطَیْتُ اَھْلَکِ - اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے مالکوں کو یک مشت تیرا بدل کتابت ادا کر دیتی ہوں (یہ حضرت عائشہؓ نے بریرہ سے کہا)-

فَقَالَ اَھْلُ الْکِتٰبِ ھٰؤُلَآءِ اَقَلُّ عَمَلًا مِّنَّا - اہل کتاب یعنی یہودی کہنے لگے ان لوگوں نے یعنی مسلمانوں نے

کام تو ہم سے کم کیا (تو اہل کتاب سے یہاں یہودی مراد ہیں اس لئے کہ نصاریٰ نے جتنی دیر کام کیا وہ مسلمانوں سے زیادہ نہیں ہے)-

اِنَّهُ مِنَ اَهْلِ النَّارِ - وہ دوزخ کا مستحق ہو گیا (اگر اللہ تعالیٰ معاف کر دے تو وہ دوسری بات ہے)-

اِنَّ لِلْمَآءِ اَهْلًا - ہر پانی کے کچھ لوگ ہیں جو وہاں بستے اور رہتے ہیں (یا پانی کی بھی ایک مخلوق ہے جو اس میں رہتی ہے)-

اَهْوَازُ - نو گاؤں جو بصرے اور ایران کے درمیان ہیں رامہرمز، عسکر مکرم، تستر، جندیسابور، سوس، سوق، نہر تیرا، ایدج، اور مناذر (مجمع میں سات لکھے ہیں)-

بَابُ الْهَمْزَةِ مَعَ الْيَاءِ

اَيْبَةٌ - یا اَيْبٌ - لوٹنا-

سَرِيْعُ الْاَيْبَةِ - جلدی لوٹنے والا - دشمنی کے بعد پھر جلدی سے دوست بن جانے والا-

كَانَ طَالُوْتُ اَيَابًا - طالوت بادشاہ قوم کا سقا (بہشتی) تھا-

اَيْدٌ - زور، قوت، طاقت-

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ - جبرئیل برابر تیری مدد کرتے رہیں گے-

وَ اَمْسَكَهَا مِنْ اَنْ تَمُوْرَ بِاَيْدِهٖ - اپنے زور سے اس کو تھمائے رکھا کہ ملنے نہ پائے-

اَيْرٌ - ذکر، عضو تناسل-

مَنْ يَّطُلْ اَيْرُ اَبِيْهِ يَنْتَطِقْ بِهٖ - جس کے باپ کا ذکر لمبا ہو (اس کے باپ کی اولاد بہت ہو) تو وہ اس کا کمر بند بنائے (یہ ایک مثل ہے مطلب یہ ہے کہ اپنے بھائیوں کی کثرت پر وہ پھولا رہے زور جتلائے)-

اَيَّارُ - ایک رومی مہینہ کا نام ہے خریزان سے پہلے نیسان کے بعد - ماہ مئی-

اَيْسٌ - قہر اور غلبہ-

اِيَاسٌ - ناامیدی-

تَاْيِيْسٌ - نرم کرنا، اثر کرنا-

اَلْاِيَاسُ غِنًى - ناامیدی بھی تونگری ہے (آدمی جب ناامید ہو جاتا ہے تو مستغنی رہتا ہے امید ہی انسان کو محتاج بناتی ہے)-

اَلْاِيَاسُ عَمَّا فِيْ اَيْدِى النَّاسِ - لوگوں کے پاس جو مال و متاع ہے اس سے ناامید ہونا-

اٰيِسَةٌ - وہ عورت جو حیض سے ناامید ہو گئی ہو - (بوڑھی ہو کر)-

قَدْ اَيِسَ الشَّيْطٰنُ مِنْ اَنْ يُعْبَدَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ - شیطان اس سے تو ناامید ہو گیا کہ لوگ عرب کے جزیرہ میں اس کی پوجا کریں (بت پرستی کریں یعنی قیامت کے قریب تک عرب میں بت پرستی نہ ہوگی البتہ قیامت کے قریب پھر بت پرستی جاری ہوگی جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دوس کی عورتیں ذی الخصہ کے گرد چوتڑ مٹکائیں گی)

وَجِلْدُهَا مِنْ اَطُوْمٍ لَّا يُؤَيِّسُهٗ - اس کی کھال اطوم[1] کی ہے اس کو کوئی چیز نرم نہیں کرتی (یعنی) اس میں اثر نہیں کرتی-

اَيْضٌ - لوٹنا-

حَتّٰى اٰضَتِ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج لوٹ گیا (یعنی اپنی اصلی حالت پر آ گیا پھر روشن ہو گیا-)

وَ اَيْضًا - ابھی اور ایمان تیرے دل میں جمے گا اور میری محبت تجھ کو زیادہ ہوگی یا مجھ کو بھی تجھ سے ایسی ہی الفت ہے-

اِفْعَلْ كَذَا اَيْضًا - پھر ایسا ہی کر جیسے کہ کر چکا ہے-

اَيْكَةٌ - بن، جہاں گنجان درخت ہوں، جنگل یا ایک مقام کا نام ہے (بعض نے لَيْكَه پڑھا ہے - بعض نے کہا ایکہ ایک بستی کا نام ہے اور لیکہ ایک نہر کا نام ہے جہاں حضرت شعیب کی قوم آباد تھی-)

---

[1] اطوم کچھوے یا اس مچھلی کو کہتے ہیں جس کی کھال سخت پتھر کی مانند ہو-(م)

اِیْل - عبرانی یا سریانی زبان میں اللہ کا نام ہے-

اِیْلِیْ اِیْلِیْ لِمَ سَبَخْتَانِیْ - اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھ کو (دشمنوں کے ہاتھوں میں) کیوں چھوڑ دیا (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا)-

اِیَالَۃ - سیاست' اور حکمرانی-

قَدْ بَلَوْنَا فُلَانًا فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَہٗ اِیَالَۃً - ہم نے فلاں شخص کو آزمایا لیکن اس میں حکومت اور ملک رانی کی لیاقت نہیں پائی-

صَاحِبُ اِیْلِیَآءَ - ایلیا کا حاکم (یہ بیت المقدس کے شہر کو کہتے ہیں-)

اِبْنُ عُمَرَ اَھَلَّ بِحَجَّۃٍ مِّنْ اِیْلِیَآءَ - ابن عمر نے ایلیا (بیت المقدس) حج کا احرام باندھا-

اِنَّ اَوَّلَ اَنْبِیَآءِ بَنِیْٓ اِسْرَائِیْلَ مُوْسٰی وَ اٰخِرَھُمْ عِیْسٰی - بنی اسرائیل کے سب سے پہلے پیغمبر حضرت موسیٰ تھے اور بس سے آخری حضرت عیسیٰ تھے (اور ان دونوں کے درمیان بہت سے پیغمبر گذرے ہیں اور حضرت یوسف گو بنی اسرائیلی تھے مگر انہوں نے بادشاہت کی اور صرف پیغمبری کے طور پر نہیں رہے)

اَیْلَۃُ - ایک شہر جو مصر اور شام کے درمیان ہے-

عَرْضُہٗ مَا بَیْنَ صَنْعَآءَ اِلٰی اَیْلَۃَ - حوض کوثر کا عرض اتنا ہے جتنا صنعاء سے ایلہ تک کا فاصلہ ہے-

اِیَالَۃ - سیاست اور حکمرانی-

اٰلَ الْمَلِکُ رَعِیَّتَہٗ - بادشاہ نے اپنی رعیت کی خوب سیاست کی-

اَیِّمٌ - بے خاوند والی عورت' کنواری ہو یا شوہر دیدہ (ثیبہ) مطلقہ ہو یا اس کا خاوند مر گیا ہو اور بغیر بیوی والا مرد-

اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا - بے خاوند والی عورت (یعنی ثیبہ) اپنی ذات پر زیادہ اختیار رکھتی ہے (اس کا نکاح ولی بغیر اس کی رضامندی کے نہیں کر سکتا)-

تَاَیَّمَتِ الْمَرْاَۃُ وَ اٰمَتْ - جب عورت بے خاوند کے رہ جائے تو نکاح نہ کرے (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)-

اِمْرَاَۃٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِھَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ - وہ عورت جو اپنے شریف اور خوبصورت خاوند کو کھو دے (مر جائے یا طلاق دے دے)-

تَاَیَّمَتْ مِنْ زَوْجِھَا بْنِ خُنَیْسٍ - حضرت حفصہؓ اپنے خاوند ابن حنیس کو کھو بیٹھیں (یعنی آنحضرتؐ سے پہلے ان کے نکاح میں تھیں)-

مَاتَ قَیِّمُھَا وَ طَالَ تَاَیُّمُھَا - اس عورت کا کام چلانے والا (یعنی خاوند) مر گیا اور مدت سے بے خاوند بیٹھی ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

تَطُوْلُ اَیْمَۃُ اِحْدٰکُنَّ - تم میں سے کوئی مدت تک بے خاوند بیٹھی رہتی ہے-

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَیْمَۃِ وَ الْعَیْمَۃِ - آنحضرتؐ مجردی اور پیاس سے یا دودھ پینے کی خواہش سے پناہ مانگتے تھے-

اَتٰی عَلٰٓی اَرْضٍ جُرُزٍ مُجْدَبَۃٍ مِثْلِ الْاَیْمِ - ایک بنجر اور خشک زمین پر آئے جو سانپ کی طرح (چکنی صاف) تھی-

اَیْم اور اَیْن - باریک ملائم سانپ-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَیْمِ - سانپ کے مارنے کا حکم دیا-

وَ اَیْمُ اللّٰہِ لَوْکُشِفَ الْغِطَآءُ لَشَغَلَ مُحْسِنٌ بِاَحْسَانِہٖ - قسم خدا کی اگر پردہ اٹھ جائے تو نیک اپنی نیکی میں مصروف رہے گا-

قِیْلَ اَیْمَ ھُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ - یارسول اللہ ہرج کیا چیز ہے (یہ اَیْمَ اصل میں اَیُّ مَا ھُوَ تھا)-

وَ اَیْمَ ھٰذَا - یہ شخص کون ہے (جس کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے) اَیْمَ تَقُوْلُ - تو کیا کہتا ہے-

اَیْمَنُ - داہنا ہاتھ' داہنی طرف' مبارک' خوش نصیب (اس کو باب الیاء مع المیم میں ذکر کرنا تھا)

اَلْاَیْمَنَ فَالْاَیْمَنَ - داہنا پھر داہنا (یعنی جو اس کے بعد داہنے جانب میں ہو)-

اَیْمَنَ وَ اَشَامَ - داہنی طرف اور بائیں طرف (اَیْمَنَ کے معنی یمن میں گیا اور اَشَام کے معنی شام میں گیا بھی آیا ہے)

لَآ اٰیْمَنُ اَنْ یَکُوْنَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ - مجھ کو ڈر ہے

کہیں لوگوں میں لڑائی نہ پڑ جائے (یہ اس قوم کی لغت ہے جو علامت مضارع کو مکسور پڑھتے ہیں مثلاً نِعْلَمُ تِعْلَمُ کہتے ہیں اصل میں لَآ اِءْ مَنُ تھا ہمزہ ثانیہ بوجہ کسرہ ماقبل یا سے بدل گیا)-

اَیْنٌ - تھکن، ماندگی، سانپ، مرد، اونٹ اور روقت ہنگامہ-

فِیْهَا عَلَی الْاَیْنِ اِرْقَالٌ وَّ تَبْغِیْلٌ - وہاں تھکاوٹ کے ساتھ بھگانا اور خچر کی طرح دوڑانا ہے-

اَیْنَ - کہاں-

اَیَّانَ - کب، کس وقت-

اَیْنَ الْاِبْتِدَآءُ بِالصَّلٰوۃِ - کہاں جاتا ہے پہلے نماز پڑھنا چاہئے (پھر خطبہ) یا پہلے نماز پڑھنا کدھر گیا-

اَمَا اِنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّعْرِفَ مَنْزِلَهٗ - کیا ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص (ابوذرؓ) اپنا ٹھکانا پہچان لیتا-

اَیْنَ اللّٰهُ - اللہ تعالیٰ کہاں ہے-

مترجم: - یہ آنحضرتؐ نے ایک لونڈی سے پوچھا - اب جس نے ایسا پوچھنے سے منع کیا ہے وہ جاہل ہے کیا وہ پروردگار کی صفات کو پیغمبر سے بھی زیادہ جانتا ہے؟ اپنی منطق اور حکمت خاک میں جھونک، اور طیبی نے جو کہا کہ آنحضرتؐ کا مقصود اس سوال سے یہ نہ تھا کہ اللہ کا مکان کہاں ہے بلکہ الٰہ ارضیہ کی نفی منظور تھی یعنی ان بتوں کی جن کی عرب لوگ پرستش کرتے تھے یہ خواہ مخواہ کا مکابرہ ہے- اَیْنَ لغت میں سوال مکانی کے لئے موضوع ہے اور مکان کا لفظ شرع میں اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہے چنانچہ حدیث قدسی میں ہے وارتفاع مکانی اور عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کے سامنے یہ شعر پڑھا اور آپ نے سکوت فرمایا[1]-

تَعَالٰی عُلُوًّا فَوْقَ الْعَرْشِ اِلٰهُنَا - وَكَانَ مَكَانُ الْحَقِ اَعْلٰی وَ اَعْظَمَا

فَاَیْنَ صَلٰوۃٌ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ - پھر اس کے مرنے کے بعد جو اس نے نماز پڑھی وہ کہاں گئی (یعنی اس کا ثواب ضرور اس کو ملے گا-)

اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ - نماز کا وقت پوچھنے والا کہاں ہے؟

لَا یَثْبُتُ الشَّیْءُ اِلَّا بِاَیْنِیَّةٍ وَّمَاهِیَّةٍ - کوئی چیز بغیر اینیت (یعنی مکان) اور ماہیت (شکل) کے ثابت نہیں ہو سکتی (تو متکلمین کا یہ کہنا کہ اللہ کسی جہت اور مکان میں نہیں ہے نہ اوپر نہ نیچے نہ داہنے نہ بائیں اس کے وجود کی نفی کرنا ہے کیونکہ یہ معدوم کی صفت ہے البتہ یہ صحیح ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ اَیَّنَ الْاَیْنَ وَ كَیَّفَ الْكَیْفَ (اللہ تعالیٰ نے مکان بنایا اور کیف کیسے بنایا)- تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز قدیم نہیں ہے وہ اس وقت بھی موجود تھا جب نہ اَیْنَ تھا نہ مکان نہ کیف وہ اپنے عرش پر ہے- لیکن عرش کا محتاج نہیں- عرش بنانے سے پہلے بھی موجود تھا)-

اَیْوَانُ - محل-

مِنْ اِرْتِجَاجِ اَیْوَانِ كِسْرٰی - کسریٰ کا محل لرز جاتا-

اِیْهِ - ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی سے یہ خواہش کرتے ہیں کہ وہ اور زیادہ گفتگو کرے (گویا اردو میں اور فرمائیے اور ہوں کی جگہ بولا جاتا ہے)

اِیْهٍ - تنوین کے ساتھ بھی حالت وصل میں کہتے ہیں-

اِیْهًا - نصب کے ساتھ خاموش کرنے کے لئے بولتے ہیں-

قَالَ عِنْدَ كُلِّ بَیْتٍ اِیْهٍ - (آنحضرتؐ امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سن رہے تھے) اور ہر شعر پر فرماتے-

اِیْهِ - یعنی اور پڑھو اور پڑھو-

اِیْهًا اُصَیْلُ - اصیل خاموش رہ بس کر-

اِیْهًا وَ اللّٰهِ - یہ لفظ کبھی تصدیق اور اظہار رضامندی کے لئے بھی بولتے ہیں یعنی ہاں، اِیْوَ حال کے محاورہ میں عرب لوگ اچھا کے معنی میں ہاں کی جگہ بولتے ہیں جو اِیْ وَاللّٰهِ کا مخفف ہے اِیْهًا وَّ الْاِلٰهِ - (یہ عبداللہ بن زبیر کا قول ہے جب لوگوں نے طعن کی راہ سے ان کو کہا دو کمر بند والی کے بیٹے ان کا مطلب یہ تھا کہ یہ تو میری عین تعریف اور منقبت ہے) پھر کہو پھر کہو-

---

[1] ہمارا معبود عرش پر بلند ہوا اور مقام حق بڑا اعلیٰ مرتبہ ہے۔ (م)

مترجم:-ان کی والدہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے آنحضرتؐ کی ہجرت کے وقت اپنا کمر بند پھاڑ کر دو ٹکڑے کر کے ایک میں تو آپ کا توشہ باندھ دیا تھا اور دوسرے سے مشکیزہ، پھر وہ غار میں لٹکا دیا تھا تا کہ وہ دونوں لے لیں- حجاج بن یوسف ظالم مشہور نے بھی تحقیر کی غرض سے عبداللہ بن زبیر کو یہی کہا تھا: اِبْنُ ذَاتِ النَّطَاقَیْنِ یہ قصہ مشہور ہے حالانکہ یہ ایسی فضیلت اور منقبت تھی کہ حجاج کی ہفتاد پشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی تھی-

اِیْهِ اِیْهِ یَآبَانَجِیْدِ- ابو نجید اور کچھ کہہ اور کچھ کہہ-

اِنِّیْ اُاَیِّهُ بِهَا کَمَا یُؤَیَّهُ بِالْخَیْلِ فَتُجِیْبُنِیْ- (یہ ملک الموت کا قول ہے) یعنی میں روحوں کو اس طرح پکارتا ہوں جیسے گھوڑوں کو پکارتے ہیں وہ میرا پکارنا سن لیتی ہیں- (بدنوں سے نکل آتی ہیں)-

اَهًا اَبَا حَفْصٍ- ہائے ابوحفص (یہ حضرت عمر کی کنیت ہے)-

اَیْهَاتَ لَا مَآءَ لَکُمْ یا اَیْهَا لَا مَاءَ لَکُمْ- پانی تم سے بہت دور ہے یہاں پانی نہیں مل سکتا-

اِیْهِ یَابْنَ الْخَطَّابِ- خطاب کے بیٹے اور کچھ کہہ-

اَیْهًا اور وَیْهًا اور اَیْهَکَ اور وَیْهَکَ- تحریض (شوق دلانے) اور اغرار (ابھارنے) کے لئے بولا جاتا ہے-

وَاهًا- تعجب کے لئے اردو میں واہ واہ تعجب کے مقام پر بولتے ہیں اور تعریف کے مقام پر یہ عربی سے نکلا ہے-

اِیْهًا عَنَّا- ہم کو مت چھیڑو-

اٰیَةٌ- شخص، جسم، نشانی، پند و نصیحت، عبرت، قرآن کا ایک جملہ جس پر یہ نشانی (ο) بنی ہوتی ہے (اور یہ آیۃ اصل میں آوِیَۃٌ یا آیِیَۃ تھا) (اور آیاتٌ اور اٰوَایَا جمع اور آیَآءٌ جمع الجمع)

اَحَلَّتْهُمَا اٰیَةٌ وَّ حَرَّمَتْهُمَا اٰیَةٌ- دو لونڈیوں (کو اپنے پاس لونڈی رکھنا جو آپس میں بہنیں ہوں) ایک آیت (اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ) کی رو سے درست ہے اور دوسری آیت (وَ اَنْ تَجْمَعُوا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ) کی رو سے نا درست ہے (یہ حضرت عثمانؓ کا قول ہے)-

لَوْلَآ اٰیَةٌ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُکُمْ- اگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی- اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا[1] اخیر تک تو میں تم سے یہ حدیث بیان نہ کرتا-

یَکْفِیْکَ اٰیَةُ الصَّیْفِ- تجھ کو گرمی کے دنوں میں جو آیت اتری یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ[2] آخیر تک کافی ہے- (دوسری آیت جو کلالہ کے باب میں ہے وَ اِنْ کَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ کَلَالَةً[3] وہ جاڑے کے دنوں میں اتری ہے)-

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً- میری باتیں لوگوں کو پہنچاؤ ایک ہی بات سہی (تو آیت سے یہاں حدیث مراد ہے)[4]

اٰیَةٌ لِّمَنْ تَوَسَّمَ- اسلام بہبودی کی نشانی ہے اس کے لئے جو بھلائی کا طالب ہو-

نَزَلَ جِبْرِیْلُ بِاٰیٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ- جبرئیل قرآن کی کئی آیتیں لے کر اترے-

اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِاٰتَیْنِ- قیامت کی نشانیاں دو سو برس کے بعد ظاہر ہوں گی-

مترجم:- اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں ہجرت کے دو سو برس کے بعد ہیں اور دو سو برس تک کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی اب دو سو کے بعد یہ بعدیت زمانی ہے ہزاروں لاکھوں برس کو شامل ہے اور آنحضرتؐ نے یہ فرما کر

---

[1] ترجمہ: جو لوگ ہمارے نازل کردہ کھلے دلائل اور ہدایات کو ہمارے کتاب میں لوگوں کے سامنے کھول دینے کے بعد چھپاتے ہیں تو ان پر اللہ لعنت بھیجتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں الخ (البقرۃ:۱۵۹-۱۶۰)

[2] (سورۃ النساء:۱۷۶)(م)

[3] (سورۃ النساء:۱۲)(م)

[4] بعض لوگ ظاہر کلام سے قرآنی آیت مراد لیتے ہیں-(م)

صحابہ کو مطمئن کر دیا کہ دو سو برس تک ابھی قیامت کی کوئی بڑی نشانی ظاہر ہونے کا فکر نہ کرو-بعض نے کہا ہزار کے بعد دو سو برس مراد ہیں یہ جو دوسری حدیث میں ہے اگر دجال میرے سامنے نکلا تو میں اس سے بحث کروں گا شاید اس سے پہلے آپ نے فرمائی ہو اس کے بعد آپ کو معلوم کرایا گیا ہو گا کہ دو سو برس تک قیامت کے علامات کبریٰ ظاہر نہیں ہوں گی-واللہ اعلم-

اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ-سورج گہن اور چاند گہن اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں (کسی کے مرنے یا جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا)-

قُلْتُ اٰیَۃٌ- (اسماء کہتی ہیں) میں نے کہا کیا یہ کوئی عذاب یا قیامت کی نشانی ہے (حضرت عائشہؓ نے اشارہ سے جواب دیا ہاں)-

اٰیَۃُ الْحِجَابِ- حجاب کی آیت یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنَاتِکَ آخیر تک[1]

اَیُّ اٰیَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَھَابِ اَزْوَاجِہٖ-آپ کی بیویوں کے گذر جانے سے بڑھ کر کون سی نشانی ہوگی-(یعنی آنحضرتؐ کی بیویوں کی وفات قیامت کی نشانی ہے کیونکہ آپ کی بیبیاں صحابیت کے ساتھ زوجیت کا بھی شرف رکھتی تھیں اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابی میری امت کے لئے باعث امن ہیں)-

فَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ فِیْ خَلْقِہٖ- (اللہ کا دیدار جو قیامت میں بے اڑچن اور بے تکلیف ہوگا) اس کا نمونہ مخلوقات میں کیا ہے-

وَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیَاتِ بَرَکَۃً-ہم تو نبوت کے نشانوں (یعنی معجزوں کو یا قرآن کی آیتوں) کو باعث برکت سمجھتے تھے-

فِیْ اٰیَاتٍ اَرَاھُنَّ اللّٰہُ- ان نشانیوں میں جو اللہ نے دکھلائیں (جن کا ذکر سورہ نجم میں ہے لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی)[2]

اٰیَۃُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ- ایمان کی نشانی انصار سے محبت رکھنا ہے-

نَسَخَتْھَا اٰیَۃٌ مَدَنِیَّۃٌ-سورۂ فرقان کی اس آیت اِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ کو مدینہ میں جو آیت اتری وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا نے منسوخ کر دیا-(یہ ابن عباس کا قول ہے ان کے نزدیک قاتل مومن کی توبہ مقبول نہیں یعنی جو عمداً ناحق کسی مومن کو مارے اس کو دوزخ کا عذاب ضرور ہوگا-)

قَرَأَ اٰیَۃَ النِّسَآءِ-آپ نے سورۂ نساء کی آیت یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ پڑھی-

اٰیَۃُ الرَّجْمِ-رجم کی آیت یعنی اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا آخر تک-

کَمَّا نَزَلَتْ اٰیَاتُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ- جب سورہ بقرہ کی آیتیں (یعنی سود کی حرمت کی آیتیں) اتریں-

کَانُوْا یَسْاَلُوْنَ عَنِ الْاٰیَاتِ- وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نشانیاں (یعنی معجزے) مانگتے تھے (مثلاً کہتے تھے صفا پہاڑ سونے کا ہو جاوے یا آسمان سے ہمارے سامنے ایک کتاب اترے)-

مترجم:-ہر چند اللہ تعالیٰ ایسی صاف نشانیاں بھی دکھلا سکتا ہے مگر اس کو یہ منظور ہے کہ ایمان بالغیب قائم رہے اور دنیا میں کفر اور ایمان دونوں چلتے رہیں اگر ایسی صاف نشانیاں اتریں تو سب کے سب مومن ہو جائیں گے اور ایمان بالغیب نہ رہے گا-

عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ- یہود نے آپ سے ان نو نشانیوں کو پوچھا (جو حضرت موسیٰؑ کو دی گئی تھیں اور دسویں نشانی جو یہودیوں سے خاص تھی وہ آپ نے زیادہ بیان کر دی کیونکہ انھوں نے اس کو امتحاناً چھپا رکھا تھا اسی لئے جب آپ نے برابر جواب دیا تو انھوں نے آپ کے ہاتھ چومے)-

اِنَّ بَیْنَنَا وَ بَیْنَہٗ اٰیَۃً-ہم کو اپنے پروردگار کی ایک نشانی معلوم ہے (وہ یہ کہ پروردگار کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے جس

---

[1] (سورۃ احزاب:۵۹)(م)

[2] اس (محمدؐ) نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں-(م)

میں یہ بات ہو وہ سچا پروردگار ہے)-

اَیُهُقَانٌ - ایک گھاس ہے خوشبودار جس کو جرجیر بری بھی کہتے ہیں- (ہالون کی بھاجی) (Cress) یہ حرف' رشاد بری وغیرہ سے مشابہ ہوتی ہے-

رَضِیْعُ اَیُهُقَانَ - ایہقان کو (دودھ کی طرح) چوسنے والا (مطلب یہ ہے کہ یہ مقام ایسا تر وتازہ اور شاداب ہے کہ یہاں کی ایہقان دودھ کی طرح جانور چرتے ہیں- ایک روایت میں رَضِیْعُ اَیُهُقَانَ صاد مہملہ سے ہے یعنی ایہقان نامی بوٹی سے آراستہ)-

اِیَّا - ایک اسم مبہم ہے تمام ضمائر منصوبہ اس سے یہ متصل ہوتے ہیں جیسے اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاکَ اِیَّاهُ وغیرہ-

اِنِّیْ اَوْ اِیَّاکَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ - (یہ آنحضرتؐ نے ابوجہل سے فرمایا) یعنی میں یا تو دونوں میں سے کوئی ایک اس امت کا فرعون ہے (مطلب یہ ہے کہ تو فرعون ہے اور ابہام تعریض کے لئے ہے جیسے کہتے ہیں یا تو میں جھوٹا ہوں یا تو جھوٹا ہے حالانکہ کہنے والے کو اپنے صدق کا یقین ہوتا ہے اور اس طرح کہنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مخاطب جھوٹا ہے)-

کَانَ مُعَاوِیَةُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْاَخِیْرَةِ کَانَتْ اِیَّاهَا - معاویہؓ جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بس یہی سجدے سے سر اٹھانا ہوتا (یعنی سیدھے کھڑے ہو جاتے جلسہ استراحت نہ کرتے)-

اِیَّایَ وَ کَذَا - اس کو مجھ سے الگ رکھ اور مجھ کو اس سے الگ رکھ-

وَ اِیَّاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - اور آپ یا رسول اللہ (یہاں ایاکَ بمعنی اَنتَ ہے)

اَیٌّ - اسم ہے معرب' کبھی شرط کے لئے آتا ہے کبھی استفہام کے لئے کبھی زائد ہوتا ہے جیسے یآ اَیُّهَا النَّبِیُّ (اَیٌّ کا تثنیہ اَیَّانَ اور جمع اَیُّوْنَ یہ مذکر کے لئے ہے اور مونث کے لئے اَیَّةٌ اَیَّتَانِ اَیَّاتٌ)- فَتَخَلَّفْنَا اَیَّتُهَا الثَّلَاثَةُ - ہم تینوں آدمی پیچھے رہ گئے- (یعنی غزوۂ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ نہیں گئے اَیَّتُهَا الثَّلَاثَةُ سے خود اپنے آپ کو مراد لیا جیسے اَنَا اَنَا فَاَفْعَلُ کَذَا اَیُّهَا الرَّجُلُ اور اَیُّهُمَا الرَّجُلُ سے خود متکلم اپنے آپ کو مراد لیتا ہے)

اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرٌ - بھلا ابوسلمہ سے بڑھ کر کون مسلمان بہتر ہوگا-

مترجم: - بی بی ام سلمہ کو آنحضرتؐ کے نکاح میں آنے کی توقع نہ تھی تو باقی مسلمانوں میں وہ ابوسلمہ کو بہتر سمجھتی تھیں' ان سے افضل کسی کو نہیں جانتی تھیں اور حضرت صدیق اکبر ان صحابہ سے افضل ہیں جن کی وفات آنحضرتؐ کے بعد ہوئی اور جو صحابہ آنحضرتؐ کے سامنے گذر گئے جیسے حضرت حمزہؓ' سعد بن معاذ وغیرہ ان سے بھی ابوبکر صدیق افضل ہیں یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور شاید بی بی ام سلمہ ان لوگوں پر صدیق اکبر کے افضل ہونے کی قائل نہیں ہوں گی-

اَیُّکُمْ سَمِعَ - تم میں سے کس نے آنحضرتؐ سے فتنوں کے باب میں سنا ہے (یہ استفہام ہے اگر حضرت عمرؓ بھول گئے ہوں یا امتحان ہے اگر ان کو یاد ہو تو)-

اَیْشُ - مخفف ہے اَیُّ شَیْءٍ کا حال کے عرب اَیُّ شَیْءٍ کی جگہ یہی اور لِاَیِّ شَیْءٍ کی جگہ لَیْشُ بولتے ہیں-

اَیُّ سَاعَةٍ هٰذِهٖ - بھلا یہ کون سا وقت آنے کا ہے (یہ حضرت عمر نے حضرت عثمان سے کہا تھا جب وہ جمعہ کی نماز میں دیر سے آئے تھے)-

اَیُّ شَیْءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ اَلَمْ تَرَوْا - بھلا بجلی کے برابر کون سی چیز (جلد) گذرنے والی ہے تم نہیں دیکھتے-

لِاَیِّ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - آپ نے کس وجہ سے ایسا فرمایا-

اَیُّمَا قَرْیَةٍ اَتَیْتُمُوْهَا اَقَمْتُمْ فِیْهَا فَسَهْمُکُمْ فِیْهَا وَ اَیُّ قَرْیَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ خُمُسَهٗ لِلّٰهِ ثُمَّ هِیَ لَکُمْ - یعنی جو ملک بدون جنگ کے فتح ہو تو امام کو اختیار ہے اس میں سے جتنا چاہے مجاہدین کو دے اور جو ملک جنگ سے فتح ہو وہ سب مجاہدین کا حق ہے صرف پانچواں حصہ امام لے-

اِیْ - حرف ایجاب ہے بمعنی ہاں-

اِیْوَ - مخفف ہے اِیْ وَاللّٰهِ کا یعنی ہاں' اچھا-

اَیْ- حرف ندا ہے اور حرف تفسیر- بمعنی یعنی-

اَیَا- اور ھیا دونوں حرف ندا ہیں-

اَیَاۃٌ- سورج کی روشنی-

اَیَّانَ- کس وقت' کب (محیط میں ہے کہ اَیَّانَ ظرف ہے وہ زمانہ مستقبل سے سوال کے لئے آتا ہے اور اکثر اس کا استعمال بڑی شان والے امر میں کیا جاتا ہے جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ[1] یا اَیَّانَ مُرْسٰهَا-[2] اور بمعنی متی کے بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ-[3] اور کبھی شرط کے معنی کا متضمن ہوتا ہے جیسے اَیَّانَ تَاْتِنَا نُحَدِّثْکَ- (یعنی جب تو ہمارے پاس آئے گا تو ہم تجھ سے باتیں کریں گے)-

اِیَّانَ- بکسر ہمزہ بھی اسی معنی میں آیا ہے-

❀ ❀ ❀

---

[1] ترجمہ: قیامت کا دن کب ہوگا- (م)

[2] ترجمہ: وہ (قیامت) کب واقع ہوگی- (م)

[3] ترجمہ: اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے- (م)

کتاب الباء ب

ب : - حروف تہجی کا دوسرا حرف ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں دو ہے- یہ حرف جر ہے اور چودہ معانی میں مستعمل ہے- الصاق حقیقی و مجازی جیسے اَمْسَکْتُ بِزَیْدٍ اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ تعدیہ جیسے ذَھَبَ اللّٰہُ بِنُوْرِھِمْ استعانت جیسے کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ سببیہ جیسے ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ مصاحبت جیسے اِذْھَبْ بِسَلَامٍ اَیْ مع سلام ظرفیہ جیسے نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ بدلیہ مقابلہ مجاوزہ استعلاء تبعیض قسم غایۃ توکید اور تفصیل کتب نحو میں ملاحظہ فرمائیں-

بَآئِیَّۃُ:- زیتون کی عید-

بِئْرٌ بَآئِیَۃ (بہ یائے خفیفہ) فراخ منہ والا کنواں-

بَابَا: بچوں کی زبان میں باپ کو کہتے ہیں- کسی کو بابی اَنْتَ وَ اُمِّیْ کہنا (یعنی تجھ پر میرے ماں باپ صدقے ہو جائیں) اس کی جمع ہے بَابَاوَاتٌ-

بَأْبَأَ الْوَلَدُ:- بچہ نے بابا کہا-

بَأْبَأَ بِہٖ:- اس سے یوں کہا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے-

بُؤْبُؤٌ: اصل- سردار ظریف- زیرک- عقلمند- سرمہ دانی کا سر- ٹڈی کا بدن- آنکھ کی پتلی- ہر چیز کا درمیانی حصہ- وسط-

ھُوَ ابْنُ بُجْدَتِھَا وَ بُؤْبُؤُھَا:- وہ اس کا خوب جاننے والا اور پہچاننے والا ہے (یہ ایک محاورہ ہے)-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَأْبَأَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ:- آنحضرت ﷺ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے فرمایا- تم پر میرے ماں باپ صدقے جائیں-

بَأْبَأَ الرَّجُلُ:- آدمی دوڑا-

بَابُوْس: اونٹنی کا بچہ، شیرخوار بچہ یا ہر بچہ، دودھ پیتا بچہ-

اِنَّہٗ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِیِّ وَقَالَ یَابَابُوْسَ مَنْ اَبُوْکَ:- جریج عابد نے اس بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے دودھ پیتے بچے "تیرا باپ کون ہے؟" (اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو گویا کر دیا اور اس طرح جریج عابد پر جو تہمت لگائی گئی تھی وہ دور ہو گئی)

بَابُوْنَج: یہ فارسی سے گل بابونہ کا معرب ہے جو ایک خوشبودار مشہور زرد پھولوں والی بوٹی ہے- اس کی چاروں طرف کی پتیاں سفید اور درمیانی حصہ زرد ہوتا ہے اسے اُقْحُوَان یا قُحْوَان بھی کہتے ہیں-

بَأَجَ: چیخنا چلانا- بدل دینا- پھیر دینا-

بَأْجَۃٌ:- طرح طرح کے کھانے-

بَأْجٌ:- برابر طریقہ قسم-

لَاَجْعَلَنَّ النَّاسَ بَأْجًا وَّاحِدًا:- حضرت عمر نے کہا میں لوگوں کو ایک ہی روش طریق پر کر دوں گا (تنخواہ وغیرہ میں برابر)-

بَادَرُوْج: مشہور بوٹی ہے اس کو حوک اور ریحان روحانی بھی کہتے ہیں اور عام لوگ حَبَق کہتے ہیں- (یعنی جنگلی تلسی یا بابونہ)

بَادِزَھْر: (معرب ہے فادزہر کا) زہر مہرہ- زہر کا اثر دور کرنے والا-

بَاذُنْجَانُ: بیگن (مشہور ترکاری ہے)

اَلْبَاذَنْجَانُ لِمَا اُكِلَ لَهٗ:- بیگن جس مطلب کے لئے کھایا جائے وہ مطلب پورا ہو گا (یہ حدیث موضوع ہے) (بَاذِنْجَانُ یا بَادِنْجَانُ بھی پڑھا جاتا ہے)-

بَارٌ: (کنواں) کھودنا جمع کرنا- چھپا کر نیکی کرنا' آگے بھیجنا چھپانا- جمع رکھنا تا کہ بوقت ضرورت کام آئے-

اِنَّ رَجُلاً اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ یَبْتَئِرْ خَیْرًا:- ایک شخص کو اللہ نے دولت دی لیکن اس نے کوئی نیکی کا کام آگے نہیں بھیجا (بعض نے لَمْ یَبْتَئِزْ زائے معجمہ سے بعض نے لَمْ یَبْتَهِرْ پڑھا ہے)-

فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا:- وہاں کے کنوؤں سے پانی پلایا (اٰبَارٌ' بِئْرٌ کی جمع ہے)-

اِغْتَسِلِیْ مِنْ ثَلٰثَةِ اَبْاُرٍ یَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا:- تین کنوؤں کے پانی سے جن کا پانی ایک دوسرے میں آتا ہو غسل کر-

اَلْبِئْرُ جُبَارٌ:- کنویں سے جو نقصان پہنچے اس کا تاوان نہیں (مثلاً ایک پرانا لاوارث کنواں ہو اس میں کوئی گر کر مر جائے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کنوئیں میں مزدوری ٹھہرا کر اترے پھر اس کو صاف کرنے یا کوئی چیز نکالنے میں وہ ہلاک ہو جائے تو کنوئیں کے مالک پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)-

یُجْعَلُ قَبْرُهَا فِیْ بِئْرٍ:- کنوئیں میں اس کی قبر ہوگی-

بِئْرُ حَآءَ:- ابوطلحہ کا ایک باغ تھا یا کنواں بِئْرُ حاء نامی (اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں آئے گا مادہ بَرْحٌ میں)

بَأْسٌ: ڈر' عذاب' قوت' سختی' بہادری' لڑنا-

بُؤْسٌ:- سختی' مصیبت' بلا' حرج' مضائقہ' بدقسمتی' نقصان' افسوس محتاج' عاجزی-

تُقْنِعُ یَدَیْکَ وَتَبْأَسُ:- تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عاجزی دکھلائے-

بُؤْسَ ابْنِ سُمَیَّةَ:- ہائے عمار کی مصیبت (کیسی رحم کے قابل ہے سمیہ ان کی والدہ کا نام تھا' بڑے جلیل القدر محب اہل بیت صحابی تھے' جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے شہید ہوئے' آنحضرتؐ نے یہی پیشگوئی فرمائی تھی کہ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا)-

اَنْ تَبَآئَسَ وَ تُمَسْکِنَ:- اپنی عاجزی اور محتاجی دکھلائے-

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ وَ یُبْغِضُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَآؤُسَ:- اللہ تعالیٰ خوبروئی اور آراستگی کو پسند کرتا ہے اور تکلیف اور رنج ظاہر کرنے کو برا جانتا ہے-

کَانَ یَکْرَهُ الْبُؤْسَ وَالتَّبَآؤُسَ یا وَالتَّبَؤُّسَ:- آنحضرتؐ (لوگوں کے سامنے) اپنی مصیبت اور محتاجی ظاہر کرنے کو برا جانتے تھے (کیونکہ یہ بے صبری ہے- البتہ پروردگار کے سامنے ظاہر کرنے میں کوئی برائی نہیں جیسے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَ حُزْنِیْٓ اِلَی اللّٰهِ[1])

اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنعَّمُوْا فَلَا تَبْؤُسُوْا:- (بہشت والو) اب تم کو یہ ملا کہ مزے سے چین و آرام کرتے رہو کبھی کوئی رنج و تکلیف نہ ہوگی-

اِذَا اشْتَدَّ الْبَأْسُ اتَّقَیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:- جب جنگ سخت ہو جاتی اور ڈر ہوتا تو ہم آنحضرتؐ کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ کا آسرا لیتے سبحان اللہ! آنحضرتؐ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا)-

اَلدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَآءِ وَ عِنْدَ الْبَأْسِ:- اذان اور جنگ کے وقت جو دعا کی جائے-

نَهٰی عَنْ کَسْرِ السِّکَّةِ الْجَآئِزَةِ اِلَّا مِنْ بَأْسٍ:- جو سکہ چلتا ہوا ہو اس کے توڑنے سے آپ نے منع فرمایا (اس لئے کہ اس پر اللہ کا نام ہوتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال کا تلف کرنا ہے- بعض نے کہا توڑنے سے یہ مراد ہے کہ اس کو کتر کر یا تیزاب میں ڈال کر اس کا وزن کم کر ڈالے) مگر ضرورت کے وقت توڑ سکتا ہے- (جیسے وہ کھوٹا ہو یا اور کوئی خرابی ہو)

بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ:- یہ اپنے قبیلے (خاندان) کا برا

---

[1] میں اپنی مصیبت اور حال زار خدا سے بیان کرتا ہوں- (م)

آدمی ہے۔

عَسَی الْغُوَیْرُ اَبْؤُسًا:- عجب نہیں کہ غویر آفتیں ہو جائے۔ (غویر ایک پانی کا نام ہے یا چھوٹا غار وہاں کچھ لوگ اترے تھے دشمن نے یکا یک آ کر ان کو مار ڈالا اس روز سے یہ مثل مشہور ہوگئی)۔

بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ:- مسلمان کی یہ خوابگاہ یعنی قبر بری ہے۔ (یہ ایک شخص نے قبر میں جھانک کر کہا آنحضرتؐ نے فرمایا بئس ما قلت تو نے بری بات کہی تب وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونا اس طرح مرنے سے بہتر ہے

لکن البائس سعد بن خولۃ البتہ مصیبت کا مارا سعد بن خولہ ہے (جو مکہ سے ہجرت کر چکا تھا لیکن پھر وہیں جا کر مرا)

اَلْبَآئِسُ هُوَالَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّخْرُجَ لِزَمَانَتِهٖ:- بائس وہ ہے جو لنجے ہونے کی وجہ سے نکل نہ سکے (کہیں نہ جا سکے)۔ (مغرب میں ہے بائس وہ محتاج ہے جو معذور ہو اور فقیر وہ محتاج ہے جو دروازوں پر نہ پھرے اور مسکین وہ محتاج جو دروازوں پر پھرے)۔

مَآ اَقْرَبَ الْبُؤْسَ مِنَ النَّعِیْمِ (دنیا کی) تکلیف (آخرت کی) راحت سے کیسی نزدیک ہے۔

وَ مِنَ الْمَکَارِمِ صِدْقُ الْبَاْسِ:- سچا خشوع وخضوع اور خوفِ الٰہی عمدہ اخلاق میں سے ہے۔

اَیُرٰی بِیْ بَاْسٌ:- کیا مجھ میں کوئی روگ معلوم ہوتا ہے (کیا میں دیوانہ ہوں)

اَلْبَاْسَآءُ:- محتاجی۔

اَلضَّرَّآءُ:- جان کا نقصان۔

بِئْسَ مَالِاَحَدِهِمْ یَقُوْلُ نَسِیْتُ:- آدمی کا یہ کہنا برا ہے کہ میں بھول گیا (حالانکہ بھلانے والا اور یاد دلانے والا بھی وہی ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ آدمی برا ہے جو اچھا کلام یاد کر کے پھر اس کو بھول جائے)۔

بِئْسَ الْخَطِیْبُ اَنْتَ:- تو برا واعظ ہے (کیونکہ اس نے اختصار کے لئے اللہ اور رسول کو ایک ہی ضمیر میں شریک کر دیا کہنے لگا وَ مَنْ یَّعْصِهِمَا[1] بہتر یوں کہنا تھا وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ)[2]

بِئْسَ مَطِیَّةُ الرَّجُلِ زَعَمُوْا:- آدمی کا یہ تکیہ کلام بھی کیا برا ہے کہ "لوگ کہتے ہیں" (اکثر یہ کلمہ ان باتوں کی نسبت کہا جاتا ہے جن کی سچائی کا یقین نہیں ہوتا تو آنحضرتؐ نے ایسی باتوں کے بیان کرنے ہی سے روک دیا)۔

سَاَلَتْ طَلَاقًا مِّنْ غَیْرِ مَابَاْسٍ:- جو عورت (ناحق) بلا کسی تکلیف کے طلاق چاہے (تو ما کا لفظ زائد ہے)۔

عِنْدَ الْبَاْسِ:- لڑائی کے وقت۔

نَحْنُ النَّاعِمَاتُ لَا نَبْؤُسُ:- ہم چین وعیش اڑانے والیاں ہیں کبھی رنجیدہ نہیں ہوتیں۔

وَحِیْنَ الْبَاْسِ:- لڑائی کے وقت۔

بَابِلُ: عراق کی سرزمین (جس میں کوفہ، بصرہ، کربلا، کاظمین، نجف، موصل، بغداد، کت العمارہ، واقع ہیں) فرات کے کنارے کا وہ مشہور شہر جو کلدانیوں کا دارالسطنت تھا جس کو نمرود نے بسایا تھا۔ شعار کی سرزمین میں بنی نوح کا شہر جس میں انہوں نے ایک بلند برج بنایا تو اللہ نے ان کی زبان میں اختلاف ڈال دیا۔

اِنَّ حُبِّیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْٓ اَرْضِ بَابِلَ فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ:- میرے حبیب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بابل کی سرزمین میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے کیونکہ وہ سرزمین ملعون ہے۔ (خطابی نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اور کسی بھی عالم نے بابل کے ملک میں نماز پڑھنا حرام نہیں رکھا اور شاید آنحضرتؐ کا مطلب یہ ہے کہ بابل کی سرزمین میں اپنا وطن نہ بنائے نہ وہاں اقامت

---

[1] ترجمہ: اور جس کسی نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ (م)

[2] جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (م)

کرے اور احتمال ہے کہ یہ ممانعت خاص حضرت علیؓ کے لئے ہو کیونکہ آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ حضرت علی اور ان کی اولاد پر اس سرزمین میں بڑے بڑے ظلم ہونے والے ہیں اور اسی لئے اس کو ملعون فرمایا)-

مترجم:- کہتا ہے جب یہ سرزمین بموجب نص حدیث ملعون ہوتی تو وہاں اقامت کرنا بہتر نہیں اور سرزمین کے ملعون ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا ہر ٹکڑا ملعون ہو کیونکہ جس مقام میں امام حسین علیہ السلام کا جسد مبارک مدفون ہے اس کے متبرک اور مقدس ہونے میں کوئی شک نہیں-

بَابِلِی: اور بَابِلِیَّة:- جادو' شراب' جادوگر' زہر- (یہ شہر بابل کی طرف منسوب ہے)-

عُیُوْنٌ بَابِلِیَّةٌ:- جادو کی آنکھیں-

بَابُوْسٌ: شیر خوار بچہ (جیسے ابھی گذرا بعض نے کہا یہ لفظ عربی نہیں ہے)-

یَا بَابُوْسُ مَنْ اَبُوْکَ:- ارے بچے تیرا باپ کون ہے (اللہ تعالیٰ نے اس کو گویا کر دیا کسی نے جریج عابد پر جو تہمت لگائی تھی اس کو صاف کر دیا)-

بَآءَةٌ: (اس لفظ کو صاحب مجمع البحار نے یہاں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کو باب الباء مع الواؤ میں ذکر کرنا تھا) عورت کا خرچہ' جماع' نکاح' رہنے کی جگہ-

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَآءَةَ:- جس کو عورت کا خرچہ اٹھانے کا مقدور ہو یا جو عورت سے صحبت کرنے پر قادر ہو-

بَاهَةٌ:- (کے بھی یہی معنی ہیں)

فَوَجَدْتُهٗ قَدْ بَاهَی:- میں نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ جماع کر چکے تھے-

بَالَامُ: (عبرانی لفظ ہے) یعنی بیل-

اِدَامُهُمْ بَالَامُ وَالنُّوْنُ قَالُوْا مَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَّنُوْنٌ:- بہشتیوں[1] کا سالن بیل اور مچھلی کا ہوگا (بعض نے کہا اصل میں یہ لَایٌ تھا یعنی جنگلی بیل (جس کو ہندی میں نیل گائے کہتے ہیں) (یہودی نے چھپانے کے لئے یَالَامُ کہا یہ حروف تہجی اور مقدم موخر کر دیا پھر راوی نے یَا کو غلطی سے بائے موحدہ کر دیا واللہ اعلم)

بَلَمْ:- سمندری چھوٹی مچھلیاں-

بَأْوٌ: غرور تکبر-

لَوْلَا بَأْوٌ فِیْهِ:- اگر طلحہ میں (بس) ذرا غرور نہ ہوتا (تو وہ خلافت کے لائق تھے- یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)

فَبَأَوْتُ بِنَفْسِیْ وَ لَمْ اَرْضَ بِالْهَوَانِ:- میں نے اپنے نفس کو بڑا سمجھا اور ذلت پر راضی نہیں ہوا-

اِمْرَأَةٌ سُوْءٍ اِنْ اَعْطَیْتَهَا بَأَتْ:- بری عورت کہ اگر تو اس کو کچھ دے گا تو ضرور شیخی کرے گی (کہنے لگے گی نوج بھلا یہ میرے لائق ہے جاؤ کسی فقیرنی کو دو)-

بَأَهٌ: سمجھ جانا-

مَابَأَهْتُ: میں نہیں سمجھا-

باب الباء مع الباء

بَبٌّ: موٹا لڑکا-

بَبَّةٌ:- جوان' موٹا ہٹا کٹا اور بچہ کا پہلا بول' نادان' بھاری بھرکم-

اَلَسْتَ بَبَّه:- کیا تو ببہ نہیں ہے (یہ عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کا لقب ہے جو بصرے کے والی تھے ان کی ماں[2] بچپنے میں ان کو نچاتی تھیں اور کہتی تھیں لَاُنْکِحَنَّ بَبَّه جَارِیَةً خِدَبَّه میں ببہ کی شادی ایک موٹی ہٹی کٹی چھوکری سے کروں گی)-

کَانَ یَقُوْلُ اِذَآ اَقْبَلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ:- جَآءَ بَبَّةُ:- جب عبداللہ بن حارث سامنے آتے تو ابن عمر فرماتے ببہ آ گیا (بطور لقب)-

---

[1] حدیث کا لفظی ترجمہ: (حضورؐ نے فرمایا (جنتیوں) کا سالن بالام اور مچھلی ہوگی- لوگوں نے کہا (حضورؐ) بالام کیا ہوتا ہے فرمایا (ان کا سالن) بیل اور مچھلی ہوگی- (م)

[2] ہند بنت ابی سفیان- (م)

بَتَّانٌ: طریقہ، روش، قسم۔
بَیَانٌ: ۔(بہ تخفیف کے بھی یہی معنی ہیں)
اِنْ عِشْتُ فَسَاَجْعَلُ النَّاسَ بَبَّانًا وَّاحِدًا (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں جیا تو عنقریب لوگوں کو ایک طریق روش پر کر دوں گا (یعنی سب کا معاش اور ماہوار تنخواہ برابر کر دوں گا پہلے وہ مہاجرین اور اہل بدر کو زیادہ معاش دیا کرتے تھے)۔
لَوْلَآ اَنْ اَتْرُکَ اٰخِرَ النَّاسِ بَبَّانًا وَّاحِدًا مَّا فُتِحَتْ عَلَیَّ قَرْیَۃٌ اِلَّا قَسَّمْتُھَا: ۔اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ پچھلے لوگ (جو آئندہ مسلمان ہوں گے) یک لخت مفلس اور محتاج رہیں گے تو جو ملک فتح ہوتا میں اس کو (جاگیر کے طور پر) فتح کرنے والوں کو بانٹ دیتا (بعض نے اس کو بَیَّانٌ بائے تحتانیہ سے پڑھا ہے)۔
لَئِنْ عِشْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَاُلْحِقَنَّ اٰخِرَ النَّاسِ بِاَوَّلِھِمْ حَتّٰی یَکُوْنُوْا بَبَّانًا: ۔ اگر میں آئندہ اور زندہ رہا تو پچھلے لوگوں کو ان کے اگلوں سے ملا دوں گا یہاں تک کہ وہ بالکل ایک قسم کے ہو جائیں گے (یعنی سب کو برابر وظیفہ وغیرہ دینا شروع کر دوں گا)
بَبَاجٌ یا بِبَّاجٌ: ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے۔
بَبْرٌ یا بَبِرٌ: شیر ببر (اس کی جمع بُبُوْرٌ ہے۔ یہ معرب ہے)
بَبْغَآءُ یا بَبَغَآءُ یا بَبَّغَآءُ یا بَبَغَاۃٌ: ۔طوطا (عام لوگ اس کو دُرَّۃٌ اور بَبَغَال کہتے ہیں) یہ جانور انسان سے کلام سن کر اس کو سیکھ لیتا ہے لیکن اس کے معنی نہیں سمجھتا اور جو شخص الفاظ یاد کر لے اور اس کے معنی نہ سمجھے اس کو جانور سے تشبیہ دیتے ہیں کہتے ہیں طوطے کی طرح اس کو قرآن یاد ہے۔

باب الباء مع التاء

بَتًّا یا بَثًّا (بائے مثلثہ سے) اقامت کرنا، ٹھہرنا، رہنا، مقیم ہونا۔
بَتٌّ: پورا کرنا، فیصلہ کرنا، چھوڑ دینا، حاصل کرنا، انکار کر دینا۔ کسی کو قافلہ میں پہنچنے سے عاجز کر دینا، عاجز رہ جانا، کاٹنا، اعضا کرنا، تھکا دینا۔
اَلْبَتَّۃُ: ۔تین طلاق جو قطعی جدا کر دے۔ یقینی۔
بُتُوْتٌ: ۔دبلا ہو جانا۔
تَبْتِیْتٌ: ۔کاٹنا، توشہ دینا، قطعی وعدہ کرنا۔
اِبْتَاتٌ: ۔کاٹنا۔
تَبَتُّتٌ: ۔کٹ جانا، زاد سفر لینا۔
اِنْبِتَاتٌ: ۔منی موقوف ہو جانا۔
بَاتٌّ: ۔منقطع، کاٹنے والا، دبلا، کمزور، احمق، مست۔
بَتَاتٌ: ۔توشہ، زاد سفر، سامان، گھر کا مال و متاع جہیز، اسباب۔
بَتٌّ: ۔موٹی کملی بالوں کی یا اون کی (بعض نے کہا چوکور کملی)۔
فَاعْتَرَضَھُمْ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ عَلَیْہِ بَتٌّ: ۔ (کافر لوگ دارالندوۃ میں آنحضرتؐ کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے) اتنے میں ابلیس ایک بوڑھے بزرگ کی صورت میں آن پہنچا ایک چوکور کملی اوڑھے ہوئے۔
کَاَنَّھُمُ الْجَرَادُ الصُّفْرُ عَلَیْھِمِ الْبُتُوْتُ: ۔گویا وہ (یعنی جن) زرد ٹڈیاں تھے جو کملیاں یا پشمی چادریں پہنے تھے۔
اَیْنَ الَّذِیْنَ طَرَحُوا الْخُزُوْزَ وَ الْحِبَرَاتِ وَ لَبِسُوا الْبُتُوْتَ وَالنَّمِرَاتِ: ۔ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے ریشمی کپڑوں اور یمنی چادروں کو پھینک دیا اور کملیوں اور ریشمی چادروں کو پہن لیا۔
اِنَّ طَآئِفَۃً جَآءَتْ اِلَیْہِ فَقَالَ لِقُنْبَرَ بَتِّتْھُمْ: ۔کچھ لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے آپ نے قنبر (اپنے غلام) سے فرمایا ان کو کملیاں اوڑھا دے یا ان کو توشہ اور خرچ دے دے۔
اَجِدُ قَلْبِیْ بَیْنَ بُتُوْتٍ وَّ عَبَآءٍ: ۔ میں اپنے دل کو کملیوں اور چادر میں مشغول پاتا ہوں۔
وَلَا یُؤْخَذُ مِنْکُمْ عُشْرُ الْبَتَاتِ: ۔ جس مال میں زکوٰۃ نہیں (یعنی سوداگری کا مال نہیں ہے) اس میں سے

دسواں حصہ نہیں لیا جائے گا (یعنی گھر کے سامان اور استعمال کی اشیاء میں سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی)-

فَاِنَّ الْمُنْبَتَّ یَا اَلْمُبَتَّتَ لَا اَرْضًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا اَبْقٰی (عبادت میں طاقت سے زیادہ محنت مت اٹھاؤ) کیونکہ جو شخص تیزی سے سفر میں چلے گا نہ تو وہ منزل مقصود کو پہنچے گا اور نہ سواری ہی اس کے پاس رہے گی (سواری کا جانور گر کرنا کارہ ہو جائے گا)-

اَلْمُبَتِّتُ الْمُفْرِطُ:- سفر میں تھک جانے والا (بہت تیز چلنے والا) افراط کرنے والا-

صِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یُبَیِّتِ الصِّیَام (بَتَّ یَبِتُّ اور یَبُتُّ باب ضَرَبَ اور نَصَرَ دونوں سے مستعمل ہے) یعنی جو شخص روزے کی نیت نہ کرے (یوں ہی فاقہ سے رہے) اس کا روزہ نہ ہوگا (گو دن بھر کچھ نہ کھائے نہ پئے) (یہ بَتٌّ سے نکلا ہے جس کے معنی کاٹنا' قطعی فیصلہ کرنا اسی سے ہے اَلْبَتَّۃَ جو مشہور ہے)-

اَبِتُّوْا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَآءِ:- ان عورتوں سے نکاح قطعی طور سے کیا کرو (بعض نے کہا اس میں اشارہ ہے متعہ کی ممانعت کی طرف کیونکہ وہ قطعی نکاح نہیں ہے بلکہ ایک مدت کے لئے محدود ہے) طَلَّقَهَا ثَلٰثًا بَتَّةً- اس کو تین طلاق دیں جو قطعی جدا کرنے والی ہیں- (پھر رجعت کی گنجائش نہیں)-

صَدَقَةٌ بَتَّةٌ:- قطعی صدقہ جس سے ملک بالکل زائل ہو جائے-

یَمِیْنٌ بَاتٌّ:- سچی قسم پوری ہونے والی-

بَتَّ شَهَادَتَهٗ وَ اَبَتَّهَا:- قطعی اور یقینی طور سے اس نے گواہی دی-

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ:- اللہ اس کو یقیناً بہشت میں لے جائے گا-

اَحْسِبُهٗ قَالَ جُوَیْرِیَةَ اَوِ الْبَتَّةَ:- میں گمان کرتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا- نہیں نہیں بلکہ میں قطعاً کہتا ہوں کہ جویریہ کا نام لیا-

اَظُنُّهٗ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ اَوِ الْبَتَّةَ:- میں سمجھتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث امام مالک کو پڑھ کر سنائی- نہیں نہیں بلکہ قطعاً کہتا ہوں کہ پڑھ کر سنائی-

طَلَّقَ الْبَتَّةَ:- طلاق بائن یا تین طلاق اس نے دے دیں-

فَاَبَتَّ طَلَاقَهَا:- اس نے تین طلاقیں دے دیں-

لَاتَبِیْتُ الْمَبْتُوْتَةُ اِلَّا فِیْ بَیْتِهَا:- جس عورت کو طلاق بائن دی جائے (جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے) وہ اپنے گھر میں عدت کرے (خاوند کے گھر میں نہ رہے)-

مَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ:- جو شخص ناطہ کاٹے گا میں اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دوں گا-

كَانَ یَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْاِبَاقِ الْبَاتِ:- (شریح قاضی یہ کیا کرتے تھے) کہ اگر غلام میں بھاگ جانے کا قطعی طور سے عیب ہوتا تو مشتری کو پھیر دینے کا اختیار دے دیتے- (مشتری یعنی خریدار)

اَلرَّجُلُ یَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ مُتْعَةً اَیَحِلُّ اَنْ یَّتَزَوَّجَ اِبْنَتَهَا بَتَاتًا:- ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اب اس کی بیٹی سے دائمی نکاح کر سکتا ہے یا نہیں-

بَتْرٌ: کاٹنا-

بَتَرٌ:- کٹ جانا-

اِبْتَارٌ:- دینا اور نہ دینا- نسل کاٹ دینا- دم کٹا کر دینا-

بَاتِرٌ اور بُتَار اور بَتَّار:- کاٹنے والی تلوار-

اَبْتَرُ:- دم کٹا اور جس کا کوئی وارث نہ ہو جس کی یادگار قائم رکھنے والی کوئی چیز نہ ہو- نامراد بے برکت و بے خیر کام اور ایک قسم کا زہریلا سانپ-

بُتَیْرآءُ:- آفتاب- ناتمام- ناقص- نامکمل- دم کٹی-

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَأُ فِیْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ:- ہر ایک شان والا (بڑا) کام جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہ کی جائے وہ ناقص اور ناتمام رہے گا-

اَلَّذِیْ نَحْنُ عَلَیْهِ اَحَقُّ مِمَّا عَلَیْهِ هٰذَا الصُّبُوْرُ الْمُنْبَتِرُ:- (قریش کے کافروں نے کہا) جس دین پر ہم ہیں وہ اس دین سے زیادہ سچا ہے جس پر نگوڑا ناٹھا ہے یعنی لاولد

ہے (کمبختوں نے لنگوڑے ناٹھے سے آنحضرتؐ کو مراد لیا کیونکہ آپ کی اولاد نرینہ کوئی زندہ نہیں رہی تھی)۔

اِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَآئِلٍ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ هٰذَا الْاَبْتَرُ:- عاص بن وائل آنحضرتؐ کے پاس پہنچا آپ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا یہی ابتر ہے' دم کٹا (جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کیا فرمایا (اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ)[1]

نَهٰی عَنِ الْمَبْتُوْرَةِ:- آپ نے قربانی میں دم کٹی بکری (ذبح کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ زِیَادٌ فِیْ خُطْبَتِهِ الْبَتْرَآءِ:- زیاد نے اپنے دم بریدہ (ناقص) خطبہ میں کہا (یعنی جس کے شروع میں اللہ کی تعریف نہیں کی نہ آنحضرتؐ پر درود بھیجا)۔

مَنْ صَدَّ طَرِیْقًا بَتَّرَ اللّٰهُ عُمْرَهٗ:- جو شخص رستہ بند کرے گا (لوگوں کو تکلیف دے گا) اللہ تعالیٰ اس کی عمر کاٹ دے گا (کم کر دے گا)۔

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِرْعٌ یُقَالُ لَهَا الْبَتْرَآءُ:- آنحضرتؐ کی ایک زرہ تھی جس کو بتراء کہا کرتے تھے (یعنی چھوٹی اور تنگ ہونے کی وجہ سے)۔

نَهٰی عَنِ الْبُتَیْرَآءِ:- آپ نے دم بریدہ نماز سے منع کیا (یعنی دوگانہ شروع کر کے ایک ہی رکعت پڑھ کر چھوڑ دینے سے اور جن لوگوں نے کہا کہ مراد وتر کی ایک رکعت ہے انہوں نے غلطی کی' وتر کی ایک رکعت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے' ان کے معارضہ کے لائق نہیں ہے)

اِنَّ سَعْدًا اَوْتَرَ بِرَکْعَةٍ فَاَنْکَرَ عَلَیْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّقَالَ مَاهٰذِهِ الْبُتَیْرَآءُ:- سعد نے وتر کی ایک رکعت پڑھی تو ابن مسعود نے ان پر انکار کیا کہنے لگے یہ دم کٹی نماز کیسی؟ (شاید ابن مسعود کو وہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں گی جن سے آنحضرتؐ کا ایک رکعت وتر پڑھنا ثابت ہے)۔

حِیْنَ تَبْهَرُ الْبُتَیْرَآءُ الْاَرْضَ:- جب سورج کی روشنی زمین پر پھیل جائے (چاشت کی نماز کا وقت' یہ حضرت علیؓ نے بیان کیا)۔

اَبْتَرَ الرَّجُلُ:- آدمی نے چاشت کی نماز پڑھی۔

اُقْتُلُوا الْاَبْتَرَ:- ابتر سانپ کو مار ڈالو (جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے)۔

بُتْرِیَّةٌ:- زیدیہ کا ایک فرقہ ہے۔

بَتْکٌ: کاٹنا' چیر ڈالنا' اکھیڑ ڈالنا۔

سَیْفٌ بَاتِکٌ:- کاٹنے والی تلوار۔ براں دھ

بِتْعٌ: شہد کی شراب جو یمن میں بہت رائج ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ:- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بتع کا پینا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (جو کی ہو یا جوار کی' کھجور کی ہو یا انگور کی' قلیل ہو یا کثیر)

بَتْلٌ: کاٹنا' جدا کرنا' ممتاز کرنا' الگ کرنا۔

تَبَتُّلٌ:- اللہ کی طرف مائل ہونا' دنیا سے جدا ہونا' تجرد اختیار کرنا۔

بَتْلَةٌ:- تاکیدی' قطعی نہ ٹلنے والی۔

بَتُوْلٌ:- مجرد عورت جو شادی شدہ نہ ہو اور اسی حالت میں خدا کی عبادت کرنے والی راہبہ۔ لقب سیدہ فاطمہ اور مریم علیہا السلام۔

بَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰی:-[2] جب کوئی کسی کو عمر بھر رہنے کے لئے مکان دے تو آنحضرتؐ نے فرمایا وہ قطعی اسی کی ملک ہو جاتا ہے (یعنی جس کو دیا اس کی ملک)

فَهِیَ لَهٗ بَتْلَةً:- عمریٰ قطعی اس کا ہے جس کو عمریٰ دیا جائے۔

اَلْعُمْرَةُ الْمَبْتُوْلَةُ عَلٰی صَاحِبِهَا طَوَافُ النِّسَآءِ:- جو

---

[1] ترجمہ: بیشک تیرا دشمن ہی دم کٹا ابتر ہے۔ (م)

[2] عمریٰ اس مکان یا زمین کو کہتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے کسی کو دے دیا جائے۔ (م)

عمرہ الگ کیا جائے (یعنی بغیر حج کے) اس میں عورتوں کی طرح طواف کرے (رمل ضروری نہیں)

لَا رَهْبَانِيَّةَ وَلَا تَبَتُّلَ فِي الْإِسْلَامِ:- اسلام میں ترک دنیا اور عورتوں سے الگ رہنا نہیں ہے (بلکہ اس قسم کی درویشی حضرت عیسیٰ کے تابعداروں نے نکالی تھی)-

بَتُوْلٌ:- وہ عورت جس کو مرد کی خواہش نہ ہو جو سب عورتوں سے فضیلت میں بڑھ کر ہو (اسی لئے حضرت مریم اور حضرت فاطمہؓ کو بتول کہتے ہیں بعض نے کہا بتول وہ عورت ہے جو دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھے)-

اِنَّا سَمِعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقُوْلُ اِنَّ مَرْيَمَ بَتُوْلٌ وَّ اِنَّ فَاطِمَةَ بَتُوْلٌ مَا الْبَتُوْلُ فَقَالَ الْبَتُوْلُ الَّتِيْ لَمْ تَرَ حُمْرَةً قَطُّ:- حضور ہم نے آپ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ مریم بتول ہے اور فاطمہ بتول ہے، بتول کے کیا معنی؟ فرمایا وہ عورت جس نے حیض کی سرخی کبھی نہیں دیکھی-

فَاَتَتْنِيْ عَزِيْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ بَتْلَةٌ اَوْعَدَنِيْ اِنْ لَّمْ اُبَلِّغْ اَنْ يُّعَذِّبَنِيْ:- اللہ کی طرف سے میرے پاس ایک تاکیدی قطعی حکم آیا، اللہ نے مجھ کو ڈرایا ہے کہ اگر میں اس کا پیغام نہ پہنچاؤں گا تو وہ مجھ کو عذاب دے گا-

رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّبَتُّلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ:- آنحضرتؐ نے عثمان بن مظعون کے اس ارادے کو کہ وہ عورتوں سے نکاح نہ کریں گے رد کر دیا (پلٹوا دیا)

لَقَدْ نَزَلَ بِكُمْ اَمْرٌ مَّا ابْتَلْتُمْ بَتْلَهٗ:- تم پر ایسی آفت آئی جس کے لئے تم نے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی (خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے ما انتبلتم نبلهٗ: یعنی جس کا حال تم کو معلوم نہ تھا یا جس کے لئے تم نے کوئی بندوبست نہیں کیا)

لَتُبَتِّلُنَّ لَهَآ اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا:- یا تو تم نماز کے لئے قطعی طور سے کوئی امام مقرر کر لو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھنی ہوگی (یہ حذیفہ صحابی کا قول ہے جب کہ لوگوں نے ان کو امامت کے لئے مجبور کیا)

تَبَتُّلٌ:- دعا میں یہ ہے کہ ایک انگلی سے اشارہ کر کے دعا کرے یا ایک بار انگلیوں کو اٹھائے پھر رکھ دے پھر اٹھائے یا بائیں ہاتھ کی کلمہ کی انگلی ہلائے-

باب الباء مع الثاء

بَثٌّ: پھیلانا، جدا کرنا، اڑانا، کھول دینا، ظاہر کرنا، بیان کرنا، پراگندہ کرنا، پیدا کرنا، خبر پھیلانا، بکھیرنا-

اِبْثَاثٌ اور تَبْثِيْثٌ:- کھولنا، ظاہر کرنا،

تَبَآثٌ:- رنجیدہ ہونا، غم کرنا، پریشان ہونا-

اِنْبِثَاثٌ:- پھیلنا، متفرق ہونا، پراگندہ ہونا، منتشر ہونا، جدا ہونا-

اِسْتِبْثَاثٌ:- ظاہر کرنے کی درخواست کرنا، خبر پوچھنا-

بَثٌّ:- حال، شدید غم و رنج، پراگندگی، پریشانی، انتشار-

زَوْجِيْ لَآ اَبُثُّ خَبَرَهٗ:- میں اپنے خاوند کا حال فاش نہیں کرتی (کیونکہ اس کے حالات بہت برے ہیں) اور پھر کہا اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ (مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اس کے حالات چھوڑ نہ دوں (یعنی اس قدر طویل حالات ہیں کہ ان کا پورا بیان کرنا مشکل ہے بیان کروں تو بہت سے چھوٹ نہ جائیں- یہ ڈرتی ہوں یا مجھ کو ڈر ہے کہ کہیں اس کو یعنی خاوند کو چھوڑ نہ بیٹھوں خاوند کو خبر پہنچ جائے کہ میں نے اس کی بدگوئی کی تو وہ مجھ کو طلاق دے دے گا (اس صورت میں لا زائد ہوگا)-

لَا تَبُثُّ حَدِيْثَنَا تَبْثِيْثًا:- وہ ہماری باتیں فاش نہیں کرتی (بڑی محرم راز ہے) (ایک روایت میں وَلَا تَنُثُّ حَدِيْثَنَا تَنْثِيْثًا ہے معنی وہی ہیں)-

اِنَّ اِبْلِيْسَ يَبُثُّ جُنُوْدَهٗ:- ابلیس اپنے لشکر والوں کو پھیلاتا ہے-

بَثَّ اللّٰهُ الْخَلْقَ بَثًّا:- اللہ نے خلقت کو پیدا کیا (پھیلا دیا)-

وَلَمْ يَبُثَّ شَكْوٰى:- اس نے شکایت نہیں پھیلائی (بیان نہیں کی، ظاہر نہیں کی)-

لَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ:- اور بیماری دیکھنے

کے لئے ہاتھ اندر نہیں ڈالتا (ایسا نہ ہو کہ کہیں ہاتھ لگنے سے مجھ کو تکلیف ہو- بعض نے کہا یہ خاوند کی برائی ہے یعنی میرا حال نہیں پوچھتا ہاتھ تک نہیں لگاتا)-

حَضَرَنِیْ بَثِّیْ:- میرا رنج پھر آن موجود ہوا-

لَمَّا حَضَرَ الْیَهُوْدِیَّ الْمَوْتُ قَالَ بَثْبِثُوْهُ:- جب یہودی کی موت آن پہنچی تو کہنے لگا اب اس کو کھول دو (بیان کر دو)-

بَثْبِثُوْهُ:- اصل میں بَثِّثُوْهُ تھا- دوسری ثا کو تخفیف کے لئے با سے بدل دیا جیسے حَثَّثَ میں حَثْحَثَ کہتے ہیں)

اَمَّآ اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ:- ایک علم کو تو میں نے پھیلا دیا (لوگوں کو سکھلا دیا) اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں گا تو نرخرہ (گلا) کاٹ ڈالا جائے گا- (یہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے)-

بَثْأٌ: اقامت کرنا' ٹھہرنا' رہنا' مقیم ہونا-

بَثْرٌ: یا بَثَرٌ یا بُثُوْرٌ:- پھنسی (آبلہ' پھوڑا نکلنا)-

تَبَثُّرٌ:- پھول جانا-

اِبْثِرَارٌ:- دوڑنا-

بَاثِرٌ:- حاسد رسنے والا پانی-

بَثِیْرٌ:- بہت- کثیر و قلیل-

مَبْثُوْرٌ:- محسود بہت مال دار-

بَثْرَةٌ:- چھوٹی پھنسی' چھالا' آبلہ (اس کی جمع بُثُوْرٌ ہے)-

وَ عَصَرَ بَثْرَةً:- انہوں نے ایک پھنسی کو دبایا (یا چہرے پر ایک زخم کو)

اَلْمُحْرِمُ یَكُوْنُ بِهِ الْبَثْرَةُ وَ الدَّمَامِیْلُ:- اگر احرام والے شخص کے پھنسی نکل آئے یا دُمّل (پھوڑے)

بَثْطٌ: سوج جانا' ورم کرنا' پھول جانا (لب کا)

بَثَعٌ: ہونٹوں پر خون نمودار ہونا' ہنسی کے وقت ہونٹ الٹ جانا- خون کی سرخی سے ہونٹ سرخ ہو جانا' پھول جانا اور معلوم ہو کہ وہ ابھی پھٹ پڑیں گے-

(بَثَغٌ:- غین کے ساتھ جسم کے اور حصوں کی سرخی کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے)

تَبْثِیْعٌ:- دانتوں کی طرح گوشت کے ٹکڑے نکل آنا-

بَثْغٌ: ہونٹوں پر یا جسم کی کسی اور جگہ خون نمودار ہونا- (اور بَثْعٌ ہونٹوں کے لئے خاص ہے)-

بَثْقٌ یا بِثْقٌ:- پانی بہہ جانے کے لئے نہر کی منڈیر توڑ دینا' سوراخ کرنا' آنکھوں سے جلد آنسو نکل آنا' بھر جانا' ابلنا' سیلاب کا جگہ کو پھاڑنا' رواں ہونا-

اِنْبِثَاقٌ:- بہنا' نکلنا' نہر کے کنارے سے پانی جاری ہونا' پھوٹ پڑنا-

فَغَمَزَ بِعَقِبِهٖ عَلَی الْاَرْضِ فَانْبَثَقَ الْمَآءُ:- حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو پانی پھوٹ کر بہ نکلا وَ بَثَقَا عَلَیْنَا بَثْقًا فِی الْاِسْلَامِ لَا یُسْكَرُ' ان دونوں نے اسلام میں ایسا رخنہ ڈالا جو کبھی بند نہ ہوگا-

بُثُنٌ: کیاریاں' چمن' مرغزار' باغات-

بَثْنَةٌ:- مسکہ (مکھن) موٹی' نرم' خوبصورت عورت (پتلے پوست اور بھرے گوشت کی) نرم زمین' ریتلی زمین-

بَثْنَةٌ:- ایک مقام جو دمشق (شام) کے اطراف میں ہے وہاں کے گیہوں بہت نرم اور ملائم ہوتے ہیں-

فَلَمَّآ اَلْقَی الشَّامُ بَوَانِیَهٗ وَ صَارَ بَثْنِیَّةً وَّ عَسَلًا عَزَلَنِیْ وَاسْتَعْمَلَ غَیْرِیْ:- جب شام کے ملک نے اپنی پسلیاں ڈال دیں (مطیع و منقاد ہو گیا) اور مسکہ (مکھن) اور شہد بن گیا یا بثنہ کے گیہوں اور شہد کی طرح ہو گیا یا نرم ریتی اور شہد کی طرح بن گیا (حلوائے بے دودھ) تو اس وقت حضرت عمرؓ نے مجھ کو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا (یہ خالد بن ولید نے اس وقت کہا جب حضرت عمرؓ نے ان کو شام کی گونری سے معزول کیا)-

بَثْوٌ: پسینہ آنا-

بَثَآءٌ:- نرم ہموار زمین-

بِثَةٌ:- راکھ-

باب الباء مع الجیم

بَجْبَجَةٌ: کھلانا (کھیل کرنا) کا کرنا کے سے گن گن کر کے بچہ کو سلانا' بچے کو بہلانا' لوری دے کر سلانا' اچھالنا' خاموش

کرنا-

تَبَجْبُجٌ: گوشت بہت ہونا' گوشت لٹک آنا' ڈھیلا ہونا' ڈھلک آنا-

بَجْبَاجٌ اور بَجْبَاجَةٌ:- مضطرب اللحم (ملتے ہوئے گوشت کا)-

رَمَلٌ بَجَاجٌ:- ریتی بہت ضخیم' موٹا تودہ-

اِنَّ هٰذَا الْبَجْبَاجَ النَّفَّاجَ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:- یہ بکی موٹا یا احمق مغرور کیا جائے کہ اللہ کہاں ہے-

بَجٌّ: چیرنا' پھاڑنا' فصد کھولنا' غالب ہونا' کونچا مارنا' نیزہ مارنا' موٹا کرنا-

مُبَاجَّةٌ:- مبارزہ' مقابلہ-

بُجٌّ:- پرندے کا چوزہ-

بَجَّةٌ:- ہلکا زخم لگا کر خون نکالنا (عرب لوگ جاہلیت کے زمانے میں جب قحط ہوتا تو اونٹ کو زخم مار کر اس کا خون پی جاتے) بعض نے کہا بجہ ایک بت کا نام تھا)- ایک پھنسی جو آنکھ میں نکلتی ہے' گوآنکنی وغیرہ-

قَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنَ الْبَجَّةِ وَالسَّجَّةِ:- اللہ تعالیٰ نے تم کو کونچا مارنے اور پانی ملے ہوئے دودھ سے نجات بخشی (یعنی قحط اور تنگی کو رفع کیا اسلام کی بدولت دولت اور حکومت عنایت کی بعض نے کہا سجہ بھی ایک بت کا نام تھا یعنی بجہ اور سجہ کی پرستش سے نجات دلوائی)-

بَجَحٌ: خوشی اور شادمانی-

تَبَجُّحٌ:- فخر کرنا' تکبر کرنا' بزرگی کرنا' بڑا بننا' شادماں ہونا-

وَ بَجَّحَنِىْ فَبَجَحْتُ:- اس نے مجھ کو خوش کیا تو میں خوش ہوگئی یا اس نے میری بڑائی بیان کی تو میں بھی اپنے آپ کو بڑا سمجھی (فخر کرنا)-

بَجَّحْتُهٗ تَبْجِيْحًا:- میں نے اس کی تعظیم اور تکریم کی (جیسے عَظَّمْتُهٗ تَعْظِيْمًا) یا میں نے اس کو خوش کیا فتبجح تو وہ خوش ہوگیا-

فِىْ خَيْرَاتِهَا يَتَبَجَّحُوْنَ:- وہ بہشت کی نعمتوں میں خوش رہیں گے (ایک روایت میں يَتَبَجْبَحُوْنَ ہے دوحائے حطی سے یعنی بہشت میں جگہ پکڑیں گے اچھی طرح ٹھہریں گے)-

بِجَادٌ: دھاری دار کمبل-

بَجَدَ:- اقامت کی-ٹھہرا-

بَجْدٌ:- ایک جماعت (آدمیوں کی یا سو اور سو سے زائد گھوڑوں کی)-

بُجْدَةُ الْاَمْرِ:- اندر کا حال' اصلیت وحقیقت حال-

بَجْدَةٌ:- علم-

نَظَرْتُ وَالنَّاسُ يَقْتَتِلُوْنَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اِلٰى مِثْلِ الْبِجَادِ الْاَسْوَدِ يَهْوِىْ مِنَ السَّمَآءِ:- لوگ جنگ حنین میں لڑ رہے تھے میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک چیز دھاری دار کمبل کی طرح اتر رہی ہے (یہ فرشتے تھے)-

ذَالْبِجَادَيْنِ:- دو کمبل والے (یہ آپ نے عبداللہ بن عبدنہم کا لقب رکھا تھا کیونکہ وہ جب اپنے ملک سے آنحضرتؐ کے پاس آنے لگے تو ان کی ماں نے ایک کمبل پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کئے ایک کی چادر بنائی اور دوسرے کی ازار)-

مَا الشَّىْءُ الْمُلَفَّفُ فِى الْبِجَادِ:- کمبل میں لپٹی ہوئی کیا چیز ہے (یہ معاویہ نے احنف بن قیس سے دل لگی کی ان کی قوم والے بنی تمیم دودھ کو مشک میں بھر کر اور مشک کو ایک کمبل میں لپیٹ کر لے جایا کرتے تھے- احنف نے بھی اس کے جواب میں معاویہ سے دل لگی کی کہنے لگے هُوَ السَّخِيْنَةُ یا امیر المومنین حریرہ[1] ہے یہ حریرہ قریش کے لوگ قحط کے دنوں میں کھایا کرتے)-

تَعَلَّمُوْا تَفْسِيْرَ اَبْجَدَ:- ابجد کے حروف کی تفسیر سیکھو (ان کی خاصیات اور آثار معلوم کرو جیسے علم التکسیر میں بیان ہوئے ہیں)-

بُجْدَةُ الْاَمْرِ:- کسی کی اندرونی حقیقت واصلیت' اس

---

[1] سخینہ اس حریرہ کو کہتے ہیں جو گھی اور موئے آٹے سے بنایا جاتا ہے اہل عرب اسے قحط کے ایام میں استعمال کرتے تھے-(م)

کا راز-

اِبْنُ بُجْدَتِهَا:- اس کا واقف حال، ماہر، معاملے کی حقیقت جاننے والا-

كَبِيْرُ اُنَاسٍ فِيْ بِجَادٍ مُزَمَّلٌ:- سب آدمیوں میں بزرگ اور عالی شان ایک کملی میں لپٹا ہوا ہے-

بُجْرٌ: حال زار، سانحہ، بلا، مصیبت، بدی، برائی، برا کام-

بَجَرٌ:- ناف نکل آنا، پیٹ بڑا ہو جانا، دودھ پانی سے پیٹ بھر جانا اور سیراب نہ ہونا، لٹک جانا، بھاری ہونا، تسلی نہ پانا، سست ہو جانا-

تَبَجُّرٌ:- الحاح کرنا، گڑگڑانا، منت کر کے مانگنا، کسی عمل میں بہتات کرنا-

اِبْجِيْرَارٌ:- بمعنی بَجَرٌ ہے-

بَجْرَآءُ:- بنجر یا اونچی سخت زمین-

فَاَصْبَحُوْا بِاَرْضٍ بَجْرَآءَ:- صبح کو ایک اونچی سخت زمین پر پہنچے-

اَبْجَرُ اور بَاجِرٌ:- اونچی ناف والا، بڑے پیٹ والا، ابھرا ہوا، توندل-

اَصْبَحْنَا فِيْ اَرْضٍ عَزُوْبَةٍ بَجْرَآءَ:- ہم صبح کو ایک دور دراز سخت بنجر زمین پر پہنچے-

اَشْكُوْا اِلَى اللّٰهِ عُجَرِيْ[1] وَ بُجَرِيْ:- میں اپنی مصیبتوں اور رنجوں کا شکوہ اللہ سے کرتا ہوں-

اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَ بُجَرَهُ:- اگر میں اس کا ذکر کروں تو اس کے سب عیب یا بھید کھلے اور چھپے بیان کر دوں گی-

اَشِحَّةٌ بُجَرَةٌ:- قریش کے لوگ بڑے بخیل اور بڑے پیٹ والے ہیں (یا بہت روپیہ جمع کرنے والے ہیں)-

اِنَّمَا هُوَ الْفَجْرُ اَوِ الْبَجْرُ:- یا تو فجر کی روشنی ہے (اگر ٹھہرا رہے گا اور انتظار کرے گا) یا مصیبت کا سامنا ہے (اگر اندھیرے میں چل پڑے گا)-

(اَوِ الْبَحْرُ:- کے معنی یہ ہیں کہ یا دریا ہے یعنی دنیا کی مکروہات میں گرفتار ہوگا)-

لَمْ اٰتِ لَآ اَبَالَكُمْ بُجْرًا:- بن باپ والو (یا تمہارا باپ مرے) میں تمہارے پاس کوئی بری بات نہیں لایا (یا میں تمہارے پاس روپیہ جوڑنے کو نہیں آیا (یا پیٹ بڑھانے کو) (یہ حضرت علیؓ کا کلام ہے)-

كَانَ لَهُمْ صَنَمٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يُقَالُ لَهٗ بَاجِرٌ يا بَاحَرُ:- جاہلیت کے زمانہ میں ان کا ایک بت تھا جس کو باجر یا باحَرُ کہتے تھے-

دِيَةُ الْبُجْرَةِ اِذَا كَانَ فَوْقَ الْعَانَةِ عُشْرُ دِيَةِ النَّفْسِ مِائَةُ دِيْنَارٍ:- ناف کی دیت جب پیڑو کے اوپر آ جائے جان کی دیت کا دسواں حصہ ہے (یعنی سو دینار)-

اَفْضَيْتُ اِلَيْكَ بِعُجَرِيْ وَ بُجَرِيْ:- میں نے تجھ سے اپنا حال کہہ دیا، اچھی بری باتیں سب کھول دیں-

خَضَعَتْ لَهٗ بُجْرَةُ التَّكَبُّرِ:- تکبر کی گردن اس کے سامنے جھک گئی-

بَجْسٌ: بہنا یا بہانا، جاری کرنا (پانی) بہہ نکلنا چیرنا (زخم کو)-

بُجُوْسٌ:- گالی دینا-

تَبْجِيْسٌ:- بہانا-

تَبَجُّسٌ اور اِنْبِجَاسٌ:- جاری ہونا، پھوٹ نکلنا-

مَا مِنَّا رَجُلٌ بِهٖ اٰمَّةٌ يَبْجُسُهَا الظُّفُرُ غَيْرُ الرَّجُلَيْنِ:- ہم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس میں ایک ایسا زخم نہ ہو جو ناخن لگانے سے بہہ نکلتا ہے (اتنی ساری پیپ اس میں بھری ہے کہ نشتر کی ضرورت نہیں) دو شخصوں کے سوا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کہ ان کا کوئی عیب نظر نہیں آتا (یہ حذیفہؓ کا کلام ہے یعنی ہر ایک میں کچھ نہ کچھ عیب نمایاں ہے سوائے ان دونوں صاحبوں کے)-

كَاَنَّهٗ قَزَعَةٌ تَنْبَجِسُ:- گویا وہ ابر کا ایک ٹکڑا ہے جو

[1] عُجَرٌ پیٹھ میں رگوں کے ایک گچھے کو کہتے ہیں پھر اس کو مصیبت اور غم و رنج سے تشبیہ دی مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ سے اپنی پوشیدہ اور عیاں تمام باتوں کا شکوہ کرتا ہے- (م)

برس رہا ہے۔

فَانْبَجَسَتْ :۔تو وہ بہہ نکلا' پھوٹ نکلا' جاری ہو گیا۔

بَجَلٌ: بہتان' تعجب' کم ہمتی

بَجْلٌ یا بُجُولٌ اور بَجَالَۃٌ اور بَجَلَۃٌ :۔ خوشحال ہونا' معزز ہونا' عزت دار ہونا۔

تَبْجِیلٌ :۔تعظیم کرنا' عزت کرنا۔

بَجَلْ :۔کافی' خاطر خواہ' ہاں' ضرور۔

اِبْجَالٌ :۔کافی ہونا۔

بَاجِلٌ :۔خوشحال۔

بَجَالٌ :۔موٹا بوڑھا بڑا سردار۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْبَجَلِ (لقمان بن عاد نے کہا) تو مجھ سے میرے کم ہمت بھائی کو لے لے (یہ اس بھائی کی مذمت ہے یعنی وہ خسیس کاموں سے راضی ہوتا ہے اور اعلیٰ کاموں میں رغبت نہیں کرتا ہے اور یوں کہتا ہے جس حال میں ہوں وہ مجھ کو کافی ہے)۔

بَجْلَۃ :۔چھوٹا درخت۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْبَجْلَۃِ :۔تو مجھ سے میرے خوبی والے بھائی کو لے (یہ اس بھائی کی تعریف ہے)۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَصَبْتُمْ خَیْرًا بَجِیْلاً :۔قبر والو تم پر سلام تم نے بڑی خوبی کمائی۔

فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِیْ یَدِہٖ وَقَالَ بَجْلِیْ مِنَ الدُّنْیَا :۔ اس نے کچھ کھجوریں جو ہاتھ میں تھیں پھینک دیں اور کہنے لگا بس دنیا میں سے مجھے یہی کام ہیں۔

فَقَطَعُوْا اَبْجَلَہٗ :۔ سعد بن معاذ کے ہاتھ کی رگ انھوں نے کاٹ ڈالی۔

اَمَّا الْوَلِیْدُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ فَاَوْمٰی جِبْرَئِیْلُ اِلٰی اَبْجَلِہٖ :۔ ولید بن مغیرہ کی رگ کی طرف جبریل نے اشارہ کیا (اس کی رگ کٹ گئی اور واصل جہنم ہوا)۔

بَجِیْلَۃُ خَیْرٌ مِّنْ وَّعْلٍ وَ ذَکْوَانَ :۔بجیلہ کا قبیلہ وعل اور ذکوان قبیلوں سے بہتر ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَبْجُلُ وَلَا یَعْجِلُ :۔مسلمان نہ تو بہتان لگاتا ہے اور نہ جلدی کرتا ہے۔

نَحْنُ بَنِیْ ضَبَّۃِ اَصْحَابَ الْجَمَلِ رُدُّوْا عَلَیْنَا شَیْخَنَا ثُمَّ بَجَلْ :۔ (شاعر کہتا ہے) ہم بنی ضبۃ والے اصحاب جمل ہیں ہمیں ہمارے بڑے کو واپس دے دو پھر ہم بس کرتے ہیں۔

بَجْمٌ یا بُجُوْمٌ :۔ خاموش ہو جانا (زبان کی رکاوٹ سے گھبراہٹ سے یا عاجزی سے ڈر سے یا ہیبت سے) دیر کرنا' منقبض ہونا۔

تَبْجِیْمٌ :۔دیر کرنا' منقبض ہونا' تیز نظر کرنا۔

اَلْبُجْمُ :۔بڑی جماعت' جھاؤ کا پھل۔

بَجْنٌ: ایک قسم کی چھوٹی سفید مچھلی۔

بُجَاوَۃ: حبشیوں کی ایک قسم ہے یا ایک ملک ہے جہاں کے لوگ کالے ہوتے ہیں۔

کَانَ اَسْلَمُ مَوْلٰی عُمَرَ بُجَاوِیًّا :۔اسلم حضرت عمر کا غلام بجاوہ والا تھا (بجاوی تھا)

باب الباء مع الحاء

بَحْبَحَۃ: اترنا' قرار لینا' آرام سے ٹھہرنا۔

تَبَحْبُحٌ :۔بیچ میں ہو جانا۔

بَحْبَاحٌ :۔جس کا طول وعرض برابر ہو۔

بُحْبُوْحٌ :۔بیچوں بیچ' درمیان میں۔

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّسْکُنَ بُحْبُوْحَۃَ الْجَنَّۃِ فَلْیَلْزَمِ الْجَمَاعَۃَ :۔جس کو یہ اچھا لگے کہ بہشت کے بیچوں بیچ وہ رہے تو جماعت کے ساتھ رہے (جماعت سے مراد اہل حق کا گروہ ہے اگر ایک ہی شخص حق پر قائم ہو تو وہ بھی ایک جماعت ہے)

غَزَاھُمْ فِیْ بُحْبُوْحَۃٍ :۔ ان کے بیچ مقام میں جا کر جہاد کیا۔

اَھْدٰی لَھَآ اَکْبُشًا تَبَحْبَحُ فِی الْمِرْبَدِ :۔اس نے اس کو مینڈھے تحفہ میں بھیجے جو باڑے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔

تَقْطُرُ اللِّحَآءُ تَبَحْبَحُ الْحَیَآءُ :۔ درخت کی چھال سے پانی ٹپکا اور پانی زمین میں پھیل گیا۔

بَحْتٌ: سادہ خالص (اس کا مؤنث بَحْتَۃٌ ہے)

خُبْزٌ بَحْتٌ:- سادی، روکھی، روٹی

عَرَبِیٌّ بَحْتٌ:- خالص عرب کا- (یعنی ماں باپ دونوں عرب جیسے قُحٌّ ہے)-

اِخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّآءِ بَحْتًا:- حضرت عمرؓ نے نری مہندی کا خضاب لگایا (یعنی بسمہ وغیرہ اور کوئی چیز اس میں نہیں ملائی اس سے بال سرخ ہو جاتے ہیں) اس روایت سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جنہوں نے مرد کے لئے مہندی لگانا منع رکھا ہے- دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ جہاں کوئی درد پھوڑا وغیرہ ہوتا تو اس پر مہندی لگاتے اور شادی کے دنوں میں زردی کا استعمال قدیم زمانے سے رائج ہے- عبدالرحمٰن بن عوف آئے تو آپ نے زردی کا نشان ان پر دیکھ کر فرمایا کہ عبدالرحمٰن یہ کیا ہے- انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ میں نے شادی کی ہے الی آخرہ بعض نے کہا یہ زردی عبدالرحمٰن نے قصداً نہیں لگائی تھی بلکہ عورت نے جو زردی لگائی تھی وہ اختلاط کی وجہ سے ان کے بدن یا کپڑے پر لگ گئی تھی اور دوسری حدیث میں مردوں کو زعفران لگانے کی ممانعت وارد ہے لیکن حافظ[1] صاحب نے کہا کہ اس ممانعت میں سے دولہا دلہن کی تخصیص کر لی گئی ہے- ان کو زعفران وغیرہ لگانا درست ہے)-

وَكُرِهَ لِلْمُسْلِمِيْنَ مُبَاحَتَةَ الْمَآءِ:- نرا پانی (جس میں شہد دودھ وغیرہ کچھ نہ ہو) پینا مسلمانوں کے لئے برا سمجھا (تاکہ ان کی قوت قائم رہے)-

ثُمَّ اغْسِلْهُ بِمَآءٍ بَحْتٍ:- پھر اس کو خالص پانی سے (جس میں بیری کافور وغیرہ نہ ہو) نہلاء...... (اَلْمَآءُ الْقَرَاحُ بھی خالص پانی کو کہتے ہیں)

بُحْتُرٌ: ایک قبیلہ ہے-

بُحْتَرَۃٌ:- ایک کھانا جو بینگن اور انڈے سے بنایا جاتا ہے-

بُحْتُرٌ اور بُحْتُرِیٌّ:- پست قد ٹھوس اعضا والا، گٹھے ہوئے بدن والا-

بَحْثٌ: کھودنا، تفتیش کرنا، ایک بات کے پیچھے لگنا ڈھونڈھنا-

مُبَاحَثَۃٌ:- جھگڑنا، لڑنا، اپنے مطلوب پر دلیل لانا، دوسرے کی دلیل کو توڑنا (جیسے تَبَاحُثٌ ہے)

مَبْحَثَۃٌ:- بحث اور تحقیق-

مَبَاحِثُ الْبَقَرِ:- خالی اجاڑ مکان یا نامعلوم مکان-

تَرَكْتُهٗ مَبَاحِثَ الْبَقَرِ:- (ایک مثل ہے یعنی) ایک نامعلوم جگہ میں میں نے اس کو چھوڑ دیا-

بَحَّاثٌ اور بَحُوْثٌ:- بہت بحث کرنے والا بحثی-

سُوْرَۃُ الْبَحُوْثِ:- سورۂ براءۃ کو کہتے ہیں- کیونکہ اس میں منافقوں کے حالات سے بہت بحث کی گئی ہے (بعض نے سُوْرَۃُ الْبُحُوْثِ بہ ضمۂ با نقل کیا ہے جب بحوث بہ فتحہ با ہوگا تو یہ موصوف کی اضافت ہے صفت کی طرف جیسے مَسْجِدُ الْجَامِعِ)-

اِنَّ غُلَامَيْنِ كَانَا يَلْعَبَانِ الْبَحْثَۃَ:- دو لڑکے مٹی کے کھلونے سے کھیل رہے تھے-

فَبَحَثَ بِعَقِبِهٖ:- حضرت جبرئیل نے اپنی ایڑی سے زمین کھودی-

لَيْسَ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَّبْحَثُوْا:- لوگوں پر یہ لازم نہیں کہ وہ کھوج لگائیں- (جو پانی دیکھیں اس سے وضو کرلیں، جو بچھونا پائیں اس پر نماز پڑھ لیں)

بَحْثَرَۃٌ: کھوج لگانا، جدا جدا کرنا، الٹ پلٹ کرنا، نکالنا، کھولنا، بکھیرنا-

بَحٌّ: یا بَحَحٌ یا بُحُوْحٌ یا بَحَاحٌ یا بَحَاحَۃٌ آواز بھاری ہونا، گلا بیٹھ جانا-

اِبْحَاحٌ:- گلا بٹھا دینا، آواز بھاری کر دینا-

اِبْتِحَاحٌ:- ارزانی اور کشادگی میں ہونا-

بُحَّۃٌ:- ٹھسکا، خشونت، آواز میں بھاری پن-

رَجُلٌ شَحِيْحٌ بَحِيْحٌ:- بخیل آدمی-

[1] یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی صاحب فتح الباری شرح بخاری- (م)

اَبحُ :- دینار' موٹا' موٹی لکڑی' بھاری آواز والا' فال کھولنے کا پانسہ-

فَاَخَذَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُحَّةٌ :- آنحضرت کو ٹھسکا لگا (گلا بند ہو گیا)-

مَا بَلَغْنَا الرَّوْحَآءَ حَتّٰی بَحَّتْ اَصْوَاتُنَا :- ہم روحا تک نہیں پہنچے تھے کہ ہماری آوازیں بھاری ہو گئیں (لبیک پکارتے پکارتے گلے بیٹھ گئے)-

بَحْدَلَةٌ : کندھا جھک جانا' جلد چلنا' ہلکی دوڑ-

بَحْرٌ : چیرنا' کان چیرنا' پھاڑنا' سمندر' دریا' بڑا علم' بڑا سخی' وہ گھوڑا جو بے لگام خوب دوڑتا ہو-

بَحَرٌ :- ڈر کر حیران ہونا' بہت پیاسا ہونا' گوشت جاتے رہنا' اونٹ کا دوڑتے دوڑتے ناتواں ہو کر منہ کالا ہو جانا-

اِبْحَارٌ :- سمندر میں سوار ہونا' سل کی بیماری میں مبتلا ہونا' ناک سرخ ہو جانا' پانی نمکین ہونا' زمین کے منافع بہت ہونا-

تَبَحُّرٌ :- علم یا مال میں وسعت اور کثرت

بَاحِرٌ :- احمق' مبہوت' خالص سرخ خون' جھوٹا' فضولی' رحم کا خون-

بَاحَرٌ :- (بفتحۂ حاء) ایک بت کا نام-

بَاحُوْر :- چاند' سخت گرمی' ماہ تموز (جولائی) کی-

بَحَّارٌ :- ملاح-

بَحِرٌ :- جس کو سل کی بیماری ہو-

بُحْرَانٌ :- بیماری میں تغیر کی حالت-

بَحْرَیْن :- بصرے اور عمان کے درمیان ایک مقام ہے-

اَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ :- کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں-

فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَآءِ الْبِحَارِ :- سمندروں کے اس پار ہی نیک اعمال کرتا رہ (یعنی اللہ کے فرض کہیں بھی رہ کر ادا کرے تو کافی ہے)

مَجْمَعُ الْبَحْرَیْنِ :- جہاں دو سمندر ملے ہیں یعنی بحر فارس اور بحر روم اور ایک مشہور لغت کی کتاب کا نام ہے- جیسے مجمع البحار از شیخ محمد طاہر-

بَحْرَان اور بَحْرَیْن :- ایک شہر ہے بصرے اور عمان کے درمیان (جیسے ابھی بیان ہوا' بعض نے بہ ضمہ با پڑھا ہے ابن اثیر نے لکھا ہے کہ یہ ملک حجاز میں ایک موضع ہے اس کا ذکر عبداللہ بن جحش کے لشکر کے بیان میں ہے)-

وَكَتَبَ لَهُمْ بِبَحْرِهِمْ :- ان کا ملک انہی کو لکھ دیا (یعنی ان کی حکومت قائم رکھی)-

اِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا :- یہ ان مخفف ہے انَّ کا) یعنی ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح پایا (جیسے دریا کا بہاؤ ختم نہیں ہوتا ویسے ہی اس گھوڑے کی دوڑ ختم نہیں ہوتی یا بے تھکان چلتا ہے جیسے دریا بہتا ہے)-

لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَآجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا :- سمندر کا سفر نہ کر مگر حج یا عمرہ یا جہاد کے لئے- (یہ نہی تنزیہی ہے اور سب علماء نے بنص قرآنی تجارت' سیاحت اور تحصیل علوم کے لئے سمندر کا سفر جائز رکھا ہے)-

اَبٰی ذٰلِکَ الْبَحْرُ :- اس دریائے علم (یعنی ابن عباس) نے اس کا انکار کیا-

حَتّٰی تَرَی الدَّمَ الْبَحْرَانِیَّ :- جب تک خوب سرخ غلیظ خون نہ دیکھے یعنی رحم کا خون (بحر رحم کے قعر (گڑھے) کو بھی کہتے ہیں) (بعض نے کہا دریا کی طرح بہتا ہوا خون)-

ثُمَّ بَحَرَهَا :- پھر اس کو یعنی زمزم کے کنوئیں کو چیر دیا اور کشادہ کر دیا (اس لئے کہ وہ خشک نہ ہو)

قَتَلَ رَجُلًا بِبَحْرَةِ الرُّغَآءِ :- ایک شخص کو بحرہ رغا میں مار ڈالا (بحرۂ رغا ایک بستی کا نام ہے-)

وَلَقَد اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰی اَنْ يُّعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ :- اس شہر (یعنی مدینہ طیبہ) کے لوگوں نے یہ ٹھہرا لیا تھا کہ عبداللہ بن ابی (منافق) پر سرداری کا پگڑ (عمامہ) باندھیں (ایک روایت میں ان يُّتَوِّجُوْهُ ہے یعنی اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھیں)-

بَحِيرَةٌ:- وہ اونٹنی جو دس مادہ بچے جنتی تو اسے بتوں کے نام پر یونہی چھوڑ دیتے نہ تو اس پر سواری کرتے اور نہ مہمان کے سوا کوئی اور اس کا دودھ پیتا اور اس کا نام سائبہ رکھتے اور اس کے بعد اگر وہ کوئی اور مادہ بچہ جنتی تو اس کے کان چیر دیتے اور جو جو باتیں اس کی ماں کے ساتھ حرام ہوتیں وہی اسی کے ساتھ حرام ہوتیں اور اس کو بحیرۃ کہتے ہیں- (اس کی جمع بُحُرٌ اور بَحَائِرُ ہے)-

بُحَيْرَةُ طَبْرِيَةَ:- ایک دریا جو شام میں ہے' اس کو نہر اردن بھی کہتے ہیں اس کا پانی شیرین ہے-

بَاحَرُ:- ایک بت کا نام ہے (جیسے اوپر گذر چکا)[1]

هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُكَ وَ افِيَةً اٰذَانُهَا فَتَشُقُّ فِيهَا وَتَقُوْلُ بُحُرٌ:- تیرے اونٹ پورے کان والے پیدا ہوتے ہیں پھر تو ان کے کان چیرتا ہے اور کہتا ہے وہ بحیرہ ہیں (یہ حضور نے ابی الاحوص کے والد سے فرمایا)-

بَحْشٌ: جمع ہونا یا کھودنا (جیسے تَحَبُّشٌ ہے)

بَحْظَلَةٌ: کودنا' (چوہے کی طرح) اچھلنا-

بَحْنَانَةٌ: آگ کا شعلہ-

بَحْوَنَةٌ:- ٹھگنی عورت' بڑے پیٹ کی مشک-

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَخْرُجُ بَحْنَانَةٌ مِّنْ جَهَنَّمَ فَتَلْقُطُ الْمُنَافِقِيْنَ لَقْطَ الْحَمَامَةِ الْقُرْطُمَ:- قیامت کے دن دوزخ سے ایک شعلہ نکلے گا اور منافقوں کو اس طرح چن لے گا جیسے کبوتر (کسم) کے بیج چن لیتا ہے-

باب الباء مع الخاء

بَخْ: (اسم فعل ہے یعنی) یہ کام بڑا ہوا (یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب تعریف اور تحسین اور تعجب کرنا مقصود ہوتا ہے یا فخر اور مدح کے لئے جیسے واہ واہ اردو زبان میں اور جب مبالغہ کرنا مقصود ہوتا ہے تو دوبار کہتے ہیں بَخْ بَخْ یا بَخٍ بَخٍ یا بَخٍّ بَخٍّ)

بَخْبَخْتُ الرَّجُلَ:- یعنی میں نے فلاں شخص کے لیے بخ بخ کہا (آفرین شاباش یا واہ واہ کہا) (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)-

قَرَأَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ سَارِعُوْآ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ قَالَ رَجُلٌ بَخْ بَخْ:- آپ نے یہ آیت پڑھی وَ سَارِعُوْآ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ-[2] ایک شخص بولا بخ بخ (یعنی واہ واہ کیا عمدہ نعمت ہے)-

بَخْبَخَةٌ: اونٹ کا آواز کرنا' بلبلانا' بڑبڑانا- گرمی کی تیزی کم ہو جانا-

بَخْبِخُوْا:- یعنی ٹھنڈا کرو-

بَخْتٌ: مارنا-

بُخِتَ:- نامرد یا بزدل ہوا-

تَبْخِيتٌ:- لاجواب کر دینا خاموش کر دینا (جیسے تَبْكِيتٌ ہے)-

بَخْتٌ:- حظ' نصیبہ' قسمت' تقدیر-

بُخْتِيَّہ:- لمبی گردن والی اونٹنی یا وہ اونٹنی جو عربی نر اور عجمی مادہ یا عجمی نر اور عربی مادہ سے پیدا ہو-

بُخْتِي:- ایسا نر اونٹ جو عربی نر اور عجمی مادہ یا عجمی نر اور عربی مادہ سے پیدا ہو (یہ بخت نصر کی طرف منسوب ہے)- (بُخْتٌ اور بَخَاتِيُّ جمع ہے)-

بَخِيْتٌ:- محفوظ مقدر والا' بانصیب خوش قسمت (جیسے مَبْخُوْتٌ ہے)-

فَاُوْتِيَ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً:- ایک چور آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا جس نے ''بختی'' اونٹنی چرائی تھی-

رُءُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ:- ان کے سر بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح ہوں گے (بڑے بڑے جوڑے (دوپٹے اوڑھنیاں) اور موباف سر پر لگائیں گی)-

فِي الْاِبِلِ الْبُخْتِ السَّآئِمَةِ مِثْلُ مَا فِي الْاِبِلِ

---

[1] باحر کے بجائے بجر بھی مروی ہے ملاحظہ ہو مادہ بجر- (م)

[2] ترجمہ: (اے لوگو! اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین و آسمان کا پھیلاؤ' (تجی سجائی) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو...... (آل عمران: ۱۳۳) (م)

الْعَرَبِيَّةِ:- بختی چرنے والے اونٹوں میں ویسی ہی زکوٰۃ ہے جیسے عربی اونٹوں میں ہے-

اِنَّ لِلّٰهِ وَ ادِيًا مِّنْ ذَهَبٍ حَمَاهُ بِاَضْعَفِ خَلْقِهِ النَّمْلِ فَلَوْرَامَهُ الْبَخَاتِيُّ لَمْ تَصِلْ اِلَيْهِ:- اللہ کا ایک سونے کا میدان ہے اور اس پر اس نے اپنی ایک ناتواں مخلوق چیونٹیوں کا پہرہ رکھا ہے اگر بختی اونٹ وہاں تک پہنچنا چاہیں تو (وہ بھی وہاں) پہنچ نہ سکیں گے (یعنی اتنی بھاری بھرکم مخلوق ہوتے ہوئے خدا کی مقرر کردہ پہرہ دار چیونٹیوں سے بچ کر نہیں نکل سکتے وہ انہیں روک لیں گی)-

بُخْتَجٌ یا فُخْتَجٌ:- پکایا ہوا شیرہ (کھجور یا انگور کا) یا وہ شیرہ جس کا تہائی حصہ جل گیا ہو (یہ پختہ کلمہ فارسی کا معرب ہے)

اُهْدِيَ اِلَيْهِ بُخْتَجٌ فَكَانَ يَشْرَبُهُ مَعَ الْعَكَرِ:- آپ کے پاس شیرہ تحفہ بھیجا گیا آپ تلچھٹ سمیت اس کو پیتے (ایسا نہ ہو کہ صاف کرنے سے اس میں تیزی یا نشہ آ جائے)-

سَاَلْتُهُ عَنِ الْبُخْتَجِ فَقَالَ اِذَا كَانَ حُلْوًا يَّخْضِبُ الْاِنَاءَ فَاشْرَبْهُ:- میں نے آپ سے پوچھا بختج پینا کیسا ہے؟ فرمایا اگر شیرین ہو برتن کو رنگین کر دے تو اس کو پی سکتے ہو-

بَخْتَرَةٌ یا تَبَخْتُرٌ:- اکڑ کر ناز و انداز سے چلنا تکبر او غرور کے ساتھ چلنا-

بَخْتِيرٌ:- اکڑ کر غرور کے ساتھ ناز و انداز سے چلنے والا یا جس کا جسم خوبصورت ہو-

جَمِيْلُ الْمُحَيَّا بَخْتَرِيٌّ اِذَا مَشٰى:- خوب رو اور حسین جب چلے تو اکڑ کر چلے- (بَخْتَرِي بمعنی بَخْتِيرٌ ہے) (جب یزید بن مہلب قید ہو کر حجاج کے پاس آیا تو حجاج نے یہ کہا یزید نے جواب دیا وَ فِي الدِّرْعِ ضَخْمُ الْمَنْكِبَيْنِ شِنَاقٌ - یعنی جب زرہ پہنے تو اس کے کندھے بھاری بھرکم اور قد لمبا)

بَخْثَرَةٌ: جدا جدا کر دینا-

تَبَخْثُرٌ:- جدا جدا ہو جانا-

بَخْثَنَةٌ: دیر کرنا-

بَخٍ: تعجب اور غرور کرنا، غصہ تھم جانا، خراٹے لینا - غصہ ٹھنڈا کرنا-

بَخَنْدَاةٌ: وہ عورت جس کی پنڈلی پُر گوشت اور ابھری ہوئی ہو-

قَامَتْ تُرِيْكَ خَشْيَةَ اَنْ تَصْرِمَا سَاقًا بَخَنْدَاةً وَّ كَعْبًا اَدْرَمَا:- وہ عورت کھڑی ہو کر اس ڈر سے کہ کہیں تو اس کو چھوڑ نہ دے اپنی ابھری ہوئی پُر گوشت پنڈلی اور برابر اور ہموار ٹخنہ تجھ کو دکھانے لگی (یہ شعر ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے اور یہ عجاج نے گایا ہے- عرب لوگ موٹی اور پُر گوشت عورتوں کو پسند کرتے ہیں)-

اِبْخَنْدَى الْبَعِيْرُ:- اونٹ بڑا اور پُر گوشت ہوا-

بَخْرٌ: بھاپ نکلنا، دھواں بلند ہونا-

بَخَرٌ:- گندہ دہن ہونا، منہ میں بدبو ہونا-

تَبْخِيْرٌ:- بھاپ نکلنا، دھواں دینا-

اِبْخَارٌ:- گندہ دہن کرنا-

بُخَارٌ:- بھاپ جو گرم چیز سے نکلے-

بَخُوْرٌ:- جس کا دھواں (دھونی) لیا جائے جیسے عود عنبر، لوبان وغیرہ-

بَخُوْرُ مَرْيَمَ:- ایک بوٹی ہے اس کا پھول سرخ گلاب کی طرح ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے-(Cyclamen)

مِبْخَرَةٌ:- انگیٹھی، عود دان، عود سوز-

اِيَّاكُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مَبْخَرَةٌ مَّجْفَرَةٌ مَّجْعَرَةٌ:- صبح کے وقت سونے سے بچے رہو اس سے گندہ دہنی (منہ کی بدبو) اور بے شہوتی اور خشکی پیدا ہوتی ہے-

اِيَّاكَ وَ كُلَّ مَجْفَرَةٍ مَّبْخَرَةٍ:- ایسی ہر عورت سے بچا رہ جس کے جسم سے اور منہ سے بدبو آتی ہو- (بعض نے مَجفرۃ یا مُجفِرۃ سے موٹی عورت مراد لی ہے)-

لَاَجْعَلَنَّ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ الْبَخْرَاءَ حُمَمَةً سَوْدَاءَ (یہ معاویہ کا قول ہے) یعنی میں بھاپ والے قسطنطنیہ کو جلا کر کالا کوئلہ کر دوں گا (بھاپ والے سے یہ غرض ہے کہ سمندر کی بھاپ وہاں نکلتی ہے)-

بَخُوْرٌ:- وہ چیز جس کو جلا کر اس کا دھواں لیں (بعض نے کہا خوشبو کو جلا کر اس کا دھواں لینا)-

اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ:- (کوئی اس زمانے میں سود نہ کھائے گا) تو سود کی بھاپ ہی اس کو لگ جائے گی (مثلاً دوسرے کو سود کھلائے یا سود کا فیصلہ کرے گا یا سود کا وکیل یا گواہ بنے گا وغیرہ وغیرہ)-

مترجم:- کہتا ہے یہ ہمارا زمانہ ہے جس میں سود سے بچنا ایسا دشوار ہو گیا ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمیوں میں شاید ہی کوئی خدا کا بندہ سود سے بچا ہو- اگر خود سود نہیں کھاتا تو دوسرے کو سود کھلاتا ہے یا سود کے مقدموں میں حاکم، شاہد یا وکیل ہوتا ہے اور ہمارے زمانہ میں بعض مولویوں نے غضب کیا ہے انہوں نے یہ لکھ مارا ہے کہ حرام سود وہ ہے جو اصل سے زیادہ لیا جائے دوگنا تگنا (یعنی سود در سود) اور ہلکا سود حرام نہیں ہے مثلاً آٹھ آنے سینکڑا یا روپیہ سینکڑا جس کا مجموعی حصہ اصل رقم سے نہ بڑھے حالانکہ یہ صراحتاً باطل ہے سود مطلقاً حرام ہے ہلکا ہو یا بھاری اور بعض بے دین مولوی جو نیچریت پر دلدادہ ہیں، یوں لکھتے ہیں کہ اسلام کو تباہ کرنے والا اور بدنام کرنے والا سود کا مسئلہ ہے یعنی سود کی حرمت کی وجہ سے مسلمان نہ تجارت میں ترقی کر سکتے ہیں نہ مال و دولت میں لیکن وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ جو مسلمان سود نہیں کھاتے تھے مثلاً صحابہ تابعین سلف صالحین وغیرہ انہوں نے مال دولت حکومت عزت و شوکت وغیرہ میں سود خوار مسلمانوں سے کہیں زیادہ ترقی کی تھی جب سے سود کھانے لگے تو بنیے بن گئے اور ساری عزت اور حکومت خاک میں مل گئی-[1]

بَخْزٌ: چھوڑ دینا-

اَبُخَارٌ:- ایک گروہ کا نام ہے-

بَخْسٌ: کم کرنا، ظلم کرنا، چھوڑ دینا، زکوٰۃ کے سوا ظلم سے کوئی محصول لینا، ماپ تول میں کمی کرنا-

تَبْخِیْسٌ اور تَبَخُّسٌ:- کم ہونا-

تَبَاخُسٌ:- ایک دوسرے کو نقصان دینا-

یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُسْتَحَلُّ فِیْهِ الرِّبٰوا بِالْبَیْعِ وَ الْخَمْرُ بِالنَّبِیْذِ وَ الْبَخْسُ بِالزَّکٰوۃِ:- ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب لوگ سود کو بیع[2] اور شراب کو نبیذ اور بخس کو زکوٰۃ کہہ کر حلال کر لیں گے (ناجائز محصولات رعایا سے لے کر اس کو زکوٰۃ کہیں گے)-

بَخَسَتْ صَلٰوتُهٗ:- اس کی نماز ناقص ہو گئی-

بَخْشٌ: سوراخ کرنا-

بُخْشٌ:- سوراخ-

بَخْشِیْش:- عطیہ انعام-

بَخْصٌ: اکھیڑ لینا، نکال لینا-

بَخَصٌ:- تلوے اور ایڑی کا کم گوشت ہونا-

تَبَخُّصٌ:- تیز نظر کرنا، آنکھ لگانا، پلک الٹ جانا-

کَانَ مَبْخُوْصَ الْقَدَمَیْنِ:- آنحضرتؐ کے پاؤں کم گوشت تھے-

کَانَ مَبْخُوْصَ الْعَقِبَیْنِ:- آپ کی ایڑیاں کم گوشت تھیں (بعض نے مَنْحُوْص نون اور حائے حطی اور ضاد معجمہ سے روایت کیا ہے یہ نحض سے نکلا ہے نَحْضٌ کہتے ہیں ہڈی پر سے گوشت اتار لینے کو)-

لَوْ سَکَتَ عَنْهَا لَتَبَخَّصَ لَهَا رِجَالٌ فَقَالُوْا مَا صَمَدٌ:- اگر اللہ تعالیٰ (سورۂ اخلاص میں) صمد کے معنی خود بیان نہ کر دیتا (لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ) تو لوگوں کی آنکھیں (حیرت سے) ادھر لگ جاتیں اور کہتے صَمَد کے کیا معنی (یہ بَخْصٌ سے نکلا ہے بَخَصٌ اس گوشت کو بھی کہتے ہی جو نیچے والی پلک کے تلے اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب آدمی تعجب یا انکار سے تیز نگاہ کرے ٹکٹکی باندھے اور پاؤں کے گوشت کو بھی اور اونٹ کے کھر کو اور انگلیوں کی جڑوں کے اس گوشت کو جو ہتھیلی سے متصل ہوں اور اس گوشت کو بھی کہتے ہیں جو بگڑ کر اس میں سفیدی آ گئی ہو)

بَخْعٌ: غم یا غصہ سے مار ڈالنا، ہلکان میں ڈالنا، کنواں اتنا کھودنا

---

[1] اور بعض بے دین مولوی دارالحرب میں سود کھانے اور کھلانے کو حلال کہتے ہیں حالانکہ یہ بھی صریح حرام ہے- اس مسئلہ (سود) پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں، اس سلسلہ میں ان کا مطالعہ مفید ہو گا- (م)

[2] بیع بمعنی خرید و فروخت تجارت اور نبیذ بمعنی شیرہ (کھجور یا انگور کا پکا ہوا) اور بخس بمعنی ظالمانہ ٹیکس- (م)

کہ پانی نکل آئے' نصیحت اخلاص اور مبالغہ سے کرنا' خالص خیر خواہی کرنا' ہر سال برابر زمین میں کھیتی کرنا' اس کو خالی نہ چھوڑنا' تصدیق کرنا' ذبح کرنے میں مبالغہ کرنا' یعنی گدی تک کاٹ ڈالنا-

بَخَاعَةٌ اور بُخُوْعٌ:- اقرار کرنا' حق کے سامنے جھک جانا' عاجزی کرنا' نامراد پھیر دینا-

بِخَاع:- ایک رگ جو پشت میں ہے اور جو گردن میں بھی آتی ہے-

اَتَاکُمْ اَهْلُ الْیَمَنِ هُمْ اَرَقُّ قُلُوْبًا وَ اَنْجَعُ طَاعَةً:- یمن والے تمہارے پاس آئیں گے ان کے دل نرم ہیں اور بڑے اطاعت گزار لوگ ہیں-

وَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ یَّبْخَعُ لَنَا بِطَاعَةٍ:- وہ بھی جو پہلے اچھی طرح ہمارا مطیع نہ تھا-

بَخَعَ الْاَرْضَ فَقَآءَ تْ اُکُلَهَا:- حضرت عمرؓ نے روئے زمین کے رہنے والوں کو مغلوب کیا تو اس نے اپنے سب میوے اگل دیئے- (یعنی خزانے اور ملک سب حوالے کر دیئے)-

بَخَعْتُ الْاَرْضَ بِالزِّرَاعَةِ:- میں نے زمین میں پے در پے کھیتی کی (یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے)-

بَخَعَ الذَّبِیْحَةَ:- جانور کا گلا اتنا کاٹا کہ بخاع تک پہنچ گیا (بخاع کے معنی ابھی بیان ہوئے) (ایک دوسرا لفظ ہے نَخَعَ الذَّبِیْحَةَ جانور کو اتنا کاٹا کہ حرام مغز تک پہنچ گیا (یعنی پہلے سے کم)-

بَاخِعٌ نَّفْسَکَ:- تو غم سے اپنی جان کو ہلکان میں ڈالنے والا ہے-

بَخْقٌ: کانا کرنا-

بَخَقٌ:- بینائی جاتی رہنا اور آنکھ قائم رہنا' کانا ہونا اکھیڑنا-

اِبْخَاقٌ:- آنکھ پھوڑنا-

اِنْبِخَاقٌ:- باہر نکل آنا-

بُخَاقٌ:- نر بھیڑیا (لانڈکا)

فِی الْعَیْنِ الْقَآئِمَةِ اِذَا بُخِقَتْ مِأَةُ دِیْنَارٍ:- اگر آنکھ قائم رہے اور اس کی بینائی کھو دی جائے (کانا کر دیا جائے) تو سو دینار (دیت کے) دینے ہوں گے (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کسی کی آنکھ ظاہر میں صحیح وسالم ہو لیکن اس میں بینائی نہ ہو ایسی آنکھ کو اگر کوئی نکال لے تو دیت کے سو دینار دینے ہوں گے)-

نَهٰی عَنِ الْبَخْقَآءِ فِی الْاَضَاحِیْ:- قربانی میں کانی بکری دینے سے آپ نے منع فرمایا-

کَانَ نَاتِیءَ الْوَجْنَةِ بَاخِقَ الْعَیْنِ:- احنف کے رخسار پھولے ہوئے تھے آنکھ کانی تھی-

بُخْنَقٌ:- کپڑے کا وہ ٹکڑا جو دوپٹہ کو تیل سے بچانے کے لئے عورتیں سر پر ڈالتی ہیں- زنانہ سر بند (بعض نے کہا چھوٹی ٹوپی-کنٹوپ)

بُخْلٌ یا بَخَلٌ:- امساک کرنا روکنا' کنجوسی و بخیلی کرنا (اس کی ضد کرم (سخاوت) ہے)

تَبْخِیْلٌ:- بخیل کہنا بخل کی نسبت کرنا-

اِبْخَالٌ:- کسی کو بخیل پانا-

بَاخِلٌ:- بخیل' کنجوس (اس کی جمع بُخَّلٌ ہے) بُخْلٌ اور بُخُلٌ اور بَخْلٌ اور بَخَلٌ اور بُخُوْلٌ:- (سب کے ایک معنی ہیں یعنی بخیلی امساک اور کنجوسی (اس کی ضد جود اور کرم اور سخاوت ہے)-

اَلْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ:- اولاد آدمی کو بخیل کر دیتی ہے نامرد کر دیتی ہے (اولاد کی محبت سے مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے' جنگ میں مارے جانے سے ڈرتا ہے)-

اِنَّکُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَ تُجَبِّنُوْنَ:- تم بخیلی اور نامردی کرتے ہو-

فَاِمَّا اَنْ تُعْطِیَنِیْ اَوْ تَبْخَلَ عَنِّیْ:- یا تو تم مجھ کو دو یا مجھ کو نہ دینے کی وجہ سے بخیل بنو-

اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ اِذَا ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ:- بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے (میرا نام اس کے سامنے لیا جائے) اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ایسا شخص بڑا بخیل ہے کیونکہ درود بھیجنے میں گرہ سے کچھ خرچ نہیں ہوتا صرف زبان کو ہلانا پڑتا ہے اس میں بھی وہ بخل کرتا ہے) ایک روایت میں ہے کہ بڑا بخیل وہ ہے جو اس سے بھی خوش نہ ہو کہ کوئی اس پر سخاوت کرے اور دوسرے پر سخاوت کرنے سے

جو خوش نہ ہو وہ چھوٹا بخیل ہے۔

اَوَ لَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّهُ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُهُ:- تجھ کو کیا معلوم شاید اس نے اس بات میں بخیلی کی ہو جس میں اس کی گرہ سے کچھ نہیں جاتا تھا (یعنی کسی کے لئے کلمۃ الخیر کہنے میں یا دین کی بات بتلانے میں یا دین کا علم سکھانے میں یا حدیث یا تفسیر کی کتاب بکوا دینے میں اس کو شائع کرا دینے میں)

باب الباء مع الدال

بَدْأٌ: شروع کرنا' پیدا کرنا' ایجاد کرنا' ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا۔

تَبْدِیْءٌ:- شروع کرانا' مقدم کرنا' فضیلت دینا۔

اِبْدَاءٌ:- نادر بات لانا' ایک ملک سے دوسرے ملک چلے جانا' پیدا کرنا ابتدأ۔

اِبْتِدَاءٌ:- شروع کرنا۔

اَلْمُبْدِئُ:- اللہ کا ایک نام ہے یعنی خلقت کا شروع کرنے والا جس کا نمونہ پہلے سے کچھ نہ تھا۔

اَلْمُعِیْدُ:- پھر لوٹانے والا' دوبارہ پیدا کرنے والا۔

اِنَّهُ نَفَّلَ فِی الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَ فِی الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ:- آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ جو لشکر کی ٹکڑی دشمن پر شروع میں حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو چوتھائی مال (علاوہ تقسیم کے) بطور انعام کے ملے گا اور جو ٹکڑی لوٹتے وقت (گھر کو آتے وقت) دشمن پر حملہ کرے اور لوٹ کا مال کمائے تو اس کو تہائی مال بطور انعام کے ملے گا (کیونکہ لوٹتے وقت آدمی کو گھر بار میں آنے کا شوق ہوتا ہے۔ ہمت اور قوت میں فتور آ جاتا ہے ایسے وقت میں دشمن پر حملہ کرنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہے اس لئے اس کا صلہ زیادہ مقرر کیا)۔

لَیَضْرِبَنَّكُمْ عَلَی الدِّیْنِ عَوْدًا كَمَا ضَرَبْتُمُوْهُمْ عَلَیْهِ بَدْءً ا:- عرب لوگو! ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عجم کے لوگ تم کو مار کر دوبارہ اسلام کی طرف پھیریں گے جیسے شروع اسلام میں تم نے ان کو مار کر مسلمان بنایا۔

یَكُوْنُ لَهُمْ بَدْأُ الْفُجُوْرِ وَ ثُنْیَاهُ یا ثَنَاهُ:- گناہ کا شروع اور آخر وہی کریں یعنی ماہ حرام میں وہ بھی کعبہ کے پاس لڑنے کا جو گناہ ہے ابتدا سے آخر تک انہی پر پڑے۔

مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَ قَفِیْزَهَا وَ مَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَهَا وَ دِیْنَارَهَا وَ مَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَ عُدْتُمْ مِّنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ:- عراق والوں نے اپنا روپیہ اور قفیز (قفیز اور مد اور اردب یہ سب ماپ ہیں) روک دیا اور شام نے اپنا مد اور دینار روک دیا اور مصر نے اپنا اردب روک دیا (یعنی ایک زمانہ آئے گا کہ عراق اور شام اور مصر سب اسلامی حکومت کے قبضہ سے نکل جائیں گے اور یہ سب ملک اپنا مال اور غلہ حجاز میں لے جانا بند کر دیں گے (یا تو مسلمان ہونے کی وجہ سے جو جزیہ ان پر مقرر ہو گا وہ موقوف ہو جائے گا یا حاکم اسلام سے باغی ہو جائیں گے) اور جہاں سے تم نے ابتدا کی تھی وہیں پھر لوٹ کر جا رہو گے (مکہ اور مدینہ میں اسلام رہ جائے گا یہیں سے اسلام کی ابتدا ہوئی تھی)۔

اَلْخَیْلُ مَبْدَأَةٌ یَوْمَ الْوِرْدِ:- جس دن جانوروں کو پانی پلایا جائے پہلے گھوڑوں کو پانی پلایا جائے۔

فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ بُدِئَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:- جس دن آنحضرتؐ کی بیماری شروع ہوئی۔

فَانْطَلَقَ اِلٰی اَحَدِهِمْ بَادِیَ الرَّأْیِ فَقَتَلَهُ:- حضرت خضر بن سوچے سمجھے ایک بچے کی طرف گئے اس کو مار ڈالا۔

حَرِیْمُ الْبِیْرِ الْبَدِیْءِ خَمْسٌ وَّ عِشْرُوْنَ:- جو کنواں تازہ اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا ہو اس کا احاطہ پچیس ہاتھ ہو گا۔

بَدَأَ لِلّٰهِ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ:- اللہ تعالیٰ نے ان کے آزمانے کا ارادہ فرمایا (بعض نے بدا الف سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے کیونکہ بدا کے معنی ایک چیز کا حال ٹھیک اب معلوم ہونا پہلے معلوم نہ ہونا اور یہ اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے اور گمراہ فرقوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے جائز رکھا ہے)۔

كَیْفَ كَانَ بَدْأُ الْوَحْیِ:- آنحضرتؐ پر وحی اترنا کیونکر شروع ہوا۔

بَدْأُ الْاَذَانِ:- اذان شروع ہونے کا بیان (بعض نے

بُدُوُّ الْاَذَانِ روایت کیا ہے یعنی اذان معلوم ہونے کا بیان)

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمْرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا:- میوے کو اس کی پختگی معلوم ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا-

اَوَّلُ مَا بُدِئَ:- پہلے جو شروع ہوا-

اِذَا بَدَأَ بِالطَّلَاقِ فَلَهٗ شَرْطُهٗ:- اگر کوئی پہلے ''انت طالق'' کہے پھر ''ان دخلت الدار'' تب بھی طلاق مشروط ہوگی جیسے یوں کہے ''ان دخلت الدار فانت طالق[1]''

بَدَأَ بِالطَّلَاقِ اَوْ اٰخَرَ:- طلاق کو مقدم کرے اور شرط کو بعد (یا طلاق کو بعد بیان کرے اور شرط کو پہلے دونوں صورتیں برابر ہیں)-

مترجم:- یعنی طلاق شرط پر معلق رہے گی یہ فقہا کا مذہب ہے اور اہل حدیث کا راجح مذہب یہ ہے کہ طلاق اسی صورت میں پڑتی ہے جب سنت کے موافق ایسے طہر میں طلاق دے جس میں وطی نہ کی ہو اور جو شخص خلافِ سنت طلاق دے یا تینوں طلاق ایک ہی بار دے دے یا سخت غصہ کی حالت میں جس میں ہوش وحواس نہ رہے ہوں یا مشروطی طلاق دے مثلاً یوں کہے اگر تو ایسا کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر عورت وہ کام کرے تو ان سب صورتوں میں طلاق واقع نہ ہوگی اسی طرح اگر نشہ کی حالت میں یا زبردستی سے مجبور ہو کر طلاق دے یا سوتے میں تو بھی طلاق نہ پڑے گی- بعض اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ اگر تینوں طلاق ایک ہی بار یا ایک ہی طہر میں دے دے تو صرف ایک طلاق پڑے گی اور یہی قول مرجح ہے اور اسی کو محققین اہل حدیث نے اختیار کیا ہے اور امام ابن تیمیہؒ نے کہا اگر طلاق کو ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق کو مناسبت ہو مثلاً اگر فلاں شخص سے بات کرے گی یا اس کو گھر میں آنے دے گی یا اس کے گھر میں جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں جب شرط پائی جائے تو طلاق پڑ جائے گی اور اگر ایسی شرط پر معلق کرے جس سے طلاق کو کچھ مناسبت نہ ہو مثلاً کہے اگر تو انار کھائے گی تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ تعلیق باطل ہوگی اور طلاق نہ پڑے گی-

بَدَأَ الْخَلْقِ:- خلقت کیونکر شروع ہوئی-

یَبْدَأُ عَلٰی رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ:- غسل میں پہلے سر اور منہ سے شروع کرتے (یہاں اتنی عبارت محذوف ہے اور بدن کے نیچے کے حصے کو اخیر میں دھوتے)-

فَاَرَدْتُ اَنْ اُبَادِئَهٗ:- میں نے قصد کیا کہ گفتگو شروع کروں (ایک روایت میں فَاُنَادِیَهٗ ہے یعنی اس کو پکاروں)

اَوَّلُ مَنْ بَدَأَ:- پہلے جس نے شروع کیا-

بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا:- شروع میں اسلام کمزور تھا (اس میں غریب لوگ شریک ہوتے تھے)-

بَاتَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ مَبْدَأَهٗ یا مُبْدَأَهٗ:- آنحضرتؐ حج شروع کرتے وقت رات کو مدینہ سے نکل کر ذوالحلیفہ میں رہے-

اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوةِ:- پہلے نماز شروع کرنا (جو آنحضرتؐ اور خلفاء کا طریق تھا) کہاں گیا-

بَدْءٌ اور بَدْءَةٌ:- اونٹ کے ایک حصے کو بھی کہتے ہیں جس کو کاٹیں (اور جس پر مشرکین قمار بازی کیا کرتے ہیں)-

اِفْعَلْ بَادِئَ بَدْءٍ یا بَادِئَ بَدْءٍ:- تو ہی اس کام کی ابتدا کر (ایک محاورہ ہے)-

نَسِیَ الْمَبْدَأَ وَالْمُنْتَهٰی:- شروع اور اخیر دونوں کو بھول گیا-

وَعُدْتُمْ مِنْ حَیْثُ بَدَأْتُمْ:- اور جیسے تم شروع (یعنی علم الٰہی) میں تھے ویسے ہی ہو گئے (اسلام لائے) یا کچھ عرصہ بعد کفر میں لوٹ جاؤ گے-

رَجَعَ عَوْدُهٗ عَلٰی بَدْئِهٖ:- جدھر سے آیا ادھر ہی گیا-

فُلَانٌ مَا یُبْدِئُ وَ مَا یُعِیْدُ:- فلاں شخص نہ شروع میں کوئی بات کرتا ہے نہ بات کا جواب دیتا ہے-

بَدْءٌ:- پہلے سردار کو اور ثُنْیَانٌ:- دوسرے سردار کو (جس کا اس کے بعد ہو سیکنڈ ان کمانڈ کو کہتے ہیں)-

بَادِیَه:- جنگل-

---

[1] اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوئی تو تجھے طلاق (م)

بَدَوِیٌ:- جنگل کا رہنے والا گنوار-

اُبْدُوج: نمدہ جو زین کے تلے رکھتے ہیں تا کہ گھوڑے کی پیٹھ زخمی نہ ہو-

وَقَطَعَ اُبْدُوجَ سَرْجِهٖ:- زبیر نے دن خندق کے نوفل بن عبداللہ پر تلوار سے حملہ کیا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے' اس کی زین کا نمدہ بھی کاٹ ڈالا-

بَدْجٌ:- کھول دینا' کشادہ کرنا-

بُدْخٌ: کاٹنا پھاڑنا' پیش آنا' فاش کرنا' کشادہ کرنا' تھک جانا' اچھی چال سے چلنا-

بَدَاحٌ:- کشادہ اور نرم زمین-

قَدْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ ذَیْلَکِ فَلَا تَبْدَحِیْهِ:- بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے کہا قرآن نے تمہارا دامن سمیٹ دیا ہے (وقرن فی بیوتکن) تو اس کو مت پھیلاؤ (لڑائی جھگڑے کے لئے باہر نہ نکلو ایک روایت میں فَلَا تَنْدَحِیْهِ ہے معنی وہی ہیں- مجمع البحرین میں فَلَا تَبْدَحِیْهِ ہے-

بَدْجٌ:- بجیم معجمہ عرب لوگ کہتے ہیں-

بَدَجَ بِهٖ:- جب کوئی شخص کسی بات کو کھول دے-

کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَمَازَحُوْنَ وَ یَتَبَادَحُوْنَ بِالْبِطِّیْخِ:- آنحضرتؐ کے اصحاب آپس میں دل لگی کرتے تھے ایک دوسرے کو خربوزہ سے مارتے تھے-

بَدٌّ: پریشان کرنا' دور رکھنا' جدا کرنا-

اِبْدَادٌ:- لمبا کرنا' پھیلانا' دینا' بانٹنا-

بِدٌّ:- برابر والا جیسے نِدٌّ ہے-

بِدَّةٌ:- قوت اور طاقت-

بُدَّةٌ:- حصہ-

بُدٌّ:- چارہ اور علاج-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَدَّ یَدَهٗ اِلَی الْاَرْضِ فَاَخَذَ قَبْضَةً:- آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف لمبا کیا اور ایک مٹھی خاک اٹھائی (یعنی حنین کے دن)-

کَانَ یُبِدُّ ضَبْعَیْهِ فِی السُّجُوْدِ:- آپ اپنے دونوں بازوؤں کو سجدے میں (پیٹ سے) دور رکھتے تھے-

فَاَبَدَّ بَصَرَهٗ اِلَی السِّوَاکِ:- آپ نے اپنی نگاہ مسواک کی طرف لگائی-

دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ وَ هُوَ یُبِدُّنِیَ النَّظَرَ:- ابن عباس نے کہا میں حضرت عمر کے پاس گیا وہ میری طرف نگاہ لگائے ہوئے تھے (جس کام کو انہوں نے مجھ کو بھیجا تھا اس کا حال دریافت کرنے کے لئے ہوئے)-

اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَّاقْتُلْهُمْ بِدَدًا؟ اللہ ان کا شمار پورا کر لے اور ان کو حصے حصے کر کے یا ایک ایک کر کے مار ڈال-

فَتَبَدَّدُوْهُ بَیْنَهُمْ:- انہوں نے اس کو برابر بانٹ لیا-

بَدًّا بَدًّا:- الگ ہوا الگ ہو (یہ خالد بن سنان کا قول ہے جب انہوں نے دوزخ کو دیکھا)

بَدَّدَ اللّٰهُ عِظَامَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ:- اللہ اس کی ہڈیاں قیامت کے دن جدا جدا کر دے-

وَاقْتُلْ اَعْدَائَهُمْ بِدَدًا:- ان کے دشمنوں کو حصے حصے کر کے مار ڈال (ایک روایت بَدَدًا بہ فتحہ باء ہے یعنی ایک ایک کر کے ایک کے بعد دوسرے کو- یَا جَارِیَةُ اَبِدِّیْهِمْ تَمْرَةً تَمْرَةً چھوکری ان کو ایک ایک کھجور بانٹ دے-

اُبِدُّ:- دیتا ہوں-

فَاَسْتَبْدَدْتُمْ عَلَیْنَا:- تم نے اکیلے اکیلے الگ ہی خلافت کا انتظام کر لیا- (ہم کو صلاح و مشورے میں بھی شریک نہیں کیا)- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)

فَلَا تَبُدُّ عِیَالَهٗ عَظْمًا:- اس کے بال بچوں کو ایک ہڈی بھی نہیں ملتی (گو ساری بکری ان میں بانٹ دی جائے)

فَبَدَّ ذَلِیْ عَطَاءً:- انہوں نے کچھ عطیہ میرے لئے جدا کیا-

فَبَدَّدَهُمْ:- ان کو تتر بتر کر ڈالا-

بُدٌّ مِّنْ قَضَاءٍ:- بھلا تقدیر سے بھی کوئی چارہ ہے-

لَا بُدَّ مِنْ کَذَا:- اس کے سوا کیا چارہ ہے-

لَمْ نَجِدْ لَکَ بُدًّا مِّنْ کَذَا:- ہم نے تیرے لئے اس امر کا کوئی علاج نہیں پایا-

كَانَ حَسَنَ الْبَادِ اِذَا رَكِبَ:- عبداللہ بن زبیر کی ران سواری میں خوب جمتی تھی۔

بَدْرٌ: پورا چاند' پورا جوان' طباق' ایک مقام یا کنواں جہاں پر کافروں سے پہلی جنگ ہوئی تھی۔

فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ:- آنحضرتؐ یہ آیتیں سیکھ کر لوٹے آپ کے کندھے اور گردن کے بیچ میں جو گوشت کے ٹکڑے ہوتے ہیں وہ پھڑک رہے تھے یعنی ڈر اور رعب کی وجہ سے بَوَادِرُ جمع ہے بَادِرَہ کی بَادِرَہ اس کلام کو بھی کہتے ہیں جو غصہ میں بے اختیار منہ سے نکل جائے اور وہ گوشت جو کندھے اور گردن کے درمیان ہے۔

فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ:- میری آنکھیں بہ نکلیں یعنی آنسو رواں ہو گئے۔

كُنَّا لَا نَبِيْعُ التَّمْرَ حَتّٰے يَبْدُرَ:- ہم کھجور کو اس وقت تک نہ بیچتے جب تک وہ پک نہ جاتی۔

يَبْدَرُ:- کھلیان جہاں پر کھجور توڑ کر اکٹھا کی جاتی ہے۔

فَبَيْدِرُ كُلَّ تَمْرٍ:- ہر قسم کی کھجور کا الگ الگ کھتہ لگا۔

فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا:- اللہ تعالیٰ نے سب کھیتوں کو سلامت رکھا (بچا دیا اور قرضہ ادا کرا دیا)

اِلٰى كَمْ تَدُوْسُوْنَ هٰذَا الْبَيْدَرَ:- (یہ ابن ابی العوجا مردود نے کہا) تم اس کھلیان کو (کھلے کو) کہاں تک روندو گے۔ (یعنی کعبہ کا طواف کب تک کرتے رہو گے)

فَاُتِيَ بِبَدْرٍ فِيْهِ بُقُوْلٌ:- آپ کے پاس ایک طباق لایا گیا جس میں ترکاریاں تھیں۔

يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ:- ستونوں کی طرف لپکتے تھے۔

يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُ اَوَّلَ:- اس کے لکھنے پر لپکتے ہیں کون پہلے لکھتا ہے۔

بَدَرَهُ الْبُزَاقُ:- تھوک نے غلبہ کیا۔

تُبَادِرُ اِبْنًا لَهَا:- اپنے ایک بیٹے کے لئے لپکی آ رہی تھی۔

فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ:- اگر کوئی ضرورت جلدی سے اس پر آن پڑے (مثلاً تھوکنے یا سنکنے کی حاجت پڑ جائے)

غَزْوَةُ بَدْرٍ:- بدر کی لڑائی (بدر ایک آباد موضع ہے مدینہ سے چار منزل پر)

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا:- نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو فتنے ظاہر ہونے سے پہلے (کیونکہ جب فتنے اور فساد پیدا ہو جائیں گے اس وقت شاید نیک اعمال نہ کر سکو)۔

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا:- قیامت کی چھ نشانیاں نمودار ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو (کیونکہ اس وقت نہ توبہ قبول ہوگی نہ نیک اعمال کچھ فائدہ دیں گے)۔

لَيْلَةُ الْبَدْرِ:- چودھویں رات چاند کی۔

وَلَا يَبْدُرُ لَهُمْ اِمَامٌ:- اور ان کے لئے کوئی امام ظاہر نہ ہوگا۔

اَلْمُبَادَرَةُ الْيَمِيْنُ عِنْدَ الْغَضَبِ:- غصہ کے وقت قسم کھانا مبادرہ ہے۔

بَدَرَتْ مِنْهُ بَوَادِرُ غَضَبٍ:- اس سے غصے کی کئی خطائیں ظاہر ہوئیں۔

تَبْتَدِرُهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ:- جنت کے داروغہ اس کی طرف لپکیں گے۔

بَدْرَةٌ:- دس ہزار درہم۔

كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُبَادِرٍ:- یتیم کے مال میں سے (بقدر ضرورت کے) کھا اسراف نہ کر (اللّے تللّے)

بَدَرَ الْعَاطِسَ يَابَادَرَ الْعَاطِسَ اِلَى الْحَمْدِ:- الحمد للہ کہنے میں چھینکنے والے پر بھی سبقت کی۔

بَدْرِيٌّ:- وہ صحابی جو جنگ بدر میں شریک تھا اور وہ مینہ جو جاڑے سے پہلے برسے۔

بَدْعٌ: شروع کرنا' ایک نئی چیز نکالنا یا پیدا کرنا جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو۔ کنواں کھودنا۔

بَدْعٌ:- موٹا ہونا۔

تَبْدِيْعٌ:- کسی کو بدعتی کہنا۔

اِبْدَاعٌ:- شروع کرنا' نئی چیز نکالنا' پیدا کرنا نادر بات یا نادر شعر لانا' اونٹنی کا تھک جانا سقط ہونا یا لنگڑی ہو جانا۔

اُبْدِعَ دَلِيْلُهُ:- اس کی حجت باطل ہو گئی۔

اُبْدِعَ بِیْ:- میری سواری ہلاک ہوگئی-

تَبَدُّعٌ:- بدعتی ہو جانا-

اِبْتِدَاعٌ:- بدعت نکالنا-

اِسْتِبْدَاعٌ:- نادر یا نئی سمجھنا-

بِدْعٌ:- نئی چیز جس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو- بِدْعَۃٌ اس کا مونث اور بِدَعٌ جمع ہے-

لَا بِدْعَ مِنْ وَّ لَایَتِکَ:- تیری مدد اور اعانت سے کوئی چیز عجیب نہیں (تو سب کچھ دے سکتا ہے)-

بَدِیْعٌ:- اللہ تعالیٰ کا نام ہے کیونکہ اس نے عالم کو نئے طور سے پیدا کیا پہلے اس کا کوئی نمونہ نہ تھا یا وہ خود ایسا ہے جس کا جوڑ کوئی دوسرا نہیں-

رَوِّحُوْا اَنْفُسَکُمْ بِبَدِیْعِ الْحِکْمَۃِ فَاِنَّھَا تَکُمَلُ کَمَا تَکُمَلُ الْاَبْدَانُ:- حکمت کی عجیب اور غریب باتوں سے اپنی جانوں کو راحت دو' جان اس طرح سے پوری ہوتی ہے جیسے بدن پورا ہوتا ہے-

اِنَّ تِھَامَۃَ کَبَدِیْعِ الْعَسَلِ حُلْوٌ اَوَّلُہٗ حُلْوٌ اٰخِرُہٗ:- تہامہ کا ملک (جس میں مکہ طائف وغیرہ واقع ہیں) شہد کی نئی مشک کی طرح ہے اس کا اول اور آخر سب میٹھا ہی میٹھا ہے-

نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ:- (یہ حضرت عمرؓ نے تراویح کی ایک جماعت کر دینے کی نسبت کہا) یعنی یہ بدعت اچھی ہے- بدعت دو قسم کی ہے ایک بدعت ضلالت جس کو سیئہ بھی کہتے ہیں دوسری بدعت ہدایت جس کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں- جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہو گو اس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو مثلاً سخاوت کی نئی شکلیں یا عمدہ اور بہتر کاموں کی نئی صورتیں (جیسے کوئی یتیم خانہ یا بیوہ گھر یا بیت المساکین یا بیت المعذورین یا کتب خانہ یا قرض حسنہ کا بینک یا مدرسہ صنعت و حرفت و تجارت اور وزراعت و علوم دینیہ یا مدرسہ تعلیم طب و علاج ادویہ قائم کرے) وہ بدعت حسنہ ہے اور اس پر ثواب کی امید ہے بدلیل دوسری حدیث کے مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً کَانَ لَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَ مَنْ سَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اور حضرت علیؓ نے جو تراویح کو بدعت فرمایا وہ اسی معنی میں ہے یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ افعال خیر میں داخل ہے اور اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہے اور بدعت اس کو اس لئے کہا کہ آنحضرتؐ نے تراویح اس انتظام کے ساتھ نہیں پڑھی تھی جو انتظام حضرت عمرؓ نے کیا تھا بلکہ کئی راتیں پڑھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا- حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے میں سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کیا اور روزانہ تراویح پڑھنے کے لئے رغبت دلائی اسی لئے اس کو بدعت کہا فی الحقیقت وہ سنت ہے کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا **علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء الراشدین من بعدی** اور فرمایا: اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ: اس سے یہی مراد ہے کو جو بدعت سیئہ ہو اور مخالف اصول شرع ہو وہ گمراہی ہے تمام ہوا کلام ابن اثیرؒ کا-

مترجم:- کہتا ہے کہ بدعت کی تحقیق اور تنقیح میں علماء نے بہت گفتگو کی ہے اور اس باب میں جداگانہ مستقل رسالے تالیف ہوئے ہیں اور قول محقق یہ ہے کہ بدعت لغوی کی دو قسمیں ہیں حسنہ اور سیئہ لیکن بدعت شرعی ہمیشہ سیئہ ہوتی ہے جیسے حدیث میں ہے کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اب بدعت شرعی کی تعریف علماء نے یہ کی ہے کہ دین میں جو کوئی نئی بات بغرض ثواب اور اجر نکالی جائے جس کی دلیل کتاب و سنت سے نہ ہو اور قرون ثلثہ میں اس کی نظیر نہ ملے جیسے کوئی شخص ایک نئی طرح کی نماز یا اذان یا اور کوئی عبادت نکالے مثلاً صلوٰۃ معکوس' صلوٰۃ الرغائب' صلوٰۃ غوثیہ وغیرہ وغیرہ طرح طرح کے چلے اور عملیات تسخیرات جو آنحضرتؐ اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے ماثور نہیں ہیں یا جو عبادت کا طرز اور محل اور موقع آنحضرتؐ سے ثابت ہے اس کو بدل کر نئی شکل کر دے مثلاً نماز پڑھ کر اذان دیا کرے یا عید کی نماز سے پہلے خطبہ سنائے یا ایک رکوع کے بدلے ہر رکعت میں دو رکوع کرے یا ایک ہی سجدے پر اکتفا کرے فجر کی چار رکعتیں پڑھے' مغرب کی دو رکعتیں' اذان کے بعد پھر تثویب یا ترحیم کرے- لوگوں کو پکارے الصلوٰۃ ایھا المؤمنون کہہ کر یا نماز کے بعد مصافحہ یا معانقہ شروع کرے (حالانکہ مصافحہ ایک

ہاتھ سے صرف ملاقات کے وقت مسنون ہے) یا مجلس میلاد یا سماع یا عرس یا چراغاں یا صندل یا گیارہویں یا سوم دہم چہلم' مجلس مرثیہ خوانی اور ماتم قائم کرے اور ان کاموں کو بغرض ثواب اور اجر بجا لائے تو یہ سب گمراہی ہوں گے اور ان کا کرنے والا بدعتی گمراہ گنا جائے گا- اب رہیں رسوم شادی کی (مثلاً شادی میں ہلدی یا مہندی یا زعفران لگانا' زرد کپڑے پہننا' پھولوں کے ہار پہنانا یا گلے میں ڈالنا) اور غمی کے اور کھانے پینے پہننے کے اوضاع اور اشکال جب نیت تشبہ بالکفار کی نہ ہو بدعت شرعی نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ رسوم اور اوضاع بغرض ثواب اور اجر نہیں کی جاتیں نہ ان کا کرنے والا ان کو عبادت سمجھتا ہے اور مدارس اور رباطات اور سرائیں اور پل وغیرہ یہ بھی بدعت شرعیہ نہ ہوں گے کیوں کہ اس کی دلیل کتاب وسنت سے موجود ہے- بعض نے مجلس میلاد کو بھی بدعت شرعیہ سے خارج کیا ہے اور اس کو بدعت حسنہ قرار دیا ہے بشرطیکہ دوسرے منکرات شرعیہ سے خالی ہو- كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ہر بدعت گمراہی ہے- نووی نے کہا اس میں سے وہ بدعت خاص کر لی گئی ہے جو واجب ہے جیسے علم کلام کے دلائل کو مضبوط کرنا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب دینا یا مستحب ہے جیسے علم کی کتابیں تصنیف اور تالیف کرنا' مدرسوں اور تعلیم گاہوں کا بنانا' تراویح جماعت سے روزانہ ادا کرنا یا مباح ہے جیسے طرح طرح کے کھانے تیار کرنا- انتہی

أُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ یا بُدِّعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ:- میرا سفر رک گیا (سواری کا اونٹ مر گیا یا لنگڑا ہو گیا) تو مجھ کو سواری دیجئے-

فَعَیَّ بِشَأنِهَا اِنْ هِیَ اَبْدَعَتْ:- اس جانور کے بارے میں حیران ہوا اگر وہ گر جائے یعنی ہدی کا جانور اگر رستے میں سقط ہو جائے تو کیا کرے بعض نے اُبْدِعَتْ پڑھا ہے-

كَیْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْهَا:- ان جانوروں میں سے جو مکہ میں قربانی کے لئے بھیجے جاتے ہیں) اگر کوئی سقط ہو جائے تو اس کو کیا کروں؟

مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالٍ:- جو شخص گمراہی کی نئی بات نکالے-

مَنْ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا فَقَدْ اَبْدَعَ:- جس نے تین تین بار وضو کیا اس نے سنت کے خلاف کیا (بدعت نکالی) یہ امامیہ کی روایت ہے جن کے نزدیک دو بار سے زیادہ اعضائے وضو کا دھونا مکروہ ہے لیکن اہل سنت و جماعت نے آنحضرتؐ سے ایک ایک بار دو دو بار اور تین تین بار اعضاء کا دھونا نقل کیا ہے البتہ تین بار سے زیادہ دھونا ان کے نزدیک بھی بدعت اور مکروہ ہے-

بَدْلٌ یا بَدِیْلٌ:- بدل دینا' عوض لینا' کپڑے کا نصرانی جوڑا پہننا-

بَدَل:- جوڑوں کا بیمار ہونا-

مُبَادَلَة:- بدل کرنا-

تَبْدِیْلٌ:- عوض لینا' کسی چیز میں تغیر اور تحریف کر دینا- جیسے اِبْدَالٌ ہے-

تَبَدُّلٌ:- بدل جانا' تغیر' جوڑا پہننا-

اِسْتِبْدَالٌ:- بدل لینا-

بَدْلَه:- جوڑا کپڑوں کا-

اَبْدَال:- اولیاء اللہ کا ایک گروہ-

بَدِیْلَة:- جورو- بیوی-

اَلْاِبْدَالُ بِالشَّامِ وَالنُّجَبَاءُ بِمِصْرَ وَالْعَصَائِبُ بِالْعِرَاقِ:- ابدال شام کے ملک میں رہتے ہیں (کہتے ہیں کہ کل ابدال دنیا میں ستر ہوتے ہیں ان میں سے چالیس شام میں رہتے اور تیس باقی ملکوں میں) اور عصائب عراق میں اور نجبا مصر میں (یہ سب اولیاء اللہ کی قسمیں ہیں' اوتاد' اقطاب اور غوث بھی غوث تمام اولیاء اللہ کا سردار اور مرجع ہوتا ہے- جیسے شیخ عبدالقادر جیلانی اپنے عہد کے غوث تھے) ابدال سے وہ اولیاء اللہ مراد ہیں جن کی ادلی بدلی ہوتی رہتی ہے یعنی جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس کے بدلے دوسرا مقرر کیا جاتا ہے-

اِنْ جَامَعْتَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاِنَّهُ یُرْجٰی اَنْ یَّكُوْنَ الْوَلَدُ مِنَ الْاَبْدَالِ:- اگر تو شب جمعہ کو عشاء کی نماز کے بعد جماع کرے تو امید ہے کہ لڑکا ابدال میں سے ہو گا-

اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّبْدِلُوا الْهَدْىَ:- آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ سال آئندہ اس قربانی کا بدلہ دیں (یعنی دوسری قربانی حرم میں پہنچا کر کیونکہ یہ قربانی مشرکوں کی مزاحمت کی وجہ سے اپنے مقام یعنی حرم تک نہ پہنچ سکی)-

لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَالَ اللّٰهُ:- جو کوئی مدینہ سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دے گا تو اللہ اس کے بدلے الخ (اکثر علما نے یوں کہا ہے کہ یہ حکم آنحضرتؐ کی حیات تک تھا- بعض نے کہا ہمیشہ کے لئے ہے-)

بَدْنٌ یا بُدْنٌ یا بَدَانٌ یا بَدَانَةٌ:- بڑا بھاری بھرکم ہونا-

بَادِنٌ اور بَدِيْنٌ:- موٹا-

تَبْدِيْنٌ:- عمر زیادہ اور ضعیف ہو جانا' بھاری ہو جانا' ڈھیلا ہو جانا-

بَدَنٌ:- سر کے سوا باقی تمام جسم اور بوڑھا آدمی اور چھوٹی تنگ زرہ اور بے آستین کا چھوٹا جبہ اور پہاڑی بکرا-

لَا تُبَادِرُوْنِىْ بِالرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ اِنِّىْ قَدْ بَدُنْتُ:- رکوع اور سجدے میں جلدی مجھ سے پہلے مت جایا کرو کیونکہ میں موٹا ہو گیا ہوں (جسم بھاری ہونے کی وجہ سے تمہاری طرح جلدی جلدی ارکان ادا نہیں کر سکتا- بعض نے بَدَّنْتُ روایت کیا ہے یعنی میں بوڑھا اور عمر رسیدہ ہو گیا ہوں)-

بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ:- آنحضرتؐ پر گوشت گھٹے ہوئے جسم کے تھے (یعنی معتدل نہ بہت موٹے تھل تھل نہ بالکل دبلے سوکھی ہڈیاں)-

اِنَّهٗ كَانَ بَادِنًا:- حضرت علی موٹے آدمی تھے-

اَتُحِبُّ اَنَّ رَجُلًا بَادِنًا فِىْ يَوْمٍ حَارٍّ غَسَلَ مَا تَحْتَ اِزَارِهٖ ثُمَّ اَعْطَاكَهٗ فَشَرِبْتَهٗ:- کیا تجھ کو اچھا لگتا ہے کہ ایک موٹا آدمی جس کو پسینہ بہت آتا ہے اور میل کچیل نکلتا رہتا ہے) گرمی کے دن اپنے ازار کے تلے کا بدن دھوئے پھر وہ پانی جس سے بدن دھویا تجھ کو دے دے (معاذ اللہ غلیظ کمبخت بدبودار) تو اس کو پی جائے استغفر اللہ کیسے پیا جائے گا ذکر کرنے سے قے آتی ہے)-

اِنَّمَا كُنْتُ جَارًا لَّكُمْ جَاوَرَ كُمْ بَدَنِىْ اَيَّامًا:- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں تمہارا پڑوسی تھا میرا جسم کئی دنوں تک تمہارے ساتھ رہا)-

مَا عِنْدَكَ قَالَ فَرَسِىْ وَ بَدَنِىْ:- حضرت علی سے (جب انہوں نے حضرت فاطمہ کا پیغام دیا) پوچھا تمہارے پلے کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک میرا گھوڑا ہے ایک زرہ اور کچھ نہیں-

اَبْيَضُ فَضْفَاضُ الرِّدَاءِ وَ الْبُدَنِ:- سفید رنگ کشادہ چادر اور کشادہ زرہ والے (یعنی سخی حاتم تن)

فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ تَحْتِ بَدَنِهٖ:- اپنا ہاتھ آپ نے چغے کے تلے سے نکال لیا (کیونکہ آستین تنگ تھی وہ چڑھ نہ سکی)-

اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ بَدَنَاتٍ:- آنحضرتؐ کے پاس پانچ بدنے لائے گئے- بدنہ اونٹ اونٹنی گائے بیل سب کو کہتے ہیں اکثر اس کا اطلاق اونٹ پر ہوتا ہے جو قربانی کے لئے مکہ میں بھیجا جاتا ہے- اس کی جمع بُدْنٌ اور بُدُنٌ ہے-

تُجْزِىَ الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ:- اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے قربانی میں کافی ہے- مجمع البحرین میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے: تُجْزِى الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعِيْنَ[1] شاید یہ سہو کاتب ہے مَنْ اَعْتَقَ اَمَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا كَانَ كَمَنْ يَّرْكَبُ بَدَنَتَهٗ:- شعبی سے کسی نے کہا عراق کے لوگ یہ کہتے ہیں اگر کسی شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا پھر اس سے نکاح کیا تو اس کی مثال ایسی ہو گی جیسے کوئی قربانی کے جانور پر سوار ہوا (جس پر بغیر ضرورت کے سواری کرنا مکروہ ہے حالانکہ عراق والوں کا یہ قول غلط ہے اور لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر

---

[1] ترجمہ: اونٹ ستر آدمیوں کی طرف سے قربانی میں کفایت کر جاتا ہے-

لینے میں بے حد ثواب اور اجر ہے)۔

بَدْءٌ: ناگاہ آنا استقبال کرنا' شروع کرنا۔

مُبَادَهَةٌ اور بِدَاهٌ:- ناگاہ آنا۔

تَبَادُهٌ:- بن سوچے فی البدیہ کہنا جس کو اِرْتِجَالٌ بھی کہتے ہیں۔

بُدَاهَةٌ:- ہر چیز کا شروع اور جو ناگاہ آئے۔

بَدَاهَةٌ:- وہ معرفت جس میں نظر اور فکر کی حاجت نہ پڑے۔

اَجَابَ بَدِیْهًا یا عَلَی الْبَدِیْهِ یا عَلَی الْبَدِیْهَةِ:- فوراً بن سوچے اور غور کئے جواب دیا۔

بَدِیْهِیٌّ:- وہ امر جس میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو جیسے (دو چار کا نصف ہے یا انگارہ گرم ہے)۔

بَدَاهَةٌ اور بُدَاهَةٌ اور بَدِیْهَةٌ:- بے سوچے سمجھے ایک بات کہنا۔

مَنْ رَّاٰهُ بَدِیْهَةً یا بَدِیْهًا هَابَهٗ:- جو شخص یکا یک آپ کو دیکھتا وہ ڈر جاتا (آپ کا چہرہ بہت باہیبت اور پر جلال تھا)۔

بَدْوٌ: اور بُدُوٌّ اور بَدَاءٌ اور بَدَاءَةٌ:- ظاہر ہونا ایک نیا خیال پیدا ہونا' نئی رائے قائم ہونا' جنگل میں جا کر رہنا۔

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمْرَةِ قَبْلِ بُدُوِّ صَلَاحِهَا:- میوے کی بیع سے اس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے منع فرمایا۔

بَدَاوَةٌ:- جنگل اور گاؤں کھیڑے میں رہنا۔

اِبْدَاءٌ:- ظاہر کرنا۔

صُبَادَاةٌ:- ظاہر کرنا' کھولنا۔

کَانَ اِذَا اهْتَمَّ لِشَیْءٍ بَدَا:- آنحضرتؐ کو جب کسی مقدمہ میں بہت فکر ہوتی تو آپ جنگل کو تشریف لے جاتے (یہ عین حکمت ہے جنگل میں ہوا پاکیزہ اور تنہائی ہوتی ہے اس میں سوچ بچار اچھی طرح ہوتی ہے)۔

کَانَ یَبْدُوْ اِلٰی هٰذِهِ التِّلَاعِ:- آپ ان ٹیلوں کی طرف جنگل میں جاتے۔

مَنْ بَدَا جَفَا:- جو شخص جنگل میں جا کر رہے وہ اکھڑ ہو جائے گا (گنواروں کی طرح سخت دل بے مروت)

فَبَدَوْتُ:- میں جنگل کو نکلا (ایک روایت میں فَبَدَیْتُ ہے یہ غلط ہے)۔

اَرَادَ الْبَدَاوَةَ مَرَّةً:- ایک بار جنگل میں جانے کا قصد کیا۔

سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبَدَاوَةِ:- میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا جنگل میں جا کر رہنا کیسا ہے؟

تُحِبُّ الْغَنَمَ وَ الْبَادِیَةَ:- تو بکریوں اور جنگل کو پسند کرتا ہے۔

فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَ یَتَحَوَّلُ:- جنگل کا ہمسایہ تو سرک جاتا ہے (ہمیشہ اس کا ساتھ نہیں رہتا ایک روایت میں جَارَ النَّادِی ہے یعنی کسی مجلس یا صحبت کا ہمسایہ)۔

لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ:- بستی والا جنگل والے کا مال نہ بیچے (اس کو خود بیچنے دے' اس کی شرح کتاب الحاء میں ان شاء اللہ آئے گی)۔

ثُمَّ بَدَالِیْ اَنْ لَّا اَفْعَلَهٗ:- پھر مجھ کو خیال آیا یہ کام نہ کروں (بہشت کے میوے کا ایک گچھا توڑ لینا)۔

بَدَالِلّٰهِ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ:- اللہ کو یہی منظور ہوا ان کی آزمائش کرے (یعنی اس کی تقدیر و مشیت یوں ہی واقع ہوئی یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ کو ایسا مناسب معلوم ہوا یا اللہ کو ایسا خیال آیا کیونکہ اس پاک پروردگار کو ازل سے ابد تک جو ہوتا ہے وہ سب ہمیشہ سے معلوم ہے' اس کے علم میں تجدد نہیں ہو سکتا یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک بات پیشتر سے معلوم نہ تھی اب معلوم ہوئی اور مخالف فرقوں جیسے بعض شیعہ وغیرہ نے اس پاک پروردگار کی نسبت یہ امر جائز رکھا ہے یعنی بدا حالانکہ یہ ایک بڑا نقص ہے جو اس ذات پاک کے شایان نہیں ہے) مجمع البحرین میں ہے کہ بَدَا لَهٗ فِی الْاَمْرِ اس وقت کہتے ہیں جب ایک شخص کو ایک امر کا ٹھیک ٹھیک علم نہ ہو پھر علم ہو جائے اور اس معنی میں بدا اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یُبْدَلَهٗ مِنْ جَهْلٍ:- اللہ کو کوئی بات ایسی معلوم نہیں ہوئی جو پہلے سے معلوم نہ تھی۔

مَا بَدَا لِلّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا کَانَ فِیْ عِلْمِهٖ قَبْلَ اَنْ

يَبْدُوَلَهٗ:- اللہ تعالیٰ کو جو بات کرنی منظور ہوئی وہ اس کے علم میں پہلے ہی سے تھی-

مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا حَتّٰى يُقِرَّلَهٗ بِالْبَدَاءِ:- اللہ نے جب کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کے لئے نئے نئے احکام اتارے (زمانہ کی مصلحت کے موافق)-

مَا بَدَا لِلّٰهِ فِيْ شَيْءٍ كَمَا بَدَا لَهٗ فِيْ اِسْمَاعِيْلَ اِبْنِيْ:- (یہ امام جعفر صادق کا قول ہے) یعنی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کسی امر میں ایسی نہیں چلی جیسے اسماعیل میرے بیٹے کے باب میں چلی (باوجودیکہ میں چاہتا تھا کہ وہ میرے بعد امام ہو مگر حق تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی وہ میرے سامنے ہی گذر گیا)-

اَلسُّلْطَانُ ذُوْ عُدْوَانٍ وَ ذُوْ بُدْوَانٍ:- دنیا کے بادشاہ ظالم ہوتے ہیں (ہر گھڑی ان کو نت نئی بات سوجھتی ہے (ایک حال پر قیام نہیں)-

ذُوْ بَدَوَاتٍ:- مختلف رائے رکھنے رالا (یعنی جس میں قوت فیصلہ نہ ہو)-

وَمَعِيَ فَرَسُ اَبِيْ طَلْحَةَ اَبْدِيْهِ مَعَ الْاِبِلِ- میرے ساتھ ابوطلحہ کا گھوڑا تھا میں اس کو اونٹوں کے ساتھ چرانے کے لئے باہر نکالتا-

اُمِرَ اَنْ يُبَادِيَ النَّاسَ بِاَمْرِهٖ:- آپ کو حکم ہوا کہ لوگوں کو اللہ کا حکم کھول کر سنا دیں (علانیہ کوئی بات نہ چھپائیں)-

مَنْ يُبْدِلَنَا صَفْحَتَهٗ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ:- جو شخص اپنا جرم ہم پر کھول دے گا ہم اللہ کی کتاب اس پر جاری کر دیں گے- (یعنی اللہ کی کتاب کے موافق اس کو سزا دیں گے)-

بِسْمِ الْاِلٰهِ وَ بِهٖ بَدِيْنَا لَوْ عَبَدْنَا غَيْرَهٗ شَقِيْنَا:- اللہ کے نام سے ہم شروع کرتے ہیں اگر ہم اللہ کے سوا اور کسی کو پوجیں تو بدبخت ہو چکے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَدِيًّا- پہلے اللہ کی تعریف کرتا ہوں بَادِيَ بَدِيٍّ- سب سے پہلے سب سے اول-

لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ:- جنگل والے کی گواہی بستی والے کے خلاف قبول نہ ہوگی (امام مالک کا یہی قول ہے)-

بَدَا:- ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وادی القری کے قریب (علی بن عبداللہ بن عباس اور ان کی اولاد وہیں مقیم تھی)-

يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ:- آنحضرتؐ (سجدے میں) اپنے دونوں بازو (پیٹ سے) جدا رکھتے-

بَدَالِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذَا الْعَشْرَ:- مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا (رائے سے یا وحی سے) کہ میں ان دس دنوں میں اعتکاف کرلوں-

اَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ:- آنحضرتؐ نے مجھ کو جنگل میں رہنے کی اجازت دی-

مَا اَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ:- انہوں نے تبسم تک نہیں دیکھا- (ہنسی کا دانت تک نہیں کھولا)-

وَ النُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ:- اور ستارے نمایاں اور گھنے ہوں (اس وقت صبح کی نماز پڑھ)-

قَرْيَةٌ وَّلَا بَدْوَ:- بستی ہے جنگل نہیں ہے-

اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا:- زاہر ہمارا جنگل ہے (یعنی جنگل سے جو چیزیں آتی ہیں وہ زاہر ہمارے لئے لے کر آتا ہے)-

يُبْرِزُلَهُمْ عَرْشَهٗ وَيَبْتَدِيْ لَهُمْ:- اپنا عرش ان پر ظاہر کردے گا اور ان کو اپنا جمال مبارک دکھلائے گا-

اَفْعَلُ ذٰلِكَ بَدِيًّا:- پہلے میں یہ کام کرتا ہوں یا کروں گا-

بُدِيٌّ:- وہ کنواں جو اسلام کے زمانہ میں کھودا گیا-

باب الباء مع الذال

بذءٌ: کسی کا حال ناپسند کرنا، حقیر جاننا، برائی کرنا-

بذاءٌ یابذاءٌ یا بَذَاءَ ةٌ:- گالی دینا، فحش بکنا-

اَرْضٌ بَذِيْئَةٌ:- جہاں گھاس چارہ نہ ہو-

اِذَا عَظُمَتِ الْحَلْقَةُ فَاِنَّمَا هِيَ بِذَاءٌ وَّ نِجَاءٌ:- جب حلقہ بڑا ہو جائے (بہت لوگ جمع ہوں) تو وہاں گالی گلوچ فحش گوئی سرگوشی ہوگی (یعنی جہاں لوگوں کا جماؤ زیادہ ہوا وہاں گالی گلوچ اور واہی باتیں بک بک سرگوشیاں ضرور شروع ہوں گی)-

بَذَاءَ هٗ:- اس کو برا سمجھا حقیر جانا-

بَذَأَتْهُ عَیْنِیْ:- میری آنکھ نے اس کو ناپسند کیا-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ فَحَّاشٍ بَذِیٍّ:- اللہ تعالیٰ نے بہشت ہر گالی باز بکی پر حرام کر دی ہے-

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ:- فحش بکنا گنوار پنا اور جفا ہے-

بَذَا یَبْذُوْ اَبْذٰى یُبْذِیْ:- دونوں کے ایک ہی معنی ہیں-

بَذَجٌ: بکری کا ایک سال کا بچہ-

یُؤْتٰى بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ مِنَ الذُّلِّ:- قیامت کے دن آدمی بکری کے بچہ کی طرح ذلت کے ساتھ حاضر کیا جائے گا-

بَذْرَجٌ: بَقْلَةُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلْبَاذَرُوْجُ:- حضرت علیؑ کی ترکاری باذروج تھی (مجمع البحرین میں ہے کہ باذروج ایک بھاجی ہے جو کھائی جاتی ہے- بعض نے کہا وہ ایک پہاڑی ریحان کی قسم ہے)-

بَذْحٌ: چیرنا' پوست اتارنا-

تَبَذَّحٌ:- برسنا-

لَوْ سَاَلْتَهُمْ مَا بَذِحُوْا بِشَیْءٍ:- اگر تو ان سے مانگے تو وہ کچھ نہ دیں-

بَذَخٌ: گردن کشی' بلندی' غرور فخر-

وَالَّذِیْ یَتَّخِذُهَا اَشَرًا وَّ بَطَرًا وَّ بَذَخًا:- جو شخص گھوڑے شرارت' غرور اور فخر کی راہ سے باندھے-

تَبَذُّخٌ:- تعظم' تکبر' اترانا-

بَاذِخٌ:- عالی بلند-

بُذَاخِیٌّ:- بڑا-

بُذَّخٌ اور بَوَاذِخُ جمع ہے بَاذِخٌ کی-

جِبَالٌ بَوَاذِخُ:- بلند پہاڑ-

وَحَمَلَ الْجِبَالَ الْبُذَّخَ عَلٰى اَكْتَافِهَا:- اس نے اونچے پہاڑوں کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا-

اَلْبَذَخُ لَهُنَّ لَازِمٌ وَّ اِنْ كَبُرْنَ:- عورتوں میں خود پسندی اور اپنی بڑائی ضرور ہوگی' گو بڑھی ہو جائیں (ایک روایت میں اَلْبَرْخُ ہے یعنی سختی ایک میں- اَلْبَرْجُ یعنی اپنی آراستگی دکھلانا)-

سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ الْبَاذِخِ:- پاک ہے وہ خداوند بڑا بزرگی والا-

ذُوالشَّرَفِ الشَّافِخِ وَالْفَضْلِ الْبَاذِخِ:- بڑے بلند شرف والا اور بلند فضیلت والا-

بَذٌّ: یا بَذِیْذَةٌ:- غالب ہونا-

بَذَذٌ یا بَذَاذٌ یا بَذَاذَةٌ یا بُذُوْذَةٌ:- موٹا چھوٹا پرانا کپڑا پہننا- برے حال میں رہنا-

اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ:- لباس کی سادگی ایمان میں داخل ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو لباس میں زیادہ تکلف کرنا عورتوں کی طرح اپنے تئیں سنوارنا' ہر وقت زیب و زینت کا خیال رکھنا شایان شان نہیں ہے کبھی پرانا کپڑا بھی پیوند لگا کر پہن لینا بہتر ہے)-

بِهَیْأَةٍ بَذَّةٍ:- پھٹے پرانے حال میں جیسے مفلس غریب لوگ ہوتے ہیں-

اِذَا قَالَ بَذَّ الْقَائِلِیْنَ:- جب بات کرے تو بات کرنے والوں سے سبقت لے جائے-

اِذَا قَالَ بَذَّ:- جب گفتگو کرے تو سب پر غالب آ جائے- (یہ مومن کی صفت ہے)

یَمْشِی الْهُوَیْنَا یَبُذُّ الْقَوْمَ:- آپؐ بہت سہولت اور آسانی کے ساتھ چلتے جب بھی لوگوں سے آگے بڑھ جاتے (یعنی نیک کام کی طرف)

بَذْرٌ: مول کا نکلنا' کھیتی کرنا' جدا جدا کر دینا' پھیلا دینا-

تَبْذِیْرٌ:- بمعنی بَذْرٌ ہے- خراب کر دینا' خرچ کر ڈالنا اسراف کے ساتھ-

تَبَذُّرٌ:- متغیر ہو جانا' زرد ہو جانا-

اِنْبِذَارٌ:- متفرق ہو جانا-

بُذَارَةٌ:- برکت-

بَذْرٌ:- تخم-

بَذِرٌ:- بکی' بہت باتیں کرنے والا-

شَذَرَ بَذَرَ:- ادھر ادھر-

بَذَرٌ:- پریشان اور پراگندہ ہونا' راز فاش کرنا بَذَارَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

بَذِرٌ اور بَذُوْرٌ:- وہ مرد جو راز فاش کر دے' بکی مؤنث بَذِرَةٌ ہے-

اِنِّیْ اِذًا لَّبَذِرَةٌ:- تب تو میں پیٹ کی ہلکی (راز فاش کرنے والی) ٹھہری- (یہ حضرت فاطمہ نے حضرت عائشہ سے کہا)-

لَیْسُوْا بِالْمَذَا یِیْعِ الْبُذُرِ:- اولیاء اللہ پیٹ کے ہلکے راز فاش کرنے والے نہیں ہوتے-

بُذُوْرٌ جمع ہے بَذُوْرٌ کی یعنی راز فاش کرنے والا-

بَذَرْتُ الْاَرْضَ:- میں نے زمین پر تخم ڈال دیا' پھیلا دیا-

فَبَذَرَ:- پھر اس نے زمین پر بیج ڈالا-

وَلِوَلِیِّهٖ اَنْ یَّاْكُلَ مِنْهُ غَیْرَ مُبَاذِرٍ:- یتیم کے ولی کو اس کے مال میں سے کھانا درست ہے بشرطیکہ اسراف نہ کرے-

مُبَاذَرَةٌ اور تَبْذِیْرٌ:- اسراف کرنا' مال بیکار اڑانا- (بعض نے کہا تَبْذِیْرٌ بیجا کاموں میں مال اڑانا اور اسراف جائز کاموں میں ضرورت سے زائد اڑانا)-

كَانَ یُعْجِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْبُقُوْلِ الْبَاذَرُوْجُ:- آنحضرتؐ کو ترکاریوں میں باذروج پسند تھی- (باذروج ایک بھاجی ہے)-

اِبْذِ عْوَارٌ: پراگندہ ہونا' پھیل جانا' جدا ہونا-

اِبْذَعَرَّ النِّفَاقُ:- نفاق پھیل گیا-

بَذْقٌ: راہ بتلانے والا' چھوٹا ہلکا-

بَاذِقٌ:- انگور کا شیرہ جو تھوڑا سا پکا لیا جائے-

مُبَذِّقٌ:- جس کا کلام اس کے فعل سے بہتر ہو-

سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذِقَ:- آنحضرتؐ باذق شراب نکلنے سے پہلے گذر گئے (یعنی آپ کے زمانہ میں یہ شراب نہ تھی یا آپ نے اس کے حرام ہونے کا پہلے ہی حکم دے دیا)-

بَذْلٌ: دینا' سخاوت کرنا' گھوڑے کا دوڑنا-

بَذَلَ جُهْدَهٗ:- مقدور بھر کوشش کی-

اِبْتِذَال اور تَبَذُّلٌ:- موٹے جھوٹے' میلے کچیلے' پھٹے پرانے کپڑے پہننا' بناؤ سنگار نہ کرنا-

فَخَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَخَضِّعًا یا مُتَخَشِّعًا:- آنحضرتؐ استسقا کے لئے یوں ہی بن بناؤ کئے عاجزی اور خشوع کے ساتھ نکلے-

فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً یامُبْتَذِلَةً (حضرت سلمان فارسی اور ابو الدرداء کو آنحضرتؐ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا) تو سلمان نے ام الدرداء (ابو الدرداء کی جورو) کو متبذل حالت میں (یعنی پھٹے پرانے میلے کچیلے کپڑوں میں) دیکھا-

بِذْلَةٌ:- وہ کپڑا جو آدمی کام کاج' محنت مزدوری کے وقت پہن لیتا ہے-

اِبْتِذَالُ نِعَمِ اللّٰهِ بِالْفِعَالِ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ اِبْتِذَا لِهَا بِالْمَقَالِ:- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کاموں سے متبذل رکھنا (کسی زیب و زینت کا پابند نہ ہونا) اس کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ زبان سے ان کو متبذل کرے (ناشکری کرے اللہ کی نعمتوں کی تحقیر کرے)-

مترجم:- کہتا ہے زبان کو ہمیشہ اللہ کی شکر گزاری میں تر رہنا چاہئے- میں اکثر تنہائی میں جب اللہ تعالےٰ کے احسانات کو دیکھتا ہوں تو بے اختیار یہ کہتا ہوں پروردگار تو نے مجھ کو اتنا دیا کہ سلیمان اور سکندر کو بھی نہیں دیا اور یہ جھوٹ نہیں ہے کیونکہ سلیمان گو پیغمبر اور بادشاہ تھے مگر انہوں نے دعا کر کے سلطنت مانگی تھی اور سکندر کا حال معلوم نہیں- اللہ تعالیٰ نے بن مانگے مجھ کو میری ضرورت سے بہت زیادہ دیا' دوسرا سلیمان اور سکندر دونوں ملکوں کے فتح کرنے کی آرزو رکھتے تھے' مجھ کو حکومت اور بادشاہت سے نفرت ہے- میں گوشہ نشینی' یاد الٰہی' عزلت گزینی اور گم نامی پر ساری دنیا کی بادشاہت کو تصدق کرتا ہوں' غم نہ داری بز بخر میں بادشاہت کو لے کر کیا کروں گا' اپنی جان کے لئے بلا مول لوں غم نانے کے بدلہ غم جہانے میں پھنسوں-

عَلَیْكُمْ بِالتَّوَاصُلِ وَ التَّبَاذُلِ:- ناطہ جوڑنا اور روپیہ خرچ کرنا اپنے اوپر لازم کر لو (کھاؤ اور عزیزوں دوستوں کو کھلاؤ)

شِیْعَتُنَا الْمُتَبَاذِلُوْنَ فِیْ وَلَایَتِنَا:- ہمارے گروہ میں

وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں ہماری ولایت میں ہیں-

مَنْ زَارَ اَخَاهُ لَا يَاْتِيهِ خِدَاعًا وَّلَا اِسْتِبْذَالًا:- جو شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو آئے نہ فریب کی نیت ہو نہ مانگنے کی (بلکہ خالص اسلامی محبت کی وجہ سے ملاقات کرے کوئی دنیوی غرض نہ ہو)-

مترجم:- کہتا ہے اس قسم کی ملاقات ہمارے زمانہ میں مفقود ہے الا ماشاء اللہ شاذ و نادر کوئی کسی عالم یا درویش سے محض خداوند کی رضا مندی کے لئے ملتا ہے' جہاں دیکھو ملاقات کسی دنیاوی غرض سے ہوتی ہے اور غرض نکل جانے کے بعد پھر پوچھ کر بھی نہیں دیکھتے- احسان فراموشی اور خود مطلبی تو اس زمانہ میں مسلمانوں پر ختم ہے اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کرے-

خَيْرُ نِسَاءِ كُمُ الْمَرْاَةُ اِذَا خَلَابِهَا زَوْجُهَا بَذَلَتْ لَهُ مَا اَرَادَ مِنْهَا:- تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورت ہے جب خاوند اس سے چاہے وہ بخوشی خاوند کو دے (ہر طرح سے اس کی خواہش پوری کرے)-

بَذَاءٌ: فحش بکنا' گالیاں دینا' زبان درازی کرنا-

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ:- فحش بکنا سنگ دلی اور ستم ہے-

بَذَتْ عَلٰى اَحْمَائِهَا وَ كَانَ فِىْ لِسَانِهَا بَعْضُ الْبَذَاءِ:- فاطمہ بنت قیس نے اپنے خاوند کے رشتہ داروں سے بدزبانی کی ذرا وہ زبان دراز تھیں-

اَوْيَبْذُوْ عَلٰى اَهْلِهَا:- یا عورت کے رشتہ داروں سے بدزبانی کرے-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِىَّ:- اللہ تعالےٰ فحش گو زبان دراز کا دشمن ہے-

باب الباء مع الراء

بَرْءٌ یا بُرُوْءٌ:- پیدا کرنا اسی سے اللہ کا نام ہے

اَلْبَارِئُ:- یعنی بن نمونہ کے پیدا کرنے والا-

بَرَاءٌ:- پاک اور بیزار-

بَرِئٌ:- کے معنی بھی وہی اس کی جمع بُرَءَاءُ بروزن سُفَهَاءُ اور بِرَاءٌ اور اَبْرَاءٌ اور اَبْرِءَاءٌ اور بُرَاءٌ بھی آئی ہے-

بُرْءٌ اور بُرُوْءٌ اور بَرْءٌ:- بیماری سے چنگا ہونا-

بَرَاءٌ اور بَرَاءَةٌ اور بُرُوْءٌ:- پاک ہونا' بیزار ہونا' قرض سے ہلکا ہونا-

اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا:- اللہ کے فضل سے آج تو آپ کا مزاج اچھا ہے-

اَرَاكَ بَارِئًا:- میں تم کو تندرست دیکھتا ہوں-

كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ:- اس کے لئے دوزخ سے رہائی نامہ لکھا جائے گا-

فَلْيَطْلُبْ مِنْ وَّلِيِّهِ الْبَرَاءَ:- وہ اس کے ولی سے معافی اور براءت مانگے-

بَرَءَ:- بیماری سے چنگا ہوا-

بَرِئَ:- قرضہ سے سبکدوش ہوا-

لَا يَمَسُّهَا حَتّٰى يَبْرَأَ رَحِمُهَا:- لونڈی سے اس وقت تک صحبت نہ کرے جب تک اس کا رحم پاک نہ ہو جائے (یا تو حیض آئے یا بچہ جنے)

اِسْتِبْرَاءٌ:- لونڈی کا رحم پاک کرنا یا استنجا یعنی جو پیشاب ذکر میں باقی ہو اس کو نکال ڈالنا- اور ذکر کا منہ دھو کر پاک اور صاف کرنا یا حیض سے استبرا (وہ یہ ہے کہ حائضہ عورت اپنا پیٹ دیوار سے لگائے اور بایاں پاؤں اٹھائے جیسے کتا پیشاب کرتا ہے اور ایک روئی کا پھایہ شرمگاہ میں ڈالے اگر خون نکلے تو وہ حیض ہے- جلل یعنی نجاست خوری سے استبراء- امامیہ کی کتابوں میں ہے اگر اونٹنی نجاست خور ہو تو چالیس دن' گائے ہو تو بیس دن' بکری ہو تو دس دن' بطخ ہو تو پانچ دن یا تین دن یا چھ دن' مرغی وغیرہ کو تین دن' مچھلی کو ایک دن رات بندھا رکھے (نجاست نہ کھانے دے) یہی اس کا استبراء ہے اب اس کا گوشت کھا سکتا ہے)-

فَاِنَّهُ اَرْوٰى وَ اَبْرَا:- تین سانسوں میں پانی پینا آدمی کو خوب سیراب کرتا ہے اور بیماری سے بچاتا ہے (یا اس تکلیف سے جو غٹا غٹ ایک سانس میں پینے سے ہوتی ہے)-

اَبْرَا:- بالف مقصورہ اس حدیث میں یوں ہی مروی ہے اصل میں اَبْرَأُ ہے افعل التفضیل-

بَارَئَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ:- مرد نے اپنی عورت کو چھوڑ دیا-

مُبَارَاۃٌ:- یہ ہے کہ عورت مرد سے کہے جو زر زیور میں پہنے ہوں وہ تو لے لے مجھ کو چھوڑ دے-

اِنَّ یُوْسُفَ مِنِّیْ بَرِیْءٌ وَ اَنَا مِنْهُ بَرَاءٌ:- حضرت یوسف کو مجھ سے کیا نسبت اور مجھ کو ان سے کیا نسبت (یعنی ان کی بات اور تھی میرا قیاس ان پر کہاں ہو سکتا ہے وہ پیغمبر میں گنہگار- یہ ابو ہریرہؓ نے اس وقت کہا جب حضرت عمر نے ان کو خدمت دینا چاہی انہوں نے انکار کیا حضرت عمر نے کہا حضرت یوسف نے تو وزیر کی خدمت طلب کی تھی فرمایا تھا اِجْعَلْنِیْ عَلٰے خَزَائِنِ الْاَرْضِ اور تم انکار کرتے ہو)-

اَنَا مِنْکَ بَرَاءٌ:- میں تجھ سے تنگ ہوں-

مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ:- جو شخص اپنا دین اور اپنی عزت بچانے کے گناہ سے الگ رہے-

حَتّٰی اِذَا رَاٰی اَنَّهٗ قَدِ اسْتَبْرَأَ:- جب یہ سمجھے کہ وہ پاک ہو گیا پانی سب جگہ پہنچ گیا-

اَبْرَأُ اِلَی اللّٰهِ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ مِنْکُمْ خَلِیْلٌ:- میں تو چاہتا ہوں اللہ کرے تم میں سے کوئی میرا دوست نہ ہو-

فَتُبْرِئُکُمْ یَهُوْدُ فِیْ اَیْمَانٍ:- یہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر تم کو قسموں سے بچائیں گے- (یعنی اب تم کو قسم کھانے کی حاجت نہ رہے گی)-

اِسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ:- خبر کو اچھی طرح اخیر تک دریافت کیا-

اِسْتَبْرَأَ مِنَ الْبَوْلِ:- پیشاب سے استبرا کیا (یعنی ذکر میں جو پیشاب باقی رہ گیا تھا وہ سونت کر نکال ڈالا اور پیشاب کا مقام صاف کیا)-

اِذَا دَخَلَتْ فِی الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ:- جب طلاق والی عورت کو تیسرا حیض آ جائے تو وہ اپنے خاوند سے الگ ہو گئی (اس کی مدت ختم ہو گئی- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ سے مراد تین طہر ہیں)-

شِرَارُکُمُ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ:- تم میں برے وہ لوگ ہیں جو پاک لوگوں سے زنا کرانا چاہتے ہیں یا بے خطا بے جرم لوگوں کو آفت میں پھنسانا چاہتے ہیں یا پاک دامن لوگوں سے گناہ کرانا چاہتے ہیں-

بَرْبَرَۃٌ: غصے میں بڑبڑانا-

قَامُوْا وَلَهُمْ تَغَذْمُرٌ وَّ بَرْبَرَۃٌ (طائف والوں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ سود اور شراب کو ان کے لئے حلال کر دیں- آپ نے قبول نہ کیا) تب وہ چیختے چلاتے بڑبڑاتے اٹھے-

اَخَذَا لِلّوَاءَ غُلَامٌ اَسْوَدُ فَنَصَبَهٗ وَ بَرْبَرَ:- ایک کالے غلام نے جھنڈا لے کر کھڑا کیا اور بڑبڑایا- (بربر ایک قوم ہے حبشیوں کی، یہ نام ان کا افریقیس بادشاہ نے رکھا تھا جب اس سرزمین کو اس نے فتح کیا تھا اسی وجہ سے اس ملک کو افریقہ کہتے ہیں)-

اَلْبَاهُ فِیْ اَهْلِ بَرْبَرَ:- باہ بربر والوں میں ہے-

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبُرْبُرُ:- ہمارے پاس پیلو کے پھل کے سوا اور کوئی کھانا نہ تھا-

بَرْبَطٌ: ستار، طنبورہ-

لَا قُدِّسَتْ اُمَّةٌ فِیْهَا الْبَرْبَطُ:- وہ امت پاک نہ ہوگی جو ستار رکھے (بجایا کرے) (بعض نے کہا بربط ایک باجہ ہے عجمی لوگوں کا جو بطخ کے سینہ کی طرح ہوتا ہے- یہ لفظ معرب ہے بر فارسی میں سینہ کو کہتے ہیں اور بط بطخ کو بعض نے کہا بجانے والا اس کو اپنے سینہ پر رکھ کر بجاتا ہے-)

بَرْثٌ: نرم ریتی یا زمین-

یَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْهَا سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَّاحِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ فِیْمَا بَیْنَ الْبَرْثِ الْاَحْمَرِ وَ بَیْنَ کَذَا:- اللہ تعالیٰ اس میں سے ستر ہزار آدمی لال نرم زمین اور فلاں مقام کے درمیان سے اٹھائے گا جن سے نہ حساب لیا جائے گا اور نہ ان پر عذاب ہوگا- (مراد وہ زمین ہے جو شام کے ملک حمص کے قریب واقع ہے وہاں بہت سے مسلمان شہید ہوئے ہیں)

بَیْنَ الزَّیْتُوْنِ اِلٰی کَذَا بَرْثٌ اَحْمَرُ- زیتون سے لے کر فلاں مقام تک لال نرم زمین ہے-

مَسْجِدُ بَرَاثٰی:- ایک مشہور مسجد ہے بغداد میں (جب

حضرت علی نہروان والوں کی لڑائی سے فارغ ہو کر آئے تو وہیں نماز پڑھی)۔

بُرْثُمٌ: شوکت اور قوت ایک پہاڑ کا نام بھی ہے (بعض نے کہا یہ اصل میں بُرْثُنٌ تھا نون کو میم کر دیا)۔

تَمِیْمٌ بُرْثُمَنُهَا وَ جُرْثُمَنُهَا:- مضر قبیلے کی ساری طاقت اور شوکت بنی تمیم کے لوگ ہیں۔

بُرْثُنٌ: پنجہ اور درندے کی انگلیاں اسی طرح پرندے کی انگلیاں۔

كَاَنَّ الذَّهَبَ اُفْرِغَ عَلٰى بَرَاثِنِهٖ:- گویا سونا آپ کے پنجوں پر ڈالا گیا ہے۔

بَرْثَان: ایک وادی کا نام ہے بدر کے رستہ میں۔

بَرَجٌ: خوب صورت (ابن اثیر نے کہا برج یہ ہے کہ آنکھ کی سفیدی بالکل سیاہی سے گھری ہوئی ہو)۔

طِوَالٌ اٰدَلَمُ اَبْرَجُ:- حضرت عمر لمبے قد کے سانولے رنگ کے خوب صورت یا بڑی یا کالی آنکھ والے آدمی تھے۔

كَانَ يَكْرَهُ لِلنِّسَاءِ عَشْرَ خِلَالٍ مِّنْهَا التَّبَرُّجُ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا:- آنحضرتؐ عورتوں کے لئے دس باتیں مکروہ جانتے تھے ان میں سے ایک یہ کہ بے محل یعنی خاوند کے سوا اور کسی کو اپنا بناؤ سنگار بتلانا۔

بُرْجٌ:- آسمان کے بارہ حصوں میں سے ایک حصہ اس کی جمع بُرُوْجٌ اور اَبْرَاجٌ ہے۔ برج بارہ ہیں اور منزلیں اٹھائیس۔

لِلشَّمْسِ ثَلٰثُ مِاَةٍ وَّ سِتُّوْنَ بُرْجًا:- آفتاب کے تین سو ساٹھ برج ہیں۔

اَمَّا السَّمَاءُ فَاَنَا وَ اَمَّا الْبُرُوْجُ فَالْاَئِمَّةُ بَعْدِیْ اَوَّلُهُمْ عَلِیٌّ وَ اٰخِرُهُمُ الْمَهْدِیُّ (والسماء ذات البروج میں سماء سے مراد میں ہوں (یعنی آنحضرتؐ اور برج سے (بارہ) امام مراد ہیں پہلے امام علی ہیں اور اخیر امام مہدی علیہ السلام)۔

بِرْجِیْسٌ: مشتری تارہ (جو ایک ہزار زمین کے برابر ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْكَوَاكِبِ الْخُنَّسِ فَقَالَ هِيَ الْبِرْجِيْسُ وَ زُحَلُ وَ عُطَارِدُ وَ بَهْرَامُ وَ الزُّهَرَةُ:- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ سے کون سے تارے مراد ہیں؟ آپ نے فرمایا برجیس (مشتری) اور زحل اور عطارد اور بہرام (مریخ) اور زہرہ (یہ پانچ ہوئے اور دو زمین اور چاند اگلے مہندس انہی کو سبعہ سیارہ لکھا کرتے تھے حال کے مہندسوں نے آلات رصدیہ سے اور بھی کئی سیارے دریافت کئے ہیں جو ہمارے نظام شمسی میں ہیں وہ بغیر عمدہ دوربین کے نظر نہیں آتے اس لئے اگلے مہندسوں کو ان کا علم نہ ہوا)۔

بُرْجُمَة: انگلی کی گرہ یا بیچ کی گرہ۔

مِنَ الْفِطْرَةِ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ:- انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (جہاں پر میل کچیل جمتا ہے) پیدائشی سنت ہے۔ اسی طرح کان کے سوراخ اور ناک کے سوراخ کا اور بغلوں اور چڈھوں کا دھونا)۔

قَطَعَ بَرَاجِمَهٗ:- اس کے انگلیوں کے جوڑ کاٹ ڈالے۔

اَمِنْ اَهْلِ الرَّهْمَسَةِ وَ الْبَرْجَمَةِ:- کیا چھپ کر فساد کرانے والوں اور سخت کہنے والوں میں ہے۔

بَرْحٌ: غصہ ہونا۔

بَرِحٌ اور بَرَاحٌ ہٹ جانا۔

مَا بَرِحَ:- ہمیشہ رہا۔

تَبْرِيْحٌ:- ایذا دینا، تکلیف، سختی۔

ضَرْبٌ مُبَرِّحٌ:- سخت مار تکلیف دینے والی۔

اِبْرَاحٌ:- پسند کرنا، مبالغہ کرنا، تعظیم کرنا، اکرام کرنا۔

بَارِحَةٌ:- گذشتہ رات نزدیک والی۔

تَبَارِيْحُ:- سختیاں۔

بَرَاحٌ:- صراحت۔

بُرَحَةٌ:- عمدہ اونٹنی۔

بَرَحٌ:- کہتے ہیں جب تیر نشانہ پر نہ لگے اور مَرَحٌ جب نشانہ پر لگے۔ مَرَحٌ بمعنی فَرَحٌ ہے یعنی خوشی۔

بَرْحٌ:- سختی تکلیف

نَهٰى عَنِ التَّوْلِيْهِ وَ التَّبْرِيْحِ:- آنحضرتؐ نے تولیہ (جانور کا بچہ اس کے سامنے کاٹنے) سے منع فرمایا اور جانور کو

تکلیف دینے سے (مثلاً زندہ مچھلی کو آگ پر رکھ دینے سے یا زندہ مرغی کو جلتے پانی میں ڈال دینے سے)۔

مترجم:- کہتا ہے اسلام کی بنا رحم و کرم اور شفقت پر ہے حتیٰ کہ جانوروں کو بھی تکلیف دینا اس دین میں منع ہے۔ اب کہاں ہیں وہ اعتراض کرنے والے جو مسلمانوں کو بے رحم بتلاتے ہیں اور خود زندہ جانوروں کو کھولتے پانی میں ڈال کر چٹ کر جاتے ہیں۔

بَرَّحَ بِهِ الْاَمْرُ تَبْرِيْحًا:- یہ کام اس پر بہت سخت ہوا۔

ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ:- ایسی مار جو سخت تکلیف دہندہ نہ ہو۔

لَقِيْنَا مِنْهُ الْبَرْحَ:- ہم نے اس سے سختی اور مصیبت اٹھائی۔

لَقُوْا بَرْحًا:- انہوں نے سختی اٹھائی۔

بَرَّحَتْ بِيَ الْحُمّٰى:- مجھ کو بہت سخت بخار آیا یا بخار نے مجھ کو سخت تکلیف دی۔

لَقِيْتُ مِنْهُ الْبَرْحِيْنَ:- مجھ کو اس کی طرف سے بلائیں اور تکلیفیں پہنچیں۔

فَاَخَذَهُ الْبُرَحَاءُ:- آنحضرتؐ پر وحی کی سختی شروع ہوئی۔

بَرَّحَتْ بِنَا اِمْرَاَتُهُ بِالصِّيَاحِ:- اس کی عورت نے چیخ و پکار کر کے ہم کو تکلیف میں ڈال دیا (پریشان کر دیا)۔

جَاءَ بِالْكُفْرِ بَرَاحًا:- اس نے کھلم کھلا کفر کیا۔

حِيْنَ دَلَكَتْ بَرَاحِ:- جب سورج ڈوب گیا یا ڈھل گیا۔

بَرَاحِ:- سورج کا ایک نام ہے۔

اَحَبُّ اَمْوَالِيَ بَيْرَحٰى یا بَيْرَحَاءَ یا بِيْرَحَاءَ یا بَيْرُحٰى یا بَيْرُحَاءَ:- سب میرے مالوں میں مجھ کو بیرحیٰ زیادہ پسند ہے۔ (یہ ابوطلحہ کا ایک باغ تھا)۔

بَرِحَ ظَبْيٌ:- ایک ہرن نکلا داہنے طرف سے بائیں طرف جاتے ہوئے (عرب لوگ بَارِح کو منحوس سمجھتے ہیں یعنی شکار کے اس جانور کو جو داہنے طرف سے بائیں طرف جا رہا ہو کیونکہ اس کو بندوق یا تیر بے مڑے ہوئے نہیں مار سکتے برخلاف اس کے سَانِح کو مبارک سمجھتے ہیں یعنی اس جانور کو جو سامنے سے نمودار ہو کر بائیں طرف سے داہنے طرف جا رہا ہو)۔

بَارِحَةٌ:- وہ گزشتہ رات جو قریب کی ہے (عرب لوگ زوال سے پہلے گزشتہ رات کو اَللَّيْلَةُ کہتے ہیں اور زوال کے بعد بَارِحَةٌ کہتے ہیں)۔

لَا اَبْرَحُ:- میں ہمیشہ پے در پے۔

لَا تَبْرَحْ:- اس جگہ سے مت سرک۔

بَرْدٌ: ٹھنڈا ہونا' ٹھنڈا کرنا' برف ملانا' سو جانا' مر جانا۔

بُرَادٌ اور بُرُوْدٌ:- سست ہونا' کند ہو جانا' ثابت ہو جانا' واجب ہو جانا۔

تَبْرِيْدٌ:- ٹھنڈا کرنا۔

اِبْرَادٌ (اس معنی میں ضعیف لغت ہے) ناتوان کر دینا۔

اِبْرَادٌ:- ٹھنڈا کر کے لانا' ٹھنڈا پلانا' قاصد بھیجنا' ناتوان کر دینا' ٹھنڈے وقت میں داخل ہونا۔

اِبْتِرَادٌ:- ٹھنڈے پانی میں غسل کرنا۔

تَبَارُدٌ:- ٹھنڈا بننا۔

بَرْدَانِ:- صبح اور شام

مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ:- جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھا کرے (یعنی فجر اور عصر کی) وہ بہشت میں جائے گا۔

كَانَ يَسِيْرُ بِنَا الْاَبْرَدَيْنِ:- وہ ہم کو صبح اور شام لے کر چلتے۔

وَ سِرْبِهَا الْبَرْدَيْنِ:- اس کو صبح اور شام (ٹھنڈے ٹھنڈے) لے جا۔

صَلّٰى فِيْ بَيْتِهٖ لَيْلَةً ذَاتَ بَرْدٍ:- ایک سردی کی رات میں آپ نے گھر میں نماز پڑھ لی (دوسری روایت میں ہے کہ موذن نے ٹھنڈی ہوا' سردی اور بارش میں اذان دی۔ آپ نے فرمایا یہ بھی پکار دے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو)۔

بِمَاءِ الثَّلْجِ وَ الْبَرَدِ:- برف کے پانی اور اولے کے پانی سے۔

اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ:- ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھو

(یعنی زوال کے بعد جب ذرا گرمی کی شدت کم ہو جائے- بعض نے کہا اس کے معنی ہی ہیں کہ ظہر کی نماز اوّل وقت پڑھو- یہ برد النہار سے نکلا ہے یعنی شروع دن مجمع البحرین میں ہے کہ یہی مطلب زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ دوسری حدیثوں کے خلاف یہ حدیث نہیں ہو سکتی جن میں اوّل وقت نماز پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے- بعض نے کہا کہ گرمی دوزخ کی بھاپ سے ہے اس کو ظہر کی نماز پڑھ کر ٹھنڈی کرو)-

اَبْرِدْ اَبْرِدْ:- یعنی جلدی کر (کیونکہ جو شخص اول وقت ظہر کی نماز پڑھ لے گا وہ گرمی کی شدت سے محفوظ رہے گا- گرمی کی شدت دو بجے پر ہوتی ہے جیسے تجربہ سے معلوم ہوا ہے)-

فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ:- بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو (مراد صفراوی بخار ہے)-

اَلصَّوْمُ فِی الشِّتَاءِ الْغَنِیْمَةُ الْبَارِدَةُ:- جاڑے کا روزہ مفت کی لوٹ ہے- (جس میں جنگ اور تکلیف کی ضرورت نہیں یا وہ لوٹ ہے جو قائم ہوگئی- یہ ماخوذ ہے بَرَدَ لِیْ عَلٰی فُلَانٍ حَقٌّ سے- میرا حق فلاں شخص پر ثابت ہوگیا-)

بَرَّدَ اللّٰهُ مَضْجِعَهٗ:- اللہ اس کی خواب گاہ ٹھنڈی کرے-

وَ دِدْتُ اَنَّهٗ بَرَدَ لَنَا عَمَلُنَا:- میری آرزو یہ ہے کاش ہمارا عمل قائم ہو جائے (یعنی قبول ہو جائے- یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کے ساتھ جو اعمال خیر ہم نے کئے ہیں وہی قبول ہو جائیں اور خلافت سے ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں نہ ثواب ملے نہ عذاب ہو)-

حَتّٰی بَرَدَ اَسْفَلُهٗ (میں نے اس دودھ پر اتنا پانی ڈالا کہ) وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا (یہ حضرت ابوبکر صدیق کا قول ہے)-

فَاِنَّ ذٰلِکَ بَرْدُ مَا فِیْ نَفْسِهٖ:- جو کوئی شخص بیگانہ عورت کو دیکھے تو اپنی بی بی کے پاس آئے' اس سے صحبت کرے اس سے اس کی دل کی خواہش ٹھنڈی پڑ جائے گی (شہوت کا جوش جاتا رہے گا)-

اِنَّهٗ شَرِبَ النَّبِیْذَ بَعْدَ مَا بَرَدَ:- حضرت عمرؓ نے نبیذ اس وقت پیا جب وہ ٹھنڈا ہو گیا- (اس کی تیزی جاتی رہی)

جَدَّ فِی الْاَمْرِ ثُمَّ بَرَدَ:- ایک کام میں اس نے کوشش کی پھر سست پڑ گیا-

بَرَدَ اَمْرُنَا وَ صَلُحَ:- (حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جب بیعت ہوگئی اور سقیفہ سے باہر نکلے تو رستہ میں ایک شخص ملا' اس سے پوچھا تو کون ہے؟ کہنے لگا بریدہ اسلمی- اس وقت عمرؓ نے کہا (فال نیک لیا) فرمایا' ہمارا کام جم گیا اور درست ہو گیا-

لَا تُبَرِّدُوْا عَنِ الظَّالِمِ:- ظالم کا گناہ اس کو گالی گلوچ دے کر ہلکا نہ کرو- (بلکہ صبر کرو اور خاموش رہو تو اس پر پورا وبال پڑے گا)-

فَهَبَرَهٗ بِالسَّیْفِ حَتّٰی بَرَدَ:- اس کو تلوار سے مارا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا- (مر گیا)

قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ:- ابوجہل مردود کو عفراء کے بیٹوں (معاذ اور معوذ نے) یہاں تک (تلواروں سے) مارا کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (ایک روایت میں حَتّٰی بَرَکَ ہے یہاں تک کہ وہ گر گیا-)

بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ:- مرنے کے بعد ٹھنڈی زندگی-

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مُحَمَّدٍ فِیْ بَرْدِ الْعَیْشِ:- یا اللہ ہم کو حضرت محمدؐ کے ساتھ رکھ ٹھنڈی زندگی میں-

بَرُوْدُ الظِّلِّ:- اچھی زندگانی کرنے والا حسن المعاشرہ-

کَانَ یَکْتَحِلُ بِالْبَرُوْدِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ:- آنحضرتؐ احرام کی حالت میں ٹھنڈا سرمہ لگایا کرتے-

بَرَدْتُ عَیْنِیْ:- میں نے اپنی آنکھ میں ٹھنڈا سرمہ لگایا-

اَصْلُ کُلِّ دَاءٍ الْبَرَدَةُ:- ہر بیماری کی جڑ معدے کی ٹھنڈک (بدہضمی ہے)-

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ:- میں عہد نہیں توڑتا اور پیغام لانے والوں کو قید نہیں کرتا-

لَا تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ فِیْ اَقَلَّ مِنْ اَرْبَعَةِ بُرُدٍ:- چار برید سے کم مسافت میں نماز کا قصر نہ ہوگا (برید دو فرسخ یا چار فرسخ کا ہوتا ہے اور فرسخ تین میل کا اور میل چار ہزار ہاتھ کا)-

اَلْبَرِیْدُ مَا بَیْنَ ظِلِّ عِیْرٍ اِلٰی وَعِیْرٍ:- برید ظل عیر سے لے کر وعیر تک کا ہوتا ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں یعنی بارہ میل کا ہر میل پندرہ سو ہاتھ کا-)

حَرَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ بَرِیْدٌ فِیْ بَرِیْدٍ:- مدینہ کا حرم ایک برید در برید مکسر ہے-

اَلْحَرَمُ بَرِیْدٌ فِیْ بَرِیْدٍ:- مکہ کا حرم بھی برید در برید ہے-

اَلْحُمّٰی بَرِیْدُ الْمَوْتِ:- بخار موت کا قاصد (ایلچی) ہے-

اِذَا اَبْرَدْتُمْ اِلَیَّ بَرِیْدًا:- جب تم میرے پاس کوئی ایلچی بھیجو-

حَمٰی کُلَّ نَاحِیَۃٍ بَرِیْدًا:- ہر جانب حفاظت کے لئے ایک ایک مخبر رکھا-

خَیْلُ الْبَرِیْدِ:- وہ سوار جو دشمن کی خبر رکھتے ہیں-

بَرِیْدُ الرُّوَیْثَۃِ:- ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان-

بُرْدٌ:- ایک قسم کی دھاری دار چادر یا کالی کملی مربع -

عَلَیْہِ بُرْدٌ یَمَانِیَّۃٌ:- وہ یمنی چادر اوڑھے تھے-

اَلْکَفَنُ یَکُوْنُ بُرْدًا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فَاجْعَلْہُ کُلَّہٗ قُطْنًا:- کفن دھاری دار چادر کا ہونا چاہئے اگر ایسی چادر نہ ملے تو سارا کفن روئی کے کپڑے کا کر دے-

یُؤْخَذُ الْبُرْدِیُّ فِی الصَّدَقَۃِ:- زکوٰۃ میں بردی (جو ایک قسم کی اچھی کھجور ہے) لی جائے گی-

بَرَّدَہٗ:- اس کو ٹھنڈا کر دیا' مار ڈالا-

اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرّٰی:- بہتر صدقہ جلتے کلیجے کا ٹھنڈا کرنا ہے-

مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا عَلٰی قَلْبِہٖ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ:- جو شخص ہم اہل بیت کی محبت کی ٹھنڈک اپنے دل پر پائے وہ اللہ کا شکر کرے-

لَا تُبَرِّدْ لِلْوَارِثِ عَلٰی ظَھْرِکَ:- ایسا مت کر کہ تیرا وارث تو ہلکا رہے (ثواب کمائے) اور تیری پیٹھ پر بوجھ رہے (تو مال جمع کر کے چھوڑ جائے وہ نیک کاموں میں خرچ کرے)-

آخِرُ الْعَقِیْقِ بَرِیْدُ اَوْطَاسٍ:- عقیق کا اخیر برید اوطاس ہے (دونوں مقاموں کے نام ہیں)-

بَرْدَانُ:- ایک مقام کا نام ہے-

مِبْرَد سوہان- بَرْدِیٌّ ایک بھاجی ہے عراق میں-

بَرَّادَۃٌ: سقایہ-

مُبَرِّدْ: مشہور نحوی ہے-

بِرْذَوْن: جانور اور تاتاری (ترکی) گھوڑا-

بَرَاذِیْن: جمع بِرْذَوْنٌ کی-

لَا تَرْکَبُوْا بِرْذَوْنًا:- ترکی گھوڑے پر مت چڑھو (کیونکہ وہ مٹھا ہوتا ہے جنگ کے لائق نہیں ہوتا - یہ نہی کراہت کے لئے ہے یعنی غرور کی راہ سے فخر کی نیت سے)-

بَرٌّ: قہر کرنا' قول یا فعل سے سچ بولنا' سچا ہونا' احسان کرنا' نیکی کرنا' ہانکنا' مقبول ہونا' قبول کرنا' اطاعت کرنا-

تَبْرِیْرٌ:- نیک کہنا-

اِبْرَارٌ:- خشکی میں سفر کرنا' اولاد بہت ہونا' قبول کرنا' غالب ہونا-

مُبَارَّۃٌ:- نیکی کرنا' اچھا سلوک کرنا-

تَبَرُّدْ:- نیک ہونا' اطاعت کرنا-

اِبْتِرَارٌ:- اپنے لوگوں سے جدا ہو کر الگ رہنا-

بَارٌّ:- نیک' اطاعت گذار' سچا' اچھا سلوک کرنے والا- (یہ ضد ہے عاقٌ کی- بَرٌّ اللہ کا ایک نام بھی ہے)-

بَرٌّ: خشکی جیسے بَحْرٌ دریا-

بَرَارِیُ اور بُرُوْرٌ: جمع ہے-

بَرَّانِیُ: گھر کے باہر-

جَوَّانِیُ: گھر کے اندر-

بَرٌّ یا بُرُوْرٌ:- قسم کا سچ ہونا-

بِرٌّ: ماں باپ کی اطاعت کرنا' نیکی کرنا' قبول ہونا' مغلوب کرنا (اللہ کا نام بَرٌّ ہے بہ فتحہ با نہ بَارٌّ اگر چہ بَارٌّ کے معنی بھی وہی ہیں اس کی جمع اَبْرَارٌ اور بَرَرَۃٌ ہے) بُرٌّ بہ ضمہ با گیہوں-

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ۔ آنحضرتؐ نے صدقۂ فطر ایک صاع گیہوں کا مقرر کیا۔

اِجْعَلْ قَلْبِىْ بَارًّا وَّ عَمَلِىْ سَارًّا:۔ میرا دل نیک کر دے' میرا عمل خوش کرنے والا کر دے (تیری درگاہ میں قبول ہو)۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ:۔ ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا (یعنی ان کی اطاعت اور فرمانبرداری بشرطیکہ گناہ کا حکم نہ کریں)

تَمَسَّحُوْا بِالْاَرْضِ فَاِنَّهَا بِكُمْ بَرَّةٌ:۔ زمین پر ہاتھ پھیرو وہ تم پر ماں کی طرح مہربان ہے۔

اَلْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ اَبْرَارُهَا اُمَرَاءُ اَبْرَارِهَا وَ فُجَّارُهَا اُمَرَاءُ فُجَّارِهَا:۔ بادشاہ اور خلیفہ قریش میں سے ہوں گے' ان میں جو نیک ہیں وہ نیکوں کے سردار ہوں گے اور جو بدکار ہیں وہ بدکاروں کے سردار ہوں گے (یعنی جیسے رعیت کے لوگ ہوں گے ویسے ہی حاکم اللہ ان پر مسلط کرے گا۔ نیکوں پر نیک بادشاہ حکومت کریں گے اور بدوں پر بد جیسے کہتے ہیں زشتی اعمال ماصورت نادر گرفت بعض نے کہا قریش کے لوگ دوسرے لوگوں سے ہر بات میں بڑھ چڑھ کر ہیں' ان سے میں نیک ایسے نیک ہوں گے گویا نیکوں کے سردار اور ان میں سے بد ایسے بد ہوں گے گویا بدوں کے سردار یہ فرمانا آپ کا بالکل صحیح نکلا۔ حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور امام حسن اور عمر بن عبدالعزیز ایسے نیک حاکم ہوئے کہ آج تک نیکوں کے سردار گنے جاتے ہیں اور یزید اور ولید اور ابن زیاد اور مروان وغیرہ ایسے بد حکام ہوئے کہ آج تک بدوں کے سردار گنے جاتے ہیں)۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ:۔ میں تیرے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں جن سے نہ کوئی نیک بڑھ سکتا ہے نہ بد۔

اَرَاَيْتَ اُمُوْرًا كُنْتُ اَتَبَرَّرُبِهَا:۔ بتلایئے وہ کام جن کی وجہ سے میں اللہ کا تقرب چاہتا تھا۔

آلْبِرَّ يُرِدْنَ:۔ کیا انہوں نے نیکی اور عبادت کی نیت کی ہے (جو مسجد میں اعتکاف کرنے کے لئے سب نے ڈیرے جما دیئے)۔

لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِى السَّفَرِ:۔ سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھی بات نہیں ہے (جب روزے سے ضعف' ناتوانی اور تکلیف کا اندیشہ ہو (ایک روایت میں لَيْسَ مِنِ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِى امْسَفَرِ ہے۔ یہ ایک لغت ہے بعض عربوں کی جو لام تعریف کو میم سے بدل دیتے ہیں)۔

وَ اِنَّ الْبِرَّدُوْنَ الْاِثْمِ: اپنی منت پورا کرنا نہ توڑنا۔

فَوْقَ كُلِّ ذِىْ بِرٍّ بِرٌّ حَتّٰى يُقْتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ:۔ ہر نیکی سے بڑھ چڑھ کر دوسری نیکی ہے یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں مارا جائے (بس یہ نیکی سب سے بڑھ کر ہے)۔

اَلْمُصَلِّىْ يَتَنَاثَرُ عَلَيْهِ الْبِرُّ مِنْ مَّفْرَقِ رَاسِهٖ اِلٰى اَعْنَانِ السَّمَاءِ:۔ نمازی پر نیکیاں پڑتی ہیں اس کی سر کی مانگ سے لے کر آسمان کے کناروں تک۔

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ:۔ جو شخص قرآن کو بے تکلف پڑھتا ہے (اس میں ماہر ہے) وہ تو قیامت کے دن پیغام لانے والے عزت دار نیک فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ:۔ جس حج میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اس کا بدلہ بہشت کے سوا اور کچھ نہیں ہے (بعض نے کہا حج مبرور سے مقبول مراد ہے جس میں کوئی خطا نہ ہو۔ بعض نے کہا جس کے بعد آدمی گناہوں سے توبہ کرے نیک کاموں میں مصروف رہے)۔

اَبَرَّ اللّٰهُ حَجَّكَ:۔ اللہ تیرا حج قبول کرے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا:۔ یا اللہ اس حج کو مبرور کر۔

بُرَّحَجُّكَ يَا اٰدَمُ:۔ تیرا حج قبول کیا گیا اے آدم!

بَرَّ اللّٰهُ قَسَمَهٗ وَ اَبَرَّهٗ:۔ اللہ نے اس کی قسم سچی کی۔

اَلْبَيْعُ الْمَبْرُوْرُ:۔ جس بیع میں کوئی شبہ کراہت یا حرمت کا نہ ہو۔

بَرَّ حَجَّهٗ وَ اَبَرَّ:۔ اللہ تعالیٰ اس کا حج قبول کرے۔

لَمْ يَخْرُجْ مِنْ اِلٍّ وَّلَا بِرٍّ:- یہ کلام (یعنی مسیلمہ کذاب نے جو بنایا تھا) اللہ کی طرف سے نہیں نکلا ہے نہ سچائی سے (بلکہ جھوٹ بنا ہوا ہے (اس کا مضمون ہی رکیک کہے دیتا ہے کہ وہ اللہ کا کلام نہیں ہے)-

اُمِرْنَا بِسَبْعٍ مِّنْهَا اِبْرَارُ الْمُقْسِمِ:- ہم کو سات باتوں کا حکم ہوا- ایک ان میں سے یہ ہے کہ قسم دینے والے کی قسم کو سچا کریں (یعنی قسم دے کر جس کام کی وہ درخواست کرے اس کو کر دیں یا قسم کھانے والے کی قسم کو سچا کر دیں- (بشرطیکہ وہ امر کوئی گناہ نہ ہو اور آدمی اس کو کر سکتا ہو)-

يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ:- آپ کی بیبیوں سے اچھے اور برے سب قسم کے لوگ بات کرتے ہیں-

وَزْنُ بُرَّةٍ:- ایک گیہوں کے دانہ کے برابر ہم وزن-

لَوْلَا الْحَيَاءُ وَ بِرُّ اُمِّيْ:- اگر دنیا کی شرم وحیا کا اور اپنی ماں کی خدمت کا مجھ کو خیال نہ ہوتا (تو میں کسی کا غلام ہونا پسند کرتا)-

لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَ بَرَّهٗ:- اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے-

اَلصِّدْقُ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ:- سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے-

اَلْغَنِيْمَةُ مِنْ كُلِّ بِرٍّ:- ہر نیکی میں سے لوٹ-

بَرُّوْا وَ حَنِثْتُ:- ان کی قسم سچی ہوئی میری جھوٹی-

اِنَّ نَاضِحَ اٰلِ فُلَانٍ قَدْ اَبَرَّ عَلَيْهِمْ:- فلاں لوگوں کا پانی لانے کا اونٹ شریر ہو گیا ان کو تھکا مارا-

اُحْفُرْ بَرَّةً:- ایک کنواں کھود (جس کے پانی سے لوگوں کو بھلائی ہو)-

اِنَّهٗ غَيَّرَ اسْمَ اِمْرَاَةٍ كَانَتْ تُسَمّٰى بَرَّةً فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ وَقَالَ تُزَكِّىْ نَفْسَهَا:- آنحضرتؐ نے ایک عورت کا نام جو برہ (نیک) تھا بدل کر اس کا نام زینب رکھ دیا' فرمایا یہ اپنی آپ تعریف کرتی ہے (اپنے منہ میاں مٹھو)-

مَنْ اَصْلَحَ جَوَّانِيَّهٗ اَصْلَحَ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهٗ:- جو شخص اپنے باطن کو درست کرے (دل صاف رکھے) اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو بھی درست کر دے گا (حال عربوں کا محاورہ ہے بَرَّ اَبَرَّا یعنی باہر جاؤ جُوًّا جُوًّا اندر جاؤ)-

خَالِطُوْهُمْ بِالْبَرَّانِيَّةِ وَلَا تُخَالِطُوْهُمْ بِالْجُوَّانِيَّةِ:- دین کے دشمنوں سے ظاہر داری کرو پر دل سے ان سے نہ ملو-

وَ نَسْتَعْضِدُ الْبَرِيْرَ:- ہم پیلو کے پکے پھل چن رہے تھے-

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِيْرُ:- ہمارے پاس کھانے کو پیلو کے پھل کے سوا اور کچھ نہ تھا-

بَرْبَرَةٌ:- آواز سے بڑبڑانا' اس طرح کہ سمجھ میں نہ آئے-

بَرِيْرَةٌ:- حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام تھا-

لِيَبَرَّ:- یعنی کفارہ دے دے اور ایسی قسم پر اصرار نہ کرے جس سے بندگان خدا کو ضرر پہنچے-

بَرَزٌ: خالی اور کشادہ زمین-

بُرُوْزٌ:- جنگل کو جانا' چھپنے کے بعد ظاہر ہونا' دلہن کو آراستہ کرنا-

بَرَزٌ:- پوشیدگی کے بعد ظاہر ہونا-

بَرَازَةٌ:- اپنے ساتھیوں پر فضیلت یا شجاعت میں فائق ہونا-

تَبْرِيْزٌ:- ظاہر کرنا-

اِبْرَازٌ:- سفر کا قصد کرنا-

اِبْرَزَ الْكِتَابَ:- کتاب کو پھیلایا یا باہر نکالا-

مُبَارَزَةٌ اور بِرَازٌ: جنگ کے لئے اپنے حریف کے سامنے نکلنا-

تَبَرُّزٌ:- پائخانہ کے لئے جنگل کو جانا-

بَرَازٌ:- میدان اور پائخانہ (گو)

تَبَارُزٌ بمعنی بِرَازٌ ہے-

وَكَانَتْ بَرْزَةً تَحْتَبِىْ بِفِنَاءِ الْقُبَّةِ:- ام معبد ایک پکی عمر کی پاک دامن عورت تھیں (جوان نہ تھیں) قبہ کے صحن میں اکڑوں بیٹھتیں (مردوں سے باتیں کرتیں)-

كَانَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اَبْعَدَ:- آنحضرتؐ جب پائخانہ

کے لئے میدان میں جانا چاہتے تو دور جاتے - (بعض نے بِرَاز بہ کسر با روایت کیا ہے خطابی نے کہا یہ خطا ہے حالانکہ بِرَاز بہ کسرۂ با بھی پائخانہ کے معنی میں آیا ہے لیکن مشہور معنی اس کا جنگ کے لئے میدان میں نکلنا ہے)-

اَلْبَوْلُ مِثْلُ الْبَرَازِ :- پیشاب بھی پائخانہ (گوہ) کی طرح ہے-

تَبَرَّزَ :- حاجت کے لئے نکلا-

رَاٰی رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبُرَازِ :- آنحضرتؐ نے ایک شخص کو دیکھا کھلی جگہ میں سب کے سامنے نہارہا تھا-

مُتَبَرَّزُنَا :- ہمارے پیشاب پائخانہ کا مقام ہے-

هٰذَا هُوَ الْبَارِزُ :- یہ بارز ہے یعنی ایران کا ملک (بعض نے بہ کسر را پڑھا ہے یعنی مُبَارِزْ مسلمانوں سے لڑنے کے لئے)-

تَبَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ :- بدر کے دن لڑنے کے لئے صفوں سے باہر نکلے-

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْمُحَارَبَةِ :- جو شخص میرے کسی ولی (دوست سے) دشمنی رکھے وہ لڑنے کے لئے میرے مقابل ہوا - (معاذ اللہ اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنا گویا اللہ تعالٰے سے مقابلہ کرنا ہے)-

مترجم :- اللہ کے سب ولیوں اور اماموں اور مجتہدوں اور دین کے عالموں سے محبت رکھنا چاہئے اور کسی ولی یا امام یا مجتہد یا دین کے عالم کی توہین نہ کرنا چاہئے - اگر چہ انہوں نے کسی مسئلہ میں خطا بھی کی ہو تو یوں کہنا چاہئے غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ منہ پھٹ اور زبان دراز لوگ بے ساختہ کلمات ناشائستہ علماء کی نسبت نکال دیتے ہیں اس کا انجام بہت برا ہے ہم کو شیخ ابن عربیؒ سے بھی محبت ہے اور ابن تیمیہ اور شوکانی سے بھی' ابن جوزی سے بھی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے بھی' ہم کسی اگلے عالم کو برا نہیں کہتے - اگر ان سے خطا ہوئی ہے تو اللہ تعالٰے معاف کرنے والا ہے یہی طریقہ اسلم ہے-

حَتّٰی يَبْلُغُوْا جَمْعًا الَّذِیْ يَتَبَرَّزُ بِهٖ :- یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچیں جہاں لوگ میدان میں ٹھہرتے ہیں (بعض نے يُتَبَرَّرُ پڑھا ہے یعنی جہاں نیکی کی جاتی ہے)-

فَاَخِّرُوْا حَتّٰی تَبْرُزَ :- ٹھہرو یہاں تک کہ سورج نمایاں ہو جائے-

فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ :- اس وقت آپ سامنے علانیہ بیٹھے تھے (خطابی نے بَاذِرٍ روایت کیا ہے - یعنی جھنڈ لوگوں میں)-

اَلْبَرَازُ فِی الْمَوَارِدِ :- پانی بہنے کے مقامات میں پائخانہ پھرنا-

اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الْبِرَازَ :- ایسے مقاموں میں پائخانہ کرنے سے بچے رہو جہاں پائخانہ کرنے سے لوگ تم پر لعنت کریں (مثلاً سایہ دار درختوں کے تلے یا عین سڑک پر آرام و آسائش کے مقاموں میں -)

اَلْاِبْرِيْزُ :- خالص سونا کندن-

بَرْزَخٌ : آڑ' پردہ-

فِیْ بَرْزَخٍ مَّا بَيْنَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ :- دنیا اور آخرت کے بیچ والے پردے میں-

صَلّٰی بِقَوْمٍ فَاَسْوٰی بَرْزَخًا :- حضرت علیؓ نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی تو بیچ میں سے کچھ قرآن چھوڑ دیا (اوّل اور آخر حصہ پڑھا)-

تِلْكَ بَرَازِخُ الْاِيْمَانِ :- یہ وسوسے آنا تو ایمان کے بیچ کے حصے ہیں (شروع ایمان کا اللہ اور رسول پر یقین کرنا ہے اور آخری حصہ راہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا - بیچ میں باقی حصے ہیں - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وسوسے آنا یقین اور شک کے بیچ کے حصے ہیں تو وسوسہ والا کافر نہیں ہوتا مگر شک کرنے والا کافر ہے)-

نَخَافُ عَلَيْكُمْ هَوْلَ الْبَرْزَخِ :- ہم تم پر برزخ کے ہول سے ڈرتے ہیں (برزخ وہ عالم ہے جو دنیا اور آخرت کے بیچ میں ہے جہاں آدمی موت کے بعد حشر تک رہے گا -)

كُلُّكُمْ فِی الْجَنَّةِ وَلٰكِنِّیْ وَ اللّٰهِ اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِی الْبَرْزَخِ :- تم سب بہشت میں جاؤ گے لیکن میں قسم خدا کی تم پر برزخ میں ڈرتا ہوں-

قُلْتُ وَمَا الْبَرْزَخُ قَالَ مُنْذُ حِيْنِ مَوْتِهٖ اِلٰی يَوْمِ

الْقِيَامَةِ:- میں نے کہا برزخ کیا ہے؟ فرمایا موت کے بعد سے قیامت تک-

اَلْبَرْزَخُ اَلْقَبْرُ:- برزخ قبر ہے-

بَرْزَقٌ: ایک گھاس ہے-

بِرْزِيْقٌ:- گروہ-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ النَّاسُ بَرَازِيْقَ يا بَرَازِق:- قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ لوگ پھوٹ کر الگ الگ گروہ نہ ہو جائیں (صاحب نہایہ نے کہا برازیق جمع ہے برزاق کی یا برزق کی)-

بُرْسٌ: ایک گاؤں کا نام ہے عراق میں-

هُوَ اَحْلٰى مِنْ مَّاءِ بُرْسٍ:- وہ برس کے پانی سے زیادہ شیریں ہے-

بِرْسَامٌ: سینہ کی بیماری جیسے سرسام سر کی بیماری جس سے ہذیان پیدا ہو-

خَرَجَ الْحُسَيْنُ مُعْتَمِرًا وَّقَدْ سَاقَ بَدَنَةً حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى السُّقْيَا فَبُرْسِمَ:- امام حسین علیہ السلام عمرے کے لئے نکلے قربانی ساتھ لائے، جب سقیا میں پہنچے تو ان کو برسام ہو گیا-

وَلٰكِنْ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ نَزَّلَ اللّٰهُ الْمُوْمَ وَهُوَ الْبِرْسَامُ:- (پہلے لوگ یوں ہی اچھے خاصے چنگے بھلے مر جاتے تھے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے اللہ نے موم یعنی برسام کی بیماری اتاری (نیومونیا) (پھر اس کے بعد دوسری بیماریاں اتاریں)-

بَرَشٌ: سفید یا سیاہ داغ جو گھوڑے پر ہوں-

رَاَيْتُ جَذِيْمَةَ الْاَبْرَشَ قَصِيْرًا اُبَيْرِشَ:- میں نے جذیمہ بادشاہ کو دیکھا بونا تھا، چھوٹا داغ دار (یعنی کوڑھی کہتے ہیں عرب لوگ اس کو ابرص کہنے سے ڈرے تو ابرش کہنے لگے)-

اَرْضٌ بَرْشَاءُ:- زمین بہت گھاس والی طرح بہ طرح کی-

فِيْ حَدِيْثِ اَخْذِ حَصَى الْجِمَارِ الْبُرْشِ:- کنکریاں مارنے کی رنگ برنگ لیں-

بَرْشَمَةٌ: تیز نظر سے دیکھنا، غصہ سے خاموش رہنا، منہ پھیر لینا، رنگ برنگ کے نقطے لگانا-

فَبَرْشَمُوْا لَهٗ:- لوگوں نے ان کو گھور کر دیکھا-

بَرَصٌ: کوڑھ، سفید داغ جو جسم پر نمود ہو، سفید داغوں کا نمود ہونا-

تَبْرِيْصٌ:- کوڑھی بنانا، منڈانا، پہنچنا-

اِبْرَاصٌ:- کوڑھی لڑکا پیدا ہونا، کوڑھی کرنا-

تَبَرُّصٌ:- زمین کی سب گھاس چر جانا-

بِرَاصٌ:- جنوں کے مکانات-

سَامُ اَبْرَصَ:- گرگٹ-

بَرَصٌ:- ایک کیڑا ہے جو کنوئیں میں پیدا ہوتا ہے-

اَبْرَصُ:- کوڑھی مرد-

بَرْصَاءُ:- کوڑھی عورت-

فائدہ:- ایک ہندوستانی مولوی صاحب نے قرآن کی تفسیر لکھی ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں يَدٌ مَّبْرُوْصَةٌ حالانکہ مبروصہ زبان عرب میں صحیح نہیں ہے بَرْصَاءُ کہنا چاہئے جن لوگوں کی عربیت کا یہ حال ہو ان کی تفسیر پر کہاں تک اعتماد ہو سکتا ہے)-

بَرَضٌ: تھوڑا-

بِرَاضٌ اور بُرُوْضٌ اور اَبْرَاضٌ جمع ہے بَرَضٌ مَاءٌ قَلِيْلٌ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا:- تھوڑا سا پانی جس کو لوگ چلو چلو لے رہے تھے-

اَيْبَسَتْ بَارِضَ الْوَدِيْسِ:- ذرا ذرا ہریالی جس نے زمین چھپائی تھی اس کو بھی سکھا دیا-

بَارِضٌ:- اس سبزی کو کہتے ہیں جو زمین پر پہلے پہل نمودار ہوئی ہو، ابھی یہ معلوم نہ ہو کون سی قسم ہے-

بَرْطَشَةٌ: یا بَرْطَسَةٌ:- سین مہملہ سے بمعنی دلالی میانجی گری-

كَانَ عُمَرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُبَرْطِشًا:- حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں دلالی کا پیشہ کرتے تھے (یعنی بائع اور مشتری کے درمیان معاملہ کراتے اللہ تعالی نے پھر اپنے فضل سے ان کو دَلَّالُ عَلَى الْاِسْلَامِ بنایا)-

بَرْطِيْلٌ: لمبا بڑا پتھر (کعب بن زہیر نے اپنے قصیدے میں اونٹنی کے سر کو اس سے تشبیہ دی ہے)-

اِنَّهٗ كَرِهَ لِبَاسَ الْبُرْطُلَّةِ:- آنحضرتؐ نے برطلہ کا پہننا مکروہ جانا-

بُرْطُلَه یابُرْطُلَّةٌ (بہ تشدید لام) ایک قسم کی ٹوپی ہے-

بَرْطَمَةٌ: غصہ سے پھول جانا-

مُبَرْطِمٌ:- متکبر مغرور (مجاہد نے کہا وَ اَنْتُمْ سَامِدُوْنَ کی تفسیر میں هِيَ الْبَرْطَمَةُ- بعض نے کہا برطمہ ایک قسم کا کھیل ہے)-

بَرَاعَةٌ: یابُرُوْعٌ:- غالب ہونا فائق ہونا' فضیلت میں یا جمال میں کامل ہونا' فصاحت-

اَمْرٌ بَارِعٌ:- اچھا امر-

اِمْرَأَةٌ بَرِيْعَةٌ:- حسن و جمال یا عقل میں فائق عورت-

بَرْقٌ: بجلی کی چمک-

بُرْقَةٌ:- دہشت-

بَرَقٌ:- بکری کا بچہ' دہشت حیرت-

بُرْقَةٌ:- حاجت کام اور وہ مٹی جس میں پتھر اور ریت ملی ہو اور ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں جہاں آنحضرتؐ کے صدقات جمع رہتے تھے (منتہی الارب میں ہے کہ عرب کے ملک میں ایک سو سے زیادہ برقے ہیں جیسے بُرْقَةُ الْاَثْمَادِ اور بُرْقَةُ الْاَجَاوِلِ اور بُرْقَةُ الْاَجْدَادِ وغیرہ)

اَبْرِقُوْا فَاِنَّ دَمَ عَفْرَاءَ اَزْكٰى عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ:- چت کبری بکری قربانی کرو کیونکہ ایک سفید بکری کا خون اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو کالی بکریوں کے خون سے بہتر ہے (بعض نے کہا اَبْرِقُوْا کے معنی یہ ہیں کہ موٹی چربی دار بکری ڈھونڈھ کر قربانی کرو)-

اِنَّ صَاحِبَ رَايَتِهٖ فِيْ عَجْبِ ذَنْبِهٖ مِثْلُ اَلْيَةِ الْبَرَقِ وَفِيْهِ هُلْبَاتٌ كَهُلْبَاتِ الْفَرَسِ:- اس کے جھنڈے بردار کی ریڑھ کی ہڈی میں بکری کے بچہ کی چکی کی طرح ایک چیز ہوگی اس پر گھوڑے کے بالوں کی طرح بال ہوں گے-

تَسُوْقُهُمُ النَّارُ سَوْقَ الْبَرَقِ الْكَسِيْرِ:- ان کو آگ اس طرح سے ہانک لے جائے گی (آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ) جیسے لنگڑے بکری کے بچہ کو ہانکتے ہیں-

اِنَّ الْبَحْرَ خَلْقٌ عَظِيْمٌ يَرْكَبُهٗ خَلْقٌ ضَعِيْفٌ دُوْدٌ عَلٰى عُوْدٍ بَيْنَ غَرَقٍ وَّبَرَقٍ (عمرو بن عاص نے حضرت عمرؓ کو لکھا) سمندر اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے اس پر وہ مخلوق سوار ہوتی ہے جو ضعیف (ناتوان) ہے یعنی آدمی اس کی مثال کیا ہے جیسے ایک کیڑا ایک لکڑی پر بیٹھا ہو' اب ڈوبا اب ڈوبا' دہشت زدہ-

لِكُلِّ دَاخِلٍ بَرْقَةٌ:- جو شخص (نیا) اندر آئے گا اس کو دہشت ہوگی-

اِذَا بَرِقَتِ الْاَبْصَارُ:- جب آنکھیں مارے حیرت کے کھلی کی کھلی رہ جائیں (اگر بَرَقَتْ بہ فتحہ راء پڑھو تو معنی یہ ہوں گے جب آنکھیں چکاچوند ہو جائیں)-

كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَاْسِهٖ فِتْنَةً:- یہ فتنہ (امتحان) کیا کم ہے کہ اس کے سر پر تلواریں چمک چکی ہیں (اب دوسرے امتحان کی کیا ضرورت ہے- یہ شہید کے لئے فرمایا- جب لوگوں نے پوچھا کیا شہید کا بھی قبر میں امتحان ہو گا)-

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْبَارِقَةِ یاتَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ:- بہشت تلواروں کے تلے یا تلواروں کی چمک کے تلے ہے-

فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا:- ناگہاں ایک جوان دکھلائی دیا جس کے دانت تبسم کے وقت بجلی کی طرح چمک رہے تھے-

تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ:- آپ کے چہرے کی شکنیں بجلی کی طرح چمک رہی تھیں-

بُرَاقٌ:- وہ جانور جس پر آنحضرتؐ شب معراج میں سوار ہوئے تھے' وہ خچر سے کم اور گدھے سے اونچا تھا' اس کا رنگ نقرہ بہت چمک دار تھا اس لئے براق اس کا لقب ہوا بعض نے کہا اس لئے کہ وہ برق کی طرح تیز رفتار تھا-

فَاحْتَمَلَهٗ حَتّٰى اِذَا بَرِقَتْ قَدَمَاهُ رَمٰى بِهٖ:- اس نے اس کو اٹھا لیا جب پاؤں تھک گئے تو پھینک دیا-

بَرَقَ الْفَجْرُ:- صبح کی روشنی ہوئی-

اَلْبَرْقُ مَخَارِيْقُ الْمَلٰئِكَةِ:- بجلی فرشتوں کے کوڑے ہیں-

اَبْرَقَةٌ:- بھی ایک جانور تھا جس کو حضرت جبرئیل لے کر آئے تھے اور ایک کپڑے کا ٹکڑا جو کمر پر باندھا جاتا تھا (یہ ٹکڑا بہشت سے آیا تھا اور آنحضرتؐ نے وفات کے بعد حضرت علیؓ کو دیا فرمایا یہ جبرئیل لے کر آئے تھے انہوں نے کہا محمدؐ اس کو زرہ کے چھلے میں رکھو اور پیٹی کے بجائے کمر پر باندھو)-

بَرْقَةٌ:- وہ باغ سات باغوں میں سے جو حضرت فاطمہ پر وقف کئے گئے تھے-

اَبْرَقُ:- وہ گھوڑا جو چت کبرا ہو-

وَ لَعَمْرِیْ فَلْيُبْرِقُوْا وَلْيُرْعِدُوْا:- قسم میری عمر کی وہ ڈرائیں اور دھمکائیں-

بَرْكَةٌ: ایک بار دودھ دوہنا، صبح کے وقت سینہ اونٹ کا جو زمین سے لگتا ہے-

بُرُوْكٌ اور تَبْرَاكٌ بیٹھنا-

بَرَكَةٌ:- کسی چیز میں زیادتی ہونا-

بَرَكَ:- جم گیا، ٹھہر گیا، بیٹھ گیا، گر گیا-

بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ یافِیْکَ یاعَلَیْکَ یابَارَکَکَ:- سب کے معنی یہ ہیں اللہ تجھ کو برکت دے-

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ:- یا اللہ حضرت محمد کو اور ان کی آل کو جو تو نے بزرگی دی ہے وہ ہمیشہ قائم اور دائم رکھ-

تَبَرَّکَ بِهٖ:- برکت لی اس سے-

تَبَارَکَ:- برکت طلب کی یا حاصل کی، فال لیا، پاکیزہ اور منزہ ہوا-

اِبْتِرَاکٌ:- گھٹنوں پر ٹیکا دے کر لڑنا-

بَرَاکِ بَرَاکِ:- بیٹھ جاؤ-

بِرَكَةٌ:- حوض

اَبْرَکُ:- بہادر شجاع-

بَرُوْکٌ:- وہ عورت جس کا لڑکا جوان ہو اور وہ نکاح کرے-

فَحَنَّكَهٗ وَ بَرَّکَ عَلَيْهِ:- آنحضرتؐ نے کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی-

بَرَكَةُ السَّحُوْرِ:- سحری کھانے کی برکت یا اس وقت کے ذکر اور دعا کا ثواب-

بَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ مُدِّنَا:- ہمارے صاع اور مد میں برکت دے (مطلب یہ ہے کہ مدینہ میں ایک مد یا ایک صاع اناج اتنے آدمیوں کو کفایت کرے جو اور شہروں میں ان کو کفایت نہ کرتا یا ان کی تجارت یا سوداگری میں ترقی ہو غلہ کی آمد بہت ہو رات دن صاع اور مد کا استعمال ہوا کرے یا مد اور صاع کا مقدار بڑھا دے جیسے بعد کے زمانہ میں ہوا)-

مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ:- اس تعریف میں برکت ہو (وہ خود بڑھ جائے) اس پر برکت ہو (باہر سے اور آئے اور اس کی مقدار بڑھ جائے)-

بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهٗ وَ بَعْدَهٗ:- کھانے کی برکت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرے (یعنی ہاتھ دھوئے صاف پاک کرے)-

فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِیْ وَسَطِهَا:- برکت کھانے کے بیچوں بیچ میں اترتی ہے (اس وجہ سے کناروں سے کھانا چاہئے نہ کہ بیچ میں سے)

فَيُبَارَکَ لَهٗ فِيْهِ:- پھر اس کو اس میں برکت ہو (ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ خوشی سے میں نے اس کو نہیں دیا)-

مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ:- زمین کی پیداوار پھل پھول وغیرہ میں سے-

وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِکَ:- اپنی برکتوں یعنی فضل وکرم میں سے مجھ پر کچھ اتار-

مَا يَتَبَرَّکُ اَصْحَابُهٗ:- جس چیز سے آپ کے اصحاب برکت لیتے تھے (آنحضرتؐ کی کل چیزیں متبرک تھیں اور صحابہ اور تابعین نے ان سے برکت لی ہے اور اسی حکم میں ہیں آثار صالحین اور قبور اولیاء اللہ اور جن لوگوں نے ان سے برکت لینے کو شرک کہا انہوں نے صریح غلطی کی ہے)-

بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ:- زمزم میں یا مکہ کے کھانے

پینے میں حضرت ابراہیم کی دعا کی وجہ سے برکت ہے-

اَکْثِرْ مَالَهٗ وَ بَارِکْ لَهٗ:- یا اللہ انس کو بہت مال دے اور اس کو برکت عطا فرما- (یہ دعا آنحضرتؐ کی قبول ہوئی- انس کا باغ بصرے میں دو بار میوہ دیتا آل اولاد ستر سے زیادہ ہوئی)

فَیُبَرِّکُ عَلَیْهِمْ:- آپ بچوں کو سلام کرتے ان کو برکت کی دعا دیتے-

لَا تَدْرِیْ فِیْ اَیَّتِهِنَّ الْبَرَکَةُ:- تجھ کو کیا معلوم ان میں سے کس میں برکت ہے (یعنی جو کھا چکا اس میں یا جو بچ گیا اس میں یا جو گر پڑا اس میں یا جو انگلیوں میں لگا رہ گیا اس میں)-

اَلَّا بَرَّکْتَ:- تو نے برکت کی دعا کیوں نہ کی (الٹی نظر بد لگائی)-

تَبَارَکَ اللّٰهُ:- بڑی برکت والا ہے اللہ تعالیٰ یا پاک ہے اور منزہ ہے-

بَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا:- ہمارے شہر میں برکت دے-

بَرَکَ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ:- اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے-

یَعْمِدُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَحَدُکُمْ فَیَبْرُکُ فِیْ صَلٰوتِهٖ بَرْکَ الْجَمَلِ:- ابو ہریرہ تم میں سے کوئی کیا کرتا ہے اپنی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھتا ہے- (پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکتا ہے پھر ہاتھ رکھتا ہے ایسا نہ چاہئے بلکہ پہلے ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنا چاہئے- امام مالکؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن دوسرے اماموں نے کہا ہے کہ اونٹ کا بیٹھنا یہی ہے کہ پہلے نمازی اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دے حالانکہ حدیث میں اس کی صراحت ہے) وَلْیَضَعْ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ یعنی گھٹنے ٹیکنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ ٹیکے (اور اونٹ کے گھٹنے وہی ہیں جو انسان میں ہاتھ کہے جاتے ہیں- دوسرے امام کہتے ہیں کہ وائل کی حدیث میں اس کو صراحت ہے کہ آنحضرتؐ سجدہ کرتے وقت پہلے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیکتے اور ابو ہریرہ کی حدیث منسوخ ہے مگر نسخ کا دعویٰ بے دلیل ہے اور حق یہ ہے کہ نمازی کا اختیار ہے چاہے پہلے گھٹنے ٹیکے چاہے پہلے ہاتھ لیکن اکثر محدثین نے پہلے امر کو ترجیح دی ہے)-

اَلْقَتِ السَّحَابُ بَرْکَ بَوَانِیْهَا:- ابر نے اپنے اعضا کے سینے کو ڈال دیا (یعنی خوب جم کر برسا)-

فَاِنَّ عَلٰی اَبْوَالِهِمْ فِتَنًا کَمَبَارِکِ الْاِبِلِ:- ان کے دروازوں پر ایسی خرابیاں ہیں جیسے اونٹوں کے تھانوں میں ہوتی ہیں (اگر اچھے تندرست اونٹ بیمار اونٹوں کے تھان میں بٹھائے جائیں تو ان کو بھی بیماری لگ جاتی ہے)-

لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْلُغَ مَعَکَ بِرْکَ الْغُمَادِ:- بدر تو کیا چیز ہے (بالکل قریب ہے) اگر آپ ہم کو برک الغماد تک چلنے کا حکم دیں تو ہم حاضر ہیں- (برک الغماد ایک موضع ہے یمن میں، بعض نے کہا مکہ سے بھی پانچ منزل ورے)-

اِبْتَرَکَ النَّاسُ فِیْ عُثْمَانَ:- لوگوں نے حضرت عثمان کو برا کہا-

کَثِیْرَاتُ الْمَبَارِکِ:- یہ اونٹ اکثر اپنے تھانوں میں بیٹھے رہتے ہیں (جنگل کو چرنے نہیں جاتے اس خیال سے کہ شاید مہمان آ جائیں، اونٹ کاٹنے کی ضرورت پڑے یا اس کا دودھ دوہنے کی)-

ضَرَبَهٗ اِبْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَکَ:- عفرا کے بیٹوں معاذ اور معوذ نے ابو جہل مردود کو اتنا تلواروں سے مارا کہ وہ گر گیا، بعض روایتوں میں حَتّٰی بَرَدَ ہے یعنی وہ ٹھنڈا ہو گیا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ گر جانے کے بعد عبداللہ بن مسعود سے اس نے باتیں کیں اور انہوں نے اس کا سر کاٹا)-

بِرْکَةٌ:- چھوٹا تالاب جہاں برسات کا پانی جمع ہو-

بَرَمٌ: بخیل، پگھلا ہوا سیسہ، بے قراری-

مَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهُمْ کَارِهُوْنَ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْبَرَمُ:- جو شخص ایسے لوگوں کو باتیں سنے (یعنی قصداً ادھر کان لگا کر) جو اس کو یہ باتیں سنانا پسند نہ کرتے ہوں تو (قیامت کے دن) اس کے دونوں کانوں میں سیسہ (یا سرمہ) گلا کر ڈالا جائے گا (تاکہ وہاں بہرا رہے کچھ نہ سنے) ایک روایت میں برم کے بدل بَیْرَمُ ہے معنی وہی ہیں-

بَرْمٌ:- مضبوط کرنا، بٹنا، گھومنا-

تَبْرِیْمٌ بمعنی بَرَمٌ۔

اِبْرَامٌ:۔ انگور کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آنا رنجیدہ کرنا، جوڑنا، بٹنا۔

بَرَامٌ:۔ دھاگا۔

بَرِیْمَۃٌ:۔ برمہ، سوراخ کرنے کا آلہ۔

کِرَامٌ غَیْرُ اَبْرَامٍ:۔ سخی ہیں بخیل نہیں ہیں (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرو سے کہا):۔

آاَبْرَامٌ بَنُو الْمُغِیْرَۃِ:۔ کیا بنی مغیرہ کے لوگ بخیل ہیں (انہوں نے کہا کیوں) عمرہ نے کہا:۔

نَزَلْتُ فِیْھِمْ فَمَا قَرَوْنِیْ غَیْرَ قَوْسٍ وَّ ثَوْرٍ وَّ کَعْبٍ:۔ میں ان کے پاس مہمان اترا انہوں نے بس یہی میری ضیافت کی تھیلی میں کچھ بچی ہوئی کھجور تھی ایک پنیر کا ٹکڑا تھوڑا سا گھی۔ حضرت عمر نے کہا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَشِبَعًا۔ یہ تو پیٹ بھرنے کے لئے کافی ہے (اور کیا چاہئے کچھ پلاؤ قورمہ پراٹھے گوشت حلوے مٹھائی پیش کرتے تب تو ان کو سخی کہتا)۔

اَیْنَعَتِ الْعَنَمَۃُ وَسَقَطَتِ الْبَرَمَۃُ:۔ ایسی خشک سالی ہوئی کہ عناب پک گئی اور کیلے کی کلی گر پڑی (خشکی سے جھڑ گئی) بعض نے کہا بَرَمَۃٌ سے پیلو کا پھل مراد ہے)۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ غَیْرَ مُوَدَّعٍ بَرَمًا:۔ تجھ پر سلام تو ایسا شخص نہیں ہے جس سے ملول ہو کر اس کو رخصت کریں (یہ ماہ رمضان کے حق میں فرمایا اس حدیث سے خطبۃ الوداع کی اصل نکلتی ہے اور جس نے اس کو بدعت کہا ہے اس سے غفلت ہوئی یہ بَرِمَ بِہٖ بَرَمًا سے نکلا ہے یعنی اس کی صحبت سے اکتا گیا ناک میں دم آ گیا اور بَرَمَ الْاَمْرَ بَرْمًا کے معنی ایک کام کو مضبوط کیا اسی سے ہے)۔

اِبْرَامٌ:۔ مضبوط اور استوار کرنا اسی سے ہے قضائے مبرم جو ٹل نہیں سکتی۔

رَاٰی بُرْمَۃً تَفُوْرُ:۔ ہانڈی دیکھی وہ ابل رہی تھی (اس میں گوشت پک رہا تھا)۔

فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَہٗ:۔ جب دیکھا وہ ملول ہو رہا ہے۔

سُوْقُ الْبُرَمِ:۔ ہانڈیوں کے بازار۔

بُرْمَۃٌ:۔ کی جمع بُرَمٌ اور بُرُوْمٌ اور بِرَامٌ آئی ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا یَتَبَرَّمُ وَلَا یَتَسَخَّطُ:۔ مومن خیر کے کاموں سے نہ ملول ہوتا ہے نہ غصے ہوتا ہے یَامُدَبِّرَ الْاِبْرَامِ وَالنَّقْضِ اے جوڑنے اور توڑنے کی تدبیر کرنے والے۔

بَرْنِیٌّ: ایک قسم کی کھجور جو گول اور بہت عمدہ مزیدار ہوتی ہے۔

بَرْنِیَّۃٌ:۔ ایک برتن مٹی کا۔

بَرْنَامَجٌ: مال کی بیجک جس میں ہر چیز کی قیمت لکھی ہوتی ہے۔

بُرْنُسٌ: ہر وہ کپڑا جس میں ٹوپی لگی ہو جبہ ہو یا قمیض یا باران کوٹ وغیرہ (بعض نے کہا لمبی ٹوپی جس کو لوگ شروع زمانہ اسلام میں پہنا کرتے تھے)۔

اَلْعَالِمُ الْمَرْضِیُّ قَدْتَحَنَّکَ فِیْ بُرْنُسِہٖ وَقَامَ اللَّیْلَ فِیْ حَنْدَسِہٖ:۔ اچھا عالم وہ ہے جو اپنے برنس کا ڈھاٹہ کر کے رات کی تاریکی میں عبادت کے لئے کھڑا ہوا۔

کَانَ لَہٗ بُرْنُسٌ یَتَبَرْنَسُ بِہٖ:۔ آنحضرتؐ کا ایک برنس تھا آپ اس کو اوڑھ لیتے (مجمع البحرین میں ہے برنس نصاریٰ کی ٹوپی ہے جو وہ سر پر رکھتے ہیں)۔

بُرْھَۃٌ: ایک حصہ زمانے کا۔

کَانَ بَرْھَۃُ نَصْرَانِیًّا:۔ ابرہہ بادشاہ نصرانی تھا (جس نے کعبہ شریفہ کو گرانا چاہا تھا)۔

اَبْرَھَۃُ:۔ یمن کا بادشاہ تھا۔

اَتٰی عَلَیْہِ بُرْھَۃٌ مِّنَ الدَّھْرِ:۔ ایک لمبا زمانہ اس پر گذرا۔

بَرَھُوْتٌ: ایک گہرا تیرو تاریک کنواں ہے حضر موت میں (بعض نے بُرْھُوْت پڑھا ہے۔ طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا)۔

شَرُّبِیْرٍ فِی الْاَرْضِ بَرَھُوْتٌ:۔ تمام زمین میں بدتر کنواں برہوت ہے۔

تَرِدُہٗ اَرْوَاحُ الْکُفَّارِ:۔ وہاں کافروں کی روحیں جاتی ہیں (اور مروی نے اس کو حضرت علی سے نکالا کہتے ہیں کافروں کی روحیں اسی کنوے میں رہتی ہیں)۔

بُرْھَانٌ: دلیل، حجت، ثبوت۔

اَلصَّدَقَةُ بُرْھَانٌ:- خیرات کرنا (سچے ایمان کی) دلیل ہے یا آخرت میں وہ دلیل ہوگی عذاب الٰہی سے بچائے گی-

بُرَةٌ: اونٹ کی ناک کا چھلہ-

اَھْدَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَلًا کَانَ لِاَبِیْ جَھْلٍ فِیْ اَنْفِہٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ یَغِیْظُ بِذٰلِکَ الْمُشْرِکِیْنَ:- آنحضرتؐ نے قربانی کے لئے مکہ میں ابوجہل کا اونٹ بھیجا (اس کی خاص سواری کا جو بدر کی لوٹ میں ہاتھ آیا تھا) جس کی ناک میں چاندی کا چھلہ پڑا ہوا تھا آپ نے یہ اونٹ اس لئے بھیجا کہ مشرکوں کا دل جلے (ان کے سردار کا اونٹ مسلمانوں کے قبضے میں ہے)-

رَکِبَ نَاقَةً لَیْسَتْ بِمُرْاَةٍ:- ایسی اونٹنی پر سوار ہوا جس کی ناک میں چھلہ نہ تھا-

کَانَتْ بُرَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ:- آنحضرتؐ کی اونٹنی کی ناک کا چھلہ چاندی کا تھا-

بَرَھْرَھَةٌ: سفید چمکتی ہوئی چھری-

فَاَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ اَدْخَلَ فِیْہِ الْبَرَھْرَھَةَ:- فرشتہ نے آنحضرتؐ کے سینہ سے ایک کالے خون کی پھٹکی نکال لی پھر سفید چمکتی چھری اس میں ڈالی-

بَرِیَّةٌ: مخلوق یَاخَیْرَ الْبَرِیَّةِ- اے وہ شخص جو ساری مخلوق میں بہتر ہے- اس کی جمع بَرَایَا اور بَرِیَّاتٌ ہے-

اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ:- یہ لوگ سب مخلوق میں بہتر ہیں (ابن عباس نے کہا یہ آیت حضرت علی اور ان کے اہل بیت کے حق میں اتری)-

بَرًی:- خاک مٹی-

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ الثَّرٰی وَ الْبَرٰی وَ الْوَرٰی:- یا اللہ حضرت محمدؐ پر گیلی مٹی اور خاک اور مخلوق کے شمار پر اپنی رحمت اتار-

اِنَّھَا خَرَجَتْ فِیْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ:- حلیمہ سعدیہ اپنے گھر سے ایسے قحط کے سال میں نکلیں جس نے اونٹوں کو دبلا کر دیا تھا (چارے پانی کی کمی سے)-

اَبْرِی النَّبْلَ وَ اَرِیْشُھَا:- میں تیر تراش رہا تھا ان میں پر لگا رہا تھا-

مَنْ نَّامَ عَلٰی سَطْحٍ غَیْرِ مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّةُ:- جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر روک نہ ہو تو اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھ گیا-

مَنْ یُّطِیْقُکَ وَ اَنْتَ تُبَارِی الرِّیْحَ:- تجھ سے کون برابری کر سکتا ہے تو تو ہوا سے مقابلہ کرتا ہے-

کَانَتْ بُرَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ:- (اس کا ترجمہ ابھی گذر چکا)-

نَھٰی عَنْ بَرْیِ النَّبْلِ فِی الْمَسَاجِدِ:- مسجدوں میں تیر تراشنے سے آپ نے منع فرمایا بَرَایَةٌ اور بَارِیَةٌ اور بَارِیٌّ یعنی جھیر چٹائی-

نَھٰی عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْنِ:- آپ نے ایسے دو آدمیوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا جو ایک دوسرے سے (بڑائی جتلانے کے لئے) مقابلہ کر رہے ہوں (ہر ایک اپنی فوقیت، فخر اور مباہاۃ کے لئے کھانا کھلاتے ہوں، دوسرے کو ذلیل اور شرمندہ کرنے کے لئے)

یُبَارِیْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ:- ایسی اونٹنیاں جو چڑھتے وقت اپنی باگوں کا مقابلہ کرتی ہیں (بڑی شہ زور ہیں باگ کو کچھ نہیں مانتیں- ایک روایت میں یُبَارِیْنَ الْاَسِنَّةَ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدھی چڑھ رہی ہیں)-

باب الباء مع الزاء

بَزْجٌ: فخر کرنا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا، آراستہ کرنا-

مُبَازَجَةٌ: بمعنی بَزْجٌ ہے-

تَبَازُجٌ:- ایک دوسرے پر فخر کرنا-

بَزِیْجٌ:- جو احسان کا بدلہ احسان کرے-

بَزْخٌ: سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ سکڑ جانا-

اِنَّ عُمَرَ دَعَا بِفَرَسَیْنِ ھَجِیْنٍ وَّ عَرَبِیٍّ اِلَی الشُّرْبِ فَتَطَاوَلَ الْعَتِیْقُ فَشَرِبَ بِطُوْلِ عُنُقِہٖ وَ تَبَازَخَ الْھَجِیْنُ:- حضرت عمرؓ نے دو گھوڑوں کو پانی پلانے کے لئے بلایا ایک مجنس تھا (یعنی اصیل نہ تھا- مثلاً باپ عربی ماں دکنی یا

ترکی یا آسٹریلین یا کاٹھیا واڑی یا ماں عربن ہو اور باپ دکنی یا ترکی وغیرہ) ایک عربی اصیل (اچھی ذات والا) اصیل نے تو لمبا ہو کر گردن بڑھا کر پانی پیا اور مجنس نے کیا کیا اپنے سم اندر کی طرف موڑ کر گردن چھوٹی کر لی-

تَبَازَخَ فُلَانٌ عَنِ الْاَمْرِ:- وہ شخص اس کام سے پیچھے ہٹ گیا (باز آ گیا)-

بُرَاخَةٌ:- ایک مقام کا نام ہے وہاں حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں مسلمانوں نے جنگ کی تھی-

بَزْرٌ: بیج، ناک سنکنا، بیج ڈالنا، لکڑی سے مارنا، بھرنا، دیگ میں مصالح ڈالنا-

بَيْزَرَةٌ:-موٹی لاٹھی-اس کی جمع: بَيَازِرٌ.

مَا شَبَّهْتُ وَقْعَ السُّيُوْفِ عَلَى الْهَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَيَازِرِ عَلَى الْمَوَاجِنِ:-تلواریں جو سروں پر پڑتی ہیں ان کی تشبیہ یہی ہے جیسے دھوبی کی گدیوں (گدی وہ موٹی لکڑی یا پتھر جس پر دھوبی کپڑا امارتے ہیں) پر لکڑیاں پڑ رہی ہوں-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ وَهُمُ الْبَازِرُ:- قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے یہ بازر کے لوگ ہیں (بازر ایک پہاڑی ملک ہے کرمان کے قریب بعض روایتوں میں یوں ہے یہ کردی لوگ ہیں- صحیح بخاری میں یوں ہے وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وہ ملک یہی بارز ہے یعنی ایران کا ملک اصل میں پارس تھا، پے کو بے سے اور سین کو زا سے بدل دیا)-

فَاِذَا رَاَيْنَا عَلِيًّا قُلْنَا بُزْرُگ اَشْكَمْ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَ نَقُوْلُ عَظِيْمُ الْبَطْنِ قَالَ اَجَلْ اَعْلَاهُ عِلْمٌ وَّ اَسْفَلُهٗ طَعَامٌ:- جب ہم حضرت علیؓ کو دیکھتے تو (فارسی میں) بزرگ شکم (بڑے پیٹ والے) کہتے انہوں نے پوچھا کیا کہتے ہو ہم نے (عربی میں اس کا ترجمہ کیا اور) کہا عظیم البطن انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے میرا پیٹ بڑا ہے مگر اس پیٹ میں اوپر تو علم ہے اور نیچے کھانا ہے-

مترجم:- کہتا ہے میں نے جناب امیر کو کئی بار خواب میں دیکھا ہے اور آپ سے دیر تک شرف ہم کلامی اور صحبت حاصل ہوئی ہے- آپ کا رنگ گندمی تھا اور داڑھی گول آنکھیں بڑی بڑی، توند نکلی ہوئی، ناک اونچی اور بلند بدن فربہ متوسط القامت- یا اللہ قیامت کے دن ہمارا حشر حضرت علی کے خادموں میں کر اور بہشت میں بھی ہم کو آپ کے خدمت گاروں میں رکھ لے ہم آپ کی کفش برداری کیا کریں-

بَزٌّ: کپڑا گھر کا سامان غالب ہونا، لوٹ کھسوٹ کرنا-

قَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الْيَمَنِ:-یمن سے کچھ کپڑا آیا-

فَاَرْسَلَ اِلَى الْيَهُوْدِيِّ يَسْتَسْلِفُ بَزًّا اِلَى الْمَيْسَرَةِ:- آپ نے ایک یہودی کے پاس (جو بزاز تھا) کسی کو بھیجا کہ پیسہ آنے تک اس سے کچھ کپڑا ادھار لیں-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَزَّازًا:- آنحضرتؐ (نبوت سے پہلے) بزاز تھے، کپڑا بیچا کرتے تھے (بزازی نہایت عمدہ اور صاف پاک پیشہ ہے اس حدیث سے تجارت کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی خصوصاً تجارت پارچہ کی اور جو کوئی شخص نوکری کو تجارت پر ترجیح دیتا ہے وہ عقل سے خالی ہے)-

اِشْتَرَوْا بَزًّا فَاشْتَرَكُوْا: کپڑا خریدا اس میں ساجھا کر لیا-

سَتَكُوْنُ نُبُوَّةٌ وَّ رَحْمَةٌ ثُمَّ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَكُوْنُ بِزِّيْزَى:- قریب میں نبوت اور رحمت کا زمانہ آئے گا (یعنی خلافت راشدہ کا جو نبوت کے قدم بہ قدم ہوگی) پھر ایسا زمانہ آئے گا پھر ایسا پھر لوٹ کھسوٹ کا زمانہ (رعایا بادشاہ کو بادشاہ رعیت کو لوٹنا چاہیں گے- ایک روایت میں ثُمَّ تَكُوْنُ بَزْبَزِيًّا ہے یعنی بے آرامی اور تکلیف کا زمانہ) کہتے ہیں-

بَزْبَزَ الرَّجُلَ:-اس کو تکلیف میں ڈالا بے قرار کیا (بعض نے کہا بَزْبَزَ الشَّيْءَ سے ماخوذ ہے یعنی اس چیز کو اچک لیا- بعض نے کہا بَزْبَزَةٌ سے جس کے معنی جلد ہانکنا، دوڑنا، بھاگنا، بہت ہلنا ہیں-مطلب وہی ہے کہ ظالم حاکموں کا زمانہ)-

فَيَبْتَزُّ ثِيَابِيْ وَ مَتَاعِيْ:- وہ میرے کپڑے سامان چھین لے مجھ کو ننگا کر دے-

مَنْ اَخْرَجَ ضَيْفَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِلَّا بَزْبَزِيًّا فَيَرُدُّهَا:-

جو شخص اپنے مہمان کو نکال دے (اس کو کھانا نہ کھلائے) پھر بغیر بھاگے اور دوڑے اس کو نہ پا سکے تو بھاگ کر اور دوڑ کر اس کو پھیر کر لائے۔

اِنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا عَلٰى صَاحِبِكَ بِزَّةً قَوْمٌ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا جب شام کے قریب پہنچے) ان شام والوں نے تیرے صاحب پر عمدہ لباس نہیں دیکھا یہ تو وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنا غضب اتارا۔

بَزَاعَةٌ: ظرافت، بچہ کا بے حیایانہ باتیں کرنا۔

مَرَرْتُ بِقَصْرٍ مَّشِيْدٍ بَزِيْعٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ:- میں نے بہشت میں ایک عالیشان نہایت لطیف محل دیکھا- میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے- فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا ہے۔

بَزْغٌ: یا بُزُوْغٌ- نشتر مارنا، خون رواں کرنا، نکلنا یا چمک دار ہونا۔

بَزَغَتِ الشَّمْسُ:- سورج نکلا۔

بَزَغَ الْقَمَرُ:- چاند نکلا۔

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَازِغَةً:- یہاں تک کہ سورج صاف نمایاں ہو جائے (نہ یہ کہ صرف شعاع اس کی نکلے)۔

اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ شِفَاءٌ فَفِيْ بَزْغَةِ الْحَجَّامِ:- اگر کسی دوا میں تندرستی ہے تو فصاد کے نشتر لگانے میں ہوگی۔

مِبْزَغٌ:- نشتر جس کو مِشْرَطٌ بھی کہتے ہیں۔

بَزْقٌ: تھوکنا، روشن ہونا۔

اَتَيْنَا اَهْلَ خَيْبَرَ حِيْنَ بَزَقَتِ الشَّمْسُ:- ہم خیبر والوں کے پاس اس وقت پہنچے جب سورج نکل آیا۔

بُزَاقٌ اور بُصَاقٌ اور بُسَاقٌ:- تینوں کے معنی تھوک جو منہ سے نکلے۔

لَيَبْزُقَنَّ تَحْتَ قَدَمِهٖ:- اپنے پاؤں کے تلے تھوک لے (فتنی نے کہا یعنی جب مسجد میں نماز نہ پڑھتا ہو اگر مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو اور تھوک کا غلبہ ہو تو کپڑے میں تھوک لے- میں کہتا ہوں اس تخصیص پر کوئی دلیل نہیں ہے اور مسجد میں زمین اگر کچی ہو یا کنکریاں بچھی ہوئی ہو تو پاؤں کے تلے تھوک لینا اور مٹی پر رگڑ دینا یا کنکریوں میں دبا دینا وہاں بھی ہو سکتا ہے خصوصاً جب جوتوں سمیت نماز پڑھ رہا ہو جیسے سنت ہے)۔

نَهٰى عَنْ مَحْيِ كِتَابِ اللّٰهِ بِالْبُزَاقِ:- آپ نے اللہ کی کتاب (قرآن کو) تھوک لگا کر مٹانے سے منع فرمایا۔

بَزْلٌ: سختی، زور۔

بَازِلٌ:- وہ اونٹ جو آٹھ برس کا ہو کر نویں میں لگا ہو (پھر جب دسویں میں لگے تو اس کو بَازِلُ عَامٍ اور گیارہویں میں لگے تو بَازِلُ عَامَيْنِ کہتے ہیں)۔

اَرْبَعٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلٍ عَامِهَا كُلُّهَا خَلِفَاتٌ:- چونتیس چھٹے سال میں لگی ہوئی اونٹنیاں بازل عام تک اور سب حاملہ بَازِلُ عَامَيْنِ حَدِيْثُ سِنِّيْ میں بازل عامین تازہ عمر کا ہوں (یعنی پورا جوان شہ زور ہوں)۔

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَدِاسْتُبْطِنْتُمْ بِاَشْهَبَ بَازِلٍ (آنحضرتؐ نے جس دن مکہ فتح ہوا کافروں سے فرمایا) اب مسلمان ہو جاؤ تو بچ جاؤ گے کیونکہ تم پر ایک شہ زور بازل آن پڑا ہے (یعنی تم پر ایسا سخت وقت آ گیا ہے کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے)۔

قَضٰى فِى الْبَازِلَةِ بِثَلَاثَةِ اَبْعِرَةٍ:- جس زخم سے گوشت چر جائے ہڈی پر صدمہ نہ آئے اس میں آپ نے تین اونٹ دیت کے دلائے۔

بَزَوَانٌ: غلبہ کرنا، پکڑ دھکڑ کرنا۔

كَذَبْتُمْ وَ بَيْتِ اللّٰهِ يُبْزٰى مُحَمَّدٌ وَلَمَّا نُطَاعِنُ دُوْنَهٗ وَ نُنَاضِلُ:- (یہ حضرت ابو طالب کا شعر ہے انہوں نے قریش کے لوگوں سے خطاب کیا یعنی) قسم خدا کے گھر کی تم جھوٹے ہو کیا محمدؐ کو تم پکڑ لو گے اور ابھی ہم نے ان کے بچانے کے لئے نہ برچھے چلائے نہ تیر مارے۔

لَا تُبَازِ كَتَبَازِى الْمَرْاَةِ:- عورت کی طرح چوتڑ ہلاتے ہوئے مت چل (یہ بَزَاءٌ سے نکلا ہے جس کے معنی سینہ باہر نکل آنا اور پیٹھ اندر گھس جانا- عرب لوگ کہتے ہیں اَبْزَى الرَّجُلُ جب چوتڑ اٹھائے- بعض نے کہا لَا تُبَازِ كَتَبَازِى الْمَرْاَةِ کا

مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے سامنے مت جھک)-

اَلْبَازِیُ بازبُزَاۃٌ:- اس کی جمع ہے اسی طرح اَبْوَازُ اور بِیْزَانُ.

باب الباء مع السّین

بَسأٌ: یابَسَاءٌ یابُسُوْءٌ-ٹھہرنا' آرام لینا' انس پکڑنا-

لَوْ کَانَ اَبُوْ طَالِبٍ حَیًّا لَرایٰ سُیُوْفَنَا بَسَأَتْ بِالْمَیَاثِلِ:- اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو (آج) دیکھ لیتے ہماری تلواریں بڑے بڑے شریف لوگوں پر جا کر ٹھہریں (یعنی قریش کے عمائد مارے گئے یہ آپ نے جنگ بدر کے بعد فرمایا)-

بَسْبَسٌ: چٹیل میدان جہاں گھاس پانی نہ ہو-

فَبَیْنَا اَجُوْلُ بَسْبَسَهَا:- میں اس کے صاف میدان میں گھوم رہا تھا (ایک روایت میں سَبْسَبَهَا ہے معنی وہی ہیں اس کی جمع :بَسَابِسُ)

بَسْرٌ: یابُسُوْرٌ- تر کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانا جلدی کرنا' وقت سے پہلے کوئی کام کرنا' غلبہ کرنا' ترش رو ہونا-

لَا تُنْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا:- یعنی پکی اور کچی کھجور ملا کر مت بھگوؤ (اس سے جلدی نشہ آ جاتا ہے)-

لَیْسَ لَهٗ مِبْسَارٌ:- یعنی خریدار نے اگر بائع سے یہ شرط کر لی کہ بائع اپنی کھجور جو درختوں پر ہے توڑ لے گا پکنے تک اس کو درختوں پر نہ رہنے دے گا تو یہ ہو سکتا ہے-

اَللّٰهُمَّ بِکَ اِبْتَسَرْتُ:- یا اللہ میں تیری مدد سے سفر شروع کرتا ہوں (ایک روایت میں اِتْبَشَرْتُ ہے یعنی حرکت کرتا ہوں)-

لَمَّا اَسْلَمْتُ رَاغَمَتْنِیْ اُمِّیْ فَکَانَتْ تَلْقَانِیْ مَرَّةً بِالْبِشْرِ وَ مَرَّةً بِالْبَسْرِ:- سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں (جب میں مسلمان ہو گیا تو میری ماں مجھ سے چڑ گئی کبھی تو خوشی کے ساتھ مجھ سے ملتی کبھی تیوری بدل کر ناک بھوں چڑھا کر-

لَا تَبْسُرْ:- نر کو مادہ پر مادہ کی خواہش سے پہلے مت کدا (یہ حسن نے ولید سے کہا جو نر کدایا کرتا تھا-)

وَ کَانَ مَبْسُوْرًا:- اس کو بواسیر کی بیماری تھی-

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ یُذْهِبُ الْبَاسُوْرَ:- پانی سے استنجا کرنا باسور کو دور کرتا ہے (باسور وہ مسّے (دمل) جو مقعد پر ہوتے ہیں اس کی جمع بواسیر)-

اَلْاِسْتِنْجَاءُ مُطْهِرَةٌ لِلْحَوَاشِیْ وَ مُذْهِبَةٌ لِلْبَوَاسِیْرِ:- پانی سے استنجا کر مقعد (گانڈ) کے کناروں کو پاک کرتا ہے' بواسیر کو دور کرتا ہے-

بَسْرٌ:- گدر کھجور (عرب لوگ جب کھجور کا خوشہ شروع میں نکلے تو اس کو طلع کہتے ہیں اور جب بستہ ہو جائے تو سَیَّابٌ' جب سبز ہو جائے تو جَدَالٌ اور سَرَادٌ اور خَلَالٌ جب ذرا اور بڑا ہو جائے تو بغو یا بَلَحٌ' جب پکا کچا ہو جائے (گدر) تو بُسْرٌ جب اور پک جائے تو مُخَطَّمٌ پھر مُوَکَّتٌ پر تَذْنُوْبٌ پھر جُمْسَةٌ پھر ثُعْدَةٌ اور خَالِعٌ خَالِعَةٌ' جب خوب پک جائے تو اس کو رُطَبٌ جب پک کر سوکھ جائے تو اس کو تَمْرٌ کہتے ہیں)-

رَوْضَاتٌ بَاسِرَاتٌ:- تازے ہرے بھرے باغیچے-

بَسٌّ: اونٹ کو آہستہ ہانکنا' ریزہ ریزہ کرنا' اونٹ کو بَسْ بَسْ کہہ کر ڈانٹنا' جھڑکنا-

یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ الْمَدِیْنَةِ اِلَی الْعِرَاقِ وَ الشَّامِ یَبُسُّوْنَ وَ الْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ:- کچھ لوگ مدینہ سے اپنے اونٹ آہستہ ہانکتے ہوئے عراق اور شام کی طرف جائیں گے' کاش وہ جانتے ہوتے مدینہ میں رہنا ان کے حق میں بہتر ہے-

وَمَعِیَ بُرْدَةٌ قَدْ بُسَّ مِنْهَا:- میرے پاس ایک چادر ہے جو کچھ گل گئی ہے-

مِنْ اَسْمَاءِ مَکَّةَ الْبَاسَّةُ:- مکہ کا ایک نام باسہ بھی ہے یعنے گناہوں کو ریزہ ریزہ کرنے والا مٹنے والا (ایک روایت میں اَلنَّاسَّةُ ہے نون سے یعنی گناہوں کو ہانکنے والا-)

اَشْأَمُ مِنَ الْبَسُوْسِ:- بسوس سے زیادہ منحوس (یہ ایک مثل ہے کہتے ہیں بسوس ایک عورت تھی بنی اسرائیل میں اس کے خاوند کو حق تعالےٰ نے یہ بشارت دی کہ تیری تین دعائیں ہم قبول کریں گے- بسوس نے اس سے درخواست کی ایک دعا

میرے لئے کر کہ میں سب عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہو جاؤں' اس نے دعا کی پھر وہ عورت بدکار ہوگئی خاوند نے دوسری دعا کی کہ وہ کتی بن جائے کتی ہوگئی تب اس کے بیٹے باپ کے پاس آئے اور یہ دعا کرائی کہ پھر سے وہ آدمی ہو جائے-غرض خاوند کی تینوں دعائیں اس عورت پر خرچ ہوگئیں- اس روز سے یہ مثل ہوگئی-

بعض کہتے ہیں-

بَسُوْسٌ:- جساس بن مرہ کی خالہ تھی اس کی ایک اونٹنی سراب نامی کلیف کے رمنہ میں گھس گئی کلیب نے اس کے تھن پر تیر مارا یہ حال دیکھ کر جساس نے کلیب پر حملہ کیا اس کو قتل کر ڈالا اور اس پر بنی بکر اور بنی تغلب میں چالیس برس تک جنگ رہی اس پر یہ مثل ہوگئی اب تک عرب میں حَرْبُ بَسُوْسٍ مشہور ہے- ابن اثیر نے کہا بَسُوْسٌ اصل میں اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دودھ نہ دیتی ہو- جب تک اس سے بُسٌّ بُسٌّ نہ کہیں-)

اَمِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالْبَسِّ اَنْتَ:- کیا تو فسادیوں چغل خوروں میں سے ہے (کہتے ہیں بَسَّ بَيْنَ النَّاسِ بَسًّا وَّ بِيْسَةً- یعنی اس نے لوگوں میں فساد کرا دیا چغلی کھائی-)

اَبْسَسَ النَّاقَةَ:- اونٹنی سے بس بس کہا-

اَلسَّوِيْقُ الْمَبْسُوْسُ:- ستو تر کیا ہوا-

مَكَّةُ:- کو بَاسَةُ کہتے ہیں اور بَسَّاسَةٌ یعنی ہلاک کرنے والا' جو کوئی وہاں گناہ کرے وہ تباہ ہو جاتا ہے-

بَسٌّ:- بسیسہ بنانا' بسیسہ وہ ستو یا آٹا جو پنیر اور گھی یا زیتون کے تیل کے ساتھ ملا کر لت کیا جائے اور بن پکائے اس کو کھا جائیں (بعض نے کہا بَسِيْسَةٌ ہر چیز جو دوسری چیز کے ساتھ ملائی جائے- (مثلاً ستو پنیر کے ساتھ یا جو کھجور کی گٹھلی کے ساتھ)-

بَسْطٌ: پھیلانا' دراز کرنا' خوش کرنا' جرأت دلانا' عذر ظاہر کرنا اور قبول کرنا-

بَسْطُ الْيَدِ:- ہاتھ دراز کرنا' فضیلت دینا' سمائی ہو جانا-

بَسَاطَةٌ:- شیریں زبانی-

تَبْسِيْطٌ:- پھیلانا-

تَبَسُّطٌ:- پھرنا' سیر کرنا' طول اور عرض میں-

اِنْبِسَاطٌ:- پھیلنا' جرأت کرنا' کشادہ روئی سے ملنا اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاسِطٌ ہے یعنی روزی پھیلانے والا' کشادہ کرنے والا یا جسموں میں روحیں پھیلانے والا-

فِي الْهَمُوْلَةِ الرَّاعِيَةِ الْبُسَاطِ الظُّؤَارِ:-(آنحضرتؐ نے کلب قبیلے کو ایک پروانہ لکھا اس میں زکوٰۃ کے احکام تھے) آپ نے یوں لکھوایا چھٹی ہوئی اونٹنیوں میں جو جنگل میں چرتی پھریں ان کی اولاد ان کے ساتھ ہو وہ خود ان کو دودھ پلاتی ہوں (تو بِسَاطٌ بہ کسر یا بُسَاطٌ بہ ضمہ یا بِسْطٌ کی جمع ہے بِسْطٌ کہتے ہیں اس اونٹنی کو جس کا بچہ اس کے پاس چھوڑ دیا گیا ہو- وہ فراغت سے اس کو دودھ پلاتی ہو بعض نے بَسَاطٌ بہ فتحہ با روایت کیا ہے- بَسَاطٌ کہتے ہیں کشادہ زمین کو اگر یہ روایت صحیح ہو تو بساط کی طا کو منصوب پڑھنا چاہئے' وہ راعیہ کا مفعول ہوگا یعنی کشادہ زمین پر چرنے والیاں-)

فَوَقَعَ بَسِيْطًا مُّتَدَارِكًا:- پانی خوب پھیل کر پے در پے پڑا-

يَدُ اللّٰهِ بُسْطَانُ:- اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کھلا ہوا ہے (قیاس یہ ہے کہ بَسْطَانُ بہ فتحہ با ہو جیسے رَحْمَانُ اور غَضْبَانُ- زمخشری نے کہا يَدَ اللّٰهِ بُسْطَانِ ہے یعنی اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں تو بُسْطَانٌ بُسْطٌ کا تثنیہ ہے- عبداللہ بن مسعود نے قرآن شریف میں بھی یوں ہی پڑھا ہے)-

بَلْ يَدَاهُ بُسْطَانِ یا بُسْطَانِ بِسْطٌ:- بالکسر کے بھی معنی کھلا ہوا-

لِيَكُنْ وَجْهُكَ بِسْطًا:- تیرا منہ کشادہ ہنستا ہوا رہنا چاہئے-

يَبْسُطُنِيْ مَا يَبْسُطُهَا:- جو فاطمہ کو خوش کرتا ہے وہ مجھ کو بھی خوش کرتا ہے-

لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ:- نماز میں کتے کی طرح اپنی بانہیں زمین پر مت بچھا-

فَقَامَ رَجُلٌ بَسِيْطٌ:- ایک شخص لمبے ہاتھوں والا کھڑا ہوا-

بُسُوْقٌ: بلند ہونا-

بَسْقٌ: -تھوکنا-

وَ النَّخْلَ بَاسِقَاتٍ: -اور بلند بلند کھجور کے درختوں کو-

كَيْفَ تَرَوْنَ بَوَاسِقَهَا وَ قَوَاعِدَهَا وَ جُوْنَهَا وَ رَحَاهَا وَ جَفْوَهَا وَ وَمِيْضَهَا: -تم ابر کے لمبے لمبے ٹکڑوں کو اور اس کی جڑوں کو (جو آسمان کے کناروں میں پھیلتی ہیں) اور اس کے کالے کالے ٹکڑوں کو اور گول گول ٹکڑوں کو اور اس کے کناروں میں بجلی کے چمکنے کو اور ہلکی چمک کو کیسے دیکھ رہے ہو-

مِنْ بَوَاسِقِ أُقْحُوَانٍ: -بابونہ کی بلند بلند شاخوں سے-

وَارْجَحَنَّ بَعْدَ تَبَسُّقٍ: -اونچا ہونے کے بعد بھاری ہوگیا اور جھک گیا-

كَيْفَ بَسَقَ اَبُوْبَكْرٍ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: -ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے اصحاب میں کیونکر بلند اور نامور ہوگئے-

فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: -آنحضرتؐ کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھے (جہاں پانی نکالنے والا کھڑا ہوتا ہے) یا تو آپ نے دعا کی یا اپنا تھوک اس میں ڈالا-)

بَسْلٌ: سخت ہو جانا' ملامت کرنا' جلدی میں ڈالنا' چھلنی سے چھاننا' قید کرنا' حلال کرنا' مباح کرنا-

بُسُوْلٌ: -بسیل ہونا (بسیل کہتے ہیں اس نبیذ کو جو برتن میں بچ رہے یا جس پر رات گزر جائے)-

بَسَالَةٌ اور بِسَالٌ: -جری ہونا' بہادر ہونا-

اِبْسَالٌ: -پکانا' سوکھانا' موت کے لئے تیار ہونا یا ہلاکت میں ڈال دیا جانا' سپرد کرنا' حرام کرنا-

اَسَدٌ بَاسِلٌ: -میں بسل اور ابسال کے معنی روکنے کے ہیں چونکہ شیر اپنا شکار دوسروں سے روکتا ہے اور کسی کو کھانے نہیں دیتا-

رَجُلٌ بَاسِلٌ: -بہادر مرد (یہ بھی اسی باب سے ہے چونکہ بہادر آدمی ہر ایک کو اپنے اوپر سے روکتا ہے)-

اِبْتِسَالٌ: -موت کے لئے آمادہ ہونا جیسے اِسْتِبْسَالٌ ہے-

تَبَسُّلٌ: -تیوری چڑھانا غصے یا شجاعت سے-

بَاسِلٌ: -شیر کو بھی کہتے ہیں-

بَسْلٌ: -حرام اور حلال اور اسم فعل بھی ہے بمعنی اٰمِيْنِ یعنی قبول کر اور عذاب-

كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اٰمِيْنَ وَ بَسْلًا: -حضرت عمرؓ اپنی دعا میں آمین کہتے تھے اور بَسْلًا بَسْلًا یعنے یا اللہ قبول کر-

مَاتَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّ اُبْسِلَ مَالُهٗ: -اسید بن حضیر (صحابی) مر گئے ان کا سارا مال قرضہ میں ڈوب گیا (سب دے دیا گیا- حضرت عمر نے وہ مال پھیر لیا اور تین برس میں اس کی آمدنی سے قرضہ ادا کیا)-

اَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ هَمَدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ: - ہمدان کے یہ قبیلے والے تو شریف اور بہادر ہیں-

بُسْلٌ بَاسِلٌ: -کی جمع ہے (کہتے ہیں:-

اَسَدٌ بَاسِلٌ: -یعنی شیر بد صورت اور کریہہ منظر اور بہادر اور جری ترش رو غصے سے یا شجاعت سے)-

لَا تُبْسِلْنِيْ: -مجھ کو ہلاکت میں مت ڈال-

اِسْتَبْسَلَ عَبْدِيْ لِاَمْرِيْ: -میرا بندہ میرے حکم کے تابع ہوگیا-

بَسْمٌ: دانت سپید کرنا (یعنی ہلکی ہنسی جس میں فقط سامنے کے دانت نمودار ہوتے ہیں آواز نہیں آتی)-

اِبْتِسَامٌ اور تَبَسُّمٌ: -کے بھی وہی معنی ہیں-

ثُمَّ تَبَسَّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: -آنحضرتؐ نے مرض موت میں جب صحابہ کو دیکھا وہ صفیں باندھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو تبسم فرمایا آپ خوش ہوئے-

فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ: - دیکھا تو آنحضرتؐ تبسم فرما رہے ہیں-

بَسَّامٌ اور مِبْسَامٌ: -بہت ہنسنے والا-

بَسَنٌ: (حَسَنٌ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اس کے اتباع میں سے ہے)-

نَزَلَ اٰدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ بِالْبَاسِنَةِ: -آدم علیہ السلام بہشت سے کاریگری یا کھیتی کے ہتھیار لے کر اترے-

اَبْسَنَ الرَّجُلُ: -خوشخو ہوا-

عَنْ نَّخلِ بَيْسَانَ:- بیسان کے کھجور کے درخت کا حال بیان کرو-
(بیسان ایک موضع ہے ملک شام میں)

باب الباء مع الشین

بِشْرٌ: کشادہ روئی اور چہرہ-
بَشَرٌ:- آدمی-
بَشْرٌ یا بُشُورٌ یا تَبْشِیرٌ:- خوش خبری دینا چمڑا کھول دینا' مال نکال کر-
بَشَرَةٌ:- آدمی کی کھال اوپر کی طرف سے (اس کی جمع اَبْشَارٌ)-
اِبْشَارٌ:- خوش ہونا-
كَاَكْثَرِ مَا كَانَتْ وَ اَبْشَرِهٖ:- وہ جانور جب دنیا میں زیادہ سے زیادہ تھے اتنی تعداد کے اور جس وقت خوش مزاج اور خوب تندرست تھے ویسی حالت میں دلائے جائیں گے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو کچلیں گے روندیں گے-
فَاَعْطَيْتُهٗ ثَوْبِیْ بُشَارَةً:- میں نے خوش خبری دینے والے کو اپنا کپڑا نیگ کے طور پر دے دیا- بُشَارَۃٌ بہ ضمہ باوہ نیگ جو اچھی خبر دینے والے کو دیا جاتا ہے اور بِشَارَۃٌ اور بِشْرٌ اور بَشَارَۃٌ اور بُشْرٰی' خوش خبری' کشادہ روئی مسرور ہونا-
بَشَارَةٌ:- کے معنی خوب روئی بھی آئے ہیں-
اَلْقُوا النَّاسَ بِطَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَ حُسْنِ الْبَشَرِ:- لوگوں سے ہنس مکھ اور کشادہ پیشانی رہ کر ملو-
حُسْنُ الْبِشْرِ يَذْهَبُ بِالسَّخِيْمَةِ:- کشادہ روئی سے کینہ دور ہو جاتا ہے-
بِشْرَةٌ فِیْ وَجْهِهٖ وَ حُزْنَةٌ فِیْ قَلْبِهٖ (مؤمن کی صفت یہ ہے) ظاہر میں کشادہ روئی خوشخوئی دل میں رنج (یعنی عام خلق خدا سے ہنس مکھ رہ کر ملے اور آخرت کے رنج اور فکر کو دل میں چھپائے رکھے)-
اَبْشَرَ:- خوش ہوا-
مَنْ اَحَبَّ الْقُرْاٰنَ فَلْيَبْشِرْ:- جس شخص کو قرآن سے محبت ہے وہ خوش ہو جائے- (اس کو بہشت ملے گی- ایک روایت میں فَلْيَبْشُرْ بہ ضمہ شین ہے یہ بَشَرْتُ الْاَدِيْمَ اَبْشُرُهٗ سے نکلا ہے یعنی میں نے چمڑے کو چھیل ڈالا- مطلب یہ ہے کہ اپنے تئیں کو کم کھلا کر دبلا کرے اس لئے کہ بہت کھانے سے نسیان پیدا ہوگا قرآن بھول جائے گا)-
اُمِرْنَا اَنْ نَبْشُرَ الشَّوَارِبَ بَشْرًا:- ہم کو حکم ہوا مونچھیں اتنی کترانے کا کہ چمڑا کھل جائے-
لَمْ اَبْعَثْ عُمَّالِیْ لِيَضْرِبُوْا اَبْشَارَكُمْ:- میں نے اپنے تحصیل داروں کو اس لئے نہیں بھیجا کہ تمہارے چمڑوں پر ماریں-
كَانَ يُقَبِّلُ وَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ:- آنحضرت روزے میں بوسہ اور مساس کرتے تھے-
مُبَاشَرَةٌ:- کے معنی عورت کے بدن سے بدن لگانا چمٹانا اور کبھی جماع کے معنی میں بھی مستعمل ہے-
اِبْنَتُکَ الْمُؤْدَمَةُ الْمُبْشَرَةُ:- تیری بیٹی عاقلہ فرزانہ-
كَيْفَ كَانَ الْمَطَرُ وَ تَبْشِيْرُهٗ:- پانی کیسا برسا کیسے شروع ہوا-
تَبْشِيْرٌ:- ہر چیز کا شروع اور فجر کا شروع اس کی جمع تَبَاشِيْرٌ ہے-
اَبْشِرُوْا:- خوش ہو جاؤ-
قَارِبُوْا وَ اَبْشِرُوْا:- اعتدال سے نیک کام کرتے رہو (نہ مبالغہ نہ تقصیر اور خوش ہو جاؤ)-
اَرْوٰی بَشَرَتَهٗ:- آپ کے جسم کو اس نے تر و تازہ کر دیا (یعنی کھال پر تازگی اور شادابی نمودار ہوتی)-
لَاتُبَاشِرُ الْمَرْاَةُ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا:- ایک عورت دوسری عورت سے نہ چمٹے' اس کا حال اپنے خاوند سے بیان نہ کرے-
لَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا اَنْ يُّقَبِّلَهَا اَوْ يُبَاشِرَهَا:- امام حسن بصری نے کہا- اس میں کوئی قباحت نہیں اگر اپنی لونڈی کو بوسہ دے یا اس کو چمٹائے- (یعنی استبرا سے پہلے صرف جماع منع ہے)-

وَ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسُّ مِنْ شَعْرِهٖ وَ بَشَرِهٖ:- اور قربانی کا قصد رکھتا ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

اَنْقُوا الْبَشَرَةَ:- شرمگاہ کو صاف پاک کرو۔

فَرَجَعَ بِبَشَارَةٍ عَظِيْمَةٍ:- بڑی خوش خبری لے کر لوٹا (بعض نے بکسر با بعض نے بہ ضمہ با پڑھا ہے)

بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا:- خوش رکھو (ڈراؤ نہیں' نفرت مت دلاؤ (رغبت دلاؤ)۔

تِلْكَ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ عَاجِلًا (دنیا میں نیک آدمی کی تعریف ہونا کچھ برا نہیں جب اس کی نیت ریا کی نہ ہو بلکہ) یہ مومن کے لئے نقد خوشی ہے (اور ایک ادھار خوشی وہ آخرت میں ملے گی)۔

بِوُجُوْهٍ مُّبْشَرَةٍ:- تروتازہ خوش مونہوں کے ساتھ۔

فَاِنْ رَاٰى حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ:- اگر اچھی بات دیکھے تو خوش ہو جائے (ایک روایت میں فَلْيُنْشُرْ ہے اس کو بیان کرے ایک میں فَلْيَسْتُرْ ہے یعنی اس کو چھپائے)۔

اَمَا اُبَشِّرُكَ بِكَذَا:- کیا میں تجھ کو یہ خوش خبری نہ دوں۔

وَسِعَ النَّاسَ بِشْرُهٗ:- سب لوگوں سے وہ بہ کشادہ پیشانی ملتا ہے۔

وَرُئِيَ بِشْرُ ذٰلِكَ:- اس کی خوشی ان پر دیکھی گئی۔

فَلْيُبَاشِرْ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ:- اپنی ہتھیلیاں زمین سے لگائے۔

فَيُبَاشِرُنِيْ وَ اَنَا حَائِضٌ:- آنحضرتؐ مجھ سے مباشرت کرتے (بدن سے بدن لگاتے) اور میں حائضہ ہوتی - یعنی مافوق الازار بعض نے کہا مادون الفرج -)

وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ:- آپ کے چہرے پر خوشی نمایاں تھی۔

تَبَاشِيْرُ الْفَجْرِ:- صبح کے شروع کے حصے۔

بَشٌّ: خوشی اور تازہ روئی اسی طرح بَشَاشَةٌ اسی طرح تَبَشْبُشٌ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

لَا يُوْطِنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوةِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْبَيْتِ بِغَائِبِهِمْ:- جو شخص مسجدوں کو اپنا اڈہ ٹھہرا لے (ہر پہر کے پانچوں وقت وہاں آیا کرے) نماز کے لئے تو اللہ تعالیٰ اس کے آنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جو (ایک مدت سے) غائب ہو۔

اِذَا اجْتَمَعَ الْمُسْلِمَانِ فَتَذَاكَرَ غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبَشِّهِمَا بِصَاحِبِهٖ:- جب دو مسلمان مل کر بات چیت شروع کریں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں جو اپنے ساتھی سے بڑھ کر ہنس مکھ ہو اس کو بخش دیتا ہے۔

وَ كَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوْبِ:- ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دلوں کی خوشی اور تازگی سے مل جاتا ہے (بعض نے یوں پڑھا ہے اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ یعنی جب ایمان کی خوشی دلوں میں سما جاتی ہے)۔

بَشَاشَةُ الْعُرْسِ:- شادی کی خوشی۔

هَشٌّ بَشٌّ:- خوش خرم۔

بَشِعٌ: بدمزہ بدذائقہ' گندہ دہن' بدخلق' ترش رو۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الْبَشِعَ:- آنحضرتؐ بدمزہ کھانا بھی کھا لیتے (کسی کھانے کی برائی بیان نہ کرتے)۔

فَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَ هِيَ بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ:- وہ لوگوں کے سامنے رکھا گیا حالانکہ حلق میں بدمزہ تھا۔

بَشْقٌ: مارنا' گھور کر دیکھنا۔

بَشِقَ الْمُسَافِرُ:- مسافر رک گیا یا پیچھے رہ گیا یا عاجز ہو گیا یا کمزور ہو گیا (یعنی کثرت بارش کی وجہ سے بعض نے کہا صحیح لَثِقَ ہے یعنے کیچڑ میں لتھڑ گیا یا مَشِقَ یعنی پھسل گیا یا نَشِقَ یعنے لٹک رہا)۔

بَشْكٌ: جلدی کرنا' جھوٹ' بٹنا' دوڑنا' کاٹنا' دور دور ٹانکے مار کر سینا' گرہ کھولنا' ملا دینا' جلد ہانکنا۔

اِنَّ مَرْوَانَ كَسَاهُ مِطْرَفَ خَزٍّ فَكَانَ يُثْنِيْهِ عَلَيْهِ اِثْنَاءً مِّنْ سَعَتِهٖ فَانْشَقَّ فَبَشَكَهٗ بَشْكًا:- مروان نے ابو ہریرہؓ کو ایک ریشمی چادر اڑھائی وہ بہت بڑی تھی تو ابو ہریرہؓ نے دور دور سے اس میں ٹانکے مارے۔

بَشَمٌ: اکتا جانا' بدہضمی ہونا۔

بَشِمٌ:- وہ شخص جس کو بہت کھانے پینے سے تخمہ ہوگیا ہو ایسا ہی بَشِیمٌ اور مَبْشُومٌ۔

اِنَّ ابْنَکَ لَمْ یَنَمِ الْبَارِحَةَ بَشَمًا قَالَ لَوْمَاتَ مَاصَلَّیْتُ عَلَیْهِ (سمرہ بن جندب سے کسی نے کہا) رات کو تمہارا بیٹا بدہضمی کی وجہ سے نہیں سویا انہوں نے کہا اگر (کم بخت) مر جاتا تو میں اس پر نماز تک نہ پڑھتا (کیونکہ اس نے خودکشی کی اور آنحضرتؐ کی سنت کا کچھ خیال نہ رکھا کہ ہمیشہ پیٹ سے کم کھانا چاہئے)۔

وَ اَنْتَ تَتَجَشَّاءُ مِنَ الشِّبَعِ بَشَمًا:- تو تو خوب پیٹ بھر کر بدہضمی کی ڈکاریں لیتا ہے۔

خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ شَاۃٌ تَاْکُلُ مِنْ وَرَقِ الْقَتَادِ وَ الْبِشَامِ:- مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہیں جو قتاد اور بشام کے پتے کھالیتی ہیں۔ (قتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اور بشام بھی ایک درخت ہے خوشبودار جس کی مسواکیں بناتے ہیں اس کی جمع بَشَامٌ ہے کنہبل بھی ایک جنگلی درخت ہے)۔

لَابَاسَ بِنَزْعِ السِّوَاکِ مِنَ الْبَشَامَةِ:- بشامہ کی مسواک بنانے میں کوئی قباحت نہیں۔

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْبُشَامِ:- ہمارے کھانے کے لئے بشام کے پتوں کے سوا اور کچھ نہ تھا۔

باب الباء مع الصاد

بَصْبَصَةٌ: دم ہلانا، نکالنا

حِیْنَ اُلْقِیَ فِی الْجُبِّ وَ اُلْقِیَ عَلَیْهِ السِّبَاعُ فَجَعَلْنَ یَلْحَسْنَهٗ وَ یُبَصْبِصْنَ اِلَیْهِ:- حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام جب اندھے کنوئیں میں ڈالے گئے اور ان پر کتے چھوڑے گئے (اس لئے کہ آپ کو پھاڑ کر کھا جائیں) کتوں نے کیا کیا آپ کو چاٹنے لگے اور دُم ہلانے لگے۔

یَا عِیْسٰی سُرُوْرِیْ اَنْ تُبَصْبِصَ اِلَیَّ:- عیسیٰ میں اس سے خوش ہوتا ہوں کہ تو میرا ڈر رکھ کر اور میرے رحم کی امید رکھ کر میرے پاس آئے۔

بَصْبَصَةٌ:- دعا میں دونوں شہادت کی انگلیاں آسمان کی طرف اٹھانا ان کو ہلانا۔

بَصَرٌ: بینائی اور آنکھ اس کی جمع اَبْصَارٌ ہے۔

(بعض نے کہا بَصِیْرَۃٌ دل کی بینائی اور بَصَارَۃٌ آنکھ کی) اور یقین اور دلیل بَصَائِرُ جمع ہے بَصِیْرَۃٌ یا بَصَارَۃٌ کی۔

بَصْرٌ:- کاٹنا۔

بُصْرٌ:- کنارہ عمق۔

بَصْرٌ:- سفید نرم پتھر۔

اَبْصَرَ اور بَصُرَ:- دیکھا۔

بَصِیْرٌ:- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔

فَاَمَرَ بِهٖ فَبُصِرَ رَاْسُهٗ:- حکم دیا اس کا سر کاٹا گیا۔

فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ شَاۃً فَرَاٰی فِیْهَا بُصْرَۃً مِّنْ لَبَنٍ:- میں نے آنحضرتؐ کے پاس ایک بکری بھیجی آپ نے دیکھا اس میں دودھ کا ذرا سا نشان ہے۔

کَانَ یُصَلِّیْ بِنَا صَلٰوۃَ الْبَصَرِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا رَمٰی بِنَبْلَةٍ اَبْصَرَهَا:- آنحضرتؐ (مغرب کی) نماز ہم کو اس وقت پڑھاتے اگر کوئی آدمی اس وقت تیر مارے تو اپنا تیر دیکھ لے (وہ کہاں جا کر گرا)۔

لِیُبْصِرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ:- وہ اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ لے۔

فَبَصُرَ اَصْحَابِیْ:- میرے یاروں نے دیکھ لیا۔

یُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ:- دیکھنے والا ان کو دیکھ سکتا ہے۔

لَوْ کُنْتُ اُبْصِرُ:- اگر میں دیکھتا ہوتا (کیونکہ وہ اخیر عمر میں اندھے ہوگئے تھے)۔

بَصُرَ عَیْنِیْ وَسَمِعَ اُذُنِیْ:- میری آنکھ نے دیکھا اور میرے کان نے سنا (ایک روایت میں بَصْرُ عَیْنِیْ وَسَمْعُ اُذُنِیْ ہے۔ ایک میں بَصُرَ عَیْنِیْ وَسَمُعَ اُذُنِیْ ایک میں بَصُرَ عَیْنَایَ وَسَمِعَ اُذُنَایَ ایک میں بَصَرَ عَیْنِیْ وَسَمَّعَ اُذُنِیْ ہے)۔

وَفِیْهِمِ الْمُسْتَبْصِرُ وَ الْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِیْلِ:- ان میں کوئی تو اپنی گمراہی کو جان بوجھ کر عمداً اس پر قائم ہے کوئی

بے چارہ مجبور ہے (زبردستی سے ساتھ ہو گیا ہے) کوئی راہ چلتا مسافر ہے۔

اَلَیْسَ الطَّرِیْقُ یَجْمَعُ التَّاجِرَوَابْنَ السَّبِیْلَ وَ الْمُسْتَبْصِرَ وَ الْمَجْبُوْرَ:- کیا رستہ میں سوداگر مسافر عمداً گمراہی پر قائم رہنے والا مجبوراً اکٹھے نہیں ہو جاتے (مطلب یہ ہے کہ اس جماعت میں اچھے برے سب طرح کے لوگ ہوں گے)۔

اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِیْ:- میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں (جیسے آگے دیکھتا ہوں (اللہ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے کہ پیچھے کے بدن میں بھی بینائی کی قوت عطا فرمائے۔ بعض نے کہا پیچھے بھی آپ کی دو آنکھیں تھیں۔ بعض نے کہا دیکھنے سے علم مراد ہے اور یہ سب تاویلیں بے ضرورت ہیں)۔

اِنِّیْ لَاُبْصِرُ مِنْ بَعْدِیْ:- میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

وَ یَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یَرٰی بَصِیْرَۃً:- پھر پیکان دیکھے اس میں بھی کچھ خون کا نشان نہ پائے (یا کوئی دلیل اس کی نہ پائے کہ تیر شکار کے جانور کو لگا ہے)

لَتَخْتَلِفُنَّ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ:- تم حق بات کو جان بوجھ کر بھی اختلاف کرو گے۔

مَنْ اَبْصَرَبِهَا بَصَّرَتْهُ وَمَنْ اَبْصَرَ اِلَیْهَا اَعْمَتْهُ:- جو شخص دنیا کے حالات دیکھ کر عقل حاصل کرے گا دنیا اس کو بینا بنائے گی اور جو شخص خود دنیا کی طرف دیکھے گا (اس سے محبت کرے گا) دنیا اس کو اندھا کر دے گی۔

بَصَّرَهٗ عَیْبَ الدُّنْیَا:- اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کے عیب خوب دکھلائے گا۔

بَصُرْتُ اور اَبْصَرْتُ:- میں نے دیکھا۔

بُصْرُ کُلِّ سَمَاءٍ مَسِیْرَۃُ خَمْسِ مِأَئَۃِ عَامٍ:- ہر ایک آسمان کا دل پانسو برس کی راہ ہے (اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی و بنینا فوقکم سبعا شدادا سے یہ نکلتا ہے کہ آسمان ایک سخت مضبوط ٹھوس جرم ہے نہ یہ کہ ہوا کی طرح لطیف ہے)۔

بُصْرُ جِلْدِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا:- دوزخ میں کافر کی کھال کا دَل چالیس ہاتھ کا ہوگا۔ (جب کھال کا اتنا دل ہوا تو اعضا کتنے بڑے بڑے) ہوں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس کی کچلی اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی)۔

وَ جَعَلَهٗ تَبْصِرَۃً لِّمَنْ عَزَمَ:- اس کو ہدایت کیا عزم کرنے والے کے لئے۔

بَصْرَہ:- ایک مشہور شہر ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت میں بنایا گیا۔ (غرض حضرت عمر کی یہ تھی کہ خلیج فارس میں سے ہو کر ہندوستان اور چین پر حملہ کریں مگر افسوس کہ آپس کے فتنوں کی وجہ سے جو حضرت عمر کی وفات کے بعد پڑ گئے اس کا موقع نہ ملا اور بعد کے زمانوں میں سلاطین عثمانیہ نے ایسی اہم اور کارآمد بندر سے کچھ کام نہ لیا اور برٹش گورنمنٹ نے جو نہایت ذی علم اور باہمت گورنمنٹ ہے دور و دراز ملک سے آکر ہند پر قبضہ کر لیا اسی میں پروردگار کی حکمت تھی۔ اگر برٹش گورنمنٹ ہند پر قبضہ نہ کرتی تو ہند کے راجہ اور نواب ایک دوسرے سے لڑ لڑ کر کٹ جاتے اور رعایا کو چین اور اطمینان نصیب نہ ہوتا۔ اب ۱۹۱۵ء میں تو برٹش گورنمنٹ نے بصرہ پر بھی قبضہ کر لیا ہے لیکن آئندہ معلوم نہیں کیا ہوتا ہے)۔

اَلْبَصْرَۃُ مَهْبَطُ اِبْلِیْسَ:- (یہ حضرت علی سے امامیہ نے روایت کیا ہے) بصرہ ابلیس کے اترنے کا مقام ہے (کیونکہ خلیفہ برحق سے بغاوت بصرے ہی سے شروع ہوئی تھی)۔

بَصِیْصٌ: لرزہ، چمک۔

تُمْسَکُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّهَا مَتْنُ اِهَالَۃٍ:- دوزخ قیامت کے دن ٹھہرائی جائے گی یہاں تک کہ چربی کی پشت کی طرح چمکنے لگے گی۔

بَصْقٌ: تھوکنا۔

بُصَاق:- وہ تھوک جو منہ سے نکلے۔

فَلَا یَبْصُقُ اَمَامَهٗ (نماز میں) اپنے آگے سامنے نہ تھوکے۔

فَلَا یَبْصُقْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ قِبْلَتِهٖ:- قبلہ کی طرف نہ تھوکے اللہ (کی رحمت) اس کے اور اس کے

قبلے کے بیچ میں ہے (نہ یہ کہ ذات الٰہی نمازی اور قبلہ کے درمیان ہے جیسے جہمیوں کا اعتقاد ہے ذات الٰہی تو فوق العرش ہے تمام ائمہ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے)۔

فَلْيَبْصُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ:- بائیں طرف یا پاؤں کے تلے تھوکے۔

باب الباء مع الضاد

بَضٌّ: يَابُضُوْضٌ يَابَضِيْضٌ - پانی کا آہستہ آہستہ بہنا' رسنا۔

مَا تَبِضُّ بِبَلَالٍ:- ذرا بھی تری اس میں سے نہیں پھوٹتی تھی یعنی بالکل دودھ نہیں دیتی تھی۔

وَ الْعَيْنُ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِّنْ مَّاءٍ:- چشمہ سے ذرا ذرا سا پانی رس رہا تھا۔

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ:- تھن کی بھٹنی سے دودھ بہنے لگا۔

اِنَّهٗ سَقَطَ مِنَ الْفَرَسِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَ عَرْضُ وَجْهِهٖ يَبِضُّ مَاءً اَصْفَرَ:- آپ گھوڑے پر سے گرے' دیکھا تو آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے منہ کے اندر سے ایک کونے سے زرد زرد پانی رس رہا ہے۔

اَلشَّيْطَانُ يَجْرِىْ فِى الْاِحْلِيْلِ وَ يَبِضُّ فِى الدُّبُرِ:- شیطان ذکر کے سوراخ میں چلتا رہتا ہے اور دبر (گانڈ) میں بھی رینگتا رہتا ہے (آدمی کو وہم دلاتا ہے کہ ذکر سے قطرہ نکلا اور دبر سے باؤ سری)۔

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا كَذَا:- جوانی کی چمک اور صفائی والے اسی کے منتظر رہتے ہیں۔

قَدِمَ عَمْرٌو عَلٰى مُعَاوِيَةَ وَهُوَ اَبَضُّ النَّاسِ:- عمرو بن عاص معاویہ کے پاس پہنچے دیکھا تو وہ سب لوگوں میں خوش رنگ اور اچھے بشرے والے ہیں۔

اَلَا فَانْظُرُوْا رَجُلًا اَبْيَضَ بَضًّا:- اپنے لوگوں میں کوئی اچھا سرخ سفید شخص دیکھو۔

تَلْقٰى اَحَدَهُمْ اَبْيَضَ بَضًّا:- تو ان میں سے کسی کو اچھا سفید رنگ پائے گا۔

بِضْعٌ: تین سے نو تک اور رات کا ایک ٹکڑا۔

اُهْدِىَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرِيْسَةٌ مِّنْ هَرَائِسِ الْجَنَّةِ فَزَادَتْ فِىْ قُوَّتِهٖ بِضْعَ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا:- آنحضرتؐ کو بہشت کے ہریسوں سے ایک ہریسہ تحفہ بھیجا گیا اس نے آپ کی قوت کچھ اوپر چالیس مردوں کی قوت کے برابر کر دی (تو پھر جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے چالیس مردوں کی قوت دے دی ہو وہ نو بیبیوں پر قناعت کرے تو کیا اس کو عیاش اور شہوت پرست کہہ سکتے ہیں جیسے بعض بے وقوف پادری ہمارے پیغمبر پر طعنہ کرتے ہیں)۔

بَضْعَةٌ:- گوشت کا ٹکڑا۔

بُضْعٌ:- فرج' جماع' مہر' طلاق' نکاح۔

بَضْعٌ:- سیراب ہونا' کاٹنا' جماع کرنا' کد خدا ہونا' ظاہر کرنا۔

مُبَاضَعَةٌ اور بِضَاعٌ:- جماع کرنا۔

اَلْكُحْلُ يَزِيْدُ فِى الْمُبَاضَعَةِ:- سرمہ لگانا قوت جماع کو بڑھاتا ہے۔

تَبْضِيْعٌ:- کاٹنا۔

اِبْضَاعٌ:- نکاح کرنا۔

اِسْتِبْضَاعٌ:- پونجی بنانا' عورت کا مرد سے نطفہ لینا جیسے جاہلیت میں رائج تھا کہ جس مرد کو خوب صورت شریف بہادر دیکھتے تو اپنی جورو یا بیٹی کو اس کے پاس بھیج کر اس کا نطفہ لیتے)۔

تُسْتَامَرُ النِّسَاءُ فِىْ اِبْضَاعِهِنَّ:- عورتوں سے ان کا نکاح کرتے وقت اجازت لی جائے۔

اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَبَا النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِا مْرَاَةٍ فَدَعَتْهُ اِلٰى اَنْ يَّسْتَبْضِعَ مِنْهَا:- آنحضرتؐ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ایک عورت پر سے گزرے وہ (نور محمدی آپ کی پشت میں دیکھ کر) آپ سے طالب جماع ہوئی۔

وَلَهٗ حَصَّنَنِىْ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ بُضْعٍ:- اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے لئے مجھ کو ہر نکاح سے بچایا (کسی دوسرے کے نکاح میں نہیں آئی یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے)۔

اَلَا مَنْ اَصَابَ حُبْلٰى فَلَا يَقْرَبَنَّهَا فَاِنَّ الْبُضْعَ

یَزِیْدُ فِی السَّمْعِ وَ الْبَصَرِ:- جو شخص قیدیوں میں پیٹ والی عورت پائے تو اس سے صحبت نہ کرے اس لئے کہ جماع سے سماعت اور بینائی (بچہ کی) زیادہ ہوتی ہے (تو بچہ میں دو نطفوں کی شرکت ہو جائے گی)-

بُضْعُ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ:- تم میں سے کسی کا جماع کرنا (اپنی عورت سے) صدقہ ہے یعنی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے- اگر بہ نیت ادائے حقوق زن وشوئی یا طلب اولاد صالح یا زنا سے بچنے کے لئے کیا جائے- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح میں بھی ثواب ملتا ہے جب نیت بخیر ہو مثلاً کھانا اس نیت سے کھائے کہ قوت ہو، کسب حلال پرورش اہل وعیال کی طاقت ہو)-

بُضْعُهٗ اَهْلَهٗ صَدَقَةٌ یا بَضِیْعَتُهٗ اَهْلَهٗ صَدَقَةٌ:- آدمی کا اپنی جورو سے جماع کرنا صدقہ کا ثواب رکھتا ہے-

عَتَقَ بُضْعُکِ فَاخْتَارِیْ:- تیری فرج بھی آزاد ہو گئی اب تجھ کو اختیار ہے (خواہ اگلے خاوند کے پاس رہے جس سے لونڈی بننے کی حالت میں نکاح ہوا تھا یا اس سے جدا ہو جائے)-

هٰذَا الْبُضْعُ الَّذِیْ لَا یُقْرَعُ اَنْفُهٗ:- (یہ عمرو بن اسید نے کہا جب وہ حضرت خدیجہ کے نکاح کے جلسہ میں گئے اور آنحضرتؐ کو دیکھا) یہ تو ایسا جوڑ ہے جس کی ناک پر مار نہیں لگائی جاتی (عرب کا قاعدہ تھا اگر شریف اور ذات والی انٹنیوں پر کوئی کم ذات نر چڑھنا چاہتا تو اس کی ناک پر لکڑی وغیرہ مار کر اس کو ہٹا دیتے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ حضرت خدیجہ کے جوڑ ہیں جیسے دلہن خوبصورت شریف زادی تھیں ویسے ہی دولہا بھی بلکہ ان سے ہزار درجہ بڑھ کر ماشاء اللہ اشرف الاشراف اور حسین اور جمیل نوجوان پچیس برس کی عمر کے تھے ایسے دولہا تو حضرت خدیجہ کو سارے ملک عرب میں نہ ملتے یہ ان کی خوش نصیبی تھی)-

فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ:- فاطمہ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے (ایک روایت میں مُضْغَةٌ مِّنِّیْ ہے معنی وہی ہیں- ثُمَّ اَمَرَ مِنْ کُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ- پھر آپ نے ہر ایک قربانی کے اونٹ میں سے ایک ایک پارچہ کاٹ کر لانے کا حکم دیا-

مِثْلَ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ:- گوشت کے مچہ کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا-

وَ فِی الْبَاضِعَةِ بَعِیْرَانِ:- جس زخم سے گوشت چر جائے- (لیکن ہڈی کو صدمہ نہ پہنچے) اس کی دیت دو اونٹ ہیں-

هَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ:- ذکر کیا ہے وہ بھی آدمی کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے-

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْوَاحِدِ بِبِضْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ دَرَجَةً:- جماعت کی نماز اکیلے نماز سے بیس پر کئی درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے-

اَلْبَاضِعَةُ:- وہ زخم جو گوشت کو چیر دے (ہڈی کو صدمہ نہ پہنچائے)-

اِنَّهٗ ضَرَبَ رَجُلًا ثَلٰثِیْنَ سَوْطًا کُلُّهَا تَبْضَعُ وَ تَحْدِرُ:- حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے لگائے ہر کوڑہ کھال کو کاٹتا تھا اور نیچے اتر جاتا تھا-

اَلْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَ تُبْضِعُ طِیْبَهَا:- مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور کھرے کندن کو رکھ لیتا ہے (ایک روایت میں وَ تُنْصِعُ طِیْبَهَا ہے یعنی کھرے کندن کو ٹھہرا لیتا ہے ایک میں وَ تَنْصَعُ طِیْبَهَا یعنی کھرے کندن کو پیدا کرتا ہے ایک میں وَ تَنْضَحُ ہے)-

سُئِلَ عَنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ:- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا بضاعہ کا کنواں کیسا ہے- (وہ ایک کنواں تھا مدینہ میں یعنی اس کا پانی پاک ہے یا ناپاک)-

اَبْضَعَه: کندہ کے ایک بادشاہ کا نام تھا-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُلُوْکَ الْاَرْبَعَةَ وَ ذَکَرَ مِنْهُمْ اَبْضَعَةَ:- اللہ نے چار بادشاہوں پر لعنت کی ان میں ایک ابضعہ کا بھی نام لیا-

بِضَاعَةٌ:- پونجی سرمایہ (اور اصطلاح فقہ میں بضاعت اور ابضاع اس کو کہتے ہیں کہ کوئی اپنا روپیہ دوسرے کو سوداگری کرنے کے لئے دے سارا نفع مالک مال کا ہو اگر نفع میں دونوں شریک ہوں تو وہ مضاربت ہے)-

باب الباء مع الطاء

بُطأٌ: یا اِبطاءٌ دیر کرنا-
بَطُؤَ اور اَبْطأَ: - دونوں کے معنی دیر کی-
بَطِیئٌ: - سست، دیر کرنے والا-
تَبْطِیئٌ: - دیر کرنا-
بُطْآنَ اور بَطْآنَ: - دونوں اسم فعل ہیں بمعنی ماضی یعنی دیر کی-
مَا اَرٰی صَاحِبَکَ اِلَّا اَبْطَأَکَ: - میں سمجھتی ہوں اب جبرئیل نے تمہارے پاس آنے میں دیر لگائی (تم کو چھوڑ بیٹھے یہ ام جمیل ابولہب کی جورو نے آنحضرتؐ سے کہا - دوسری روایت میں یوں ہے اس کم بخت عورت نے کہا، میں سمجھتی ہوں تمہارا شیطان تم کو چھوڑ بیٹھا)-
مَنْ بَطَّأَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یَنْفَعْهُ نَسَبُهٗ: - جس شخص کو قیامت کے دن اس کے (برے) اعمال پیچھے ڈال دیں (وہ بہشت میں نہ جا سکے) تو اس کا خاندان اس کے کچھ کام نہ آئے گا (کسی بزرگ یا ولی یا شریف کی اولاد ہونا اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا)-
وَ کَانَ فَرَسًا یُبَطَّأُ: - وہ گھوڑا امٹھا کہلاتا تھا-
بَاطِیٌ: - یہود کا ایک عالم تھا-
اَبْطَیْتُ: ایک لغت ہے - اَبْطَئْتُ کی بعض نے کہا غلط ہے-
مُبَاطَئَۃٌ: - ٹالنا، دیر لگانا-
تَبَطُّأٌ اور تَبَاطُؤٌ: - چلنے میں پیچھے رہ جانا-
اِسْتِبْطَاءٌ: - کسی کو دیر کیا ہوا پانا-
اَلْبُطْؤُ اور اَلْبُطْأیٰ: - زمانہ-
بَطْحٌ: اوندھا لٹانا ایسا ہی اِنْبِطَاحٌ بُطْحٌ - چپکے ہوئے اوندھا پڑنا-
تَبْطِیْحٌ: - کنکر پتھر بچھا کر زمین برابر کرنا-
بُطْحَۃٌ: - خصلت-
بُطْحَۃٌ: - قد و قامت-
بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ: - زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن ایک صاف چکنے میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا (اور یہ جانور جن کی زکوٰۃ اس نے نہیں دی تھی اس کو روندیں گے)-
وَ بَنَی الْبَیْتَ فَاَهَابَ بِالنَّاسِ اِلَی بَطْحِهٖ: - عبداللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ بنایا اور لوگوں کو وہاں کنکر پتھر بچھا کر جگہ برابر کرنے کی ترغیب دی-
اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ بَطَّحَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ اَبْطَحُهٗ مِنَ الْوَادِی الْمُبَارَکِ: - حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے مسجد نبوی میں سنگریزے بچھائے اور کہا میں برکت والے نالے کے پتھر اس میں بچھاتا ہوں-
بَطْحَاءٌ اور اَبْطَحُ اور بَطِحٌ اور بَطِیْحَۃٌ: - نرم پتھریاں نالے کی-
صَلّٰی بِالْاَبْطَحِ: - آنحضرتؐ نے ابطح میں نماز پڑھی یعنی مکہ کے ابطح میں جس کو محصب کہتے ہیں وہ ایک وادی ہے جنۃ المعلّٰی کے قریب)-
اَبْطَحُ: کی جمع بِطَاحٌ اور بَطَائِحُ اور اَبَاطِحُ آئی ہے- قریش کو قریش البطاح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مکہ کے پتھریلے مقاموں میں رہتے تھے-
کَانَتْ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا: - آنحضرتؐ کے اصحاب کی ٹوپیاں سروں سے چپکی رہتیں (یہ نہیں کہ ہوا میں اوپر اٹھی ہوئیں جیسے اس زمانے میں ترکی اور ایرانی ٹوپیاں ہوتی ہیں)-
لَوْ کُنْتُمْ تَغْرِفُوْنَ مِنْ بَطْحَانَ یَا بُطْحَانَ یَا بَطِحَانَ مَا زِدْتُکُمْ: - اگر تم روپیہ اشرفیاں بطحان سے لب بھر بھر کر لیتے تب بھی میں مہر زیادہ نہ کرتا (بطحان ایک نالہ کا نام ہے مدینہ میں)
بُطَاحٌ: - ایک پانی کا نام ہے بنی اسد کے ملک میں یا بنی یربوع کے ملک میں ایک مقام کا نام ہے-
نَهٰی اَنْ یَاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ مُسْتَلْقِیًا عَلٰی ظَهْرِهٖ اَوْ مُنْبَطِحًا عَلٰی بَطْنِهٖ: - آپ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے یا چت لیٹ کر یا اوندھے پڑ کر کھانے سے منع فرمایا-

بِمَكَانٍ بَطْحٍ يَابَطِحٍ:- کشادہ جگہ میں-
خَرَجَ اِلَى الْبَطْحَاءِ:- صاف سطح زمین کی طرف نکلے-
بَطْخٌ: لیپنا-
بِطِّيخٌ:- خربزے، خربوزہ-
كَانَ يَاكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ:- آنحضرتؐ خربوزہ تر کھجور کے ساتھ کھاتے (دوسری روایت میں یوں ہے کہ ککڑی کھجور ملا کر کھاتے، اس میں بڑی حکمت ہے ایک سرد دوسری گرم دونوں ملا کر معتدل غذا ہو گئی)-
بِطِّيخَةٌ:- ایک خربزہ، خربوزہ-
بَطَرٌ: اترانا، بہت پھولنا، تکبر کرنا-
بَطْرٌ:- چیرنا-
بِطْرٌ:- رائگاں، بیکار-
بَطِرٌ:- اترانے والا، مغرور-
لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا:- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف دیکھے گا بھی نہیں جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکائے-
اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ:- تکبر کیا ہے حق بات کو ہٹ دھرمی سے نہ ماننا، اپنی بات کی پچ کئے جانا گو ناحق ہو-
بَطَرْتُ بَطْنَهٗ:- میں نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا-
بَيْطَرٌ يَا بَيْطَارٌ:- مواشی کا علاج کرنے والا-
بَيْطَرَةٌ:- مواشی کا علاج معالجہ-
بِطْرِيقٌ: فوج کا وہ افسر جس کے ماتحت دس ہزار سپاہی ہوں (انگریزی میں بریگیڈیر میجر جنرل)-
بَعْضُ بَطَارِقَتِهٖ:- اس کے بعض فوجی آفیسرز یا عمائد ملک-
وَعِنْدَهٗ بَطَارِقَتُهٗ:- اس کے پاس اس کے افسر سرداران ملک (ومصاحبین، امرائے شاہی) موجود تھے-
وَعِنْدَهٗ بَطَارِقَةُ الرُّوْمِ:- اس کے پاس روم کے سردار تھے-
بَطْشٌ: حملہ کرنا، زور سے تھامنا-

فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ:- کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ پیغمبر (مجھ سے بھی پہلے اٹھ کر) عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں (سبحان اللہ یہ تو بڑے بڑے پیغمبروں اور مقرب بندوں کا درجہ ہو گا کہ ان کی رسائی عرش خداوندی تک ہو جائے گی لیکن ہم گناہ گاروں کو اگر ان نیک بندوں کی کفش برداری بھی نصیب ہو جائے تو غنیمت ہے)-
اَلْبَطْشُ مِنْ خَمْسٍ قَدْ مَضَيْنَ:- بطش ان پانچ باتوں میں سے ہے جو گذر چکیں (یعنی جس کا اس آیت میں ذکر ہے یوم نبطش البطشۃ الکبریٰ اس سے مراد بدر کی جنگ ہے)-
يَبْطِشُ يَا يَبْطُشُ:- حملہ کرے گا یا پکڑے گا-
كُنْتُ يَدَهُ الَّتِيْ يَبْطُشُ بِهَا:- میں اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے-
كَيْفَ اَنْتَ اِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ:- تیرا حال کیا ہو گا جب دونوں مسجدوں کے درمیان جنگ ہو گی (يُبْطِشُ کے بھی وہی معنی ہیں)-
وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ:- جمعہ ہی کے دن قیامت بھی آئے گی-
بَطٌّ: چیرنا، پھاڑنا، مرغابی-
اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ بِهٖ وَرَمٌ فَمَا بَرِحَ بِهٖ حَتّٰى بُطَّ:- آپ ایک شخص کے پاس گئے جس کا کوئی عضو سوج گیا تھا پھر آپ وہاں سے سرکے نہیں کہ وہ چیرا گیا-
اِنَّهٗ اَتٰى بَطَّةً فِيْهَا زَيْتٌ فَصَبَّهٗ فِي السِّرَاجِ:- ایک کپے کے پاس آئے جس میں تیل تھا انہوں نے اس کو چراغ میں ڈال دیا (یہ کپہ مرغابی کی شکل کا بناتے ہیں اس لئے اس کو بطہ کہتے ہیں)-
بِطَاقَةٌ: پرچہ، چھوٹا رقعہ-
يُؤْتٰى بِرَجُلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ فِيْهَا شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ:- ایک شخص کو قیامت کے دن لے کر آئیں گے اور ایک پرچہ اس کے لئے نکالا جائے گا جس میں لا الہ الا اللہ کی گواہی ہو گی-

مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ بِهٰذِهِ السِّجِلَّاتِ:- بھلا یہ پرچہ ان بھاری دفتروں کا کیا مقابلہ کرے گا (یعنی تولنے سے فائدہ ہی کیا ہے کہاں ایک چھوٹا پرچہ اور کہاں یہ گناہوں کے دفتر)

اُکْتُبْهَا فِیْ بِطَاقَةٍ:- اس کو ایک پرچے پر لکھ لے-

بُطْلٌ یا بُطْلَانٌ یا بُطُوْلٌ:- ناچیز ہونا' بیکار ہونا' لغو ہونا' نیست ہونا-

بَاطِلٌ:- لغو' ناچیز' غلط' جادوگر' ابلیس' اس کے مقابل حقّ ہے-

لَا تُبْطِلُوْهَا بِالرِّیَاءِ وَ السُّمْعَةِ:- اپنے اعمال کو ریا' اور شہرت کی نیت کر کے ضائع مت کرو-

لَا یَسْتَطِیْعُهُ الْبَطَلَةُ:- جادوگر اس پر قدرت نہیں پا سکتے (اس کو یاد نہیں کر سکتے یا پڑھ نہیں سکتے)-

لَا یُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ:- جہاد کو کسی ظالم بادشاہ کا ظلم باطل نہیں کر سکتا (یعنی ظالم بادشاہ اگر مسلمان ہو تو اس کی ماتحتی میں بھی جہاد ہو سکتا ہے)-

اَیُّمَا امْرَأَةٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ:- جو عورت ولی کے بے اذن نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے (اہل حدیث کا یہ قول ہے مگر حنفیہ کہتے ہیں مراد وہ عورت ہے جو نابالغ ہو یا غیر کفو سے نکاح کرے اور کبھی اس حدیث کی صحت میں کلام کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے)-

کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ:- اللہ کی ذات و صفات اور نیک اعمال کے سوا ہر چیز فانی ہے یا بے فائدہ ہے-

اُسْکُتْ اِنَّ عُمَرَ لَا یُحِبُّ الْبَاطِلَ:- اسود آنحضرتؐ کو شعر سنا رہے تھے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے آپ نے فرمایا چپ رہ! عمر لغو باتوں کو پسند نہیں کرتا-

شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ:- ہتھیار بند' بہادر' کارآزمودہ-

اِنِّیْ اَکْرَهُ الْبَطَّالَ:- میں بیکار شخص کو برا سمجھتا ہوں (جو نہ دنیا کا کام کرے نہ آخرت کا یہ بِطَالَةٌ سے نکلا ہے جس کے معنی بیکاری' بےشغلی ہیں)-

بَاطِلٌ:- شرک کو بھی کہتے ہیں-

ذَهَبَ دَمُهٗ بُطْلًا:- اس کا خون بیکار گیا-

بُطْمٌ: بن قہوہ' ایک لغت بُطْمٌ بھی ہے-

بَطْنٌ: پیٹ اندر کی جانب

بَطَنٌ:- پیٹ کی بیماری-

بَطِنٌ:- مالدار مغرور بہت کھانے والا-

بَطِیْنٌ:- بڑے پیٹ والا-

بِطَانَةٌ:- راز' بھید' دلی دوست-

بَطَنَ:- چھپ گیا-

بُطِنَ:- اس کے پیٹ میں درد ہے-

مَبْطُوْنٌ:- پیٹ کی بیماری والا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاطِن بھی ہے کیونکہ وہ خلقت کی آنکھوں اور خیال اور وہم سے پوشیدہ ہے- اسے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم بعض نے کہا اس لئے کہ وہ ہر چیز کے اندرونی حال سے خبردار ہے- اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ- تو ایسا پوشیدہ ہے کہ تجھ سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے-

(دُوْنَ کے معنی یہاں تحت کے نہیں ہیں جیسے بعض جاہلوں نے خیال کیا ہے تحت کا لفظ اللہ تعالیٰ کی نسبت کہیں وارد نہیں ہوا بلکہ وہ فوق الفوق ہر چیز کے اوپر ہے بعض نے کہا دونک کے معنی یہ ہیں کہ تیرے لگ بھگ نزدیک والی بھی کوئی چیز نہیں ہے یعنی جو تجھ سے صرف ایک ہی درجہ اتر کر ہے یعنی انیس بیس)-

مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِیٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا کَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ:- اللہ نے کوئی پیغمبر یا پیغمبر کا خلیفہ ایسا نہیں بھیجا جس کے دونوں طرح کے صلاح کار اور مشیر نہ ہوں (کچھ اچھے کچھ برے) بعض نے کہا بطانتان سے نفس امارہ اور نفس لوامہ مراد ہیں یا قوت ملکیہ اور قوت حیوانیہ- ان جاءت ببینة من بطانة اهلها:- اگر وہ خاص اپنے گھر والوں میں سے گواہ لائے- کَانُوْا کَلَّفُوْا نِسْوَةً مِنْ بِطَانَتِهَا:- چند عورتوں کو جو اس کی رازدار ہوتیں تکلیف دیتی تھیں-

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبِطَانَةِ:- تیری پناہ ہو بری چھپی خصلت سے-

فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ:- چوری (یا خیانت) بری

خصلت ہے' چھپی ہوئی (اصل میں بِطَانَة استر کو کہتے ہیں اور ظِهَارَة ابرے کو پھر ہر چھپی بات کو بِطَانَة کہنے لگے)۔

بَطْنُ الشَّاةِ:- کلیجی دل وغیرہ۔

وَجَاءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَضِجُّوْنَ:- مدینہ کے باہر رہنے والے لوگ روتے چلاتے آئے۔

لَا بُدَّ اَنْ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ يَسْقُطُ فِيْهَا كُلُّ بِطَانَةٍ وَّ وَلِيْجَةٍ:- ایک فتنہ ایسا ہونا ضروری ہے جس میں ہر ایک راز دار دوست اور جانی یار گر جائے گا۔

لِكُلِّ اٰيَةٍ ظَهْرٌ وَّ بَطْنٌ:- ہر آیت کا ایک کھلا مضمون ہے اور ایک پوشیدہ ہے۔ بعض نے کہا ظھر سے لفظ اور بطن سے معنی مراد ہیں' بعض نے ظھر سے ظاہری قصہ اور بطن سے اس کا اصل مقصود' بعضوں نے ظہر سے تلاوت اور بطن سے اس کا مطلب سمجھنا مراد لیا ہے۔

اَلْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ:- جو شخص پیٹ کے عارضہ سے مر جائے (مثلاً اسہال' پیچش' استسقا وغیرہ سے وہ شہید ہے (اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا)۔

بعض نے کہا مبطون سے مراد یہ ہے جس نے اپنے پیٹ کو حرام اور شبہ کے لقمہ سے بچایا۔

اَلْمَبْطُوْنُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي الْقَبْرِ يَامَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ:- جس شخص کو پیٹ کا عارضہ ہو اور وہ اس عارضہ سے مر جائے اس کو قبر کا عذاب نہ ہوگا۔

اَلْبِطْنَةُ تُذْهِبُ الْفِطْنَةَ يَاتَافِنُ الْفِطْنَةَ:- شکم پری دانائی کو میٹ دیتی ہے (اور کم خوری سے عقل بڑھتی ہے)۔

اِيَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ فَاِنَّهَا مُكْسِلَةٌ عَنِ الصَّلٰوةِ مُفْسِدَةٌ لِلْجِسْمِ مُوْرِثَةٌ لِلسُّقْمِ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) لوگو پرخواری سے (پیٹ بھر کر کھانے سے) بچے رہو اس سے نماز ادا کرنے میں سستی' بدن میں خرابی اور بیماری پیدا ہوتی ہے۔

اِسْتَسْقٰى بَطْنُهٗ:- اس کے پیٹ میں زرد پانی بھر گیا۔

اِنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِيْ بَطْنٍ:- ایک عورت پیٹ کے عارضہ سے مر گئی (بعضوں نے کہا بَطْن سے نفاس مراد ہے)۔

تَغْدُوْا خِمَاصًا وَّ تَرُوْحُ بِطَانًا:- پرندے صبح کو خالی پیٹ بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے لوٹ کر جاتے ہیں۔

حُفَّلًا بِطَانًا:- تھن دودھ سے بھرے ہوئے' پیٹ پھولے ہوئے۔

اَبِيْتُ مِبْطَانًا وَ حَوْلِيْ بُطُوْنٌ غَرْثٰى:- میں شکم سیر خوب کھا کر پیٹ بڑا کر کے رات گذاروں اور میرے گرداگرد بھوکے پیٹ رہیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے یعنی یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں اپنا پیٹ تو بھرلوں اور دوسرے مسلمان بھوکے رہیں)۔

اِنْ اَفْرَطَ فِي الشِّبَعِ كَظَنَّةِ الْبِطْنَةِ:- اگر اتنا سیر ہو کر کھائے کہ بِطْنَہ کا گمان ہو (بطنہ ابتلا کی بیماری)

بِحَسْبِكَ دَاءً اَنْ تَبِيْتَ بِبِطْنَةٍ وَّ حَوْلَكَ اَكْبَادٌ تَحِنُّ اِلَى الْقِدِّ:- یہ بیماری تیرے لئے بس ہے کہ تو رات کو شکم سیر رہے اور تیرے گرداگرد وہ کلیجے ہوں جو کھال تک کھا جانا چاہیں۔

اَلْبَطِيْنُ الْاَنْزَعُ (یہ حضرت علی کی صفت ہے) بڑے پیٹ والے۔

اَنْزَعُ:- جس کی چند یا پر بال نہ ہوں (بعض نے کہا بڑے پیٹ والے سے یہ مراد ہے کہ ان کا پیٹ معدن علم وحکمت تھا اور انزع سے یہ مراد ہے کہ شرک اور کفر سے بالکل دور تھے۔

بَطَنَتْ بِكَ الْحُمّٰى:- بخار تیرے اندر سما گیا (عرب لوگ کہتے ہیں۔ بَطَنَهُ الدَّاءُ:- بیماری اس کے اندر بیٹھ گئی)۔

اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِيَسْتَبْطِنَهَا:- اس نے گھوڑی اس لئے باندھی کہ اس کا بچہ لے۔

هَنِيْئًا لَّكَ خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا بِبِطْنَتِكَ لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ:- (یہ عمرو بن عاص کا قول ہے۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو مخاطب کر کے کہا جب وہ مر گئے) مبارک ہو تم کو تم دنیا سے شکم سیر ہو کر گئے (اللہ نے تم کو بہت مال و دولت دیا) اور پھر دنیا کو تم نے کچھ نقصان نہیں پہنچایا (خلافت یا حکومت کی آفتوں سے محفوظ رہے۔ کبھی یہ جملہ ہجو

کے مقام میں بھی کہا جاتا ہے یعنی اس بخیل کی شان میں جس نے ساری عمر مال جوڑا ایک پیسہ خرچ نہیں کیا مگر یہاں عبدالرحمٰن کی تعریف مقصود ہے)۔

فَاِذَا رَجُلٌ مُبَطَّنٌ مِثْلُ السَّیْفِ:- ناگہاں ایک شخص دیکھا باریک پیٹ والا تلوار کی طرح (یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے)۔

اَلشَّوْطُ بَطِیْنٌ:- پھیرا دور کا ہے (ہنوز دہلی دور است)۔

کَتَبَ عَلٰی بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ:- ہر بطن (قبیلہ کی شاخ) پر اس کی دیتیں لکھ دیں۔

بَطْن:- قبیلے سے کم اور فَخِذ سے زیادہ ہوتا ہے اس کی جمع اَبْطُن اور بُطُون آئی ہے۔

یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ:- عرش کے بیچوں بیچ (یا جڑ) میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا۔

اَلشَّمْسُ اِذَا غَابَتْ اِنْتَهَتْ اِلٰی حَدِّ بُطْنَانِ الْعَرْشِ:- سورج جب ڈوب جاتا ہے تو عرش کے بیچوں بیچ تک پہنچتا ہے (یعنی دائرہ نصف النہار تک)۔

تَرْوِیْ بِهِ الْقِیْعَانَ:- یا اللہ ایسا پانی برسا جس سے میدان سیراب ہو جائیں اور نالے بہہ نکلیں۔

اِنَّهٗ کَانَ یُبَطِّنُ لِحْیَتَهٗ:- وہ داڑھی کے بال جو تالو اور ٹھڈی کے تلے ہوتے ہیں ان کو صاف کرتے تھے۔

غَسْلُ الْبِطْنَةِ:- گانڈ دھونا۔

حَتّٰی یَقْتُلَهٗ ذُو الْبَطِیْنِ:- یہاں تک کہ اس کو پیٹ والا (اسامہ بن زید) مار ڈالے (ان کا پیٹ بڑا تھا اس لئے ان کو ذوالبطین کہتے تھے)۔

اِنَّ عَلِیًّا مَسَحَ عَلَی النَّعْلَیْنِ وَلَمْ یَسْتَبْطِنِ الشِّرَاکَیْنِ:- حضرت علیؓ نے جوتیوں پر مسح کیا اور تسموں کے اندر کی جانب مسح نہیں کیا۔

باب الباء مع الظاء

بَظْرٌ: ٹنہ۔

بِظْرٌ:- رائیگاں، تلف۔

بُظْرَةٌ:- وہ تندی اور بلندی جو اوپر کے ہونٹ میں ہوتی ہے۔

بِظْرِیْرَةٌ:- بے شرم زبان دراز عورت۔

اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ (یہ ابوبکر صدیقؓ نے عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا) ابے جالات کا منہ چوس (اس کو بوسہ دے، اس کو پوج کیا ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے)۔

یَاابْنَ مُقَطِّعَةِ الْبُظُوْرِ:- او ٹنے کاٹنے والی کے بیٹے (یہ حضرت حمزہؓ نے سباع بن عبدالغری سے کہا اس کی ماں یہی پیشہ کرتی تھی عورتوں کا ختنہ کیا کرتی تھی۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت ایسے اعضا کا نام لینا تہذیب کے خلاف نہیں ہے)۔

مَا تَقُوْلُ اَیُّهَا الْعَبْدُ الْاَبْظَرُ (یہ حضرت علی نے شریح سے کہا یعنی) اے غلام اونچے ہونٹ والے تو اس مسئلہ میں کیا کہتا ہے۔

بَظٌّ: ستار کے تاروں کو ہلانا تیار کرنے کے لئے۔

اَبَظّ:- موٹا ہوا

فَظٌّ بَظٌّ:- غلیظ بدخلق۔

بَظْوٌ: یا بُظُوٌّ: ٹھونس ہونا۔

باب الباء مع العین

بَعْبَعَةٌ: جلدی جلدی باتیں کرنا۔ مقابلہ سے بھاگنا۔

بَعَابِعَةٌ:- محتاج لوگ۔

بَعْثٌ: جگانا، جلانا، بھیجنا، اٹھانا، لشکر، گروہ۔

بُعُوْثٌ جمع ہے بَعْث کی۔

یَوْمُ الْبَعْثِ:- قیامت کا دن۔

بَاعِثٌ:- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی جلا کر اٹھانے والا۔

بَعِیْثُکَ نِعْمَةً (یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے) یعنی جس کو تو نے خلقت پر احسان کر کے بھیجا۔

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا:- قسم اس کی جس نے مجھ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا۔

لِلْفِتْنَةِ بَعَثَاتٌ:- فساد کے بار بار اٹھان ہوتے ہیں (گھڑی گھڑی اس کے غبار اٹھتے ہیں)۔

فَبَعَثْتُ الْبَعِیْرَ یا فَبَعَثْنَا الْبَعِیْرَ:- پھر جو میں نے یا ہم

نے اونٹ اٹھایا (تو ہار کو اس کے تلے پایا)۔

اَتَانِی اللَّیْلَۃَ اٰتِیَانِ فَابْتَعَثَانِیْ:- رات کو میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے انہوں نے مجھ کو جگایا۔

یَا اٰدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ:- آدم دوزخ کا گروہ (اپنی اولاد میں سے) نکال۔

اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ فَیَسْأَلُ الْمُخَاطَبُوْنَ مِنْ کَمْ کَمْ (فرشتوں کو حکم ہوگا) دوزخ کا لشکر نکالو وہ عرض کریں گے کتنے کتنوں میں سے (یعنی فی ہزار یا فی سو کتنے آدمی نکالیں)

اِذَا نُبْعَثَ اَشْقَاھَا:- جب ان میں کا بدبخت اٹھ کھڑا ہوا۔

اَلْبَاعُوْثُ:- پانی کی دعا (یہ لفظ سریانی ہے جیسے استقاء مسلمانوں میں)۔

وَعِنْدَھَا جَارِیَتَانِ تُغَنِّیَانِ بِمَا قِیْلَ یَوْمَ بُعَاثٍ:- حضرت عائشہ کے پاس اس وقت دو چھوکریاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو بعاث کے دن کہے گئے تھے۔

بُعَاث:- ایک قلعہ تھا قبیلہ اوس کا وہاں پر اوس اور خزرج انصار کے دونوں قبیلوں میں جنگ عظیم ہوئی تھی جو ایک سو بیس برس تک برابر جاری رہی پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی برکت سے ان دونوں فریق میں صلح اور محبت کرادی۔

بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً:- میں (دنیا کے) سب لوگوں کی طرف بھیجا گیا (عربی ہوں یا عجمی)۔

یَبْعَثُ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا:- اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے اخیر پر ایک ایسے (عالم فاضل لائق صالح) شخص کو پیدا کرے گا جو دین کو از سر نو حیات تازہ بخشے گا اور شریعت کے سچے مسائل جن کو لوگوں نے بھلا دیا ہوگا پھر شائع اور مشہور کرے گا (ہر ایک گروہ نے اپنے پیشواؤں کو مجددی کا مرتبہ عطا کیا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث کسی فرقہ سے خاص نہیں ہے بلکہ فقہا، محدثین اور صوفیہ ہر ایک زمرہ میں جو مشہور لوگ صدی کے آخر پر گذرے ہیں وہ سب مجدد ہو سکتے ہیں۔ محدثین میں امام بخاری علیہ الرحمۃ اور فقہا میں امام شافعی اور متاخرین میں امام ابن تیمیہ، قاضی شوکانی، شاہ ولی اللہ صاحب اور نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم و مغفور کو اگر مجدد کہا جائے تو بجا ہے)۔

اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا یُنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ:- تم ایک شخص کو کیوں مقرر نہیں کرتے جو نماز کے لئے لوگوں کو پکار دیا کرے۔

وَھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ:- عمرو بن سعید یزید کا عامل جو مدینہ کا حاکم تھا مکہ میں فوجیں روانہ کر رہا تھا (عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لئے)۔

ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ مَلَکًا:- پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے (شاید یہ فرشتہ اس فرشتہ کے سوا ہے جو ماں کے رحم پر معین ہوتا ہے)۔

حَتّٰی تَنْبَعِثَ رَاحِلَتُہٗ:- جب تک آپ کی اونٹنی اٹھ کر سیدھی ہوتی (رستہ چلنا شروع کرتی)۔

فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عِیْسٰی:- اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو بھیجے گا (یعنی آسمان سے ان کو اتارے گا اور وہ شریعت محمدی کے پیرو ہوں گے۔ بعض معتزلہ نے حضرت عیسیٰ کے اترنے اور دجال کے قتل کرنے کا انکار کیا ہے)۔

بُعِثَتْ ھٰذِہِ الرِّیْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ:- یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے (تاکہ لوگوں کے لئے ایک نشانی ہو اور اس کے لئے عذاب ہو)۔

فَیَبْعَثُہُ اللّٰہُ مَتٰی شَاءَ:- اللہ جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا (یعنی بیدار کرے گا)۔

لَیَبْعَثُہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ:- اللہ تعالیٰ عزوجل حجر اسود کو قیامت کے دن زندہ کرے گا، اس کو زبان دے گا وہ اپنے چومنے والوں پر گواہی دے گا۔ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں بیان کی جب انھوں نے کہا تو ایک پتھر ہے نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں امیر المومنین یہ فائدہ اور نقصان پہنچا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو زندہ کرے گا اخیر حدیث تک)۔

یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْھَا:- آدمی انہی

کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے گا (اس لئے میت کو اچھا پاک صاف کفن دینا چاہئے بعضوں نے کہا یہاں کپڑوں سے اعمال مراد ہیں کیونکہ آدمی کفن پہن کر نہیں مرتا بلکہ مرنے کے بعد اس کو کفن دیا جاتا ہے- دوسرا یہ کہ حشر تو ننگے بدن ننگے پاؤں ہوگا جیسے دوسری حدیث میں ہے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ حشر اور ہے اور بعث اور ہے ممکن ہے کہ قبر سے اٹھتے وقت آدمی اپنے کفن میں اٹھیں پھر حشر کے وقت برہنہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جیسے گلی سڑی خاک شدہ ہڈیوں کا اعادہ کرے گا ویسے ہی کفن کے بھی کپڑے کا اعادہ کرسکتا ہے-

بَعَثَ بَعْثًا فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا:- آنحضرتؐ نے ایک فوج بھیجنا چاہی تو فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے (ایک گھر میں رہے یعنی آدھے آدمی جائیں آدھے گھروں میں رہیں)-

اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً:- اونٹوں کو نحر کے وقت کھڑا رکھ ان کا بایاں ہاتھ بندھا ہوا ہو-

قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ:- کیا محمد ﷺ بلوائے گئے ہیں (یہ فرشتوں نے شب معراج میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا تھا)-

بَعَثَ رَهْطًا اِلٰى اَبِىْ رَافِعِ الْيَهُوْدِیِّ:- آپ نے چند آدمیوں کو ابو رافع یہودی کے پاس بھیجا (جو ملک حجاز کا بڑا تاجر تھا اس کو مار ڈالنے کے لئے کیونکہ یہ مردود پیغمبر صاحب کی ہجو کرتا اور لوگوں کو آپ سے لڑنے کے لئے ابھارتا' اسلام لانے سے ان کو روکتا)-

بَعَثَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا:- آنحضرتؐ نے ہم کو لوٹ کا مال کمانے کے لئے پیادہ بھیجا-

مَارَاَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنَ اِنْبَعَثَهُ اللّٰهُ:- آنحضرتؐ جب سے پیغمبر ہوئے آپ نے چھلنی نہیں دیکھی (ہمیشہ بے چھنا آٹا کھایا کرتے)-

هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ:- تیرا ٹھکانا جب تک اللہ تجھ کو نہ اٹھائے (یعنی حشر نہ ہو) یہی ہے-

اَوَّلُ الْعَقِيْقِ بَرِيْدُ الْبَعْثِ:- برید البعث ایک مقام کا نام ہے-

بَعْثَرَةٌ: دیکھنا' تلاش کرنا' کھودنا' الٹ پلٹ کرنا' باہر لانا-

اِذَا لَمْ اَرَكَ تَبَعْثَرَتْ نَفْسِىْ:- جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو پریشان خاطر ہو جاتا ہوں-

بُعْثُطٌ: ناف' بیچوں بیچ-

اَنَا ابْنُ بُعْثُطِهَا (یہ معاویہؓ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا قریش میں تمہارا نسب کیا ہے) میں تو قریش کی ناف ہوں (یعنی میرا نسب بہت اعلیٰ ہے' قریش کے افضل ترین خاندان سے ہوں)-

بَعْجٌ: چیرنا' پھاڑنا' کھولنا-

اِذَا رَاَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ:- جب تو دیکھے مکہ میں زمین پھاڑ کر برابر برابر کنوئیں بنا دیئے جائیں جن کو قنوات کہتے ہیں یعنی کاریزیں-

بَعَجَ الْاَرْضَ وَ نَجَعَلَهَا:- حضرت عمرؓ نے زمین پھاڑ ڈالی اس کو چیر دیا- (یعنی ان کے زمانے میں بہت فتوحات ہوئیں)-

اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْيَا مِعَاهَا:- حنتمہ کے بیٹے (یعنی حضرت عمرؓ) کے لئے (ان کی والدہ کا نام حنتمہ تھا) دنیا نے اپنی آنتیں کھول کر رکھ دیں (سب خزانے حوالے کر دیئے) یہ عمرو بن عاص کا قول ہے-

اِنْ دَنَا مِنِّىْ اَحَدٌ اَبْعَجْ بَطْنَهُ بِالْخَنْجَرِ:- اگر میرے پاس کوئی آیا میں اس کا پیٹ خنجر سے پھاڑ ڈالوں گی (یہ ام سلیم کا قول ہے)-

بَعْدٌ: پچھلا (یہ قَبْلٌ کی ضد ہے)-

بُعْدٌ:- دوری' موت' لعنت-

اَبْعَدُ اور بُعَادٌ:- دور تر' ذلیل' خوار' تباہ حال' خائن-

كَانَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اَبْعَدَ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاجت ضروری کے لئے دور تشریف لے جاتے-

كَانَ يَتَبَعَّدُ فِى الْمَذْهَبِ:- وہی معنی ہیں-

اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ قَضَاءَ الْحَاجَةِ لِيُبْعِدْ:- جب

کوئی تم میں سے حاجت کے لئے جانا چاہے تو دور جائے۔

اِنَّ الْاَبْعَدَ قَدْزَنٰی:- اس نیکی سے دور یا تباہی زدہ شخص نے زنا کیا (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

کَبَّ اللّٰہُ الْاَبْعَدَ لِفِیْہِ:- اللہ تعالیٰ نے خائن شخص کو اوندھے منہ گرا دیا)۔

بُعْدًا لَکُنَّ وَسُحْقًا:- کمبخو! دور ہو تم پر پھٹکار (یہ آدمی قیامت کے دن اپنے اعضا سے کہے گا جب وہ اس کے خلاف گواہی دیں گے)۔

هَلْ اَبْعَدُ مِنْ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ:- کیا اس شخص سے بھی کوئی دور تر (یعنی عالی شان ہے) جس کو تم نے مار ڈالا یا میرے قتل ہونے کو تم نے بعید سمجھا حالانکہ اس سے بھی بعید تر یہ ہے کہ میں اپنی قوم کے ہاتھ سے مارا گیا (صحیح روایت میں اَعْمَدُ ہے جیسے آگے آئے گا)۔

وَجِئْنَا اِلٰی اَرْضِ الْبُعَدَاءِ:- ہم غیر لوگوں کے ملک میں آگئے (جن سے ہماری کوئی قرابت نہیں ہے)۔

اَمَّا بَعْدُ:- خدا کی حمد و ثنا کے بعد مطلب یہ ہے۔

فَلَاشَیْءَ بَعْدَہٗ:- اس کے سوا کوئی چیز (ایک وقت میں نہ ہوگی یعنی جب اللہ کے سوا سب چیزیں فنا ہو جائیں گی)۔

وَاِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَاَبْعَدُ وَ اَبْعَدُ:- اگر تو جھوٹا ہے جب تو تجھے کچھ نہ ملنا چاہئے کچھ نہ ملنا چاہئے (یہ آپ نے لعان کرنے والے سے فرمایا جب اس نے جورو سے اپنے مال کی واپسی چاہی)۔

اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ اَنْ يَّلْقَاهُ بَعْدَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّمُوْتَ مَدْيُوْنًا:- کبیرہ گناہوں کے بعد پھر بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی پروردگار سے مقروض رہ کر ملے۔

فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَّا تَعْمَلَ بَعْدَهَا:- اگر تو اس کے بعد کوئی نیک عمل (سوا فرضوں کے) نہ کرے تب بھی تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا۔

بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّيْنِ وَ الدَّارِ:- باوجود اختلاف دین اور دار کے (کہ ایک دار الاسلام میں اور دوسرا دار الحرب میں)۔

وَكَانَ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِيْفًا:- صبح کی نماز کے بعد دوسری نمازیں آنحضرتؐ کی ہلکی ہوتیں تھیں (ان میں مختصر قرأت کرتے اور صبح کی نماز میں لمبی سورتیں پڑھتے)۔

اَحَبُّ الدِّيَارِ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ:- اس دن کے بعد سے پھر تمام ملکوں میں زیادہ محبوب۔

يَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدَ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ:- اس کی وجہ سے اتنے نیچے گڑھے میں گر جاتا ہے جس کا گہراؤ اس سے بھی زیادہ ہے جتنا مشرق اور مغرب میں فاصلہ ہے۔

مَنْ قَضٰی بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَخْطَاَ سَقَطَ اَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ:- جو شخص دو آدمیوں کا قضیہ چکائے اور اس میں عمداً غلطی کرے (غلط فیصلہ کرے جان بوجھ کر) تو وہ اس سے بھی زیادہ گر جائے گا جتنا آسمان سے زمین کا فاصلہ ہے۔

تَبَاعَدَتْ عَنْهُ النَّارُ مَسِيْرَةَ سَنَةٍ:- آگ اس سے ایک سال کی راہ پر دور ہو جائے گی۔

اِنَّ حَوْضِیْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰی عَدَنٍ:- میرا حوض اس سے بھی بڑا ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے (جو ملک شام میں ہے) عدن تک ہے۔ (عدن یمن کا بندر ہے)۔

لَايَزَالُ يَتَبَاعَدُ:- برابر دور ہوتا جاتا ہے (صف اول میں شریک نہیں ہوتا)۔

بَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ:- میری خطاؤں کو مجھ سے دور کر دے (کہ میں ان خطاؤں کو نہ کروں یا جو خطا میں کر چکا ہوں ان کو بخش دے میرے نامہ اعمال سے محو کر دے)۔

كُنَّا فِیْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ مِنْ مَوْقِفِ الْاِمَامِ جِدًّا:- ہم عرفات میں ایسے مقام میں ٹھہرے ہوئے تھے جو امام کے مقام سے بہت دور تھا۔

فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ:- کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا کہ وہ لوٹ کر آیا۔

بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰی مَاتَ:- اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے اتنا دور کر دے گا جتنی دور کوا جب وہ پٹھا ہوا اس وقت سے لے کر مرنے تک اڑتا رہے (حالانکہ کوے کی عمر بڑی ہوتی ہے کہتے ہیں پانچ سو برس تک جیتا ہے)۔

لَااَسْأَلُ اَحَدًا بَعْدَکَ:- اب جو میں نے آپ سے سوال کیا ہے اس کے بعد کسی سے سوال نہیں کروں گا-

کَذَّابَان یَخْرُجَان بَعْدِیْ:- دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی ان کی رونق میرے بعد ہوگی کیونکہ اسود عنسی آپ کے سامنے ظاہر ہو چکا تھا البتہ مسیلمہ نے آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا)-

وَکَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ:- اسلام کے بعد قصاص ہو گیا (کفر کے زمانہ کی خوں ریزی موقوف ہوئی)

بَعْرٌ: یابَعْرَةٌیابَعَرَةٌ:- مینگنی-

بَعْرَةٌ:- غصہ-

بَعِیْرٌ:- چار برس یا اس سے زیادہ کا اونٹ-

اِسْتَغْفَرَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةِ الْبَعِیْرِ خَمْسًا وَّ عِشْرِیْنَ مَرَّةً:- آنحضرتؐ نے جس رات کو میرا اونٹ خریدا میرے لئے پچیس بار بخشش کی دعا کی (یہ جابر بن عبداللہ انصاری کا قول ہے- اس رات کو لیلۃ البعیر کہتے ہیں)-

تَرْمِیْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰی رَأْسِ الْحَوْلِ:- سال آخر ہونے پر ایک مینگنی پھینکتی (اس کو پھینک کر نکل آتی عدت پوری کرتی یہ جاہلیت کی رسم تھی)-

بَعْضٌ: ٹکڑا-

اَبْعَاضٌ:- جمع-

بَعُوْضٌ:- مچھر (یہ جمع ہے)-

بَعُوْضَةٌ:- ایک مچھر-

اَصَابَنِیْ بَعْضُ الشَّیْءِ:- مجھ کو کچھ ہو گیا (یعنی ضعف بصر' امام بخاری نے اپنی صحیح میں کئی مقاموں میں یوں کہا ہے- قَالَ بَعْضُ النَّاسِ اور اس سے حنفیہ یا امام ابوحنیفہ یا امام محمد یا امام شافعی کو مراد لیا ہے- بعض الناس کوئی تحقیر کا کلمہ نہیں ہے مگر حنفیہ امام بخاری کے اس لفظ پر بڑے ناراض ہیں- حیدر آباد میں مولانا حسن الزماں محدث مرحوم نے اپنی کتاب میں امام ابو حنیفہؒ کو امام الفقہاء کہا تو اس پر ایک کشمیری حنفی صاحب سخت ناراض ہوئے- کہئے اس میں کیا قباحت ہوئی؟ امام ابوحنیفہ نے بہت کم حدیثیں روایت کی ہیں- یہاں تک کہ خطیب نے کہا انہوں نے صرف پچاس حدیثیں روایت کیں اور ان میں بھی نصف سے زیادہ میں غلطی کی اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو حدیث کے ضعیف راویوں میں لکھا اس لئے وہ امام المحدثین نہیں ہو سکتے البتہ فقہ' استنباط اور قیاس میں تو وہ امام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کمال ذکاوت اور تیز فہمی عطا فرمائی تھی ان کی فضیلت یہی کیا کم ہے کہ ایک جم غفیر مسلمانوں کا ان کے مذہب کی پیروی کرتا ہے- رضی اللہ عنہ وغفرلنا ولہ)

لَاتَتَبَعَّضُ بِتَجْزِیَةِ الْعَدَدِ فِیْ کَمَالِهٖ:- اپنے اوصاف کمال کی وجہ سے پروردگار میں حصے نہیں ہوتے (کیونکہ وہ تجزیہ اور تبعیض سے پاک ہے)-

اَلَا تُخْبِرُنِیْ مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَ وَ قُلْتَ اِنَّ الْمَسْحَ بِبَعْضِ الرَّاسِ وَ بَعْضِ الرِّجْلَیْنِ:- زرارہ بن اعین نے امام محمد باقر سے پوچھا مجھ سے بیان کرو یہ تم کو کیونکر معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے- (امام یہ سن کر ہنس دیئے) فرمایا اے زرارہ! آنحضرتؐ نے ایسا ہی فرمایا (اور قرآن میں بھی یہی مضمون ہے کیونکہ پہلے فرمایا فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ معلوم ہوا سارا منہ دھونا فرض ہے پھر فرمایا وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ تو ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا فرض ہے- پھر کلام کو جدا کیا فرمایا وَامْسَحُوْا بِرُؤُسِکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ تو جب پاؤں کو سر سے ملا لیا تو ہم نے جان لیا کہ پاؤں کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے جیسے سر کے ایک حصے کا اور آنحضرتؐ نے اس کو بیان فرما دیا مگر لوگوں نے اس کو بھلا دیا اس پر عمل نہیں کیا-

بَعٌّ: بے انداز بہانا' ابر کا متواتر برسنا-

بَعَاعٌ:- سب کا سب-

بُعَّةٌ:- اونٹ کا درمیانی بچہ پہلے بچہ کو رُبَعٌ اور آخری کو هُبَعٌ کہتے ہیں-

اَخَذَهَا فَبَعَّهَا فِی الْبَطْحَاءِ:- شراب لے کر اس کو پتھریلے میدان میں بہا دیا (ایک روایت میں فَثَعَّهَا ہے یعنی پھینک دیا الٹ دیا)-

اَلْقَتِ السَّحَابُ بَعَاعَ مَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ مِنَ الْحَمْلِ:- ابر جتنا پانی کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا اس نے سب کا سب ڈال دیا-

بَعْقٌ: مارنا' خون بہانا' کھولنا' سخت آواز کرنا' کھودنا-

جَمُّ الْبُعَاقِ:- بہت زور کا مینہ-

اَلسَّحَابُ الْمُنْبَعِقُ:- ابر بہت زور سے برسنے والا-

كَانَ يَكْرَهُ التَّبَعُّقَ فِي الْكَلَامِ:- آنحضرتؐ زبان درازی اور لفاظی پرگوئی کو برا سمجھتے تھے-

فَاَيْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَبْعَقُوْنَ لِقَاحَنَا:- پھر یہ لوگ کہاں ہیں جو ہمارے اونٹوں کو کاٹتے تھے ان کا خون بہاتے تھے-

اِنْبِعَاقٌ:- ابر کا بہت برسنا' دفعتاً ایک بات کہنا' یاوہ گوئی-

اِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ الْاِنْبِعَاقَ فِي الْكَلَامِ:- اللہ تعالیٰ بک بک کو ناپسند کرتا ہے-(کثرتِ کلام کو)-

بَعْلٌ: اونچی زمین اور وہ درخت جو جڑ سے پانی گھسیٹ لے اس کو آب پاشی کی ضرورت نہ ہو اور ایک بت اور ایک بادشاہ کا بھی نام تھا اور شوہر اور مالک اور عیال واطفال-

بِعَالٌ:- عورت مرد کا آپس میں کھیلنا' جماع کرنا-

بُعَالٌ:- ایک پہاڑ کا نام ہے-

بَعَالٌ:- ایک زمین ہے-

بَعْلَبَكُّ:- ایک شہر کا نام ہے-

اِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ بِعَالٍ:- ایام تشریق یعنی ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ کھانے پینے جماع کرنے کے دن ہیں (ان دنوں میں روزہ نہ رکھو)-

اِذَا اَحْسَنْتُنَّ تَبَعُّلَ اَزْوَاجِكُنَّ:- جب تم اپنے خاوندوں کی اچھی طرح فرمانبرداری کروگی یا ان کے ساتھ عمدہ معاشرت کروگی ان کے لئے بناؤ سنگار کروگی-

اِلَّا امْرَاَةٌ يَئِسَتْ مِنَ الْبُعُوْلَةِ:- مگر جو عورت خاوندوں سے مایوس ہوگئی ہو یا خاوند کرنے سے-

جِهَادُ الْمَرْاَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ:- عورت کا جہاد یہی ہے کہ اپنے خاوند کے ساتھ اچھی طرح گذران کرے (اس کو خوش رکھے اس کی ہر بات کی اور ضرورت کی خبر رکھے، اس کے مال و اسباب کی نگرانی اور حفاظت کرے)-

اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ بَعْلَهَا:- لونڈی اپنے مالک کو جنے یعنی لونڈیا بہت ہوں' ان کے پیٹ سے مالک کی اولاد ہو وہ بھی گویا مالک ہوئی (ایک روایت میں اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا ہے-ایک میں رَبَّهَا ہے)-

اَنَا بَعْلُهَا:- میں اس اونٹنی کا مالک ہوں-

هَلْ لَكَ مِنْ بَعْلٍ:- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد پر بیعت کی آپ نے فرمایا کیا تیرے اوپر کچھ بوجھ ہے یعنی بال بچے ہیں یا نہیں (بعض نے کہا وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت تجھ پر واجب ہے یعنی ماں باپ)-

مَا سُقِيَ بَعْلًا فَفِيْهِ الْعُشْرُ:- جو پیداوار جڑوں سے پانی گھسیٹ لے (اس کو کنوئیں یا ندی یا تالاب سے پانی دینے کی ضرورت نہ ہو) اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا-

وَاِنَّ لَنَا الضَّاحِيَةَ مِنَ الْبَعْلِ:- ان درختوں میں سے جو پیداوار ہو وہ ہم لیں گے-

اَلْعَجْوَةُ شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ وَ نَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ:- عجوہ کھجور زہر کا علاج ہے اور اس کی جڑ بہشت سے اتری ہے-

فَمَا زَالَ وَارِثُهٗ بَعْلِيًّا حَتّٰى مَاتَ:- اس کا وارث بہت درختوں والا (یا بہت مالدار اور مالک اور رئیس) رہا یہاں تک کہ مرگیا-

قُوْمُوْا فَتَشَاوَرُوْا فَمَنْ بَعَلَ عَلَيْكُمْ اَمْرَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ (یہ حضرت عمر کا قول ہے) اٹھو خلافت کے باب میں مشورہ کرو پھر جو کوئی تمہاری رائے سے سرتابی اور سرکشی کرے اس کو قتل کرڈالو-

مَنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ اَوْ بَعَلَ عَلَيْكُمْ اَمْرًا فَاقْتُلُوْهُ:- جو شخص بن صلاح اور مشورہ (زبردستی) بادشاہ بن بیٹھے یا تمہاری رائے سے سرکشی کرے (خواہ مخواہ فساد کرانا چاہے) اس کو مار ڈالو (مہذب ممالک میں حضرت عمر کی اسی بیش بہا نصیحت پر عمل ہو رہا ہے- انگلستان میں جس بادشاہ (چارلس) نے مجلس شوریٰ کی مخالفت کی تھی وہ قتل کردیا گیا- سارے کام انگلستان' فرانس' امریکہ اور مہذب ممالک کے مجلس شوریٰ ہی پر چلتے ہیں لیکن افسوس ہے تو مسلمانوں پر کہ انہوں

نے اپنے بزرگوں کے بیش بہا ارشادات کی کچھ پرواہ نہ کی اور دوسری قومیں ان پر چل کر ساری دنیا کی بادشاہ بن گئیں۔ مسلمانوں نے حضرت عمر کا تو قول چھوڑ دیا اور ایک شاعر کے شعر پر عمل کرنے لگے۔ اگر شہ روز را گوید شب است ایں باید گفت اینک ماہ و پروین)

فَاِنْ بَعَلَ اَحَدٌ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ یُرِیْدُ تَشَتُّتَ اَمْرِھِمْ فَقَدِّمُوْہُ فَاضْرِبُوْا عُنُقَہٗ:۔ اگر کوئی شخص مسلمانوں سے یعنی ان کی جماعت سے سرکشی کر کے ان میں پھوٹ ڈالنا چاہے اس کو آگے لاؤ اور اس کی گردن مارو۔

لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْھَیَاطِلَةُ وَھُمْ قَوْمٌ مِّنَ الْھِنْدِ بَعِلَ بِالْاَمْرِ:۔ جب ہیاطلہ جو ہند (انڈیا) کی ایک قوم ہے اس پر آن کر اترے تو وہ حیران اور دہشت زدہ ہو گیا۔

اِسْتَبْعَلَ النَّخْلُ:۔ کھجور کا درخت شوہر ہو گیا۔

بَعِلَ بِاَمْرِہٖ:۔ اپنے کام میں حیران اور دہشت زدہ ہو گیا۔

باب الباء مع الغین

بَغْتٌ یا بَغْتَةٌ: ناگہاں، یکا یک (اس کی جمع بَغَتَاتٌ) عرب لوگ کہتے ہیں بَغَتَہٗ یَبْغُتُہٗ. بَغْتًا یعنی ناگہاں اس پر آن پہنچا۔

وَلَا نُظْھِرُ بَاغُوْتًا:۔ ہم باغوت (جو نصاریٰ کی ایک عید ہے) کھلم کھلا نہیں منائیں گے (ایک روایت میں بَاعُوْثًا ہے جس کا ذکر اوپر گذر چکا)۔

بَغَثٌ: تیرہ رنگ ہونا مائل بہ سفیدی۔

بُغَاثَةٌ:۔ ایک چڑیا ہے سفید تیرہ رنگ کی جو دیر میں اڑتی ہے اور ناتواں (عرب لوگوں میں ایک مثل ہے اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا تَسْتَنْسِرُ یعنی ہمارے ملک میں جو لوگ آتے ہیں وہ عزت حاصل کر لیتے ہیں پہلے بغاث کی طرح ناتواں تھے۔ ہمارے ملک میں آ کر کرگس (گدھ) کی طرح زور آور اور قوی ہو جاتے ہیں)۔

رَاَیْتُ وَحْشِیًّا فَاِذَا شَیْخٌ مِثْلُ الْبُغَاثَةِ:۔ میں نے وحشی کو دیکھا (جس نے حضرت امیر حمزہؓ کو شہید کیا تھا کیا دیکھتا ہوں) کہ ایک بوڑھا ہے بغاث چڑیا کی طرح سفید یا ضعیف اور ناتواں۔ فِیْ بُغَاثِ الطَّیْرِ مُدٌّ اگر محرم (احرام والا) بغاث چڑیا مارے تو ایک مد اناج صدقہ دے۔

کَاَنَّھَا بُغَاثٌ:۔ وہ عورت بغاث کی طرح تھی (بوڑھی ناتواں)۔

بَغْثَرٌ: احمق، سست، مجہول، میلا کچیلا، موٹا اونٹ۔

بَغْثَرَةٌ:۔ تردد، پریشانی، حیران کرنا۔

تَبَغْثُرٌ:۔ پریشان ہونا۔

اِذَا لَمْ اَرَکَ تَبَغْثَرَتْ نَفْسِیْ:۔ جب میں آپ کو نہیں دیکھتا تو میرا دل پریشان ہو جاتا ہے۔

بَغْدَاذُ یا بَغْدَاذ یا بَغْدَاذ یا بَغْدَاد:۔ ایک مشہور شہر ہے۔

بَغْشٌ: ہلکا مینہ۔

فَاَصَابَنَا بُغَیْشٌ:۔ ہم پر تھوڑا سا مینہ برسا (یہ تصغیر ہے بَغْشٌ کی کہتے ہیں ہلکے سے ہلکا مینہ طَلّ ہے یعنی پھوہار پھر رَذَاذ پھر بَغْش)۔

بُغْضٌ: (باب سمع یسمع اور نصر ینصر اور کرم یکرم تینوں باب سے آیا ہے) دشمن ہونا۔

اِبْغَاضٌ اور تَبْغِیْضٌ:۔ دشمن بنانا، دشمن سمجھنا۔

تَبَغُّضٌ:۔ دشمن رکھنا یہ ضد ہے تَحَبُّبٌ کی۔

تَبَاغُضٌ:۔ ایک دوسرے سے دشمنی رکھنا یہ ضد ہے تَحَابُبٌ کی بُغْض محبوب کی ضد ہے اور مَبْغُوْضٌ فصیح نہیں ہے۔

بَغِیْضٌ:۔ بڑا بغض رکھنے والا۔

بَغْضَاءُ اور بِغْضَةٌ:۔ سخت بغض۔

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ:۔ سب حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند طلاق ہے (کیونکہ شیطان کو وہ بہت پسند ہے مرد عورت کا جدا ہو جانا)۔

ھُوَ الْبَغِیْضُ النَّافِعُ:۔ دوا ناپسند ہے مگر فائدہ کرنے والی ہے (یعنی بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے مگر وہ اس کے حق میں مفید ہے)۔

اَبْغَضُ الْبِلَادِ اَسْوَاقُھَا:۔ سب جگہوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند بازار ہیں (کیونکہ بازار میں ہر ایک دوسرے کو چکمہ دینا چاہتا ہے اور اپنے فائدہ کا طالب رہتا ہے ایک حکیم کا قول

ہے بازار لوگوں نے اسی لئے قائم کیے ہیں کہ ایک دوسرے کو چکمہ (دھوکا) دیں- دوسری وجہ یہ ہے کہ بازار میں جا کر آدمی دنیا کے دھندوں میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ خدا کو بالکل بھول جاتا ہے- سارا دل مال وزر کے کمانے میں لگ جاتا ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيْفَ:- اللہ تعالیٰ ناتواں مومن کو ناپسند کرتا ہے-

قُلْتُ وَمَا الْمُؤْمِنُ الضَّعِيْفُ قَالَ هُوَ الَّذِىْ يَرٰى الْمُنْكَرَ وَلَا يُنْكِرُ عَلٰى فَاعِلِهٖ (راوی نے کہا) میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا ناتواں مومن کون ہے؟ فرمایا جو بری بات (خلاف شرع) دیکھتا ہے پھر کرنے والے پر (ڈر سے) انکار نہیں کرتا (ہمارے زمانہ میں اکثر مومنوں کا یہی حال ہے اللہ رحم کرے ہزار ہا باتیں خلاف شرع دیکھتے ہیں اور زبان سے بھی منع کرنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو وہابی کہیں گے ہمارے دشمن ہو جائیں گے- جو پکے مومن ہیں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے)-

بَغْلٌ: خچر-

تَبْغِيْلٌ اور تَبَغُّلٌ:- اونٹ کی ایک تیز چال-

اَهْدٰى لَهٗ بَغْلَةً بَيْضَاءَ:- اس نے آنحضرت کو ایک نقرہ خچر (دلدل) تحفہ بھیجا-

فِيْهَا عَلَى الْعَيْنِ اِرْقَالٌ وَّ تَبْغِيْلٌ:- وہ اونٹنی ایسی ہے کہ تھکن اور ماندگی پر بھی دوڑتی ہے اور خچر کی طرح تیز چلتی ہے (یہ کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے)-

بُغَامٌ: یا بُغُوْمٌ- نیل گائے یا ہرن یا پہاڑی بکری یا اونٹ کی آواز-

كَانَتْ اِذَا وَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ اَوْ عَجُزِهٖ رَفَعَ بُغَامَهٗ:- وہ جب اونٹ کی کوہان یا اس کے پٹھے پر ہاتھ رکھتی تو آواز کرتا-

بَغْیٌ: نافرمانی' سرکشی' شرارت' زنا کرنا' سوجنا-

بِغْيَةٌ اور بَغِيَّةٌ:- مقصد' مطلب-

بُغَاءٌ اور بُغْيَةٌ اور بُغًى:- ڈھونڈھنا-

اِبْغِنِىْ اَحْجَارًا اَسْتَطِبْ بِهَا:- میرے لئے چند پتھر تلاش کر میں ان سے استنجا کروں (یہ معنی اس وقت ہوتے ہیں جب کہ اِبْغِنِىْ ہمزہ وصل سے پڑھو اور اگر اَبْغِنِىْ بہ ہمزہ قطع ہو تو معنی یہ ہوں گے میری مدد کر- ایسا ہی اس حدیث میں اِبْغُوْنِىْ حَدِيْدَةً اَسْتَطِبْ بِهَا ہمزہ وصل اور ہمزہ قطع دونوں ہو سکتے ہیں)-

اِنَّهٗ خَرَجَ فِىْ بُغَاءِ اِبِلٍ:- ابوبکرؓ اونٹ کی تلاش میں نکلے-

اَبْغِنِىْ خُبَيْبًا:- مجھ کو خبیب دے دو-

اِنْطَلِقُوْا بُغْيَانًا:- ڈھونڈھتے ہوئے چلے جاؤ- (بُغْيَانٌ باغی کی جمع ہے اور بُغَاةٌ بھی آئی ہے)-

لَقِيَهُمَا رَجُلٌ بِكُرَاعِ الْغَمِيْمِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ بَاغٍ وَّ هَادٍ (جب آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ دونوں ہجرت کی نیت سے مدینہ جا رہے تھے) تو رستہ میں ایک شخص ان سے ملا پوچھنے لگا تم کون ہو؟ ابوبکر نے کہا ایک ڈھونڈھنے والا ہے اور ایک رستہ بتانے والا ہے (وہ آنحضرت ﷺ کو نہیں پہچانتا تھا جو ابوبکر کے پیچھے ایک ہی اونٹ پر سوار تھے) ابوبکر نے کمال دانائی سے یہاں توریہ کیا باغ سے اپنے تئیں مراد لیا یعنی میں طالب ہوں اور مرید اور رستہ بتانے والے سے آنحضرت صلعم کو یعنی آپ میرے پیر اور مرشد ہیں' دین کا رستہ بتاتے ہیں' پوچھنے والا کچھ اور سمجھا کہ یہ کسی گمی ہوئی چیز کی تلاش میں جا رہے ہیں)-

تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ:- عمارؓ کو باغی گروہ قتل کرے گا (معلوم ہوا کہ معاویہ کا گروہ باغی تھا جو امام برحق سے منحرف ہو گیا تھا اسی کے ہاتھوں حضرت عمارؓ شہید ہوئے- معاویہ نے اس حدیث کی یہ تاویل کی کہ باغیہ بغی سے یہاں مشتق نہیں ہے بلکہ بغاء سے اور مطلب یہ ہے کہ جو گروہ عثمانؓ کے خون کا طالب ہوگا وہ عمار کو قتل کرے گا اور انہوں نے حدیث کا آخری فقرہ لوگوں سے پوشیدہ رکھا کہ عمار تو اس گروہ کو بہشت کی طرف بلائے گا یعنی امام برحق کی اطاعت اور انقیاد کی طرف اور یہ گروہ عمار کو دوزخ کی طرف بلائے گا یعنی سرکشی اور بغاوت کی طرف)-

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا:- اگر عورتیں تمہاری

اطاعت کریں تو اب ان کو ستانے کا کوئی رستہ نہیں رہا (بجز اس کے کہ تم ان پر ظلم کرو یہ اور بات ہے)-

اَنَا اُبْغِضُکَ لِاَنَّکَ تَبْغِیْ فِیْ اَذَانِکَ:- عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص سے کہا میں تو تجھ سے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تو اپنی اذان میں حد سے بڑھتا ہے (یعنی اذان کے الفاظ کو گانے کی طرح لمبا کرتا ہے یہ فعل خلافِ سنت ہے)-

مترجم:- کہتا ہے دیکھو صحابہ کا طریقہ ایک ذرا سی سنت کی مخالفت پر کس قدر ناخوش ہوتے تھے کہ سنت کے خلاف کرنے والے سے بغض رکھتے وائے ہم لوگوں کے حال پر کہ دین کے فرائض اور اصول عقائد کے منکروں سے بھی الفت اور صحبت رکھتے ہیں-

قَدْ مَلَ عَلٰی بَغْیٍ وَلَا یَدْرِیْ بِہٖ:- ان کا زخم اچھا تو ہوگیا مگر اندر فساد رہ گیا ان کو خبر نہیں ہوئی-

اِمْرَأَۃٌ بَغِیٌّ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ فِیْ کَلْبٍ:- ایک بدکار عورت کتے کے سبب سے بہشت میں گئی (رحم کر کے اس کو پانی پلایا تھا مگر ابن زیاد کے ساتھیوں نے آنحضرتؐ کے جگر گوشوں پر رحم نہ کیا ان کو پیاسا شہید کیا بھلا یہ بہشت میں کیونکر جا سکتے ہیں)-

مَهْرُ الْبَغِیِّ:- رنڈی کی خرچی-

رَعَیْتَ بَغْوَتَهَا وَ بَرَمَتَهَا وَ حَبَلَتَهَا وَ بَلَّتَهَا وَ فَتَلَتَهَا ثُمَّ تَقْطَعُهَا:- ارے تو نے اس درخت کے کچے پھلوں کو چرایا اور گدر- پھلوں کو اور شاخوں کو اور تیار پھلوں کو اور پختہ پھلوں کو پھر تو اس کو کاٹتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے ایک پھل دار جنگلی درخت کاٹ ڈالا- ایک روایت میں مَغْوَتَهَا ہے یہ غلط ہے صحیح بَغْوَتَهَا ہے)-

مَا بُغِیَ لَهٗ:- یہ ان کے لئے اچھا نہیں ہوا (یہ نخعی نے ابراہیم بن مہاجر کی نسبت کہا جب وہ بیت المال کے خزانچی مقرر ہوئے)-

اِبْغِنَا رِسْلًا:- ہمارے لئے دودھ تلاش کر-

لَابْتَغٰی لَهُمَا ثَالِثًا (اگر آدمی کے پاس دو میدان بھر سونا ہو تو، تیسرے کی تلاش میں رہے گا (قناعت نہیں کرے گا جتنا مال زیادہ ہوتا جائے گا اتنی ہی طمع اور حرص اور بڑھتی جائے گی)-

وَلَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ:- کسی کو یہ سزاوار نہیں یا کسی کو یہ نہیں چاہئے-

رَجُلٌ اِسْتَعَارَ جَارِیَۃً لَمْ یَبْغِهَا غَائِلَۃً:- ایک شخص نے ایک لونڈی عاریتاً لی اور اس کی نیت اس کو ہلاک کرنے کی نہ تھی لیکن وہ ہلاک ہوگئی تو اس پر تاوان نہ ہوگا (امامیہ کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ عاریتاً لینا درست ہے)-

تَبْتَغِیْ اِمْرَأَۃٌ مِنَ السَّبْیِ:- ایک عورت قیدیوں میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی (ایک روایت میں تَسْعٰی ہے یعنی دوڑ رہی تھی)-

یَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ:- ذکر الٰہی کی مجلسیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں-

یَابَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ:- نیکی کے ڈھونڈھنے والے آ (اب تجھ کو اس کا ثواب ملے گا) برائی کے ڈھونڈنے والے اب برائی سے باز رہ توبہ کر (اس وقت تیری توبہ قبول ہوگی)-

اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ:- مجھ کو ناتوان کمزور غریب لوگوں میں تلاش کرنا (میں انہی کے ساتھ رہتا ہوں)-

شِرَارُکُمُ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ (اس کے معنی باب الباء مع الراء میں گذر چکے)-

اَهْلَکَهُمُ الْبَغْیُ:- ان کو ظلم اور سرکشی نے تباہ کیا-

خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا:- وہ ہمارے واسطے کچھ روٹی کمانے گئے ہیں-

بَغَی الْجُرْحُ:- زخم سوج گیا-

اَلَا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ بُغَاۃَ الْعِلْمِ:- جان لو اللہ تعالیٰ علم ڈھونڈھنے والوں سے یعنی طالبین علم سے محبت رکھتا ہے-

باب الباء مع القاف

بَقْرٌ: کھولنا، چیرنا، کشادہ کرنا، دریافت کرنا-

تَبَقُّرٌ:- فراخ اور کشادہ ہونا-

بَقَرَۃٌ:- گائے-

بَقَرٌ وَّ بَقَرَاتٌ وَ بُقَرٌ:- جمع

نَهٰی عَنِ التَّبَقُّرِ فِی الْاَهْلِ وَ الْمَالِ:- آنحضرتؐ نے مال و دولت عیال اطفال میں بہت پھیلاؤ سے منع فرمایا (اس لئے کہ بہت پھیلاؤ سے آدمی پریشان ہو جاتا ہے' زندگی کا لطف مٹ جاتا ہے' عبادت اچھی طرح ادا نہیں ہوتی)-

سَیَأْتِیْ فِتْنَةٌ بَاقِرَةٌ تَدَعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَان:- قریب میں ایک بڑا فساد پیدا ہوگا- فساد جو تفرقہ انداز ہوگا جس میں عقلمند علم والا شخص بھی حیران رہ جائے گا (کیونکر اس فساد سے بچے)-

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الْبَاقِرُ:- امام محمد باقر یعنی متبحر دریائی علم-

اِنَّ هٰذِهِ الْفِتْنَةُ بَاقِرَةٌ کَدَاءِ الْبُطْنِ لَا یُدْرٰی اَنّٰی یُؤْتٰی لَهٗ:- یہ فتنہ (یعنی حضرت عثمان کا قتل) ایک بڑا فتنہ ہے جیسے پیٹ کا مرض اس کی دوا کیونکر کریں معلوم نہیں-

فَمَا بَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَبْقَرُوْنَ بُیُوْتَنَا:- ان لوگوں کو کیا ہوا ہے جو ہمارے گھروں کو کھول رہے ہیں' کشادہ کر رہے ہیں- (بعض نے یُبَقِّرُوْنَ روایت کیا ہے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح معلوم نہیں ہوتا- کیونکہ تَبْقِیْرٌ کے معنی بُقَیْرٰی کھیلنے کے ہیں جو مٹی سے لڑکے کھیلا کرتے ہیں)-

وَ بَقَرَ خَوَاصِرَهَا:- حضرت حمزہؓ نے ان اونٹنیوں کی کوکھیں چیر ڈالیں (گانے والیوں کا گانا سن کر اس وقت حضرت امیر حمزہ نشہ میں تھے یہ قصہ مشہور ہے)-

فَبَقَرْتُ لَهَا الْحَدِیْثَ:- میں نے کچا چٹھا ان پر کھول دیا (ساری باتیں ان سے بیان کر دیں)-

اِنْ دَنَا مِنِّیْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ بَقَرْتُ بَطْنَهٗ:- اگر کوئی مشرک میرے نزدیک آیا تو اس کا پیٹ (اس خنجر سے) پھاڑ ڈالوں گی (یہ ام سلیم نے آنحضرتؐ سے کہا جیسے اوپر گذر چکا)-

فَبَقَرَ الْاَرْضَ:- ہدہد نے زمین کے نیچے پانی دیکھ لیا-

فَاَمَرَ بِبَقَرَةٍ مِّنْ نُحَاسٍ:- تانبے کی ایک گاڑی بنانے کا حکم دے دیا- (یعنی ایک دیگ بصورت گائے کے)-

فِیْ ثَلَاثِیْنَ بَاقُوْرَةٌ بَقَرَةٌ:- تیس گایوں میں ایک گائے زکوٰۃ کی دینا ہوگی (یمن والے بَقَرَةٌ کو بَاقُوْرَةٌ کہتے ہیں)-

رَاَیْتُ بَقَرًا تُنْحَرُ:- میں نے خواب میں دیکھا گائیں کاٹی جا رہی ہیں (اور اللہ کا کرنا بہتر ہے اور جو اس نے دوسری بدر کے بعد عطا فرمایا (یعنی مسلمانوں کا دل مضبوط کر دیا وہ کافروں کے جماؤ کی خبر سے کچھ پریشان نہیں ہوئے بلکہ یوں کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل)

یَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةَ:- گایوں کی جماعت میں گھس آتا ہے-

بَقْطٌ: توشہ خانہ جدا کرنا' اسباب کا اکٹھا کرنا-

بَقَطٌ: جماعت گروہ ایک ٹکڑا-

تَبْقِیْطٌ:- چڑھنا' دور کرنا' جلدی کرنا-

اِنَّ عَلِیًّا حَمَلَ عَلٰی عَسْکَرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَمَا زَالُوْ یُبَقِّطُوْنَ:- حضرت علیؓ نے مشرکوں کی فوج پر حملہ کیا وہ برابر الگ الگ ہو کر پہاڑ کی طرف بھاگتے رہے-

مَا اخْتَلَفُوْا فِیْ بُقْطَةٍ:- انہوں نے زمین کے کسی قطعہ میں اختلاف نہیں کیا یا الگ ہو کر ایک گروہ نہیں بنایا-

بُقْطَةٌ:- گروہ اور زمین کا ایک قطعہ (ایک روایت میں فِیْ نُقْطَةٍ ہے)-

لَا یَصْلُحُ بَقْطُ الْجِنَانِ:- باغ کا بٹائی پر دینا درست نہیں (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کھجور تراشنے میں جو کھجور گر پڑے اس کا لینا درست نہیں)-

بَاقُطَانِیْ: عباسیہ کا ایک وزیر تھا-

بَقَعٌ: سپیدی-

بُقَعٌ:- ایک کنواں ہے مدینہ میں اور ایک مقام ہے شام میں اور پانی بھرنے والے جن کا بدن جابجا پانی سے تر ہو اور وہ لوگ جو پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنے ہوں-

بُقْعَةٌ:- جگہ اور دھبا (اس کی جمع بُقَعٌ اور بِقَاعٌ ہے)-

فَاَمَرَلَنَا بِذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰی:- آپ نے ہم کو چند اونٹ سفید کوہان والے دلوائے-

اَمَرَ بِقَتْلِ خَمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ وَ عَدَّمِنْهَا الْغُرَابَ الْاَبْقَعَ:- آنحضرتؐ نے احرام کی حالت میں پانچ جانوروں

کے مارنے کی اجازت دی ان میں ایک سفید کوا بھی ہے (جس کی پیٹھ اور پیٹ پر سفیدی ہوتی ہے)۔

یُوْشِكُ اَنْ یُّسْتَعْمَرَ عَلَیْکُمْ بُقْعَانُ الشَّامِ:- قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر شام کے سفید لوگ یا سفید اور سیاہ کے بیچ میں دوغلے حاکم بنیں گے (عرب لوگ شام اور روم کی سفید عورتوں سے نکاح کریں گے ان کی دوغلی اولاد حکومت حاصل کرے گی)۔

رَاٰی رَجُلًا مُّبَقَّعَ الرِّجْلَیْنِ وَقَدْ تَوَضَّاَ:- ابو ہریرہ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے وضو کیا تھا اور اس کے پاؤں پر سوکھے داغ رہ گئے تھے۔

بُقَعَ الْغُسْلِ یابُقَعَ الْمَاءِ فِیْ ثَوْبِہٖ:- میں دھونے کے یا پانی کے دھبے (نشان) آپ کے کپڑے میں دیکھتی۔

ثُمَّ اَرَاہُ فِیْهِ بُقْعَةً اَوْ بُقَعًا:- پھر میں اس کپڑے میں ایک دھبا یا کئی دھبے دیکھتی یعنی دھونے کے نشان۔

رَاَیْتُ قَوْمًا بُقْعًا:- میں نے چند لوگوں کو دیکھا جو پیوند لگے کپڑے پہنے تھے (یعنی مفلس پریشان حال)۔

لَقَدْ عَثَرْتُ مِنَ الْاَعْرَابِیِّ عَلٰی بَاقِعَةٍ:- میں نے اعرابی سے آفت کی خبر سنی (باقعہ اصل میں ایک ہوشیار چڑیا ہے جو پانی پیتے وقت داہنے بائیں دیکھتی جاتی ہے کہیں شکاری نہ آتا ہو یہ آنحضرتؐ نے یا حضرت علیؓ نے ابو بکرؓ سے فرمایا)۔

فَفَاتَحْتُهٗ فَاِذَا هُوَ بَاقِعَةٌ:- میں نے اس سے جھگڑا کیا وہ بڑا ہوشیار عقلمند نکلا۔

بَقِیْعُ الْغَرْقَدِ:- ایک مقام ہے مدینہ میں (وہیں مدینہ والوں کی قبریں ہیں اصل میں بَقِیْعٌ اس کشادہ میدان کو کہتے ہیں جس میں درخت ہوں اور غَرْقَدٌ ایک قسم کا درخت ہے وہاں یہ درخت ہوں گے اس لئے اس کو بقیع الغرقد کہنے لگے)۔

بُقِعَ الرَّجُلُ:- اس کو سخت کہا گیا' اس پر بہتان رکھا گیا۔

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَکَتْ عَلَیْهِ بِقَاعُ الْاَرْضِ الَّتِیْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰهَ عَلَیْهَا:- جب مومن مر جاتا ہے تو زمین کے وہ سب ٹکڑے اس پر روتے ہیں جن پر وہ اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔

بَقٌّ: کشادہ کرنا' پراگندہ کرنا' چیرنا' پھاڑنا' بک بک لگانا اور جمع ہے بَقَّةٌ کی یعنی مچھر یا جوں۔

لَابَأْسَ بِقَتْلِ الْبَقِّ:- مچھر کے مارڈالنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اِنَّكَ مَلَأْتَ الْاَرْضَ بِقَاقًا وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَقْبَلْ مِنْ بِقَاقِكَ شَیْئًا (بنی اسرائیل کے ایک عالم نے ستر کتابیں احکام شرعیہ میں تصنیف کیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبرؑ کے پاس وحی بھیجی اس عالم سے کہہ) تو نے ساری زمین اپنی بک بک سے بھر دی مگر اللہ تعالیٰ نے تیری بک بک میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں بَقَّ بَقًّا وَّ بَقَاقًا یا اَبَقَّ اِبْقَاقًا اس نے بک بک لگائی)۔

رَجُلٌ لَقٌّ بَقٌّ:- بیہودہ بکی آدمی۔ اسی طرح لَقْلَاقٌ بَقْبَاقٌ اور بَقَّاقٌ بَقَّاقَةٌ بَقْبَقَ الرَّجُلُ اور بَقْبَقَ عَلَیْنَا الْکَلَامَ کے بھی یہی معنی ہیں۔

مترجم:- کہتا ہے ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ آپ نے بہت سی کتابیں حدیث اور فقہ کی ترجمہ اور تالیف کیں مجھ کو اسی حدیث کا خیال آیا اور میں نے کہا باری خدایا اگر تو قبول کرے تو ایک حدیث کی خدمت نجات کے لئے کافی ہے اگر قبول نہ کرے تو یہ سب محنت بے نتیجہ ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

مَالِیْ اَرَاكَ کَقًّا بَقًّا کَیْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ (آنحضرتؐ نے ابوذرؓ سے کہا) ابوذر کیا بات ہے میں تجھ کو بڑا باتونی پاتا ہوں اس وقت تیرا حال کیا ہوگا جب لوگ تجھ کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے (ایک روایت میں لَقًّا بَقًّا ہے بہ تخفیف قاف یعنی پھینکا گیا نکالا گیا۔ اس حدیث میں ایک صریح معجزہ ہے آنحضرتؐ کا ابوذر کا یہی انجام ہوا۔ لوگ ان کی حق گوئی سے ناراض ہو گئے یہاں تک کہ حضرت عثمان نے اپنی خلافت میں ان کو مدینہ سے نکل جانے کی صلاح دی اور وہ ربذہ میں جا کر رہے وہیں وفات پائی رضی اللہ عنہ وارضاہ)۔

بَقْلٌ: سبزی' ترکاری جو بیج سے اگے۔

بَقْلَةٌ:- ایک بُقُوْلٌ جمع۔

بَقْلَةٌ:- ایک بُقُوْلٌ جمع-

وَ اَبْقَلَ حَمْضُهَا:- مکہ کی زمین نے اپنی خواہش نکالی (یعنی ہریالی سبزی عرب لوگ کہتے ہیں اَبْقَلَ الْمَکَانُ: یہ مکان سبزہ زار ہو گیا فَهُوَ بَاقِلٌ وہ سبز ہے فَهُوَ مُبْقِلٌ نہیں کہیں گے جیسے اَوْرَسَ الشَّجَرُ فَهُوَ وَارِسٌ اور فَهُوَ مُوْرِسٌ نہیں کہیں گے)-

بَاقِلٌ:- ایک شخص تھا جو کلام میں عاجز تھا اس کی مثال لاتے ہیں کلام نہ کر سکنے میں- کہتے ہیں: اَعْيٰى مِنْ بَاقِلٍ باقل سے بھی زیادہ عاجز کلام کرنے میں-

فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِىْ شَيْبَانَ حِيْنَ بَقَلَ وَجْهُهٗ:- بنی شیبان کا ایک شخص ان کی طرف اٹھا جب اس کے منہ پر جوانی کا سبزہ آ گیا تھا-

بَقَلَ الصَّبِیُّ:- بچہ کے منہ پر جوانی کی سبزی آ گئی-

بَاقِلًا:- ایک مشہور بھاجی ہے یعنی لوبیا یا چولائی (حدیث میں اَکْلُ الْبَاقِلَا يُمَخِّخُ السَّاقَيْنِ- باقلا کا کھانا پنڈلیوں میں مغز پیدا کرتا ہے)-

بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ:- خرفہ کی بھاجی-

بَقْیٌ یا بَقَاوَةٌ یا بَقْوَةٌ:- انتظار کرنا، دیکھنا کسی کی طرف-

بَقَاءٌ:- زندگی، زیست، باقی رہنا- اللہ تعالیٰ کا ایک نام بَاقِیْ بھی ہے یعنی ابدی جس کی کوئی انتہا نہیں-

بَقَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ تَاَخَّرَ لِصَلٰوةِ الْعَتَمَةِ:- ہم آنحضرتؐ کے انتظار میں رہے، آپ کو تکتے رہے، آپ نے عشا کی نماز میں دیر کی-

فَبَقَيْتُ كَيْفَ يُصَلِّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:- میں دیکھتا رہا آنحضرت کیونکر نماز پڑھتے رہیں-

كَرَاهَةَ اَنْ يَّرٰى اَنِّىْ كُنْتُ اَبْقِيْهِ:- میں یہ برا سمجھا آنحضرتؐ مجھ کو دیکھیں کہ میں آپ کو تک رہا ہوں (ایک روایت میں اَبْقِيْهِ کے بدل اَنْقُبُهٗ ہے یعنی میں آپ کی کھوج میں ہوں)-

وَ كَانَ اَبْقَى الرَّجُلَيْنِ فِيْنَا:- وہ ان دو مردوں میں ہم پر زیادہ رحم کرنے والے تھے (یا زیادہ اصلاح کرنے والے) ایک روایت میں اَتْقَى الرَّجُلَيْنِ ہے یعنی دونوں میں زیادہ پرہیزگار تھے)-

تَبَقَّهٗ وَتَوَقَّهٗ:- اپنی جان باقی رکھ اس کو ہلاکت سے بچا-

لَاتُبْقِىْ عَلٰى مَنْ يَّضْرَعُ اِلَيْهَا:- دوزخ کے سامنے کتنی ہی عاجزی کرو وہ رحم نہیں کرے گی (وہ تو قہر الٰہی کا مظہر ہے ہمارا مالک رحم کرے گا دوزخ کیا رحم کرے گی وہ تو عذاب کے لئے مامور ہے)-

اِلَّا الْاِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ:- آپ کا مطلب ان پر شفقت اور مہربانی کا-

لَايَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ:- جو لوگ اس وقت پشت زمین پر ہیں ان میں سے کوئی (سو برس کے بعد) باقی نہ رہے گا (اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی ہے کہ حضرت خضر بھی گذر گئے)-

مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِىْ:- تو کیا سمجھتا ہے یہ پانچ بار ہر روز نہانا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل چھوڑے گا-

لَا يُبْقَيَنَّ فِى الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابَ اَبِىْ بَكْرٍ:- مسجد کی طرف (اندر آنے کے لئے) جتنے دروازے ہیں کوئی نہ چھوڑا جائے سب بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر کا دروازہ (اس کو قائم رہنے دو- پٹنی نے کہا یہ حدیث ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی دلیل ہے- میں کہتا ہوں یہ حدیث خلافت کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ یہی مضمون دوسری حدیث میں حضرت علی کے لئے بھی وارد ہے:-

اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّ:- البتہ یہ دونوں حدیثیں جناب صدیق اکبر اور جناب علی مرتضیٰ کے کمال قرب اور اتحاد اور خصوصیت پر دلالت کرتی ہیں-

فَلَمْ تُبْقِ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ بَدْرٍ:- اس نے بدر والوں میں سے کسی کو نہ چھوڑا (مطلب یہ ہے کہ اکثر بدر والے صحابہ اس میں رخصت ہوئے)-

وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ:- اپنے تیر باقی رکھو (جلدی میں سب نہ چلا دو) ایک روایت میں وَاسْتَبِقُوْا نَبْلَكُمْ ہے اپنے

تیروں کو آگے بڑھاؤ)-

فِدًا لَّكَ مَا اُبْقِيْنَا:- جب تک ہم زندہ رہیں آپ پر سے تصدق ہوں-

فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اِثْنَيْ عَشَرَ:- آنحضرتؐ کے پاس (جنگ احد میں) بارہ آدمیوں کے سوا اور کوئی نہیں رہا (وہ عشرہ مبشرہ اور جابر اور عمارؓ تھے بعض نے کہا طلحہ اور بارہ انصاری یہ سب باری باری شہید ہوئے اور آنحضرتؐ اور طلحہ پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے اوپر کا قصد کیا تو سعد بن ابی وقاص نے تیر مار مار کر ان کو اوپر آنے نہ دیا)-

اَبْقَى اللّٰهُ سَفِيْنَتَهٗ حَتّٰى اَدْرَكَهَا اَوَائِلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ:- قتادہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کی کشتی باقی رکھی (یعنی اس کے کچھ ٹکڑے یہاں تک کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے ان کو پالیا)-

كَانَ فِيْ حُذَيْفَةَ بَقِيَّةٌ:- حذیفہ میں رنج وغم کا کچھ اثر باقی رہ گیا تھا (ان کے والد کو مسلمانوں نے کافر سمجھ کر مار ڈالا حذیفہ کہتے بھی رہے ارے میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں کسی نے نہیں سنا بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے حذیفہ میں اس فضیلت اور رحم کا اثر باقی تھا- عرب لوگ کہتے ہیں فِيْ فُلَانٍ بَقِيَّةٌ- یعنی فلاں شخص میں فضیلت اور بزرگی باقی ہے یا رحم وکرم باقی ہے)-

اَنْتُمْ بَقِيَّةُ اللّٰهِ فِيْ عِبَادِهٖ:- تم لوگ اللہ کی رحمت ہو اس کے بندوں پر-

اَلنَّارُ لَاتُبْقِيْ عَلٰى مَنْ تَضَرَّعَ اِلَيْهَا:- آگ کے سامنے کوئی عاجزی کرے تو آگ اس پر رحم نہیں کرتی-

اِنَّ لَنَا فِيْكُمْ بَقِيَّةً:- ابھی ہمارا تمہارے اوپر کچھ باقی ہے (فاضل ہے)-

حَتّٰى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهٗ فِيْ عُنُقِهٖ:- اس بے تمیز گنوار نے آپ کی چادر پکڑ کر اس زور سے گھسیٹی کہ چادر پھٹ کر اس کا حاشیہ آپ کے گلے میں رہ گیا (یا حاشیہ کا نشان آپ کے گلے مبارک میں پڑ گیا جیسے دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے)-

وَيَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا:- یہ امت اپنے مقام پر کھڑی رہ جائے گی (جب ہر امت اپنے اپنے معبود کے ساتھ چلی جائے گی) اور منافق لوگ بھی جو ظاہر میں مسلمان تھے اس میں شریک رہیں گے (جیسے دنیا میں مسلمانوں کی جماعت میں چھپے رہتے تھے)-

اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ:- مگر چند اہل کتاب کے بچے کھچے (جو اپنے اصلی دین پر قائم ہیں)-

فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى فِيْ ثَالِثَةٍ وَ عِشْرِيْنَ:- یعنی بائیسویں اور چوبیسویں اور چھبیسویں رات (بعضوں نے کہا مہینہ انتیس دن کا حساب کیا ہے تو اکیسویں اور تیسویں اور پچیسویں راتیں مراد ہوں گی)[1]

فِيْ تِسْعٍ بَقِيْنَ اَوْ خَمْسٍ اَوْ ثَلٰثٍ:- یعنی اکیسویں اور تیسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں راتیں-

لَا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قَلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قَلَادَةٌ:- کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا طوق یا طوق نہ رہے (یہ راوی کا شک ہے کہ قَلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ کہا یا صرف قَلَادَةٌ)-

فِيْ فُلَانٍ بَقِيَّةٌ:- فلاں شخص میں ابھی بہتری ہے-

اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ:- قائم رہنے والی نیکیاں (سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و لا الٰہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر بھی انہی نیکیوں میں سے ہیں)-

لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ:- اس کا میل کچیل کچھ باقی نہ رہے گا-

لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئًا:- اس کا میل کچیل کچھ باقی نہیں رکھے گا (پانچوں نمازیں تمام صغیرہ گناہوں سے صاف کر دیں گی بعض نے کہا کبیرہ سے بھی)-

ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَابَقِيَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا اِلَّا

[1] یعنی ان راتوں میں "لیلۃ القدر" تلاش کرو۔ (م)

كَتِفُهَا: - ایک بکری کاٹی (اس کا سب گوشت خیرات کر دیا) آنحضرتؐ نے پوچھا کہو کیا بچا؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں ایک کندھا فقط بچا ہے آپ نے فرمایا واہ! سب بچا فقط کندھا نہیں بچا (اللہ کی راہ میں جو دیا گیا وہی درحقیقت بچا باقی سب فنا ہوا (گیا گذرا ہوا)-

مَا مِنْ نَّبِيّ وَلَا وَصِيّ يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ حَتّٰى يُرْفَعَ بِرُوْحِهٖ وَعَظْمِهٖ وَلَحْمِهٖ اِلَى السَّمَاءِ: - کوئی پیغمبر یا اس کا وصی زمین میں (مرنے کے بعد) تین دن سے زیادہ نہیں رہتا اس کی روح' ہڈی گوشت سب آسمان پر اٹھالیا جاتا ہے (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں تو یہ حدیث یا تو ماوّل ہے یا موضوع ہے)-

باب الباء مع الكاف

بَكَأٌ: کم سخن' دودھ کی کمی-

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِيَاءِ فِيْنَا بُكَأٌ: - ہم پیغمبر لوگ ہیں بے ضرورت بات نہیں کرتے (عرب لوگ کہتے ہیں بَكَأَتِ النَّاقَةُ اونٹنی کا دودھ کم ہو گیا)-

شَاةٌ بَكِيَّةٌ یا بَكِيْءٌ: - کم دودھ والی بکری-

مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ بَكِيْئَةً كَانَتْ اَوْ غَزِيْرَةً: - جس نے دودھ والا جانور کسی (مسکین شخص کو) دودھ پینے کے لئے دیا خواہ وہ جانور کم دودھ والا ہو یا بہت دودھ والا-

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا عَلَى الْمَنَامَةِ فَقَامَ اِلٰى شَاةٍ بَكِيْءٍ فَحَلَبَهَا: - آنحضرتؐ تشریف لائے میں خواب گاہ پر تھا (سونا چاہتا تھا) آپ ایک بکری کی طرف اٹھے جو بالکل کم دودھ دیتی تھی اس کا دودھ دوہا-

هَلْ ثَبَتَ لَكُمُ الْعَدُوُّ قَدْرَ حَلَبِ شَاةٍ بَكِيْئَةٍ: - کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر جما رہا جتنی دیر میں کم دودھ والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے-

مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ فَلَهٗ بِكُلِّ حَلْبَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ غَزَرَتْ اَوْ بَكَأَتْ: - جو شخص دودھ کا جانور کسی کو للہ دودھ پینے کے لئے دے اس کے لئے ہر بار دودھ نچوڑنے پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی خواہ اس کا دودھ بہت ہو یا کم ہو-

بَكْتٌ: تلوار یا لاٹھی سے مارنا' بری طرح پیش آنا-

تَبْكِيْتٌ: - کے بھی یہی معنی اور تنبیہ کرنا' الزام دینا' خاموش کرنا-

اِنَّهٗ اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ بَكِّتُوْهُ: - آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص کو لائے جو شراب پیتا تھا آپ نے فرمایا اس کو سزا دو (ڈانٹو جوتی لکڑی سے مارو یوں کہو ارے بے شرم بے حیاء بے غیرت)-

بَكِّتُوْهُ وَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا: - اس کو برا بھلا کہو لیکن یوں نہ کہو اللہ تجھ کو ذلیل کرے (کیونکہ گنہکار مسلمان کے لئے حسن عاقبت کی دعا کرنا بہتر ہے یوں کہنا چاہئے اللہ اس کو نیک توفیق دے اس کو توبہ نصیب کرے)-

بَكَرٌ: صبح سویرے جلدی کرنا-

بُكُوْرٌ: - صبح سویرے آنا' ایسے ہی تَبْكِيْرٌ اور جلدی آنا نماز کے لئے ایسے ہی مُبَاكَرَةٌ اور اِبْكَارٌ اور اِبْتِكَارٌ-

بَاكُوْرَةٌ: - فصل کا نیا میوہ-

بُكْرَةٌ: - صبح اس کی جمع بُكَرٌ اور بُكُرَاتٌ ہے-

بَكَارَةٌ: - کنوارا پن-

بَكْرٌ: - نر' نوجوان اونٹ-

مَنْ بَكَّرَ وَ ابْتَكَرَ: - جو شخص جمعہ کی نماز کے لئے اوّل وقت آئے اور سرے سے خطبہ پائے-

نُبَكِّرُ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ: - ہم جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتے (یعنی قیلولہ اس کے بعد کرتے' حنابلہ اور بعض محدثین کے نزدیک جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی درست ہے کیونکہ جمعہ مومنین کی عید ہے' خلفائے راشدین سے بھی ایسا ہی منقول ہے- ابن مسعودؓ نے چاشت کے وقت جمعہ پڑھ لیا اور کہا میں گرمی سے ڈرا- حنفیہ تمام مسائل میں ابن مسعودؓ کا قول لیتے ہیں پھر اس مسئلہ میں کیوں نہیں لیتے اور اگر کوئی جمعہ زوال سے پہلے کسی عذر سے پڑھ لے تو اس کو کیوں مطعون کرتے ہیں)-

لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ عَلٰى سُنَّتِيْ مَا بَكَّرُوْا بِصَلٰوةِ

الْمَغْرِبِ:- میری امت ہمیشہ میرے طریق پر رہے گی جب تک مغرب کی نماز سویرے (سورج ڈوبتے ہی) پڑھتی رہے گی-

بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ فَاِنَّهٗ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ حَبِطَ عَمَلُهٗ:- ابر کے دن نماز جلدی پڑھ لو (اس کا خیال رکھو) کیونکہ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی (عمداً نہ پڑھی) اس کا سارا عمل اکارت ہو گیا (اس دن کا کیونکہ عصر دن کا آخری حصہ ہے اور اس پر سارے دن کے اعمال کا خاتمہ ہوتا ہے اور خاتمہ ہی کے اچھا ہونے پر نجات کا دارو مدار ہے- بعض نے کہا ساری عمر کے نیک اعمال اکارت ہو جائیں گے)-

لَا تُعَلِّمُوْا اَبْكَارَ اَوْلَادِكُمْ كُتُبَ النَّصَارٰى:- اپنی کم عمر اولاد کو نصاریٰ کی کتابیں مت پڑھایا کرو ایسا نہ ہو ان کا ایمان بگڑ جائے' توحید کے بدل تثلیث دل میں سما جائے-

مترجم:- کہتا ہے اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہئے چھوٹے کم عمر بچوں کو نصاریٰ کے مذہبی مدارس (مشن اسکولز) میں جانے کی یا نصاریٰ کی مذہبی کتابیں دیکھنے کی اجازت دینا زہر قاتل ہے- میں نے اپنے ایک بچے کو جو ابھی کم عمر تھا لیکن مذہبی اعتقادات سیکھ چکا تھا ایک انگریزی اسکول میں بھیجا وہاں کے مدرس نے مذکر مونث کا سبق اس کو پڑھایا جب گھر میں آیا تو میں نے سنا وہ اپنا سبق یاد کر رہا تھا کیا کہہ رہا تھا گاڈ خدا گاڈتھ خدا کی جورو- میں نے کہا معاذ اللہ توبہ کر' کفر کا کلمہ زبان سے نہ نکال' خدا کی نہ کوئی جورو ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے- ایسے پڑھانے والے مدرس پر لعنت کر-

اِسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا:- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک جوان نر اونٹ قرض لیا-

كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ:- گویا وہ ایک جوان چھوکری لمبی گردن والی ہے-

وَسَقَطَ الْاُمْلُوْجُ مِنَ الْبِكَارَةِ:- جوان نر اونٹوں کے بدن سے املوج گر گیا (املوج ایک درخت ہے جس کے کھانے سے اونٹ بہت موٹے ہو جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کا موٹاپا جاتا رہا دبلے ہو گئے)-

جَاءَتْ هَوَازِنُ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ يَا اَبِيْهَا:- یہ ایک محاورہ ہے عرب کا' مطلب یہ ہے کہ ہوازن قبیلے کے بے شمار لوگ آن پہنچے یا کوئی ان میں کا باقی نہ رہا سب آ گئے-

جَاءُوْا عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ:- یعنی فلاں لوگ سب کے سب آ گئے-

كَانَتْ ضَرَبَاتُ عَلِيٍّ مُبْتَكِرَاتٍ لَا عُوْنًا:- حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار ہوتیں (ایک ہی وار میں دشمن کا کام تمام ہو جاتا (دوبارہ نہ ہوتیں)-

كَانَتْ ضَرَبَاتُ عَلِيٍّ اَبْكَارًا اِذَا اعْتَلَا قَدَّ وَ اِذَا اعْتَرَضَ قَطَّ:- حضرت علی کی ماریں ایک ہی بار میں کام تمام کرنے والی ہوتیں- اگر اوپر سے مارتے تو لمبے دو ٹکڑے کر دیتے' اگر عرض میں سے مارتے تو بیچ میں سے دو کر دیتے- عربی میں قَدَّ کہتے ہیں طول میں برابر دو کر دینے کو اور قَطَّ عرض میں دو کر دینے کو حجاج ظالم نے اپنے عامل کو جو فارس میں تھا یہ لکھا اِبْعَثْ اِلَيَّ مِنْ عَسَلِ خُلَّارٍ مِنَ النَّحْلِ الْاَبْكَارِ مِنَ الدَّسْتَفْشَارِ الَّذِيْ لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ- مجھ کو خلار کا (جو ایک مقام کا نام ہے) شہد بھیج جو کوئی (کم عمر) مکھیوں سے نکلا ہو ہاتھ کا نچوڑا ہوا اس کو آگ نہ لگی ہو-

سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا:- صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں-

بِالْاٰصَالِ وَ الْبُكُرَاتِ:- شام صبح-

اُدَارِيْكُمْ كَمَا تُدَارَى الْبِكَارُ الْعَمِدَةُ وَ الثِّيَابُ الْمُتَدَاعِيَةُ:- (یہ حضرت کا قول ہے) میں تمہاری ایسی خاطر داری اور نگہبانی کرتا ہوں جیسے جوان اونٹنیوں کی کرتے ہیں جب ان کے کوہان بہت بوجھ لادنے سے پھٹ جاتے ہیں یا جیسے پرانے کپڑوں کی نگہبانی کرتے ہیں جن کو ایک طرف سے سیتے ہیں تو دوسری طرف سے پھٹ جاتے ہیں-

بَكْعٌ: بری طرح پیش آنا' قائل کرنا' کاٹنا' غالب آنا' ہر جگہ پے در پے مارنا-

تَبْكِيْعٌ:- غالب آنا' خوب کاٹنا' ٹکڑے ٹکڑے کرنا-

لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا:- میں ڈرا کہیں ایسا

کرنے سے تم مجھ سے بری طرح نہ پیش آؤ-

فَبَكَعَهُ بِهٖ فَزْخً فِيْ اَقْفَائِنَا:- وہ ان سے بری طرح پیش آئے پھر ہم گردنیاں دے کر نکالے گئے-

فَبَكَعَهُ بِالسَّيْفِ:- تلوار سے پے درپے اس پر وار کئے-

بَكْعَه:- بہت سا مال (یہ عام محاورہ ہے)-

بَكٌّ: محتاج ہونا' بدن کا سخت ہونا' بہادری سے پھاڑنا' جدا کرنا' فسخ کرنا' مزاحمت کرنا' رحم کرنا' کچل ڈالنا' خوب زور سے جماع کرنا-

فَتَبَاكَ النَّاسُ عَلَيْهِ:- لوگوں نے اس پر ہجوم کیا-

مِنْ اَسْمَاءِ مَكَّةَ بَكَّةُ:- مکہ کا ایک نام بکہ بھی ہے کیونکہ وہ ظالموں مغروروں کی گردن کچل دیتا ہے (بعض نے کہا بکّہ خاص خانہ کعبہ اور مکہ سارا شہر)-

اِنَّمَا سُمِّيَتْ بَكَّةُ لِاَنَّهَا تَبُكُّ فِيْهَا الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ:- مکہ کا نام بکہ اس لئے ہوا کہ وہاں مرد اور عورتوں میں مڈبھیڑ ہوتی ہے-

بَكْلٌ: ملونی' آمیزش' لپیٹ کی باتیں-

بَكِيْلَةٌ اور بَكَالَةٌ:- آٹا اور گھی ملا ہوا یا ستو اور گھی اور کھجور ملا ہوا-

اَبْكَلْتَ يَا بَكَّلْتَ عَلَيَّ:- (امام حسن بصری نے کہا جب ایک شخص نے الٹ کر وہی سوال کیا) تو نے سب گڈمڈ کر دیا عرب لوگ کہتے ہیں- بَكَلَ عَلَيْنَا حَدِيْثَهُ يَا تَبَكَّلَ فِيْ كَلَامِهٖ- جب کوئی الٹی سیدھی باتیں کرے (خلط ملط گڈمڈ)

نَوْفُ بَكَالِيُّ:- حضرت علی کا ساتھی تھا-

بَكَمٌ: گونگا ہونا-

اَبْكَمُ:- گونگا-

اَلصُّمُّ الْبُكْمُ:- بہرے گونگے مراد جاہل گنوار ہیں-

سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بَكْمَاءُ عَمْيَاءُ:- قریب میں ایک فتنہ ایسا نمودار ہوگا جو بہرا گونگا اندھا ہو- (یعنی لوگ ایسے بدحواس ہو جائیں گے نہ حق بات سنیں گے نہ کہیں گے نہ دیکھیں گے)-

بُكًى يَا بُكَاءٌ:- رونا (بعض نے کہا بکی بالقصر صرف آنسوؤں سے رونا اور بکاء بلند آواز سے رونا-

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُكَاءً فَتَبَاكَوْا:- اگر رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ-

فَلَمَّا رَاٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى:- جب آنحضرتؐ نے مصعب بن عمیر کو دیکھا (جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) تو آپ رو دیئے (وہ اپنے گھر کے مال دار تھے مگر ہجرت کر کے سب مال دولت کو دھتا بتایا' شہادت کے بعد کفن کے لئے بھی کچھ نہ تھا' ایک چادر وہ بھی پھٹی پیوند لگی ہوئی)-

بَكَيَا عَلَيْهِ:- آسمان اور زمین اس پر روتے ہیں-

رَجُلٌ بَكَّاءٌ:- بہت رونے والے آدمی ہیں- ایسا ہی رَجُلٌ بَكِيٌّ ہے-

اِنْ يَّقُمْ مَقَامَكَ يَبْكِيْ:- اگر وہ (یعنی ابوبکر صدیق) آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے (امامت کریں گے) تو رونے لگیں گے (آپ کو یاد کر کے)-

لِمَ تَبْكِيْ اَوْلَا تَبْكِيْ (یہ راوی کا شک ہے (یعنی آپ نے یوں فرمایا کسی اور سے) یہ کیوں روتی ہے (یا خود اسی سے) مت رو-

فَبَكٰى مُوْسٰى:- حضرت موسیٰ علیہ السلام رو دیئے (ان کا رونا حسد کی راہ سے نہ تھا بلکہ اپنی امت کا حال دیکھ کر باوصف اتنی کوشش کے ان کی امت آنحضرتؐ کی امت سے بہت کم رہی یا اپنے حال پر روئے کہ میں بھی آنحضرتؐ کی امت میں کیوں نہ پیدا ہوا آنحضرتؐ کا درجہ اور مرتبہ دیکھ کر کہ ایک نوعمر ان سے بڑھ گیا)-

اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ:- مردے کو اس کے عزیزوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (یعنی جب وہ رونے کی وصیت کر گیا ہو- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس کے عزیز ادھر روتے ہیں اور ادھر اس کو عذاب شروع ہوتا ہے یعنی کافر اور منافق کو)-

قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى (ابی بن کعب نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا پروردگار نے میرا نام لیا- آپ نے فرمایا ہاں یہ سنتے ہی ابی رو دیے (کہاں میں ایک قطرۂ ناچیز اور کہاں وہ شاہنشاہ عالی جاہ' مالک زمین و آسمان)-

فَبَكَىٰ وَبَكَىٰ:- ابوبکر روئے اور خوب روئے (وہ سمجھ گئے کہ بندے سے مراد خود آنحضرتؐ ہیں مگر دوسرے لوگ نہ سمجھے انہوں نے ابوبکر کے بے محل رونے پر تعجب کیا)-

فَبَكَىٰ وَ اَبْكَىٰ:- آنحضرتؐ اپنی والدہ کو یاد کر کے روئے اور حاضرین کو بھی رلایا-

فَبَكَىٰ فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ:- آنحضرتؐ روئے (اپنی امت پر شفقت کی راہ سے کہ وہ ان فتنوں میں مبتلا ہوں گے) اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو (وہ ہر آفت سے محفوظ رکھے)-

وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ (یہ حضرت علی نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا) اپنی خطاؤں پر روؤ-

بِكَ:- تیرے ساتھ یا تیری وجہ سے یا تیری مدد سے یا تیرے طفیل سے-

بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ:- آپ ہی کی وجہ سے مجھ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے اور کسی کے لئے نہ کھولوں یا مجھ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ کے سوا اور کسی کے لئے نہ کھولوں-

وَبِكَ خَاصَمْتُ:- تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے جھگڑتا ہوں' لڑتا ہوں یا خاص تیری ہی رضا مندی کے لئے میں لڑتا ہوں-

اَنَا بِكَ وَ اِلَيْكَ:- میں تیری ہی وجہ سے قائم ہوں اور تیرے ہی پاس لوٹ آنے والا ہوں-

باب الباء مع اللام

بَلْبَلٌ یا بَلْبَالٌ:- رنج اور غم-

بَلْبَلَةُ الصَّدْرِ:- سینہ کا وسوسہ-

دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَ الْبَلَابِلُ:- زلزلے اور رنج و غم نزدیک آن پہنچے-

اِنَّمَا عَذَابُهَا فِى الدُّنْيَا الْبَلَابِلُ وَالْفِتَنُ:- دنیا میں اس امت کا عذاب یہ ہے رنج اور صدمے فتنہ و فساد-

لَتُبَلْبَلُنَّ بَلْبَلَةً وَ لَتُغَرْبَلُنَّ غَرْبَلَةً:- تم بلبلاؤ گے (رنجوں میں خوب مبتلا ہو گے) اور خوب چھانے جاؤ گے (اچھے برے الگ کرنے کے لئے یہ حضرت علیؓ کا خطبہ ہے)-

بُلْبُلٌ:- ایک مشہور چڑیا ہے-

بَلْتٌ: کاٹنا' کٹ جانا-

بُلَتٌ:- ایک قسم کی چڑیا ہے جس کا پر جلتا رہتا ہے اگر اس کا ایک پر دوسری کسی چڑیا پر پڑے تو وہ جل کر رہ جائے-

اُحْشُرُوا الطَّيْرَ اِلَّا الشَّنْقَاءَ وَالرَّنْقَاءَ وَالْبُلَتَ:- سب پرندوں کو جمع کرو اس کو چھوڑ دو جو اپنے بچہ کو دانہ دے رہا ہو یا انڈوں پر بیٹھا ہو اور بُلَتْ کو بھی چھوڑ دو (یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے)-

بَلَجٌ: خوش ہونا-

بُلُوْجٌ:- روشن ہونا-

اَبْلَجُ الْوَجْهِ:- آنحضرتؐ ہنس مکھ تھے یا آپ کا چہرہ روشن اور چمک دار تھا-

لَيْلَةُ الْقَدْرِ بَلِجَةٌ:- شب قدر روشن ہوتی ہے-

بُلْجَةٌ:- بہ ضمہ با صبح کی روشنی-

تَبَلَّجَ:- خوش ہوا-

اِنْبَلَجَ الصُّبْحُ:- فجر کی روشنی ہوگئی-

بَلَجَ الْحَقُّ:- حق ظاہر ہوگیا-

لَوْ اَنَّ الْمَوْتَ يُشْتَرٰى لَاشْتَرَاهُ الْكَرِيْمُ الْاَبْلَجُ وَ اللَّئِيْمُ الْمَلْهُوْجُ:- اگر موت مول ملتی تو سخی روشن منہ والا اور بخیل لالچ والا دونوں اس کو مول لیتے (کیونکہ دنیا میں راحت کسی کو نہیں ہے ایک شاعر کہتا ہے اَلَا مَوْتٌ يُّبَاعُ فَاَشْتَرِيْهِ وَلَوْ اَنْفَقْتُ كُلَّ الْمَالِ فِيْهِ- کہیں موت بکتی ہو تو میں اس کو خرید لوں اپنا سارا مال اس کے بدل دے دوں-

اَلْاِسْلَامُ اَبْلَجُ الْمِنْهَاجِ:- اسلام کا رستہ روشن ہے-

بُلُوْحٌ: عاجز اور درماندہ ہونا' پانی کا خشک ہو جانا-

تَبْلِيْحٌ:- عاجز ہونا' انکار کرنا-

اِبْلَاحٌ:- عاجز کرنا' تھکانا-

تَبَالُحٌ:- ایک دوسرے سے انکار کرنا-

لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَّالَمْ يُصِبْ دَمًا

حَوَامًا: - مسلمان برابر ثواب کے کاموں میں جلدی کرنے والا مستعد رہتا ہے جب تک ناحق خون نہ کرے (جہاں ناحق خون کیا بس تھک گیا (اب نیکی کے کام اس سے نہیں ہو سکتے) -

اِسْتَنْعَرْتُهُمْ فَبَكَحُوْا عَلَيَّ: - میں نے ان سے یہ چاہا کہ جہاد کے لئے نکلیں مگر انہوں نے نہ مانا تھک کر رہ گئے (فتنی نے غلطی کی جو اس باب میں یہ لکھا: -

اَلْحَقُّ اَبْلَخُ بَيِّنٌ: - حالانکہ وہ اَبْلَجُ بَيِّنٌ ہے بہ جیم معجمہ عرب لوگ کہتے ہیں: -

اَلْحَقُّ اَبْلَجُ وَالْبَاطِلُ لَجْلَجٌ: - حق بات صاف اور روشن ہوتی ہے اور جھوٹ بات پیچیدہ مشتبہ الجھی ہوئی) -

يُقَالُ لَهُ اُعْدُ مَا بَلَغَتْ قَدَمَاكَ فَيَعْبُدُوْا حَتّٰى اِذَا بَلَحَ: - جو شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اس سے کہیں گے جہاں تک تیرے پاؤں پہنچ سکیں دوڑ وہ دوڑے گا جب تھک کر رہ جائے گا -

اِنَّ مِنْ وَّ رَائِكُمْ فِتَنًا وَّ بَلَاءً مُكْلِحًا مُبْلِحًا: - تمہارے پیچھے طرح طرح کے فساد ہیں اور ایسی بلا ہے جو لوگوں کو چڑچڑا (ترش رو) بنا دے گی تھکا دے گی -

اِرْجِعُوْا فَقَدْ طَابَ الْبَلَحُ: - اب لوٹ چلو کھجور پک گئی (مجمع البحار میں ہے کہ پہلے کھجور جب نکلتی ہے اس کو طلع کہتے ہیں پھر خلال پھر بلح پھر بسر پھر رطب پھر تمر) -

بَلَدٌ یا بَلْدَةٌ: - شہر اور مکہ معظمہ اور جانوروں کے رہنے کی جگہ اور خاک اور قبر اور قبرستان اور گھر اور نشان - بِلَاد جمع ہے -

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ سَاكِنِي الْبَلَدِ: - میں جنوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں -

فَهِيَ لَهُمْ تَالِدَةٌ بَالِدَةٌ: - خلافت عباس کی اولاد میں ہمیشہ قائم رہے گی -

بُلَيْد: - ایک موضع ہے یَنْبُوْع کے قریب -

اَحَبُّ الْبِلَادِ اَلْمَسَاجِدُ: - سب سے پسندیدہ جائے (اللہ کے نزدیک) مسجدوں کی جائے ہے -

بَلْدَةٌ: - چاند کی ایک منزل کو بھی کہتے ہیں وہ چھ ستارے ہیں کمان کی شکل میں -

اِنَّ التَّجَلُّدَ قَبْلَ التَّبَلُّدِ: - چستی اور چالاکی سستی اور آرام طلبی سے پہلے ہونا چاہئے -

بَلِيْد: - غبی، کند ذہن -

بَلُدَ الرَّجُلُ بَلَادَةً: - وہ ست ایدی ہو گیا -

بَلْدَح: ایک مقام ہے مکہ کے قریب یا ایک پہاڑ ہے جدہ کے رستہ میں -

لَقِيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحَ وَكَانَ يَتَعَبَّدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ: - آنحضرتؐ عمرو بن نفیل سے بلدح کے نیچے ملے وہ جاہلیت کے زمانے میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے (آنحضرتؐ نے ان کو کھانے کے لئے بلایا مگر انہوں نے اس ڈر سے کہیں بتوں کو ذبیحہ نہ ہو نہ کھایا) -

بَلِسٌ: ناامید -

اِبْلَاسٌ: - خیر اور بھلائی کم ہونا، ٹوٹ جانا، حیران ہونا، غمگین ہونا، غم سے خاموش ہو جانا، ناامید ہونا -

بَلَسٌ: - جس کے پاس بھلائی نہ ہو اور ایک پھل ہے انجیر کی طرح جو یمن میں بہت ہوتا ہے - بُلُسٌ مسور -

بَلَّاس: اس کا بیچنے والا -

فَتَاشَّبَ اَصْحَابُهُ حَوْلَهُ وَ اَبْلَسُوْا حَتّٰى مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ: - آپ کے اصحاب آپ کے گرد جمع ہو گئے اور خاموش رہے یہاں تک کہ ہنسی کا ایک دانت بھی نہیں کھولا -

مُبْلِسٌ: - خاموش اور حیران اور ناامید اسی سے ہے ابلیس یعنی حیران اور متحیر اور اللہ کی رحمت سے ناامید - بعض نے کہا ابلیس اصل میں یونانی لفظ فولیس سے ماخوذ ہے جس کے معنی تہمت لگانے والا یا تجربہ کار -

بُوْلِسٌ: - اصل میں ترکی کا لفظ ہے یعنی تنگ قید خانہ جس میں آدمی لیٹ نہ سکے پھر بولس حاکم کے سپاہیوں کو کہنے لگے - (یعنی پولیس کو جس کو ضبطیہ بھی کہتے ہیں) -

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَ اَبْلَاسَهَا: - کیا تو نے جنوں کو ان کی حیرانی، پریشانی، دہشت زدگی کو نہیں دیکھا -

وَ اَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَبْلَسُوْا: - میں ان کا خوش خبری

دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہو جائیں-

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَایُبْلِسُ بِهٖ اِبْلِیْسُ وَ جُنُوْدُهٗ:- میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان اور اس کے لشکروں کی پریشان اور حیران کرنے سے-

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّرِقَّ قَلْبُهٗ فَلْیُدِمْ اَکْلَ الْبَلَسِ:- جو شخص یہ چاہے کہ اس کا دل نرم ہو جائے تو وہ ہمیشہ انجیر کھایا کرے-

عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ سَاَلْتُ عَطَاءً عَنْ صَدَقَةِ الْحَبِّ فَقَالَ فِیْ کُلِّهِ الصَّدَقَةُ فَذَکَرَ الذُّرَّةَ وَالدُّخْنَ وَالْبُلْصَ وَالْجُلْجُلَانَ:- ابن جریج نے کہا میں نے عطا تابعی مشہور سے پوچھا کون سے اناجوں میں صدقہ ہے انہوں نے کہا سب میں صدقہ (زکوٰۃ) لازم ہے پھر انہوں نے جوار اور باجرے اور مسور اور تل کا ذکر کیا-

بَعَثَ اللّٰهُ الطَّیْرَ عَلٰی اَصْحَابِ الْفِیْلِ کَالْبَلَسَانِ:- اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں پر (جو کعبہ خراب کرنے کو آئے تھے) ایسے پرندے بھیجے جو زرزور (ایک چڑیا ہے) کے برابر تھے (اور بلسان ایک درخت ہے مشہور ملک مصر میں اس کا تیل ایک عمدہ دوا ہے)-

بَلَاطٌ: پختہ یا پتھر بچھی ہوئی زمین-

عَقَلْتُ الْجَمَلَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَلَاطِ:- میں نے اونٹ کو بلاط میں باندھ دیا (یہ بلاط ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)-

اَلْبَلَاطَةُ الْحَمْرَاءُ:- لال پتھر سماق کا جو کعبہ میں تھا کہتے ہیں حضرت علی وہیں پیدا ہوئے-

کَانَ الْبَلَاطُ حَیْثُ یُصَلِّیْ عَلَی الْجَنَائِزِ:- بلاط وہ مقام تھا جہاں جنازوں پر اب نماز پڑھتے ہیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں اس کو بطحاء کہتے تھے وہاں بازار لگتے-)

مُبَالَطَةٌ:- تلواروں سے ایک دوسرے کو مارنا-

تَبَالَطُوْا:- چستی کی-

بَلُّوْطٌ:- ایک مشہور درخت ہے-

بَلَعٌ: نگل جانا-

اِبْلَاعٌ:- نگلانا

تَبْلِیْعٌ:- ظاہر ہونا، نمودار ہونا-

بَلَّعَ الشَّیْبُ فِیْ رَاْسِهٖ:- اس کے سر میں سفیدی نمودار ہوگئی-

اِبْتِلَاعٌ:- نگل جانا-

بَالُوْعَه اور بَلُوْعَةٌ:- گھر کا وہ سوراخ جو پانی جذب کرتا جائے-

بَلِّعْ بِاَطْوَافِ اَصَابِعِکَ عَیْنَ الرُّکْبَةِ (رکوع میں) اپنی انگلیوں کے کناروں سے گھٹنے کو نگل جا (یعنی مضبوط تھام لے)-

بَلْعَمُ: بہت کھانے والا آدمی اور ایک عابد کا نام بنی اسرائیل میں بُلْعُمُ اور بُلْعُوْم- نرخرہ جس میں سے کھانا معدہ میں جاتا ہے-

لَا یَذْهَبُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ وَّاسِعِ السُّرْمِ ضَخْمِ الْبُلْعُوْمِ:- حضرت علی کا قول ہے اس امت کا کام ایک ہی شخص کی وجہ سے خراب ہوگا جس کی آنت کشادہ اور نرخرہ بھی زبردست ہوگا (یعنی اس کے مداخل اور مخارج بہت ہوں گے، مسرف ہوگا، بہت کھانے والا، مراد معاویہ ہیں- کہتے ہیں ان کے دسترخوان پر سو طرح کے کھانے رکھے جاتے تھے اور وہ کھاتے کھاتے اخیر میں کہتے پیٹ تو نہیں بھرا لیکن منہ تھک گیا یہ اثر تھا اس دعا کا جو آنحضرتؐ نے ان کو دی تھی)-

لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ:- اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے-

حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَیْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُ فِیْکُمْ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ لَوْ بَثَثْتُهٗ لَقُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ:- میں نے آنحضرتؐ سے (علم کے) دو برتن یاد رکھے ایک کو تو میں نے تم میں پھیلا دیا اور دوسرا اگر میں پھیلاؤں (ظاہر کروں) تو ابھی یہ نرخرہ نلّہ پھوڑ ڈالا جائے (ذبح کر دیا جاؤں- مراد وہ باتیں ہیں جو آنحضرتؐ نے راز کے طور پر ابو ہریرہؓ کو بتلائی تھیں کہ میری امت کا یہ حال ہونا ہے، فلاں فلاں ظالم حاکم مسلط ہوں گے، میرے اہل بیت پر ایسے ایسے مظالم ان کے ہاتھوں کئے جائیں گے، بنی امیہ کے حکام کے نام وغیرہ) (بعض نے کہا علم باطن اور علم الاسرار مراد ہے جو ابو ہریرہؓ نے خاص خاص لوگوں اور امام زین العابدینؓ کو بتلایا تھا- عینی نے اس

مقام میں یہ شعر لکھا ہے یا رُبَّ جَوْهَرَةٍ مَالَوْ اَبُوْحُ بِهٖ لَقِيْلَ لِیْ اَنْتَ مِمَّنْ يَعْبُدُ الْوَثَنَا وَلَا اسْتَحَلَّ رِجَالٌ مُّسْلِمُوْنَ دَمِیْ يَرَوْنَ اَقْبَحَ مَا يَاْتُوْنَهٗ حَسَنًا - بہت سے جواہر ایسے ہیں اگر میں ان کو کھول دوں تو لوگ مجھ کو بت پرست کہیں گے اور مسلمان میرا خون حلال سمجھیں گے اور جو برے سے برا وہ کام کرتے ہیں اس کو اچھا جانیں گے (میں کہتا ہوں معاذ اللہ پٹنی کا یہ خیال محض باطل ہے اور اس شعر کا مضمون سراسر الحاد اور زندقہ اور کفر ہے اور تعجب ہے پٹنی پر کہ انہوں نے محدث ہو کر ایسا الحادی شعر اس مقام میں بیان کیا - آنحضرتؐ نے ظاہری شریعت کے خلاف کوئی علم کسی کو تعلیم نہیں کیا خود حضرت علی اور حضرت عائشہ کے کلام سے اس خیال کی تکذیب ہوتی ہے اب رہا علم درویشی اور تصوف اور تبتل اور انقطاع الی اللہ اور تجرید عما سوی اللہ تو اس کی تعلیم خود قرآن اور احادیث نبویہ میں موجود ہے اور جو شخص شریعت ظاہری اور سنت نبوی کے خلاف کو فقیری اور درویشی سمجھے وہ زندیق اور ملحد ہے اور اس کی درویشی ایسی ہے جیسے ہندو مشرک فقیروں اور جوگیوں کی ہوتی ہے اس کو اسلام سے کیا علاقہ ایسی درویشی آخرت میں کچھ کام آنے والی نہیں)-

بَلْغٌ: مرد فصیح اور حکم نافذ-

بَلَاغٌ:- پہنچانا ناپسندیدگی مقصود تک پہنچنے کا سامان زاد سفر-

بَلَاغَةٌ:- فصاحت شیریں زبانی-

بُلُوْغٌ:- پہنچنا جوان ہونا قریب ہونا-

تَبْلِيْغٌ:- پہنچا دینا سنا دینا-

وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ بَلَاغًا اِلٰی حِيْنٍ:- جو تو ہم پر اتارے اس کو ہمارے لئے قوت اور مراد تک پہنچنے کا سامان بنا دے ایک مدت دراز تک-

كُلُّ رَافِعَةٍ رَفَعَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْبَلَاغِ يامِنَ الْبُلَاغِ:- جو شخص ہماری ان باتوں کو جو پہنچائی جاتی ہیں نقل کرنا چاہے یا جو شخص ان لوگوں میں سے جو بڑے پہنچانے والے ہیں ہماری بات پہنچانا چاہے تو وہ پہنچا دے لوگوں کو سنا دے کہ میں نے مدینہ کو حرم کیا-

بَلَغْتَ مِنَّا الْبُلَغِيْنَ يابَلَغْتَ مِنَّا الْبُلَغِيْنَ (یہ حضرت عائشہ صدیقہ نے جنگ جمل میں حضرت علی سے کہا) تم ہماری طرف سے انتہا تک پہنچ گئے (اخیر یہ ہے کہ لڑنے کو مستعد ہوئے - یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں لَقِيْتُ مِنْهُ الْبُرَحِيْنَ (بُرَحِيْنِ اور بَرَحِيْنِ اور بَرَحِيْنِ اور بُرَحِيْنِ بھی مستعمل ہیں) یعنی میں نے اس سے بڑی سختیاں اٹھائیں-

بُلْغٌ يابِلْغٌ:- بمعنی بلیغ عرب لوگ کہتے ہیں خُطْبٌ بُلْغٌ وَ اَمْرٌ بَرِحٌ بڑا انتہا کا سخت کام ہے-

اَحْمَقُ بِلْغٌ:- احمق ہے مگر اپنا مطلب حاصل کر لیتا ہے (دیوانہ بکار خود ہوشیار) یا خبیث اور بدزبان ہے-

اَللّٰهُمَّ سَمْعٌ لَا بَلْغٌ:- یا اللہ یہ بات سنی جائے مگر پوری نہ ہو (واقع نہ ہو)-

اَيْمَانٌ بَالِغَةٌ:- بڑے زور کی قسمیں-

لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ:- جو شخص یہاں موجود ہے وہ اس کو پہنچا دے جو یہاں حاضر نہیں ہے-

رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ:- ایسے بہت لوگ ہوں گے یا کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو یہ بات پہنچائی جائے گی وہ اس کو سننے والے سے زیادہ یاد رکھیں گے- يبلغ به النبی صلّى الله عليه وسلّم- اس حدیث کو آنحضرتؐ تک پہنچاتے تھے یعنی مرفوع کرتے تھے-

حَتّٰی تَبْلُغَ نَفْسِیْ:- یہاں تک کہ میں مرجاؤں-

يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ:- ایسا نہ ہو لوگ آپ سے وہ تلوار زبردستی چھین لیں-

فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ اِلَّا بِكَ:- اب آج کے دن بغیر تیری مدد کے کسی طرح میرا کام نہیں چل سکتا-

بُلْغَةٌ:- روزمرہ کی خوراک-

رُحْ مِنَ الدُّنْيَا بِبُلْغَةٍ:- دنیا سے بقدر کفایت لے کر چل دے (یعنی موٹے چھوٹے کپڑے اور روکھے سوکھے کھانے پر قناعت کر کیونکہ چند روز یہاں رہنا ہے)-

فَتَكَلَّمَ اَبْلَغُ النَّاسِ:- جو شخص سب لوگوں میں اچھی تقریر کرنے والا تھا اس نے کہنا شروع کیا-

مَابَلَّغَ بِکَ مَا نَرٰی:- تم کو کس بات نے اس مرتبہ تک پہنچا دیا (کہ تم حکیم اور فیلسوف ہو گئے یہ لقمان سے کسی نے کہا)-

مَنْ بَلَّغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ وَّمَنْ رَمَاهُ کَانَ لَهٗ عَدْلُ رَقَبَةٍ:- جو شخص اللہ کی راہ میں اپنا تیر کسی کافر تک پہنچائے (اس کو زخمی کرے) اس کے لئے تو (بڑا) درجہ ہے اور جو شخص صرف تیر چلائے (گو وہ کافر تک نہ پہنچے) اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا- اگر مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ- پڑھو تو معنی یہ ہوں گے (جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک تیر لے کر پہنچے یعنی جہاد کے لئے) اس کو ایک درجہ ملے گا اور جو کوئی تیر چلائے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا ثواب ملے گا)-

وَلَا یُبَلِّغُ عَنِّیْ غَیْرِیْ اَوْ رَجُلٌ مِّنِّیْ:- یعنی سورۂ براءۃ کو اپنی طرف سے میں خود پہنچاؤں گا یا میرے عزیزوں میں سے کوئی (عرب کا دستور تھا کہ عہد توڑنے کی اطلاع خود عہد کرنے والا دے یا اس کا کوئی رشتہ دار اسی خیال سے آپ نے ابوبکر صدیق کے پیچھے جو جا چکے تھے حضرت علی کو روانہ کیا)-

مَوْعِظَةٌ بَلِیْغَةٌ:- بڑی عمدہ اور فصیح نصیحت-

فَطَفِقَ یُعَلِّمُهُمُ الْمَنَاسِکَ حَتّٰی بَلَغَ الْجِمَارَ:- آپ نے لوگوں کو حج کے ارکان تعلیم کرنا شروع کرے یہاں تک کہ کنکریاں مارنے کے مقاموں تک پہنچے-

قَدْ بَلَغَ هٰذَا الْکَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ مَا بَلَغَنِیْ:- اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوا جو میرا حال ہوا تھا (نہایت بےقرار اور پریشان)-

ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی بَلَّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِیْ سَبَقَتْ لَهٗ:- پھر اس کو اس بلا پر صبر کرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس درجہ پر جو اس کی قسمت میں آگے سے لکھا گیا ہے پہنچا دیتا ہے-

وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ:- تو ہی مددگار ہے اور تو ہی مقصود تک پہنچانے والا ہے-

فِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا بَلَاغِیْ:- اس دنیا میں جہاں مجھ کو سامان کرنا ہے (آخرت کا)-

لَا تَطْلُبُوْا مِنَ الدُّنْیَا اَکْثَرَ مِنَ الْبَلَاغِ:- دنیا اتنی ہی چاہو جتنی زندگی گذارنے کو کافی ہو-

فَاِنَّهَا دَارُ بُلْغَةٍ وَّ مَنْزِلُ قُلْعَةٍ:- دنیا توشہ تیار کرنے کا گھر ہے (چند روز کے بعد دوسرے گھر میں جانا ہے) یعنی آخرت کے گھر میں-

بَلَقٌ: چت کبرا ہونا' حیران ہونا اسی سے ہے فَرَسٌ اَبْلَقُ جس گھوڑے کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں-

بُلُوْقٌ:- جلد کرنا' کھولنا' بند کرنا ازالۂ بکارت کرنا-

فَبُلِقَ الْبَابُ:- دروازہ پورا کھولا گیا-

اِنْبَلَقَ:- کھل گیا-

بَلْقَاءُ:- شام میں ایک شہر ہے-

بَلْقَعُ یا بَلْقَعَه:- پتھر بے آب و دانہ زمین-

بَلَاقِعُ جمع ہے-

اَلْیَمِیْنُ الْکَاذِبَةُ تَدَعُ الدِّیَارَ بَلَاقِعَ:- جھوٹی قسم گھروں کو ویرانہ بنا دیتی ہے- گھر کی برکت کھو دیتی ہے- گھر والے محتاج ہو کر نکل بھاگتے ہیں- گھر اجاڑ ہو جاتا ہے-

فَاَصْبَحَتِ الْاَرْضُ مِنِّیْ بَلَاقِعَ:- زمین میری وجہ سے ویران ہو گئی-

شَرُّ النِّسَاءِ الْبَلْقَعَةُ:- جس عورت میں کوئی بھلائی نہ ہو وہ سب عورتوں سے بری ہے-

بَلَلٌ: تری' گیلا پن' تھوڑی چیز' آراستگی-

بُلَلَةٌ:- تری-

بَلَال:- ناطہ جوڑنا' خیر بھلائی-

بِلَالٌ:- پانی تری جو حلق کو گیلا کر دے پانی ہو یا دودھ (بعض نے کہا بَلَلٌ کی جمع ہے- بَلٌّ اور بَلَّةٌ تر کرنا' ناطہ جوڑنا)-

بُلُّوْا اَرْحَامَکُمْ وَلَوْ بِالسَّلَامِ:- ناطہ جوڑتے رہو اگرچہ سلام ہی سے جوڑو (یعنی اگر دوسری باتیں صلہ رحم کی نہ ہو سکیں (مثلاً کھلانا پلانا' تحفہ ہدیہ سلوک وغیرہ) تو سلام علیک تو نہ چھوڑو)-

فَمَسَحَ بِبَلَّةٍ مَا بَقِیَ رَاسَهٗ وَ رِجْلَیْهِ:- سر اور پاؤں پر اس تری سے مسح کر لیا جو ہاتھوں میں باقی رہ گئی تھی (منہ ہاتھ دھونے کے بعد)-

اِحْتَلَمَ وَلَمْ یَجِدْ بَلَلًا:- ایک شخص کو احتلام ہوا (خواب دیکھا) مگر اس نے منی کی تری نہ پائی-

اِبْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ:- رگیں تر ہوگئیں-

فَاِنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا:- بے شک تم سے ناطہ ہے میں اس کو تر چیزوں سے گیلا کرتا رہوں گا- (جوڑتا رہوں گا- عرب لوگ گیلا کرنے سے جوڑنا اور سوکھانے سے توڑنا مراد لیتے ہیں-)

مَا تَبِضُّ بِبَلَالٍ:- ذرا بھی پانی یا دودھ نہیں دیتی-

رَاَیْتُ بَلَلًا مِنْ عَیْشٍ:- میں نے خوب ارزانی دیکھی (ارزانی پانی سے ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو بَلَلْ کہا-

لَسْتُ اُحِلُّ زَمْزَمَ لِمُغْتَسِلٍ وَّهِیَ لِشَارِبٍ حِلٌّ وَّ بِلٌّ:- میں زمزم کے پانی سے نہانے کی اجازت نہیں دیتا البتہ پینے والے کے لئے وہ حلال اور مباح ہے یا تندرستی ہے جیسے کہتے ہیں بَلَّ مِنْ مَرَضِہٖ یعنی بیماری سے چنگا ہو گیا- بعض نے کہا بِلٌّ فقط تابع ہے حِلٌّ کا جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی، سامان وامان-

مَنْ قَدَّرَ فِیْ مَعِیْشَةٍ بَلَّهُ اللّٰهُ:- جس نے انداز کے ساتھ زندگانی کی (سوچ سمجھ کر اپنا خرچ رکھا جتنی چادر اتنا ہی پاؤں پھیلایا اسراف اور فضول خرچی سے باز رہا) اس کو اللہ مالدار رکھے گا-

فَاِنْ شَكَوْا بِانْقِطَاعِ شُرْبٍ اَوْ بَالَّةٍ:- اگر پانی پینا موقوف ہو جائے یا اور کسی فائدے کے بند ہو جانے کی شکایت کریں عرب لوگ کہتے ہیں

لَا تَبُلُّكَ عِنْدِیْ بَالَّةٌ:- تجھ کو مجھ سے کوئی فائدہ نہ ہوگا-

بَلِیْلَةُ الْاِرْعَادِ:- ڈرانے کی آندھی-

مَا شَیْءٌ اَبَلَّ لِلْجِسْمِ مِنَ اللَّهْوِ هُوَ شَیْءٌ كَلَحْمِ الْعُصْفُوْرِ:- بدن کو چنگا کرنے والا کھیل کود سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے وہ تو چڑیا کے گوشت کی طرح ہے (جیسے پرندوں کا گوشت مقوی ہے ایسے ہی کھیل کود کثرت دل لگی مذاق چہل سے بھی آدمی کی صحت اچھی ہوتی ہے)-

ثُمَّ یَحْضُرُ عَلٰی بُلَّتِهٖ:- پھر اپنا عیب لئے ہوئے حاضر ہو (یہ حضرت عمر نے مغیرہ کے لئے حکم دیا تھا کہ تین دن کی مہلت اس کو دے کر حاضر کریں)-

اَلَسْتَ تَرْعٰی بَلَّتَهَا:- کیا تو اس کی کلی (شگوفہ) نہیں چراتا (جانوروں کو نہیں کھلاتا)

فَرَاٰی بِلَّةً:- اس نے تری دیکھی-

بَلْبَال:- رنج اور غم بَلَابِلْ جمع ہے-

بِلَال:- آنحضرتؐ کے مؤذن تھے-

بَلَمٌ: یا بَلَمَةٌ:- اونٹنی کی خواہش جفتی کے لئے اور اس کی فرج سوجھ جانا اس خواہش کی وجہ سے- بَیْلَمَانِ ایک مقام کا نام ہے یمن یا سند یا ہند میں-

رَاَیْتُهٗ بَیْلَمَانِیًّا اَقْمَرَ هِجَانًا:- میں نے دجال کو دیکھا وہ ایک موٹا سفید رنگ آدمی ہے-

كَقَدِّ الْاُبْلُمَةِ:- گوگل کی چھال چیرنے کی طرح (بیچ میں سے برابر دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں (یعنی ہم تم برابر ہیں)-

بَلَّانٌ: حمام-

سَتَفْتَحُوْنَ بِلَادًا فِیْهَا بَلَّانَاتٌ:- تم ایسے ملکوں کو عنقریب فتح کرو گے جہاں حمام ہوں گے-

بَلُّوْرٌ: یا بِلَّوْرٌ:- ایک مشہور چمکتا سفید پتھر ہے-

لَا یُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ الْاَحْدَبُ الْمُوْجَهُ وَلَا الْاَعْوَرُ الْبَلُّوْرَةُ:- امام جعفر صادق نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ کبڑا محبت نہیں رکھے گا جو دونوں طرف سے (پیٹھ اور سینہ کی طرف سے) کبڑا ہو اور نہ وہ کانا جس کی آنکھ اٹھی ہوئی ہو- (بَلُّوْرَہ کے معنی صاحب نہایہ نے ابو عمر زاہد سے ایسے ہی نقل کئے ہیں اور عینی اور سیوطی نے ان کی متابعت کی، لیکن لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی، لغت میں بَلُّوْرَہ موٹے تازے دلیر آدمی کو کہتے ہیں)-

نِعْمَ الْفَصُّ الْبَلُّوْرُ:- بلور اچھا نگینہ ہے-

بَلْهَ: اسم فعل ہے یعنی چھوڑ دے-

بَلَهٌ:- نادانی، بھولاپن، صاف دلی-

وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ بَلْهَ مَا اَطْلَعْتُمْ عَلَیْهِ:- بہشت میں ایسی نعمتیں اور لذتیں ہیں جو کسی بشر کے دل پر نہیں

گذریں (وہم میں بھی نہیں آئیں) ان نعمتوں کو تو جانے دو جو تم کو معلوم ہو چکی ہیں (کبھی بَلْہَ ترک کے معنی میں آتا ہے اس حالت میں معرب ہوتا ہے ورنہ مبنی برفتحہ اور جب معرب ہو تو حرف جر اس پر آتا ہے جیسے صحیح بخاری میں ہے-

وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا مِّنْ بَلْہِ مَا اَطْلَعْتُمْ عَلَیْہِ:- اور خطابی نے غلطی کی جو کہا ٹھیک یہ ہے کہ مِنْ کا حرف نکال دیا جائے)-

اَکْثَرُ اَھْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْہُ:- اکثر بہشتی لوگ وہ ہوں گے جو سادے سیدھے صاف دل ہیں ان کے دل میں اینچ پیچ مکر نہیں ہے-

بُلْھْنِیَةٌ:- خوش گذرانی - (فتنی نے کہا جس کو عقل نہ ہو-)

اَبْلَہُ:- نادان اور سلیم القلب بے شر اس کی جمع بُلْہٌ ہے-

فَاِنَّ خَیْرَ اَوْلَادِنَا اَلْاَ بَلَہُ الْغَفُوْلُ:- ہماری اچھی اولاد وہ ہے جو صاف دل یا شرم والی شر پہنچانے سے غافل ہو-

عَلَیْکُمْ بِالْبُلْھَاءِ:- بلہا عورت لازم کرلو (میں نے پوچھا بلہا کیا ہے فرمایا پردہ کرنے والی پاک دامن

بَلْوٌ یا بَلَاءٌ:- آزمانا' ایک چیز کی حقیقت کھول دینا نعمت دینا' آفت میں ڈالنا-

اِبْلَاءٌ:- آزمانا' قسم دینا' پرانا کرنا' نعمت دینا' ظاہر کرنا-

اِبْتِلَاءٌ:- آزمانا' کسی آفت میں پھنسنا- (بعض نے کہا اِبْتِلا بھی خیر اور شر دونوں میں ہوتا ہے)-

فَمَشٰی قَیْصَرُ اِلٰی اِیْلِیَاءَ لَمَّا اَبْلَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی:- قیصر بیت المقدس کی طرف گیا جب اللہ تعالیٰ نے اس پر احسان کیا (ایرانی فوجوں کو دفع کر دیا)-

مَنْ اُبْلِیَ فَذَکَرَ فَقَدْ شَکَرَ:- جس شخص کو کوئی نعمت ملی وہ اللہ تعالیٰ کی یاد کرے تو اس نے شکر کرلیا-

مَا عَلِمْتُ اَحَدًا اَبْلَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِیْ:- میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بڑھ کر کسی پر احسان کیا ہو-

اَللّٰھُمَّ لَا تُبْلِنَا اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ:- یا اللہ ہم کو مت آزما مگر اس طرح سے جو ہمارے حق میں بہتر ہو-

اِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُلِیَ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ تَعَالٰی:- نذر وہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی مقصود ہو (تو نذر شرعی ایک عبادت ہوئی جو غیر خدا کی نذر کرے وہ مشرک اور کافر ہو جائے گا)-

اَبْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عُذْرًا فِیْ بِرِّھَا:- ماں سے سلوک کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا عذر اچھا کر (یعنی اپنی مغفرت کے لئے معقول سبب گردان)-

عَسٰی اَنْ یُّعْطٰی ھٰذَا مَنْ لَّا یُبْلِیْ بَلَائِیْ:- کہیں یہ اس شخص کو نہ مل جائے جس نے میری طرح اللہ کی راہ میں محنت نہ کی-

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ لَّا یَرَانِیْ بَعْدَ اَنْ فَارَقَنِیْ فَقَالَ لَھَا عُمَرُ بِاللّٰہِ اَمِنْھُمْ اَنَا قَالَتْ لَا وَلَنْ اُبْلِیَ اَحَدًا بَعْدَکَ:- ام المومنین ام سلمہ نے روایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو مجھ سے جدا ہوئے پر پھر مجھ کو نہ دیکھیں گے- یہ حدیث سن کر حضرت عمر نے ام المومنین سے پوچھا تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں انہوں نے کہا نہیں اب تمہارے بعد میں کسی کو اس کی خبر نہیں دینے کی-

اَبْلِیْ وَ اَخْلِقِیْ:- پرانا کر اور بوسیدہ کر (ایک روایت میں اَخْلِفِیْ ہے فائے موحدہ سے یعنے دوسرا کپڑا اس کے بدل پہن-)

تُبْلِیْ وَ تُخْلِقِیْ (وہی معنی یہ دعا ہے یعنی) تو زندہ رہے یہ کپڑا تیرے بدن پر پرانا ہو جائے-

کُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا:- ہر ایک اچھی نعمت ہم کو عطا فرمائی-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَبْلَانَا:- شکر اس خدا کا جس نے ہم پر احسان کیا-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَبْلٰی وَ ابْتَلٰی:- شکر اللہ کا جس نے نعمت بھیجی اور بلا بھیجی-

وَنَسِیَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰی:- اور قبر اور گل جانے کو بھول گیا-

سُئِلَ عَنِ الْمَیِّتِ یَبْلٰی جَسَدُہٗ قَالَ نَعَمْ حَتّٰی

لَایَبْقٰی لَهٗ لَحْمٌ وَّلَا عَظْمٌ اِلَّا الطِّیْنَةُ الَّتِیْ خُلِقَ مِنْهَا فَاِنَّهَا لَاتَبْلٰی بَلْ تَبْقٰی فِی الْقَبْرِ مُسْتَدِیْرَةً حَتّٰی یُخْلَقَ مِنْهَا کَمَا خُلِقَ مِنْهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ:- امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کیا مردے کا بدن گل جاتا ہے انہوں نے کہا ہاں نہ گوشت رہتا ہے نہ ہڈی رہتی ہے صرف وہ مٹی جس سے پیدا ہوا تھا گول ہوکر قبر میں رہ جاتی ہے وہ نہیں گلتی قیامت کے دن اس میں سے پیدا ہوگا جیسے پہلی بار اس میں سے پیدا ہوا تھا-

وَقَدْ اَبْلٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ:- اس نے مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں کوشش کی-

اُبْلِیْنَا حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیُصَلِّیْ وَحْدَهٗ:- آنحضرتؐ کے بعد ہم بلا میں پڑ گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی (چھپ کر) اکیلے نماز پڑھنے لگا-

بَشِّرْهُ عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُهٗ:- عثمانؓ کو بہشت کی خوش خبری دے دے گو ایک مصیبت ان پر آئے گی (گو حضرت عمرؓ بھی شہید ہوئے مگر ان پر بلوہ نہیں ہوا بلکہ ابولولوٴ مردود نے دھوکے سے مار ڈالا)-

اِبْتَلَاکُمْ لِیَعْلَمَ اِیَّاهُ تُطِیْعُوْنَ اَوْ هِیَ:- اللہ تعالیٰ نے تم کو آزمایا ہے دیکھے تم اس کی اطاعت کرتے ہو یا حضرت عائشہ کی سنتے ہو (حضرت عائشہ سے خطائے اجتہادی ہوئی تھی حضرت علی اس وقت کے امام برحق تھے- ان کی اطاعت خدا کی اطاعت تھی)-

اِنْ کُنَّا مَعَ ذٰلِکَ نَبْلُوْا عَلَیْهِ الْکَذِبَ:- بے شک ہم اس کے ساتھ ان کے جھوٹ کا امتحان کرتے تھے (حالانکہ وہ ان سب میں زیادہ سچے تھے' جھوٹ سے مراد یہاں غلط ہے کیونکہ کعب احبار سچے تھے صرف اہل کتاب کی کتابوں سے بعض باتیں نقل کرتے جو ٹھیک نہ نکلتیں)-

اِنَّمَا بَعَثْتُکَ لِاَبْتَلِیَکَ وَ اَبْتَلِیَ بِکَ:- میں نے (اے محمدؐ) تجھ کو اس لئے بھیجا ہے کہ تجھ کو آزماؤں اور تیری وجہ سے لوگوں کو آزماؤں (اللہ کی آزمائش ایک کام کا دکھا دینا ہے ورنہ اس کو ہر ایک ہونے والی بات ازل سے معلوم تھی)-

وَعَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ:- اللہ نے مجھ کو اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھ کو پھنسایا-

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُنَزِّلُ الْبَلَاءَ:- یا اللہ تیری پناہ ان گناہوں سے جن کی وجہ سے بلا اترتی ہے (امام زین العابدین نے فرمایا گناہ یہ ہیں مظلوم کی فریاد نہ سننا' مصیبت زدہ کی مدد نہ کرنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنا)-

فَالرَّجُلِ وَ قِدَمَهٗ وَ الرَّجُلَ وَ بَلَاءَهٗ:- کوئی شخص ہے اس کی قدامت اسلام کا لحاظ رکھنا چاہئے- کوئی شخص ہے اس کی خدمت اور کارگذاری کا لحاظ رکھنا چاہئے-

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ حُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَیْنَا:- ہر سننے والا سن لے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے اچھے احسانوں کو بیان کرتے ہیں-

مَا تُبَالِیْ بِمُصِیْبَتِیْ:- آپ کو میری مصیبت کی کیا پرواہ ہے-

وَتَبْقٰی حُثَالَةٌ لَا یُبَالِیْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً:- کچھ کوڑا کچرا رہ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی کچھ بھی پرواہ نہ کرے گا (عرب لوگ کہتے ہیں)-

مَا اُبَالِیْهِ وَبِهٖ بَالًا وَّ بَالَةً وَّ بَلَاءً وَّ مُبَالَاةً:- یعنی میں ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا)-

مَا بَالَیْتُ بِهٖ:- مجھ کو اس کا کچھ بھی رنج نہیں ہوا-

هٰؤُلَاءِ فِی الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ:- یہ سب لوگ بہشتی ہیں اور مجھ کو کوئی پرواہ نہیں (بعض نے کہا مجھ کو کچھ برا معلوم نہیں ہوتا)-

هٰؤُلَاءِ فِی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ:- یہ سب لوگ دوزخ والے ہیں مجھ کو کچھ پرواہ نہیں-

مَا اُبَالِیْهِ بَالَةً:- مجھ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں-

لَا اُبَالِیْ اَبَوْلٌ اَصَابَنِیْ اَمْ مَاءٌ:- کچھ پرواہ نہیں مجھ کو پیشاب لگ گیا یا پانی-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰی کُلِّ فَحَّاشٍ بَذِیٍّ قَلِیْلِ الْحَیَاءِ لَا یُبَالِیْ بِمَا قَالَ وَلَا مَا قِیْلَ لَهٗ فَاِنْ فَتَّشْتَهٗ لَمْ تَجِدْهُ اِلَّا لُغْیَةً اَوْ شِرْکَ شَیْطَانٍ:-

اللہ تعالیٰ نے جو ہر فحش بکنے والے' زبان دراز' بے شرم پر جو اپنے کہے کی پرواہ نہ کرے نہ دوسرے کے کہے کی بہشت حرام کر دی ہے اگر تو اس کو دیکھے تو لغو پائے یا ولد الزنا یا شیطان کا ساجھی (بعض نے لُغْیَۃٌ کی جگہ لُعْنَۃٌ پڑھا ہے یعنی ملعون بعض نے لَعْنَۃٌ یا لُعَنَۃٌ یعنی بہت لعنت کرنے والا)-

اَمَا وَابْنُ الْخَطَّابِ حَیٌّ وَلٰکِنْ اِذَا کَانَ النَّاسُ بِذِیْ بِلِّیٍ وَ ذِھِیْ بِلِّیٍ:- ابھی تو خطاب کے بیٹے (حضرت عمرؓ) زندہ ہیں لیکن جب وہ وقت آئے گا کہ کچھ لوگ اِدھر کچھ اُدھر یعنی مختلف فرقہ اور گروہ ہو جائیں گے (ایک روایت میں ذِیْ بِلِّیَّانٍ ہے معنی وہی ہیں عرب لوگ کہتے ہیں:

ھُوَ بِذِیْ بِلٍّ یا بَلٍّ یا بَلّٰی یا بِلّٰی یا بُلّٰی یا بِلِّیٍ یا بَلِّیٍ یا بَلْیَانٍ یا بَلَّیَانٍ یا بِلِّیَانٍ:- یعنی وہ اتنی دور ہے کہ اس کا کچھ حال معلوم ہی نہیں کبھی کہتے ہیں- ذَھَبَ بِذِیْ ھَلِیَّانٍ وَ ذِیْ بِلِّیَانٍ- وہ ایسی جگہ چل دیا معلوم نہیں ہوتا کہاں گیا ہے-

کَانُوْا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ یَعْقِرُوْنَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقَرَۃً اَوْ نَاقَۃً اَوْ شَاۃً وَ یُسَمُّوْنَ الْعَقِیْرَۃَ الْبَلِیَّۃَ:- جاہلیت کے زمانے میں قبر کے پاس ایک گائے یا اونٹنی یا بکری کو زخمی کر کے چھوڑ دیتے یا قبر کے پاس باندھ دیتے یا ایک گڑھے میں ڈال دیتے نہ اس کو چارہ دیتے نہ پانی وہیں مرکر رہ جاتی اس کو بَلِیَّۃ کہتے (مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ مردہ حشر کے دن ان جانوروں پر سوار ہوگا- اسلام نے آ کر یہ خیالات باطل کئے اور بے رحمی کے کام موقوف کرائے- افسوس ہمارے زمانہ میں بعض نام کے مسلمان ان کفار کی پیروی کر کے پھر جانوروں کو بزرگوں کی قبروں پر لے جا کر ذبح کرنے لگے ہیں جیسے اجالا شاہ کا مرغہ' شیخ سدو کا بکرا' لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس قسم کا جانور گو اس پر ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر بھی کہا ہو جب ذبح سے پہلے غیر اللہ کا نام اس پر پکارا گیا تو ایک طائفہ علما کے نزدیک حرام ہے اور مشتبہ ہونے میں تو شک نہیں)-

لَتَبْتَلُنَّ لَھَا اِمَامًا اَوْ لَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا:- یا تم نماز کے لئے ایک امام تجویز کرو نہیں تو اکیلے اکیلے نماز پڑھ لو-

بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا:- قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان بہشت کے بالاخانوں میں کیوں نہیں مومن پہنچ جائیں گے (یعنی جو سب پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں وہ آنحضرتؐ کی امت کے مومن ہیں باقی پیغمبروں کے پیرو دوسرے مکانوں میں رہیں گے-)

بِالْحَمْدُلِلّٰہِ:- آنحضرتؐ قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے)-

غَزْوَۃُ بِالْمُصْطَلِقِ:- یعنی بنی مصطلق (مریسیع کا) غزوہ-

باب الباء مع المیم

بِمَ: با حرف جر ہے اور ما استفہامیہ ہے یعنی کس وجہ سے یا کس امر کی ما کا الف محذوف کر دیا استفہامیہ اور موصولہ میں فرق کرنے کے لئے بِمَا الف کے ساتھ یعنی اس وجہ سے-

بَمٌّ: ستار کی سخت ترین آواز یا ستار کا موٹا تانت-

بُمٌّ:- ایک لغت ہے- بُوْمٌ میں بمعنی اُلو-

باب الباء مع النون

بَنْدٌ: بڑا جھنڈا (جس کے نیچے دس ہزار آدمی ہوں-

اَنْ تَغْزُو الرُّوْمَ فَتَسِیْرُ بِثَمَا نِیْنَ بَنْدًا:- تم روم (یعنی نصاری) سے جہاد کرو گے وہ اسی نشان لے کر آئیں گے (ہر نشان کے تلے دس ہزار یعنی آٹھ لاکھ فوج سے مقابلہ کریں گے)-

بُنْدُقَۃٌ: غلہ جو مٹی سے بناتے ہیں اور غلیل میں رکھ کر مارتے ہیں-

لَا یُؤْکَلُ مَا قَتَلَہُ الْحَجَرُ مِنَ الْبُنْدُقَۃِ:- پتھر (یا مٹی کی) گولی سے جو جانور مارا جائے اس کو نہ کھائیں (اب بُنْدُق اور بُنْدُقِیَّۃ اور بَارُوْدَۃ کہنے لگے ہیں بندوق کو جس میں سیسہ کی گولی ڈال کر مارتے ہیں اس کی جمع بَنَادِق اور بَنَادِیْق- گولی کو رَصَاصَۃ اور باروت کو بَارُوْد کہتے ہیں)-

بَنَادِیْقُ الْفَتِیْلَۃِ:- توڑہ دار بندقیں-

بَنَسٌ: شر سے بھاگنا-

تَبْنِیْس: - پیچھے ہٹنا-

بَنِّسُوْا عَنِ الْبُیُوْتِ لَا تُطَمُّ اِمْرَأَةٌ اَوْ صَبِیٌّ یَّسْمَعُ کَلَامَکُمْ: - گھروں سے ذرا پیچھے ہٹ کر باتیں کیا کرو ایسا نہ ہو بچے اور عورتیں تمہاری واہی (شہوت انگیز) باتیں گالی گلوج سن کر مغلوب ہو جائیں (ان پر برا اثر پڑے)-

بَنَانٌ: انگلیوں کے سرے- پور-

مَا عَرَفْتُهٗ اِلَّا بِبُنَانِهٖ: - جابرؓ کہتے ہیں میں نے اپنے والد (عبداللہ) کو جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے زخموں کی وجہ سے نہیں پہچانا مگر ان کی انگلیوں کے سرے دیکھ کر پہچانا-

اِنَّ لِلْمَدِیْنَةِ بَنَّةً: - مدینہ میں ایک خاص طرح کی خوشبو ہے (کیونکر خوشبو نہ ہو گی ساری دنیا میں ایمان کی خوشبو وہیں سے پھیلی)-

قَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ لِعَلِیٍّ مَا اَحْسِبُکَ عَرَفْتَنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ بَلٰی وَاِنِّیْ لَاَجِدُ بَنَّةَ الْغَزْلِ مِنْکَ: - اشعث بن قیس نے حضرت علیؓ سے کہا میں سمجھتا ہوں امیرالمومنین نے مجھ کو نہیں پہچانا فرمایا کیوں نہیں تیرے تو ہاتھ سے اب تک سوت کی بو میں سونگھ رہا ہوں (یعنی میں تجھ کو خوب پہچانتا ہوں تیرا باپ جولاہا تھا) (ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا میرا فیصلہ جلدی کر دو انہوں نے کہا تَبَنَّنْ ٹھہر- یہ اَبَنَّ بِالْمَکَانِ سے نکلا ہے یعنی وہاں مقیم ہوا بَنَّ کے معنی بھی وہی ہیں)-

بُنَانَه: - ایک محلہ ہے بصرے میں اور ایک قبیلہ بھی ہے اسی میں سے ثابت بنانی تھے-

اِبْنٌ: بیٹا (اصل میں بَنَوٌ تھا- اَبْنَاءٌ اور بَنُوْنَ جمع ہے-)

تَبَنّٰی حُذَیْفَةُ سَالِمًا: - حذیفہ نے سالم کو بیٹا بنایا تھا-

اِنَّمَا هُمْ بَنِیَّ: - وہ تو میرے بیٹے ہیں (میں شفقت پدری کے لحاظ سے ان پر خرچتا ہوں مجھ کو ثواب کیا ملے گا)-

اِبْنَةٌ: یا بِنْتٌ بیٹی دختر بنات جمع کُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ- حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں میں گڑیوں سے کھیلا کرتی (معلوم ہو کہ گڑیاں اس حدیث میں سے مستثنیٰ ہیں جو مورتوں کی ممانعت میں وارد ہے اور اسی لئے گڑیوں کی بیع اور شرا جائز رکھی ہے- جمہور علما کا یہی قول ہے- بعض نے کہا یہ گڑیاں پوری مورتیں نہ تھیں اور حضرت عائشہ کم سن تھیں اس لئے آنحضرتؐ نے ان کو اجازت دی-)

بِنْهَا: ایک گاؤں ہے مصر میں- آنحضرتؐ نے اس کے شہد کے لئے برکت کی دعا کی-

اِبْنِیَةٌ یا بِنَاءٌ: - عمارت' جڑ بنیاد' گھر' ڈیرہ' خیمہ-

فَاَمَرَ بِبِنَائِهٖ فَقُوِّضَ: - آپ نے حکم دیا وہ ڈیرہ اکھیڑا گیا- اَبْنِیَةٌ جمع ہے-

کَانَ اَوَّلُ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فِیْ مُبْتَنٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِزَیْنَبَ: - پہلے جو پردے کا حکم اترا وہ اس وقت جب آنحضرتؐ کا زفاف حضرت زینب سے ہوا-

اِبْتِنَاءٌ اور بِنَاءٌ: - کے معنی زوجہ کو اپنے گھر لانے کے اور زوجہ سے صحبت کرنے کے بھی ہیں (کہتے ہیں بَنَی الرَّجُلُ عَلٰی اَهْلِهٖ وَ بِاَهْلِهٖ- مرد نے اپنی جورو سے صحبت کی)-

بَنٰی بِالثَّقَفِیَّةِ: - ثقیف کی عورت سے آپ نے صحبت کی-

یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَتٰی تُبْنِیْنِیْ: - حضرت علیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کب مجھ کو میری بی بی سے صحبت کرنے دیں گے-

یُبْنِیْ عَلَیْهِ بِصَفِیَّةَ: - صفیہ کے ساتھ آپ پر ایک ڈیرہ لگا دے-

بَنٰی بِهَا وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ: - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ سے صحبت کی جب ان کی عمر نو برس کی تھی (وہ اس عمر میں جوان ہو گئی ہوں گی)-

امام احمد نے اسی حدیث سے دلیل لی کہ عورت جب نو برس کی ہو جائے تو خاوند جبراً اس سے صحبت کر سکتا ہے مگر دوسرے تینوں امام یہ کہتے ہیں اگر وہ صحبت کے قابل ہو جائے تو کر سکتا ہے اور اس کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں ہے (گرم ملکوں میں عورتیں نو دس بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں لیکن سرد ملکوں میں پندرہ سولہ برس میں جوان ہوتی ہیں بہر حال جوانی کے بعد صحبت کرنا بہتر ہے اور کم عمری کی شادی خوب نہیں ہے اولاد ضعیف پیدا ہوتی ہے)-

مَا رَاَیْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّقِیًا الْاَرْضَ

بِشَیْءٍ اِلَّا اَنِّی اَذْکُرُ یَوْمَ مَطَرٍ فَاِنَّا بَسَطْنَالَهٗ بِنَاءً:- حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے آنحضرت کو زمین سے اپنے تئیں بچاتے نہیں دیکھا (یعنی آپ بے تکلف زمین پر بیٹھ جاتے فرش وغیرہ کے پابند نہ رہتے) البتہ ایک دن مجھ کو یاد ہے پانی برسا تو ہم نے آپ کے لئے چمڑا بچھایا- (بناءٌ اور مَبْنَاۃٌ اور مِبْنَاۃٌ- چمڑے اور پردے اور جامہ دان گٹھری کو گرائے (یعنی ناحق خون کرے) وہ ملعون ہے)-

اِبْنُ اٰدَمَ بُنْیَانُ اللّٰهِ:- آدمی اللہ کی عمارت ہے (اسی نے اس کو کھڑا کیا ہے تو بلا وجہ شرعی آدمی کو مارنا اللہ کی عمارت گرانا ہے اس کو سخت سزا ملے گی)-

مَنْ هَدَمَ بُنْیَانَ رَبِّهٖ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ:- جو کوئی اپنے پروردگار کی عمارت کو ڈھائے (ناحق خون کرے وہ ملعون ہے)-

رَاَیْتُ اَنْ لَّا اَجْعَلَ هٰذِهِ الْبُنْیَّةَ مِنِّیْ بِظَهْرٍ:- میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس عمارت یعنی خانہ کعبہ کی طرف اپنی پیٹھ نہ کروں-

هَلْ شَرِبَ الْجَیْشُ فِی الْبُنَیَّاتِ الصِّغَارِ:- (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا جو سرحد سے آیا تھا) کیا لشکر کے لوگ چھوٹے چھوٹے گلاسوں میں پانی پیتے ہیں (اس نے کہا نہیں بڑے برتن میں پانی آتا ہے ایک پی کر دوسرے کو دے دیتا ہے اسی طرح کرتے ہیں-)

مَنْ بَنٰی فِیْ دِیَارِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَیْرُوْزَهُمْ وَ مَهْرَجَانَهُمْ حُشِرَ مَعَهُمْ:- جو شخص عجم کے ملک میں رہے اور ان کی طرح نوروز اور مہرگان کی عید کرے اس کا[1] حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا (ایک روایت میں مَنْ تَنَاَّ ہے اور وہی ٹھیک ہے)-

اِذَا قَعَدَتْ تَبَنَّتْ:- وہ عورت اتنی موٹی ہے کہ جب بیٹھتی ہے تو ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے الگ کر کے چار زانو (مٹاپے کی وجہ سے اس کو چمڑے کے قبہ سے تشبیہ دی)-

اَلْکَلِمَاتُ الَّتِیْ بُنِیَ عَلَیْهَا الْاِسْلَامُ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَکْبَرُ:- جن کلموں پر اسلام کی بنا ہے وہ چار ہیں سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر-

فَاَمَرَ بِبِنَاهُ فَقُوِّضَ:- پھر آپ نے حکم دیا آپ کے لئے جو ڈیرہ لگایا گیا تھا وہ توڑ دیا گیا- (یہ اعتکاف کا قصہ ہے)

نَهٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ یُّبْنٰی عَلَیْهَا:- آنحضرتؐ نے قبروں پر گچ کرنے سے ان کو پختہ بنانے سے ان پر عمارت جیسے گنبد چوکھنڈی وغیرہ بنانے سے منع فرمایا-

کُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ اِلَّا مَالَا بُدَّمِنْهُ:- ہر ایک عمارت (آخرت میں آدمی کے لئے) ایک وبال ہوگی مگر اتنی جتنی ضرور ہے، بلا اس کے گزر نہیں، سردی اور گرمی اور پانی سے بچنے کے لئے)-

اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِی الْبِنَاءِ:- حرام مال عمارت میں خرچ کرنے سے بچے رہو- یہ دین کی خرابی کی بنیاد ہے یا عمارت اور گھر میں حرام کام نہ کرو ان سے بچے رہو (ورنہ عمارت برباد ہوگی گھر ویران ہوگا-)

اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا:- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے عمارت ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو سنبھالے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) (اسی طرح ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کی حمایت اور امداد کرنا چاہئے- کافروں کے مقابلہ میں اس کو ذلیل نہ ہونے دینا چاہئے) (سبحان اللہ قومیت کی کیا عمدہ تعلیم ہے اگر مسلمان اس بیش بہا نصیحت پر چلتے تو ان کی بربادی اور عزت ریزی کیوں ہوتی)-

---

[1] معاذ اللہ اس حدیث سے کافروں کی رسمیں بجالاتے یا ان میں شریک ہونے کی کس قدر قباحت نکلی بعض علماء نے تو یہ فتویٰ دیا ہے کہ ہولی یا دیوالی وغیرہ مراسم ہنود میں کوئی شریک ہو تو کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہو جاتی ہے افسوس کہ بعض ملکوں میں مسلمان عید نوروز وغیرہ میں شریک ہوتے ہیں۔ (م)

فَلَعَلَّهٗ قَالَ قَبْلَ اَنْ یَّبْنِیَ: -عبداللہ بن عمرؓ نے شاید یہ اس وقت کہا جب انہوں نے نکاح نہیں کیا تھا یا عمارت نہیں بنائی تھی-

بَاب الباء مَعَ الواو

بَوْءٌ: لوٹنا' کٹ جانا' لوٹانا' موافق ہونا' اقرار کرنا' اعتراف کرنا-

تَبْوِیْئٌ: -کھول دینا' اقامت کرانا' نکاح کرنا' سیدھا کرنا' تیار کرنا-

بَاءَ ةٌ: -نکاح یا جماع-

بَوَاءٌ: -برابر' یکساں-

بَاءَ: -پھر گیا' لوٹا' رجوع کیا-

اَبَأَ: اترا-

بَوَّأَ: -اتارا ٹھہرایا-

اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ: - میں تیرے احسان اور اپنے تقصیر اور گناہ کا اقرار کرتا ہوں-

قَدْ بَاءَ تْ بِهٖ عَلٰی نَفْسِهَا: -اس نے تو خطا کا اقرار کرلیا-

بَاءَ بِالْاِثْمِ: -گناہ لے کر لوٹ گیا-

بُؤْنَا بِالْغَضَبِ: -ہم خدا کا غصہ لے کر لوٹے-

مَنْ قَالَ لِاَخِیْهِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا: - جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر کفر لوٹ گیا (یا تو کہنے والا کافر ہو گیا اگر وہ جھوٹا ہے ورنہ جس کو کہا اگر وہ سچا ہے)-

اِنْ عَفَوْتُ عَنْهُ یَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَ اِثْمِ صَاحِبِهٖ: - اگر میں اس کو معاف کر دوں (قصاص کو نہ لوں) تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی یعنی مقتول کو قتل کرنے کا گناہ لے کر لوٹ جائے گا- ایک (روایت میں یوں ہے اِنْ قَتَلَهٗ کَانَ مِثْلَهٗ اگر مقتول کے وارث نے قاتل کو قصاصاً قتل کر ڈالا تو اب دونوں برابر ہو گئے (یعنی قاتل اور وارث مقتول اب کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ رہی-)

بُوْءِ لِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِذَنْبِکَ: - حاکم اسلام کے سامنے اپنے قصور کا اقرار کر (جھوٹ مت بول انکار نہ کر)-

مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ: - جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ لگائے وہ دوزخ میں جو اس کا ٹھکانا ہے اس میں اترے (اس حدیث کو بہت سے علما نے متواتر کہا ہے)-

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا لِیُبَاهِیْ بِهِ الْعُلَمَاءَ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ: - جو شخص علم اس نیت سے حاصل کرے کہ دوسرے عالموں پر فخر کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے-

مَنْ حَفَرَ لِلْمُؤْمِنِ قَبْرًا فَکَاَنَّمَا بَوَّاَهٗ بَیْتًا مُّوَافِقًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ: - جو شخص ایک مسلمان کے لئے قبر کھودے اس نے گویا اس کو قیامت تک ایک موافق گھر دیا-

اَاُصَلِّیْ فِیْ مَبَاءَ ةِ الْغَنَمِ: -کیا میں بکریوں کے تھان میں نماز پڑھ لوں-

هٰهُنَا الْمُتَبَوَّأُ: -یہیں یعنی مدینہ میں ٹھکانا ہے یا یہیں قبر ہے-

بَاءَ هُ الْاِمَامُ بِفُلَانٍ: - حاکم نے فلاں شخص کا خون اس پر لگایا-

عَلَیْکُمْ بِالْبَاءَةِ: - نکاح کرنا اپنے اوپر لازم کرلو (جب شہوت ہو اور گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہو)-

مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَةَ: -جو شخص تم میں سے جماع کی قدرت رکھتا ہو یا جورو پالنے کی-

اِنَّ امْرَأَةً مَاتَ عَنْهَا زُوْجُهَا فَمَرَّبِهَا رَجُلٌ وَقَدْ تَزَیَّنَتْ لِلْبَاءَةِ: - ایک عورت کا خاوند مر گیا ایک شخص اس پر سے گزرا دیکھا تو وہ (دوسرے) نکاح کے لئے بن ٹھن کر بیٹھی ہے (بَاهَةٌ کے معنی بھی وہی ہیں جو باءة کے ہیں اسی طرح بَاهٌ کے' بعض نے کہا بَاهٌ غلط ہے گو عوام میں بہت مشہور ہے-)

دَخَلْتُ عَلٰی اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ بَاهٰی: -ابوبصیر کہتے ہیں میں امام جعفر صادق کے پاس جمعہ کے دن گیا میں نے دیکھا وہ جماع کر چکے تھے-

اِنَّ رَجُلًا بَوَّأَ رَجُلًا بِرُمْحِهٖ: -ایک شخص نے دوسرے

شخص کی طرف اپنا بھالا سیدھا کیا (اس کو مارنے کی نیت سے)۔

فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَبَاءَوْا:- آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ برابر برابر رہیں (یعنی غلام کے بدل غلام عورت کے بدل عورت ماریں یہ نہیں کہ غلام کے بدل آزاد کو اور عورت کے بدل مرد کو مار ڈالیں جیسے وہ چاہتے تھے۔ بعض نے کہا صحیح يَتَبَاوَأُوْا ہے تَبَاوُءٌ سے جس کے معنی برابری کے ہیں)۔

اَلْجَرَاحَاتُ بَوَاءٌ:- زخموں میں برابری کی جائے گی۔ (اگر برابری ممکن ہو)۔

مَا بَالُ الْعَقْرَبِ مُغْتَاظَةً عَلَى ابْنِ اٰدَمَ فَقَالَ اَتُرِيْدُ الْبَوَاءَ:- امام جعفر صادق سے کسی نے پوچھا بچھو کو کیا ہوا ہے آدمی پر اتنا غصہ رکھتا ہے (بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا) فرمایا وہ بدلہ کرتا ہے آدمی بھی تو بغیر جوتا مارے اس کو نہیں چھوڑتا۔

فَيَكُوْنُ الثَّوَابُ جَزَاءً وَ الْعِقَابُ بَوَاءً:- ثواب تو نیکیوں کا بدلہ ہے اور عذاب گناہوں کی سزا ہے بقدر گناہ ہو گی برابر برابر۔

وَهُوَ بِبِيْئَةِ سَوْءٍ:- وہ برے حال میں ہے۔

اِنَّهٗ لَحَسَنُ الْبِيْئَةِ:- وہ تو اچھے خاصے حال میں ہے۔

بَابٌ: دروازہ۔

اَبْوَابٌ اور بِيْبَانٌ اور اَبْوِبَةٌ۔

بَوَّاب: دربان۔

بَوَّبَهٗ تَبْوِيْبًا:- اس کو باب باب مرتب کیا۔

تَبَوَّبَ: دربان مقرر کیا۔

وَاَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ:- اور بلال کو میں نے دیکھا دروازے کے دونوں پٹوں کے بیچ میں کھڑے ہیں۔

حَتّٰى يَاتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ:- پھر اس کو زمین والے آسمان کے دروازے پر لاتے ہیں (وہاں سے زمین پر لا کر اسفل السافلین میں لے جاتے ہیں)۔

اَنَا دَارُ الْعِلْمِ يامَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا:- میں علم کا گھر یا شہر ہوں اور علی اس کے دروازے ہیں (گھر میں آدمی دروازے ہی سے آ سکتا ہے جو اوپر سے آ جائے وہ پکا چور ہے اسی طرح پکا عالم وہ ہے جو آنحضرتؐ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور آپ کے ذریعہ سے علم حاصل کرے اہل بیت کی رائے اور اجتہاد کو دوسروں کی رائے اور اجتہاد پر مقدم رکھے، ان کی محبت قلبی منجملہ لوازم ایمان سمجھے ورنہ وہ ایک چور ہے جو آنحضرتؐ کو تو ناراض کرتا ہے اور آپ کے حکم کے خلاف چلتا ہے پھر آپ کی امت بن کر نجات کا طالب ہوتا ہے)۔

هٰذَا مِنْ بَابَةِ كَذَا:- یہ فلانی وجہ یا فلانی شرط سے ہے۔

حَتّٰى تُسَلِّمُوْا اَبْوَابًا اَرْبَعَةً:- ایمان اس وقت تک پورا نہ ہو گا جب تک چاروں باتیں تسلیم نہ کرو۔ (اللہ پر ایمان لانا اس کے رسول پر ایمان لانا قرآن پر ایمان لانا (کہ وہ اللہ کا کلام ہے) امام وقت پر ایمان لانا۔ اس حدیث کو امامیہ نے روایت کیا ہے اس میں یہ بھی ہے ضَلَّ اَصْحَابُ الثَّلٰثَةِ۔ یعنی جو کوئی ان باتوں میں تین باتیں مانے اور ایک نہ مانے وہ گمراہ ہے۔)

بُوْحٌ یا بَوْجَانٌ:- بجلی کا خوب چمکنا، آواز کرنا، تھک جانا اور مصیبت آنا۔

ثُمَّ هَبَّتْ رِيْحٌ سَوْدَاءُ فِيْهَا بَرْقٌ مُتَبَوِّجٌ:- پھر ایک کالی آندھی آئی اس میں بجلی خوب چمک رہی تھی۔

قَضَيْتَ اُمُوْرًا ثُمَّ غَادَرْتَ بَعْدَهَا بَوَائِجَ فِيْ اَكْمَامِهَا لَمْ تَفْتَقِ:- یہ ایک شعر ہے حضرت عمرؓ کے مرثیہ کا جو شماخ نے کہا یعنی تم نے بہت سے بڑے بڑے کاموں کا فیصلہ کیا مگر ان کے بعد ایسی بلائیں سربستہ شگوفوں میں چھوڑ گئے جو ابھی تک نہیں کھلے۔

اِجْعَلْهَا بَاجًا وَّاحِدًا:- اس کو ایک چیز کر لو۔

بَوْحٌ: اصل، ذکر، فرج، نفس اور جماع۔

بُوْحٌ:- ظاہر ہونا، کھل جانا۔

بَاحَ بِالشَّيْءِ:- اس بات کو ظاہر کر دیا۔

بَاحَةُ الطَّرِيْقِ:- بیچا بیچ رستہ۔

بُؤُوْحٌ:- پیٹ کا ہلکا جو راز نہ چھپا سکے۔

بَاحَةٌ:- بیچا بیچ دریا، صحن۔ اس کی جمع بُوْحٌ ہے۔

لَا اَزَالُ بِبَاحَتِكَ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا:(یہ حضرت علی نے معاویہؓ سے کہا) میں ہمیشہ تیرے میدان میں رہوں گا (تجھ سے لڑتا رہوں گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارا قضیہ چکا دے)۔

اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا بَوَاحًا:-مگر یہ کہ علانیہ (صاف صریح) کفر کرے (جو سب کے نزدیک بالاتفاق کفر ہو- ایک روایت میں كُفْرًا بَرَاحًا ہے-معنی وہی ہیں-اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم اسلام سے بغاوت کرنا اس پر خروج کرنا جائز نہیں ہے گو وہ فاسق ہو- عینی نے کہا اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ حاکم اسلام فسق کی وجہ سے معزول نہیں ہوتا البتہ کفر اور بدعت کی وجہ سے معزول ہو جاتا ہے-اسی طرح اگر نماز چھوڑ دے تب بھی معزول ہو جاتا ہے اگر حاکم اسلام کفر اور بدعت کرنے لگے تو مسلمانوں پر اس کو معزول کرنا واجب ہو جاتا ہے یا اس کے ملک سے ہجرت کر جانا-)

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ بَاحَةِ الطَّرِيْقِ شَيْءٌ:-عورتوں کا بیچا بیچ رستہ میں کوئی حصہ نہیں ہے (بلکہ رستے کے داہنے بائیں بازو سے چلیں)-

يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوْحُ:- اشارہ کنایہ کرتے تھے صاف کھول کر نہیں کہتے تھے-

نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَدَعُوْهَا كَبَاحَةِ الْيَهُوْدِ:- اپنے مکانوں کے صحنوں کو صاف پاک رکھو (جھاڑ جھوڑ کر) اور یہودیوں کے صحن کی طرح اس کو (میلا کچیلا کچرا کوڑا) مت چھوڑو (سبحان اللہ کیا عمدہ تعلیم ہمارے پیغمبر صاحب نے کی تھی مگر مسلمانوں نے مکانات اور صحنوں کی صفائی کا خیال چھوڑ دیا اور یہودیوں سے بھی زیادہ میلا کچیلا رکھنے لگے-)

حَتّٰى نَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَ نَسْتَبِيْحَ ذَرَارِيَكُمْ:- جب تک ہم ان لوگوں کو جو تم میں لڑائی کے قابل ہیں قتل نہ کر لیں اور تمہارے بال بچوں کو مباح نہ بنائیں (ان کو لونڈی غلام کر لیں)-

فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ:-ان کا انڈا پھوڑ دے (یعنی صدر مقام ان کے جماؤ کا مباح کر دے (عورتوں کو لونڈیاں بنائے اولاد کو قید کرے)-

بَوْرٌ: بنجر زمین یا افتادہ آزمائش ہلاکی-

بُوْرٌ:- تباہ ہلاک مذکر اور مونث اور تثنیہ اور جمع سب اس میں یکساں ہے-

فَاُولٰٓئِكَ قَوْمٌ بُوْرٌ:- وہ لوگ تو تباہ ہونے والے ہیں یا تباہ شدہ ہیں-

لَوْ عَرَفْنَاهُ اَبَرْنَا عِتْرَتَهٗ:- اگر ہم اس کو پہچانتے تو اس کی آل اولاد سب کو تباہ کر دیتے-

فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّ مُبِيْرٌ:-ثقیف قبیلے میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا (مختار بن عبیدہ ثقفی) دوسرا ہلاکو (حجاج بن یوسف ثقفی) جس نے علاوہ میدان جنگ کے ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں کو (ناحق کولڈ بلڈ) قتل کیا (ان میں بڑے بڑے تابعین اور اولیاء اللہ تھے- مردود مرتے وقت کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخش دے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشے گا)-

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ:- ایک ایسا مرد ہے جو ہکا بکا تباہ ہونے والا (بے فکرا) ہے اس کو کسی بات کا خیال نہیں ہے (جس کو اردو میں ہولا کہتے ہیں-بعض نے کہا بَائِرٌ تابع ہے حَائِرٌ کا جیسے کہتے ہیں سامان وامان روٹی ووٹی سالن والن)-

وَ اِنَّ لَكُمُ الْبَوْرُ وَ الْمَعَامِيْ:- جو زمینیں افتادہ یا بنجر ہیں وہ تم لے لو (یہ آنحضرتؐ نے اکیدر کو لکھا تھا- ایک روایت میں بُور بہ ضمہ با ہے وہ جمع ہے بَوَار کی معنی وہی افتادہ زمین-)

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ بَوَارِ الْاَيِّمِ:- بے خاوند والی عورت کے نہ پوچھے جانے سے (کوئی اس سے نکاح کرنا نہ چاہے) خدا کی پناہ- بَارَتِ السُّوْقُ سے نکلا ہے یعنی بازار ایندھ ہوگئی کوئی وہاں کا مال نہیں خریدتا-

اِنَّ دَاوٗدَ سَاَلَ سُلَيْمَانَ وَهُوَ يَبْتَارُ عِلْمَهٗ:-حضرت داؤد پیغمبر نے حضرت سلیمان علیہما السلام سے ان کا امتحان لینے کو ایک سوال کیا-

كُنَّا نَبُوْرُ اَوْلَادَنَا بِحُبِّ عَلِيٍّ:- ہم اپنی اولاد کی آزمائش کیا کرتے تھے ان کو حضرت علی سے محبت ہے یا نہیں (کیونکہ حضرت علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے جس کو ان سے محبت نہیں وہ کم بخت بے ایمان ہیں-)

حَتّٰى وَاللّٰهِ مَانَحْسِبُ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ يُبْتَارُبِهٖ اِسْلَامُنَا:- یہاں تک کہ قسم خدا کی ہم یہ سمجھتے تھے یہ ایسی چیز ہے جس سے ہماری مسلمانی کا امتحان ہوتا ہے-

كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْبُوْرِيْ:- بورے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (کیونکہ وہ کھانے پینے پہننے کی چیز نہیں ہے- امامیہ کے نزدیک کھانے پینے پہننے کی چیزوں پر سجدہ ناجائز ہے- بوریا کو بوری اور باریہ اور وریا کہتے ہیں)-

مترجم:- کہتا ہے جس مسجد میں کپڑے کا فرش ہوتا ہے تو میں اکثر اس پر اپنا بوریا بچھا کر نماز پڑھتا ہوں بعض سنت جماعت حضرات خواہ مخواہ مجھ پر طعن کرتے ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ ہم ایسی نماز کیوں نہ پڑھیں جو سب کے نزدیک جائز ہو اس میں زیادہ احتیاط ہے- آنحضرتؐ سے کپڑے پر بھی نماز پڑھنا منقول ہے مگر فرائض کا کپڑے پر پڑھنا ثابت نہیں ہے گو صحابہ سے منقول ہے آنحضرتؐ کی عادت شریف یہ تھی یا تو مٹی پر نماز پڑھتے یا بوریئے پر- سَأَلْتُهٗ عَنِ السُّجُوْدِ عَلَى الْبُوْرِيَاءِ میں نے ان سے پوچھا بوریے پر سجدہ کرنا کیسا ہے؟

حَرِيْقُ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ:- بویرہ کا ہر طرف سے جلنا (بویرہ ایک موضع ہے مدینہ میں وہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے جو ان کی بدعہدی کی وجہ سے جلائے گئے)-

بَارْقَلِيْط يافَارْقَلِيْط:- عبرانی لفظ ہے یعنی سراہنے والا یا سراہا گیا (عربی میں حَامِدٌ مُحَمَّدٌ مَحْمُوْدٌ- یہ سب آنحضرتؐ کے نام ہیں)-

بُؤْسٌ: سختی-

بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ:- ہائے سمیہ کے بیٹے عمار بن یاسر کی سختی (مصیبت) تجھ کو باغی گروہ مار ڈالے گا (مراد معاویہ کا گروہ ہے)-

بَوْصٌ: آگے بڑھنا، دوڑنا، بھاگنا، چھپ جانا، گم ہونا-

اِنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِيْ حُجْرَةٍ قَدْ كَانَ يَنْبَاصُ عَنْهُ الظِّلُّ:- آپ ایک حجرے میں بیٹھے اور سایہ آگے بڑھ رہا تھا کم ہو رہا تھا-

اِنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ يَّسْتَعْمِلَ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ فَبَاصَ مِنْهُ:- حضرت عمر نے سعید بن عاص کو کہیں کا حاکم (گورنر) کرنا چاہا وہ بھاگ گئے روپوش ہو گئے (حکومت کو پسند نہ کیا)-

ضَرَبَ اَزَبَّ حَتّٰى بَاصَ:- ازب (شیطان) کو مارا یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلا-

بَاعٌ يَبُوْعُ:- دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ-

اِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّيْ بَوْعًا اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً:- جب کوئی بندہ مجھ سے ایک باغ نزدیک ہوتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں (یہ حدیث قدسی سے پروردگار کا آنا اور جلد آنا اس سے ثابت ہوتا ہے)-

بَوْغَاءٌ: نرم زمین، ریتلی، کمینہ آدمی، احمق، کام کا خراب ہونا-

بَوْغَاءُ الطِّيْبِ:- خوشبو کی مہک-

تَبَوُّغٌ:- غلبہ کرنا-

تَلُفُّهُ فِي الرِّيْحِ بَوْغَاءُ الدِّمَنِ (اس عبارت میں قلب ہو گیا ہے اصل میں یوں ہے:

تَلُفُّهُ الرِّيْحُ فِيْ بَوْغَاءِ الدِّمَنِ:- یعنی آندھی اس کو لے جا کر گوبریلی نرم زمین میں لپیٹ دیتی ہے-

تَلُفُّهُ الدِّمْنَةُ الْبَوْغَاءُ مُعْتَمِدًا (یہ ایک حضرمی شخص کے قصیدے کا مصرعہ ہے) اس کو گھر کے سامنے کی گوبریلی نرم زمین لپیٹے ہوئے ہے اور اس ارادے سے آیا ہے-

اِنَّمَا هِيَ سِبَاخٌ وَّ بَوْغَاءٌ:- مدینہ کی زمین یا تو کھاری ہے یا نرم ریتلی ہے-

بَوْقٌ: برائی اور جھگڑا لانا-

بَائِقَةٌ:- سختی بلا- بَوَائِق جمع ہے-

بُوْقٌ: نرسنگا، قونا-

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَامَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ:- بہشت میں وہ شخص نہ جائے گا جس کے ہمسایہ کو اس کی تکلیفوں سے امن نہ ہو-

مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَ عَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَ اَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَ سَیَقِلُّوْنَ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ:- جو شخص حلال مال کھائے اور سنت کے مطابق عمل کرے یا جو نیک عمل کرے وہ سنت کے طریق پر (بدعتوں سے بچا رہے معلوم ہوا جو عمل سنت کے مطابق نہ ہو وہ فائدہ نہ دے گا) اور لوگ اس کی آفتوں سے بے ڈر ہوں (کسی کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ اس سے تکلیف پہنچے گی) وہ بہشت میں داخل ہو گا ایک شخص بولا اس وقت میں تو ایسے لوگ بہت ہیں (جو حلال مال کھاتے ہیں کسی کو نہیں ستاتے) آپ نے فرمایا ہاں آج تو ایسے لوگ بہت ہیں لیکن میرے بعد کے زمانوں میں ایسے لوگ کم ہوں گے (دوسری روایت میں یوں ہے و سیکون فی قرون بعدی میرے بعد کے زمانوں میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو حلال مال کھائیں گے سنت پر چلیں گے- خلق خدا کو بلا وجہ شرعی نہ ستائیں گے)-

مترجم:- کہتا ہے پہلی روایت میں جو آپ نے فرمایا کہ ایسے لوگ میرے بعد کے زمانوں میں کم ہوں گے یہ فرمانا کیسا صحیح اور درست نکلا- ہمارے زمانہ میں تو لاکھ آدمیوں میں بھی ایک آدمی ایسا نہیں ملتا جو ان تینوں باتوں کا جامع ہو اکثر تو حرام اور مشتبہ مال کھاتے ہیں' کوئی کوئی حلال مال کھاتا ہے تو بدعتوں میں گرفتار ہے سنت کی پابندی نماز وغیرہ نیک اعمال میں نہیں کرتا کوئی سنت پر بھی چلتا ہے لیکن دوسرے مسلمانوں کو ستاتا ہے' ان کو تنگ کرتا ہے' ان کی غیبت کرتا ہے' ان کو حقیر اور اپنے تئیں افضل اور اعلیٰ جانتا ہے- اس حدیث سے اتباع سنت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی نکلا کہ ہر عمل خیر میں طریقۂ سنت کی پیروی ضروری ہے ورنہ اس کا نتیجہ آخرت میں کچھ عمدہ نہ ہو گا اور سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی ان عبادات اور ریاضت شاقہ اور چلّوں سے بہتر ہے جو سنت کے موافق نہ ہوں' افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو اپنے پیغمبر کی پیروی چھوڑ کر دوسرے درویشوں اور فقیروں کی پیروی کرتے ہیں' کہیں چلّے کرتے ہیں' کہیں ضربیں اور نعرے لگاتے ہیں' کہیں ترک حیوانات کرتے ہیں تعویذ گنڈے عملیات تسخیرات فال کشی کی فکر میں رہتے ہیں' کہیں رات بھر میں سو سو دوگانے ادا کرتے ہیں' کہیں ایک شب میں کبھی ایک رکعت میں قرآن ختم کر ڈالتے ہیں' کہیں آنحضرتؐ کے اوراد اور وظائف مسنونہ کو چھوڑ کر دلائل الخیرات یا مجمع الحسنات یا درود اکبر یا حزب البحر یا دعائے سیفی یا گنج العرش یا عمل چارشنبہ پر رات دن جمے رہتے ہیں- ہر چندان کا بھی پڑھنا ثواب سے خالی نہیں ہے مگر اس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی سورج کی روشنی چھوڑ کر ایک چراغ کی روشنی پر قناعت کرے یا ایک عمدہ اور جاری نہر کو چھوڑ کر ایک چھوٹے گڑھے سے گدلا پانی لے آنحضرتؐ کے اوراد وظائف میں جو برکت اور ثواب اور اجر اور تاثیر ہے اس کا عشر عشیر بھی کسی ولی یا درویش کے اوراد و وظائف میں حاصل ہونے کی امید نہیں ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ہمارے زمانے میں سنت پر عمل کرنا تو کیا سنت پر چلنے سے نام کے مسلمانوں کو ایک نفرت سی ہو گئی ہے معاذ اللہ اس کا درجہ تو کفر تک پہنچتا ہے- جمعہ کی نماز میں عمداً وہ سورتیں جو آنحضرتؐ پڑھا کرتے تھے (سورہ منافقون اور سورہ جمعہ) اسی طرح عید کی نماز میں سورہ قاف اور سورہ قمر جو آنحضرتؐ پڑھا کرتے تھے ہرگز نہیں پڑھتے' ان کو سمجھاؤ بھی تو نہیں سمجھتے' اللہ تعالیٰ ان کو نیک توفیق دے-

بَلْ بُوْقًا:- ایک نرسنگاہ بنالو (جیسے یہودی کیا کرتے ہیں نماز کے لئے اس کو پھونک دیتے ہیں)-

یَنَامُ عَنِ الْحَقَائِقِ وَ یَسْتَیْقِظُ لِلْبَوَائِقِ:- سچی اور عمدہ باتوں سے تو وہ سوتا (غافل) رہتا ہے اور شر اور فساد کے لئے بیدار (جاگتا مستعد) رہتا ہے-

بَوْقٌ: جماع کرنا' گول کرنا' بیچنا' مول لینا' چشمہ یا ندی کو لکڑی وغیرہ سے پانی نکالنے کے لئے کھودنا-

اِنَّھُمْ یَبُوْکُوْنَ حَسْیَ تَبُوْکٍ بِقِدْحٍ:- وہ تبوک کے چشمہ کو ایک تیر سے کرید رہے ہیں-

مَازِلْتُمْ تَبُوْكُوْنَهَا بَوْكًا:- تم برابر اس کو کریدتے رہے۔

اِنَّ بَعْضَ الْمُنَافِقِيْنَ بَاکَ عَيْنًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ فِيْهَا سَهْمًا:- بعض منافقوں نے ایک چشمہ کو کھودا جہاں آنحضرتؐ نے ایک تیر رکھ دیا تھا۔

رُفِعَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَجُلٌ قَالَ لِرَجُلٍ وَذَكَرَ امْرَأَةً اَجْنَبِيَّةً اَنَّکَ تَبُوْكُهَا فَاَمَرَ بِحَدِّهٖ:- عمر بن عبد العزیز خلیفہ کے پاس ایک شخص لایا گیا اس نے ایک بیگانی عورت کا تذکرہ کر کے دوسرے شخص سے کہا تھا تو اس کو چودتا ہے انہوں نے حکم دیا اس کو حد قذف لگاؤ (کیونکہ زنا کی تہمت وہ لگا چکا گو اس نے صراحتاً زنا کا لفظ نہیں کہا)۔ اصل میں بَوک گدھے یا چارپایوں کی لگن کو کہتے ہیں۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ عَلَامَ تَبُوْکُ يَتِيْمَتَکَ فِيْ حِجْرِکَ فَكَتَبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالْمَلِکِ اِلٰى ابْنِ حَزْمٍ اَنِ اضْرِبْهُ الْحَدَّ:- ایک شخص نے دوسرے قریشی شخص سے کہا بھلا یہ کیا بات ہے تو یتیم لڑکی کو جو تیری پرورش میں ہے چودتا ہے تو سلیمان بن عبدالملک خلیفہ نے ابن حزم کو لکھا اس کو حد قذف لگاؤ۔

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَتْ لَهٗ بُنْدُقَةٌ مِّنْ مِّسْکٍ فَكَانَ يَبُلُّهَا ثُمَّ يَبُوْكُهَا:- عبداللہ بن عمر کے پاس مشک کی ایک گولی تھی وہ اس کو پانی سے تر کرتے پھر دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں رکھ کر اس کو پھراتے۔

بَوْلٌ: پیشاب، اَبْوَال جمع۔

مِبْوَلَةٌ:- پیشاب دان۔

بَالٌ:- حال، شان، دل۔

مَنْ نَّامَ حَتّٰى اَصْبَحَ فَقَدْ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ:- جو شخص صبح تک سوتا رہا (نماز کے لئے نہیں اٹھا) تو شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا (بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر غالب ہو گیا میں کہتا ہوں اس تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہے)۔

فَاِذَا نَامَ شَغَرَ الشَّيْطَانُ بِرِجْلِهٖ فَبَالَ فِيْ اُذُنِهٖ:- جب وہ سو جاتا ہے تو شیطان ایک پاؤں اپنا اٹھا کر اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے (جیسے کتا ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرتا ہے)۔

لَايَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ:- کوئی تم میں سے اپنے نہانے کی جگہ پیشاب نہ کرے۔

يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ:- عورت کی طرح پیشاب کر رہے ہیں۔

يَبُوْلُ قَائِمًا:- کھڑے کھڑے پیشاب کرتے تھے۔

لَا تَبُلْ قَائِمًا:- کھڑے ہو کر پیشاب نہ کر۔

اَلْبَوْلُ قَائِمًا اَحْصَنُ لِلدُّبُرِ (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) کھڑے رہ کر پیشاب کرنا، دبر کو خوب روکے رہتا ہے (اس میں سے باؤ سرے نہیں پاتی)۔

خَرَجَ يُرِيْدُ حَاجَةً فَاتَّبَعَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ تَنَحَّ فَاِنَّ كُلَّ بَائِلَةٍ تَفِيْخُ:- آنحضرتؐ حاجت کے لئے نکلے آپ کے صحابیوں میں سے کوئی آپ کے پیچھے چلے آپ نے فرمایا سرک جا، ہر پیشاب کرنے والے کی باؤ سرتی ہے۔

فَهَلَّا نَاقَةً شَصُوْصًا اَوْ اِبْنَ لَبُوْنٍ بَوَّالًا (اسلم کو جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے دیکھا وہ اپنا سامان زکوٰۃ کا ایک اونٹ پر لاد رہے تھے تو کہنے لگے) بے دودھ کی اونٹنی لینی تھی یا دو برس کا بہت پیشاب کرنے والا اونٹ لینا تھا (یعنی خراب اونٹ جو بہت بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لادنے سے گھڑی گھڑی پیشاب کر دیتا ہے)۔

كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَ تُقْبِلُ وَ تُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِکَ:- مسجد نبوی میں کتے پیشاب کرنے آیا جایا کرتے لیکن لوگ (پاک کرنے کے لئے) وہاں پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ کیونکہ مسجد کی زمین اس وقت کچی تھی سوکھے سے پاک ہو جاتی۔ (ابن اثیر نے کہا فی المسجد تقبل و تدبر سے متعلق ہے نہ تبول سے مگر یہ تفسیر بے معنی ہے کیونکہ اگر باہر پیشاب کرتے تھے تو اس کے ذکر کی کیا ضرورت تھی)۔

كَانَ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ قَطِيْفَةٌ بَوْلَانِيَّةٌ:- امام حسن اور امام حسین کے لئے ایک چادر تھی بولانی (یعنی بولان کی

بنی ہوئی جو ایک مقام کا نام ہے' عرب کہتے ہیں وہاں بدوی لوگ حاجیوں کا اسباب چرایا کرتے - بولان کا درّہ ہندستان کی سرحد پر بھی مشہور ہے-)

كُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَّایُبْدَأُ فِیْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَبْتَرُ:- جو شان والا کام اللہ جل جلالہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جائے وہ ناقص رہے گا (یا تو پورا نہ ہوگا یا اس میں برکت نہ ہوگی یا اس کا انجام اچھا نہ ہوگا یا آخرت میں وہ کچھ کام نہ آئے گا)-

فَمَا اَلْقٰی لَهٗ بَالًا:- اس نے ادھر دل ہی نہیں لگایا متوجہ ہو کر سنا ہی نہیں-

اِنَّهٗ كَرِهَ ضَرْبَ الْبَالَةِ:- کانٹا مارنا برا سمجھا (شکاری سے کہتے ہیں اب کے کانٹا مار جو مچھلی نکلے وہ اتنے کو میں نے لی' اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ اس میں دھوکا ہے)-

مَابَالُ الرَّضَاعِ:- رضاع کا کیا حال ہے-

مَابَالُ اَقْوَامٍ:- ان لوگوں کا کیا حال ہے-

بُوْلَسٌ[1] **یا بَوْلَسٌ**:- دوزخ میں ایک قید خانہ ہے-

یُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ حَتّٰی یَدْخُلُوْا سِجْنًا فِیْ جَهَنَّمَ یُقَالُ لَهٗ بُوْلَسٌ:- غرور کرنے والے قیامت کے دن چیونٹیوں کی طرح (حقیر اور چھوٹے) بن کر حشر کیے جائیں گے یہاں تک کہ دوزخ کے ایک قید خانہ میں جس کا نام بولس ہے داخل ہو جائیں گے-

بَوْنٌ:[2] فرق اور فضیلت اسی طرح **بُوْنٌ** مسافت فاصلہ **فَلَمَّا اَلْقَی الشَّامُ بَوَانِیَهٗ عَزَلَنِیْ وَاسْتَعْمَلَ غَیْرِیْ** (یہ خالد بن ولیدؓ نے کہا) جب شام نے اپنی پسلیاں ڈال دیں تو حضرت عمر نے مجھ کو معزول کیا اور دوسرے کو وہاں کا حاکم بنایا-

اَلْقَتِ السَّمَاءُ بَرْكَ بَوَانِیْهَا:- آسمان نے جتنا کچھ پانی اس میں تھا سب ڈال دیا-

اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ:- ایک شخص نے یہ منت مانی کہ بوانہ میں (جو ایک ٹیلہ ہے ینبوع کے پرے) ایک اونٹ نحر کرے-

باب الباء مع الهاء

بَهْ بَهْ: ایک کلمہ ہے جو کسی بات یا چیز کو بڑا سمجھ کر یا اس کو پسند کر کے کہتے ہیں یعنی بَخٍ بَخٍ کے معنی میں ہے (صاحب نہایہ نے کہا صحیح مسلم میں ہے **بَهْ بَهْ اِنَّكَ لَضَخْمٌ** مگر بُخٍ بُخٍ کے معنی یہاں نہیں بنتے کیونکہ بَهْ بَهْ کا کلمہ بطور انکار کے فرمایا- بَخٍ بَخٍ انکار کے محل میں نہیں کہتے-)

بَهَاءٌ: مانوس ہو جانا' سمجھنا' خالی کرنا-

اِنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا یَحْلِفُ عِنْدَ الْمَقَامِ فَقَالَ اَرَی النَّاسَ قَدْ بَهَئُوْا بِهٰذَا الْمَقَامِ:- عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک شخص کو دیکھا جو مقام ابراہیم کے پاس قسم کھا رہا تھا اس کے چہرے پر کچھ رعب نہ تھا تو انہوں نے کہا میں دیکھتا ہوں اب لوگوں کو اس مقام سے انس ہو گیا (وہاں رہتے رہتے دل میں اس کی عظمت اور ہیبت جاتی رہی)-

عَلَیْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ بَهَأُوْا بِهٖ وَاسْتَخَفُّوْا عَلَیْهِ اَحَادِیْثَ الرِّجَالِ (یہ میمون بن مہران تابعی کا قول ہے) اللہ کی کتاب تو اپنے اوپر لازم کر لے کیونکہ لوگوں نے اس سے انس حاصل کر لیا (اس کی عظمت ان کے دلوں میں کم ہو گئی) اور لوگوں کی باتوں کو اس کے خلاف ہلکا سمجھا (یعنی قرآن کے خلاف بھی کوئی بات کہے تو اس کو کوئی بڑا امر نہ سمجھا) (ایک روایت میں **بَهَوْا بِهٖ** ہے بغیر ہمزہ کے مگر لغت کی رو سے یہ صحیح نہیں ہے)-

بَهْتٌ یا بَهْتٌ یا بُهْتَانٌ:- کسی پر جھوٹ باندھنا-

بَهْتٌ:- حیران ہونا' حیران کرنا-

بُهْتٌ:- جھوٹ-

بَهُوْتٌ:- بہت جھوٹ باندھنے والا-

وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ

---

[1] اس کو باب الباء مع اللام میں ذکر کرتا تھا یہ صاحب نہایہ اور مجمع کا مسامحہ ہے-(م)

[2] صاحب نہایہ نے کہا اس لغت کو باب الباء مع النون میں ذکر کرنا تھا مگر یہاں اس لیے بیان ہوا کہ یہ لغت بہ صیغہ جمع ہی مستعمل ہے اور جمع میں بظاہر باب ہے مع الواو-(م)

اَرْجُلِهِنَّ:- اور جھوٹ نہیں بولیں گے جس کو وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان باندھ کر لائیں (یعنی دوسرے کے نطفہ کو اپنے خاوند کا نطفہ نہیں کہیں گے)-

وَ اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ:- یعنی غیبت اسی کو کہتے ہیں کہ آدمی سچی بات دوسرے کی نسبت اس کی پیٹھ پیچھے کہے جو اگر اس کے منہ پر کہتا تو اس کو بری لگتی اور اگر وہ بات دوسرے کی نسبت کہے جو اس میں نہ ہو تب تو اس نے بہتان کیا (جو معاذ اللہ غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے)-

وَ مَنْ بَاهَتَ فِیْ ذٰلِکَ:- جس نے اس میں جھوٹ باندھا-

اِنَّهُمْ قَوْمٌ بُهُتٌ:- (عبداللہ بن سلام نے کہا یارسول اللہ یہودی بڑے جھوٹ باندھنے والے لوگ ہیں) یہ جمع ہے بَهُوْت کی جیسے صَبُوْرٌ کی جمع صُبُرٌ ہے)-

مَنْ بَاهَتَ مُؤْمِنًا اَوْ مُؤْمِنَةً حَبَسَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ طِیْنَةِ خَبَالٍ:- جس نے مسلمان مرد یا مسلمان عورت پر بہتان کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو پیپ اور خون کی کیچڑ میں قید کرے گا- (معاذ اللہ کیا سخت عذاب ہوگا مسلمانو ڈرو کسی مسلمان پر جھوٹا طوفان نہ لگاؤ)-

(طوفان جو مترجم پر کئے جاتے ہیں کہ میں اولیاء اللہ کا منکر ہوں ائمہ مجتہدین کو برا کہتا ہوں' شفاعت اور کرامات کا منکر ہوں- حاشا للہ یہ سب دروغ بیفروغ ہیں)-

بَهْجٌ یا بَهْجَةٌ:- خوشی' حسن خوبی' آراستگی-

فَاِذَا رَاَی الْجَنَّةَ وَ بَهْجَتَهَا:- جب وہ بہشت اور وہاں کی بہار زیب وزینت دیکھے گا-

رَجُلٌ بَهِیْجٌ یا بَهِجٌ:- ہمیشہ خوش رہنے والا-

تَبْهِیْجٌ:- اچھا کرنا-

اِبْهَاجٌ:- خوش نما ہونا-

مُبَاهَجَةٌ:- مقابلہ فخر-

تَبَهُّجٌ:- خوش ہونا-

اِبْتِهَاجٌ اور اِسْتِبْهَاجٌ:- خوش ہونا-

بَهْرٌ: تونگری' دوری' دوستی' رنج' ہلاکت' بہتان' روشنی' غلبہ تعجب-

بُهْرٌ:- بیچا بیچ کشادہ زمین' سانس پھول جانا-

اَبْهَرُ:- گردن کی رگ یا پیٹھ کی رگ جو دل سے ملی ہے-

بَاهِرٌ:- روشن-

مُبَاهَرَةٌ:- فخر کرنا-

اِبْتِهَارٌ:- جھوٹا دعویٰ کرنا کہ میں نے فلاں عورت سے زنا کیا حالانکہ نہیں کیا اور گالی دینا' دعا میں عاجزی کرنا' پوری کوشش کرنا-

اِنْبِهَارٌ:- سانس چڑھنا' دم پھولنا-

عَرَضَ لِیْ بُهْرٌ حَالَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ الْکَلَامِ:- میری سانس پھول گئی' میں بات نہ کر سکا-

اِنَّهٗ سَارَ حَتّٰی ابْهَارَّ اللَّیْلُ:- وہ چلے یہاں تک کہ آدھی رات ہوگئی بعض نے کہا ابْهَارَّ اللَّیْلُ کا معنی یہ ہے کہ تارے اچھی طرح کھل گئے رات روشن ہوگئی-

فَلَمَّا اَبْهَرَ الْقَوْمُ احْتَرَقُوْا:- جب دوپہر دن ہوا تو لوگ (مارے گرمی کے) جل گئے-

صَلٰوةُ الضُّحٰی اِذَا بَهَرَتِ الشَّمْسُ الْاَرْضَ:- چاشت کی نماز کا وہ وقت ہے جب سورج زمین پر اپنی روشنی پھیلا دے (دھوپ زمین کو گرم کر دے یعنی ۹ بجے کا وقت بھی نماز نفل دن کو آنحضرتؐ سے منقول ہے) لیکن اشراق کی نماز جو سورج نکلتے ہی بعض لوگ پڑھتے ہیں یہ حدیث سے ثابت نہیں ہے بعض نے کہا اشراق وہی چاشت کی نماز ہے-

قَالَ عَبْدُ خَیرٍ لِعَلِیٍّ اُصَلِّی الضُّحٰی اِذَا بَزَغَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَا حَتّٰی تَبْهَرَ الْبُشَیْرَاءُ:- عبد خیر نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا میں چاشت کی نماز اس وقت پڑھ لوں جب سورج نکل آئے انہوں نے کہا نہیں جب تک روشن نہ ہو جائے (خوب چمکنے نہ لگے دھوپ میں گرمی پیدا نہ ہو)-

اِنْ خَشِیْتَ اَنْ یَّبْهَرَکَ شُعَاعُ السَّیْفِ:- اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تیری آنکھ چکا چوند کر دے گی-

وَقَعَ عَلَیْهِ الْبُهْرُ:- اس کی سانس پھول گئی (دم چڑھ

گیا)۔

اِنَّهٗ اَصَابَهٗ قَطْعٌ اَوْ بُهْرٌ:- اس کی سانس چڑھنے لگی۔

رُفِعَ اِلٰی عُمَرَ غُلَامٌ اِبْتَهَرَ جَارِيَةً فِیْ شِعْرٍ:- حضرت عمر کے پاس ایک چھوکرا لایا گیا جس نے شعر میں ایک چھوکری کی نسبت یہ کہا کہ میں نے اس سے زنا کیا ہے (ابن اثیر نے کہا اِبْتِهَار ایسا دعویٰ جھوٹا کرنا اگر سچا کرے تو وہ ابتیار ہے)۔

اَلْاِبْتِهَارُ بِالذَّنْبِ اَعْظَمُ مِنْ رُكُوْبِهٖ:- گناہ پر خوش ہونا یا جھوٹا دعویٰ کرنا گناہ کرنے سے بدتر ہے کیونکہ وہ اپنی خوشی گناہ سے ظاہر کرتا ہے اگر قدرت پاتا تو ضرورت کرتا گویا اس نے وہ گناہ کیا اور اس کے ساتھ جھوٹ بھی بولا - پردہ غیرت اور حیا پھاڑ ڈالا۔

فائدہ:- بعض بے حیاؤں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی زنا کاری کو فخریہ طور پر بیان کرتے ہیں کہ میں نے فلاں سے ایسا کیا ویسا کیا معاذ اللہ یہ کہنا ان کا اس گناہ سے بھی سخت تر ہے فوراً توبہ کرنا چاہئے۔

لَوْ اَتَاهَا اَحَدُكُمْ مَا اَبْهَرَهٗ ذٰلِکَ:- اگر تم میں سے کوئی اس درخت کے پاس آتا تو اس کو اچھا نہ لگتا (کیونکہ اس میں کانٹے بہت تھے سایہ بھی کم)۔

اِنَّ ابْنَ الصَّعْبَةِ تَرَکَ مِأَةَ بُهَارٍ فِیْ كُلِّ بُهَارٍ ثَلَاثَةُ قَنَاطِيْرَ ذَهَبٍ وَّ فِضَّةٍ:- ابن صعبہ (یعنی طلحہ بن عبیداللہ) نے مرنے کے بعد تین بہار سونے چاندی کے چھوڑے ہر بہار میں تین تین قنطار سونے چاندی کے تھے (ایک قنطار سو رطل کا ہوتا ہے تو بہار تین سو رطل کا ہوا)۔

بَهْرَجَةٌ: باطل کرنا، لغو کرنا۔

دِرْهَمٌ بَهْرَجٌ:- کھوٹا روپیہ۔

اِنَّهٗ بَهْرَجَ دَمَ ابْنِ الْحَارِثِ:- ابن حارث کا خون باطل کر دیا - (یعنی مدر اور ضائع نہ دیت دلائی نہ قصاص)۔

اَمَا اِذْ بَهْرَجْتَنِیْ فَلَا اَشْرَبُهَا اَبَدًا:- جب تو نے مجھ کو خالی چھوڑ دیا سزا نہیں دی تو میں بھی اب کبھی شراب نہ پیوں گا۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِجِرَابِ لُؤْلُؤٍ بَهْرَجٍ:- وہ کھوٹے موتیوں کی ایک تھیلی لے کر آیا بعض نے کہا بُهْرِجَ ہے یہ صیغہ مجہول یعنی اس موتی کی جو سیدھا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ سے لایا گیا اس لئے کہ محصول نہ دینا پڑے، جن لوگوں نے کہا اصل میں یہ نبھلہ ہندی لفظ تھا فارسی میں اس کو نبھرہ کہنے لگے پھر عربی میں بَهْرَجْ ہو گیا انہوں نے غلطی کی - ہندی میں نبھلہ کھوٹے یا خراب کے معنی میں کوئی لفظ نہیں ہے۔

بَهْزٌ: ہانکنا، ڈھکیلنا، نکالنا، گھونسے لگانا، لاتیں لگانا۔

اُتِیَ بِشَارِبٍ فَخُفِقَ بِالنِّعَالِ وَ بُهِزَ بِالْاَيْدِیْ:- ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی اس کو جوتے پڑے گھونسے لگے۔

بَهْشٌ:- گوگل، خوشباش، کسی چیز کی طرف دوڑنا، خوشی، اشتیاق۔

كَانَ يُدْلِعُ لِسَانَهٗ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ فَاِذَا رَاٰی حُمْرَةَ لِسَانِهٖ بَهَشَ اِلَيْهِ:- امام حسن علیہ السلام کو آنحضرتؐ اپنی زبان نکال کر دکھلاتے وہ آپ کی سرخی دیکھ کر خوش ہوتے۔

وَ اِنَّ اَزْوَاجَهٗ لَتَبْتَهِشْنَ عِنْدَ ذٰلِکَ ابْتِهَاشًا:- اس کی بی بیاں اس وقت خوشیاں منائیں گی۔

هَلْ بَهَشْتُ اِلَيْکَ:- کیا وہ سانپ تیری طرف لپکا تھا (تجھ کو کاٹنے کے لئے)۔

مَا بَهَشْتُ لَهُمْ بِقَصَبَةٍ:- میں تو ایک سینٹھا نرکل بھی لے کر ان کی طرف نہیں بڑھتا (ان کے ہٹانے کو لڑنا اور جنگ کرنا کجا یہ ابوبکر صحابی کا قول ہے وہ معاویہ اور حضرت علی کسی کی جانب شریک نہیں ہوئے)۔

اَمِنْ اَهْلِ الْبَهْشِ اَنْتَ:- کیا تو حجاز کا رہنے والا ہے (حجاز کو بہش کہا کیونکہ یہ درخت وہاں بہت پیدا ہوتا ہے)۔

اِنَّ اَبَا مُوْسٰی لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْبَهْشِ:- ابوموسیٰ اشعری حجاز والوں میں سے نہیں تھے۔

لَمَّا سَمِعَ بِخُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ بَهْشٍ فَتَزَوَّدَهٗ حَتّٰی قَدِمَ عَلَيْهِ:- ابوذر غفاریؓ نے جب آنحضرتؐ کی پیغمبری کی خبر سنی تو انہوں نے

تھوڑی سی گوگل نشہ کے طور پر لی اور آپ کے پاس آن پہنچے۔

اِجْتَوَیْنَا الْمَدِیْنَةَ وَانْبَهَشَتْ لُحُوْمُنَا:۔ مدینہ کی ہوا ہم کو ناموافق ہوئی، ہمارے گوشت کالے بدشکل ہو گئے۔ عرب لوگ کالے بدشکل لوگوں کو کہتے ہیں وُجُوْهُ الْبُهْشِ۔

بَهْلٌ یَابَهْلَةٌ:۔ لعنت، پھٹکار، تھوڑا مال، آسان۔

بَهْلًا:۔ بمعنی مَهْلًا یعنی ٹھہرو آہستہ چلو۔

مُبَاهَلَه:۔ ایک دوسرے پر لعنت پھٹکار کرنا۔

مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَیْئًا فَلَمْ یُعْطِهِمْ کِتَابَ اللّٰهِ فَعَلَیْهِ بَهْلَةُ اللّٰهِ:۔ جو شخص لوگوں کے کسی کام کا اختیار رکھتا ہو (عام خدمت اور حکومت پر مامور ہو یعنی پبلک سرونٹ ہو) پھر اللہ کی کتاب پر نہ چلے تو اس پر خدا کی پھٹکار۔

مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ اِنَّ الْحَقَّ مَعِیَ:۔ جو شخص چاہے میں اس سے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں میں حق پر ہوں (مباہلہ یہ ہے کہ کسی اختلافی مسئلہ میں طرفین جمع ہوں اور یوں دعا کریں یا اللہ جو شخص ہم میں سے ناحق ہو اس پر لعنت کر۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مباہلہ اس طرح ہے تو اپنی انگلیاں مخالف کی انگلیوں میں ڈالے پھر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِنْ کَانَ فَلَان جحد الحَقَّ وَ کفر به فَاَنْزِلْ عَلَیْهِ حُسْبَانًا مِنَ السَّمَاءِ وَ عَذَابًا اَلِیْمًا:۔ اور مباہلہ کا وقت طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے)۔

اَلَّذِیْ بَهْلَهٗ بُرَیْقٌ:۔ جس پر لعنت کی اس کا نام بریق تھا۔

اِبْتِهَالٌ:۔ دونوں ہاتھ لمبے کرنا اور گڑگڑاہٹ کے ساتھ سوال کرنا۔

اَلْاِبْتِهَالُ اَنْ تَبْسُطَ یَدَیْکَ وَ ذِرَاعَیْکَ اِلَی السَّمَاءِ تُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَکَ:۔ ابتہال یہ ہے کہ ہاتھوں اور بانہوں کو آسمان کی طرف اٹھائے سر سے بھی اونچا کر لے۔

بَهَالِیْل:۔ بہلول کی جمع ہے یعنی خوش رو ہنس مکھ (بعض نے کہا سردار نیک روش نیک خصال)۔

ثُمَّ ابْتَهِلْ بِاللَّعْنَةِ عَلٰی قَاتِلِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ:۔ امیر المومنین کے قاتل پر پھر خوب لعنت کر۔

بَهْمَةٌ: بکری، گائے، بھیڑ کا بچہ۔

بَهْمٌ بُهْمٌ بِهَامٌ:۔ جمع ہے۔

بُهْمَةٌ:۔ سخت مشکل کام، بہادر مرد جس پر کوئی غالب نہ ہو سکے۔ بڑا پتھر لشکر اس کی جمع بُهَمٌ ہے۔

تَبْهِیْم:۔ اقامت کرنا۔

اِبْهَام:۔ انگوٹھا، گول گول بات کہنا۔

بَهِیْم:۔ کالا بھجنگ، ایک رنگ۔ بُهُمٌ جمع۔

یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عُرَاةً حُفَاةً بُهْمًا:۔ قیامت کے دن لوگ ننگے بدن ننگے پاؤں ایک رنگ حشر کئے جائیں گے۔ (ایک رنگ سے مراد یہ ہے کہ سب صحیح اور سالم اور تندرست ہوں گے یہ نہیں کہ کوئی لولا کوئی لنگڑا کوئی کانا کوئی اندھا)۔

فِیْ خَیْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ:۔ کالے مشکی یک رنگ گھوڑوں میں۔

شِیْعَتُنَا الْبُهْمُ:۔ ہمارا گروہ جن کو کوئی نہیں پہچانتا۔

وَالْبُهْمَ الصَّافِیْنَ:۔ اور صف باندھنے والے لشکر۔

اَلْاَسْوَدُ الْبَهِیْمُ:۔ کالا بھجنگ یک رنگ گھوڑا یا کتا۔

عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْمَهِیْمِ کَاَنَّهٗ مِنْ سَاسَمٍ:۔ تم ایسے کتے کو مار ڈالو جو بالکل کالا ہو گیا آبنوس سے بنا ہے اس کی دونوں آنکھوں پر دو سفید چکے ہوں (اس قسم کا کتا اکثر شریر اور کٹنا ہوتا ہے بعض نے کہا نہ شکار کے کام پر آتا ہے نہ گھر کی حفاظت کے کیونکہ اکثر سوتا رہتا ہے اور بھونکتا بھی نہیں۔

کَانَ اِذَا نَزَلَ بِهٖ اِحْدَی الْمُبْهَمَاتِ کَشَفَهَا:۔ حضرت علیؑ کے سامنے جب کوئی پیچیدہ مشکل مسئلہ پیش ہوتا تو آپ اس کو کھول دیتے (حل کر دیتے جواب شافی دیتے)۔

یَکْرَهُ الْحَرِیْرُ الْمُبْهَمُ لِلرِّجَالِ:۔ خالص ریشمی کپڑا پہننا مردوں کے لئے مکروہ ہے۔

قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُبْهَمَةٌ عَلَی الْاِیْمَانِ:۔ مسلمانوں کے دل ایمان سے ٹھنسا ٹھنس ہیں۔

اٰیَةٌ مُبْهَمَةٌ:۔ یہ آیت عام ہے یا مطلق ہے یا گول گول

ہے۔

مُحَرَّمٌ مُبْهَمٌ:- جو چیز بالکل حرام ہے کسی صورت سے حلال نہیں ہو سکتی۔

تَجْلُوْ دُجُنَّاتِ الدَّيَاجِيْ وَالْبُهَمِ:- تو اندھیری راتوں کی تاریکیوں کو روشن کر دیتا ہے مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

اَبْهِمُوْا مَا اَبْهَمَ اللّٰهُ فِيْ حَلَائِلِ اَبْنَائِكُمْ:- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیٹوں کی جوروؤں کو مطلقاً حرام کیا ہے (یہ قید نہیں لگائی کہ جن سے تمہارے بیٹوں نے دخول کیا ہو جیسے ربائب میں قید لگائی کہ جن کی ماؤں سے دخول کیا ہو) تم بھی اس کو مطلق رکھو (یہاں مبہم سے مجمل مراد نہیں بلکہ مطلق غیر مقید مراد ہے)۔

وَتَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ رُعَاءَ الْاِبِلِ وَالْبُهْمِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ:- اور تو ننگے پاؤں ننگے بدن اونٹ بھیڑ بکری کے بچے چرانے والوں (یعنی گنواروں، دیہاتیوں، مفلسوں) کو دیکھے گا لمبی لمبی عمارتیں ٹھونک رہے ہیں ایک روایت میں یوں ہے۔

رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهُمِ:- یعنی اونٹ چرانے والوں کالے لوگوں کو خطابی نے کہا:

بُهُمْ:- جمع ہے بَهِيْم کی یعنی مجہول بے نام ونشان)۔

اِنَّ بَهْمَةً مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ:- آنحضرتؐ کے سامنے سے ایک بھیڑ یا بکری کا بچہ نکل گیا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ:- اگر بھیڑ یا بکری کا بچہ چاہتا۔

مَا وَلَدَتْ قَالَ بَهْمَةٌ قَالَ اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً:- کیا جنی؟ اس نے کہا مادہ جنی۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کے بدل ایک بکری ذبح کر (اس سے معلوم ہوا کہ بَهْمَة بھیڑ کی مادیوں کو کہتے ہیں مگر لغت کی رو سے بہمہ عام ہے نر اور مادہ دونوں کو کہہ سکتے ہیں)۔

وَلَنَا بُهَيْمَةٌ:- ہمارے پاس ایک چھوٹی بھیڑ ہے۔

بَهِيْمَه:- ہر چار پائے چرنے والے جانور کہیں گے (جیسے گائے بکری بیل اونٹ بھیڑ وغیرہ اس لئے کہ وہ ابکم ہے یعنی بات نہیں کر سکتا)۔

اَبْهَمُ:- اور اَبْكَمُ گونگا۔

بَهَائِمُ:- بہیمہ کی جمع ہے۔

بَهَنٌ: خوش ہونا۔

اِبْتِهَان:- کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنَّهُمْ خَرَجُوْا بِدُرَيْدِ بْنِ الصِّمَّةِ يَبْتَهِنُوْنَ بِهٖ يا يَتَبَهْنُوْنَ بِهٖ:- وہ درید بن صمہ کو لے کر نکلے اس کی وجہ سے خوشی کر رہے تھے (بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے:- يَتَبَهْنَسُوْنَ بِهٖ تَبَهْنُس کا معنی اکڑ کر چلنا مٹک کر شیر کی چال بھی ایسی ہی ہوتی ہے۔ بعض نے کہا صحیح يَتَيَمَّنُوْنَ بِهٖ ہے اس کے سبب سے نیک فال لیتے تھے اس کو مبارک سمجھتے تھے)۔

اِبْهَنُوْا بِهَا اٰخِرَ الدَّهْرِ:- میری صحبت کی وجہ سے اخیر زمانہ تک خوشی کرتے رہو۔

بَهَاءٌ: خوبی، حسن، چمک۔

مُبَاهَاةٌ:- فخر کرنا۔

اِبْهَاءٌ:- خالی کرنا ویران کرنا۔

يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ:- ان کے سبب سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

بَاهٰى بِهِمْ:- ان کے سبب سے یعنی ان کے ماہ رمضان میں عبادت کی وجہ سے فخر کیا۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ:- قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ لوگ مسجدوں پر فخر کریں گے (وہ کہے گا میری مسجد نہایت عمدہ اور مزین اور مشین ہے وہ کہے گا میری مسجد بہت آراستہ ہے)۔

يَتَبَاهَوْنَ بِالْمَسَاجِدِ:- مسجدوں پر فخر کریں گے۔ (ہر ایک اپنی مسجد کی عمارت اور زینت پر ناز کرے گا دوسرے کی مسجد کو حقیر جانے گا۔

يَتَبَاهَوْنَ بِاَكْفَانِهِمْ:- اپنے اپنے کفنوں پر فخر کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُبَاهِيْ بِالْعَبْدِ الْمَلَائِكَةَ:- اللہ تو بندے

سے فرشتوں پر فخر کرتا۔

فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ:۔ آپ نے اس میں دودھ دوہا روانی کے ساتھ (جھر جھر) یہاں تک کہ اس کی چکنائی (ملائی) اوپر آ گئی۔

تَنْتَقِلُ الْعَرَبُ بِاَبْهَائِهَا اِلٰى ذِى الْخَلَصَةِ:۔ عرب لوگ اپنے گھروں سمیت ذی الخلصہ کی طرف چل دیں گے (پھر بت پرستی شروع کریں گے)۔

اَبْهُوا الْخَيْلَ فَقَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا:۔ اب گھوڑوں کو ننگی پیٹھ چھوڑ دو (زین وین اتار ڈالو) کیونکہ لڑائی نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے (یعنی جنگ ختم ہوگئی) (یہ جملہ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے سنا جب مکہ فتح ہوگیا تو فرمایا نہیں تم برابر جہاد کرتے رہو گے یہاں تک کہ اخیر میں جو مسلمان بچ رہیں گے وہ دجال سے لڑیں گے)۔

باب الباء مع الياء

بَيْتٌ: کوٹھری، گھر۔

اَبْيَاتٌ اور بُيُوتٌ جمع اَبَابِيت اور بُيُوتَاتٌ اور اَبْيَاوَات جمع الجمع۔

بُيَيْتٌ:۔ چھوٹا گھر۔

بَشِّرْ خُدَيْجَةَ بِبَيْتٍ مِّنْ قَصَبٍ:۔ خدیجہ کو بہشت میں ایک خولدار موتی یا زمرد کا گھر ملنے کی خوشخبری سناؤ۔

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدِفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ:۔ (یہ حضرت عباس کے قصیدے کا ایک شعر ہے جو انہوں نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا ہے) آپ کا گھرانہ جو خود آپ کی بزرگی کی گواہی دیتا ہے اس نے خندف میں سے بالائی حصہ گھیر لیا ہے، دوسرے گھرانے اس کے نیچے ہیں کمر بندوں کی طرح یہ ان پہاڑوں کی طرح جو تلے اوپر ہوتے ہیں (خندف الیاس بن مضر کی بیوی تھی جو قریش کا جد اعلیٰ ہے۔ اس کا بیٹا مدرکہ تھا وہ بھی قریش کا جد اعلیٰ ہے عرب کے ملک میں یہ بات مانی گئی ہے کہ حضرت اسماعیل کی اولاد کے چوٹی عدنان تھے اور عدنان کی نزار اور نزار کی مضر اور مضر کی خندف اور خندف کی مدرکہ اور مدرکہ کی قریش اور قریش کی حضرت محمدؐ غرض حضرت محمدؐ کا خاندان سارے عرب کے خاندانوں سے اشرف اور اعلیٰ تھا)۔

تَزَوَّجَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَيْتٍ قِيْمَتُهُ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا:۔ حضرت عائشہ کا قول ہے آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا گھر کے کچھ سامان پر جو پچاس درہم کی مالیت کا ہوگا۔

كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيْفِ:۔ (ابوذر) اس زمانہ میں تو کیا کرے گا جب (لوگ بہت مارے جائیں گے) ایک قبر کی جائے ایک غلام کے بدل ملے گی (اتنی جائے کی قلت ہوگی) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ گھر خالی اور ویران ہو کر اتنے سستے ہوں گے کہ ایک غلام کے بدل ایک گھر مل جائے گا یا گھر میں غلام کے سوا کوئی آزاد خبر گیراں نہ رہے گا یا قبر کن غلام کے سوا اور کوئی نہ ملے گا۔

لَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِىْ عِيْدًا:۔ (میری قبر کو عید گاہ نہ بنانا (کہ عید کی طرح وہاں ہر سال جماؤ کیا کرو۔ بعض نے کہا یہ اعتبار سے نکلا ہے یعنی عادتی مقام نہ کر لینا بلکہ اس کا ادب اور لحاظ قائم رکھنا اور صحیح مطلب یہ ہے کہ عید کی طرح میری زیارت نہ ٹھہرا لینا کہ خواہ مخواہ ہر سال جیسے حج یا عید میں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں اس طرح میری قبر پر بھی جمع ہوا کریں اور اس کے آگے جو فرمایا کہ تمہارا درود مجھ کو پہنچ جاتا ہے تم کہیں بھی رہو اس کی تائید کرتا ہے۔ جب آنحضرتؐ کی قبر شریف پر سالانہ جماؤ عید کی طرح منع ہو تو دوسرے بزرگوں اور اولیاء اللہ کی قبور پر سالانہ جماؤ جس کو عرس کہا کرتے ہیں کیونکر جائز ہوں گے خصوصا جب دوسرے بدعات اور منکرات بھی اس میں کیے جائیں۔ قاضی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر مظہری میں عرس کی ممانعت صاف بیان کر دی ہے اور اس کے بدعت ہونے میں شک نہیں)۔

لَا تَتَّخِذُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا:۔ تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ (بلکہ گھروں میں سنت اور نفل پڑھتے رہو فرض مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرو)۔

لَاصِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ:- جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا (بلکہ فاقہ ہوگا)-

هٰذَا اَمْرٌ بُیِّتَ بِلَیْلٍ:- یہ امر تو رات سے ٹھہرالیا گیا تھا-

کَانَ لَا یُبَیِّتُ مَالًا وَّلَا یُقَیِّلُهٗ:- آنحضرتؐ کے پاس پیسہ آتا تو ایک رات بھی اس کو اپنے پاس نہ رکھتے نہ دوپہر دن تک (بلکہ آتے ہی فوراً تقسیم کردیتے)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدِّیَارِ یُبَیَّتُوْنَ:- آنحضرتؐ پوچھے گئے ایک گھر والوں پر اگر رات کو حملہ کیا جائے- یہ تَبْیِیْتٌ سے نکلا ہے یعنی شبخون مارنا-

بَیَات:- کا بھی یہی معنی ہے-

اِذَا بُیِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَایُنْصَرُوْنَ:- اگر تم پر رات کو کافر آن کر گریں (شبخون ماریں) تو یہ کہو حٰم لاینصرون (اسی سے رات کے اندھیرے میں مسلمان کی پہچان ہو جائے گی)-

لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ:- نہ تم کو رات کو رہنے کا ٹھکانا ملا نہ رات کا کھانا (شیطان اپنے چیلے چاپڑوں سے کہتا ہے یعنی دونوں سے محروم ہوئے اب یہاں سے چل دو)-

رَخَّصَ لَهُمْ فِی الْبَیْتُوْتَةِ اَنْ یَّرْمُوْا یَوْمَ النَّحْرِ:- آنحضرتؐ نے اونٹ چرانے والوں کو اس کی اجازت دی کہ وہ رات کو منا میں نہ رہیں یوم النحر میں رمی کرلیں (پھر بارہویں تاریخ اگر گیارہویں اور بارہویں کی رمی کرلیں)-

لَا یَبِیْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَارَحِمٍ:- کوئی مرد کسی عورت کے پاس رات کو اکیلا نہ رہے مگر جب کہ وہ اس کا خاوند ہو یا (محرم) رشتہ دار ہو-

مِنْ طَعَامِ بَیْتِهَا:- اپنے خاوند کے گھر کے کھانے میں سے-

ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ:- پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس رہے تھے (یا جو تمہارے پاس رہ چکے تھے آسمان کو چڑھ جاتے ہیں)-

هٰذَا بَیْتُهٗ حَیْثُ تَرَوْنَ:- حضرت علی کا تو یہ گھر ہے جہاں تم دیکھ رہے ہو) ایسے قرب اور منزلت پر ان کے حق میں بدگمانی کرنا اپنا ایمان تباہ کرنا ہے-

فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَیْرِ بُیُوْتِهِمْ:- اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عرب کے بہترین قبیلے میں رکھا-

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰهِ:- اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جب لوگ جمع ہوں- سید نے کہا یہ شامل ہے مساجد اور مدارس اور رباطات سب کو-

فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اِغْتَسَلَ:- ابوطلحہ شب کو اپنی بی بی کے پاس رہے اس سے صحبت کی صبح کو غسل کیا-

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا:- یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں (یعنی حضرت علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام) تو ان سے پلیدی دور کردے ان کو پاک کردے (اس حدیث سے امامیہ نے اہل بیت کی عصمت عن الخطا پر دلیل لی ہے- مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ خطائے اجتہادی رجس نہیں ہے بلکہ باعث اجر ہے خصوصاً جب سید المعصومین سے بھی صادر ہوئی ہو مثلاً اساری بدر وغیرہ میں- دوسرے رجس سے پاک کرنے کی دعا اسی وقت کی جاتی ہے جب کچھ نہ کچھ رجس ہو ورنہ دعا بیکار اور لغو ہو جاتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ آخرت میں ان کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک اٹھا- ان کے گناہ اور خطائیں سب معاف کردے- علمائے اہل سنت میں سے صاحب دراساۃ اللبیب نے ائمہ اثنا عشر کی معصومیت کو تسلیم کیا ہے مگر یہ معصومیت گناہوں سے مراد ہے نہ کہ خطائے اجتہادی سے کیونکہ وہ گناہ نہیں ہے-

بِیَاحٌ: ایک قسم کی مچھلی-

اَیُّمَا اَحَبُّ اِلَیْکَ کَذَا وَ کَذَا اَوْ بِیَاحٌ مُّرَبَّبٌ:- تجھ کو کون سی چیز پسند ہے فلاں فلاں یا مچھلی تیار کی ہوئی (مصالحہ وغیرہ لگا کر خوش ذائقہ پکی ہوئی)-

بَیْدَ: بمعنی غیر اور علی اور مِنْ اَجْلِ اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ بَیْدَ اَنِّیْ مِنْ قُرَیْشٍ:- میں سارے عرب لوگوں میں فصیح ہوں کیونکہ میں قریش میں سے ہوں (یا اتنی بات ہے کہ میں قریش میں سے ہوں)-

بَیْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا:- صرف اتنی بات

ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ہم سے پہلے اللہ کی کتاب ملی (ایک روایت میں بَائِدَ اَنَّهُمْ ہے- بَائِدَ کے معنی بھی وہی ہیں جو بَيْدَ کے ہیں- ایک روایت میں بِاَيْدٍ ہے یعنی ہم نے اس زور و قوت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہم کو عطا فرمائے گا ان سے پہلے بہشت میں جائیں گے)-

بَيْدَاءُ كُمْ هٰذِهِ الَّتِىْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ:- وہ بیدار یہی ہے جہاں تم آنحضرتؐ پر جھوٹ بنا رہے ہو (اصل میں بیدا مکان کو بولتے ہیں یہاں بید اسے ایک مقام مراد ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِى الْبَيْدَاءِ:- بیدا میں نماز پڑھنے سے منع کیا (کیونکہ وہ غصب کیا گیا تھا' ذات الجیش بھی اسی بیدا کو کہتے ہیں:- جعفر جب وہاں پہنچتے تو جلدی سے پار ہو جاتے اور جب تک آنحضرتؐ کے فرودگاہ پر نہ پہنچتے نماز نہ پڑھتے)-

اِنَّ قَوْمًا يَغْزُوْنَ الْبَيْتَ فَاِذَا نَزَلُوْا بِالْبَيْدَاءِ بَعَثَ اللّٰهُ جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ يَابَيْدَاءُ اَبِيْدِيْهِمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ:- کچھ لوگ خانہ کعبہ کو تباہ کرنے کے لئے آئیں گے جب مکہ کے قریب بیدا میں اتریں گے تو اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو بھیجے گا وہ (آن کر) کہیں گے ارے بیدا ان کو ناپید کر دے- ہلاک کر دے پھر بیدا ان کو لے کر دھنس جائے گا سب ہلاک ہو جائیں گے)-

اَلْاُمَمُ الْبَائِدَةُ:- جو امتیں ہلاک ہو گئیں-

فَاِذَاهُمْ بِدِيَارٍ بَادَ اَهْلُهَا:- وہ ایسے ملک میں پہنچے جہاں کے رہنے والے سب ہلاک ہو گئے تھے-

نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ (بہشت کی حوریں کہیں گی) ہم ہمیشہ رہنے والے ہیں کبھی مرنے والی نہیں-

بَيْدَرٌ: کھلیان (اس کا ذکر باب الباء مع الدال میں گذر چکا ہے)

بَيْذَقٌ: پیدل اصل میں یہ فارسی لفظ پیادہ تھا اس کو عربی بنا لیا-

وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ:- ابوعبیدہ کو انہوں نے پیدل فوج کا سردار کیا- (ایک روایت میں عَلَى السَّاقَةِ ہے یعنی اس فوج کا جو پیچھے اخیر میں رہتی ہے (ریر گارڈ) ایک میں عَلَى الشَّارِفَةِ ہے یعنی ان لوگوں کا جو مکہ پر چڑھائی کریں)-

بَيْرَحَاءَ:- (اس کا ذکر باب الباء مع الراء میں گذر چکا ہے)-

بَيَازِر: موٹی لاٹھیاں- یہ بَيْزَرَةٌ کی جمع ہے-

بَيْسَانَ: ایک بستی ہے شام میں-

بِيْشَه: ایک وادی ہے یمامہ کے رستے میں وہاں شیر بہت رہتے ہیں- سعید علیہ الرحمہ گلستاں میں کہتے ہیں:

ہر بیشہ گماں مبرکہ خالی ہست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

بِيْشَيَارَج: (اصل میں فارسی لفظ ہے پیش آوردہ اس کو عربی بنا لیا) کھانے سے پہلے کچھ شربت یا میوہ وغیرہ جو تنقل کے لئے مہمان کے سامنے لاتے ہیں-

اَلْبِيْشَيَارَجَاتُ تُعَظِّمُ الْبَطْنَ:- یہ کھانے سے پہلے جو تفکہات لائے جاتے ہیں ان سے پیٹ بڑھ جاتا ہے بعض بیشیارج کو فیشفارج بھی کہتے ہیں-

بَيْضَةٌ: مرغ کا انڈا' خصیہ' خود' بیچ کا مقام' صدر مقام' جماؤ کا مقام' دارالحکومت' مستقر-

لَا تُسَلِّطْ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ:- یا اللہ مسلمانوں پر غیر مسلمان دشمن (مثلاً مشرک' یہود' نصاریٰ' جین' چینی وغیرہم) ایسا مسلط مت کر جو ان کا انڈا پھوڑ دے (ان کا صدر مقام جہاں سے اسلام نکلا ہے) لے کر بالکل ان کو تباہ او برباد کر دے- (یہ دعا آپ کی قبول ہو گئی- مسلمانی مکہ اور مدینہ سے شروع ہوئی وہی مسلمانوں کا انڈا ہے- چند کافر بہت بار مسلمانوں پر غالب ہوئے مگر حجاز کے ملک کو اللہ تعالیٰ نے بچا دیا وہ آج تک مسلمانوں کے قبضہ میں ہے- تاتاریوں نے گو بغداد کو تباہ کیا مگر بغداد مسلمانوں کا انڈا نہ تھا البتہ اس وقت کا دارالحکومت تھا جیسے ہمارے زمانے میں قسطنطنیہ ہے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ محمد بن عبدالوہاب جنہوں نے

حجاز کا ملک فتح کر لیا تھا اور کئی سال تک اس پر قابض رہے وہ مسلمان تھے اسی طرح ترکوں نے حجاز پر اس وقت حکومت کی جب وہ مسلمان ہو چکے تھے)۔

فائدہ:۔ جنگ طرابلس المغرب جو ۱۹۱۱ء میں ہوئی اور اس میں اطالیا نے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ پر بم پھینکنا چاہتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکومت انگلشیہ کو مسلمان کا حامی بنا دیا اور اس دولت کی قوت وزور سے اطالیا نے سہم کر یہ واہی ارادہ فسخ کر دیا۔ اب جو جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے یورپ میں ہو رہی ہے اور جس میں ترکی اور جرمن اور آسٹریا ایک فریق اور انگلش اور روس اور فرانس اور اطالیا فریق ثانی ہیں اور تیسرا برس شروع ہو چکا ہے مگر اب تک یہ جنگ جاری ہے اس مین بھی اللہ تعالیٰ نے ملک حجاز کو تباہی سے بچا لیا ہے۔ انگلش' روس' فرانس اور اطالیا نے بالاتفاق یہ اشتہار دیا ہے کہ مقدمات مقدسہ پر کوئی حملہ نہ کریں گے۔ یہ تائید الٰہی اور تاثیر دعائے نبوی نہیں تو اور کیا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ جِئْتَ بِهِمْ بَيْضَتَكَ:۔ پھر آپ اپنے عزیزوں' کنبے والوں پر ان کو لے کر آئے (یعنی ان کو مارنے اور قتل کرنے کے لئے)۔

لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ:۔ چور پر اللہ کی پھٹکار ایک انڈا چراتا ہے پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (شاید پہلے اللہ تعالیٰ نے چوری کا نصاب مقرر نہ فرمایا ہوگا یہ حدیث اسی وقت کی ہے پھر اللہ سبحانہ نے آنحضرتؐ کو بتلا دیا ہو گا کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ بعض نے کہا بیضہ سے اس حدیث میں خود مراد ہے یعنی جو جنگ میں سر پر رکھتے ہیں تاکہ تیر اور تلوار کے زخم سے سر محفوظ رہے اس کی مالیت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہے بلکہ اس سے زیادہ)۔

هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ:۔ خود ٹوٹ گیا۔

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَ الْاَبْيَضَ:۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے سرخ اور سفید دونوں خزانے عنایت فرمائے (سرخ سے مراد سونا اور سفید سے چاندی' ایران کے ملک میں چاندی کا زیادہ رواج تھا اور شام کے ملک میں سونے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں ملکوں کو مسلمان فتح کر لیں گے وہاں کے خزانوں پر قبضہ کر لیں گے)۔

كَانَتْ لَهُمُ الْبَيْضَاءُ وَالسَّوْدَاءُ وَ فَارِسُ الْحَمْرَاءُ وَالْجِزْيَةُ الصَّفْرَاءُ:۔ اجاڑ اور آباد زمین انہی کی تھی اور لال ایران اور زرد جزیہ (سونا جو خراج میں آتا وہ بھی انہی کا تھا)۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْمَوْتُ الْاَبْيَضُ وَالْاَحْمَرُ:۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سفید موت اور لال موت دونوں نہ پھیل جائیں (سفید موت سے ناگہانی موت جس میں بیماری وغیرہ کچھ نہ ہو اور لال موت سے لڑائی میں مارا جانا مراد ہے)۔

سُئِلَ عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ:۔ جو کو گیہوں کے بدل (کم وبیش) بیچنا کیسا ہے یہ ان سے پوچھا گیا (انھوں نے یعنی سعد نے اس کو مکروہ سمجھا کیونکہ ان کے نزدیک دونوں ایک جنس ہیں مگر دوسرے علماء نے اس کو جائز رکھا ہے۔ بعض نے کہا سلت بھی ایک قسم کا گیہوں ہے)۔

فَخِذُ الْكَافِرِ فِى النَّارِ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ:۔ دوزخ میں کافر کی ران اتنی بڑی ہو جائے گی جیسے بیضاء' ایک پہاڑ کا نام ہے۔

يَاْمُرُنَا اَنْ نَصُوْمَ الْاَيَّامَ الْبِيْضَ:۔ آنحضرتؐ ہم کو ایام بیض چاندنی کے دنوں میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے (یعنی نفل روزہ ہر مہینے کی تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو)۔

فَنَظَرْنَا فَاِذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابِهٖ مُبَيِّضِيْنَ:۔ ہم نے دیکھا تو ناگہاں آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب سفید کپڑے پہنے ہوئے آ رہے ہیں۔

فَرَاٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ:۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے چلا آتا ہے' اس کے سبب سے چمکتی ریتی کی چمک مٹ رہی ہے کیونکہ وہ آڑا آ جاتا ہے تو آنکھ ریتی پر نہیں پڑسکتی۔ ایک روایت میں مُبَيَّضًا ہے معنی وہی ہے)۔

فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَ ابْيَاضَّتْ:- جب سورج بلند اور سفید ہو گیا-

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ:- یا اللہ میرا منہ اس دن سفید رکھ جس دن کچھ منہ سفید ہوں گے کچھ کالے سیاہ-

بَيْضَةُ الْاِسْلَامِ:- اسلام کی جماعت' اس کا صدر مقام-

اَللَّيَالِي الْبِيْضُ:- تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں راتیں-

وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ:- آپ نے اناج کی بال بیچنے سے منع فرمایا جب تک پختہ اور زرد نہ ہو (یہ یقین ہو جائے کہ اب اناج پر کوئی آفت نہ آئے گی)-

اَوَّلُ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:- پہلی زکوٰۃ جس نے آنحضرتؐ کے چہرے کو خوش کیا-

كَنْزُ اٰلِ كِسْرٰى فِي الْاَبْيَضِ:- کسریٰ والوں کا خزانہ اس کے سفید محل میں ہے-

بَيْضَاءُ:- ایک قسم کا سفید بنسی گیہوں ہے (بعض نے کہا تازہ جو بے پوست اور سورج کو بھی کہتے ہیں اور ایک مقام کا بھی نام ہے)-

بَاضَتِ الدُّجَاجَةُ:- مرغی نے انڈے دیئے-

بَاضَ الْحَرُّ:- بہت گرمی پڑی-

بَيْعٌ: بیچنا' خریدنا-

مُبَايَعَةٌ:- باہم خرید و فروخت کرنا' بیعت کرنا- (یعنی ہاتھ ملانا)-

بَيِّعٌ اور بَايِعٌ:- بیچنے والا خریدنے والا-

اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا:- بائع اور مشتری (خریدنے والا) دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے (چاہیں تو معاملہ رکھیں' چاہیں توڑ ڈالیں گو ایجاب و قبول ہو چکا ہو) جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں (مجلس نہ بدلیں' جہاں مجلس بدل گئی اب فسخ کا اختیار نہیں رہا)-

نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ:- ایک معاملہ میں دو معاملہ کرنے سے منع فرمایا (ایک بیع میں دو بیع سے مثلاً کوئی کہے اگر تو نقد خریدتا ہے تب تو میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس روپیہ کو بیچا اگر ادھار خریدتا ہے تو پندرہ کو بیچا یا یوں کہے میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیس روپیہ کو بیچا- اس شرط پر کہ تو اپنا کپڑا دس روپیہ کو میرے ہاتھ بیچے)-

لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ:- کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کے خرید فروخت پر خرید و فروخت نہ کرے (یعنی ابھی بائع اور مشتری جدا نہیں ہوئے کہ اسی مجلس میں ایک تیسرا شخص آ کر بائع سے کہنے لگے کہ میں تجھ کو اس سے زیادہ قیمت دیتا ہوں یا مشتری سے کہنے لگے میں اس سے کم قیمت پر ایسا ہی مال یا اسی قیمت پر اس سے بہتر مال تجھ کو دیتا ہوں)-

كَانَ يَغْدُوْ فَلَا يَمُرُّ بِسَقَّاطٍ وَّلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ:- وہ صبح کو جاتے اور کوئی پرانی دھرانی چیزیں بیچنے والا یا کچھ اور بیچنے والا ملتا تو اس کو سلام کرتے-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْاَرْضِ:- زمین کو بٹائی پر دینے سے آپ نے منع فرمایا-

لَا تَبِيْعُوْهَا:- زمین کو بٹائی پر نہ دو (یعنی زمین کا کرایہ نہ کھاؤ بلکہ مسلمان بھائی کو بے کرایہ دو' اکثر علما نے نقدی کرایہ پر زمین دینے کو جائز رکھا ہے اور بعض نے بٹائی پر بھی جائز رکھا ہے)-

اَلَا تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ:- کیا مجھ سے اسلام پر بیعت نہیں کرتے- (بیعت بھی ایک طرح کی بیع ہے یعنی دوسرے کے ہاتھ اپنے تئیں بیچ دینا' اس کی اطاعت اپنے اوپر لازم کر لینا)-

كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَايِعُ نَفْسِهٖ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُهْلِكُهَا:- ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے اور اپنے تئیں بیچتا ہے (اگر اللہ کے ہاتھ بیچا تو) آزاد کرتا ہے (اگر شیطان کے ہاتھ بیچا) تو تباہ کرتا ہے (بعض نے کہا ترجمہ یوں ہے اور اپنے تئیں مول لیتا ہے اور اپنے مالک سے پھر یا اس کو آزاد کرتا ہے یا برباد کرتا ہے)-

بَايَعْتُهٗ فَوَعَدْتُهٗ فَنَسِيْتُهٗ فَذَكَرْتُهٗ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ:- میں نے آنحضرتؐ سے ایک معاملہ کیا

(خرید فروخت کا) پھر میں نے آپ سے کچھ وعدہ کیا لیکن بھول گیا تین دن کے بعد مجھ کو اپنے وعدے کا خیال آیا (میں آنحضرتؐ کے پاس گیا) آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو حیران پریشان کر دیا۔

اَتَبِیْعُ اللَّبَنَ وَ تَقْبِضُ الثَّمَنَ:- لونڈی تو دودھ بیچتی ہے اور تو قیمت لیتا ہے۔

وَ یَتَّبِعُ الْبَیِّعُ مَنْ بَاعَہٗ:- خریدار اس کے پیچھے لگے جس نے اس کے ہاتھ چوری یا غصب کا مال بیچا- (اس سے اپنے دام وصول کرے)۔

نَھٰی عَنْ بَیعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ:- دیہاتی کا مال شہر میں رہنے والا نہ بیچے (بلکہ اسی کو بیچنے دے کیونکہ شہر والا شہر کے حالات سے واقف ہے ممکن ہے کہ وہ مہنگا بیچے اگر دیہاتی خود بیچتا تو شاید شہر والوں کو وہ مال سستا مل جاتا- بعض نے کہا یہ ممانعت اس صورت میں ہے جب شہر والوں کا نقصان ہوتا ہو اگر نقصان نہ ہوتا ہو تو کچھ قباحت نہیں)۔

لَا یُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِہِ الْکَلَاءُ یا لِیُبَاعَ بِہِ الْکَلَاءُ:- ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو اس کو اس غرض سے نہ بیچے کہ وہاں کی گھاس محفوظ رہے یا گھاس بھی بک جائے (کیونکہ جب وہاں پانی نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لا سکیں گے یا لائیں گے تو پانی کے ساتھ گھاس کے بھی دام ان کو دینا پڑیں گے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنگل کی گھاس میں ہر ایک مسلمان کا حصہ ہے اور یہ کہ اس کا روکنا اور بیچنا جو ہمارے زمانہ میں اسلامی حکومتوں نے بھی اختیار کیا ہے ممنوع ہے)۔

فَیُرِیْدُ مِنِّی الْبَیْعَ لَیْسَ عِنْدِیْ:- وہ چاہتا ہے میں اس کے ہاتھ ایسی چیز بیچوں جو میرے پاس نہیں ہے-[1]

لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَیْعٌ:- قرض اور بیع دونوں مل کرنا درست ہیں (مثلاً کوئی شخص دوسرے کو اس شرط پر قرض دے کہ وہ اس کے ہاتھ کوئی چیز کم قیمت پر بیچے یا اس سے کوئی چیز زیادہ قیمت پر مول لے جس قدر قیمت زیادہ ہے گویا وہی قرض کا سود ٹھہرے)۔

وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ:- نہ یہ درست ہے کہ بیع میں دو شرطیں کرے (یعنی ایک معاملہ میں دو معاملے جس کا ذکر اوپر گذر چکا- یا یہ کہ مثلاً کپڑا ان شرطوں پر بیچے کہ میں اس کو دھو دوں گا اور سی دوں گا)۔

نَھٰی عَنْ رِبْحِ مَالَمْ یُضْمَنْ:- جو چیز اپنے ذمہ پر نہ آئی ہو (مثلاً ایک چیز خریدی لیکن ابھی وہ بائع ہی کے پاس ہے مشتری کے قبضے میں نہیں آئی (اس میں نفع کمانے سے آپ نے منع فرمایا (اس کو ہمارے زمانہ میں سٹہ کہتے ہیں یہ شریعت کی رو سے بالکل منع ہے لیکن احمق لوگ نہیں سمجھتے اور سٹہ کی بدولت تباہ اور برباد ہو جاتے ہیں)۔

اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْخِیَارُ لِلْمُشْتَرِیْ:- اگر بائع اور مشتری میں اختلاف ہو (یعنی مقدار مال مبیعہ یا ثمن یا شرط خیار یا میعاد وغیرہ میں (اور گواہ نہ ہوں) تو بائع کا قول حلف سے معتبر ہوگا اور مشتری کو اختیار ہوگا کہ بائع کے حلف پر راضی ہو یا جس بات کا انکار کرتا ہے اس پر حلف کرے اگر مشتری بھی حلف کر لے تو اب یا تو ایک دوسرے کی بات مان لے یا بیع فسخ کر دی جائے)۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْاَرْضِ لِتُحْرَثَ:- زمین کو کھیتی کے لئے کرایہ پر دینے سے منع فرمایا (اس کا ذکر اوپر گذر چکا)۔

مَا اُبَالِیْ اَیَّکُمْ بَایَعْتُ:- مجھے کچھ پرواہ نہ تھی تم میں سے کسی سے معاملہ کرتا (کیونکہ اس وقت سب لوگ ایمان دار تھے ہر ایک کا اعتبار تھا)۔

نَھٰی عَنْ بِیْعَتَیْنِ:- آپ نے دو طرح کی بیعوں سے منع فرمایا (بعض نے بَیْعَتَیْن پڑھا ہے)۔

لَا بَیْعَ بَیْنَھُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا:- جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں ان کی بیع لازم نہ ہوگی (بلکہ ایک کی مرضی پر فسخ ہو سکتی ہے)۔

---

[1] مثلاً بھاگا ہوا غلام یا پرایا مال یا پرندہ ہوا میں یا مچھلی دریا میں یا مال خریدشدہ جس پر ابھی قبضہ نہیں ہوا- (م)

بَیِّنَ الْبَیِّعَان:- بائع اور مشتری اصل حال کھول دیں (بیان کردیں کہ بیع میں یہ عیب ہے یا ثمن میں یہ نقص ہے)-

نَهٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یُؤْکَلَ مِنْهُ:- کھجور کی بیع سے آپ نے منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہوجائے (پختگی پر نہ آجائے)-

اَیَبِیْعُکَ اَهْلُکَ:- بریرہ کیا تیرے مالک تجھ کو بیچ ڈالیں گے-

نَهٰی اَنْ یُبْتَاعَ الْمُهَاجِرِیُّ:- باہر والے کی طرف سے شہر والا وکیل ہو کر خرید فروخت نہ کرے-

بَایَعْنَاهُ عَلَی الْمَوْتِ:- ہم نے مرجانے پر آپ سے بیعت کی (یعنی لڑ کر مرجائیں گے بھاگیں گے نہیں)-

اَلصَّلٰوةُ فِی الْبِیْعَةِ:- گرجا میں نماز پڑھنا (بِیْعَةٌ جمع بِیَعٌ ہے-)

نَتَبَایَعُ بِاَمْوَالِ النَّاسِ:- ہم لوگوں کے مال و اسباب بیچ دیا کرتے تھے (دلال تھے)-

فَاِنْ عَادَتْ فَلْیَبِعْهَا بِحَبْلٍ:- اگر پھر چوری کرے تو اس کو بیچ ڈالے گو ایک رسی کے بدل سہی (شاید وہ دوسرے کے پاس جاکر درست ہوجائے)-

اُبْسُطْ یَدَکَ فَلِاُبَایِعَکَ یا فَلْاُبَایِعْکَ:- اپنا ہاتھ لاؤ تاکہ میں تم سے بیعت کروں یا میں تم سے بیعت کرتا ہوں-

لَمْ یُبَایِعْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِالثَّمَنِ:- عمرو بن عاص نے جو معاویہ سے بیعت کی تو قیمت لے کر (کہتے ہیں معاویہ نے اس شرط پر عمرو بن عاص سے بیعت لی کہ وہ ملک مصر ان کے حوالہ کریں گے (یہ امامیہ کی روایت ہے)-

اِذَا اَنْتَ بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ:- جب تو کوئی چیز بیچے تو کہہ دے بھائی فریب اور دغا کا کام نہیں ہے-

اَلْمُتَبَایِعَانِ بِالْخِیَارِ:- بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے-

بَیْغٌ: جوش مارنا' ہلاک ہونا-

تَبَیُّغٌ:- جوش مارنا-

عَلَیْکُمْ بِالْحِجَامَةِ لَا یَتَبَیَّغْ بِاَحَدِکُمُ الدَّمُ فَیَقْتُلَهُ:- پچھنے لگانا لازم کرلو ایسا نہ ہو تم میں سے کسی پر خون غلبہ کرے اور اس کو مار ڈالے-

اِبْغِنِیْ خَادِمًا وَّلَا یَکُوْنُ قَحْمًا فَانِیًا وَلَا صَغِیْرًا ضَرَعًا فَقَدْ تَبَیَّغَ بِیَ الدَّمُ:- میرے لئے ایک لونڈی ڈھونڈھ جو نہ بالکل بوڑھی پھونس ہو نہ بالکل چھوٹی' کم سن اس لئے کہ میرا خون جوش مار رہا ہے-

لِکَیْلَا یَتَبَیَّغَ عَلَی الْفَقِیْرِ فَقْرُهٗ:- تاکہ فقیر پر اس کی فقیری جوش نہ مارے-

بَیْنٌ: جدائی اور ملاپ اور دوری اور زیادتی-

بَیْنٌ:- کنارہ حد-

بَیَانٌ:- فصاحت' زبان آوری-

اِبَانَةٌ:- جدا کرنا-

تَبْیِیْنٌ:- ظاہر ہونا اور ظاہر کرنا-

تَبَیُّنٌ:- ظاہر ہونا-

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا:- بعض تقریر جادو کی طرح اثر کرتی ہے جیسے جادو سے ایک بے حقیقت چیز سچ مچ وہی چیز معلوم ہوتی ہے اسی طرح عمدہ تقریر بھی حق کو ناحق اور ناحق کو حق کردیتی ہے-

اِنَّ اللّٰهَ نَصَرَ النَّبِیِّیْنَ بِالْبَیَانِ:- اللہ نے پیغمبروں کی مدد بیان سے کی (یعنی حسن تقریر سے)-

اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی الْقُرْاٰنِ تِبْیَانَ کُلِّ شَیْءٍ:- اللہ نے قرآن میں ہر چیز کا بیان اتارا-

کَسْبُ الْحَرَامِ یَبِیْنُ فِی الذُّرِّیَّةِ:- حرام کی کمائی کا اثر اولاد میں ظاہر ہوتا ہے-

تَبَیَّنَ زِنَا الزَّانِیَةِ:- چھنال کا چھنالا پن کھل جائے-

اَلْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ:- فحش بکنا' گالی گلوچ اسی طرح زبان درازی دونوں نفاق کی شاخیں ہیں-

اَعْطَاکَ اللّٰهُ التَّوْرَاةَ فِیْهَا تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ:- اللہ تعالیٰ نے تجھ کو توراۃ عنایت فرمائی اس میں ہر چیز کا بیان ہے (ساری ضرورت کی باتیں کھول دی ہیں)-

اَلَا اِنَّ التَّبْیِیْنَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْعُجْلَةَ مِنَ الشَّیْطَانِ:-

سن لو اطمینان اور سوچ سمجھ کر دریافت کر کے کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی بے قراری شیطان کی طرف سے ہے-

مَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ وَّ اُبِيْنَ مِنْهُ فَهُوَ مَيِّتٌ:- زندہ جانور سے جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے اور جدا کر دیا جائے تو وہ مردار ہے-

اَوَّلُ مَا يُبِيْنُ عَلٰى اَحَدِكُمْ فَخِذُهٗ:- قیامت کے دن سب سے پہلے جو آدمی کا حال کھولے گی (کہ اس نے فلاں فلاں گناہ کئے ہیں) وہ اس کی ران ہو گی-

هَلْ اَبَنْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِثْلَ الَّذِيْ اَبَنْتَ هٰذَا:- کیا تو نے اپنے ہر ایک لڑکے کو ایسا ہی دیا جیسے اس لڑکے کو دیا ہے- عرب کہتے ہیں:-

اَبَاتَهٗ بِمَالٍ:- اس کو خاص علیحدہ کر کے ایک مال دیا-

كُنْتُ اَبَنْتُكِ بِنَخْلٍ:- میں نے خاص تجھ کو کچھ درخت کھجور کے دیئے تھے-

مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ حَتّٰى يَبِنَّ:- جو شخص تین بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ نکاح کر لیں (ان کا بیاہ ہو جائے ایک روایت میں حَتّٰى يَمُتْنَ ہے یہاں تک کہ وہ مر جائیں یعنی جیتے تک ان کو پالے)-

حَتّٰى بَانُوْا یا حَتّٰى مَاتُوْا:- یہاں تک وہ جدا ہو گئے (شادی کر کے) یا مر گئے-

اِنَّهَا قَدْ بَانَتْ مِنْكَ (عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی نے پوچھا ایک شخص نے اپنی عورت کو آٹھ طلاقیں دیں لوگ کہتے ہیں) وہ بائن ہو گئی (طلاق بائن پڑ گئی جس کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی مگر اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ اس صورت میں ایک طلاق رجعی پڑے گی)-

اَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِيْكَ:- پینے میں سانس لیتے وقت گلاس یا پیالہ کو اپنے منہ سے الگ رکھ (ایسا نہ ہو پیالہ میں منہ یا ناک سے کچھ نکل کر گرے اور دوسروں کو اس کے پینے میں کراہت آئے)-

لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ:- آنحضرتؐ لمبے بے ڈول نہ تھے یعنی تاڑ کی طرح بدنما لمبے تڑنگے-

بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ:- ہم آنحضرتؐ کے پاس تھے اتنے میں یا اسی اثنا میں-

بَيْنَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ جَالِسٌ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ:- امیر المومنین علیؓ محمد بن حنفیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اس اثنا میں-

فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ:- آپ نے اس کو اتنی بکریاں دیں جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں-

فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا:- اس کی بدکاری کھل گئی (ثابت ہو گئی گواہی یا مشاہدہ سے)-

اَبْيَنُ:- ایک گاؤں ہے یمن میں (بعض نے کہا عدن)-

اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ:- اچھی معتبر گواہی جھوٹی قسم سے زیادہ ماننے کے قابل ہے (یعنی اگر مدعا علیہ نے انکار پر قسم کھالی پھر مدعی کو سچے معتبر گواہ مل گئے تو ان کی گواہی مان لی جائے گی اور مدعی علیہ کی قسم کا کوئی اعتبار نہ ہو گا)-

اَلْبَيِّنَةُ اَوْ حُدٌّ یا اَوْ حَدٌّ:- گواہی لا ورنہ تیری پیٹھ پر حد پڑے گی-

اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ:- یا اللہ سچی بات کھول دے- (یعنی اصل حقیقت کو کیونکہ شریعت تو ظاہر پر حکم دے گی)-

بَيَّنَ اللّٰهُ الْخَلْقَ مِنَ الْاَمْرِ:- اللہ تعالیٰ نے عالم خلق کو امر سے جدا کیا (اس کا امر قدیم ہے اور خلق حادث ہے- اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ......) لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا- ایک بات منہ سے بک دیتا ہے سوچتا نہیں (اس کا انجام کیا ہو گا-)

اِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا:- اگر بائع اور مشتری دونوں سچ بولیں گے جو کچھ اصل حال ہے وہ بیان کر دیں گے تب تو ان کی سوداگری میں برکت ہو گی-

اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ:- آپس میں ملاپ کرا دینا-

بَيٌّ: کمینہ پاجی-

حَيَّاكَ اللّٰهُ وَ بَيَّاكَ:- حضرت آدمی کے بیٹے ہابیل جب مارے گئے تو سو برس تک انہوں نے سب چیزیں (عیش و عشرت کی) اپنے اوپر حرام کر لیں (ہنسے تک نہیں) پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے

تم کو سلام کہلا بھیجا ہے تو بَیَّاکَ تابع ہے حَیَّاکَ کا (بعض نے کہا بَیَّاکَ کے معنی اللہ تم کو ہنستا رکھے۔ بعض نے کہا یہ اصل میں بوَّاکَ تھا یعنی تم کو بہشت میں جگہ دے۔)

تَبِیٌّ اور تَبْیِیَّۃٌ:- بیان کرنا واضح کرنا۔

هَيُّ بْنُ بَيّ:- معلوم نہیں وہ کون ہے۔

هَيَّانُ بْنُ بَيَّانٍ:- کے بھی یہی معنی ہیں۔

باب الباء المفردة

لَعَلَّکَ بِذٰلِکَ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا بِذٰلِکَ:- شاید تو خود ہی اس واقعہ میں مبتلا ہوا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں میں ہی خود اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں۔

مَنْ بِکِ:- تجھ سے کس مرد نے جماع کیا۔

اَنَا بِهَا:- میں نے یہ کام کیا ہے۔

فَبِهَا وَ نِعِمَتْ:- جس نے جمعہ کے دن صرف وضو کر لیا تو اس نے رخصت پر عمل کیا (کیونکہ سنت غسل ہے) اور یہ اچھی بات ہے یعنی رخصت پر عمل کرنا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ:- اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کر۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ:- میں اللہ کی پاکی اس کی تعریف کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔

اَکْثَرَ عَلَیْکُمْ بِالسُّوَالِ[1] وَهُوَ یَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَاعِ فَلَمْ اَزَلْ اَسْجُدُبِهَا:- (ان تینوں حدیثوں میں "بے"، بمعنی "فِي" ہے)۔

کُنْتُ اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِیْ:- میں اپنے پیٹ کو بھرنے کے لئے آنحضرتؐ کے ساتھ لگا رہتا (یہاں "بے"، بمعنی "من اجل" کے ہے)۔

مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ لَکَ[2] بِمِثْلِ ذٰلِکَ:- دونوں میں با زائدہ ہے۔

عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ[3] اور اَرْغَمَ اللّٰهُ بِکَ:-[4] میں بھی با زائدہ ہے۔

وَبِیَ الْمَوْتُ:- مجھ پر موت آپڑی ہے۔

اَجِدُبِیْ قُوَّةً:- میں اپنے میں طاقت پاتا ہوں۔ (ایک روایت میں اَجِدُنِیْ قُوَّةً ہے یعنی میں اپنے تئیں طاقت ور پاتا ہوں۔ محیط میں ہے کہ بائے زائدہ چھ مقاموں میں آتی ہے۔ فاعل میں وجوباً جیسے اسمع بهم و ابصر اور جوازاً فاعل کفی میں جیسے کفی بالله شهيدا اور ضرورت شعری میں دوسرے مفعول میں جیسے ولا تلقوا بايديكم الى التهلكه اور مبتدا میں جیسے بحسبک درهم اور خبر منفی میں جیسے ليس زيد بقائم اور حال منفی میں یعنی جس کا عامل منفی ہو اور تاکید میں جیسے جاء زيد بنفسه يا بعينه)۔

❀ ❀ ❀

---

[1] اس نے تم پر سوالات میں زیادتی کی۔ وہ حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کر رہا ہے۔ میں ہمیشہ اس میں سجدہ ریز رہا۔ (م)

[2] میں نے اس مسئلے میں کل تمہیں کیا کہا تھا؟ (م)

[3] قریش سے چمٹ جا۔ (م)

[4] اللہ تجھے رسوا کرے۔ (م)

ت

باب التاء مع الھمزة

تَاءٌ - تیسرا حرف ہے حروفِ تہجی میں سے عبرانی' سریانی اور کلدانی زبانوں میں اس کو تاء کہتے ہیں اور اس کو صلیب کی صورت پر لکھتے ہیں- یہ حرف عربی زبان میں تانیث کی علامت ہےاور وصفیت سے اسمیۃ کی طرف نقل کرنے کے لئے' اور واحد کو جنس سے تمیز دینے کے لئے اور تاکید صفت اور مبالغہ کے لئے اور تاکید جمع کے لئے- اور تاء مفردہ اوائل اسماء اور ان کے اواخر میں متحرک ہوتی ہے- اسی طرح اوائل افعال میں اور ان کے اواخر میں ساکن اور متحرک دونوں ہوتی ہے اور اللہ کے شروع میں بمعنی قسم آتی ہے اور یہ خاص ہے اللہ سے- اور بعض نے تالرحمٰن اور تربی بھی جائز رکھا ہے اس کی جمع تَاءَ اتٌ ہے-

تَا - اسم اشارہ ہے واحد مونث کے لئے- جیسے ''ذا'' واحد مذکر کے لئے- اس کا تثنیہ تَانِ وَ تَینِ اور جمع اُوْلَاءِ برخلاف قیاس- جب اس میں کاف خطاب لگائیں گے تو کہیں گے تَاکَ و تِیکَ و تِلْکَ-

حدیث میں ہے کَیْفَ تِیکُمْ یعنی یہ (عائشہ) کیسی ہے اَب-

تَأدٌ - یہ اصل میں وَأدٌ تھا-

تَأدَکُمْ - ٹھہرو دم لو- ایک روایت میں تَیدَکُمْ بہ فتحہ و کسرہ تا ہے- ہمزے کو یا سے بدل دیا یہ تُؤدَةٌ سے نکلا ہے- یعنی آہستگی، سنجیدگی، سوچ سمجھ کر کام کرنا-

اِتَّئِدَا اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰہِ - ذرا دم لو، ٹھہرو' میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں-

صَلِّ عَلَیَّ تُؤدَةً - مجھ پر ٹھہر ٹھہر کر درود بھیج-

تَأرٌ - ڈانٹنا، چلانا-

اَتْأَرَ - گھور کر دیکھا-

اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَاَتْأَرَ اِلَیْہِ النَّظَرَ - ایک شخص آپ کے پاس آیا، آپ نے اس کو گھور کر دیکھا-

تَأْتَأَةٌ - یا تَأْتَأ - تا نکالنے میں تردد کرنا- جنگلی آدمی کا اکڑ کر چلنا- نر بکرے کو بلانے کی آواز-

تَیتَاءٌ - جس کو جماع کے وقت حدث ہو جائے یا قبل از دخول انزال ہو جائے-

تَأزٌ - جڑ جانا، اتام ہو جانا، نزدیک ہونا-

تَأقٌ - بھر جانا، غصہ یا رنج سے بھر جانا، شر کی طرف جلدی کرنا-

اَتْأَقَ - بھر دینا-

تَئِقٌ - جو شر کی طرف جلدی کرے-

تَأَقَةٌ - سخت غصہ اور جلدی-

فَیَمُرُّ الرَّجُلُ کَشَدِّ الْفَرَسِ التَّئِقِ - بعض آدمی پل صراط پر سے اس طرح گزر جائے گا، جیسے جوان تازہ دم، خوش مزاج گھوڑا جلد بھاگتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ تَئِقٌ وَ اَنَا مَئِقٌ فَکَیْفَ نَتَّفِقُ - تم غصے سے بھرے ہو اور میں رو دینے والا، پھر دونوں مل کر کیونکر رہ سکتے ہیں (یعنی مجھ میں غصہ اٹھانے کی طاقت نہیں اور تم غصہ روک نہیں سکتے - پھر دونوں کی یکجائی کیونکر ہو سکتی ہے؟)

اَتْأَقَ الْحِیَاضَ بِمَوَاتِحِہٖ - حوضوں کو اپنے چرخوں

سے بھر دیا۔
تِئْمَةٌ۔ عورت کی بکری جس کا دودھ وہ دوہتی ہو۔
تِئْمٌ اور تُؤْمٌ اور تَئِیْمٌ۔ جڑواں آنولہ جانولہ۔
اِتِّآمٌ۔ تئمہ کو ذبح کرنا۔
تَوْاَمٌ۔ آنولہ جانولہ۔ اس کی جمع تَوَائِم اور تُؤَام ہے۔
مِتْاَمٌ اور مِتْئَامٌ۔ وہ عورت جو ہمیشہ جڑواں بچہ جنتی ہو۔
تَأْیٌ۔ سبقت کرنا۔

بابُ التّاء مع البَاء

تَبٌّ۔ یا تَبَبٌ یا تَبَابٌ یا تَبِیْبٌ۔ ہلاکت، تباہی، ابولہب مردود نے آنحضرتؐ سے کہا:

تَبًّا لَکَ سَآئِرَ الْیَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا۔ سارے دن تیری تباہی ہو، کیا اسی لئے تو نے ہم کو اکٹھا کیا تھا؟ (مردود نے آخرت کی بھلائی کو کوئی چیز نہیں سمجھا)۔

حَتّٰی اسْتَتَبَّ لَهٗ مَا حَاوَلَ فِیْ اَعْدَآئِکَ۔ تیرے دشمنوں کے باب میں جو اس کا ارادہ تھا وہ پورا ہو گیا۔

تَابُوْتٌ۔ صندوق اور جسم کے اعضاء جیسے دل، جگر، دماغ وغیرہ۔

وَذَکَرَ سَبْعًا فِی التَّابُوْتِ۔ اور سات بدن کے اعضاء کا نام لیا (کہ ان میں نور عطا فرمایا۔ پٹھے، گوشت، خون، بال، کھال، چربی، ہڈی، (ایک روایت میں مغز بھی ہے)۔

تِبْرٌ۔ سونے چاندی کا ڈلا جو کان سے نکلا ہوا بھی اس کو گلایا نہ ہو گلانے کے بعد اس کو ذہب اور فضہ کہتے ہیں۔
تَبْرٌ۔ بہ فتحہ تا، توڑنا اور ہلاک کرنا۔
تَتْبِیْرٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔
تَبَارٌ۔ ہلاکت۔

اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهَا وَ عَیْنُهَا وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهَا وَ عَیْنُهَا۔ سونا سونے کے بدل خواہ ڈلا ہو، (اس پر سکہ نہ پڑا ہو) یا سکہ پڑا ہو۔ اسی طرح چاندی چاندی کے بدل ڈلا ہو یا سکہ پڑا ہو۔ عَجْزٌ حَاضِرٌ وَ رَاْیٌ مُّتَبَّرٌ سردست عاجزی اور تباہ کرنے والی رائے۔

لَیْسَ فِی التِّبْرِ زَکٰوةٌ۔ سونے یا چاندی کے ڈلے میں زکوٰۃ نہیں ہے، جب تک اس پر سکہ نہ پڑے (یہ امامیہ کی روایت ہے)۔
تَبْعٌ۔ یا تَبَاعَةٌ۔ پیروی، تابعداری۔
تَبِعَةٌ یا تَبَاعَةٌ۔ برا نتیجہ یا مطالبہ، حق دعوے۔
تَبِیْعٌ۔ مددگار، دعوے دار، گائے کا بچہ ایک سال کا۔
فِیْ کُلِّ ثَلٰثِیْنَ تَبِیْعٌ۔ ہر تیس گایوں میں ایک گوسالہ زکوٰۃ کا دینا ہوگا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
بَقَرَةٌ مُّتْبِعٌ اور شَاةٌ مُّتْبِعٌ اور جَارِیَةٌ مُّتْبِعٌ۔ یعنی گائے بچہ سمیت اور بکری بچہ سمیت اور لونڈی بچہ سمیت۔
اِشْتَرٰی مَعْدِنًا بِمِائَةِ شَاةٍ مُّتْبِعٍ۔ ایک کان سو بکریوں کے بدل مول لی، ہر ایک بکری کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا۔
کُنْتُ تَبِیْعًا لِطَلْحَةَ بِنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ۔ میں طلحہ بن عبید اللہ کا خدمتگار تھا۔
اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیْءٍ فَلْیَتَّبِعْ۔ جب تم میں سے کسی کو ایک مالدار شخص کا حوالہ دیا جائے تو حوالہ قبول کر لے، بعض نے فَلْیَتْبَعْ بہ تخفیف تا روایت کیا ہے۔ بعض نے اِذَا اتُّبِعَ خطابی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اور یہ امر استحبابًا ہے نہ کہ وجوبًا۔
مَا الْمَالُ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْهِ تَبِعَةٌ مِّنْ طَالِبٍ وَّلَا ضَیْفٍ۔ وہ کون سا مال ہے جس میں کسی کا حق دینا نہیں پڑتا نہ مانگنے والے کا نہ مہمان کا۔ لَا تَجْعَلْ لَکَ عِنْدِیْ تَبِعَةً اِلَّا وَهَبْتَهَا۔ تو میرے اوپر اپنا کوئی حق (مظلمہ) باقی مت رکھ، اس کو بخش دے۔
اِتَّبِعُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا یَتَّبِعَنَّکُمْ۔ تم قرآن کے پیچھے لگو اس کی پیروی کرو، اس کو امام اور پیشوا بناؤ اور قرآن تمہارا پیچھا نہ کرے (اس طرح کہ اس کو پس پشت ڈال دو، اس کی تلاوت اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دو (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن تمہارے پیچھے نہ لگے۔ یعنی آخرت میں پروردگار کے سامنے تم پر دعویٰ نہ کرے کہ انھوں نے میرا حق ادا نہیں کیا (مجھ کو سمجھ کر نہیں پڑھا، نہ میرے احکام پر عمل کیا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں شاید ہی کوئی ایسا مسلمان ہو، جس کا پیچھا قرآن

آخرت میں نہ کرے گا - کوئی مسلمان اس وقت میں پورا پورا عمل قرآن پر نہیں کرتا - الا ماشاء اللہ شاید چند افراد ہوں باقی اکثر مسلمانوں کا تو یہ کام ہے کہ قرآن کی ایک عمدہ سنہری جلد بنوا کر ریشم کے غلاف میں رکھ دیتے ہیں اور کبھی کبھی اس کے الفاظ طوطے کی طرح رٹ لیتے ہیں نہ معنی سے غرض ہے نہ مطلب سے' نہ عمل سے - بہت ہوا تو ماہ رمضان میں ایک ختم فر فر کرا دیا' یا کوئی مر گیا تو اس کے سوم یا دہم یا چہلم میں دو چار ختم کرا دیئے' واہ! واہ! کیا قرآن اسی لئے اترا تھا - قرآن تو ایک قانون الٰہی ہے' جس کو خوب سمجھ کر استاد سے سبقاً سبقاً پڑھنا اور اس پر عمل کرنا لازمۂ اسلام ہے)-

بَیْنَا اَنَا اَقْرَأُ اٰیَةً فِیْ سِکَّةٍ مِّنْ سِکَکِ الْمَدِیْنَةِ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِیْ اَتْبِعْ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عُمَرُ فَقُلْتُ اُتْبِعُکَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ - ابن عباسؓ نے کہا میں مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی میں قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا اتنے میں پیچھے سے ایک آواز میں نے سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے - ابن عباس اس کی سند بیان کر (تو نے یہ آیت کس سے سیکھی ہے؟) مڑ کر جو دیکھتا ہوں تو حضرت عمرؓ ہیں - میں نے کہا میں آپ کو ابی بن کعبؓ کا حوالہ دیتا ہوں (قرآن کے بڑے چار قاریوں میں سے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہی سے قرآن سیکھنے کا حکم دیا تھا) ان سے پوچھ لیجئے' یہ آیت میں نے انہی سے سیکھی ہے-

تَابِعْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ بِالْخَیْرَاتِ - ہم کو نیکیوں میں ان کا پیرو بنا دے (جو نیک کام انھوں نے کئے ہم بھی کریں)-

تَابَعْنَا الْاَعْمَالَ فَلَمْ نَجِدْ فِیْهَا اَبْلَغَ مِنَ الزُّهْدِ - ہم نے سب نیک عملوں کو جانچا' تقویٰ اور پرہیزگاری اور دنیا سے نفرت کے برابر کوئی عمل نہیں پایا - (جب دنیا کی طرف رغبت نہ ہوگی تو آدمی ہمیشہ ان کاموں میں مصروف رہے گا جو آخرت میں کام آئیں گے)-

لَاتَسُبُّوْا تُبَّعًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ کَسَا الْکَعْبَةَ - تبع (یمن کے بادشاہ) کو برا نہ کہو اسی نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف چڑھایا - کَانَ لَهَا تَابِعٌ مِّنَ الْجِنِّ - اس عورت پر ایک جن عاشق تھا - اسی طرح پری اگر جن پر عاشق ہو تو اس کو تابعہ کہیں گے - اِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ - جنازوں کے پیچھے چلنا - اِتَّبَعَ جَنَازَةً - ایک جنازے کے پیچھے گئے-

ایک روایت میں "تَبِعَ" ہے-

فَکَانَ یَتَّبِعُ الْحُوْتَ - وہ مچھلی کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے - اِتَّبَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ - میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا' آپ حاجت کے لئے نکلے تھے - ایک روایت میں تَبِعْتُ ہے-

فَاتَّبَعَهُ الْمُغِیْرَةُ بِاِدَاوَةٍ - مغیرہ بن شعبہ پانی کی چھاگل لے کر آپ کے پیچھے چلے-

اَتْبِعْ وُضُوْءَکَ بَعْضَهٗ بَعْضًا - وضو سب ایک ساتھ کر ایک کے پیچھے ایک - یہ نہیں کہ منہ دھو لیا پھر ٹھہر گئے اور دیر کے بعد ہاتھ دھوئے-

مَنْ کَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتَّبِعْ - جو جس کو پوجتا تھا اس کے ساتھ ہو جائے - ایک روایت میں فَلْیَتْبَعْ ہے-

بہ تخفیف تا اَنْتَ رَبُّنَا فَیَتَّبِعُوْنَهٗ تو ہمارا پروردگار ہے پھر اس کے ساتھ ہو لیں گے (پروردگار بہشت میں ان کو پہنچا دے گا)-

فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰی فَاتَّبَعْتُهٗ - جب اس نے مجھ کو دیکھا پیٹھ موڑ کر چلا' میں اس کے پیچھے لگا ایک روایت میں فَاتْبَعْتُهٗ ہے-

یُتْبِعُهٗ بَصَرَهٗ حَتّٰی خَفِیَ - آنحضرت حضرت عباسؓ کی طرف برابر اپنی نگاہ لگائے رہے یہاں تک کہ وہ نظر سے چھپ گئے - اُتْبِعَ اَصْحَابُ الْقَلِیْبِ لَعْنَةً - بدر کے کنویں والوں پر آخرت میں خدا کی پھٹکار پڑی (جیسے دنیا میں مارے گئے' ذلیل ہوئے) ایک روایت میں اَتْبِعْ اَصْحَابَ الْقَلِیْبِ لَعْنَةً ہے یعنی کنویں والوں پر لعنت کر ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰی پھر ایک اور آنسو آپ نے نکالا فَاَتْبَعَهُمْ وَ اَتْبَعَهُمْ اس نے ان کی پیروی کی' ان کی چال پر چلا - فَتَبِعَتْهُ اِبْنَةُ حَمْزَةَ - حضرت حمزہؓ کی بیٹی آپ کے پیچھے لگ گئی - فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهٗ اِیَّاهُ - آپ نے پانی منگوا کر پیشاب کے مقام پر ڈال دیا (اس کو دھویا نہیں'

چونکہ کچی زمین تھی)۔

فَتَتَبَّعُ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ- خون کے مقاموں پر اس کو پھرائے۔ اصل میں فَتَتَبَّعُ تھا' باب تفعل سے ایک 'ت' تخفیف کے لئے گرا دی' ایک روایت میں فَتَتَبَّعُ ہے باب افتعال سے ایک میں فَتَتْبَعُ ہے تبع یَتْبَعُ سے۔

هَلْ يَتَتَبَّعُ الْمُؤَذِّنُ فَاهُ- کیا اذان دینے والا اپنا منہ (داہنے بائیں طرف) پھرائے۔

فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُ فَاهُ- میں بلالؓ کے منہ کی پیروی کرنے لگا (ان کی طرح داہنے بائیں طرف منہ پھرانے لگا)۔

لَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ- کسی نے ان کے فدیہ کے وجوب میں اتفاق نہیں کیا۔ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ- میں نے قرآن کی تلاش کی (گو آنحضرتؐ ہی کے عہد میں قرآن لکھا جاچکا تھا' مگر حضرت زید بن ثابتؓ نے ان مختلف پرچوں کو بھی دیکھنا اور جمع کرنا شروع کیا جو صحابہؓ نے اپنے اپنے پاس آنحضرتؐ سے سن کر لکھ لئے تھے اس خیال سے کہ شاید اس میں کوئی نئی قرأت ہو)۔

تَابَعَ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْوَحْيَ- پھر تو اللہ تعالی نے اپنے پیغمبرؐ پر وحی کا تار باندھ دیا۔ ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ- پھر وحی پے در پے آنے لگی۔ مَا شَبِعَ مِنْ بُرٍّ ثَلٰثَ لَيَالٍ تِبَاعًا- آنحضرتؐ نے گیہوں کی روٹی پے در پے تین راتوں تک پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَ كَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ- قریش کے مسلمان مسلمانوں کے سردار ہیں اور قریش کے کافر کافروں کے سردار ہیں (مطلب یہ ہے کو قریش کے قبیلوں کو عرب کے دوسرے قبیلوں پر ہر حال میں فضیلت ہے)۔

فَاجْعَلْ اَتْبَاعَنَا مِنَّا- ہمارے تابعین کو بھی ہم میں سے کردے (ہماری طرح ان کو شرف اور بزرگی عطا فرما) يُتْبِعَانِ مَا فِي بُطُوْنِ النِّسَآءِ- یہ دونوں عورتوں کے پیٹ کا پیچھا کرتے ہیں۔ (حمل گرا دیتے ہیں) وَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَتْبَعُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا- جو لوگ تم میں مرد پیشہ ور ہیں نہ ان کے عیال ہیں نہ ان کے پاس مال ہے۔ ایک روایت میں لا يَبْتَغُوْنَ ہے (یعنی وہ اہل اور مال کے طالب نہیں ہیں)۔

فَلَمَّا رَاٰهُ اَتْبَعَهُ جب ان کو دیکھا تو ان کے ساتھ ہو لئے ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ پھر جمعہ پڑھ کر ہم لوٹتے تو سایہ ڈھونڈھتے ہوئے۔ ایک روایت میں نَتْبَعُ ہے۔

فَقُلْتُ اِنِّيْ مُتَّبِعُكَ- میں نے کہا میں آپ کے ساتھ ہوں گا (یہیں رہ کر اپنا اسلام ظاہر کروں گا) فَيَتَتَبَّعُ مَوَاضِعَ اَصَابِعِهِ- ابوایوبؓ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلعم جب برتن میں سے کھانا کھا کر بچا ہوا کھانا ان کو بھیج دیتے' تو وہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر انہی مقاموں میں سے کھاتے' جہاں آنحضرت صلعم کی انگلیاں پڑی ہوتیں (زہے قسمت حضرت ابوایوبؓ کی کہ ان کو آنحضرت صلعم کا جھوٹا کھانا ملتا)۔

اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ- لوگ بھلائی (اسلام) اور برائی (کفر) دونوں زمانوں میں قریش کے تابع ہیں (ہمیشہ سرداری اور خلافت قریش میں رہے گی) تَتَبَّعِيْ بِهَا اٰثَارَ الدَّمِ- اس پھوئے کو ان مقاموں پر پھرا جہاں جہاں خون کا نشان ہو۔

تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ- لوگوں نے کھٹا کھٹ طلاق دینا شروع کر دی۔ اِذَا اُعْتِقَ تَبِعَهُ مَالُهُ- جب غلام لونڈی آزاد کئے جائیں تو ان کا مال بھی انہی کے ساتھ رہے (اپنا مال بھی لے جائیں یہ حکم استحباباً ہے اگر مالک نہ چاہے تو آزادی تک کا سب مال ان سے لے سکتا ہے)۔

تَتَابَعَ بِيْ- مجھ پر پل پڑتا ہے' بار بار مجھ کو ستاتا ہے۔

اَلسَّكْرَانُ يُتَابِعُ- مست اپنی تئیں گرا دیتا ہے۔ اَنْ تُتَابِعُوْا فِي الْكِذْبِ بار بار جھوٹ بولو اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ لَا تَتْبَعُ- جنازے کے پیچھے چلنا چاہئے' نہ یہ کہ جنازہ پیچھے رہے (تم آگے چلو)۔ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ- حج کے ساتھ عمرہ کرو' عمرے کے ساتھ حج۔ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ- تم اگلے لوگوں کی چالوں پر چلو گے۔ اَلَانَ الْكَلَامَ وَ تَابَعَ الصِّيَامَ- جس نے نرمی سے بات کی اور پے در پے روزے رکھے۔ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَا لُهُ- مردے کے ساتھ اس کے گھر والے جاتے ہیں' اس کے مال جاتے ہیں۔ (جیسے غلام لونڈی' سواری کے جانور وغیرہ) فَلَمْ يَخِفَّ عَلَى التَّابِعِ مِنَ الْمَتْبُوْعِ- پاجی اور

شریف کوئی سمجھ پر چھپا نہیں رہا- مَا یَخْشٰی تِبَاعَتَهٗ- وہ اس کے خراب نتیجہ سے کچھ نہیں ڈرتا- اِتَّبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا- گناہ کے پیچھے اسی قسم کی کوئی نیکی کرلے، وہ اس کو مٹا دے گی- (مثلاً واہیات بک بک کی تو اس کے بعد کچھ ذکر الٰہی کر لے- کسی کو سخت سست کہا تو اس کے ساتھ کچھ احسان کردے)-

اِنَّ النَّاسَ لَکُمْ تَبَعٌ (یہ صحابہؓ کی طرف خطاب ہے) یعنی دوسرے لوگ تمھارے تابع ہیں (وہ تمھاری پیروی کریں گے اس لئے تم کو بڑی احتیاط لازم ہے کہ کوئی برا کام تم سے سرزد نہ ہو)- وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَکَ- جو اس طرح سے نہ آئے (بن مانگے) اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگا مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ اَخِیْهِ- جو شخص اپنے بھائی مسلمان کے چھپے ہوئے عیب کے پیچھے لگے (اس کو کھولنا اور فاش کرنا چاہے) لَا تَتَبَّعُوْا عَوْرَاتِهِمْ- ان کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے مت لگو- فَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ- اس عبادت کے دن دوسرے لوگ یہود اور نصاریٰ ہمارے پیچھے ہو گئے- (ہم ان سے پہلے جمعہ کے دن عبادت کرتے ہیں اور یہود ہفتہ کے دن، نصاریٰ اتوار کے دن) اَلرُّوْحُ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ- جان کے پیچھے پیچھے ہی بینائی بھی جاتی ہے- (اس لئے آنکھ مردے کی بند کردیا کرو کھلی رہنے میں کیا فائدہ ہے)-

تُبَّعٌ- یمن کے بادشاہوں کا لقب تھا- ستر تبع گزرے ہیں ان میں ایک مومن تھا، کامل بن ملکی-

تَبْلٌ- دشمنی کینہ، کسی کو دیوانہ و مفتون کرنا، عشق و محبت کا دل کو بیمار کردینا-

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِی الْیَوْمَ مَتْبُوْلٌ- سعاد (میری معشوقہ) جدا ہوگئی اس لئے آج میرا دل پریشان اور بیمار ہے-

تَبَالَهٗ- ایک مشہور شہر ہے یمن میں-

تَوَابِل- گرم مصالح، کباب وغیرہ-

تَبَنٌ یاتَبَانَةٌ- عقل مند اور باریک بین ہونا-

تَتْبِیْنٌ- عقل مندی اور باریک بینی، موشگافی کرنا-

تُبَّانٌ- جانگیا-

تِبْنٌ- گھاس-

اَلتِّبْنُ یُطَیَّنُ بِهِ الْمَسْجِدُ- گھاس (مٹی میں ملاکر) اس سے مسجد لیپی جائے- اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ یُتَبِّنُ فِیْهَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ- آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس میں چتراپن کرتا ہے (عقل مندی کی بات سمجھتا ہے) مگر اس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے-

مترجم:- کہتا ہے یہ باریک بینی اور عقل مندی کچھ کام نہیں آتی ایسی عقل سے جو گمراہی کی طرف لے جائے، خدا کی پناہ مانگنا چاہیے- تمام اہل کلام اور معقولی اور فلسفی لوگ اسی مرض میں مبتلا ہیں، سیدھی طرح اللہ اور رسول کے ارشاد کو تسلیم نہیں کرتے اس میں طرح طرح کی تاویلیں اور شگافیاں کرتے ہیں- مبارک ہیں وہ لوگ جو سیدھے سادے، بھولے بھالے اللہ اور رسولؐ کے ارشاد پر جان قربان کرنے والے ہیں، من تمسک بدین العجائز فهو الفائز........ حَتّٰی تَبَنْتُمْ- یہاں تک کہ تم نے باریک بینی کی اور دوسری طرح فتوے دینے لگے- صَلّٰی رَجُلٌ فِیْ تُبَّانٍ وَّ قَمِیْصٍ- ایک شخص نے جانگیا اور کرتے میں نماز پڑھی- اِنَّ عَمَّارًا صَلّٰی فِیْ تُبَّانٍ وَقَالَ اِنِّیْ مَمْنُوْکٌ- عمار بن یاسر نے جانگیا پہن کر نماز پڑھی، کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی شکایت ہے- اَشْرَبُ التِّبْنَ مِنَ اللَّبَنِ- عمرو بن معدی کرب نے کہا میں دودھ کا بڑا کاسہ (جو بیس آدمیوں کو سیر کردے) پی جاتا ہوں-

تِبْنٌ- سب سے بڑا شاہ کاسہ جو بیس آدمیوں کو سیر کردے- اس کے بعد سَحْن جو دس کو سیر کردے- اس کے بعد عُسّ جو تین چار کو سیر کردے- اس کے بعد قَدَح جو دو آدمیوں کو سیر کردے- اس کے بعد قَعْبٌ جو ایک آدمی کو سیر کردے- اس کے بعد غُمَر ہے-

کَانَ یَلْبَسُ رِدَاءً مُتَبَّنًا بِالزَّعْفَرَانِ- عمر بن عبدالعزیزؒ ایسی چادر پہنتے تھے جس کا رنگ زعفران کے رنگ کے مشابہ ہوتا-

بابُ التّاء مع التّاء

تَتْرٰی- متفرق اور پریشان- یکے بعد دیگرے-

لَا بَأْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ تَتْرٰی- رمضان کی قضا

متفرق کر کے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی لگا تار رکھنا ضروری نہیں)

بابُ التاء مع الجیم

تَجرٌ- یاتِجَارَۃٌ-سوداگری کرنا-

اِنَّ التُّجارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ-سوداگر لوگ قیامت کے دن گنہگار ہو کر اٹھیں گے مگر جو سوداگر اللہ سے ڈرتا رہا ہو گا (دغا بازی ماپ تول کی کمی جھوٹ جھوٹی قسم سود خواری وغیرہ سے بچا رہا ہو)-

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ-ایماندار سچا سوداگر قیامت کے دن پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا-

اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ-بہشت میں پہلے سچا سوداگر جائے گا-**مَنْ یَتَّجِرُ عَلٰی ھٰذَا** کون اس پر سوداگری کرتا ہے؟ (اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تو دہرا ثواب کمائے-یہ تجارت سے ہے نہ کہ اجر سے) **مَنْ وَّلِیَ یَتِیْمًا لَّہٗ مَالٌ فَلْیَتَّجِرْ فِیْہِ وَلَا یَتْرُکْہُ حَتّٰی تَاْکُلَہُ الصَّدَقَۃُ**-جو شخص کسی یتیم کے مال کا متولی ہو جائے تو اس میں سوداگری کرے اس کو بے کار پڑا رہنے نہ دے ایسا نہ ہو کہ سالانہ زکوٰۃ اس کو کھا کر تمام کر دے-

"تُجُرٌ" "تَاجِرٌ" کی جمع ہے-

تَجفَافٌ- گھوڑے کی آہنی پوشش جو لڑائی میں اس کو زخمی ہونے سے بچائے-

اَعِدَّ لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا-سارے فقیری کا سامان تو تیار کر (کیونکہ فقیری بہت مشکل ہے ہزاروں بلاؤں میں آدمی گرفتار ہو کر فقیری سے نکل جاتا ہے-جھوٹے فقیر بھیک مانگنے والے اور لوگوں کو ٹھگنے والے دنیا میں بہت ہیں، پر سچے فقیر بہت کم ہیں)-

تُجَاہٌ- سامنے، مقابل-

وَطَائِفَۃٌ تُجَاہُ الْعَدُوِّ-ایک ٹکڑی دشمن کے سامنے رہے-

بابُ التاء مع الحَاء

تَحتٌ- نیچا-جمع تُحُوْتٌ ہے-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَھْلِکَ الْوُعُوْلُ وَ تَظْھَرَ التُّحُوْتُ-قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ شریف لوگ مر جائیں گے اور سفلے کمینے بڑھ جائیں گے (غلبہ حاصل کریں گے چڑھ جائیں گے اعلیٰ مرتبہ پائیں گے)-بعض نے کہا تظھر التحوت کا مطلب یہ ہے کہ زمین کے خزانے کھل جائیں گے-**اِنَّ مِنْھَا اَنْ تَعْلُوَ التُّحُوْتُ الْوُعُوْلَ**-قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سفلے شریفوں پر غالب آئیں گے (بیچارے شریف اور سید اور خاندانی لوگ کمزور محتاج اور غریب ہو جائیں گے اور کمینے پاجی مجہول النسب دوغلے زور دار اور مال دار ہوں گے، حکومت کریں گے-**فَمَاتَ تَحْتَ لَیْلَۃٍ** شب کو ایک حادثہ کی وجہ سے مر گیا-

تُحفَۃٌ یاتُحَفَۃٌ-ہدیہ، حصہ-

تُحْفَۃُ الصَّائِمِ الدُّھْنُ وَ الْمُجْمَرُ-روزہ دار کا تحفہ خوشبودار تیل (عطر) اور خوشبو کی دھونی (کیونکہ روزہ دار ان چیزوں کا استعمال کر سکتا ہے) **اَلطِّیْبُ تُحْفَۃُ الصَّائِمِ**-روزہ دار کا تحفہ خوشبو ہے **تُحْفَۃُ الْکَبِیْرِ وَ صُمْتَۃُ الصَّغِیْرِ**-کھجور بڑے آدمی کے لئے تحفہ ہے اور بچے کو چپ کرانے والی ہے (جہاں بچہ رویا ایک کھجور اس کو دے دی تو کھا کر چپ ہو جاتا ہے) **تُحْفَۃُ الْمُؤْمِنِ اَلْمَوْتُ**-مومن کے لئے موت تحفہ ہے (کیونکہ دنیا کی تکالیف اور جھنجھٹوں سے نجات پا کر آرام اور راحت حاصل کرتا ہے-دوسری حدیث میں ہے کہ موت مومن کے لئے راحت ہے-**اُتْحِفْنِیْ بِضِیَافَتِہٖ**-میری مہمانی کر کے مجھ کو عزت دی **اَوَّلُ مَا یُتْحَفُ بِہِ الْمُؤْمِنُ یُغْفَرُ لِمَنْ یَّمْشِیْ خَلْفَ جَنَازَتِہٖ**-پہلا تحفہ جو مومن کو دیا جاتا ہے، وہ یہ ہے کہ جو اس کے جنازے کے پیچھے چلے اس کی مغفرت ہوتی ہے-

تَحِیَّۃٌ[1] سلام دعا کورنش آداب تسلیمات مجرا-

[1] اصل میں اس کا مادہ حیوت ہے تو باب الحاء مع الیاء اس کا اصلی مقام ہے مگر صاحب نہایہ نے بمتابعت لفظی یہاں بیان کر دیا-(م)

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ - سب طرح کی کورنشیں اور تسلیمیں اور آداب اور مجرا اللہ کے لئے ہے۔

حَیَّاکَ اللّٰهُ - اللہ تجھ کو سلامت رکھے - حَیَّاکُمَا اللّٰهُ مِنْ کَاتِبَیْنِ - تم دونوں لکھنے والوں کو خدا سلامت رکھے، یا خدا کی طرف سے تم پر سلام۔

بابُ التاء مع الخاء

تَخِذٌ - لینا، بمعنی اَخْذٌ ہے ماضی تَخِذَ مضارع یَتْخَذُ - قرآن میں لَتَخِذْتَ اور لَا اتَّخَذْتَ دونوں قرأتیں ہیں۔

اِتِّخَاذٌ - لینا اسی تَخِذ سے نکلا ہے - زہری نے کہا اَخذ سے۔

تَخْمٌ - زمین کی نشانی، حد فاصل۔

تَخُوْم - کے بھی یہی معنیٰ ہیں۔

مَلْعُوْنٌ مَنْ غَیَّرَ تُخُوْمَ الْاَرْضِ - جو شخص زمین کی نشانیوں اور علامات حدود کو بدل دے وہ ملعون ہے (کیونکہ اس میں فساد کا اندیشہ ہے، دوسرا راستہ چلنے والوں کو تکلیف دینا ہے)

وَاَرِی تُنَاخِمُ دَارَهٗ میرا گھر اس کے گھر سے ملا ہوا ہے۔

بابُ التاء مع الرّاء

تُرَابٌ - مٹی، خاک۔

تِرْبٌ - ہمزاد، ہم عمر - جمع اَتْرَابٌ ہے۔

تَرَابٌ - گوشت کے وہ ٹکڑے جو زمین پر گر پڑیں اور خاک آلودہ ہو جائیں۔

اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ - خوشامدیوں کے منہ پر مٹی ڈالو (یعنی ان کو محروم کرو - کچھ مت دو، مقداد نے ظاہری معنی مراد رکھے - حضرت عثمانؓ کی ایک شخص خوشامد کرنے لگا - انھوں نے اس کے منہ پر مٹی ڈال دی)۔

اِذَا جَاءَ مَنْ یَّطْلُبُ ثَمَنَ الْکَلْبِ فَامْلَأْ کَفَّهٗ تُرَابًا - جب کوئی شخص کتے کی قیمت مانگنے آئے تو اس کی مٹھی مٹی سے بھر دے (کیونکہ کتے کا بیچنا درست نہیں - مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو) - فَجَعَلَ یَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهٖ وَیَقُوْلُ قُمْ یَا اَبَا تُرَابٍ - آنحضرتؐ حضرت علیؓ کی پیٹھ پر سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے، ابوتراب اٹھ، (یعنی مٹی والے)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ "ابوتراب" آپؑ کی کنیت اس لئے ہوئی، کہ آپ ساری زمین کے سردار ہیں اور حجت ہیں، اللہ کی زمین پر یعنی زمین والوں پر۔

یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا اَیْ مِنْ شِیْعَةِ عَلِیٍّ - کاش میں تراب ہوتا (یعنی حضرت علیؓ کے گروہ میں ہوتا - یہ امامیہ کی روایت ہے) عَلَیْکَ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ - تو دیندار عورت اختیار کر، تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (تجھ پر محتاجی آئے) تَرِبَتْ یَدَاکَ اِذَا لَمْ اَعْدِلُ فَمَنْ یَّعْدِلُ - تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے، اگر میں ہی انصاف نہ کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا - تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ - تیرے داہنے ہاتھ کو مٹی لگے (یہ عرب کا محاورہ ہے اس سے بددعا مقصود نہیں ہے - بعض نے کہا یہ تعریف کے مقام پر کہتے ہیں (لَا اُمَّ لَکَ لَا اَبَ لَکَ لِلّٰهِ دَرُّکَ) تَرِبَ جَبِیْنُهٗ - اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو - (یعنی گر پڑے بعضوں نے کہا یہ دعا ہے اکثر سجدے میں رہے) تَرِبَ نَحْرُکَ تیری دگدگی خاک آلودہ ہو (یعنی تو شہید ہو - پھر ایسا ہی ہوا اور پھر شہید ہوا) اَمَّا مُعَاوِیَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهٗ - معاویہ تو بالکل لنگا محتاج ہے، اس کے پاس پیسہ نہیں بَلْ اَنْتَ تَرِبَتْ یَدَاکَ - نہیں تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے (کیونکہ تو حق بات کو پوچھنے میں عیب سمجھتی ہے اور اس نے پوچھا کیا کہ دین کی بات جس کو پوچھنا ضروری تھا، پوچھی) تُرْبَةُ اَرْضِنَا - یہ ہماری زمین کی مٹی ہے (اپنے ملک کی مٹی ہر آدمی کے لئے شفاء ہے - اسی طرح مسلمان کا تھوک - بعض نے کہا، خاص مدینہ طیبہ کی مٹی اور آنحضرتؐ کا تھوک مراد ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر آدمی ایسا کر سکتا ہے کہ کلمہ کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے، پھر مٹی اسے لگا کر زخم یا درد کے مقام پر پھیرے اور یہ دعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا[1] - ایک روایت میں یُشْفٰی بِهَا سَقِیْمُنَا

---

[1] اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی مٹی ہے، ہمارے بعض کی تھوک کے ساتھ تا کہ ہمارے بیمار کو شفا ملے ہمارے رب کے حکم کے ساتھ - (م)

ہے) یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَکَ - افلح اپنے منہ کی خاک آلودہ ہونے دے (افلح کیا کرتے تھے' سجدے کے وقت زمین پر پھونک مارتے' تاکہ مٹی نہ لگے) - لَیُوْجَرُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا التُّرَابَ - مومن کو ہر مباح کام میں بھی ثواب ملتا ہے (جب نیت بخیر ہو) مگر بے فائدہ عمارت بنانے میں (اس میں ثواب نہیں بلکہ وہ وبال ہے) - وَلَا نَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا اِلَّا التُّرَابَ - اب ہم اس پیسہ کو سوائے عمارت کے اور کہاں خرچ کریں - وَلَا یَمْلَاءُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ - آدمی کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ رہتا ہے حرص نہیں جاتی) - لَئِنْ وَلِیْتُ بَنِیْ اُمَیَّةَ لَاَنْفُضَنَّهُمْ نَفْضَ الْقَصَّابِ التُّرَابَ الْوَذِمَةَ - حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر مجھ کو بنی امیہ پر حکومت ملی تو میں ان کو جھٹک کر (ایسا صاف پاک کر دوں گا) جیسے قصائی گوشت کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو جھاڑ پونچھ کر صاف کرتا ہے -

خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ یَوْمَ السَّبْتِ - اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہفتہ کے دن بنایا - تُرْبَةٌ مقبرہ کو بھی کہتے ہیں -

اَتْرِبُوْا الْکِتٰبَ فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ - خط کو لکھ کر اس پر مٹی ڈالو' ایسا کرنے سے مطلب براری کی زیادہ امید ہے فَلْیُتْرِبْهُ - خط لکھ کر اس پر مٹی چھڑکے (یا تواضع اور عاجزی کے ساتھ خط لکھے) کَانَ یُتْرِبُ الْکِتَابَ - خط پر مٹی ڈالتے تھے -

تَرْبَاءُ - بھی بمعنی تراب ہے -

تَرِیْبَةٌ - سینے کی اوپر کی پسلیاں جو ٹھوڑی کے نیچے ہوتی ہیں -

کُنَّا بِتُرْبَانَ - ہم تربان میں تھے (جو ایک مقام کا نام ہے بہت شاداب مدینہ سے پندرہ میل پر) "تُوْرَبَةٌ" ایک وادی کا نام ہے' مکہ سے دو دن کی راہ پر - اِرْجِعُوْا اِلَی الَّذِیْ کُنْتُمْ تُرَابًا - جب جانوروں کا حساب و کتاب ہولے گا تو ان سے کہا جائے گا "اب جیسے تم تھے (یعنی مٹی) وہی ہو جاؤ -

تُرَاثٌ - میراث' ترکہ (اصل میں وُرَاثٌ تھا - واؤ کو ت سے بدل دیا - اصل مقام اس کا باب الواؤ مع الراء ہے گر صاحب نہایہ نے برعایت لفظی یہاں بیان کر دیا) -

اِلَیْکَ مَآبِیْ وَلَکَ تُرَاثِیْ - تیری ہی طرف میرا ٹھکانا ہے اور تو ہی میرا ترکہ لے گا -

تَرْجٌ - چھپ جانا - اور وہ جنگل جس میں شیر ہوں -

تَرَجٌ - مشکل اور مشتبہ ہونا -

تُرُنْجٌ اور تُرُنْجَةٌ - مشہور میوہ ہے (یعنی لیموں) -

اُتْرُنْجٌ اور اُتْرُجٌّ اور اُتْرُجَّةٌ - بھی وہی میوہ ہے (یہ باب الالف میں گزر چکا ہے) - نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ الْمُتَرَّجِ - آنحضرتؐ نے ریشمی ڈھڈہاتے سرخ کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا -

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ - اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی مثال ہے (جس کا ظاہر بھی خوش رنگ اور باطن بھی مزیدار) -

تَرْجَمَةٌ یا تَرْجِمَةٌ - ایک زبان سے دوسری زبان میں لے جانا تفسیر کرنا' کسی شخص کے حالات بیان کرنا (بیاگرافی لائف) ہر کتاب کا شروع -

قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ یا تَرْجَمَانِهٖ یا تُرْجُمَانِهٖ - اپنے ترجمان سے کہا -

تَرْجَمَان - وہ شخص جو ایک زبان کا مطلب دوسری زبان میں بیان کر کے سمجھائے - اس کی جمع تَرَاجِمَةٌ اور تَرَاجِمِیْن ہے -

اَلْاَئِمَّةُ تَرَاجِمَةُ وَحْیِکَ - امام تیری وحی کا ترجمہ اور تفسیر کرنے والے ہیں - اَلْاِمَامُ یُتَرْجِمُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی - امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مترجم ہوتا ہے (یہ دونوں روایتیں امامیہ کی ہیں) اُتَرْجِمُ لَهٗ - میں ابن عباسؓ کو عربی زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کا مطلب سمجھاتا جاتا تھا (جو فارسی بولتے تھے - بعض نے کہا - ابن عباسؓ کی بات کو پکار کر یا اس کی شرح کر کے لوگوں کو سنا' یا سمجھا دیتا تھا' جواژدحام (بھیڑ بھاڑ) یا اختصار کی وجہ سے اچھی طرح سن یا سمجھ نہیں سکتے تھے) - لَا بُدَّ لِلْحَاکِمِ مِنْ مُتَرْجِمِیْنَ - ہر حاکم کے لئے مترجموں کی ضرورت ہے (ایک روایت میں بہ صیغہ تثنیہ ہے یعنی دو مترجموں کی' کہ اگر ایک غلط ترجمہ کرے تو دوسرا اس کی غلطی بیان کر دے) تَرْجَمَةُ بَابٍ - باب کی شرح مثلاً باب الصلوٰۃ' باب

الطہارۃ وغیرہ-

تَرَحٌ - رنج اور غم - یہ فَرَحٌ کی ضد ہے- اور تَرَحٌ بسکون را، محتاجی، فقیری-

مَا مِنْ فَرْحَةٍ اِلَّا وَتَبِعَهَا تَرْحَةٌ - ہر خوشی کے بعد ایک رنج لگا ہوا ہے (جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ، دنیا میں توام ہیں شادی وغم اور اسی میں پروردگار کی بڑی حکمت ہے- اگر دنیا میں نری وخوشی ہی خوشی ہوتی یا نری تکلیف ہی تکلیف تو آدمی کی زندگی اور صحت قائم نہیں رہتی، خوشی میں روح کو انبساط ہوتا ہے اور رنج میں انقباض دونوں امر حیات اور صحت باقی رکھنے کے لئے اعتدال کے ساتھ ضروری ہیں جیسے رنج زیادہ ہونے سے آدمی مر جاتا ہے ویسے ہی خوشی بھی بہت ہونے سے شادی مرگ ہو جاتی ہے)-

تَرٌّ : یا تَرَارَةٌ یا تُرُوْرٌ - موٹا پر گوشت ہونا-

تَارٌّ - موٹا، فربہ-

رَبْعَةٌ مِنَ الرِّجَالِ تَارٌّ - میانہ قد پُر گوشت- تَرْتِرُوْهُ وَمَزْمِزُوْهُ - ابن مسعودؓ کے پاس ایک بدمست شخص لایا گیا انھوں نے کہا، اس کو ہلاؤ جلاؤ (ایک روایت میں تَلْتِلُوْهُ ہے اس کے بھی معنی ہلاؤ)- اَلتُّرَّ اَلتُّرَّ حُمْرَانُ مُدِّ الْمِطْمَرَ حُمْرَانُ - دیکھ ڈوری پر وہ ڈوری کھینچ- تُرَاءُ مِطْمَرُ وہ ڈوری جو معمار داڑر) کھینچ کر اس سے دیوار وغیرہ عمارت کا سیدھا پن دیکھتے ہیں لَمْ اُتَرْتِرْ - میں لرزا نہیں-

تَرِزٌ - سوکھنا، سخت ہو جانا-

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ التُّرَازُ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی کہ ناگہانی موت بہت نہ ہو جائے-

وَاشْتَرَطَ اَنْ لَّا يَاْخُذَ تَمْرَةً تَارِزَةً - یہ شرط لگائی کہ سوکھی سخت کھجور نہیں لے گا- (ہر ڈول کے بدل ایک اچھی تازی کھجور لوں گا- بیت کو بھی تارز کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھ کر سخت ہو جاتا ہے)-

تَرَاصَةٌ - مضبوط اور پائدار ہونا-

لَوْوُزِنَ رَجَاءُ الْمُؤْمِنِ وَخَوْفُهٗ بِمِيْزَانٍ تَرِيْصٍ مَازَادَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْاٰخَرِ - اگر مسلمان کی امید اور اس کا ڈر دونوں ایک ٹھیک ترازو سے تولے جائیں (جس میں یا نسہ نہ ہو) تو دونوں پلڑے برابر رہیں گے، کمی بیشی نہ ہوگی (مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور مایوسی، اسی طرح حق تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا دونوں کفر ہیں اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَاءِ)-[1]

اِتْرَاص - ٹھیک کرنا- عرب لوگ کہتے ہیں:

اَتْرِصْ مِيْزَانَكَ فَاِنَّهٗ شَائِلٌ - اپنا ترازو برابر کر، وہ ایک طرف سے اٹھا ہوا ہے-

تَرَعٌ - برائی میں جلدی کرنا، کسی کام میں خوشی سے گھس پڑنا، پھر جانا، جلدی سے غصہ ہو جانا-

تَرْعٌ - پھیرنا، موڑنا-

تَتْرِيْعٌ - بند کرنا-

اِتْرَاعٌ - بھر دینا-

تَتَرُّعٌ - جلدی کرنا-

وَانْصِبِ الْخَيْمَةَ عَلَى التُّرْعَةِ - اونچے چمن پر ڈیرہ لگا-

اِنَّ مِنْبَرِىْ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ - میرا منبر بہشت کی بلند منبر کیاریوں میں سے ایک کیاری پر ہے یا بہشت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ پر ہے یا بہشت کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی پر ہے- بعض نے کہا "تُرْعَةٌ" سریانی لفظ ہے- مطلب یہ ہے کہ یہاں عبادت کرنا بہشت کی کیاری ملنے کا سبب ہے- ایک روایت میں عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرْعَةِ الْحَوْضِ یعنی حوض کوثر کے نالوں میں سے ایک نالے پر ہے- (نالہ) منبع جہاں سے حوض کا پانی نکل کر بہتا ہے)-

فَرَمَى الْاَنْصَارِىَّ بِسَهْمٍ فَتَرَعَهٗ - اس مشرک نے انصاری کو (جو نماز پڑھ رہا تھا) ایک تیر امارا، انصاری نے اس کو سرکا دیا ہٹا دیا، نکال ڈالا (لیکن نماز نہ توڑی نہ اپنے رفیق کو جگایا- اسی طرح تین تیر کھائے- نماز کے بعد اس کو جگایا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ سب خونا خون- اس نے پوچھا تو نے پہلے تیر میں

---

[1] ایمان خوف وامید کے درمیان ہے- (م)

مجھ کو کیوں نہیں جگا دیا انصاری نے کہا' قرآن کی ایک سورت پڑھ رہا تھا اس کا توڑنا مجھ کو اچھا نہیں لگا'' (سبحان اللہ! صحابہؓ کی نماز کا کیا کہنا' ان کی ایک رکعت ہماری تمام عمر کی نماز سے درجہ میں بڑھ کر ہے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا' نہ وہ نجاست جو نمازی کے بدن یا کپڑے پر نماز شروع کرنے کے بعد آن پڑے کچھ ضرر کرتی ہے)-

فَاَخَذْتُ بِخِطَامِ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَعَنِیْ- میں نے آنحضرتؐ کی اونٹنی کی نکیل تھام لی- آپ نے جلدی سے مجھ کو منع نہیں کیا یا مجھ کو پھیرا اور موڑا نہیں- فَتَرَعْنَا فِی الْحَوْضِ سَجْلًا- ہم نے حوض میں سے ایک ڈول بھرا اَلْمُنْتَرِعَاتُ وَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ- برائی کی طرف جلدی کرنے والیاں اور حملہ کرنے والیاں وہی نفاق کرنے والیاں ہیں- هَلْ تَرَعَکَ غَیْرُہٗ اس کے سوا اور بھی کسی نے تجھ کو بھڑکایا-

تَرَفٌ- چین اور آسائش سے بسر کرنا' دنیا کی لذتوں میں ڈوبے رہنا-

تُرْفَةٌ- آرام اور آسائش کی زندگی اور تحفہ ہدیہ-

اِتْرَافٌ- چین اور آسائش کی وجہ سے پھول جانا- سرکشی اور نافرمانی پر اصرار کرنا-

اَوْهِ لِفِرَاخِ مُحَمَّدٍ مِّنْ خَلِیْفَةٍ یُّسْتَخْلَفُ عِتْرِیْفٍ مُّتْرَفٍ- ہائے محمد کے بچوں کا ایک ناپاک دنیا کے مزوں میں ڈوبے ہوئے خلیفہ کی وجہ سے کیا حال ہونا ہے (مراد یزید مردود ہے جس نے آنحضرتؐ کی آل کو تباہ و برباد کیا- ایسی ایسی مصیبتیں ان پر ڈالیں جن کے لکھنے سے قلم تھراتا ہے)-

مِنْ جَبَّارٍ مُّتْرَفٍ- ایک ظالم عیش میں ڈوبے ہوئے سے-

تَرْقُوَةٌ- ہنسلی (فارسی میں چنبر گردن) جمع تراقی ہے-

یَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ- وہ قرآن پڑھیں گے' لیکن ہنسلیوں کے نیچے نہیں اترے گا- بس حلق تک رہے گا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ قرآن کے الفاظ زبان سے پڑھیں گے' اس پر عمل نہیں کریں گے تو ان کو قرآن پڑھنے کا کچھ ثواب نہیں ملے گا- ہمارے زمانہ میں بھی اہل بدعت نے خوارج مردود کی پیروی اختیار کی ہے- قرآن کے لفظ پڑھ لیتے ہیں' اور اسی کو کافی سمجھتے ہیں نہ اس کے معنی میں غور کرتے ہیں نہ عمل کرنے کی نیت سے پڑھتے ہیں- اللہ ان لوگوں سے بچائے رکھے) دل پر اس کا کچھ اثر نہ ہوگا- اِلٰی تَرْقُوَتِهٖ اس کی ہنسلی تک اِنَّهَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَةِ- وہ سویرے صبح کو تریاق ہے (تریاق وہ دوا جو زہر کا اثر دور کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے)- اِنَّ فِیْ عَجْوَةِ الْعَالِیَةِ تِرْیَاقًا- عالیہ (مدینہ کے اطراف میں گاؤں) کے عجوہ (کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے' ہمارے زمانہ میں شاید اس کو شبلنی کہتے ہیں) میں تریاق ہے- مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ شَرِبْتُ تِرْیَاقًا- اگر میں تریاق پیوں تو پھر مجھ کو کسی کام کے کرنے میں باک نہیں (تریاق کو آپ نے مکروہ جانا' کیونکہ اس میں سانپ وغیرہ حرام چیزیں شامل ہوتی ہیں- ابن اثیر نے کہا اس میں شراب شامل ہوتی ہے وہ حرام ہے اور نجس- اگر تریاق میں یہ چیزیں نہ ہوں تو پھر اس کے استعمال میں قباحت نہیں- بعض نے ہر حال میں مکروہ جانا ہے- کیونکہ حدیث مطلق ہے)-

فائدہ:- اوپر گزر چکا کہ شراب کی نجاست ظاہری پر کوئی دلیل نہیں ہے اور جب شراب دوسری دواؤں میں مل کر اپنا اثر کھودے تو اس کے استعمال میں قباحت نہیں- ایک طائفہ اہل حدیث کا یہی قول ہے- اس صورت میں یہ حدیث تقویٰ پر محمول ہوگی-

مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَةً اَوْ قُلْتُ شِعْرًا- مجھ کو کوئی (برا) کام کرنے کی پرواہ نہ ہوگی اگر میں تریاق پیوں یا گنڈا لٹکاؤں یا شعر کہوں (طیبی نے کہا مراد جاہلیت کے گنڈے اور تعویذ ہیں- اسی طرح شعر سے بھی مراد وہ شعر ہے جس میں فسق و فجور یا کفر کے مضامین ہوں-)

تَرْکٌ- چھوڑ دینا-

تَرِکَةٌ- شتر مرغ کا انڈا' بال بچے جن کو آدمی چھوڑ کر مر جائے-

تَرِکَةٌ- مال واسباب جو میت چھوڑ جائے-

اِنَّهٗ جَاءَ اِلٰی مَکَّةَ یُطَالِعُ تَرِکَتَهٗ- حضرت ابراہیم

مکہ آئے اپنے بال بچے دیکھنے کو (یعنی حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کو) تَرِکَتَہٗ بہ کسرۂ را بھی ہوسکتا ہے-

وَاَنْتُم تَرِیْکَۃُ الْاِسْلَامِ وَ بَقِیَّۃُ النَّاسِ - تم لوگ اسلام کے ترکہ اور آدمیوں کے باقی ماندہ ہو اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی تَرَائِکَ فِیْ خَلْقِہٖ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں چند اگلی باتیں (غفلت، دنیا میں استغراق، آرزو کی درازی) باقی رکھی ہیں-

تَرِیْکَۃ - شترمرغ کے انڈے اور اس رمنہ کو بھی کہتے ہیں جس سے لوگ غافل ہوں وہاں چرایا نہ کرتے ہوں-

فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ - جس نے نماز کو (عمداً) ترک کیا (گو اس کے فرض ہونے کا اقرار کرتا ہو) وہ کافر ہوگیا (ہمارے امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے- اور شافعی نے کہا ترک نماز پر اس کو قتل کریں گے لیکن نماز جنازہ اس پر پڑھیں گے اور مسلمانوں کے ساتھ اس کو دفن کریں گے- بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ نماز کی فرضیت کا انکار کر کے ترک کرے ایسا شخص تو بالاتفاق کافر ہے- اسی طرح وہ شخص جو نماز کو نری اٹھ بیٹھ بے فائدہ سمجھے وہ بھی بالاتفاق کافر ہے) اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَکَ مِنْکُمْ عَشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ھَلَکَ - تم لوگ ایسے زمانہ میں ہو جس میں اگر کوئی دسواں حصہ ان باتوں کا ترک کرے جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے بجالائے) جب بھی وہ ہلاک ہو گا اور ایک زمانہ (آخری) ایسا آئے گا کہ اس میں اگر کوئی دسواں حصہ بھی ان باتوں کا بجالائے جن کا حکم دیا گیا ہے (اور نو حصے اس سے نہ ہوسکیں) تو بھی وہ نجات پائے گا (فتنی نے کہا حکم دی گئی باتوں سے مستحباب اور سنن مراد ہوں تو بہتر ہے- میں کہتا ہوں مستحبات اور سنن کو مامور بہا نہیں کہتے اور نہ ان کے ترک سے آدمی ہلاک ہوسکتا ہے- اس لئے فتنی کی تفسیر صحیح نہیں ہے- آنحضرت ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں بوجہ بعد زمانۂ نبوت نجات کے لئے یہ بھی کافی ہوگا کہ آدمی منجملہ فرائض اور واجبات سے دسواں حصہ ہی بجالائے بشرطیکہ موحد ہو اور اصول ایمان کا انکار نہ کرتا ہو)-

تَرَکَ دِیَۃَ اَھْلِ الذِّمَّۃِ - ذمی کی دیت اپنے حال پر رہنے دی (یعنی چار ہزار درہم جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھی، اس وقت مسلمان کی دیت آٹھ ہزار درہم تھی تو ذمی کی نصف دیت تھی- حضرت عمرؓ نے مسلمان کی دیت بارہ ہزار درہم کر دی اور ذمی کی دیت وہی قائم رکھی تو ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی تہائی ہوگئی)- لَایَااَبَا سَعِیْدٍ قَدْ تَرَکَ مَا تَعْلَمُ - نہیں ابو سعید مروان نے وہ بات چھوڑ دی جس کو تم جانتے ہو (یعنی عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھنے کو)-

اَلتَّارِکُ لِدِیْنِہٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ - اپنے دین کو چھوڑنے والا، جماعت سے الگ ہو جانے والا (مرتد)- ھَلْ اَنْتُم تَارِکُوْا لِیْ اُمَرَائِیْ - تم میرے امیروں کا پیچھا چھوڑو گے یا نہیں (ان کی بدگوئی اور مخالفت سے باز آتے ہو یا نہیں)- مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ - (عبدالقیس کے قاصد جانے کے بعد) آنحضرتؐ نے عصر کے بعد ایک نفل دوگانہ ترک نہیں کیا (یہ دوگانہ آپ کا خاصہ تھا- دوسرے لوگوں کا عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا غروب آفتاب تک منع ہے)- اَطْعَمَ خُبْزًا وَّ لَحْمًا حَتّٰی تَرَکُوْہُ - آپ نے لوگوں کو روٹی گوشت کھلایا اتنا کہ وہ چھوڑ کر چل دیئے (شکم سیر ہوگئے)-

تُرْک - ایک قوم ہے یافث بن نوح کی اولاد میں-

قُبَّۃٌ تُرْکِیَّۃٌ - ایک ترکی ڈیرہ (یعنی چھوٹا خیمہ)- اِئْذَنْ لِیْ فَلْنَتْرُکْ لِاِبْنِ اُخْتِنَا - آپ اجازت دیجئے ہم اپنے بھانجے (حضرت عباسؓ) کو فدیہ معاف کر دیں (عبدالمطلب کی والدہ انصار میں سے تھیں)- مَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ - جو شخص دعوت وضیافت میں نہ آئے- اِنْ اَتْرُکْ فَقَدْ تَرَکَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ - (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے) اور میں کسی کو خلیفہ نہ بناؤں تو بھی ہوسکتا ہے- کیونکہ مجھ سے جو بہتر تھے (یعنی آنحضرتؐ) انھوں نے بھی کسی کو خلیفہ نہیں بنایا (یعنی صاف صراحت کے ساتھ ورنہ اشارہ تو حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کی طرف کیا کہ ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا)- فَمَارَ اَیْتُہٗ تَرَکَ الرَّکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّھْرِ - میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے سورج ڈھلنے پر ظہر سے پہلے دو نفل رکعتوں کو ترک کیا ہو (فتنی نے کہا یہ دوگانہ شاید وقتی سنتوں

کے علاوہ تھا)۔

تِرَةٌ۔ نقص، الزام۔

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيهِ كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً۔ جوشخص ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں اللہ کی یاد نہ کرے (بے فائدہ بک بک لگاتا رہے) تو اس کو نقصان ہوگا۔ مَنِ اغْتَابَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ مِنْ غَيْرِ تِرَةٍ بَيْنَهُمَا۔ جوشخص اپنے بھائی مسلمان کی بغیر کسی الزام کے ناحق غیبت کرے وہ شیطان کا ساجھی ہے۔

تُرَّةٌ۔ باطل، جھوٹ، غلط، واہیات۔

تُرَّهَاتٌ۔ اس کی جمع ہے۔

اَخَذْنَا فِيْ تُرَّهَاتِ الْبَسَابِسِ وَخُزَعْبِيْلَاتِ الْوَسَاوِسِ۔ ہم کو واہیات بے فائدہ جنگلوں میں لے گیا اور بیہودہ وسوسوں اور خیالات میں پھنسا دیا (یہ عرب لوگوں کی ایک مثل ہے)۔

تَرْمُدُ۔ ایک مقام کا نام ہے، بنی اسد کے ملک میں۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِحُصَيْنِ بْنِ نَضْلَةَ الْاَسَدِيِّ كِتَابًا اَنَّ لَهُ تَرْمُدَ وَ كُتَيْفَةَ۔ آنحضرت صلعم نے حصین بن نضلہ اسدی کے لئے ایک سند لکھ دی کہ ترمد اور کتیفہ دونوں اس کی جاگیر ہیں (بعض نے ترمد کے بدلہ ثرمد پڑھا ہے)۔

تِرْمِذُ۔ ایک مشہور شہر ہے خراسان میں، امام ترمذی صاحب سنن وہیں کے تھے۔

تَرِيَّةٌ۔ وہ زردی یا خاکی رنگ جو حائضہ عورت پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد دیکھے۔ بعض نے کہا کہ سفیدی جو پاکی کے وقت دیکھے۔ بعض نے کہا وہ چیتھڑا جو عورت اپنے مقام مخصوص پر رکھتی ہے۔ حیض اور طہر پہچاننے کے لئے۔

كُنَّا لَانَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَ الصُّفْرَةَ وَ التَّرِيَّةَ شَيْئًا۔ ہم حیض سے پاک ہونے اور غسل کر لینے کے بعد تیرگی اور زردی اور سفیدی وغیرہ کو کچھ نہیں شمار کرتے تھے (یعنی اس کو حیض نہیں گنتے تھے)۔

بابُ التاء مع السّينُ

تَسْخَنُ۔ (اس کو باب السین مع الخاء میں ذکر کرنا تھا) موزہ۔

اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى التَّسَاخِيْنِ۔ آپ نے لوگوں کو حکم دیا کہ موزوں پر مسح کر لیں۔ تَمَسَّحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَ التَّسَاخِيْنِ۔ عماموں اور موزوں پر مسح کرلو۔

تِسْعٌ یا تِسْعَةٌ۔ نو عورتیں یا نو مرد۔

تَاسُوْعٌ۔ نویں تاریخ۔ بعض نے کہا عاشورہ۔

لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ تَاسُوْعًا۔ اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو محرم کی نویں تاریخ روزہ رکھوں گا۔ (کیونکہ یہود دسویں تاریخ محرم کی روزہ رکھتے ہیں، میں ان کی مخالفت کروں گا۔ بعض نے کہا "تاسوع" سے خود دسویں تاریخ مراد ہے اور آنحضرتؐ جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔ آپؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور فرمایا "نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰے" ہم موسیٰؑ کے زیادہ حق دار ہیں۔" اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ مجھ کو میرے پروردگار نے نو باتوں کا حکم دیا۔ (حالانکہ حدیث میں دس باتیں مذکور ہیں، مگر دسویں بات گویا نو باتوں کا مجموعہ ہے)عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كَلِمَةً۔ اذان کے انیس کلمے سکھلائے (یعنی ترجیع سمیت) كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهٖ وَهُنَّ تِسْعٌ۔ آپ اپنی سب عورتوں کے پاس گھوم آتے، وہ نو تھیں۔ (یعنی بیویاں اور دو لونڈیاں ماریا در ریحانہ)۔ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ۔ مجھ کو میرے پروردگار نے نو بیویوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا (یعنی نکاح دائمی، تو آپ کے پاس نو بیویوں سے زیادہ کبھی جمع نہیں ہوئیں)۔

اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّ تِسْعِيْنَ اِسْمًا۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں۔ (اس حدیث سے حصر مقصود نہیں ہے، ان ناموں کے سوا اور بہت سے نام حدیث اور قرآن میں وارد ہیں بعض نے کہا اللہ کے ہزار نام ہیں۔)

تَسْنِيْمٌ۔ بہشت کی ایک لطیف شے ہے جو شراب کے اوپر

ڈالی جائے گی- بعض نے کہا ایک نہر ہے جو ہوا میں بہتی ہے (اس لغت کو باب السین مع النون میں ذکر کرنا تھا)-

بابُ التاء مع العينُ

تَعَبٌ - تھک جانا-

اِتْعَابٌ - تھکانا-

وَمَا لَا فَلَا تُتْعِبْهُ نَفْسَکَ - جو تیری قسمت میں نہیں اس کے لئے اپنی جان مت تھکا-

تَعْتَعَةٌ - گھبرانا' پریشان کرنا' بات کرنے میں عاجز ہونا-

حَتّٰی یُؤْخَذَ لِلضَّعِیْفِ حَقُّهٗ غَیْرَ مُتَعْتَعٍ - ضعیف ناتواں کا حق بے اس کے پریشان کئے ہوئے وصول کیا جائے گا

نَطَقْتُ بِالْاَمْرِ حِیْنَ تَتَعْتَعُوْا - (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں نے اس وقت گفتگو کی جب لوگ گفتگو نہ کر سکے (عاجز ہو گئے)- مَا قُدِّمَتْ اُمَّةٌ لَمْ یُؤْخَذْ لِضَعِیْفِهَا مِنْ قَوِیِّهَا بِحَقِّهٖ غَیْرَ مُتَعْتَعٍ - وہ قوم کبھی پاکیزہ نہیں ہوسکتی' جس میں کمزور کا حق زور آور سے بغیر پریشان کئے نہ لیا جائے اَلَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَ یَتَعْتَعُ لَهٗ اَجْرَانِ - جو شخص قرآن کو اٹک اٹک کر محنت اٹھا کر پڑھے اس کو دہرا ثواب ملے گا (اور جو شخص قرآن کا ماہر ہو اس کا درجہ تو بہت بڑا ہے)-

تَعْرٌ - چیخنا-

تَعَرٌ - لڑائی بھڑکنا-

مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّیْلِ - جو شخص رات کو چونک اٹھے- مَاطَمَا الْبَحْرُ وَ قَامَ تِعَارٌ - جب تک سمندر اونچا ہوا کرے اور "تِعَار" جو ایک پہاڑ ہے قائم رہے-

تَعْسٌ - ہلاک ہونا' گر پڑنا' پھسل جانا' گھٹنا' بعض نے کہا تَعْسٌ منہ کے بل گرنا' اور نَکْسٌ سر کے بل گرنا-

تَعِسَ مِسْطَحٌ - مسطح اوندھا گرا' تباہ ہوا (کیونکہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے میں وہ بھی شریک ہوا تھا- یہ اس کی ماں نے اس کو بددعا دی)- تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ وَ انْتَکَسَ وَ اِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ - اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ کپڑوں کا بندہ (یہ اس کا ترجمہ ہے جو ایک روایت میں عَبْدُ الْخَمِیْصَةِ بھی ہے- یعنی چادر کا بندہ مراد وہ شخص ہے جو اپنی قدرت سے زیادہ عمدہ عمدہ کپڑے بنانا چاہے' رات دن اسی فکر میں رہے) منہ کے بل گرے' پھر سر کے بل الٹ جائے (تباہ ہو) اگر اس کو کانٹا چبھے تو کوئی اس کا کانٹا نہ نکالے (اتنی بھی مدد نہ کرے کیونکہ وہ بندۂ زر ہے اس کو کسی سے محبت نہیں)-

تِعْهِنٌ یاتُعُهِنٌ یاتِعَهِنٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان-

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتِعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْیَا - آنحضرتؐ اس وقت تعہن میں تھے اور دوپہر کو سقیا میں آرام کرنے والے تھے- (بعض نے قَابِلَ السُّقْیَا پڑھا ہے یعنی تعہن میں تھے جو سقیا کے سامنے یعنی مقابل ہے)-

تَعْضُوْضٌ - کالی کھجور جو بہت میٹھی ہوتی ہے-

وَاَهْدَتْ لَنَا قَوْطًا مِّنَ التَّعْضُوْضِ - ہم کو کالی کھجور کا ایک تھیلہ بھیجا اَتُسَمُّوْنَ هٰذَا التَّعْضُوْضَ - کیا تم اس کو تعضوض کہتے ہو؟ (اس لغت کو باب العین مع الضاد میں ذکر کرنا تھا)-

بابُ التاء مع الغين

تَغَبٌ یاتَغْبَةٌ - بگڑ جانا خراب ہونا- عرب لوگ کہتے ہیں:-

غَبَّ الشَّیْءُ - یہ چیز خراب ہو گئی غَیَّبَ الذِّئْبُ الْغَنَمَ - بھیڑیے نے بکریوں کو تباہ کر دیا لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ شَهَادَةَ ذِیْ تَغْبَةٍ - اللہ تعالیٰ بدکار بدمعاش کی گواہی قبول نہیں کرتا-

تَغِرَّةٌ - (اس لغت کو باب الغین مع الراء میں ذکر کرنا تھا) ڈرنا-

فَلَا یُبَایَعُ هُوَ وَلَا الَّذِیْ بَایَعَهٗ تَغِرَّةَ اَنْ یُّقْتَلَا - نہ تو اس شخص سے بیعت ہوگی' نہ اس سے جس نے اس سے بیعت کی' کیونکہ دونوں کے مارے جانے کا ڈر ہے (تابع اور متبوع دونوں پٹیں گے' کیونکہ بغیر صلاح اور مشورے عمائد ملک کے خلافت اور بادشاہت نہیں ہوسکتی)- اَیُّمَا رَجُلٍ بَایَعَ اٰخَرَ فَاِنَّهٗ لَا یُؤَمَّرُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا تَغِرَّةَ اَنْ یُّقْتَلَا - جب ایک شخص (بغیر صلاح اور مشورے کے) دوسرے سے بیعت کر لے تو دونوں میں سے کوئی امیر نہیں ہوسکتا- کہیں دونوں مار نہ ڈالے جائیں-

بابُ التاء مع الفاء

تَفَثٌ -میل کچیل یا پریشانی دور کرنا (بعضوں نے کہا محرم احکام کھولنے پر جو کام کرتا ہے' جیسے ناخن و مونچھ کتروانا' بغل کے بال نکالنا' زیر ناف کے بال مونڈنا وغیرہ)-

فَتَفَثَتِ الدِّمَاءُ مَكَانَهُ- خونوں نے اس کی جگہ لتھیڑ دی-اَلتَّفَثُ حُقُوْقُ الرَّجُلِ مِنَ الطِّيْبِ-تفث خوشبو استعمال کرنے کے حقوق کو کہتے ہیں-

تَفَثٌ -پریشان حالی-

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ -یعنی اپنی پریشان حالی دور کریں- ازہری نے کہا یہ تفسیر نضر کے سوا اور کسی نے نہیں کی-

تُفٌّ - تھوتھو-

اصل میں ''تُفٌّ'' ناخن کی میل کو کہتے ہیں-

أُفٍّ وَّتُفٍّ وَ قَصُوْا فِيْ رَجُلٍ لَّهُ عَشْرٌ-اف ہے تھو ہے ان پر' اس شخص کو برا کہنے لگے (یعنی حضرت علیؓ کو) جن کے دس فضائل (دس کیا سینکڑوں فضائل) ہیں-

تَفْلٌ - تھوتھو کرنا' جس میں کچھ تھوک بھی نکلے- (یہ بَزْقٌ سے کم ہے لیکن نَفْث سے زیادہ نَفْث کے بعد پھر نَفْخ ہے یعنی پھونکنا جس میں بالکل تھوک نہ نکلے)-

تَفَلٌ - بدبودار ہونا-خوشبو کا استعمال چھوڑ دینا- یہاں تک کہ جسم یا کپڑوں میں سے بری بو آنے لگے-

كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بُزَاقَهُ ثُمَّ تَفَلَهُ- جب سورۂ فاتحہ ختم کرتے تو تھوک منہ میں جمع کر کے اس پر تھوک دیتے -نووی نے کہا' برکت کے لئے جیسے اسماء حسنیٰ کے وصوون سے برکت لیتے ہیں (یعنی قرآن شریف کی آیات یا اسمائے الٰہی رکابی یا کاغذ پر لکھ کر ان کو دھو کر وہ پانی پیتے ہیں- اکثر زعفران سے لکھتے ہیں)-اَلتَّفَلُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا- مسجد میں (جب زمین کچی ہو) تھوکنا ایک خطا ہے) اگر تھوکے تو) اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو مٹی میں دبا دے (تاکہ دوسرے لوگوں کو ایذا نہ ہو' گھن نہ آئے)-

لَهُمْ تَفَلٌ- ان میں سے بُری بو آتی تھی- وَهُنَّ تَفِلاتٌ - وہ بدبودار تھیں مَنِ الْحَاجُ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ- آنحضرتؐ سے پوچھا (حاج) حاجی کون ہے؟ آپ نے فرمایا پریشان حال (میلا کچیلا بال بکھیرے) بدبودار- وَلْيَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفِلاتٍ- اگر عورتیں باہر نکلیں (کام کاج ضرورت سے) تو یونہی سادے طور سے نکلیں (یعنی بن خوشبو لگائے بن بنے سنورے)-قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تُتْفِلُ الرِّيْحَ- دھوپ میں سے اٹھ جا وہ آدمی کو بدبودار کر دیتی ہے (کیونکہ پسینہ لاتی ہے اور بُری بو بدن اور کپڑوں سے پھوٹ نکلتی ہے)-فَتَفَلَ فِيْهِ- آپ نے اس میں تھوک دیا-فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا- بائیں طرف تین بار تھوکرے (اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے)-

تَفَهٌ یا تَفُوْهٌ- کم ہونا خسیس ہونا' ذہنی ہونا' احمق ہونا' بےمزہ ہونا' اسی سے ہے:-

تَافِهٌ-حقیر' ذلیل' تھوڑا-

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الرَّجُلُ التَّافِهُ يَنْطِقُ فِيْ أَمْرِ الْعَامَّةِ- آنحضرتؐ سے پوچھا: ''رویبضہ'' کون ہے؟ آپ نے فرمایا ایک چھوٹا حقیر آدمی' جو قوم کے بڑے کاموں میں گفتگو کرے (مصلح قوم بنے' چھوٹا منہ بڑی بات)-

لَا يَتْفَهُ وَلَا يَتَشَانُّ- نہ حقیر ہوتا ہے نہ پرانا ہوتا ہے (یہ قرآن کا وصف بیان کیا)-لَا يُقْطَعُ الْيَدُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ-حقیر چیز کے چرانے میں (جس کی مالیت ربع دینار سے کم ہو)- ہاتھ نہ کاٹا جائے- إِيَّاكَ وَمُصَادَقَةَ الْفَاجِرِ فَإِنَّهُ يَبِيْعُكَ بِالتَّافِهِ- بدکار کی دوستی سے بچارہ' وہ تو تجھ کو ایک حقیر چیز کے بدلہ بیچ ڈالے گا-

تَفَاءٌ -گرم ہونا' غصہ ہونا-

تَفِيْئَةٌ اور تَفِيَّةٌ - زمانہ اور وقت-

دَخَلَ عُمَرُ وَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى تَفِئَةِ ذٰلِكَ یا تَفِيَّةِ ذٰلِكَ- حضرت عمرؓ اندر آئے اور آنحضرت سے باتیں کیں' پھر ابوبکر بھی اسی وقت (ان کے بعد ہی) اندر آئے-

باب التاء مع القاف

تِقْدَۃٌ- دھنیا' زیرہ-

وَعَدَّ فِیْهَا التِّقْدَۃَ- ان دانوں میں جن میں زکوٰۃ واجب ہے دھنیے کو بھی شمار کیا (بعض نے تَقِدَۃٌ پڑھا ہے)-

تِقْرِدَۃٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

اِتَّقَفَ- ٹھہر گیا- اصل میں اِوْتَقَفَ تھا وُقُوْفٌ سے-

وَوَقَّفَ حَتّٰی اتَّقَفَ النَّاسُ کُلُّهُمْ- انھوں نے لوگوں کو ٹھہرایا وہ سب ٹھہر گئے (اس کو باب الواو میں ذکر کرنا تھا)-

تِقْنٌ- طبیعت' معاش کا سامان' حاذق' ہوشیار-

اِتْقَانٌ- مضبوط کرنا-

تَتْقِیْنُ الْاَرْضِ- غلیظ پانی زمین میں دینا کہ اس میں زور آ جائے-

وَخَلَقَ التِّقْنَ یَوْمَ الثُّلٰثَاءِ- منگل کے دن کھانے اور جینے کے سامان پیدا کئے-

تُقَاۃٌ- پرہیز گاری' بچاؤ' ڈر- اصل میں وُقَاۃٌ تھا- اسی طرح تقویٰ اصل میں وَقْوٰی تھا- کُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اِتَّقَیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- جب لڑائی سخت ہوتی خون ریز' تو ہم کیا کرتے' آنحضرت صلعم کو اپنا بچاؤ بناتے (آپ دشمن کے سامنے آگے رہتے اور ہم آپ کے پیچھے- سبحان اللہ آپ کی شجاعت اور بہادری کا کیا کہنا؟)

اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُتَّقٰی بِهٖ وَ یُقَاتَلُ مِنْ وَّ رَائِهٖ- امام کیا ہے لوگوں کی سپر ہے' لوگ اپنا بچاؤ اس سے کرتے ہیں اس کے پیچھے رہ کر جنگ کرتے ہیں- مَنِ اتَّقٰی عَلٰی ثَوْبِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ اکْتَسٰی- جس شخص نے نماز میں اپنا کپڑا (گرد و غبار وغیرہ سے) بچایا' اس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا (ورنہ اللہ کی عبادت میں وہ کپڑے کا خیال کیوں رکھتا کپڑا کیا چیز ہے جان تک اس پر تصدق کرنا چاہئے)-

تَقِیٌّ- پرہیز گار' اور امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے کیونکہ اللہ نے ان کو مامون کے شر سے بچایا-

اِلٰی کُلِّ تَقِیٍّ- ہر پرہیز گار میری آل ہے- هَلْ لِلسَّیْفِ مِنْ تَقِیَّۃٍ قَالَ نَعَمْ تَقِیَّۃٌ عَلٰی اَقْذَاءٍ وَ هُدْنَۃٌ عَلٰی دَخَنٍ- تلوار کا کچھ بچاؤ بھی ہوگا؟ فرمایا' ہاں بچاؤ ہوگا' لیکن خرابیوں کے ساتھ اور صلح ہوگی مگر دل میں میل رکھ کر (نفاق کے ساتھ)-

اَلتَّقِیَّۃُ- اس کو بھی کہتے ہیں کہ آدمی اپنا اعتقاد عزت یا جان جانے کے ڈر سے چھپائے (یہ اہل سنت اور امامیہ سب کے نزدیک جائز ہے- قرآن میں ہے: وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَکْتُمُ اِیْمَانَهٗ اور اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاۃً- اور حضرت عمارؓ نے تقیہ کیا تھا اور محمد بن مسلمہ نے بھی)-

باب التاء مع الکاف

تُکَأَۃٌ- بروزن هُمَزَۃٌ بہت تکیہ لگانے والا-

لَآ اٰکُلُ مُتَّکِئًا- میں فرش پر بیٹھ کر اطمینان سے نہیں کھاتا جیسے دنیا دار بسیار خواروں کی عادت ہوتی ہے کہ نرم گدہ بچھا کر اس پر چار زانو بیٹھ کر بڑے اطمینان سے کھاتے ہیں- لٰکِنِّیْ اَقْعُدُ مُسْتَوْفِزًا وَّ اٰکُلُ بُلْغَۃً- لیکن میں پھرتی سے بیٹھتا ہوں (یعنی اکڑوں یا گھٹنے ٹیک کر اور سرین اوٹھا کر) اور تھوڑا سا کھانا (جو زندگی قائم رکھے) کھا لیتا ہوں- (بعض لوگوں نے مُتَّکِئًا کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ تکیہ لگا کر یا ایک طرف ٹیک دے کر نہیں کھاتا' یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب لوگ مُتَّکِیٌ اس کو کہتے ہیں جو ایک فرش پر اطمینان کے ساتھ بیٹھا ہو)-

(اس حدیث کی رو سے بعض نے تکیہ یا ہاتھ پر ٹیک دے کر یا ایک طرف جھک کر کھانا مکروہ رکھا ہے اگرچہ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے' قسم خدا کی آنحضرتؐ نے اس سے منع نہیں کیا- بہر حال سنت یہ ہے کہ اکڑوں بیٹھ کر کھالے اور شکم سیر ہو کر نہ کھائے- بلکہ تہائی یا آدھا پیٹ کھائے)- وَ اِنَّهُمْ لَیُزَاحِمُوْنَ عَلٰی تُکَاءِنَا- فرشتے ہمارے بچھونے پر ہجوم کریں گے- مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا مُنْذُ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ قُبِضَ- آنحضرتؐ نے جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا' کبھی فرش پر اطمینان سے بیٹھ کر (یا تکیہ لگا کر ٹیک دے کر) کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا- لَا تَتَّکِأْ فِی الْحَمَّامِ فَاِنَّهٗ

يُذْهِبُ شَحْمَ الْكُلْيَتَيْنِ - حمام میں ایک طرف ٹیک دے کر مت بیٹھ ایسا کرنے سے گردوں کی چربی تحلیل ہو جاتی ہے - هٰذَا الْاَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ - یہ سفید رنگ گورے جو فرش پر اطمینان سے بیٹھے ہیں - اَلتُّكَأَةُ مِنَ النِّعْمَةِ - بچھونا بھی اللہ کی ایک نعمت ہے (آج کل اہل مکہ اور مدینہ ان دو نعمتوں میں غرق ہو رہے ہیں - فِرَاشٌ طَيِّبٌ وَّ طَعَامٌ طَيِّبٌ - فرش عمدہ ہو اور کھانا عمدہ ہو) - هُوَ تُكَأٌ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ - وہ پروردگار کے سامنے بیٹھیں گے جب تک کہ پروردگار حساب سے فارغ ہو -

باب التاء مع اللام

تَلْبِيْبٌ - کسی کے کپڑے سینے پر اکٹھا کرنا - پھر اس کو کھینچنا جیسے لڑائی جھگڑے میں کرتے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں:

لَبَّبَهٗ یا اَخَذَ بِتَلْبِيْبِهٖ یا بِتَلَابِيْبِهٖ - اس کے کپڑے اس کی دگدگی پر جوڑ کر اس کو کھینچا -

مُتَلَبَّبٌ - ہار کا مقام گلے میں - فَاَخَذْتُ بِتَلْبِيْبِهٖ وَ جَرَرْتُهٗ - میں نے ان کے کپڑے ان کے سینے پر جوڑ کر ان کو کھینچا فَاَخَذْتُ بِتَلَابِيْبِ عُمَرَ فَجَذَبْتُهٗ اِلَيْهَا - حضرت فاطمہؓ نے حضرت عمرؓ کے کپڑے پکڑ کر ان کو اپنی طرف گھسیٹا - صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَلَبِّبًا - آنحضرتؐ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اس کو سینہ پر لا کر باندھ لیا تھا -

تَلْتَلَةٌ - سختی، جلد بازی، بہت ہلنا ہلانا، جانور کو سختی سے ہانکنا -

تَلْتَلَةٌ - وہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے، بچے تتلاتے ہیں، اس کی جمع تَلَاتِلُ ہے -

اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ تَلْتِلُوْهُ (عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث میں ہے) ایک شرابی آپ کے پاس لایا گیا، فرمایا اس کو ہلاؤ، چھیڑو، بو سونگھو (تاکہ معلوم ہو اس نے شراب پی ہے یا نہیں) -

تَلَدٌ یا تَلْدٌ یا تَالِدٌ - پرانا مال جو تیرے پاس پیدا ہوا ہو (اس کی ضد طَارِفٌ ہے یعنی نیا مال جو دوسرے سے ہاتھ آئے) -

الُ حٰمٓ مِنْ تِلَادِيْ - وہ سورتیں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے میرے پرانے مال ہیں (یعنی سب سے پہلے مکہ میں میں نے ان کو یاد کیا تھا) - فَهِيَ لَهُمْ تَالِدَةٌ بَالِدَةٌ - خلافت تو ان کا پرانا مال ہے - اِنَّهَا اَعْتَقَتْ عَنْ اَخِيْهَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ تِلَادًا مِّنْ تِلَادِهَا یا تِلَادًا مِّنْ اَتْلَادِهَا - حضرت عائشہؓ نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی طرف سے اپنے پرانے بردوں میں سے ایک بردہ آزاد کیا (کیونکہ وہ سوتے سوتے گزر گئے تھے) - اِنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى جَارِيَةً وَّ شَرَطَ اَنَّهَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِيْدَةً - ایک شخص نے ایک لونڈی خریدی اس شرط پر کہ وہ عرب کی پیدائش ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ عجم میں پیدا ہوئی تھی، لیکن اوائل عمر ہی میں اس کو عرب لے آئے تھے وہیں جوان ہوئی تو اس نے اس کو پھیر دیا - مَنْ بَاعَ تَالِدًا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَلَفًا - جو شخص اپنی پرانی جائداد بیچ ڈالے (بے ضرورت روپیہ اڑائے) اللہ تعالیٰ اس کے مال پر ہلاکت ڈالے گا - اَئِمَّةٌ مِّنَ اللّٰهِ تَتَمَنَّوْا بِبَرَكَتِهِمُ التِّلَادَ - وہ امام جو خدا کی طرف سے مقرر ہوں گے، ان کی برکت سے پرانے مالوں کی آرزو کرو گے - عَلَيْكَ بِالتِّلَادِ وَ اِيَّاكَ كُلَّ مُحْدَثٍ لَّا عَهْدَ لَهٗ وَلَا اَمَانَةَ وَلَا مِيْثَاقَ - اپنے قدیمی یار کو مت چھوڑ اور نئے یار سے بچار، جس کے نہ عہد کا اعتبار ہو نہ ایمان کا نہ اقرار کا -

تَلْعَةٌ - پانی بہنے کا راستہ اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف (بعض نے کہا تَلْعَةٌ بلند اور پست زمین دونوں کو کہتے ہیں) اِنَّهٗ كَانَ يَبْدُوْ اِلٰى هٰذِهِ التِّلَاعِ - آپ انہی ٹیلوں پر جایا کرتے -

فَيَجِيْءُ مَطَرٌ لَّا يُمْنَعُ مِنْهُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ - ایسا مینہ برسے گا کہ کسی نالے کی دم بے پانی کے نہ رہے گی (یعنی ہر طرف پانی ہی پانی ہو جائے گا) - لَيَضْرِبَنَّهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى لَا يَمْنَعُوْا ذَنَبَ تَلْعَةٍ - مسلمان ان کو ایسا ماریں گے کہ وہ کسی نالہ کی دم کو نہ بچا سکیں گے وَ اَدْحَضَتِ التِّلَاعَ - مینہ نے نالوں کو پھسلواں کر دیا - لَقَدْ اَتْلَعُوْا اَعْنَاقَهُمْ اِلٰى اَمْرٍ لَمْ يَكُوْنُوْا اَهْلَهٗ فَوُقِصُوْا دُوْنَهٗ - اپنی گردنیں ایسے کام کی طرف اٹھائیں جس کے لائق نہ تھے آخر گردنیں ٹوٹ گئیں اور مطلب بھی حاصل نہیں ہوا - تَدْهُدُهُ الْبَلَاءِ اِلَى الْمُؤْمِنِ

اَسْرَعُ مِنْ تَدَهْدُهِ السَّيْلِ مِنْ رَأْسِ التَّلْعَةِ - بلائیں مومن پر اس سے بھی جلد ٹل جاتی ہیں جتنی جلد سیلاب کا پانی نالے کی بالائی جانب سے بہتا ہے-

تِلْعَابَةٌ - (اس کو باب اللام مع العین میں ذکر کرنا تھا) یا تِلْعَابَةٌ یا تِلِعَّابَةٌ یا تِلِعْبِيَبَةٌ بہت ٹھٹھا کرنے والا- زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّيْ تِلْعَابَةٌ تِمْرَاحَةٌ اُعَافِسُ وَ اُمَارِسُ - نابغہ کا بیٹا (عمرو بن عاص) یہ سمجھا کہ میں ایک کھلنڈرا گمن عورتوں کا شیفتہ ہوں (مجھ کو امور مملکت اور انتظام سلطنت میں کچھ دخل ہی نہیں ہے)- كَانَ عَلِيٌّ تِلْعَابَةً فَاِذَا فَزِعَ اِلَي ضَرسٍ حَدِيْدٍ - حضرت علیؑ ظریف با مذاق وخوش مزاج آدمی تھے، مگر جب کوئی ڈر کر آپ کی پناہ لیتا تو گویا اس نے ایک کرارے سخت فولادی شخص کی پناہ لی یا ایک فولادی پہاڑ کی پناہ لی (اب کسی کو کیا مجال کہ اسے ستائے، بعض نے ضرس حدید بہ کسرۂ ضاد روایت کیا ہے یعنی فولادی پہاڑ یا واڑہ-)

ف- ہمیشہ بہادر اور شجیع آدمیوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ امن کے وقت بڑے ہنس مکھ، خوش مزاج، ظریف اور ملنسار ہوتے ہیں اور جنگ کے وقت آفت کے پرکالے، یہ نہیں کہ ہر وقت چڑچڑے، چرکاندھے، بات بات پر کاٹ کھانے والے ایسے لوگ دل کے محض بودے ہوتے ہیں اور صرف تھان کے ترے-

تِلْكَ - ذٰلِكَ - کا مونث ہے تِیْ اسم اشارۂ مونث ہے اور لام بعد کے لئے اور کاف خطاب کا ہے-

تِلْكَ بِتِلْكَ - یعنی سورۂ فاتحہ میں جو دعا ہے وہ اس آمین کی وجہ سے قبول ہوتی ہے یا آمین اس کا ایک جز ہے (بعض نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ اشارہ ہے امام کی نماز کی طرف، یعنی تمھاری نماز امام کی نماز کے تابع ہے- بعض نے کہا تِلْكَ بِتِلْكَ سے یہ مقصود ہے کہ تم ہر رکن امام کے بعد ادا کرو اور امام کے بعد اس سے فارغ ہو، امام کی ایک ذرا سی تقدیم اس کا بدل وہ تاخیر ہو جائے گی، جو تم فارغ ہونے میں کرو گے)-

تَلٌّ - ٹیلہ، گرنا گرانا، اوندھا پچھاڑنا گردن اور منہ کے بل لٹا ڈالنا-

اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَتُلَّتْ فِيْ يَدِيْ - زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں ڈال دی گئیں- فَتَلَّهٗ فِيْ يَدِهٖ - آپ نے وہ پینے کا پیالہ (جس میں دودھ یا شربت تھا) اس لڑکے کے ہاتھ میں ڈال دیا (جب اس نے بائیں طرف کے بوڑھے لوگوں کو پہلے دینا منظور نہیں کیا (کہتے ہیں یہ لڑکے ابن عباس تھے)- وَتَرَكُوْكَ لِمَتَلِّكَ - تجھ کو تیرے گرنے کے مقام میں چھوڑ دیا- قرآن میں ہے وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ اس کو پیشانی کے بل گرایا- فَجَاءَ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَتَلَّهَا - ایک بڑی کوہان والی اونٹنی لائے اس کو بٹھایا- حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ - یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا- اَلْقَاتِلُ يُتَلُّ بِرُمَّتِهٖ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ - خونی کو رسی سمیت (جس سے وہ بندھا ہو) مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیں گے-

تَلْوٌ - پیچھے جانا، پیروی کرنا، چھوڑ دینا-

تِلَاوَةٌ - پڑھنا-

اِتِّلَاءٌ - پیچھے لگانا، آگے بڑھ جانا-

اَتْلَتِ النَّاقَةُ - اونٹنی نے اپنی اولاد چھوڑی-

لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ (اصل میں وَلَا تَلَوْتَ تھا واؤ کو یے سے بدل دیا کہ دریت کا ہم وزن ہو جائے) یعنی نہ تو خود سمجھا نہ تو نے سمجھ دار کی پیروی کی (بلکہ بے وقوف باپ دادوں اور جاہل خاندان والوں کی پیروی کی) اور صحیح وَلَا اَتْلَيْتَ ہے جیسے اوپر گزر چکا- (بعض نے کہا وَلَا تَلَيْتَ کے معنی یہ ہیں نہ تو نے کچھ پڑھا)- ایک روایت میں وَلَا اَتْلَيْتَ ہے، تو یہ بددعا ہو گی اس کے لئے یعنی تیری اونٹنیاں لاولد مر جائیں ان کی نسل ہی نہ رہے- يَتْلُوْنَ اٰيَاتِهٖ وَ يَتَفَقَّهُوْنَ فِيْهِ - قرآن کی آیتوں کو پڑھتے ہیں، ان کا مطلب سمجھتے ہیں (ان پر عمل کرتے ہیں یہ امام محمد باقرؑ کا قول ہے- آپ فرماتے ہیں قسم خدا کی قرآن کی تلاوت یہ نہیں ہے کہ آیتوں کا زبانی یاد کر لینا حروف اور الفاظ اور اخماس اور اعشار (اور رکوع) منضبط کرنا- بلکہ تلاوت یہ ہے کہ آیتوں کے مضامین میں غور وفکر کرنا، قرآن کے احکام پر عمل کرنا)-

مترجم:- کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ہزاروں میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ملتا جو قرآن کی تلاوت اس طرح کرتا ہو بلکہ الفاظ کا رٹنا بس اسی کو تلاوت قرار دیا ہے حالانکہ یہ تلاوت نہیں ہے- جیسے امام صاحب نے فرمایا فَلَمَّا اُتْلِیَ عَنْهُ- جب وحی کی حالت موقوف ہوئی- ایک روایت میں فَلَمَّا اُجْلِیَ عَنْهُ- ہے یعنی جب وحی کی حالت دور ہوگئی- مَا اَصْبَحْتُ اَتْلِيْهَا- میں اپنا حق تجھ پر باقی نہیں رکھنے کا یعنی ابھی میرا قرضہ دے دے- عرب لوگ کہتے ہیں اَتْلَيْتُ حَقِّيْ عِنْدَهٗ- میں نے اپنا حق اس پر باقی رکھا- اُتْلَيْتُهٗ- میں نے معاف کر دیا- تَلِيْتُ لَهٗ تَلِيَّةٌ یا تَلاوَةٌ اس کا کچھ قرض باقی رہ گیا ہے-

تَلَانُ- (اصل میں اَلْانَ تھا' شروع میں تے کو زیادہ کیا اور ہمزہ کرا دیا جیسے اَلْحِيْنَ میں تِحِيْنَ کہتے ہیں)- اِذْهَبْ بِهٰذِهٖ تَلَانَ مَعَکَ اب ان تینوں باتوں کا جواب اُپنے ساتھ لے کر جا (یہ ابن عمرؓ نے اس شخص سے کہا جس نے حضرت عثمانؓ کو بُرا کہا تھا)-

بابُ التاء مع المیم

تَمْتَمَةٌ- بات کرنے میں تے اور میم کی سی آواز نکالنا' یا ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے-

تِمْثَالٌ- مورت پتلی (اس کو باب المیم مع الثاء میں ذکر کرنا تھا)-

يَجِيْءُ مَعَهٗ تِمْثَالُ الْجَنَّةِ- دجال آئے گا اس کے ساتھ بہشت کی تصویر ہوگی- ایک روایت میں بِمِثَالِ الْجَنَّةِ ہے یعنی بہشت کی تصویر اپنے ساتھ لائے گا (ظاہر میں بہشت ہوگی اور حقیقت میں دوزخ ہوگی- کیونکہ اس میں جانا عاقبت خراب کرنا ہے)- وِسَادَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ- ایک تکیہ جس میں مورتیں تھیں- اِنَّا لَا نَدْخُلُ الْكَنَائِسَ مِنْ اَجْلِ التَّمَاثِيْلِ- ہم نصاریٰ کے گرجوں میں مورتوں کی وجہ سے نہیں جاتے- (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک نصرانی نے آپ کو کھانے کی دعوت دی- اس سے معلوم ہوا کہ گرجا میں مورتیں نہ ہوں تو وہاں جانا اور نماز پڑھنا منع نہیں)- كَانَ لَنَا تِمْثَالُ طَائِرٍ ہمارے پاس ایک چڑیا کی تصویر تھی- سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ- پردے پر مورتیں بنی تھیں (یہ مورتیں جاندار کی ہوں گی اس لئے آپ ناراض ہوئے یا اس وجہ سے کہ دیوار اور پتھر اور مٹی پر کپڑا منڈھنا منع ہے- دوسری حدیث میں ہے اللہ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں کو کپڑا اُڑھائیں اب وہ لوگ شرمندہ ہوں جو قبروں پر چادریں اُڑھاتے ہیں- زندے تو ننگے پھرتے ہیں' سردی کھاتے ہیں ان کی تو خبر نہیں لیتے اور قبروں اور مشہدوں اور علموں اور جھنڈوں پر کمخواب اور زربفت اُڑھاتے ہیں-)

تَمْرٌ- سوکھی کھجور- جمع تَمَرَاتٌ ہے-

عَيْنُ التَّمْرِ- ایک مقام کا نام ہے-

اَسَدٌ فِيْ تَامُوْرَتِهٖ- شیر ہے اپنے ڈربہ میں (یا شیر کا دل رکھتا ہے)- كَانَ لَا يَرَى بِالتَّتْمِيْرِ بَاْسًا- گوشت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے کھجور کی طرح سکھا کر اگر محرم (احرام والا) رکھ لے تو اس میں کوئی قباحت نہیں- بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ- جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرا کھانا تیار نہیں ہوتا اور بھوک لگ آتی ہے' کھجور موجود ہو تو بھوک لگتے ہی اس کو کھا سکتے ہیں)-

تِمْرَاحَةٌ- خوش' مگن' پھولا ہوا (اس کو باب المیم مع الراء میں ذکر کرنا تھا)-

تِمْرَاحَةٌ (خائے معجمہ سے بھی ہوسکتا ہے) یعنی مزاح کرنے والا-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اِنِّيْ تِلْعَابَةٌ تِمْرَاحَةٌ- نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص ان کی ماں فتنہ پردازی اور فساد میں مشہور تھیں- "نبغ" کے معنی ظاہر ہونا) یہ سمجھا کہ میں ایک کھیل کود کرنے والا خوش و خرم مگن آدمی ہوں (مجھ کو بھلا حکومت اور انتظام سلطنت سے کیا واسطہ؟)-

تَمٌّ یا تِمَامٌ یا تِمَامَةٌ- پورا ہونا قصد کرنا' ایک کام کو چلائے جانا-

اِتْمَامٌ- پورا کرنا' دینا-

تَتْمِيْمٌ- پورا کرنا' لٹکانا-

تَمِيْمَةٌ- چتکبرے (سیاہ سفید) مہرے جو جوڑ کر عرب لوگ نظر نہ لگنے کے لئے بچوں کے گلے میں لٹکاتے-

مجمع البحرین میں ہے تَمِیمَۃٌ تعویذ کو بھی کہتے ہیں جو آدمی پر لٹکایا جائے-اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ میں اللہ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں یا اپنی جان کو ان کی پناہ میں دیتا ہوں (یعنی اس کے سب کلمے پورے ہیں' ان میں کوئی نقص اور عیب نہیں یا اس کے کلمے پورا فائدہ دینے والے ہیں یا پورا بچانے والے ہیں اس کو جو ان کی پناہ میں آئے)-اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ- اے پروردگار اس پوری دعوت کے صاحب' پوری دعوت اذان کو فرمایا' کیونکہ وہ اللہ کی عبادت کی دعوت ہے جو سب دعوتوں سے بڑھ کر ہے)-وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اور اس نماز کے صاحب جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے (اب کسی دین سے منسوخ نہیں ہوسکتی-بعض نے کہا پوری دعوت یعنی حجت قائم کرنے میں اور نماز کے لئے آنا واجب کرنے میں پوری ہے-بعض نے کہا پوری سے یہ غرض ہے کہ اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا' یا اس میں تمام عقائد پوری طرح سے موجود ہیں-مثلاً توحید' رسالت اللہ کی عظمت وغیرہ) کَانَ یَقُوْمُ لَیْلَۃَ التَّمَامِ یا تمام بکسرۂ تا یعنی آنحضرت ﷺ ہر مہینے کی چودھویں شب میں عبادت کرتے (اس کو تمام اس لئے کہا کہ چاند اس شب میں پورا ہو جاتا ہے-بعض نے کہا لَیْلَۃُ التِمَام بکسرۂ تا وہ رات جو سال بھر میں سب سے بڑی ہوتی ہے)-اَلْجَذَعُ التَّامُّ التَّمُّ یُجْزِئُ- (قربانی میں) پورے ایک سال کی بھیڑ پورے بدن کی کافی ہے (ایک روایت میں اَلتَّامُّ التَّمَمُ ہے معنی وہی ہیں) بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ- اللہ کی پوری لعنت لے کر-فَخَرَجْتُ وَ اَنَامُتِمٌّ (یہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کا قول ہے) میں اس وقت نکلی جب پورے دنوں سے تھی (نو مہینے کا پیٹ تھا)-مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَہٗ- جو شخص صبح تک روزے کی نیت نہ کرے بلکہ بے روزہ صبح کرے' وہ بھی اپنا روزہ پورا کرلے (شام تک کچھ کھائے پیے نہیں رمضان کا احترام کرے)-تِمَّ عَلٰی صَوْمِکَ اپنا روزہ چلائے جا' قائم رکھ اِنْ تَمَمْتَ عَلٰی مَا تُرِیْدُ یا اِنْ تَمَمْتَ اگر تو جو چاہتا ہے وہی کئے جائے-فَتَتَامَّتْ اِلَیْہِ-قریش کے لوگ کثرت سے پے در پے ان کے پاس آئے- اَلتَّمَائِمُ وَ الرُّقٰی مِنَ

الشِّرْکِ گنڈے اور منتر شرک کی باتیں ہیں (اگر یہ سمجھے کہ گنڈہ اور منتر خود کوئی اثر رکھتا ہے' یعنی اللہ کے بے حکم تب تو حقیقۃً مشرک اور کافر اور اسلام سے خارج ہوگیا- جیسے دوا کے نسبت کوئی یہ اعتقاد رکھے وہ بھی کافر ہے اور جو یہ سمجھے کہ اللہ کے حکم سے اثر کرتا ہے تب حقیقۃً مشرک نہیں ہوا' مگر مشرکوں کا سا کام اس نے کیا کیونکہ گنڈے لٹکانا اور منتروں سے جھاڑ پھونک کرنا مشرکوں کا طریق تھا- ہمارے بعض علماء نے بچوں کے گلے میں ہر طرح کے گنڈے اور تعویذ لٹکانا مکروہ رکھا ہے-اور طیبیؒ نے کہا مراد وہ گنڈے اور منتر ہیں جو جاہلیت اور کفر کی باتوں پر مشتمل ہوں مثلاً ان میں شیاطین اور کافروں کے نام لئے جاتے ہوں یا شرک کے مضامین ہوں-مثلاً غیر اللہ سے مدد مانگنا' ان سے تندرستی چاہنا اگر اسمائے الٰہی یا قرآن کی آیات یا احادیث کی دعائیں ہوں' تو ایسے تعویذ لٹکانا یا مکان پر لگانا جائز ہے)-مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَکَ-جس نے گنڈا لٹکایا اس نے شرک کیا (مشرکوں کا سا کام کیا)- مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً- اگر میں گنڈا لٹکاؤں تو پھر کوئی برا کام کرنے کی مجھ کو پرواہ نہ رہے گی (کیونکہ سب سے برا کام شرک ہے جب وہی کرلیا تو اب اس سے کم برے کاموں کی کیا پرواہ رہے گی) مَنْ عَلَّقَ تَمِیْمَۃً فَلَا اَتَمَّ اللّٰہُ لَہٗ- جس نے گنڈا یا تعویذ لٹکایا اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے-

ابن اثیر نے کہا ان کافروں کا یہ اعتقاد تھا کہ گنڈے سے ضرور شفا ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے اس کو شرک فرمایا کیونکہ وہ اس گنڈے سے تقدیر الٰہی کو روکنا چاہتے تھے اور غیر خدا سے بلا دفع کرنے کی درخواست کرتے تھے' حالانکہ بلا' درد اور مصیبت کا دفع کرنے والا اللہ ہے (جو کوئی خدا کے سوا کسی پیر یا ولی یا پیغمبر یا امام یا درویش کو مشکل کشا' بلا کا دور کرنے والا بیماری اور دکھ سے چنگا کرنے والا سمجھے' وہ مشرک اور اسلام سے خارج ہے- اللہ کے بے حکم کوئی کچھ نہیں کرسکتا وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے جیسے تم مانگتے ہو اولیاء سے البتہ اگر یہ سمجھے کہ ولی یا پیغمبر یا امام یا پیر بہ حکم خداوندی مدد کرسکتے ہیں یا بیماری کو رفع کرسکتے ہیں دوا کی طرح تو وہ مشرک نہ ہوگا- بشرطیکہ ان کو ہر جگہ اور ہر مقام میں

حاضر و ناظر اور سننے والا نہ جانے - قرآن میں ہے وَ اُبْرِیُٔ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ط یعنی میں اللہ کے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو چنگا کر دیتا ہوں اور مردے کو جلا دیتا ہوں) - وَعَقْدُ التَّمَائِمِ اور گنڈوں میں گرہیں دینا ان کو لٹکانا - وَ اِنَّ غُلَامًا بَيْنَ كِسْرٰى وَ هَاشِمٍ لَاَكْرَمُ مَنْ نِيْطَتْ عَلَيْهِ التَّمَائِمُ - ایک لڑکا کسریٰ اور ہاشم کے درمیان، ان سب میں زیادہ عزت دار ہے جن پر تعویذ باندھے گئے (یہ ابوالاسود نے امام زین العابدینؒ کی تعریف میں کہا) امام حسنؑ نے معاویہ کے جواب میں، جب یہ شعر پڑھا -

بِتَجَلُّدِیْ لِلشَّامِتِيْنَ اُرِيْهِمُ
اِنِّیْ لِرَيْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ

یعنی میں ملامت کرنے والوں اور عیب کرنے والوں کے مقابلہ میں اپنی مضبوطی دکھلا کر یہ ثابت کرتا ہوں کہ میں زمانے کے حوادث سے بے قرار نہیں ہوتا - علی الفور یہ شعر پڑھا:

وَاِذَا الْمَنِيَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا
اَلْفَيْتَ كُلَّ تَمِيْمَةٍ لَّا تَنْفَعُ

(محیط میں ہے کہ یہ ابوذویب شاعر کی بیت ہے -) یعنی جب موت اپنے پنجے مار دے اس وقت ہر ایک گنڈے اور تعویذ کو تو بے فائدہ پائے گا -

سعدیؒ نے یہی مضمون لے کر یوں کہا ہے "چوں مخبط شد اعتدال مزاج نہ عزیمت اثر کند نہ علاج[1]"

اَلْكَفَنُ الْمَفْرُوْضُ ثَلٰثَةُ اَثْوَابٍ تَامٌّ - فرض کفن، یعنی تین کپڑوں کا پورا کفن ہے (اس سے زیادہ اور کپڑے بڑھانا جیسے عمامہ اور قمیص اور اوپر کی ایک چادر، یہ سب بدعت ہیں) - لَمَّا نَفَرْتُ مِنْ مِّنًى نَوَيْتُ الْمُقَامَ بِمَكَّةَ فَاَتْمَمْتُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ جَاءَ نِيْ خَبَرٌ مِّنَ الْمَنْزِلِ فَلَمْ اَدْرِ اُتِمُّ اَمْ اَقْصُرُ فَقَصَصْتُ الْقِصَّةَ عَلٰى اَبِى الْحَسَنِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَى التَّقْصِيْرِ - عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں، میں نے منیٰ سے کوچ کیا تو مکہ میں ٹھہرنے کی نیت کر لی اور نماز پوری پڑھی پھر گھر سے ایک خبر آئی (تو میں نے جانا چاہا اب مجھ کو شک ہوا کہ نماز پوری پڑھوں یا قصر کروں؟ میں نے یہ قصہ جناب امیر سے بیان کیا - آپ نے فرمایا، پھر قصر شروع کر دے - بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِى الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - جو لوگ اندھیروں میں نماز کے لئے مسجدوں کو جاتے ہیں، ان کو یہ خوشی کی خبر سنا دے کہ قیامت کے دن ان کو پوری روشنی ملے گی - فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ اس کی نماز پوری ہو گئی - ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِاَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ - اخیر تک کہہ کر سو کا عدد پورا کرے - كَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ - آنحضرتؐ اللہ اکبر کو بڑھا کر نہیں کہتے تھے (یعنی نماز میں جیسے جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ کے لفظ میں یا اکبر کے لفظ میں مد کرتے ہیں) - وَ اِنْ كَانَ صَلّٰى تَمَامًا لِّاَرْبَعٍ - اگر اس نے ایک رکعت جو اور پڑھی اس سمیت پوری چار رکعتیں ہوئیں - لَيْسَتِ التَّمِيْمَةُ مَا يُعَلَّقُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ وَلٰكِنَّ التَّمِيْمَةَ مَا عُلِّقَ قَبْلَهٗ - گنڈا تعویذ جس کو تمیمہ کہتے ہیں (اور اس کا لٹکانا منع ہے) وہ ہے جو بلا اترنے سے پہلے لٹکایا جائے (اور یہ اعتقاد ہو کہ اس کے لٹکانے سے بلا نہ آئے گی) لیکن جو تعویذ بلا اترنے کے بعد لٹکایا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اسی طرح جس تعویذ میں اسمائے الٰہی یا آیات قرآنی یا ادعیہ ماثورہ لکھے ہوں اس کا بھی لٹکانا منع نہیں ہے - کیونکہ یہ شرک نہیں ہے - خود اللہ ہی کے کلمات سے پناہ لینا ہے اور آنحضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں اور اصحابؓ سے ایسے تعویذوں کا لٹکانا منقول ہے) -

تَمَنٍّ - ایک مقام کا نام ہے - یعنی ہرشی کی گھاٹی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے -

وَهِىَ بِمَكَانٍ مِّنْ تَمَنٍّ بِسَفْحِ هَرْشٰى - وہ تمن میں تھیں جو ہرشٰی کے نشیبی جانب یا ہرشٰی کے عرض میں ہے - ہرشیٰ ایک گھاٹی ہے جحفہ کے قریب -

---

[1] جب بیماری حد اعتدال سے تجاوز کر جائے تو پھر نہ پرہیز اثر کرتا ہے نہ علاج (م)

بابُ التاء مع النون

تُنُوْءٌ یاتِنَاءَ ةٌ-مقیم ہونا' رہنا-

اَلتَّانِیُ-کسان' کاشتکار' گاؤں کا رہنے والا-

اِبْنُ السَّبِیْلِ اَحَقُّ بِالْمَاءِ مِنَ التَّانِیُ-مسافر کو(کنویں یا چشمے سے) پانی لینے کا حق وہاں کے رہنے والے سے زیادہ ہے (کیونکہ وہاں کا باشندہ تو دوسرے وقت بھی پانی لے سکتا ہے' مسافر تو جانے والا ہے اس کو پانی نہ ملے تو سخت تکلیف ہوگی)-لَیْسَ لِلتَّانِیَةِ شَیْءٌ جو جماعت اپنی بستی میں رہے(مجاہدین کے ساتھ نہ جائے) اس کو لوٹ کے مال میں سے کوئی حصہ نہ ملے گا-مَنْ تَنَاءَ فِیْ اَرْضِ الْعَجَمِ فَعَمِلَ نَیْرُوْزَهُمْ وَ مِهْرَجَانَهُمْ حُشِرَ مَعَهُمْ- جو شخص ایران میں رہے اور پارسیوں کی طرح نو روز اور مہرگان (شروع جاڑے) کی عید کرے اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا-(اسی طرح کوئی ہندوستان میں رہے اور ہندوؤں کی رسمیں دیوالی' ہولی' تل سنکرات دسہرہ' رام نومی' جنم اشٹمی وغیرہ میں شریک ہو اس کا بھی حشر انہیں کافروں کے ساتھ ہوگا-معاذ اللہ اس حدیث میں بڑی سخت وعید ہے' ان مسلمانوں کے لئے جو ہندوؤں کے تہواروں میں شریک ہوں اور مسلمان بادشاہوں کے لئے جو نو روز کی عید کیا کرتے ہیں)-

تِنبَلٌ یاتِنبَالٌ یا تُنبُوْلٌ- چھوٹا' ست' اہدی اصل میں یہ ترکی زبان کا لفظ ہے-اس کی جمع تَنَابِیْلُ اور تَنَابِلَةٌ ہے کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں یَمْشُمُوْنَ مَشْیَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ یَعْصِمُهُمْ ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِیْلُ- وہ ان اونٹوں کی طرح چلتے ہیں جو پاؤں پھیلا کر ہر درخت میں سے کھاتے ہوئے چلیں (یعنی آہستہ آہستہ) ان کو مار بچاتی ہے-جب کالی چھوٹی چھوٹی چڑیاں گاتی ہیں-

تُنُوْخٌ-مقیم ہونا ٹھہرنا-

اِنَّهُ اٰمَنَ وَمَنْ مَّعَهُ مِنْ یَهُوْدَ فَتَنَخُوْا عَلَی الْاِسْلَامِ- عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھ والے یہودی ایمان لائے' اور ایمان پر ثابت قدم رہے' ایک روایت میں فَتَنَخُوْا ہے پہلے نون پھر خائے معجمہ یعنی اسلام میں پکے ہوگئے-

تَنْدُوَةٌ (یہ صاحب مجمع البحار نے باب التاء مع النون میں لکھا ہے اور لغت میں نہیں ملتا-البتہ ثُنْدُءَ ةٌ یاثُنْدُءةٌ یاثَنْدُوَةٌ مرد کے پستان پر جو گوشت ہوتا ہے اس کو کہتے ہیں اور حدیث میں جو آیا ہو فَاِنْ جُدِعَتْ ثُنْدُءَ تُهٗ یہاں ثُنْدُءَةٌ سے ناک کا سرا مراد ہے جہاں تک گوشت ہوتا ہے یہ بھی ثائے مثلثہ سے ہے- جیسے کتاب الثاء میں مذکور ہوگا مگر صاحب مجمع نے اس کو بتائے فوقانی اس باب میں لکھا ہے-)

تَنُّوْرٌ- تنور جس میں روٹی پکاتے ہیں یہ لفظ عبرانی یا سریانی ہے' ''تن'' کہتے ہیں دھوئیں کو اور نور کے معنی آگ (بعض نے کہا اصل میں تَنْوُوْرٌ تھا-پہلے واؤ کو ہمزہ کے بدلا پھر ہمزہ کو نون سے اور نون کو نون میں ادغام دے دیا تَنُّوْرٌ ہوگیا- تَنُّوْرٌ سطح زمین کو بھی کہتے ہیں-اور پانی کے بہنے کو بھی)-

قَالَ لِمَنْ عَلَیْهِ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ لَوْ اَنَّ ثَوْبَکَ فِیْ تَنُّوْرِ اَهْلِکَ اَوْ تَحْتَ قِدْرِهِمْ کَانَ خَیْرًا لَّکَ-ایک مرد کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہنے تھا-آپؐ نے فرمایا کاش تیرا یہ کپڑا تیرے گھر والوں کے تنور میں ہوتا یا دیگ میں تلے' تو تیرے لئے بہتر ہوتا-(یہ سن کر وہ شخص گیا اس کپڑے کو جلا دیا- حالانکہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ اس کپڑے کی قیمت کو اپنے گھر والوں کی روٹی میں یا لکڑی میں خرچ کرتا تو تیرے لئے بہتر ہوتا)-

فَلْتَاْتِهٖ وَ اِنْ کَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ- جب خاوند اپنی جورو کو صحبت کے لئے بلائے تو اس کو آنا چاہیئے' گو تنور پر روٹی پکا رہی ہو (بشرطیکہ یہ روٹی خاوند کا مال ہو' کیونکہ اس نے ایسے وقت میں بلا کر اپنا نقصان آپ پسند کیا-)

تَنُوْفَةٌ- پٹپر اجاڑ زمین جہاں نہ پانی ہو نہ آدمی-بعض نے کہا دور دراز-

سَافَرَ رَجُلٌ بِاَرْضٍ تَنُوْفَةٍ-ایک شخص نے ایک اجاڑ یا دور دراز زمین میں سفر کیا-

تَنُّوْمَةٌ- ایک پھل دار درخت ہے-بعض نے کہا شاہدانہ کا درخت یعنی کلونجی کا-

تِنٌّ- ہم عمر برابر والا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِنِّیْ وَ تِرْبِیْ (عمار کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ میرے

ہم عمر اور ہم سن ہیں-

تِنٌّ اور تِرْبٌ - دونوں کا ایک ہی معنیٰ ہے-

اَتْنَانٌ اور اَتْرَابٌ - جمع ہے-

تِنِّیْنٌ - اژدہا اور بڑی مچھلی' عجائب المخلوقات میں ہے کہ تِنِّیْنٌ یعنی اژدہا ایک موذی سانپ ہے اس کے دانت بھالے کی انیوں کی طرح ہوتے ہیں- کھجور کے جھاڑ برابر قد و قامت آنکھیں سرخ بہت سے جانوروں کو نگل جاتا ہے جنگل کے سب جانور اس سے ڈرتے ہیں اسی طرح دریا کے-

اِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِیْ قَبْرِهٖ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ تِنِّيْنًا - اللہ تعالیٰ کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدہا مسلط کرے گا' (وہ اس کو ڈسیں گے اور کاٹیں گے)-

تِنَاوَةٌ یا تِنَايَةٌ - درس تدریس چھوڑ دینا' کھیتی باڑی کرنا-

كَانَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ فَاَضَرَّتْ بِهِ التِّنَاوَةُ - حمید بن ہلال عالم تھے مگر درس تدریس کے چھوڑ دینے اور کھیتی باڑی میں لگ جانے سے ان کو نقصان پہنچا (ایک روایت میں بِنَاوَةٌ ہے بائے موحدہ سے' یعنی شرف اور بزرگی نے ان کو نقصان پہنچایا)-

باب التاء مع الواو

تَوْبٌ یا تَوْبَةٌ یا مَتَابٌ یا تَابَةٌ یا تَتُوْبَةٌ - گناہ سے باز آنا یا گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا-

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ - گناہ پر شرمندہ ہونا یہی توبہ ہے- تَوَّابٌ عَلَى الْعِبَادِ وہ خداوند بندوں کی توبہ قبول کرنے والا' ان کے گناہ بخشنے والا ہے- اَلتَّوْبَةُ يَجْمَعُهَا سِتَّةُ اَشْيَاءَ توبہ میں چھ باتیں ہونا چاہئیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) پچھلے گناہ پر شرمندگی' اگر فرض ترک ہو گیا ہو تو اس کا اعادہ' مظلوم کو بدلہ دینا' جن سے جھگڑا ہوا ہو ان سے معافی حاصل کرنا' آئندہ کے لئے عزم مصمم کرنا کہ اب گناہ نہ کروں گا' اللہ کی عبادت میں اپنے تن بدن کو کھپانا جیسے پہلے گناہوں میں موٹا کیا تھا- عبادت کی تلخی نفس کو چکھانا جیسے گناہ کا مزہ اس کو چکھایا تھا- نَبِیُّ التَّوْبَةِ وَ الرَّحْمِ آنحضرتؐ توبہ اور رحم کے پیغمبر ہیں- (حضرت موسیٰ کی شریعت میں گناہ کی سزا ملنا ضروری تھا ہندوؤں کے مذہب میں بھی کرنی کا ثواب یا عذاب ملنا ضروری ہے اور توبہ سے سزا معاف نہیں ہوتی - ہماری شریعت میں توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے' آپ کی ذات بابرکات سے سب پر اللہ کا رحم ہوا' اگلی امتوں کی طرح عام عذابوں سے بچ گئے' جیسے خسف و مسخ وغیرہ)- مَنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا جو شخص پچھم کی طرف سے سورج نکلنے سے پیشتر توبہ کرے' اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا (کہتے ہیں قیامت کے قریب تین دن تک سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا- اور صحیح یہ ہے کہ ایک دن ایسا ہو گا پھر معمول کے موافق پورب کی طرف سے نکلا کرے گا)- فَاِنْ تَابَ لَمْ يُقْبَلْ اب اگر (چوتھی بار میں) توبہ کرے گا تو اس کی توبہ قبول نہ ہو گی (مراد یہ ہے کہ صرف زبان سے توبہ کرے اور دل میں پھر شراب پینے کی نیت ہو' ایسی توبہ تو خود ایک گناہ ہے- جیسے حضرت رابعہ فرماتی ہیں- ہمارا استغفار خود بہت استغفار کا محتاج ہے- اگر دل سے توبہ کرے' اخلاص کے ساتھ اور گناہ پر نادم ہو تو وہ ضرور قبول ہو گی' گو ستر بار ہر روز وہی گناہ کرے) فَاسْتَتَابَهُمْ عُمَرُ غَيْرًا بْنُ النَّوَّاحَةِ حضرت عمرؓ نے ان سب مرتدوں سے توبہ کرائی' سوائے ابن نواحہ کے (اس کی توبہ منظور نہیں کی قتل کا حکم دیا- کیونکہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرف سے لوگوں کو دعوت دیتا تھا-)

فائدہ: - ہم سمجھتے تھے کہ مسیلمہ کذاب کے تابع اور معتقد دنیا میں نہیں رہے مگر دبستان مذاہب سے معلوم ہوا کہ اس کے تابعدار اس کے مصنف کے زمانہ تک موجود تھے جو مسیلمہ کو سچا پیغمبر جانتے تھے دنیا بھی عجب بھیڑ یا دہسان ہے- کہئے مسیلمہ کا کون سا کلام اس لائق تھا کہ اس کو پیغمبر سمجھا جائے- لاحول ولا قوۃ الا باللہ-

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ - جو شخص حرص سے توبہ کرے اللہ اس کو معاف کرے گا یا اس پر تخفیف کرے گا اُسْطُوَانَةُ التَّوْبَةِ - توبہ کا ستون (جو مسجد نبوی میں تھا بعض صحابہ اس کے پاس توبہ کیا کرتے تھے اس لئے اس کا نام توبہ کا

ستون ہوگیا)-

تَوَّابٌ - بہت توبہ کرنے والا یہ بندہ ہے اور بہت توبہ قبول کرنے والا یہ پروردگار ہے-

تَابُوت - توراۃ کا صندوق (بعض نے کہا اس میں دس نصیحتیں لکھی ہوئی رکھی تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کی تھیں' بعضوں نے کہا' کچھ تبرکات تھے جیسے عصا کے ٹکڑے ٹوٹے پھوٹے' تختیاں توراۃ کی - جَعَلَكُمُ اللّٰهُ تَابُوْتَ عِلْمِهٖ - اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنے علم کا تابوت بنایا (یہ آنحضرتؐ نے اہل بیت کے حق میں فرمایا-) ثَلٰثٌ لَّا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ - تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ توبہ کی توفیق نہیں دیتا-

تُوَيْتَات - تویت بن حبیب کی اولاد جیسے حُمَيْدَاتٌ حمید کی اولاد یا اُسَامَاتٌ اسامہ کی اولاد' یہ ابن عباسؓ نے تحقیر کی راہ سے کہا-

تَوْجٌ - تاج پہننا' انگی' سوجن میں گھس جانا-

تَاجٌ - وہ جو بادشاہوں کے سر پر رکھنے کے لئے سونے اور جواہر سے بنایا جاتا ہے-

تَوَّجْتُهٗ - میں نے اس کو تاج پہنایا-

اَلْعَمَائِمُ تِيْجَانُ الْعَرَبِ - عمامے عرب لوگوں کے تاج ہیں (کیونکہ عرب لوگ اکثر ننگے سر رہتے' کوئی کوئی صرف ٹوپی رکھتے)-

اَنْ يُّتَوِّجُوْهُ وَ يُعَصِّبُوْهُ - مدینہ والوں نے ارادہ کیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پر تاج رکھیں (اس کو سردار بنائیں' سرداری کا پٹا اس کے سر پر لپیٹیں)- تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمَلِكِ - اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں بادشاہی تاج پہنائے گا- هٰكَذَا تِيْجَانُ الْمَلَائِكَةِ - فرشتوں کے عمامے ایسے ہی ہوتے ہیں (جب وہ انسانی صورت میں نمودار ہوں) وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ - اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا - اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا - اس کے ماں باپ کو تاج پہنایا جائے گا-

تَوْرٌ - چھوٹا پیالہ یا پیتل یا پتھر کا لوٹا جس میں پانی پیتے ہیں- کبھی اس سے وضو بھی کرتے ہیں' کبھی اس میں کھانا بھی کھا لیتے ہیں-

اَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ فِیْ تَوْرٍ اَوْ رَكْوَةٍ - میں ایک کونڈے یا ڈول یا چھاگل میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا- اُتِیَ بِطَشْتٍ اَوْ تَوْرٍ فِيْهِ مَاءٌ - ایک طشت یا ایک لوٹا پانی کا لایا گیا-

اَوْ حِفْيْهِ فِیْ تَوْرٍ - اس مشک کو ایک کونڈے میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈال (یہ حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنی بیوی سے وفات کے وقت کہا)-

تُوْسٌ - طبیعت' خلقت-

كَانَ تُوْسِی الْحَيَاءُ - میری طبیعت میں شرم تھی (عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ مِنْ تُوْسِ صِدْقٍ وہ سچائی کے اصل میں سے ہے)-

تَوْقٌ - بروزن شَوْق معنی بھی وہی ہیں جو شوق کے ہیں-

مَالَكَ تَتَوَّقُ فِیْ قُرَيْشٍ وَّ تَدَعُنَا - آپ کو کیا ہوا ہے' قریش کی لڑکیاں کرتے ہیں اور ہم کو (یعنی بنی ہاشم کی لڑکیوں کو) چھوڑ دیتے ہیں- (ایک روایت تَنَوَّقُ ہے نون سے' یعنی آپ قریش میں شادی کرنا اچھا سمجھتے ہیں' پسند کرتے ہیں' اور بنی ہاشم جو قریش کا افضل ترین خاندان ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں ہاشم آنحضرتؐ کے دادا تھے- آپ نے کنبے میں شادی کرنا پسند نہیں فرمایا اور قریش کے دُور تر خاندانوں میں شادی کرنا پسند کیا جو سراسر حکمت اور دانائی پر مشتمل تھا کیونکہ کنبے میں شادی کرنا طباً خوب نہیں ہے اور بعض بیوقوف کم علم اسی کو اچھا سمجھتے ہیں- چچا اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی کی بیٹیوں پر جان دیتے ہیں)- اِنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهٗ مَالَكَ تَنَوَّقُ فِیْ قُرَيْشٍ وَ تَدَعُ سَائِرَهُمْ - ایک عورت نے آنحضرت صلعم سے کہا آپ کو کیا ہوا ہے آپ قریش ہی کی عورت کرتے ہیں' عرب کے دوسرے قبیلوں کی نہیں کرتے (یہ آپ کی عین دانائی اور حکمت تھی اپنی قوم اور ملک کی عورت سے جیسی راحت ہوتی ہے وہ دوسرے ملک اور قوم کی عورت سے نہیں ہوتی افسوس ان جوان طبیعت بیوقوفوں پر جو اپنی نیشن (قوم) چھوڑ کر غیر قوم میں شادی کرتے ہیں پھر ساری عمر پچھتاتے ہیں اور سر پیٹتے ہیں-

بنی ہاشم کی عورت جو آپ نہ کرتے اس میں وہی حکمت تھی جو ابھی بیان ہوئی)-

كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَّقَةً- آنحضرت کی اونٹنی بہت عمدہ تھی (اور صحیح مُنَوَّقَةً ہے نون سے یعنی تعلیمیافتہ مؤدب تھی)-

تِوَلَةٌ- محبت کا ٹوٹکہ جو عورتیں اپنے خاوند کا دل ملانے کے لئے کیا کرتی ہیں (اس میں حب کا تعویذ اور دھاگہ وغیرہ سب آ گیا' کیونکہ یہ جادو میں داخل ہے)-

اَلتِّوَلَةُ شِرْكٌ- محبت کا گنڈا اور تعویذ اور منتر کرنا شرک ہے (یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں اس قسم کے عملیات میں شرکیہ مضامین ضرور ہوا کرتے تھے- بعضوں نے کہا مطلب آپ کا یہ ہے کہ اگر ٹوٹکہ کرنے والا یہ سمجھے کہ عمل کے زور سے خدا کی تقدیر رک جائے گی' تو وہ مشرک ہو گیا- میں کہتا ہوں کہ آیات قرآنی اور ادعیۂ ماثورہ سے حب کا عمل کرنا یا حب کا تعویذ یا نقش لکھنا شرک نہیں ہو سکتا غایة مافی الباب یہ ہے کہ مکروہ ہو گا)-

قَالَ اَبُوْجَهْلٍ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَرَادَ بِقُرَيْشٍ التِّوَالَةَ- ابوجہل کہنے لگا اللہ تعالیٰ نے قریش پر مصیبت لانا چاہی ہے (مردود یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو بھیج کر قریش پر وہ ...انی کی کہ سارے عالم میں ان کا نام روشن ہو گیا ورنہ قریش کو ...ہنا کون تھا)- اَفْتِنَا فِيْ دَابَّةٍ تَرْعَى الشَّجَرَ وَ تَشْرَبُ ...لْمَاءَ فِيْ كَرْشٍ لَمْ تَثْغِرْ قَالَ تِلْكَ عِنْكَ الْفَطِيْمُ وَ ...لتَّوْلَةُ وَ الْجَذَعَةُ (ابن عباسؓ سے کہا) ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو ...خت چرتا ہے اور پانی ایسے پیٹ میں پیتا ہے جس میں ابھی ...ت نہیں نکلے (یعنی کھانے کے دانت) یا ابھی دودھ کے ...ت نہیں گرے انھوں نے کہا ہمارے نزدیک تو یہ وہ بکری کا ...چہ ہے جس کا دودھ چھٹا ہو اور تولہ اور ایک سال کا بچہ- خطابی ...یوں ہی مروی ہے-

تَوْلَةٌ- اور صحیح تِنْوَةٌ ہے- بکری کے بچہ کا جب دودھ چھڑا یا جائے وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے رہے تو اس کو تِلْوٌ اور تِلْوَةٌ ...تے اور ماں کو مُتْلِی اس کی جمع مَتَالِيٌّ ہے-

تُوْمٌ- لہسن بروزن و معنی ثُوْمٌ ہے-

تُوْمَةٌ- موتی یا نتی جس میں بڑا موتی پڑا ہو- بالی-

اَتَعْجِزُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ تُوْمَتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ- کیا تم عورتوں میں سے کوئی اتنا بھی نہیں کر سکتی (اگر سچے موتی نہ ملیں) تو چاندی کے دو موتی بنا لے یا چاندی کی دو انتیاں پہن لے (کانوں میں ڈال لے) اس کی جمع تُوَمٌ اور تُوْمٌ ہے وَ رَضْرَاضُهُ التُّوْمُ اس کی کنکریاں موتی ہیں (یہ حوض کوثر کا ذکر ہے)-

تَوٌّ- اکیلا طاق-

اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَالسَّعْيُ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ- کنکریاں طاق ماری جاتی ہیں (یعنی سات) اور صفا مروہ کی دوڑ بھی اور طواف کے پھیرے بھی طاق ہی ہیں (بعضوں نے استجمار سے استنجاء مراد رکھا ہے)- فَمَا مَضَتْ اِلَّا تَوَّةٌ حَتّٰى قَامَ الْاَحْنَفُ مِنْ مَجْلِسِهٖ صرف ایک گھڑی گزری تھی کہ احنف اپنی مجلس سے کھڑا ہو گیا-

تَوًى- ہلاکت تباہی بربادی-

ذٰلِكَ الَّذِيْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ- ایسے شخص پر کوئی تباہی نہیں' یا کوئی نقصان نہیں (اگر ایک دروازہ چھوڑ دے تو دوسرے دروازے سے بہشت میں جا سکتا ہے)- تَوِيَ الْمَالُ روپیہ تباہ ہو گیا- اَتْوَاهُ اللّٰهُ اللہ اس کو تباہ کرے فَاِنْ تَوِيَ اگر ہلاک ہو جائے اَلْقَصْدُ مَثْرَاةٌ وَّ السَّرْفُ مَتْوَاةٌ میانہ روی (کفایت شعاری) سے دولت بڑھتی ہے اور اڑانے سے ہلاکت ہوتی ہے- (آخر میں کوڑی کوڑی سے محتاج ہو جاتا ہے)- اَلسَّلَفُ فِي اللَّحْمِ يُعْطِيْكَ مَرَّةً السَّمِيْنَ وَمَرَّةً التَّاوِيَ- جب تو گوشت میں سلم کرے تو کبھی تجھ کو موٹا تازہ گوشت ملے گا' کبھی خراب نکما فَمَا تَوِيَ فَعَلَيَّ جو نقصان ہو وہ مجھ پر ہے جِهَادُ الْمَرْاَةِ اَنْ تَصْبِرَ عَلٰى تَوَى عورت کا جہاد یہی ہے کہ خاوند کی ایذادہی پر صبر کرے-

مترجم:- کہتا ہے کہ خاوند کی ایذادہی پر صبر کرنے والی عورتوں کے برابر جہان بھر میں نہیں ہیں- خاوند ان بیچاریوں کو مارتے پیٹتے ہیں' نان ونفقہ برابر نہیں دیتے' ان کی کمائی ان کے

ذاتی مال، زر وزیور چھین کر کھا جاتے ہیں، مگر وہ اف تک نہیں کرتیں ایک حرف شکایت کا زبان پر نہیں لاتیں، نہ قاضی یا حاکم کے پاس فریاد کرتی ہیں- ساری عمر ایک ڈربہ میں بند رہتی ہیں- ایسی عورتوں کا درجہ آخرت میں نہایت بلند ہوگا اور ان کے بہشتی ہونے میں کوئی شک نہیں- مکہ مدینہ اور تمام بلاد عرب اور فارس میں یہ حال ہے کہ عورتیں اپنی ذاتی دولت و اموال میں سے ایک دمڑی بھی خاوند کو نہیں دیتیں، نہ خاوند ان کا ذاتی مال لے سکتا ہے اگر ایک دن بھی ان کا معینہ مصرف نہ دو تو اسی وقت قاضی کے پاس فریاد کر کے یا تو مصرف لیتی ہیں یا طلاق کرا لیتی ہیں-

بابُ التاء مع الهاء

تَهَمٌ - بدل جانا، بگڑ جانا، حیران ہونا، ہوا کا رک جانا، گھمس ہونا-

اَتْهَمَ - تہامہ میں اوتر آیا آب وہوا نا موافق ہوئی-

تِهَامَةٌ - مکہ اور حجاز کی شمالی بستیاں- سیوطیؒ نے کہا ذات عرق سے سمندر اور جدہ تک- بعض نے کہا ذات عرق سے لے کر مکہ کے پرے دو منزل تک، اس کے بعد غور ہے اور مدینہ منورہ نہ تہامہ ہے نہ نجد- کیونکہ وہ غور سے بلند ہے اور نجد سے پست ہے-

جَاءَ رَجُلٌ بِهٖ وَضَحٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُنْظُرْ بَطْنَ وَادٍ لَّا مُنْجِدٍ وَلَا مُتْهِمٍ - ایک شخص کو برص تھا وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا- آپ نے فرمایا، ایک نالے میں جا، جو نہ نجد میں ہو نہ تہامہ میں (یعنی دونوں کے بیچ میں سرحد پر ہو) نجد وہ ملک ہے جو عذیب سے ذات عرق اور یمامہ اور یمن تک ہے- ابن اثیر نے کہا مُتْهِمٌ وہ مقام جس کا پانی تہامہ تک بہتا ہے- زَوْجِیْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ - میرا خاوند تو تہامہ کی رات کی طرح ہے- (یعنی کوئی تکلیف نہیں دیتا) جیسے تہامہ کی رات کوئی تکلیف نہیں دیتی، نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم (مگر تہامہ کا دن تو بہت گرم ہوتا ہے دھوپ ایسی سخت کہ معاذ اللہ)-

اِنَّهٗ حَبَسَ فِیْ تُهْمَةٍ - آنحضرت صلعم نے ایک شخص کو گمان پر قید رکھا (گو اس پر پورا ثبوت نہ تھا- یعنی ثبوت حاصل ہونے کے انتظار میں جیسے زیر تفتیش قیدی ہوتے ہیں)-

تُهْمَةٌ یا تَهَمَةٌ - اتہام، یعنی کسی شخص پر کوئی عیب لگانا-

هُمْ عَدُوَّنَا وَ تُهَمَتُنَا - وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر عیب لگانے والے ہیں- اِتَّهِمُوْا رَأْيَكُمْ - یہ سہل بن سعد کا قول ہے- جب حضرت علیؓ کی خلافت میں لڑائی کی ٹھہری، اور سہل نے جنگ میں توقف کیا تو لوگوں نے ان پر ملامت کی، سہل کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھ پر کیا عیب لگاتے ہو، اپنی رائے پر عیب رکھو دیکھو حدیبیہ میں اگر میں آنحضرتؐ کی رائے کے خلاف کر سکتا تو کافروں سے خوب لڑتا- میری رائے یہی تھی، مگر ہم نے آنحضرتؐ کی متابعت کی اور اپنی رائے کا کچھ خیال نہیں کیا آخر اس کا انجام بخیر ہوا ایسے ہی اس وقت بھی جنگ میں جلدی نہ کرو ذرا توقف کرو، سوچو- اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ انْمَاثَ فِیْ قَلْبِهِ الْاِيْمَانُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ - جب کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان پر جھوٹی تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح گل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے- شَرُّ النَّاسِ مَنِ اتَّهَمَ اللّٰهَ فِیْ قَضَائِهٖ - سب میں برا آدمی وہ ہے جو اللہ کی تقدیر پر عیب رکھے (اس کی قضا کو برا سمجھے، حالانکہ وہ بڑا حکیم ہے، اس کی ہر ایک قضا حکمت اور مصلحت سے بھری ہوئی ہے-)

تَهَنٌ - سونا-

اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ تَهِنَ - اب یہ پکار دے کہ بندہ سو گیا تھا (اس وجہ سے مغالطہ ہوا اور وقت سے پہلے اذان دے دی- بعض نے کہا تَهِنَ اصل میں تَهِمَ تھا- مطلب وہی ہے- یعنی گرمی اور گھمس کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا، سمجھا کہ وقت آ گیا میم کو نون سے بدل دیا-)

تَهْوٌ - غافل ہونا-

تِهْوَاءٌ - ایک ٹکڑا ایک حصہ-

باب التاء مع الياء

تَيْحٌ - تیار ہونا، تقدیر میں ہونا، جھکنا-

اِتَاحَةٌ - تیار کرنا، مقدر کرنا-

مُتَاحٌ - جوامر تقدیر میں ہو-

مِتْيَاحٌ - بہت حرکت کرنے والا' جوامر مقدر رہو-

اَتَاحَ اللّٰهُ لَهُ الشَّرَّ - اللہ اس کی تقدیر بری کرے' اس کی خرابی کا سامان کرے-فَبِیْ حَلَفْتُ لَاُتِيْحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَاُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانَ - میں اپنی قسم کھاتا ہوں ان کی قسمت میں وہ بلا رکھوں گا کہ ان کے عقل مند شخص کو بھی حیران کردے گی (بیوقوف کا تو ذکر کیا ہے)-اُتِيْحَتْ بَعْدَ مُوْسٰى فِتْنَةٌ عَمْيَا خَنْدَسٌ -حضرت موسیٰؑ کے بعد ایک سخت تاریک بلا قسمت میں لکھی گئی کَمَدٌ مُتِيْحٌ وَّهَمٌّ مُهِيْجٌ - ایک پھیلا ہوا (عریض) رنج ہے اور ایک جوش مارنے والا صدمہ ہے (یہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کی وفات پر فرمایا)-

تَيْخٌ - متیخہ (لکڑی) سے مارنا-

مِتْيَخَةٌ -لکڑی' عصا-

تَيْدٌ - نرمی ملائمت-

تَيْدَکَ زَيْدًا - زید پر نرمی کر-

تَيَرَانٌ - جوش مارنا' بڑی موجیں اٹھنا-

اِتَارَةٌ -ایک کے بعد ایک لوٹاتا-

تَيَّارٌ -سمندر کی موج-

تَارَ تَيَرَانًا - دریا نے موج ماری-

ثُمَّ اَقْبَلَ مُزْبِدًا كَالتَّيَّارِ - پھر سمندر کی موج کی طرح پھین اٹھاتا ہوا آیا-

تَارَةٌ -ایک بار-

تَيْرَابِيْ - لغت کا ایک عالم تھا اس کا نام محمد بن عبداللہ نغوی ہے-رَجُلٌ تَيَّارٌ - مغرور متکبر شخص-تَارَةً بَعْدَ تَارَةٍ - بار بار جیسے مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اور كَرَّةً بَعْدَ كَرَّةٍ-

تَيَزَانٌ - مرجانا-

تَيْزٌ -غلبہ کرنا-

تَيَّازٌ - پست قد' غلیظ' سخت-

تَيْسٌ - بکرا یا ہرنا یا مینڈھا' جاہل بیوقوف-

تَتْيِيْسٌ -تابعدار کرنا' مسخر کرنا-

تِيْسِيْ - ایک کلمہ ہے جو عرب لوگ کسی بات کو جھٹلانے اور باطل کرنے کے لئے کہتے ہیں-

تِيْسِيْ جَعَارِ اور تَيْسِيْ جَعَارِ - دونوں ایسے مقام پر کہتے ہیں' جب کسی کو جھٹلانا منظور ہوتا ہے-(تو جھوٹا ہے گو)-

رُوْعِيْ جَعَارِ - نامرد اور بھگوڑے کے لئے کہتے ہیں- جَعَارِ بجو کا نام ہے یہ جَاعِرَةٌ سے معدول ہے جیسے قَطَامِ قَاطِمَةٌ سے جعر کہتے ہیں- ہگنے کو' بجو بہت ہگتا ہے اس لئے اس کا نام ''جَعَارِ'' ہوا-

وَاللّٰهِ لَاُتِيْسَنَّهُمْ عَنْ ذٰلِکَ -قسم خدا کی میں تو ان کو اس بات سے پھیر دوں گا اور ان کی بات باطل کردوں گا-وَلَا تَيْسٌ اِلَّا مَاشَاءَ الْمُصَدِّقُ - زکوٰۃ میں نر یعنی بکرا نہ لیا جائے گا مگر جب تحصیل دار نر جانور لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نر کی ضرورت ہو)-لِيْ تَيْسٌ اُكْرِيْهِ- میرے پاس ایک بکرا ہے جس کو میں کرایہ پر چلاتا ہوں-

تَيْعٌ یا تَيَعٌ یا تَيَعَانٌ - نکلنا' بہنا' کلنا' جانا' توڑنا' طے کرنا' مشتاق ہونا' جلدی کرنا-

اَتَاعَ - قے کی-

تَتَيَّعَ -جلدی کی-

تَتَايَعَ فِي الشَّرِّ - بن سوچے سمجھے برے کام میں گر پڑا-فِي التِّيْعَةِ شَاةٌ -تیعہ یعنی کم سے کم والے نصاب مثلاً پانچ اونٹوں اور چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی-لَا تَتَايَعُوْا فِي الْكِذْبِ كَمَا يَتَتَايَعُ الْفِرَاشُ فِي النَّارِ- جھوٹ میں اتنی جلدی مت کرو جیسے پروانے آگ پر گرتے ہیں (بن سوچے سمجھے بے ضرورت جھوٹ مت بولو)- لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تعالٰى وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِنْ رَاٰى رَجُلٌ مَّعَ اِمْرَأَتِهٖ رَجُلًا فَيَقْتُلُهٗ تَقْتُلُوْنَهٗ وَ اِنْ اَخْبَرَ يُجْلَدُ ثَمَانِيْنَ اَفَلَا يَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالسَّيْفِ شَا اَرَادَ اَنْ يَّقُوْلَ شَاهِدًا فَاَمْسَکَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ يَّتَتَايَعَ فِيْهِ الْغَيْرَانُ وَ السَّكْرَانُ - جب یہ آیت اتری وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ تو حضرت سعد بن عبادہ کہنے لگے (خزرج قبیلے کے سردار تھے) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھے (تو

کیا کرے؟) اگر اس کو مار ڈالے تو تم لوگ بھی (جان کے بدلے جان) اس کو مار ڈالو گے- اگر چھوڑ دے اور لوگوں سے بیان کرے (کہ فلاں مرد نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے تو تم لوگ اس کو (حد قذف کے) اسی کوڑے مارو گے کیونکہ گواہ نہیں ہیں) یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا' تلوار کی گوا (آپ نے ہی کا حرف نہیں فرمایا) کافی ہے- آپ یہ فرمانا چاہتے تھے کہ تلوار کی گواہی بس ہے' پھر آپ ٹھہر گئے اور یوں فرمایا اگر غیرت والے اور نشہ باز لوگ خون کرنے میں جلدی نہ کریں (یہ ڈر نہ ہوتا) (شرط کا جواب محذوف ہے یعنی تو میں یہ حکم دیتا کہ تلوار کی شہادت کافی ہے (اب ہماری شریعت کی رو سے اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بیوی کے پاس دیکھے' لیکن وہ کسی فعل شنیعہ میں مصروف نہ ہو اور اس کو مار ڈالے تو اس سے قصاص کیا جائے گا لیکن اگر فعل شنیعہ میں مصروف ہو تو قصاص نہ ہو گا- قانون دانوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے- سخت اشتعال طبع کی حالت میں جو کوئی قتل کرے تو وہ قتل عمد نہیں ہے اور اس میں قتل کی سزا نہ دی جائے گی)- اِنَّ عَلِيًّا اَرَادَ اَمْرًا فَتَتَايَعَتْ عَلَيْهِ الْاُمُوْرُ فَلَمْ يَجِدْ مُنْزَعًا- حضرت علیؓ نے ایک امر کا ارادہ کیا' مگر دوسرے امور ان پر آ کر ایسے پڑ گئے (جیسے جنگ جمل اور جنگ خوارج اور جنگ صفین) کہ وہ ان میں سے نکل نہ سکے (سارا خلافت کا زمانہ انہی جھگڑوں میں گزر گیا جو تدابیر آپ نے اصلاح دین اور دنیا کے لئے سوچی تھیں وہ نہ کر سکے)- نَعُوْذُ بِکَ اَنْ تَتَايَعَ بِنَا اَهْوَاؤُنَا دُوْنَ الْهُدَى الَّذِیْ جَاءَ مِنْ عِنْدِکَ- ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ہماری خواہشیں نکل کر اس ہدایت سے روک دیں جو تیرے پاس سے آئی ہے (یعنی نفس کی خواہش شریعت کی پیروی پر غالب آئے)-

تِيْفَاقٌ (یہ باب الواو مع الفاء میں ذکر کرنا تھا) یا تَوْفَاقٌ' برابر' مقابل' آمنے سامنے- هُوَ بَيْتٌ فِی السَّمَاءِ تِيْفَاقَ الْكَعْبَةِ يَعْنِى الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ- آسمان پر ایک گھر ہے خانہ کعبہ کے مقابل یعنی بیت المعمور-

تَيْکٌ- گٹھری' جوالق-

تُيُوْکٌ تَائِکٌ- یعنی احمق ہونا-

تِيْکَ- مرکب ہے تی سے اور کاف خطاب سے اس کی تصغیر تَيَّاکَ ہے-

تَيْمٌ یا تَتْيِيْمٌ- غلام بنا دینا' تابعدار کر دینا-

تِيْمَةٌ یا تِئْمَةٌ- جو بکری چالیس پر زائد ہو اور دوسرے نصاب تک نہ پہنچے- یا جو بکری قحط کے زمانہ میں کاٹی جائے یا دودھ کی بکری جو گھر میں پالی جاتی ہو' جنگل میں نہ چرتی ہو-

تَيْمَاءُ- ایک بستی ہے شام میں-

اَلتِّيْمَةُ لِصَاحِبِهَا- تیمہ بکری اس کے مالک ہی کے پاس رہے گی- (اس پر زکوٰۃ دینا نہ ہو گی) فَاَجْلَاهُمْ اِلٰى تَيْمَاءَ اَوْ اَرِيْحَاءَ- حضرت عمرؓ نے ان یہودیوں کو تیما یا اریحا میں جلاوطن کیا (یہ دونوں بستیوں کے نام ہیں ملک شام میں)

مُتَيَّمٌ- محبت کے دام میں گرفتار' ذلیل اور خوار-

کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے مُتَيَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُوْلٌ- محیط میں حدیث کو یوں لکھا ہے- اَلتِّيْمَةُ لِاَهْلِهَا معنی وہی ہیں جو اوپر گزرے-

تِيْنٌ- انجیر

تَيَّانٌ- انجیر فروش-

تَانِ كَالْمُرَّتَانِ- حدیث میں ایسا ہی مروی ہے- لیکن صحیح یوں ہے تَانِکَ الْمُرَّتَانِ- یہ دونوں خصلتیں دو بار دو خصلتوں کے برابر ہیں- اَلتِّيْنُ الْمَدِيْنَةُ وَ الزَّيْتُوْنُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَ طُوْرِسِيْنِيْنَ الْكُوْفَةُ- قرآن شریف میں سورۂ وَالتِّيْنِ میں تِيْنِ سے مراد مدینہ ہے اور زیتون سے بیت المقدس' اور طور سینین سے کوفہ (اور البلد الامین سے مکہ مراد ہے-)

مَتَانَةٌ- جہاں انجیر بویا جاتا ہے-

تِيْنَا- ایک لغت ہے سِيْنَا میں جیسے کہتے ہیں' طور تینا بجائے طور سینا کے (محیط میں ہے کہ انجیر تین طرح کا ہوتا ہے- سفید' سرخ' سیاہ' سفید سب سے اعلیٰ قسم ہے-)

تِيْهٌ- تکبر کرنا غرور کرنا' حیران پریشان ہونا' راہ گم کرنا-

اِتَاهَةٌ- گمراہ کرنا' راستہ بھلا دینا-

اِنَّکَ امْرَءٌ تَائِهٌ- تو مغرور آدمی ہے' ناٹا' گھمنڈی'

فَتَاهَتْ بِهٖ سَفِيْنَتُهٗ - اس کی کشتی بے راہ چلی گئی - يَتِيْهِ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ - مشرق کی طرف کے کچھ لوگ صحیح راستہ چھوڑ کر غلط راستہ اختیار کریں گے - (ہندوستان مدینہ سے مشرق کی جانب ہے تمام مذہبی خرابیاں اسی ملک سے پیدا ہوئیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں) - مَا اَحْسَنَ تَوَاضُعُ الْاَغْنِيَاءِ لِلْفُقَرَاءِ وَ اَحْسَنُ مِنْهُ تِيْهُ الْفُقَرَاءِ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ اِتِّكَالًا عَلَى اللّٰهِ - مال داروں کا فقیروں کے سامنے عاجزی کرنا کیسا اچھا امر ہے - اس سے بھی اچھا یہ ہے کہ فقیر مال داروں پر تکبر کریں، اللہ پر بھروسہ رکھیں - (سچا فقیر وہی ہے جس کو مال دار کی ذرا بھی پرواہ نہ ہو نہ اس کی خوشامد کرے، البتہ نیک اور صالح لوگوں سے گو وہ محتاج ہوں، بتواضع پیش آئے، دنیا داروں سے متکبر اور بے پرواہ رہے - جیسے کہتے ہیں اَلتَّكَبُّرُ مَعَ الْمُتَكَبِّرِيْنَ عِبَادَةٌ - مغروروں سے غرور کرنا عبادت ہے -)

مترجم: - کہتا ہے جب اس کتاب کا چھپنا شروع ہوا تو میں نے ایک دنیا دار کو یہ لکھا کہ اگر تم سے کچھ اعانت ہو سکے تو کرو - یہ حال سن کر ایک صاحب نے مجھ کو لکھا کہ وہ دنیا دار تم سے صاف نہیں ہیں، وہ ہرگز اعانت نہ کریں گے - میں نے ان کو جواب دیا کہ کیا خوب ہوا اگر وہ کچھ اعانت نہ کریں میرا بھروسا اللہ پر ہے نہ کہ زید وعمر کی اعانت پر - آخر اللہ تعالیٰ نے بلا منت غیر اپنے خزانۂ غیب سے اس کتاب کا مصرف طباعت پورا کرا دیا - والحمد للہ حمداً کثیراً -

تِيْهِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ - وہ جنگل جس میں بنی اسرائیل مصر سے نکل کر پھنس گئے تھے -

مُوْسٰى مَاتَ فِي التِّيْهِ - حضرت موسیٰ اسی جنگل میں گزر گئے -

تَيْهُوْرٌ - نرم برابر زمین، نالہ کے بالائی حصے اور پہاڑ کے درمیان کی زمین، مغرور متکبر آدمی - ہموار زمین -

بِهٖ تَيْهُوْرٌ - وہ مغرور ہے -

تَيَّا - تا کی تصغیر ہے -

مَنْ يَعْرِفُ تَيَّا - اس چھوٹی لڑکی کو کوئی پہچانتا ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک دبلی سوکھی لڑکی کے لئے فرمایا - ان کے صاحب زادے نے کہا، یہ آپ کی بیٹی ہے) - تَيَّا مِنَ التَّوْفِيْقِ خَيْرٌ مِّنْ كَذَا مِنَ الْعَمَلِ - ایک کاڑی (تنکا) اٹھایا اور کہا اتنی ذرا سی توفیق اتنے بہت عمل سے بہتر ہے (یہ کسی اگلے شخص کا کلام ہے) - كَيْفَ تِيْكُمْ - اب یہ کیسی ہے؟ (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کو پوچھا، جب وہ بیمار تھیں اور مردودوں نے ان پر طوفان جوڑا تھا خدا ان سے سمجھے - آنحضرتؐ کے دل میں بھی کچھ شبہہ پیدا ہو گیا تھا اور آپ حجرے کے باہر ہی باہر رہ کر کھڑے کھڑے حضرت عائشہؓ کی مزاج پرسی فرما کر چلے جاتے، ان کے پاس نہ آتے -)

تم الجزء الثالث ویتلوہ الجزء الرّابع ان شاء اللّٰہ تعالیٰ اولہ حرف الثّاء

ث

باب الثاء مع الهمزة

ثا: چوتھا حرف ہے حروف تہجی میں سے اس کا عدد حساب جمل میں ۵۰۰ ہے۔

ثَابٌ یا ثَئَبٌ: ست ہونا اور سستی سے بلا قصد منہ کا کھل جانا۔

تَثَأَّبٌ اور تَثَاؤُبٌ: جماہی لینا۔

ثُؤَبَاءُ: جماہی۔

ثَأبٌ: بھی اسی معنے میں آیا ہے۔

اَثْأَبٌ: ایک درخت ہے جنگل کے درختوں میں سے۔

اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْعَطْسَةُ مِنَ اللّٰهِ: جماہی شیطان کی طرف سے ہے (چونکہ بہت کھانے اور سستی کی وجہ سے ہوتی ہے) اور چھینک اللہ کی طرف سے ہے (چونکہ چھینک سے دماغ کی صفائی ہوتی ہے)۔ فَاِذَا قَالَ مَاضَحِکَ الشَّيْطٰنُ جب زور سے جماہی لے منہ بند نہ کرے، ہاہا کی آواز نکالے تو شیطان ہنستا ہے، منہ میں گھس جاتا ہے، اس پر ہنستا ہے اور خوش ہوتا ہے۔)

ثَأثَأَةٌ: پیاسا ہونا، سیراب ہونا، تھم جانا، سیراب کرنا، پیاسا کرنا، بجھا دینا، ہٹا دینا، روک دینا۔

تَثَأْثَأَ: سفر کا ارادہ کر کے پھر ٹھہر گیا، ڈر گیا۔

ثَأْثَأَةٌ: بکرے کا بکری کو جفتی کے لئے بلانا۔

ثَأجٌ: بکری کا آواز کرنا۔ چیخنا۔

ثُؤَاجٌ: بکری کی آواز۔

لَاتَأْتِیُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی رَقَبَتِکَ شَاةٌ لَّهَا ثُؤَاجٌ: دیکھ قیامت میں اس طرح نہ آئیو کہ گردن پر بکری لدی ہو، وہ میمیں کر رہی ہو۔ اِنَّ لَهُمُ الثَّائِجَةُ چلانے والی بکری وہ لے لیں۔

ثَأدٌ: تری، رطوبت، ٹھنڈک۔

ثَأَدٌ: تر ہونا، ٹھنڈا ہونا۔

ثَادَاءُ: لونڈی۔

قَالَ عُمَرُ فِیُ عَامِ الرَّمَادَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَجْعَلَ مَعَ کُلِّ اَهْلِ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ مِثْلَهُمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ لَایَهْلِکُ عَلٰی نِصْفِ شِبَعِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ لَوْفَعَلْتَ ذٰلِکَ مَا کُنْتَ فِیْهَا بِابْنِ ثَادَاءَ: جس سال قحط ہوا جانور مر گئے حضرت عمرؓ نے کہا، میں نے یہ چاہا کہ ہر گھر میں جتنے لوگ ہیں اتنے ہی لوگوں کا اور کھلانا ان پر لازم کر دوں، کیونکہ آدمی آدھا پیٹ کھانے سے مرتا نہیں (بلکہ اور چاق و چست رہتا ہے اس طرح سب پل جائیں گے) لوگوں نے ان سے کہا، تم ایسا کرو تو لونڈی زادے نہ ہو گے (یعنی بخیل اور عاجز یا احمق عورت کے جنے ہوئے نہ ہو گے)۔

ثَأجٌ: چیخنا۔

ثَئَّاجٌ: شیر۔

ثَوَائِجُ: چیخنے والیاں۔

ثَأرٌ: خون کا بدلہ چاہنا۔ خونی کو مارنا، دشمن جس کا خون کرنا منظور ہو، کینہ۔

یَالِثَأرَاتِ الْحُسَیْنِ: امام حسینؓ کے خون کا بدلہ لینے

والا-اَنَا لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَوْتُوْرُ الثَّائِرُ: یارسول اللہؐ اس نے میرا نقصان کیا ہے (میرے عزیز کو مارا ہے) میں اس سے بدلہ لوں گا (اس کو ماروں گا)-يَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ: اے عثمانؓ کے خون کا بدلہ چاہنے والو یا اے عثمانؓ کے قاتلو!-لَاتَغْمِدُوْا سُيُوْفَكُمْ مَنْ اَعْدَائِكُمْ فَتُوْتِرُوْا ثَارَكُمْ: اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواریں نیام میں مت کرو' ایسا کرو گے تو دشمن کو موقع دو گے وہ اپنے نقصان کی تلافی کرے گا-وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا: ایسا کر ہم اسی سے بدلہ لیں' جس نے ہم پر ظلم کیا (نہ کہ ایک کے قصور کا بدلہ دوسرے سے لیں' جیسے جاہلیت والوں کا دستور تھا)-مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ: جو شخص سانپوں کو چھوڑ دے اس ڈر سے کہ اس سے بدلہ لیا جائے گا (دوسرا سانپ آ کر اس کو کاٹے گا)-اِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ يَطْلُبُ بِدَمِ الْحُسَيْنِ وَ يَقُوْلُ نَحْنُ اَهْلُ الدَّمِ وَ طُلَّابُ الثَّأْرَةِ: جب اللہ کے حکم سے ایک شخص کھڑا ہوگا جو امام حسینؓ کے خون کا بدلہ چاہے گا اور کہے گا' ہم خون والے ہیں اور بدلہ چاہنے والے (شاید مراد مختار ہو جس نے قاتلین امام حسینؓ سے خوب بدلہ لیا)-بِكُمْ يُدْرِكُ اللّٰهُ ثَأْرَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ: اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ سے ہر مومن کے خون کا بدلہ لے گا-اَشْهَدُ اَنَّكَ ثَارُ اللّٰهِ وَ ابْنُ ثَارِهٖ: میں گواہی دیتا ہوں' تم وہ شخص ہو جس کے خون کا دعوے دار اللہ تعالیٰ ہے اور ایسے ہی شخص کے بیٹے ہو-اَرِنِيْ فِيْ عَدُوِّيْ ثَارِيْ: میرا بدلہ جو میرے دشمن سے لے وہ مجھ کو دکھلا دے (زندگی ہی میں میں اس کی تباہی دیکھ لوں)-مَنْ تَرَكَ قَتْلَ الْحَيَاتِ خَشْيَةَ الثَّارِ: جو شخص اس ڈر سے کہ بدلہ لیا جائے گا سانپوں کا مارنا چھوڑ دے-

ثَأْطٌ: بدبودار ہونا-

ثُؤَاطٌ: زکام-

ثَاطَاءٌ: احمق عورت' لونڈی-

ثَأْطَةٌ: کالی کالی کیچڑ-

ثَأْطٌ حَرْمَدٌ: کالی بدبودار کیچڑ-عرب میں ایک مثل ہے ثَأْطَةٌ مُدَّتْ بِمَاءٍ: ایک تو کالی کیچڑ دوسرے اوپر سے پانی (یہ اس وقت کہتے ہیں جب کسی احمق کو کوئی منصب مل جاتا ہے اور اس کی حماقت اور بڑھ جاتی ہے جیسے کریلا اور نیم چڑھا-

ثُؤْلُوْلٌ: دانہ تبوڑی' گڈا' رسولی' گھنڈی' بھٹنی-

كَاَنَّهٗ ثَاٰلِيْلُ: مہر نبوت گویا تبوڑی کی طرح تھی (چھوٹے چھوٹے دانے' گھنڈی یا مسّہ کی طرح)-

ثَاْيٌ: بگاڑ' فساد' خرابی-

وَرَاَبَ الثَّاْيَ: اور حضرت صدیقؓ نے فساد کی اصلاح کی-رَاَبَ اللّٰهُ الثَّاْيَ: اللہ اس کی وجہ سے فساد کی اصلاح کرے-ثَابَيْنَهُمْ: ان میں فساد کرا دیا-عَظُمَ الثَّاْيُ بَيْنَهُمْ: ان میں بڑا فساد ہو گیا-اَثْاٰيٌ اِثْئَاءٌ: کشت و خون کیا' زخمی کیا-

ثَأْطٌ: بدبودار ہونا (جیسے ابھی گذرا)-

اِبْنُ الثَّاطَاءِ: لونڈی کا جنا-

ثَأْطَةٌ: ایک کیڑا ہے ڈنک مارنے والا-

بابُ الثاء مع الباء

ثَبٌّ: اطمینان سے بیٹھنا' پورا ہونا-

جَارِيَةٌ ثَابَّةٌ: بمعنی جَارِيَةٌ ثَابَّةٌ یعنی جوان چھوکری-

ثَبَاتٌ یا ثُبُوْتٌ: ٹھہرنا' ہمیشہ ہونا' دلیل سے معلوم ہونا' ثابت ہونا' ہمیشہ کرنا' مواظبت کرنا-

ثَبُتَ ثَبَاتَةً وَ ثُبُوْتَةً: بہادر اور شجاع تھا-

تَثْبِيْتٌ اور اِثْبَاتٌ: ثابت کرنا' اچھی طرح پہچاننا-

اِثْبَاتٌ: جدا نہ ہونا' سست کر دینا ایسا کہ حرکت نہ کر سکے (یعنی زخمی کر کے یا مار کے)-

فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ: میں نے اس کو برچھا مار کر ٹھہرا دیا (اب وہ حرکت نہیں کر سکتا)-

لِيُثْبِتُوْكَ: (جو قرآن میں ہے) تجھ کو مار کر بے حرکت کر دیں یا قید کر دیں-

ثَوَابِتُ: وہ ستارے جو سبعہ سیارے کے علاوہ ہیں-

دَاءٌ ثُبَاتٌ: وہ بیماری جو ہلنے نہ دے-

اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ: جب صبح ہو تو ان کو یعنی

پیغمبر صاحب کو مضبوط رسی سے باندھ لو، قید کرلو- (یہ قریش کے کافروں نے رات کو دار الندوہ میں مشورہ کیا تھا)- ثُمَّ جَاءَ الثَّبَتُ اَنَّهٗ مِنْ رَمَضَانَ: پھر گواہی آئی کہ وہ دن رمضان کا تھا- بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَّلَا ثَبَتٍ: بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے بِلَاثَبَتٍ وَّلَا بَيِّنَةٍ: بغیر ثبوت اور بغیر گواہ کے- لَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ: ابوذرؓ نے یہ نہیں بیان کیا کہ ہر ایک پیغمبر کون کون سے آسمان پر تھے- فَاسْتَثْبِتْ لِيْ مِنْهُ: میرے لئے ان سے اس حدیث کی مضبوطی کرلو پھر پوچھ لو (ان کو یہ شبہ ہوا کہ شاید یہ حدیث آنحضرتؐ کی نہ ہو، بلکہ حکمت کی کتابوں میں انھوں نے دیکھی ہو اور بھول چوک سے آنحضرتؐ کی طرف نسبت کر دی ہو، یہ نہیں کہ انھوں نے ان کو جھوٹا سمجھا)- ثَبَّتَنِيْ مَعْمَرٌ عَنْ عُرْوَةَ: معمر نے اس حدیث کو عروہ سے مضبوط کیا (یعنی زہری سے سن کر)- وَكَانَ ذَاثَبَتٍ: وہ مضبوطی والا تھا- ثُمَّ سَلُوْالَهُ بِالتَّثْبِيْتِ: پھر ان کے لئے مضبوط رہنے کی دعا کرو (یعنی سوالات کے جوابات ٹھیک طور سے دینے کے لئے، فتنی نے کہا اس حدیث سے تلقین میت کا ثبوت نہیں ہوتا مگر اس میں کوئی قباحت نہیں، کیونکہ تلقین ذکر الٰہی ہے اور میت اور حاضرین کو اعتقادی باتوں کا سنانا ہے، ان کے لئے دعا کرنا ہے یہ سب اچھی باتیں ہیں اور بہت سے علماء نے تلقین میت کو مستحب رکھا ہے اور اس کے اثبات میں ایک حدیث نقل کی ہے، جس کی اسناد صحیح نہیں ہے مگر اس کی تائید دوسری روایتوں سے ہوتی ہے، اسی طرح میت کے پاس قرآن پڑھنا مستحب رکھا ہے اگر سارا قرآن پڑھا جائے تو اچھا ہے-)

مؤلف:- کہتا ہے جب تک حدیث صحیح سے کسی امر دینی کا ثبوت نہ ہو اس وقت تک اس کے کرنے میں ثواب کجا بلکہ عذاب کا ڈر ہے کیونکہ اس کا کرنا بدعت شرعی ہوگا- مگر حدیث تلقین کے راوی جب صحابہؓ اور تابعینؒ ہیں، تو گو اس کی اسناد ضعیف ہی سہی تلقین کا وجود قرون ثلٰثہ میں پایا گیا، پس وہ بدعت شرعی نہ ہوگی اور اس کے کرنے میں کوئی قباحت نہیں- اب قرأت قرآن کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں- یہ مسئلہ اختلافی ہے مگر محققین اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب خواہ مالی ہو یا بدنی میت کو پہنچ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہی امید ہے-

ثُبَةٌ: جماعت، گروہ-

ثَبَتٌ: سچا، ثقہ-

ثَبَتٌ: دلیل اور حجت کو بھی کہتے ہیں-

ثَبْتٌ: بہادر، مضبوط دل والا سوار-

اَثْبَات: ثقات، معتبر لوگ، سچے (یہ جمع ہے ثَبَتٌ کی)-

ثَبَجٌ: میانی، بیچ کی، نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ادنیٰ، بیچ کا مقام، صدر مقام، کندھے اور پشت کا درمیانی حصہ-

ثَبْجٌ: چھپا لینا، اچھی طور پر صاف بات نہ کہنا-

ثَبْجٌ اور ثُبُوْجٌ: گوٹ مار کر انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا تَثْبِيْجٌ بمعنی ثَبْجٌ ہے-

اِثْبِجَاجٌ: بھر جانا، موٹا ہونا، لٹک جانا-

ثَبَجَةٌ: متوسط شخص، نہ رذیل، نہ شرف اعلیٰ درجہ کا-

خِيَارُ اُمَّتِيْ اَوَّلُهَا وَ اٰخِرُهَا وَبَيْنَ ذٰلِكَ ثَبَجٌ اَعْوَجُ لَيْسَ مِنْكَ وَلَسْتَ مِنْهُ: میری امت میں بہتر وہ لوگ ہیں جو شروع میں ہیں (صحابہ اور تابعینؒ) اور جو اخیر میں ہوں گے (امام مہدی علیہ السلام کے ساتھی) ان دونوں کے بیچ میں ایک ٹیڑھا کج گروہ ہے (خارجی، رافضی، بدعتی، مشرک) نہ وہ میرا ہے نہ میں اس کا ہوں- وَ اَلضُلُوا الثَّبَجَةَ: زکوٰۃ میں بیچ کا مال دو نہ اعلیٰ درجہ کا نہ ادنیٰ درجہ کا- يُوْشِكُ اَنْ يُّرَى الرَّجُلُ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِيْنَ: وہ زمانہ قریب ہے جب ایک آدمی بیچوں بیچ مسلمانوں میں سے (یا مسلمانوں کے شرفاء اور عمائد میں سے) دیکھا جائے گا- يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ: اس سمندر کے بیچوں بیچ یا بڑے گہرے مقام میں سوار ہو رہے ہیں- كُنْتُ اِذَا فَاتَحْتُ عُرْوَةَ فَتَقْتُ بِهٖ ثَبَجَ بَحْرٍ: جب میں عروہ سے کسی مسئلہ میں حکم چاہتا (یا ان گفتگو کرتا) تو گویا ایک سمندر کے بیچ کا حصہ چیرتا (یہ عروہ کے کثرت علم کی تعریف ہے)- وَعَلَيْكُمُ الرِّوَاقَ الْمُضَنَّبَ فَاضْرِبُوْا ثَبَجَهٗ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ رَاكِدٌ فِيْ كِسْرِهٖ: ڈوریوں دار خیمہ لازم کرلو، اور

اس کے بیچوں بیچ کو (پہلے) لگاؤ اس لئے کہ شیطان (سانپ وغیرہ) اس کے کنارے میں جم جاتا ہے (جب سب کھول ڈالو گے اور بیچ کا حصہ بھی کھڑا کر دو گے تو سانپ بچھو وغیرہ خود نکل جائیں گے)-فَاِنْ جَاءَ تْ بِهِ اُثَيْبِجَ فَهُوَ لِهِلَالٍ: اگر اس عورت کا بچہ اونچے کندھے اور پشت کا پیدا ہوا تو وہ ہلال کا نطفہ ہے-(محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے فَاِنْ جَاءَ تْ بِهِ اُثَيْبِجَ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِزَوْجِهَا وَ اِنْ جَاءَ تْ بِهِ اَوْرَقَ جَعْدًا جَمَالِيًا خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ فَهُوَ لِلَّذِيْ (مِيْتَ بِهِ)- اُثَيْبِجُ تصغیر ہے اَثْبَجُ کی - اَثْبَجُ بڑے پیٹ والے کو بھی کہتے ہیں مُتَقَاذِفَاتٍ اَثْلَجُهَا اس کی موجیں ایک کو ایک مارتی اور پھینکتی ہے-

اِثْبِجْرَارٌ: ڈر سے کانپنا حیران ہونا' ضعیف ہو جانا' پیٹھ پھیر کر لوٹ آنا' ٹھونگ مارنا' اٹھ بھاگنا' بہنا-

ثِبْجَارَةٌ: وہ گڑھا جو پرنالے کا پانی گرنے سے پڑ جاتا ہے-

ثَبْرٌ: سمندر کا اتر جانا' روکنا' نا امید کرنا' ہنکانا' کشادہ ہونا' ورم کرنا-

ثَبِرَتِ الْبَثْرَةُ: پھنسی پھوٹ گئی-

ثُبُوْرٌ: ہلاکت-

مُثَابَرَةٌ: مداومت' مواظبت (ہمیشہ ایک کام کرنا)-

اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ: میں ہلاکت کی دعوت سے تیری پناہ میں آتا ہوں-مَنْ ثَابَرَ عَلٰی ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ: جو شخص سنت کی ہر روز بارہ رکعتیں پڑھا کرے (ان پر مداومت کرے)-اَتَدْرِيْ مَاثَبَرَ النَّاسَ-تم جانتے ہو اللہ کی اطاعت سے لوگوں کو کس چیز نے روکا (یا کون سی چیز اللہ کی اطاعت کرنے میں دیر کراتی ہے)- فَاِذَا هِيَ قَدْ ثَبَرَتْ دیکھا تو معاویہ کا زخم کھل گیا ہے- وَ اُخِذَ مَاتَحْتَ مَثْبِرِهَا فَغُسِلَ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ: (حکیم بن حزام کعبہ میں پیدا ہوئے وہ ایک چمڑے پر اٹھا لئے گئے) اور ان کی ماں کا فرش جس پر بچہ گرا تھا زمزم کے حوض میں دھویا گیا-

مَثْبِرٌ: جہاں بچہ گرے-

اَشْرِقْ ثَبِيْرُ: اے ثبیر! چمک جا- (یعنی دھوپ سے تا کہ ہم مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہوں-مشرکوں کا یہی دستور تھا وہ مزدلفہ سے اس وقت روانہ ہوتے' جب پہاڑوں پر دھوپ پھیل جاتی- آنحضرتؐ سے پہلے روانگی کا حکم دیا- ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے-)

ثَبِيْرُ: ایک پہاڑ کا نام مزدلفہ میں' جو منیٰ کو جانے والے کے بائیں طرف پڑتا ہے-

ثُمَّ اَفِضْ حِيْنَ يُشْرِقُ لَكَ ثَبِيْرُ: پھر اس وقت لوٹ جب ثبیر دھوپ سے چمک جائے (یہ ثبیر مکہ کا پہاڑ ہے کرمانی نے کہا مکہ میں پانچ پہاڑوں کا نام ثبیر ہے)- كَبْشُ اِسْمٰعِيْلَ تَنَاوَلَهٗ جِبْرِيْلُ مِنْ قُلَّةِ ثَبِيْرٍ: حضرت اسماعیل کا مینڈھا حضرت جبرئیل نے ثبیر کی چوٹی پر سے لیا (بعض روایتوں میں ہے کہ بہشت سے لے کر آئے)-

ثَبْطٌ: روک دینا' دیر کرانا' سوج جانا' ٹھہرا دینا-

تَثْبِيْطٌ: روک دینا-

كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ثَبِطَةً: ام المومنین سودہؓ ایک بھاری بھرکم عورت تھیں (ایک روایت میں ثَبْطَةٌ ہے بہ سکون با)

اِنْ هَمَمْتُ بِصَالِحٍ ثَبَطَنِيْ: اگر میں اچھی بات کا قصد کرتا ہوں تو مجھ کو روک دیتا ہے-

ثَبْنٌ یا ثِبَانٌ: کپڑے کا کنارہ موڑنا یا سینا' اس میں کوئی چیز اٹھانے کے لئے تھیلے میں ڈالنا-

اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ بِحَائِطٍ فَلْيَاْكُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ ثِبَانًا: جب کوئی تم میں سے کسی میوے کے باغ پر گزرے تو اس میں سے کھائے اور تھیلہ نہ بنائے (یعنی لاد کر نہ لے جائے)-

باب الثاء مع الجیم

ثَجٌّ یا ثُجُوْجٌ: بہنا' بہانا-

اِنْثِجَاجٌ: بہنا-

ثَجَّاجٌ: خوب برسنے والا-

ثِجَّةٌ: وہ باغ جس میں پانی کے حوض ہوں-

ثَجِیْجٌ: بہاؤ، سیل-

اَفْضَلُ الْحَجِّ الْعَجُّ وَالثَّجُّ: افضل حج وہ ہے جس میں لبیک کو پکار کر کہنا ہو اور قربانی کا خون بہانا:- فَحَلَبَ فِیْہِ ثَجًّا: آپ نے اس میں خوب رواں دودھ دوہا- انی اثجه ثجا: میں تو پانی کی طرح خون بہاتی ہوں- (یعنی استحاضہ کا خون ہر وقت رواں رہتا ہے، پانی کی طرح بہتا رہتا ہے)- اَلْبَحْرُ الْمَوَّاجُ وَالْمَطَرُ الثَّجَّاجُ: موج مارتا ہوا سمندر اور موسلا دھار مینہ- اِنَّہٗ کَانَ مِثَجًّا: عبداللہ بن عباس بڑے مقرر بات کرنے والے آدمی تھے ان کا کلام پانی کی طرح رواں رہتا تھا- اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا اَثَجَّہٗ بِالْبَلَاءِ: جب اللہ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس پر بلاؤں کا مینہ برساتا ہے (امتحان کرتا ہے کہ کہیں محبت میں خام تو نہیں ہے)-

اِکْتَظَّ الْوَادِیْ بِثَجِیْجِہٖ: نالہ بہا (سیل کے پانی سے بھر گیا)-

ثَجْرٌ: سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملانا، بہانا-

تَثْجِیْرٌ: کشادہ کرنا، بہانا، نرم ہونا، لٹک جانا-

اِنْثِجَارٌ: بہ معنی اِنْفِجَارٌ ہے یعنی بہنا-

ثُجْرَۃٌ: بیچوں بیچ سینہ کا یا میدان کا-

اِنَّہٗ اَخَذَ بِثُجْرَۃِ صَبِیٍّ بِہٖ جُنُوْنٌ وَقَالَ اُخْرُجْ اَنَا مُحَمَّدٌ: آنحضرتؐ نے ایک آسیب زدہ کا جو بچہ تھا، سینہ تھاما اور فرمایا چل نکل جا میں محمدؐ ہوں (پھر اس کی بھلا کیا مجال تھی، جو نہ نکلتا آپ کے غلاموں سے آسیب اور شیطان بھاگ جاتے ہیں- امام ابن تیمیہؒ کی مجلس میں آسیب زدہ کو لاتے تو اچھا ہو جاتا- یہ حدیث شریف کی برکت تھی- حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانیؒ جن کا مزار کچھوچھہ میں ہے، ان کے مزار پر جانے سے اب تک آسیب زدوں کو فائدہ ہوتا ہے، اس کا تجربہ کئی صلحاء نے کیا ہے)-

لَا تَثْجُرُوْا وَلَا تَبْسُرُوْا: سوکھی کھجور کو کچی کھجور کے ثفل کے ساتھ ملا کر مت بھگوؤ (کیونکہ ایسا کرنے سے نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے)- بعض نے کہا- ثَجِیْرٌ: انگور کا گاڑھا شیرہ جو نیچے رہ جائے-

ثُجْلَۃٌ: پیٹ کی بڑائی، جیسے صُقْلَۃٌ سر کی چھوٹائی-

وَلَمْ تُزْرِ بِہٖ ثُجْلَۃٌ: پیٹ کی بڑائی میں ان پر کچھ عیب نہیں ہوا- ایک روایت میں نُحْلَۃٌ ہے یعنی دبلے پنے سے-

باب الثاء مع الخاء

ثِخَنٌ یا ثُخُوْنَۃٌ یا ثَخَانَۃٌ: موٹا ہونا، سخت ہونا-

اِثْخَانٌ: ناتواں کرنا، بے طاقت کر دینا، زور توڑ دینا- کسی کام کو بہت کرنا اس میں مبالغہ کرنا-

وَکَانَ قَدْ اُثْخِنَ: ابوجہل زخموں سے چور ہو کر بالکل بے طاقت ہو گیا تھا (انصار کے دو لڑکوں معاذ اور معوذ نے اس کو تلواریں مار مار کر گرا دیا تھا)- اَوْطَاَکُمْ اِثْخَانُ الْجَرَاحَۃِ: تم کو زخموں کی کثرت نے روند ڈالا- لَمْ اَنْشَبْھَا حَتّٰی اَثْخَنْتُ عَلَیْھَا: میں نے ان کو مہلت نہ دی یہاں تک کہ ان کو لاجواب کر دیا- اَثْخَنْتُھَا غَلَبَۃً: میں ان پر غالب ہو گئی ان کو خاموش کر دیا- فَاَثْخَنَ کُلٌّ مِّنْھُمَا صَاحِبَہٗ: ابوعبیدہ اور ولید ہر ایک نے دوسرے کو زخمی کیا (یعنی غزوۂ بدر میں، پھر حضرت حمزہؓ اور علیؓ نے اپنے اپنے حریف کو مار کر ولید کو بھی آن کر مار لیا اور حضرت ابوعبیدہؓ کو اٹھا لائے)-

بابُ الثاء مع الدال

ثَدَّاءٌ: ایک گھاس ہے جو گرمی میں سوکھ جاتی ہے اور جاڑوں میں سرسبز ہوتی ہے-

ثَدْغٌ: پھوڑنا جیسے شدخ ہے-

اِنْثِدَاغٌ: پھوٹ جانا-

ثَدْقٌ: کوشش کرنا، بہنا-

ثَادِقٌ: ایک گھوڑے کا نام تھا جو منقذ بن طریف کا تھا-

اِنْثِدَاقٌ: لٹک جانا-

ثَدَنٌ: بدبودار ہونا، موٹا ہونا-

ثَدِنٌ یا مَثْدُوْنٌ یا مُثَدَّنٌ: ناقص الخلقت-

فِیْھِمْ رَجُلٌ مُثَدَّنُ الْیَدِ یا مَثْدُوْنُ الْیَ[illegible]

خارجیوں میں ایک مرد کا ہاتھ چھوٹا ہوگا (ناقص الخلقت [illegible]

روایت میں مُؤْتَنُ الْیَدِ ہے- یہ یَتْنٌ سے نکلا ہے' یَتْنٌ کہتے ہیں بچہ کے پاؤں' سر اور ہاتھوں سے پہلے نکلنا' پیدا ہوتے وقت یہ ایک عیب ہے ہندوستان کی عورتیں تو ایسے بچہ کو منحوس سمجھتی ہیں)- بعض نے کہا مُثْدَنٌ مقلوب ہے- یہ اصل میں ثُنْدُوَۃٌ سے نکلا ہے ثُنْدُوَۃٌ کہتے ہیں سر پستان (بھٹنی کو ثَدْیٌ یا ثِدْیٌ یا ثَدَی- پستان' چھاتی- اس کی جمع اَثْدِ اور ثُدِیٌّ (مرد اور عورت دونوں کی چھاتی کو ثَدْیٌ کہہ سکتے ہیں- بعض نے مرد کی چھاتی کو ثُنْدُوَۃٌ کہیں گے جیسے بکری اور گائے کی چھاتی کو ضَرْعٌ اور اونٹنی کی چھاتی کو خَلْفٌ اور کتیا کی چھاتی کو طَبْیٌ کہتے ہیں)-

اِمْرَاَۃٌ ثَدْیَاءُ: بڑی چھاتی والی عورت- ذُوالثُّدَیَّۃِ چھوٹی چھاتی والا (یہ ایک خارجی کا لقب تھا' اس کا نام ترملہ تھا جنگ نہروان میں مارا گیا- اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح چھوٹا تھا- ایک روایت میں ذُوالْیُدَیَّۃِ ہے یعنی چھوٹے ہاتھ والا)-

ثُدَیَّۃٌ: تصغیر ہے ثَدْیٌ کی- بعض نے کہا ثُنْدُوَۃٌ کی-

ذُوالثُّدَیَّتَیْنِ: ایک شخص کا لقب ہے-

مِنْھَا مَاتَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَ مِنْھَا دُوْنَ ذٰلِکَ: کچھ کرتے تو چھاتیوں تک پہنچتے تھے اور کچھ اس سے بھی چھوٹے یا کچھ اس سے نیچے- ثُمَّ وَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ: پھر آپ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا- مَاتَ فِی الثَّدْیِ: حضرت ابراہیم (آنحضرتؐ) کے صاحب زادے شیر خوارگی میں گزر گئے) ابھی دودھ بھی نہیں چھٹا تھا کہ آخرت کا سفر اختیار کیا' اللہ تعالیٰ کی اسی میں حکمت تھی کہ آپ کا کوئی بیٹا زندہ نہیں رہا)-

بابُ الثاء مع الراء

ثَرْبٌ: ملامت کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا-

تَثْرِیْبٌ: ملامت کرنا' کپڑا لپیٹنا-

اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیَضْرِبْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ: جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اس کو حد لگائے (پچاس کوڑے مارے) اور ملامت نہ کرے (حد لگانے کے بعد پھر زبان سے برا بھلا کہنا' جھڑکی' ملامت پر اکتفا نہ کرے بلکہ حد لگائے)- (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مالک اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہے اور حنفیہ کا رد ہوا)-

نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ کَالْاَثَارِبِ: آنحضرتؐ نے اس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا' جب سورج آنتوں کی چربی کی طرح ہو جائے (یعنی ڈوبنے کے قریب ہو)-

ثَرْبٌ: وہ چربی باریک جو آنتوں اور معدے پر ہوتی ہے' اس کی جمع ثُرُوْبٌ اور اَثْرُبٌ اور اَثَارِبُ جمع الجمع ہے-

اِنَّ الْمُنَافِقَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ حَتّٰی اِذَا صَارَتِ الشَّمْسُ کَثَرْبِ الْبَقَرَۃِ صَلَّاھَا: منافق عصر کی نماز میں دیر کرتا ہے- جب سورج گائے کی باریک جھلی کی طرح رہ جاتا ہے- اس وقت نماز پڑھتا ہے-

یَثْرِبُ: مدینہ منورہ کا نام ہے (یہ عمالقہ میں سے ایک شخص کا نام تھا- آنحضرتؐ جب مدینہ میں آئے تو آپ نے اس نام کو برا جانا اور طیبہ اس کا نام رکھا-)

ثَرْثَرَۃٌ: جدا کرنا' چھوڑنا' بک بک لگانا (بہت باتیں کرنا)-

اَبْغَضُکُمْ اِلَیَّ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَیْقِھُوْنَ: سب سے زیادہ مجھ کو ناپسند بہت باتیں کرنے والے بک بک لگانے والے لوگ ہیں- (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو خواہ مخواہ بے ضرورت دنیا کمانے کے لئے باتیں بنائیں' جیسے بھانڈ نقال' داستان گو اور مسخرے وغیرہ)-

ثَرْثَارٌ: کہتے ہیں نہر کو-

اَھْلُ الثَّرْثَارِ یُخَوِّفُنَا بِالْجُوْعِ مَادَامَ ثَرْثَارُنَا یَجْرِیْ: ثرثار والے ہم کو بھوک سے ڈراتے ہیں' جب تک ہماری ثرثار بہہ رہی ہے (یہ ثرثار والے وہ لوگ تھے جو گیہوں کا میدہ لے کر اس کی روٹی پکاتے' اس سے استنجا کرتے)-

اَبْعَدُکُمْ مِنِّیْ مَسَارِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ: بہت دور مجھ سے وہ لوگ ہیں جو بدخلق ہیں' بہت باتیں کرنے والے-

ثَرْدٌ: توڑنا' ڈبونا' ہلکا مینہ' پھوار-

ثَرِیْدٌ: روٹی شوربے میں چور کر جو کھانا تیار کریں-

فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ: حضرت عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر- (ثرید سب کھانوں سے افضل ہے کیونکہ اول تو مقوی دوسرے زود ہضم)- فَاَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا قَدْ ثَرَدَتْهُ بِزَعْفَرَانٍ: انھوں نے اپنی اوڑھنی لی' جس کو زعفران سے رنگا تھا (زعفران کے رنگ میں ڈبویا تھا)- مَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الثَّرِيْدِ وَ بَارَكَ اللّٰهُ لِاُمَّتِيْ فِي الثَّرْدِ وَ الثَّرِيْدِ: ثرید سے زیادہ پسند مجھ کو کوئی کھانا نہیں ہے اللہ میری امت کو اس میں برکت دے- كُلْ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ غَيْرَ مُثَرِّدٍ: وہ جانور کھا جس کے گلے کی رگیں کٹ جائیں- ایسا نہ کر کہ بغیر رگیں کاٹے مار ڈالے-

تَثْرِيْدٌ: کے معنی یہ بھی آئے ہیں کہ بن رگیں کاٹے جانور کو مار ڈالنا (ایک روایت میں غَيْرَ مُثَرَّدٍ بہ فتحہ را بہ صیغۂ مفعول ہے یعنی وہ جانور مت کھا جو بن رگیں کاٹے مارا جائے- ایک روایت میں كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ ہے یعنی ہر وہ چیز جو رگوں کو کاٹ دے اور بن رگیں کاٹے نہ مارے)- اِنْ كَانَ مَارَمَوْرًا فَكُلُوْهُ وَاِنْ ثُرِّدَ فَلَا (ایک اونٹ کو لوگوں نے لکڑی سے نحر کیا- سعید نے کہا) اگر خون زمین پر بہا' تب تو اس کو کھاؤ' اور اگر بن خون بہے وہ مر گیا تو مت کھاؤ (کیونکہ وہ مردار ہے موقوذہ ہے)-

ثَرٌّ: یا ثُرُوْرَةٌ یا ثَرَارَةٌ یا ثُرُوْرٌ: بہت ہونا' دودھ یا پانی کا جدا کرنا' پراگندہ کرنا' کشادہ' بکی (بسیار گو)-

ثَرَّرَ الْمَكَانَ تَثْرِيْرًا: گھر کو تر کیا (گیلا کیا)-

ثَرَّةٌ: برچھے کی مار جس سے بہت خون نکلے-

عَيْنٌ ثَرَّارَةٌ: چشمہ خوب پانی بہانے والا- نَاقَةٌ ثَرَّةٌ اونٹنی بہت دودھ دینے والی- سَحَابٌ ثَرٌّ ابر بہت پانی والا- غَاضَتْ لَهَا الدِّرَّةُ وَ نَقَصَتْ لَهَا الثِّرَّةُ (ایسا قحط ہوا کہ اس سال دودھ خشک ہو گیا (جانوروں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا) اور چشمہ (پانی کا) گھٹ گیا (اس میں بالکل کم پانی رہ گیا)-

ثَرَمٌ: کھنڈا ہونا' ٹوٹے ہوئے دانت والا ہونا-

ثَرْمٌ: کھنڈا کرنا-

نَهٰى اَنْ يُضَحّٰى بِالثَّرْمَاءِ: آپ نے کھنڈی بکری کی قربانی سے منع فرمایا- اِنَّهٗ كَانَ اَثْرَمَ: فرعون کھنڈا تھا- اَثْرَمَهُ اللّٰهُ اللہ اسے کھنڈا کرے- اس کے دانت توڑے-

ثَرَاءٌ: مال و دولت بڑھ جانا-

ثَرِيَ: متمول ہونا-

اَثْرٰى: مال دار ہو گیا-

ثَرْوَانٌ: مال دار مرد-

ثَرْوٰى: مال دار عورت-

ثَرْوَةٌ: کثرت مال کی یا شمار کی-

ثَرِيٌّ: کثیر' بسیار' بہت-

مَابَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا بَعْدَ لُوْطٍ اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ: اللہ تعالیٰ نے حضرت لوطؑ کے بعد جتنے پیغمبر بھیجے ہر ایک کی قوم والے بہت تھے (ایک حضرت لوطؑ اس ملک میں پردیسی تھے' وہاں ان کے کنبے والے نہ تھے' اسی واسطے فرمایا لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْاٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ)- يَمْلِكُ مِنْ وَّلَدِكَ بِعَدَدِ الثُّرَيَّا: تمہاری اولاد میں اتنے لوگ بادشاہ ہوں گے جتنے ثریا ستارے شمار میں ہیں (اشفا میں ہے کہ ثریا گیارہ تارے ہیں جو آنکھ سے برابر نظر نہیں آتے پر دوربین سے صاف دکھائی دیتے ہیں یہ آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا)- اِنَّكَ اَثْرَيْتَ وَ اَمْشَيْتَ (حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنے بھائی حضرت اسحاقؑ سے کہا) تم تو مال دار ہو گئے اور تمہارے جانور بھی بہت ہیں- صِلَةُ الرَّحِمِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ- ناطہ جوڑنا مال دولت کو بڑھاتا ہے (عمر کو بھی بڑھاتا ہے) موت کو پیچھے ہٹاتا ہے (ایک روایت میں مَنْسَاَةٌ لِلْاَجَلِ ہے معنی وہی ہیں- فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَاطَارَ وَ مَابَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ- جو پیس کر اس پر پھونک مارتے جو (بھوسا) اڑنے والا ہوتا وہ اڑ جاتا' جو رہ جاتا اس کو گوندھ لیتے (روٹی پکاتے' آٹا چھلنی میں چھاننا یا میدہ اور روا نکالنا آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھا)- فَاُتِيَ بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَبِهٖ فَثُرِّيَ: ستو لے کر آئے' تو آپ نے حکم دیا (اور) وہ بھگوئے گئے- اَنَا اَعْلَمُ

بجعفر اِنَّهُ اِنْ عَلِمَ ثَرَّاهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ اَطْعَمَهُ: میں جعفر بن ابی طالب کا حال خوب جانتا ہوں' اگر ان کو معلوم ہو جائے گا تو ایک بارگی' (سب ہی ستو) بھگو کر (لوگوں کو) کھلا دیں گے (کچھ نہ رکھیں گے کیونکہ جعفر بڑے سخی آدمی تھے- اسی طرح ان کے فرزند عبداللہ بن جعفر بھی بڑے سیر چشم اور باہمت تھے رضی اللہ عنہما)- فَاِذَا كَلْبٌ يَّاكُلُ الثَّرى: دیکھا تو ایک کتا (پیاس کی وجہ سے) کیچڑ کھا رہا ہے (کیچڑ میں ذرا تری ہوتی ہے' اسی کو چاٹ چاٹ کر پیاس بجھا رہا ہے)- وَالشَّجَرُ وَ الثَّرىٰ عَلٰى اِصْبَعٍ: درخت اور نمناک مٹی ایک انگلی پر لے لے گا- فَبَيْنَا هُوَ فِیْ مَكَانٍ ثَرْيَانَ: اتنے میں حضرت موسیٰ جو ایک نمناک (مرطوب) مقام میں تھے-

اَرْضٌ ثَرْيَا: نمناک زمین-

اِنَّهٗ كَانَ يُقْعِیْ فِی الصَّلٰوةِ وَ يُثَرِّیْ: عبداللہ بن عمرؓ (بڑھاپے میں بیماری کی وجہ سے) کیا کرتے کہ دونوں سجدوں کے درمیان اقعا کرتے (اکڑوں بیٹھتے) اور ہاتھ زمین ہی پر رکھے رہتے (یعنی پہلا سجدہ کر کے دونوں ہاتھ زمین سے نہ اٹھاتے' اکڑوں بیٹھ جاتے اسی طرح دوسرا سجدہ کرتے)-

''محیط المحیط'' میں ہے تَثْرِيَةٌ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں ہاتھ نمناک زمین پر رکھنا- ''نہایۃ'' میں ہے یہ ثریٰ سے ماخوذ ہے کیونکہ صحابہؓ اکثر زمین ہی پر نماز پڑھتے' فرش بچھا کر نماز پڑھنے کا دستور نہ تھا-

ثُرَيْرٌ: ایک مقام کا نام ہے حجاز میں-

بابُ الثاء مع الطاء

ثَطٌّ: کھوسا' جس کی ڈاڑھی نہ ہو صرف ٹھوڑی کے تلے دو چار بال ہوں- مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْحُمْرُ الثِّطَاطُ: یہ ان بے ڈاڑھی والے سرخ لوگوں نے کیا کیا؟ ایک روایت میں بجائے ثِطَاطٌ کے نَطَانِطُ ہے یہ جمع ہے نَطْنَاطٌ کی' یعنی لمبا-

فَرَاٰهُ اَشْغٰى ثَطًّا: حضرت عثمانؓ کے پاس عامر بن عبدالقیس لائے گئے' دیکھا تو وہ اشغی ہیں اور کھوسے (اشغی کہتے ہیں اس کو جس کے دانت اوپر تلے ناہموار ہوں)-

ثَطَأٌ: احمق ہونا-

ایک عورت بچے کو نچا رہی تھی اور یہ شعر پڑھ رہی تھی-

ذُؤَالُ يَا ابْنَ الْقَوْمِ يَا ذُؤَالَه
يَمْشِی الثَّطَا وَ يَجْلِسُ الْهَبَنْقَعَة

(آنحضرتؐ نے فرمایا- (اری نیک بخت) ذؤال مت کہہ وہ تو سب درندوں میں بدتر ہے) شعر کے معنی یہ ہیں ''ارے بھیڑیے سردار کے بیٹے ارے بھیڑیے بچوں کی طرح چلتا ہے اور ہبنقعہ کی طرح بیٹھتا ہے (ہبنقعہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ایڑیوں پر سرین رکھ کر بیٹھے' اور انگلیوں کی نوکیں زمین سے لگائے' بعض نے کہا' اکڑوں بیٹھنا رانیں ملا کر اور پاؤں کھول کر- ہبنقعہ احمق کو بھی کہتے ہیں' جو عورتوں سے بات چیت کرنے کا دیوانہ ہو-)

بابُ الثاء مع العين

ثَعْبٌ: بہنا' بہانا-

وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا: اس کا زخم خون بہا رہا ہو گا-

صَلّٰى وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا: حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا (معلوم ہوا کہ اس حال میں بھی نماز پڑھ لینی چاہئے گو کپڑے اور بستر بھی خون آلود ہوں' بدن سے خون بہہ رہا ہو اور بعض بزرگوں سے جو اس حال میں نماز موقوف رکھنا منقول ہے' ان کی دلیل مجھ کو معلوم نہیں ہوئی)-

سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَاءِ: پانی بہنے کے مقاموں سے پانی بہہ نکلا مجمع البحرین میں ہے کہ: مَثَاعِبُ: جمع ہے مَثْعَبٌ کی: یعنی حوض

فَقَطَعْتُ نَسَاهُ فَانْثَعَبَتْ جَدِيَّةُ الدَّمِ: میں نے اس کی ران کی رگ کاٹ دی' خون اوپر ابھر آیا- وَاِنْ سَالَ مِثْلَ الْمَثْعَبِ: اگر چہ حوض کی طرح بہے-

ثَعْجَرَةٌ: بہانا-

مُثْعَنْجِرٌ: بہنے والا-

يَحْمِلُهَا الْاَخْضَرُ الْمُثْعَنْجِرُ: اس کو سبز گہرا اٹھاتا ہے-

مُثْعَنْجَرْ: بہ فتحہ جیم بیچوں بیچ سمندر کا پانی جو بہت گہرا ہوتا ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ نے کہا، فَاِذَا عِلْمِیْ بِالْقُرْاٰنِ فِیْ عِلْمِ عَلِیٍّ کَالْقَرَارَۃِ فِی الْمُثْعَنْجَرِ: مجھ کو جو قرآن کا علم ہے، وہ حضرت علیؓ کے علم کے مقابلہ میں ایسا نکلا، جیسے ایک چھوٹا کنٹھہ (پانی کا گڑھا) سمندر کے بازو (کہاں سمندر اور کہاں ایک گڑھا، اب جو لوگ علم میں شیخین کو حضرت علیؓ پر فضیلت دیتے ہیں، ان کو عبداللہ بن عباسؓ کے جو قرآن اور حدیث کے بڑے عالم تھے، اس قول میں غور کرنا چاہیے - اس میں کچھ شک نہیں شیخین کا بھی علم دین بہت وسیع تھا - مگر یہ کہ ان کا علم حضرت علیؓ کے علم سے زیادہ تھا، اس پر کوئی دلیل نہیں ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفاء میں جو دلائل اس پر قائم کئے ہیں، ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے حضرت علیؓ کے اقوال کا پورا استیعاب نہیں کیا ہے - اگر یہ سب اقوال جمع کئے جائیں، تب شیخین کے اقوال سے بہت بڑھ جاتے ہیں اور حضرت عمر کا یہ قول کہ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا، ہمارے مطلوب کو پورا ثابت کرتا ہے)۔

ثَعْدٌ: تر کھجور یا گدر کھجور جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو اور نرم ہو گئی ہو۔

یَنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ وَ اَشْلٍ مِّنْ لَحْمٍ وَّ یَنَالُوْنَ مِنْ اَسْقِیَۃٍ قَدْ عَلَاهَا الطُّحْلُبُ: پکی کھجور اور گدر کھجور اور حلوان کے گوشت کے ٹکڑے کچھ لوگ اڑا رہے تھے پرانی مشکوں سے جن پر کائی جم گئی تھی، شراب یا پانی پی رہے تھے۔

بعض نے ثعد کے معنی بالائی (ملائی) رکھے ہیں - مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی (فارسی میں ملائی کو کفک شیر، اور سر شیر کہتے ہیں - عربی میں زبدہ)۔

ثَعْرٌ: ایک قسم کا زہری گوند۔

ثُعْرُوْرٌ: (ککڑی) بونا پھنسی، چھوٹی ککڑی، ثَعَارِیْرُ جمع ہے۔

یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الثَّعَارِیْرُ: کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے، وہ اس طرح بڑھیں گے جیسے ککڑیاں بڑھتی ہیں (ان کا نشو و نما جلد ہوگا، یا ایسے سفید ہو جائیں گے، جیسے طرثوث کا سرا - طرثوث ایک بھاجی ہے مائل بہ سرخی -)

ثَعٌّ: قے کرنا -

ثَعْثَعَۃٌ: پے در پے متلی ہونا -

اِنْثِعَاعٌ: منہ سے قے نکلنا، ناک سے خون -

اَتَتْهُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا بِهٖ جُنُوْنٌ فَمَسَحَ صَدْرَهٗ وَ دَعَالَهٗ فَثَعَّ ثَعَّۃً فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ جِرْوٌ اَسْوَدُ: ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی اور کہنے لگی میرا یہ بچہ باولا (دیوانہ) ہے - آپ نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے دعا کی، تب اس نے قے کی - اس کے پیٹ میں سے کتے کا ایک کالا بچہ نکلا[1] (معاذ اللہ یہ شیطان ہوگا یہ صورت کتے کے یا پیٹ میں کتے کے زہر سے یہ بلا پیدا ہو گیا ہوگا) -

ثَعْلٌ: بکری یا گائے یا اونٹنی کا زائد تھن ہونا (یہ ایک عیب ہے) - لَیْسَ فِیْهَا ضَبُوْبٌ وَّلَا ثَعُوْلٌ: نہ ان میں کوئی ایسی بکری ہے جس کے دودھ نکلنے کا مقام تنگ ہو نہ ایسی بکری ہے جس کا تھن زائد ہو -

ثَعْلَبٌ: لومڑی، سوراخ جس میں سے مینہ کا پانی نکلے -

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا حَتّٰی یَقُوْمَ اَبُوْلُبَابَۃَ یَسُدُّ ثَعْلَبَ مِرْبَدِهٖ بِاِزَارِهٖ: یا اللہ ہم پر پانی برسا، اتنا برسا کہ ابولبابہ کھڑا ہو کر اپنی کھلیان کا سوراخ اپنی ازار سے بند کرے -

اَرْضٌ مُّثْعَلِبَۃٌ: جس زمین میں لومڑیاں بہت ہوں -

دَاءُ الثَّعْلَبِ: ایک بیماری ہے جس میں بال جھڑ جاتے ہیں -

عِنَبُ الثَّعْلَبِ: مکوہ (کامونی) مشہور دوا ہے -

بابُ الثاء مع الغینْ

ثَغْبٌ: گڑھے یا نالہ میں جو پانی بچ رہے، ذرا سا رہ جائے -

مَاشَبَّهْتُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بِثَغْبٍ ذَهَبَ صَفْوُهٗ وَبَقِیَ کَدَرُهٗ: جو دنیا باقی رہی ہے اس کی مثال میں

[1] جِرْوٌ ہر چھوٹی چیز کو بھی کہتے ہیں مثلاً چھوٹا پھل، ریزہ وغیرہ لہٰذا پلّے کے معنی لینا ضروری نہیں۔ (مصحح)

اور کچھ نہیں دیتا یہی مثال ہے جیسے بچا ہوا نالے کا پانی' اچھا اچھا تو بہہ گیا اور غلیظ میلا کچیلا رہ گیا- بعض نے کہا:

ثَغَبٌ: یہ تحقیق وہ گڑھا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو' اس میں برسات کا پانی جمع ہو جاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا اور اخیر کا تھوڑا حصہ باقی ہے- مگر چودہ سو برس کے قریب گزرے ہنوز دنیا اپنے حال پر ہے تو معلوم ہوا کہ دنیا کی مدت لاکھوں برس کی ہے نہ کہ سات ہزار برس کی- جیسے بعض ضعیف روایتوں میں ہے- میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایتیں بنی اسرائیل سے لی گئی ہیں-)

فُثِئَتْ بِسُلَالَةٍ مِنْ مَّاءِ ثَغْبٍ: گڑھے یا کنٹے کے صاف پانی سے اس کی تیزی توڑی گئی (یعنی اس میں ملا دیا گیا)-

ثَغْرٌ: سوراخ کرنا' سوراخ بند کرنا' وہ مقام جہاں سے دشمن کے آنے کا ڈر ہو' ملک کی سرحد' چوکی- سامنے کے دانت- دانت توڑنا- دانت گرنا-

اَثْغَرَ الْغُلَامُ: بچے نے دانت توڑے' دانت نکالے-

ثُغْرَةٌ: دگدگی' سوراخ' گوڑے اور اونٹ کے سینہ کے اوپر کا گڑھا راستہ-

فَلَمَّا مَرَّ الْاَجَلُ قَفَلَ اَهْلُ ذٰلِكَ الثَّغْرِ: جب مدت گزر گئی' تو وہ چوکی والے لوٹ کر آئے- وَقَدْ ثَغَرُوْا مِنْهَا ثُغْرَةً وَّاحِدَةً: اس میں انھوں نے ایک سوراخ کر لیا- تَسْتَبِقُ اِلٰی ثُغْرَةِ ثَنِيَّةٍ: گھاٹی کے سوراخ تک آگے بڑھ جائے- اَمْكَنْتَ مِنْ سَوَاءِ الثُّغْرَةِ: تو نے دگدگی کا بیچوں بیچ تمام لیا- مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ سینے کی دگدگی سے- بَادِرُوْا ثُغَرَ الْمَسْجِدِ مسجد کے رستوں کی طرف لپکو یا مسجد کی بلندیوں پر- يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّعَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ اِذَا اثَّغَرَ: وہ یہ پسند کرتے تھے کہ بچے کو اس وقت نماز سکھلائیں جب اس کے دودھ کے دانت گر جائیں (یا کھانے کے دانت نکل آئیں)- لَيْسَ فِیْ سِنِّ الصَّبِيِّ شَیْءٌ اِذَا لَمْ يَثْغِرْ: بچے کا دانت توڑنے میں کوئی دیت لازم نہ ہوگی جب کہ اس کے دانت گرے نہ ہوں (یعنی دودھ کے دانت ہوں)- اَفْتِنَا فِیْ دَابَّةٍ تَرْعَی الشَّجَرَ فِیْ

كَرْشٍ لَّمْ يَثَّغِرْ: ہم کو وہ جانور بتلاؤ جو گھاس چرتا ہے اور ابھی اس کے دانت نہیں ٹوٹے (دودھ کے دانت ہیں)- اِنَّهٗ وُلِدَ وَهُوَ مُثَّغِرٌ: وہ جب پیدا ہوا تھا تو دانت نکل آئے تھے-

ثَغَامَةٌ: ایک قسم کی سفید گھاس (فارسی میں اس کو درمنہ کہتے ہیں)-

كَاَنَ رَاْسَهٗ ثَغَامَةٌ: گویا ان کا سر ثغامہ تھا یعنی بالکل سفید-

ثُغَاءٌ: بکری کا آواز کرنا- ممیانا-

ثَاغِيَةٌ: بکری-

مَالَهٗ ثَاغِيَةٌ وَّلَا رَاغِيَةٌ: نہ اس کے پاس بکری ہے نہ اونٹنی- عَمَدْتُ اِلٰی عَنْزٍ لِّاَذْبَحَهَا فَثَغَتْ فَسَمِعَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَغْوَتَهَا فَقَالَ لَاتَقْلَعْ دَرًّا وَّلَا نَسْلًا: میں ایک بکری کی طرف گیا کہ اس کو ذبح کروں (کیونکہ میں سمجھا کہ آپ بھوکے ہیں) اس نے آواز کی' آنحضرت ﷺ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا کہ دودھ کا جانور اور جننے کا جانور مت کاٹ-

باب الثاء مع الفاء

ثُفَّاءٌ: رائی یا حب الرشاد (ہالون)-

مَاذَا فِی الْاَمَرَّيْنِ مِنَ الشِّفَآءِ: دو کڑوی چیزوں میں کتنی تندرستی ہے- ایلوے اور حب الرشاد (سپندان) میں-

اُثْفِيَّةٌ: چولھے کا پتھر-

مُثْفٰی: وہ مرد جس کی تین بیویاں مر گئی ہوں یا زیادہ-

اَثَا فِی الْاِسْلَامِ ثَلٰثَةٌ الصَّلٰوةُ وَ الزَّكٰوةُ وَ الْوَلَايَةُ: اسلام کے چولھے کے تین پتھر ہیں' نماز اور زکوٰۃ اور امامت (یہ روایت شیعہ امامیہ کی ہے ان کے نزدیک اماموں کا پہچاننا بھی اصول ایمان میں داخل ہے)-

ثَفْرٌ: ہانکنا-

اِسْتِثْفَار: لنگوٹ کسنا-

اِنَّهٗ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ اَنْ تَسْتَثْفِرَ: آپ نے مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم دیا- (یہ ''ثفر'' سے نکلا ہے

(یعنی دیکھی)- فَاِذَا نَحْنُ بِرِجَالٍ طِوَالٍ كَاَنَّهُمُ الرِّمَاحُ مُسْتَثْفِرِيْنَ ثِيَابَهُمْ: یکا یک ہم نے کیا دیکھا' برچھوں کی طرح لانبے لانبے لوگ لنگوٹ کسے ہوئے- فَاَقْعٰى وَ اسْتَثْفَرَ: سرین کے بل بیٹھا اور دم اندر کر لی دونوں پاؤں کے درمیان- فَاِنْ رَأَتْ دَمًا شَبِيْبًا اِغْتَسَلَتْ وَاحْتَشَتْ وَاسْتَثْفَرَتْ فِيْ كُلِّ وَقْتِ صَلٰوةٍ: اگر مستحاضہ تازہ خون دیکھے تو ہر نماز کے وقت غسل کر لے اور ایک پھاہہ فرج میں رکھ لے اور لنگوٹ باندھ لے-

ثُفْرُوْقٌ: کھجور کی ڈالی-

اِذَا حَضَرَ الْمَسَاكِيْنُ عِنْدَ الْجِذَاذِ اُلْقِيَ لَهُمْ مِنَ الثَّفَارِيْقِ: جب کھجور کاٹتے وقت مسکین لوگ آ جائیں تو ان کے سامنے کچھ شاخیں ڈال دی جائیں (جن میں کھجوریں لگی ہوں)-

ثُفْلٌ: دانہ' تلچھٹ-

مَنْ كَانَ مَعَهٗ ثُفْلٌ فَلْيَصْطَنِعْ: جس کے پاس غلہ ہو' وہ تیار کرے (روٹی پکائے)- اِنَّ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنَ الثُّفْلِ مِمَّا يَقْتَاتُ الرَّجُلُ: صدقہ فطران غلوں میں سے نکالا جا سکتا ہے- جس کو لوگ کھاتے ہیں (جیسے جو' جوار' گیہوں' چاول' راگھی اور باجرا وغیرہ)- كَانَ يُحِبُّ الثُّفْلَ: آپ کو ثفل (ثرید) پسند تھا (ترمذیؒ نے کہا کہ یہاں ثفل سے وہ کھانا مراد ہے جو دیگ میں نیچے بچ رہے (تہہ دیگی) فائق میں ہے کہ "ثفل" اصل میں تلچھٹ کو کہتے ہیں- یہ تلچھٹ تیل کا ہو یا شیرے کا یا شوربے کا یا شربت کا یا شراب کا یا اور کسی پتلی چیز کا- پھر جو چیز پی نہیں جاتی' اس کو بھی ثفل کہنے لگے' جیسے روٹی وغیرہ- طیبی نے کہا ثفل سے حدیث میں تہہ دیغی مراد ہے)- تَكُوْنُ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الثَّفَالِ: تو اس فتنے میں متھس (بطی الحرکت بھاری) اونٹ کی طرح ہو- كُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ: میں ایک متھے اونٹ پر سوار تھا- وَ تَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ دَقَّ الرَّحٰى بِثِفَالِهَا: فتنے اور فساد ان کو اس طرح پیسیں گے جیسے چکی ثفال پر یا ثفال سے مل کر پیستی ہے-

ثِفَال: بکسرۂ ثا' وہ چمڑہ جو چکی کے نیچے بچھاتے ہیں تاکہ آٹا اس پر گرے' یا چکی کا نیچے کا پتھر (پاٹ) (بعض نے کہا کہ نیچے کے پاٹ کو ثُفَال بہ ضمۂ ثا کہتے ہیں)- اِسْتَحَارَ مَدَارُهَا وَاضْطَرَبَ ثِفَالُهَا. اس کا کھونٹا حیران ہو رہا ہے اور اس کا نیچے کا پتھر ہل رہا ہے (وہ برابر نہیں گھومتی)- غَسَلَ يَدَيْهِ بِالثِّفَالِ اپنے دونوں ہاتھ لوٹے سے دھوئے-

ثَافِلُ اَصْغَرُ اور ثَافِلُ اَكْبَرُ: دو پہاڑ ہیں' مکہ کی راہ میں- یزید ملعون جب مکہ سے لوٹ کر گیا تو یہ شعر پڑھنے گا:

اِذَا جَعَلْنَا ثَافِلاً يَمِيْنًا
فَلَا نَعُوْدُ بَعْدَهٗ سِنِيْنًا

یعنی جب ہم نے ثافل کو داہنی طرف کیا (مکہ سے لوٹے) تو اب ہم برسوں پھر وہاں نہیں آئیں گے (اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا' اس کو پھر مکہ آنا نصیب ہی نہ ہوا- اپنی حکومت کے چوتھے ہی سال واصل جہنم ہوا- اس کے بیٹوں کو بھی سلطنت نہ ملی' مروان تخت پر بیٹھ گیا اور یزید کی بیوی کو نکاح میں لایا- اس کے بیٹے کو گالی دی- آخر اس کی ماں نے مروان کو فرش فروش اور تکیوں میں دبا کر مار ڈالا' وہ بھی یزید سے مل گیا)-

ثَفْنٌ: دھکیلنا' پیچھے سے آنا-

ثَفِنٌ: موٹا اور سخت ہونا-

ثَفِنَةٌ: ہر جاندار کے وہ مقامات جو زمین پر لگتے لگتے سخت ہو جاتے ہیں- مثلاً اونٹ کا گھٹنا پٹھا وغیرہ اور آدمی کا گھٹنا اور کولھا وغیرہ (اس کی جمع ثَفِنَاتٌ ہے)-

كَانَ اَنَسٌ عِنْدَ ثَفِنَةِ نَاقَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: انسؓ جس سال حج وداع ہوا آنحضرتؐ کی اونٹنی کے گھٹنے یا اور کسی سخت مقام کے پاس تھے- كَاَنَّهَا ثَفِنُ الْاِبِلِ: خارجیوں کے ہاتھ گویا اونٹ کے سخت مقامات تھے- رَاٰى رَجُلًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ مِثْلُ ثَفِنَةِ الْبَعِيْرِ فَقَالَ لَوْلَمْ تَكُنْ هٰذِهٖ كَانَ خَيْرًا: ایک شخص کو دیکھا اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) گھٹہ تھا' جیسے اونٹ کا گھٹہ ہوتا ہے (سجدہ کرتے کرتے اور زور سے پیشانی زمین پر لگاتے لگاتے وہاں کی کھال سخت ہو گئی تھی' نشان پڑ گیا تھا) فرمایا اگر یہ

گھٹہ نہ ہوتا تو بہتر ہوتا (کیونکہ اس میں ریا کا ڈر ہے- لوگ بڑا عابد سمجھیں اگر ریا کی نیت نہ ہو اور خود بخود یہ گھٹہ پڑ جائے تب کچھ قباحت نہیں)- كَانَ ذُو الثَّفِنَاتِ امام زین العابدینؑ کے جسم مبارک پر جا بجا گھٹے تھے (کثرت عبادت سے یہ گھٹے پڑ گئے تھے آپ ان کو کٹوا ڈالتے پھر پڑ جاتے)- فَحَمَلَ عَلَى الْكَتِيْبَةِ فَجَعَلَ يَثْفِنُهَا: لشکر پر حملہ کیا اس کو ہٹانے لگے (ایک روایت میں يَفُنُهَا ہے فن سے اس کے معنی بھی ہٹانے کے ہیں)- وَلَا مُثَافَنَةَ اور صحبت نہیں ہے- (یہ ثَافَنْتُهُ سے نکلا ہے یعنی میں اس کے ساتھ بیٹھا)- مُثَافَنَةُ اَهْلِهَا: اس کے گھر والوں سے صحبت رکھنا-

بابُ الثاء مع القاف

ثَقْبٌ: پھاڑنا، سوراخ کرنا-

ثُقُوْبٌ: چمکنا، روشن ہونا، مہکنا، نافذ ہونا-

تَثْقِيْبٌ: سوراخ کرنا، روشن کرنا-

نَحْنُ اَثْقَبُ النَّاسِ اَنْسَابًا: ہم نسب کی رو سے سب لوگوں میں نورانی اور روشن ہیں-

اِنْ كَانَ لَمِثْقَبًا: عبداللہ بن عباسؓ بڑے صاحب الرائے آدمی تھے یا بڑے علم والے تھے- ثَقَبْتُ النَّارَ یا اَثْقَبْتُهَا میں نے آگ روشن کی-

ثُقُوْب یا اِثْقَاب: باریک باریک چھپٹیاں جن سے آگ روشن کریں- اِنَّ عَلٰى كُلِّ ثَقْبٍ مِنْ اَثْقَابِهَا مَلَكًا يَحْفَظُهَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَ الدَّجَّالِ: مکہ اور مدینہ کے ہر راستہ پر جو نافذ ہے ایک فرشتہ ہے جو ان کو طاعون اور دجال سے بچاتا ہے- (ایک روایت میں نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا ہے: معنی وہی ہیں- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بچانے کی نسبت غیر اللہ کی طرف کر سکتے ہیں- مگر بحکم الٰہی مِثْقَبْ برے کو بھی کہتے ہیں- یعنی سوراخ کرنے کا آلہ-)

ثَقْفٌ: کونچا دینا، غالب ہونا، پکڑ پانا-

ثَقُفٌ اور ثَقِفٌ اور ثَقَافَةٌ: ہلکا پھلکا، عقل مند، ہوشیار-

تَثْقِيْفٌ: سیدھا کرنا، تعلیم اور تہذیب سکھانا-

مُثَاقَفَةٌ اور ثِقَافٌ: لڑنا، بحث کرنا-

ثَقَافٌ: عقل مند عورت-

وَهُوَ غُلَامٌ لَقِنٌ ثَقِفٌ: وہ ایک لڑکا تھا زود فہم عقل مند-

ثَقِفٌ اور ثَقُفٌ اور ثُقُفٌ تینوں طرح سب کے معنی عقل مند-

اِنِّیْ حَصَانٌ فَمَا اُكَلَّمُ وَ ثَقَافٌ فَمَا اُعَلَّمُ: میں پاک دامن ہوں، مجھ پر کوئی بات نہیں لگا سکتا- اور عقل مند ہوں مجھ کو کوئی سکھا نہیں سکتا-

ثَقَافٌ: لڑنے والا، جلاد-

وَ اَقَامَ اَوَدَهٗ بِثِقَافِهٖ: انھوں نے اس کی کجی اس ہتھیار سے دور کی، جس سے برچھا سیدھا کیا جاتا ہے- اَمَا لَيُسَلَّطَنَّ عَلَيْكُمْ غُلَامٌ ثَقِيْفٌ ذَيَّالٌ مَيَّالٌ: تم پر ایک ہلکا پھلکا مغرور ظالم چھوکرا مسلط کیا جائے گا (اس سے مراد یزید ہے، بعضوں نے کہا حجاج بن یوسف ثقفی) ثقیف ایک مشہور قبیلہ ہے)- فِیْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّ مُبِيْرٌ ثقیف قبیلہ میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا (مختار بن عبیدہ ثقفی) اور ایک ہلاکو خون خوار (حجاج بن یوسف)- مَسْجِدُ ثَقِيْفٍ کوفہ کی مسجد- اِذَا مَلَكَ اثْنَا عَشَرَ مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ كَعْبٍ كَانَ الثَّقْفُ وَ الثِّقَافُ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ: جب بنی عمرو بن کعب کے بارہ آدمی حکومت کریں گے تو قیامت تک لڑائی اور مار دھاڑ رہے گی-

ثِقَلٌ یا ثَقَالَةٌ: بھاری ہونا-

ثَقْلٌ: بوجھ کا اندازہ کرنا-

ثَقَلٌ: مسافر کا سامان، بیماری کا زیادہ ہونا-

تَثْقِيْلٌ: بھاری کرنا، بھاری بوجھ ڈالنا اِثْقَالٌ بھی وہی ہے-

اَثْقَلَتِ الْمَرْاَةُ: عورت کا پیٹ کھل گیا (حمل نمایاں ہو گیا)-

ثَاقَلَ: ثقیل کھانا کھایا-

اِثَّاقَلَ: دیر کی-

اِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِیْ: میں تم میں دو بھاری یا نفیس چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، ایک تو اللہ کی کتاب دوسرے میرے اہل بیت (بعض

نے کہا ان کو ثقلین اس لئے کہا کہ ان پر عمل کرنا مشکل اور بھاری ہے- بعض نے کہا اس لئے کہ ان دونوں سے دین کی اصلاح اور درستی اور آبادی ہوتی ہے جیسے ثقلین' یعنی جن اور انس سے دنیا کی آبادی ہے- غرض آنحضرتؐ کی اس نصیحت اور وصیت پر صرف وہ اہل حدیث عامل ہیں جو قرآن اور اہل بیت کرام دونوں کو سنبھالے ہوئے ہیں- ان کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے- خارجی اور ناصبی اور مقلدین اور نام کے اہل حدیث نے اہل بیت کو چھوڑ دیا' اب خارجی اور ناصبی تو معاذ اللہ اہل بیت کے دشمن بن گئے ان کو برا کہنے لگے اور مقلدوں نے کیا کیا کہ زبانی اہل بیت کی محبت کی ڈینگ مارتے ہیں لیکن عملاً ذرا بھی اہل بیت کی طرف توجہ نہیں ان کی کتابوں میں جہاں دیکھو ابوحنیفہ اور شافعی اور مزنی اور ابو یوسف اور محمد بن حسن اور زفر کے اقوال بھرے ہوئے ہیں- میں نے آج تک کسی حنفی یا شافعی کو نہیں دیکھا جو امام جعفر صادقؒ یا امام باقرؒ یا دوسرے ائمۂ اہل بیت کے اقوال تلاش کرے اور ان پر چلے- ان مقلدوں کا جہل اس درجہ پہنچ گیا ہے کہ اگر کوئی خدا کا بندہ اہل بیت کرام کے اقوال اور افعال جمع کرے یا ان کے اجتہاد پر چلے تو اس کو شیعہ کہتے ہیں کیا خوب- اگر یہی تشیع ہے تو خدا ہم کو شیعہ ہی رکھے' اسی طریق پر مارے ہمارے ملک دکن میں مولانا حسن الزماں محمد چشتی نظامی محدث نے بڑی محنت اور جان فشانی سے ایک کتاب ''احیاء المیت فی فقہ اہل بیت'' تالیف کی تھی' مگر افسوس ہے کہ وہ کتاب پوری نہ چھپنے پائی' اور مولانا نے سفر آخرت اختیار کیا- اب محبین اہل بیت کرام کا فرض ہے کہ اس کتاب کو پوری چھپوا کر شائع کریں- خیر یہ تو نام کے سنیوں کا حال ہوا' اب رافضیوں کو دیکھیے' انھوں نے اہل بیت کو تو لیا لیکن قرآن کو پس پشت ڈال دیا سچے سنی وہی ہیں جو اللہ کی کتاب پر چلتے ہیں- پھر حدیث شریف پر جو سردار اہل بیت کا ارشاد ہے- پھر اہل بیت کے اقوال و افعال پر اور اہل بیت کے اقوال اور اجتہادات کو دوسرے فقہا اور مجتہدین کے اقوال اور اجتہادات پر مقدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ صحابہ بھی اگر کسی مسئلہ میں مختلف ہوں' تو حضرت علی کا قول اختیار کرتے ہیں کیونکہ آپ کو دہری فضیلت حاصل ہے صحابی بھی ہیں اور اہل بیت یعنی اصحاب کساء میں بھی ہیں)-

يَسْمَعُهَا مَنْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ: قبر کے عذاب کے وقت مردہ جو چیختا ہے تو اس کو پورب اور پچھم کے درمیان جتنے جاندار ہی سب سنتے ہیں' ایک جن اور آدمی نہیں سنتے (اس لئے کہ اگر سنیں تو ایمان بالغیب نہ رہے)- **بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ:** آنحضرتؐ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا- **حُجَّ بِهٖ فِيْ ثَقَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** سائب کو آنحضرتؐ کے سامان اور زنانہ کے ساتھ حج کرایا گیا- **ظَنُّوْا اَنَّهُمْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ:** وہ سمجھے کہ ہم آپ پر بار ہیں (ہمارا رہنا آپ کو شاق ہے)- **لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری زیادہ ہوگئی- **فَثَقُلَتْ** آپ کی ران بھاری ہوگئی- **مَخَافَةَ اَنْ يُّثْقِلَ:** اس ڈر سے کہ کہیں لوگوں پر بار نہ ہو- **لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ:** منافقوں پر کوئی نماز فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے (کیونکہ یہ وقت سونے اور استراحت کے ہوتے ہیں)- **لَا تَتَثَاقَلُ عَنِ الصَّلٰوةِ:** نماز میں ابدی پنامت کرو (یعنی سستی اور دیر مت کرو)- **اَلثَّقَلُ الْاَكْبَرُ:** اللہ کی کتاب- **اَلثَّقَلُ الْاَصْغَرُ:** اہل بیت کرام علیہم السلام- **ثَقَّلَ اللّٰهُ مِيْزَانَهٗ:** اللہ اس کا پلہ بھاری کرے (یعنی نیکیوں کا پلہ' معلوم ہوا کہ آخرت میں اعمال حقیقۃً تولے جائیں گے کیونکہ وہ مجسم ہو جائیں گے' جیسے قبر میں اعمال مجسم ہو کر نمودار ہوں گے)- **اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ اَهْلاً وَّ ثَقَلاً وَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ عَلِيًّا وَّ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اَهْلَ بَيْتِيْ:** ہر پیغمبرؑ کے گھر والے اور بال بچے ہوتے ہیں اور یہ لوگ یعنی علی اور فاطمہ اور حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرے گھر والے اور بال بچے ہیں (یا اللہ ہم ان ہی کے غلام اور خادم ہیں' ہم کو قبر اور حشر میں انہی کی خدمت میں رکھ)-

مِثْقَالٌ: وزن' تول کم ہو یا زیادہ' لیکن شرع میں مثقال بیس قیراط کا اور ہر قیراط تین جو کا' جو تین چاول کا ہے اور عرف

میں ایک دینار کو مثقال کہتے ہیں اور دس درھم کے سات مثقال ہوتے ہیں اس حساب سے ہر مثقال ایک درھم اور ۵/ ادرھم کا ہوا اور ہر درھم بیالیس جو کا-لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ اِیْمَانٍ: جس کے دل میں چیونٹی برابر ایمان ہو وہ دوزخ میں نہیں جانے کا (یعنی اس مقام میں جہاں کافر اور منافق رہیں گے)-ذَرَّۃٌ چھوٹی چیونٹی (بعض نے کہا سو چیونٹیاں ایک جو کے ہم وزن ہوتی ہیں اور ذرہ اس کو بھی کہتے ہیں جو ہوا میں باریک باریک اڑتا ہے)-فِیْ اُذُنِہٖ ثِقَلٌ اس کے کان بھاری ہیں یعنی کم سنتا ہے-فَمَا وَجَدْتُ ثِقَلَ شَیْءٍ: میں نے کسی چیز کا بوجھ نہیں پایا-ثِقْلَۃُ الشَّیْءِ کسی چیز کا وزن-

بابُ الثاء مع الکاف

ثَکْلٌ یا ثَکَلٌ یا ثُکْلٌ: عورت کا بچہ مر جانا-

ثَاکِلَۃٌ اور ثِکْلٰی اور ثَکُوْلٌ اور ثُکْلَانَۃٌ: وہ عورت جس کا بچہ گزر گیا ہو-

اَثْکَلَھَا اللّٰہُ: اللہ اس عورت کو ثکلیٰ کرے اس کا بچہ مر جائے-

ثُکْلٌ: موت اور ہلاکت، محبوب یا فرزند کا گم ہو جانا-

ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ: تیری ماں تجھ کو گم کرے (تو مر جائے) اس سے مقصود بد دعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک محاورہ ہے جو عرب لوگ خفگی کے وقت کہتے ہیں جیسے تَرِبَتْ یَمِیْنُکَ)[1] قَامَتْ فَجَاوَبَھَا نُکُدٌ مَّثَاکِیْلُ: مثاکیل مثکال کی جمع ہے مِثْکَالٌ وہ عورت جس کی سب اولاد مر گئی ہو یا اکثر گزر گئی ہو-نہایہ میں ہے کہ مِثْکَال وہی ثِکْلٰی یعنی جس عورت کا بچہ مر گیا ہو-لَا تَدْعِیْ بِذُلِّ وَّلَا ثُکْلٍ یوں نہ کہو وَا ذُلَّاہُ ایک روایت میں بویل ہے یعنی وَا وَیْلَاہُ وَا ثُکْلَاہُ- ثَکِلَتْکِ اُمُّکِ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ: ارے تیری ماں تجھ پر روئے یہ جو میں نے کیا یہ تو آنحضرتؐ کی سنت ہے-وَ اثُکْلَیَاہُ ہائے موت-وَاثُکْلَ اُمِّیَاہُ ہائے ماں کی خرابی-وَ اثُکْلَیَاہُ بھی کہہ سکتے ہیں-

ثَکْمٌ یا ثَکَمٌ: ڈھونڈھنا، لازم کر لینا، اقامت کرنا، بیان کرنا، کھول دینا-

ثَکَمُ الطَّرِیْقِ: متوسط راستہ، بیچ کا راستہ فَاِنَّھُمَا ثَکَمَا لَکَ الْحَقَّ: ابوبکر اور عمرؓ نے تو تمھارے لئے سچائی کا راستہ کھول دیا (اسی رستہ پر چلے جاؤ- یہ بی بی امّ سلمہ نے حضرت عثمانؓ سے کہا)- اِنَّ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ ثَکَمَا الْاَمْرَ فَلَمْ یَظْلِمَاہُ: ابوبکر اور عمرؓ تو سچی بات پر جمے رہے یا سچے راستہ پر چلے ظلم نہیں کیا-(اِدھر اُدھر نہیں مڑے)-

ثُکْنَۃٌ: جھنڈا، نشان، ہار، قبر، آگ کا گڑھا-فوجوں کے جماؤ کا مقام نیت-اس کی جمع ثُکَنٌ ہے-یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی ثُکَنِھِمْ: لوگ اپنی نیتوں پر حشر کئے جائیں گے (یعنی مرتے وقت جو ان کی نیت تھی ایمان یا کفر کی اسی حالت پر اٹھیں گے یا جس نشان اور جھنڈے کے ساتھ وہ مریں اگر کافروں کے ساتھ مریں تو کفر پر، مسلمانوں کے ساتھ مریں تو اسلام پر)-یَدْخُلُ الْبَیْتَ الْمَعْمُوْرَ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ عَلٰی ثُکَنِھِمْ: بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اپنے اپنے جھنڈے لے کر آتے ہیں-کَاَنَّھُمَا خُثِحَتْ مِنْ حِضْنِیْ ثَکَنٌ: گویا میری گود سے ثکن اٹھ گیا (ثکن ایک پہاڑ ہے حجاز میں)-

اُثْکُوْنٌ: شاخ-

خَلِّ لَہٗ عَنْ ثُکَنِ الطَّرِیْقِ: اس کے لئے راستہ کے مڑاؤ چھوڑ دے-

بابُ الثاء مع اللام

ثَلْبٌ: ملامت کرنا، عیب لگانا، ہانکنا، دور کرنا، دھتکارنا، گالی دینا-

ثَلَبٌ: میلا ہونا، سمٹ جانا-

ثِلْبٌ: وہ اونٹ جس کے بڑھاپے سے دانت گر گئے ہوں-

مَثَالِبُ: عیوب (یہ مناقب کی ضد ہے)-

یہ مَثْلَبَۃٌ کی جمع ہے، بمعنی عیب-

---

[1] تیرا ہاتھ خاک آلود ہو-

لَهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ الثِّلْبُ وَ النَّابُ: زکوٰۃ کے جانوروں میں سے بوڑھا دانت ٹوٹا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی وہ رکھ لیں (یعنی ایسے جانور زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے) - اِنَّکَ جَرَّبْتَنِیْ فَوَجَدْتَنِیْ لَسْتُ بِالْغُمْرِ الضَّرْعِ وَلَا بِالثِّلْبِ الْفَانِیْ (عمرو بن عاص نے معاویہ کو لکھا) تم تو مجھ کو آزما چکے ہو' تم نے دیکھا نہ میں جاہل ناتواں ہوں نہ بوڑھا پھونس ہوں - اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْاِثْلَبُ: بچہ اسی کا ہوگا جو عورت کا خاوند یا مالک ہے اور بدکار کے لئے مٹی یا پتھر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں بِفِیْهِ الْاَثْلَبُ اس کے منہ میں مٹی) - رَجُلٌ ثِلْبٌ: عیب والا آدمی -

ثَلْثٌ: تہائی مال لینا' تیسرا ہونا' تین یا تیس کا عدد پورا کرنا -

تَثْلِیْثٌ: کھجور کا تیسرا حصہ پک جانا - شراب کو اتنا پکانا کہ تہائی حصہ جل جائے - تین خداؤں کا قائل ہونا (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ' بیٹا' روح القدس - اصل میں یہ ہند کے مشرکوں سے نکلی ہے وہ بھی کہتے ہیں ذات الٰہی تین پیکروں میں ظاہر ہوئی - برہما' بشن' شیو) -

ثَالُوْثٌ: تین کا ایک ہونا - جس کے نصاریٰ قائل ہیں:

ثَلٰثَةٌ: تین مرد -

ثَلٰثٌ: تین عورتیں -

ثَلَاثَاءُ یا ثُلُوْثٌ: منگل کا روز -

ثُلُثٌ: تیسرا حصہ -

ثُلَاثٌ: تین' تین -

مُثَلَّثٌ: وہ شراب جس کے دو حصے جل گئے ہوں اور وہ سطح جس کو تین خط محیط ہوں - △

ثُلَاثِیٌّ: وہ کلمہ جس میں تین حرف اصلی ہوں -

وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوا اللّٰهَ تَعَالٰی: دو دو بار' تین تین بار میں پیو اور اللہ کا نام لو - دِیَةُ شِبْهِ الْعَمَدِ اَثْلَاثًا: قتل شبہ عمد کی دیت تین طرح کے جانوروں سے ہوگی (یعنی ۳۳ حقے (تین برس کے اونٹ جو چوتھے میں لگے ہوں) ۳۳ جذعے (جو چار سال کے ہو کر پانچویں میں لگے ہوں) ۳۳ ثنیے (جو پانچ سال کے ہو کر چھٹے میں لگے ہوں) - قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ: قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی تہائی قرآن کا مضمون اس میں ہے کیونکہ قرآن میں تین قسم کے مضامین ہیں - معرفت ذات مقدس' معرفت صفات و اسماء اور معرفت احکام - اور قل ہو اللہ میں معرفت ذات اور تقدیس بوجہ احسن موجود ہے' یا قل ہو اللہ کے پڑھنے میں تہائی قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے - یہیں سے بعض حافظوں نے یہ نکالا ہے کہ تراویح میں ختم قرآن کے وقت تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہیں - مگر اس کی اصل حدیث شریف سے کچھ نہیں ہے اور اسی وجہ سے مولانا بشیر الدین قنوجی جو میرے شیخ تھے' حافظ سے یہ کہہ دیتے تھے کہ ختم کے وقت قل ہو اللہ کو بھی ایک ہی بار پڑھو اور تین بار پڑھنے کو بدعت کہتے تھے - میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص ہر رکعت میں ایک سورت پڑھ کر قل ہو اللہ کو بھی پڑھا کرتا' آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا' تو بار بار قل ہو اللہ کیوں پڑھتا ہے اس نے کہا' اس سورت سے مجھ کو بہت محبت ہے - اس میں پروردگار کی ذات و صفات کا بیان ہے - آنحضرتؐ نے فرمایا' یہ تیری محبت جو اس سورت سے تجھ کو ہے' تجھ کو بہشت میں لے جائے گی - بعض نے کہا قرآن میں یا قصص ہیں یا احکام یا ذات و صفات الٰہی کا بیان ہے اور قل ہو اللہ آخر امر پر مشتمل ہے تو وہ تہائی قرآن ہوا) -

شَرُّ النَّاسِ اَلْمُثَلِّثُ: بدترین آدمی وہ ہے جو تین شخصوں کو تباہ کرتا ہے (یعنی جو بادشاہ یا حاکم کے پاس اپنے بھائی مسلمان کی چغلی کھائے اس نے اپنے آپ کو تباہ کیا' گناہ گار کیا' دنیا میں عزت کھوئی' چغل خور بنا بھائی مسلمان کو تباہ کیا' بادشاہ اور حاکم کو تباہ کیا اور اس کو ظلم میں پھنسایا) - (حضرت عمرؓ نے ابو ہریرہؓ کو معزول کیا' پھر ان کو خدمت دینا چاہی تو انھوں نے کہا اَخَافُ ثَلٰثًا وَ اثْنَیْنِ مجھے تین اور دو باتوں کا ڈر ہے (حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پانچ باتیں کیوں نہیں کہتے؟ ابو ہریرہؓ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ وہ بات کہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور بغیر علم کے فیصلہ کروں اور میری پیٹھ پر مار پڑے اور میری عزت پر گالیاں پڑیں' اور میرا مال جرمانہ میں لیا جائے) -

ثَلٰثٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ: تین آدمیوں کو دہرا ثواب ملے گا- **فَاَعْطَانِی الثُّلُثَ الْاٰخِرَ:** اللہ تعالیٰ نے امت کا آخری تیسرا حصہ بھی مجھ کو مرحمت فرمایا (یعنی اس کو بھی دائمی عذاب نہ ہوگا' بلکہ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نجات ہو گی)- **ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَایَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا:** جب یہ تینوں باتیں ظاہر ہوں گی' تو کسی کا اس وقت ایمان لانا اس کو فائدہ نہ دے گا (آخری بات سورج کا پچھم سے نکلنا ہے)- **وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثِ:** اور تیسری بات سے سکوت کیا (کہتے ہیں' تیسری بات یہ تھی کہ حضرت اسامہؓ کی فوج کا سامان کر دینا- بعض نے کہا کہ آپ کی قبر کو عید نہ بنانا (عید کی طرح وہاں سالانہ مجمع میلہ ٹھیلہ نہ کرنا) اس حدیث سے صاف عرس کی ممانعت نکلتی ہے جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گیا ہے- اولیاء اللہ کی قبروں پر سالانہ مجمع کرتے ہیں- میلہ لگاتے ہیں- اور لطف یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ یا حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کا کوئی عرس نہیں کرتا- جو ہند کے اولیاء اللہ سے کہیں افضل ہیں)- **اَنَا ثُلُثُ الْاِسْلَامِ:** میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا (یعنی مجھ سمیت کل تین شخص مسلمان ہوئے تھے- یہ سعد کا قول ہے شاید ان کو اور لوگوں کے اسلام کی خبر نہ ہوئی ہوگی جیسے حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ وغیرہ- بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو آزاد اور بالغ تھے)- **وَ بِالثُّلُثِ وَ ثُلُثِهٖ فِیْ وَصِيَّةِ الزُّبَيْرِ:** اور زبیرؓ کی وصیت میں جو ثلث مال کی تھی پھر اس ثلث کا ثلث عبداللہ بن زبیرؓ کی اولاد کو دلایا تھا (چونکہ وہ کثیر الاولاد تھے)- **فَوْقَ ثَلٰثِ مِنًى:** منیٰ کے تین دنوں سے زیادہ **قَالَ اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا:** تین بار آپ نے یہی فرمایا' دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا- **اَعَادَهَا ثَلٰثًا:** تین بار یہی کلمہ فرمایا **لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ ثَلٰثًا:** (تین بار آنحضرتؐ نے معاذ کو پکارا اور) معاذ نے تین بار لبیک وسعدیک یارسول اللہؐ کہا- **وَ اِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا:** آنحضرتؐ جب کسی قوم کے پاس جاتے تو تین بار ان کو سلام کرتے (ایک بار تو اذن کے لئے دوسرے جب اندر جاتے' تیسرے جب رخصت ہوتے)- **اَفَاضَ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ:** تین بار اپنے اوپر پانی بہایا- **وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلٰثٍ:** تین باتوں میں میری رائے حکم الٰہی کے موافق ہوئی (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے- اگرچہ اور باتوں میں بھی' جن کی تعداد پندرہ تک پہنچتی ہے' ان کی رائے حکم الٰہی کے موافق ہوئی' مگر یہ تین باتیں اہم تھیں' اس لئے ان کا ذکر کیا)- **ثَلٰثَةٌ لَايُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ:** تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات تک نہیں کرے گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ بات کرتا ہے اور معتزلہ اور اہل کلام کا رد ہوا)- (ان پر بہت غصہ ہوگا کیونکہ بڑھاپے میں عقل کامل ہو جاتی ہے' شہوت ضعیف ہو جاتی ہے' باوجود اس کے حرام کاری کرنا سخت بے حیائی ہے- معلوم ہوا کہ اس میں خوف الٰہی مطلق نہیں ہے- اسی طرح حاکم کو کسی کا ڈر نہیں وہ کیوں مداہنت کرے' اسی طرح غریب محتاج ہو کر پھر کیوں معاصی کرے- بقول شخصے فرعون بے سامان کبر زشت داز گدایاں زشت تر)- **هٰذِهِ الثَّلٰثُ دَرَجَاتٌ:** یہ تینوں سیڑھیاں ہوئیں (معلوم ہوا کہ منبر کی تین سیڑھیاں رکھنا مستحب ہے)- **مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلٰثًا:** جو شخص مکہ سے ہجرت کر گیا تھا وہ حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا تھا (پھر مدینہ میں اس کو جانا ضروری تھا- جس ملک سے آدمی ہجرت کرے پھر وہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے)- **اَلثُّلُثُ وَ الثُّلُثُ كَثِيْرٌ:** تہائی مال کی وصیت کر یا تہائی مال کافی ہے تہائی مال بہت ہے- **مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلٰثَةٍ:** (مسلم کی روایت میں یوں ہی ہے اور بخاری کی روایت میں بِثَالِثٍ ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے) یعنی جس شخص کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو' وہ ایک تیسرا شخص اور لے جائے اس کو بھی کھلائے (بعض نے کہا کہ مسلم کی روایت کا بھی مطلب یہی ہے یعنی **فَلْيَذْهَبْ بِمَنْ يُّتِمُّ ثَلٰثَةً:** اس کو بھی ساتھ لے جائے جو تین کا عدد پورا کر دے- میں کہتا ہوں مسلم کی روایت کے ایک معنی اور ہو سکتے ہیں یعنی جس کے پاس اپنے گھر والوں کے علاوہ دو باہر کے آدمیوں کا کھانا ہو' وہ دو کے بدلہ تین لے جائے)- **فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ:** ہم کو تین باتوں کی وجہ سے لوگوں پر فضیلت دی گئی ہے (اس روایت میں دو ہی باتیں مذکور ہیں' تیسری بات امام نسائی کی

روایت میں ہے یعنی سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ہم کو ملیں)۔
هَلَكَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ اَنْ يَّتَزَوَّجَنِىْ بِثَلٰثٍ: (حضرت عائشہؓ نے کہا) ام المومنین خدیجہؓ میری شادی سے تین برس پہلے گزر گئیں (یہاں شادی سے دخول اور صحبت مراد ہے نہ کہ عقد کیونکہ حضرت عائشہؓ کا عقد حضرت خدیجہؓ کے مرنے کے ڈیڑھ سال بعد ہوا)۔ **يُتَوَفّٰى لَهٗ ثَلٰثٌ:** جس کے تین بچے گزر جائیں (دوسری روایت میں دو اور ایک بچہ میں بھی یہی فضیلت مذکور ہے' اگر کفر کی حالت میں گزر گئے ہوں یا بچوں کے بچے گزر جائیں تو اس میں اختلاف ہے)۔ **لَمْ يَتَكَلَّمْ اِلَّا ثَلٰثَةٌ:** بچپن میں تین ہی آدمیوں نے بات کی (مگر دوسری روایت میں اوروں کا بھی بات کرنا مذکور ہے۔ جیسے حضرت یوسفؑ کا گواہ' فرعون کی آیا کا بیٹا' شاید اس وقت تک آنحضرتؐ کو ان لوگوں کا حال نہ بتلایا گیا ہوگا)۔ **ثَلٰثٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ:** تین آدمیوں کو دہرا ثواب ہے (اس سے حصر مقصود نہیں ہے)۔ **ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ:** تین باتیں ایمان کی جڑ ہیں (حالانکہ اس میں پانچ باتیں مذکور ہیں۔ مگر تین باتیں درحقیقت ایک ہی بات ہیں' وہ کیا ہیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے کو نہ ستانا' اس کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہنا' اس کا ایمان سے باہر نہ ہونا' توحید کی شہادت کے ساتھ نبوت کی شہادت بھی ضروری ہے)۔ **زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ:** (آنحضرت ﷺ کے وقت میں جمعہ کی دو اذانیں تھیں' ایک جب امام منبر پر بیٹھتا' دوسری نماز شروع ہوتے وقت لیکن حضرت عثمانؓ نے) تیسری اذان زوراء پر بڑھا دی (زوراء ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔ **ضَلَّ اَصْحَابُ الثَّلٰثَةِ:** جو شخص ایمان کی چاروں باتوں کو نہ مانے' تین ہی کو مانے' یا جو شخص چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ کو نہ مانے بلکہ اگلے تینوں ہی خلفاء کو مانے وہ گمراہ ہوگیا۔ **لَعَلَّكَ تَرٰى اَنَّهٗ مِثْلُ الثَّلٰثَةِ:** کیا تو عمار کو ان تین آدمیوں کے برابر سمجھتا ہے۔ **اَلنَّصَارٰى مُثَلِّثُوْنَ غَيْرُ مُوَحِّدِيْنَ:** نصاریٰ تثلیث والے ہیں توحید والے نہیں ہیں۔ **اَلْحُمَّى الْمُثَلَّثَةُ:** وہ بخار جو تیسرے دن چڑھا کرے (جیسے حمی الربوع جو چوتھے دن چڑھا کرے)۔

ثَلْغٌ: لتھڑ جانا۔ (گائے کا) گوبر کرنا۔ ہگنا۔
تَثْلِيْغٌ: لتھیڑنا' گوبر میں آلودکرنا۔
ثَلْدٌ: پتلا ہگنا' بعض نے کہا' ہاتھی کی لید سے خاص ہے۔ دست ہگنا۔
ثَلْجٌ: برف' یا برف برسانا۔
اِثْلَاجٌ: کھودتے کھودتے کیچڑ تک پہنچ جانا' موقوف ہو جانا' خوش کرنا۔
ثَلَاجِىٌّ: بہت سفید۔
ثَلَجٌ اور **ثُلُوْجٌ:** خوش ہونا' مطمئن ہونا۔
اِثْلَاجٌ: برف برسانا۔
حَتّٰى اَتَاهُ الثَّلَجُ وَ الْيَقِيْنُ: یہاں تک کہ آپ کے دل کو اطمینان اور یقین حاصل ہوگیا۔ **وَثَلَجَ صَدْرُكَ** تیرا سینہ ٹھنڈا ہوگیا (بے قراری جاتی رہی)۔ **اُعْطِيْكَ مَاتَثْلُجُ اِلَيْهِ:** میں تجھ کو وہ چیز دوں گا' جس سے تجھ کو اطمینان ہو جائے۔ **وَاغْسِلْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ:** میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھو ڈال (کیونکہ یہ پانی صاف ستھرا غیر مستعمل ہوتا ہے)۔ **مَنْ لَّعَنَ قَاتِلَ الْحُسَيْنِ عِنْدَ شُرْبِ الْمَاءِ حَشَرَهُ اللّٰهُ ثَلِجَ الْفُؤَادِ:** جو شخص پانی پیتے وقت حضرت امام حسین علیہ وعلیٰ آباء السلام کے قاتل پر لعنت کرے گا۔ (یہ قاتل شمر العین تھا یا سنان بن انس نخعی یا خولی) اللہ تعالیٰ حشر کے وقت اس کو برف کی طرح دل ٹھنڈا اٹھائے گا۔ اطمینان قلب کے ساتھ اس کا حشر ہوگا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے مگر مجھ کو اس کی صحت میں شبہ ہے اگرچہ اس میں شک نہیں کہ حضرت امام حسینؓ کا قاتل بالاتفاق ملعون ہے' مگر ہماری شریعت میں لعنت کرنا باعث اجر اور ثواب نہیں سمجھا گیا ہے۔ شیطان سب سے زیادہ ملعون ہے۔ اگر کوئی دن بھر اس پر لعنت کرتا رہے تو کیا یہ تسبیح وتہلیل کی طرح موجب ثواب ہوگا؟)۔ **مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّؤْمِنٍ كُرْبَةً خَرَجَ مِنْ قَبْرِهٖ وَهُوَ ثَلِجُ الْفُؤَادِ:** جو شخص کسی مسلمان کی مشکل دور کرے گا وہ اپنی قبر سے ٹھنڈے دل نکلے گا۔

ثَلَّاجٌ: برف بیچنے والا۔

مَاءٌ ثَلِجٌ: ٹھنڈا پانی۔

ثَلْطٌ: پتلا ہگنا' اونٹ یا بیل وغیرہ کا گوبر کرنا۔

فَبَالَتْ وَ ثَلَطَتْ: اس نے پیشاب کیا' پتلا گوبر نکالا (نہایہ میں ہے کہ ثَلْطٌ اکثر اونٹ اور گائے اور ہاتھی کے ہگنے میں استعمال کیا جاتا ہے)۔ کَانُوْا یَبْعَرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تَثْلِطُوْنَ ثَلْطًا: صحابہؓ تو مینگنی کی طرح (خشک) اجابت کرتے تھے (کیونکہ کم کھاتے تھے) اور تم تو خوب گوبر ہگتے ہو (طرح طرح کے کھانے وہ بھی پیٹ بھر کر کھاتے ہو)۔

ثَلْغٌ: کچلنا۔

اِذًا یَثْلَغُوْا رَاْسِیْ کَمَا تُثْلَغُ الْخُبْزَۃُ: جب تو وہ میرا سر روٹی کی طرح کچل ڈالیں گے۔ وَ اِذَا ھُوَ یَھْوِیْ بِالصَّخْرَۃِ فَیَثْلَغُ بِھَا رَاْسَہٗ: وہ پتھر لے کر اس کی طرف جھکتا ہے اس کا سر کچل ڈالتا ہے۔

ثَلْعٌ: بعین مہملہ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِنْثِلَاغٌ: کچل جانا' پختہ ہو جانا۔

اَثْلَغِیٌّ: سرد۔

مُثَلَّغٌ: جو کھجور پختہ ہو کر درخت سے گرے اور پھٹ جائے۔

ثَلٌّ: گرانا' مٹی نکالنا' ہلاک کرنا۔

ثَلَلٌ: ہلاکت۔

ثَلَّۃٌ: بکریوں کا گلہ۔

ثُلَّۃٌ: آدمیوں کا گروہ۔

لَا حِمٰی اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ ثَلَّۃِ الْبِئْرِ: تین چیزوں کے سوا اور کسی چیز میں جگہ محفوظ نہیں ہو سکتی (کہ دوسرا کوئی وہاں آنے یا کھیتی کرنے یا عمارت بنانے نہ پائے) ان تین چیزوں میں سے ایک وہ کنواں ہے جو ایسی زمین میں بنایا جائے' جس کا کوئی مالک نہیں' تو ایسے کنویں والے کے لئے اتنی جگہ محفوظ کر دی جائے گی' جتنے میں وہ اس کنویں کی مٹی وغیرہ ڈالے۔ لَھُمْ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَ ذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ عَلٰی دِیَارِھِمْ وَ اَمْوَالِھِمْ وَ ثُلَّتِھِمْ: وہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہیں ان کی بستیاں اور مال اور جماعت سب پناہ میں ہیں۔ لَمْ تَکُنْ اُمُّہٗ بِرَاعِیَۃِ ثَلَّۃٍ: اس کی ماں بکریوں کا گلہ چرانے والی نہ تھی۔ اِذَا کَانَتْ لِلْیَتِیْمِ مَاشِیَۃٌ فَلِلْوَصِیِّ اَنْ یُّصِیْبَ مِنْ ثَلَّتِھَا[1] وَ رِسْلِھَا: اگر یتیم بچے کے جانور ہوں تو ولی کو ان کا اون اور دودھ استعمال کرنا درست ہے (کیونکہ اس میں یتیم کا کوئی نقصان نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ دودھ اور اون کو بھی اگر محتاج نہ ہو تو فروخت کر کے یتیم کے مال میں جمع کر دے)۔ کَادَ یُثَلُّ عَرْشِیْ: قریب تھا کہ میرا تخت یا گھر گرا دیا جائے (میری عزت جاتی رہے' یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں فرمایا۔ جب ایک شخص نے وفات کے بعد ان کو خواب میں دیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ شروع شروع میں مجھ کو ایسا ڈر ہوا کہ ابھی تباہ اور ذلیل ہوتا ہوں' پھر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا اور مجھ کو بچا لیا۔ سبحان اللہ جب حضرت عمرؓ کا باوصف اس عدالت' تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ حال ہوا ہو تو دوسرے بادشاہوں اور حاکموں کا کیا حال ہونا ہے ان کو خدا سے ڈرنا چاہئے)۔

ثَلَلْتُ: میں نے گرا دیا۔

اَثْلَلْتُ: میں نے بنا لیا۔

ثَلْمٌ: رخنہ ڈالنا' کنارہ توڑ دینا۔

ثَلْمٌ اور اِنْثِلَامٌ: رخنہ دار ہونا' کنارہ ٹوٹا ہونا۔

ثَلْمَۃٌ بمعنی ثَلَمٌ: رخنہ شدہ و عیب دار' سوراخ جو پیالے یا رکابی میں ٹوٹنے سے پیدا ہو جاتا ہے۔

نَھٰی عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَۃِ الْقَدَحِ: پیالہ جہاں سے ٹوٹا ہو وہاں سے پانی پینے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اس پر منہ اچھی طرح نہیں جمتا۔ احتمال ہے کہ منہ کٹ جائے' یا پانی باہر بہہ کر بدن یا کپڑا تر ہو جائے یا اس مقام پر کوئی کیڑا وغیرہ ہو وہ منہ میں چلا جائے)۔

اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ ثُلِمَ فِی الْاِسْلَامِ ثُلْمَۃٌ لَا یَسُدُّھَا شَیْءٌ: جب دین کا عالم مر جاتا ہے تو اسلام میں ایک رخنہ پیدا ہو

[1] یہاں ثلہ سے مجازاً اون مراد لیا' جیسے کہتے ہیں کہ کساء جید الثلہ اس کملی کا اون عمدہ ہے۔ (م)

جاتا ہے جو کسی چیز سے بند نہیں ہوتا (سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دوسرا کوئی دین کا عالم اسی طرح کا کھڑا کر دے)-

بابُ الثاء مع المیم

ثَمْدٌ یا ثَمَدٌ: تھوڑا پانی' جیسے ثِمادٌ ہے-

مَاءٌ ثَمْدٌ: وہ پانی جو کنویں یا گڑھے میں جمع کر لیا جائے یا جاڑے میں رہے گرمی میں سوکھ جائے- ثَمَدَتْهُ النِّسَاءُ عورتوں نے اس کی منی جماع کرا کر تمام کر دی- رَجُلٌ مَّثْمُوْدٌ: وہ آدمی جس کا سائل لوگ مال لے کر سب تمام کر دیں' یا عورتیں اس کی منی کو تمام کر دیں-

ثَمُوْدُ: اگلے عرب کا ایک قبیلہ تھا- صالحؑ پیغمبر ان ہی کی طرف بھیجے گئے تھے-

اِثْمِدٌ: سرمہ کا پتھر-

مَنْ لَّمْ يَأْخُذِ الْعِلْمَ مَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ يَمَصُّ الثِّمَادَ وَيَدَعُ النَّهْرَ الْعَظِيْمَ: جو شخص اللہ کے پیغمبر سے دین کا علم حاصل نہ کرے وہ ایک تھوڑا سڑا پانی تو چوستا ہے (جو قطرہ قطرہ نکلتا ہے) اور بڑی نہر کو چھوڑ دیتا ہے (یا ٹمٹماتے چراغ کو لئے پھرتا ہے اور آفتاب کا اس سے مقابلہ کرتا ہے' ایسا شخص احمق اور بے وقوف ہے)- اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ: اثمد کا سرمہ آنکھوں میں لگاؤ وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے- وَاَفْجَرَلَهُمُ الثَّمَدَ: اور آنحضرتؐ نے ان کے لئے ایک تھوڑے سے پانی کو رواں کر دیا (بہت کر دیا)- حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَمَدٍ: آپ حدیبیہ کے پرلے سرے پر جہاں تھوڑا سا پانی تھا جا کر اترے- سُقْتُهٗ اِلٰى اَرْضِ ثَمُوْدَ: میں اس کو ثمود کے ملک تک ہانک لے گیا (یہ ملک تبوک کے قریب ہے)-

ثَمَرٌ یا اِثْمَارٌ: پھل' میوے-

ثَمَرَةٌ: ایک پھل' جیسے تَمْرَةٌ ہے- جمع ثُمُرٌ ہے اس کی جمع اَثْمَارٌ ہے- لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثِيْرٍ: پھل' میوے اور کھجور کے گودے چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (یہاں ثمر سے مراد وہ میوہ ہے جو درخت پر لگا ہو- نہایہ میں ہے "ثمر" کہتے ہیں پکی تازی کھجور یعنی رطب کو جب تک وہ درخت میں لگی ہو- جب درخت سے اس کو کاٹ کر اتار لیں اور گودام میں رکھیں تو پھر اس کو "تَمر" کہیں گے- زَاكِيًا نَبْتُهَا ثَامِرًا فَرْعُهَا: اس کا اگنا پاکیزہ' اس کی شاخ میوہ دار (میوہ بھی کیسا پکا ہوا) عرب لوگ کہتے ہیں شَجَرٌ ثَامِرٌ وہ درخت جس کا میوہ پختہ ہو گیا ہو- قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا (یعنی اس کے فرزند کو- فرزند کو بھی ثمرہ کہتے ہیں' کیونکہ وہ باپ کا پھل ہے)- مَاتَسْئَالُ عَمَّنْ ذَبُلَتْ بَشَرَتُهٗ وَ قُطِعَتْ ثَمَرَتُهٗ: اس کا حال کیا پوچھتے ہو جس کا جسم سوکھ گیا ہو اور اس کی نسل کٹ گئی (عورتوں کے کام کا نہیں رہا)- فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ: اس نے ان کو اپنے ہاتھ کی ارددے ڈالی (یعنی بیعت کر لی) اور دل کا پھل حوالے کیا (یعنی سچا اقرار کیا)- اِنَّهٗ اَخَذَ بِثَمَرَةِ لِسَانِهٖ: انھوں نے اپنی زبان کا کنارہ تھاما- فَاُتِيَ بِسَوْطٍ لَّمْ تُقْطَعْ ثَمَرَتُهٗ: ایک کوڑا لایا گیا جس کا پھندنا نہیں کاٹا گیا تھا- اِنَّهٗ اَمَرَ بِسَوْطٍ فَدُقَّتْ ثَمَرَتُهٗ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حکم دیا' ایک کوڑے کا پھندنا کوٹا گیا' (تاکہ نرم ہو جائے اور زیادہ مار نہ لگے)- هَلْ عِنْدَكِ قِرًى قَالَتْ نَعَمْ خُبْزٌ خَمِيْرٌ وَّلَبَنٌ ثَمِيْرٌ وَحَيْسٌ جَمِيْرٌ: معاویہؓ نے ایک چھوکری سے پوچھا' تیرے پاس مہمانی کا سامان ہے؟ کہنے لگی' ہاں ہے خمیری روٹی' بالائی دار دودھ' جما ہوا حیس (حیس کہتے ہیں کھجور کی گٹھلی نکال کر اس کو گھی اور سکھائے ہوئے دودھ میں ملا کر اس کا حلوہ بنانا)- نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ: درخت کا پھل بیچنے سے آپ نے منع فرمایا- نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ: تازی کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے آپ نے منع فرمایا' درخت پر جو پختہ کھجور ہو اس کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے- فَثَمَّرْتُ اُجْرَتَهٗ میں نے اس کی مزدوری کا مال بڑھایا-

ثَمَرٌ: مال وزر کو بھی کہتے ہیں-

اِسْتِثْمَارُ الْمَالِ تَمَامُ الْمُرُوَّةِ: مال کو بڑھانا (یعنی خیرات کرنا) مروت کو پورا کرنا ہے-

ثُمُرٌ: بہ ضمۂ ثا مال وزر کو بھی کہتے ہیں-

اُمُّکَ اَعْطَتْکَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا: تیری ماں نے اپنے دل کا پھل تجھ کو دیا۔

ثَمْغٌ: سفیدی میں سیاہی ملا دینا۔ تر کرنا۔ رنگنا۔

ثَمْغَةُ الْجَبَلِ: پہاڑ کی چوٹی۔

اِنْ حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ اِنَّ ثَمْغًا وَ صِرْمَةَ بْنَ الْاَکْوَعِ وَ کَذَا وَ کَذَا جَعَلَهٗ وَقْفًا: (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر ان پر کوئی حادثہ ہو (موت آ جائے) تو ثمغ اور ابن اکوع کا صرمہ اور فلاں فلاں مال یہ سب وقف ہیں (ثمغ اور صرمہ ابن اکوع دونوں کھجور کے باغ اور حضرت عمرؓ کی ملک تھے)۔

ثَمْلٌ: اقامت کرنا ٹھہرنا' فریادرسی کرنا' کھلانا' پلانا' کھانا۔

ثَمِلٌ: مست ہونا۔

ثُمَالٌ: پھین' بالائی۔

ثِمَالٌ: اپنی قوم کا حامی' فریادرس۔

فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الثُّمَالُ: آپ نے اس میں خوب بہتا ہوا دودھ دوہا یہاں تک کہ دودھ پر پھین آ گیا (چکنائی اوپر آ گئی بالائی جم گئی)۔ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ: یتیموں کے پشت پناہ بیواؤں کے بچاؤ (یہ ابوطالب کے ایک بڑے قصیدے کا مصرعہ کا ہے جو انھوں نے آنحضرتؐ کے تعریف میں کہا تھا)۔ فَاِنَّهَا ثِمَالُ حَاضِرِتِهِمْ: وہ ان لوگوں میں جو حاضر ہیں' ان کی پشت پناہ ہے۔ فَاِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ: دیکھا تو حضرت حمزہؓ نشہ میں چور ہیں۔ فَضَرَبَ بِالثَّمْلَةِ فِيْ صَدْرِهٖ وَقَالَ اَعْبَدٌ اَعْبَدُ مِنِّيْ: (حضرت عمرؓ اپنے اونٹ پر خارشت کا روغن مل رہے تھے' اتنے میں ایک شخص نے کہا' تم اگر اپنے غلام سے کہتے تو وہ یہ کام کر دیتا)۔ انھوں نے کیا کیا کہ وہ روغن ملنے کا چیتھڑا اٹھا کر اس کے سینے پر مارا اور کہا ''کیا کوئی غلام مجھ سے بھی زیادہ غلامی کرنے والا ہے؟'' (یعنی میں سب سے بڑھ کر اپنے مالک کا غلام ہوں)۔ اِنَّهَا انْطَلَقَتْ اِلٰى اَبِيْهَا وَهُوَ ثَمِلٌ: حضرت خدیجہؓ اپنے والد کے پاس گئیں' وہ نشہ میں مست تھے۔

فَثَمِّلْتِهٖ: پھر تو اس کو درست کر لے۔

(پوری روایت نہایہ میں یوں ہے جائته امراة جليلة فحسرت عن ذرا عيها وقالت مذامن احتراش الضباب فقال عمر لواخذت انصب فورتيه ثم دعوت بمكتقه فثملته كان ثبع فَسِرًا لَيُهَا مُنْطَوِیَ الثَّمِيْلَةِ (عبدالملک نے حجاج سے کہا' میں نے تجھ کو دونوں عراق کا ایک بارگی والی کر دیا) اب ہلکا پیٹ ہو کر وہاں جا۔

ثَمٌّ: روندنا' درست کرنا' اکٹھا کرنا۔

ثَمَّ: وہاں (اسم اشارہ ہے بعید کے لئے۔ جیسے هُنَا اسم اشارہ ہے قریب کے لئے۔ یعنی یہاں)۔

ثُمَّ: حرف عطف ہے مع الترتیب والتراخی (بعض نے کہا کہ ثم میں ترتیب زمانی ضروری نہیں ہے۔ جیسے حدیث میں ہے ثُمَّ مَوْرُثُ بِعِيْسٰى: حالانکہ دوسری سب روایتوں میں ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ سے پہلے ملے تھے' اس کے بعد حضرت موسیٰ سے)۔ کُنَّا اَهْلَ ثَمِّهٖ وَ رَمِّهٖ: ہم اس کے اصلاح کرنے والے اور مرمت کرنے والے تھے' (محدثین اس کو بہ ضمۂ ثا اور را روایت کرتے ہیں۔ یعنی اَهْلَ ثُمِّهٖ وَ رُمِّهٖ تو ثُمٌّ: کہتے ہیں گھر کے سامان کو اور رُمٌّ مرمت کو۔ بعض نے کہا اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم ان کے متولی اور ان کے کام درست کرنے والے تھے' محیط میں ہے جَعْجَعَ بِى الدَّهْرُ عَنْ ثَمِّهٖ وَ رَمِّهٖ: زمانہ نے مجھ کو قلیل اور کثیر سب سے روک دیا)۔ مَالَهٗ ثُمٌّ وَّ رُمٌّ یا لَا يَمْلِکُ ثُمًّا وَّلَا رُمًّا: نہ اس کے پاس گھر کا سامان ہے نہ گھر کی درستی ہے۔ اُغْزُوْا وَالْغَزْوُ حُلْوٌ حَضِرٌ قَبْلَ اَنْ يَّصِيْرَ ثُمَامًا ثُمَّ رُمَامًا ثُمَّ حُطَامًا: جہاد کرو اور جہاد شریں اور سبز ہے اس سے پہلے کہ تمام ہو جائے' پھر پرانا ہو جائے' پھر ریزہ ریزہ ہو جائے۔

ثُمَام: ایک کمزور گھاس ہے۔

يُنَقِّيْ مَاثَمَّ: وہاں پر جو نجاست وغیرہ ہو اس کو صاف کرے۔ مَنْ تَعَاطٰى مَاثَمَّ هَلَکَ: جو شخص اس مقام کا طالب ہو وہ تباہ ہوا (یعنی ذات الٰہی کی معرفت چاہے)۔ وَالْمَسْجِدُ فِيْمَا ثَمَّهٗ۔ اور مسجد اس جگہ وہاں ہے۔ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ ثُمَّ ضَحّٰى: آپ نے اس کو لٹایا اور ذبح شروع کیا۔ پھر بسم اللہ کہی' اور قربانی کی۔ ثُمَّ ادْعُهُمْ صحیح ثُمَّ کا نہ ہونا ہے۔

کیونکہ یہ تفسیر ہے ان تینوں باتوں کی' ابوداؤد کی روایت میں ثُمَّ کا لفظ نہیں ہے- ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ: تین بار ایسا ہی کیا (یعنی نیند سے اٹھے' مسواک کی' وضو کیا) آگے جو سِتّ رَکْعَاتٍ ہے وہ بیان ہے ثَلٰثَ مَرَّاتٍ- کا ثُمَّ اِنْ کَانَ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ[1] اس سے یہ نکلتا ہے آپ تہجد گزاری کے بعد قربت کرتے- بعض نے کہا کہ یہاں ثُمَّ تراخی اخبار کے لئے ہے نہ تراخی زمانی کے لئے- قَالَ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اخیر تک ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ قَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ: مطلب یہ ہے کہ آپ وھزم الاحزاب وحدهٗ کے بعد دعا کرتے' پھر یہی ذکر کرتے- بعض نے کہا ثُمَّ یہاں واؤ کے معنی میں ہے- قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ: ثم جلس ابن عباس کا کلام ہے ثَمَّتِ الشَّاةُ: بکری ثمامہ چر گئی- اَیُّ الذَّنْبِ اَکْبَرُ: آخر تک اس حدیث میں ثم تراخی اخبار کے لئے ہو نہ کہ تراخی زمان اور رتبہ کے لئے' کیونکہ بعد کا گناہ پہلے سے بڑا ہے-

ثَمَنٌ: مالیت' روپیہ' اشرفی' قیمت مقررہ-

ثَمْنٌ: مال کا آٹھواں حصہ لینا' یا آٹھواں شخص ہونا-

ثَمَانِیَةٌ: آٹھ مرد-

ثَمَانٍ: آٹھ عورتیں-

ثَامِنٌ: آٹھواں شخص-

ثُمُنٌ: آٹھواں حصہ-

ثَامِنُوْنِیْ بِحَائِطِکُمْ: اپنے باغ کا مول مجھ سے کرلو- خُذْ اِحْدٰی رَاحِلَتَیَّ فَقَالَ بِالثَّمَنِ ابوبکرؓ نے عرض کیا آپ میری ایک سانڈنی لے لیجئے آپ نے فرمایا' میں قیمت دے کر لوں گا (مفت نہیں لوں گا)-

بابُ الثاء مع النون

ثُنْدُؤَةٌ یا ثُنْدُوَةٌ: مرد کی چھاتی-

کَانَ عَارِیَ الثُّنْدُوَتَیْنِ: آنحضرتؐ کی چھاتیاں پر گوشت نہ تھیں' یا ان پر زیادہ بال نہ تھے- اِذَا جُدِعَتْ ثُنْدُوَتُهٗ فَنِصْفُ الْعَقْلِ: جب ناک کا سرا (نرمۂ بینی) کاٹ ڈالا جائے' تو آدھی دیت دینا ہوگی-

ثَنْطٌ: چیرنا-

لَمَّامَدَّ اللّٰهُ الْاَرْضَ مَادَتْ فَثَنَطَهَا بِالْجِبَالِ: جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پھیلایا وہ ہلنے اور جھکولے کھانے لگی- آخر پہاڑوں سے اس کو چیرا (پہاڑ اس میں اتارے تاکہ وہ بھاری ہو جائے اور حرکت کرنے میں جھکولے نہ کھائے- ایک روایت میں فَنَطَهَا ہے ایک میں فَثَبَّطَهَا ہے یعنی اس کو بھاری کیا روک دیا)-

ثُنَّةٌ: ناف اور پیڑو کے درمیان-

اِنَّ اٰمِنَةَ قَالَتْ لَمَّا حَمَلَتْ بِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَاوَجَدْتُهٗ فِیْ قَطَنٍ وَّلَا ثُنَّةٍ: آمنہؓ آنحضرتؐ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں جب آپ میرے پیٹ میں تھے تو آپ کا بوجھ مجھ کو معلوم ہی نہیں ہوا نہ پشت میں نہ پیڑو میں- سَدَدْتُ رُمْحِیْ لِثُنَّتِهٖ: میں نے اپنا ہتھیار حضرت حمزہؓ کے پیڑو پر لگایا- فَشَقَّ مَا بَیْنَ صَدْرِهٖ اِلٰی ثُنَّتِهٖ: اس نے آپ کے سینے اور پیڑو کے بیچ میں چیرا- وَبَلَغَ الدَّمُ ثُنَنَ الْخَیْلِ: (نہاوند میں ایسی جنگ ہوئی) خون گھوڑوں کے پاؤں یا ہاتھوں کے آخر میں جو بال ہوتے ہیں وہاں تک آ گیا- فَاَضَعُهَا فِیْ ثُنَّتِهٖ: میں نے اپنا حربہ ان کے پیڑو پر جمایا-

ثَنْیٌ: موڑنا' ایک کو دوسرے پر الٹنا' روکنا-

تَثْنِیَةٌ: دو کرنا' تعریف کرنا-

ثَنَاءٌ: تعریف کرنا-

تَثَنِّیْ: مڑنا جیسے انثناء ہے-

ثَنِیٌّ: وہ بکری یا گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں لگی ہو- یا وہ اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو- لَاثِنٰی فِی الصَّدَقَةِ: زکوٰۃ ایک سال میں دوبار نہیں لی جائے گی یا صدقہ میں رجوع نہ ہو سکے گا- نَهٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ: آپ نے استثنا سے منع فرمایا- مگر جب مستثنٰی منہ اور مستثنٰی معلوم ہو- (کیونکہ جب مستثنٰی منہ یا مستثنٰی مجہول ہو تو جھگڑا ہوگا- مثلاً کوئی یوں کہے کہ میں نے یہ چیز بیچی مگر اس میں سے کچھ نہیں بیچی' یا غلہ کا یہ ڈھیر بیچا مگر دوسرا اس میں سے نکال لوں گا- یا کچھ نکالا لوں

[1] پھر اگر اپنی کسی بیوی سے طلب حاجت ہوتی- (م)

گا- بعض نے کہا مزارعت کا استثنا مراد ہے- مثلاً نصف یا ثلث پیداوار میں سے من یا دو من غلہ مستثنٰی کرے)- مَنِ اسْتَثْنٰی فَلَهٗ ثُنْيَاهُ: جو شخص استثناء کرے وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے فلاں شخص کے مجھ پر سو روپے ہیں مگر دس کم نوے روپے دینا ہوں گے)- لَا ثُنْيَا فِي الْهِبَةِ: ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے- مَنْ اَعْتَقَ اَوْ طَلَّقَ ثُمَّ اسْتَثْنٰی فَلَهٗ ثُنْيَاهُ: جس نے آزاد کیا یا طلاق دی پھر استثنا کیا تو وہ اپنے استثنا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے (مثلاً یوں کہے میں نے اس کو تین طلاق دی مگر ایک کم دی تو دو طلاق پڑیں گی' یا میں نے ان غلاموں کو آزاد کیا سوا اس فلاں غلام کے تو وہ فلاں غلام آزاد نہ ہوگا- نہایہ میں ہے یہاں ''ثنیا'' سے شرط بھی مراد ہو سکتی ہے مثلاً یوں کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے تو جب تک وہ اس سے بات نہ کرے گی طلاق نہ پڑے گی- یہ جمہور فقہا کے مذہب کے موافق ہے اور محققین اہل حدیث کے نزدیک جب تک طلاق سنت کے موافق اس طہر میں نہ دے' جس میں وطی نہ کی ہو تو طلاق نہیں پڑتی اسی طرح طلاق مشروط یا معلق میں بھی ان کا اختلاف ہے- امام ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ اگر وہ شرط طلاق کے مناسب ہو' مثلاً یوں کہے تو فلاں سے بات کرے گی یا اس کو اپنے گھر آنے دے گی یا اس کے گھر جائے گی تو تجھ کو طلاق ہے پھر شرط پائی گئی تو طلاق پڑ جائے گی لیکن اگر شرط طلاق سے مناسبت نہ رکھتی ہو' مثلاً یوں کہے' تو اگر آم کھائے تو تجھ کو طلاق ہے اور شرط پائی گئی تب بھی طلاق نہ پڑے گی- بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلاق معلق اور مشروط ہر طرح کی لغو ہے اسی طرح اگر دو یا تین طلاق ایک بارگی دے دے یا ایک ہی طہر میں یا حیض کی حالت میں تو صرف ایک طلاق پڑے گی- بعض کے نزدیک ایک بھی نہیں پڑے گی- اگر حیض کی حالت میں طلاق دی لیکن پہلی دو صورتوں میں ایک طلاق رجعی پڑ جائے گی)- كَانَ لِرَجُلٍ نَاقَةٌ نَجِيْبَةٌ فَمَرِضَتْ فَبَاعَهَا مِنْ رَجُلٍ وَاشْتَرَطَ ثُنْيَاهَا: ایک شخص کے پاس ذات والی اونٹنی تھی' وہ بیمار ہوئی تو اس نے بیچ ڈالی لیکن یہ شرط کر لی کہ اس کے سری پائے میں لوں گا- اَلشُّهَدَاءُ ثَنِيَّةُ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ: شہید لوگ اللہ کے مستثنٰی ہیں' اس کی مخلوق ہیں (یعنی نفخ صور کے وقت سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے' مگر شہید لوگ)- كَانَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهٗ وَهِيَ بَارِكَةٌ مَثْنِيَّةٌ بِثِنَايَيْنِ: حضرت عمرؓ اپنے اونٹ کو نحر کرتے وہ بیٹھا ہوتا' دو رسیوں سے بندھا ہوتا-

ثِنَايَةٌ: وہ رسی جس سے اونٹ کا ہاتھ باندھ دیتے ہیں- فَاَخَذَ بِطَرَفَيْهِ وَرَبَّقَ لَكُمْ اَثْنَاءَهٗ: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دین کی رسی کے دونوں کنارے تھامے اور جہاں سے مڑ مڑ گئی تھی' (ٹوٹنے کو تھی) وہاں باندھ دیا (گرہ دے دی) مضبوط کر دیا)- كَانَ يُثْنِيْهِ عَلَيْهِ اِثْنَاءً اس کپڑے کو موڑ لیتے (دہرا کر لیتے' کیونکہ بہت لانبا چوڑا تھا)- لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُتَثَنِّيْ: آنحضرتؐ لانبے ڈھانڈھ نہ تھے (بلکہ میانہ قامت تھے)- صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی: رات کی (نفل) نماز دو دو رکعتیں ہیں (ہر دوگانہ کے بعد تشہد پڑھے سلام پھیرے)- اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَ ثِنَاؤُهَا نَدَامَةٌ وَثِلَاثُهَا عَذَابٌ: حکومت اور سرداری شروع میں ملامت ہے (حاکم کیسا بھی اچھا ہو لوگ ایک نہ ایک عیب اس کا بیان کرتے ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت میں دو شخصوں کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے پھر جس کے خلاف فیصلہ ہوتا ہے وہ مخالف بن جاتا ہے اور طرح طرح کے عیب لگاتا ہے) اس کے بعد دوسرا درجہ ندامت اور شرمندگی ہے (جب وہ چھن جاتی ہے بعض تو اس ندامت اور شرمندگی سے جان دے دیتے ہیں) اور تیسرا درجہ قیامت کا عذاب ہے (لعنت ایسی حکومت اور عہدے پر' غریب رہ کر جینا سو درجہ ایسی حکومت سے بہتر ہے۔

کجا من شکر این نعمت گزارم
کہ زور مردم آزادی ندارم[1]

يَكُوْنُ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ: شروع بھی برائی کا ان ہی سے ہو اور خاتمہ بھی برائی کا ان ہی پر ہو (یعنی کافروں پر انھوں ہی نے ہم کو بیت اللہ کے طواف سے روکا' یہ گناہ ان پر

---

[1] میں اس نعمت کا بھی کیسے شکر ادا کروں کہ میں لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ (م)

ہوا' اب لڑائی بھی ان ہی کو شروع کرنے دو-) هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ سورۂ فاتحہ سبع مثانی ہے (یعنی سات آیتیں ہیں جو ہر نماز میں کم سے کم دو بار پڑھی جاتی ہیں' یا ہر روز کئی بار پڑھی جاتی ہیں کم سے کم سترہ بار فرضوں میں' یا اس لئے کہ وہ دو بار اتری ہے' ایک بار مکہ میں اور ایک بار مدینہ میں' یا اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں' اللہ اور رحمان اور رحیم اور ایاک اور صراط اور علیہم اور لا جو معنی میں غیر کے ہے- بلکہ ایک قرأت میں یوں بھی ہے- غَيرِ المغضوب عليهم وغَيرِ الضّالين: تو ساتواں لفظ ''غیر'' ہوگا- بعض نے کہا مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پروردگار کی ثنا اور صفت ہے پھر دعا)- عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ: تم نے سورۂ انفال کو جو مثانی میں سے تھی (یہاں مثانی سے وہ سورتیں مراد ہیں جو ذوات المئین سے کم ہیں اور مفصل سے بڑی- بعض نے کہا سارا قرآن مثانی ہے کیونکہ ہر جگہ رحمت کے ساتھ عذاب کا ذکر لگا ہوا ہے)- مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّقْرَاَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ بِالْمَثْنَاةِ لَيْسَ اَحَدٌ يُّغَيِّرُهَا: قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ (لوگ قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر) ٹھمری گائیں گے' کوئی اس کو موقوف نہ کرے گا)- نہایہ میں ہے کہ مَثْنَاة کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا' انھوں نے کہا اللہ کی کتاب کے سوا اور کتابوں سے جو کچھ لکھا جائے- بعض نے کہا ''مَثْنَاةٌ'' وہ کتاب ہے جو یہود کے علماء نے بنائی تھی اور ان میں برخلاف اللہ کی کتاب کے جو مضامین چاہے درج کئے تھے- میں کہتا ہوں ''مثناۃ'' میں مثنویاں' غزلیں اور شعر شاعری' قصے افسانے' ناولیں' عشقیہ مضامین سب داخل ہیں اور مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کے قریب قرآن و حدیث کا تو درس چھوڑ دیں گے اور ان واہیات میں مشغول ہوں گے' ہمارے زمانہ میں بالکل یہی حال ہے)- اَمَرَ بِالثَّنِيَّةِ مِنَ الْمَعْزِ: قربانی میں آپ نے دو برس کی بکری کا حکم دیا جو تیسرے برس میں لگی ہو-

ہمارے امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ثَنِيَّةٌ سے مراد وہ بکری ہے' جو ایک برس کی ہو کر دوسرے میں لگی ہو' اور گائے جو دو برس کی ہو کر تیسرے میں میں لگی ہو اور اونٹنی جو پانچ برس کی ہو کر چھٹے میں لگی ہو اور نر کا بھی یہ حکم ہے' نر کو ثَنِيٌّ کہیں گے-

مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ حُطَّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ: جو شخص مرار کی گھاٹی پر (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) چڑھ جائے گا اس کے وہ گناہ معاف ہوں گے جو بنی اسرائیل کے معاف ہوئے تھے (یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب صحابہؓ رات کے وقت اس گھاٹی پر پہنچے تھے' حدیبیہ کو جا رہے تھے اور یہ گھاٹی بڑی دشوار گزار تھی)- اَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا: (یہ حجاج ظالم کا قول ہے) میں مشہور شخص کا بیٹا ہوں اور گھاٹیوں پر چڑھنے والا (یعنی سخت اور مشکل کاموں کا پورا کرنے والا)- مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَهٗ: جو شخص نماز کے بعد پاؤں موڑے (یعنی تشہد کی وضع پر بیٹھا ہو) یوں کہے- مَنْ قَالَ عَقِيْبَ الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّثْنِيَ رِجْلَهٗ: جو شخص نماز کے بعد اپنا پاؤں موڑنے سے پہلے (یعنی نماز کا قعدہ بدلنے سے پہلے) یوں کہے تو مطلب وہی ہے جو اگلی حدیث کا ہے اور لفظ ایک دوسرے کے مخالف ہیں) لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا: اس کا سامنے کا دانت نہیں توڑا جائے گا- كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ: اس نے ایک جوان چھوکری کا سامنے کا دانت توڑ ڈالا-

ثنایا: سامنے کے چاروں دانت' اوپر کے دو نیچے کے-

فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ: اس نے جو ہاتھ کھینچا تو سامنے کا دانت اس کا نکال لیا- يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ ثَنِيَّتِهِ الْعُلْيَا: مکہ میں بالائی گھاٹی سے (جنۃ العلے پر سے) داخل ہو' اور نشیبی گھاٹی سے جو باب شبکہ کے پاس ہے نکل جائے- اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا: تم نے اس کی برائی بیان کی- ثَنَاءٌ عام ہے مدح و ذم دونوں کو شامل ہے' گو اکثر استعمال اس کا مدح میں ہے- فَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا: اس کی بھلائی بیان کی (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ اچھے اور نیک لوگ اس میت کی تعریف کریں نہ کہ فاسق اور فاجر لوگ وہ تو فاسق اور فاجر کی بھی تعریف کرتے ہیں)- مَنْ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ: جو شخص حلف کرے اور اس کے بعد انشاء اللہ نہ کہے- فَالَّتِيْ ثِنْتَيْنِ: جو دو تھے- حَتّٰى ثَنٰى عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ چار بار وہی کہا- فَانْثَنٰى فِيْ جَوْفِهَا: وہ اپنے پیٹ میں مڑ گیا- نَحْنُ الْمَثَانِي الَّتِيْ اَعْطَاهَا اللّٰهُ نَبِيَّنَا: ہم (یعنی اہل بیت

کرامؓ) مثانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبرؐ کو عنایت کی (مطلب یہ ہے کہ قرآن کے ساتھ آنحضرتؐ نے ہم کو رکھا' فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن اور دوسرے عِتْرَتْ (یعنی میرے اہل بیت) مگر افسوس ہے کہ امت میں سے بعض نے تو قرآن کو چھوڑ دیا' اس کو ''بیاض عثانی'' قرار دیا اور بعض نے اہل بیت کو چھوڑ دیا' الفتوں کو امام بنایا) -اَلْوُضُوْءُ مَثْنٰی مَثْنٰی: وضو کے اعضاء دو دو بار دھونے چاہئیں یا وضو میں دو عضو کا دھونا ہے دو کا مسح کرنا (امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ وضو میں ہر ایک عضو کو دو بار سے زیادہ دھونا مکروہ ہے اور دو عضو یعنی منہ اور ہاتھوں کا دھونا ہے اور دو عضو یعنی سر اور پاؤں کا مسح کرنا) - اَثْنِ عَلٰی رَبِّکَ: اپنے پروردگار کی تعریف کر -لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ: میں تیری پوری تعریف نہ کرسکتا -مَنْ اُتِیَ اِلَیْهِ مَعْرُوْفٌ فَلْیُکَافِ عَلَیْهِ فَاِنْ عَجَزَ فَلْیُثْنِ: اگر کوئی شخص بھلائی کرے تو اس کا بدلہ کرے اور کچھ نہ ہو سکے تو اس کی تعریف کرے (زبان ہی سے اس کا شکریہ ادا کرے- افسوس ہمارے زمانہ میں یہ حال ہے کہ لوگ بھلائی کے بدل برائی کرتے ہیں اور جو شخص احسان کرے اسی کے دشمن بن جاتے ہیں' اس کو برا کہنے لگتے ہیں- مجھ کو اس کا تجربہ کئی مسلمانوں پر ہوا ہے' اللہ رحم کرے اور ان کو نیک توفیق دے) - فَاَیْنَ اَهْلُ ثُنْوَی اللّٰهِ: لوگ کدھر گئے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا -ثُنْوٰی اور ثُنْیَا دونوں کے معنی استثنا-

ثَنْوِیَّةٌ: ایک فرقہ ہے جو دو خداؤں کا قائل ہے- ایک بھلائی کا (جس کو یزدان کہتے ہیں) دوسرا برائی کا (جس کو اہرمن کہتے ہیں) بعض کہتے ہیں نور کا خالق یزدان ہے اور ظلمت کا اہرمن- ان لوگوں میں بعض سے میں ملا ہوں' وہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ ''یزدان ہی نے اہرمن کو پیدا کیا مگر اہرمن اس سے باغی ہو کر خود مختار بن بیٹھا' اور دونوں میں جنگ جاری ہے جو قیامت تک رہے گی-'' بعض کہتے ہیں نور اور ظلمت دونوں قدیم ہیں اسی قسم کی خرافات باتیں بناتے ہیں' سچ یہ ہے کہ انھوں نے سچے خدا کو اور اس کی صفات کو اب تک نہیں پہچانا- وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے جو اپنی ایک مخلوق کے مقابل یا دوسرے کسی کے مقابل عاجز ہو) -مَکَّةُ یَاْتِیْهَا رِزْقُهَا' مِنْ اَعْلَاهَا وَ اَسْفَلِهَا وَالثَّنِیَّةِ: مکہ میں روزی اوپر تلے گھاٹی میں سے آتی ہے- حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِیْنَ: انھوں نے بغیر استثناء کے (بے انشاء اللہ کہے) قسم کھائی کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے- اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ: تو نے جیسے خود اپنی تعریف کی ہے ویسا ہی ہے- فَاِذَا اَنَا بِمُوْسٰی فَلَا اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ اَمْکَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ: یکایک میں (قبر سے اٹھ کر) موسیٰ پیغمبر کو دیکھوں گا- اب میں نہیں جانتا وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ جائیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا ہے- فرمایا: فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا ماشاء اللّٰه[1] اَلْاَذَانُ مَثْنٰی مَثْنٰی: اذان کے کلمے دو دو بار کہے جائیں -فَقَالَ الثَّانِیَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ: دوسری بار پھر کہا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ: یعنی جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے جانے سے ڈرتا ہوگا' آخرت کا یقین رکھتا ہوگا' اس کو دو باغ ملیں گے-

باب الثاء مع الواو

ثَوْبٌ یاثُئُوْبٌ: لوٹنا' جمع ہونا کپڑا کتان کا ہو یا روئی کا یا اون کا یا ریشم کا بھر جانا یا بھرنے کے قریب ہونا' پانی حوض میں جمع ہونا-

ثَوَبَانٌ: تندرستی کی طرف آنا- دبلے پن کے بعد موٹا ہو جانا-

تَثْوِیْبٌ بمعنی ثَوْبٌ: اور پیش کرنا' مزدوری دینا' موذن کا لوگوں کو نماز کے لئے پکارنا- حی علی الصّلٰوة: کہہ کر یا فجر کی اذان میں الصّلٰوة خیر مّن النّوم کہنا- دوبارہ دعا کرنا یا اذان کے بعد پھر لوگوں کو آواز دینا- الصّلٰوة ایها المؤمنون کہہ کر تکبیر کہنا- فرض کے بعد دو رکعت سنت پڑھنا'

---

[1] جو کچھ ارض و سما میں ہے سب کا سب بے ہوش ہو کر گر پڑے گا- (م)

کپڑا اٹھا کر مدد کے لئے بلانا-

اِثَابَۃٌ اور اِثْوَابٌ: جسمانی صحت پھر لوٹ آنا' چنگا ہو جانا' بھر دینا' مزدوری دینا-

تَثَوُّبٌ: فرض کے بعد نفل پڑھنا' ثواب کمانا-

اِسْتِثَابَۃٌ: لوٹانے کی درخواست کرنا' بدلہ مانگنا-

ثَائِبٌ: سخت آندھی' جو بارش سے پہلے ہوتی ہے- سمندر کا وہ پانی جو گھٹاؤ (جزر) کے بعد بڑھے-

ثَوَابٌ: اعمال کا بدلہ برا ہو یا بھلا (لیکن اکثر اس کا استعمال آخرت کے بہتر بدلہ میں ہوتا ہے اور کبھی برے بدلہ میں بھی' جیسے هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ[1] اور جزا کو ثواب اس لئے کہتے ہیں کہ محسن اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور ثواب شہد اور شہد کی مکھی کو بھی کہتے ہیں اور ثواب ایک شخص کا بھی نام تھا جو ہر ایک کی بات مان لینے اور اطاعت کرنے میں شہرۂ آفاق تھا- کہیں سفر پر گیا تھا' مدت تک اس کی خبر نہ آئی' اس کی بیوی منت مانی کہ اگر وہ لوٹ آیا تو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر اس کو مکہ میں لاؤں گی جب وہ لوٹ کر آیا تو بیوی نے اپنی یہ منت اس سے بیان کی- اس نے کہا جو منت تو نے مانی ہے وہ پوری کر- اس روز سے یہ مثل ہو گئی)- اَطْوَعُ مِنْ ثَوَابٍ: یعنی ثواب سے بھی زیادہ مطیع اور تابعدار- لِلّٰهِ ثَوْبَاهُ: یعنی اس کی بھلائی اور بزرگی بڑی ہے-

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَأْتُوْهَا: (جب نماز کی تکبیر ہو تو اطمینان کے ساتھ آؤ (یہ نہیں کہ دوڑتے ہوئے) (تَثْوِيْب کے اصلی معنی یہ ہیں کہ فریادی فریاد کرتا ہوا آئے اور اپنے کپڑے سے اشارہ کرے تاکہ لوگ اس کو دیکھیں' پھر دعا کو تثویب کہنے لگے- بعض نے کہا یہ ثَابَ "يَثُوْبُ" سے نکلا ہے- تو "تثویب" کے معنی یہ ہوں گے کہ دوبارہ نماز کے لئے پکارنا- یعنی ایک بار تو اذان سے پکارتے ہیں' پھر دوبارہ مؤذن آ کر کہے کہ نماز تیار ہے چلو' یا اَلصَّلٰوةُ الصَّلٰوةُ کہہ کر مسجد ہی میں سے پھر پکارے' یا فجر کی اذان میں حی علی الصلوة کے بعد الصّلٰوة خیر مّن النّوم کہے' یہ سب تثویب میں داخل ہے)- اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا اُثَوِّبَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ: آنحضرتؐ نے مجھ کو یہ حکم دیا کہ میں صبح کی نماز کے سوا اور کسی نماز میں تثویب نہ کروں (یعنی اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فجر کی اذان کے سوا اور کسی اذان میں نہ کہوں)- اِنَّ عَمُوْدَ الدِّيْنِ لَا يُثَابُ بِالنِّسَاءِ اِنْ مَالَ: دین کا ستون اگر جھک جائے تو عورتیں اس کو دوبارہ سیدھا نہیں کر سکتیں (یہ بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا' جب وہ بصرہ کو جانے لگیں)- فَجَعَلَ النَّاسُ يَثُوْبُوْنَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لوگ آنحضرتؐ کے پاس لوٹ کر آنے لگے- لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا اِنْتَقَصَ مِنْ سُبُلِ النَّاسِ اِلٰى مَثَابَاتِهٖ شَيْئًا: میں کسی کو ایسا نہ دیکھوں جو لوگوں کے عام رستوں سے کچھ زمین لے کر اپنے گھروں میں ملا لے (یعنی راستہ کی زمین اپنے گھر میں شامل کر دے)- اِلَيَّ كَانَ يَسْتَجِمُّ مَثَابَةَ سَفَهِهٖ: کیا احنف میرے پاس آ کر اپنی حماقت کا گھر جوڑ رہا تھا (یہ حضرت عائشہؓ نے اس وقت فرمایا جب احنف نے ان کی ہجو کی)- اَجِدُنِيْ اَذُوْبُ وَلَا اَثُوْبُ: میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ روز بروز گھلتا جاتا ہوں اور صحت کی طرف نہیں لوٹتا (یہ عمرو بن عاصؓ نے مرض موت میں کہا)- اَثِيْبُوْا اَخَاكُمْ اپنے بھائی کو بدلہ دو- ثَوَابٌ کے معنی بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا لیکن اکثر اس کا استعمال اچھے میں ہوتا ہے- كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا: آنحضرتؐ ہدیہ قبول کرتے اور اس کا بدلہ عطا کرتے- فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا: ہمارے بدن پھر پہلے حال میں آ گئے (موٹے تازے ہو گئے)- ثَوْبِيْ حَجَرُ: ارے پتھر میرے کپڑے دے (یہ حضرت موسیٰؑ نے اس وقت کہا جب پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا تھا)- اَرْضَعَتْنِيْ وَ اَبَاهَا ثُوَيْبَةُ: مجھ کو اور اس کے باپ (یعنی حضرت حمزہؓ کو) ثویبہ نے دودھ پلایا تھا (تو ان کی لڑکی میری بھتیجی ہوئی' ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی)- حَتّٰى اِذَا قُضِيَ

[1] کیا کفار کو ان کے (برے) اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؟ (م)

التَّثوِیبُ: جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے۔

ثَوَّبَ: آواز سے پکارا۔

مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ: جو شخص شہرت اور ناموری کا (فخر کی نیت سے) کپڑا پہنے، اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور رسوائی کا کپڑا پہنائے گا۔ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا: (ابوسعید خدریؓ جب مرنے لگے) انھوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہن لئے پھر یہ حدیث آنحضرتؐ کی بیان کی کہ مردہ انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے گا (بعض نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جیسے حال اور خیال میں مرے گا ویسے ہی حال اور خیال میں اٹھے گا)۔ اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ: جو شخص ایسے امر سے اپنی سیری ظاہر کرے جو اس کو نہ دی گئی ہو (مثلاً ایک کوڑی پاس نہ ہو اور کہے مجھ کو فلاں نے اتنا روپیہ دیا، یا اتنا روپیہ دے رہا تھا میں نے قبول نہیں کیا) اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنے (کیونکہ اس نے دو جھوٹ بولے ایک تو اپنے پاس اس چیز کا ہونا بیان کیا، جو اس کے پاس نہیں ہے، دوسرے دینے والے پر بہتان کیا۔ بعض نے کہا کچھ لوگ ایسا کرتے کہ قمیص کی آستین دہری رکھتے، تاکہ لوگ یہ جانیں کہ وہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہوئے ہیں، تو یہ دو کپڑے فریب کے ہوئے)۔

ثُوَبَاءُ: جماہی، یہ تلیین ہے ثُؤَبَاءٌ کی جو اوپر گزر چکا۔

مَنْ سَمِعَ شَيْئًا مِنَ الثَّوَابِ: جو شخص ثواب کی بات سنے۔ سُئِلَ الشَّافِعِيُّ عَنِ التَّثْوِيْبِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فَقَالَ مَا نَعْرِفُهُ: امام شافعیؒ سے پوچھ گیا یہ جو لوگ اذان اور اقامت کے بیچ میں تثویب کرتے ہیں (پھر لوگوں کو نماز کے لئے پکارتے ہیں اور یوں کہتے ہیں الصلٰوۃ حاضرۃ یا الصّلٰوۃ ایّھا المؤمنون یا الصّلٰوۃ واجب الوتر یا الصّلٰوۃ سنّۃ التّراویح رحمکم اللّٰہ یا الصّلٰوۃ واجب العید: اس کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم تثویب کو نہیں پہچانتے (یعنی مشروع نہیں ہے بلکہ بدعت ہے)۔ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ مَسْجِدًا فَثَوَّبَ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ اُخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مسجد میں گئے، وہاں مؤذن نے تثویب کی تو انھوں نے اپنے ساتھی سے کہا، چلو اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو اور کہیں نماز پڑھ لیں گے۔ صاحبو! دیکھو صحابہؓ کو بدعت سے کیسی نفرت تھی کہ جس مسجد میں کوئی بدعت دیکھی وہاں نماز تک پڑھنا گوارا نہیں کیا۔ تثویب سے یہی مراد ہے کہ اس کمبخت موذن نے اذان کے بعد پھر الصّلٰوۃ ایّھا المؤمنون کہہ کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا۔ ارے بیوقوف اذان خود بلاوا ہے پھر اب دوبارہ کیوں بلاتا ہے؟)۔ اِتَّسِعِيْ فِيْ فِجَاجِكِ وَاثْرَعِيْ فِيْ مَثَابِكِ: اپنے راستوں کو کشادہ کر اور بیچ میں سے بھر جا۔

ثَيِّبَةٌ: وہ مرد یا عورت جس کا نکاح ہو چکا ہو۔

لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ ثَيِّبٍ: کوئی مرد رات کو اجنبی ثیبہ عورت کے پاس نہ رہے (کیونکہ گناہ میں پڑ جانے کا ڈر ہے اور کنواری میں اتنا ڈر نہیں ہوتا، وہ مردوں سے ڈرتی ہے اور اپنے تئیں بے عزتی کے ڈر سے بچائے رکھتی ہے)۔ لَهَا مَا اَثَابَهَا سَيِّدُهَا: لونڈی کا ہے جو اس کا مالک اس کو دے۔ ثَوْبَان: مشہور صحابی ہیں۔ كَانَ يَجْمَعُ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ: آپ احد کے شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے (یعنی دو دو کو ایک ہی قبر میں رکھتے)۔

ثَوْجٌ: ٹوکرا یا بٹی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی، مٹی چونا اٹھانے کی۔

ثَوْحٌ: گھس جانا۔

ثَوْرٌ: یا ثُؤُوْرٌ یا ثَوَارَانٌ: جوش میں آنا، جوش مارنا، اڑنا، کودنا، حملہ کرنا۔

تَثْوِيْرٌ: جوش دلانا، بحث کرنا، غور کرنا۔

ثَوْرٌ: بیل اور بڑا ٹکڑا قروت کا، اس کی جمع اَثْوَارٌ اور ثِوَرَةٌ اور ثِيَارٌ اور ثِيَرَةٌ اور ثِيْرَانٌ ہے۔

اِنَّهُ اَكَلَ اَثْوَارَ اَقِطٍ: آپ نے قروت (جمے ہوئے دودھ کے ٹکڑے کھائے)۔ تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ

مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ: جس کھانے کی آگ لگی ہو (آگ سے پکا ہو یا گرم کیا گیا ہو) اس کو اگر کھاؤ تو وضو کرو اگرچہ قروت کا ٹکڑا ہی ہو- اَتَیْتُ بَنِیْ فُلَانٍ فَاَتَوْنِیْ بِثَوْرٍ وَّ قَوْسٍ وَّ کَعْبٍ: میں فلاں لوگوں کے پاس گیا' انھوں نے قروت اور بچی ہوئی کھجور اور تھوڑا گھی میرے سامنے رکھا- صَلُّوا الْعِشَاءَ اِذَا سَقَطَ ثَوْرُ الشَّفَقِ: عشا کی نماز اس وقت پڑھو جب شفق کی تیزی (اس کی سرخی کا پھیلاؤ) موقوف ہو جائے (اندھیرا ہو جائے)- فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَثُوْرُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ: میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ میں سے پھوٹ رہا تھا- بَلْ هِیَ حُمّٰی تَثُوْرُ: نہیں یہ تو بخار ہے جو جوش مار رہا ہے (ایک روایت میں تَفُوْرُ ہے)- مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیُثَوِّرِ الْقُرْاٰنَ: جو شخص علم کا طالب ہو وہ قرآن میں غور کرے (اس میں سب علم موجود ہیں' یعنی اجمالاً تمام علوم کی طرف اشارہ ہے اور اصل مقصود قرآن کا جو علم ہے اس کا تفصیل کے ساتھ بیان ہے)- وَ یَسْتَثِیْرُ مَا فِیْهَا مِنَ الْفَوَائِدِ: اس میں جو فائدے ہیں ان کا نکالے- اِنَّہٗ کَتَبَ لِاَهْلِ جُرَشٍ بِالْحِمٰی حَمَاهُ لَهُمْ لِلْفَرَسِ وَالرَّاحِلَةِ وَالْمُثِیْرَةِ: آپ نے جرش (بہ ضمۂ جیم وفتحہ را یمن کا ایک پرگنہ) والوں کے لئے زمین محفوظ ہونے کی سند لکھ دی' گھوڑے اور اونٹ اور بیل کے لئے مُثِیْرَة سے مراد گائے بیل ہیں کیونکہ وہ اثارہ کرتے ہیں- یعنی ہل چلاتے ہیں' زمین کھودتے ہیں (دکن میں ناگر کہتے ہیں اور فارسی میں قلبہ رانی)- جَاءَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ: ایک شخص پریشان حال بکھرے بال والا آیا- یَقُوْمُ اِلٰی اَخِیْهِ ثَائِرًا فَرِیْصَتُهٗ: اپنے بھائی مسلمان کی طرف رگ پھلا کر (غصہ میں) اٹھے- اصل میں فریصہ کہتے ہیں اس گوشت کو جو پہلو اور کندھے کے بیچ میں' ڈر یا غصہ میں یہ پھڑکنے لگتا ہے- یہاں گردن کی رگ اور پٹھا مراد ہے- حَرَمَ الْمَدِیْنَةَ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ: آنحضرتؐ نے مدینہ کا حرم عیر سے ثور تک قرار دیا (عیر تو مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے لیکن ثور تو مکہ میں ہے' شاید راوی نے غلطی کی' دوسری روایت میں مَا بَیْنَ عَیْرٍ وَّاُحُدٍ ہے- یا یہ مطلب ہوگا کہ مدینہ میں حرم کی مسافت اتنی قرار دی' جتنی مسافت مکہ میں عیر سے ثور تک ہے-)

مترجم:- کہتا ہے' اب جن صاحبوں نے مکہ کے سوا اور کہیں کی زمین حرم مقرر کرنے کو شرک قرار دیا ہے (مثلاً محمد بن عبدالوہاب اور مولانا اسماعیل شہید وغیرہ ہما) وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں' اور مشہور روایت میں یہی ہے' عیر سے ثور تک- تو یہ غلطی نہیں ہوسکتی حافظ ابو محمد بصری نے کہا- احد کے پیچھے ایک چھوٹا گول پہاڑ ہے اس کو ثور کہتے ہیں اور ہمیشہ سے اہل مدینہ اس کو پہچانتے چلے آئے ہیں- (فَکَرِهْتُ اَنْ اُثَوِّرَ عَلَی النَّاسِ شَرًّا جی اللہ نے مجھ کو اچھا کر دیا اور جادو کا اثر دور کر دیا تو اب مجھ کو برا معلوم ہوا کہ' لوگوں میں ایک شر پھیلاؤں (ایک روایت میں اُثِیْرَ ہے معنی وہی ہیں)- کَادُوْا یَتَثَاوَرُوْنَ: ایک دوسرے پر حملہ کرنے کو تھے- فَثَارَ الْحَیَّانِ: دونوں قبیلے (اوس اور خزرج) اٹھ کھڑے ہوئے- (لڑنا چاہتے تھے)- فَقَعَدَ عَلَیْهِ ثُمَّ اَثَارَهٗ: اس پر بیٹھ گئے- پھر اس کو اٹھایا (کھڑا کیا)-

ثُوَّارٌ: بہادر لوگ-

اَثَارَ بِهِ النَّاسُ: لوگ اس پر پل پڑے-

غَارُ ثَوْرٍ: وہ غار جس میں آنحضرتؐ ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ ہجرت کے وقت چھپ رہے تھے-

اَبُوْ ثَوْرٍ: عمرو بن معدیکرب کی کنیت ہے- وہ ایک بچھڑے کا گوشت کھا جاتے اور اوپر سے شراب کی ایک مشک پی لیتے تھے-

بُرْجُ ثَوْرٍ: ایک برج ہے آسمان میں' بیل کی شکل پر-

حضرت سفیان ثوری مشہور امام ہیں اہل سنت کے اور اولیاً کبار میں سے ہیں- امامیہ کا یہ کہنا کہ وہ ہشام بن عبدالملک کی پولیس میں تھے اور حضرت زید بن علی بن حسین کے قتل یا ایذا دہی میں شریک تھے' محض غلط اور بہتان ہے' وہ معاصر تھے امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے' لیکن علم حدیث میں امام ابو حنیفہؒ سے کہیں زیادہ دستگاہ رکھتے تھے- محدثین کے نزدیک وہ بڑے ثقہ اور حافظ گنے جاتے ہیں اور فقہا کے نزدیک بڑے فقیہ)-

ثَوْلٌ: احمق ہونا' دیوانگی شروع ہونا' بہا دینا' شہد کی مکھیوں کی جماعت

اِنْثِیَالٌ: جمع ہو جانا-

تَثَوُّلٌ: بھی وہی معنی رکھتا ہے-

اِنْثَالَ عَلَیْهِ النَّاسُ: لوگ ان پر اکٹھا ہو گئے' گر پڑے-

لَابَأْسَ اَنْ یُّضَحِّیَ بِالثَّوْلَاءِ: ثولا بکری کی قربانی کرنے میں کوئی قباحت نہیں (ثولاء وہ بکری جس کی گردن اکڑ گئی ہو یا دیوانی ہو کر بکریوں سے الگ گھومتی رہے)- سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ مَسِّ ثُوْلِ الْاِبِلِ فَقَالَ لَایَتَوَضَّاءُ مِنْهُ: عطاء سے پوچھا گیا' اگر کوئی اونٹ کا ذکر عضو تناسل چھوئے تو کیا پھر وضو کرے؟ انھوں نے کہا نہیں-

ثُوْل: ایک لغت ہے' اصل میں ثِیل کہتے ہیں اونٹ کے ذکر کی تھیلی کو یا خود ذکر کو-

ثُؤْلُوْل: بتوڑی رسولی جو بدن پر نکلے- ثآلیل اس کی جمع ہے-

ثُوَاءٌ یاثُوِیٌّ: ٹھہرنا' اترنا' مرجانا- اسی طرح اِثْوَاءٌ ہے-

وَعَلٰی نَجْرَانَ مَثْوٰی رُسُلِیْ: نجران کے نصاریٰ پر میرے سفیروں کو ٹھہرانا' ان کی مہمانی کرنا ضروری ہے- اَصْلِحُوْا مَثَاوِیَکُمْ: اپنے مکانوں کو درست رکھو صاف پاک- بِاُمِّ مَثْوَایَ: گھروالی کے ساتھ (یعنی جس عورت کے گھر میں' میں رات کو رہا تھا اسی کے ساتھ صحبت کی تھی- مراد بھٹیاری ہے نہ کہ بیوی- جب اس سے پوچھا گیا کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے زنا کاری حرام کی ہے؟ وہ کہنے لگا' نہیں میں نہیں جانتا)-

تَثَوَّیْتُهُ: میں نے اس کی ضیافت کی-

رُبْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اسْمُهُ الْمُثْوِیْ: آنحضرت ﷺ کے برچھے کا نام مثوی تھا (کیونکہ وہ دشمن کو ٹھہرا دیتا ایک ہی مار میں بے حس وحرکت کر دیتا)-

ثُوَیَّة: ایک مقام کا نام ہے' کوفہ میں-

لَایَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ: مہمان کو یہ درست نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرا رہے کہ اس کو تنگ کر دے-

ثَوِیٌّ: مہمان-

اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ مَثْوَایَ وَاجْعَلْنِیْ مَعَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ فِیْ کُلِّ مَثْوًی وَّ مُنْقَلَبٍ: یا اللہ اپنے پاس میرا ٹھکانا بڑا کر اور مجھ کو ہر ٹھکانے اور ہر لوٹانے میں حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل کے ساتھ رکھ- اَشْکُوْ اِلَیْکُمْ طُوْلَ الثَّوَاءِ فِیْ قَبْرِیْ: میں قبر میں مدت سے رہتے رہتے عاجز ہو گیا ہوں' اس کا شکوہ تم سے کرتا ہوں- اِنَّکُمْ اَثْوِیَاءُ مُؤَجَّلُوْنَ: تم دنیا میں ایک مدت معین کے لئے مہمان ہو- اَلثَّوِیَّةُ لَیْسَتْ مِنْ عَرَفَةَ: ثویہ عرفات سے خارج ہے (اس کی حد ہے)- اَلثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّرَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ: جب ثیب مرد ثیبہ عورت سے زنا کر (یعنی دونوں کی شادی ہو چلی ہو) تو سو کوڑے لگائیں' پھر پتھروں سے مار ڈالیں-

بابُ الثاء مع الهاء

ثَهْتٌ یاثُهَاتٌ: آواز کرنا-

ثَهْلٌ: زمین پر پھیل جانا-

ثَهْوٌ: حماقت-

ثَهْوَد: گیرو' پورے اعضاء والا موٹا لڑکا-

بابُ الثاء مع الیاء

ثَیْتَلَةٌ: عقل مندی کے بعد بیوقوف ہو جانا-

ثَیْتَلُ: نامرد اور چیتل' یعنی پہاڑی بیل یا پہاڑی بکرا-

فِی الثَّیْتَلِ بَقَرَةٌ: اگر محرم شخص چیتل کا شکار کرے' تو ایک گائے فدیہ میں دے-

محیط میں ہے کہ ثَیْتَل موٹے آدمی کو' جس میں بھلائی کا گمان کرے-

ثَیْغٌ: درم یا نرم چیز میں گھس جانا' جیسے ثَوْخٌ جو اوپر گزرا-

ثِیْلٌ: اونٹ کے ذکر کی تھیلی یا خود اس کا ذکر اور ایک قسم کی بوٹی ہے اس کی باریک باریک شاخیں ہوتی ہیں گرہ دار اس کو نجم اور نجیل بھی کہتے ہیں- بطور نقج کے اس کا استعمال ہوتا ہے- عام لوگ اس کو تیَن کہتے ہیں اور عرق الانجیل اور یہ تحریف ہے نجیل کی- طبرستان والے اس کو بندواش کہتے ہیں-

اَیْثَلُ: بڑا اونٹ-

ثِیْنٌ: دریا سے موتی نکالنے والا یا موتی چھیدنے والا آلہ-

ثَاهَةٌ: اصل میں ثَیْهَةٌ تھا مسوڑھا-

ثِیَةٌ: بکریوں کا مقام' جہاں وہ رات کو رہتی ہیں-

بَابُ الْجِيمِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ج - پانچواں حرف ہے حروف تہجی میں سے - عبرانی زبان میں اس کو جیمل کہتے ہیں اور سریانی میں جومل کیونکہ اس کی صورت خط فنیقی میں اونٹ کے کوہان یا گردن کے مشابہ تھی' جیم کے عدد حساب جمل میں تین ہیں-

جِئْ جِئْ - ایک آواز ہے جس سے اونٹ کو پانی پینے کے لئے بلاتے ہیں-

جَأْبٌ - مال کمانا' اور غلیظ گدھا یا گورخر اور گیرو-

جَأْبُ الصَّبْرِ - بڑے صبر والا-

جُؤَابَۃٌ اور جُؤُوبَۃٌ - منہ بدشکل ہونا-

جَأْبَزَۃٌ - بھاگنا' دوڑنا-

جَأْثٌ - خبر کا نقل کرنا-

جُؤُوثٌ - ڈر جانا-

جَأْثٌ - اٹھتے وقت بھاری ہونا-

فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ - میں اس سے ڈر کر خوف زدہ ہو گیا یہاں تک کہ گر گیا - جُئِفَ اور جُثَّ ڈر گیا بمعنے جُئِثَ-

جُؤْجُؤٌ - کشتی یا پرندے کا سینہ یا سینہ کی ہڈیاں جمع جَآجِیٌ ہے-

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَسْجِدِهَا كَجُؤْجُؤِ سَفِيْنَةٍ اَوْ نُعَامَةٍ جَاثِمَةٍ اَوْ كَجُؤْجُؤِ طَائِرٍ فِيْ لُجَّةِ بَحْرٍ - میں گویا اس کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں جیسی کشتی کا سینہ یا شتر مرغ بیٹھا ہوا جیسے سمندر کے بڑی پانی میں پرندے کا سینہ-

حَتّٰى اَتٰى عَارِيَ الْجَآجِيْ وَالْقَطْنِ - یہاں تک کہ وہ سینہ اور پشت برہنہ آیا - بعضے نسخوں میں حَتّٰى اٰتِيَ ہے تو معنی یہ ہو گا میں برہنہ سینہ اور برہنہ پشت ہو کر آؤں گا-

خُلِقَ جُؤْجُؤُ اٰدَمَ مِنْ كَثِيْبِ ضَرِيَّةَ - آدمؑ کا سینہ ضریہ کے ٹیلہ سے بنایا گیا (ضریہ ایک کنواں ہے حجاز میں)-

يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ اَنْ يُّلْصِقَ جُؤْجُؤَهٗ بِالْاَرْضِ - جو کوئی شکر کا سجدہ کرے وہ اپنا سینہ زمین سے لگا دے-

فَضَرَبَتْ بِجُؤْجُؤِهَا حَوْلَ الْجَبَلِ - آخر کشتی نے اپنا سینہ (جودی پہاڑ کے گرد لگا دیا) کھڑ گئی-

جَأْجَأْتُ بِالْاِبِلِ - اونٹ کو میں نے پانی پینے کے لئے بلایا-

جُؤَارٌ - یا جَأْرٌ - آواز سے دعا کرنا' گڑگڑا کر فریاد کرنا-

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُوْسٰى لَهٗ جُؤَارٌ اِلٰى رَبِّهٖ - جیسے میں موسیٰ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے مالک سے فریاد کر رہے ہیں (زور زور سے لبیک کہہ رہے ہیں - اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بعد از موت بھی اعمال خیر کرتے رہتے ہیں اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ مرتے ہی انقطاع اعمال ہو جاتا ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد جو اعمال خیر کیے جائیں وہ نامۂ اعمال میں نہیں لکھے جاتے نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے)-

بِبَقَرَةٍ لَّهَا جُؤَارٌ - ایک گائے لے کر جو بھیں بھیں کر

رہی ہوگی- ایک روایت خُوَارٌ ہے وہی مشہور ہے-

خَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ- تم رستوں اور جنگلوں کی طرف نکل جاؤ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے-

جَأْشٌ - دل، نفس-

فَيَمْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهٗ- یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک طرح کی تسلی ہو جاتی-

رَابِطُ الْجَاشِ -مضبوط دل والا بہادر-

غَضُّوا الْاَبْصَارَ فَاِنَّهٗ اَرْبَطُ لِلْجَاشِ- نگاہیں نیچی رکھو ایسا کرنے سے دل زیادہ مضبوط رہتا ہے (جنگ کے وقت بزدلی نہیں آتی)-

جُؤْوَةٌ یا جَأْىٌ- کمیت رنگ ہونا اس طرح جُؤْوَةٌ روکنا بند کرنا، سینا، درست کرنا ڈھانپنا چھپانا-

وَتَجْاَى الْاَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ حِيْنَ يَمُوْتُوْنَ- اور زمین ان کے (یعنی یاجوج ماجوج کے) مردوں سے بدبو دار ہو جائے گی- جَوِیَ الْمَاءُ میں ایک لغت ہے یعنی پانی بدبو دار ہو گیا یا ہمزہ محفوظ ہے تو- كَتِيْبَةٌ جَاوَاءُ بَيِّنَةُ الْجَاْیِ یا بَيِّنَةُ الْجُؤْوَةِ- سے ماخوذ ہے یعنی سیاہ لشکر جس کی سیاہی نمود ہو مراد زرہوں کی سیاہی ہے یا سِقَاءٌ لَّا يَجْاٰى شَيْئًا- یعنی مشک جو کچھ نہیں تھامتی سب بہا دیتی ہے- اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ زمین ان کی لاشوں سے کالی ہو جائے گی یا ان کے پیپ لہو گوشت وغیرہ کو پیئے گی نہیں بلکہ نکال کر پھینک دے گی یا سَمِعْتُ سِرًّا فَمَا جَاَءْتُهٗ سے یعنی میں نے ایک بھید سنا پھر اس کو چھپایا نہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ زمین ان کی لاشوں سے چھپ جائے گی میں کہتا ہوں اخیر معنی یہاں نہیں بنتا کیونکہ جَأْىٌ اور جُؤْوَةٌ اور جُؤْوَةٌ کے معنی چھپانے کے آئے ہیں نہ چھپنے کے البتہ دوسرا معنی اور تیسرا صحیح ہو سکتا ہے-

حَلَفْتُ لَئِنْ عُدْتُمْ لَنَصْطَلِمَنَّكُمْ بَجَاوَاءَ تَرْدِیْ حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ- میں نے قسم کھا لی ہے اگر پھر تم ایسی شرارت کرو گے تو ہم تم کو ایسے لشکر سے کاٹ ڈالیں گے جس کے کناروں پہ سوار دوڑ رہے ہوں گے- یہ عرب لوگ کہتے ہیں- اَلْحُمْقُ لَا يَجْاٰى مَرْغَهٗ- احمق ہے اپنے منہ کا لعاب نہیں پیتا (یعنی روکتا بک بک کئے جاتا ہے)-

لَاَنْ اَطَّلِىَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَطَّلِىَ بِالزَّاعْفَرَانِ- اگر میں ہانڈی کی کالک مل لوں تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ زعفران ملوں-

جِنَاءٌ اور جِوَاءٌ اور جِنَاوَةٌ- ہانڈی کا ڈھکن یا چینی چمڑے کی ہو یا چھال کی یا کپڑے کی لیکن وہ کپڑا جس سے پکڑ کر ہانڈی اتارتے ہیں اس کو جِعَالَه کہتے ہیں یہ محیط میں ہے-

جَأْىٌ - کاٹنا-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْبَاءِ

جَبْءٌ یا جِبَاءٌ یا جُبُوْءَةٌ یا جَبَاْءٌ- چھپ جانا، ہٹ جانا، برا جاننا، نکلنا-

فَلَمَّا رَاَوْنَا جَبَأُوْا مِنْ اَخْبِيَتِهِمْ- جب ہم کو دیکھا تو اپنے ڈیروں سے نکل آئے-

مَنْ اَجْبٰى فَقَدْ اَرْبٰى- جس نے کھیت کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے بیچ ڈالا تو اس نے سود کھایا (یعنی سود کھانے کی طرح گناہ گار ہوا)-

جَبَأَ - جاب بیچا یعنی مزہ گیرد-

جَابِئٌ - ٹیری-

جُبَّائِيَّه- ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے جو منسوب ہے ابو علی جبائی کی طرف پہلے امام ابو الحسن اشعری اسی کی شاگردی کرتے تھے پھر اس کو چھوڑ کر اہل سنت کے طریق کو اختیار کیا-

وَاَجْبَأَ بِشُعَاعِهٖ ظُلْمَةَ الْعَطَشِ- اور اس کی شعاع سے پیاس کی تاریکی چھپا دے-

جَبَأْتُ عَنِ الرَّجُلِ- میں اس کے پاس سے سرک گیا پیچھے ہٹ گیا-

جَبَأَتْ عَلَيْهِ الْحَيَّةُ- سانپ اپنے بل میں سے اس پر آ نکلا-

اِجْبَاءٌ- کھمبے بہت ہونا-

جُبَّاءٌ- نامرد بزدل-

جَبٌّ - کاٹنا' یا ذکر اور خصیے کاٹنا - اسی سے ہے مَجۡبُوۡبٌ جس کے یہ اعضا کٹے ہوں -

جَبَاب - سخت قحط -

جُبَاب - قحط ہدر یعنی ساقط جس کا کوئی مطالبہ نہ کرے -

جُبٌّ - کنواں یا وہ کنواں جس کی مینڈ (حصار) نہ ہو صرف کچا گڑھا ہو -

جُبُّ الطَّلۡعَةِ - کھجور کے خوشے کا غلاف -

جَبۡوُبَه - ڈھیلا -

جَبُوۡبٌ - سخت زمین -

جُبَّه - مشہور کپڑا ہے جس کی آستینیں کٹی ہوتی ہیں اور کپڑوں کے اوپر پہنتے ہیں -

اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُجِبُّوۡنَ اَسۡنِمَةَ الۡاِبِلِ وَهِيَ حَيَّةٌ - عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) کیا کرتے اونٹوں کے کوہان کاٹ لیتے وہ زندہ ہوتے -

اِجۡتَبَّ اَسۡنِمَةَ شَارِفَيۡ عَلِيٍّ - حضرت حمزہؓ نے حضرت علیؓ کی بوڑھی دو اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے (جب وہ نشہ میں تھے) ایک روایت میں جَبَّ - اور ایک میں اَجَبَّ ہے معنی وہی ہے -

نَهٰى عَنِ الۡاِنۡتِبَاذِ فِي الۡمَزَادَةِ الۡمَجۡبُوۡبَةِ - کٹی ہوئی مشک میں نبیذ بھگونے سے آپ نے منع فرمایا - نہایہ میں ہے مَجۡبُوۡبَه وہ مشک ہے جس کا سر کاٹ ڈالا ہو اور اس کے نیچے کا بھی سرا (جس سے پانی ڈالتے ہیں) نہ ہو - عربی میں نیچے کے سرے کو عُزۡلَاء کہتے ہیں -

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَنِ الۡجُبِّ - آنحضرتؐ نے جب سے منع کیا لوگوں نے کہا جُبّ کیا چیز ہے - ایک عورت کہنے لگی جب وہ مشک جو تلے اوپر سی دے جائے عرب لوگ اس میں نبیذ بھگوتے یہاں تک کہ وہ نبیذ ہی کے لئے خاص اور مستعمل ہو جاتی سخت ہو کر اس کی مسامات بند ہو جاتے اس کو مَجۡبُوۡبَه بھی کہتے -

فَاِذَا هُوَ مَجۡبُوۡبٌ - آنحضرتؐ نے مابور خصی کے قتل کا حکم دیا جب اس پر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی دیکھا تو وہ مجبوب ہے (یعنی اس کا ذکر کٹا ہوا ہے) -

اِنَّهٗ جَبَّ غُلَامًا لَّهٗ - اس نے اپنے ایک غلام کو ہجڑا بنایا -

اَلۡاِسۡلَامُ يُجِبُّ مَا قَبۡلَهٗ وَ التَّوۡبَةُ تُجِبُّ - اسلام کفر کے زمانہ کے گناہ سب کاٹ دیتا ہے (مٹا دیتا ہے) اس طرح توبہ بھی گناہوں کو کاٹ دیتی ہے -

اَلۡمُتَمَسِّكُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ اِذَا جَبَّبَ النَّاسُ عَنۡهَا كَالۡكَارِّ بَعۡدَ الۡفَارِّ - جب لوگوں نے اللہ کے حکم پر چلنا چھوڑ دیا ہو (اس سے بھاگ اٹھے ہوں) اور کوئی اس پر چلے تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے جہاد میں بھاگنے والے کے بعد حملہ کرنے والے کو -

اِنَّ رَجُلًا مَرَّ بِجَبُوۡبِ بَدۡرٍ - ایک شخص بدر کے ڈھیلوں پر سے یا سخت زمین پر سے گذرا -

رَاَيۡتُ الۡمُصۡطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيۡ وَ يَسۡجُدُ عَلَى الۡجُبُوۡبِ - آنحضرتؐ کو میں نے دیکھا آپ سخت زمین یا ڈھیلوں پر سجدہ کر رہے تھے -

دُفِنَتۡ اُمُّ كُلۡثُوۡمٍ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يُلۡقِيۡ اِلَيۡهِمۡ بِالۡجُبُوۡبِ وَ يَقُوۡلُ سُدُّوا الۡفُرَجَ - حضرت ام کلثوم آنحضرتؐ کی صاحب زادی دفن کی گئیں تو آنحضرتؐ ڈھیلے اٹھا اٹھا کر لوگوں کو دینے لگے اور فرمانے لگے سوراخوں کو بند کرو -

اِنَّهٗ تَنَاوَلَ جَبُوۡبَةً فَتَفَلَ فِيۡهَا - آنحضرتؐ نے ایک ڈھیلہ اٹھایا اس پر تھوکا -

عَنَّتۡ لِيۡ عِكۡرِشَةٌ فَشَنَقۡتُهَا بِجَبُوۡبَةٍ - ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلہ مار کر اس کو روک دیا -

اِمۡرَاَةٌ قَبَّاءُ جَبَّاءُ - لاغر شکم چھوٹی چھوٹی پستان والی عورت (پوری حدیث نہایہ میں یوں ہے وفی حدیث بعض الصحابة وسئل عن امرأة تزوج بها كيف وجدتها فقال كالخير من امرأة قباء جباء قالوا وليس ذلك خير قال ماذك خير قال ماذک بادفا للضجيع ولا

روی للرضیع یعنی لاغر شکم- چھوٹی پستان والی عورت اچھی نہیں ہے اس کے ساتھ لیٹو تو گرم نہیں کرتی بچہ کا پیٹ نہیں بھرتی - دودھ کم دیتی ہے)-

جُعِلَ فِیْ جُبِّ طَلْعَةٍ - (آنحضرتؐ پر جو جادو کیا گیا تھا اس کا سامان) کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا گیا تھا-

جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ - دو جبے لوہے کے ایک روایت میں جنّتان ہے یعنی دو زرہیں لوہے کی-

لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِیَّةً ضَیِّقَةَ الْکُمَّیْنِ - آنحضرتؐ نے ایک رومی چغہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں-

جُبُّ یُوْسُفَ - وہ اندھا کنواں جس میں حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا - وہ طبریہ سے بارہ میل پر ہے-

جُبُّ الْحُزْنِ - ایک وادی دوزخ میں ہے یعنی رنج و غم کا کنواں-

جِبْتٌ - بت، کاہن، جادوگر، جادو جس میں بھلائی نہ ہو جو چیز اللہ کے سوا پوجی جائے، شیطان-

مِنَ الْجِبْتِ اَلطِّیَرَةُ - بدشگونی شیطانی کام ہے-

اَلطِّیَرَةُ وَالْعِیَافَتُه وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ - بدشگون لینا اور پرندوں کے آواز اور گذر وغیرہ سے حالات بتلانا اور گٹیاں مارنا یا رمل زائچہ وغیرہ کھینچ کر آئندہ کے حالات بتلانا) یہ سب شیطانی کام ہیں یا جادو میں داخل ہیں یا شرک کے اعمال ہیں خدا محفوظ رکھے-

فائدہ:- رمل، جفر، نجوم ان سب سے آئندہ کے حالات اور وقائع بتلانا نرا ڈھکوسلا ہے جو جھوٹے بدمعاش لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے اور دوسروں کو ڈرانے ان کا مال ٹھگنے ور ڈرانے کے لئے اختیار کیا ہے افسوس ہے کہ جاہل ان بدمعاشوں کے پھندے میں گرفتار ہو جاتے ہیں، حدیث اور قرآن پر چلنے والے ایسے ہت کھنڈوں میں کبھی نہیں آ سکتے -

اَلْجِبْتُ وَ الطَّاغُوْتُ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ - جبت اور طاغوت فلاں فلاں شخص ہیں-

اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجَوَا بِیْتَ وَ الطَّوَاغِیْتَ - یااللہ جادو گروں اور شیطانوں پر لعنت کر-

جُبْجُبٌ - ہموار، برابر زمین جو دشوار گزار نہ ہو-

جَبْجَبَ الرَّجُلُ - سیاحت کی-

تَجَبْجَبَ مِنْهُ - اس سے مانوس نہیں ہوا-

جَبَاجِبُ - ڈھول-

نَادَی الشَّیْطَانُ یَا اَصْحَابَ الْجَبَاجِبِ - شیطان نے آواز دی اے جباجب والو، یہاں جباجب سے منٰی کے مقامات مراد ہیں کیونکہ قربانیوں کی اوجھڑیاں پچوڑھیاں وہاں ڈالی جاتی ہیں - یہ جمع ہے جَبْجَبَۃٌ کی یعنی اوجھڑی جس میں گوشت کاٹ کر رکھتے ہیں یا چربی جو گلا کر اوجھڑی میں رکھی جائے یا اونٹ کے پہلو کی کھال جس میں گوشت رکھا جائے-

جُبْجُبَةٌ فِیْهَا نَوًی مِّنْ ذَهَبٍ - ایک زنبیل چمڑے کی جس میں گٹھلی برابر سونا تھا (گٹھلی ایک وزن ہے)-

اِنْ مَّاتَ شَیْءٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَاجْعَلْ جِلْدَهٗ جَبَاجِبَ یا فخذ جِلْدَهٗ فَاجْعَلْهُ جَبَاجِبَ یُنْقَلُ فِیْهَا التُّرَابُ - اگر کوئی اونٹ مر جائے تو اس کی کھال کے تھیلے بنا ڈال جن میں مٹی بھر کر ڈھوئی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانا درست ہے-)

جَبْذٌ - کھینچنا - بعض نے کہا یہ قلب ہے جَذْبٌ کا - محیط میں ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ جَبْذٌ ایک علیحدہ صحیح لغت ہے-

جُنْبُذٌ - گل انار یا گل سرخ-

جُنْبُذَہ - قبہ اس کو فارسی میں گنبد اور ہندی میں گمبذ کر لیا ہے-

فَجَبَذَ فِیْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ - ایک شخص نے مجھ کو پیچھے سے کھینچا-

جَبْرٌ یا جُبُوْرٌ یا جِبَارَةٌ - باندھنا، جوڑنا، جڑنا، نیکی کرنا ظلم زبردستی کرنا-

اَلْجَبَّارُ - اللہ کا ایک نام ہے یعنی جو چاہے وہ زور سے کرانے والا - بعض نے کہا اپنی مخلوقات پر بلند-

نَخْلَةٌ جَبَّارَةٌ- کھجور کا بڑا لمبا درخت-

یَا اَمَةَ الْجَبَّارِ- اور جبار کی لونڈی- یہ اس عورت کو کہا جو خوشبو لگائے زینت کیے اکڑتی بکڑتی بڑے ٹھٹے اور اچھے وضع سے جا رہی تھی-

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْهَا قَدَمَهٗ- یہاں تک کہ جبار یعنی پروردگار اپنا قدم اس میں یعنی دوزخ میں رکھے دے گا اس وقت وہ کہے گی بس بس میں بھر گئی' بعض نے کہا قدم سے یہاں مراد کفار اور فجار ہیں کیونکہ اللہ نے قدیم سے ان کو دوزخ ہی کے لئے بنایا تھا جیسے مومنین کہ بہشت کے لئے- بعض نے کہا جبار سے ہر متکبر مغرور مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے دوزخ نے کہا میں تین شخصوں کے لئے مامور کیے گئی- ایک تو جو کوئی اللہ کے سوا دوسرا خدا ٹھہرائے- دوسرے جو کوئی مغرور گھمنڈی ہو تیسرے جو مورت بنائے- (یعنی جاندار کی)-

کَثَافَةُ جِلْدِ الْکَافِرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ- کافر کی کھال دوزخ میں چالیس ہاتھ موٹی ہو جائے گی ہاتھ بھی کون سا ایک لمبے شخص کا ہاتھ- یا بادشاہ کا ہاتھ- قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں جبار عجم کا ایک بادشاہ تھا اس کا ہاتھ بہت لمبا پورا تھا-

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا جَبَّارَةٌ- جانے دو اس کو چھوڑ دو وہ بڑی مغرور ہے (مگری)-

وَجَبَّارِ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطَرَاتِهَا- اور جوڑنے والا دلوں کا ان کی اصل فطرت پر یعنی توحید اور ایمان پر دلوں کو قائم رکھنے والا-

فِیْهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَ الْمَجْبُوْرُ وَ ابْنُ السَّبِیْلِ- ان میں کوئی تو اپنی خوشی سے سمجھ کر ساتھ ہوگا کوئی زبردستی مجبوری سے کوئی مسافر ہوگا-

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَ الْمَلَکُوْتِ- پاک ہے وہ عظمت اور بادشاہت والا یا جبر اور قہر والا' بادشاہت والا-

ثُمَّ یَکُوْنَ مُلْکٌ وَّ جَبْرُوَّةٌ یا جَبَرُوْتٌ- پھر بادشاہت اور زور و جبر کا زمانہ آئے گا- جَبْرُوَّةٌ یا جَبُرُوَّةٌ یا جَبُرُوْتٰی یا جُبُرُوَّةٌ یا جِبْرِیَاءٌ یا جَبْرِبَةٌ یا جِبْرِیَةٌ یا جَبْرِیَةٌ- سب کے ایک معنی ہیں یعنی زور اور قہر اور زبردستی جیسے جَبَرُوْتٌ کے معنی ہیں-

اَلْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیَعِزَّ- زبردستی سے عزت حاصل کرنے کو حاکم بن بیٹھے-

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ- بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے (جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا نہ ہو اور دن کے وقت یہ حادثہ ہو) تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا- اسی طرح اگر کان یا کنواں اپنی ملک میں کھدائے اور اس میں کوئی ہلاک ہو جائے تو تاوان لازم نہ ہوگا-

وَالنَّارُ جُبَارٌ- آگ بھی جبار یعنی ہدر ہے اس سے جو نقصان ہو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا بشرطیکہ آگ سلگانے والا کوئی بے احتیاطی نہ کرے مثلاً ایک شخص نے آگ اپنی ملک میں سلگائی اور آندھی سے چنگاری اڑ کر کہیں آگ لگ گئی تو اس کا تاوان لازم نہ ہوگا-

اَجْبُرُهُمْ وَ اَتَاَلَّفُهُمْ- میں ان کی اصلاح کرتا ہوں ان کا دل ملاتا ہوں (ان کو روپیہ پیسہ اس لئے دیتا ہوں کہ وہ دل سے اسلام کی طرف مائل ہو جائیں)-

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ- چرنے والا جانور (جو چھٹا ہوا چر رہا ہو) اگر کسی کو نقصان پہنچا تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا-

وَاجْبُرْنِیْ وَاهْدِنِیْ- میری مصیبت اور نقصان کی تلافی کر یعنی جو کچھ رنج یا نقصان ہوا ہے اس کا نعم البدل کر دے اور مجھ کو سیدھے رستہ پر چلا-

وَجَبْرِ یَائِیْ- قسم میرے عظمت اور دبدبہ اور قہر کی-

لَقِیَ مِنْهُ الْجَبْرِیَّةَ- اس کو تکبر کرتا ہوا پایا-

مَا اَرَادَ بِکَ جَبَّارٌ سُوْءً اِلَّا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِشَاغِلٍ اَوْرَمَاهُ بِقَاتِلٍ- جب کوئی ظالم تجھ سے برائی کرنا چاہے گا تو اللہ اس کو کسی مصیبت میں پھنسا دے گا یا قاتل کو اس پر مسلط کرے گا وہ قتل کیا جائے گا-

لَا تَکُوْنُوْا عُلَمَاءَ جَبَّارِیْنَ- مغرور عالم مت بنو اپنے علم پر فخر کرنے والے بلکہ علم کے ساتھ عاجزی اور انکساری

اور تواضع اپنا شیوہ رکھو-

اِیَّاکُمْ وَالتَّجَبُّرَ عَلَی اللّٰہِ- اللہ کے قرب پر بھروسہ کر کے لوگوں سے غرور مت کرو (یہ سمجھ کر ہم بڑے عابد زاہد ہیں اور ہم کو اللہ کا قرب حاصل ہے دوسرا بندگان خدا پر تفوق مت جتاؤ وہ شہنشاہ بے پرواہ ہے دم بھر میں تم کو مردود کر دے گا اور جن کو تم حقیر سمجھتے ہو ان کو اپنا قرب عطا فرمائے گا- جان پدر اگر تو ہم بخفتی ازاں بہ کہ در پوستین خلق افتی -[1] اب یہ اقوال جو منقول ہیں لوائی ارفع من لواء محمد یا پنجۂ با پنجۂ خدا دارم من چہ پروائی مصطفیٰ دارم کفر[2] کے کلمات ہیں اللہ ایسی بے ادبیوں سے محفوظ رکھے اگر کسی اچھے شخص سے یہ کلمات نقل کئے جائے ہیں تو سمجھنا چاہئے کہ اس پر افترا اور بہتان ہے اس نے ہرگز ایسا نہ کہا ہوگا البتہ اگر دیوانگی یا جنون یا جذب کی حالت میں اس سے ایسے کلمے نکل گئے ہوں گے تو وہ اور بات ہے لیکن حالت صحو میں اس نے استغفار کیا ہوگا- بعض نے ان کلمات کی تاویل بھی کی ہے مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ تاویل کی ضرورت اللہ و رسول کے کلام میں واقع ہوتی ہے جو خطا سے معصوم ہیں باقی لوگوں کے کلمات میں تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے- کالائی بد بریش خاوند[3] انہی کے منہ پر مار دینا چاہئے-

اِنَّ عَبْدًا لَّمْ یَتَجَبَّرْ عَلَی اللّٰہِ اِلَّا تَجَبَّرَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ- جو بندہ اللہ کے قرب پر مغرور ہوگا وہ اللہ کے رسول پر گویا غرور کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ ہم بھی کوئی چیز ہیں ور پیغمبر کے بن توسل ہم کو بارگاہ پروردگار میں رسائی ہے یہ خیال تباہ کرنے والا ہے بغیر پیغمبر کی غلامی اور کفش برداری کے خدا کا تقرب مسلمانوں کو حاصل نہیں ہوسکتا اور کتنا بھی تقرب حاصل ہو جائے مگر پیغمبر صاحب کے قرب کی سامنے تمہارا تقرب بے حقیقت رہے گا)-

جِبْرَئِیْلَ یا جَبْرَئِیْلَ یا جِبْرِیْلَ یا جَبْرَائِیْلَ- مشہور فرشتے ہیں جو وحی لانے پر مامور ہیں- یہ لفظ عبری ہے اس کا معنی اللہ کا بندہ-

هُوَ الَّذِیْ لَمْ یُغْلِقْ بَابَهٗ دُوْنَهُمْ فَیَاْکُلُ قَوِیُّهُمْ ضَعِیْفَهُمْ وَلَمْ یَجْبُرْهُمْ فِیْ بُعُوْثِهِمْ فَیَقْطَعُ نَسْلَ اُمَّتِیْ- اچھا حاکم وہ ہے جو اپنا دروازہ رعیت سے بند نہ کرے (ہر ایک رعیت کو اپنے تک آنے اور پہنچنے دے چوکی پہرہ ان کے روکنے کو نہ رکھے- (یہ صفت اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر پر ختم کر دی تھی ایک ایک بڑھیا آپ تک پہنچتی اور اپنا عرض حال کرتی - آپ کے بعد چند ہی بادشاہ ایسے خدا ترس رعیت پرور گذرے ہیں باقی اکثر بادشاہ تو خدا کی پناہ ایسے مغرور ہیں کہ رعیت تو کیا عرضی تک بھی ان تک پہنچنا دشوار ہے' اور تو اور بادشاہوں کے وزیر اور امیر اور ادنیٰ ادنیٰ عہدہ دار ایسے مغرور ہیں کہ غریبوں کی رسائی ان تک نہیں ہوسکتی اور نہ ہی عام مجمعوں میں جیسے عید یا جمعہ میں تشریف لاتے ہیں ہر وقت عورتوں کی طرح پردہ نشین رہتے ہیں اور خلق اللہ کی نظر سے محجوب بعض بادشاہ تو ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے عرضی دینا اور عرض حال بھی کرنا داخل جرم رکھا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ) ورنہ زبردست کمزور کو کھا جائے گا اور جہاد میں جانے کے لئے جبر نہ کرے (کہ خواہ مخواہ سب مسلمان جہاد میں جائیں) ایسا کر کے میری امت کی نسل کاٹ دے-

لَاجَبْرَ وَلَا تَفْوِیْضَ وَلٰکِنْ اَمْرٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ- بندے (جمادات کی طرح) بالکل مجبور نہیں ہیں نہ بالکل قادر ہیں (اپنے افعال کے آپ خالق جو چاہیں بدون ارادہ اور مشیت الٰہی کے کرلیں) بلکہ بیچ بیچ میں ان کا حال ہے (یہی مذہب اہل حدیث کا ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے مگر یہ اختیار ظاہری ہے اور اللہ کے ارادہ اور مشیت کے سامنے وہ مجبور ہیں ان سے وہی کام سرزد ہوگا جو اللہ تعالیٰ

[1] لخت جگر! اگر تو سویا رہتا تو اس سے بہتر تھا کہ تو لوگوں کو غیبت کرے۔(م)

[2] میرا جھنڈا محمدؐ کے جھنڈے سے بلند ہویا (یہ شعر کہ) میرا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہے اب مجھے مصطفیٰ ﷺ کی کیا ضرورت ہے۔(م)

[3] برا کپڑا خاوند کی داڑھی پر (از راہ حقارت۔م)

نے ازل سے ان کی تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

فَائِدَہ: - یہ امام جعفر صادق کا قول ہے اور اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو تصرف فی الکائنات کا اختیار دے دیا تھا یہی تو تفویض ہے جو ہند کے مشرک برہما، بشن اور شیو کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں امام صاحب نے اس اعتقاد کو باطل کیا اور تفویض کی نفی کی۔ جَبْرِیَہ وہ فرقہ جو بندے کو (کنکر پتھر کی طرح) بالکل مجبور کہتا ہے (یہ بھی ایک صریح غلطی ہے کیا رعشہ کی حرکت میں اور اختیاری حرکت میں کوئی فرق نہیں۔ قَدْرِیَّہ وہ فرقہ جو بندے کو بالکل قادر اپنے افعال کا خالق سمجھتا ہے تفویض کے یہی معنی ہیں۔

جَبَرَ اللّٰہُ وَھْنَکُمْ - اللہ تعالیٰ نے تمہارے ضعف کی تلافی کر دی۔

مُجَبِّرٌ - جو ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑتا ہے۔

جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ - مشہور صحابی ہیں محب اہل بیت (ایک بار میں نے آپ کو خواب میں دیکھا جیسے وہ وضو کر رہے ہیں اور آنحضرتؐ سامنے ایک بلند پہاڑی پر تشریف رکھتے ہیں اس پہاڑ پر اور بھی کئی آدمی تھے میں نے ان سے پوچھا آپ کون صاحب ہیں؟ کہنے لگے میں جابر بن عبداللہ انصاری ہوں، میں نے کہا سبحان اللہ آپ تو آنحضرتؐ کو خوب پہچانتے ہیں بھلا بتلایئے تو ان لوگوں میں جو سامنے پہاڑی پر ہیں آنحضرتؐ کون سے ہیں انھوں نے کہا دیکھو وہ سفید عمامہ باندھے ہوئے میں نے دور ہی سے آپ کی زیارت کی لیکن قرب نصیب نہیں ہوا قرب کیسے ہو کہاں ہم گناہ گار ناپاک اور کہاں وہ خدا کا محبوب مقدس اور پاک ﷺ)۔

جَابِرُ جُعْفِیْ - ایک شیعی راوی ہے اہل سنت اس کو ضعیف بلکہ کذاب کہتے ہیں اور امامیہ اس کو ثقہ اور عالم جانتے ہیں۔ وہ کہتا تھا مجھ کو امام محمد باقر سے ستر ہزار حدیثیں پہنچی۔ زہیر نے کہا وہ کہتا تھا پچاس ہزار حدیثیں مجھ کو ایسی یاد ہیں کہ میں نے ان میں سے ایک بھی کسی سے بیان نہیں کی پھر ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا یہ انہی پچاس ہزار میں سے ہے۔ امام محمد باقر سے کہنے لگا میں آپ پر صدقے آپ نے میرے اوپر اسرار کا بوجھ لاد دیا جو میں کسی سے بیان نہیں کر سکتا مگر کبھی وہ میرے دل میں ایسا زور کرتے ہیں کہ میں دیوانہ کی طرح ہو جاتا ہوں امام نے فرمایا ایسی حالت میں تو جبانہ (جنگل) کی طرف جا وہاں ایک گڑھا کھود اس میں سر لٹکا کر کہتا رہ محمد بن علی باقر نے مجھ سے یہ بیان کیا (اس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی سنے بھی نہیں اور تیرے دل کا بخار نکل جائے)۔

لَایَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا الْمَجْبُوْرُ - مجمع البحرین میں ہے کہ بعض نے مجبور حائے حطی سے، بعض نے مخبور خائے معجمہ سے روایت کیا ہے اور اخیر ہی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے یعنی وہی رضاعت باعث حرمت ہے جو معلوم اور مشہور ہو۔

اَلْمَسْحُ عَلَی الْجَبَائِرِ - ٹکٹکیوں پر مسح کرنا - یہ جبیرہ یا جبارہ کی جمع ہے۔

یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ - اے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے والے۔

جَبَرْتُ الْیَتِیْمَ - میں نے یتیم کو دیا۔

جَبْلٌ - پیدا کرنا، طبیعت میں رکھنا، جبر کرنا، کیچڑ بنانا۔

جَبَلٌ - پہاڑ، سردار، بخیل۔

جِبِلَّۃٌ - جماعت۔

جُبُلَّۃٌ - کثرت۔

جِبِلٌّ - خلقت۔

جَبِیْلَہ - قبیلہ۔

کَانَ رَجُلًا مَجْبُوْلًا - عبداللہ بن مسعود موٹے گٹھے ہوئے آدمی تھے۔

اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَمِنْ خَیْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَیْہِ - میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بات پر اس کی فطرت ہوئی اس کی بھلائی چاہتا ہوں۔

مَالَکَ اَجْبَلْتَ - تجھ کو کیا ہوا بس ٹھہر گیا رک گیا - یہ اَجْبَلَ الْحَافِرُ سے ماخوذ ہے (یا اَجْبَلَ الشَّاعِرُ سے جب شاعر کلام سے رک جائے اور کچھ نہ کہہ سکے) - جب کھودنے والا پہاڑ تک یا ایسے پتھر تک پہنچ جائے جس میں کدال کام

نہیں کرتی۔

فَکَسٰی بَیْنَ الْجَبَلَیْنِ - مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں ان کے درمیان بہیانے ڈھانپ لیا۔ (کعبہ ڈوب گیا)۔

وَاجَبَلَاہُ - ہائے میرے پہاڑ (یعنی پہاڑ کی طرح مضبوط اور سخت سردار۔)

اِنِّیْ وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ - میں پہاڑ پر پیدا ہوا۔ (یعنی جبل شمر پر)۔

فِی السَّھْلِ یَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِی الْجَبَلِ - کھیتی نرم ہموار زمین میں ہوتی ہے نہ کہ پہاڑ میں۔

جُبَلُ - ایک بستی ہے دجلہ کے کنارے پر۔

جُبْنٌ - یا جُبْنٌ یا جَبَانَۃٌ - نامردی' بزدلی' بوداپن۔

فَلَمَّا کُنَّا بِظَھْرِ الْجَبَّانِ - جب ہم جنگل کی بلندی میں پہنچے۔

جَبَّانٌ اور جَبَّانَۃٌ - جنگل اور مقبرہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر جنگل میں بنایا جاتا ہے۔

جَبَانٌ اور جَبِیْنٌ - نامرد اور بزدل مرد ہو یا عورت۔

جُبْن اور جُبُنٌ اور جُبُنٌّ - جمے ہوئے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

مَاءُ الْجُبْنِ - دودھ کو پھاڑ کر یا جما کر اس کا پانی نکال لیتے نہایت مصفی خون اور مرطب بدن ہے معدے کو طاقت بخشتا ہے۔

نَاتِیَ الْجَبِیْنِ - بلند پیشانی بعض نے کہا جبین وہ مقام جو ابرو کے بال اگنے کی جگہ تک ہے تو ہر آدمی میں دو جبین ہیں جو چہرے کے دونوں طرف ہیں۔

اُتِیَ بِجُبُنَّۃٍ - آپ کے پاس جما ہوا دودھ لایا گیا۔ (دودھ بکری کے بچے کے معدے کی رطوبت سے جماتے ہیں معلوم ہوا کہ وہ بھی پاک ہے عربی میں اس کو انفحہ کہتے ہیں)۔

اِنَّکُمْ لَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُبَخِّلُوْنَ وَ تُجَھِّلُوْنَ - تم تو (اے اولاد) نامرد بناتے ہو بخیل بناتے ہو جاہل بناتے ہو۔

اَلْوَلَدُ مَبْخَلَۃٌ مَجْبَنَۃٌ - اولاد آدمی کو بخیل اور بزدل (نامرد) کر دیتی ہے (اولاد کے لئے مال جوڑتا ہے بخیلی کرتا ہے لڑائی میں جانے سے دل چراتا ہے اولاد کی محبت میں دین کا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ یا لوگوں سے جہالت کرتا ہے)۔

اَجْبَنْتُہٗ - میں نے اس کو نامرد پایا یا نامرد سمجھا۔

جَبَّنْتُہٗ - کا بھی یہی معنی ہے۔

لَاتُجْزِئُ صَلٰوۃٌ لَایُصِیْبُ الْاَنْفُ فِیْھَا مَایُصِیْبُ الْجَبِیْنَ - وہ نماز درست نہ ہوگی جس میں ناک کو وہ چیز نہ لگے جو دونوں جبینوں کو لگتی ہے (مطلب یہ ہے کہ سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین سے لگانا ضرور ہے)۔

اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ یَوْمَ الْعِیْدِ عَلٰی مَنْ خَرَجَ اِلَی الْجَبَّانَۃِ - عید کی نماز اس پر ہے جو جنگل کی طرف نکلے۔

اَبْرُزْ اَنْتَ وَھُوَ اِلَی الْجَبَّانِ - تو اور وہ دونوں جنگل کو جاؤ۔

جَبْہٌ - پیشانی پر مارنا' بری طرح پیش آنا' سامنے آ جانا۔

جَبْھَۃٌ - ذلت' رسوائی' اور پیشانی جہاں پر سجدہ کرتے ہیں' اور جماعت' اور چاند' اور گھوڑے۔

لَیْسَ فِی الْجَبْھَۃِ صَدَقَۃٌ - گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ بعض نے کہا جبھہ گھوڑوں خچروں غلام لونڈی سب کو کہتے ہیں ان میں کسی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَدْ اَرَاحَکُمُ اللّٰہُ مِنَ الْجَبْھَۃِ وَ السَّجَّۃِ وَ الْبَجَّۃِ - اللہ نے تم کو ذلت اور رسوائی سے (یا جبہ ایک بت کا نام ہے اس کی پرستش سے) اور دودھ پانی ملا کر پینے سے (یا سجہ بھی ایک بت کا نام ہے اس کی پوجے سے) اور اونٹ کا خون پینے سے نجات بخشی' راحت دلائی۔ (جبہ ان لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو کسی کی دیت اٹھانے یا تاوان دینے میں کوشش کر رہے ہوں اور جس کے پاس جائیں وہ ان کی بات نہ ماننے سے شرم کرے)۔

فَقَالُوْا عَلَیْہِ التَّجْبِیَۃُ - (آنحضرتؐ نے یہودیوں سے پوچھا تمہارے نزدیک زنا کی سزا کیا ہے) انہوں نے کہا مرد اور عورت دونوں کا منہ کالا کرنا اور اونٹ یا گدھے پر (اس طرح بٹھا کر کہ ایک کا منہ ادھر ہو ایک کا ادھر) تشہیر کرنا۔

جَبْوَۃٌ یا جَبَاوَۃٌ - اکٹھا کرنا' تحصیل کرنا۔

جَبَا - حوض یا کنوے سے پانی نکالنے کا مقام یا اس کے

گرد اگر جو مٹی وغیرہ ہوتی ہے یا مینڈ۔

مَنْ اَجْبَا فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے کھیتی کو پختہ ہو جانے سے پہلے بیچا اس نے سود کھایا۔ (یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے جَبْءٌ میں، مگر صاحب مجمع نے اس کو یہاں ذکر کیا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا اصل میں یہ لفظ مہموز ہے مگر روایت بغیر ہمزہ کے ہے شاید یہ راوی کی تحریف ہو یا اَرْبٰی کا قافیہ ملانے کے لئے ہمزے کو گرا دیا۔ بعض نے کہا اَجْبٰی ناقص یائی ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اپنے اونٹ کو زکوٰۃ کے تحصیل دار سے چھپا دے تاکہ زکوٰۃ نہ دینا پڑے۔ بعض نے کہا بیع عینہ مراد ہے یعنی مثلاً ایک شخص کے ہاتھ ادھار ایک چیز سو روپیہ کو بیچنا پھر پچھتر روپیہ نقد دے کر اس سے خرید لینا یہ بیع سود خواروں نے ایجاد کی ہے)۔

فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبَاهَا۔ آنحضرتؐ اس کنوے کی مینڈ پر بیٹھے۔ جِبَابَہ بکسرۂ جیم۔ جو پانی حوض میں جمع کیا جائے۔

جَبىً یا جِبَايَةٌ۔ جمع کرنا۔

تَجْبِيَةٌ۔ ہاتھوں کو گھٹنوں یا زمین پر رکھ کر اوندھا ہونا' سر جھکانا (یعنی رکوع یا سجدہ)۔

اِنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا يُعْشَرُوْا وَلَا يُحْشَرُوْا وَلَا يُجَبُّوْا فَقَالَ لَكُمْ اَنْ لَّا تُعْشَرُوْا وَلَا تُحْشَرُوْا وَلَا خَيْرَ فِيْ دِيْنٍ لَّيْسَ فِيْهِ رُكُوْعٌ۔ ثقیف کے لوگوں نے یہ شرط لگائی (اس شرط سے اسلام قبول کیا) کہ ہم سے دسواں حصہ پیداوار کا (زکوٰۃ میں) نہ لیا جائے اور جہاد کے لئے ہم کو نہ نکالا جائے اور اوندھے نہ کئے جائیں (یعنی رکوع اور سجدہ ہم سے نہ کرایا جائے مطلب یہ ہے کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے) آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا یہ دو شرطیں منظور کہ تم سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا نہیں لیا جائے گا' جہاد کے لئے تم کو نہیں نکالیں گے مگر (یہ نہیں ہوسکتا کہ نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ دین کیا کام کا جس میں رکوع اور سجود اللہ کی عبادت نہ ہو۔ جابرؓ نے کہا آنحضرت کو یہ معلوم تھا کہ جب ثقیف کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے (اسلام کا نور ان کے دل میں سما جائے گا) تو پھر زکوٰۃ بھی دیں گے' جہاد بھی کریں گے اس لئے آپ نے ان دو شرطوں کو منظور کر لیا مگر نماز کے ترک کی اجازت نہ دی اس لئے کہ نماز کا وقت تو ہر روز پانچ بار آتا ہے اور زکوٰۃ سال بھر میں ایک بار دی جاتی ہے اور جہاد کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔

فَيَقُوْمُوْنَ فَيُجَبُّوْنَ تَجْبِيَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے قیامت اور نفخ صور کا ذکر کیا اور کہا) پھر لوگ کھڑے ہوں گے اور ایک بارگی ایک شخص کی طرح کھڑے کھڑے پروردگار کے سامنے جھک جائیں گے (رکوع آداب بجا لائیں گے۔ بعضوں نے کہا سجدے میں گر پڑیں گے)۔

فَاِذَا اَنَا بِتَلٍّ اَسْوَدَ عَلَيْهِ قَوْمٌ مُّجَبُّوْنَ يُنْفَخُ فِيْ اَدْبَارِهِمْ بِالنَّارِ۔ یکایک میں نے ایک کالا ٹیلہ (بٹہ) دیکھا اس پر کچھ لوگ اوندھے پڑے تھے ان کی گانڈوں میں آگ پھونکی جا رہی تھی۔

كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ مُجَبِّيَةً جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ۔ یہودی کہتے تھے جب کوئی مرد اپنی عورت سے اس کو اوندھا کر کے صحبت کرے تو لڑکا احول (یعنی ترچھی آنکھ کا) پیدا ہوتا ہے (جو ایک کو دو دیکھتا ہے)۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ اشرفی نہ روپیہ محصول میں کچھ نہ لو گے یہ اِجْتِبَاء سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ ذرائع آمدنی سے مال کی تحصیل کرنا۔ یا چننا' منتخب کرنا۔ اسی سے مجتبٰی آنحضرتؐ کا لقب ہے اور مصطفٰی یعنی چنے گئے اور منتخب کئے گے تمام آدمیوں میں سے۔ اِجْتِبَا کا معنی اختراع اور تراش لینے کے بھی آئے ہیں جیسے لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا میں۔

نَبَطِيٌّ فِيْ جِبْوَتِهٖ۔ خراج جوڑنے اور تحصیل کرنے میں اس کی حالت نبطی کی سی ہے (نبط ایک قوم ہے عجمیوں کی)۔

اِنَّهُ اجْتَبَاهُ لِنَفْسِهٖ۔ آپ نے اس کو خاص اپنے لئے چن لیا۔

بَيْتٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُّجَبَّاَةٍ۔ حضرت خدیجہؓ نے آنحضرتؐ

سے پوچھا بہشت میں قصب کا گھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خول دار موتی کا ایک گھر-

ابن دہب نے مُجَبَّاَۃِ کا یہی معنی کیا ہے خول دار مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی - خطابی نے کہا ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ مقلوب ہو اور جوب سے نکلا ہو جس کے معنی کاٹنے کے ہیں اور جوب اس گڑھے کو بھی کہتے ہیں جو پتھر یا لکڑی میں کیا جائے اس میں پانی اکٹھا ہوتا ہے-

میں: - کہتا ہوں جَبّی الرَّجلُ - کے معنی لغت میں یہ آئے ہیں کہ آدمی اوندھا ہو گیا بشکل رکوع اس کی مناسبت موتی سے نہیں نکلتی تو یقیناً یہ اور کوئی لفظ ہو گا جس کو راوی نے تحریف کر دیا-

جَابِیْ - تحصیل دار، اور ٹڈی-

جَابِیَہ - ایک بستی کا نام ہے-

بَابُ الْجِیمِ مَعَ التَّاءِ

جَتٌّ - ٹٹولنا کہ جانور موٹا ہے یا دبلا - بعض نے کہا اصل میں جَسٌّ تھا سین کو تاء سے بدل دیا-

جَتْرٌ - چھاتا، چھتری شہسیہ، یہ معرب ہے چتر کا-

جُبْتَرٌ - ٹھنگنا، پست قد آدمی-

بَابُ الْجِیمِ مَعَ الثَّاءِ

جَثٌّ - ڈرنا، کاٹنا، جڑ سے اکھیڑنا، مارنا-

اِجْتِثَاثٌ - جڑ سے اکھیڑنا-

فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَاءَ نِیْ بِحِرَاءَ فَجَثِثْتُ مِنْهُ - کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا میں اس کی وجہ سے ڈرایا گیا یا فَجُثِثْتُ مِنْهُ - میں اس سے ڈر گیا - یہ جَثَّ یَجُثُّ سے نکلا ہے بمعنی ڈر گیا - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے "میں اپنی جگہ سے اکھیڑ ڈالا گیا" - ایک روایت میں فَجُثِثْتُ ہے - اس کا ذکر اوپر گذر چکا-

مَا نَرٰی هٰذِهِ الْکَمْاَۃَ اِلَّا الشَّجَرَۃَ الَّتِیْ اُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ فَقَالَ بَلْ هِیَ مِنَ الْمَنِّ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا یہ جو کھنبی (کوکرمتا) کا درخت ہے ہم سمجھتے ہیں یہ وہی درخت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض[1] آپ نے فرمایا واہ واہ کھنبی تو من میں سے ہے (جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا)-

اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُثَّتِهٖ - یا اللہ زمین کو اس کے جسم سے جدا رکھ-

جَثْجَاثٌ - ایک زرد درخت ہے کڑوا خوشبودار اس میں بابونہ کی طرح پھول ہوتے ہیں-

وَ عَرَصَاتُ جَثْجَاثٍ - اور جثجاث کے میدان - عرب کے ایک شاعر نے اپنے اونٹنی کی تعریف میں یہ مصرعہ کہا تَرْعَی الْعِرَارَ الْغَضَّ وَ الْجَثْجَاثَا - (یعنی وہ اونٹنی تازی عرار اور جثجاث چرتی ہے عرار بھی ایک زرد رنگ کی خوشبودار گھاس ہے) اب اس کو دوسرے مصرعہ کے لئے کوئی قافیہ نہ سوجھا تو کم بخت کیا کہنے لگا وَ اُمَّ عَمْرٍو طَالِقٌ ثَلٰثًا[2] ام عمرو اس کی جورو تھی لوگوں نے کہا بھلا ام عمرو نے کیا قصور کیا جو تو نے اس کو طلاق دے دی کہنے لگا میں کیا کروں وہ قافیہ میں آ گئی ایسے ہی شاعروں کے باب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ[3]

جَثْمٌ یا جُثُوْمٌ - زمین سے لگ جانا - اپنی جگہ سے نہ ہلنا، سینے کے بل گرنا-

نَهٰی عَنِ الْمُجَثَّمَۃِ - آپ نے جانور کو باندھ کر اس کو تیروں (گولیوں) وغیرہ سے مارنے سے منع فرمایا (جیسے جاہل بے رحم لوگ کیا کرتے ہیں - بے زبان پرندوں کو باندھ کر ان کو نشانہ بناتے ہیں - یہ عام ہے ہر جانور کو شامل ہے مگر اکثر

1. مانند اس خبیث درخت کے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھیڑا جائے۔ (م)
2. اور ام عمرو کو تین طلاق۔ (م)
3. اور شعرا کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ وہ ہر وادی میں حیران پھرتے ہیں۔ (م)

پرندوں اور خرگوش وغیرہ میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے)-

فَلَزِمَهَا حَتّٰى نَجَثَّمَهَا - وہ اس کے ساتھ ساتھ رہا یہاں تک کہ اس پر چڑھ بیٹھا-

اَلشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِهٖ - شیطان اس کے دل پر جم گیا ہے-

فِيْ جُسْمَانِ اِنْسٍ - آدمی کے جسم میں-

اَلشَّيْطَانُ يَدِيْرُ ابْنَ اٰدَمَ بِكُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا اَعْيَاهُ جَثَمَ لَهٗ عِنْدَ الْمَالِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ - شیطان آدمی کو ہر طرح گھماتا رہتا ہے (جس طرح کا ناچ چاہتا ہے نچاتا ہے) جب کوئی آدمی شیطان کو تھکا ڈالتا ہے (اس کو عاجز کر دیتا ہے اس کے داؤں میں نہیں آتا) تو وہ کیا کرتا ہے مال دولت آنے پر اس کے پاس جم جاتا ہے اس کی گردن تھام لیتا ہے-

مترجم:- نے کئی آدمیوں کو دیکھا جو بڑے عابد زاہد شب بیدار تہجد گذار تھے، اتفاق سے ان کو دولت مل گئی تو سارا تقوٰی اور زہد بھول گئے- دنیا میں ایسے مشغول ہوئے کہ دین کے کاموں کا ذرا بھی خیال نہ رہا-

رَجُلٌ جَثَّامَةٌ یا جُثَمٌ - بڑا سونے والا-

جُثُوٌّ یا جُثِيٌّ - ناقص واوی ہو یا ناقص یائی - گھٹنوں کے بل بیٹھنا - یا انگلیوں کی نوکوں پر کھڑا ہونا-

مِنْ اٰدَابِ الدُّعَاءِ الْجُثُوُّ - دعا کے آداب میں یہ بھی ہے کہ آدمی دوزانو بیٹھے (جیسے نماز میں بیٹھتا ہے)-

مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ - جو شخص جاہلیت کے زمانہ کی طرح آوازیں نکالے (نوحہ کرے چیخے چلائے) تو وہ دوزخ میں سے ہے-

جُثًا اور جُثًا اور جِثًا - جُثوة کی جمع ہے - یہ معنے پتھروں کا ڈھیر یا مٹی کا ڈھیر جیسے جُثیٌّ ہے-

مَنْ دَعَايَا لِفُلَانٍ فَاِنَّمَا يَدْعُوْ اِلٰى جُثَا النَّارِ - جو شخص نام لے کر میت پر روئے کہے ہائے فلانے شخص! تو وہ دوزخ کے ڈھیر کی طرف بلاتا ہے-

اِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًى كُلُّ اُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا - قیامت کے دن لوگوں کی جماعتیں ہو جائیں گی ہر جماعت اپنے پیغمبر کے پیچھے ہوئے گی، ایک روایت میں جُثِيًّا ہے بتشدید یا - یہ جَاثٍ کی جمع ہے یعنی گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے یا پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہونے والے-

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ لِلْخُصُوْمَةِ بَيْنَ يَدَىْ عَزَّوَجَلَّ - (حضرت علی نے فرمایا) میں سب سے پہلے دونوں زانوؤں کے بل بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا (فریاد کروں گا کہ لوگوں نے میرے ساتھ ایسی ایسی بدسلوکی کی)-

حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا - دوزخ کے گرداگرد زانوؤں کے بل بیٹھے ہوں گے-

فَجَثَتْ فَتَاةٌ - ایک جوان عورت دونوں زانوؤں کے بل بیٹھی-

رَاَيْتُ قُبُوْرَ الشُّهَدَآءِ جُثًا - میں نے شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیروں کی طرح-

فَاِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ - جب ہم کو پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ایک مٹھا لے لیتے-

اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مُجَبِّيَةً - میں بعض نے مُجَثَّاةً پڑھا ہے یعنی دونوں زانوؤں کے بل اوندھا کر کے (یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے)-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْحَاءِ

جَحٌّ - بچھانا، یا جح کھانا - جح کہتے ہیں خربوزے یا حنظل کو-

اَجَحَتِ الْمَرْاَةُ - عورت کے جننے کا وقت آن پہنچا-

مَرَّبَا مُرَاَةٍ مُجِحٍّ - ایک عورت پر سے گذرا جس کی زچگی کا وقت نزدیک آلگا تھا-

اِنَّ كَلْبَةً كَانَتْ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُجِحًّا فَعَوٰى جِرَاؤُهَا فِيْ بَطْنِهَا - بنی اسرائیل میں ایک کتی جننے کے قریب تھی اس کا بچہ اس کے پیٹ ہی میں بھونکنے لگا (آواز کرنے لگا)-

جَحْجَحٌ یا جَحْجَاحٌ - سخی، سردار - جَحَاجِحَةٌ - اس کی جمع ہے - سیف ذی یزن کی حدیث میں ہے بيض مغالبة غلب جحاجحة-

اَمُسْتَاْصِلَةٌ اَمْ مُجَحْجِحَةٌ - کیا نابود کرنے والی ہے یا' کنے والی ہے- بعض نے کہا یہ لفظ مقلوب ہی اصل میں مُحَجْحِجَةٌ بتقدیم حائے مہملہ بن جیم معجمہ تھا-

جَحْجَحْتُ - میں ایک بات کہنا چاہتا تھا مگر نہیں کہی باز آ گیا (عرب لوگ کہتے ہیں)-

جَحْدٌ یاجُحُوْدٌ - جان بوجھ کر انکار کرنا' جھٹلانا-

جَحْدَلَةٌ - پچھاڑنا' باندھنا' بھرنا' جوڑنا محتاجی کے بعد مال دار بن جانا - جمال (شتربان) ہونا' جانور کرایہ پر چلانا-

رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اَنَّ رَاْسِیْ قُطِعَ وَھُوَ یَتَجَحْدَلُ وَ اَنَا اَتْبَعُهٗ - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور وہ لوٹا پوٹا جارہا ہے میں اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں تو یَتَجَحْدَلُ کا معنی یہ ہوگا وہ بچھڑ رہا ہے مگر یہ معنی یہاں نہیں بنتا - معلوم ہوا کہ راوی کی غلطی ہے اس نے بجائے یَتَدَحْرَجُ کے یَتَجَحْدَلُ کر دیا-

جَحْرٌ - سوراخ میں گھس جانا' آنکھ کا بیٹھ جانا' دیر کرنا-

جُحْرٌ - سوراخ' بل' اس کی جمع جِحَرَةٌ اور اَجْحَارٌ اور اَجْحِرَةٌ ہے- عام لوگ جُحْر کو معنی دبر استعمال کرتے ہیں-

لَیْسَتْ عَیْنُهٗ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا جَحْرَاءَ - دجال کی آنکھ نہ اٹھی ہوگی نہ اندر گھسی ہوگی - بعض نے اس کو جَخْرَاءَ پڑھا ہے جیم معجمہ پھر خائے معجمہ سے - اس کے معنی آگے آتے ہیں-

اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ حَرُمَ الْجُحْرَانُ - بہ ضمہ نون اور بہ کسرۂ نون دونوں طرح مروی ہے- اول صورت میں یہ معنی ہوگا کہ حیض کی حالت میں عورت کی فرج حرام ہے- جحران فرج کو کہتے ہیں اور جب نون مکسور ہو تو یہ تثنیہ ہوگا جحر کا - یعنی دونوں سوراخ (فرج اور دبر) حرام ہوں گے- ابن جوزی نے کہا کہ کسرہ کی روایت غلط ہے کیونکہ دبر تو ہمیشہ سے حرام ہی ہے حیض کی حالت میں اس کا حرام ہونا کیا معنی - بعض نے کہا حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ دبر کا سوراخ تو پہلے ہی سے حرام ہے جب حیض آیا تو دونوں حرام ہو گئے-

اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ بَعْضِ حُجَرِهٖ - ایک سوراخ سے آنحضرتؐ کے کسی حجرے میں جھانکا (یہ جھانکنے والا مروان تھا جس کو آپ نے مدینہ سے نکلوادیا تھا)-

فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ مِنَ الْجُحْرِ - ابوبکر صدیقؓ کو (غار ثور میں) ایک سوراخ سے ڈنک مارا گیا (جس میں انہوں نے اپنا پاؤں لگادیا تھا)-

لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْھُمْ - (تم بھی اگلی امتوں (یہود اور نصاریٰ) کی چال چلو گے) اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی ان کے پیچھے پیچھے گھس جاؤ گے (یعنی اپنی عقل اور فہم سے کام لینا چھوڑ دو گے بس نصاریٰ کی تقلید پر جان دو گے- آپ کا ارشاد بالکل پورا ہوا - ہمارے زمانہ میں تو مسلمانوں نے کھانے پینے پہننے گھر کی آرائش زیب و زینت معاشرت کے کل امور میں نصاریٰ کی تقلید اختیار کرلی ہے اور یہ نہیں سوچتے کہ کون سا کام ان کا قابل تقلید ہے اور کون سا قابل رد و انکار - نہ اس میں فکر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کی آب و ہوا اور مزاج ان کاموں کو مقتضی ہے یا نہیں-)

لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْجُحْرِ - کوئی تم میں سے (زمین کے) سوراخ میں پیشاب نہ کرے (کیونکہ شاید اس میں کوئی زہریلا جانور ہو وہ نکل کر کاٹ لے)-

(کہتے ہیں سعد بن عبادہ نے ایک سوراخ میں پیشاب کیا اس میں جن رہتے تھے - انہوں نے سعد کو قتل کر ڈالا - ایک لونڈی نے سوراخ میں پیشاب کیا - جن اس پر چڑھ بیٹھا وہ بیمار ہوگئی - ایک بزرگ نے اس جن سے کہا کیوں اس لڑکی کو ستاتا ہے - چھوڑ دے - وہ کہنے لگا اس کو تو مار کر چھوڑوں گا اس لئے کہ میں نے نماز پڑھنے کے لئے مصلّے بچھایا تھا اس نے ایک دم آن کر اس پر پیشاب کر دیا)-

فِیْ جُحْرَیْ اُذُنَیْهِ - اس کے دونوں کان کے دونوں سوراخوں میں-

لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ یالَا یُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ - مومن کو ایک ہی سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں مارا جاتا - (پہلے ڈنک میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے پھر ایسا کام نہیں

کرتا جیسے کہتے ہیں دودھ کا جلا مٹھا (چھاج) پھونک پھونک کر پیتا ہے)۔

مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ- آزمودہ را آزمودن جہل است-[1]

بَالَ فِي الْجُحْرِ -سوراخ میں پیشاب کیا-

جَحْشٌ- کھال چھیلنا-

اِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ- آنحضرتؐ گھوڑی پر سے گر پڑے آپ کے ایک طرف کا جسم چھل گیا (اللہ نے بچا دیا اور زیادہ ضرب نہیں آئی)-

بُعْدًا لَكُنَّ وَ سُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُجَاحِشُ- (جب قیامت کے دن آدمی کے اعضا اس کے خلاف گواہی دیں گے تو وہ کہے گا) چلو دور ہو میں تمہارے ہی لئے تو بچاؤ کرتا رہا تھا- اپنے برے اعمال سے مکر گیا تھا کہ تم کو تکلیف نہ پہنچے)-

فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْسَرُ- آپ کے بائیں طرف کا جسم چھل گیا- (جحش گدھے کے بچے کو بھی کہتے ہیں- اور جحش حضرت زینب کے والد کا بھی نام تھا)-

جُحُوْظٌ- آنکھ باہر نکل آنا یا آنکھ بڑی ہونا' ٹکٹکی لگانا' گھورنا-

تَجْحِيْظٌ -گھورنا-

جَاحِظٌ -معتزلہ کا ایک عالم گذرا ہے جو بڑا ادیب بھی تھا-

وَاَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ جُحِظٌ تَنْتَظِرُوْنَ الْعَدْوَةَ- تم اس دن آنکھیں نکالے ہوئے فساد کے منتظر تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)-

جَحْفٌ- کھال چھیلنا' کھودنا' اکٹھا کرنا' لات مارنا' باہر نکالنا' مائل ہونا' گیند کھیلنا' اچک لے جانا-

اِجْحَاف -اٹھانا' لے جانا' ہلاک کرنا' نزدیک ہونا-

خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَاِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَارْفُضُوْهُ- سرکاری منصب یومیہ ماہوار سالانہ ششماہی جب تک منصب رہے (یعنی شریعت کے موافق امام برحق عطا کرے) تو لو پھر جب قریش کے لوگ بادشاہت کے لئے تلواریں چلائیں (ایک دوسرے سے لڑیں) تو اس کو چھوڑ دو- (کسی فریق کے ساتھی نہ بنو اپنی گذر اور طرح سے کر لو- مثلاً تجارت' صنعت' زراعت وغیرہ سے)-

اِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ اَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ- میں نے ان لوگوں کے لئے معاشیں مقرر کیں جن کو احتیاجوں نے فقیر بنا دیا (ان کے پاس مال متاع نہیں رہا)-

اِنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاجْتَحَفَ اِبْنَتَهَا زَيْنَبَ مِنْ حُجْرِهَا- عمار بن یاسرؓ بی بی ام سلمہ کے پاس گئے وہ ان کے دودھ بھائی تھے اور ان کی بیٹی زینب کو ان کی گود سے چھین لیا-

وَقَّتَ لِاَهْلِ الشَّامِ اَلْجُحْفَةَ- آپ نے شام والوں کا میقات جحفہ مقرر کیا- (یہ ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان رابغ کے قریب)-

فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ- اس بخار کو تو جحفہ میں بھیج دے- (اس زمانہ میں وہاں یہودی رہتے تھے- کہتے ہیں آپ کی دعا کا اثر اب تک باقی ہے جو کوئی جحفہ کا پانی پئے اس کو بخار آتا ہے)-

سَيْلٌ جُحَافٌ- بہیا[2] جو سب بہا لے جائے-

اِنْ بَسَطْتُ وَ بَسَطُوْا اَجْحَفْتُ بِهِمْ- اگر میں اسراف کروں وہ بھی اسراف کریں تو میں ان کو نقصان پہنچانے والا ہوں گا-

اَجْحَفَ بِعَبْدِهٖ- اپنے غلام کو ایسے کام کی تکلیف دے جو اس سے نہ ہو سکے-

جَحْمٌ- سلگانا' کھولنا' باز رہنا' شعلے مارنا-

كَانَ لِمَيْمُوْنَةَ كَلْبٌ يُقَالُ لَهٗ مِسْمَارٌ فَاَخَذَهٗ دَاءٌ يُقَالُ لَهُ الْجُحَامُ فَقَالَتْ وَارَحْمَتَا لِمِسْمَارٍ- ام المؤمنین

---

[1] جسے آزمالیا ہو اسے دوبارہ آزمانا محض جہالت ہے- (م)

[2] سیلاب-

میمونہ کے پاس ایک کتا تھا اس کا نام مسمار تھا اس کو جحام کی بیماری ہوگئی (جحام ایک بیماری ہے جو کتے کے سر میں ہو جاتی ہے آنکھیں سوج جاتی ہیں) وہ کہنے لگیں ہائے بیچارہ مسمار رحم کے قابل ہے-

جَحِیم - دوزخ کیونکہ اس میں بہت سخت آگ ہے سخت شعلہ مارنے والی آگ کو جو ایک گڑھے میں ہو اس کو جحیم کہتے ہیں- جحمہ بھی اسی کے معنی میں ہے-

جَحْمَۃُ الْاَسَدِ - یعنی شیر کی آنکھ چونکہ وہ آگ کی طرح چمکتی اور سرخ ہوتی ہے-

جَاحِمٌ - بہت گرم مکان-

اَجْحَمَ - باز رہا-

جَحْمَرٌ - بڑھیا' اس طرح جَحْمَرِشٌ اس کی تصغیر جُحَیْمِرٌ آتی ہے شین تصغیر میں گر جاتی ہے-

اِنِّی امْرَاَۃٌ جُحَیْمِرٌ - میں بوڑھی عورت ہوں-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْخَاءِ

جَخْجَخَۃٌ - پکارنا' چلانا' گرانا' جماع کرنا-

اِذَا رَدْتَ الْعِزَّ فَجَخْجِخْ فِیْ جُشَمٍ - اگر تو عزت چاہتا ہے تو جشم قبیلے کو پکار' ان میں شریک ہو جا- (جشم ایک قبیلہ ہے بنو حارث کا)- جَخْجِخْ صیغہ امر ہے جَخْجَخَۃٌ سے بفتحہ جیم معجمہ و سکون خائے معجمہ و کسرۂ معجمہ و سکون خائے معجمہ-

جَخٌّ - لیٹنا' جماع کرنا' نماز میں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھنا-

کَانَ اِذَا سَجَدَ جَخَّ - آنحضرتؐ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے' ایک روایت میں جَخّٰی ہے-

جَخْرٌ - کنوے کا منہ بڑا کرنا' بدبودار ہونا' بڑا ہونا - خالی ہونا-

جَخْرَاءُ - وہ عورت جس کی فرج بدبودار ہو-

عَیْنٌ جَخْرَاءُ - چیپڑ والی آنکھ-

عَیْنُ الدَّجَّالِ لَیْسَتْ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا جَخْرَاءَ - دجال کی آنکھ نہ اٹھی ہوگی نہ چیپڑ والی (بالکل چھوٹی اور تنگ)-

جَخْفٌ - فخر کرنا' اترانا' سوجانا' خراٹے لینا' ڈرانا-

جَخَّافٌ - مغرور-

فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ جَخْفًا جَخْفًا - حضرت عمرؓ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے فخر زمانہ ہو فخر زمانہ ہو ایک روایت میں جَفْخًا جَفْخًا ہے- یہ مقلوب ہے-

نَامَ وَھُوَ جَالِسٌ حَتّٰی سَمِعْتُ جَخِیْفَہٗ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ - آنحضرتؐ بیٹھے بیٹھے سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا-

جَخْوٌ - اوندھا کرنا-

تَجْخِیَہ - نماز میں بازو پسلیوں سے اور پیٹ زمین سے جدا رکھنا' جھک جانا-

اِذَا سَجَدَ جَخّٰی - آپ سجدے میں تجخیہ کرتے-

کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا - جیسے جھکا ہوا کوزہ (اس میں پانی نہیں رہتا - یہ مثال اس دل کی دی جس میں نیک بات نہیں تھمتی)-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الدَّالِ

جَدْبٌ - قحط سالی' خشکی' عیب کرنا-

اَجْدَبَ الْقَوْمُ - ان لوگوں پر قحط ہوا-

اَرْضٌ جَدْبٌ - قحط زدہ زمین یا خشک اور سخت جو پانی نہ چوسے- اس کی جمع اَجْدُبٌ - پھر اس کی جمع اَجَادِبُ ہے-

وَکَانَتْ فِیْھَا اَجَادِبُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ - اس میں کچھ زمینیں خشک اور سخت تھیں جنھوں نے پانی روک رکھا - (پیا نہیں) خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اَجَارِدُ ہے یعنی صاف پٹپر جن میں روئیدگی نہ ہو- بعض نے اَحَادِبُ حائے حطی سے روایت کیا ہے یعنی اونچی اور بلند زمینیں- صاحب نہایہ نے کہا صحیحین میں اَجَادِبُ ہے جیم معجمہ سے-

ھَلَکَتِ الْاَمْوَالُ وَ اَجْدَبَتِ الْبِلَادُ - اونٹ جانور مر گئے اور بستیاں قحط زدہ ہو گئیں-

وَالْاُخْرٰی جَدْبَۃٌ - اور دوسری قحط زدہ ہے یہ ضد ہے

خَصْبَۃٌ کی-

اِنَّہٗ جَدَبَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ - عشا کی نماز کے بعد گپ شپ کرنا (نقلیں حکایتیں داستان سننا) برا جانا معیوب رکھا (کیونکہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی بلکہ صبح کی نماز بھی وقت پر ادا نہ ہونے کا ڈر ہوگا)-

اِذَا کَانَتِ الْاَرْضُ مُجْدِبَۃً فَانْجُوْا عَلَی الدَّوَابِ - جب زمین قحط زدہ ہو تو جانوروں کو اس پر سے تیز لے جاؤ (جلدی وہاں سے گذر جاؤ-)

جَدَثٌ - قبر - اس کی جمع اَجْدَاثٌ ہے-

فِیْ جَدَثٍ یَّنْقَطِعُ فِیْ ظُلْمَتِہٖ اٰثَارُھَا - قبر میں جس کی تاریکی سے اس کے نشان مٹ جائیں گے-

نُبَوِّئُھُمْ اَجْدَاثَھُمْ - ہم ان کو ان کی قبروں میں اتار دیں گے وہاں جگہ دیں گے-

جَدْحٌ - ستو پانی میں گھولنا-

اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا - اتر ہمارے لئے ستو گھول-

مِجْدَحٌ - سہ شاخہ کفچہ جس سے شربت وغیرہ ملاتے ہیں-

جَدَحُوْا بَیْنِیْ وَ بَیْنَھُمْ شِرْبًا وَّبِیْئًا - انھوں نے اپنے اور میرے لئے ایک زہریلا شربت ملایا-

لَقَدِ اسْتَسْقَیْتُ بِمَجَادِیْحِ السَّمَآءِ - میں نے آسمان کی کارتیوں (منازل نجوم جن کو دیکھ کر عرب لوگ یہ کہتے تھے کہ اب پانی برسے گا) سے پانی چاہا (اب ضرور پانی برسے گا)-

مَجَادِیْحُ - جمع ہے مِجْدَحٌ کی - وہ ایک ایسی کارتی (منزل) ہے جس کو عرب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ خطا نہیں کرتی ضرور اس سے پانی برستا ہے (یہ تین ستارے ہیں سہ شاخہ کفچہ کی طرح) بعض نے کہا وہ دبران ہے (جو چاند کی ایک منزل ہے وہاں پانچ ستارے اکٹھے ہیں) حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ان منزلوں سے میں نے پانی چاہا کیونکہ یہ تو کفر اور جاہلیت کی رسم ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کا استغفار اور پروردگار کی بارگاہ میں گڑگڑانا یہ ان ساری منزلوں کے برابر ہے جن سے عرب لوگ پانی چاہا کرتے تھے-

جُدْجُدٌ - کنواں جس میں بہت پانی ہو اور ایک چھوٹا پرندہ ٹڈی کے برابر ہوتا ہے رات کو بہت آواز کرتا ہے - بعض نے کہا پپیا (صرصر) کو کہتے ہیں-

فَاَتَیْنَا عَلٰی جُدْجُدٍ مُتَدَمِّنٍ - ہم ایک کنوے پر پہنچے جس کے گرد لید اور گوبر کی سبزی تھی - ابوعبید نے کہا صحیح عَلٰی جُدٍّ ہے - جد کہتے ہیں اس کنوے کو جو اچھے سبز تر و تازہ مقام پر واقع ہو-

فِی الْجُدْجُدِ یَمُوْتُ فِی الْوَضُوْءِ قَالَ لَابَاْسَ بِہٖ - اگر جدجد وضو کے پانی میں گر کر مر جائے تو کچھ قباحت نہیں (کیونکہ اس میں خون نہیں ہوتا)-

جَدٌّ - کاٹنا، کوشش کرنا، بڑا ہونا، نصیب، سعادت، تونگری، عظمت، مال داری، دادا، نانا-

جِدٌّ - ٹھیک، درست، سچی طور سے کہنا (یہ ہزل کی ضد ہے) کوشش کرنا، یقینی ہونا، انتہا درجے کا ہونا، نہر کا کنارہ-

جُدٌّ - کنارہ، مٹاپا، کنواں جو سبز تر و تازہ مقام میں ہو، سمندر کا کنارہ-

تَعَالٰی جَدُّکَ - تیری عظمت اور بزرگی بہت بلند ہے-

لَا یَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ - تیرے سامنے تونگر کی تونگری کچھ کام نہ آئے گی (بلکہ نیک اعمال کام آئیں گے) یا اس کا نصیبہ یا اس کا دادا نانا کچھ کام نہیں آئے گا - بعض نے بکسرۂ جیم پڑھا ہے یعنی کوشش کرنے والی کی کوشش کچھ کام نہ آئے گی-

وَ اِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ - کیا دیکھتا ہوں دنیا میں جو تونگر لوگ تھے وہ روک دئے گئے ہیں (بہشت میں جانے سے)-

دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ - نئے کپڑے منگوائے-

اَصْحَابُ الْجَدِّ - نصیبے والے، وجاہت والے - بعض نے کہا حکومت والے-

کَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَرَأَ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَ اٰلِ عِمْرَانَ جَدَّ فِیْنَا - جب کوئی شخص ہم میں سے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھ لیتا (ان کو تفسیر اور شان نزول وغیرہ سمیت یاد

کر لیتا) تو اس کا درجہ بڑا ہوتا (وہ عالم گنا جاتا)۔

اِذَا جَدَّ فِی السَّفَرِ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ۔ آنحضرتؐ کو جب جلدی سفر کرنا منظور ہوتا تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے (اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو سفر میں جمع کو جائز نہیں رکھتے)۔

جَدَّ یَا یَجِدُّ جَدَّبِهِ الْاَمْرُ یَا اَجَدَّبِهِ الْاَمْرُ یَا جَدَّ فِیْهِ یَا اَجَدَّ فِیْهِ۔ ان سب کے ایک معنی ہیں یعنی کوشش کی' اہتمام کیا۔

لَئِنْ اَشْهَدَنِی اللّٰهُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِتَالَ الْمُشْرِکِیْنَ لَیَرَیَنَّ اللّٰهُ مَا اُجِدُّ یَا مَا اَجِدُّ یَا مَا اُجُدُّ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنحضرتؐ کے ساتھ مشرکوں کے کسی جنگ میں حاضر کیا تو اللہ دیکھ لے گا میں کیسی کوشش کرتا ہوں (کیسی بہادری سے لڑتا ہوں)۔

حَتّٰی اشْتَدَّ النَّاسَ الْجِدُّ۔ لوگوں پر جہاد کے لئے کوشش کرنا (سفر کرنا) سخت ہوا۔

هٰذَا جَدُّکُمْ۔ (یہ مدینہ کے یہودیوں نے آنحضرت کو آتے دیکھ کر انصار سے کہا) انصاری لوگو یہ تمہارا حاکم یا تمہارا نصیبہ یا تمہارا بزرگ یا بڑا صاحب نصیب آن پہنچا۔

کَتَبَ اَهْلُ الْکُوْفَةِ فِی الْجَدِّ۔ کوفہ والوں نے دادا کے باب میں لکھا (جب باپ نہ ہو تو اس کو ترکے میں سے کیا ملے گا)۔

نَهٰی عَنْ جَدَادِ اللَّیْلِ۔ رات کو کھجور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ رات کو مسکین اور فقیر نہیں آسکتے دن کو کاٹیں تو کچھ ان کو بھی مل جاتی ہے)۔

اَوْصٰی بِجَادِّ مِائَةِ وَسَقٍ لِلْاَشْعَرِیِّیْنِ وَ بِجَادِّ مِائَةِ وَسَقٍ لِلشَّبِیْبِیِّیْنِ۔ اشعری لوگوں کے لئے اتنے درختوں کی وصیت کی جن میں سے سو وسق کھجور کاٹی جائے اور ایسی ہی شبیبی لوگوں کے لئے۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فَلَهٗ جَادُّ مِائَةٍ وَّ خَمْسِیْنَ وَسَقًا۔ جو شخص جہاد کے لئے گھوڑا تیار رکھے اس کو ایک سو پچاس وسق کھجور کے کٹاؤ کے موافق درخت دیے جائیں گے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے)۔

اِنِّیْ کُنْتُ نَحَلْتُکِ جَادَّ عِشْرِیْنَ۔ میں نے تجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیئے تھے۔ (یہ ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)۔

نَحَلَنِیْ اَبِیْ جَادَّ عِشْرِیْنَ۔ میرے والد نے مجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیئے تھے۔ (ابوبکر صدیقؓ نے حالت صحت میں حضرت عائشہؓ کو اتنے کھجور کے درخت دیئے تھے مگر ان کا قبضہ نہیں کرایا تھا تو مرض موت میں یہ فرمایا کہ ان درختوں میں دوسرے وارثوں کا بھی حصہ ہے۔

مِنْ کُلِّ جَادِّ عَشْرَةٍ۔ ہر اتنے درختوں میں جن میں سے دس وسق کھجور کاٹی جائے۔

عَلٰی جَدَدِ السَّلَامَةِ۔ سلامتی کے رستہ پر۔

جَدَّلَهٗ۔ اس کے لئے کاٹ دیا۔

یُسْلِفُنِیْ اِلَی الْجِدَادِ۔ کھجور کے کٹاؤ کے زمانہ تک مجھ کو قرض دے۔

یَجُدُّوْنَ۔ کاٹتے ہیں۔

لَا یَاْخُذَنَّ اَحَدُکُمْ مَتَاعَ اَخِیْهِ لَاعِبًا جَادًّا۔ کوئی تم میں سے ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کی چیز دل لگی ہنسی کے طور پر لے پھر سچ مچ اس کو رکھ لے (یعنی جد کے طور پر تو ہازل اور لاعب کے بعد وہ جادّ ہوا)۔

اَجِدُّکُمَا لَا تَقْضِیَانِ کِرَاءَکُمَا۔ کیا سچ کہتے ہو (یا تم کو قسم ہے) تم اپنا کرایہ نہیں دینے کے۔

لَایُضَحّٰی بِجَدَّاءَ۔ ایسی مادہ بکری قربانی نہ کرے جس کا دودھ بیماری کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو۔ کہتے ہیں تَجَدَّدَ الضَّرْعُ تھن سوکھ گیا۔

جَدَّاءُ۔ وہ عورت جس کی پستان چھوٹی ہوں۔

اِنَّهَا جَدَّاءُ۔ وہ عورت چھوٹے پستان والی ہے۔

جُدَّ ثَدْیَا اُمِّکَ۔ خدا کرے تیرے ماں کی پستان کاٹی جائیں۔

کَانَ لَایُبَالِیْ اَنْ یُّصَلِّیَ فِی الْمَکَانِ الْجَدَدِ۔ ہموار

زمین پر نماز پڑھنے میں پرواہ نہیں کرتے - بعض نے جَدَدْ کے معنی باریک ریت کے کئے ہیں -

فَوَحِلَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِیْ جَدَدٍ مِنَ الْاَرْضِ - عقبہ بن ابی معیط کا گھوڑا ایک ہموار زمین میں کیچڑ میں پھنس گیا -

كَانَ يَخْتَارُ الصَّلٰوةَ عَلَى الْجُدِّ اِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ - وہ نہر کے کنارے اگر ہو سکے تو نماز پڑھنا پسند کرتے -

جُدّ اور جُدَّه - نہر یا سمندر کا کنارہ (پورٹ بندر ساحل) -

جُدَّه - ایک شہر کا نام جو مکہ کے راستہ میں ہے عام لوگ اس کو جَدَّه بفتحہ جیم کہتے ہیں کس لئے کہ وہاں حضرت حوا کی قبر ہے جو سب لوگوں کی دادی ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے اور قبر بھی جعلی اور مصنوعی ہے -

وَ اِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَنْ يَمِيْنِيْ - بڑے بڑے کھلے راستے میری داہنی طرف ہیں - (جَوَادُّ جمع ہے جَادَه کی - جادّہ کہتے ہیں راستہ کو - بعض نے کہا بڑے راستے شاہراہ کو جس میں دوسرے راستے جا کر ملتے ہیں) -

وَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ - یکا یک میں بڑے راستوں میں تھا -

مَا عَلٰى جَدِيْدِ الْاَرْضِ - روئے زمین پر جو ہے یا نہیں ہے -

جَدِيْد - موت کو بھی کہتے ہیں - اور بڑے نصیب والے کو موٹی گدہی (مادیان) کوئی چیز کو -

كُلُّ جَدِيْدٍ لَذِيْذٌ اِلَّا الْمَوْتَ - ہر نئی چیز مزے دار ہے موت کے سوا -

مترجم :- کہتا ہے جن کو معلومات حاصل کرنے کا شوق ہے ان کو موت بھی مزے دار معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہاں عالم آخرت کی باتیں کھلیں گی -

لَوْ كَانَ اَحَدُكُمْ اِحْتَرَقَ بَيْتُهٗ مَا رَضِيَ حَتّٰى يُجِدَّهٗ یا يُجَدِّدَهٗ - اگر تم میں سے کسی کا مکان جل جائے تو وہ اس وقت تک خوش نہیں ہو گا جب تک اس کو پھر نئے سرے سے نہ بنا لے -

اَجَدُّ وَ اَجْوَدُ مِنْ عُمَرَ - عمر سے زیادہ صاحب نصیب اور سخی -

كَاِمْرَارِ الْحَدِيْدِ عَلَى الطَّسْتِ الْجَدِيْدِ - جیسے نئی طست پر لوہا پھراؤ -

تَعَالٰى جَدُّهٗ - اس کا فیض بلند ہے یا اس کی حکومت عالی ہے -

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ دِيْنَهَا - اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اخیر پر (اس امت میں سے) ایک شخص ایسا پیدا کرے گا جو دین کو تازہ کر دے گا (جو جو بدعتیں لوگوں نے نکالی ہوں گی ان کو رد کرے گا' بیان کر دے گا' سچا سیدھا طریقہ سنت کا قائم کرے گا) -

(فَائِدَهٗ - ہر فرقہ اپنے طریق کے علماء اور مشائخ کو اپنے اپنے زعم میں مجدد قرار دیتا ہے - اور اللہ تعالیٰ کو بخوبی معلوم ہے کہ درحقیقت اس دین میں ہر صدی کے آخر میں کس کس کی ذات مجدد ہوئی ہے - بظاہر جس عالم نے صدی کے آخر میں قرآن اور حدیث کی اشاعت کی ہو' بدعات کو مٹایا ہو' وہی مجدد ہے - دوسری صدی کے آخر پر امام شافعی اور تیرھویں صدی کے آخر پر نواب ابوالطیب نور اللہ مرقدہ کی ذات معلوم ہوتی ہے اور بارھویں صدی کے آخر پر امام شوکانی یا شاہ ولی اللہ صاحب کی ذات فیض آیات واللہ اعلم باحوال عبادہ یجتبی من یشاء و یهدی الیه من ینیب - ہنسی تو ان نیم تر مولویوں پر آتی ہے جو اپنے قلم یا زبان سے اپنے تئیں مجدد قرار دیتے ہیں اور سب سے زیادہ ہنسی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر آتی ہے جنہوں نے ماشاءاللہ نہ حدیث پڑھی نہ حدیث کی سند کسی محدث مستند سے لی - جو آپ کے دل میں آتا ہے وہ تکبندی کے طور پر حدیث و قرآن کے معنی کر لیتے ہیں - آپ لکھتے ہیں کہ کس نے میرے سوا اس صدی یعنی چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے - سبحان اللہ! راس کے معنی اس حدیث میں شروع کے آپ ہی نے لئے ہیں مگر مجددیت تو آپ کی شان کا تنزل ہے' آپ تو فرماتے ہیں میں مہدی ہوں' حارث ہوں' حراث ہوں' عیسیٰ ہوں' امام الزماں ہوں' مثیل عیسیٰ ہوں' عیسیٰ سے افضل ہوں' نبی ہوں' رسول ہوں' محمد مصطفےٰ ہوں - (بروزی طور پر) مالک کن فیکون ہوں (یعنی خدا ہی ہوں یا شریک خدا -

اعاذنا اللّٰہ من تلک الدعاوی الکاذبۃ والاقاویل الفاسدۃ)۔

اَتْعَسَ اللّٰہُ جُدُوْدَکُمْ - اللہ تعالیٰ تمہارے نصیبے خراب کرے۔

عَیْبُکَ مَسْتُوْرٌ مَا اَسْعَدَ جَدُّکَ - تیرا عیب ڈھکا ہوا ہے تو کیسا خوش نصیب ہے۔

اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ فَجُدَّ فِیْ جِھَازِہٖ - جب کوئی مر جائے تو اس کی تجہیز تکفین میں جلدی کر۔

فُلَانٌ مُحْسِنٌ جِدًّا - فلاں شخص پرلے سرے کا نیک ہے۔

اَسْقِنَا مَطَرًا جِدًّا طَبَقًا - ہم پر زور کا عام پانی برسا۔

اَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِہٖ عَلٰی جَدَدِ الْاَرْضِ - میں تیرے اس نام پاک کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس کو لے کر زمین پر چلتے ہیں۔

مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ - جس نے قبر کو نیا کیا اس کی مرمت کی (اس پر گلاوہ یا چونہ کاری کی یا قبر کو کھود کر اس میں سے لاش نکالی) یا مورت (جاندار کی) بنائی یا بدعت نکالی وہ اسلام سے باہر ہو گیا۔

جَدِیْدَان - رات اور دن۔

جَذْرٌ - پھل نکلنا، پتے نکلنا، دیوار کی آڑ میں چھپ جانا۔

جَدِیْرٌ اور جَدِرٌ - لائق، سزاوار۔

جِدَارٌ - دیوار جیسے حائط ہے۔

اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْجَدْرَ - آنحضرتؐ نے زبیر سے فرمایا پانی کو اس وقت تک (اپنے باغ میں روکے رکھ) جب تک وہ مینڈوں تک آ جائے۔ جدر سے مراد یہاں وہ مینڈ ہے جو چمن یا باغ کے گرد اٹھائی جاتی ہے۔ ایک روایت میں جُدُر ہے یعنی دیواروں تک، ایک روایت میں جُذْر ہے اس کے معنی آگے آتے ہیں۔

اَخَافُ اَنْ یَّدْخُلَ قُلُوْبَھُمْ اِنْ اُدْخِلَ الْجَدْرُ فِی الْبَیْتِ - میں ڈرتا ہوں کہیں قریش کے دل میں اور کچھ آئے اگر میں حطیم کو کعبہ میں شریک کر دوں۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْجَدْرِ اَھُوَ مِنَ الْبَیْتِ فَقَالَ نَعَمْ - میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا حطیم کعبہ میں داخل ہے فرمایا ہاں۔

جُدُرَاتُ الْمَدِیْنَۃِ - مدینہ کی دیواریں، یہ جدر کی جمع ہے جو جدار کی جمع ہے۔

لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ - دیواروں پر کپڑا وغیرہ نہ منڈھو۔ (یہ تکبر والوں کا شیوہ ہے)۔

تَلَالَاءُ فِی الْجُدُرِ - دیواروں میں چمک رہی تھی۔

اَلْکَمْأَۃُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ - کھنبی گویا زمین کی چیچک (ستیلا) ہے۔ (جیسے چیچک بدن کا فضلہ ہے ایسے ہی کھنبی زمین کا فضلہ ہے جو بن بوئے، بن پانی دیئے خود بخود اگ آتی ہے گویا کہنے والے نے کھنبی کی برائی کی آنحضرتؐ نے اس کا رد کیا فرمایا نہیں کھنبی تو اللہ کی عنایت ہے من کی طرح ہے جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اترتا تھا)۔

اَتَیْنَا عَبْدَاللّٰہِ فِیْ مُجَدَّرِیْنَ وَ مُحَصَّبِیْنَ - ہم عبداللہ کے پاس ایسی جماعت میں آئے جن میں کچھ لوگوں کو چیچک نکلی تھی، کچھ کو حصبہ (حصبہ کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے دانوں کو وہ بھی ایک قسم کی چیچک ہے اس کو ہندی میں کھسرا کہتے ہیں)۔

ذُوالْجَدْرِ - ایک چراگاہ ہے مدینہ سے چھ میل پر وہیں سے آنحضرتؐ کی اونٹنیاں ڈاکو لوٹ لے گئے تھے۔

یُصَلِّیْ فِی الْمِنٰی اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ - آپ منیٰ میں بغیر سترے کے نماز پڑھ رہے تھے (سامنے دیوار وغیرہ کوئی آڑ نہ تھی)۔

جَدَسٌ - ایک شاخ ہے قبیلہ لخم کی۔

مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ جَادِسَۃٌ قَدْ عُرِفَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ لَہٗ حَتّٰی اَسْلَمَ فَھِیَ لِرَبِّھَا - جس شخص کی کوئی بنجر (غیر آباد) زمین ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں اس کی کہلاتی تھی پھر وہ مسلمان ہو گیا تو وہ زمین اسی کی رہے گی۔

جَادِسَہ - اوجاڑ، ویران زمین اس کی جمع جوادس ہے۔

جَدْعٌ - قید کرنا، ناک یا کان یا ہاتھ یا ہونٹ کاٹنا۔ بعض نے کہا جَدْعٌ خاص ہے ناک کاٹنے کے لئے۔

جَدْعًا لَّہٗ - اس کی ناک کٹے یا اس کو بھلائی نہ ہو (ان

الفاظ سے عرب لوگ بددعا کرتے ہیں)۔

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِجَدْعَاءَ - نکٹی یا کنکٹی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔

هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ - تم کوئی جانور نکٹا یا کنکٹا پیدا ہوتے دیکھتے ہو (لوگ اس کو نکٹا یا کنکٹا کر دیتے ہیں اسی طرح ہر آدمی میں ابتدائے آفرینش سے توحید اور ایمان کی قابلیت ہوتی ہے لیکن ماں باپ عزیز و اقربا اس کو مشرک اور کافر بنا دیتے ہیں۔)

خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءَ - آپ نے اپنی کنکٹی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ سنایا۔ (بعض نے کہا آپ کی اونٹنی کنکٹی نہ تھی بلکہ جدعاء اس کا نام تھا۔)

اِسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعُ الْاَطْرَافِ حَبْشِيٌّ - تم حاکم کی بات سنو اور مانو (جو شریعت کے خلاف نہ ہو) گو تم پر ایک حبشی اعضا کٹا ہوا غلام حاکم بنایا جائے (یعنی امام وقت کی طرف سے وہ نائب ہو یا امام وقت اس کو حاکم مقرر کرے تو اس کی بھی اطاعت کرنا ضروری ہے ورنہ امام کی مخالفت لازم آئے گی جو حرام ہے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر حبشی غلام خلیفہ یا امام ہو جائے تو اس کی اطاعت کرو کیونکہ خلافت اور امامت سوا قریشی کے لئے خلافت کا خاص ہونا اس وقت ہے جب خلافت اہل حل و عقد کے مشورے سے قائم ہو لیکن اگر کوئی غیر قریشی بلکہ غلام نکٹا یا کنکٹا بھی زور و زبردستی اور نیہ سے حاکم بن جائے تو اس کی بھی اطاعت کرنا چاہئے اس کی مخالفت بھی حرام ہے گو وہ فاسق ہو جب تک صریح کفر اختیار نہ کرے۔ فقہائے حنفیہ کا یہی قول ہے انہوں نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے۔

میں:- کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے ورنہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت یزید کے ساتھ بغاوت ہوگی حالانکہ یزید قریشی بھی تھا جو حرام ہے، صحیح مذہب یہ ہے کہ خلافت اور امامت سوا قریشی کے لئے اور کسی کے واسطے نہیں ہو سکتی اور اس پر صحابہ کا اجماع ہے اگر غیر قریشی ورز بردستی سے خلیفہ بن جائے تو جب تک کوئی قریشی خلافت کے لئے کھڑا نہ ہو اس کی اطاعت کرنا چاہئے لیکن اگر کوئی قریشی خلافت کے لئے کھڑا ہو جائے تو سب مسلمانوں کو قریشی کے جھنڈے کے تلے جمع ہو کر غیر قریشی کو معزول کرنا چاہئے اس طرح اگر قریشی خلیفہ بھی فسق و فجور اختیار کرے احکام شرعی کو بدل دے نماز ترک کر دے اس کی حکومت سے دین میں خلل آنے کا ڈر ہو یا استبداد اختیار کرے یعنی خود رائے علماء اور فضلاء سے مشورہ لینا چھوڑ دے تو اس سے لڑنا اور اس کو معزول کرنا درست بلکہ باعث اجر اور ثواب ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول تو یزید سے بیعت ہی نہیں کی تھی، دوسرا یزید نے استبداد برایہ اختیار کیا تھا یعنی شخصی حکومت، تیسرا اس نے فسق و فجور، شرب خمر، زنا وغیرہ اختیار کیا تھا، چوتھا اموال بیت المال کو اپنی ذاتی خواہشات میں اوڑا رہا تھا، پانچواں اس نے خلاف معاہدہ جو اس کے باپ کے ساتھ ہوا تھا کیا، مستحق خلافت کا حق تلف کر کے خود خلیفہ بن بیٹھا، چھٹا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بیوی سے سازش کر کے ناحق زہر دلوا دیا اس ڈر سے کہ معاویہ کے بعد از روئے معاہدہ خلافت ان کی طرف جانے والی تھی۔ بھلا ایسا نالائق شخص کیسے خلیفہ شرعی اور امیر المؤمنین ہو سکتا ہے اسی لئے امام از روئے قواعد اسلام دین کی حفاظت کے لئے اس کے مخالف ہوئے اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اب جو کوئی امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی اور طاغی قرار دیتا ہے اس کا حشر بھی یزید ہی کے ساتھ ہوگا اور ہم منتظر ہیں کہ وہ قیامت کے دن آنحضرت کو اپنا منہ کیسے دکھلائے گا۔ ہم تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر فدا ہیں خدا ہم کو برزخ اور حشر میں انہی کے غلاموں میں رکھے)۔

جِيئَ بِاَبِيْ مُجَدَّعًا - (جابر کہتے ہیں) میرے باپ کی لاش لائی گئی ان کے اعضا کاٹ ڈالے گئے تھے (کافروں نے غصہ سے کاٹ ڈالے تھے)۔

يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ - ارے پاجی (بیوقوف جاہل احمق) (یہ ابوبکر صدیقؓ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے کہا) اور گالی دی۔

مُجَادَعَۃٌ - جھگڑنا' گالی گلوج کرنا-

اِذَا اَوْعٰی جَدْعًا - جب پورا کاٹ ڈالے-

اَلْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ - اجدع شیطان ہے- یہاں اجدع سے مراد یہ ہے کہ اس کی حجت اور دلیل کٹ گئی ہے-

سُوْرَۃُ اَنْفَالُ فِیْھَا جَدْعٌ - انفال کی سورت ناک کاٹنے والی ہے (اس میں منافقوں اور مشرکوں کی خوب مذمت (لیوڑی) کی ہے-)

جَذْفٌ - کاٹنا-

تَجْدِیْف - ناشکری کرنا-

لَا تُجَدِّفُوْا بِنِعِمِ اللّٰہِ - اللہ کے نعمتوں کی ناشکری نہ کرو یا ان کو کم نہ سمجھو-

شَرُّ الْحَدِیْثِ اَلتَّجْدِیْفُ - اللہ جو دے اس کو کم سمجھنا یا ناشکری کرنا سب سے بری بات ہے-

قَالَ مَاشَرَا بُھُمْ قَالَ الْجَدَفُ - حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا جن پیتے کیا ہیں؟ اس نے کہا جو پانی ڈھانک کر نہ رکھا جائے یا شربت یا پانی کا پھین - کوڑا کچرا جو پھینک دیا جاتا ہے- بعض نے کہا جَدَف ایک گھاس ہے یمن میں جو کوئی اس کو کھا لے اس کو پانی پینے کی احتیاج نہیں ہوتی - جَدْفٌ کے معنی ہاتھ مارنے کے بھی آئے ہیں-

مِجْدَاف - کشتی چلانے کی لکڑی-

جَدَف - قبر کو بھی کہتے ہیں- جیسے جَدَث-

جَدْلٌ - مضبوط بٹنا' گرانا' ہرن کا بچہ' بال میں دانہ نکل آنا-

تَجْدِیْلٌ - گرانا-

مُجَادَلَۃٌ اور جِدَالٌ - جھگڑا کرنا' بحث کرنا-

جَدِیْلٌ - باگ یا رسی جو اونٹ کے گلے میں ڈالی جاتی ہے-

اَجْدَل - باز-

مَجْدُوْل - باریک بٹا ہوا-

مَجْدُوْلُ الْخَلْقِ - جس کے اعضا متناسب اور مضبوط ہوں-

جَدْوَلُ - چھوٹی نہر یا لکیر جو صفحہ کے گرد کی جاتی ہے-

مَا اُوْتِیَ قَوْمُ الْجَدَلَ اِلَّا ضَلُّوْا - جن لوگوں کو جھگڑے کی عادت ہوگئی وہ گمراہ ہوئے (یہاں جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ خواہ مخواہ ناحق کو حق بتانا نہ وہ جھگڑا جو حق ثابت کرنے کے لئے نیک نیتی سے کیا جائے وہ تو اچھا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ)-

مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ھُدًی کَانُوْا عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ - جو لوگ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے ان کو جھگڑے کی عادت ہو جاتی ہے (وہ گمراہی کو ہدایت ثابت کرتے ہیں)-

لَقَدْ اُعْطِیْتُ جَدَلًا - اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بات بنانے کی اور ایک امر کو ثابت کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے-

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ - میں اس وقت سے خاتم النبیین تھا (یعنی اللہ نے میرے لئے ختم نبوت تجویز کر دیا تھا) کہ آدم کا کیچڑ کا پتلا زمین پر پڑا ہوا تھا- یہ جَدَالہ سے نکلا ہے جَدَالہ کہتے ہیں روئے زمین کو-

وَھُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ - وہ دھوپ میں پڑا ہوا تھا-

اَرَاکَ مُجَدَّلًا تَحْتَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ - میں تم کو آسمان کے ستاروں کے تلے پڑا ہوا (مقتول) پاتا ہوں (یہ حضرت علیؓ نے طلحہؓ سے فرمایا ان کی لاش پر کھڑے ہو کر' اور آپ رو دیئے-)

مَا مَرَّ عَلَیْکَ جَدَلْتَہٗ - جو تجھ پر سے گذرے تو اس کو گرا دے-

اَلْعَقِیْقَۃُ تُقْطَعُ جُدُلًا لَا یُکْسَرُ لَھَا عَظْمٌ - عقیقہ کے گوشت کے پارچے بنائے جائیں اور ہڈی نہ توڑی جائے (ہڈیوں کو علیحدہ گاڑ دیں) یہ جَدْلٌ یا جِدْلٌ کی جمع ہے بمعنی عضو-

کَتَبَ فِی الْعَبْدِ اِذَا غَزَا عَلٰی جَدِیْلَتِہٖ لَا یَنْتَفِعُ مَوْلَاہُ بِشَیْءٍ مِّنْ خِدْمَتِہٖ فَاَسْھِمْ لَہٗ - حضرت عمرؓ نے غلام کے باب میں لکھا جب وہ اپنے مالک سے الگ ہو کر اور مالک اس سے کوئی خدمت نہ لے تو مال غنیمت میں اس کا بھی حصہ لگا- جَدِیْلَۃ کے معنی اصلی حالت یا کونا یا طرح-

قَالَ مُجَاهِدٌ عَلٰی جَدِیْلَتِهٖ - مجاہد نے (عَلٰی شَاکِلَتِهٖ کی تفسیر میں) کہا اپنے طریق پر - بعض نے عَلٰی جَدِیْلَتِهٖ کی جگہ عَلٰی حَدِّ یَلِیْهِ نقل کیا ہے یہ تصحیف ہے مگر معنی اس کا بھی قریب قریب وہی ہے -

قَالَ الْبَرَاءُ جَدْوَلًا - برار نے (سَرِیًّا کی تفسیر میں) کہا یعنی چھوٹی نہر - جَدْوَل کی جمع جَدَاوِل ہے -

اَلْجِدَالُ فِی الْحَجِّ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ بَلٰی وَاللّٰهِ - حج میں جدال یہ ہے کہ آدمی خواہ مخواہ کسی کی بات ٹکرائے کہے لَا وَاللّٰهِ یا قسم کھائے بَلٰی وَاللّٰهِ کہے -

عُنُوقُ الْجَنَّةِ خَطْمُهَا جَدِیْلُ الْاُرْجُوَانِ - بہشت کے اونٹنیوں کی نکیل سرخ رنگ کی باگ ہوگی -

جَنْدَلٌ - پتھر - اس کی جمع جَنَادِل ہے -

جَنَدِلٌ - وہ مقام جہاں پتھر ہوں -

جَدْوَل - نجوم کے حساب کو بھی کہتے ہیں -

لَا اِعْتِبَارَ بِالْجَدْوَلِ فِیْ حِسَابِ الشَّهْرِ - مہینے کے حساب میں جدول کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی تقویم اور نجوم کا بلکہ رویت پر مدار ہے) (یہ فقہاء کا قول ہے) -

عِلْمُ الْجَدَلِ - علم کلام کو کہتے ہیں جس میں مخالفین سے بدلائل عقلیہ و نقلیہ بحث کی جاتی ہے - سلف نے اس علم کو بہت برا جانا ہے کیونکہ آدمی اس کی وجہ سے شبہوں میں پڑ جاتا ہے - امام شافعیؒ فرماتے ہیں شرک کے سوا کوئی گناہ بھی کرے وہ اس سے بہتر ہے کہ علم کلام حاصل کرے - امام احمدؒ فرماتے ہیں علماء کلام بے دین اور زندیق ہیں -

مترجم: - کہتا ہے ہم کو عقل سے اتنا معلوم کر لینا کافی ہے کہ اس عالم کا کوئی پیدا کرنے والا اور سنبھالنے والا ہے وہی خدا ہے اس کے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا - ورنہ دونوں خدا نہ ہوں گے - خدا تو وہ ہے جو سب سے بلند اور سب کا خالق اور مالک ہو اس کا برابر والا کوئی نہ ہو اس کے بعد پیغمبر صاحب کی نبوت عقل اور خبر متواتر سے معلوم کر لیتے ہیں' اب پیغمبر صاحب نے جو باتیں فرمائیں اور اللہ کی صفات بتلائیں ان سب کو آنکھ بند کر کے بلا تاویل اور تحریف مان لیتے ہیں کیونکہ پیغمبر صاحب صادق و مصدوق اور سب سے زیادہ اللہ کے پہچاننے والے تھے بس یہی طریقہ اہل حدیث کا ہے اور یہی اسلم ہے - اب ہر بات میں عقلی ڈھکوسلے نکالنا اور چون و چرا کرنا اپنے تئیں چاہ ضلالت میں جھونکنا ہے اللہ محفوظ رکھے -

جَدْوٌ - حاجت چاہنا' مانگنا -

جَدْوٰی - عطا -

مَا یُجْدِیْ - کچھ کام نہیں آتا' کچھ فائدہ نہیں دیتا -

جَادِیْ - مانگنے والا' اور دینے والا -

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا غَدَقًا وَجَدًا طَبَقًا - اے اللہ ہم پر زور کا پانی اور عام ساری زمین پر چھا جانے والا برسا -

جَدًا لُعَطِیَّةِ - عطا کا عام مینہ -

لَیْسَ لِشَیْءٍ غَیْرِ تَقْوٰی جِدَا - سوا تقوٰی اور پرہیز گاری کے اور کسی نیت سے وہ کچھ دینے والے نہیں (یعنی ہر عطا میں ان کے تقوٰی اور خدا ترسی ملحوظ ہے) -

وَقَدْ عُرِفُوْا اَنَّهٗ لَیْسَ عِنْدَ مَرْوَانَ مَالٌ یُجَادُوْنَهٗ عَلَیْهِ - مدینہ والوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ مروان کے پاس کچھ مال نہیں ہے جو اس سے مانگیں -

جَدَ الدَّهْرِ - اخیر زمانہ تک جیسے اَبَدَ الدَّهْرِ -

جَدْیٌ - مانگنا - ایک سال سے کم کا بکرا - مادہ کو عَنَاق کہیں گے - (اَجْدِ اور جِدَاءٌ اور جِدْیَانٌ جمع ہے اسی طرح جَدَایَا - محیط میں ہے کہ جِدْی اور جِدَایَا - فصیح نہیں) -

فَجَاءَ بِجَدْیٍ وَّجِدَایَةٍ - بکرا اور ہرنی لایا (یہ عام لوگ کہتے ہیں) -

اُتِیَ بِجَدَایَا وَضَغَا بِیْسَ - ہرنیاں اور ککڑیاں آپ کے پاس تحفہ لائی گئیں -

رَمَیْتُ یَوْمَ بَدْرٍ سُهَیْلَ بْنَ عَمْرٍو فَقَطَعْتُ نَسَاهُ فَانْثَعَبَتْ جَدِیَّةُ الدَّمِ - (سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا) میں نے بدر کے دن سہیل بن عمرو کو ایک تیر لگایا اس کی وہ رگ کاٹ دی جو سرین سے لے کر ایڑی تک آتی ہے (عربی میں جس کو نسا کہتے ہیں) ایک ہی ایکا خون پھوٹ کر بہنے لگا - (جَدِیَّه پہلے بار کا خون جو زخم سے پھوٹ کر نکلے - محیط میں ہے جدیہ بہنے والا

خون- ایک روایت میں فَانْبَعَثَ ہے- ایک میں فَاتَّبَعَتْ ہے)-

رُمِیَ طَلْحَۃُ یَوْمَ الْجَمَلِ بِسَھْمٍ فَشَلَّ فَخِذَہٗ اِلٰی جَدِیَّۃِ السَّرْجِ-طلحہ بن عبیداللہ کو جنگ جمل میں ایک تیر مارا گیا (مروان نے مارا تھا) ان کی ران کو چھید کر زین کے گدالے تک (جو زین کے نیچے جانور کی پشت پر رہتا ہے) پہنچا-

اُتِیَ بِدَابَّۃٍ سَرْجُھَا نُمُوْرٌ فَنَزَعَ الصُّفَّۃَ یَعْنِی الْمِیْثَرَۃَ فَقِیْلَ الْجَدَیَاتُ نُمُوْرٌ فَقَالَ اِنَّمَا یُنْھٰی عَنِ الصُّفَّۃِ-ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور سواری کا لایا گیا اس کا زین چیتے کی کھالوں کا تھا' انھوں نے کیا کیا زین پوش اتار ڈالا- لوگوں نے کہا اندر جو گدیلے ہیں وہ بھی چیتے کی کھالوں کے ہیں انھوں نے کہا صرف زین پوش کی ممانعت ہے (کہ وہ چیتے کی کھال کا نہ ہو کیونکہ وہ اوپر رہتا ہے گدیلے اگر اس کے ہوں تو قباحت نہیں وہ اندر ڈھپے رہتے ہیں-

ضَعِ الْجَدْیَ قِفَاکَ وَصَلِّ- جدی تارے کو (جو قطب کے پاس ہے- اسی سے قبلہ کی شناخت ہوتی ہے) اپنے پیچھے کر اور نماز پڑھ (یہ حکم مدینہ والوں کے لئے ہے جہاں سے کعبہ دکھن ہے)-بعض جُدَیّ پڑھا ہے بہ تصغیر- کیونکہ جَدْی ایک برج کا نام ہے-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الذَّالِ

جَذْبٌ- کھینچنا' گذرنا' چوس لینا' دودھ چھوڑانا' دودھ کم ہونا-

جَذَبٌ- کھجور کے گابھے- یہ جَذَبَۃٌ کی جمع ہے-

کَانَ یُحِبُّ الْجَذَبَ- آنحضرتؐ کھجور کے گابھ کو پسند کرتے تھے (جس کو جُمّار کہتے ہیں)-

یَجْذُبُ لِسَانَہٗ- وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے (اس کو نکال کر پھینک دینا چاہتے تھے)-

مَجْذُوْبٌ- وہ درویش جو حق تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو کر تن بدن اور دنیا کی بھلائی برائی سے غافل ہو جائے ایسے درویش سے فیض کم ہوتا ہے-

فَائِدَۃ-مجذوب کی شناخت بہت مشکل ہے حیدرآباد اور کثر ممالک میں بیوقوف لوگ ہر دیوانہ اور پاگل کو مجذوب سمجھتے ہیں اگر ایسا ہو تو سرکاری پاگل خانے تمام مجذوبوں سے پر ہیں-

مجذوب کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اس کے پاس بیٹھتے ہی دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے' بدن کے رونگٹے خوف الٰہی سے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں' کبھی قلب ذاکر ہو جاتا ہے' نماز کھڑی ہو تو سچے مجذوب ضرور جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں' گانجہ' بھنگ' شراب وغیرہ مسکرات سے پرہیز رکھتے ہیں- جب سو جائیں تو ان کے قلب سے ایک حرکت محسوس ہوتی ہے' کبھی اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے-سَالِک وہ درویش جو محبت الٰہی کے ساتھ ہوشدار ہو' شریعت پر قائم ہوحتی کہ سنت اور مستحب پر بھی مداومت کرتا ہو ایسے درویش سے فیض اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور عمدہ درویش وہ ہے جو ابتدا میں مجذوب ہو کر پھر سالک ہو گیا ہو کبھی کبھی ان پر پھر جذب کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور زبان سے حالت بے ہوشی میں ایسے کلمے نکال بیٹھتے ہیں جو ظاہر شریعت کے خلاف ہوتے ہیں پھر ہوش میں آ کر اس سے استغفار کرتے ہیں-

اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ جَذَبَھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ- جب سورج نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کو گھسیٹتے ہیں-

جُوْذَاب- ایک کھانا ہے جو شکر' چاول اور گوشت سے پکتا ہے یعنی تنجن-محیط میں ہے کہ جُوْذَابَہ ایک تنوری روٹی ہے جس پر گوشت کی چربی ٹپکتی جاتی ہے اس کے کھانے میں سالن کی احتیاج نہیں پڑتی-

جَذٌّ- جلدی کرنا' توڑنا' کاٹنا-

جُذُّوْھُمْ جَذًّا- ان کافروں کو کاٹ ڈالو بالکل کاٹ ڈالو-

فَثُرْتُ اِلَی الصَّنَمِ فَکَسَرْتُہٗ اَجْذَاذًا- میں بت پر لپکا اس کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا-

جُذَاذ-چورہ' ریزہ-

اُصُوْلُ بِیَدٍ جَذَّاءَ- کیا میں کٹے ہوئے ہاتھ سے حملہ کروں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگ

میرا ساتھ نہ دیں جنگ کے لئے مستعد نہ ہوں، میں اکیلا کیا کرسکتا ہوں اس کے شروع میں یہ ہے فَطَفِقْتُ اَرْتَاِیْ بَیْنَ اَنْ اَصُوْلَ بَیَدٍ جَذَاءَ اَوْ اَصْبِرُ عَلٰی ظُلْمَةٍ عَمْیَاءَ میں نے یہ سوچنا شروع کیا کہ کٹے ہوئے ہاتھ سے (یعنی تن تنہا) ان پر حملہ شروع کروں یا اندھادھندہ تاریکی پر صبر کروں)۔

اِنَّهٗ کَانَ یَاکُلُ جَذِیْذَةً قَبْلَ اَنْ تَغْدُوَ فِیْ حَاجَتِهٖ۔ وہ صبح کو کام کاج کے لئے نکلنے سے پیش تر ستو کا گھونٹ پی لیتے (ناشتہ کر لیتے)۔

اَمَرَ نُوْفَا الْبِکَالِیَّ اَنْ یَّاخُذَ مِنْ مِّزْوَدِهٖ جَذِیْذًا۔ حضرت علیؓ نے نوف بکالی سے کہا میرے توشہ دان میں سے تھوڑا ستو لا۔

رَاَیْتُ عَلِیًّا یَّشْرَبُ جَذِیْذًا حِیْنَ اَفْطَرَ۔ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ افطار کے وقت ستو پی رہے تھے۔

فَلَمَّا حَضَرَ جُذَاذُ النَّخْلِ یا جِذَاذُ النَّخْلِ یا جَدَادُ النَّخْلِ یا جِدَادُ النَّخْلِ۔ جب کھجور کٹنے کا وقت آیا۔

جَذَّ اللّٰهُ دَابِرَهُمْ۔ اللہ تعالٰی ان کے آخری شخص کو بھی کاٹ دے (یعنی سب کے سب تباہ ہو جائیں ان کا پچھلا شخص بھی باقی نہ رہے)۔

نَهٰی عَنِ الْجُذَاذِ۔ قربانی میں کان کٹے جانور سے منع فرمایا۔

جُذَاذَات۔ ریزے۔

جُذَّان۔ ایک قسم کا نرم پتھر ہے۔

جُذَّةٌ۔ بمعنی شَیْءٌ ہے۔

غَیْرُ مَجْذُوْذٍ۔ جو کبھی موقوف نہ ہو اور تمام نہ ہو۔

جَذْرٌ۔ کاٹنا، جڑ۔

جَذْرٌ اور جِذْرٌ۔ دونوں جڑ کو کہتے ہیں اور علم حساب میں ہر عدد کو کہتے ہیں جس کو فی نفسہ ضرب دینے سے وہ عدد حاصل ہو جائے۔ مثلاً سو کا جذر دس ہے اور چار کا دو سولہ کا چار۔ اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْجَذْرَ زبیر تو پانی کو روکے رکھ۔ یہاں تک کہ درخت خوب پانی پی لیں یا پانی درختوں کی جڑ تک پہنچ جائے۔ ایک روایت میں حَتّٰی یَبْلُغَ الْجَدْرَ ہے دال مہملہ سے اس کی معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

نَزَلَتِ الْاَمَانَةُ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ۔ ایمان داری یا امانت داری لوگوں کے دلوں کے جڑ پر اتری (یعنی فطرت سے ان میں رکھی گئی)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْجَذْرِ قَالَ هُوَ الشَّاذَرْوَنُ الْفَارِغُ مِنَ الْبِنَاءِ حَوْلَ الْکَعْبَةِ۔ میں نے آپ سے پوچھا جذر کیا ہے؟ فرمایا پایے (بنیاد) کا وہ حصہ جو کعبہ کے گرد خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو تازیر بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ گویا خانہ کعبہ کی ازار ہے۔

جَذْعٌ۔ جانور کو بن چارے پانی کے روک رکھنا۔

جِذْعٌ۔ کھجور کا تنہ ڈالا۔

جَذَعٌ۔ پانچویں برس میں جو اونٹ لگا ہو اور دوسرے برس میں جو گائے بکری لگی ہو اور چوتھے برس میں جو گھوڑا لگا ہو۔ بعض نے کہا جو گائے تیسرے برس میں لگی ہو اور جو بھیڑ برس بھر کی ہوگئی ہو۔ ازہری نے کہا جَذَعٌ بکری ایک برس کی۔ اور بھیڑ آٹھ مہینے کی۔ اور جَذَع نوجوان کو بھی کہتے ہیں۔

یَالَیْتَنِیْ فِیْهَا جَذَعًا۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کاش میں تمہاری پیغمبری کے وقت نوجوان ہوتا (جذعا حال ہے باضمار مستقر یا باضمار کان مگر دوسرا قول ضعیف ہے)۔

ضَحَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ وَ الثَّنِیِّ مِنَ الْمَعْزِ۔ ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ ایک برس کی بھیڑ اور دو برس کی (جو تیسرے میں لگی ہو) بکری قربانی کی۔

وَ عِنْدِیْ جَذَعٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ۔ میرے پاس ایک برس کی ایک بکری ہے جو دوسرے میں لگی ہے اور گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (موٹی تازی ہے)۔

کَانَ جِذْعٌ۔ ایک لکڑی تھی مسجد میں جس پر ٹیک لگا کر آپ خطبہ پڑھا کرتے۔

جَذَعَمَةٌ۔ چھوٹا۔ کم سن۔

اَسْلَمَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ اَنَا جَذَعَمَةٌ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) ابوبکر صدیقؓ اس وقت مسلمان ہوئے جب میں چھوٹا کم سن تھا

(نہایہ میں یہ ہے کہ یہ اصل میں جَذَعٌ تھا میم زائد ہے اور ہاء مبالغہ کے لئے جیسے عَلَّامَۃٌ فَھَّامَۃٌ وغیرہ)-

جَذْفٌ- جلدی کرنا' چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا' کاٹنا-

مِجْذَاف- کشتی کھینے کی لکڑی جیسے مِجْدَاف ہے دال مہملہ ہے-

اِنَّ طَعَامَھَا الرِّمَّۃُ وَ شَرَابُھَا الْجَذَفُ- ان کا کھانا بوسیدہ ہڈیاں اور ان کا پانی پھین کا جو پانی ڈھانکا نہ جائے (یہ ایک لغت ہے جَذَف میں جس کا بیان اوپر گذر چکا)-

جَذَلٌ- خوش ہونا-

جُذُوْل- کھڑا ہونا' سیدھا ہونا-

جِذْلٌ یا جَذَلٌ- درخت کی جڑ ناٹ یا وہ لکڑی جو اونٹ کے کھجانے کے لئے ان کے تھان میں کھڑی کر دیتے ہیں- (جُذَیْل اسی کی تصغیر ہے- محیط میں ہے کہ جِذْل درخت کے جڑ کو کہتے ہیں جس کی شاخیں وغیرہ گر گئی یا کاٹ ڈالی گئی ہوں-)

یُبْصِرُ اَحَدُکُمُ الْقَذٰی فِیْ عَیْنِ اَخِیْہِ وَلَا یُبْصِرُ الْجِذْلَ فِیْ عَیْنِہٖ- تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکہ تو دیکھتا ہے (ذری سی بات میں اس کا عیب بیان کرتا ہے) اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا- (یہ انجیل مقدس کی ایک آیت کا مضمون ہے)-

ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَۃٍ فَتَعَلَّقَ بِہٖ زِمَامُھَا- پھر وہ اونٹنی ایک درخت کی جڑ پر سے گذری اس کی نکیل اس میں اٹک گئی (تو رک کر کھڑی ہو رہی)-

اِنَّہٗ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ- انہوں نے ایک اونٹ کا خون لکڑی سے بہایا- (لکڑی سے اس کو نحر کر دیا)-

اَنَا جُذَیْلُھَا الْمُحَکَّکُ وَ عُذَیْقُھَا الْمُرَجَّبُ (حباب بن منذر نے کہا جب خلافت کے باب میں مشورہ ہو رہا تھا) میں اس امر کا وہ لکڑ ہوں جس سے کھجلی دفع کی جاتی ہے (اونٹ اس سے کھجلا کر اپنی خاشت رفع کرتے ہیں) اور کھجور کا وہ درخت ہوں جس کو میوے کے بوجھ سے ٹیک لگاتے ہیں تا کہ وہ گرے نہیں (مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صائب الرائے آدمی ہوں میری رائے لے کر لوگ ہر ایک مشکل کو دفع کرتے ہیں)-

غَاضَّ عَلٰی جِذْلِ شَجَرَۃٍ- ایک درخت کی جڑ چوس رہا ہو-

مَا تُعْطِیْنَا الْجِذْلَ- تم ہم کو تھوڑا سا مال بھی نہیں دیتے- طیبی نے کہا بہت سا مال نہیں دیتے اور صاحب مجمع البحار نے بھی انہیں کی تقلید کی مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی-

جَذْمٌ- کاٹنا-

جُذَام- ایک مشہور بیماری ہے جس میں اعضا سڑ گل جاتے ہیں-

جِذْمٌ- جڑ' بنیاد-

جَذِیْمَہ- ایک قبیلہ ہے-

کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَشَھُّدٌ یالَیْسَتْ فِیْھَا شَھَادَۃٌ فَھِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ- جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے یا جذامی ہاتھ کی طرح ہے-

مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِیءٍ بِیَمِیْنٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ مَجْذُوْمٌ- جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال مار لے تو وہ اللہ سے لنجا ہو کر ملے گا (ہاتھ پاؤں بریدہ جذامی ہو کر)-

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ نَسِیَہٗ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ اَجْذَمُ- جس شخص نے قرآن سیکھا (یاد کیا) پھر اس کو بھول گیا (پڑھنا چھوڑ دے کر) تو وہ اللہ سے لنجا یا جذامی ہو کر ملے گا- بعض نے کہا بے دلیل یا بھلائی سے خالی ہو کر-

فَائِدَۃ- اگر قرآن حفظ یا دہو تو بھول جانے سے یہ مراد ہو گا کہ حفظ نہ رہے بھلا دے- بعض نے کہا بھول جانے سے یہ مراد ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے-

مَنْ نَکَثَ بَیْعَتَہٗ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ اَجْذَمُ یا مَنْ نَکَثَ صَفْقَۃَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَی اللّٰہِ اَجْذَمَ- جو شخص امام سے بیعت ہو کر پھر اس کو (بلا وجہ شرعی) توڑ ڈالے وہ اللہ سے ہاتھ کٹا ہوا ملے گا یا لنجا ہو کر یا جذامی ہو کر-

اِنْجَذَمَ اَبُوْسُفْیَانَ بِالْعِیْرِ- ابوسفیان قافلہ لے کر الگ ہو گیا (ایک طرف سے نکل کر مکہ کو چل دیا)-

اِنَّ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ طَالَ عَلَیْھِمِ الْجَذْمُ وَ الْجَذْبُ-

مدینہ والوں پر ایک مدت سے غلہ کی رسد بند ہو گئی ہے-

قَالَ لِمَجْذُوْمٍ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْتُکَ- ثقیف کے بھیجے ہوئے لوگ جو آئے تھے ان میں ایک شخص جذامی تھا آپ نے اس سے فرمایا جا لوٹ جا میں نے تجھ سے بیعت لے لی (آپ نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا- زبان سے فرما دیا کہ میں تجھ سے بیعت لے چکا)-

اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَهَا مَعَ یَدِهٖ فِی الْقَصْعَةِ وَقَالَ کُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَکُّلًا عَلَیْهِ- آپ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیالے میں اپنے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسہ اور اعتماد ہے (جو کچھ اس کی تقدیر اور مشیت میں ہے وہ ہوگا چھوت کوئی چیز نہیں ہے اور اگلی روایت میں جو آپ نے جذامی سے بیعت نہ کی وہ اس ڈر سے کہ کہیں ضعیف الیقین والے کو جذام ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ جذامی سے ہاتھ ملایا اس وجہ سے یہ بیماری مجھ کو لگ گئی - ایسے ضعیف الایمان لوگوں کو جذامی سے الگ ہی رہنا بہتر ہے- بعض نے کہا آپ نے اس کو اس لئے پھیر دیا کو دوسرے لوگ اس کو دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں ان میں عجب اور غرور پیدا نہ ہو اس لئے کہ اس جذامی کو دوسرے لوگوں کا حال دیکھ کر (کہ ان کا بدن کیسا صاف ہے) رنج نہ پیدا ہو-

فَائِدَهْ- ہمارے زمانہ میں ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کر لیا ہے کہ بعض بیماریاں متعدی (کان ٹی جس) ہیں جیسے جذام طاعون آتشک سل وغیرہ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ نرا وہم ہی وہم ہے- مشاہدہ اور تجربہ اس کے خلاف کہتا ہے بہت سے طاعون کے بیماروں کو لوگوں نے اپنی گود میں بٹھایا ہے نہلایا ہے دھلایا ہے ان کے جسم کو ہاتھ لگایا ہے مگر ان کو طاعون نہیں ہوا اور بہت سے لوگ جو ڈر کر ایسے مریضوں سے علیحدہ رہتے تھے وہ بیماری میں مبتلا ہو گئے پس جو کچھ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا وہی حق ہے-

فِرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَکَ مِنَ الْاَسَدِ یَا اُهْرُبْ مِنَ الْمَجْذُوْمِ هَرْبَکَ مِنَ الْاَفْعٰی- جذامی سے ایسا بھاگ جیسے شیر یا اژدہے سے بھاگتا ہے-

وَ کُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَةَ حِقْبَةً- اور ہم دونوں جذیمہ ابرش بادشاہ کے دو رفیقوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے (ان رفیقوں کا نام مالک اور عقیل تھا ان کا قصہ مشہور ہے-)

لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ یَا اِلَی الْمُجَذَّمِیْنَ- جذامی لوگوں کی طرف نظر نہ جماؤ- (ان کو برابر دیکھے نہ جاؤ) کیونکہ تمہارے دل میں نفرت پیدا ہوگی اور اس کو رنج ہوگا-

اَرْبَعٌ لَّا یَجُزْنَ فِی الْبَیْعِ وَلَا لِلنِّکَاحِ اَلْمَجْنُوْنَةُ وَ الْمَجْذُوْمَةُ وَ الْبَرْصَاءُ وَ الْعَفْلَاءُ- چار قسم کی عورتیں ہیں نہ ان کی بیع جائز ہوگی نہ نکاح جائز ہوگا (یعنی مشتری یا ناکح اس قسم کے عورت کی بیع یا نکاح فسخ کر سکتا ہے) ایک دیوانی دوسری جذامی تیسری کوڑھن چوتھی بند سوراخ والی (جس سے دخول نہ ہو سکے) (اہل حدیث کے نزدیک اگر خاوند میں بھی عورت ان عیبوں میں سے کوئی عیب پائے یعنی جذام یا برص یا جنون یا نامردی یا آتشک یا سوزاک تو قاضی کے پاس فریاد کرے وہ نکاح فسخ کر دے گا)-

فَعَلَا جِذْمَ حَائِطٍ- (وہ اذان دینے کے لئے) دیوار کی ایک حصے یا ایک ٹکڑے پر چڑھ گئے-

لَمْ یَکُنْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا وَلَهٗ جِذْمٌ بِمَکَّةَ- یہاں مدینہ میں قریش کا ایسا آدمی کوئی نہیں جس کے کنبے والے مکہ میں نہ ہوں (وہ اس کی جائداد اور عیال واطفال کی محافظت کرتے ہیں ایک میں ہی تھا جس کا کوئی عزیز مکہ میں ایسا نہ تھا)-

اُتِیَ بِتَمْرٍ مِّنْ تَمْرِ الْیَمَامَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِیْلَ الْجُذَامِیُّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِی الْجُذَامِیِّ- آنحضرتؐ کے پاس یمامہ کی کھجور لائی گئی آپ نے پوچھا یہ کھجور کیسی (اس کا نام کیا ہے) لوگوں نے عرض کیا جذامی آپ نے فرمایا اللہ جذامی میں برکت دے (جذامی کھجور کی ایک قسم ہے جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے-)

وَقَدْ عَصَیْتُکَ بِرِجْلِیْ وَلَوْ شِئْتَ وَ عِزَّتِکَ وَ جَلَالِکَ لَجَذَمْتَنِیْ- میں نے اپنے پاؤں سے تیری نافرمانی کی ہے قسم ہے تیرے جلال اور بزرگی کی اگر تو چاہے تو مجھ کو لنجا کر دے- (میرے پاؤں بے کار کر دے کاٹ دے)-

جَذْوٌ یا جُذُوٌّ - سیدھا کھڑا ہونا - یا پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہونا - اِجْذَاءٌ کے معنی بھی یہی ہیں -

مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَالْاَرْزَةِ الْمُجْذِیَةِ - منافق کی مثال صنوبر کے سیدھے درخت کی سی ہے - (کبھی جھکتا ہی نہیں جھکا تو گیا -)

جُذْوَہ - انگارہ یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں ایک طرف آگ ہو -

فَجَذَا عَلٰی رُکْبَتَیْهِ - اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا -

دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِالْمَلِکِ بْنِ مَرْوَانَ وَقَدْ جَذَا مِنْخَرَاهُ وَ شَخَصَتْ عَیْنَاهُ - میں عبدالملک ابن مروان کے پاس گیا اس کے نتھنے کھنچ گئے تھے' آنکھیں پتھرا گئی تھیں (مرنے کے قریب تھا) -

مَرَّ بِقَوْمٍ یُجْذُوْنَ حَجَرًا - کچھ لوگوں پر سے گذرے جو پتھر اٹھا رہے تھے -

وَهُمْ یَتَجَاذَوْنَ مِهْرَاسًا - وہ ایک بڑا پتھر (زور آزمانے کے لئے) اٹھا رہے تھے -

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الرَّاءِ

جُرْاَةٌ یا جُرَةٌ یا جَرَاءَةٌ یا جَرَائِیَةٌ یا جَرَایَةٌ - سب کے معنی بہادری کے ہیں -

تَجْرِیْئٌ - بہادر کرنا' کسی کام کرنے پر مستعد بنانا -

یُرِیْدُ اَنْ یُّجَرِّئَهُمْ عَلٰی اَهْلِ الشَّامِ - انہوں نے چاہا کہ لوگوں کو شامیوں سے لڑنے پر مستعد اور آمادہ کریں ایک روایت میں یُجَرِّبَهُمْ ہے یعنی ان کو شام والوں پر غضب ناک کریں غصہ دلائیں -

مَاالَّذِیْ جَرَّاَصَاحِبَکَ عَلَی الدِّمَاءِ - (ایک روایت میں مَنِ الَّذِیْ ہے تو مَنْ بمعنی ما ہے' یا مَن سے حاطب بن ابی بلتعہ مراد ہے) تیرے صاحب کو خون خواری پر (لوگوں کے قتل پر) کس چیز نے آمادہ کیا -

لٰکِنَّهُ اجْتَرَاَ وَجَبُنَّا - انھوں نے جرأت کی (حدیث بیان کرنے میں) اور ہم لوگوں نے نامردی کی -

وَ قَوْمُهٗ جُرَاٰءُ عَلَیْهِ - آپ کے قوم والے آپ پر شیر ہو گئے تھے' آپ کا ڈر ان کو نہیں رہا تھا - ایک روایت میں جِرَاءٌ عَلَیْهِ ہے یعنی آپ پر غضب ناک تھے -

اِنَّکَ لَجَرِیْئٌ - تم تو بہادر ہو (یعنی آنحضرتؐ سے فتنوں کے پوچھنے میں تم بہادر تھے - اس لئے اب بھی ان کے بیان کرنے میں بہادری کرو گے - مقصود ان کی تعریف کرنا ہے یا ان پر انکار کرنا کہ تم حدیث بیان کرنے میں بڑے بے خطر ہو -)

اِنَّکَ لَجَرِیْئٌ - تو تو بہادر ہے (کہ پروردگار کے ساتھ شرک کرتا ہے پھر اسی سے پانی مانگتا ہے (یہ آپؐ نے ابوسفیان سے فرمایا) -

مَنْ یَّجْتَرِئُ عَلَیْهِ اِلَّا اُسَامَةُ - ایسی جرأت آنحضرتؐ سے عرض کرنے کی کون کر سکتا ہے البتہ اسامہ کر سکتے ہیں (جو آپ کے محبوب تھے) -

لَاتَبْتَلِیْنِیْ بِجُرْاَةٍ عَلٰی مَعَاصِیْکَ - مجھ کو اس طرح مت آزما کہ گناہوں پر مجھ کو جرأت ہو جائے (بے کھٹکے کیا کروں) -

جَرَبٌ - خارشتی ہونا' خارشت' کھجلی' زنگ لگنا -

تَجْرِیْبٌ اور تَجْرِبَةٌ - آزمانا -

فَاَدْخَلْتُ یَدِیْ فِیْ جُرُبَّانِهٖ - میں نے ہاتھ آپ کے (قمیض کے) گریبان میں ڈالا -

وَالسَّیْفُ فِیْ جُرُبَّانِهٖ - اور تلوار اپنے غلاف میں تھی -

کَمَا بَیْنَ جَرْبَاءَ وَ اَذْرُحَ - حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح میں (یہ دونوں گاؤں ہیں شام کے ملک میں - دونوں میں تین منزل کا فاصلہ ہے - مجمع البحار میں بجائے جرباء کے جربیٰ لکھا ہے - نہایہ میں ہے کہ جَرْبَةٌ ایک دوسرا گاؤں ہے ملک مغرب میں -)

اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلٰی کُلِّ جَرِیْبٍ کَذَا - مجھ کو ہر جریب پر اتنا دہارہ لگانے کا حکم دیا - اصل میں جریب میدان کو کہتے ہیں پھر ایک محدود قطعہ زمین کو کہنے لگے یعنی ساٹھ ہاتھ لمبی اور ساٹھ ہاتھ چوڑی زمین کو (جس کو ہندی میں بیگھہ کہتے ہیں) اس کی جمع اَجْرِبَةٌ اور جُرْبَانٌ (بعض نے کہا ہر ملک کی جریب جداگانہ ہے جیسے صاع' رطل اور گز وغیرہ - کتاب المساحت میں

ہے کہ چھ جو کے عرض کو انگل اور چار انگل کو مٹھی اور چار مٹھی کو ہاتھ اور دس ہاتھ کو قصبہ اور دس قصبہ کو اشل اور اشل کو اشل میں ضرب دیں تو حاصل ضرب جریب ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ جریب کے ۱۰/ ۱ کو قفیز کہتے ہیں اور قفیز کے ۱۰/ ۱ کو عشیر)۔

کَمَثَلِ جُرَابٍ۔ تلوار کے غلاف کی طرح۔

جُرَاب۔ وہ چمڑے کا غلاف جس میں تلوار نیام سمیت رکھی جاتی ہے اس کو جِرِبَّان اور جُرُبَّان اور جُرُبَانَ بھی کہتے ہیں۔

جِرَاب۔ بالکسر توشہ دان' یا قبیلہ۔

وَزَدَنَا جِرَابًا۔ ہم کو توشہ کے لئے ایک تھیلہ اور زیادہ دیا۔

وَحَشَوْنَا الْجُرُبَ۔ ہم نے تھیلے بھر لئے جُرُبٌ جمع ہے جِرَابٌ کی۔ اسی طرح جُرُبٌ اور اَجْرِبَةٌ اور جَرَارِيْب یہ سب جراب کی جمع ہیں۔

كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ۔ وہ بت خانہ جل کر ایسا ہو گیا جیسے خارشتی والا اونٹ ہوتا ہے (جس پر کالا روغن ملتے ہیں)۔

دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ۔ اس کو کھجلی کا کرتہ پہنایا جائے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ سارے بدن پر اس کے کھجلی کی بیماری لگا دی جائے گی)۔

سَعَةُ الْجُرُبَّانِ وَنَبَاتُ الشَّعْرِ فِى الْاَنْفِ اَمَانٌ مِّنَ الْجُذَامِ۔ کرتے کا گریبان کشادہ ہونا اور بالوں کا ناک میں اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔

بَطَلٌ مُجَرَّبٌ۔ بہ فتحہ راجنگ آزمودہ بہادر۔

مُجَرِّبٌ۔ بہ کسرۂ را آزمانے والا۔ اور شیطان کا لقب بھی ہے۔

جِرِّيْثٌ۔ بام مچھلی جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہے۔

اِنَّهٗ اَبَاحَ اَكْلَ الْجِرِّيْثِ۔ بام مچھلی کا کھانا درست رکھا۔ ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اس کے کھانے سے منع کرتے تھے۔

جُرْثُمَةٌ۔ یا جُرْثُوْمٌ۔ جڑ۔ یا وہ مٹی جو درخت کی جڑوں پر جمع ہو جاتی ہے۔

اَلْاَسَدُ جُرْثُوْمَةُ الْعَرَبِ فَمَنْ اَضَلَّ نَسَبَهٗ فَلْيَاْتِهِمْ۔ اسد کا قبیلہ عرب لوگوں کی جڑ ہے (سب طرف سے لوگ آ کر اس میں شامل ہو جاتے ہیں)۔ پھر جس کو اپنا خاندان معلوم نہ ہو وہ آ کر اس میں شریک ہو جائے۔

تَمِيْمٌ بُرْثُمَتُهَا وَ جُرْثُمَتُهَا۔ تمیم قبیلہ اس کا پنجہ اور اس کی جڑ ہے۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَفَحَّمَ جَرَاثِيْمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ فِى الْجَدِّ۔ جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ دوزخ کے ٹیلوں میں گھسے وہ دادا کے باب میں قطعی حکم دے (یہ حضرت علی کا قول ہے۔ مطلب آپ کا یہ ہے کہ دادا کے باب میں کوئی صریح حکم قرآن اور حدیث میں نہیں ہے اس لئے اس کا قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے)۔

لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِنَاءَ الْكَعْبَةِ كَانَتْ فِى الْمَسْجِدِ جَرَاثِيْمُ۔ جب عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کو (گرا کر) نئے سرے سے بنانا چاہا اس وقت مسجد میں جابجا ٹیلے تھے (اونچی اونچی ٹیکریاں) تھے۔

وَعَادَ لَهَا النَّقَادُ مُجْرَنْثِمًا۔ ایک روایت میں مُتَجَرْثِمًا ہے یعنی چھوٹی چھوٹی بکریاں اس سال میں (جو قحط کا سال تھا) اکھٹی ہو گئیں اس لئے کہ جنگل میں چارہ نہ تھا اگر چارہ ہوتا تو الگ الگ چرتی رہتیں۔

جَرْجٌ۔ بے قراری' پریشانی' اضطراب ڈھیلا ہونا' سخت پتھریلی زمین' بیچا بیچ راستہ۔

وَقُتِلَتْ سَرَاوَتُهُمْ وَ جَرِجُوْا۔ ان کے سردار مارے گئے اور وہ پریشان ہو گئے۔ ایک روایت میں وَ جُرِحُوْا ہے یعنی زخمی ہو گئے۔ یہی روایت مشہور ہے۔

جَرْجَرَةٌ۔ غٹ غٹ پینے کی آواز جو حلق سے نکلتی ہے۔

اَلَّذِىْ يَشْرَبُ فِىْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِىْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔ جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کچھ پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کر کے اتارتا ہے' بعضوں نے نَارُ جَهَنَّمَ پڑھا ہے تو معنی یہ ہو گا اس کے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرتی ہے۔

جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ۔ اونٹ نے بڑبڑ کر کے اپنی

گردن زمین پر رکھ دی (آنحضرتؐ سے شکایت کی اپنے مالکوں کی کہ چارہ برابر نہیں دیتے اور محنت بہت لیتے ہیں- سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے کہ جانور بھی آپ سے فریاد کرتے تھے)-

یَاتِی الْجُبَّ فَیَکْتَازُ مِنْهُ ثُمَّ یُجَرْجِرُ قَائِمًا- مٹکے کے پاس آتا ہے کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا ہے-

قَوْمٌ یَقْرَأُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ جَرَاجِرَهُمْ- کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا (دل پر اس کا اثر نہ ہوگا صرف زبان سے الفاظ رٹ لیں گے)-

جِرْجِرٌ اور جِرْجِیْرٌ اور جَرْجَرٌ- مشہور بھاجی ہے (ساگ)-

حَتّٰی یَنْبُتَ فِیْ قَعْرِهَا الْجِرْجِیْرُ- یہاں تک کہ اس کی تہ میں جرجیر (بھاجی) اُگ آئے گی (یعنی دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی)-

اَلْهِنْدَبَاءُ لَنَا وَ الْجِرْجِیْرُ لِبَنِیْ اُمَیَّةَ- کاسنی ہم لوگوں کے لئے ہے اور جرجیر بنی امیہ کے لئے (یعنی بن ہاشم کاسنی کو پسند کرتے ہیں اور بنی امیہ جرجیر کو)-

جَرْجَمَةٌ- پینا' گرنا' کھانا-

ثُمَّ جَرْجَمَ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ- پھر ایک کو دوسرے پر گرادیا-

قَالَ طَالُوْتُ لِدَاوُدَ اَنْتَ رَجُلٌ جَرِیٌّ وَ فِیْ جِبَالِنَا هٰذِهٖ جَرَاجِمَةٌ یَحْتَرِبُوْنَ النَّاسَ- طالوت بادشاہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے عرض کیا آپ ایک بہادر آدمی ہیں اور ہمارے ان پہاڑوں میں کچھ چور (لٹیرے) رہتے ہیں جو لوگوں کے مال کو لوٹ لیتے ہیں (محیط میں ہے جَرَاجِمہ ایک قوم ہے عجم کے جزیرہ میں یا شام کے نبطی لوگ-)

جَرْحٌ- زخمی کرنا' کمانا' گالی دینا' عیب بیان کرنا' گواہ پر سوالات کر کے اس کا سچ جھوٹ آزمانا' کبھی پر اعتراض کرنا' زخمی ہونا-

جُرْحٌ اور جَرَاحَةٌ- زخم' گوشت کا چیرنا-

جِرَاحِیْ اور جَرَّاحٌ- زخم کی دوا کرنے والا-

اَلْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ- بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کا تاوان کوئی نہ دے گا-

کَثُرَتْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ وَ اسْتَجْرَحَتْ- اب حدیثیں بہت پھیل گئی ہیں اور بگڑ گئی ہیں (ان کی اصلاح اور راویوں کی جرح کی ضرورت ہے تاکہ صحیح حدیثیں' ضعیف اور موضوع سے الگ ہو جائیں)-

وَعَظْتُکُمْ فَلَمْ تَزْدَادُوْا عَلَی الْمَوْعِظَةِ اِلَّا اِسْتِجْرَاحًا- (عبدالملک بن مروان نے کہا) لوگو! میں نے تم کو نصیحت کی پر نصیحت سے تو اور تمہاری حالت خراب ہوگئی (پہلے سے زیادہ عیب دار ہو گئے)-

بِهٖ جَرَاحٌ- اس کو زخم تھا-

یُصَلُّوْنَ فِیْ جَرَاحَاتِهِمْ- ہمیشہ سے صحابہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے (زخموں کی وجہ سے نماز کو ترک نہیں کیا- فتنی نے کہا یعنی جب خون نہ بہتا ہو-

میں :- کہتا ہوں اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں- خون سے وضو ٹوٹنے میں کلام ہے-)

فِیْهَا الْجَرَاحَاتُ وَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ- اس میں زخموں کی دیت کے احکام اور یہ کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ لئے جائیں گے اس کا بیان تھا-

جَارِحَه- عضو- اس کی جمع جَوَارِحُ ہے-

مَنْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ- جس کو پھوڑا یا زخم ہو-

جَرْدٌ- چھلکا اتارنا' بال نکالنا' ننگا کرنا' ڈھنکنا' سونتنا-

اِنَّهٗ کَانَ اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ- آپ برہنگی کی حالت میں نورانی اور چمک دار تھے آپ کا جسم مبارک پر نور تھا- (محیط میں ہے کہ مُتَجَرَّدْ بفتحہ را مصدر میمی ہے بمعنی برہنگی اور ننگا پن اور بکسرۂ را جسم کو کہتے ہیں جُرْدَہ اور مُجَرَّد کے بھی یہی معنی ہیں)-

کَانَ اَبْیَضَ الْمُتَجَرَّدِ- آپ کا پنڈا (جسم) سفید تھا-

اِنَّهٗ اَجْرَدُ ذُوْمَسْرُبَةٍ- آپ کے بدن پر بال نہ تھے یعنی سارے بدن پر (جیسے بعض آدمیوں کے ہوتے ہیں بلکہ آپ کا جسم صاف بن بال تھا) مگر سینہ سے زیر ناف تک بال تھے-

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ- بہشتی لوگ بن بال کے بن ڈاڑھی مونچھ کے ہوں گے-

اِنَّهٗ اَخْرَجَ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ فَقَالَ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - انسؓ نے دو پرانی جوتیاں جن پر بال نہیں رہے تھے نکالیں اور کہنے لگے یہ دونوں جوتیاں آنحضرتؐ کی ہیں - (زہے قسمت ان لوگوں کی جنہوں نے ان جوتیوں کی زیارت کی - اگر ہم کو ملیں تو ہم بھی سر اور آنکھوں پر رکھیں - یا اللہ بہشت میں تو بھی ہم کو آپ کی کفش برداری نصیب کر یہ ہمارے لئے ہزاروں حور اور قصور سے بہتر ہے -) ایک روایت میں جَرْدَا وَتَيْنِ ہے - شاید تے کو مبالغہ کے لئے زیادہ کیا کیونکہ جرواء خود مؤنث ہے اَجرد کا -

قَلْبٌ اَجْرَدُ فِيْهِ مِثْلُ السِّرَاجِ يُزْهِرُ - ایک وہ دل ہے جو بری خصلتوں سے (جیسے حسد، کبر، بغض، مکر و فریب سے) خالی ہے اس میں چراغ کی طرح ایمان کا نور چمک رہا ہے -

تَجَرَّدُوْا بِالْحَجِّ وَاِنْ لَّمْ تُحْرِمُوْا - حاجیوں کی مشابہت کرو یعنی ان کی سی وضع رکھو گو تم نے حج کا احرام نہ باندھا ہو -

تَجَرَّدَ بِالْحَجِّ - حج مفرد کی نیت کی (یعنی قرآن یا تمتع نہیں کیا) -

جَرِّدُوا الْقُرْاٰنَ لِيَرْبُوْا فِيْهِ صَغِيْرُكُمْ وَلَا يَنْاٰى عَنْهُ كَبِيْرُكُمْ - قرآن کو علیحدہ رکھو (اس میں حدیث تفسیر وغیرہ مت ملاؤ یا اعراب، نقطوں، نشانوں اور علامتوں وغیرہ سے اس کو خالی رکھو یا کتب آسمانی میں سے صرف قرآن پر قناعت کرو دوسری کتابوں میں مت مشغول ہو) تاکہ تمہارے کم سن بچے اس کی پڑھائی میں بڑے ہوں اور بڑی عمر والے اس کی تلاوت سے کنارہ کشی نہ کریں -

حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُهُمْ لُصُوْصًا جَرَّادِيْنَ - ان خارجیوں کا آخری گروہ چوروں کا رہ جائے گا جو لوگوں کو ننگا کریں گے (ان کے کپڑے لتے چھین لیں گے) -

لَاُجَرِّدَنَّكَ كَمَا يُجَرَّدُ الضَّبُّ - [1] (حجاج ظالم مردود نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو گھوڑ پھوڑ کی طرح ننگا کروں گا (تیری کھال نکال لوں گا جیسے گوہ کو بھونتے وقت اس کا چمڑا نکالتے ہیں) -

جَارُوْد - سخت قحط کا سال -

جَارُوْدِيَه - ایک فرقہ ہے شیعہ میں سے -

وَبِهَا سَرْحَةٌ سُرَّتَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا - وہاں ایک درخت ہے جس کے تلے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے نہ اس کے پتے کبھی گرے نہ وہ میوے سے خالی ہوا - ایک روایت میں وَلَمْ تُجْرَدْ ہے یہ جُرِدَتِ الْاَرْضُ سے نکالا ہے یعنی زمین کو ٹڈیوں نے ننگا کر دیا اس کا سبزہ سب کھا گئیں -

اَلسَّوِيْقُ يَجْرُدُ الْمِرَّةَ وَ الْبَلْغَمَ جَرْدًا - ستو پت اور بلغم کو بالکل نکال دیتا ہے -

لَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا جَرْدُ هٰذِهِ الْقَطِيْفَةِ - (ابوبکر صدیقؓ نے کہا) ہمارے پاس مسلمانوں کے مال یعنی بیت المال کی کوئی چیز نہیں ہے بجز اس پھٹی پرانی چادر کے -

جَرْدُ قَطِيْفَةٍ یعنی قَطِيْفَةٌ جَرْدٌ - پرانی چادر (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) -

كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ جَرْدُ بُرْدٍ خُطْمِيَّةٍ وَ جَرْدُ قَطِيْفَةٍ اِنْجَرَدَ خَمْلُهَا - حضرت فاطمہؓ کا مہر ایک خطمی چادر تھی پرانی اور ایک دوسری پرانی چادر جس کا سرا جونا (پرانا) ہو گیا تھا -

رَاَيْتُ اُمِّيْ فِي الْمَنَامِ وَ فِيْ يَدِهَا شَحْمَةٌ وَعَلٰى فَرْجِهَا جُرَيْدَةٌ - (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا) میں نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں چربی کا ایک ٹکڑا ہے اور اس کے فرج پر (شرم گاہ پر) ایک پرانا چیتھڑا ہے -

اِئْتِنِيْ بِجَرِيْدَةٍ - میرے پاس ایک کھجور کی ڈالی لا -

جَرِيْدَه - ڈالی اس کی جمع جَرِيْدٌ ہے -

كُتِبَ الْقُرْاٰنُ فِيْ جَرَائِدَ - قرآن ڈالیوں پر لکھا گیا (کیونکہ کاغذ اس وقت کم ملتا تھا) -

اَوْصٰى بُرَيْدَةُ اَنْ يُجْعَلَ فِيْ قَبْرِهٖ جَرِيْدَةٌ - بریدہ

---

[1] ایک روایت میں لَاَجْرُدَنَّكَ یعنی میں تیرا سارا مال اسباب چھین کر تجھ کو ننگا کر دوں گا۔

نے یہ وصیت کی کہ ان کی قبر پر ایک ہری ڈالی لگا دی جائے (کیونکہ آنحضرتؐ نے ایک قبر پر دو ڈالیاں لگا دی تھیں اور فرمایا تھا جب تک یہ نہ سوکھیں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو)-

ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً- پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری ڈالی لی-

تَجَرَّدَ لِاِحْرَامِہٖ- آپ نے احرام باندھنے کے کپڑے اتارے-

لِاَنَّہٗ جُرِّدَ مِنْ ثِیَابِہٖ- حضرت حمزہ کے کپڑے اتار لئے گئے تھے (شہادت کے بعد کافروں نے ان کو ننگا کر دیا تھا)-

اَلْجَرَادُ مِنْ صَیْدِ الْبَحْرِ- ٹڈی دریا کے شکار میں داخل ہے (یعنی جیسے دریا کا شکار احرام والے کو درست ہے ایسے ہی ٹڈی کا بھی شکار حالت احرام میں درست ہے یا جیسے دریا کا جانور بغیر ذبح کے درست ہے ایسے ہی ٹڈی بھی ذبح کئے بغیر حلال ہے یا ٹڈی کی پیدائش مچھلیوں سے ہوتی ہے)-

اَلْجَرَادُ نَثْرَۃُ حُوْتٍ- ٹڈی مچھلی کی چھینک ہے-

نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ- ہم آنحضرتؐ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے (اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے بھی ٹڈی کھائی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ٹڈی نہیں کھاتے تھے)-

سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ- آپ سے پوچھا گیا ٹڈی کھانا کیسا ہے؟ فرمایا نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں (ایسا ہی آپ نے گوہ یعنی گوڑ پھوڑ کے باب میں فرمایا دونوں جانور حلال ہیں مگر حنفیہ نے ٹڈی کو درست رکھا ہے اور گوڑ پھوڑ کو حرام یا مکروہ کہا ہے ان کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ گوڑ پھوڑ تو عربوں کی عام غذا تھی چنانچہ فردوسی کہتا ہے-

زشیر شتر خوردن وسوسمار:- عرب را بجائے رسید است کار[1]

اور آنحضرتؐ نے طبعی نفرت کی وجہ سے اس کو نہیں کھایا نہ یہ کہ وہ حرام تھا اور دوسرے صحابہ نے فراغت کے ساتھ آپ کے دستر خوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے-)

فَخَرَّ عَلَیْہِ جَرَادٌ مِّنْ ذَھَبٍ- حضرت ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیاں گریں (یعنی سونے کے ٹکڑے ٹڈی کی شکل پر گرے)-

یُقَالُ لَہُ الْجَرَادَۃُ- اس گھوڑے کا نام جرادہ تھا-

کَتَبَ فِی الْجَارُوْدِ- حضرت عمرؓ نے جارود (بشر بن عمرو صحابی) کے باب میں لکھا یعنی ان کی گواہی کے مقدمہ میں جو قدامہ پر انہوں نے دی تھی کہ قدامہ نے شراب پی ہے-

جَلَدَہٗ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوَ اَرْبَعِیْنَ- دو ڈالیوں سے چالیس ماریں یا کچھ ایسی ہی لگائیں (دونوں کو ملا کر مارا تو اسی ماریں ہوگئیں یا ہر ایک سے چالیس چالیس ماریں لگائیں)-

کَانَتْ فِیْھَا اَجَارِدُ اَمْسَکَتِ الْمَاءَ- کچھ زمینیں صاف پٹپر بن گھاس کے تھیں جنھوں نے پانی کو روک رکھا-

اِنَّکُمْ فِیْ اَرْضٍ جَرْدِیَۃٍ- تم ایسی زمین میں ہو جہاں سبزہ نہیں (روئیدگی نہیں)-

فَرَمَیْتُہٗ عَلٰی جُرَیْدَاءِ مَتْنِہٖ- میں نے اس کو پیٹھ کے بل پھینک مارا- چت کر دیا-

فَغَنَّتْہُ الْجَرَادَتَانِ- دونوں جرادوں نے اس کو گانا سنایا (یہ دونوں رنڈیاں تھیں مکہ میں جو خوش آواز اور گانے میں مشہور تھیں)-

اَرْضٌ مَجْرُوْدَۃٌ- خالی پٹپر زمین جس پر روئیدگی نہ رہی ہو ٹڈیوں نے اس کو کھا لیا ہو-

جَرْدَلَۃٌ- گرنے کے قریب ہونا-

فَمِنْھُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِہٖ وَ مِنْھُمْ مَنْ یُجَرْدَلُ- ایک روایت میں فَمِنْھُمُ الْمُجَرْدَلُ ہے یعنی ان میں کوئی دوزخ میں گرنے کے قریب ہوگا- ایک روایت میں فَمِنْھُمُ الْمُخَرْدَلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی اس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑوں سے کٹ جائیں گے بعض نے اَلْمُجَرْذَلُ روایت کیا ہے زائے معجمہ اور جیم سے- یہ وہم ہے-

---

[1] اونٹ کا دودھ پینے اور گوہ (یا سانڈھا) کھانے سے عرب کے کام (حکومت وغیرہ) بکھر کر رہ گئے۔ (م)

جَرْذٌ- موترا-

جُرَذٌ- بڑا چوہا- اس کی جمع جُرْذَانٌ ہے یا اَجْرُذَانٌ اُمُّ جِرْذَان اور جَرَاذِيْن- ایک قسم کی کھجور ہے-

اَرْضٌ جَرِذَةٌ- چوہے والی زمین-

اَرْضُنَا كَثِيْرَةُ الْجُرْذَانِ- ہماری زمین میں چوہے بہت ہیں- (جاحظ نے کہا جُرَذ اور فَار میں ایسا فرق ہے جیسے گائے اور بھینس میں)-

جَرٌّ- چلتے چلتے چرنا یا چلتے چلتے چرنا' زچگی کے دن بڑھ جانا' قصور کرنا-

جَرِيْرَةٌ-قصور-

يَا مُحَمَّدُ بِمَ اَخَذْتَنِيْ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ- اے محمدؐ تم نے مجھ کو کس جرم میں گرفتار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تیرے قسم کھائے دوستوں کے جرم میں (یہ شخص بنی عقیل میں سے تھا جو ثقیف کے حلیف تھے- ثقیف نے آنحضرتؐ سے بد عہدی کی اور مسلمانوں کو قید کرلیا آخر یہ شخص ان کے فدیہ میں دیا گیا- گو اس شخص نے یہ کہا کہ میں مسلمان ہوگیا تھا مگر قید ہو جانے کے بعد آپ نے اس کا یہ قول مسلّم نہیں رکھا' فرمایا جس وقت تو اپنے نفس کا خود مالک یعنی آزاد تھا اس وقت اسلام کا کلمہ کہتا تو کامیاب ہوتا- بعض نے کہا آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہوگا کہ یہ دل سے مسلمان نہیں ہوا اور لوگوں کو ایسا کرنا درست نہیں (یعنی باوجود اسلام لانے کے اس کی تصدیق نہ کرنا اس کو کافروں کے پاس بھیج دینا ان کے حوالے کرنا)-

ثُمَّ بَايَعَهُ عَلٰى اَنْ لَّا يَجُرَّ عَلَيْهِ اِلَّا نَفْسَهٗ- پھر اس نے آپ سے بیعت کی اس شرط پر کہ میرے قصور میں بس میں ہی پکڑا جاؤں (باپ یا بھائی یا دوسرے عزیزوں سے میرے قصور کا مواخذہ نہ ہو-)

لَا تُجَارِّ اَخَاكَ وَلَا تُشَارِّهٖ- اپنے بھائی پر قصور کا مواخذہ مت ڈال اور اس سے برائی نہ کر (بعض نے کہا تُجَارِّ کا معنی یہ ہے کہ اس کا حق دیتے میں ٹالم ٹولا نہ کر- بعض نے لَا تُجَارِ بہ خفت را روایت کیا ہے یعنی اس کے ساتھ ہار جیت نہ کر-)

طَعَنْتُ مُسَيْلِمَةَ وَمَشٰى فِي الرُّمْحِ فَنَادَانِيْ رَجُلٌ اَنْ اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ فَلَمْ اَفْهَمْ فَنَادَانِيْ اَلْقِ الرُّمْحَ مِنْ يَّدَيْكَ- میں نے مسیلمہ (کذاب) کو برچھا مارا' برچھا لگا ہوا وہ چلا اور میں پیچھے پیچھے برچھا تھامے ہوئے تو ایک شخص نے مجھ کو آواز دی اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ- میں اس کا مطلب نہیں سمجھا' اس نے پھر آواز دی ارے برچھا چھوڑ دے (اس کو برچھا لگا ہوا جانے دے)-

اَجِرَّلِيْ سَرَاوِيْلِيْ- میرا پائجامہ رہنے دے میں اس کو کھینچتا رہوں (اس کو پہنے پہنے چلتا رہوں- بعض نے اَجِرْلِيْ بہ خفت را روایت کیا ہے اِجَارَةٌ سے یعنی میرے بدن پر رہنے دے- ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں ادغام غیر حجاز والوں کی بولی ہے اور اگلی حدیث میں اظہار یہ حجاز والوں کی بولی ہے-)

لَا صَدَقَ فِي الْاِبِلِ الْجَارَّةِ- ان اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جو کام کاج محنت مزدوری کرتے ہوں (نکیل پکڑ کر چلائے جاتے ہوں-)

مَعَهٗ فَرَسٌ حَرُوْنٌ وَ جَمَلٌ جَرُوْرٌ- ان کے ساتھ ایک خندہ گھوڑا اور ایک شریر اونٹ تھا-

لَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَيْهَا يَعْنِيْ زَمْزَمَ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ حَتّٰى يُؤَثِّرَ الْجَرِيْرُ بِظَهْرِيْ- اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم پر پل پڑیں گے (پھر تم زمزم کا پانی کھینچ ہی نہ سکو گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ یہاں تک پانی نکالتا کہ رسی کا نشان میری پیٹھ پر پڑ جاتا-

مَا مِنْ عَبْدٍ يَّنَامُ بِاللَّيْلِ اِلَّا عَلٰى رَاْسِهٖ جَرِيْرٌ مَّعْقُوْدٌ- جو بندہ رات کو سوتا ہے اس کے سر پر ایک گرہ دی ہوئی رسی رہتی ہے-

اَيْنَ اَسِمُ؟ قَالَ فِيْ مَوْضِعِ الْجَرِيْرِ مِنَ السَّالِفَةِ- میں اپنے اونٹوں پر کہاں داغ لگاؤں؟ فرمایا جہاں رسی رہتی ہے گردن کے آگے کے حصے پر-

خَلُّوْا بَيْنَ جَرِيْرٍ وَ الْجَرِيْرِ- جریر بن عبداللہ کو اس کی باگ دے دو-

مَنْ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ وِتْرٍ اَصْبَحَ وَ عَلٰى رَاْسِهٖ

جَرِیْرٌ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا - جو شخص وتر نہ پڑھے اور صبح ہو جائے تو اس کے سر پر ستر ہاتھ کی رسی ہوگی -

اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَجُرُّ الْجَرِیْرَ فَاَصَابَ صَاعَیْنِ مِنْ تَمرٍ فَتَصَدَّقَ بِاَحَدِھِمَا - ایک شخص رسی کھینچا کرتا تھا (پانی بھرا کرتا تھا) اس کو دو صاع کھجور کی اجرت میں ملے اس نے ایک صاع خیرات کر دیا -

هَلُمَّ جَرًّا - اسی طرح چلے آؤ یا اسی طرح کھینچتے آؤ یہ محاورہ ہے - مطلب یہ ہے کہ برابر ایسا ہی کرتے رہو یا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے -

نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَ ةً وَّ عَلٰی مَجَرِّ بَیْتِیْ سِتْرًا - میں نے اپنی کوٹھری کے دروازے پر ایک کملی لگائی اور پیچھے پر ایک پردہ لٹکایا -

اَلْمَجَرَّۃُ بَابُ السَّمَاءِ - مجرہ وہ سفیدی جو آسمان پر دکھائی دیتی ہے (یعنی کہکشان) آسمان کا دروازہ ہے -

خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِہٖ وَھِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِھَا - (جرہ بالکسر جانور کا معدہ - بعض نے کہا معدے میں سے جو غذا جانور نکالتا ہے پھر منہ میں لا کر اس کو چباتا ہے - یعنی جگالی) آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ سنایا' وہ زور سے جگالی کر رہی تھی -

اِجْتَرَّ - جگالی کی -

فَضَرَبَ ظَھْرَ الشَّاۃِ فَاجْتَرَّتْ وَ دَرَّتْ - آنحضرتؐ نے بکری کی پیٹھ پر مارا وہ جگالی کرنے لگی اور دودھ دینے لگی -

لَایَصْلُحُ ھٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّایَحْنِقُ عَلٰی جِرَّتِہٖ - یہ خلافت اور حکومت اسی کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے (بلکہ بردبار' حلیم اور رحم دل ہو) -

اِنَّہٗ حَارٌّ جَارٌّ یا حَارٌّ بَارٌّ یہ حَارٌّ - کا جوڑ ہے' کچھ معنی نہیں رکھتا جیسے کہتے ہیں گرم درم چیز و یز -

نَھٰی عَنْ نَبِیْذِ الْجِرَارِ - ٹھلیوں کے نبیذ سے آپ نے منع فرمایا -

جَرَّۃٌ - مٹی کی ٹھلیا - جَرٌّ اور جِرَارٌ اس کی جمع ہے یہاں وہ ٹھلیاں مراد ہیں جو روغنی ہوں کیونکہ ان میں جو نبیذ رکھا جائے وہ بہت جلد تیزی اور نشہ پیدا کرتا ہے -

غَطُّوا الْجِرَارَ - گھڑوں کو ڈھانپ دو -

اِنَّ لِیْ جَرَّۃً فِیْ جَرٍّ - گھڑوں میں میرا ایک گھڑا ہے -

رَاَیْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ عِنْدَ جَرِّ الْجَبَلِ - میں نے آپ کو احد کے دن پہاڑ کے نشیبی حصہ میں دیکھا (یعنی اتار میں) -

سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ - بام مچھلی کھانا کیسا ہے ان سے پوچھا گیا جس کو جِرِّیْث بھی کہتے ہیں یعنی مار ماہی (اس پر چھلکہ نہیں ہوتا - یہ امامیہ کے نزدیک حلال نہیں - جمہور اہل سنت کے نزدیک حلال ہے) -

اِنَّہٗ کَانَ یَنْھٰی عَنْ اَکْلِ الْجِرِّیِّ وَ الْجِرِّیْثِ - حضرت علیؓ بام مچھلی کے کھانے سے منع کرتے تھے (کیونکہ وہ سانپ کے مشابہ ہوتی ہے مگر یہ ممانعت بطور کراہت تنزیہی کے ہوگی اس لئے کہ قرآن میں اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ' یہ دریا کے ہر جانور کو حلال کرتا ہے اکثر ائمہ کا یہی قول ہے) -

دَخَلَتِ النَّارَ مِنْ جَرَّا ھِرَّۃٍ - ایک عورت بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی -

فَاِنَّمَا تَرَکَھَا مِنْ جَرَّایَ - اس نے میری وجہ سے اس کو چھوڑ دیا - بعض نے مِنْ جَرَّایَ کی جگہ مَجْرایَ روایت کیا ہے یہ تخفیف ہے مِنْ جَرَّایَ کی -

قَتَلَ بِجَرِیْرَۃِ نَفْسِہٖ فَقُتِلَ - خود قصور کیا دوسرے کو ناحق قتل کیا اس کے قصاص میں قتل کیا گیا -

خَرَجَ غَضْبَانَ یَجُرُّ رِدَائَہٗ - غصے میں نکلے چادر گھسیٹتے ہوئے (پوری طرح اوڑھا بھی نہیں کیونکہ نماز کی جلدی تھی) -

اَلْقَتْلُ قَدِ اسْتَجَرَّ - کشت و خون بہت سخت ہو گیا -

ضَمَانُ الْجَرِیْرَہِ - قصور کا تاوان یہ اس پر واجب ہوتا ہے جو کوئی اپنے ذمہ دوسرے کی دیت دینا قبول کرے مثلاً زید عمرو سے کہے کہ تو میری مدد کر دشمنوں کو مجھ سے دفع کر میں تیری طرف سے دیت دوں تو میری طرف سے دے اور زید اس کو قبول کرے -

مَسْجِدُ جَرِیْر - ایک مشہور مسجد ہے کوفہ میں -

فَقَلَّدْتُ السَّیْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّہٗ - میں نے تلوار لٹکائی

پھر کیا دیکھتا ہوں (میرا قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے) میں اس کو زمین پر کھینچ رہا ہوں۔

جَرْزٌ - کھانا' مارڈالنا' کاٹ دینا' جڑ سے اکھاڑ ڈالنا۔

جَرُزَ - موٹا ہونا' سخت ہونا۔

جُرَازٌ - عمدہ کاٹنے والی تلوار۔

جَرَازٌ - ایک بوٹی ہے۔

اَتٰی عَلٰی اَرْضٍ جُرُزٍ یا جَرْزٍ - ایک اجاڑ زمین پر آئے جہاں پانی اور سبزہ نہ تھا۔

لَتُوْجَدَنَّ جُرُزًا لَایَبْقٰی عَلَیْهَا مِنَ الْحَیْوَانِ اَحَدٌ - زمین اجاڑ رہ جائے گی اس پر کوئی جاندار نہیں رہے گا۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ اللِّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ وَ الْجِرْزِ یُصَلّٰی فِیْهَا اَمْ لَا - میں نے ان سے پوچھا لومڑیوں کے کھالوں کے کپڑے اور جرز میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جِرْزٌ - بالکسر عورتوں کا لباس جو اونٹ کے بالوں اور بکریوں کے کھالوں کا ہوتا ہے۔

جَرْسٌ - بات کرنا' چاٹنا' ہلکی آواز نکالنا۔

مَاسَمِعْتُ لَهٗ جَرْسًا - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) میں نے اس کی آواز نہیں سنی اور جب حِسًّا کے بعد بولتے ہیں تو جیم کو کسرہ دیتے ہیں یوں کہتے ہیں مَاسَمِعْتُ لَهٗ حِسًّا وَّلَا جِرْسًا میں نے نہ اس کی آہٹ سنی نہ آواز۔

جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ - اس کی مکھی نے عرفط چاٹا ہوگا (عرفط ایک درخت ہے جس میں سے بدبودار گوند نکلتا ہے)۔

فَیَسْمَعُوْنَ صَوْتَ جَرْسِ طَیْرِ الْجَنَّةِ - وہ بہشت کے پرندوں کی آواز سنیں گے (یعنی ان کے چونچوں کی آواز جو کھاتے وقت نکلتی ہے)۔

فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ یَدِبُّوْنَ وَ یُخْفُوْنَ الْجَرْسَ - لوگ آئے چپکے چپکے چلتے ہوئے پاؤں کی آواز چھپاتے ہوئے۔

اَرْضٌ خُصْبَةٌ جَرِسَةٌ - ہری بھری زمین کھنکھناتی ہوئی یہ صَلْصَالٌ کی تفسیر ہے۔

وَکَانَتْ مُجَرَّسَةً - آنحضرتؐ کی اونٹنی سواری آزمودہ تھی۔

مُجَرَّس - شخص آزمودہ کار' خبردار۔

قَدْ جَرَّسَتْکَ الدُّهُوْرُ - تم کو زمانہ نے ہوشیار تجربہ کار کر دیا ہے ایک روایت میں جَرَّشَتْکَ ہے شین معجمہ سے معنی وہی ہے مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

لَاتَصْحَبُ الْمَلَائِکَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جَرَسٌ - فرشتے سفر میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے پاس گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں رہتا ہے اور چلنے میں آواز دیتا ہے)۔

صَلْصَلَةُ الْجَرَسِ - گھنٹے کی آواز۔

جَرْشٌ - سخت چیز کھانے کی آواز' سانپ کی کینچلی سے نکلنے کی آواز' ہلکا دوڑنا' کھجلانا' چھیلنا' ملنا۔

جِرِشّٰی - نفس۔

جُوَارِش - میٹھی دوا جو یونانی حکیم بناتے ہیں اس کی بہت سی قسمیں ہیں۔

لَوْ رَاَیْتُ الْوُعُوْلَ تَجْرُشُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا مَاهِجْتُهَا - اگر میں جنگلی بکریوں کو اس کے دونوں کناروں میں کھاتے اور چرتے دیکھوں تو بھی ان کو نہ چھیڑوں (کیونکہ آنحضرتؐ نے وہاں کا شکار حرام کیا ہے ایک روایت میں تَجْرُسُ ہے سین مہملہ سے ایک میں تَخْرُشُ ہے)۔

جُرَش - یمن کا ایک پرگنہ ہے۔

جَرَش - ایک شہر ہے شام میں۔

اَتَاهُ بِجَرْشٍ مِّنَ اللَّیْلِ - اخیر رات میں اس کے پاس آیا۔

مِلْحٌ جَرِیْشٌ - جو نمک اچھی طرح نہ کوٹا گیا ہو۔

جَرْضٌ - گلا گھونٹنا۔

جَرَضٌ - غصہ اور غم کے ساتھ مشکل سے تھوک نکلنا' جان کا حلق تک آجانا' اُچھو ہونا۔

حَالَ الْجَرِیْضُ دُوْنَ الْقَرِیْضِ - شعر گوئی کو غم اور غصہ نے روک دیا - (یہ ایک مثل ہے)۔

اَلَمُ الْمَضَضِ وَ غُصَصُ الْجَرَضِ - درد کا رنج اور حلق میں اٹکنے کی تکلیفیں۔

هَلْ یَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ

وَ غُصَصَ الْجَرَضِ - یہ جوانی کی نزاکت والے اور کچھ نہیں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ پریشانی کی گھبراہٹ اور حلق میں اٹک (جانے) کی تکلیف آن پہنچے-

جَرْعٌ یا جَرَعٌ - پانی کا نگلنا-

تَجْرِیْعٌ - نگلوانا' گھونٹ گھونٹ پلانا-

جَرَّعَهُ غُصَصَ الْغَیْظِ - اس کو غصہ کے گھونٹ پلائے-

جُرْعَه - ایک گھونٹ-

جَرْعَه - ایک بار پانی پینا-

مَابِهٖ حَاجَةٌ اِلٰی هٰذِهِ الْجُرْعَةِ - اس کو اس گھونٹ کی کوئی احتیاج نہیں- ایک روایت میں اَلْجَرْعَةِ ہے بفتحہ جیم-

قِیْلَ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ تَجَرَّعْ فَقَالَ اِنَّمَا یَتَجَرَّعُ اَهْلُ النَّارِ - امام حسن سے کہا گیا گرمی کے دنوں میں تجرع کرو (گھونٹ گھونٹ پیو) انہوں نے کہا تجرع تو دوزخی لوگ کریں گے- انہوں نے اس آیت کی طرف اشارہ کیا یتجرعهٗ و لا یکادیسیغهٗ[1]

فَافْلَتُّ مِنْهُ بِجُرَیْعَةِ الذَّقَنِ - میں ہلاکت کے قریب پہنچ کر بچ نکلا-

جُرَیْعَه - (تصغیر ہے جرعہ کی نہایہ میں ہے) بمعنی آخری سانس جس کے بعد موت ہوتی ہے (دم واپس)-

وَ کَرِّیْ عَلَی الْمُهْرِ بِالْاَجْرَعِ - (عباس بن مرواس کا مصرعہ ہے) یعنی میرا حملہ اجرع میں بچھیرے گھوڑے پر سوار ہو کر-

اَجْرَعُ - کھلا ہوا میدان دشوار گذار-

بَیْنَ صُدُوْرِ جِرْعَانَ - ریتی کے ٹیلوں میں یا دشوار گذار میدانوں میں- (یہ جَرْعَہ کی جمع ہے)-

جَرْعَه اور جَرْعَاءَ - صاف اچھی ریتی کا میدان یا دشوار گذار زمین یا ٹیلہ جس کے ایک طرف ریت ہو ایک طرف پتھر-

جِئْتُ یَوْمَ الْجَرَعَةِ - میں جرعہ کے دن آیا- یہ جَرَعَہ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب' وہاں بڑا فتنہ ہوا تھا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں انھوں نے سعید بن عاص کو وہاں کا حاکم کر کے بھیجا لیکن کوفہ والے اس پر راضی نہیں ہوئے اور سعید بن عاص کو بیرنگ واپس کر دیا ابوموسیٰ اشعری کو اپنا حاکم بنالیا' اور حضرت عثمان کو اطلاع دی انہوں نے منظور کر لیا-

نُوْقٌ مَجَارِیْعُ - وہ اونٹنیاں جن میں دودھ کم رہ گیا ہو چند گھونٹ دودھ کے ہوں-

لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا جُرْعَةٌ - دنیا میں سے بس ایک گھونٹ باقی ہے (باقی سارا زمانہ گذر گیا)-

مترجم:- کہتا ہے چودہ سو برس کے قریب گذرے مگر ہنوز یہ گھونٹ تمام نہیں ہوا- جب ایک گھونٹ کا زمانہ اس قدر طویل ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ یہ گھونٹ کب تک رہتا ہے تو ساری دنیا کا زمانہ یقیناً لاکھوں برس کا ہوگا-

جَرْفٌ - سب لے لینا' صاف کرنا-

سَیْلٌ جُرَافٌ - وہ سیلاب جو سب بہا لے جائے کچھ نہ چھوڑے-

جَارِفٌ - مرگ عام' منحوس بلا آفت-

جُرُفٌ اور جُرْفٌ - کگار' کڑاڑہ' ندی کا کنارہ جو ہر وقت کٹتا اور گرتا رہتا ہے-

مِجْرَفَه - پھاوڑا-

اِنَّهٗ کَانَ یَسْتَعْرِضُ النَّاسَ بِالْجُرُفِ - ابوبکر صدیقؓ لوگوں کا حال جرف میں پوچھا کرتے یا جرف میں بن مانگے اور بن پوچھے ان کو دیتے-

جُرُفٌ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب-

طَاعُوْنٌ جَارِفٌ - طاعون تباہ کر دینے والا (یہ عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں واقع ہوا تھا)-

لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ اِلَّا بَیْتٌ یُکِنُّهٗ وَ ثَوْبٌ یُوَارِیْهِ وَ جِرَفُ الْخُبْزِ - آدمی کا مال وہی ہے ایک کوٹھری جو اس کو چھپائے (سردی گرمی بارش سے بچائے) اور کپڑا جو اس کا ستر

---

[1] اسے گھونٹ گھونٹ لیں گے مگر اسے نگل نہ سکیں گے- (م)

ڈھانکے اور روٹی کے چند ٹکڑے (بس اس قدر کافی ہے اور باقی سب فضولیات ہیں آدمی کو چاہئے کہ جب یہ تینوں چیزیں مل جائیں تو خدا کا شکر بجا لائے زیادہ کی ہوس نہ کرے نہ کسی دنیا دار کی خوشامد کرے)۔

جِرَق - (جمع ہے جِرْفَۃٌ کی) یعنی روٹی کا ٹکڑا۔

جُرُفُ نَهْرٍ - ندی کا کڑاڑہ۔

عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ - دوزخ کے کگار پر۔

جَرَفَ الدَّهْرِ مَالَهٗ - زمانہ نے اس کا مال تباہ کر دیا۔

جَرْمٌ - کاٹنا، برانگیختہ کرنا۔

جِرْمٌ - جسم، رنگ، آواز، حلق۔

جُرْمٌ اور اِجْرَامٌ اور جَرِيْمَةٌ - گناہ، قصور۔

لَا جَرَمَ - ضرور۔

جَرِيْم - گناہ گار۔

اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَّنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ - سب سے بڑا قصوروار مسلمانوں کا وہ مسلمان ہے جو ایک چیز کو پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو جائے (گویا اس نے پوچھ کر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اگر نہ پوچھتا تو وہ حلال رہتی۔ اس حدیث کا موقع آنحضرتؐ کی حیات تک تھا کیونکہ آپ کی وفات پر وحی موقوف ہوگئی، کسی حلال چیز کے حرام ہونے کا ڈر نہیں رہا۔)

يُرِيْدُ تَجَرَّمُ ذٰلِكَ الْقَرْنِ - آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائے گا۔ ایک روایت میں تَخَرَّمُ ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہے۔

لَا جَرَمَ لَاَفُلَّنَّ حَدَّهَا - میں ضرور اس کی دھار کند کر دوں گا۔

اِتَّقُوا الصُّبْحَةَ فَاِنَّهَا مَجْفَوَةٌ مَنْلَتَةٌ لِلْجِرْمِ - صبح کے سونے سے بچو اس سے شہوت بجھ جاتی ہے اور جسم میں عفونت پیدا ہوتی ہے۔

كَانَ حَسَنَ الْجِرْمِ - اس کا جسم خوبصورت تھا یا خوش آواز تھا۔

وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِيْمَةِ وَالنَّارَ مِنَ الْوَثِيْمَةِ - قسم ہے اس خدا کی جس نے کھجور کا درخت ایک گٹھلی سے نکالا اور پتھر سے آگ نکالی۔

مَنْ اَجْرَمَ اِلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ - جس نے حضرت محمدؐ کی آل کا قصور کیا۔ ان کا حق تلف کیا۔

بَنِيْ جَرْم - ایک قبیلہ ہے۔

جَرْمَزَةٌ - سٹ جانا، اکٹھا ہونا، لوٹنا، بھاگنا۔

جُرْمُوْزٌ - ہاتھ، پاؤں، حوض، بھیڑیا۔ اس کی جمع جَرَامِيْز ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَجْمَعُ جَرَامِيْزَهٗ وَ يَثِبُ عَلَى الْفَرَسِ - حضرت عمرؓ اپنے ہاتھ پاؤں کو سمیٹ کر گھوڑے پر کود جاتے (سبحان اللہ آپ کی مستعدی بڑھاپے کی حالت میں اور سپاہ گری آپ کی۔ نالائق اولاد ہم لوگ ہیں جو کچھ بزرگوں نے ملک و مال کمایا تھا وہ بھی کھو دیا۔ اپنی ذات سے تو پیدا کرنا کجا)۔

لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِيْزَكَ فَوَثَبْتَ - کاش تو اپنے ہاتھ پاؤں جوڑ کر کود جاتا۔

جَرْمَزَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ - ابن عباسؓ کا غلام (عکرمہ) بھاگ نکلا، ہٹ گیا۔ (صحیح فتوی نہ دے سکا۔ یہ شعبی کا قول ہے)۔

اَقْبَلْتُ مُجْرَمِّزًا حَتّٰى اقْعَنْبَيْتُ بَيْنَ يَدَيِ الْحَسَنِ - میں ہاتھ پاؤں جوڑے اور سمیٹے ہوئے آیا اور امام حسن بصری کے سامنے بیٹھ گیا۔ (مُجْرَمِّزًا اصل میں مُجْرَنْمِزًا تھا اِجْرِنْزَام سے نون کو میم سے بدل کر میم کو میم میں ادغام دے دیا۔)

اِبْنُ جُرْمُوْزٍ - حضرت زبیر کا قاتل ہے کم بخت نے جب آپ سو رہے تھے آپ کا گلا کاٹ لیا۔

جَرْنٌ - پینا۔

جُرُوْنٌ - عادت کر لینا۔

اِجْرَانٌ - غلہ کا کھلیان میں اکٹھا کرنا۔

اِنَّ نَاقَتَهٗ تَلَحْلَحَتْ عِنْدَ بَيْتِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَ اَرْزَمَتْ وَوَضَعَتْ جِرَانَهَا - آنحضرتؐ کی اونٹنی (جب آپ

ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے) ابو ایوب انصاری کے گھر پر اتر گئی اور آواز کرنے لگی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ (جران گردن کے اندر کا جانب۔ محیط میں ہے کہ جران اونٹ کی گردن سرے سے لے کر نحر کے مقام تک یعنی مذبح سے منحر تک)۔

حَتّٰی ضَرَبَ الْحَقُّ بِجِرَانِه۔ یہاں تک کہ حق نے اپنی گردن رکھ دی (یعنی دین حق قائم اور پائدار ہو گیا۔ دین کو اونٹ سے تشبیہ دی اونٹ جب کہیں ٹھہر جاتا ہے آرام لیتا ہے تو گردن زمین پر دراز کر دیتا ہے)۔

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ حَتّٰی یُؤْوِیَهُ الْجَرِیْنُ۔ پھل اور میوے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جب تک وہ کھلیاں (کھلے) میں (کاٹ کر) نہ رکھا جائے۔ (اگر درخت پر لگا ہوا میوہ یا پھل یا اناج کوئی چرا کر لے جائے تو اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا لیکن دوسری کوئی سزا جو حاکم مناسب سمجھے دے سکتا ہے)۔

جَرِیْن۔ کھلیان اس کی جمع جُرُنٌ ہے۔

اِنَّهٗ کَانَ لَهٗ جُرُنٌ مِّنْ تَمْرٍ۔ ان کے لئے کئی کھلیان تھے کھجور کے۔

کَانُوْا یَشْتَرِطُوْنَ قُمَامَةَ الْجُرُنِ۔ وہ شرط لگاتے تھے کہ کھلیانوں کی جھاڑن جھوڑن (جو نیچے بچ رہتا ہے) ہم لیں گے۔

فَوَضَعَا جُرُنَهُمَا عَلَی الْاَرْضِ۔ دونوں اونٹوں نے اپنی گردنیں زمین پر رکھ دیں (جِرَان کی بھی جمع جُرُن آتی ہے)۔

فَاِذَا ضَمَّهُ الْجَرِیْنُ۔ جب کھلیان نے اس کو اکٹھا کر لیا، جوڑ لیا ملا لیا۔

فَدَلَکَتْ بِجِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِیَ تَرْغُوْا۔ اس نے اپنی گردن قبر سے رگڑی اور آواز کر رہی تھی۔

جُرْهُم۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں، حضرت اسماعیلؑ کی شادی اسی قبیلے میں ہوئی تھی۔

جِرْوٌ۔ بحرکات ثلثہ جیم، چھوٹی چیز، انار ہو یا خربوزہ یا ککڑی اس کی جمع اَجْرٍ جو اصل میں اَجْرُوٌ تھا اور اَجْرِیَةٌ اور اَجْرَاءٌ ہے۔

اُتِیَ بِقِنَاعِ جِرْوٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک طبق ککڑی یا انار کا لایا گیا۔

اُهْدِیَ لَهٗ اَجْرٌ زُغْبٌ۔ آپ کو ککڑیاں تحفہ دی گئیں جن پر نرم نرم روئیں تھے۔

وَقَعَ فِیْ نَفْسِهٖ جِرْوُ کَلْبٍ۔ آپ کے دل میں کتے کے پلے کا خیال آیا۔

جَرْیٌ یا جَرَیَانٌ یا جِرْیَةٌ۔ بہنا، گذرنا، واقع ہونا۔

تَجْرِیَه۔ وکیل بنا کر بھیجنا۔

اِجْرَاءٌ۔ بہنا، جاری کرنا، نافذ کرنا۔

مُجَارَاةٌ۔ گفتگو کرنا، کسی کے ساتھ موافقت کرنا دشمن کی بعض باتیں مان لینا کہ آئندہ اس کی غلطی ظاہر ہو۔

فَاَرْسَلُوْا جَرِیًّا۔ انھوں نے ایک وکیل بھیجا۔

قُوْلُوْا بِقَوْلِکُمْ وَلَا یَسْتَجْرِیَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ۔ تم جو کہتے ہو وہ کہو ایسا نہ کہو کہ شیطان کے وکیل بن جاؤ، یا جرأت دلا دے، شیطان تم کو (میری تعریف کرتے کرتے، مجھ کو حد سے بڑھا دو، بندے کو خدا کی طرح کر دو جیسے بعض مولوی قصائد نعتیہ میں آنحضرتؐ کی تعریف ایسی کرتے ہیں جس سے پروردگار کی شان میں بے ادبی ہو جاتی ہے)۔

اِذَا مَاتَ ابْنُ اٰدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ۔ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا نامۂ اعمال بند ہو جاتا ہے (اس پر مہر کر دی جاتی ہے، اب اگر کوئی نیک عمل برزخ میں کرے تو اس کا ثواب نامۂ اعمال میں نہیں لکھا جاتا کیونکہ مرتے ہی ثواب اور عقاب کا کھاتہ فرشتے بند کر دیتے ہیں) مگر تین باتوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی نامۂ اعمال میں درج ہوتا رہتا ہے ایک ان میں صدقہ جاریہ ہے۔ (یعنی ایسا وقف جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً دین کا مدرسہ بنایا جائے، مسجد یا پل یا سرا مسافر خانہ بنا جائے کنواں بنا جائے، دین کی کتاب تالیف یا ترجمہ یا طبع کرا جائے، بعض اہل حدیث نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اموات سے دعا کا سوال کرنا جائز نہیں (یعنی یہ

کہ وہ زائر کے مطلب کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں نہ یہ کہ خود میت سے دعا کی جائے کہ آپ ہم کو فرزند دو یا روپیہ دو یا دولت دو یا عمر دراز کر دو یا بیماری سے چنگا کر دو یہ تو شرک ہے کیونکہ دعا عبادت ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے) کیونکہ ان کے اعمال منقطع ہو گئے ہیں حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے ان کی قبروں پر دعا کا سوال کر سکتے ہیں اسی طرح خواب میں۔ اعمال کے انقطاع سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد ان کا کوئی عمل نامۂ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے۔ احادیث صحیحہ سے انبیاء کے عمل بعد از موت ثابت ہیں اور اولیاء اللہ سے بعد از موت بھی طرح طرح کے فیوض اور برکات ہونا متواتر منقول ہے۔ ثابت بنانی کے قبر میں جھانکا تو دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے اپنی والدہ کی قبر پر جا کر کہا اماں اسی وقت پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ اور اس خلجی سلطان کا علاج کراؤ جس نے مجھ کو تنگ کر دیا ہے' یہ واقعہ عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان مارا گیا۔

اَلْاَرْزَاقُ جَارِیَۃٌ۔ معاشیں برابر مل رہی ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ۔ جو شخص علم اس لئے حاصل کرنا چاہے کہ عالموں سے مقابلہ کرے ان سے ہمسری اور برابری جتائے بحث اور گفتگو کرے تاکہ لوگوں میں اپنی فوقیت ظاہر ہو۔

تَتَجَارٰی بِهِمِ الْاَهْوَاءُ کَمَا یَتَجَارٰی الْکَلْبُ بِصَاحِبِهٖ۔ خواہشیں اور آرزوئیں ان میں ایسی پھیلیں گی جیسے کلب کی بیماری بیمار میں پھیل جاتی ہے (کلب وہ بیماری ہے جو دیوانے کتے کو ہو جاتی ہے جس کو کاٹ کھائے اس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے پھر وہ جس کو کاٹے اس کو بھی۔ غرض یہ بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے اس کا زہر سارے بدن میں فوراً اسرایت کر جاتا ہے اللہ محفوظ رکھے)۔

اِذَا اَجْرَیْتَ الْمَاءَ عَلَی الْمَاءِ اَجْزَأَعَنْکَ۔ پیشاب کے بعد جب تو ذکر پر پانی بہا دے بس یہ کافی ہے۔ (اب کہ ذکر کا نچوڑنا یا سونتنا یا ڈھیلا سکھاتے پھرنا' پائجامہ ہاتھ میں لئے لئے ادھر ادھر ٹہلنا' کھنکھارنا' تلے اوپر ہونا یہ سب جاہلوں کے کام ہیں' بعض نے کہا استبرا بہتر ہے تاکہ جو قطرہ ذکر میں رہ گیا ہو وہ نکل جائے۔)

اَمْسَکَ اللّٰهُ جِرْیَۃَ الْمَاءِ۔ اللہ نے پانی کا بہنا روک دیا۔

وَعَالَ قَلَمُ زَکَرِیَّا الْجِرْیَۃَ وَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ جِرْیَۃِ الْمَاءِ۔ حضرت زکریا کا قلم پانی کی روانی پر غالب آیا کھڑا رہ گیا دوسرے سب قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ گئے۔

کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یُجَارٰی۔ اس کے بعد پھر کوئی گھوڑا دوڑ میں اس کا مقابلہ نہ کر سکتا۔

اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں رینگتا ہے (کیونکہ شیطان جنوں میں سے ہے اور ایک جسم لطیف ہے اس کا رینگنا اور رگوں میں سما جانا عقل کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھو ریاح کس طرح پیٹ میں سما جاتے ہیں اور پھرتی ہیں۔

وَجَرَتِ السُّنَّۃُ بَیْنَهُمَا۔ لعان کرنے والے جورو خصم میں جدائی ہو جانا ہمیشہ کے لئے شریعت ہو گئی۔

جِرِّیٌّ۔ بام مچھلی یا جس مچھلی پر پوست نہ ہو۔

تَجْرِیْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ۔ اپنے اپنے عملوں کے موافق پل صراط پر سے گذریں گے۔

قَدْ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ وَ اَجْرَی الْخَیْلَ۔ آنحضرتؐ نے اسامہ بن زید سے آگے نکل جانے کی شرط کی اور گھوڑوں کو دوڑایا۔

جَرَی الْقَلَمُ بِمَافِیْهِ۔ قلم اسی طرح پر چلا جو لوح محفوظ میں قرار پا چکا تھا۔

جَرٰی عَلَیْهِ الْقَلَمُ۔ اس کی تقدیر میں جو لکھا تھا وہی ہوا۔

یَسْتَقْبِلُ جِرْیَتَهٗ۔ پانی کے بہاؤ پر منہ کرے۔

جَارِیَه۔ جوان لڑکی' یا لونڈی۔ (طیبی نے کہا جاریہ وہ لڑکی جو جوان نہ ہوئی ہو۔ مصباح المنیر میں ہے کہ اصل میں جاریہ جوان لونڈی کو کہتے ہیں پھر ہر لونڈی کو کہنے لگے گو وہ بوڑھی ہو۔ کرمانی نے کہا جاریہ جوان عورت۔ محیط میں ہے جاریہ جوان عورت یا خادمہ جوان اور عام لوگ جاریہ لونڈی کو

کہتے ہیں جوان ہو یا بوڑھی اور اکثر جاریہ کا استعمال کم سن عورت میں کیا جاتا ہے جیسے غلام کا کم سن مرد میں۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الزَّاءِ

جَزْءٌ- بانٹنا- قناعت کرنا-

اِجْزَاءٌ اور اِجْتِزَاءٌ- کفایت کرنا-

تَجْزِیَةٌ- تقسیم کرنا-

جُزْءٌ- ٹکڑا- حصہ جس سے کوئی چیز مرکب ہو-

مَنْ قَرَأَ جُزْءَ ہٗ مِنَ اللَّیْلِ- جو شخص رات کو اپنا حصہ قرآن کا پڑھے-

اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًامِنَ النُّبُوَّۃِ- اچھا خواب پیغمبری کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے- (کیونکہ زمانہ نبوت آپ کا ۲۳ برس تھا ان میں چھ مہینے تک آپ کو خواب میں وحی آئی پھر بیداری میں فرشتے کو دیکھا ایک روایت میں ہے' پینتالیس ٹکڑوں میں سے- ایک میں چالیس ٹکڑوں میں سے- پہلی روایت اس پر محمول ہے کہ آپ پر تریسٹھواں برس سالم نہیں گذرا- اور دوسری روایت اس پر کہ آپ کی عمر شریف ساٹھ ہی برس کی ہوئی- (ایک روایت میں ایسا ہی ہے) تو زمانہ نبوت کل بیس برس رہتا ہے-

اَلْھَدْیُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ- نیک روشنی اور اچھا چال چلن اور خوش وضعی پیغمبری کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (یعنی پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے- اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیغمبری تقسیم کے قابل ہے یا جس میں یہ خصلت ہو اس میں پیغمبری کا ایک جز ہے کیونکہ پیغمبری کسب ریاضت اور اسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت اور موہبت ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّۃَ مَمْلُوْکِیْنَ عِنْدَ مَوْتِہٖ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ غَیْرُھُمْ فَدَعَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاھُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَھُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَیْنِ وَ اَرَقَّ اَرْبَعَۃً- ایک شخص نے کیا کیا کہ مرتے وقت اپنے چھے غلاموں کو آزاد کر دیا اس کے پاس ان غلاموں کے سوا اور کچھ مال نہ تھا آخر آنحضرتؐ نے ان غلاموں کو بلا بھیجا ان کے تین حصے کیے- (قیمت کے لحاظ سے اگر وہ غلام سب برابر ہی قیمت کے تھے تو دو دو غلاموں کے تین حصے ہو گئے) پھر آپ نے قرعہ ڈالا جن دو غلاموں پر قرعہ آیا ان کو تو آزاد کر دیا باقی چار کو (بدستور) غلام رکھا- (ہمارے امام احمد بن حنبل' شافعی اور مالکؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور کہا کہ چھے غلاموں کا تیسرا تیسرا حصہ آزاد ہو جائے گا باقی دو حصوں کی آزادی کے لئے ان سے محنت مزدوری کرائی جائے گی)-

وَلَنْ تُجْزِیَٔ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ- اب تیرے بعد اور کسی کے لئے یہ کافی نہ ہوگا کہ ایک برس کی بکری قربانی کرے جو دوسرے برس میں لگی ہو-

لَیْسَ شَیْءٌ یُّجْزِیُٔ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ- ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کام دے مگر دودھ ہم غذا ہی ہم پانی-

جَزَأَتِ الْاِبِلُ بِالرُّطَبِ عَنِ الْمَاءِ- (عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹ تازی کھجور کھا کر پانی سے بے پرواہ ہو گیا-

مَا اَجْزَأَ مِنَّا الْیَوْمَ اَحَدٌ کَمَا اَجْزَ أَفْلَانٌ- ہماری طرف سے آج کوئی شخص ہم کو ایسا کام نہیں آیا جیسے فلاں شخص کام آیا-

اُتِیَ بِقِنَاعِ جُزْءٍ- آنحضرتؐ کے پاس کھجور کا ایک طبق لایا گیا- (کھجور کو مدینہ والے جزء کہتے ہیں کیونکہ وہ غذا کے لئے کافی ہوتی ہے اور صحیح بِقِنَاعِ جِزْءٍ ہے جیسے اوپر گذر چکا-)

اَیُجْزِیُٔ اَنْ یَّمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ- کیا سر کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے- بعض نے اَیَجْزِیُٔ روایت کیا ہے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے-

یُجْزِیُٔ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ وَ یُجْزِئُہُ التَّیَمُّمُ مَا لَمْ یُحْدِثْ- ہم میں سے ہر ایک کو ایک وضو اسی طرح تیمم اس وقت تک کافی ہے جب تک حدث نہ ہو-

اَلشَّاۃُ تُجْزِیُٔ یا تَجْزِیُٔ- بکری کافی ہوگی-

ثُمَّ لَا تَرٰی اَنَّهَا تُجْزِئُکَ - پھر تو یہ نہیں سمجھتا کہ وہ تجھ کو کافی ہوگی-

لَاتَجْعَلُ لِلشَّيْطَانِ جُزْءًا - اپنی نماز میں شیطان کا ایک حصہ نہ لگا (شیطان کا حصہ یہ ہے کہ نماز پڑھ کر خواہ مخواہ داہنی طرف سے لوٹ کر جانا واجب سمجھے' اگر اس کو واجب نہ سمجھے تو داہنی طرف سے لوٹنے کے افضل ہونے میں کلام نہیں- اس قول سے یہ نکلا کہ کسی امر مباح یا مستحب کو واجب اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا شیطانی اغوا ہے اللہ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کہ خبط ہو گیا ہے مباح اور مستحب تو ایک طرف- بعض بدعت کے کاموں کو یا مختلف فیہ کاموں کو رسم و رواج کی وجہ سے انہوں نے واجب کر رکھا ہے' اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ ان کاموں کو نہ کرے تو اس کو مطعون کرتے ہیں- مثلاً مجلس میلاد' قیام عند ذکر الولادۃ' مرثیہ خوانی' انگلیاں چومنا' عید کا مصافحہ یا معانقہ' ہر نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا' خطبہ میں صحابہ' خلفاء اور بادشاہ وقت کا ذکر کرنا' دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا' سوم' دہم' چہلم' فاتحہ' اعراس' نیازات' صندل' چراغاں' حال قال' گانا بجانا' کسی امام کی ہر مسئلہ میں تقلید کرنا' اذان کے بعد پھر تثویب کرنا' الصلوۃ کہہ کر لوگوں کو پکارنا- یہ سب کام ایسے ہیں کہ بعض ان میں سے بدعت اور مکروہ ہیں بعض جائز بعض مختلف فیہ- اب ان کو لازمی اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا شیطانی اغوا ہے- حفظنا اللہ منہ-

يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکَعَاتٌ - اس کے لئے چند رکعتیں کافی ہیں-

جَزَاءٌ لِعُمْرَةِ النَّاسِ - یہ عمرے کا بدل ہے-

وَ اَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّأَهَا ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ - لیکن خیبر سو اس کے تین حصے کیے (کیونکہ خیبر کچھ بدون جنگ کے فتح ہوا' کچھ جنگ سے- جو جنگ سے فتح ہوا اس میں $\frac{1}{5}$ حصہ پیغمبر صاحب کا تھا اور جو بدون جنگ کے وہ فئی خاص آپ کا تھا' اس لحاظ سے تقسیم یوں قرار پائی کہ کل خیبر کے تین حصے کئے جائیں دو حصے تو مسلمانوں کے اور ایک حصہ آپ کا)-

عِنْدِیْ مُصْحَفٌ مُجَزًّى بِاَرْبَعَةِ اَجْزَاءٍ - میرے پاس ایک قرآن ہے لکھا ہوا جس کے چار حصے ہیں-

اَوْصَافُ الْحَقِّ لَا تَتَبَعَّضُ بِتَجْزِيَةِ الْعَدَدِ فِیْ کَمَالِهٖ - اللہ تعالیٰ کی صفتیں متعدد ہونے سے اس کی ذات میں تعدد پیدا نہیں ہوتا (کیونکہ یہ سب صفتیں ایک ہی ذات مقدس کی ہیں)-

جَزْرٌ - نحر کرنا' کھال نکالنا' سمندر کا گھٹ جانا' کاٹنا-

جَزُوْرٌ - اونٹ یا اونٹنی-

جَزَّارٌ - قصاب-

نَهٰی عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ - کمیلے میں (جہاں جانور نحر ہوتے ہیں کٹتے ہیں) اور مقبرہ میں آپ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا-

اِتَّقُوْا هٰذِهِ الْمَجَازِرَ فَاِنَّ لَهَا ضَرَاوَةً کَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ - ان کمیلوں سے بچو (ہر وقت وہاں نہ جاؤ' جانوروں کا کٹنا نہ دیکھتے رہو) اس کی لت (عادت) ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی لت (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ جانوروں کا نحر اور ذبح دیکھتے دیکھتے دل سخت ہو جاتا ہے' بے رحمی دل میں سما جاتی ہے- بعض نے کہا کمیلوں سے بچے رہنا اس سے یہ مراد ہے کہ گوشت کھانے کی عادت نہ کرلو وہ شراب کی طرح منہ سے لگ جاتا ہے تو پھر چھٹتا نہیں- گوشت کے بغیر کھانا نہیں کھایا جاتا- اسی لئے بزرگوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ ہر روز گوشت نہیں کھاتے کبھی دال پر اکتفا کرتے ہیں' کبھی ترکاری پر' کبھی سرکہ پر' کبھی کھجور پر' کبھی ستو پر اور قواعد طبی بھی اسی کو مقتضی ہیں کہ ہر روز گوشت کھانے سے جگر کی خرابی پیدا ہوتی ہے)-

لَا اُعْطِیْ مِنْهَا شَيْئًا فِیْ جِزَارَتِهَا - قربانی کے جانور کا کوئی ٹکڑا میں قصاب کو اجرت میں نہیں دوں گا-

اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّیْ اَجْتَزِرُ مِنْهَا - بتلایئے اگر میں اپنے چچا زاد بھائی کی بکریاں پاؤں تو ان میں سے ایک بکری (کھانے کے لئے) کاٹ لوں-

لَاَجْزِرَنَّکَ جَزْرَ الضَّرَبِ - (یہ حجاج مردود نے حضرت انسؓ سے کہا) میں تجھ کو گاڑھے شہد کی طرح نکال

باہر کروں گا (گاڑھا شہد آسانی سے نکل آتا ہے- مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مار ڈالوں گا تیرا کام تمام کردوں گا' اب نہ حجاج رہا نہ انسؓ رہے لیکن حجاج پر قیامت تک پھٹکار اور انسؓ پر رحمت پروردگار برستی رہے گی)-

مَاجَزَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ فَكُلْ -جس دریائی جانور سے سمندر ہٹ جائے (وہ خشکی میں رہ کر مر جائے) اس کو کھا-

اَلْجَزْرُ وَالْمَدُّ- سمندر کا گھٹاؤ بڑھاؤ (جوار بھاٹ' اس کی وجہ دریافت کرنے میں اگلے حکیم بالکل عاجز رہے' کہتے ہیں کہ ارسطو نے اسی رنج میں بحر اوریب میں ڈوب کر جان دی- حال کے حکیم کہتے ہیں کہ یہ چاند کی کشش سے ہوتا ہے-)

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ- شیطان اس بات سے تو اب ناامید ہو گیا کہ جزیرہ میں لوگ اس کی پوجا کریں (جزیرہ عرب طول میں حضر ابوموسیٰ سے انتہائی یمن تک اور ریگستان پیرلن سے انتہائی سماوہ تک عرض میں- بعض نے کہا طول عدن سے لے کر عراق تک اور عرض جدہ سے شام تک' عرب کا ملک گو پورا جزیرہ نہیں ہے کیونکہ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چو طرف پانی ہو مگر جزیرہ نما ہے کیونکہ اس کے تین جانب پانی ہے' ایک طرف خلیج فارس' دوسری طرف بحر سوڈان اور تیسری طرف دجلہ اور فرات- یہ حدیث بظاہر اس حدیث کے خلاف پڑتی ہے- جس میں یہ ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ذی الخلصہ کے گرد عورتیں چوتڑ نہ مٹکائیں گی اور اس حدیث کے کہ میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں میں مل جائیں گے یا بت پوجنے لگیں گے اور مطابقت یوں کی ہے کہ اس حدیث میں مراد وہ زمانہ ہے جب تک زور و شور کے ساتھ عرب کے ملک میں توحید قائم رہے' یا عرب سے خاص مدینہ طیبہ مراد ہے' یہ امام مالکؒ سے منقول ہے-

میں:- کہتا ہوں دوسری حدیث میں تو امت کے کئی قبیلوں کا ذکر ہے ہو سکتا ہے کہ عرب کے سوا دوسرے ملک کے مسلمانوں کا یہ حال ہو جائے جیسے ہند میں اکثر نام کے مسلمان بھوانی اور شیخ صدو کی پوجا کرتے ہیں اور پہلی حدیث میں اس زمانہ کا ذکر ہے جب قیامت بالکل قریب آ لگے گی اور اس حدیث میں اس زمانہ تک کا ذکر ہے جب تک قیامت کے علامات کبریٰ ظاہر نہ ہوں گے-)

حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَيُصْطَلَمُوْنَ- یہاں تک کہ تم ان کو جزیرۂ عرب میں پہنچا دو وہاں کاٹ ڈالے جائیں گے-

فَنَحَرَ ثَلٰثَ جَزَائِرَ- تین اونٹ نحر کئے- جزائر جمع ہے جَزُوْر کی- مگر یہ جمع نادر ہے مشہور جُزُر ہے اور جزائر جزیرہ کی جمع مستعمل ہے-

طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ- پرندے جن کی گردنیں اونٹ کے گردنوں کی طرح ہوں گی-

اِنَّ عُمَرَ اَعْطٰى رَجُلًا شَكَا اِلَيْهِ سُوْءَ الْحَالِ ثَلَاثَةَ اَنْيَابٍ جَزَائِرَ- ایک شخص نے حضرت عمر سے اپنی سقیم الحال (محتاجی) کی شکایت کی تو آپ نے اس کو تین اونٹ دیئے-

اَجْزِرْنَا- ایک بکری ہم کو دے کاٹنے کے لئے-

يَارَاعِیَ اَجْزِرْنِیْ شَاةً- ارے گڈریے! ایک بکری کاٹنے کے لئے ہم کو دے-

اَجْزِرِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً- آنحضرتؐ کو کاٹنے کے لئے ایک بکری دے-

اَبْشِرْ بِجَزْرَةٍ سَمِيْنَةٍ- ایک کاٹنے کے لئے موٹی بکری لے خوش ہو جا-

اَجْزَرْتُ الْقَوْمَ- میں نے ان لوگوں کو کاٹنے کے لئے ایک بکری دی-

فَاِنَّمَا هِیَ جَزْرَةٌ اَطْعَمَهَا اَهْلَهٗ- یہ تو کاٹنے کی بکری ہوئی جو اس نے اپنے گھر والوں کو کھلائی- (قربانی نہ ہوئی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)-

جَزْرَةٌ- کاٹنے کی بکری- اس کی جمع جزر آتی ہے-

حَتّٰى صَارَتْ حِبَالُهُمْ لِلثُّعْبَانِ جَزَرًا يَا جِزَرًا- ان جادوگروں کی رسیاں اژدہے کے لئے بکریاں ہو گئیں وہ سب کو ہڑپ کر گیا-

لَاتَاْخُذُوْا مِنْ جَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ- زکوۃ میں لوگوں نے جو جانور کھانے کے لئے تیار کئے ہوں وہ نہ لو- مشہور

روایت حزرات ہے حائے حطی سے یعنی عمدہ عمدہ مال نہ لو-

لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ- میں یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا- اسی حدیث پر جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ملک میں نہ رہنے دیا جائے البتہ مسافرت کے طور پر وہاں آ سکتے ہیں مگر تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اور امام شافعی نے کہا اس حدیث میں جزیرہ عرب سے مکہ، مدینہ اور یمامہ مراد ہے نہ یمن اور دوسرے بلاد عرب اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو حرمین شریفین یعنی مکہ اور مدینہ میں ہرگز نہ آنے دینا چاہئے-

جَزَائِرِ خَالِدَات- چھ جزیرے منتہائے مغرب میں-

جَزٌّ- کاٹنا، کاٹنے کا وقت آن پہنچنا، سوکھنا-

جَزَاز اور جِزَاز- کھیت یا کھجور کاٹنے کا وقت- جیسے جَدَاد- بعض نے کہا جَدَادُ کھجور سے خاص ہے اور جَزَازُ عام ہے کھجور کھیت وغیرہ سب کو شامل ہے-

اَنَا اِلٰى جَزَازِ النَّخْلِ- میں کھجور کے کٹنے تک- مشہور روایت جَدَادِ النَّخْلِ ہے-

وَ اِنْ دَخَلَ حَلْقَكَ جِزَّةٌ فَلَا تَضُرُّكَ- اگر روزے میں تیرے حلق میں کوئی کٹا ہوا بال وغیرہ چلا جائے جو کاٹنے میں اڑتا ہے تو کچھ ضرر نہ ہوگا (روزہ نہ جائے گا-)

جِزَّہ اور جُزَازَہ- جو کاٹتے وقت گرتا ہے یا اڑتا ہے جیسے قُصَاصَۃُ ہے جِزَّہ کی جمع جِزَزٌ آئی ہے-

يَقُوْمُ وَلِيُّهٗ عَلٰى اِصْلَاحِهَا وَ يُصِيْبُ مِنْ جِزَزِهَا وَرِسْلِهَا وَ عَوَارِضِهَا- یتیم کا ولی اس کے جانوروں کی نگرانی کرے اور بال جو کاٹے جائیں اور دودھ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اسی طرح ان جانوروں سے جو مرنے لگیں اور ان کا کاٹ ڈالنا ضروری پڑے، ان کے گوشت وغیرہ سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن اگر ولی محتاج نہ ہو اور ان چیزوں کو بھی بیچ کر ان کی قیمت یتیم کے مال میں جمع کرا دے تو افضل ہوگا-

لَا اَزُرُهَا فَاِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُدُّهَا وَ يَاخُذُهَا- میں اس کے بال نہیں کاٹتا کیونکہ آنحضرتؐ اس کو لمبا کرتے تھے، اس پر ہاتھ پھیرتے تھے (تو آپ کے ہاتھ کی برکت اس کے بالوں پر ہے) اس حدیث سے اور دوسری متعدد صحیح حدیثوں سے آثار صالحین سے برکت لینے کا جواز نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ جاہل متعصب ہے-)

مُجَزِّزُ مُدْلَجِیْ- قیافہ شناس تھا آنحضرتؐ کے زمانہ میں-

كَانَ اَبِیْ يُحْفِیْ رَاْسَهٗ اِذَا جَزَّهٗ- میرے والد جب سر کے بال کٹواتے تھے تو ان کو جڑوں سے کٹواتے تھے-

مِجَزٌّ اور مِقَصٌّ- کتری قینچی-

مَنْ اَخَذَ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَ شَارِبِهٖ كُلَّ جُمُعَةٍ وَقَالَ حِيْنَ يَاخُذُ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ لَّمْ يَسْقُطْ مِنْهُ حِصَّةٌ وَّلَا جُزَازَةٌ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ بِهَا عِتْقَ نَسَمَةٍ وَلَمْ يَمْرَضْ اِلَّا مَرَضَهُ الَّذِیْ يَمُوْتُ- جو شخص اپنے ناخون اور مونچھیں ہر جمعہ کو کترائے اور کتراتے وقت یوں کہے بسم اللّٰہ و باللّٰہ وعلی سنۃ محمد و آل محمد[1] تو جو ٹکڑا ناخون کا یا کترا ہوا بال گرے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدل ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے لئے لکھے گا اور وہ کبھی بیمار نہ ہوگا مگر اسی بیماری سے جس میں موت لکھی ہو گی-

جَزْعٌ- کاٹنا، طے کرنا-

جَزَعٌ- بے صبری کرنا، رونا دھونا، ڈرنا-

اِنَّهٗ وَقَفَ عَلٰى مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ رَاحِلَتَهٗ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَزَعَهٗ- آنحضرتؐ بطن محسر میں (جو ایک وادی ہے مزدلفہ کے قریب) ٹھہرے اور اپنی اونٹنی کو مارا وہ دوڑی یہاں تک کہ آپ اس کے پرے نکل گئے اس کو طے کر گئے-

جِزْعُ الْوَادِیْ- اس کا آخری حصہ-

ثُمَّ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ- پھر آپ نے صفرا وادی کو طے کیا

[1] اللہ کے نام اور اسی کے اذن سے اور محمدؐ اور آل محمدؐ کی سنت پر- (م)

(یعنی جنگ بدر میں)-

فَتَفَرَّقَ النَّاسُ اِلٰی هُنَیمَةٍ فَتَجَزَّعُوهَا-لوگ بکریوں کی طرف گئے ان کو بانٹ لیا-

وَ اِلٰی جُزَیعَةٍ مِنَ الغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَینَنَا-اور ایک بکریوں کے چھوٹے سے منڈے کی طرف مڑے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں (یہ جِزعَه کی تصغیر ہے)-

جِزعَه-ہر تھوڑی چیز کو کہیں گے (ابن فارس نے کہا یہ جَزِیعَه ہے یعنی بکریوں کا چھوٹا سا منڈا' ابن اثیر نے کہا حدیث میں تو ہم نے جُزَیعَه ہی سنا ہے یہ تصغیر-)

اَتَانِی الشَّیطٰنُ فَقَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا یَاتِی الاَنصَارَ فَیُتحِفُونَهٗ مَابِهٖ حَاجَةٌ اِلٰی هٰذِهِ الجُزَیعَةِ (مقداد بن اسود نے کہا) شیطان میرے پاس آیا (میرے دل میں کہنے لگا) محمدؐ تو انصاریوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ ان کو تحفے پیش کرتے ہیں (کھانے کھلاتے ہیں) ان کو اس ذرے سے دودھ کی کیا احتیاج ہوگی-صحیح مسلم کی روایت میں جِزعَه ہے بغیر تصغیر کے بعض نے اس کو جُرعه پڑھا ہے یعنی گھونٹ بھر دودھ کی)-

اِنقَطَعَ عِقدٌ لَّهَا مِن جَزعِ ظَفَارِ-حضرت عائشہؓ کا ایک ہار جو ظفار کے نگینوں کا تھا ٹوٹ کر گر گیا (یہ جمع ہے جزعه کی یعنی یمنی نگینہ جس میں سیاہی اور سفیدی ملی ہوتی ہے عرب لوگ اکثر آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں)-

اِنَّهٗ کَانَ یُسَبِّحُ بِالنَّوَی المُجَزَّعِ-ابو ہریرہؓ رگڑی ہوئی گٹھلیوں پر کھجور کے تسبیح کرتے (یعنی تسبیح کا شمار ان گٹھلیوں سے کرتے-اس سے تسبیح (سبحہ کا) رکھنے کا جواز نکلا گو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ سے تسبیح رکھنا منقول نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ تسبیح نہ رکھے اس میں ریا کا ڈر رہتا ہے- بعض نے کہا وہ اللہ کی یاد دلاتی اس وجہ سے اس کا رکھنا بہتر ہے ایک حدیث بھی اس باب میں نقل کرتے ہیں نعم المذکر السبحة مگر وہ ثابت نہیں ہے-)

لَمَّا طُعِنَ جَعَلَ ابنُ عَبَّاسٍ یُجَزِّعُهٗ-حضرت عمرؓ جب زخمی کیے گئے تو عبداللہ بن عباس ان کو تسلی اور تشفی دینے لگے-بعض نے یُجزِعُهٗ پڑھا ہے یعنی ان کو جزع اور بے قراری کی نسبت دینے لگے کہنے لگے ان کا یہ فعل جزع ہے- حضرت عمرؓ نے کہا میرا جزع کچھ خاص میرے نفس کے لئے نہیں ہے بلکہ تم لوگوں کے لئے ہے' ان کو معلوم ہو گیا جو فتنے اور فساد ان کے بعد ہونے والے تھے-

تَخَتَّمُوا بِالجَزعِ الیَمَانِیِّ-یمنی نگینہ جو سیاہ اور سفید ہوتا ہے انگوٹھی پہنو-

جَزف- بن ناپ تول یوں ہی بیچنا یا خریدنا-

جُزَاف (معرب ہے گزاف کا) اندازہ کرنا' بیع میں نہ ناپنا' نہ تولنا-تکیہ بر جائے بزرگان نتواں زد بہ گزاف کا معنی صرف ہوس اور تخیل سے بغیر استحقاق اور لیاقت کے کوئی فعل کرنا-

جَزَّاف-صیاد-

جِزفَه-جانوروں کا منڈہ-

اِبتَاعُوا الطَّعَامَ جُزَافًا-اناج یوں ہی ڈھیر لگا ہو-بن ناپے تولے خریدا-

نَهٰی اِذَا اشتَرَوا جُزَافًا اَن یَّبِیعُوهُ فِی مَکَانِهِم- جب غلہ یوں ہی بن ناپے تولے خریدیں تو اسی جگہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالنے سے منع فرمایا یعنی قبضہ سے پہلے بیچ ڈالنا منع ہے)-

مَا کَانَ مِن طَعَامٍ سُمِّیَت بِهٖ کَیلًا فَلَا یَصلُحُ مُجَازَفَةً-جس اناج کا ناپ تجھ سے مقرر کیا جائے (یعنی یہ کہا جائے کہ اتنے صاع یا مد ہے تو اس کا یوں ہی خریدنا اچھا نہیں)-

لَا تَشتَرِلِی مِن مُجَازِفٍ شَیئًا-یوں ہی ڈھیری لگا کر بیچنے والے سے میرے لئے کچھ مول نہ لینا-

جَزل- کاٹ کر دو ٹکڑے کر دینا-

جَزَالَةٌ-فصاحت' سنجیدگی' متانت-

اِنَّهٗ یَضرِبُ رَجُلًا بِالسَّیفِ فَیَقطَعُهٗ جِزلَتَینِ- دجال ایک شخص کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دے گا-

جِزلَه-ٹکڑا-

لَمَّا انتَهٰی اِلَی العُزّٰی لِیَقطَعَهَا فَجَزَلَهَا بِاثنَتَینِ- خالد بن ولید عزیٰ کو (جو ایک درخت تھا مشرک اس کو پوجتے

تھے) کاٹنے گئے تو کاٹ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔

قَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ- ان میں ایک عورت جو پورے بدن کی یا زور دار بات کرنے والی تھی کہنے لگی۔

اِجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا جَزْلًا- میرے لئے موٹی موٹی لکڑیاں اکٹھا کرو۔

مَا تُعْطِیْنَا الْجَزْلَ- (عیینہ بن حصن نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم ہم کو مال کا کچھ بھی نہیں دیتے۔

اَجْزَلْتُ لَهُمْ- میں نے ان کو بہت دیا۔

جَزْمٌ- کاٹنا- قسم کا پورا کرنا' قطعی کرنا کسی کام کا' حرف کو ساکن کرنا- جزم کی علامت کاتبوں میں یہ ہے ''ذ'' بہ صورت دال کے۔

اَلتَّكْبِیْرُ جَزْمٌ وَّالتَّسْلِیْمُ جَزْمٌ- اللہ اکبر کی رے اور رحمۃ اللہ کی ہا کو جزم دینا چاہئے (نہ حرکت) یا دونوں کو بغیر مد اور شد کے ادا کرنا چاہئے مختصر طور سے نہ جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ اکبر میں اللہ کے لفظ کو مد دیتے ہیں یا اکبار کہتے ہیں اسی طرح السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں سلام کے الف یا اللہ کے الف کو دراز کرتے ہیں۔

یَبْنِیْ عَلَیْهِ وَ یَاْخُذُ بِالْجَزْمِ- اس پر بنا کرلے اور جتنی نماز یقینی ہوا سی کو لے۔

جَذِیْمَه- ایک بادشاہ کا نام تھا۔

جَزَاءٌ- بدلہ دینا' کافی ہونا۔

لَا تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ- اب تیرے بعد کسی کی طرف سے یہ قربانی کافی نہ ہوگی۔

قَدْ کُنَّ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحِضْنَ فَاَمَرَهُنَّ اَنْ یَّجْزِیْنَ- آنحضرتؐ کی بیبیوں کو بھی حیض آتا تھا کیا آپ نے ان کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

اَتَجْزِیْ اِحْدَانَا صَلٰوتَهَا- کیا ہم میں سے کوئی اپنے نماز کی قضا پڑھے۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَیْرًا- اللہ تعالیٰ اس کو نیک بدلہ دے یا اس کی اگلی نیکی کا بدلہ دے۔

اِذَا اَجْرَیْتَ الْمَاءَ عَلَى الْمَاءِ جَزَأَ عَنْکَ- جب پیشاب پر تو نے پانی بہا دیا (یعنی ذکر کو پانی سے دھو ڈالا) بس کافی ہو گیا (طہارت کا حق ادا ہو گیا اب ذکر ملنا یا نچوڑنا یا ڈھیلہ سکھاتے پھرنا ضروری نہیں)۔

اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِهٖ- روزہ خاص میرے لئے رکھا جاتا ہے میں ہی خود اس کا بدلہ دوں گا (روزے کی تخصیص اس لئے کی کہ اور عبادات میں ریا ہو سکتی ہے- لیکن روزہ پر سوا اللہ کے یا روزہ دار کے اور کوئی مطلع نہیں ہو سکتا- ابن اثیر نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری عبادتیں جیسے نماز حج صدقہ اعتکاف دعا قربانی ہدی وغیرہ مشرک اپنے معبودان باطل کے لئے بھی کیا کرتے برخلاف روزے کے کہ اس میں کسی مشرک سے یہ منقول نہیں ہوا کہ اس نے غیر خدا کے لئے روزہ رکھا ہو بلکہ روزے کی عبادت شریعت الٰہی سے نکلی ہے اس وجہ سے وہ خالص خدا ہی کے لئے ہوا اور خدا ہی اس کا اجر دے گا۔

میں:- کہتا ہوں ہند کے مشرکوں نے روزے کو بھی خاص خدا کے لئے نہ رکھا بلکہ مولا علی کا بھی روزہ رکھنے لگے' اس کو مشکل کشا کا روزہ کہتے ہیں لعنۃ اللہ علیہم فتنی نے کہا ہند کے کافر ابواس رکھتے ہیں جو روزے کی طرح ہے۔)

لَیْسَ عَلٰى مُسْلِمٍ جِزْیَةٌ- جب ذمی کافر مسلمان ہو جائے تو چڑھے ہوئے دنوں کی بابت اس سے جزیہ نہ لیا جائے گا نہ اس کی زمین سے خراج لیا جائے گا۔

جِزْیَه- جو ٹیکس جو حاکم اسلام کافروں پر لگاتا ہے کہ سال میں ہر ایک کافر اتنا روپیہ بیت المال میں داخل کرے۔

اِشْتَرٰی مِنْ دِهْقَانٍ اَرْضاً عَلٰى اَنْ یَّکْفِیَهٗ جِزْیَتَهَا- عبداللہ بن مسعود نے ایک زمیندار سے زمین خریدی اس شرط پر کہ اس سال کا جزیہ جو چڑھا ہوا تھا وہ زمیندار ادا کرے- بعض نے کہا اِشْتَرٰی کا معنی کرایہ پر لیا مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَنْ عَقَدَ الْجِزْیَةَ فِیْ عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنْهُ ذِمَّتُهٗ- جس نے جزیہ دینا اپنے گردن پر لازم کر لیا اب اس کی حفاظت کا ذمہ اس پر نہ رہا (بلکہ مسلمانوں پر اس کی حفاظت کا ذمہ آ گیا۔)

فَاَمَرَهُنَّ اَنْ یَّجْزِیْنَ- آپ نے ان کو حکم دیا وہ بدل کر دیں۔

مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا - جب کوئی مسلمان زمین جزیہ والی خریدے (یعنی خراجی زمین تو خراج جو چڑھا ہوا ہو وہ اس کو دینا ہوگا)-

اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ - یا طور کی بیہوشی اس بیہوشی کا بدل ہوگئی (اس لئے قیامت میں وہ یعنی حضرت موسیٰ بے ہوش نہ ہوں گے - قتبی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت موسیٰ زندہ ہیں گو وہ ہماری دنیا سے غائب ہیں)-

اُبَايِعُ النَّاسَ فَاُجَازِيهِمْ - میں لوگوں سے بیعت لوں گا اس کا بدل ان کو دوں گا یا حق پر عمل کرنے کے لئے ان پر زور ڈالوں گا-

يَضَعُ الْجِزْيَةَ - حضرت عیسیٰ جزیہ موقوف کر دیں گے (یا ایمان لاؤ یا قتل ہو)-

اِنَّ دِهْقَانًا اَسْلَمَ عَلٰى عَهْدِهٖ فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَقَمْتَ فِيْ اَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَأْسِكَ وَ اَخَذْنَاهَا مِنْ اَرْضِكَ وَ اِنْ تَحَوَّلْتَ عَنْهَا فَنَحْنُ اَحَقُّ بِهَا - ایک کسان زمیندار حضرت علیؓ کے زمانۂ خلافت میں مسلمان ہوگیا آپ نے اس سے فرمایا اگر تو اپنی زمین پر قابض رہے جب تو ہم تیری ذات کا ٹیکس (جو فی راس ہر کافر پر لگایا جاتا ہے) نہیں لیں گے (کیونکہ مسلمان سے ذات کا ٹیکس نہیں لیا جاتا) مگر زمین کا خراج (لگان) لیں گے اور اگر تو زمین چھوڑ دے گا تب ہم اس زمین کے زیادہ حقدار ہوں گے وہ مسلمانوں کی ملک سمجھی جائے گی)-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ لَهٗ كَاتِبٌ وَّ مُتَجَازٍ - ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا - اس کا ایک منشی تھا اور ایک تقاضا کرنے والا جو لوگوں پر تقاضا کر کے قرضے وصول کرتا-

تَجَازَيْتُ دَيْنِيْ عَلَيْهِ - میں نے اپنے قرضہ کا اس پر تقاضا کیا-

اَلْمَلٰٓئِكَةُ اَجْزَاءٌ جُزْءٌ لَهٗ جَنَاحَانِ وَ جُزْءٌ لَهٗ ثَلٰثَةٌ وَّ جُزْءٌ لَهٗ اَرْبَعَةٌ - فرشتے کئی قسم کے ہیں ایک قسم دو پنکھ والے ہیں اور ایک تین پنکھ والے ایک چار پنکھ والے-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ السِّيْنِ

جَسَدٌ - جسم، بدن یا وہ جسم جو رنگ دار ہو، زعفران خشک خون گو سالۂ بنی اسرائیل-

جِسَادٌ - زعفران-

اِنَّ امْرَأَتَهٗ لَيْسَ عَلَيْهَا اَثَرُ الْمَجَاسِدِ - اس کی عورت پر رنگین کپڑوں کا نشان نہیں ہے، یہ جمع ہے مُجْسَدٌ کی یعنی وہ کپڑا جو زعفران یا کسم میں رنگا گیا ہو اور خوب ڈھڈہا تا رنگ ہو-

جَسْرٌ - پل بڑا لمبا تڑنگا، اونٹ بہادر، دراز قامت، اَجْسُرٌ اور جُسُوْرٌ جمع ہے-

جَسَارَةٌ - بہادری-

عَلَيْهِ جَسْرٌ - دوزخ پر ایک پل ہوگا (یعنی پل صراط)-

اِتَّخَذَ جَسْرًا یا اُتُّخِذَ جَسْرًا - دوزخ پر پل بنا لے گا یا دوزخ کا پل بنایا جائے گا (لوگ اس پر سے گذریں گے)-

فَوَقَعَ عُوْجٌ عَلٰى نِيْلِ مِصْرَ فَجَسَرَهُمْ سَنَةً - عوج بن عوق مصر کے دریائے نیل پر (مرکر) گر پڑا لوگ اس پر سے سال بھر تک گذرتے رہے اس کو پل بنا لیا-

اُجْسُرْ جَسَّارُ - ارے بہادر بہادری کر (یہ شعبی اپنی تلوار سے کہتے تھے)-

فَوَقَعَ عَلٰى جِسْرِ الْكُوْفَةِ - کوفہ کے پل پر کھڑے ہوئے-

جَسٌّ - چھونا بمعنی مَسٌّ - بعض نے کہا ہاتھ سے چھونا حال دریافت کرنے کے لئے، جیسے کہتے ہیں جَسَّهُ الطَّبِيْبُ اور جَسَّ الشَّاةَ - یعنی حکیم نے اس کو ہاتھ لگایا حرارت اور برودت پہچاننے کے لئے اور بکری کو ٹٹولا موٹی ہے یا دبلی-

جَاسَّه - بمعنی حَاسَّه-

جَوَاسٌّ - جمع ہے بمعنی حَوَاس-

جَاسُوْسٌ - دشمن کی خبر لانے والا یا بری خبر رکھنے والا جیسے حَاسُوْسٌ اچھی خبر رکھنے والا-

لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا - نہ جاسوسی کرو نہ حاسوسی - بعض نے کہا جاسوسی دوسرے کے لئے ٹوہ لگانا اور حاسوسی خود اپنے

لئے یا جاسوسی عورت کی ٹوہ لگانا اور جاسوسی باتیں سننا۔ بعض نے کہا دونوں کے معنی ایک ہیں۔

اَنَا الْجَسَّاسَةُ۔ میں جساسہ ہوں۔ ایک جانور ہے جس کو تمیم داری نے سمندر کے ایک جزیرہ میں دیکھا تھا یہ دجال کی خبریں پہنچایا کرتا تھا اس کا جاسوس تھا۔ درحقیقت ایک شیطان تھا بصورت جانور کے۔ اور دوسری روایت میں ہے فَاِذَا بِامْرَأَةٍ یعنی میں نے ایک عورت دیکھی شاید یہ عورت دجال کی دوسری جاسوس ہوگی یا وہی جانور کبھی عورت کی شکل بن جاتا ہوگا)۔

فَجَسَّهَا رَجُلٌ بِيَدِهٖ۔ ایک شخص نے اس کو ہاتھ سے چھوا۔ ایک روایت میں فَحَسَّسَهَا ہے۔

يُصَلِّيْ حَيْثُ شَاءَ وَلَا يَتَجَسَّسُ۔ جہاں چاہے وہاں نماز پڑھ لے ٹٹولتا نہ پھرے۔

قُبْلَةُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ۔ مرد کا اپنی عورت کو بوسہ دینا ہاتھ لگانا ملامست میں داخل ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ۔

تَجْسِيْسٌ۔ کھوج کرنا۔

اَلنَّاسُ جَوَاسِيْسُ الْعُيُوْبِ فَاحْذَرُوْهُمْ۔ لوگ عیبوں کے کھوج لگانے والے ہیں (ہر شخص کا عیب ٹٹولتے رہتے ہیں) ان سے بچے رہو۔ (یہ خصلت ہمارے زمانہ کے مسلمانوں میں آ گئی ہے کہ ایسی کہ خدا کی پناہ جہاں کسی کا ذرا سا عیب سنا یا دیکھا بس الم نشرح کر دیا مگر علم و فضل اور ہنر دیکھتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں' اپنے بھائی مسلمان کی تعریف سے گونگے ہو جاتے ہیں۔ خاک پڑے ایسی مسلمانی پُرچشم بد اندیش برکندہ باد عیب نماید ہنرش درنظر صد عیب اگر داری۔ دیک ہنر دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر[1] ایک جاسوسی دوسرا حسد تیسرا فضیلت کا اخفا یہ صفتیں مسلمانوں کے لوازم ذات میں سے ہو گئی ہیں اللہ ان پر رحم کرے ان کو نیک توفیق دے)۔

جِسْمٌ۔ بدن۔

جَسِيْمٌ۔ موٹا۔

جَسَامٌ اور جَسَامَةٌ۔ موٹا پاؤں۔

تَجْسِيْمٌ۔ موٹا کرنا۔

اِمْرَأَةٌ جَسِيْمَةٌ۔ ایک موٹی عورت۔

جَسِيْمٌ سَبِطٌ۔ لمبے قد والے سیدھے بال والے یا متناسب الاعضا (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے)۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الشِّيْنِ

جَشَاءٌ یا جُشُوْءٌ یا جُشَاءٌ۔ اٹھ کھڑا ہونا۔ دم چڑھنا۔ جی متلانا۔

جَشَأَتِ الرُّوْمُ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں نصاریٰ اٹھ کھڑے ہوئے لڑنے کے لئے چلے۔

فَجَشَأَ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ اپنے اوپر تنگی کی۔

رَاٰى رَجُلًا يَتَجَشَّأُ۔ ایک شخص کو دیکھا ڈکار لے رہا تھا یہ جُشَاءٌ سے نکلا ہے یعنی وہ آواز جو بہت پیٹ بھر جانے پر نکلتی ہے۔

فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ۔ پھر کھانا کدھر جائے گا (جب بہشتی لوگ پاخانہ پیشاب نہ کریں گے) فرمایا ایک ڈکار سے سب ہضم ہو جائے گا (فضلہ ہوا میں اڑ جائے گا کیونکہ بہشت کی غذائیں لطیف اور نورانی ہوں گی ہوا کی طرح ان کا فضلہ بھی ہوا ہی ہوگا)۔

اِذَا تَجَشَّأْتُمْ فَلَا تَرْفَعُوْا جُشَائَكُمْ اِلَى السَّمَاءِ۔ جب تم ڈکار لو تو ڈکار کی آواز آسمان تک نہ اٹھاؤ (بلکہ منہ بند کر کے آہستہ سے ڈکار لو)۔

اَطْوَلُكُمْ جُشَاءً فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُكُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ تم میں جو لمبی ڈکار لینے والا ہے وہی قیامت کے دن بہت دیر تک بھوکا رہنے والا ہے۔

جَشْبٌ۔ بدمزہ ہونا' روکھا ہونا' سخت اور غلیظ ہونا۔ خراب کرنا' تباہ کرنا' لے جانا۔

كَانَ يَاْكُلُ الْجَشِبَ مِنَ الطَّعَامِ۔ آنحضرتؐ روکھا

[1] مخالفت کی آنکھ ہمیشہ عیب تلاش کرتی ہے اور اس کی نظر میں دوسرے کی ساری خوبیاں سو فیصد عیب ہیں جبکہ اگر تم میں ایک ہی نیکی ہو تو دوست کو عیوب کی بجائے وہی ایک نیکی اور اچھائی ہی ہر طرف نظر آتی ہے۔ (م)

بے مزہ یا سخت کھانا کھا لیتے -

كَان ياتِينا بِطَعَامٍ جَشِبٍ - اگر وہ ہمارے پاس بے مزہ کھانا لاتے -

لَوْ وَجَدَ عَرْقًا سَمِينًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ جَشِبَتَيْنِ لَاَجَابَ - اگر گوشت کی ایک موٹی ہڈی اس کو ملنے والی ہو یا بکری کے بدمزہ دو کھر ملنے والے ہوں تو ضرور آئے (پر جماعت کے لئے مسجد میں نہیں آتا) ایک روایت میں مِرْمَا تَيْنِ خَشِبَتَيْنِ ہے یعنی دو سوکھے کھر بکری کے - ابن اثیر نے کہا ہم نے تو جو پڑھا ہے اور جو اہل حدیث میں متداول اور معروف ہے وہ مِرْمَا تَيْنِ حَسَنَتَيْنِ ہے - یعنی دو اچھے کھر -

میں: - کہتا ہوں میں نے بھی یہی پڑھا ہے اور استادوں سے بھی یہی سنا ہے -

جَشْرٌ - جانوروں کو چرانے کے لئے نکالنا' چھوڑ دینا' نکلنا سینہ یا آواز کا سخت ہوگا -

لَا يَغُرَّنَّكُمْ جَشَرُكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ - تمہارے جانور وغیرہ جو چراگاہ میں لے جانے کے لئے نکلتے ہیں اور رات کو وہیں چراگاہ میں رہتے ہیں وہ تم کو نماز کے باب میں دھوکا نہ دیں یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اس حالت میں نماز کا قصر کرنے لگو کیونکہ یہ سفر نہیں ہے -

يَا مَعَاشِرَ الْجُشَّارِ لَا تَغْتَرُّوْا بِصَلٰوتِكُمْ - اے چرواہو تم نماز کے باب میں دھوکہ نہ کھانا (ایسا نہ ہو کہ تم چراگاہ میں رہنا سفر سمجھو اور نماز کا قصر کرنے لگو) -

وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهٖ - بعض لوگ ہم میں سے اپنے جانوروں میں تھے جو چراگاہ میں چرنے کے لئے گئے تھے -

مَنْ تَرَكَ الْقُرْاٰنَ شَهْرَيْنِ لَمْ يَقْرَاْهُ فَقَدْ جَشَرَهٗ - جس شخص نے دو مہینے تک قرآن کو چھوڑ دیا نہیں پڑھا وہ قرآن سے دور پڑ گیا غائب ہو گیا -

اِبْعَثْ اِلَيَّ بِالْجَشِيْرِ اللُّؤْلُؤِيِّ - موتیوں کا تھیلہ میرے پاس بھیج دے (یہ حجاج ظالم نے اپنے عامل کو لکھا تھا -)

جَشٌّ - پیسنا' توڑنا' مارنا' جھاڑنا' صاف کرنا -

سَمِعَ تَكْبِيْرَةَ رَجُلٍ اَجَشِّ الصَّوْتِ - ایک مرد کی تکبیر سنی جس کی آواز بہت سخت تھی -

جُشَّةٌ - سختی -

اَشْدَقُ اَجَشُّ الصَّوْتِ - کشادہ منہ والا - سخت آواز والا -

اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ بِجَشِيْشَةٍ - آنحضرتؐ نے اپنی ایک بی بی کا ولیمہ حلیم پر کیا - (جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کو پیس ڈالیں پھر آٹا ہانڈی میں چڑھائیں پھر اوپر سے گوشت یا کھجور ڈالیں اور اس کو پکائیں اس کو شیشہ بھی کہتے ہیں) -

فَعَمَدْتُ اِلٰى شَعِيْرٍ فَجَشَّتُهٗ - وہ جو کی طرف اٹھیں اس کو پیس ڈالا - کرمانی نے کہا جَشَّتُهٗ تجشیہ سے نکلا ہے تجشیہ کہتے ہیں موٹا پیسنے کو -

میں: - کہتا ہوں یہ غلطی ہے کرمانی کی - تجشيةٌ لغت میں کہیں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ناقص یائی ہے جیسے کرمانی نے سمجھا بلکہ یہ مضاعف ہے اور تمام ائمہ لغت نے اس کی صراحت کی ہے -

مِجَشٌّ اور مِجَشَّةٌ - بمعنی چکی -

كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ الْجَرِّيِّ وَ الْجِرِّيْثِ وَ الْجَشَّاءِ - حضرت علیؓ مارماہی' بام مچھلی اور تلی کے کھانے سے منع کرتے تھے - (نہایہ میں ہے کہ جشّاء تلی کو کہتے ہیں -)

میں: - کہتا ہوں لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی -

مَا اٰكُلُ الْجَشَّاءَ مِنْ شَهْوَتِهَا وَلٰكِنْ لِيَعْلَمَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَنَّهَا حَلَالٌ - (ابن عباس نے کہا) میں کچھ تلی کو خواہش سے نہیں کھاتا بلکہ اس لئے کھاتا ہوں کہ میرے گھر والے جان لیں کہ وہ حلال ہے -

جَشَعٌ - حرص کرنا' طمع کرنا' کسی کی جدائی پر رونا' رنج کرنا -

اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَشِعْنَا - آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیر لے صحابہ کہتے ہیں یہ سن کر ہم رونے لگے -

فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ سن کر معاذ روئے آنحضرتؐ کی جدائی کا رنج کر کے (آنحضرتؐ نے معاذ کو یمن کی طرف روانہ کیا اور فرمایا

اب شاید تو میری مسجد اور قبر پر سے گذرے گا یعنی اب زندگی میں میری تیری ملاقات نہ ہوگی ایسا ہی ہوا اور معاذ آنحضرت کی جدائی کا خیال کر کے رو دیے)۔

اَخَافُ اِذَا حَضَرَ قِتَالٌ جَشِعَت نَفْسِیْ فَکَرِهَت الْمَوْتَ- میں ڈرتا ہوں جب لڑائی کا وقت آئے تو میرا نفس زندگی کی حرص کر کے کہیں موت کو برا سمجھے۔

لَا جَشِعٌ وَّلَا هَلِعٌ -مسلمان نہ حریص ہوتا ہے نہ تڑپنے والا (ہائے وائے کرنے والا یا طمع کرنے والا لالچی)۔

اِنِّیْ لَاَلْحَسُ اَصَابِعِیْ حَتّٰی اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّرَانِیْ خَدَمِیَّ فَیَرٰی اَنَّ ذٰلِکَ مِنَ التَّجَشُّعِ- امام ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں (کھانے کے بعد) اپنی انگلیوں کو چاٹتا ہوں (کیونکہ یہ سنت ہے پیغمبر صاحب کی) یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوتا ہے کہ میرے نوکر چاکر مجھ کو ایسا کرتے دیکھ کر یہ نہ کہیں کہ یہ بڑا لالچی ہے (حریص ہے کہ انگلیوں میں جو کھانا لگا رہ گیا اس کو بھی نہیں چھوڑتا)۔

مُجَاشِعٌ- نام ہے۔

جَشْمٌ- تکلیف کرنا- محنت اٹھا کر کوئی کام کرنا- تَجَشُّمٌ کا بھی یہی معنی ہے۔

تَجْشِیْمٌ- کسی کو تکلیف دینا کہ کوئی کام جس طرح ہو سکے کرے۔

مَهْمَا تُجَشِّمْنِیْ فَاِنِّیْ جَاشِمٌ- جب تو مجھ کو تکلیف دے تو میں تکلیف اٹھانے پر راضی ہوں۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ خُبَّسٌ مَا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ- اونٹ تو دبلے کئے ہوئے جانور ہیں پیاس پر صبر کرنے والے ہیں کتنا ہی بوجھ ڈالو وہ اٹھا لیتے ہیں۔

لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهٗ- میں آپ کی ملاقات کے لئے تکلیف اٹھاتا (ہجرت کر کے مدینہ چلا جاتا (یہ ہرقل بادشاہ روم نے کہا)۔

وَلَمْ یُجَشِّمْنَا اِلَّا یُسْرًا- ہم کو اسی کام کی تکلیف دی جو آسان تھا۔

جُشَمٌ- ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الصَّادِ

جَصٌّ- چونا گچ کرنا، آہ آہ کرنا۔

تَجْصِیْصٌ- بچہ کا آنکھ کھولنا- بھر دینا، چونہ لگانا۔

نَهٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْمَیِّتُ- قبر کو گچ کرنے سے (پختہ کرنے سے) منع فرمایا اسی طرح اس پر عمارت بنانے سے۔

جُصَاجِصٌ- سفید ہموار جگہ۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الضَّادِ

جَضٌّ- اکڑ کر ناز سے چلنا، حملہ کرنا۔

تَجْضِیْضٌ- دوڑنا، حملہ کرنا۔

جَضْدٌ- کوڑے مارنا۔

جِضَمٌّ- جس کی پسلیاں اور کمر موٹی ہوں۔

تَجَضُّمٌ- منہ سے پکڑنا۔

جَاضِمٌ- بڑا کھاؤں، اس کی جمع جُضَمٌ ہے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الظَّاءِ

جَظٌّ- اَهْلُ النَّارِ کُلُّ جَظٍّ مُسْتَکْبِرٍ- ہر ایک جظ (مغرور گھمنڈی) دوزخ میں جائے گا- صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جظ کے کیا معنی؟ آپ نے فرمایا موٹا ڈانڈ کا چنگا (جو مال حرام کھا کھا کر خوب چربی دار طیار بنا ہو)۔

جَظٌّ- دوڑنا، پست قد، اور موٹا ہونا، ہانکنا، پچھاڑ دینا، جماع کرنا۔

اِجْظَاظٌ- تکبر، غرور۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْعَیْنِ

جَعْبٌ- تیردان بنانا، الٹنا جمع کرنا، پچھاڑنا۔

تَجْعِیْبٌ- پچھاڑنا۔

اِنْجِعَابٌ اور تَجَعُّبٌ- بچھڑ جانا۔

تَجَعْبِیٌ- اژدحام کرنا، ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا۔

جَعْبِیٌ- سرخ چیونٹی۔

جَعْبَةٌ - تیردان یعنی ترکش-

فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ جَعْبَتِهٖ - ایک تسمہ اپنے تیردان میں سے نکالا-

وَجِعَابُهُمْ - ان کے تیردان' یہ جعبہ کی جمع ہے-

جَعْبَاءُ - بڑی پیٹ والی ناتواں عورت اور گانڈ-

جَعْبَرَةٌ - پچھاڑنا-

جَعْبَرٌ - پست قد' غلیظ-

جَعْبَرِيَّةٌ - پست قد' بدشکل عورت-

جَعْبَلَةٌ - جلدی-

جَعْشَبَةٌ - حرص' لالچ -

جَعْثَلٌ - اکھلکھرا سخت مزاج' تندخو-

سِتَّةٌ لَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مِنْهُمُ الْجَعْثَلُ - چھ آدمی بہشت میں نہیں جائیں گے ان میں ایک جعثل ہے' لوگوں نے پوچھا جعثل کیا؟ فرمایا کڑوا سخت مزاج - بعض نے کہا یہ مقلوب ہے جَثْعَلٌ کا یعنی بڑے پیٹ والا - جوہری نے کہا صحیح لفظ عثجل ہے معنی وہی یعنی بڑے پیٹ والا-

جِعْثِمٌ - صلیاں (ایک بھاجی ہے) کی جڑیں-

تَجَعْثُمٌ - انقباض' ایک کے اندر ایک گھس جانا-

جُعْثُمِيَّات - کمانیں-

جُعْثُوْمٌ - موٹا ذکر-

جِعْثِنٌ - ایک مشہور بھاجی ہے بروزن ومعنی جعثم-

وَيَبِسَ الْجِعْثِنُ - (حدیث میں ہے) جعثن سوکھ گئی-

جَعْجَعَةٌ - ہلانا' بٹھانا' بیٹھنا' تنگ کرنا' روکنا' قید کرنا-

جَعْجَاعٌ - تنگ اور سخت جگہ' جنگ کا میدان' زمین یا قحط زدہ زمین-

فَاَخَذْنَا عَلَيْهِمَا اَنْ يُّجَعْجِعَا عِنْدَ الْقُرْاٰنِ وَلَا يُجَاوِزَاهُ - ان دونوں سے یہ شرط لی کہ قرآن پر ٹھہر جائیں اس سے آگے نہ بڑھیں-

جَعْجِعْ بِحُسَيْنٍ وَّ اَصْحَابِهٖ - (عبیداللہ بن زیاد ملعون نے عمر بن سعد ملعون کو لکھا) امام ہمام والا مقام جناب حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور آپ کے ساتھ والوں کو قید کر لے ان پر تنگی کر ان کو کہیں جانے نہ دے-

جَعْدٌ - گھونگھر بال والا' سخی' بخیل' مضبوط بدن کا پست قد' حقیر-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ جَعْدًا - اگر اس کا بچہ گھونگھر بال والا پیدا ہو-

مَا فَعَلَ النَّفَرُ السُّوْدُ الْجِعَادُ - وہ کالے کالے پست قد لوگ کدھر گئے (یہ آپ نے ابوذر غفاری سے پوچھا)-

عَلٰى نَاقَةٍ جَعْدَةٍ - ایک مضبوط گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پر-

اَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ - موسیٰ پیغمبر تو ایک گٹھے ہوئے بدن کے آدمی تھے - یہاں جعد سے گھونگھر بال والے مراد نہیں ہیں کیونکہ حضرت موسیٰ سیدھے بال والے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی صفت میں جَعْد سے یہی مراد ہے اور احتمال ہے کہ جَعْد سے تھوڑے گھونگھر بال والے مراد ہوں یعنی قَطَط اور سَبْط کے درمیان' قَطَط سخت گھونگھر بال والا جیسے حبشی ہوتا ہے اور سَبْط بالکل سیدھے بال والا - اور دجّال کی صفت میں جو جَعْد کا لفظ آیا ہے اس سے پست قد حقیر مراد ہے یا بخیل-

جُعْدُبَةٌ - حباب' بُلّہ' بڑبڑا' مکڑی کا گھر-

لَقَدْ رَاَيْتُكَ بِالْعِرَاقِ وَاِنَّ اَمْرَكَ كَحَقِّ الْكَهُوْلِ اَوْ كَالْجُعْدُبَةِ - (ایک روایت میں کَالْكُعْدُبَةِ ہے) یہ عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا میں نے تم کو عراق میں دیکھا اس وقت تمہاری حکومت مکڑی کے گھر کی طرح یا حباب نقش بر آب کی طرح تھی (یعنی بالکل ضعیف اور کمزور)-

جَعْرٌ - ہگنا' آواز کرنا-

جِعَار - وہ رسی جو کنوے میں اترنے والا اپنی کمر میں باندھ لیتا ہے-

جَاعِرَه - کون گانڈ' دبر کا حلقہ-

جَاعِرَتَان - چوتڑ کے دونوں کنارے یا گوشت کے لوتھڑے گدھے کے جو دم کی جڑ میں دونوں طرف ہوتے ہیں-

اِنَّهٗ وَسَمَ الْجَاعِرَتَيْنِ - آپ نے گدھے کے دونوں جاعروں پر داغ دیا (نشان لگایا)-

كَوٰى حِمَارًا فِىْ جَاعِرَتَيه - گدھے کے دونوں جاعروں پر داغ دیا-

قَاتَلَکَ اللّٰهُ اَسْوَدَ الْجَاعِرَتَيْنِ - (عبدالملک ابن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے دو کالے جاعرے والے-

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعُوا الصَّرُوْرَةَ بِجَهْلِهٖ وَ اِنْ رَمٰى بِجَعْرِهٖ فِىْ رَحْلِهٖ - جاہلیت کے زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے صرورہ کو اس کی جہالت میں چھوڑ دو گو وہ سوکھا گوہ اپنے بستر پر پھینکے- صَرُوْرَہ وہ مرد یا عورت جس نے حج نہ کیا ہو یا وہ مرد جو نکاح نہ کرے عورتوں کی صحبت سے متنفر ہو- جَعْر وہ گوہ جو سوکھ کر گانڈ میں اٹک رہتا ہے یا سوکھ کر نکلتا ہے-

اِنِّىْ مِجْعَارُ الْبَطْنِ - میں سوکھے پیٹ والا ہوں-

اِيَّاكُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَاِنَّهَا مِجْعَرَةٌ - صبح کو سونے سے بچے رہو اس سے خشکی پیدا ہوتی ہے-

نَهٰى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمرِ الْجُعْرُوْرِ وَ لَوْنِ حُبَيْقٍ - دو قسم کی کھجور زکوٰۃ میں دینے سے یا لینے سے آپ نے منع فرمایا ایک جعرور دوسری لون حبیق' جعرور ایک قسم کی ردی چھوٹی چھوٹی کھجور ہے جو بدمزہ اور خراب ہوتی ہے-

اِنَّهٗ نَزَلَ الْجِعِرَّانَةَ - آپ جعرانہ میں اترے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب حرم کے حد سے باہر- بعضوں نے جعرانہ بہ تخفیف را بھی کہا ہے اہل عراق جعرانہ بتشدید را کہا کرتے ہیں اور اہل حجاز بتخفیف را کذا فی مجمع البحرین-

جَعَار - بجو کا نام ہے چونکہ وہ بہت ہگا کرتا ہے-

تِيْسِىْ جَعَارِ يَاغَيْثِىْ جَعَارِ - اس وقت کہتے ہیں جب کسی بات کا جھٹلانا یا رد کرنا منظور ہوتا ہے-

رُوْغِىْ جَعَارِ - اس وقت کہتے ہیں جب کوئی نامرد بزدل بھاگنے لگتا ہے یا عاجزی کرنے لگتا ہے-

زَكٰوةُ النَّخْلِ وَتُتْرَكُ اُمُّ جُعْرُوْرٍ - کھجور کی زکوٰۃ میں ام جعرور نہ لی جائے گی (ام جعرور یعنی خراب ردی کھجور)-

جِعِرِّى - گانڈ اور گالی بھی ہے-

جَعْسٌ - ہگنا-

جُعْسُوْسٌ - بونا' حقیر' کم ذات' اس کی جمع جَعَاسِيْس ہے-

سَاَلَنِىْ اَنْ اُخْلِىَ مَكَّةَ لِجَعَاسِيْسِ يَثْرِبَ - صلح حدیبیہ میں جب آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے مشرکوں کے پاس بھیجا تو وہ ابوسفیان کے پاس جا کر اترے اس سے گفتگو کی' مشرکوں نے ابوسفیان سے پوچھا تمہارے چچازاد بھائی کیا پیغام لائے؟ اس نے کہا وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے کم ذات حقیر لوگوں کے لئے مکہ خالی کر دوں (ان کو بلا مزاحمت آنے دوں)-

اَتُخَوِّفُنَا بِجَعَاسِيْسِ يَثْرِبَ - تم مجھ کو مدینہ کے کم ذات لوگوں سے ڈراتے ہو-

جَعْظٌ - دھکیلنا-

اِجْعَاظٌ - بھاگنا - دھکیلنا-

جَعْظ - اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنے تئیں بڑا سمجھے' خود پسند ہو یا بدخلق کڑوے مزاج والا' بدزبان ہو یا جو کھاتے وقت غصہ کیا کرے- اسی طرح جِنْعَاظ اور جنعاظہ وہ شخص جو کھاتے وقت غصے ہوا کرے-

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَعْظٍ جَعْظٍ - کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں ہر ایک مغرور خود پسند یا بدخلق-

جِعْظَانٌ - بونا-

جِنْعَاظ - احمق کھاؤ-

جِنْعِيْظ - کھانا کھاتے وقت غصہ کرنے والا-

جَعْظَرَةٌ - پیٹھ موڑ کر بھاگنا' آہستہ دوڑنا-

اَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ - دوزخی ہر ایک اکلکھرا' بدمزاج یا پیٹو غلیظ بہت کھانے والا یا پست قد گھمنڈی' اکڑ کر چلنے والا یا بکی یا مغرور یا روپیہ جمع کرنے والا بخیل ہے-

جَعْفٌ - گرانا' کاٹنا-

اِنْجِعَاف - اکھڑ جانا' گر جانا-

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْدِيَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِنْجِعَافُهَا مَرَّةً - منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (نہ اس کے پتے جھڑتے ہیں نہ اس پر خزاں آتی ہے' بس ایک

ہی بار پرانا ہوکر گر جاتا ہے)-

مَرَّ بِمُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّهُوَ مُنْجَعِفٌ - آپ مصعب بن عمیر پر سے گذرے وہ قتل ہوکر گرے پڑے تھے-

جُعْفِيُّ - ایک قبیلہ کا نام ہے-

جَعْفَرٌ - چھوٹی نہر یا بڑا واسع کشادہ - امام جعفر صادق مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑے ثقہ' فقیہ اور حافظ تھے' امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے شیخ ہیں اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شبہ ہوگیا کہ وہ اپنی صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے اور یحییٰ بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں فِيْ نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ مُجَالِدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ[1] حالانکہ مجالد کو امام صاحب کے سامنے کیا رتبہ ہے ایسی ہی باتوں کی وجہ سے تو اہل سنت بدنام ہوتے ہیں کہ ان کو ائمہ اہل بیت سے کچھ محبت اور اعتقاد نہیں ہے' اللہ تعالیٰ امام بخاری پر رحم کرے - مروان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ کرتے ہیں-

جَعْفَرُ بَرْمَكِيُّ - ہارون رشید کا خاص محبوب اور ان کا وزیر تھا-

جَعْفَرُ طَيَّارٌ - حضرت علیؓ کے بھائی تھے - جنگ موتہ میں بڑی بہادری سے شہید ہوئے - آنحضرتؐ ان کو بہت چاہتے تھے-

اَبُوْ جَعْفَرٍ - امام محمد باقر علیہ السلام-

جَعْفَرِيَّه - ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے-

جَعْفَلَةٌ - کسی کو یہ کہنا میں تجھ پر صدقے یہ اختصار ہے جُعِلْتُ فِدَاكَ کا-

جُعِلَ - بنانا، رکھنا، ایک کے اوپر ایک ڈالنا، کردینا، گمان کرنا۔

جُعْلٌ اور جَعِيْلَةٌ اور جَعَالَةٌ - اجرت' مزدوری' حق السعی' رشوت-

ذُكِرَ عِنْدَهُ الْجَعَائِلُ فَقَالَ لَا اَغْزُوْ عَلٰى اَجْرٍ وَّ اَبِيْعُ اَجْرِيْ مِنَ الْجِهَادِ - عبداللہ ابن عمرؓ سے ذکر آیا مزدوریوں پر جہاد کرنے کا یعنی اجرت ٹھہرا کر دوسرے کی طرف سے جہاد میں جانا' انہوں نے کہا میں اجرت پر جہاد نہیں کرتا نہ میں جہاد کے ثواب کو بیچتا ہوں - جَعَائِلُ جَعِيْلَه کی یا جعاله کی جمع ہے-

حَتّٰى يَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا - جب تک ہماری کچھ اجرت نہ ٹھہرائیں-

جَاعِلٌ - دینے والا بنانے والا-

مُجْتَعِلٌ - لینے والا-

اِنْ جَعَلَهٗ عَبْدًا اَوْ اَمَةً فَغَيْرُ طَائِلٍ وَ اِنْ جَعَلَهٗ فِيْ كُرَاعٍ اَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَأْسَ - اگر اجرت میں غلام ٹھہرایا لونڈی ٹھہرائی تب تو وہ لغو ہے اور جو ایسی چیز ٹھہرائی جو جہاد میں کارآمد ہے جیسے ہتھیار یا گھوڑے وغیرہ تو اس میں کوئی قباحت نہیں-

جَعِيْلَةُ الْغَرَقِ سُحْتٌ - ڈوبا ہوا مال نکالنے کی اجرت ٹھہرانا حرام ہے (کیونکہ اس میں دھوکہ ہے معلوم نہیں وہ مال نکلتا ہے یا نہیں - اسی طرح ہر عقد جس میں خطرہ یا شک یا تردد ہو ہماری شریعت میں فاسد ہے جیسے اڑتے ہوئے جانور کی یا دریا میں تیرتے ہوئے جانور کی بیع یا زندگانی کا بیمہ ٹھہرانا (لائف انشورنس) جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہوگیا ہے یا اور کسی طرح کا بیمہ مثلاً آگ میں جل جانے یا دریا میں ڈوب جانے کا یا رستہ میں تلف ہو جانے کا یا غنیم کے قبضہ میں آجانے کا یا دشمن سے محفوظ رہنے کا یا لاٹری وغیرہ یہ سب حرام اور سُحت میں داخل ہیں)-

كَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ بِاَنْفِهٖ - جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے گوہ ڈھلکاتا ہے (اس کو گول کر کے لڑھکاتا ہے)-

يَجْعَلُ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ - اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کردے - (یعنی حقیقۃً اس کو گدھے کی صورت میں مسخ کردے یا گدھے کی طرح احمق اور بیوقوف بنادے)-

اِجْعَلْ قَوْلَكَ بِالْيَمَنِ - اگر مگر کو یمن میں پھینک دے

[1] ان (جعفر) کے متعلق مجھے تردد ہے ان کی نسبت مجھے مجالد راوی پسند ہے-

(اور سنت کی پیروی کر یعنی حدیث پر عمل کر اس پر عمل کرنے کے لئے لغو اور بیکار بہانے مت نکال باتیں مت بنا کہ اگر ایسا ہوا اگر ویسا ہو لوگوں کا ہجوم ہو وہ مجھ کو مجبور کر دیں تو کیا کروں)۔

یَجْعَلُ لَهٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ نَفْسًا فَیُعَذِّبُهٗ بِهَا - اللہ تعالیٰ ہر مورت کے بدل ایک شخص پیدا کرے گا جو مورت بنانے والے کو تکلیف دے گا یا ہر مورت کے بدل ایک جان مورت بنانے والے میں پیدا ہو گی اس کو اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔

لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَ فِیْ ذٰلِکَ - شاید اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے یا بھلائی (مفعول محذوف ہے)

یَجْعَلُوْنَ فِیْهِ الْوَدَکَ - اس میں چربی رکھتے تھے۔ ایک روایت یُجْمِلُوْنَ ہے یعنی گلاتے تھے۔

اِجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَهُمْ سُبْحَۃً - تم اپنی فرض نماز اکیلے اکیلے چپکے سے پڑھ لو اور امیروں کے ساتھ جو نماز پڑھو اس کو نفل کر ڈالو (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک نماز دوبار پڑھی جائے تو پہلی فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل۔ بعض نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے جس کو چاہے فرض رکھے اور جس کو چاہے نفل رکھے۔

اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ - اپنی کچھ نماز گھروں میں بھی رکھو یعنی سنت اور نفل گھر میں پڑھا کرو بعض نے کہا کبھی کبھی فرض نماز بھی گھروں میں پڑھو تا کہ عورتیں بچے بیمار وغیرہ جو مسجد میں نہیں آ سکتے تمہاری اقتدا کر لیا کریں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو شخص جماعت میں اس وجہ سے نہ آئے کہ دوسری جماعت قائم کرنا چاہتا ہو گو وہ چھوٹی ہو تو ان پر جماعت میں شریک نہ ہونے کا گناہ نہ ہو گا۔

لَایَجْعَلُ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطَانِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ یَرٰی اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِهٖ - کوئی تم میں اپنی نماز کا کوئی حصہ شیطانی نہ کرے یوں سمجھ کر کہ نماز سے فارغ ہو کر خواہ مخواہ داہنی جانب جانا چاہئے (بلکہ کبھی داہنی جانب جائے کبھی بائیں جانب اگر ہمیشہ داہنی ہی جانب مڑے تب بھی کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ ایسا کرنا واجب اور ضروری نہ سمجھے۔ طیبی نے کہا جو شخص کسی مستحب کام پر اصرار کرے اور رخصت پر کبھی عمل نہ کرے تو شیطان نے اس کو گمراہ کر دیا۔ اب جو کوئی بدعت پر اصرار کرے وہ کتنا بڑا گمراہ ہو گا۔ سمجھ لینا چاہئے)۔

مترجم:- مثلاً تیجہ، دسواں، چہلم، نیاز، فاتحہ مجلس میلاد، گیارہویں، بارہویں، انگلیاں اذان میں چومنا، قیام تعظیمی، مرثیہ خوانی، جھنڈے، شدے، علم وغیرہ امور کو کرنا لازم سمجھے نہ کرنے والے کو مطعون کرے اس کو شیطان نے کیسا گمراہ کر دیا ہے اس سے اوپر کر شیطان کا تسلط اس پر ہے جو مستحبات، مندوبات اور سنن کا ادا کرنا واجب کی طرح لازم سمجھے اور نہ کرنے والے کو ملامت کرے مثلاً رفع یدین نہ کرنے والے یا آمین بالجہر نہ کہنے والے کو یا دستر خوان پر نہ کھانے والے کو یا بیعت توبہ نہ کرنے والے کو کیونکہ یہ سب امور مستحب اور مندوب ہیں اگر کسی نے نہ کیا تو اس پر کچھ ملامت نہیں اسی طرح تقلید مذہب معین کو جو بدعت ہے کوئی واجب اور لازم سمجھے اور غیر مقلدوں کو گمراہ جانے اس پر بھی شیطان کا تسلط بے حد ہے۔

میں:- کہتا ہوں بالفرض اگر تقلید مذہب معین جائز یا مستحب بھی ہو جب بھی اس کو واجب کہنے والا سخت گمراہ ہو گا کیونکہ واجب وہی چیز ہوتی ہے جس کو اللہ اور رسول واجب کریں۔ علماء کا یہ منصب نہیں کہ کسی چیز کو واجب کر دیں۔ ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں پر عمل کیا جائے۔)

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا - اور اس سے فائدہ اٹھانا ہم میں باقی اور موروث رکھ۔

یَجْعَلُ فِیْهِ کَبْشًا - اگر کوئی احرام کی حالت میں بجو کو مارے تو ایک مینڈھا فدیہ دے۔

لِلْغَازِیْ اَجْرُهٗ وَ لِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَ اَجْرُ الْغَازِیْ - غازی کو اس کا ثواب ملے گا اور جس نے غازی کو اجرت دے کر جہاد کرایا اس کو اس کا بھی ثواب ملے گا (روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا) اور غازی کا بھی ثواب ملے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِیْ حُجْرِهٖ - اللہ تعالیٰ گوہ کے کیڑے کو اس کے سوراخ میں عذاب کرتا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ جعل ایک چھوٹا کیڑا ہے خنفسا سے بڑا کالا بہت

کالا اس کے پیٹ پر ذرا سرخی ہوتی ہے لوگ اس کو ابوجعران کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھا گوہ اپنے سوراخ میں اکٹھا کرتا ہے)۔

جَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا- یہودی لوگ مجھ کو گدھا بنا ڈالتے-

جِعَةٌ- جو کا شراب-

نَهٰی عَنِ الْجِعَةِ- آپ نے جو کے شراب سے منع کیا (ہمارے ملک میں اس کو بیر کہتے ہیں یہ شراب اکثر گرم ملکوں اور گرم موسم میں پیا جاتا ہے)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْفَاءِ

جَفْأٌ- گرا دینا' پھینک دینا' اوندھا کرنا-

جُفَاءٌ- پھین' کوڑا کچرا-

خَلَقَ الْاَرْضَ السُّفْلٰی مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ- اللہ تعالیٰ نے نیچے والی زمین کو اس پھین اور کوڑے کچرے سے بنایا (جو پانی پر آ گیا تھا) پہلے سب پانی ہی پانی تھا اس میں سے بخار نکلا وہ ہوا ہوگئی پھر بخار بخار سے ٹکرایا تو آگ پیدا ہوئی' پانی پر پھین جما اور کوڑا کچرا وہ زمین ہوگیا- ایک طائفہ فلاسفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرآن شریف سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے وَ کَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ[1] لیکن عرش پانی سے بھی پہلے تھا اور پروردگار کی ذات مقدس اس سے بھی پہلے تھی' وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا)۔

اِنْطَلَقَ جُفَاءٌ مِنَ النَّاسِ- کچھ جلد باز یا آگے دال لوگ چل دیئے- ابن اثیر نے کہا ہم نے تو صحیحین میں یوں پڑھا ہے اِنْطَلَقَ اَخِفَّاءٌ مِنَ النَّاسِ یعنی کچھ ہلکے پھلکے لوگ چل دیئے یہ جمع ہے خَفِیْفٌ کی- ترمذی کی روایت میں سَرَعَانُ النَّاسِ ہے یعنی جلد باز لوگ- مَتٰی تَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَةُ قَالَ مَالَمْ تَجْتَفِئُوْا بَقْلًا- مردار ہم کو کب تک حلال ہے؟ فرمایا جب تک تم کوئی بھاجی نہ اکھیڑ سکو (یعنی کوئی ترکاری بھاجی ساگ پات بھی کھانے کو نہ ملے)۔

حَرَّمَ الْحُمُرَ الْاَهْلِیَّةَ فَجَفَأُوا الْقُدُوْرَ- آنحضرتؐ نے بستی کے گدھے حرام کیے تو لوگوں نے ہانڈیاں الٹا دیں (جن میں گدھے کا گوشت چڑھایا تھا- ایک روایت میں فَاَجْفَأُوا الْقُدُوْرَ ہے ابن اثیر نے کہا یہ شاذ لغت ہے جیسے کَفَأُوْا اور اَکْفَأُوْا- محیط میں ہے کہ یہ لغت مجہول ہے)۔

جَفْرٌ- بڑا ہونا- کھانے کے لائق ہو جانا' بدن کی منی سب نکل جانا کثرت جماع سے-

کَانَ یَشِبُّ فِی الْیَوْمِ شَبَابَ الصَّبِیِّ فِی الشَّهْرِ فَبَلَغَ سِتًّا وَّهُوَ جَفْرٌ- (آنحضرتؐ کی دایا حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں) آنحضرتؐ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا لڑکا ایک مہینہ میں بڑھتا ہے- چھ مہینے میں آپ خاصے زوردار کھانا کھانے کے قابل ہوگئے' اصل میں جَفْرٌ بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جب وہ چار مہینے کا ہو کر اپنی ماں سے جدا ہو جائے چرنے اور کھانے لگے-

فَخَرَجَ اِلَیَّ اِبْنٌ لَّهٗ جَفْرٌ- اس کا ایک لڑکا میری طرف نکلا جس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا-

فِیْ مُحْرِمٍ یُّصِیْبُ الْاَرْنَبَ جَفْرَةٌ- اگر احرام والا شخص خرگوش مار ڈالے تو ایک بکری کا بچہ بدل دے (اس کی قربانی کرے)۔

یَکْفِیْهِ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ- اس کو حلوان کا دست کافی ہے (یعنی کم خوراک ہے- یہ اس کی تعریف کی)۔

صُوْمُوْا وَوَفِّرُوْا اَشْعَارَکُمْ فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ- روزے رکھو اور بالوں کو بڑھاؤ یہ منی کو سکھا دیتا ہے (شہوت ٹوٹ جاتی ہے)۔

اَلصَّوْمُ مَجْفَرَةٌ- روزہ منی کو سکھا دیتا ہے- (جماع کی خواہش کم کر دیتا ہے)۔

عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ مَجْفَرَةٌ- روزہ اپنے اوپر لازم کر لے اس سے منی کی پیدائش کم ہو جائے گی- یا منی سوکھ جائے گی (جب منی کی تولید گھٹ گئی تو جماع کی خواہش بھی کم ہو

[1] اور اس کا عرش پانی پر تھا- اس آیت سے صاحب کتاب کا استدلال مذکورہ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں صرف یہ ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا مگر یہ دعویٰ کہ ''اس سے بخار نکلا' بخار بخار سے ٹکرایا تو...... الخ'' بلا دلیل ہے- (م)

جائے گی)۔

رَاى رَجُلًا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ قُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا مَجْفَرَةٌ- حضرت علیؓ نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمایا دھوپ سے اٹھ جا دھوپ میں بیٹھنا آدمی کو سکھا دیتا ہے یا اس سے شہوت جاتی رہتی ہے۔

اِيَّاكُمْ وَ نَوْمَةَ الْغَدَاةِ فَإِنَّهَا مَجْفَرَةٌ- صبح کے سونے سے پرہیز کرو اس سے شہوت کم ہو جاتی ہے۔

اِيَّاكَ وَ كُلَّ مُجْفِرَةٍ- ہر ایک ایسی عورت سے پرہیز کر جس کے جسم سے بری بو آتی ہو- یہ اِجْفَار سے نکلا ہے یعنی بدبودار ہونا- بعض نے کہا مجفرہ سے موٹی عورت مراد ہے- کہتے ہیں امرأۃ مجفرۃ الجنبین یعنی موٹے پہلوؤں والی عورت-

مَنِ اتَّخَذَ قَوْسًا عَرَبِيَّةً وَّ جَفِيْرَهَا نَفَى اللّٰهُ عَنْهُ الْفَقْرَ- جو شخص عربی کمان اور تیروں کا ترکش رکھے اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی دور کر دے گا- محیط میں ہے جفیر لکڑی کا ترکش جس میں چمڑا نہ ہو یا چمڑے کا ترکش جس میں لکڑی نہ ہو-

فَوَجَدْنَاهُ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْجِفَارِ- پھر ہم نے اس کو ایک گڑھے میں پایا- جِفَار جُفْرہ کی جمع ہے بمعنی اور بوزن جفرہ-

جُفْرَ- اس کنوے کو کہتے ہیں جس کی بندش نہ ہوئی ہو-

جُفْرَہ- ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے اطراف میں جس کو جفرہ خالد بھی کہتے ہیں- منسوب ہے خالد بن عبداللہ بن اسید کی طرف-

اَمْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَفْرَ وَالْجَامِعَةَ- آنحضرتؐ نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو دو کتابیں لکھوا دیں ایک جفر دوسری جامعہ- (ایک کتاب تو بکری کے کھال پر لکھی تھی دوسری بھیڑ کی کھال پر- اور اس میں قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں وہ سب مجملاً لکھوا دی تھیں- سید شریف نے شرح مواقف میں نقل کیا کہ جفر اور جامع دو کتابیں تھیں حضرت علی کے پاس جن میں از روئے قواعد علم حروف وتکسیر بڑے بڑے حوادث کا بیان تھا جو قیامت تک ہونے والے تھے اور آپ کی اولاد میں جو امام گذرے وہ انہی کتابوں کو دیکھ کر اکثر امور کی خبر دیتے اور انہی کتابوں سے نقل کرتے- امام ابوعبداللہ نے فرمایا میرے پاس جفر ابیض ہے- زید ابن ابی اعلاء نے پوچھا اس میں کیا ہے؟ فرمایا زبور داؤد کی' توراۃ موسیٰ کی' انجیل عیسیٰ کی' ابراہیم کے صحیفے' حلال وحرام' حضرت فاطمہ کا مصحف اور وہ باتیں جن کی وجہ سے لوگ ہمارے محتاج ہوں ہم ان کے محتاج نہ ہوں اور میرے پاس جفر احمر بھی ہے اخیر تک- کتاب قبول العہد میں جو امام رضا علیہ السلام نے مامون رشید خلیفہ کو لکھی تھی یہ مرقوم ہے کہ تو نے خلافت کے مستحق کو پہچانا اور تیرے باپ دادا نے نہیں پہچانا تھا میں نے تیری طرف سے یہ التماس قبول کیا (مامون نے امام رضا سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ مسند خلافت پر متمکن ہو جایئے میں اپنے تئیں معزول کر دیتا ہوں چونکہ خلافت آپ کا اور آپ کے آباؤ اجداد کا حق تھا مگر جفر اور جامعہ دونوں کتابوں سے یہ نکلتا ہے کہ مساوات کی خلافت چلنے والی نہیں) ایک امام صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت اور نبوت دونوں ہمارے خاندان میں جمع کرنے والا نہیں- حضرت علم الہدیٰ سید مرتضیٰ سے خلیفہ وقت نے ہاتھ ملایا اور تعریضاً کہا میں تمہاری انگلیوں سے خلافت کو بو سونگھتا ہوں انہوں نے کہا خلافت کی نہیں بلکہ نبوت کی خوشبو ہے-

مؤلف کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے بنی فاطمہ کے لئے آخرت کے درجے خاص فرمائے اور دنیا کی حکومت اور سلطنت ان کی قسمت میں نہیں رکھی امام حسین علیہ السلام کے عہد سے اب تک مساوات کو کبھی خلافت عامہ نصیب نہیں ہوئی اور ایرے غیرے پنچ کلیاں ہمیشہ خلافت اور حکومت کے مزے لوٹتے رہے یہاں تک کہ آخری زمانہ ۱۲۰۰ھ میں مولانا اسمٰعیل شہید نور اللہ مرقدہ نے حضرت سید احمد بریلوی کی خلافت قائم کرنا چاہی تھی مگر منشاء خداوندی نہ تھا سید صاحب مع تمام رفقا کے کفار افاغنہ اور سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے- محیط میں ہے کہ علم جفر اور علم تکسیر ایک ہی ہے- یعنی سائل کے سوال کے حروف میں تصرف اور تغیر اور تبدل کر کے اس کے سوال کا جواب نکالنا-

میں:- کہتا ہوں یہ سب روایتیں غیر صحیح ہیں- نہ حضرت

علیؓ کے پاس کوئی کتابیں موسوم بہ جفر و جامع تھیں اور نہ آپ کو آئندہ کے حوادث کا تفصیلی علم دیا گیا تھا- صحیح روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا مجھ کو آنحضرتؐ سے سوا قرآن کے اور اس صحیفہ کے کچھ نہیں پہنچا- اس صحیفہ میں چند دیت اور زکوٰۃ کے احکام تھے لاغیر اور اگر آپ کو واقعات آئندہ کا تفصیلی علم دیا گیا ہوتا تو آپ کبھی خلافت اختیار نہ کرتے- نہ معاویہ سے جنگ کرتے نہ یہ فرماتے کہ اگر میں بنی امیہ پر غالب ہوا تو ان کو جھاڑ پھونچ کر صاف کر دوں گا اور اگر یہ علم آپ کی اولاد میں ہوتا تو امام حسین علیہ السلام کوکوفہ اور کربلائے معلّی کا قصد کیوں اور ابن زیاد بدنہاد اور نحس عمر بن سعد کے ہاتھوں سخت سخت مصیبتیں کیوں اٹھاتے- یہ چند جھوٹے کذاب لوگوں کی روایتیں ہیں- جن پر بعض علماء نے دھوکہ کھایا اور انھوں نے ان کو سچ کہا اور تعجب تو شیخ ابن عربیؒ سے ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر میں ذلک الکتاب سے کتاب الجفر اور والجامعہ مراد رکھی ہے- سبحان اللہ یہ عجب تفسیر ہے! ظن غالب ہے کہ یہ کسی کا الحاق اور تصرف ہے اور ایسے الحاقات اور تصرفات بے دینوں نے بزرگوں کی کتابوں میں بہت کیے ہیں-)

اَتُقَلْقِلُ تَقَلْقُلَ الْقِدحِ فِی الْجَفِیْرِ الْفَارِغِ- تو ایسی گڑ بڑ کرتا ہے جیسے خالی ترکش میں تیر کھڑ بڑ کرتا ہے-

جَفِیْر عَبْدِیُ- حدیث کے ایک راوی کا نام ہے-

جَفٌّ- جمع کرنا' خشک ہونا' ایک جگہ اقامت کرنا-

تَجْفِیْفٌ- سکھانا-

جُعِلَ فِیْ جُفّ طَلْعَةِ ذَکَرٍ- وہ جادو کا سامان ایک تر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا- (ایک روایت میں فِیْ جُبّ طَلْعَةِ ہے معنی وہی ہے)-

جَفَّتِ الْاَقْلَامُ وَ طُوِیَتِ الصُّحُفُ- قلم سوکھ گئے اور کتابیں لپیٹ دی گئیں (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا وہ سب لوح محفوظ میں لکھ دیا گیا)-

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ کَائِنٌ- (قیامت تک) جو ہونے والا تھا اس کو قلم لکھ کر سوکھ گیا-

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ- جو کچھ تجھ پر گذرنے والا ہے وہ لکھ کر قلم سوکھ گیا-

اَلْجَفَاءُ فِیْ هٰذَیْنِ الْجُفَّیْنِ رَبِیْعَة وَ مُضَرٍ- سختی اور بے رحمی ان دونوں گروہوں میں ہے ربیعہ اور مضر میں (دونوں مشہور قبیلے ہیں)-

کَیْفَ یَصْلُحُ اَمْرُ بَلَدٍ جُلَّ اَهْلِهٖ هٰذَان الْجُفَّان- بھلا اس بستی کا کام کیونکر درست ہوگا جہاں کے اکثر باشندے ان دونوں گروہ کے ہوں گے-

مَاکُنْتُ لِاَدَعَ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَ جُفَّیْنِ یَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ- میں تو مسلمانوں کو اس حال میں چھوڑنے والا نہیں ہوں کہ ان کے دو گروہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں مارے (لیکن خدا کی مرضی میں کیا دخل ہے' مسلمانوں کے کئی گروہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں)-

جُفَّات- دو گروہ بنی بکر اور بنی تمیم-

لَانَفْلَ فِیْ غَنِیْمَةٍ حَتّٰی تُقْسَمَ جَفَّةً- لوٹ میں سے انعام نہیں ملے گا جب تک سب تقسیم نہ ہو جائے (ایک روایت میں حتی تقسم علی جفتہ ہے- یعنی یہاں تک کہ اپنے گروہ پر' یعنی لشکر والوں پر تقسیم نہ ہو جائے)-

قِیْلَ لَهُ النَّبِیْذُ فِی الْجُفِّ قَالَ اَخْبَثُ وَ اَخْبَثُ- پوچھا گیا نبیذ چمڑے کے ڈول میں بنانا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا بہت برا بہت برا-

جُفّ- چمڑے کا برتن جو باندھا نہیں جاتا- بعض نے کہا مشک کو نیچے سے کاٹ کر ڈول کے طور پر جو بنا لیا جاتا ہے- بعض نے کہا کھجور کی لکڑی کو کرید کر اس کا برتن جو بناتے ہیں-

فَجَاءَ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ- ایک گھوڑے پر سوار آیا جس پر تجفاف پڑا تھا- تجفاف زرہ کے طور پر ہوتا ہے جو گھوڑے پر ڈال دیا جاتا ہے تاکہ جنگ میں اس کو صدمہ نہ پہنچے اس کی جمع تجافیف آتی ہے-

اِنَّهٗ کَانَ عَلٰی تَجَافِیْفِهِ الدِّیْبَاجُ- ان کی زرہوں پر دیباج لگا تھا (دیباج ایک ریشمی کپڑا ہے)

فَاعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا- فقیری کے لئے سامان تیار کر-

جَفلٌ - پوست نکالنا' چھیلنا' الگ کرنا' ڈالنا' ہلانا' ہانکنا' دفع کرنا' گرادینا' کھودڈالنا' بھاگنا' پریشان ہونا' جلدی کرنا-

لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهٗ- جب آنحضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ کی طرف بھاگے-

فَنَعَسَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَتّٰی کَادَیَنْجَفِلُ عَنْهَا- آنحضرتؐ اپنی اونٹنی پر اونگھنے لگے قریب تھا کہ آپ اس پر سے گر پڑیں-

مَایَلِیْ رَجُلٌ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ النَّاسِ اِلَّا جِیْئَ بِهٖ فَیَنْجَفِلُ یافَیُجْفَلُ عَلٰی شَفِیْرِ جَهَنَّمَ- جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا متولی ہو (کوئی عام خدمت اس کے سپرد ہو مثلاً بادشاہ ہو یا کوتوال یا قاضی (جج) یا تحصیلدار پھر اس میں خیانت کرے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئیں گے) وہ دوزخ کے کنارے پر سے اس کے اندر گر پڑے گا یا گرا دیا جائے گا-

ذَکَرَ النَّارَ فَاجْفَلَ مَغْشِیًّا عَلَیْهِ- امام حسن بصریؒ نے دوزخ کا ذکر کیا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے (ایسی ہیبت طاری ہوئی)-

اِنَّ رَجُلًا یَهُوْدِیًّا حَمَلَ اِمْرَاَةً مُّسْلِمَةً عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ جَفَلَهَا ثُمَّ تَجَثَّمَهَا لِیَنْکِحَهَا فَاُتِیَ بِهٖ عُمَرُ فَقَتَلَهٗ- ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کو گدھے پر سوار کیا جب مدینہ سے باہر نکل گیا تو اس کو (گدھے پر سے) گرادیا پھر اس پر چڑھ بیٹھا اس سے جماع کرنے کو آخر وہ یہودی حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو قتل کر ڈالا (یہ قتل تعزیراً ہوگا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو پھر کوئی مسلمان عورتوں کی عزت پر دست درازی نہ کرے)-

اَتَی الْبَحْرَ فَاَجِدُهٗ قَدْ جَفَلَ سَمَکًا کَثِیْرًا- میں سمندر پر آتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں سمندر نے بہت سی مچھلیاں کنارے پر ڈال دی ہیں-

اِنَّهٗ جُفَالُ الشَّعْرِ- دجال کے جسم پر بہت بال ہوں گے-

رَاَیْتُ قَوْمًا جَافِلَةً جِبَاهُهُمْ یَقْتُلُوْنَ النَّاسَ- میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی پیشانیوں پر بال کھڑے ہوئے تھے یا پیشانیوں پر ان کے بال تھے (جیسے نصاریٰ کی وضع ہے وہ لوگوں کو قتل کررہے تھے)-

وَاللّٰهِ لَا یَبْلُغُ عَمَلُهُ الطَّائِفَ اِذَا اَجْفَلَ- خدا کی قسم اس کا عمل طائف تک نہیں پہنچے گا جب وہ کوشش کرے-

فَیُجْفِلُوْنَ النَّاسَ اِجْفَالَ الْغَنَمِ- وہ لوگوں میں اس طرح بھاگ کر آئیں گے جیسی بکریاں بھاگ نکلتی ہیں-

جَفنٌ - باز رکھنا' روکنا' نحر کرنا' پیالہ میں گوشت کھلانا' آنکھ کا پپوٹا اوپر کا ہو یا نیچے کا' تلوار کا نیام' انگور کی جڑ' یا شاخ-

جِفْنٌ- تلوار کا نیام-

جَفْنَةٌ- پیالہ' چھوٹا کنواں' سخی آدمی' انگور-

تَجْفِیْن اور اِجْفَان- بہت جماع کرنا-

اَنْتَ الْجَفْنَةُ الْغَرَّاءُ- تو سفید پیالہ ہے (یعنی سخی ہے لوگوں کے سامنے کھانے کا پیالہ رکھتا ہے- سفید سے یہ مطلب ہے کہ اس میں چربی اور گھی بھرا رہتا ہے- جَفْنَةٌ کی جمع جِفَانٌ اور جَفَنَاتٌ آتی ہے-)

نَادِیَا جَفْنَةَ الرَّکْبِ- پکارا سواروں کے پیالے (یعنی سواروں کے کھلانے والے یا سواروں کے پیالہ والے)-

اِغْتَسَلَ فِیْ جَفْنَةٍ- ایک بڑے پیالے (کونڈے میں) غسل کیا-

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ- چاند اس وقت آدھے پیالے کی طرح تھا-

اِنْکَسَرَ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَجَفَنَهَا- زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی گر گئی (مرنے لگی) آپ نے اس کو نحر کر کے اس کا گوشت پیالہ میں کھلا دیا-

سَلُّوْا سُیُوْفَکُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا- اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو (یہ جَفْنٌ کی جمع ہے' جیسے اَجْفَان اور اَجْفُنٌ ہے)-

کَسَرَ جَفْنَ سَیْفِهٖ- اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا-

جَفَاءٌ - یا جَفْوَةٌ یا جِفْوَةٌ- سخت ہونا' بے مروت ہونا' بھاری ہونا' دور ہونا' آرام نہ پانا-

كَانَ يُجَافِيْ عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ لِلسُّجُوْدِ- سجدے میں آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے-

اِذَا سَجَدْتَ فَتَجَافَا- جب تو سجدہ کرے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھ- (عرب لوگ کہتے ہیں جفا یعنی دور ہوا- اور اَجْفا یعنی دور کیا-)

اِقْرَأُ والْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْفُوْا- قرآن پڑھتے رہو اس سے دور مت ہو (اس طرح کہ پڑھنا چھوڑ دو)-

غَيْرُ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ- نہ تو اس میں غلو کرنے والا ہو نہ تقصیر کرنے والا- ابن اثیر نے کہا جفا کا معنی یہ بھی ہے ناطہ پروری اور احسان کو ترک کرنا-

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ- فحش گوئی بد زبانی جفا میں داخل ہے-

مَنْ بَدَا جَفَا- جو شخص جنگل میں جا کر رہا (گنوار بن گیا) اس کا دل سخت ہو گیا (کیونکہ جنگل میں لوگوں کی صحبت کم رہتی ہے تو حسن معاشرت اور خوش خلقی کی عادت جاتی رہتی ہے-)

لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ- آنحضرتؐ سخت مزاج نہیں ہیں اور نہ اپنے لوگوں کو ذلیل سمجھنے والے نظر حقارت سے دیکھنے والے- بعض نے مہین بفتحہ میم روایت کیا ہے یعنی حقیر نہیں ہیں بلکہ عزت والے ہیں)-

لَا تَزْهَدَنَّ فِيْ جَفَاءِ الْحِقْوِ- تہبند کو موٹا چھوٹا رکھنے سے نفرت مت کرو' آرام طلبی اور خوش پوشا کی کی عادت مت ڈالو-

خَرَجَ جُفَاءٌ مِّنَ النَّاسِ- کچھ جلد باز لوگ نکل کھڑے ہوئے-

اِذَا جَلَسَ يَتَجَافٰى وَلَا يَتَمَكَّنُ مِنَ الْقُعُوْدِ- مسبوق جب بیٹھے تو زمین سے اٹھا رہے اطمینان سے نہ بیٹھے (کیونکہ اس کو کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز ادا کرنا ہے)-

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْيَمِيْنِ مِنَ الْجَفَاءِ- داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا آداب شریعت سے دور ہونا ہے-

تَجَافُوْا عَنِ الدُّنْيَا- دنیا سے دور رہو-

يَتَجَافٰى عَنْهُ الْعَذَابُ مَا دَامَتْ رُطْبَةً- جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اُس سے عذاب دور رہے گا-

جَفْوَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ- میں قیامت کے دن اس کو دور کر دوں گا-

اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَهْلُ الْجَفَاءِ مِنَ النَّاسِ- یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو سخت دل ہیں یا بے ادب گنوار ہیں-

يَمُوْتُ الْعَالِمُ فَيَذْهَبُ بِمَا يَعْلَمُ فَتَلِيْهِمُ الْجُفَاةُ فَيَضِلُّوْنَ وَ يُضِلُّوْنَ- عالم مر جائے گا اور علم اپنے ساتھ لے جائے گا پھر اس کے قائم مقام جفا والے ہوں گے' وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے- مجمع البحرین میں ہے جفا والوں سے یہ مراد ہے کہ رائے پر چلنے والے (حدیث کو چھوڑ دینے والے)-

زَادُ الْمُسَافِرِ الْحُدَاءُ وَ الشِّعْرُ مَا لَيْسَ فِيْهِ جَفَاءٌ- مسافر کا توشہ گانا ہے اور شعریں پڑھنا جن میں جفا نہ ہو یعنی خلاف شرع اور فحش مضامین نہ ہوں-

اَلْاِبِلُ فِيْهِ الشَّقَاءُ وَالْجَفَاءُ- اونٹوں میں مشقت اٹھانا ہے اور سختی سہنا-

جَفْيٌ- گرانا-

لَسْتُ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمَجْفِيْ- نہ میں ظالم ہوں نہ مظلوم-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْقَافِ

جَقٌّ- بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا)-

جَقَّه- بوڑھی اونٹنی-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْكَافِ

جَكَرٌ- الحاح کرنا' غصہ کرنا-

اِجْكَارٌ- بیع میں الحاح کرنا-

جُكَيْرَه- حاجت' لجاجت-

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ اللَّامِ

جَلْأً- یا جَلْأً یا جَلَاءَةً- پچھاڑ دینا' پھینک مارنا-

جَلْبٌ- یا جَلَبٌ- ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا- درآمد

(امپورٹ) ڈرانا' جمع کرنا' کمانا' ڈانٹنا' جھڑکنا' قصور کرنا۔

لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ۔ جلب اور جنب درست نہیں ہے (جنب کی تفسیر آگے آئیگی) جلب دو امروں میں ہوتا ہے۔ایک توزکوٰۃ میں دوسرا گھوڑ دوڑ کی شرط میں۔زکوٰۃ کا جلب یہ ہے کہ ایک تحصیلدار ایک مقام پر اترے اور جانور والوں کو حکم دے کہ اپنے اپنے جانور لے کر اس کے پاس حاضر ہوں' آپ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں جانور والوں کو تکلیف ہو گی خود تحصیلدار کو وہاں جانا چاہئے جہاں جانور رہتے ہوں وہاں جا کر زکوٰۃ وصول کر لینا چاہئے۔شرط کا جلب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے ایک آدمی رکھے وہ اس کو ڈانٹتا اور جھڑکتا رہے تا کہ وہ آگے بڑھ جائے۔ وَ یَقُوْدُ الْجَیْشَ ذَا الْجَلَبِ۔ اور آوازوں والے لشکر کو اپنے پیچھے لائے (یہ جمع ہے مُجْلِبَةٌ کی بمعنی آواز)۔

سَمِعَ جَلَبَةَ الرِّجَالِ۔ مردوں کی آواز سنی۔

لَاتَلَقَّوا الْجَلَبَ۔ تجارتی قافلہ سے آگے جا کر مت ملو (اس کو بستی میں آنے دو بستی میں آ کر وہ اپنا مال بازار کے نرخ سے بیچیں۔ آگے جا کر ان سے نرخ ٹھہرا لینا اور مال مول لے لینا یہ درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں کبھی بستی والوں کا نقصان ہوتا ہے کبھی قافلہ والوں کا ان کو بستی کے نرخ کی خبر نہیں ہوتی)۔

اَرَادَ اَنْ یُّغَالِطَ بِمَا اَجْلَبَ فِیْهِ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو مغالطہ دیں اس مقصد میں جس کے لئے وہ جمع ہوئے تھے۔

اَجْلَبُوْا عَلَیْهِ۔ جمع ہوئے اس پر۔

اَجْلَبَهٗ۔ اس کی مدد کی۔

اَجْلَبَ عَلَیْهِ۔ اس کو آواز دی' برانگیختہ کیا' ابھارا۔

اِنَّکُمْ تُبَایِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰی اَنَّ الْعَرَبَ وَ الْعَجَمَ مُجْلِبَةٌ۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم دونوں سے اکٹھا لڑو۔ (ایک روایت میں مجلبة ہے یائے تحتانی سے)۔

کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَیْءٍ نَحْوَ الْجُلَّابِ۔ آپ جب جنابت کا غسل کرتے تو گلاب کی طرح کوئی خوشبو منگواتے۔ (ایک روایت حِلَاب ہے حائے حطی سے یعنی اتنا بڑا برتن پانی کا جس میں دودھ دوہتے ہیں)۔

قَدِمَ اَعْرَابِیٌّ بِجَلُوْبَةٍ فَنَزَلَ عَلٰی طَلْحَةَ فَقَالَ طَلْحَةُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔ ایک گنوار سوداگری کا مال لے کر آیا اور طلحہ بن عبیداللہ کے پاس اترا (اس نے خواہش کی کہ طلحہ میرا مال بیچ دیں۔طلحہ نے کہا آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا ہے کہ بستی والا جنگل والے کا مال بیچے (اس کا دلّال بنے بلکہ خود اس کو بیچنے دے)۔

جَلُوْبَه۔ وہ مال جو دوسرے ملک سے آئے فروخت کے لئے (ایک روایت میں حَلُوْبَه ہے حائے حطی سے یعنی دوہیل اونٹنی لے کر آیا)۔

لَا یَدْخُلُوْا مَکَّةَ اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ۔ مشرکوں نے یہ شرط لگائی کہ مسلمان جب مکہ میں آئیں تو ہتھیار غلاف میں رکھ کر لائیں۔

جُلُبَان۔ چمڑے کا تھیلہ جس میں تلوار نیام سمیت اور دوسرے ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین کے پچھاڑی لٹکا دیتے ہیں۔بعض نے جُلُبَّان روایت کیا ہے۔

تُؤْخَذُ الزَّکٰوةُ مِنَ الْجُلْبَانِ۔ جلبان میں زکوٰۃ لے جائے گی۔ وہ ایک غلہ ہے ماش کی طرح اس کو خلّر بھی کہتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَلْیُعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا۔ جو شخص ہم لوگوں یعنی اہل بیت رسالت سے محبت رکھے وہ فقیری کا لباس تیار رکھے۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اہل بیت کی محبت اس وقت سچی ہوگی جب دنیا و مافیہا سے بیزار ہو' مولیٰ کا طلب گار ہو جیسے ان بزرگوں کا شیوہ تھا۔

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال ست و جنوں[1]

جِلْبَاب۔ ازار اور چادر۔بعض نے کہا اوڑھنی اس کی جمع

---

[1] اگر تو دین و دنیا دونوں چاہتا ہے تو یہ محض بے وقوفی' حماقت اور نادانی ہے۔(م)

جَلَابِیْب ہے-

لِتُلْبِسَهَا صَاحِبَهُا مِنْ جِلْبَابِهَا- اگر اس کے پاس دوپٹہ (چادر) نہ ہو اور عید آ جائے تو اس کی سہیلی (ہمجولی) اپنی (فاضل) چادر اس کو اڑھا دے اور عید گاہ میں لے جائے- یا اپنی ازار اس کو پہنا دے اگر اس کے پاس ازار نہ ہو- وجہ یہ ہے کہ عید کے دن آنحضرتؐ نے حکم دیا ہے کہ سب عورتیں بھی عید گاہ میں آئیں- یہاں تک کہ کنواری، پردہ نشین اور حیض والی بھی- حیض والی نماز نہ پڑھے لیکن دعا میں حاضر رہے-

لَابَأْسَ اَنْ یَّبِیْعَ الرَّجُلُ الْجَلَبَ- مال درآمد کے بیچنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی جب بیوپاری خود بازار میں آ جائے اور نرخ وغیرہ معلوم کر لے تب اس کا مال بیچ دینے میں کوئی قباحت نہیں)-

اِنَّ الْحَطَّا بِیْنَ وَ الْمُجْتَلَبَةَ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَا حَلَالًا- لکڑھاروں اور غلہ لانے والوں نے آنحضرتؐ سے اجازت مانگی آپ نے ان کو بن احرام باندھے مکہ میں آنے کی اجازت دی (کیونکہ وہ روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں- اگر احرام باندھنا ہر بار ضروری ہو تو ان کو سخت تکلیف ہو گی)-

اِذَا صَارَ التَّلَقِّیْ اَرْبَعَ فَرَاسِخَ فَهُوَ جَلَبٌ- جب چار فرسخ کے فاصلہ سے جا کر ملے (یعنی ابھی بستی پہنچنے میں چار فرسخ باقی ہوں) تو وہ جلب ہے (جو منع ہے البتہ جو اس سے کم فاصلہ رہ جائے تو قافلہ سے جا کر ملنے میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ چار فرسخ سے کم فاصلہ میں بیوپاریوں کو نرخ وغیرہ معلوم ہو جاتے ہیں)-

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّ الْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ- جو شخص دوسرے ملکوں سے غلہ لے کر آئے اللہ اس کو روزی دے گا- (کیونکہ وہ خلق خدا کی جان بچاتا ہے ان کو راحت پہنچانا چاہتا ہے) اور جو کوئی غلہ روک رکھے (کہ جب گراں ہو گا اس وقت بیچوں گا) وہ ملعون ہے-

جُلْبَةٌ- وہ کھال جو زخم اچھا ہو جانے کے بعد جڑتی ہے-

وَاجْلُبْنِیْ اِلٰی کُلِّ عَمَلٍ اَوْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ یُقَرِّبُنِیْ مِنْکَ- ہر عمل یا قول یا فعل جس سے (پروردگار) تیرا قرب حاصل ہو اس کی طرف مجھ کو کھینچ لے (مجھ کو اس کی توفیق دے)-

مَنْ اَلْقٰی جِلْبَابَ الْحَیَاءِ فَلَا غِیْبَةَ لَهٗ- جو شخص شرم و حیا کا برقعہ اٹھا دے (علانیہ فسق و فجور کرے، رنڈی بازی، شراب خوری) اس کی برائی کرنا غیبت نہ ہو گی (برائی کرنے والے پر کوئی گناہ نہ ہو گا)-

جَلَجٌ- صبح کی شروع روشنی-

جَلَجَةٌ- کھوپری یا سر- جَلَجٌ اس کی جمع ہے-

بَقِیْنَا نَحْنُ فِیْ جَلَجٍ لَّا نَدْرِیْ مَا یُصْنَعُ بِنَا- ہم لوگ چند راس رہ گئے ہیں (چند نفر) معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا- بعض نے کہا جلج کے معنی حباب یعنی ہم ایک ضیق میں پھنس گئے ہیں دیکھئے کیا انجام ہوتا ہے-

خُذُوْا مِنْ کُلِّ جَلَجَةٍ مِّنَ الْقِبْطِ کَذَا وَ کَذَا- ہر قبطی کافر سے فی نفر یا فی راس اتنا جزیہ لے (یہ حضرت عمرؓ نے مصر کے گورنر کو لکھا تھا)-

وَاِنَّا بَعْدُ فِیْ جَلَجَتِنَا- مغیرہ بن شعبہ نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی حضرت عمرؓ نے ان سے کہا تم نے ابو عبداللہ کنیت کیوں نہیں رکھی؟ انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے میری کنیت ابو عیسیٰ رکھی، حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ کی بات اور تھی، آنحضرتؐ کے تو اگلے اور پچھلے قصور سب بخش دیئے گئے تھے مگر ہم تو اپنی ضیق (تنگی، مصیبت اور بلا) میں مبتلا ہیں (اس روز سے مغیرہ کی کنیت مرنے تک یہی ابو عبداللہ رہی- ہر چند ابو عیسیٰ بھی کنیت رکھنا جائز ہے- امام ترمذی کی کنیت ابو عیسیٰ تھی مگر چونکہ اسلام کا زمانہ حضرت عمرؓ کے وقت میں نیا تھا تو آپ نے اس کنیت کو مناسب نہ سمجھا ایسا نہ ہو کوئی وہم کرے کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کے بھی کوئی باپ تھے حالانکہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے)-

جَلْجَلَةٌ- زور سے آواز کرنا، گرجنا، بلانا، ڈرانا، ملانا، گھونگھرو لٹکانا-

وَذَکَرَ الصَّدَقَةَ فِی الْجُلْجُلَانِ- جلجلان میں زکوٰۃ

کا بیان کیا، جلجلان تل یا دھنیا کی طرح ایک دانہ، محیط میں ہے کہ جلجلان دھنیے کا دانہ۔

كَانَ يَدَّهِنُ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ بِدُهْنِ جُلْجُلَانٍ۔ عبداللہ بن عمر احرام باندھنے کے وقت جلجلان کا تیل لگاتے۔

فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ وہ قیامت تک زمین میں گھستا اور دھنستا ہوا رہے گا۔ (ایک روایت میں يَتَلَجْلَجُ ہے یعنی پھرتا رہے گا)۔

فَاطَّلَعْتُ فِى الْجُلْجُلِ۔ میں نے گھونگھرو کو جھانک کر دیکھا جو چاندی کا بنا ہوا تھا اور بی بی ام سلمہ نے اس میں آنحضرتؐ کے موئے مبارک تبرکاً رکھے تھے جس کو نظر وغیرہ لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو ان بالوں کو دھو کر اس کو پلاتیں۔

لَاتَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُلٌ۔ فرشتے سفر میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے)۔

اِنَّ الْقَلْبَ لَيَتَجَلْجَلُ فِى الْجَوْفِ۔ دل حق کی تلاش میں پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے۔

جَلَحٌ۔ سر کے بال دونوں طرف سے کھل جانا، یا سر مونڈنا۔

جُلْحٌ یا جُلَّحٌ۔ بن سینگ والی گائیں یا بکریاں یا جَلْحَاءُ۔ کی جمع ہے۔

اَجْلَحُ۔ وہ شخص جس کے سر کے بال دونوں طرف سے جھڑ گئے ہوں۔ یہ اَصْلَعُ سے کم ہے اور اَنْزَعُ سے زیادہ۔

لَيْسَ فيها عُقْصَاءُ وَلَا جُلْحَاءُ۔ ان میں کوئی پیچیدہ سینگوں والی جس کے سینگ اندر کی جانب مڑے ہوئے ہیں اس کی مار نہیں لگتی اور بن سینگ والی نہ ہوگی۔

حَتّٰى يُقْتَصَّ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ۔ یہاں تک کہ بن سینگ والی کا قصاص سینگ والی سے لیا جائے گا۔

لَاَدَعَنَّكِ جَلْحَاءَ۔ میں تجھ کو (اے رومیہ) بن قلعے یعنی غیر محفوظ کر دوں گا (دشمن تجھ کو فتح کر لیں گے)۔

مَنْ بَاتَ عَلٰى سَطْحٍ اَجْلَحَ فَلَا ذِمَّةَ لَهٗ۔ جو شخص رات کو ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر یا روک (کٹہرہ وغیرہ) نہ ہو اس کا کوئی ذمہ نہیں (کہ وہ گرنے سے محفوظ رہے گا)۔

يَا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ۔ اے جلیح ایک عمدہ کام ہے (جلیح اس شخص کا نام تھا جس کو پکارا تھا۔)

اِنِّىْ لَاَكْرَهُ لِلرَّجُلِ اَنْ اَرٰى جَبْهَتَهٗ جَلْحَاءَ۔ میں اس کو برا سمجھتا ہوں آدمی کے لئے اس کی پیشانی صاف چکنی دیکھوں (اس پر سجدے کا نشان نہ ہو یا وہاں پر بال نہ ہوں)۔

جَلْخٌ۔ بھر دینا، گرا دینا، جماع کرنا، کھینچنا۔

اِجْلِخَاخٌ۔ ناتواں ہونا، بازوؤں کو سجدے میں پسلیوں سے جدا رکھنا۔

فَاِذَا بِنَهْرَيْنِ جِلْوَاخَيْنِ۔ ناگاہ دو کشادہ نہریں نظر پڑیں۔

اَلَا لَيْتَ شِعْرِىْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِاَبْطَحَ جِلْوَاخٍ بِاَسْفَلِهٖ نَخْلٌ۔ کاش میں جانوں کہ میں ایک رات کشادہ میدان میں بسر کروں گا جس کے نشیب میں کھجور کے درخت ہوں۔

جُلَاخٌ۔ جو بہیا نالہ بھر دے۔

جَلْخٌ۔ چھری تیز کرنے کا آلہ۔

جَلْدٌ۔ کوڑے مارنا، کھال پر صدمے پہنچانا، زبردستی کرنا۔ جماع کرنا، ڈسنا۔

جَلَدٌ۔ زور، قوت۔

لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ جَلَدَهُمْ۔ تاکہ مشرک لوگ ان کی قوت اور سختی دیکھ لیں۔

كَانَ اَجْوَفَ جَلِيْدًا۔ حضرت عمرؓ بڑے پیٹ والے بہادر آدمی تھے۔ یا زور آور دل والے۔

رُدُّوا الْاَيْمَانَ عَلٰى اَجَالِدِهِمْ۔ قسمیں خود ان کی ذاتوں پر ڈالو (غیر شخص کو قسم دینے سے کیا فائدہ ہو گو وہ ان میں شریک ہو گیا ہو) یہ اَجْلَاد کی جمع ہے۔

اَجْلَاد۔ آدمی کے جسم اور مجموع اعضا کو کہتے ہیں۔

فُلَانٌ عَظِيْمُ الْاَجْلَادِ يَا عَظِيْمُ التَّجَالِيْدِ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ بڑے بڑے اعضا والا ہے۔ دکن کے محاورہ میں بڑے ڈانڈ کا کہتے ہیں۔

كَانَ اَبُو مَسْعُوْدٍ تُشْبِهُ تَجَالِيْدُهٗ بِتَجَالِيْدِ عُمَرَ- ابومسعودؓ کے اعضا حضرت عمرؓ کے اعضا کے مشابہ تھے-

قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا- کچھ لوگ ہمارے ہی ذات کے ہوں گے ہمارے ہی قوم کے-(یعنی مسلمان-یا عربی)-

حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَرْضٍ جَلْدَةٍ- جب ایک سخت زمین میں پہنچے-

وَحِلَ بِىْ فَرَسِىْ وَ اِنِّىْ لَفِىْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ- ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کیچڑ میں مجھ کو لے جا رہا ہے حالانکہ میں سخت زمین میں تھا-

كُنْتُ اَدْلُوْ بِتَمْرَةٍ اَشْتَرِطُهَا جَلْدَةً- حضرت علی نے کہا میں ایک سوکھی عمدہ کھجور پر ایک ڈول نکالتا-

فَجُلِدَ بِالرَّجُلِ نَوْمًا- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے یہ خواہش کی میں آپ کے ساتھ تہجد پڑھوں گا- آپ نے لمبی نماز پڑھی وہ نیند کے مارے گرگیا-

كُنْتُ اَتَشَدَّدُ فَيُجْلَدُ بِىْ- میں حملہ کیا کرتا تھا پھر نیند کی وجہ سے گر جاتا-

كَانَ مُجَالِدٌ يُجْلَدُ- مجالد پر جھوٹ کی نسبت کی جاتی تھی- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ يُجْلَدُ بِكُلِّ خَيْرٍ فلاں شخص پر ہر ایک نیکی کا گمان کیا جاتا ہے-

فَنَظَرَ اِلٰى مُجْتَلَدِ الْقَوْمِ فَقَالَ اَلْاٰنَ حَمِىَ الْوَطِيْسُ- آنحضرتؐ نے اس جگہ پر نگاہ کی جہاں تلوار چل رہی تھی فرمایا اب تنور گرم ہوا-

جِلَاد- تلوار سے مارنا-

جَلَّاد- کوڑے مارنے والا' گردن کاٹنے والا-

اَيُّمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ اَوْ جَلَدُّهٗ- جس مسلمان کو میں نے گالی دی یا اس پر لعنت کی یا اس کو کوڑے سے مارا- جَلَدُّهٗ اصل میں جَلَدْتُهٗ تھا- تے کو دال سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام دے دیا یہ بھی ایک لغت اور مشہور روایت ہے-

جَلَدْتُنَا حُسْنُ الْخُلُقِ يُذِيْبُ الْخَطَايَا كَمَا تُذِيْبُ الشَّمْسُ الْجَلِيْدَ- خوش خلقی گناہوں کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج جمے ہوئے پانی کو (جو سردی سے جم جاتا ہے)-

جَلَدَ عُمَرُ اَبَابَكْرَةَ الصَّحَابِىَّ- حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائے (کیونکہ انہوں نے اور ان کے تین بھائیوں نے مغیرہ بن شعبہ پر زنا کی تہمت لگائی تھی- تین گواہوں نے برابر شہادت دی لیکن ایک گواہ نے صاف زنا کی شہادت نہیں دی بلکہ یہ کہا کہ مغیرہ اور وہ عورت دونوں ایک چادر میں تھے اور مغیرہ جب باہر نکلے تو ان کی سانس پھول رہی تھی ہر چند قرائن سے صاف یقین ہوتا تھا کہ مغیرہ بدکاری کے مرتکب ہوئے مگر چونکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جب تک چاروں گواہ دخول کو اس طرح نہ دیکھیں جیسے سلائی سرمہ دانی میں جاتی ہے اس وقت تک زنا کی حد نہیں لگ سکتی اور گواہی دینے والوں پر حد قذف لازم آتی ہے- اس لئے حضرت عمرؓ نے روئداد مقدمہ پر نظر کر کے قواعد شرعیہ کے موافق حکم دیا وہ اس میں مجبور تھے- مغیرہ نے اس سے بڑھ کر سخت سخت ظلم اور بیدادیاں کی ہیں اور معاویہ کی حکومت میں صدہا آدمیوں کو ستایا اور ایذائیں دی ہیں مگر چونکہ مغیرہ صحابی تھے لہٰذا اہل سنت ان کی صحابیت کی حرمت کر کے ان سے سکوت کرتے ہیں اور ان کا امر اللہ کے سپرد کرتے ہیں)-

لَا يَجْلِدُ امْرَأَتَهٗ ضَرْبَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا- اپنی عورت (بیوی) کو غلام کی طرح کوئی نہ مارے پھر اس سے صحبت کرے (کیونکہ یہ نہایت بدنما ہے- غلام لونڈی کی طرح بیوی کو مارنا پھر تھوڑی دیر بعد اس کو پیار کرنا چومنا چاٹنا' اس سے صحبت کرنا)-

فَاجْتَلَدَتْ هِىَ وَ اُخْرَاهُمْ- آگے والے مسلمان (گھبراہٹ میں) پیچھے والوں سے لڑنے لگے (ان کو کافر سمجھے- آپس میں یہ تلوار چل گئی یہ شیطان کا اغوا تھا-)

لَا يَجْلِدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشْرَةٍ- کوئی شخص (حد شرعی کے سوا اور کسی قصور میں) دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے- (ایک روایت میں لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ بصیغہ مجہول ہے- یعنی کسی کو دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے جائیں)-

وَلَا جِلْدِ مُخَبَّاَةٍ- نہ کوئی چھپی ہوئی کھال بھی ایسی

دیکھی (یعنی کسی پردہ نشین عورت کی جیسی سہل کی کھال عمدہ اور لطیف ہے ان کو نظر لگائی)۔

وَ يُنْزَعُ الْجُلُوْدُ- شہیدوں کے جسم پر سے اونی چادریں کملیاں اتار لی جائیں (اسی طرح لوہا ہتھیار وغیرہ باقی کپڑوں میں اسی طرح خون میں لتھڑے دفن کر دیئے جائیں)۔

حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَ تَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ- یہاں تک کہ تم اپنے امام کو مار ڈالو اور آپس میں تلواریں چلاؤ-

نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ- درندوں کی کھالیں پہننے سے منع فرمایا-

اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَطَعَ- جب ان میں سے کسی کی کھال کو (جو پہنے ہوتا یا بدن کی کھال کو) پیشاب لگ جاتا تو اس کو کاٹ ڈالتا (پانی سے دھونا پاک نہ کرتا)-

جُلُوْدِیْ- کھالیں بیچنے والا- یہ نسبت شاذ ہے جمع کی طرف جیسے کُتُبِیْ کتابوں والا-

مُجَلِّدٌ- جلد باندھنے والا- (صحاف)-

مُجَلَّدٌ- جلد بندھا ہوا-

تَجَلُّدٌ- خواہ مخواہ اپنے تئیں سخت اور بہادر ظاہر کرنا-

جُلْذٌ- اندھا چوہا-

اِجْلِوَّاذٌ- جلد بھاگنا' لمبا ہونا' دراز ہونا-

اِجْلِوَّذَ الْمَطَرُ- پانی دیر میں ختم ہوا-

جَلْزٌ- لپیٹنا' بٹنا' چھین لینا' لمبا کرنا' جلد بھاگنا-

اُحِبُّ اَنْ اَتَجَمَّلَ بِجَلَازِ سَوْطِیْ- مجھ کو پسند ہے کہ میں اپنے کوڑے کے پھندنے سے خوبصورتی بتلاؤں- خطابی نے کہا' یحیٰی بن معین نے اس کو بِجَلَان روایت کیا ہے وہ غلط ہے-

جِلْوَازٌ- قاضی کا امین یا کوتوال-

جِلْوَزٌ- گولی' بہادر' موٹا آدمی-

جَلْسٌ- اونچی زمین-

جُلُوْسٌ- بیٹھنا-

جَلَسَ- بیٹھا یا اونچی زمین پر گیا جس کو نجد کہتے ہیں-

اِنَّهٗ اَقْطَعَ بَلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ الْجَبَلِيَّةِ غَوْرِيَّهَا وَ جَلْسِيَّهَا- آنحضرتؐ بلال بن حارث کو جبلیہ کی کانیں مقطعہ کے طور پر دیں- خواہ نشیبی زمین میں ہوں خواہ بلند زمین میں- مشہور روایت مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ ہے قبلیہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب- بعض نے کہا فرع کا پرگنہ ہے-

بِزَوْلَةٍ وَّ جَلْسٍ- ایک ہلکی پھلکی اور گھر میں بیٹھنی والی عورت کے ساتھ- محیط میں ہے زَوْلَہ وہ عورت جو خفیفہ ظریفہ شوخ آفت کا پرکالہ ہو-

اِمْرَاَةٌ جَلْسٌ- (عرب لوگ کہتے ہیں) گھر میں بیٹھنے والی عورت (جو باہر نہ نکلتی ہو)-

وَ اِنَّ مَجْلِسَ بَنِیْ عَوْفٍ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ- بنی عوف کے مجلس والے اس کے سامنے تھے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں دَارِیْ تَنْظُرُ اِلٰى دَارِ فُلَانٍ میرا گھر اس کے گھر کے مقابل ہے- مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے)-

فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ- تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو یہ جالس کی جمع ہے-

اَخَذَ بِيَدِیْ فَاَجْلَسَنِیْ- میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو بٹھلایا-

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ- (اگر میں ایک انگارے پر بیٹھوں جو میرے گوشت تک جلا دے تو) یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھوں (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر پر بیٹھ کر فحش باتیں کرے یا برا فحش کام کرے یا پیشاب یا پاخانہ کے لئے بیٹھے)-

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے مومنوں کی قبور کی تعظیم نکلتی ہے- اسی طرح اس حدیث سے جس میں آپ نے ایک شخص کو جوتیاں اتارنے کا حکم دیا جو قبروں پر جوتیاں پہن کر جا رہا تھا-

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجْلِسُ- گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں جب وہ بٹھلائے جاتے تھے- (یہ اِجْلَاس سے ہے بمعنی بٹھلانا- بعض نے يَجْلِسُ تَجْلِيْس سے روایت کیا ہے معنی وہی ہے-)

فَجَلَسْتُ فَخَلٰى عَامًا- میں بیٹھا رہا قرض ادا نہیں کیا

ایک سال گذر گیا- (ایک روایت میں فَجَلَسَتْ نَخْلِیْ عَامًا ہے- ایک سال میری کھجور بیٹھ گئی یعنی کم پیدا ہوئی- ایک روایت میں خَنَسَتْ ہے- یعنی دیر سے پیدا ہوئی- ایک میں خَاسَتْ ہے یعنی بگڑ گئی)-

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ- نیک ہمنشین کی مثال-

حَتّٰی اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ- جب اس کا بیٹھنا لمبا ہوا یعنی دیر تک بیٹھا-

اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ- جب تم کسی طرح نہیں مانتے بیٹھنا ہی چاہتے ہو-

جَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ- آپ میرے بچھونے پر اس طرح سے بیٹھ گئے جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہو (شاید یہ واقعہ قبل از نزول حجاب کا ہے- بعض نے کہا آنحضرتؐ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ کے لیے اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تھا کیونکہ آپ اپنے نفس پر پورے قادر تھے اور کسی پیر یا مرشد یا مشائخ کو درست نہیں ہے کہ اجنبی مریدنی سے خلوت کرے یا بے حجاب اس کو اپنے سامنے بلائے)-

تَجْلِسُ فِیْ صَلٰوتِهَا جِلْسَةَ الرَّجُلِ- نماز میں مرد کی بیٹھک کی طرح بیٹھتیں-

وَ اَجْلِسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ- میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا-

هَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ- اپنے باوا یا میا کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا (پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں)-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَیْنِ جَالِسًا- آنحضرتؐ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے- (بعض نے اس دوگانہ کا انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ رات کی نماز وتر پر ختم کرو اور حق یہ ہے کہ آپ نے یہ دوگانہ ہمیشہ نہیں پڑھا، کبھی کبھی پڑھا یا ن جواز کے لئے)-

لَاَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی جَمْرَةٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ- اگر ایک انگارے پر بیٹھے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے- (یعنی پاخانہ پیشاب کے لئے)-

فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ- اپنے سامنے مجھ کو بٹھلایا- (مجمع البحرین میں ہے کہ جلوس نیچے سے اوپر جانا' اور قعود اوپر سے نیچے کو تو سوتے شخص کو اِجْلِسْ کہیں گے اور کھڑے شخص کو اُقْعُدْ- اور کبھی جلوس بمعنی قعود بھی آتا ہے)-

میں:- کہتا ہوں جلوس عام ہے یا کھڑے بیٹھنے یا لیٹنے سے اور قعود خاص ہے یعنی کھڑے سے بیٹھنا-

لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ الدَّوَابِ مَجَالِسَ- جانوروں کی پیٹھ اپنی مجلس مت بناؤ (کہ ہر وقت ان پر سوار رہو بیچاروں کو آرام نہ لینے دو)-

جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا- جب اس کے دونوں رانوں کے بیچ میں بیٹھے (یعنی دخول کرے)-

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَكَرَنِیْ- جو شخص میری یاد کرے میں اس کا ہمنشین ہوں (یہ حدیث قدسی ہے سبحان اللہ اپنے مالک کی ہم نشینی کتنا بڑا اشرف ہے پھر تنہائی سے کیا ڈر ہے- مالک ہمارا ہر وقت ہمارے ساتھ ہے- ایک بزرگ سے پوچھا تم تنہائی میں پریشان کیوں نہیں ہوتے- انہوں نے کہا میں تنہا کہاں ہوں ایک تو میرا مالک میرا ہم نشین ہے دوسرا دو فرشتے کراماً کاتبین دائیں بائیں میرے ساتھ ہیں)-

یَارُوْحَ اللّٰهِ لِمَنْ نُجَالِسُ فَقَالَ مَنْ یُّذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ رُؤْیَتُهٗ- یا عیسیٰ ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں فرمایا جس کے دیکھنے سے تم کو اللہ کی یاد آئے (اس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے' قرآن اور حدیث کے مطالب معلوم ہوں' اس کے اعمال سے تم کو آخرت کی رغبت ہو- ہر آدمی کو لازم ہے کہ صحبت بغیر فائدہ کے نہ کرے یا تو دنیا کا فائدہ اور حظ ہو جیسے مالدار یا حسین یا خوش آواز کی صحبت یا آخرت کا فائدہ ہو جیسے عالم اور درویش کامل کی صحبت)-

جِلْظَاءٌ- سخت زمین-

اِذَا اضْطَجَعْتُ لَا اَجْلَنْظِیْ- جب میں لیٹتا ہوں تو چت دونوں پاؤں اٹھا کر نہیں لیٹتا- ابن اثیر نے کہا اِجْلَنْظَاْتُ اور اِجْلَنْظَیْتُ دونوں طرح مستعمل ہے- یعنی مہموز اللام اور

ناقص یائی دونوں طرح-

جَلَعٌ- دونوں ہونٹ نہ ملنا' دانت کھلے رہنا' یا شرمگاہ کھلی رکھنا-

جُلُوْعٌ- کھول دینا' یا فحش بکنا' بے شرم ہونا-

كَانَ اَجْلَعَ فَرِجًا- زبیرؓ کے ہونٹ نہیں ملتے (سامنے دانت نمایاں رہتے) بڑے سرین والے آدمی تھے- بعض نے کہا بیٹھنے میں ان کی شرمگاہ کھل جاتی-

جَلِيْعٌ عَلٰى زَوْجِهَا حَصَانٌ مِّنْ غَيْرِهٖ- اپنے خاوند سے بے شرم سارا بدن اس کے سامنے کھول دیتی ہے (تاکہ اس کی شہوت کو ترقی ہو) لیکن غیروں سے پاک دامن چھپانے والی (یہ ایک عورت کی صفت ہے)-

جَلْعَبٌ- یا جِلْعَابَةٌ یا جَلْعَبٰی یا جَلْعَبَاءٌ- سخت دل شریر لمبا تیز نگاہ والا-

كَانَ رَجُلًا جَلْعَابًا- سعد بن معاذؓ ایک لمبے قد کے آدمی تھے (اصل میں جَلْعَبَه لمبی اونٹنی کو کہتے ہیں- ایک روایت میں جِلْحَابًا ہے- معنی وہی ہے)-

جَلْعَدٌ- سخت مضبوط-

جَلْعَادٌ- سخت مضبوط اونٹ-

فَحَمَلَ الْهَمَّ كِنَازًا جَلْعَدًا- اس نے فکر اور رنج کو ٹھوس اور سخت ہوکر اٹھالیا-

جَلْفٌ- چھیلنا' کاٹنا' اکھاڑنا' مارنا-

جَلَفٌ- جلیف یعنی سخت دل ہونا-

اَعْرَابِیٌّ جِلْفٌ- گنوار لٹھ' بے وقوف' سخت دل-

فَجَاءَهٗ رَجُلٌ جِلْفٌ- ایک احمق بیوقوف شخص آپ کے پاس آیا (اصل میں جلف اس بکری کو کہتے ہیں جس کی کھال نکال لی گئی ہو اور ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے ہوں' اور مشہور کو بھی جلف کہتے ہیں احمق شخص کو گویا اس سے تشبیہ دی)-

اِنَّ كُلَّ شَیْءٍ سِوٰی جِلْفِ الطَّعَامِ وَظِلِّ ثَوْبٍ وَّ بَيْتٍ يَّسْتُرُ فَضْلٌ- ہر چیز دنیا کے سوا ایک سوکھی روٹی کے اور کپڑے اور گھر کے جو آدمی کو چھپالے (بارش اور سردی سے بچائے) فضول ہے- (بے ضرورت ہے تو ضروری یہی تین چیزیں ہیں- بھوک کے وقت ایک ٹکڑا روٹی کا- ستر ڈھانپنے کے لئے ایک کپڑا- سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑ- جب یہ تینوں چیزیں اللہ تعالیٰ دے دے تو اب زیادہ کی ہوس کرنا' دنیاداروں کی خوشامد کرنا حماقت اور نادانی ہے- ایک روایت میں جِلَفِ الطَّعَامِ ہے یہ جمع ہے جِلْفَةٌ کی- یعنی روٹی کا ٹکڑا- بعض نے کہا جِلْفُ الطَّعَامِ سے کھانے کا برتن مراد ہے-

رَجُلٌ اَصَابَتْ مَالَهٗ جَالِفَةٌ- ایک اس شخص کو سوال کرنا درست ہے- جس کے مال پر آفت آئی (سارا مال تلف ہوگیا)-

جَالِفَه- قحط کا سال جس میں آدمی کا سارا مال تباہ ہو جائے-

شَجَّةٌ جَالِفَةٌ- ایسا زخم جو کھال چیر کر گوشت تک پہنچے مگر اندر تک نہ جائے اس کے مقابل جائفہ ہے جو اندر تک پہنچ جائے-

اَلِقْ دَوَاتَكَ وَ اَطِلْ جِلْفَةَ قَلَمِكَ- دوات میں روشنائی ڈال دے اور قلم کا میدان لمبا رکھ-

تَجْلِيْفٌ- تباہ کرنا' برباد کرنا-

جَلْفَطَةٌ- یا جَلْفَظَةٌ- کشتی کی درزیں رسی' چیتھڑوں یا روغن سے بند کرنا-

لَا اَحْمِلُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى اَعْوَادٍ نَجَرَهَا النَّجَّارُ وَ جَلْفَظَهَا الْجِلْفَاطُ- میں مسلمانوں کو ان لکڑیوں پر سوار نہیں کرتا جن کو بڑھئی نے تراشا اور جلفاط نے درست کیا-

جِلْفَاط یا جِلْفَاظ یا جِلِنْفَاظ- کشتی ساز' اس کی درزیں بند کرنے والا-

جَلْقٌ- مونڈنا- بمعنی خَلْقٌ' دانت کھول دینا' منجنیق مارنا' بری تربیت کرنا-

جُوَالِق یا جُوْلَق- ٹوکرہ یا توبڑہ-

اَنْتَ قَاتِلُ اَخِیْ يَا جَوَالِقُ قَالَ نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ- حضرت عمرؓ نے لبید سے فرمایا ارے جوالق تو ہی میرے بھائی کا (زید بن خطاب کا جنگ یمامہ میں) قاتل ہے اس نے کہا جی ہاں امیر المؤمنین (لبید چھوٹا ٹوکرہ چونکہ اس کا نام لبید تھا- اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کو جُوَالِقُ کہا کیونکہ لبید جوالق ہی کو کہتے ہیں)-

جَلَلٌ- بڑا کام' یا آسان سہل کام-

جَلَالٌ اور جَلَالَۃٌ- بڑائی' بزرگی' اور پاکیزگی-

جَلٌّ- جھول-

جَلَّالَہ- وہ جانور جو پلیدی کھائے اس کو جاَلَّہ بھی کہتے ہیں-

جِلٌّ- بڑا بزرگ-

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام- اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہیں یعنی بڑے مرتبہ والا- بزرگی والا- فضل کرنے والا- بعض نے کہا جَلَال صفات سلبیہ میں سے ہے جیسے مخلوق نہ ہونا' متغیر نہ ہونا اور اِکْرَام صفات وجود میں سے ہے- جیسے علم قدرت وغیرہ- بعض نے کہا جَلَال صفات قہر میں سے ہے اور جَمَال صفات رحم میں سے ہے- اسی سے ہیں اسمائے جلالی (جیسے قہار جبار وغیرہ اور اسمائے جمالی جیسے رحمٰن' رحیم کریم علیم وغیرہ)-

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ- وہ لوگ کہاں ہیں جو میری بزرگی اور عظمت کے خیال سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے (یعنی محض خدا و رسول کی خوشنودی کے لئے (نہ دنیاوی غرض سے)-

اَسْأَلُکَ بِجَلَالِکَ- میں تیری بزرگی کا صدقہ تجھ سے سوال کرتا ہوں-

اَلِظُّوْا بِیَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ- یا ذاالجلال والاکرام کہنا لازم کرلو اکثر اس کلمے کا ورد کہو-

میں:- کہتا ہوں چند کلمے میں نے بڑے سریع التاثیر پائے ایک تو یا ذاالجلال والاکرام' دوسرا لاحول ولاقوۃ الا باللہ' تیسرا یاحی یا قیوم برحمتک استغیث' چوتھا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین' پانچواں یا ارحم الراحمین' چھٹا حسبی اللہ لا الہ الاھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم-[1]

فَائِدَۃٌ:- ہمارے خاندان میں ایک ورد چلا آتا ہے جس کو میں نے راز میں رکھا خاص خاص اشخاص کو بتاتا رہا میں عام مسلمان بھائیوں کے نفع کے لئے اس کو اب فاش کئے دیتا ہوں- جو کوئی اس کو رات اور دن بلا تعداد اور بلا تعیین وقت پڑھا کرے تو اس کو غنا' تونگری' عزت دنیوی اور فلاح اخروی حاصل ہوگی اور اللہ چاہے تو سب بلاؤں سے محفوظ رہے گا- وہ ورد یہ ہے- اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم' سبحان الملک القدوس' استغفر اللہ' لا الہ الا اللہ' لا حول ولا قوۃ الا باللہ' یا رافع یا معز یا غنی یا مغنی' یا ذاالجلال والاکرام' یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یا ارحم الراحمین' لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین' حسبنا اللہ و نعم الوکیل' نعم المولیٰ و نعم النصیر' یہ کل پندرہ کلمے ہیں-

اَجِلُّوا اللّٰہَ یَغْفِرْلَکُمْ- اللہ کی بزرگی بیان کیا کرو (اکثر یاذاالجلال والاکرام کہا کرو) وہ تم کو بخش دے گا-

جَلِیْلٌ- (بھی اللہ کا نام ہے یعنی) بزرگ' بڑے مرتبہ والا' بعض نے کہا جلیل یعنی کامل الصفات اور کبیر کامل الذات اور عظیم دونوں کو شامل ہے-

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ- یااللہ میرا سارا گناہ بخش دے چھوٹا ہو یا بڑا- بعض نے جُلَّہ بہ ضمہ جیم پڑھا ہے معنی وہی ہے-

جُلٌّ- بڑا یا اکثر-

جُلُّ الْکِتَابِ- کتاب کی جلد' یا کتاب کا تھیلہ- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَالَہٗ دِقٌّ وَّلَا جِلٌّ- اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوٹی نہ بڑی-

اَخَذْتُ جِلَّۃَ اَمْوَالِھِمْ- میں نے ان کے بڑے بڑے یا عمر والے اونٹ لیے- یا ان کے مالوں کا بڑا حصہ لے لیا-

تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً قَدْ تَجَالَّتْ (جابر نے کہا) میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی عمر زیادہ ہوگئی تھی-

نِسْوَۃٌ قَدْ تَجَالَلْنَ- چند عورتیں جو بڑی عمر تک پہنچ گئی

---

[1] تراجم- اے بزرگ و برتر ذات! تیرے حکم کے سوا کچھ کیا جا سکتا ہے نہ کسی سے بچا جا سکتا ہے' اے زندہ اور قائم رکھنے والے' تیری رحمت سے میں مدد کا طالب ہوں' تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' تو پاک ہے' میں ہی ظالم ہوں' اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے' مجھے اللہ ہی کافی ہے' اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں' اسی پر میرا اعتماد ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے- (م)

تھیں-

فَجَاءَ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْخٍ جَلِیْلٍ- ابلیس ایک بوڑھے عمر والے کی صورت میں آیا-

قَامَتْ اِمْرَأَةٌ جَلِیْلَةٌ- ایک بڑے مرتبہ والی عورت کھڑی ہوئی-

فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰی حَاجَتَهٗ- اس عورت پر چڑھ بیٹھا اپنی خواہش پوری کی-

نَهٰی عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَ رُكُوْبِهَا- آنحضرتؐ نے نجاست خور جانور کے کھانے سے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا- یہ جِلَّه سے نکلا ہے بمعنی مینگنی-

نَهٰی عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ- نجاست خور جانور کا دودھ پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے جانور کا دودھ بیماریاں پیدا کرتا ہے اول سے دودھ میں ہزارہا کرم ہوتے ہیں اور نجاست خور کے دودھ میں تو معاذ اللہ کرموں کی بھرمار ہوتی ہے)-

فَاِنَّمَا قَذِرْتُ عَلَيْكُمْ جَالَّةَ الْقُرٰی- تم کو گاؤں کی نجاست کھانے والی بری معلوم ہوئی-

فَاِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ اَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ- میں نے اس کو گاؤں کی نجاست کھانے والیوں کی وجہ سے حرام کیا- جَوَّالٌ جمع ہے جَالَّةٌ کی-

لَاتَصْحَبْنِیْ عَلٰی جَلَّالٍ- نجاست خور جانور پر مجھ کو اپنے ساتھ مت رکھ- ابن اثیر نے کہا جَلَّالَة حلال ہے اگر اس کے گوشت میں بدبو نہ آتی ہو اور اس پر سوار ہونا اس لئے منع ہوا کہ اس کے منہ اور جسم پر نجاست ہوتی ہے ایسا نہ ہو وہ سوار سے لگے یا اس کا پسینہ سوار کے کپڑوں سے لگے-

اِنْتَقَطْتُ شَبَكَةً عَلٰی ظَهْرِ جَلَّالٍ- میں نے ایک جال جلال کے رستہ میں پایا- جَلَّال اس رستہ کا نام ہے جو نجد سے مکہ کو آتا ہے-

لَعَلَّ الَّذِیْ مَعَكَ مِثْلَ الَّذِیْ مَعِیْ فَقَالَ وَ مَا الَّذِیْ مَعَكَ قَالَ مُجَلَّةُ لُقْمَانَ- (سوید ابن صامتؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ) شاید آپ کے پاس بھی وہ (کتاب) ہے جو میرے پاس ہے آپ نے پوچھا تیرے پاس کیا ہے وہ کہنے لگا لقمان کی کتاب، عرب لوگ کتاب کو مَجَلَّةٌ کہتے ہیں-

اُلْقِیَ اِلَيْنَا مَجَالٌّ- ہمارے سامنے کتابیں ڈالی گئیں یہ مَجَلَّةٌ کی جمع ہے-

اِنَّهٗ جَلَّلَ فَرَسًا لَّهٗ سَبَقَ بُرْدًا عَدَنِيًّا- ایک گھوڑا آپ کا جو شرط جیتا تھا آپ نے اس کو عدن کے چادر کی جھول پہنائی-

كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهٗ الْقَبَاطِیَّ- آپ قربانی کے جانوروں کو بھی قباطی کی جھولیں پہناتے (قباطی ایک سفید باریک مصری کپڑا تھا)-

اَللّٰهُمَّ جَلِّلْ قَتَلَةَ عُثْمَانَ خِزْيًا- یا اللہ عثمان کے قاتلوں پر رسوائی کا پردہ یا جھول ڈال دے (یہ حضرت علیؓ نے دعا کی)-

وَ ابِلًا مُجَلِّلًا- یا اللہ ایسا زور کا مینہ برسا جو زمین کو سبزی کی چادر پہنادے (ساری زمین تختۂ زمردین بنادے)-

اَلْقَتْلُ جَلَلٌ مَاعَدَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ- سب کا مارا جانا سہل ہے (کوئی بڑی مصیبت نہیں) سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے-

كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ- آپ کے بعد ہر ایک مصیبت بے حقیقت اور آسان ہے (یعنی آپ کی وفات ایسی سخت مصیبت ہے کہ اس کے مقابلہ میں دوسری مصیبتیں محض بے حقیقت ہیں-)

يَسْتُرُ الْمُصَلِّیَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فِیْ مِثْلِ جُلَّةِ السَّوْطِ- نمازی کی آڑ ہر ایک چیز کرتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو اور کوڑے برابر موٹی ہو-

اِنَّ عِنْدِیْ فَرَسًا اُجِلُّهَا كُلَّ يَوْمٍ فَرَقًا مِّنْ ذُرَةٍ اَقْتُلُكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا اَقْتُلُكَ عَلَيْهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- (ابی بن خلف مردود حضرتؐ سے کہنے لگا) میرے پاس ایک گھوڑا ہے میں اس کو سولہ رطل (آٹھ سیر) جواری روز کھلاتا ہوں اس پر سوار ہو کر تم کو قتل کروں گا- آنحضرتؐ نے فرمایا خدا نے چاہا تو میں تجھ کو اسی پر قتل کروں گا (پھر ایسا ہوا کہ جنگ احد میں وہ آپ کے سامنے آپہنچا اور آپ کو جنگ کے لئے پکارا، دوسرے صحابہ نے اس کے مقابل

ہونا چاہا لیکن آپ خود بذات خاص اس کے مقابل ہوئے اور ایک برچھا اس مردود کو مار دیا وہ اسی زخم میں تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا)-

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً بِوَادٍ وَّ حَوْلِیْ اِذْخَرٌ وَّ جَلِیْلٌ - (حضرت بلالؓ نے بخار کی حالت میں یہ شعر پڑھے) کاش میں مکہ کی وادی میں ایک رات گزاروں اور میرے گرداگرد اذخر اور جلیل ہو (اذخر ایک مشہور خوشبودار گھاس ہے اور جلیل مشہور بھاجی ہے جس کو ثمام بھی کہتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں جانا اور وہاں ایک رات گذارنا نصیب ہوگا یا نہیں- میں نے اس مضمون کو اردو میں یوں منظوم کیا ہے:
کاش میں مکہ کی وادی میں گزاروں ایک رات گرد میرے ہو جلیل اذخر نبات)-

فَقَسَّمْتُ جِلَالَھَا - میں نے ان کی جھولیں محتاجوں کو بانٹ دیں-

فَتَجَلَّلُوْہُ بِالسُّیُوْفِ - اس کو چوطرف سے تلواریں مارنا شروع کیں-

اَمْرٌ مُجَلِّلٌ - یہ امر عام ہے (محیط ہوگیا ہے)-

اَجَلَّہٗ - اس کو بہت دیا-

اِنَّ اللّٰہَ اسْتَوٰی عَلٰی مَادَقَّ وَ جَلَّ - اللہ تعالیٰ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو جانتا ہے (سب پر اس کا علم محیط ہے جزئی ہو یا کلی- اس سے ان احمق فلاسفہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں معاذ اللہ کہ اللہ تعالیٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا- ارے بیوقوفو! جزئیات کو کس نے بنایا؟ اسی نے پھر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو نہ جانے یہ کیا بات ہے- اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ سن لو اس نے جس کو پیدا کیا ہے اس کو جانتا ہے وہ بڑا باریک بین خبردار ہے-)

اَمْرُھُمْ یُجَلُّ عَنْ وَصْفٍ - ان کے کام کی توصیف نہیں ہوسکتی-

وَاِنَّ الْمُصَابَ بِکَ لَجَلِیْلٌ - آپ کی وفات کی مصیبت بہت بڑی ہے-

وَقْتُ الْفَجْرِ حِیْنَ یَنْشَقُّ اِلٰی اَنْ یَتَجَلَّلَ الصُّبْحُ - فجر کا وقت پوں پھٹنے سے اس وقت تک ہے کہ سورج کی روشنی آسمان پر چڑھ جائے-

اَلْاِمَامُ کَالشَّمْسِ الطَّالِعَۃِ الْمُجَلِّلَۃِ بِنُوْرِھَا لِلْعَالَمِ - امام سورج کی طرح ہے جو اپنے نور سے سارے عالم کو ڈھانپ لیتا ہے-

اِنَّ الْقَلْبَ لَیَتَجَلْجَلُ فِی الْجَوْفِ لِیَطْلُبَ الْحَقَّ فَاِذَا اَصَابَہٗ اطْمَاَنَّ - دل پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے حق کی تلاش میں جب حق بات کو پالیا تو مطمئن ہوجاتا ہے-

میں :- کہتا ہوں اس حدیث کو جَلْجَلَۃٌ میں ذکر کرنا تھا نہ جَلَلٌ میں اور یہ صاحب مجمع البحرین کا مسامحہ ہے- اس حدیث میں اس شخص کا قلب مراد ہے جو حق کا طالب اور متلاشی ہو ایسے شخص کو جہاں حق بات معلوم ہوجاتی ہے وہ فوراً اس کو قبول کر لیتا ہے اور اپنے باطل اور ناحق خیال سے توبہ کرتا ہے لیکن جو شخص شیطان اور نفس کا تابع ہو وہ حق بات معلوم ہوجانے کے بعد بھی اس کو قبول نہیں کرتا اور خواہ مخواہ کٹ حجتی کر کے اپنے باطل خیال پر جمے رہتا ہے-

کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّجَلَّلَ التَّمْرَ - کھجور کو تھیلے میں بند کر کے بیچنا برا سمجھتے تھے (کیونکہ اس کی اچھائی اور برائی خریدار کو معلوم نہیں ہوتی)-

فَعَلْتُہٗ مِنْ جَلَالِکَ - (یعنی مِن اَجلِکَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ) تیری تعریف حد سے زیادہ ہے بیان نہیں ہوسکتی-

بَیْنَ الْجَلَالَتَیْنِ فِی الْاَنْعَامِ - سورۂ انعام میں جہاں اللہ اللہ دوبار آیا ہے ان کے بیچ میں دعا قبول ہوتی ہے- یعنی رسل اللہ' اللہ اعلم-

جَلْمٌ - کاٹنا-

جَلَمٌ - نشتر' یا قینچی کا ایک پلڑا' دونوں کو جَلَمَیْنِ کہتے ہیں-

جُلَامَہ - بمعنی قُلَامہ - کترن-

فَاَخَذْتُ مِنْہُ بِالْجَلَمَیْنِ - میں نے قینچی کے دونوں پلڑوں سے کچھ بال کتر ڈالے-

لَیْسَ کُلُّ اَحَدٍ یَجِدُ الْجَلَمَ - ہر ایک شخص کو قینچی

تھوڑے ملتی ہے- متنبی شاعر کہتا ہے

من ایة الطرق یاتی نحوک الکرم
این المحاجم یا کافور و الجلم

جُلْمُوْدٌ - یاجَلْمُوْذٌ - بڑا پتھر-

فَرَمَیْنَاهُ بِجَلَامِیْدِ الْحَرَّةِ - ہم نے اس کو حرہ کے بڑے بڑے پتھر مارے- ایک روایت میں جَلَامِیْذ ہے ذال معجمہ سے- حرہ مدینہ کا پتھریلا میدان-

جُلْهُقٌ - غلہ' جولاہا-

جُلَاهِقٌ - غلیل-

جُلْهُمٌ - موٹی چوہیا-

جَلْهَمَةٌ - وادی کا کنارہ' یا دہانہ-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ اَبَا سُفْیَانَ فِی الْاِذْنِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ مَاکِدْتَ تَاذَنُ لِیْ حَتّٰی تَاذَنَ لِحِجَارَةِ الْجُلْهُمَتَیْنِ قَبْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ الْفِرَا - ایک روز ایسا ہوا کہ ابوسفیان کو آپ نے اپنے پاس آنے کی اجازت دینے میں دیر کی (دوسرے لوگوں کو اس سے پہلے بلایا اور شرف باریابی بخشا) وہ کیا کہنے لگا آپ مجھ کو اس وقت تک اجازت دینے والے نہ تھے کہ اس وادی کے دونوں کناروں کے پتھروں کو بھی مجھ سے پہلے اجازت دے چکتے- آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا (ابوسفیان) سب شکار گورخر کے پیٹ میں سما گئے ہیں (گورخر بہت بڑا جانور ہوتا ہے اس کو شکار کیا تو گویا سارے جانوروں کا شکار کیا- مطلب آپ کا یہ تھا کہ تم سب لوگوں سے بڑھ کر عزت دار ہو اور جب میں نے تم ہی کو دیر میں بلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بلانے کی کوئی شکایت نہ رہے گی-

جَلَاءٌ یا جَلْوٌ - الگ الگ ہونا' صیقل ہونا' کھول دینا- صاف بیان کرنا-

جَلْوَہ اور جُلْوَہ اور جِلْوَہ اور جِلَاءٌ - دولہن کو دولہا کے سامنے لانا-

جَلًی - آگے کے بال کھل جانا- یا آدھے سر کے- فائق میں ہے جَلَح اس سے کم ہے اور جَلَه اس سے زیادہ ہے' محیط میں ہے کہ جَلًی صَلَعٌ سے کم ہے-

فَجَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ اَمْرَهُمْ لِیَتَاَهَّبُوْا - آنحضرتؐ نے جنگ تبوک میں صاف صاف لوگوں سے بیان سے بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانے والے ہیں' (اور جنگوں میں آپ صاف بیان نہیں فرماتے تھے کہ کہاں کا قصد رکھتے ہیں- اس سے مطلب یہ تھا کہ تبوک ایک دور دراز مقام ہے) لوگ اچھی طرح سفر کی تیاری اور اپنے گھروں کا بندوبست کر لیں (راستہ میں تکلیف نہ اٹھائیں ان کو فکر اور تردد نہ ہو' ایک روایت میں فَجَلّٰی ہے بہ تشدید لام معنی وہی ہے)-

فَجَلَی اللّٰهُ یا فَجَلَّی اللّٰهُ لِیْ بَیْتَ الْمَقْدِسِ - اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کھول دیا (میں اس کو دیکھنے لگا اور کافروں سے اس کے پورے حالات بیان کرنے لگا)-

حَتّٰی تَجَلَّتِ الشَّمْسُ - یہاں تک کہ سورج صاف اور روشن ہو گیا (گہن جاتا رہا)-

اِنَّهٗ اَجْلَی الْجَبْهَةِ - امام مہدی کھلی پیشانی ہوں گے (آپ کے آگے کے سر پر بال کم ہوں گے' پیشانی کشادہ معلوم ہو گی دجال کے بھی نسبت یہی لفظ دوسری حدیث میں آیا ہے)-

اِنَّمَا کَرِهْتُ لِلْمُحِدِّ اَنْ تَکْتَحِلَ بِالْجِلَاءِ - بی بی ام سلمہ نے سوگ والی عورت کے لئے اثمد سرمے کا لگانا مکروہ رکھا ہے- ابن اثیر نے کہا جَلَاءٌ جائے حطی سے- کہتے ہیں پتھر کو پتھر پر رگڑنے سے جو سرمہ سا نکلتا ہے وہ یہاں مراد نہیں ہے-

تُبَایِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰی اَنْ تُحَارِبُوا الْعَرَبَ وَ الْعَجَمَ مُجْلِیَةً - تم حضرت محمدؐ سے اس امر پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم سب سے ایسی لڑائی لڑو گے جو تم کو مال اور وطن دونوں سے بے دخل کر دے (نہ دولت رہے نہ ملک نہ مال نہ وطن- بالکل تباہ اور برباد ہو جاؤ اس شخص کو یہ خبر نہ تھی کہ عرب اور عجم سب مسلمانوں کے زیر نگیں آ جائیں گے اور ان کے اقبال اور دولت کا ستارہ ساری زمین پر چمکنے لگے گا)-

خَیَّرَ وَ فْدَبُزَاخَةَ بَیْنَ الْحَرْبِ الْمُجْلِیَةِ وَ السِّلْمِ الْمُخْزِیَةِ - ابوبکر صدیقؓ نے بزاخہ کے قاصدوں سے کہا' یا تو

ایسی لڑائی لڑو جوتم کو تمہارے ملک و مال سے جدا کر دے نہ مال رہے نہ اولاد نہ وطن یا ذلت کی صلح اختیار کرو-

جَلَاءٌ عَنِ الْوَطَنِ- دیس کے باہر ہو یا دیس کے باہر کیا لازم اور متعدی دونوں آیا ہے-

اِجْلَاءٌ- دیس نکالا کرنا-

یَرِدُ عَلَیَّ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِیْ فَیُجْلَوْنَ عَنِ الْحَوْضِ- میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ (قیامت کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے (اس امید سے کہ آپ ان کو اس کا پانی پلائیں) لیکن وہ وہاں سے نکال دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو نکال دیں گے- آنحضرتؐ فرمائیں گے' یہ میرے اصحاب ہیں- فرشتے کہیں گے تم کو معلوم نہیں؟ ان لوگوں نے جو گن تمہارے بعد کئے؟ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو امت کے اعمال کی تفصیلی اطلاع نام بنام نہیں دی جاتی بلکہ اجمالی اطلاع دی جاتی)-

کَرِهَ اَنْ یَّجْلِیَ امْرَأَتَهٗ شَیْئًا ثُمَّ لَا یَفِیْ بِهٖ- انھوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہ آدمی اپنی بیوی کو کچھ دینے کا وعدہ کرے پھر اپنے وعدے کو پورا نہ کرے- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَلَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَصِیْفًا یا جَلَّی الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ وَصِیْفًا- مرد نے اپنی جورو کو ایک بردہ دیا (لونڈی یا غلام)-

فَقُمْتُ حَتّٰی تَجَلَّانِی الْغَشْیُ- میں کھڑا ہوا یہاں تک کہ بے ہوشی مجھ پر طاری ہوگئی- اصل میں تَجَلَّلَنِیْ تھا ایک لام کو الف سے بدل دیا جیسے تَظَنَّنَ کو تَظَنّٰی اور تَمَطَّطَ کو تَمَطّٰی کہتے ہیں- بعض نے کہا یہ جَلَاءٌ سے نکلا ہے یعنی مجھ پر بے ہوشی نمایاں ہوئی-

اَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَایَا- میں مشہور معروف شخص (پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنے والا) بڑا تجربہ کار پختہ آدمی ہوں- ابن جلا کہتے ہیں مشہور معروف یا سردار کو' بعض نے کہا جلا ایک شخص کا نام تھا' اور اصل میں ماضی کا صیغہ ہے- سیبویہ نے کہا اس شعر میں بھی ماضی کا صیغہ ہے اور معنی یہ ہے میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس نے کاموں کو روشن اور نمایاں کر دیا یعنی بڑے نامی گرامی کارگزار شخص کا بیٹا ہوں-

اَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا جِلِیًّانًا مِنَ اللّٰهِ- میں دنیا کو دیکھ رہا ہوں اللہ نے اس کو مجھ پر کھول دیا-

فَیَتَجَلّٰی لَهُمْ- پھر پروردگار ان پر تجلی فرمائے گا (یعنی ظاہر ہوگا ان کو دکھلائی دے گا ضَاحِکًا ہنستا ہوا- اس حدیث میں رویت الٰہی اور ضحک صفت الٰہی دونوں کا ثبوت ہے- جہمیہ اور منکرین صفات کی ایسی حدیثوں سے جان نکلتی ہے اور دور دراز قیاس تاویلات کرتے ہیں اور نام کے سنیوں کا عجب حال ہے رویت الٰہی کو تو تسلیم کرتے ہیں اور ضحک و تعجب وغیرہ دوسری صفات کا انکار کرتے ہیں)-

فَاسْتَشَارَهٗ فِی الْجَلَاءِ- ان سے دیس چھوڑ دینے کے باب میں رائے لی-

وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ عَلَی الْجَلَاءِ- کوئی ان میں سے یہ شرط قبول کر کے (قلعہ سے) اتر آیا کہ وہ دیس کے باہر چلا جائے گا-

اَنْ اُجْلِیَکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ- میں تم کو اس سرزمین سے نکال باہر کروں-

اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا مِنَ الْجَلَاءِ- مسلمان ہو جاؤ جلا وطن ہونے سے بچ جاؤ گے-

جَلَاءُ حُزْنِیْ- میرا رنج دور کرنے والا-

تَحَدَّثُوْا فَاِنَّ الْحَدِیْثَ جَلَاءٌ لِّلْقُلُوْبِ- حدیث بیان کرو' حدیث شریف سے دلوں کی صیقل ہوتی ہے (غفلت کا زنگ ان پر سے اترتا ہے' سبحان اللہ کیا میں تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے' دردانہ درج مصطفٰے ہے-)

اَلسِّوَاکُ مَجْلَاةٌ لِّلْبَصَرِ- مسواک کرنے سے نگاہ روشن ہوتی ہے (بینائی میں ترقی ہوتی ہے)-

غَیْرَ مَجْلِیْنَ عَنْ وِرْدٍ- پانی پر سے ہانکے نہ جائیں گے اور مشہور روایت غَیْرَ مُحَلَّئِیْنَ ہے جیسے آگے مذکور ہوگی-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْمِیْمِ

جَمْجَمَةٌ- ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے' چھپانا- ہلاک کرنا-

جُمْجُمَةٌ- لکڑی کا پیالہ' کھوپری- اس کی جمع

جَمَاجِمُ ہے۔

اَلْاَزْدُ كَاهِلُهَا وَ جُمْجُمَتُهَا - ازد کا قبیلہ اس کا کندھا اور اس کا سر ہے۔(اس کی کھوپری کی طرح ہے)۔

اُتِیَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمْجُمَةٍ - آنحضرتؐ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ لایا گیا۔

دَيْرُ الْجَمَاجِمِ - ایک مقام ہے عراق میں جہاں ابن اشعث اور حجاج کی جنگ ہوئی تھی وہاں پیالے بنتے ہیں۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہاں بہت لوگ مارے گئے تھے ان کی کھوپریاں پڑی تھیں۔

رَاٰی رَجُلًا يَضْحَكُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَمْ يَشْهَدِ الْجَمَاجِمَ - طلحہ نے ایک شخص کو ہنستے دیکھا تو کہا شاید یہ جنگ جماجم میں شریک نہیں ہوا (یعنی اس جنگ میں حاضر ہوتا تو جیسے سردار اور قاری لوگ اس میں بکثرت مارے گئے ان کو دیکھتا تو رنج کے مارے کبھی نہ ہنستا)۔

جَمَاجِمُ - سرداروں کو بھی کہتے ہیں۔

اَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ - کھوپری کی طرح یا لکڑی کے پیالے کی طرح بتلایا۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِهٖ - میں پہلا وہ شخص ہوں جس کی کھوپری پر سے زمین شق ہوگی یعنی سب سے پہلے میں قبر سے نکلوں گا۔

اِيْتِ الْكُوْفَةَ فَاِنَّ بِهَا جُمْجُمَةُ الْعَرَبِ - کوفہ میں جا وہاں عرب کے سردار جمع ہیں۔

يَجْعَلُوْنَ الْجَمَاجِمَ فِی الْحَرْثِ - ہل کی لکڑیوں سے کھیتی کرتے ہیں۔

جَمْحٌ - یا جُمُوْحٌ یا جِمَاحٌ - تیز بھاگنا' ایک طرف جھک جانا۔

فَرَسٌ جَمُوْحٌ - جو اپنے سوار کو بگٹٹ لے کر بھاگے لوٹنے کا نام نہ لے۔

جَمَحَتِ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا - عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل بھاگی (میکے میں چل دی)۔

اِنَّهٗ جَمَحَ فِیْ اَثَرِهٖ - وہ اس کے پیچھے بگٹٹ بھاگا۔

فَطَفِقَ يُجَمِّحُ اِلَى الشَّاهِدِ النَّظَرَ - انہوں نے گواہ کی طرف برابر گھورنا شروع کیا۔ بعض نے کہا تَجْمِيح لغت عرب میں کوئی لفظ مستعمل نہیں ہے اور یہ راوی کا وہم ہے۔ صحیح تَحْمِيج ہے بہ تقدیم حائے حطی ۔ یعنی آنکھ کھول کر برابر کسی کو دیکھتے رہنا۔

جَمْدٌ - یا جُمُوْدٌ - جم جانا' خشک ہو جانا' بخیل ہونا' ثابت ہونا۔

جَمَادٌ - بے جان جیسے مٹی' پتھر' لوہا وغیرہ۔

اِذَا وَقَعَتِ الْجَوَامِدُ فَلَا شُفْعَةَ - جب حدیں قائم ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہ رہے گا۔ یہ جمع ہے جَامِد کی۔

يُصَلِّیْ عَلَى الْجَمَدِ - جمے ہوئے پانی پر یا برف پر نماز پڑھے۔

اِنَّا مَا نَجْمُدُ عِنْدَ الْحَقِّ - ہم کسی کا حق دینے میں بخیلی نہیں کرتے۔

وَقَبْلَنَا سَبَّحَ الْجُوْدِیُّ وَ الْجُمُدُ - ہم سے پہلے جودی پہاڑ اور جمد اللہ کی تسبیح کر چکا ہے۔ جمد ایک مشہور پہاڑ ہے۔ بعض نے حمد روایت کیا ہے۔

جُمْدَانُ - ایک پہاڑ ہے مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر۔

سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ - چلو چلو یہ جمدان ہے دیکھو جن لوگوں نے اللہ کی یاد پر اکتفا کیا (ماسوی اللہ خیال چھوڑ دیا) وہی آگے بڑھ گئے۔

جُمَادَی الْاُوْلٰی اور جُمَادَی الْاُخْرٰی - دونوں مہینوں کے نام ہیں۔

جَمَدَتْ عَيْنُهٗ - اس کی آنکھ میں پانی نہیں رہا یعنی سخت دل ہو گیا یا بے مروت ہو گیا۔

جَمْرٌ - انگارے - جَمْرَةٌ کی جمع ہے۔

جَمْرَةٌ - کنکری' اس کی جمع جَمَرَاتٌ اور جِمَارٌ ہے۔

جَمْرَة - چھوٹی پھنسی' جلانے والے کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ - جب تو ڈھیلوں سے پاکی کرے تو طاق ڈھیلوں سے کر (معلوم ہوا کہ ڈھیلوں سے

پاک کرنا کچھ ضروری نہیں ہے صرف پانی سے بھی کافی ہے اسی طرح صرف ڈھیلوں سے بھی، لیکن ڈھیلوں سے پاک کر کے پھر پانی سے پاک کرنا بہت افضل اور اعلیٰ ہے) (ابن اثیر نے کہا منیٰ میں جو تین مقام ہیں جن پر کنکریاں مارتے ہیں ان کو بھی جَمْرَہ کہتے ہیں، کیونکہ وہ کنکریوں سے ہے یعنی جَمْرات مارے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ وہاں کنکریاں جمع رہتی ہیں)-

اِنَّ اٰدَمَ رَمٰی بِمِنٰی فَاَجْمَرَ اِبْلِیْسُ بَیْنَ یَدَیْهِ- آدم علیہ السلام نے منیٰ میں کنکریاں ماریں تو شیطان ان کے سامنے سے بھاگا- یہ اجمار سے ہے بمعنی جلدی بھاگنے کے-

لَا تُجَمِّرُوا الْجَیْشَ فَتَفْتِنُوْهُمْ- لشکر کے لوگوں کو (بے ضرورت) مورچوں میں جمع کر کے مت رکھو ان کو بلا میں مت ڈالو کیوں کہ جب مدت تک اپنے گھر بار سے جدا رہیں گے تو بدکاری کریں گے یا نکل بھاگیں گے-

اِنَّ کِسْرٰی جَمَّرَ بَعُوْثَ فَارِسٍ- کسریٰ (شاہ ایران) نے ایران کے لشکروں کو جمع کیا ہے-

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ النَّاسُ اَجْمَرُ مَا کَانُوْا- میں مسجد میں گیا وہاں لوگ بہت جمع تھے-

اَجْمَرْتُ رَأْسِیْ اِجْمَارًا شَدِیْدًا- (حضرت عائشہؓ نے کہا) میں نے اپنے سر کے بالوں کو خوب مضبوط جوڑا، چوٹی بنائی-

جَمِیْرَہ- ذوابہ یعنی چوٹی-

اَلضَّافِرُ وَ الْمُلَبِّدُ وَ الْمُجْمِرُ عَلَیْهِمِ الْحَلْقُ- احرام والا شخص اگر چوٹی باندھ لے یا بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا لے یا بالوں کو جوڑے ان کا جوڑا باندھ لے تو اس پر سر منڈانا لازم ہو جاتا ہے (یعنی احرام کھولتے وقت اس کو بال کترانا کافی نہ ہوگا)-

لَاُلْحِقَنَّ کُلَّ قَوْمٍ بِجَمْرَتِهِمْ- میں ہر ایک قوم کو ان کی جماعت میں ملا دوں گا-

کُنَّا اَلْفَ فَارِسٍ لَا نَسْتَجْمِرُ وَلَا نُحَالِفُ- ہم ایک ہزار سوار اپنے قبیلے کے تھے ہم دوسرے قبیلوں سے جمع ہونے کی خواہش نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ہم کو دوسروں کے مدد کی ضرورت نہیں پڑتی- نہ ہم کسی سے مخالفہ کرتے ہیں (یعنی دوستی اور مدد کا معاہدہ)-

جَمْرَہ- ہزار سوار کو بھی کہتے ہیں- ابن اثیر نے کہا عرب میں تین جمرے ہیں عبس اور نمیر اور ملجار ابن کعب- قاموس میں ہے عرب کے جمرات یہ ہیں بنوضبہ بن ادا اور بنو الحارث بن کعب اور بنو نمیر ابن عامر، صحاح میں ہے- جس قبیلے کے لوگ جمع ہو جائیں اور سب مل کر یک دل ہوں اور دوسروں سے دوستی نہ کریں تو اس کو جمرہ کہیں گے- محیط میں ہے کہ جَمْرہ اس قبیلے کو کہیں گے جس میں ایک ہزار یا تین سو سوار ہوں-

اِذَا اَجْمَرْتُمُ الْمَیِّتَ فَجَمِّرُوْهُ ثَلٰثًا- جب تم میت کے کپڑوں کو دھونی دو (خوشبو کی) تو تین بار دھونی دو-

اِجْمَار اور تَجْمَار- دھونی دینا یعنی بخور-

نَعِیْم مُجْمِرُ- ایک صحابی تھے جو آنحضرت کی مسجد میں عود کی دھونی دیا کرتے-

وَ مَجَامِرُهُمُ الْاُلُوَّةُ- ان کی دھونیاں عود کی ہوں گی- مَجَامِر جمع ہے مُجْمَر کی بضمہ میم اور مِجْمَر کی بکسرۂ میم، تو مُجْمَر بالضم وہ چیز جس کے لئے آگ تیار کی جائے اور مِجْمَر بالکسر وہ ظرف یا جگہ جہاں آگ رکھی جائے اور حدیث میں جو مَجَامِر آیا ہے- وہ پہلے لفظ کی جمع ہے لیکن محیط میں ہے کہ بضمہ میم اور بکسرہ میم دونوں سے انگیٹھی مراد ہوتی ہے اور خود وہ چیز بھی جس کی دھونی دی جائے- یعنی عود- طیبی نے جو کہا کہ مَجَامِر جمع ہے مَجْمَر کی بفتحہ میم تو لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی-

فَاِنَّمَا یَسْأَلُ جَمْرًا- وہ شخص اپنے لئے انگارہ مانگتا ہے (یعنی وہ چیز جو مانگتا ہے قیامت میں اس کے لئے ایک انگارہ بن جائے گی اور اس سے عذاب دیا جائے گا)-

جَمْرَةٌ اَطْفَأَهَا اللّٰهُ- یہ خود معاویہ نے یا دوسرے کسی شخص نے معاویہ کے سامنے جناب امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہا جب آپ کی شہادت کی خبر آئی یعنی ایک انگارہ تھا

جس کو اللہ نے بجھا دیا حالانکہ امام حسن علیہ السلام کی ذات بابرکات آپ رحمت تھی جس کی وجہ سے خود معاویہ آتش جنگ سے بچ گئے ورنہ جل کر راکھ ہو جاتے -

فَاُتِیَ بِجُمَّارٍ - آپ کے پاس کھجور کا گابھ (جو سفید سفید چربی کی طرح ہوتا ہے) لایا گیا - ابن اثیر نے کہا جُمَّارٌ جُمَّارَۃٌ کی جمع ہے یعنی کھجور کا گابھ - محیط میں ہے جُمَّارٌ کی جمع جُمَّارَات آتی ہے -

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی سَاقِہٖ فِیْ غَرْزِہٖ کَاَنَّھَا جُمَّارَۃٌ - گویا میں آپ کی پنڈلی رکاب میں دیکھ رہا ہوں - کھجور کے گابھ کی طرح (سفید سفید چمکدار) -

جَمَرَاتُ الْمَنَاسِکِ - حج کے جمرے وہ تین ہیں: جمرۂ اولیٰ، جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ عقبہ -

نَھٰی اَنْ تُتَّبَعَ الْجَنَازَۃُ بِمَجْمَرَۃٍ - جنازے کے پیچھے عود دان لے جانے سے آپ نے منع فرمایا (چونکہ اس میں آگ ہوتی ہے اور آگ میت کے ساتھ رکھنا نامناسب ہے اور دوسری حدیث میں قبر پر چراغ لگانے سے بھی آپ نے منع فرمایا بلکہ قبر پر چراغ لگانے والوں پر لعنت فرمائی - خود میت بھی آگ اور چراغ وغیرہ سے ناراض ہوتی ہے[1] باوجود اس کے ہمارے زمانہ کے بدعتیوں کو خبط ہو گیا ہے وہ اولیاء اللہ اور صلحا کی قبروں پر عود دان رکھتے اور چراغاں کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور ان اولیاء اللہ کی خوشی چاہتے ہیں حالانکہ ثواب کے بدل لعنت اور پھٹکار ملتی ہے اولیاء اللہ خوشی کے بدل ان کو کوستے اور برا کہتے ہیں - ایک بزرگ کی قبر پر ان بدعتیوں نے قوالوں کا راگ کرایا اور خوب غل مچایا، اس بزرگ نے خواب میں ایک شخص سے کہا خدا کے واسطے ان نالائقوں کو یہاں سے نکالو یہ ہمارا مغز چاٹ گئے) -

اَمَا وَ الْبَیْتِ الْمُفْضِیْ اِلَی الْبَیْتِ وَ الْمُزْدَلِفَۃِ وَالْخِفَافِ اِلَی التَّجْمِیْرِ لَوْلَا عَھْدٌ عَھِدَہٗ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَوْرَدْتُ الْمُخَالِفِیْنَ خَلِیْجَ الْمَنِیَّۃِ - قسم خانہ کعبہ کے مالک کی جو بیت المعمور تک پہنچتا ہے اور مزدلفہ اور ان تیز اور ہلکے اونٹوں کے مالک کی جو لوگوں کو کنکر مارنے کے لئے جاتے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ اتار دیتا، یا موت کی ندی پر لے جاتا ان کو شربت موت پلاتا (یہ حضرت علیؓ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے آپ کو خلافت دینے میں دیر کی) -

یَاْتِیْ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ - ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا ایسا ہوگا (ایسی تکلیف پائے گا) جیسے انگارے کو مٹھی سے تھامنے والا (دیندار خداترس موحد حق پرست متبع سنت کے چار طرف سے بیدین اور بدعتی لوگ دشمن ہوں گے، اس کو ستائیں گے، طرح طرح کے بہتان اس پر لگائیں گے -

مترجم: - کہتا ہے ہمارے آقا نے جیسا فرمایا تھا اس کا ظہور میں اس زمانہ میں دیکھ رہا ہوں باوجودیکہ میرے مزاج میں جنگ و جدل اور تکرار نہیں ہے، خاموشی اور گوشہ نشینی میرا شعار ہے مگر بدعتی ناحق مجھ سے حسد اور عداوت کرتے ہیں اور طرح طرح کے بہتان مجھ پر لگاتے ہیں - اللہ ان کو ہدایت کرے -

جَمْزٌ - دوڑنا، جانا، ٹھٹا کرنا، کودنا -

فَلَمَّا اَذْلَقَتْہُ الْحِجَارَۃُ جَمَزَ - جب پتھروں کی تکلیف اس نے اٹھائی تو بھاگا -

مَا کَانَ اِلَّا الْجَمْزَ - جنازے کے ساتھ چلنا جمز تھا یعنی ایک ہلکی دوڑ - محیط میں ہے کہ جمز خضر سے کم اور عَنَق سے زیادہ ہوتا ہے اور جَمَزٰی بھی اسی چال کو کہتے ہیں یعنی ذرا لپک کر چلنے کو -

یَرُدُّوْنَھُمْ عَنْ دِیْنِھِمْ کُفَّارًا جَمَزٰی - ان کو ان کے دین سے پھرا دیں گے، کفر کی طرف لپکتے ہوئے -

---

[1] جب اسے میت تسلیم کر کے منوں مٹی تلے دفنا دیا تو اسے احساس و شعور کہاں؟ مرنے والا تو دنیا سے منقطع ہو چکا ہے لہٰذا قبر پر خلاف شرع کا مرتکب خود اپنے اعمال سیۂ کا جواب دہ ہوگا - (م)

اَلنَّاقَةُ تَعْدُو الْجَمَزٰی- (عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹنی جمزی کی چال دوڑ رہی ہے-

اِنَّهٗ تَوَضَّاَ فَضَاقَ عَنْ یَدَیْهِ کُمَّا جَمَازَةٍ کَانَتْ عَلَیْهِ- آپ نے وضو کیا تو بنیائن کی آستین جو آپ پہنے تھے تنگ ہوئیں (اوپر نہ چڑھ سکیں) ابن اثیر نے کہا جُمَّازہ اونی بنیائن جس کی آستینیں تنگ ہوتی ہیں-

جَمْسٌ- جم جانا- بمعنی جَمْدٌ ہے-

اِنْ کَانَ جَامِسًا- اگر گھی جما ہوا ہو (جس میں چوہا گر جائے) جَمْسٌ جما ہوا- اسی طرح جُمْسٌ ہے اور جُمْسَةٌ کی جمع ہے-

جُمْسَةٌ- گدر کھجور جو سب طرف سے پک گئی ہو لیکن ابھی اندر سے سخت ہو گلی نہ ہو-

لَفُطُسٌ خُنُسٌ بِزُبْدٍ جُمْس- چھوٹی چپٹی ٹھوس کھجوریں جمے ہوئے گھی کے ساتھ- بعض نے جُمْسٌ برفع سین روایت کیا اس صورت میں فُطُسٌ کی صفت ہو گی اور جُمْس کا معنی سخت چمکدار ہوگا-

جَامُوس- بھینس- جَوَامِیس جمع ہے-

جَمَاسِیَه- سردرات جس میں پانی جم جائے-

جَامَاست- یہود کی ایک کتاب تھی جس کو انھوں نے جلا دیا-

جَمْشٌ- ہلکی پست آواز' مونڈنا' انگلیوں کے کنارے سے دودھ دوہنا' عورتوں سے دل لگی کرنا-

جَمِیْش- وہ جگہ جہاں سبزہ اور گھاس نہ ہو-

جَمَّاش- عورتوں کو چھیڑنے والا-

جُمُوْش- نورہ جس سے بال گر جائیں-

اِنْ لَقِیْتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّ زِنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِیْشِ فَلَا تَهِجْهَا- اگر تو مسلمان بھائی کی ایک دنبی ایسی زمین میں پائے جہاں سبزی تک نہ ہو (کچھ کھانے کو نہ ملے) اور تیرے ساتھ چھری اور آگ نکالنے کے لئے چقماق ہو جب بھی اس کو مت چھیڑ (کیونکہ وہ پرایا مال ہے اور پھر مسلمان بھائی کا مال بغیر اس کی اجازت کے اس پر تصرف کرنا درست نہیں)-

تَجْمِیْش- چھوکری کے ساتھ چھیڑ چھاڑ' کھیل کود' غزل خوانی-

جَمْعٌ- جوڑنا' ملانا' صحبت کرنا-

جِمَاعٌ- صحبت کرنا اسی طرح مُجَامَعَةٌ ہے-

اِجْمَاع اور اِجْتِمَاع- اتفاق- اللہ تعالیٰ کا ایک نام جَامِعٌ ہے- یعنی وہ سب مخلوقات کو حساب کے لئے قیامت کے دن جمع کرے گا- بعض نے کہا جامع سے یہ مراد ہے کہ اس نے متضاد اور متخالف چیزوں کو ایک ساتھ جوڑ دیا ہے مثلاً اربع عناصر کو جسم اور جان کو قوی جاذبہ اور دافعہ کو اجماع اصطلاح شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ تمام مجتہدین امت ایک امر پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف منقول نہ ہو صحابہ کا اجماع تو بالاتفاق حجت ہے اور صحابہ کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ اجماع معلوم ہو بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہ حجت ہے یا نہیں-

اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ- میں جامع کلمے دیا گیا (یعنی قرآن جس کے الفاظ تھوڑے اور معانی اور مطالب بے شمار ہیں)-

کَانَ یَتَکَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ- آنحضرتؐ ایسے کلمے ارشاد فرمایا کرتے جو جامع ہوتے (الفاظ تھوڑے معانی بہت)-

کَانَ یَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ- آنحضرتؐ جامع دعائیں پسند کرتے (جن میں دینی اور دنیوی مقاصد سب آ جائیں الفاظ تھوڑے ہوں معانی بہت جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار یا اللھم انی اسالک خیر الدنیا و خیر الآخرة یا اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الآخرة[1] یا وہ دعائیں مراد ہیں جن میں

---

[1] الٰہی! ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما- یا اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں- یا اللہ! میرے تمام معاملات کا انجام بہتر بنا دے اور مجھے دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما دے- (آمین)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور سوال کے آداب اور مطالب سب موجود ہوں)-

عَجِبْتُ لِمَنْ لَّاحَنَ النَّاسَ كَيْفَ لَا يَعْرِفُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ- مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو لوگوں کو سمجھانے والا (نصیحت کرنے والا) ہو اور جامع کلموں کو نہ پہچانتا ہو (یہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے) -کرمانی نے کہا جوامع الکلم سے قرآن اور حدیث مراد ہے (یعنی ایسا واعظ کس کام کا جس کو قرآن اور حدیث کا علم نہ ہو)-

اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهٖ- آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمے اور خاتم کلمے عنایت فرمائے (یعنی قرآن اور حدیث)-

اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً فَاَقْرَأَهٗ اِذَا زُلْزِلَتْ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا مجھ کو ایک جامع سورت پڑھا دیجئے- آپ نے اس کو سورۂ اذا زلزلت پڑھا دی- (اس سورت میں یہ مذکور ہے کہ برائی کا بدلہ برائی ہے اور بھلائی کا بدلہ بھلائی' رتی برابر بھلائی یا برائی بیکار جانے والی نہیں' تو آدمی کو لازم ہے جہاں تک ہو سکے بھلائی کرے اور برائی سے بچا رہے)-

اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةً- نماز کے لئے آؤ جس حال میں کہ وہ جمع کرنے والی ہے تو جامعةً حال ہے الصّلٰوة سے-

حَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْمَا تَعْلَمُ- مجھ کو ایسی بات بتلایئے جو بہت باتوں کی جامع ہو آپ نے فرمایا جہاں تک تیرا علم پہنچ سکے تو اللہ سے ڈرتا رہ (تقویٰ اور خوفِ خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے جس آدمی کو خدا کا ڈر رہو اس سے نیکیاں ہی سرزد ہوں گی اگر کبھی نفس اور شیطان کے اغوا سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو توبہ اور استغفار کرے گا وہ برائی نامۂ اعمال سے مٹا دی جائے گی)-

جِمَاعُ الْفَضْلِ- فضیلت کا مجموعہ-

اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ- شراب گناہوں کا مجموعہ ہے یا گناہوں کا ٹھکانا ہے (جہاں نشہ ہوا پھر ہزاروں گناہ سرزد ہوں گے)-

اِتَّقُوْا هٰذِهِ الْاَهْوَاءَ فَاِنَّ جِمَاعَهَا الضَّلَالَةُ- ان خواہشوں سے بچے رہو ان کا مجموعہ گمراہی ہے (جہاں آدمی نفس کی خواہش کا تابع ہوا بس گمراہی میں پڑ گیا- ہر چہ گوید کن خلاف آن دنی مولویوں کا نفس یہ کہتا ہے کہ جو مسئلہ ہم نے بیان کیا اسی کی تائید کئے جاؤ گو معلوم ہو گیا کہ وہ خطا تھا' کیونکہ خطا کا اقرار کرنے سے عوام میں ہماری وقعت کم ہو جائے گی- کسی مولوی کو اپنے برابر والا یا اپنے سے اعلیٰ نہ کہو بلکہ ہر ایک کی نسبت یہ کہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا میری شاگردی کرنے کے لائق ہے' ابھی دس برس تک میں اس کو پڑھاؤں' پیر صاحب اور درویش صاحب اپنی کرامتیں اور خرق عادات لوگوں میں بیان کرتے ہیں اور اپنے پیر کو سب پیر پر تفوق دیتے ہیں- مریدوں کو اور دوسرے درویشوں کو حقیر سمجھتے ہیں- لاحول ولاقوة الا باللہ-

هِيَ الْجُمَّاعُ وَ الْقَبَائِلُ الْاَفْخَاذُ- شعوب سے مراد اس آیت میں وجعلنا کم شعوبا وقبائل جماع ہے یعنی نسب اور خاندان کا پہلا سرا- اور قبیلوں سے افخاذ اس کی شاخیں مراد ہیں مثلاً خزیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے اور قریش عمارة ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم ایک فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے غرض شعب خاندان کا ابتدائی اور سب سے اعلیٰ شخص-

كَانَ فِيْ جَبَلِ تِهَامَةَ جُمَّاعٌ غَصَبُوا الْمَارَّةَ- تھامہ کے پہاڑ میں کئی قبیلوں کا ایک گروہ تھا جو رستہ چلتے مسافروں کو لوٹ لیتا-

كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ- جیسے چوپایہ پورے اعضا کا چوپایہ جنتی ہے- (کنکٹا یا نکٹا نہیں جنتی)-

اَلْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ- عورت جو بچہ پیٹ میں لئے ہو مر جائے یا کنواری مر جائے-

اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ بِجُمْعٍ لَمْ تُطْمَثْ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ- جو عورت کنواری رہ کر مر جائے اس کو حیض نہ آیا ہو تو وہ بہشت میں جائے گی-

اِنِّيْ مِنْهُ بِجُمْعٍ- میں اپنے خاوند عجاج سے ابھی تک

کنواری ہوں (اس نے میری بکارت نہیں توڑی دخول نہیں کیا)-

رَاَیْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ کَاَنَّهٗ جُمْعٌ- میں نے مہر نبوت کو (جو آنحضرتؐ کے پشت پر تھی) دیکھا جیسے بند مٹھی' دوسری روایت میں یوں ہے کبوتر کے انڈے یا چھپر گھٹ کی گھنڈی کی طرح-

صَلَّی الْمَغْرِبَ فَلَمَّا انْصَرَفَ دَرَأَ جُمْعَةً مِّنْ حَصَی الْمَسْجِدِ- مغرب کی نماز پڑھی- جب فارغ ہوئے تو مسجد کے کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ضَرَبَهٗ بِجُمْعِ لَفِهٖ-یعنی مٹھی بند کرکے اس کو مارا-

لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ- اس کو دوسرا حصہ ملے گا- یعنی دو پیادوں کا مجموعہ- بعض نے کہا جمع سے لشکر مراد ہے یعنی سارے لشکر کا حصہ مال غنیمت میں سے ملے گا-

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ وَابْتَعْ بِهَا جَنِیْبًا- ایسا کرو کہ اس کھجور (جس میں اچھی بری سب ہوتی ہے) کو نقد روپیوں کے بدل بیچ ڈالو پھر روپیوں کے بدل عمدہ کھجور خرید لو- (اس سے حدیث سے حیلہ کے جواز پر دلیل لی ہے مثلاً ایک کپڑا ادھار دوسو کو بیچ کر پھر سو روپیہ نقد خرید کرلے- امام شافعیؒ اور بعض علماء نے اس کو جائز رکھا ہے اس کو بیع عینہ کہتے ہیں اور اکثر علماء نے اس کو حرام کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیع سود خواروں نے نکالی ہے-

میں:- کہتا ہوں اس زمانہ میں جواز کا فتویٰ دینا انسب ہے کیونکہ کوئی قرض حسنہ نہیں دیتا اور خلق اللہ کو حوائج ضروری میں کمال وقت ہوتی ہے اس کا بیان آگے آئے گا)-

بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِی الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ- آنحضرتؐ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ کر دیا (مزدلفہ جمع اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ملے تھے- بعض نے کہا اس لئے کہ وہاں دو نمازیں مغرب اور عشا جمع کی جاتی ہیں)-

جُمْعَهٗ لَکَ فِیْ صَدْرِکَ یاجَمْعَهٗ لَکَ صَدْرَکَ یاجَمْعَهٗ لَکَ صَدْرُکَ- تینوں طرح یہ جملہ مروی ہے- یعنی تیرے سینہ میں قرآن اکٹھا کر دینا تو ہمارا کام ہے (تو جلدی نہ کر)-

مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا صِیَامَ لَهٗ- جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا- یہ اجماع سے ہے یعنی ٹھان لینا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَعْتُ الرَّایَ یااَزْمَعْتُ الرَّایَ یاعَزَمْتُ عَلَیْهِ سب کا معنی ایک ہے یعنی میں نے ٹھان لیا مضبوط اور قطعی ارادہ کر لیا-

اَجْمَعْتُ صِدْقَهٗ- میں نے سچ بولنے کا مصمم ارادہ کر لیا-

مَالَمْ اُجْمِعْ مُکْثًا- جب تک قطعی اقامت کا ارادہ نہ کروں-

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ جَمِیْعَ اللَّأْمَةِ- مشرکوں میں سے ایک شخص جو پورے ہتھیار لگائے تھا-

اِنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَهُوَ یَوْمَئِذٍ جَمِیْعٌ- امام حسن بصریؒ نے انس بن مالکؓ سے اس وقت سنا جب وہ اچھے زوردار تھے (یعنی بہت بوڑھے نہیں ہوئے تھے ان کے ہوش وحواس سب درست تھے)-

اَوَّلُ جُمْعَةٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ الْمَدِیْنَةِ بِجُوَاثٰی- مدینہ کے بعد جہاں سب سے اول جمعہ کی نماز پڑھی گئی وہ جواثی تھا' (جو بحرین کا ایک گاؤں ہے- اس حدیث سے گاؤں اور دیہات میں جمعہ پڑھنے کا جواز نکلا' اہل حدیث اسی کے قائل ہیں کہ ہر مقام میں نماز جمعہ پڑھ لینا چاہئے- بشرطیکہ جماعت ہو- یعنی ادنیٰ درجہ دو آدمی ہوں ایک امام ایک مقتدی اور دوسرے فقہا نے جو شرطیں لگائی ہیں کہ شہر ہو' امام' حاکم اسلام ہو' کم سے کم چالیس مقتدی یا تین مقتدی ہوں ان کی دلیلیں قوی نہیں ہیں- ابن اثیر نے کہا جمعہ کو جمعہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں)-

کُنَّا نُجَمِّعُ- ہم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے-

اِنَّهٗ وَجَدَ اَهْلَ مَکَّةَ یُجَمِّعُوْنَ فِی الْحِجْرِ

فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِکَ - معاذ بن جبلؓ نے مکہ والوں کو دیکھا وہ حطیم میں جمعہ پڑھتے تھے (زوال سے پہلے) تو ان کو اس سے منع کیا (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جمعہ کی نماز زوال آفتاب سے پیشتر پڑھ لینا درست نہیں لیکن محققین اہل حدیث نے اس کو جائز رکھا ہے خصوصاً جب گرمی کی شدت ہو یا کوئی عذر ہو)-

فَجَمَعَهُمَا جَمِيْعًا - دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا-

وَكَانَ اَنَسٌؓ فِیْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَ اَحْيَانًا لَا - انس بن مالکؓ کبھی اپنے مکان میں (جو بصرے سے چھ میل پر تھا) جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے' ظہر پڑھ لیتے (جب جماعت نہ ہوتی یا شہر میں جا کر جمعہ ادا کرتے) کرمانی نے کہا چونکہ ان کا مکان بصرے سے دور تھا اس لئے جمعہ ان پر واجب نہ تھا-

میں :- کہتا ہوں اس تفسیر کی کیا ضرورت ہے جمعہ ہر مقام پر شہر ہوں یا گاؤں ہر صحیح سالم تندرست شخص پر واجب ہے بشرطیکہ جماعت میسر ہو اور کوئی عذر جیسے آندھی بارش کیچڑ وغیرہ نہ ہو)-

جَمَّعَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ - علی بن عبداللہ ابن عباسؓ نے گہن کی نماز جماعت سے پڑھائی (ان کا لقب سجاد تھا یہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے خلفائے عباسیہ سب ان کی اولاد میں تھے' جس شب حضرت علیؓ شہید ہوئے اسی شب میں یہ پیدا ہوئے)-

فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ - جمعہ کے دن اس پر جمعہ کی نماز واجب ہے مگر جو بیمار ہو (وہ گھر میں ظہر پڑھ لے اس کو جمعہ کے لئے حاضر ہونا ضرور نہیں)-

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَ اُدْخِلَ فِی الْجَنَّةِ وَ اُخْرِجَ - سب دنوں میں بہتر جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے- اسی دن آدم پیدا کئے گئے اور اسی دن بہشت میں داخل کئے گئے اور اسی دن بہشت سے نکالے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی-

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا - اچھی طرح پورے طور سے ہنستے ہوئے-

كَانَ اِذَا مَشٰی مَشٰی مُجْتَمِعًا - آنحضرتؐ جب چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے (اعضا کو سنبھالے ہوئے چستی اور چالاکی کے ساتھ نہ یہ کہ سستی سے اعضا کو لٹکائے ڈھیلا کئے ہوئے)-

اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا - تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کا مادہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے- جمع کی تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ کی ہے کہ نطفہ جب رحم میں گرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس نطفہ سے کوئی آدمی پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اڑ کر عورت کے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ پھر چالیس دن کے بعد خون بن کر عورت کے رحم میں اترتا ہے- بعض نے کہا جمع سے یہ مراد ہے کہ چالیس دن تک یہ نطفہ رحم میں ٹھہرا رہتا ہے اس کا خمیر ہوتا رہتا ہے چالیس دن کے بعد اعضا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے-

فَحَدِّثْنِیْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا - مجھ سے ایک جامع بات فرما دیجئے-

سُمِّیَ الْقُرْاٰنُ بِجِمَاعِهِ السُّوَرَ - قرآن کا نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ سورتوں کو جمع کرتا ہے بعض نے بِجَمَاعَةِ السُّوَرِ پڑھا ہے یعنی سورتوں کے مجموعہ کا نام قرآن ہے-

وَلَا جِمَاعَ لَنَا فِيْمَا بَعْدُ - اب اس کے بعد ہماری تمہاری ملاقات اور یکجائی نہ ہوگی-

فَجَمَعْتُ عَلَیَّ ثِيَابِیْ - میں نے اپنے کپڑے پہنے یعنی باہر نکلنے کے کپڑے' لوگوں سے ملاقات کرنے کے ازار چادر عمامہ وغیرہ-

فَضَرَبَ بِيَدِهٖ مَجْمَعَ مَا بَيْنَ عُنُقِیْ وَ كَتِفِیْ - آپ نے اپنا ہاتھ میرے اس مقام پر مارا جہاں گردن اور کندھا ملا ہے (گردن اور کندھے کے جوڑ پر)-

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ - جہاں پر دو سمندر ملے ہیں (فارس اور روم کے)-

لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ بِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ تَحْتَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ- اللہ کے رسولؐ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہوسکتیں (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب حضرت علیؓ نے ابوجہل ملعون کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا- آپ کا مطلب یہ تھا کہ دونوں میں موافقت نہیں ہوسکتی تو کہیں حضرت فاطمہ شوہر کو ناراض کرنے کی وجہ سے گناہ میں مبتلا نہ ہو جائیں-بعض نے کہا یہ آپ نے بطریق پیشن گوئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دے دی ہوگی کہ یہ دونوں عورتیں حضرت علیؓ کے نکاح میں ایک وقت میں جمع ہونے والی نہیں اور ایسا ہی ہوا اور اصل یہ ہے کہ اس وقت تک حضرت علیؓ بے معاش اور بے بضاعت تھے' حضرت فاطمہ اور حسنین کو بھی آرام اور راحت کے ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے تو ایسی حالت میں دوسری بیوی لانا بالکل خلاف مصلحت تھا-

جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ- آنحضرتؐ نے ظہر عصر اور مغرب عشا میں جمع کیا (دو دونمازوں کو ایک وقت میں ادا کیا) جب نہ خوف تھا نہ بارش تھی-

دوسری روایت میں یوں ہے: سفر تھا- ایک صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایسا کیا- آپ کا مطلب یہ تھا کہ امت کو تکلیف نہ ہو (ضرورت کے وقت دونمازوں کو ملا کر پڑھ لیں) اہل حدیث اور امامیہ نے انہی حدیثوں کے رُو سے دونمازوں کا بلا عذر جمع کرنا جائز رکھا ہے لیکن الگ الگ پڑھنا افضل ہے کیونکہ آنحضرتؐ کی عادت شریف یہ تھی کہ ہر نماز کو الگ الگ اپنے وقت میں پڑھا کرتے تھے اور اقامت میں جمع آپ نے شاذ و نادر کیا ہے البتہ سفر میں جمع کرنا آپ سے بکثرت منقول ہے اور اسی لئے اکثر علماء اہل سنت نے جیسے شافعی اور امام احمد ہیں سفر اور بارش اور بیماری میں جمع جائز رکھا ہے' اور امام ابوحنیفہؒ نے بجز سفر حج کے وہ بھی صرف دو مقاموں میں (عرفات اور مزدلفہ میں صرف ایک ہی دن) اور کہیں جمع جائز نہیں رکھا ہے-

میں: - کہتا ہوں جس کو استحاضہ یا سلسل البول یا بواسیر بادی یا خونی کی بیماری ہو اس کا وضو دیر تک نہ تھمتا ہو تو اس کے لئے جمع کرنا بالاتفاق اکثر علمائے اہل سنت اور نیز علمائے امامیہ جائز کہتے ہیں اور امامیہ نے اپنی کتابوں میں بتواتر جمع بین الصلوتین ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے نقل کیا ہے اور اس میں تقیہ کا بھی احتمال نہیں تو اس کے عدم جواز کا قائل ہونا اور اہل بیت کی پیروی نہ کرنا ایک عجیب امر ہے)-

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ قَاتِلُهٗ فِي النَّارِ- کافر اور اس کا قتل کرنے والا دونوں دوزخ میں اکٹھے نہیں ہوں گے بلکہ جو مسلمان جہاد میں کافر کو قتل کرے وہ ضرور بہشت میں جائے گا (بشرطیکہ جہاد شرعی اور حسب شرائط شرع ہو جن کا بیان آگے آئے گا' اگر چند روز کے لئے گناہوں کی وجہ سے اس کو عذاب بھی ہو تو وہ اس طبقہ میں جہاں کافر رکھے جائیں گے نہیں رہے گا بلکہ اعراف وغیرہ میں یا دوزخ کے اوپر کے طبقہ میں یا دوزخ کے کنارے پر وہ رکھا جائے گا)-

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ- کافر اور اس کا قتل کرنے والا مومن جو قتل کے بعد اسلام پر قائم رہا (اس کا خاتمہ اسلام پر ہوا) دونوں دوزخ میں ایک مقام پر جمع نہ ہوں گے بعض نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یوں ہے لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ مُؤْمِنٌ قَتَلَهٗ كَافِرٌ ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ- یعنی کافر اور وہ مومن جس کو کافر نے قتل کیا پھر وہ کافر مسلمان ہوگیا دونوں دوزخ میں جمع نہ ہوں گے بلکہ دونوں بہشت میں جائیں گے- اس صورت میں یہ حدیث اس حدیث کے ہم مضمون ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ان دو شخصوں پر ہنس دے گا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور وہ دونوں بہشتی ہوں گے-

لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا- (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) اگر ایسا ہوتا (ہماری بیوی نے یہ بدعت کی ہوتی) تو ہم اس کے ساتھ نہ رہتے (بلکہ اس کو طلاق دے دیتے - اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاسقہ بدکار عورت کو طلاق دے دینا

لازم ہے جیسے تارکۃ الصلوٰۃ کو)۔

وَ اِذَا کُنْتَ فِیْ قَرْیَۃٍ جَامِعَۃٍ- جب تو ایسے گاؤں میں ہو جہاں جماعت ہوتی ہو (وہاں امیر اور قاضی ہو)۔

جَمَعَ رَجُلٌ عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ- اپنے کپڑے درست کر لئے۔

فَجَمِیْعُ مَالِہٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَّ مِأَتَا اَلْفٍ- ان کا سارا مال پچاس ملین (پانچ کروڑ) اور دو لاکھ کا ہوا- شاید یہ مقدار تقسیم کے وقت آمدنی سے ہوگئی ہوگی کیونکہ اوپر جو قیمتیں مذکور ہوئیں وہ سب ملا کر صرف ۳۸ ملین اور چار لاکھ ہوتے ہیں ہر ایک بی بی کو ایک ایک ملین اور دو لاکھ ملے (یعنی بارہ لاکھ)۔

جَمَعَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ- آنحضرتؐ نے اپنے ماں باپ دونوں مجھ پر جمع کر دیئے (یہ سعد بن ابی وقاص نے کہا جنگ احد کے دن کافر اس پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے جس پر آنحضرتؐ معدودے چند اپنے اصحاب کے ساتھ تھے- سعد تیر مار مار کر ان کو ہٹا رہے تھے- اس وقت آنحضرتؐ نے سعد سے فرمایا ارم یا سعد فداک ابی و امی- سعد تیر مار میرے باپ تجھ پر صدقے (سبحان اللہ سعد تو پیغمبر کے ایسے جان نثار تھے اور ان کا نالائق بیٹا عمر بن سعد ایسا نکلا کہ رمی کی حکومت کی طمع میں امام حسین کو شہید کرایا- بقول شخصے ولی کے گھر شیطان پیدا ہوا)۔

لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْمَوْتَتَیْنِ- اللہ آپ پر دو موتوں کو اکٹھا نہیں کرنے کا (یہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کیا جو کہتے تھے ابھی پھر آنحضرتؐ زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے اس کے بعد سب انتظام کر کے وفات پائیں گے)۔

کَیْفَ الْاَمْرُ اِذَا لَمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ- جب کسی خلیفہ پر لوگ جمع نہ ہوں اس وقت کیا کرنا چاہئے۔

فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ- اگر لوگوں میں اتفاق نہ ہو اور کوئی امام نہ ہو (تو اس وقت اپنے نفس کو لے اور ایک گوشۂ تنہائی میں رہ کر اللہ کی یاد کرتا رہ دوسروں سے غرض مت رکھ۔

مترجم:- کہتا ہے یہ ہمارا وقت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی شرعی امام نہیں اور ہر ایک شتر بے مہار کی طرح اپنے ہوائے نفس پر چلتا ہے- مولویوں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر اور تضلیل کے سوا ان کا کوئی شغل نہیں ہے- بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرائیں ان میں پھوٹ ڈالتے ہیں اس وقت میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اور سب فرقوں سے الگ رہنا بہتر ہے اور یہی حکم آنحضرتؐ نے دیا ہے)۔

اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَقَفِیَّانِ- خانۂ کعبہ کے پاس ثقیف قبیلے کے دو شخص جمع ہوئے۔

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ- میری ساری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی (یعنی یہ نہ ہوگا کہ امت کے تمام لوگ گمراہ ہو جائیں ہر زمانہ میں اہل حق بھی قائم رہیں گے)۔

اَجْمَعُہٗ مِنَ الرِّقَاعِ- میں پرچوں پر سے اس کو جمع کرنے لگا (یعنی متفرق قطعوں پر سے آنحضرتؐ کی وفات تک قرآن کا یہی حال تھا کہ متفرق طور سے پرچوں اور چمڑوں اور ہڈی کے ٹکڑوں پر لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت میں اس کو کئی صحیفوں میں جمع کرایا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں ان سب صحیفوں سے ایک مصحف لغت قریش میں جمع کیا اور ان کی نقلیں کرا کر ہر ایک ملک میں روانہ کیں' اب رہی سورتوں کی ترتیب تو بعض ترتیب تو آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اور کچھ صحابہ نے اپنی رائے اور اجتہاد سے رکھی- فتنی نے نقلاً عن الکرمانی جو کہا قرآن اسی ترتیب پر آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھا سوا سورہ براءۃ کے کہ وہ آخر میں اتری اور آپ نے اس کا مقام بیان نہیں کیا' یہ صحیح نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ترتیب سور میں کسی صحابی کا مصحف مختلف نہ ہوتا حالانکہ ایک روایت میں حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آپ کے مصحف میں سور کی ترتیب باعتبار نزول تھی غرض آیات کی ترتیب تو آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اس لئے اس کا خلاف کرنا جائز نہیں اور سورتوں کی ترتیب اجتہادی ہے ان میں تقدیم اور تاخیر کرنے

میں کوئی قباحت نہیں)۔

مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَيْرُ اَرْبَعَةٍ- آنحضرتؐ کی جب وفات ہوئی اس وقت سارے قرآن کے حافظ چار شخصوں کے سوا کوئی نہ تھا (تھوڑے تھوڑے قرآن کے حافظ تو سینکڑوں تھے۔ بعض نے کہا سارے قرآن کے حافظ پندرہ شخص تھے' منجملہ ان کے خلفائے راشدین بھی تھے اور یہ قول باعتبار اپنے علم کے کہا گیا ہے غرض اس روایت سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ صحابہ میں سارے قرآن کا حافظ کوئی نہ تھا)۔

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمَعٍ- جو مال علیحدہ علیحدہ ہو وہ خواہ مخواہ- زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اکٹھا نہ کیا جائے' اسی طرح جو مال یک جا ہو وہ زکوٰۃ لازم ہونے کے ڈر سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے- (مثلاً بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی ہوں تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اب زکوٰۃ کا تحصیلدار ان کو یک جا کر کے چالیس میں سے ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے یا چالیس بکریاں ایک شخص کی ہوں وہ ان کو جدا جدا کرے بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی بتلائے تاکہ زکوٰۃ لازم نہ آئے)۔

فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى جَمِيْعًا- دونوں نے مل کر نماز پڑھی یا اس نے پڑھی- یعنی ایک شخص نے راوی کو شک ہے-

لَمْ يَجْمَعْ سَيْفَيْنِ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ- اللہ تعالیٰ دو تلواریں اس امت پر اکٹھا نہیں کرنے کا (کہ بیرونی دشمن بھی ان پر آن پڑے اور آپس میں بھی ان کے تلوار چل رہی ہو جب ایک بات ہوگی تو دوسری نہ ہوگی)۔

مترجم:- کہتا ہے اس حدیث کی تصدیق اس وقت ہو چکی ہے جب معاویہ اہل شام کو لے کر حضرت علیؓ سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم نے یہ موقع عمدہ سمجھ کر شام پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو روک دیا-

اِنَّ الْجِنَّ يُجَامِعُهَا- جن اس عورت سے جماع کرتے ہیں-

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ- جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے- یعنی اس جماعت سے جو قرآن و حدیث کی پابند ہو (اسی کے حق میں یہ وعید ہے)- طیبی نے کہا جماعت سے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں-

صَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا- آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی (دونوں عشا کے وقت میں)۔

سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مَنْ اَهْلُ الْكَرَمِ- (میدان حشر میں جو لوگ جمع ہیں) وہ آج جان لیں گے کون لوگ عزت سے رہیں گے-

اَخَوَيِ الَّذِيْنِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَ عَلَيْهِ- دو ایسے بھائی جو محبت پر ملے جلے رہیں اور محبت ہی پر جدا ہوں- یعنی پیٹھ پیچھے غیبت میں بھی ایک دوسرے کے دوست رہیں نہ یہ کہ منہ پر دوست پیٹھ پیچھے دشمن)۔

وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ- یہ تہتر فرقے سب دوزخی ہیں (یعنی دوزخ میں چند روز ان کو سزا ملے گی- نہ یہ کہ کافروں اور مشرکوں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) صرف ایک فرقہ ان میں سے بہشتی ہے وہ جماعت کا فرقہ ہے (اہل سنت جماعت کا جو حدیث و قرآن کا تابع اور صحابہ اور تابعین کا ہم اعتقاد ہے ان کی روش پر چلنے والا ہے)۔

سُمِّيَتُ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً لِاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ فِيْهَا خَلْقَهٗ لِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَّ وَصِيِّهٖ فِي الْمِيْثَاقِ- جمعہ کا نام جمعہ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن اپنی مخلوقات کو جمع کیا تاکہ ان سے حضرت محمدؐ اور آپ کے وصی کی ولایت کا عہد لے لے اس دن کا نام جمعہ رکھا-

حَمِدْتُ اللّٰهَ بِجَوَامِعِ الْحَمْدِ- میں نے اللہ کی تعریف کی ایسی تعریف جو جامع ہے-

مِنْهُنَّ جَامِعٌ مُّجْمِعٌ وَّ رَبِيْعٌ مُّرْبِعٌ وَّ كَرْبٌ مُّقْمِعٌ وَ غُلٌّ قَمِلٌ- عورتوں میں کوئی تو تمام خوبیوں کو جمع کرنے والی' ارزانی اور بھلائی لانے والی ہے' کوئی ایک بچہ کو پالنے والی دوسرے کو پیٹ میں رکھنے والی ہے' کوئی سخت بدخو خاوند کو

تباہ کرنے والی ہے' کوئی جوؤں کا بھرا ہوا طوق ہے (جس سے چھٹکارا ممکن نہیں نہ چھوڑتے بنتی ہے نہ رکھتے چین آتا ہے جیسے قیدی کے گلے میں ایسا طوق ہو جس میں جوئیں پڑ جائیں تو بے چارہ کیا کر سکتا ہے (اس طوق کو گلے سے نکال بھی نہیں سکتا)-

خُذْ بِمُجَامِعِ كَفَنِى- میرا پورا کفن لے لے-

وَ عِنْدَهُ الْجَامِعَةُ فَقِيلَ لَهُ وَمَا الْجَامِعَةُ قَالَ صَحِيفَةٌ طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- امام ابوعبداللہ نے فرمایا ہمارے پاس جامعہ ہے' لوگوں نے پوچھا جامعہ کیا؟ فرمایا ایک کتاب ہے جس کا طول آنحضرتؐ کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے- جَامِعَه طوق کو بھی کہتے ہیں-

جَمْعِ قِلَّتٌ- تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور جَمْعِ كَثْرَتْ- دس سے بے انتہا کو کہتے ہیں-

اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ اَفْعِلَةٌ فِعْلَةٌ- یہ جمع قلت کے اوزان ہیں جمع تکسیر میں سے باقی اوزان جمع کثرت ہیں- جمع سالم جمع قلت ہے- بعض نے کہا عام ہے-

میں:- کہتا ہوں جمع قلت کا استعمال دس سے زیادہ پر اسی طرح جمع کثرت کا استعمال دس سے کم پر بھی آتا ہے اور اس کا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے-

جَمَّعَ النَّاسُ- لوگوں نے جمعہ ادا کیا جیسے عَيَّدَ النَّاس لوگوں نے عید کی نماز ادا کی-

فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ- سب بیٹھ کر نماز پڑھو صحیح اَجْمَعُوْنَ ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے بعض نے کہا اَجْمَعِيْنَ بھی ہو سکتا ہے اس طرح کہ وہ حال ہو مصباح المنیر اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور الفاظ تاکید معرفہ ہیں-

میں:- کہتا ہوں کبھی حال معرفہ بھی آتا ہے جیسے فاوردها العراک ولم یزدها میں ایک قول یہ بھی ہے کہ العراک حال ہے مگر یہ بھی مؤل بنکرہ ہے یعنی ارسلہا معترکۃ تو صحیح یہی ہے کہ یہ غلطی ہے-

مَا ادَّعٰى اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ اَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا كَذَبَ وَمَا جَمَعَهُ وَ حَفِظَهُ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ وَ الْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهٖ- امام ابوجعفر محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے سارا قرآن جس طرح اترا تھا (یعنی بہ ترتیب نزول) جمع اور یاد کیا ہے تو وہ جھوٹا ہے- اس طرح پر اس کو یاد اور جمع حضرت علیؑ اور آپ کے بعد اماموں کے سوا اور کسی نے نہیں کیا-

میں کہتا ہوں گو حضرت علیؑ نے اس طرح پر کہ قرآن کو جمع کیا ہو مگر نہ آپ نے اور نہ آپ کے بعد دوسرے اماموں نے اس کی اشاعت مناسب سمجھی ورنہ وہ قرآن اب تک دنیا کے کسی حصہ میں ضرور موجود ہوتا خصوصاً حضرات امامیہ کے پاس ضرور متداول ہوتا اور پڑھا جاتا اور جب خود حضرت علیؑ نے اپنے زمانہ خلافت میں اسی قرآن کو قائم رکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی یہ قرآن صحیح اور مکمل تھا گو سورتوں کی تقدیم اور تاخیر اس میں ہو گئی ہو یہ اور بات ہے-

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ يَا عَلِىُّ الْقُرْاٰنُ خَلْفَ فِرَاشِىْ فِى الصُّحُفِ وَ الْحَرِيْرِ وَ الْقَرَاطِيْسِ فَخُذُوْهُ وَ اَجْمَعُوْهُ وَلَا تُضَيِّعُوْهُ كَمَا ضَيَّعَتِ الْيَهُوْدُ التَّوْرَاةَ فَانْطَلَقَ عَلِىٌّ وَجَمَعَهُ فِىْ ثَوْبٍ اَصْفَرَ ثُمَّ خَتَمَ عَلَيْهِ فِىْ بَيْتِهٖ وَقَالَ لَا اَرْتَدِىْ حَتّٰى اَجْمَعَهُ وَ اِنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَاتِيْهِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ حَتّٰى جَمَعَهُ وَ اَخْرَجَهُ اِلَى النَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ وَ كَتَبَهُ قَالَ لَهُمْ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ كَمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوْا هٰذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيْهِ الْقُرْاٰنَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَنْ تَرَوْهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ عَلَىَّ اَنْ اُخْبِرَكُمْ كَيْفَ جَمَعْتُ الْقُرْاٰنَ-

آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا علی قرآن میرے بچھونے کے پیچھے رکھا ہے کچھ کتابوں میں ہے' کچھ ریشمی کپڑوں پر' کچھ متفرق کاغذوں پر' دیکھو اس قرآن کو سنبھالو اور جمع کرو اور تلف مت ہونے دو جیسے یہودیوں نے توراۃ کو تلف کر دیا- یہ سن کر حضرت علیؑ گئے اور سارے اجزائے قرآن کو لے کر ایک زرد کپڑے میں لپیٹا پھر اس پر مہر کر دیا اور

فرمانے لگے میں تو اب چادر بھی نہیں اوڑھوں گا جب تک اس کو جمع نہیں کرلوں گا یہاں تک کہ کوئی شخص آپ کے ملاقات کے لئے آتا تو آپ بن چادر اوڑھے اس سے ملنے کے لئے نکلتے خیر آپ نے قرآن کو جمع کرلیا اور لکھ ڈالا پھر لوگوں کے پاس لے کر آئے اور کہنے لگے دیکھو یہ اللہ کی کتاب ہے اور ٹھیک اسی طرح ہے جس طرح اللہ نے اس کو حضرت محمدؐ پر اتارا میں نے اس کو دو تختوں میں جمع کیا ہے (دو گتوں میں) لوگ کہنے لگے ہمارے پاس تو مصحف موجود ہے کہ اس میں سارا قرآن جمع ہے ہم کو اس کی کوئی احتیاج نہیں - یہ سن کر حضرت علیؓ نے فرمایا قسم خدا کی اب تم آج کے بعد اس قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے میرا فرض یہ تھا کہ تم کو قرآن جمع کرنے کی خبر کردوں-

میں: - کہتا ہوں یہ روایت اگر صحیح ہو تو حضرت علیؓ نے جو قرآن مرتب کیا وہ یہی قرآن تھا نہ اس سے زیادہ اگر حضرت علیؓ نے کوئی ایسا قرآن جمع کیا ہوتا جس میں کچھ وہ سورتیں یا آیتیں بھی ہوتیں جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں تو ضرور آپ کے خاص خاص اصحاب اور معتقدین ان کو یاد رکھتے - بلکہ ان کی صدہا اور ہزارہا نقلیں کر کے اپنے لوگوں میں پھیلاتے رہتے - اقل درجہ حضرت علیؓ اپنی خلافت میں اس موجودہ قرآن کے آخر میں ان کو بڑھا دیتے تا کہ اللہ کا کلام دنیا سے مفقود نہ ہونے پائے اور جب آپ نے ایسا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا مرتب کیا ہوا قرآن یہی قرآن تھا جو سب لوگوں میں متداول اور معروف ہے اور اسی لئے آپ نے اس کی اشاعت کی ضرورت نہ سمجھی اور یہ عجیب بات ہے کہ منجملہ صحابہ اور تابعین کے بہت سے اشخاص ایسے تھے جن کو حضرت علیؓ سے ایک خاص الفت اور محبت تھی جیسے ابوذرؓ عمارؓ جابرؓ مقداد وغیرہم انھوں نے کیوں اس قرآن کی نقلیں نہیں لیں اور حضرت علیؓ نے ان کو اس کی نقل عنایت نہ فرمائی؟

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَدِیْنَةِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمُدَّةٍ قَدْرُهَا سَبْعَةُ اَیَّامٍ بَعْدَ وَفَاتِهٖ - حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدینہ میں سات دن میں قرآن جمع کیا-

خُذْبِمَا اَجْمَعَ عَلَیْهِ اَصْحَابُکَ وَ اتْرُکِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْهُوْرٍ - وہ بات اختیار کر جس پر تیرے ساتھیوں نے اتفاق کیا ہو اور شاذ غیر مشہور بات کو چھوڑ دے-

جَمْلٌ - جمع کرنا - گلا -

جَمَالٌ - خوبروئی -

جَمَلٌ - اونٹ - اَجْمَال اور اَجَامِلُ اور جَمَائِلُ اور جِمَالٌ اور جَامِلٌ اور جُمْلٌ جِمَالَةٌ اور جمالات جمع ہے - اور جَمَلٌ کشتی کی رسی کو بھی کہتے ہیں-

کِتَابٌ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَهْلِ النَّارِ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ - اس کتاب میں بہشتی اور دوزخی لوگوں کے نام ہیں اور اخیر پر ان کی میزان جوڑ دی گئی ہے (ٹوٹل) نہ ان میں بیشی ہوسکتی ہے نہ کمی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَلْتُ الْحِسَابَ میں نے حساب جوڑ دیا تو اجمال جمع کا عمل ہے جو علم حساب کا پہلا عمل ہے اور اختصار کو بھی کہتے ہیں اور گول گول بات کہنے کو بھی-

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمِ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا وَ بَاعُوْهَا وَ اَکَلُوْا اَثْمَانَهَا - اللہ تعالیٰ کی پھٹکار یہودیوں پر جب ان پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے کیا کیا کہ چربی کو گلایا پھر اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی-

یَاْتُوْنَنَا بِالسِّقَاءِ یَجْمُلُوْنَ فِیْهِ الْوَدَکَ - ہمارے پاس مشک لاتے ہیں اس میں چربی گلاتے ہیں - ایک روایت میں یَحْمِلُوْن ہے حائے حطی سے اکثر لوگوں نے یَجْمِلُوْن روایت کیا ہے-

بِیْرِ جَمَلٍ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب-

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا قَعَدَ الْجُمَلَاءُ عَلَی الْمَنَابِرِ یَقْضُوْنَ بِالْهَوٰی وَ یَقْتُلُوْنَ بِالْغَضَبِ - تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب موٹے فربہ لوگ منبروں پر بیٹھ کر اپنی خواہش کے موافق حکم دیں گے اور غصے سے لوگوں کو قتل کریں گے (نہ اللہ کا دین پھیلانے کو اور شرک مٹانے کو)-

جُمَلَاءُ - جمیلٌ کی جمع ہے اصل میں جَمِیل گلی

ہوئی چربی کو کہتے ہیں جب آدمی میں چربی آتی ہے تو وہ بھلا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے خوبصورت کو بھی جمیل کہنے لگے۔ بعض نے حسن اور جمال میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن چہرے کی خوبصورتی اور جمال اعضا کا سڈھول ہونا اور ملاحت دونوں کو شامل ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِيًّا۔ اگر اس عورت کا بچہ گندم گون یا کالا یا راکھی رنگ گھونگھر بال والا موٹا پیدا ہو۔

هَمَّ النَّاسُ بِنَحْرِ بَعْضِ جَمَائِلِهِمْ۔ لوگوں نے اپنے کچھ اونٹ نحر کر ڈالنے کا قصد کیا۔ (بعض نے کہا جَمَائِلُ جَمَالَةٌ کی جمع ہے۔ اور جَمَالَةٌ جَمَلٌ کی جیسے رَسَائِل رِسَالَةٌ کی۔

لِكُلِّ اُنَاسٍ فِيْ جَمَلِهِمْ خُبْرٌ۔ ہر گروہ اپنے اونٹ کو خوب پہچانتا ہے۔ ایک روایت میں جُمَيْلِهِمْ بہ تصغیر ہے۔ یہ ایک مثل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قوم جو اپنے میں کسی کو سردار مقرر کرتی ہے تو کچھ سمجھ کر ہی کرتی ہے۔ ایک روایت میں فِيْ بَعِيْرِهِمْ ہے۔

اُءَخِذُ جَمَلِيْ۔ یہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا کیا میں اپنے اونٹ کو قید کر سکتی ہوں (یعنی اپنے خاوند پر کوئی ایسا ٹوٹکہ کر سکتی ہوں کہ وہ دوسری عورت سے صحبت نہ کر سکے)۔

اِنَّهٗ اَذِنَ فِيْ جَمَلِ الْبَحْرِ۔ آپ نے جمل البحر کھانے کی اجازت دی۔ جمل البحر سمندر کی ایک بڑی مچھلی جو اونٹ کے مشابہ ہوتی ہے۔

يَتَّخِذُ اللَّيْلَ جَمَلًا۔ رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (یعنی رات بھر جاگتے تھے یا چلتے تھے جب کوئی رات بھر عبادت کرے بالکل نہ سوئے یا رات بھر چلتا رہے تو کہتے ہیں اس نے رات کو اونٹ بنا لیا۔ یعنی اونٹ کی طرح اس پر سوار رہا بالکل نہیں سویا)۔

لَقَدْ اَدْرَكْتُ اَقْوَامًا يَتَّخِذُوْنَ هٰذَا اللَّيْلَ جَمَلًا يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ وَ يَلْبَسُوْنَ الْمُعَصْفَرَ۔ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (رات بھر جاگتے اور عبادت کرتے تھے) وہ نبیذ پیتے تھے (کھجور کا شربت) اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔

ثُمَّ عَرَضَتْ لَهٗ اِمْرَاَةٌ حَسْنَاءُ جَمْلَاءُ۔ پھر آپ کے سامنے ایک عورت حسین اور خوبصورت آئی۔ (جَمْلَاءُ ایسا مؤنث ہے جس کا مذکر اس کے لفظ سے نہیں آیا جیسے دِيْمَةٌ هَطْلَاءُ تو اَجْمَلُ اور اَهْطَلُ مستعمل نہیں ہے)۔

جَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ جَمْلَاءَ۔ ایک حسین پورے اعضا کی اونٹنی لے کر آیا۔ (جمال کا اطلاق ظاہری خوبصورتی اور باطنی خوبی دونوں پر ہوتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ تعالیٰ صاحب جمال ہے۔ یعنی اوصاف کاملہ سے موصوف ہے یا حسن کی کل باتیں اُس کی ذات مقدس میں موجود ہیں۔

فَائِدَہ۔ جہمیہ اور منکرین صفات نے اس حدیث کا بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خبر واحد ہے اس پر بھروسہ نہیں ہو سکتا' اللہ کی طرف جمال کی نسبت نہیں کر سکتے۔ اے بیوقوفو! جب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں آنکھیں منہ سب شریعت سے ثابت ہیں تو جمال میں کیا شک ہے بیشک وہ صاحب جمال ہے آخرت میں اس کا حسن و جمال دیکھ کر سب مؤمن فریفتہ ہوں گے اور اس کے دیدار سے ایسی خوشی ہو گی کہ دوسری بہشت کی سب نعمتیں بے حقیقت ہو جائیں گی مگر یہ کمبخت جہمیہ اور معتزلہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ دجال کانا ہو گا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ یہ بھی اشارہ ہے اس کے جمال کی طرف' مؤمنین کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جس پروردگار نے ایسے جمیل اور حسین انسان اور جانور پرند اور چرند پیدا کئے ہیں وہ جب اپنے تئیں کسی صورت میں ظاہر کرے گا تو وہ صورت کیسی حسین اور جمیل ہو گی۔ زمخشری صاحب کشاف جو پکا معتزلی ہے وہ ان باتوں کا انکار کرتا ہے اور اہل حدیث پر مضحکہ اڑاتا ہے مگر آخرت میں اس کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیسی غلطی پر تھا اور اللہ اور رسول نے جو فرمایا وہ سراسر حق اور واقعی تھا اس میں تاویل اور تحریف کی

ضرورت نہ تھی اور وہ جمال کو پسند بھی کرتا ہے۔

حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔ مجاہدؒ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجُمَّلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔ جُمَّلٌ۔ کشتی کا رسا۔ اسی طرح جُمَلٌ بھی۔ بعض نے کہا آیت میں جَمَلٌ سے اونٹ ہی مراد ہے۔

نَفَعَتْنِیْ اَیَّامَ الْجَمَلِ۔ جنگ جمل کے دنوں میں اس سے مجھ کو کیا فائدہ ہوا۔ مراد وہ جنگ ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کی ہمراہیوں میں بصرے کے دروازے پر ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں اس لئے اس کا نام جنگ جمل ہو گیا۔

اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ۔ دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرو (آخرت کا خیال مقدم رکھو تھوڑی سی مختصر کوشش دنیا کے لئے بھی اگر کرو تو قباحت نہیں ہے مگر پورا دل اس میں نہ لگاؤ کہ آخرت کی پرواہ نہ رہے)۔

اِحْلِقْ فَاِنَّہٗ یَزِیْدُ فِیْ جَمَالِکَ۔ سر منڈا اس سے تیری خوبصورتی بڑھے گی۔

حَلْقُ الرَّأْسِ مُثْلَۃٌ لِاَعْدَائِکُمْ وَ جَمَالٌ لَّکُمْ۔ سر منڈانا اور لوگوں کے لئے مثلہ ہے مگر تمہارے لئے جمال ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْجَمَالَ وَ التَّجَمُّلَ۔ اللہ تعالیٰ خوبصورتی اور خوبصورت بننے کو پسند کرتا ہے۔

حِسَابُ الْجُمَّلِ۔ ابجد کا حساب۔

اَسْلَمَ اَبُوْ طَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ۔ ابو طالب مرتے وقت اسلام لائے اور انہوں نے انگلیوں سے ایسا اشارہ کیا جو حساب جمل میں ۶۳ کے لئے موضوع ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں امامیہ نے بہت سی حدیثیں ابو طالب کے مسلمان ہو جانے کی نقل کی ہیں مگر اہل سنت کی صحیح روایتوں میں یوں ہے کہ ابو طالب نے مرنے تک اسلام نہیں قبول کیا آخری کلمہ جو انہوں نے مرتے وقت کہا وہ علی دین عبدالمطلب تھا۔ اسی لئے آنحضرتؐ نے ان پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی بلکہ حضرت علیؓ سے فرمایا ان کو جا کر ایک گڑھے میں دفنا دے

چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا واللہ اعلم۔

مُجَامَلَۃٌ۔ لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا۔

عَلَیْکُمْ بِمُجَامَلَۃِ اَھْلِ الْبَاطِلِ۔ تم کو باطل اور ناحق دین والوں سے بھی خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا چاہئے، ان کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے گفتگو کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ ان کو کافر، مردود، جہنمی کہہ کر ان سے لڑائی مول لینا)۔

جَمَّالٌ۔ اونٹ والا، شتربان۔

جُمْلَۃٌ۔ مجموعہ، کلام کا ایک فقرہ جس پر سکوت ہو سکے۔

جَمٌّ۔ اور جُمُوْمٌ جمع ہونا، بہت ہونا، بھرنا۔

جَمُّ الْفَرَسُ جَمَامًا۔ گھوڑے کو مادہ پر چڑھانا یا اس پر سواری کرنا چھوڑ دیا گیا ایسے ہی اَجَمَّ الْفَرَسُ ہے۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّ خَمْسَۃَ عَشَرَ یا ثَلَاثَۃَ عَشَرَ جَمَّ الْغَفِیْرِ۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ دنیا میں کتنے رسول آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا تین سو پندرہ یا تین سو تیرہ ایک جم غفیر یعنی بہت سارے۔ بعض نے کہا صحیح یوں ہے جَمًّا غَفِیْرًا۔

میں:۔ کہتا ہوں کہ دونوں صحیح ہیں جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَاءُوْ اجَمًّا غَفِیْرًا اور جَمُّ الْغَفِیْرِ اور جَمَّ الْغَفِیْرَۃِ اور اَلْجَمَّ الْغَفِیْرِ اور جَمَّاءَ الْغَفِیْرِ اور جَمَّاءَ الْغَفِیْرَۃِ اور اَلْجَمَّاءَ الْغَفِیْرَۃِ اور جَمَّاءَ غَفِیْرَۃً اور بِجَمَّاءِ الْغَفِیْرِ وَالْغَفِیْرَۃِ۔ یعنی بہت سارے سب کے سب آئے۔ جَمٌّ کا معنی بہت سارے اور غفیر ڈھانپنے والا یعنی بڑی جماعت۔ محیط میں ہے جَاءُوا الْجَمَّ الْغَفِیْرَ۔ یعنی سب آئے۔ وضیع شریف کوئی ان میں کا باقی نہ رہا۔

حُبًّا جَمًّا۔ بڑی محبت، بہت الفت۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیُدْنِیَنَّ الْجَمَّاءَ۔ اللہ تعالیٰ بے سینگ والے جانور کو (سینگ والے سے) بدلہ دلائے گا۔

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِیَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ الْمَسَاجِدَ جُمًّا۔ ہم کو حکم ہوا شہروں اور مکانوں کو کنگورے دار بنانے کا اور مسجدوں کو بے کنگورے (اب لوگوں نے الٹا کر لیا ہے ہر مسجد میں کنگورے دیواروں پر بناتے ہیں اور مکانوں کی

دیواریں خالی رکھتے ہیں)-

اَمَّا اَبُوْبَکْرِ بْنُ حَزْمٍ فَلَوْ کَتَبْتُ اِلَیْهِ اِذْبَحْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ شَاةً لَرَاجَعَنِیْ فِیْهَا اَقْرَنَاءُ اَمْ جَمَّاءُ- (عمر بن عبدالعزیز نے کہا) ابوبکر بن حزم کا تو یہ حال ہے اگر میں ان کو لکھوں کہ مدینہ والوں کے لئے ایک بکری کاٹو تو وہ پھر پوچھیں گے کہ سینگ والی بکری یا بے سینگ والی (یعنی ان کے مزاج میں بڑی احتیاط ہے)-

جَمَّآءَ- ایک مقام کا بھی نام ہے مدینہ سے تین میل پر-

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُمَّةٌ- آنحضرتؐ کے سر مبارک پر کندھوں تک بال تھے (یعنی کانوں کی لو سے بھی نیچے- کندھوں پر پڑے ہوئے اگر کانوں کی لو تک ہوں تو اس کو عربی میں لِمَه کہتے ہیں جُمَّه سے کم وَفْرَه ہے-

وَقَدْ وَفَتْ لِیْ جُمَیْمَةٌ- حضرت عائشہؓ نے کہا جب میں آنحضرتؐ کے گھر میں آئی اس وقت میرے بال بہت ہو کر کندھوں تک ہو گئے تھے (یعنی بیماری سے بال گر جانے کے بعد دوبارہ بال اُگ کر یہاں تک پہنچے تھے)-

وَاَنَا مُجِمَّةٌ- میرے بال کندھوں تک تھے- جیسے چھوٹے بچوں کے ہوتے ہیں-

کَاَنَّمَا جُمِّمَ شَعْرُهٗ- گویا آپ کے بال کندھوں تک تھے- ایک روایت میں حُمِّمَ ہے حائے حطی سے اس کا ذکر آگے آئے گا ان شاءاللہ تعالیٰ-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُجَمِّمَاتِ مِنَ النِّسَاءِ- اللہ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی طرح پٹے رکھیں (بالوں کو لمبا نہ ہونے دیں)-

لَوْلَا جُمَّتُهٗ- اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے (کندھوں تک حالانکہ خود آنحضرتؐ نے کندھوں تک بال رکھے ہیں مگر اس حدیث میں اس کی برائی کی شاید وہ ناز اور تکبر کی نیت سے ایسا کرتا ہوگا)-

اِجْتَاحَتْ جَمِیْمَ الْیُبْسِ- سوکھی زمین کی جمیم کو بھی تباہ کر دیا- جمیم ایک گھاس ہے جو لمبی ہو کر بالوں کی طرح ہو جاتی ہے-

رَمٰی اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَفَرْ جَلَةٍ وَّقَالَ دُوْنَکَهَا فَاِنَّهَا تَجِمُّ الْفُؤَادَ- (طلحہ نے کہا) آنحضرتؐ نے ایک بہی دانہ میری طرف پھینکا اور فرمایا یہ لے اس سے دل کو تسکین اور تفریح ہوتی ہے-

فَاِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ الْمَرِیْضِ- تلبینہ (آٹے یا بھوسی کا ہریرہ) بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے (رنج کم کرتا ہے)-

فَاِنَّهَا مُجِمَّةٌ لَّهَا یامُجْمَةٌ لَّهَا- وہ اس کو تسلی دے گا (آرام بخشے گا رنج اور تکلیف کم کرے گا یہ جَمَام سے ہے بمعنی راحت و آرام)-

هُوَ وَاسِعُ الْمُجَمِّ- وہ کشادہ سینہ کا آدمی ہے-

فَقَدْ جَمُّوْا- وہ آرام پا گئے ان کا شمار بڑھ گیا-

فَاَتَی النَّاسُ الْمَاءَ جَامِّیْنَ رِوَاءً- لوگ پانی پر پہنچے آرام سے سیراب ہو کر-

لَاَصْبَحْنَا غَدًا حِیْنَ نَدْخُلُ عَلَی الْقَوْمِ وبِنَا جَمَامَةٌ- کل صبح کو ہم جب ان لوگوں کے پاس پہنچیں گے تو خوب آرام سے شکم سیر-

بَلَغَهَا اَنَّ الْاَحْنَفَ لَامَهَا فِیْ شِعْرٍ فَقَالَتْ لَقَدِ اسْتَفْرَغَ حُلْمَ الْاَحْنَفِ هَجَاؤُهٗ اِیَّایَ اَلِیْ کَانَ یَسْتَجِمُّ مَثَابَةَ سَفَهِهٖ- حضرت عائشہ کو خبر پہنچی کہ احنف نے ایک شعر میں ان پر ملامت کی ہے تو انہوں نے کہا احنف نے جو میری ہجو کی تو عقل سے خالی ہو گیا وہ کیا میرے لئے اپنی حماقت کا خزانہ جوڑ رہا تھا (جمع کر رہا تھا)-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَجِمَّ لَهُ النَّاسُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّ اُمَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ- جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جمع ہو کر کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے- ایک روایت میں یَسْتَخِمُّ ہے خائے معجمہ سے- یعنی کھڑے کھڑے ان کی بو بدل جائے (پسینہ آ کر)-

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ الْوَحْیُ اَجَمُّ مَا کَانَ- آنحضرتؐ کا جب انتقال ہوا اس

وقت وحی بہت کثرت سے آ رہی تھی۔

مَالُ اَبِیْ زَرْعٍ عَلَی الْجُمَمِ مَحْبُوْسٌ - ابوزرع کا مال دیت مانگنے والوں میں رکا ہوا ہے۔ یہ جمع ہے جُمَّۃٌ کی جمہ وہ جماعت جو دیت مانگنے آئے۔

جُمَّانِیٌ - لمبے پٹوں والا یا رشائیل بڑی داڑھی والا۔

جَمَامًا وَّ قُوَّۃً - راحت اور طاقت۔

لَا یُجَاوِزُنِیْ ظُلْمُ ظَالِمٍ وَّلَوْ نَطْحَۃٌ مَّا بَیْنَ الْقَرْنَاءِ اِلَی الْجَمَّاءِ - کسی ظالم کا ظلم میرے سامنے نہیں چلے گا یہاں تک کہ سینگ دار جانور کی ایک مار بے سینگ والی کو (اس کا بھی تدارک میں کروں گا)۔

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لَاتُبْنٰی جُمًّا - مسجدیں بن کنگوروں کے نہ بنائی جائیں (یہ اگلی حدیث کے مخالف ہے۔ اور شاید کنگوروں سے یہاں مینار مراد ہوں)۔

لَایَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ حَاضَتْ اَنْ تَتَّخِذَ قُصَّۃً وَّلَا جُمَّۃً - جو عورت حیض والی ہو جائے (یعنی جوان ہو جائے) اس کو ببری نکالنا یا پٹے رکھنا درست نہیں (کیونکہ یہ مردوں کی مشابہت ہے)۔

وَکَانَ یَنْھٰی عَنْ اُولٰئِکَ الْجُمَّانِیْنَ - وہ ان بال والوں سے منع کرتے تھے (ان کو صدقہ دینے سے) ایک روایت میں مَجَانِیْن ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ مراد مخالفین ہے۔

لَوْصَبَبْتَ الدُّنْیَا بِجَمَّاتِھَا عَلَی الْمُنَافِقِ اَنْ یُّحِبَّنِیْ مَا اَحَبَّنِیْ - اگر تو دینا بھر کا مال منافق پر بہا دے اس لئے کہ مجھ سے محبت رکھے جب بھی وہ مجھ سے محبت نہ رکھے گا میرا مخالف ہی رہے گا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے اسی مضمون کی دوسری مرفوع حدیث ہے کہ علیؓ سے وہی محبت رکھے گا جو مومن ہو اور علیؓ سے بغض وہی رکھے گا جو منافق ہو)۔

جَمَّہ - وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے۔ اور اس کی جمع جَمَّات ہے۔ محیط میں ہے کہ جَمَّہ وہ کنواں جس میں بہت پانی ہو۔

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰھُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا - خداوندا تو جب بخشنے والا ہے تو سب گناہ بخش دے گا یا بہت لوگوں کو بخش دے گا۔ اس کا دوسرا مصرعہ یہ ہے وَ اَیُّ عَبْدٍ لَّکَ لَا اَلَمَّا اور کون بندہ تیرا ایسا ہے جس نے کوئی قصور نہ کیا ہو۔

جُمَّانٌ - موتی یا چاندی کے موتی بنے ہوئے۔

یَتَحَدَّرُ مِنْہُ الْعَرَقُ مِثْلُ الْجُمَّانِ - ان میں سے پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔

اِذَا رَفَعَ رَاسَہٗ تَحَدَّرَ مِنْہُ جُمَانُ اللُّؤْلُؤِ - جب سر اٹھاتے تو اس میں سے موتی کے دانے ٹپکتے۔

کَاَنَّھَا مِنْ حُسْنِھَا جُمَانٌ - وہ حسن کی وجہ سے گویا موتی کا دانہ ہے۔

وَتُضِیْءُ فِیْ وَجْہِ الظَّلَامِ مُنِیْرَۃً کَجُمَانَۃِ الْبَحْرِیِّ سُلَّ نِظَامُھَا - وہ اندھیرے میں اس طرح چمکتی ہے جیسے دریائی موتی جن کی لڑی نکال لی گئی ہو۔ (یہ لبید کا شعر ہے ایک گائے کی تعریف میں)۔

جَمْھَرَۃٌ - جمع کرنا۔

جَمْھُوْر - اونچا ٹیلہ۔ اکثر لوگ' بڑی جماعت' اچھی عورت۔ جَمَاھِیر جمع۔

اِنَّا لَانَدَعُ مَرْوَانَ یَرْمِیْ جَمَاھِیْرَ قُرَیْشٍ بِمَشَاقِصِہٖ - ہم مروان کو نہیں چھوڑنے والے کہ وہ قریش کی جماعتوں پر اپنے تیر چلاتا رہے۔

اُھْدِیَ لَہٗ بُخْتَجٌ ھُوَ الْجُمْھُوْرِیُّ - ابراہیم نخعی کو کسی نے بختج بھیجا یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو حلال ہے جس کو جمہوری کہتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں۔

جَمْھِرُوْاقَبْرَہٗ - اس کی قبر پر مٹی کا ڈھیر کر دو (گلاوہ نہ کرو نہ گچکاری)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ النُّوْنِ

جَنَاءٌ یااِجْنَاءٌ - جھکنا کبڑا ہونا۔

اِنَّ یَھُوْدِیًّا زَنٰی بِامْرَاَۃٍ فَاَمَرَ بِرَجْمِھَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ یُجْنِیْ عَلَیْھَا یا یُجَانِیْ عَلَیْھَا - ایک یہودی مرد نے ایک عورت سے زنا کیا آنحضرتؐ نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم

دیا (جب پتھروں سے مار پڑنے لگی تو مرد نے عورت پر جھکنا شروع کر دیا (اس کو پتھروں کی مار سے بچانے کے لئے)۔

اَبْیَضَ اَجْنَاءَ خَفِیْفَ الْعَارِضَیْنِ۔ (حضرت اسحاق پیغمبر کا حلیہ یہ تھا) سفید رنگ کبڑے ہلکے رخساروں والے۔ بعض نے کہا اَجناٗ کا معنی گردن جھکی ہوئی۔

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَبْيَضَ نَحِيْفًا خَفِيْفَ الْعَارِضَيْنِ اَجْنَأَ۔ ابوبکر صدیقؓ سفید رنگ دبلے پتلے پچکی گال والے جھکے ہوئے آدمی تھے۔

مُجْنَأٌ یا مُجنَأٌ۔ ڈھال یا کمان کیونکہ وہ جھکی ہوئی ہوتی ہے۔

جَنْبٌ۔ دھکیلنا، دفع کرنا، ہٹانا، دور کرنا۔

جُنُوْبٌ۔ اتری ہوا چلنا۔

جَنَابَةٌ۔ نجس ہونا۔

جُنُبٌ۔ ناپاک جس کو نہانے کی حاجت ہو۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُنُبٌ۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں جنبی ہو (یعنی رحمت کے دورہ کرنے والے فرشتے جو محبت سے مومنوں کے پاس آیا کرتے ہیں اور جنبی سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو اکثر ناپاکی کی حالت میں رہا کرتا ہو، جنابت کا غسل نہ کرتا ہو، ناپاک رہنے کی اس نے عادت کر لی ہو۔

اَلْاِنْسَانُ لَا يُجْنِبُ یا لَا يَجْنُبُ۔ آدمی جنبی کے چھو جانے سے جنبی نہیں ہوتا، اس طرح کپڑا یا پانی یا زمین بھی جنبی کے ہاتھ لگانے سے نجس نہیں ہوتی۔ مثلاً جنبی پانی میں ہاتھ ڈال دے تو وہ پانی نجس نہ ہوگا یا کپڑے میں جنبی کا پسینہ لگ جائے یا حائضہ عورت کا تو وہ کپڑا ناپاک نہ ہوگا جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے اَلْمُؤْمِنُ لَا يَنْجَسُ مومن ناپاک نہیں ہوتا گو وہ جنبی ہو یا حائضہ ہو یعنی اس کا بدن اور پسینہ وغیرہ ناپاک نہیں ہے)۔

اِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔ پانی جنبی نہیں ہوتا (گو جنبی اس میں ہاتھ ڈال دے، دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ کپڑے میں ہاتھ ڈال کر اس سے جنابت کا غسل کرتے رہے۔ اہل حدیث نے اسی وجہ سے مستعمل پانی کو پاک اور پاک کرنے والا کہا ہے اور جو لوگ اس کو ناپاک کہتے ہیں ان کے پاس کوئی قوی دلیل نہیں ہے البتہ اگر مستعمل پانی کا کوئی وصف بدل جائے تب تو وہ نجس ہوگا)۔ لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ الْقُرْاٰنَ حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں (لیکن جو لڑکی قرآن سیکھتی ہو جو حیض کی حالت میں بھی سبق ناغہ نہ کرے اس کے لئے قرآن پڑھنا جائز رکھا ہے)۔

لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ۔ نہ تو زکوٰۃ کے مال کو تحصیل دار اپنی فرودگاہ تک منگوائے نہ مال والے اپنے تحصیل دار سے دور لے جائیں کہ اس کو وہاں تک جانا پڑے اور بعض نے جنبی کی وہی تفسیر کی ہے جو اوپر جَلَبٌ کی بحث میں گذر چکی۔

كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى وَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى۔ خالد بن ولید لشکر کے میمنہ میں اور زبیر بن عوام میسرہ میں تھے (جب آنحضرتؐ مکہ کو فتح کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے)۔

هُنَّ مُقَدِّمَاتٌ وَّ مُجَنِّبَاتٌ وَّ مُعَقِّبَاتٌ۔ باقیات صالحات (یعنی سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر) آگے بھیجنے والے ہیں اور شیطان سے یا گناہوں سے) دور رکھنے والے اور پیچھے سے بھی ثواب پہنچانے والے ہیں (یعنی مرنے کے بعد بھی)۔

وَعَلٰى جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ دَاعٍ۔ پل صراط کے دونوں طرف ایک بلانے والا ہوگا۔

وَ يُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَ الرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ۔ ایمان داری اور ناطہ دونوں بھیجے جائیں گے وہ پل صراط کے دونوں طرف کھڑے ہو جائیں گے (کیونکہ امانت داری اور ناطہ پروری دونوں ایسی اعلیٰ صفتیں ہیں جو ہر مومن کے لئے ضروری ہیں اور تمام شریعتوں میں ان کی تاکید ہے)۔

مَرَّ بِجَنَبَاتِ اُمِّ سُلَيْمٍ۔ آپؐ ام سلیمؓ کے کناروں پر گذرے۔

عَلَيْكُمْ بِالْجَنْبَةِ فَاِنَّهَا عَفَافٌ۔ عورتوں سے الگ

رہنا اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ہر وقت عورتوں کی صحبت میں مت بیٹھو) اس سے آدمی پاک رہتا ہے (بدکاری اور گناہوں سے بچا رہتا ہے)-

رَجُلٌ ذُوْجَنْبَةٍ - (عرب لوگ اس مرد کو کہتے ہیں) جو لوگوں کی صحبت سے الگ رہے (یعنی گوشہ نشین ہو)-

اِسْتَكْفُوْا جَنَابَيْهِ - دونوں طرف سے آپ سے مانگنے لگے (یہ تثنیہ ہے جناب کا - اصل میں جناب کہتے ہیں جانب، صحن، احاطہ اور بارگاہ کو اب یہ تعظیم کے لئے نام سے پہلے استعمال ہونے لگا ہے جیسے جناب رسول کریمؐ)-

اَجْدَبَ بِنَا الْجَنَابُ - ہمارے گرداگرد سب خشک سالی ہوگئی (قحط پڑ گیا)-

اَهْلُ جَنَابِ الْهَضْبِ - جناب الہضب کے لوگ (یہ ایک مقام کا نام ہے)-

ذَاتُ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ - پسلی کی بیماری میں شہادت کا ثواب ہے (ذات الجنب[1] ایک سخت بیماری ہے جس میں پسلی کے اندر ایک دمل ہو جاتا ہے اکثر آدمی اس سے ہلاک ہو جاتا ہے)-

اَلْمَجْنُوْبُ شَهِيْدٌ - اس کا بھی وہی معنی ہے-

مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ - (قسط بہت سی بیماریوں کے لئے مفید ہے) ان میں سے ایک ذات الجنب ہے (قسط ایک دوا ہے)-

قَطَعَ جَنْبًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک بڑی ٹکڑی کاٹ دی یا ان کا مطلب کاٹ دیا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا فَعَلْتَ فِيْ جَنْبِ حَاجَتِيْ تو نے میرے کام کے بارے میں کیا کیا، امام بخاری کی روایت میں فَقَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنی اللہ نے ان کی جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا (جو ہماری خبریں ان کو پہنچاتے تھے)-

فَاِذَا الرَّحَا يَطْحَنُ وَ التَّنُّوْرُ مَمْلُوْءٌ جُنُوْبَ شِوَاءٍ - ایک شخص کو بھوک لگی کھانے کو کچھ نہ تھا وہ جنگل میں گیا اور پروردگار سے دعا کی کیا دیکھ رہا ہے چکی میں آٹا پس رہا ہے اور تندور میں گوشت کے ٹکرے بھرے ہوئے ہیں جو بھن رہے ہیں-

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِهَا جَنِيْبًا - ملوان کھجور (اچھی بری) روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیہ دے کر جنیب کھجور خرید لے - جنیب کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے-

اِنَّ الْاِبِلَ جُنِّبَتْ قِبَلَنَا الْعَامَ - اس سال ہماری طرف اونٹ بیائے نہیں (ان کا دودھ ہی نہیں ہوا یا کم ہوا)-

اَكْلُ مَا اَشْرَفَ مِنَ الْجَنَبَةِ - میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں - بعض نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو - بعض نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو-

اَلْجَانِبُ الْمُسْتَغِرُ زُيِّثَابُ مِنْ هِبَتِهٖ - مسافر پردیسی جو تحفہ لا کر اس سے زیادہ کا طالب ہو تو اس کو بدل دینا چاہئے (یعنی اس کے تحفہ کا بدل کرنا ضرور ہے)-

عَلٰى جَانِبِ الْخَبَرُ - جو مسافر کہیں سے آئے وہ خبر بیان کرے-

هُمْ اَجْنَابُ النَّاسِ - وہ مسافر لوگ ہیں (یہ جُنُبْ کی جمع ہے بمعنی پردیسی)-

فَاَصَبْتَ جَنْبَهٗ - تو نے اس کی پھلو کو صدمہ پہنچایا - ایک روایت میں جَبَّتَهٗ ہے یعنی دل کے دانے کو-

لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَ غَيْرُكَ - علی میرے اور تیرے سوا کسی کو جنب رہ کر اس مسجد سے گذرنا درست نہیں (اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور حضرت علی کا دروازہ مسجد ہی میں تھا اور سب دروازے آپ نے بند کرا دیئے تھے)-

مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ - جب تک کبیرہ گناہوں سے بچا رہے - جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ - اپنی مسجدوں کو بچاؤ یا دور رکھو-

تَوَضَّأُوْا مِنْ سُوْرِ الْجُنُبِ - جب آدمی کے جھوٹے

---

[1] اردو میں ''نمونیہ'' کہتے ہیں-

پانی سے وضو کر لو (کیونکہ جنب کا جھوٹا پانی ناپاک نہیں ہے)۔

اَضَعُ جَنْبِیْ وَ اَنَامُ۔ میں اپنا پہلو زمین پر رکھتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔

بِاسْمِکَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ۔ تیرا نام لے کر میں نے اپنا پہلو زمین پر رکھا۔

اُوْذِیَ فِیْ جَنْبِکَ۔ پروردگار تیری اطاعت میں ان کو تکلیف پہنچی یا تیرے کام میں۔

اَنَا جَنْبُ اللّٰہِ۔ یہ حضرت علی کا قول ہے میں اللہ کا مقرب ہوں۔

نَحْنُ جَنْبُ اللّٰہِ۔ ہم اہل بیت رسالت اللہ کے نزدیک والے ہیں۔

فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ۔ اللہ کی ذات میں یا اس کے کام میں۔

عَاصِفَۃٌ جَنَابِیَّۃٌ۔ اتری آندھی۔

جَنِیْبَہ۔ کوئل جانور جو سامنے چلایا جاتا ہے اسکی جمع جَنَائِبُ ہے۔

یَقُوْدُوْنَ جَنَائِبَ مِنْ نُوْرٍ۔ نور کے کوئل جانور کھینچ رہے ہوں گے۔

طَوْعُ الْجَنَابِ۔ وہ گھوڑا جو منہ کا نرم ہو سہل سے کھنچتا ہے۔

اَلْجَارُ الْجُنُبُ۔ جو پڑوسی غیر ہو اپنا رشتہ دار نہ ہو۔

اٰکُلُ مَا اَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبَۃِ۔ میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعض نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعض نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

اَلصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ۔ رفیق ہم پہلو۔

تَجْنِیْب۔ دور ہونا، دور کرنا۔

جُنْبُذَۃٌ۔ گنبد، قبہ۔

فِیْھَا جَنَابِذُ مِنْ لُؤْلُؤٍ۔ بہشت میں موتی کے گنبد ہوں گے۔ یہ جمع ہے جَنْبَذۃ یا جُنْبُذہ کی۔

جُنُحٌ یا جِنْحٌ۔ ٹکڑا، حصہ یا تاریکی یا شروع کرنا بازو۔

جُنُوْحٌ۔ مائل ہونا۔ جھکنا۔

اِجْنَاح۔ مائل ہونا، مائل کرنا۔ ایسے ہی اِسْتِجْنَاح لازم اور معتدی دونوں طرح آیا ہے۔

اَمَرَ بِالتَّجَنُّحِ فِی الصَّلٰوۃِ۔ آنحضرتؐ نے نماز میں یہ حکم دیا کہ سجدہ کرتے وقت اپنے بازوؤں کو زمین سے جدا رکھے اسی طرح پہلو سے، صرف ہتھیلیوں کو زمین پر لگائے ان پر زور دے تو دونوں بازو پرندوں کے پنکھوں کی طرح ہو جائیں گے (جب وہ اڑتے ہیں) یہ ماخوذ ہے جناح سے جو پرندے کے پنکھ کو کہتے ہیں۔

اِذَا صَلّٰی جَنَّحَ۔ آپ جب نماز پڑھتے تو سجدے میں دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے۔

یُجَنِّحُ فِیْ سُجُوْدِہٖ۔ اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ۔ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پنکھ بچھا دیتے ہیں (کہ ان کو روندتا ہوا چلے، یا پنکھ بچھانے سے یہ مراد ہے کہ طالب علم کی تعظیم کرتے ہیں اس کے سامنے تواضع سے پیش کرتے ہیں یا مجلس علم میں اترتے ہیں) اڑنا چھوڑ دیتے ہیں یا طالب علم پر سایہ کرتے ہیں۔

میں:۔ کہتا ہوں مراد وہ طالب علم ہے جو خاص پروردگار کی رضامندی اور آخرت کی بہبودی کے لئے دین کا علم حاصل کرتا ہو یعنی قرآن اور حدیث اور ان کے لوازم کا لیکن منطق، فلسفہ اور دنیاوی علوم پڑھنے والا طالب علم اس میں داخل نہیں ہے۔ اسی طرح وہ طالب علم بھی جو دین کا علم کسی دنیاوی غرض سے یا بحث و مباحثہ فخر و تکبر دوسرے عالموں سے مقابلہ اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے پڑھے)۔[1]

تُظِلُّھُمُ الطَّیْرُ بِاَجْنِحَتِھَا۔ پرندے اپنے پنکھوں سے ان پر سایہ کریں گے۔

---

[1] لیکن اس کے برعکس اگر کوئی طالب علم دنیاوی سائنسی علوم وفنون کو دینی و انسانی فلاح و بہبود کے لیے حاصل کرے تو وہ قطعاً اس فضیلت میں شریک ہے۔ (م)

كَانَ وَقِيْذَ الْجَوَانِحِ - آپ کے سینہ کی پسلیاں ٹوٹی ہوئیں تھیں (یعنی اکثر ملول اور محزون رہتے - محیط میں ہے کہ جَوَانِح سینہ کے پاس کی پسلیاں جیسے ضُلُوْع پشت کی پسلیاں - یہ جمع ہے جَانِحَةٌ کی -

اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ فَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ - جب رات کا پہلا حصہ آ جائے یا تاریکی شروع ہو تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو ان کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں -

وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ - رات کی تاریکی شروع ہوگئی -

اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ - جب رات کا پہلا ٹکڑا آ جائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو (باہر نہ پھرنے دو ایک روایت میں فَاسْكِتُوا صِبْيَانَكُمْ ہے یعنی ان کو ایک جگہ ٹھہرا دو) -

يَابْنَ ذِى الْجَنَاحَيْنِ - یہ آپ نے عبداللہ ابن جعفر بن ابی طالب کو کہا' ان کے والد جعفر ابن ابی طالب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے' ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے تھے - آنحضرتؐ نے خواب میں ان کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں ان کا لقب اس روز سے ذوالجناحین ہو گیا یعنی دو پنکھ والے -

لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ - آنحضرتؐ نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا تو ان کے چھ سو پنکھ تھے -

وَهَوْلًا وَّ اَجْنِحَةً - اور ڈراؤنی چیزیں اور پنکھ (یہ فرشتوں کے پنکھ تھے اگر ابو جہل آنحضرتؐ کے قریب جاتا تو اس کے تکے بوٹیاں اڑا ڈالتے (آدمی کا جَنَاح اس کے بغل سے لے کر بازو تک) -

وَمَا يَجْنَحُ اِلَيْهِ نُفُوْسُهُمْ - جدھر ان کے دل مائل ہوں -

فَاجْتَنَحَ عَلٰى اُسَامَةَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ - آنحضرتؐ نے بیماری میں اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو اسامہ پر جھکے ہوئے ٹیکا لگائے ہوئے مسجد میں تشریف لائے -

اِنِّىْ لَاجُنْحَ اَنْ اٰكُلَ مِنْهُ - مجھ کو یتیم کا مال کھانا گناہ معلوم ہوتا ہے - یہ جُنَاح سے ماخوذ ہے بمعنی گناہ -

اِنَّ لِكُلِّ مَلَكٍ مِّنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَ مَنْ حَوْلَهٗ اَرْبَعَةُ اَجْنِحَةٍ اَمَّا جَنَاحَانِ فَعَلٰى وَجْهِهٖ مَخَافَةَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الْعَرْشِ فَيَصْعَقُ وَ اَمَّا جَنَاحَانِ فَيَطِيْرُ بِهِمَا - (وہب بن منبہ نے کہا) عرش اٹھانے والے فرشتوں اور ان کے گرد و پیش فرشتوں کے چار چار پنکھ ہیں' دو پنکھ تو منہ پر ہیں اس لئے کہ عرش پر نظر پڑ کر بے ہوش نہ ہو جائیں اور دو پنکھ اڑنے کے لئے -

میں :- کہتا ہوں فتنی نے جو بعض سے نقل کیا کہ فرشتوں کے پنکھ سے اصلی پنکھ جو پرندے میں ہوتا ہے وہ مراد نہیں ہے کیونکہ کسی پرند کے دو پنکھ سے زیادہ تین پنکھ بھی نہیں ہوتے بھلا چھ سو پنکھ کیسے ہو گئے تو پنکھ ایک صفت ہے صفات ملائکہ میں سے جو بن دیکھے سمجھ میں نہیں آتی یہ کلام صحیح نہیں ہے دو پنکھ اللہ تعالیٰ نے پرندوں میں پیدا کئے ہیں اور فرشتوں کا قیاس ان پر نہیں ہو سکتا نہ فرشتوں کو ہم نے دیکھا ہے تو کوئی امر اس سے مانع نہیں کہ ان کی خلقت ایسی ہے جس میں تین چار پانچ چھ سو پنکھ تک ہوں اور وہب بن منبہ کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے اور جب قامت زیادہ طویل ہو تو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھ سو کیا ہزار پنکھ لگ سکتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے صفات کی تاویلات کرتے ہیں اب فرشتوں کے اعضا کی بھی تاویل کرنے لگے حالانکہ فرشتے مخلوق اور حادث اور اجسام لطیفہ ہیں ان کے اعضا کی تاویل کی کیا ضرورت ہے -

خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ مُخْتَلِفَةً وَّ قَدْرَاَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کئی شکل کے ہیں اور آنحضرتؐ نے جبرئیل کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا ان کے چھ سو پنکھ تھے آسمان سے لے کر زمین تک بھر دیئے تھے (بھلا جب اتنی بڑی قامت ہو تو چھ سو پنکھ کیا چھ لاکھ پنکھ بھی ہو سکتے ہیں) -

كَانَ مُجَنِّحًا فِىْ سُجُوْدِهٖ - آنحضرتؐ سجدے میں

اپنی کہنیاں زمین سے اٹھا کر رکھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پرندے کی پنکھ کی طرح کر لیتے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَ لَهٗ بِیَدَیْهِ جَنَاحَیْنِ یَطِیْرُ بِهِمَا فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ یَشَاءُ - اللہ تعالیٰ نے جعفر بن ابی طالبؓ کو ان کے ہاتھوں کے بدل (جو جنگ موتہ میں کاٹ ڈالے گئے تھے) دو پنکھ دیئے ہیں وہ بہشت میں جہاں چاہتے ہیں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔

جَنَاح - آنحضرتؐ کے گھوڑے کا بھی نام تھا - لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ - اصل حدیث یہیں تک ہے لیکن اَوْ جَنَاحٍ اس میں بڑھا دیا گیا یعنی آگے بڑھنے کی شرط کسی میں نہیں ہونی چاہئے مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے یا پنکھ میں۔ اصل حدیث میں تین ہی چیزیں مذکور تھیں - تیر اور اونٹ اور گھوڑا لیکن ایک جھوٹے شخص نے بادشاہ کی خاطر سے جو کبوتر اڑایا کرتا تھا - اس حدیث میں او جناح کا لفظ بڑھا دیا - لعنۃ اللہ علیہ۔

فَیُصْفِقُ عَلَیْهِ الْقَبْرُ حَتّٰی یَلْتَقِیَ جَوَانِحُهٗ - کافر کی قبر اس پر جڑ جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں دونوں طرف پہنچ کر مل جائیں گی۔

جُنْدٌ - فوج، لشکر، گروہ، شہر۔

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ وَ مَاتَنَاکَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ - روحوں کی بھی (ابتدائے خلقت میں جھنڈ کے جھنڈ تھے) پھر جو روحیں آپس میں اس وقت پہچان رکھتی تھیں (ان میں معرفت اور دوستی تھی) وہ دنیا میں بھی آ کر ایک دوسرے سے مل گئیں (ان میں باہمی الفت ہو گئی) اور جو روحیں اس وقت ایک دوسرے سے انجان اور الگ تھیں (ان میں اتحاد نہ تھا) وہ دنیا میں بھی آ کر الگ الگ رہیں (مطلب یہ ہے کہ تعلق جسمانی کے بعد جن ارواح میں اتحاد ہوتا ہے تو سمجھنا چاہئے کہ عالم ارواح میں بھی قبل از تعلق بہ جسم ان میں یگانگت اور دوستی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اچھے اچھوں سے دوستی کرتے ہیں برے بروں سے

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز[1]

اس حدیث سے اس مذہب کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے کہ ارواح اجسام سے پہلے پیدا کی گئی تھیں جمہور علماء کا یہی قول ہے)۔

سَیَصِیْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَةً - وہ زمانہ قریب ہے جب تم مسلمانوں کے جدا جدا کئی جھنڈ ہو جائیں گے (ایک جھنڈ شام میں، ایک یمن میں اور ایک حجاز میں)۔

فَلَقِیَهٗ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ - شہروں کے سردار آ کر حضرت عمرؓ سے ملے (مراد شام کے شہر ہیں وہ پانچ تھے فلسطین، اردن، دمشق، حمص، قنسرین یعنی ان شہروں میں جو مسلمان مجاہدین رہتے تھے ان کے رئیس اور سردار حضرت عمرؓ سے آ کر ملے)۔

سَتَرُنَا الْبَیْتَ بِجُنَادِیِّ اَخْضَرَ فَدَخَلَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَلَمَّا رَاٰهُ خَرَجَ - ہم نے گھر پر اودی سبز کپڑا منڈھا تھا (در و دیوار پر کپڑا لگایا تھا)۔ ابو ایوب انصاریؓ جو وہاں آئے تو دیکھ کر واپس چلے گئے (انہوں نے دیواروں اور چھت پر کپڑا منڈھنا برا سمجھا چونکہ حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے)۔

کَانَ ذٰلِکَ یَوْمَ اَجْنَادَیْنِ - یہ واقعہ اجنادین کے دن کا ہے۔

اَجْنَادَیْنِ - ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔

جَنَدٌ - یمن کا ایک قلعہ ہے - بعض نے کہا کہ ایک شہر ہے ملک یمن میں۔

جُنْدُبٌ یا جِنْدَبٌ یا جُنْدَبٌ - ایک قسم کی ٹڈی یا ٹڈا بعض نے کہا جندب پپیا جو رات کو سیٹی کی سی آواز نکالتا ہے یکساں نکالے جاتا ہے اور ٹڈی کی طرح کودتا ہے اس کو قَبُوْط بھی

[1] ہر جنس کا پرندہ اپنی جنس کے پرندہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔ کبوتر کبوتر کے ساتھ اور باز باز کے ساتھ۔

کہتے ہیں-

فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ يَقَعْنَ فِيْهِ - ٹڈوں نے اس میں گرنا شروع کیا-

كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ وَ الْجَنَادِبُ تَنْقُزُ مِنَ الرَّمْضَاءِ - آپ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے کہ گرمی کی شدت سے ٹڈے کودتے رہتے-

اُمُّ جُنْدُبٍ - بلا' آفت' ظلم-

جَنْدَعٌ - آفت' بلا' مصیبت' زمین کے موذی جانور-

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْجَنَادِعَ - میں تم پر بلاؤں سے ڈرتا ہوں-

ذَاتُ الْجَنَادِعِ - آفت' مصیبت' بلا-

جُنَيْدِعٌ - بلی-

جَنْزٌ - جمع کرنا' ڈھانپنا-

جَنَازَہ یا جِنَازَہ - میت مع چارپائی - بعض نے کہا بکسرہ جیم میت اور بہ فتحہ میم چارپائی یا بالعکس-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرُمِيَتْ فِيْ جَنَازَتِهَا - ایک شخص کی دو جوروئیں تھیں ایک مرگئی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رُمِيَ فِيْ جَنَازَتِهٖ یا طُعِنَ فِيْ جَنَازَتِهٖ - جب اس کے مرنے کی خبر دیتے ہیں)-

اِذَا جَنَزْتُمُوْهَا فَاٰذِنُوْنِیْ - امام حسن بصریؒ نے کہا) جب تم اس کی لاش کو تخت پر رکھو تو مجھ کو خبر کرو-

رَاَيْتُ ابْنًا لِّاَبِیْ عَبْدِاللهِ فَطِيْمٌ ذَرَجَ فَطُعِنَ فِیْ جَنَازَةِ الْغُلَامِ فَمَاتَ - امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے ایک لڑکے کو میں نے دیکھا جس کو عبداللہ فطیم کہتے تھے انہوں نے چلتے چلتے قضا کی یعنی وہ مر گئے' ایک روایت میں فِیْ جَنَانِ الْغُلَامِ ہے' ایک میں فِیْ حَيٰوةِ الْغُلَامِ ہے-

جَنَائِزُ - جنازہ کی جمع ہے-

جَنَزَهٗ - اس کو چھپا لیا-

جَنَفٌ - ایک طرف جھک جانا' ظلم کرنا' کسی کا حق تلف کرنا-

اَجْنَفَ - ظلم لے کر آیا جیسے اَلَامَ ملامت کی بات لایا-

مَا تَجَانَفْنَا الْاِثْمَ - ہم نے عمداً گناہ نہیں کیا کسی کا حق نہیں مارا-

اِنَّا نَرُدُّ مِنْ جَنَفِ الظَّالِمِ مِثْلَ مَا نَرُدُّ مِنْ جَنَفِ الْمُوْصِیْ - ہم ظالم کے ظلم کو اسی طرح دفع کرتے ہیں جیسے وصیت کرنے والے کے ظلم کو رد کرتے ہیں (یعنی ایسی وصیت جس میں وارثوں کی حق تلفی ہو اس کو باطل اور لغو کرتے ہیں)-

يُرَدُّ مِنْ صَدَقَةِ الْجَانِفِ فِیْ مَرَضِهٖ مَا يُرَدُّ مِنْ وَصِيَّةِ الْمُجْنِفِ عِنْدَ مَوْتِهٖ - بیماری کی حالت میں ظلم کرنے والے کی خیرات اسی طرح رد کی جائے گی جیسے اس کی وصیت مرتے وقت- (جَانِفٌ اور مُجْنِفٌ دونوں کا ایک معنی ہے- بعض نے کہا جانف خاص ہے وصیت میں ظلم کرنے والے سے اور مجنف ہر وہ شخص جو حق تلفی کرے حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جائے)-

مَا تَجَانَفْنَا فِيْهِ لِاِثْمٍ - (حضرت عمرؓ نے لوگوں کے ساتھ رمضان کا روزہ کھول لیا یہ سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکل آیا تو فرمایا ہم اس کی قضا کر لیں گے) ہم نے عمدا اس میں کوئی گناہ نہیں کیا-

جَنْفَاءُ - ایک چشمہ ہے بنی فزارہ کا-

جَنْقٌ - منجنیق سے پتھر مارنا' منجنیق ایک ہتھیار ہے جس سے دشمن پر پتھر برساتے ہیں-

اِنَّهٗ نَصَبَ عَلَى الْبَيْتِ مُنْجَنِيْقَيْنِ وَوَكَّلَ بِهِمَا جَانِقَيْنِ فَقَالَ اَحَدُ الْجَانِقَيْنِ عِنْدَ رَمْيِهٖ خَطَّارَةٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ اَعْدَدْتُهَا لِلْمَسْجِدِ الْعَتِيْقِ - حجاج ظالم نے بیت اللہ پر دو منجنیقیں لگائیں اور ان پر دو سنگ اندازوں کو مقرر کیا (جن کو منجنیق چلانے میں مہارت تھی ایک سنگ انداز اور دوسرا سنگ زروبر اور شغال) پتھر چلاتے وقت یہ شعر پڑھنے لگا اس کا ترجمہ یہ ہے "یہ منجنیق بڑے عمدہ اونٹ کی طرح ہے میں نے اس کی پرانی مسجد (کعبۃ اللہ) کے لئے تیار کیا ہے- ارے ظالم تجھ پر ہزار لعنت تو کس منہ سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے-"

وُضِعَ اِبْرَاهِيْمُ فِیْ مُنْجَنِيْقٍ - ابراہیمؑ کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں پھینک دیا' شیطان نے یہ ترکیب بتلائی تھی-

جَنٌّ یا جُنُوْنٌ یا جَنَانٌ - چھپانا' ڈھانپنا' تاریک ہونا' چھپ جانا' دیوانہ ہونا' جن یا آسیب چڑھ جانا-

جِنٌّ - ایک مخلوق ہے جو فرشتوں سے اتر کر آگ سے پیدا ہوئی ہے- یہ اسم جمع ہے اس کا واحد جِنِّیٌ اور جمع جِنَّۃٌ ہے-

جَنِیْن - جو بچہ پیٹ میں ہو اس کی جمع اَجِنَّۃٌ ہے-

جَنَّۃٌ - باغ' بہشت' اس کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں گھنے ہوئے درخت ہیں جو ہر چیز کو چھپائے ہوئے ہیں-

جَنَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ - جب رات نے اس کو چھپا لیا یعنی اندھیری چھا گئی-

بَابُ ذِکْرِ الْجِنِّ وَ ثَوَابِهِمْ - جنات کا بیان اور اس کا کہ جنوں کو بھی ان کے نیک اعمال کا ثواب ملے گا (امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ جنون کا ثواب یہی ہے کہ عذاب سے بچ جائیں لیکن اہل حدیث اور امام مالکؒ اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ جنوں کو بھی بہشت ملے گی اور وہاں کی نعمتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ولمن خاف مقام ربه جنتان** اور فرمایا **ولکل درجات مما عملوا** یہ جن اور انس دونوں کو شامل ہے-

مترجم:- کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ نکلا ہے جو جنات اور شیاطین کے وجود کا انکار کرتا ہے- یہ فرقہ کافر ہے کیونکہ جن اور شیاطین کا وجود آیات متعددہ قرآنی اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور صدہا ہزار ہا اشخاص نے جنوں کو دیکھا ہے اور ان کے افعال اور تصرفات مشاہدہ کئے ہیں- یہ امر عقلاً محال معلوم ہوتا ہے کہ اتنے آدمی سب جھوٹے ہوں اگر یہ لوگ فلاسفہ کی تقلید سے جنوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں تو فلاسفہ سب عقول' ملائکہ اور نفوس کے قائل تھے یہاں تک کہ شیخ بوعلی ابن سینا ان کا پیر مرشد کہتا ہے کہ جن ایک ہوائی حیوان ہے جو اشکال مختلفہ میں ظاہر ہو سکتا ہے اور اگلے فلاسفہ سے منقول ہے کہ جن اور شیاطین بھی نفوس بشریہ ہیں جو بدن سے جدا ہو کر باعتبار خیر اور شر کے جن یا شیطان ہو جاتے ہیں' ابو وہب نے کہا جنوں کی اولاد ہوتی ہے وہ کھاتے پیتے ہیں اور شیخ بدر الدین شبلی نے ایک خاص کتاب جنوں کے حالات میں لکھی ہے اس کا نام آکام **المرجان فی احکام الجان** ہے اور میرے بھائی مولوی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث سنی تھی جنہوں نے خاص آنحضرتؐ سے سنی تھی (ان کا نام شاہ سکندر بیان کیا تھا یا کچھ ایسا ہے خوب مجھ کو یاد نہیں ہے) اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے جنوں کو دیکھا ہے ان سے حدیث سنی ہے اور ہمارے شیخ حافظ عبدالعزیز صاحب مرحوم محدث لکھنویؒ بیان کرتے تھے کہ ان کے پاس ایک جن حدیث پڑھنے آیا کرتے تھے بہرحال جنوں کے وجود کا انکار کرنا تکذیب ہے قرآن اور حدیث کی اور کفر صریح ہے اللہ تعالیٰ اس سے بچائے رکھے- ابن عربی نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس پر کہ جن کھاتے پیتے نکاح کرتے ہیں ان کی اولاد ہوتی ہے-

مترجم:- کہتا ہے میں اس مقام پر چند آیات قرآنی لکھے دیتا ہوں جن سے جنوں کا وجود صراحتاً ثابت ہوتا ہے اور احادیث تو بے شمار ہیں اور اجماع امت اس کے علاوہ

(۱) یا معشر الجن و الانس الم یاتکم رسل منکم الآیة- (الانعام: ۱۳۰)

(۲) قال عفریت من الجن انا آتیک به قبل ان تقوم من مقامک الآیة- (النمل: ۳۹)

(۳) کان من الجن ففسق عن امر ربه الآیة- (الکهف: ۵۰)

(۴) ومن الشیاطین من یغوصون له و یعملون عملا دون ذلک الآیة- (الانبیاء: ۸۲)

(۵) والشیاطین کل بناء و غواص الآیة

(۶) حق علیهم القول فی امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس الآیة- (فصلت: ۲۵)

(۷) اولئک الذین حق علیهم القول فی امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس الآیة- (الاحقاف: ۱۸)

(۸) و اذا صرفنا الیک نفرا من الجن

یستمعون القران الآیة- (الاحقاف: ۲۹)

(۹) خلق الانس من صلصال کالفخار و خلق الجان من مارج من نار الآیة- (الرحمان: ۱۵.۱۴)

(۱۰) یا معشر الجن والانس ان استطعتم أن تنفذو الآیة- (الرحمان: ۱۶)

(۱۱) فبای آلاء ربکما تکذبان- (الرحمن: ۴۷)

(۱۲) لم یطمثهن انس قبلهم ولاجان- (الجن: ۱)

(۱۳) قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن الآیة- (الجن: ۲)

(۱۴) و انه کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن الآیة-

(۱۵) من الجنة والناس- (الناس: ۲)

(۱۶) وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون- (الحجر: ۲۷)

(۱۷)والجان خلقناه من قبل من نار السموم-

مذکورہ بالا آیات میں سے کسی ایک آیت کا انکار بالاتفاق کفر ہےتو اتنی آیات اور احادیث متواترہ اور اجماع قطعی کا انکار کیونکر کفر نہ ہوگا-

لَیْلَةُ الْجِنِّ- وہ رات جس میں جن آپ کے پاس آئے تھے دین کی باتیں سیکھنے کے لئے- یہ کئی راتیں تھیں کسی میں عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے کسی میں نہ تھے انہوں نے لمبے لمبے آدمیوں کی طرح (جیسے زط کے لوگ ہوتے ہیں) دیکھے-

وَلِیَ دَفْنَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اِجْنَانَهٗ عَلِیٌّ وَّ الْعَبَّاسُ- آنحضرتؐ کے دفن اور قبر میں چھپانے کا کل کام حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے کیا غسل بھی انہوں نے اور شقران نے دیا کہتے ہیں اسامہ بھی غسل میں شریک تھے)

جُعِلَ لَهُمْ مِنَ الصَّفِیْحِ اَجْنَانٌ- آسمان سے ان کے لئے پردے مقرر کئے گئے-

اَجْنَانٌ- جمع ہے جَنَنٌ کی یعنی پردہ اور جَنَنٌ قبر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ مردے کو چھپا لیتی ہے-

نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ- سفید رنگ کے پتلے سانپوں کے قتل سے آپ نے منع فرمایا' یا ان سانپوں کے قتل سے جو باریک ہلکے گھروں میں رہتے ہیں کیونکہ یہ سانپ کاٹتے نہیں ہیں' نہ کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسی طرح سبز رنگ کے پتلے سانپ جو درختوں پر پھرتے ہیں- یا سمندر کے سانپ' باقی کالا ناگ یا دہامن' یا کوڑیالہ یا دومنہ والا یا دم بریدہ دو ٹیکے والا یہ سب زہریلے ہیں ان کو فوراً مار ڈالنا چاہئے-

اِنَّ فِیْهَا جِنَّانًا کَثِیْرَةً- زمزم کے کنارے میں باریک سانپ بہت ہیں (آپ نے ان کے قتل کا حکم دیا کنوے کا پانی صاف رہنے کے لئے نہ اس لئے کہ ان میں زہر ہے اور اسی لئے دوسرے مقاموں میں ان کے قتل سے منع فرمایا)-

جِنَّانُ الْجِبَالِ- پہاڑوں کے جن یعنی فسادی شیطانی آدمی-

جُنَّةٌ- ڈھال سپر-

قَطَعَ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ- ایک سپر کی قیمت میں آپ نے چور کا ہاتھ کاٹا (اس کی قیمت پانچ درھم تھی یا ربع دینار)-

قَلَبْتَ لِاِبْنِ عَمِّکَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ- (یہ عبداللہ ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ کو لکھا) تم نے اپنے چچازاد بھائی کے لئے سپر الٹ دی (یہ ایک مثل ہے اس مقام پر کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے دوست کی دوستی چھوڑ دے اس کے ساتھ رعایت اور مروت جو ہمیشہ کیا کرتا تھا نہ کرے-

وُجُوْهُهُمْ کَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ- ان کے (یعنی ترکوں کے) منہ ایسے ہوں گے جیسے تہ برتہ سپر (سپر پر ایک چمڑا اور چڑھا دیں اس کو موٹا کرنے کے لئے تو اس کو مُطرقہ کہتے ہیں اسی طرح جوتی کو بھی جس میں دو یا تین تلے ملا کر سیے جائیں-

فَعْلٌ مُّطْرَقَةٌ- کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کے منہ تھا بڑتھو بڑ غلیظ ہوں گے)-

نَعْلِیْ وَ مَجَنِّیْ - میری جوتی میری سپر -

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ - روزہ سپر ہے (گناہوں کی' یا شیطان کے حملہ کی یا دوزخ کے آگ کی)-

کَانُوْا جُنَّةً - یہ بچے جو مر گئے دوزخ کی سپر ہیں -

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ - امام سپر ہے جس کے سایہ امن میں لوگ دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں - بعض نے کہا امام جس کام کا حکم کرے اور کوئی اس کو بجالائے تو بجالانے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا - اگر امام کا حکم ناحق ہوگا تو سارا گناہ اسی کو گردن پر رہے گا مثلاً امام کسی کے قتل کا حکم دے اور کوئی قتل کرڈالے تو قاتل پر کچھ گناہ نہ ہوگا بعض نے کہا اگر امام کا حکم برخلاف شرع ہو تو بجالانے والا بھی گنہگار ہوگا اور امام کے حکم کی اطاعت اسی وقت لازم ہے جب وہ شرع کے موافق ہو اور یہی قول صحیح ہے -

مترجم :- کہتا ہے اگر امام ظلم سے کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے تو ہرگز اس کو قتل نہ کرنا چاہئے گو خود قتل ہوجائے -

کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ - ان دو شخصوں کی مثال جو لوہے کی زرہیں پہنے ہوں - ایک روایت میں جُبَّتَانِ ہے بائے موحدہ سے - یعنی لوہے کے دو چغے پہنے ہوں -

تُجِنُّ بَنَانَهٗ - اس کی پوریں تک چھپالیتی ہے (انگلیاں تک چھپ جاتی ہیں) ایک روایت میں تُحِزُّ ثِیَابَهٗ ہے یہ راوی کی غلطی ہے -

نَهٰی عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ - جن یا آسیب کے لئے جانور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (عرب کے مشرکوں کا قاعدہ تھا اور ہند کے مشرکوں کا بھی اب تک معمول ہے کہ کوئی مکان بنا چکنے کے بعد یا اس کا پایہ ڈالنے پر یا کنواں کھودنے پر یا اس میں سے پانی نکلنے پر ایک جانور کاٹتے ہیں اور ان کا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان یا آسیب کا نقصان نہ پہنچے گا - آنحضرتؐ نے ایسے ذبیحوں سے منع فرمایا)-

مترجم :- کہتا ہے کنواں کھوتے وقت دکن میں خواجہ خضر کے نام کا بکرا ذبح کرتے ہیں' یہ بھی ان ذبائح میں داخل اور ممنوع ہے اگر خواجہ خضر کے نام پر ذبح کریں تب تو وہ جانور قطعی حرام ہوگا اور اگر خداوند کریم کے نام پر ذبح کریں اور یہ اعتقاد ہو کہ خواجہ خضر نقصان یا موت سے بچالیں گے تب بھی ایسا اعتقاد رکھنے والا مشرک ہوگا اور اس کا ذبح کیا ہوا جانور حرام ہوگا -

اَیَشْتَکِیْ اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ - کیا (ماعز جس نے زنا کا اقرار کیا تھا) بیمار ہے یا دیوانہ ہے (یہ آنحضرتؐ نے ماعز کے گھر والوں سے پوچھا)-

لَوْ اَصَابَ ابْنُ اٰدَمَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَجُنَّ - اگر آدمی کی ہر خواہش پوری ہو جائے تو وہ مستی اور غرور سے دیوانہ ہو جائے (اسی طرح اگر ہر ایک دعا کسی کی قبول ہو جائے)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جُنُوْنِ الْعَمَلِ - یا اللہ میں اس کام سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس سے آدمی کو جنون پیدا ہو یعنی عجب اور تکبر -

هٰذَا مُصَابٌ وَ اِنَّمَا الْمَجْنُوْنُ الَّذِیْ یَضْرِبُ بِمَنْکِبَیْهِ وَیَنْظُرُ فِیْ عِطْفَیْهِ وَ یَتَمَطّٰی فِیْ مِشْیَتِهٖ - یہ کم عقل ہے (یا اس کی عقل میں فتور ہو گیا ہے) مجنون وہ شخص ہے جو اپنے کندھے ہلاتا رہے اور دونوں طرف دیکھتا جائے اور چلتے چلتے اکڑتا اور ہاتھوں کو لمبا کرتا رہے -

کَانَ یَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ حَتّٰی یَقُوْلَ الْاَعْرَابُ مَجَانِیْنَ - کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے کھڑے گر جاتے تھے عرب لوگ ان کو دیوانہ کہتے' ایک روایت میں مَجَانُوْنَ ہے' یہ روایت شاذ ہے جیسے یہ قرأت وَمَا تَتْلُوا الشَّیَاطُوْنَ شاذ ہے مجانین مجنون کی جمع ہے -

جَنَانٌ - دل -

اَلْاِیْمَانُ تَصْدِیْقٌ بِالْجَنَانِ وَ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ - ایمان تین چیزوں کا مجموعہ ہے: دل سے یقین کرنا' زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے فرائض کا بجالانا -

جِنَان - جمع ہے جَنَّةٌ کی بمعنی بہشت -

وَلٰکِنَّهَا جِنَانٌ - بہشت کئی باغوں کا نام ہے ایک باغ

تھوڑے ہے (کہ تیرا بیٹا وہاں مل جائے گا)۔

جَنَّةُ الْمَعْلٰی - مکہ کا قبرستان۔

جَنَّةُ الْبَقِيْعِ - مدینہ کا قبرستان۔

اَبِیْ جُنُوْنٌ - کیا میں دیوانہ ہوں۔ (یہ اس شخص نے آنحضرتؐ سے کہا جو غصے میں بھرا ہوا تھا اور آنحضرتؐ نے اس کو اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرّجیم پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ شاید یہ شخص بالکل جاہل لٹھ گنوار تھا یا منافق تھا)۔

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ - بہشت میں دو باغ ہیں۔

لَمَّا اَلْقٰی مُوْسَی الْعَصَا صَارَتْ جَانًّا فِی الْاِبْتِدَاءِ ثُمَّ صَارَتْ ثُعْبَانًا فِی الْاِنْتِهَاءِ - حضرت موسیٰؑ نے جب عصا ڈال دیا تو پہلے وہ ایک پتلا سانپ ہو گیا پھر آخر میں اژدہا بن گیا۔ اسی لئے قرآن شریف میں اس کے لئے تین لفظ آئے ہیں۔ حَيَّةٌ اور جَانٌّ اور ثُعْبَانٌ یعنی دوڑ میں حَيَّہ تھی اور پھنپھنانے میں جَانّ اور نگل جانے میں ثعبان سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ جَنَّةِ اٰدَمَ اَمِنْ جِنَانِ الدُّنْيَا كَانَتْ اَمْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ كَانَتْ مِنْ جِنَانِ الدُّنْيَا تَطْلُعُ فِيْهَا الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَةِ لَمْ يَدْخُلْهَا اِبْلِيْسُ وَمَا خَرَجَ مِنْهَا اٰدَمُ اَبَدًا - امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ آباء السلام سے پوچھا گیا آدم کی بہشت کیا دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھی یا آخرت کے باغوں میں سے تھی؟ آپ نے فرمایا وہ دنیا کا ایک باغ تھی (کسی ستارے پر جو ہمارے نظام شمسی میں ہے جیسے زہرہ مشتری وغیرہ) اس میں سورج اور چاند نکلتا تھا اگر آخرت کا باغ ہوتی تو ابلیس وہاں نہ جا سکتا نہ آدم وہاں سے کبھی نکلتے۔[1]

يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ اَهُمَا الْيَوْمَ مَخْلُوْقَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ رَاَى النَّارَ لَمَّا عُرِجَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ قَوْمًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّهُمَا الْيَوْمَ مُقَدَّرَتَانِ غَيْرُ مَخْلُوْقَتَيْنِ فَقَالَ مَا اُولٰٓئِكَ مِنَّا وَلَا نَحْنُ مِنْهُمْ مَنْ اَنْكَرَ خَلْقَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَقَدْ كَذَّبَ النَّبِیَّ وَ كَذَّبَنَا وَلَيْسَ مِنْ وَّلَايَتِنَا عَلٰى شَیْءٍ وَّ يُخَلَّدُ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ - ابوالصلت ہروی نے حضرت امام رضا علیہ وعلیٰ آباہ السلام سے پوچھا آنحضرتؐ کے صاحب زادے مجھ کو بتلایئے کیا بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں آج کے دن موجود ہیں؟ فرمایا ہاں آنحضرتؐ معراج میں بہشت میں تشریف لے گئے تھے اور آپ نے دوزخ کو بھی دیکھا تھا میں نے کہا بعض لوگ تو کہتے ہیں بہشت اور دوزخ آئندہ پیدا ہوں گے اب نہیں ہیں۔ فرمایا یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں نہ ہم کو ان سے کوئی تعلق ہے جس نے بہشت اور دوزخ کے وجود کا انکار کیا اس نے پیغمبر کو اور ہم اہل بیت رسالت کو جھٹلایا۔ وہ ہماری ولایت میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہے گا (اسی طرح جس نے جن یا آسمان یا ملائکہ یا شیاطین کے وجود کا انکار کیا وہ بھی کافر ہے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا) امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سرخ یاقوت کا ایک محل دیکھا جس کے باہر سے اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی تھیں اس میں موتی اور زمرد کے کئی مکان تھے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا اس کا جو کوئی اچھا کلام کہے (خوش اخلاق ہو نرمی سے بات کرے) ہمیشہ روزہ رکھے اور محتاجوں کو کھانا کھلائے اور رات کو تہجد پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں یہ سن کر حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت میں بھلا کس کو ان باتوں کی طاقت ہے آپ نے فرمایا علی نزدیک آ جاو وہ نزدیک گئے آپ نے فرمایا اچھا کلام کہنے سے۔ سبحان اللہ و الحمدللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہنا مراد ہے ہمیشہ روزہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ سارے رمضان کے روزے رکھے کوئی روزہ ناغہ نہ کرے کھانا کھلانے سے یہ

---

[1] یہ دعویٰ بلا دلیل ہے اور اس میں بحث وتمحیص فضول ہے۔ (م)

مطلب ہے کہ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کر کے اتنا کمائے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنا منہ نہ کھولیں' سوال نہ کریں' رات کو تہجد پڑھنے سے یہ مقصود ہے کہ عشا کی نماز پڑھے جب لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ سور ہتے ہیں۔

اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ عَلٰى صُوَرِ اَبْدَانِهِمْ لَوْ رَاَيْتَهٗ لَقُلْتَ فُلَانٌ۔ مومنوں کی روحیں بہشت میں انہی صورتوں پر ہوں گی جو دنیا میں ان کے جسم کی تھیں اگر تو ان میں سے کسی کو دیکھے تو کہہ دے گا یہ فلاں شخص ہے (تو مرنے کے بعد روح کو ایک جسم برزخی بعینہ دنیا کے جسم کے شکل پر ملتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ارواح میں ایک دوسرے کی شناخت کیونکر ہو۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث میں بہشت سے دنیاوی کوئی باغ مراد ہے جہاں پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے ممکن ہے کہ یہ بہشت ہمارے ہی نظام شمسی میں زہرہ یا مشتری یا مریخ یا زحل یا اور کسی ستارے پر ہو وہاں قیامت تک مومنوں کی روحیں رکھی جاتی ہوں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے منقول ہے کہ بہشت آسمان میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے اور پل صراط زمین سے آسمان تک ہے۔)

يَا مُوْسٰى اِتَّخِذْنِيْ جُنَّةً لِلشَّدَائِدِ۔ اے موسیٰ مجھ کو سختیوں اور بلاؤں کی سپر بنا (ہر بلا اور مصیبت سے میری پناہ مانگ)۔

لَا يُطَوِّلَنَّ اَحَدُكُمْ شَعْرَ اِبِطَيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهٗ مِجَنًّا يَسْتَتِرُ بِهٖ۔ کوئی تم میں سے اپنے بغل کے بال لمبے نہ کرے' کیونکہ شیطان ان بالوں کو اپنی ڈھال بنا تا ہے (ان کی آڑ میں چھپا رہتا ہے)۔

جَنَاجِنُ۔ سینہ کی ہڈیاں۔

جِنْجِنٌ اور جِنْجِنَةٌ۔ یہ بھی اسی معنی میں ہے۔ اور یہ جناجن کا مفرد ہے۔

مَنْجَنُوْن۔ چرخ پانی کھینچنے کا۔

جنۃ بُرُوْقَان یا بُرتقان۔ پہلے یہ درخت پرتگال کے ملک میں ہوتا تھا اس لئے اس کا نام برتقان رکھا گیا عام لوگ اس کو بُرُوْقان کہتے ہیں اس کا پھل کھٹہ مٹھا ہوتا ہے۔

جُنْهِيْ۔ ایک بیل ہے جس کو خیزران یا اسطوس کہتے ہیں۔ نرم خوشبودار' فرزدق شاعر امام زین العابدین کی تعریف میں کہتا ہے فِيْ كَفِّهٖ جُنْهِيٌّ رِيْحُهٗ عَبِقٌ مِنْ كَفِّ اَرْدَعَ فِيْ عِرْنِيْنِهٖ شَمَمٌ۔ ان کی ہتھیلی میں جنہی ہے جس کی خوشبو ہے جس کی ناک اوپر سے اٹھی ہوئی ہے (جو سردار اور شریف لوگوں کی نشانی ہے)۔

جَنْيٌ يَاجَنٰى يا جَنَايَةٌ۔ درخت سے میوہ توڑنا۔

جِنَايَةٌ۔ قصور کرنا' جرم کرنا۔

لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ۔ ہر ایک قصور کا مواخذہ قصور کرنے والے ہی سے ہو گا (اس باپ یا بیٹے یا دوسرے عزیزوں سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔ قانون عقلی کا بھی یہ منشا ہے)۔

لَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ۔ باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہو گا۔

لَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ۔ تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہو گا (جیسے جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ باپ کے قصور میں بیٹے کو اور بیٹے کے قصور میں باپ کو پکڑ لیتے تھے اور سزا دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

هٰذَا جَنَايَ وَ خِيَارُهٗ فِيْهِ اِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهٗ اِلٰى فِيْهِ۔ یہ میوہ میرا چنا ہوا ہے عمدہ عمدہ میوہ بھی اسی میں سے ہے جب دوسرے چننے والے کا ہاتھ اس کے منہ کی طرف جاتا تھا (وہ عمدہ عمدہ کھا لیتا اور برا سرا لے کر آتا۔ یہ حضرت علی کا قول ہے اصل میں یہ ایک مثل ہے اس وقت سے نکلی جب خذیمہ نے اپنے بھانجے اور دوسرے لوگوں کو میوہ چننے کے لئے بھیجا دوسرے لوگوں نے تو کیا کیا اچھا اچھا خود کھا گئے برا سرا لے کر آئے اور جذیمہ کا بھانجہ عمدہ عمدہ سب اپنے ماموں کے پاس

لے کر آیا اور یہ جملہ کہنے لگا اس وقت سے یہ مثل ہوگئی' حضرت علیؓ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے مسلمانوں کے مال میں سے کچھ کھا نہیں لیا اب اسی کے مفید کاموں میں لگایا اور اپنے محل میں صرف کیا)-

جنا - وہ میوہ جو چنا جائے اس کی جمع اجن آتی ہے جیسے عصا کی اَعْصٍ آتی ہے-

اُهْدِیَ لَهٗ اَجْنٍ زُغْبٌ - آپ کو تازہ ککڑیاں چنی ہوئیں تحفہ بھیجی گئیں' مشہور روایت اَجْرٍ ہے جیسے اوپر باب الجیم مع الراء میں گذر چکا-

فَدَعَاهُ فَجَنَا عَلَیْهِ - ابوبکر صدیقؓ نے ابوذر غفاریؓ کو دیکھا ان کو بلایا اور ان پر جھک گئے (ان سے سرگوشی کی) یہ جَنَا یَجْنُوْ سے ہے بعض نے کہا جَنَا یَجْنَأُ سے ابن اثیر نے کہا حَنَا بھی ہوسکتا ہے حائے حطی سے-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْوَاوِ

جَوْبٌ - کاٹنا' پھاڑنا-

تَجْوِیْبٌ - جیب بنانا-

مُجَاوَبَةٌ - جواب دینا جیسے اِجَابَةٌ ہے' اللہ کا ایک نام مجیب بھی ہے یعنی دعا اور سوال قبول کرنے والا' دینے والا-

مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبُ لَهٗ - کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں' اس کی حاجت پوری کروں-

اِجَابَةُ الدَّاعِیْ - دعوت قبول کرنا - کرمانی نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور وہاں خلاف شرع باتیں اور ریشمی فرش فروش وغیرہ گانا بجانا ناچ رنگ وغیرہ نہ ہوں' دوسری دعوتیں قبول کرنا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے-

اَجِبْ رَبَّکَ - اپنے پروردگار کا بلاوا قبول کر- (مطلب یہ ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرنے کو آیا ہوں)-

اَجِبْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ - امیر المؤمنین نے تم کو یاد کیا ہے چلو حاضر ہو-

فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰهُ - آمین کہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا-

فَیُجِیْبُنِیْ مَلَکٌ - مجھ کو ایک فرشتہ جواب دے گا- ایک روایت میں فَیَجِیْئُنِیْ مَلَکٌ ہے یعنی ایک فرشتہ میرے پاس آئے گا-

حَتّٰی صَارَتِ الْمَدِیْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ یا حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَدِیْنَةَ مِثْلَ الْجَوْبَةِ - مدینہ ایک گول گڑھے کی مانند ہوگیا (گرداگرد ابر بیچ میں کھلا ہوا)-

فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِیْنَةِ یا فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی صَارَ کَالْاِکْلِیْلِ - مدینہ سے ابر ہٹ گیا اور تاج کی طرح ہوگیا (گول گرد وہ بیچ میں خالی)-

اَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ - آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جو چیتوں کی کھالیں پہنے ہوئے تھے-

اَخَذْتُ اِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهٗ وَ اَدْخَلْتُهٗ فِیْ عُنُقِیْ - میں نے ایک پھٹی پرانی بدبودار کھال لی اس کو بیچ میں سے چیر کر اپنے گلے میں ڈال لیا (یہ حضرت علی کا قول ہے)-

وَ اَمَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنْ اَنْمَارٍ فَجَوْبُ اَبٍ وَّ اَوْلَادُ عِلَّةٍ - انمار میں سے یہ قبیلہ کے لوگ ایک باپ سے تراشے گئے ہیں (ایک باپ کی اولاد ہیں) مائیں الگ الگ ہیں-

اِنَّمَا جِیْبَتِ الْعَرَبُ عَنَّا کَمَا جِیْبَتِ الرَّحَاءُ عَنْ قُطْبِهَا - (ابوبکر صدیقؓ نے سقیفہ کے دن کہا) ہم لوگوں سے تو عرب اس طرح پھاڑے گئے ہیں جیسے چکی کا کاٹ کھونٹے سے- مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ عرب کے مرکز اور بیچا بیچ ہیں اور سارے عرب ان کے حوالی موالی گرداگرد ہیں-

جَوَّابُ لَیْلٍ سَرْمَدٍ - بڑی لمبی رات کا کاٹنے والا (راتوں کو سفر کرنے والا بہادر دلیر)-

اَیُّ اللَّیْلِ اَجْوَبُ دَعْوَةً قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْغَابِرِ اَجْوَبُ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا رات کے کون سے حصہ میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا آدھی رات گذر جانے پر جو حصہ باقی رہتا ہے اس میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے-

فَسَمِعْنَا جَوَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَاِذَا بِطَائِرٍ اَعْظَمَ مِنَ النَّسْرِ - ہم نے آسمان سے اترنے کی پھڑ پھڑاہٹ سنی کیا دیکھتے ہیں گدھ سے بھی بڑا ایک پرندہ ہے-

جَوَابُ - پرندے کے گرنے کی آواز-

وَ اَبُوْ طَلْحَةَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِجُحْفَةٍ - (جنگ احد میں) ابوطلحہ انصاریؓ آنحضرتؐ پر ایک سپر کی آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو آپ کو (کافروں کا) کوئی تیر لگ جائے-

فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَهُ الْجِبَالُ - تکبیر اس زور سے کہی کہ پہاڑوں نے جواب دیا (یعنی گونج اٹھے)-

اَسَاءَ سَمْعًا فَاَسَاءَ اِجَابَةً - اس کا سننا بھی برا ہے جواب دینا بھی برا-

اَنْسَكُ النَّاسِ اَنْصَحُهُمْ جَيْبًا - سب لوگوں میں زیادہ عابد وہ ہے جو امانتدار ہو (جس کا روپیہ لے اس کو برابر ادا کرے وعدہ خلافی اور بے ایمانی نہ کرے)-

رَجُلٌ نَاصِحُ الْجَيْبِ - امانت دار ایماندار مرد-

فَاَجَابَهُ مَنْ كَانَ فِيْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ اَرْحَامِ النِّسَاءِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ - جتنے لوگ اپنے باپوں کی پشت اور ماؤں کے پیٹ میں تھے (یعنی قیامت تک پیدا ہونے والے تھے اور ان کی قسمت میں حج تھا) انہوں نے جواب دیا لبیک کہہ کر-

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَّدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُّعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا اَوْ يُدَّخَرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اِمَّا اَنْ يُّكَفَّرَ لَهٗ مِنْ ذُنُوْبِهٖ - جو مسلمان کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو جلدی سے دنیا میں ہی اس کا مطلب پورا ہوتا ہے یا آخرت کے لئے اٹھا رکھی جاتی ہے (وہاں مطلب پورا ہوگا) یا اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (بہرحال مومن کی دعا اللہ تعالیٰ ضائع نہیں ہونے دے گا)-

اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ - جب اس نام کو لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے-

لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ - میں تو بلانے والے کے ساتھ ہو لیتا (حضرت یوسفؑ کی طرح مجھ سے صبر نہ ہوسکتا)-

يُجِيْبُ الدَّعْوَةَ وَهُوَ صَائِمٌ - آپ روزے کی حالت میں بھی دعوت قبول کر لیتے (وہاں تشریف لے جاتے پھر یا روزہ کھول ڈالتے (بقول شخصے کفارہ یمین سہل و آزردن دل دوستاں جہل) یا دعوت کرنے والے کو دعا دے کر چلے آتے- ہمارے زمانہ میں بعض جاہل ایسے نکلے ہیں جو اپنے تئیں اہل حدیث میں بڑا متقی اور پرہیزگار خیال کرتے ہیں- ذرا ذرا سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی دعوت میں نہیں جاتے یا بن کھائے وہاں سے اٹھ کر خفا ہو کر چلے آتے ہیں' بھائی مسلمانوں کا دل دکھاتے ہیں- ارے بھائیو! نرمی' ملائمت اور محبت سے نصیحت کرو' دل دکھانا اچھا نہیں' تم اہل حدیث اس وقت بنو گے جب اخلاق اور عادات اور معاشرت میں بھی آنحضرتؐ کی پیروی کرو گے صرف آمین بالجہر اور رفع یدین سے تم اہل حدیث نہیں ہو سکتے- کبر اور نفسانیت اور غصہ کو توڑو' تواضع اور انکسار اختیار کرو)-

اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ - جب تم میں سے کسی کو کھانے کی ضیافت (دعوت) دی جائے تو قبول کرے (اس حدیث سے بعض نے دعوت کا قبول کرنا واجب کہا کیونکہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے جب تک کوئی قرینہ وجوب کے مخالف نہ ہو بہرحال سنت ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں)-

لَا تُوَافِقُوْا سَاعَةً تُسْأَلُ فِيْهَا فَيُسْتَجِيْبُ - (اپنے تئیں کوسا نہ کرو) ایسا نہ ہو وہ وقت ایسا ہو جس میں کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے-

جَوْثٌ - قبۂ بکری کا اوجھڑا-

جَوْثَةُ - ایک مقام کا نام ہے یا قبیلہ کا-

جَوَاثٰی - ایک گاؤں ہے بحرین میں جہاں مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلے جمعہ ادا کیا گیا تھا-

اَصَابَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوْثَةٌ - آنحضرتؐ کو احتیاج ہوئی- ایک روایت میں اسی طرح ہے مگر یہ راوی کی غلطی ہے صحیح خَوْبَةٌ ہے-

جَوْحٌ - ہلاک کرنا' جڑ سے اکھیڑ ڈالنا' خربوزہ-

اِجْتِيَاحٌ - ہلاک کرنا-

اِنَّ اَبِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّجْتَاحَ مَالِیْ - میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا مال تلف کر ڈالے (یعنی بیجا صرف کرتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں - یعنی مال کی کیا حقیقت ہے تیری ذات بھی اسی کی ہے - مطلب یہ ہے کہ باپ کی ہر حال میں خبر گیری اور اس کو نان ونفقہ دینا ضرور ہے)-

اَعَاذَکُمَ اللّٰہُ مِنْ جَوَایِحِ الدَّھْرِ - اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی آفتوں سے محفوظ رکھے (بچائے رکھے)-

نَھٰی عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَ وَضْعَ الْجَوَایِحَ - ایک روایت میں ہے - وَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَایِحِ - کئی سال کے میووں کے بیچنے سے منع فرمایا (چونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں ان سالوں میں میوہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور کتنا پیدا ہوتا ہے) اور آپ نے آفت ارضی اور سماوی سے جو نقصانات میوہ خریدنے والوں کو ہوں ان کو مجرا دیا یا مجرا دینے کا حکم دیا - امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک یہ امر وجوب کے لئے ہے-

وَشَفَا جَاحَ صَدْرِیْ - میرے سینہ کی خلش کو اچھا کر دیا-

فِتْنَۃٌ مُّبِیْرَۃٌ جَائِحَۃٌ - فتنہ تباہ کرنے والا برباد کرنے والا-

جَیْحُوْنُ وَ سَیْحُوْنُ وَ النِّیْلُ وَ الْفُرَاتُ مِنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ - جیحون، سیحون، نیل اور فرات بہشت کی نہریں ہیں (جیحون ایک دریا ہے جو خراسان کے ملکوں پر گذر کر خوارزم میں آتا ہے وہاں سے بحیرہ کاسپین میں گر جاتا ہے)-

جَیْحَانُ اَحَدُ الْاَنْھُرِ الثَّمَانِیَۃُ الَّتِیْ خَرَقَھَا جِبْرِیْلُ بِاِبْھَامِہٖ - جیحان ان آٹھ ندیوں میں سے ہے جن کو حضرت جبرئیلؑ نے اپنے انگوٹھے سے پھاڑ ڈالا-

جَیْحَانُ ھُوَ نَھْرٌ بِبَلْخٍ - جیحون بلخ میں ایک نہر ہے (جو ایران اور توران کی حد ہے)-

جَوْدَۃٌ یا جُوْدَۃٌ - عمدہ ہونا، بہتر ہونا-

جَوْدٌ - سخاوت کرنا-

جَوَاد - سخی، تیز رو گھوڑا-

جُوَادٌ - پیاس-

جَوْد - زور کا مینہ-

اِجَادَۃٌ - عمدہ خبر لانا، عمدہ بات کہنا-

تَجْوِیْدٌ - اچھا کرنا، عمدہ کرنا-

مُجَاوَدَۃٌ - سخاوت میں فخر کرنا-

بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لِلْمُضَمَّرِ الْمُجِیْدِ - اللہ تعالیٰ دوزخ سے اس کو اتنا دور کر دے گا جتنی دور تیار کیا ہوا تیز رو گھوڑے والا ستر برس میں جائے-

وَمِنْھُمْ مَنْ یَّمُرُّ کَاَجَاوِیْدِ الْخَیْلِ - بعض لوگ پل صراط پر سے عمدہ تیز رو گھوڑوں کی طرح گذر جائیں گے-

اَجَاوِید اَجْوَاد کی جمع ہے اَجْوَاد جمع ہے جواد کی-

اَلتَّسْبِیْحُ اَفْضَلُ مِنَ الْحَمْلِ عَلٰی عِشْرِیْنَ جَوَادًا - سبحان اللہ کہنا بیس عمدہ گھوڑے لوگوں کو للہ سواری کے لئے دینے سے بہتر ہے-

فَسِرْتُ اِلَیْہِ جَوَادًا - میں تیز رو گھوڑے کی طرح اس کی طرف چلا - بعض نے کہا مراد سیرا جوادا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں - سِرْنَا عَقَبَۃً جَوَادًا ہم دور کی گھاٹی تک گئے-

وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِیَۃٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ - جو کوئی کسی طرف سے آیا اس نے یہی بیان کیا کہ خوب بارش ہوئی-

تَرَکْتُ اَھْلَ مَکَّۃَ وَقَدْ جِیْدُوْا - میں نے مکہ والوں کو اس حال میں چھوڑا کہ ان پر خوب بارش ہو چکی تھی-

فَاِذَا اِبْنُہٗ اِبْرَاھِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِہٖ - دیکھا تو آپ کے صاحبزادے ابراہیم دم چھوڑ رہے ہیں (مرنے کے قریب ہے)-

تَجَوَّدُ تُّھَالَکَ - میں نے اس میں سے عمدہ چن کر تمہارے لئے رکھی-

وَ اِذَا اَنَا بِجَوَّادٍ - یکا یک میں بڑے رستوں میں تھا - یہ حدیث بحث جدد میں مذکور ہو چکی ہے اور وہی اس کا مقام تھا

مگر صاحب نہایہ نے ظاہر لفظ کے لحاظ سے یہاں بھی بیان کر دی ہے-

وَ كَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ - آنحضرتؐ کے بہت سخی ہونے کا وقت رمضان میں ہوتا تو اجود ما یکون' کان کا اسم ہے اور فی رمضان خبر ہے اور ما مصدر یہ ہے یعنی کان کونہ اجود کائنا فی رمضان- بعض نے اجود کو منصوب پڑھا ہے اس صورت میں وہ کان کی خبر ہوگی اور اسم کان کا ایک ضمیر مستتر ہو گی جو آنحضرتؐ کی طرف پھرتی ہے- بعض نے ما کو موصولہ یا موصوفہ بھی کہا ہے-

اَجْوَد وَ اَجَدَّ حَتّٰى انْتَهٰى - سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ محنت کرنے والے مرتے دم تک-

بِسَيْرِ الرَّاكِبِ الْجَوَادَ - اس سوار کی چال سے جو عمدہ تیز گھوڑے پر سوار ہو تو جواد مفعول بہ ہے راکب کا-

جُوْدِيْ - ایک پہاڑ ہے جزیرہ دجلہ اور فرات میں وہیں حضرت نوحؑ کی کشتی ٹھہری تھی-

وَ كَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَ اَجْوَدَ - یہ گلے لگانا سب سے اچھا تھا بہت اچھا تھا-

مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ - اچھے شہ سوار کی مسافت-

جُدْ تَسْلَمْ - زمزم کھودنے میں محنت کر تو سلامت رہے گا کوئی نقصان تجھ کو نہ پہنچے گا-

جَيِّدٌ - اصل میں جَيْوِدٌ تھا یعنی عمدہ' اس کی جمع جِيَادٌ ہے-

اِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمَخْلُوْقِ فَاِنَّ الْجَوَادَ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَ الْبَخِيْلُ الَّذِيْ يَبْخَلُ بِمَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْخَالِقِ فَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ اَعْطٰى وَهُوَ الْجَوَادُ اِنْ مَنَعَ - امام حسن علیہ السلام طواف کر رہے تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا جواد کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا اگر تو مخلوق میں پوچھتا ہے کہ جواد کون ہے تو جواد وہ ہے جو فرض حقوق ادا کرے (مثلاً زکوٰۃ' نفقہ اہل وعیال و اقارب وغیرہ) اور بخیل وہ ہے جو ان حقوق کو ادا نہ کرے اور اگر تو خالق میں پوچھتا ہے تو وہ ہر حال میں جواد ہے دے یا نہ دے (کیونکہ اگر اس نے دیا تو اپنا مال دیا اور اگر نہ دیا تو بندے کا کوئی حق اس کے ذمہ پر نہ تھا (یعنی بندے کا کوئی قرض اس پر نہیں آتا تھا)-

اِمَامُ جَوَاد - محمد بن علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام کا لقب ہے جو بارہ اماموں میں سے ہیں' ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۰ھ میں انتقال فرمایا آپ کی عمر شریف کل پچیس برس دو مہینے اٹھارہ دن کی ہوئی اور اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم کے پاس دفن ہوئے' کہتے ہیں جب آپ کی عمر دس سال کی تھی اس وقت تیس ہزار مسئلے آپ سے پوچھے گئے آپ نے سب کا برابر جواب دیا-

وَ اَخْلَفْتَنَا مَخَايِلَ الْجَوْدِ - اور تو نے ایک کے پیچھے ایک خوب برسنے والے ابر بھیجے-

مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ - یہ کیا عمدہ ہے (جس کا ثواب اتنا بڑا ہے)-

وَالَّذِيْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ - اس سے پہلے جو ہے وہ اس سے بھی عمدہ ہے (یعنی وضو کے بعد اشهد ان لا اله الا الله وحده الخ کہنا)

كَيْفَ لِلْاَحْيَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَ اَجْوَدُ - یہ دعا زندوں کے لئے کیسی ہے انھوں نے کہا عمدہ اور نہایت عمدہ-

مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوْا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ وَ اَجْوَدُهُ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ يَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَحْدَهٗ - آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے پوچھا سب سے بڑھ کر سخی کون ہے؟ انھوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے- فرمایا سب بڑھ کر سخی پروردگار ہے پھر سارے آدمیوں میں زیادہ سخی میں ہوں اور میرے بعد زیادہ سخی وہ ہے جس نے (دین کا) ایک علم حاصل کیا پھر اس کو لوگوں میں پھیلا دیا (تعلیم اور تدریس یا تالیف اور تصنیف اور ترجمہ اور طبع وغیرہ سے) قیامت کے دن ایسا شخص اکیلا ایک امیر بن کر آئے گا (یعنی ایک جماعت کو لئے ہوئے جس کا وہ امیر ہوگا- دوسری روایت میں یوں ہے يُبْعَثُ اُمَّةً وہ ایک امت بن کر اٹھے

گا - اللہ کی قدرت سے یہ کچھ بعید نہیں ہے کہ ایک کے ہزاروں کر دے ہزاروں کو ایک کر دے)-

جَوْرٌ - جھک جانا' ظلم کرنا-

جِوَارٌ - پناہ چاہنا' ہمسایہ بننا جیسے جِوَارٌ ہمسایہ بننا' اعتکاف کرنا-

مُجَاوَرَةٌ - کہیں پڑا رہنا مثلاً کعبہ کے پاس یا قبر کے پاس-

غَيْظُ جَارَتِهَا - سوکن کو غصہ دلانے والی (یعنی حسن و جمال کی وجہ سے سوکن اس سے جلتی ہے)-

كُنْتُ بَيْنَ جَارَتَيْنِ لِيْ - میں دو سوکن عورتوں کا شوہر تھا-

لَايَغُرُّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمَ وَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ - حضرت عمرؓ نے اپنی صاحب زادی ام المؤمنین حفصہؓ سے کہا) تو کہیں دھوکا نہ کھانا اس بھرّے میں نہ آنا تیری سوکن یعنی حضرت عائشہ آنحضرت کو تجھ سے زیادہ محبوب اور تجھ سے بڑھ کر خوبصورت اور گوری چٹی ہیں (تو ان کی ریجھہ نہ کر کہ جس طرح وہ آنحضرتؐ سے پیش آتی ہیں اس طرح تو بھی پیش آئے تیری بات اور ان کی بات اور)-

كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ - مجھ کو اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچائے رکھ-

عَزَّ جَارُكَ - جس نے تیری پناہ لی وہ عزت والا ہو (اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا)-

وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهٖ - اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا-

اِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ - میں تمہارا بچانے والا ہوں-

جَار - ایک شہر کا بھی نام ہے سمندر کے کنارے-

وَيُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ - مسلمانوں میں ایک ادنیٰ شخص بھی (جیسے غلام یا لونڈی یا عورت) کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کی طرف سے اس کو پناہ ملے گی (کوئی اس کو مار نہ سکے گا - یہ اسلام کی عزت رکھنے کے لئے ہے)-

كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ - جیسے تو ایک دریا کو دوسرے دریا سے روکتا ہے (دونوں کو ملنے نہیں دیتا)-

اُحِبُّ اَنْ تُجِيْرَا بُنَيَّتِيْ بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِيْنَ - میں یہ چاہتا ہوں کہ پچاس آدمیوں میں جن سے تم قسم لینا چاہتے ہو ایک میری بیٹی کو قسم نہ دو اس کو قسم سے معاف کر دو ایک روایت میں تُجِيْزَ ہے زائے معجمہ سے- یعنی اس کو قسم نہ کھانے کی اجازت دو-

وَذَكَرَ جِوَارَهٗ - اور اس کی ہمسائیگی کا ذکر کیا - فتنی نے کہا جِوَارَهٗ بکسرۂ جیم زیادہ فصیح ہے-

وَ يَسْتَجِيْرُوْنَكَ - وہ تیری پناہ چاہتے ہیں-

اِجَارَةٌ - اجرت یا کرایہ پر دینا-

اِسْتِيْجَار - اجرت یا کرایہ پر لینا-

جِوَارُ اَبِيْ بَكْرٍ - ابوبکر صدیق کی پناہ-

وَكَذَا اَمَانُ النِّسَاءِ وَ جِوَارُهُنَّ - عورتوں کا امن دینا اور پناہ دینا ایسا ہی ہے-

قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ - (ام ہانیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا علی) ایک شخص کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے (آنحضرتؐ نے فرمایا) قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ - ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اس کو پناہ دی (کوئی اس کو مار نہیں سکتا بے فکر رہو)-

لَا تُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ - مجھ کو ظلم پر گواہ مت بنا- امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک ایک اولاد کو دوسرے سے زیادہ دینا اسی حدیث کے رو سے حرام ہے- اور دوسرے اماموں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ اور عاصم کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا تھا اور اسی لئے ایک روایت میں یوں ہے اَشْهِدْ عَلَيْهِ غَيْرِيْ میرے سوا اور کسی کو اس پر گواہ کر لے-

وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيْقِنَا - یہ تو ہمارے رستہ سے مڑ کر دوسری طرف جانا ہے-

حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ النُّطْفَتَيْنِ لَا يَخْشٰى اِلَّا جَوْرًا - آدمی دریائے مشرق اور مغرب کے بیچ سوار رہ کر

پھرے گا اس کو کوئی ڈر اس کے سوا نہ ہوگا - کہیں رستہ بھول نہ جائے (باقی لوٹ پوٹ مار کوٹ کا کوئی ڈر نہ ہوگا - ایک روایت میں لَا یَخْشٰی جَوْرًا ہے یعنی اس کو کسی ظالم کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا)-

كَانَ يُجَاوِرُ بِحِرَاءَ - آنحضرتؐ نبوت سے پہلے حرا پہاڑ میں رہا کرتے (کئی کئی رات وہاں اکیلے تنہائی میں بسر کرتے)-

كَانَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - آنحضرتؐ رمضان کے اخیر کی دس راتوں میں اعتکاف کیا کرتے -

اِنَّ لِیْ جَارَةً فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ - میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کو جلانے کے لئے جھوٹ موٹ بیان کروں کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ یہ دیا ہے (جو حقیقت میں نہیں دیا) تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا - ایک پڑوسن دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے (کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے دل کو رنج ہوگا - دنیا میں کوئی غریب ہے کوئی امیر، غریب اپنی حیثیت کے موافق کوئی تحفہ لائے تو خوشی سے اس کو قبول کرنا چاہئے اس کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے - مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گنا ہے نیست -

حَارٌّ جَارٌّ - گرم انگار ہے (یہ صاحب مجمع البحار نے یہاں بیان کر دیا حالانکہ یہ اس کا مقام نہ تھا جَارٌّ صرف حَارٌّ کا تابع ہے جیسے کہتے ہیں سامان وامان روٹی ووٹی)-

جَوْرَبٌ - جراب چمڑے کی ہو یا کپڑے کی -

جَار - ہمسایہ - جِیْرَان جمع ہے -

كُلُّ اَرْبَعِيْنَ دَارًا جِيْرَانٌ مِّنْ بَيْنِ الْيَدَيْنِ وَ الْخَلْفِ وَ الْيَمِيْنِ وَ الشِّمَالِ - چالیس گھروں تک چاروں طرف سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں ہمسایہ ہیں -

عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْجِوَارِ - ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا لازم سمجھ لو (یہ ایک ایسا امر ہے جس کی ہر شریعت میں تاکید ہے جو شخص اپنے ہمسایوں کو خوش اور راضی رکھے اسی کی زندگی آرام سے گذرتی ہے ورنہ زندگی تلخ ہو جاتی ہے)-

حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدَّارَ - ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گھر آباد رہتا ہے (ورنہ تباہی ہوتی ہے گھر ویران ہو جاتا ہے علماء نے کہا اچھا سلوک کرنے سے صرف یہ مراد نہیں کہ ان کو تکلیف نہ دے بلکہ ان کی تکلیف دہی پر صبر کرے برائی کے بدلے ان پر احسان کرے، ابتدا بالسلام کرے، بیمار ہوں تو ان کے پوچھنے کو جائے، مراسم تعزیت اور تہنیت میں شریک ہو ان کے پردے (زنانے میں) نہ جھانکے کوئی چیز ضرورت کی مانگیں تو دے اگر دیوار پر کڑیاں رکھنا چاہیں تو اجازت دے یہ نہ کہے کہ بیچ میں سیری رکھو، پرنالہ یا موری نکالنا چاہیں تو منع نہ کرے)-

اَحْسِنُوْا جِوَارَ النِّعَمِ - نعمتوں کی ہمسائیگی کا شکر ادا کرو -

مَازَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ - ہمیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بھی بنا دیں گے (اس کو ترکہ میں سے بھی کچھ حصہ دلائیں گے)-

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ یا بِسَقَبِهٖ - ہمسایہ اپنے نزدیک کے مکان کا زیادہ حقدار ہے (اس کو حق شفعہ ہے اگر وہ لینا چاہے تو غیر شخص نہ لے سکے گا)-

لَا تُجَارُ حُرْمَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا - کسی عورت کو اپنے گھر میں پناہ دینا رکھ لینا بغیر ان لوگوں کی اجازت کے درست نہیں -

فَهُوَ جَارٌ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ - وہ اللہ کا کلام سنے اس کو امن ہے (کوئی اس کو نہ مارے گا)-

جَارَ فِیْ حُكْمِهٖ - فیصلہ کرنے میں اس نے ظلم کیا (ایک فریق کی بیجا رعایت کی دوسرے فریق پر ستم کیا)-

جَارَ عَنِ الطَّرِيْقِ - ٹھیک رستہ سے سرک گیا -

اَلْحَاكِمُ الْجَائِرُ - ظالم حاکم -

اَئِمَّةُ الْجَوْرِ - ظالم بادشاہ -

وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ فِیْ هٰذَا الزَّمَانِ جِهَادًا اِلَّا الْحَجُّ وَ

الْعُمْرَةُ وَ الْجِوَارُ- میں نہیں جانتا کہ اس زمانے میں کہیں جہاد ہو مگر حج اور عمرہ اور اعتکاف (انہی میں جہاد کا ثواب ہے)-

فَلَمَّا قَضَیْتُ جِوَارِیْ- جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا-

اِیَّاکَ اَعْنِیْ وَ اسْمَعِیْ یَا جَارَہ- یہ ایک مثل ہے عربی زبان کی' اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی شخص کو سنانے کے لئے کوئی بات کہی جاتی ہے مگر اس کا مخاطب کرنا ممکن نہیں ہوتا یہ مخاطب ایک شخص ہوتا ہے اور مقصود خطاب سے دوسرے لوگ ہوتے ہیں-

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِاِیَّاکَ اَعْنِیْ وَ اسْمَعِیْ یَاجَارَ- کا یہی مطلب ہے یعنی قرآن میں ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں خطاب پیغمبر صاحب کو ہے اور مقصود امت کے لوگ ہیں-

یَامَنْ یُّجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ- اے وہ جو پناہ دیتا ہے اور اس سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا-

اَجَارَہُ اللّٰہُ مِنَ الْعَذَابِ- اللہ اس کو عذاب سے بچائے رکھے-

مُسْتَجَار- کعبہ کی وہ دیوار کا حصہ جو باب کعبہ کے مقابل ہے اس کو مستجار اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اس سے لپٹ کر دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں-

جُوَیْرِیَۃ- جاریہ کی تصغیر ہے اور امہات المومنین میں سے ایک بی بی کا نام ہے جو بہت خوبصورت اور ملیح تھیں-

نَھْرُ جُوَیْر- ایک گاؤں کا نام ہے مدائن کے متعلقات میں سے- مصباح المنیر میں ہے کہ جار ہمسایہ' شریک' پناہ دینے والا اور پناہ مانگنے والا' حلیف' ناصر' خاوند اور بیوی سب کو کہتے ہیں- جارَہ اور جارِیہ بیوی کو بھی کہتے ہیں اور جارَہ سوکن کو بھی-

کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَنَامُ بَیْنَ جَارِیَتَیْہِ- ابن عباسؓ اپنی دونوں بیبیوں کے بیچ میں سوتے ایک کو اس طرف لٹاتے اور دوسری کو اس طرف-

جَوْزٌ یاجُؤُزٌ یاجَوَازٌ یامَجَازٌ- بڑھ جانا' طے کرنا' جائز ہونا' نافذ ہونا' ممکن ہونا-

تَجْوِیْزٌ- نافذ کرنا' قرار دینا' رائج کرنا-

مُجَاوَزَۃٌ اور جَوَازٌ- آگے بڑھ جانا' مواخذہ نہ کرنا' جائز رکھنا-

اِنَّ امْرَاَۃً اَتَتِ النَّبِیَّ فَقَالَتْ اِنِّیْ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَانَ جَائِزَ بَیْتِیْ قَدِ انْکَسَر فَقَالَ یَرُدُّ اللّٰہُ غَائِبَکِ فَرَجَعَ زَوْجُھَا ثُمَّ غَابَ فَرَاَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْہُ وَوَجَدَتْ اَبَا بَکْرٍ فَاَخْبَرَتْہُ فَقَالَ یَمُوْتُ زَوْجُکِ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ قَصَصْتِھَا عَلٰی اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ھُوَ کَمَا قَالَ لَکِ- ایک عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی ناٹ (جس پر آڑی لکڑیاں رہتی ہیں) ٹوٹ گئی- آپ نے فرمایا جو شخص تیرا غائب ہے اس کو اللہ حاضر کر دے گا (وہ لوٹ کر آئے گا) ایسا ہی ہوا اس کا خاوند لوٹ کر آ گیا پھر وہ کہیں چل دیا اور عورت نے ویسا ہی خواب دوبارہ دیکھا پھر آنحضرتؐ کے پاس آئی لیکن آپ نہیں ملے ابوبکرؓ ملے اس نے یہ خواب ان سے بیان کیا انہوں نے کہا تیرا خاوند مر جائے گا پھر اس عورت نے یہی خواب آنحضرتؐ کے پاس جا کر بیان کیا آپ نے پوچھا کیا تو نے یہ خواب کسی اور سے بیان کیا تھا اس نے کہا جی ہاں فرمایا پس وہی تعبیر ہے جو اس نے دی (یعنی تیرا خاوند مر جائے گا)-

اِذَا ھُمْ بِحَیَّۃٍ مِثْلَ قِطْعَۃِ الْجَائِزِ- یکایک انہوں نے ایک سانپ ناٹ کے ٹکڑے کی طرح دیکھا- (اتنا موٹا)-

وَ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّ لَیْلَۃٌ وَّ مَازَادَ فَصَدَقَۃٌ- مسافر کی مہمانی ایک رات دن تک تو دستور ہے (جو ضرور ہے تین رات دن تک مستحب ہے) اس سے زیادہ خیرات ہے (چلتے وقت بھی اس کو اتنا خرچ دینا چاہئے کہ ایک منزل تک کافی ہو جائے اس کو جیزہ یا جائزہ کہتے ہیں)-

اَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِمَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ- جو لوگ

دوسرے ملکوں سے (اپنی اپنی قوم کی طرف سے) پیغام لاتے ہیں ان کو اسی طرح خرچہ دیتے رہنا جیسا میں دیتا رہا (ان کی مہمانی کرنا مسلمان ہوں یا کافر)۔

فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ - اپنے مہمان کی دستور کے موافق (یعنی ایک دن ایک رات) خاطر داری کرے (اگر تین دن تک مہمانی کرے تو پہلے دن تو تکلف کے ساتھ اچھا کھانا جہاں تک مقدور ہو کھلائے (دوسرے تیسرے دن ماحضر سامنے رکھے تکلف کی حاجت نہیں)۔

اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُجِيْزُكَ - عباس چچا کیا میں تم کو عنایت نہ کروں تم کو عطیہ نہ دوں۔

تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِىْ مَا حَدَّثَتْ بِهِ اَنْفُسُهَا - اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو دل میں آئیں، زبان سے نہ نکالیں نہ ہاتھ پاؤں سے ان پر عمل کریں یعنی وسوسوں پر مواخذہ نہ ہوگا۔

كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِى الْجَوَازُ - میں دنیا میں لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا (خرید و فروخت معاملہ) میری عادت چشم پوشی اور درگذر کی تھی (برے روپیہ بھی لے لیتا تھا سختی سے تقاضا نہیں کرتا تھا محتاج کو معاف کر دیتا تھا)۔

اَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِىْ صَلٰوتِىْ - میں نماز میں بچہ کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا (چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتا ہوں اس خیال سے کہ اس کی ماں کو جو جماعت میں شریک ہے پریشانی نہ ہو - یہ اخلاق تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے - آپ کی ذات مبارک رحمۃ اللعالمین تھی ایک ایک عورت اور بچے کا آپ کو خیال تھا زبان سے اہل حدیث ہونے کا دعویٰ سہل ہے جب تک آپ کے اخلاق اور عادات کی پیروی نہ کی جائے آدمی کبھی اہل حدیث نہیں ہو سکتا)۔

تَجَوَّزُوْا فِى الصَّلٰوةِ - نماز ہلکی اور مختصر پڑھو - (یعنی جماعت کی نماز مطلب یہ ہے کہ قرأت مختصر کرو تاکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو اکیلے اگر نماز پڑھتا ہو تو جتنا چاہے طول دے سکتا ہے - ہمارے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نہایت مختصر نماز پڑھا کرتے کہ لوگوں کو ان پر تعجب ہوتا، بعض بیوقوفوں کی عادت ہے کہ جماعت کی نماز میں سنت کے خلاف طول دیا کرتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو جلدی جلدی نماز پڑھ لیتے ہیں یہ شیطان کے پیرو اور پیغمبر صاحب کے مخالف ہیں - مختصر کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ رکوع، سجدہ، قومہ اور قعدہ وغیرہ برابر ادا نہ کرے کیونکہ تعدیل ارکان تو اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہی سورتیں یا ان کے برابر والی سورتیں نماز میں پڑھے جو آنحضرتؐ سے ہر نماز میں ماثور ہیں، اس پر بھی اگر نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو بہت مختصر سورتیں پڑھ کر نماز ختم کر دے۔

يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ - کپڑے ہلکے رکھتے -

فَاَكُوْنَ اَنَا وَ اُمَّتِىْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ عَلَيْهِ - سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پل صراط پر سے گذریں گے۔

لَاتُجِيْزُا الْبُطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا - کنکریلا میدان (صفا مروہ کے بیچ میں) دوڑ کر طے کرو (اب وہاں دو سبز میل نشان کے لئے دونوں طرف لگا دیئے ہیں)۔

لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِىْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّىْ - میں آج کے دن اپنے اوپر کوئی گواہ منظور نہیں کروں گا مگر خود اپنے میں سے۔

قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَىَّ - اس سے پہلے کہ تم مجھ کو قتل کرو۔

وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا - کنواری لڑکی کا اذن یہی ہے کہ خاموش رہ جائے (جب اس سے نکاح کی اجازت چاہیں) اگر زبان سے انکار کرے (کہ مجھ کو یہ نکاح منظور نہیں ہے) تب اس پر جبر نہیں ہو سکتا (کسی ولی کو بالجبر نکاح کسی عورت کا درست نہیں گو باپ یا دادا ہو اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک کنواری چھوکری کا نکاح فسخ کر دیا جس کے باپ نے اس کے خلاف مرضی اس کا نکاح کر دیا تھا - یہ مذہب غلط ہے کہ باپ اپنی کنواری لڑکی کا نکاح جبراً

کر سکتا ہے البتہ اگر کنواری لڑکی نابالغہ ہو تو اس کا باپ اس کا نکاح کر سکتا ہے مگر بلوغ کے بعد اگر وہ ناراض ہو تو قاضی نکاح فسخ کر سکتا ہے-

اِذَا بَاعَ الْمُجِیْزَانِ فَالْبَیْعُ لِلْاَوَّلِ وَ اِذَا نَکَحَ الْمُجِیْزَانِ فَالنِّکَاحُ لِلْاَوَّلِ- اگر اجازت یافتہ دو شخص ایک ہی چیز کو بیع کریں (ایک ایک کے ہاتھ دوسرا دوسرے کے ہاتھ) تو جس نے پہلے بیع کی ہے اس کی بیع نافذ ہوگی اسی طرح اگر نکاح کے دو ولی ہوں یا دو شخصوں کو نکاح کر دینے کی اجازت ہو اور دونوں اس عورت کا نکاح پڑھا دیں' ایک ایک ت دوسرا دوسرے سے تو جس نے پہلے نکاح پڑھایا اسی کا نکاح نافذ ہوگا- اگر دونوں نے ایک ساتھ ہی وقت میں بیع یا نکاح کر دیا تو قرعہ ڈالیں گے اور جس کے نام قرعہ نکلے گا اس سے بیع یا نکاح نافذ کر دیں گے- بعض نے کہا بیع میں تو وہ شیء آدھی آدھ ہر خریدار کو ملے گی لیکن نکاح میں دونوں کا عقد باطل ہوگا)-

اِنْ کَانَ مُجِیْزًا وَکَفَلَ لَکَ غُرْمَ- اگر وہ غلام ماذون تھا (اس کے مالک نے اس کو تجارت کا اذن دیا تھا) اور وہ قیمت کا ضامن ہوا ہے تو بے شک اس کو تاوان دینا ہوگا-

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ- آدھی رات پر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے- (جوز کے معنی بیچا بیچ)-

رَبَطَ جَوْزَهٗ اِلٰی سَمَاءِ الْبَیْتِ اَوْ جَائِزَ الْبَیْتِ- اپنی کمر گھر کے چھت یا ناٹ سے باندھ دی-

فِیْهَا حَیَّاتٌ اَمْثَالَ اَجْوَازِ الْاِبِلِ- دوزخ کے نالوں اور میدانوں میں اتنے اتنے بڑے سانپ ہیں جیسے اوسط درجہ کے اونٹ (یہاں اوسط سے مراد بڑے ہیں' یعنی بڑے بڑے اونٹوں کے برابر)-

ذُو الْمَجَازِ- عرفات کے پاس ایک مقام کا نام ہے وہاں جاہلیت کے زمانہ میں بڑے بڑے بازار لگا کرتے-

حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ سَائِرِهَا- حم کا وہی حکم ہے جو دوسری سورتوں کا ہے یعنی اس کے معنی بھی اسی طرح پوشیدہ ہیں جیسے دوسرے مقطعات قرآنی کے یعنی اسرار اللہ ہیں-

ثُمَّ اَجَازَا- پھر وہ دونوں آگے بڑھ گئے ایک روایت میں ثُمَّ جَازَا ہے-

مَا کَادَتِ الصَّلٰوۃُ تَجُوْزُهَا- نماز اس سے تجاوز نہیں کرتی تھی (یعنی اس مسافت سے جو مسجد کی دیوار اور آنحضرتؐ میں رہتی)-

عَرَضَنِیْ فَلَمْ تُجِزْنِیْ- میرے والد نے مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا کہ مجاہدین میں مجھ کو بھی شریک کر لیں لیکن آپ نے منظور نہیں کیا (میری کم سنی کی وجہ سے)- وَ عَرَضَنِیْ وَ اَنَا ابْنُ خَمْسَةَ عَشَرَ فَاَجَازَنِیْ- پھر میرے والد نے دوبارہ مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا (مجاہدین میں شریک کرنے کے لئے) اس وقت میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا (مجھ سے بیعت لے لی) یا مجاہدین کے ساتھ میرا بھی حصہ شریک کر دیا-

جَائِزَہ- معمول تنخواہ' انعام' عطیہ' پیش کش سب کو کہتے ہیں-

لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ- قرآن ان کی ہنسلی کے نیچے نہیں اترے گا (بس حلق ہی میں رہ جائے گا دل پر کچھ اثر نہیں کرے گا)-

لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ- ان کلموں سے یعنی اس علم سے یا کلام سے کوئی نیک یا بد باہر نہیں ہو سکتا وہ سب پر محیط ہے یا مطلب یہ ہے کہ اس کے کلموں سے یعنی جو اس نے وعدے اور وعید کیے ہیں کوئی بچ نہیں سکتا' ہر ایک پر پورے ہوں گے-

اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ- جب ختنہ ختنہ سے مل جائے (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے دخول ہو جائے)-

مَا کَادَتِ الشَّاۃُ تَجُوْزُهَا- منبر اور مسجد کی دیوار میں (اتنا فاصلہ رہتا کہ بکری اس میں سے مشکل سے جا سکتی بلکہ نہ جا سکتی)-

اَلْمَرْاَۃُ لَا تَمْلِکُ مَا جَاوَزَ نَفْسَهَا- عورت اپنے نفس سے زیادہ کی مالک نہیں ایک روایت میں لَا تُمَلَّکُ

ہے۔

مَجَازًا اِلٰی حَاجَتِہٖ - اپنے مطلب نکالنے کا رستہ۔

اَلْاِمَامُ اَلنَّجْمُ الْهَادِیُ فِیْ غَيَاهِبِ الدُّجٰی وَ اَجْوَازِ الْبُلْدَانِ الْقِفَارِ - امام کیا ہے اندھیرے کی تاریکیوں میں اور خالی بستیوں کے بیچا بیچ مقاموں میں ایک راہ دکھانے والا ستارہ ہے۔

لَوْ جَازَلَہٗ ذٰلِکَ لَجَازَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ - اگر یہ اس کے لئے درست ہوتا تو خدا کے رسول کے لئے (بطریق اولٰی) درست ہوتا۔

لَا اُجِیْزُ فِی الطَّلَاقِ اِلَّا رَجُلَیْنِ - میں طلاق (کے ثبوت کے لئے) دو مردوں کی شہادت ضرور جانتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ تَجَوَّزْ عَنِّیْ یا تَجَاوَزْ عَنِّیْ - یا اللہ میرے گناہوں سے درگذر کر۔

جَوْزٌ - اخروٹ۔

جَوْزِ مَاثِلٍ - دھتورہ۔

جَوْزَاءَ - ایک ستارہ کا نام ہے اور ایک برج کا۔

تَبِیْنُ بِرَاسِ الْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِیْ وِزْرٌ عَلَیْہِ وَ عُقُوْبَۃٌ - عبداللہ بن حسن سے کسی نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اتنے طلاق دے جتنے ستارے آسمان میں ہیں انہوں نے کہا وہ جوزا کے سرے پر جو تین تارے ہیں ان سے بائن ہو جائے گی اور باقی طلاق مرد پر بوجھ اور عذاب قیامت کے دن ہوں گے (قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہوگا کہ تو نے خلاف شرع اتنی طلاقیں کیوں دیں؟ اہل حدیث کے نزدیک جب کوئی ایک بارگی تین طلاق یا ہزار طلاق دے دے ایک ہی طلاق رجعی پڑے گی۔ بعض کے نزدیک کچھ نہ پڑے گی۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑے گی اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی اور وہ عورت بغیر حلالہ کے اگلے خاوند کے لئے درست نہیں ہو سکتی)۔

اِذَا طَلَعَ هِلَالُ شَوَّالٍ نُوْدِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ اَنِ اغْدُوْا اِلٰی جَوَائِزِکُمْ فَھُوَ یَوْمُ الْجَائِزَۃِ - جب شوال کا چاند نکلتا ہے (اور مسلمان رمضان شریف کے روزوں سے فارغ ہوتے ہیں) تو مسلمانوں کو آواز دی جاتی ہے (یعنی آسمان پر پروردگار کی طرف سے) اب صبح کو اپنے اپنے انعام لو تو عید الفطر کا دن انعام کا دن ہے' اس دن روزہ داروں کو پروردگار کی طرف سے عیدی ملتی ہے وہ کیا ہے دوزخ سے خلاصی اور بہشت کی نعمتیں)۔

اَلْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَایَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ اِلَّا مُجْتَازَیْنَ - حائضہ اور جنبی مسجد میں نہ آئیں مگر گذر کر جا سکتے ہیں (اگر دوسری طرف سے رستہ نہ ہو)۔

جَوْسٌ - کسی بات کی ٹوہ لگانا' گھس جانا' گھورنا۔

جَوْسَۃُ النَّاظِرِ - برابر پے در پے دیکھنا' ایک روایت میں جَثَّۃُ النَّاظِرِ ہے۔

جَاسُوْا - گھس آئے۔

جَوْشٌ - ساری رات چلنا - (جَوْش یا جُوْش آدمی کے سینہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے جاش ہے بمعنی سینہ)۔

فَجَاشَتْ - بلند ہوئی' پھیل گئی۔

جَوْشَنٌ - بمعنی سینہ' اسی سے ہے دُعَاءُ الْجَوْشَنِ ایک دعا ہے۔

جَوْظٌ - اکڑ کر چلنا' بے صبری کرنا۔

اَھْلُ النَّارِ کُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ - ہر کھاؤ' موٹا' مغرور' دوزخی ہے' بعض نے کہا جَوَّاظ وہ جو روپیہ جوڑے کسی کو نہ دے۔ بعض نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا۔

جَوْعٌ - یا مَجَاعَۃٌ - بھوک لگنا - (جُوْعٌ بضم جیم بھی بمعنی بھوک ہے)۔

اِنَّمَا الرَّضَاعَۃُ مِنَ الْمَجَاعَۃِ - شیر خوارگی کا وہی زمانہ ہے جب دودھ کی بھوک ہو (یعنی صغر سن میں کیونکہ بڑے آدمی کی بھوک بغیر کھانا کھائے نہیں جاتی اور وہ بھوک کی حالت میں کھانے کی تلاش کرتا ہے نہ صرف دودھ کی)۔

وَاَنَا سَرِیْعُ الْاِسْتِجَاعَۃِ - مجھ کو روز کی بھوک جلد لگتی تھی۔

قَالَا اَلْجُوْعُ - دونوں نے عرض کیا ہم کو بھوک نے گھر

سے نکالا - یعنی کھانے کی تلاش میں گھر سے نکلے ہیں)۔

اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ فَلَا تَبْلُغُ الْمَسْجِدَ - جب مدینہ منورہ میں قحط پھیلے گا بھوک کے مارے تو اپنی بستر پر سے اٹھ کر مسجد تک نہ جاسکے گا -

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعِ - بھوک سے تیری پناہ وہ بڑی ہمخوابہ ہے -

بَيْتٌ لَّاتَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ - جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں (جیاع جائع کی جمع ہے یعنی بھوکا)۔

جَوْف - بیچ میں سے خالی ہونا' کھوکھلا ہونا' پیٹ' اندر' باطن' دل' شرم گاہ' نرم ہموار زمین -

اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ - شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے اندر (یعنی چڑیوں کے قالب میں)۔

اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ - سب وقتوں سے زیادہ قرب بندے کو اپنے مالک سے رات کے حصے کے اخیر بیچا بیچ میں ہوتا ہے - (رات کے دو حصے اس کا نصف ثانی بارہ بجے سے صبح تک ہے اور نصف اول چھ بجے شام سے بارہ بجے رات تک تو پہلا بیچا بیچ ۹ بجے شب کو ہوتا ہے اور دوسرا یعنی آخری بیچا بیچ تین بجے کا وقت ہوا تو آخر جوف کی صفت ہے' مطلب یہ ہے کہ تین بجے رات کا وقت بہت مقبولیت کا وقت ہے اس وقت بندے کو عبادت میں اپنے مالک کا کمال قرب حاصل ہوتا ہے)۔

اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَاجَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ - کس وقت دعا کی شنوائی (اجابت) زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا رات کے اخیر بیچا بیچ میں (ابن اثیر نے کہا یعنی اخیر تہائی میں وہ رات کے چھ حصوں میں سے پانچواں حصہ ہے یعنی دو بجے سے چار بجے تک کا وقت)۔

فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خَلْقٌ لَّايَتَمَالَكُ - جب شیطان نے آدم کا پتلہ اندر سے خالی کھوکھل پایا تو سمجھ گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو ضبط نہیں کر سکے گی (کھانے پینے دوسرے خواہشوں پر اس سے صبر نہ ہو سکے گا)۔

كَانَ عُمَرُ اَجْوَفَ جَلِيْدًا - حضرت عمرؓ بڑے پیٹ والے سخت آدمی تھے -

لَاتَنْسَوُا الْجَوْفَ وَمَا دَعٰى - پیٹ کا اور جو پیٹ میں جائے (کھانا پینا وغیرہ) اس کا خیال رکھو (مطلب یہ ہے کہ حلال حرام کا خیال رکھو - بعض نے کہا جوف سے قلب اور جو اس میں جائے اس سے معرفت الٰہی مراد ہے - بعض نے کہا جوف سے پیٹ اور شرم گاہ مراد ہیں - سارے گناہوں کا سر چشمے یہ تین مقام ہیں' پیٹ اور شرم گاہ اور زبان ان تینوں کا جو کوئی خیال رکھے شرع کا تابعدار ان کو بنا دے بس وہ کامل ہو گیا)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْاَجْوَفَانِ - سب سے زیادہ مجھ کو تم پر جن چیزوں کا ڈر ہے وہ دونوں کھوکھل (پھوخل) ہیں پیٹ اور شرم گاہ کا -

فَجَافَتْنِيْ - وہ میرے پیٹ تک پہنچ گئی -

جُوْفُوْهُ - ایک اونٹ کنوے میں گر گیا تھا تو مسروق نے کہا اس کے پیٹ پر مارو (برچھے یا تیر سے یہی اس کی زکوٰۃ ہے)۔

فِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ - جو زخم اندر تک پہنچے (مثلاً پیٹ یا دماغ کے اندر تک اس میں تہائی دیت دینا ہوگی)۔

مَامِنَّا اَحَدٌ لَوْ فُتِشَ اِلَّا فُتِشَ عَنْ جَائِفَةٍ اَوْ مُنَقِّلَةٍ - (حذیفہ نے کہا) ہم میں سے ہر ایک کا یہ حال ہے کہ اگر اس کا کھوج کیا جائے (اس کا عیب ڈھونڈھا جائے تو اس میں ایسا زخم (عیب) نظر آئے گا جو اندر تک پہنچ جاتا ہے یا ہڈی کو سرکا دیتا ہے یعنی ہر ایک میں ایک بڑا عیب نکلے گا)۔

اِنَّهُ دَخَلَ الْبَيْتَ وَ اَجَافَ الْبَابَ - آنحضرتؐ خانہ کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بند کر لیا -

اَجِيْفُوْا اَبْوَابَكُمْ - اپنے دروازے بند رکھو -

اَكَلْتُ رَغِيْفًا وَّ رَاْسَ جُوَافَةٍ فَعَلَى الدُّنْيَا الْعَفَاءُ - میں نے ایک روٹی اور مچھلی کا سر کھا لیا اب دنیا کم بخت فنا ہو جائے (چولہے میں جائے جہنم)۔

جُوَافَهْ - ایک قسم کی خراب مچھلی -

فَتَوَقَّلَتْ بِنَا الْقِلَاصُ مَنْ اَعَالِي الْجُوْفِ - جوف

کی بلندی کی طرف سے جوان اونٹنیاں ہم کو لے کر چڑھ دوڑیں- یہاں جوف ایک قطعہ زمین کا نام ہے بعض نے کہا جوف سے وادی کا نشیبی حصہ مراد ہے-

لِبَنِیْ غُطَیْفٍ بِالْجَوْفِ- بنی غطیف کا جوف میں جوف سے مراد نرم ہموار زمین یا ایک وادی کا نام ہے یمن میں' ایک روایت میں بالجُرُفِ ہے-

یَعْنِیْ جُوْفًا- یعنی عقل سے خالی' جوف اجوف کی جمع ہے-

مِنْ دُرَّۃٍ مُجَوَّفَۃٍ- خول دار موتی کا-

لَیْسَ عَلَیْکَ مَضْمَضَۃٌ وَّلَا اِسْتِنْشَاقٌ لِاَنَّھُمَا مِنَ الْجَوْفِ- تجھ پر کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا لازم نہیں کیونکہ منہ کے اندر اور ناک کے اندر دونوں جوف میں داخل ہیں- یہ امامیہ اور حنفیہ کے مذہب پر ہوگا امامیہ اور حنفیہ کے نزدیک وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا فرض نہیں ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور غسل میں حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے-

مَنْ اَجَافَ مِنَ الرِّجَالِ عَلٰی اَھْلِہٖ بَابًا اَوْ اَرْخٰی سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْہِ الصَّدَاقُ- جو مرد اپنی جورو کو لے کر دروازہ بند کر لے یا پردہ لٹکا لے (یعنی خلوت صحیحہ ہو جائے) تو اس پر پورا مہر واجب ہو گیا (صحبت کرے یا نہ کرے' یہ حنفیہ کے نزدیک ہے اور ہمارے نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہ ہوگا)-

جُوَالِقٌ- یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس کو باب الجیم مع اللام میں ذکر کرنا تھا چنانچہ ہم اسی باب میں اس کا ذکر کر آئے ہیں یہاں پھر دوبارہ بمتابعت صاحب مجمع یہ لفظ لکھ دیا گیا- ٹوکرہ اس کی جمع جَوَالِقُ بفتح جیم-

جَوْلٌ- گھومنا' پسند کرنا' ہٹ جانے کے بعد پھر حملہ کرنا' اسی طرح جُوْلٌ اور جُؤُوْلٌ اور جَوَلَانٌ اور جِیْلَانٌ اور جِیْلَالٌ یہ سب مصدر ہیں-

کَانَتْ لِلْمُسْلِمِیْنَ جَوْلَۃٌ- مسلمانوں کو کچھ شکست سی ہوئی (ان میں سے بعض لوگ بھاگ نکلے لیکن پھر حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر لوٹ آگئے اور کافروں پر حملہ کیا ان کو شکست دی)-

فَاجْتَالَتْھُمُ الشَّیَاطِیْنُ- شیطانوں نے ان کو نچایا- (یعنی گمراہ کیا' ایک روایت میں فَاحْتَالَتْھُمْ ہے حائے حطی سے ان کا ذکر آگے آئے گا)-

لِلْبَاطِلِ جَوْلَۃٌ ثُمَّ یَضْمَحِلُّ- جھوٹ شروع شروع میں خوب پھیل جاتا ہے (ہانڈی کے جوش کی طرح) پھر مٹ جاتا ہے (یعنی جھوٹے دین کو اوائل میں خوب فروغ ہوتا ہے اخیر میں پھیکا پڑ جاتا ہے اور سچا دین آہستہ آہستہ بڑھتا ہے لیکن روز بروز اس کو قوت ہوتی جاتی ہے جیسے دین اسلام کا حال ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات تک ۲۳ سال میں کل ایک لاکھ چند ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے حواری آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے تک صرف معدودے چند تھے بڑھتے بڑھتے ان کے اتباع کروڑوں تک پہنچ گئے- مسیلمہ کذاب کے پیرو تھوڑے ہی دنوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئے تھے مگر آخر کیا انجام ہوا اس کا دین چونکہ باطل تھا ایسا مٹ گیا کہ اب ایک پیرو بھی اس کا نظر نہیں آتا- یہود' نصاریٰ' ہندو' پارسی اور بدھ ان کے مذہب اپنے اپنے زمانہ میں ٹھیک اور سچے تھے اس لئے اب تک باقی ہیں)-

اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَۃً وَّ لِاَھْلِ الْحَقِّ جَوْلَۃً- جھوٹ بات جلد کود پڑتی ہے (لوگ اس طرف جلد مائل ہو جاتے ہیں) اور اخیر میں حق والوں کا غلبہ ہوتا ہے- بعض نے کہا یہاں بھی جَوْلَۃٌ کے وہی معنی ہیں شکست اور ہزیمت کے یعنی اہل حق شیطانی لوگوں سے مغلوب ہو جاتے ہیں' اس کی دلیل آخر میں یہ ہے کہ آثار مٹ جاتے ہیں' سنتیں مر جاتی ہیں' بدعتیں پھیل جاتی ہیں' سنت پر چلنے والوں کی تعداد قلیل رہ جاتی ہے' سب دینوں کا یہی حال ہوا ہندوؤں' مجوسیوں اور بودھ کے اصل دین میں خالص توحید تھی لیکن اب شرک میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ قلیل افراد اور مسلمانوں کا بھی یہی حال ہو گیا ہے اللہ رحم کرے-

اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ- یکا یک گھوڑا اپھڑ کنے لگا-

كَانَ اِذَا دَخَلَ اِلَيْنَا لَبِسَ مِجْوَلًا - آنحضرتؐ جب ہمارے پاس آتے تو صدریہ پہن لیتے، بعض نے کہا مِجْوَل سے چھوٹی زرہ مراد ہے-

وَنَسْتَجِيْلُ الْجَهَامَ - ہم خالی بادلوں کو (جن کا پانی برس چکا ہو) گھومتا ہوا دیکھتے (ہوا ان کو ادھر اُدھر لے جاتی) ایک روایت میں نَسْتَخِيْلُ ہے خائے معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا)-

لَيْسَ لَكَ جُوْلٌ - تجھ میں عقل نہیں ہے، اصل میں جُوْل کنوے کی مینڈ کو کہتے ہیں وہ ہر چیز کو کنوے میں گرنے سے روکتی ہے- عقل کو بھی جول کہا وہ بھی آدمیوں کو خرابی اور ہلاکت سے روکتی ہے-

جَوَالُ الْقَرْيَةِ - گاؤں کے نجاست خور جانور- (اس کا ذکر جلل میں ہو چکا ہے)-

جَالُوْت - ایک ظالم بادشاہ تھا جس کو حضرت داؤدؑ نے مارا-

جَوَائِلُ الْاَوْهَامِ - جو وہم دل میں پھرتے رہتے ہیں-

مَالَهٗ جُوْلٌ وَّجَالٌ - نہ اس میں عقل ہے نہ ہمت-

جَوْنٌ - کالا ہونا- سفید ہونا، دن-

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ جَوْنِيَّةٌ - میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ ایک سفید یا سیاہ چادر اوڑھے تھے، بعض نے کہا یہ نسبت ہے بنی جون کی طرف جواز دقبیلہ کی ایک شاخ ہے-

عَلَيْهِ جِلْدُ كَبْشٍ جَوْنِيٍّ - ایک کالے مینڈھے کی کھال پہنے تھے (یہ حضرت عمرؓ کا ذکر ہے جب آپ شام کے ملک میں گئے تھے)-

اِنَّ الشَّمْسَ جَوْنَةٌ - آفتاب سفید ہے یا سرخ-

جُوْنَةُ الْعَطَّارِ - عطر فروش کا ڈبہ-

اِلَى الْكُلَيْبِيَّةِ جُوْنًا لِتَسْتَعِيْنَ بِهَا عَلٰى مَاتَمِ الْحُسَيْنِ - ایک کالی چڑیا جو پتھر کھاتی ہے اس لئے بھیجی کہ امام حسینؑ پر ماتم کرنے کے لئے اس سے مدد لی جائے-

جَوًى - پیٹ کی بیماری، عشق و محبت کی سوزش-

لَاَنْ اَطَّلِيَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَطَّلِيَ بِزَعْفَرَانٍ - (حضرت علیؑ نے کہا) اگر میں ہانڈی کے ڈھکن کی کالک مل لوں تو یہ اس سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کہ زعفران ملوں-

فَاجْتَوُا الْمَدِيْنَةَ - مدینہ میں آکر ان کو پیٹ کی بیماری ہوگئی یا مدینہ کی ہوا ان کو ناموافق آئی-

مَا اَخْرَجَ هٰذَا مِنْكَ اِلَّا جَوًى - یہ ہائے ہائے جو تم کرتے ہو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے ہے جو عشق و محبت کی سوزش ہے (یہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے کہا وہ جب گھر میں آتے تو آہ آہ کرتے-)

فَتَجْوَى الْاَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ - زمین ان یا جوج ماجوج کی لاشوں کی بدبو سے بدبودار ہو جائے گی-

اِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ جَوَّانِيًّا وَ بَرَّانِيًّا فَمَنْ يُّصْلِحْ جَوَّانِيَّهٗ يُصْلِحُ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهٗ وَمَنْ يُّفْسِدْ جَوَّانِيَّهٗ يُفْسِدُ اللّٰهُ بَرَّانِيَّهٗ - ہر آدمی کا ایک باطن ہے ایک ظاہر جو کوئی اپنے باطن کو درست کرے گا (اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اپنی نیت صاف رکھے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی درست کر دے گا اور جو کوئی اپنا باطن خراب کرے گا (خلق اللہ کو دھوکا دینے کے لئے ظاہر میں متقی بنے گا اندر فاسق فاجر) تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی خراب کر دے گا (ایک نہ ایک دن اس کی بدباطنی اور بدنیتی کھل جائے گی لوگوں میں ذلیل و خوار ہوگا)-

جَوَّانِيَّةٌ - ایک مقام ہے احد پہاڑ کے پاس-

ثُمَّ فَتَقَ الْاَجْوَاءَ وَشَقَّ الْاَرْجَاءَ - پھر جووں کو چیرا کناروں کو پھاڑا-

جَوٌّ - کہتے ہیں اس خالی جگہ کو جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے-

فَنُوْدِيَ مِنَ الْجَوِّ - جو سے ان کو آواز دی گئی-

يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ فِي الْجَوِّ - جو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں (تسبیح کرتے ہیں)-

حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ - جب وہ جو میں پہنچا یعنی دائرہ افق-

اِنِّیْ قَدِ اجْتَوَیْتُ الْمَدِیْنَةَ- مجھ کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی یا مدینہ میں رہنا مجھ کو برا معلوم ہوا (یہ ابوذر غفاری کا قول ہے جب حضرت عثمان سے اوران سے شکر رنجی ہوگئی تھی)-

جَوَارِشُ - ایک مرکب دوا ہے جو معجون کی طرح ہوتی ہے اور تقویت ہضم اور دفع ریاح کے لئے دی جاتی ہے اس کی بہت سی قسمیں ہیں جو قرابادین میں مرقوم ہیں' جوارش اور معجون میں فرق یہ ہے کہ جوارش کا قوام پتلا ہوتا ہے اور وہ خوش ذائقہ ہوتی ہے اور اکثر ہضم غذا کے لئے دی جاتی ہے اور معجون کا قوام غلیظ ہوتا ہے وہ مختلف امراض کے لئے دیا جاتا ہے-

جَوْهٌ - سامنا کرنا - اسی سے جاہ ہے بمعنی مرتبہ-

وَ جَاهُکَ اَعْظَمُ الْجَاهِ- تیرا مرتبہ سب سے بڑا- (اور عالی شان) مرتبہ ہے-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْهَاءِ

جَهْبَذٌ - یا جَهْبِذٌ - کھوٹا کھرا پرکھنے والا اسکی جمع جہابذہ ہے-

جَهْجَهَةٌ- للکارنا' ڈانٹنا کسی کام سے باز رکھنے کے لئے-

اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ عَدَا عَلَیْهِ ذِئْبٌ فَانْتَزَعَ شَاةً مِنْ غَنَمِهٖ فَجَهْجَاءَ هُ الرَّجُلُ - اسلم قبیلے کے ایک شخص کی بکریاں تھیں بھیڑیا آیا اوراس کی ایک بکری نکال لے چلا اس شخص نے بھیڑے کو جھڑکا للکارا- اصل میں جَهْجَهَهٗ تھا دوسری ہاء کو ہمزہ سے بدل دیا-

لَا تَذْهَبُ اللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ - راتوں کا سلسلہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو جہجاہ کہیں گے یا جہجل جیسے دوسری روایت میں ہے یا جَهْجَاهَه-

جَهْدٌ - کوشش کرنا' طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا-

مُجَاهَدَہ اور جِهَاد- ایک دوسرے کے مقابل کوشش کرنا کافروں سے اللہ کی رضا مندی اس کا سچا دین پھیلانے کے لئے لڑنا-

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَّنِیَّةٌ- جب مکہ فتح ہوگیا تو اب ہجرت نہیں رہی (یعنی ہجرت کا وجوب جاتا رہا اس لئے کہ مکہ دارالاسلام ہوگیا) (صرف جہاد یعنی کافروں سے لڑائی اور جہاد کی نیت باقی ہے وہ قیامت تک باقی رہیں گے جیسے دوسری حدیث میں ہے اَلْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ جس دن سے اللہ نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس دن سے برابر جہاد قیامت تک باقی رہے گا یہاں تک کہ میری امت کا اخیر حصہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوکر) دجال سے لڑے گا-

فَائِدَہٗ - اختلاف ہے اس میں کہ اب بھی دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا واجب ہے یا نہیں؟ بعض نے کہا اب مستحب ہے اسی طرح ان بلاد سے ہجرت کرنا جہاں فسق و فجور' بدعات اور معاصی کا علانیہ ارتکاب ہوتا ہو وہ بھی مستحب ہے-

فَائِدَہٗ - یہ جو فرمایا جہاد کی نیت اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد شرعی بحسب شرائط میسر نہ ہو سکے یا اس کا موقع نہ ملے تو جہاد کی نیت رکھے اس کے لئے تیار رہے کیونکہ جہاد بھی نماز روزے کی طرح اسلام کا ایک رکن ہے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نیت یعنی اخلاص فی النیۃ - مطلب یہ ہے کہ خالص خدا کی خوشنودی کے لئے جہاد کرنا نہ روپیہ پیسہ یا ملک و مال و حکومت حاصل کرنے کے لئے-

مترجم :- کہتا ہے بعض ناواقف کم علم مولویوں نے جہاد کی شرائط اوراس کی حقیقت اور مصلحت پر غور نہ کر کے ہر ایک جنگ وفساد اور خون ریزی کو جہاد سمجھا ہے- یہ ان کی نادانی ہے معلوم ہوا کہ وہ شرائط جہاد سے واقف نہیں ہیں ان مولویوں کے فتوی پر اعتبار نہ کرنا چاہئے' جہاد کو ابتداء شروع کرنے کے لئے از روئے شرع محمدی اور قرآن وحدیث کئی شرائط ہیں منجملہ ایک بڑی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا امام ایک قرشی عادل شخص ہو اگر بنی فاطمہ میں سے ہو تو اور زیادہ عمدہ ہے بغیر امام قرشی کے جھنڈے کے تلے رہ کر جہاد نہیں ہوسکتا

اور یہ بھی ایک بڑی شرط ہے کہ مجاہدین دارالحرب سے باہر رہتے ہوں' ان کفار کے ملک اور امان میں نہ ہوں جن پر جہاد کرنا چاہتے ہیں' یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے ان کافروں کو جن پر جہاد کا ارادہ ہو امام کی طرف سے ایک باقاعدہ نوٹس دیا جائے کہ یا تو اسلام لائیں یا جزیہ دینا قبول کریں اگر وہ اسلام قبول نہ کریں نہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کی مدد پر بھروسہ کر کے ان سے لڑنا چاہئے لیکن عورتوں' بچوں' بوڑھے پھونس' درویشوں اور راہبوں سے ہرگز تعرض نہ کرنا چاہئے - یہ بھی ضروری ہے کہ اس لڑائی کا مقصد نہ تو ملک گیری ہو نہ تحصیل مال و دولت نہ تحصیل حکومت و سلطنت بلکہ صرف اللہ کی توحید پھیلانا اور شرک مٹانا اور لوگوں کی اصلاح اور درستی اور امن و امان قائم کرنا ہو-

اَجْتَهِدُ رَائِیْ - میں اپنی رائے کوشش کے ساتھ قائم کروں گا (یعنی جس مسئلہ میں نہ قرآن کا حکم ملے گا نہ حدیث کا اس میں قیاس کروں گا' اس حدیث سے صاف یہ ثابت ہوا کہ قیاس اسی وقت کرنا چاہئے جب قرآن یا حدیث میں وہ مسئلہ نہ ملے ورنہ قرآن یا حدیث کے موجود ہوتے ہوئے قیاس کرنا شیطانی کام ہے)-

اَوَّلَ مَنْ قَاسَ اِبْلِيْسُ - سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا اس نے خدا کا حکم ہوتے ہوئے اس کو نہ سنا اور اپنی رائے پر چلا آخر مردود ہوا-

اِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ - اگر مجتہد اس مسئلہ میں جس میں اس کو قرآن اور حدیث کا حکم نہ ملے قیاس اور اجتہاد کرے پھر اس سے غلطی ہو تب بھی اس کو ایک اجر ملے گا (کیونکہ اس کی نیت بخیر تھی جب وہ مسئلہ اس کو قرآن و حدیث میں نہ ملا تو پھر قیاس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا - ہم اگلے تمام مجتہدوں کو' جیسے امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ وغیرہ ہیں پروردگار کے مقبول بندے اور ماجور اور مثاب سمجھتے ہیں -- جن مسئلوں میں ان کا قیاس حدیث کے خلاف ہو تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کو وہ حدیث نہیں ملی ورنہ ہرگز حدیث کو چھوڑ کر وہ قیاس نہ کرتے' خصوصاً امام اعظمؒ کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے ان کا تو قول یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے اسی طرح صحابی کا قول بھی-

شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ - ایک بکری تھی جس کو ضعف ناتوانی اور لاغری نے سب بکریوں سے پیچھے کر دیا تھا (وہ ناطاقتی کے مارے دوسری بکریوں کے برابر چل نہ سکتی ابن اثیر نے کہا جَهْد اور جُهْد کئی حدیثوں میں آیا ہے دونوں کے معنی طاقت اور کوشش' بعض نے کہا بضمۂ جیم بمعنی طاقت اور بفتحہ جیم مشقت)-

اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ - کون سی خیرات افضل ہے؟ فرمایا وہ خیرات جو کم مال والا بقدر گنجائش اپنی طاقت کے موافق نکالے-

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ - تیری پناہ بلا کی سختی اور مشقت سے (مراد وہ بلا ہے جس میں آدمی مرنا پسند کرتا ہے بعض نے مفلسی کے ساتھ عیال داری)-

وَ النَّاسُ فِیْ جَیْشِ الْعُسْرَةِ مُجْهِدُوْنَ - تنگی کی جنگ یعنی جنگ تبوک میں جب مسلمان بہت نادار تھے لوگ مشقت اٹھا رہے تھے (نہ سواری تھی نہ خرچ راہ)-

جُهِدَ الرَّجُلُ - وہ مرد تکلیف میں پڑ گیا-

جُهِدَ النَّاسُ - لوگوں پر قحط آن پڑا-

مُجْهِدٌ - مشقت میں گرفتار-

اَجْهَدَ دَابَّتَهٗ - اپنے جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا-

رَجُلٌ مُجْهِدٌ - ناتواں جانور والا-

اَجْهَدَهٗ - اس کو مشقت میں ڈال دیا-

اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا - جب عورت کے چاروں کونوں کے بیچ میں بیٹھا پھر اس پر زور لگایا (اس کو دھکیلا یعنی دخول کیا تو غسل واجب ہو گیا گو انزال نہ ہو مگر ایک جماعت صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ غسل جب ہی واجب ہوگا جب انزال ہو اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے انما الماء من الماء)-

فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُکَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ - خدا

کی قسم میں آج تجھ کو نہیں ستاؤں گا اگر تو کوئی بھی چیز میرے مال میں سے اللہ کے واسطے لے لے ایک روایت میں لَا اَحْمَدُکَ ہے یعنی اگر تو آج مجھ سے للّٰہ کچھ نہ مانگے تو میں تیری تعریف نہیں کروں گا (مطلب یہ ہے کہ مانگ اور لے جا اسی میں میری خوشی ہے)۔

لَا یُجْهِدُ الرَّجُلُ مَالَهٗ ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْأَلُ النَّاسَ - کوئی تم میں ایسا نہ کرے کہ اپنا مال سب خرچ کر ڈالے پھر لوگوں سے سوال کرتا پھرے (بلکہ اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر خرچ کرے)۔

حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجَهْد - جبرئیلؑ نے مجھ کو اتنا دبوچا (اپنی طاقت بھر زور کیا' کیونکہ اس وقت جبرئیلؑ بشری صورت میں تھے تو بشر کے مقدور بھر زور کیا) ایک روایت میں حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدُ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ایسا دبوچا کہ میں بہت ہی تنگ ہوگیا انتہا درجہ کی تکلیف مجھ کو ہوئی -

فَاجْهَدْ عَلَیَّ جَهْدَکَ - (اب جا) تو جو میرا بگاڑ کر سکتا ہے کر۔

اِنَّهٗ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ - عامر تو اللہ کی راہ میں کوشش کرنے والا ہے غازی ہے' بعض نے کہا مجاہد جاہد کی تاکید ہے دونوں کے ایک معنی ہیں' ایک روایت میں اِنَّهٗ لَجَاهَدَ مَجَاهِدَ یعنی عامر نے تو بڑے مشکل کاموں کو اپنی کوشش سے پورا کیا۔

وَ تَتْرُکُ الْجِهَادَ - تم جہاد نہیں کرتے (یعنی باغیوں سے مقابلہ وہ بھی جہاد ہے)۔

اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ یُجَاهِدُ - سب لوگوں میں کون افضل ہے؟ فرمایا جو جہاد کرتا ہے۔

لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِیْ - اس کو کوئی چیز اس کے گھر سے نہ نکالے سوائے میری راہ میں جہاد کرنے کے۔ یعنی خالص نیت سے صرف جہاد فی سبیل اللہ کے لئے گھر سے نکلا ہو نہ مال کی طمع نہ اور کسی دنیاوی غرض سے۔

فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَّجَهْدٌ - ان کو قحط آ لگا اور سخت تکلیف پڑی' ایک روایت میں جُهْدٌ بضمۂ جیم ہے۔

عَلٰی لَاوَائِهَا وَ جَهْدِهَا یا جُهْدِهَا - وہاں کی بلا اور مصیبت پر۔

فَاَصَابَنَا جَهْدٌ - ہم کو بھوک کی تکلیف ہوئی -

اِذَا اجْهَتَدَ فِی الْیَمِیْنِ - جب زور کی قسم کھاتے -

اِنَّا لَنَجْهَدُ اَنْفُسَنَا وَ اِنَّهٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ - ہم تو اپنے اوپر مشقت ڈال کر تیز چلتے تھے اور آپ کو کچھ پرواہ نہ ہوتی -

اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ - بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس پر جہاد کرے (گناہ سے اس کو باز رکھے)۔

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِهَادِ الْاَکْبَرِ - اب ہم چھوٹے جہاد (یعنی کافروں کے ساتھ لڑنے) سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آئے (اب نفس سے جہاد کریں گے) یہ حدیث تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے مگر اس کی صحیح سند مجھ کو نہیں ملی۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ وَ اَلْسِنَتِکُمْ - کافروں سے مال سے جہاد کرو اور جان سے اور زبان سے (زبان سے جہاد یہ ہے کہ اسلام پر جو وہ عیب لگائیں ان کو جواب دو' شرک اور کفر کی مذمت اور ہجو کرو' مخالفین اسلام جو کتابیں لکھیں ان کا رد کرو' پادریوں کی طرح ہر ایک سڑک اور مجمع میں اسلام کی وعظ کرتے رہو' اسلام کی حقیقت اور خوبی بیان کرتے رہو تا کہ سننے والے اسلام کی طرف مائل ہوں- افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تبلیغ اور اشاعت اسلام سے بالکل چشم پوشی کر لی ہے)۔

فَفِیْهِمَا فَجَاهِدْ - جا اپنے ماں باپ ہی میں جہاد کر (یعنی انہی کی خدمت گذاری میں مصروف رہ)۔

جَهْدُ الْبَلَاءِ اَنْ یُّقَدَّمَ الرَّجُلُ فَیُضْرَبُ عُنُقُهٗ صَبْرًا وَّالْاَسِیْرُ مَادَامَ فِیْ وَثَاقِ الْعَدُوِّ وَ الرَّجُلُ یَجِدُ عَلٰی بَطْنِ اِمْرَأَتِهٖ رَجُلًا - آنحضرتؐ نے جهد البلاء کی (جس سے آپ نے پناہ مانگی) یہ تفسیر کی ہے کوئی آدمی بندھا ہوا اس کی گردن ماری جائے (کولڈ بلڈ) وہ کچھ نہ کر سکتا ہو مجبور ہو یا قیدی جو دشمن کے پنجہ میں گرفتار ہو یا وہ مرد جو اپنی جورو کے پیٹ پر غیر مرد کو پائے۔

رَبِّ لَاتَجْهَدْ بَلَائِیْ - مالک میری بلا سخت نہ کر-

اَلْوَصِیَّةُ بِالرُّبُعِ جَهْدٌ - چوتھائی مال کی وصیت انتہا ہے (باقی وارثوں کے لئے چھوڑ دینا چاہئے)-[1]

وَاجْهَدْ اَنْ تَبُوْلَ - زور سے پیشاب کر-

مِنْ غَیْرِ اَنْ تُجْهِدَ نَفْسَکَ - اپنے اوپر تکلیف اٹھائے بغیر-

اَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ - افضل جہاد نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے-

اِجْتِهَادِ شَرْعِیْ - کسی مسئلہ میں حکم شرعی بہ غلبہ ظن حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا-

مُجْتَهِدْ - جو کسی مسئلے کا حکم شرعی اس کے تمام دلائل سمیت جانتا ہو اگر اکثر احکام مع ان کے دلائل کے جانتا ہو تو وہ مجتہد مطلق ہے ورنہ جس مسئلے کے تمام دلائل کو منضبط کر لے اس میں وہ مجتہد ہے اب اس مسئلہ میں اس کو کسی مجتہد کی تقلید درست نہ ہوگی-

بَلَغَ مَجْهُوْدِیْ - یہ کام میری طاقت کے انتہائی درجہ کو پہنچ گیا-

اَلْمِسْکِیْنُ اَجْهَدُ مِنَ الْفَقِیْرِ - مسکین فقیر سے بھی زیادہ برے حال والا-

بِاَرْضٍ جَهَادٍ - سخت پتھر زمین میں-

جَهْرٌ - پکارنا' ظاہر کرنا' کھول دینا' بہت سمجھنا' بن راہ پہچانے چلنا' آمنے سامنے بلاحجاب کسی کو دیکھنا' صاف کرنا' بڑا سمجھنا-

مَنْ رَاٰهُ جَهْرَةً - جو کوئی آنحضرت کو دیکھتا اس کی نگاہ میں آپ بڑے دکھائی دیتے (یہ عظمت الٰہی کا ظہور تھا)-

رَجُلٌ جَهِیْرٌ - وہ شخص جو نظروں میں بڑا معلوم ہو-

اِذَا رَاَیْنَاکُمْ جَهَرْنَاکُمْ - جب ہم تم کو دیکھتے ہیں تو ہم کو تمہارے تن و توش پہلے نظر آتے ہیں-

جَهَرْتَ الْجَیْشَ - تو نے لشکر کو بہت سمجھا-

وَجَدَ النَّاسُ بِهَا بَصَلًا وَّ ثُوْمًا فَجَهَرُوْهُ - لوگوں نے خیبر میں پیاز اور لہسن پائے اسی کو نکال کر کھانے لگے- یہ

جَهَرْتُ الْبِئْرَ سے نکلا یعنی میں نے کنوے کو صاف کیا اس کا کوڑا کچرا' مٹی وغیرہ نکال ڈالا-

اِجْتَهَرَدُ فُنَ الرَّوَاءِ - (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اپنے والد کی تعریف میں) یعنی انہوں نے عمدہ اور پاکیزہ پانی پر جو مٹی وغیرہ پڑ گئی تھی اس کو نکال ڈالا-

کُلُّ اُمَّتِیْ مُعَافًی اِلَّا الْمُجَاهِرِیْنَ - میری ساری امت بخشی جائے گی مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں (یا اپنے گناہوں کو ڈھیٹ پنے سے لوگوں پر کھولتے ہیں' فخریہ بیان کرتے ہیں' ایک روایت میں اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ ہے معنی وہی ہے-

اِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ کَذَا وَ کَذَا - ایسا ایسا کرنا گناہ کھولنے میں داخل ہے' ایک روایت میں من الْجِهَارِ ہے معنی وہی ہے-

لَاغِیْبَةَ لِفَاسِقٍ وَّلَا مُجَاهِرٍ - فاسق اور علانیہ گناہ کرنے والے کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے (یعنی اس کی غیبت کرنا گناہ نہ ہوگا' مجاہر وہ فاسق جو گناہ کے کام کھلم کھلا کرے اور اللہ کے احکام کی عظمت اس کے دل سے جاتی رہی ہو)-

اِنَّهٗ کَانَ رَجُلًا مُجْهِرًا - حضرت عمرؓ پکار کر بات کرنے والے آدمی تھے- جوہری نے کہا مِجْهَرٌ بکسرۂ میم جس کی عادت پکار کر بات کرنے کی ہو-

فَاِذَا امْرَاَةٌ جَهِیْرَةٌ - ناگاہ ایک عورت ملی جو بلند آواز والی تھی' بعض نے کہا جہیرہ سے یہ مراد ہے کہ حسینہ اور خوش منظر تھی-

نَادٰی بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِیٍّ - حضرت عباسؓ نے اپنی بلند آواز سے پکارا-

جَهْوَرَ بِصَوْتِهٖ - زور سے آواز دی-

اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ کَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ - قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خیرات کرنے والا (اس میں

---

[1] صحیح احادیث کے مطابق زیادہ سے زیادہ ثلث ۳/۱ تک وصیت کی جا سکتی ہے- (م)

کوئی برائی نہیں اگر ریا کی نیت نہ ہو)۔

لَیْسَ فِی الْجَوْهَرِ زَکٰوۃٌ۔ جواہرات (جیسے یاقوت الماس زمرد وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

فِیْ تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ تُعْرَفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ۔ انقلابات میں آدمیوں کی حقیقت کھلتی ہے کہ شریف ہیں یا پاجی' بندۂ غرض ہیں یا سچے دوست کیونکہ اچھے وقت میں سب دوستی جتاتے ہیں۔

مترجم:۔ کہتا ہے کہ اس کا تجربہ جیسا مجھ کو ہوا ہے شاید ویسا کسی کو ہوا ہو جب میں مدارالمہام حیدرآباد کی پیشی میں اور ان کا معتمد اور امین تھا تو میرے مکان پر اتنے لوگوں کو مجمع رہتا کہ میں تنگ آجاتا پھر جب میں معرض عتاب میں آیا اور اس عہدے سے علیحدہ ہو گیا تو فوراً لوگوں نے آنا چھوڑ دیا۔ سب کے سب ہوا کے آشنا تھے اور بے حد محبت کا دعوٰی کرتے تھے یہ سارا دعوٰی جھوٹ اور ابلہ فریبی نکلا۔

لَوْقَاسَ الْجَوْهَرَ الَّذِیْ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُ اٰدَمَ بِالنَّارِ کَانَ ذٰلِکَ اَکْثَرَ نُوْرًا۔ اگر ابلیس اس جوہر کو دیکھتا جس سے آدم پیدا کئے گئے (یعنی نور الٰہی کو جو ان میں تھا) تو آگ سے بڑھ کر اس کو روشن پاتا مگر اس نے صرف خاک کو دیکھا اور نور پر نظر نہ پڑی اس لئے اس کا قیاس غلط نکلا اور مردود ہوا۔

جَوْهَرِیْ۔ مشہور لغت کا عالم ہے جس کی کتاب صحاح تمام لغت عرب کی کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے' اس کا نام اسمٰعیل بن حماد تھا' صاحب قاموس نے جن کا نام محمد بن یعقوب فیروز آبادی ہے اپنی کتاب کے اکثر مطالب صحاح ہی سے لئے ہیں جیسے بیضاوی نے تفسیر کشاف سے باوجود اس کے صاحب صحاح پر اپنا فخر جتایا ہے اور اس کی غلطیاں نکالی ہیں حالانکہ خود بدولت نے بھی غلطیاں کی ہیں۔

معصوم بجز خداوند جل جلالہ وعلا کے کوئی نہیں ہے۔

حافظ عبدالغنی نابلسی نے کیا خوب کہا ہے "من قال قد بطلت صحاح الجوهری لما اتی القاموس هو المفتری قلت اسمه القاموس وهو البحران یفخر فمعظم فخره بالجوهر"۔[1]

کَانَ یَجْهَرُ فِی الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَ یُسِرُّ فِی الظُّهْرَیْنِ۔ آنحضرتؐ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرأت پکار کر کرتے اور ظہر اور عصر میں آہستہ۔

جَهْرِیْ۔ وہ نماز جس میں پکار کر قرأت کی جاتی ہے۔

جَهْزٌ۔ زخمی کا کام تمام کر دینا' اس کو مار ڈالنا۔

تَجْهِیْز۔ تیار کرنا سامان کا خواہ مسافری کا سامان ہو یا دولہن کا یا میت کا۔

جِهَاز۔ سامان مسافر کا ہو یا میت کا یا دولہن کا۔

مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا۔ جس نے نہ خود جہاد کیا نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان تیار کیا۔

هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا مَرَضًا مُّفْسِدًا اَوْ مَوْتًا مُّجْهِزًا۔ کیا اس بیماری کا انتظار کر رہے ہیں جو صحت خراب کر دے یا اس موت کے منتظر ہیں جو جلدی سے کام تمام کر دے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْهَزَ عَلَى الْجَرِیْحِ۔ یعنی زخمی کو مار ڈالا اس کا کام تمام کر دیا۔

لَا یُجْهَزُ عَلٰی جَرِیْحِهِمْ۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے) یعنی باغیوں میں جو لوگ زخمی ہوں ان کو قتل نہ کیا جائے۔

اَتٰی عَلٰی اَبِیْ جَهْلٍ وَّهُوَ صَرِیْعٌ فَاَجْهَزَ عَلَیْهِ۔ عبداللہ بن مسعودؓ ابو جہل کے پاس آئے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا انھوں نے اس کا کام تمام کر دیا گردن ہی کاٹ لی۔

فَاَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُحْرِقَ۔ انھوں نے حکم دیا چونٹیوں کا سارا چھتہ جلا دیا گیا (شاید ان کی شرع میں جانوروں کا جلانا جائز ہوگا)۔

وَلَمْ اَقْضِ مِنْ جَهَازِیْ شَیْئًا۔ میں نے اپنے سفر کا کوئی سامان تیار نہیں کیا۔

فَجَهَّزْتُ اِلَی الشَّامِ۔ میں نے اپنے گماشتوں کو

---

[1] جس نے یہ دعوٰی کیا کہ "قاموس" کے آجانے سے جوہری کی "صحاح" کی وقعت ختم ہوگئی ہے' اس کا دعوٰی جھوٹا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر قاموس سمندر ہونے کے ساتھ فخر کرے تو اس کے فخر کی بنیاد جوہر (قیمتی موتی) سے متعار ہے۔ (م)

سامان وغیرہ دے کر شام کو روانہ کرنا چاہا۔

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا - جس نے غازی کا سامان تیار کر دیا (ہتھیار، راہ خرچ، سواری وغیرہ)۔

اِذَا اَخَذَ الْحَاجُّ بِجَهَازِهٖ - جب حاجی اپنا سامان کر لے۔

اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَخُذْ فِيْ جَهَازِهٖ وَ عَجِّلْهُ - جب کوئی مر جائے تو اس کے کفن دفن کا سامان کر اور جلدی کر۔

فَاَعِدُّوا الْجَهَازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ - سفر دور دراز کے لئے سامان تیار کرو۔

اَلَا لَاتُجْهِزُوْا عَلٰى جَرِيْحٍ وَّلَا تَتْبَعُوْا مُدْبِرًا - جو زخمی ہو جائے اس کو قتل نہ کرو جو پیٹھ موڑ کر بھاگے اس کا پیچھا نہ کرو (یہ حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں فرمایا)۔

جَهْشٌ - گھبرا کر رونے کا قصد کر کے بھاگنا۔

فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ - میں نے رو دینے کا قصد کیا، ایک روایت میں فَجَهِشْتُ ہے۔

فَجَهِشْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہم رونی صورت بنا کر آنحضرتؐ کے پاس بھاگے۔

فَاَجْهَشْتُ يا فَجَهِشَتْ - وہ رونی بن کر چلیں یا وہ رونے کی نیت کر کے بھاگیں۔

جَهْضٌ - غالب ہونا، روکنا، دور کرنا، الگ کرنا۔

فَجَاهَضَنِيْ عَنْهُ اَبُوْ سُفْيَانَ - ابوسفیان نے اس شخص کو مارنے سے مجھ کو روک دیا یا ہٹا دیا۔

فَاَجْهَضُوْهُمْ عَنْ اَثْقَالِهِمْ - انہوں نے ان کو ان کے سامان سے ہٹا دیا۔

اِجْهَاض - پھسلانا۔

فَاَجْهَضَتْ جَنِيْنَهَا - اس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا۔

جَهِيْض - کچا بچہ جس میں جان پڑ گئی ہو۔

طَلَبْنَا الْعَدُوَّ حَتّٰى اَجْهَضْنَاهُمْ - ہم دشمنوں کے پیچھے لگے یہاں تک کہ ہم نے ان کو ان کے مقامات سے ہٹا دیا۔

جَهْلٌ یا جَهَالَةٌ - بے علمی نادانی۔

تَجَاهُلٌ - جان بوجھ کر اپنے تئیں جاہل بنانا۔

اِسْتِجْهَال - کسی کو جاہل کہنا۔

تَجْهِيْل - جاہل بنانا۔

جَهْل بَسِيْطٌ - ایک بات کا نہ جاننا۔

جَهْلٌ مُرَكَّبٌ - ایک بات کا نہ جاننا اور پھر یہ سمجھنا کہ ہم جانتے ہیں۔

اِنَّكُمْ لَتُجْهِلُوْنَ - تم اپنے باپ دادوں کو جاہل بناتے ہو۔

مَنِ اسْتَجْهَلَ مُؤْمِنًا فَعَلَيْهِ اِثْمُهٗ - جو شخص کسی مومن کو بہکا کر یا غصہ دلا کر اس سے جہالت کا کام کرائے تو گناہ اسی پر ہوگا۔

وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ - ان کو قومی پچ نے جاہل بنا دیا۔

اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا - بعض علم جہل کی طرح برا ہے (جیسے علم نجوم علم سحر کہانت علم شعبدات یا علم کلام یا علم منطق زائد از ضرورت فلسفۂ الہیات وغیرہ بعض نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عالم ان باتوں میں دخل دے جن کو وہ نہ جانتا ہو اور ہمہ دانی کا دعوٰی کرے تو ایسا شخص جاہل بنے گا لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا)۔

اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ - ابوذر تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کے زمانہ کا اثر باقی ہے (جاہلیت کا زمانہ عربوں کا وہ زمانہ جو اسلام سے پہلے گذرا ہے جب نہ ان کو دین و ایمان کی خبر تھی نہ اللہ و رسول سے واقف تھے بس لڑائی جھگڑا لوٹ مار خون ریزی فخر و افتخار شعر و شاعری یہی ان کا پیشہ رہا تھا)۔

وَ مَجَاهِلُ تَضِلُّ فِيْهَا الْاَحْلَامُ - ایسے میدان جن میں عقلیں حیران ہو جاتی ہیں (جہاں رستہ کا کوئی نشان ہی نہیں ہوتا صحرائے لق و دق)۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْاُجَاجِ ظُلْمَانِيًّا فَقَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهٗ اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهٗ - اللہ تعالیٰ نے جہالت کو کھارے سمندر

سے پیدا کیا اس سے فرمایا پیٹھ پھیر تو اس نے پیٹھ پھرا دی پھر فرمایا منہ سامنے کر تو اس نے نہ کیا فرمایا تو غروری ہے اور اس پر لعنت کی-

اِذَا رَاَیْتُمُ الشَّیْخَ یَتَحَدَّثُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِاَحَادِیْثِ الْجَاهِلِیَّةِ فَارْمُوْا رَاْسَهٗ بِالْحَصٰی- جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو جمعہ کے دن جاہلیت کی باتیں کر رہا ہے تو اس کے سر پر کنکریاں پھینکو (اس پر خاک ڈالو)-

فِی الْجَاهِلِیَّةِ الْجَهْلَاءِ- یہ تاکید ہے جاہلیت کی جیسے لَیْلَةٌ لَیْلَاءُ اور یَوْمٌ اَیْوَمُ-

جَهْمٌ- منہ تُھتا کر سامنے آنا' ترشروئی-

وَنَسْتَحِیْلُ الْجَهَامَ- ہم وہی بادل ابر دیکھتے جو پانی سے خالی ہو چکا ہوتا' ایک روایت میں نَسْتَجِیْلُ ہے جیم سے یعنی خالی ابروں کو ادھر ادھر گھومتا دیکھے' ایک روایت میں نَسْتَخِیْلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی ہم خالی ابروں میں بھی پانی کا گمان کرتے کیونکہ پانی کی بڑی احتیاج تھی جیسے مثل ہے بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں-

بِجَهَامٍ- تو میرے پاس خالی ابر لایا (یعنی ایسا دین لے کر آیا جس میں کچھ بھلائی نہیں جیسے خالی ابر سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)-

اِلٰی عَدُوٍّ یَتَجَهَّمُنِیْ- کیا مجھ کو ایسے دشمن کے حوالے کرتا ہے جو ترش روئی سے مجھ سے پیش آئے-

فَتَجَهَّمَنِی الْقَوْمُ- لوگوں نے منہ بنا کر مجھ کو دیکھا-

عَظِّمُوْا اَصْحَابَکُمْ وَلَا یَتَجَهَّمُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا- اپنے دوستوں کی تعظیم کرو اور آپس میں ترش روئی سے نہ ملو (بلکہ ہنس مکھ خندہ پیشانی سے ملو)-

وَلَا جَهَامَ عَارِضُهَا- یعنی یا اللہ وہاں کا سفید ابر پانی سے خالی مت کر-

جَهْمُ بْنُ صَفْوَانَ- ایک گمراہ شخص تھا جو صفات اللہ کا انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان نہیں اور عرش کو اس کی ذات سے وہی نسبت ہے جو عرش کو نہ وہ اوپر ہے نہ نیچے نہ آگے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں- غرض اللہ کی تنزیہ میں اس کو ایسا مبالغہ تھا کہ معاذ اللہ اللہ کو اس نے معدوم اور لاشئ بنا دیا تھا- اہل حدیث اس کے زمانہ میں اس کے بڑے مخالف ہوئے اور اس کے بعد بھی ہر زمانہ میں اس کے پیروؤں کا رد کرتے چلے آ رہے ہیں ہمارے زمانہ میں بھی ان جہمیہ کا زور ہو گیا تھا مگر علمائے اہل حدیث نے متعدد رسالے اور کتابیں لکھ کر ان کا خواب رد کیا اور بڑی جامع کتاب ان کے رد میں کتاب الانتہاء فی الاستواء ہے جس میں کتاب و سنت اور اقوال صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین اور صوفیاء کرام سب سے اللہ کا استوا بر عرش مجید ثابت کیا ہے ایک مدراسی مولوی نے اس کتاب پر کچھ اعتراضات کئے تھے اس کا جواب مفصل مولانا شیخ احمد بن عیسیٰ بن ابراہیم نے دیا ہے اور وہ مصر میں چھپ گیا ہے اس میں مدراسی مولوی کی خوب خبر لی گئی ہے-

جَهَنَّمُ- عجمی لفظ ہے اس کا معنی آخرت کی آگ' بعض نے کہا عربی لفظ ہے اس کا معنی گہرا گڑھا چونکہ دوزخ بھی بہت گہری ہے اس لئے اس کو جہنم کہا' بعضوں نے کہا یہ عبرانی لفظ ہے اصل گہنام تھا مگر عرب لوگ کہتے ہیں بِیْرٌ جِهِنَّامٌ یا رَکِیَّةٌ جِهِنَّامٌ گہرا کنواں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی لفظ ہے' نہایہ میں ہے کہ جہنم آخرت کی آگ کا نام ہے-

فَیُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِیُّوْنَ- ان کو جہنمی کہیں گے (نہ تحقیر کی راہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان یاد دلانے کے لئے تا کہ اور زیادہ خوش ہوں)-

یُسَمُّوْنَ الْجَهَنَّمِیُّوْنَ- ان کا نام جہنمی رکھا جائے گا- چاہئے تھا جَهَنَّمِیِّیْنَ کہنا کیونکہ وہ مفعول ثانی ہے یُسَمُّوْنَ کا مگر روایت یوں آئی ہے اَلْجَهَنَّمِیُّوْنَ واو سے-

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْیَاءِ

جَیْئٌ یا جَیْئَةٌ یا مَجِیْئٌ- آنا' جانا-

جَاءَ بِهٖ- اس کو لایا جیسے اَجَاءَهٗ ہے-

جَایَاَنِیْ فَجُؤْتُهٗ- وہ میرے پاس آتا جاتا رہا لیکن میں آنے جانے میں اس پر غالب ہوا-

مَاجَاءَتْ حَاجَتُکَ- تیری حاجت کے موافق نہیں

ہوئی -

جِئْتُ شَیْئًا - میں نے ایک کام کیا -

تَجْیِیْئٌ - سینا -

جَثَّاءٌ - بہت آنے والا -

جَیْئَۃٌ - پیپ اور خون اور ایک بار آنا -

جِیْئَۃُ - وہ مقام جہاں پانی جمع ہو اور آنا -

تَجِیْئُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ - نیک اعمال قیامت کے دن آئیں گے (یعنی بقدرت الٰہی مجسم ہو کر' جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قبر میں بھی نیک اعمال ایک خوبرو کی شکل میں نظر آئیں گے) -

اِذَا جَاءَ اَحَدَکُمُ الْجُمُعَۃُ - جب تم میں سے کسی پر جمعہ کا دن آ جائے -

لَا یَجِیْئُ بِشَیْئٍ تَکْرَھُوْنَہٗ - ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو -

مَاجَاءَ اللّٰہَ رَجُلٌ بِبَقَرَۃٍ لَّھَا خُوَارٌ - ایک مرد کا اللہ کے پاس گائے لے کر آنا جو بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی -

مَجِیْئٌ مَّاجَاءَ بِکَ - کوئی بڑی بات تم کو لے کر آئی ہے یعنی کسی اہم مطلب سے آئے ہو - بعض نے مَجِیْئُ مَا پڑھا ہے بغیر تنوین کے -

اِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُہٗ اَسْرَعَ - جب بندہ ایک بام میری طرف آتا ہے تو میں اور جلد اس کی طرف آتا ہوں -

اَجَائَتْنَا الْمَضَائِقُ الْوَعِرَۃُ - ہم کو سخت تکلیفیں لے کر آئی ہیں یا سخت تکلیفوں نے ہم کو لاچار کر دیا ہے -

کَیْفَ یُجَاءُ بِھَا - آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا جہنم کو کیونکر لے آئیں گے؟ انہوں نے کہا ستر ہزار فرشتے اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے ستر ہزار باگیں تھامے ہوئے ایک باران کے ہاتھ سے نکل جائے گی لیکن اگر وہ چھوڑ دیں تو سب کو جلا کر خاک کر ڈالے معاذ اللہ -

جَیْبٌ - گریبان لگانا - عام لوگ جیب اس کو کہتے ہیں جو کپڑے کے ایک طرف اندر سے سی جاتی ہے اس کا منہ باہر رہتا ہے -

جَابَ الْبِلَادَ - شہروں کو طے کیا -

جَیْب - دل اور سینہ کو بھی کہتے ہیں -

حَافَّتَاہُ الْیَاقُوْتُ الْمُجَیَّبُ - اس کے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے ہوں گے - بخاری کی ایک روایت میں اَللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ یعنی خولدار موتی ہے ایک روایت میں اَلْمُجَوَّبُ ہے یعنی تراشا ہوا -

اَنْسَکُ النَّاسِ اَنْصَحُھُمْ جَیْبًا - سب سے بڑھ کر عابد وہ ہے جو امانت دار ہو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ھُوَ نَاصِحُ الْجَیْبِ - یعنی امین ہے -

شَقُّ الْجُیُوْبِ - گریباں پھاڑنا' کھولنا -

اِجْتِیَاب - پہننا -

جَیْحَان - یا جَیْحُوْن - ایک نہر ہے بلخ کے پاس جیسے اوپر گذرا -

جَیْتَرٌ - پست قد - بونا آدمی -

جَیْثَلُوْط - ایک گالی ہے یعنی جھوٹی گھنے والی -

جَیَدٌ - گردن لمبی یا خوبصورت' باریک ہونا -

جِیْدٌ - گردن یا گردن کا وہ مقام جہاں ہار پہنتے ہیں -

کَانَ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ - آنحضرتؐ کی گردن گویا ایک پتلی کی گردن تھی (یعنی صاف چمکتی ہوئی) -

جِیَاد - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں' بعض نے اس کا نام اجیاد رکھا ہے -

جَیْذَر - ایک بھاجی ہے -

جَیْرٌ - چونا گچ -

مَرَّ بِصَاحِبِ جَیْرٍ قَدْ سَقَطَ فَاَعَانَہٗ - ایک چونے والے کو دیکھا وہ گر پڑا تھا اس کی مدد کی -

جَیَّار - بھی گچ اور چونا کو کہتے ہیں -

جَیْرِ - بکسرۂ را کلمۂ ایجاب ہے جیسے نَعَمْ ہاں -

جِیْرَہ - جار کی جمع ہے یعنی ہمسایہ -

جَیَرَ - قطر -

جِیْزَہ - ایک شہر کا نام ہے مصر میں دریائے نیل پر -

جَیْشٌ یا جُیُوْشٌ یا جَیَشَانٌ - بے قراری اضطراب'

جوش مارنا- فَمَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ- پھر وہ برابر جوش مارتا رہا' سیراب کرتا رہا- وَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ- اور منبر پر سے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ ہر پر نالہ جوش مار کر بہ نکلتا (یعنی خوب بارش ہونے لگتی)-

جَيْش- لشکر کو بھی کہتے ہیں جس میں کم سے کم چار سو یا چار ہزار آدمی ہوں-

جِيْش- ایک لمبی گھاس ہے-

تَجْيِيْش- لشکر جمع کرنا-

اِلَّا جَاشَ مِنْهَا جَانِبٌ- ایک فساد ایسا آنے والا ہے کہ اس کا ایک کنارہ تھمے گا تو دوسرا کنارہ جوش مارنے لگے گا' ایک طرف دھیما ہوگا تو دوسری طرف تیز ہو جائے گا-

دَامِغُ جَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ- باطلوں کے جوشوں کو یا باطلوں کو فوجوں کو دبا دینے' دفع کرنے والے' توڑنے والے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی صفت بتلائی)-

فَتَجَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ- اس گوشت سے آپ کے اصحاب کو متلی ہونے لگی (اٹھ اٹھ کر حلق تک آنے لگا)-

كَانَ نَفْسِيْ جَاشَتْ- میرا دل دھڑ کنے لگا-

فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ عَامِرٌ- عامر نے ان پر فوجی مدد چاہی-

يَا عَلِيُّ لَاتُصَلِّ فِيْ ذَاتِ الْجَيْشِ- علی ذات الجیش میں نماز مت پڑھ (یہ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں) حضرت عائشہؓ کا ہار وہیں گر پڑا تھا' کہتے ہیں قیامت کے قریب سفیانی اپنا لشکر وہاں لے کر آئے گا اللہ اس کو دھنسا دے گا-

اِيَّاكَ اَنْ تَقْذِفَ بِمَا جَاشَ فِيْ صَدْرِكَ- جو بات تیرے سینہ میں جوش مارے اس کو باہر مت نکال دے- (بلکہ سوچ کر بات منہ سے نکال)-

غُضُّوا الْاَبْصَارَ فَاِنَّهٗ اَرْبَطُ لِلْجَاشِ- آنکھیں نیچی رکھو اس سے دل مضبوط رہتا ہے (یعنی لڑائی میں)-

جَيْضٌ یا جَيَضَانٌ- مائل ہونا' منحرف ہونا' مڑ جانا-

فَجَاضَ النَّاسُ جَيْضَةً يا فَجَاضَ الْمُسْلِمُوْنَ جَيْضَةً- لوگ یا مسلمان ایک بارگی مڑ گئے (بھاگ نکلے) ایک روایت میں فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً ہے حائے حطی اور صاد مہملہ سے-

اِرْتَدَّ النَّاسُ اِلَّا ثَلٰثَةٌ سَلْمَانُ وَ اَبُوْذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ قُلْتُ فَعَمَّارٌ قَالَ كَانَ جَاضَ جَيْضَةً- حضرت علیؓ کی طرف سے لوگ پھر گئے' مگر تین شخص سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود میں نے کہا اور عمار بن یاسر انہوں نے (یعنی امام ابوجعفر نے) کہا وہ بھی ذرا مڑ گئے تھے (پھر راہ راست پر آ گئے)-

جَيْفٌ- بدبودار ہونا' جل جانا-

اَتُكَلِّمُ نَاسًا قَدْ جَيَّفُوْا- کیا آپ ایسے لوگوں سے بات کرتے ہیں جو مر کر بدبودار ہو گئے (عرب لوگ کہتے ہیں حَافَتِ الْمَيْتَةُ اور جَيَّفَتْ اور اِجْتَافَتْ یعنی مردہ بدبودار ہو گیا)-

جِيْفَةٌ- وہ مردار جس میں بدبو ہو گئی ہو-

فَارْتَفَعَتْ رِيْحُ جِيْفَةٍ- ایک مردار کی بدبو اٹھی-

لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ جِيْفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ- میں تم سے کسی کو ایسا نہ جانوں کہ رات کا مردار اور دن کا قطرب رہے' قطرب ایک کیڑا ہے جو دن بھر گھومتا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ دن بھر دنیا کے دھندوں میں مصروف رہے اور رات بھر مردار کی طرح پڑا سوتا رہے)-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَيَّافٌ- کفن چور بہشت میں نہیں جائے گا (اس کو جَيَّاف اس لئے کہا کہ وہ مرداروں کے کپڑے چراتا ہے اس کو نَبَّاش بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ قبر کھودتا ہے کفن نکالنے کے لئے)-

اِلَّا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ- جس مجلس میں اللہ کی یاد نہ ہو (لغویات باتیں ہوتی رہیں) وہاں سے جب لوگ اٹھیں گے تو ان کی مثال یہ ہے جیسے گدھی کے مردار پر سے اٹھے-

اَلْجِيَفُ كُلُّهَا سَوَاءٌ اِلَّا جِيْفَةٌ قَدْ جَيَّفَتْ- سب مردار برابر ہیں (ان سے پانی نجس نہیں ہوتا مگر جو مردار پانی

کو بدبودار کردے)۔

جَیظَانٌ - اکڑ کر چلنا - اسی سے جَیَّاظ ہے اکڑ کر چلنے والا -

جَیعَمٌ - بھوکا -

جِیلٌ - آدمیوں کی ایک قسم مثلاً ترک ایک جیل ہے اور عرب ایک جیل ہے' ہند ایک جیل ہے حبش ایک جیل ہے' فرنگ ایک جیل ہے اور ہم عصر اور انسان کی عمر اور سو برس -

جَیِّلٌ - سخت دل' نافرمان -

مَا اَعْلَمُ مِنْ جِیْلٍ کَانَ اَخْبَثَ مِنْکُمْ - میں آدمیوں کی کوئی قسم تم سے بڑھ کر خبیث نہیں پاتا - بعض نے کہا ہر قوم جس کی زبان جدا ہو اس کو جیل کہیں گے - (مثلاً ہندوستان میں تلنگے ایک جیل ہیں' مرہٹے دوسری جیل ہیں' بنگالی تیسرے جیل ہیں' کنٹرے چوتھے جیل ہیں و علیٰ ہذا القیاس - شیخ عبدالقادر جیلی مشہور بزرگ ہیں اور ہمارے مذہب یعنی حنابلہ کے پیشوا اور امام ہیں -

مترجم: - کہتا ہے میں نے آپ کو خواب میں دیکھا اور یہ عرض کیا کہ اس زمانہ کے فقرا جیسے ہیں ان کا حال آپ کو معلوم ہوگا' میں چاہتا ہوں کہ آپ میری بیعت بلا واسطہ قبول فرمایئے یہ سن کر آپ مجھ کو ایک ڈیرے میں لے گئے اس میں کئی کتابیں رکھی تھیں آپ نے ایک مجلد کتاب ان میں سے اٹھا کر مجھ کو عنایت فرمائی میں نے خواب ہی میں اس کو کھول کر دیکھا تو وہ صحیح بخاری تھی اس خواب کی تعبیر بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی - اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے صحیح بخاری کا ترجمہ تمام کرایا اور اس کو مقبول فرمایا - یا اللہ حضرت پیرومرشد شیخ عبدالقادر جیلانی کے طفیل سے اس کتاب کو بھی مقبول فرمادے -

جِیَلاهُنک - سیاہ تربد کے بیج اور اس کے چھلکے یعنی زرو تربد جو ہندی ہوتا ہے -

جِیْمٌ - جیم لکھنا جیسے تَجْیِیْمٌ ہے' جیم بیاج کو بھی کہتے ہیں -

جِیُوْلُوْجِیَا - علم طبقات الارض (جیالوجی) یہ لفظ یونانی ہے' جی کہتے ہیں زمین کو اور لوغوس کلام کو -

جِیَاءٌ - ہانڈی کا سرپوش -

جِیَّةٌ - وہ پانی جو نشیب میں جمع ہو جائے -

مَرَّ بِنَهْرٍ جَاوَرَ جِیَّةً مُنْتِنَةً - ایک ندی پر سے گذرے جس کے قریب ایک بدبودار پانی کا گڑھا تھا -

وَتَرَ کُوْکَ بَیْنَ قَرْنِهَا وَالْجِیَّةِ - تجھ کو اس کے کنارے اور پانی کے جماؤ کے بیچ میں چھوڑ دیا -

جِیٌّ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان -

❀❀❀

حَا - حروف تہجی میں سے چھٹا حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد آٹھ ہے - اصطلاح علم حدیث میں ''ح'' اشارہ ہے تحویل کی طرف یعنی ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل ہونے کا -

بابُ الحاء مع الالف

حَاءٌ - اونٹ کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں -

لَاحَاءٌ وَّلَا سَاءٌ - ایک مثل ہے یعنی نہ اچھا نہ برا نہ مرد نہ عورت -

حَاءَ حَاءَ بِالتَّیسِ - بکروں کو بلایا (پانی پینے کے لئے) -

حَاشَا - ایک کانٹے دار درخت ہے -

بابُ الحاء مع الباء

حِبٌّ یا حُبٌّ - محبت کرنا' دوستی کرنا' جیسے اِحْبَابٌ ہے -

تَحَبُّبٌ - دوستی ظاہر کرنا -

حَبٌّ - دانہ -

تَحْبِیْبٌ - کھیت میں دانہ آ جانا -

مَحَابَّۃٌ اور حِبَابٌ - دوستی -

تَحَابٌّ - ایک دوسرے سے دوستی رکھنا -

اِسْتِحْبَابٌ - پسند کرنا' اچھا جاننا -

حَبَابٌ - شبنم' پانی کا حباب جو اوپر اٹھتا ہے - جیسے حَبَبٌ ہے -

وَ یَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بارش کے اولے ہوتے ہیں اس طرح ہنستے تھے' یعنی آپ کے دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور چمکدار تھے -

یُلْقِیْ اِلَیْھِمِ الْحُبُوْبَ - ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے پھینکتے تھے -

یَصِیْرُ طَعَامُھُمْ اِلٰی رَشْحٍ مِثْلَ حَبَابِ الْمِسْکِ - بہشتیوں کا کھانا ایک پسینہ ہو کر نکلے گا' جیسے مشک کے دانے ہوتے ہیں - (یعنی خوشبودار' اس میں بدبو نہ ہوگی' جیسے دنیا کے پاخانہ اور پیشاب میں ہوتی ہے) -

طِرْتَ بِعُبَابِھَا وَ فُزْتَ بِحَبَابِھَا - (یہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف میں کہا) تم تو اسلام کے عالی مرتبہ تک اڑ گئے اور تم نے اسلام کا صاف اور پاک پانی پیا - اسلام کا جہاں گہرا اور خالص پانی تھا وہاں تک پہنچ گئے -

اَلْحُبَابُ شَیْطَانٌ - حباب تو شیطان کو کہتے ہیں (اور سانپ کو بھی کہتے ہیں' اس لئے آنحضرتؐ نے اس نام کو مکروہ سمجھا) -

فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ - پھر وہ لوگ اس طرح اگیں گے' جیسے ترکاری یا پھول کا بیج ندی کے کوڑے کرکٹ میں اگتا ہے (وہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس کو پانی اور کھاد ملتی ہے) -

نہایہ میں ہے کہ حِبنہ بکسرۂ حا' ترکاری' بھاجی اور پھولوں کے بیج کو کہتے ہیں اور حَبَّہ بہ فتحہ حا' گیہوں یا جو کے

دانہ کو اور جو اس کے مانند ہو جیسے مسور' جوار' چنا وغیرہ - بعض نے کہا حِبّہ سے اس حدیث میں خرفہ کی بھاجی مراد ہے کیونکہ وہ جلد اگ آتی ہے - عربی میں اس کو بَقْلَةُ الْحَمْقَاء کہتے ہیں'

مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ - اپنے محبوب کے پاس سے -

اِنَّهَا حِبَّةُ اَبِيْكَ - (آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؓ نے فرمایا) عائشہ تیرے باپ کی چہیتی ہے (یہ آپ نے حضرت فاطمہؓ سے اس وقت فرمایا' جب انھوں نے دوسری بیویوں کی طرف سے حضرت عائشہؓ کا شکوہ کیا - حضرت فاطمہ تو اپنے پدر بزرگوار کی عاشق زار تھیں - انھوں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سن کر کہا اب میں حضرت عائشہ کے مقدمہ میں کبھی نہیں بولوں گی) -

وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا اُسَامَةُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اس بات کی جرأت کون کر سکتا ہے اسامہؓ کے سوا جو آنحضرتؐ کا چہیتا ہے (اسامہؓ حضرت زیدؓ کے بیٹے تھے جو آنحضرتؐ کے متبنی تھے - آپ اسامہؓ کو بہت چاہتے تھے) -

نَهَانِيْ حِبِّيْ - مجھ کو میرے دوست نے منع کیا ہے -

فَاٰثَرْتُ حِبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ - (حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ سے کہا جب انھوں نے یہ شکایت کی کہ' آپ نے حضرت اسامہ کی ماہوار مجھ سے زیادہ کیوں رکھی؟ کہ اسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ آنحضرتؐ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اس لئے) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر مقدم رکھا -

بعض نے دونوں کو حُبِّيْ بہ ضمہ حا پڑھا ہے یعنی میں نے آنحضرتؐ کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا -

عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ - تم اس کالے دانے (یعنی کلونجی) کو لازم کرلو (وہ ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا) -

هُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ - اُحد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اُحد کے لوگ یعنی انصار ہم سے محبت رکھتے ہیں اور ہم ان سے محبت رکھتے ہیں - بعض نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جمادات و نباتات میں بھی اللہ تعالیٰ نے نفس رکھا ہے اور وہ محبت وعداوت کے محل ہو سکتے ہیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ کھجور کی لکڑی آنحضرتؐ کی جدائی پر روئی تھی اور پتھر آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور درخت آپ کے بلانے سے چلے آتے تھے - بعض نے کہا اُحد کے پہاڑ سے یہاں مدینہ طیبہ مراد ہے' کیونکہ جب کوئی مدینہ آتا ہے تو پہلے اس کو اُحد کا پہاڑ نظر پڑتا ہے) -

اُنْظُرُوْا حُبَّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ - دیکھو انصار کھجور سے کیسی محبت رکھتے ہیں (ایک روایت میں اُنْظُرُوْا کا لفظ نہیں ہے صرف اتنا ہے حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرُ یعنی انصار کی محبوب کھجور ہے) -

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ - دو کلمے اللہ کو پسند ہیں (سُبْحَانَ اللّٰهِ و بِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ)[1]-

اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ مِنَ الْاِيْمَانِ - اللہ کی راہ میں محبت کرنا (نہ کہ کسی دنیوی غرض سے) ایمان کا ایک جز ہے (اور رسول اللہؐ کی محبت یہ ہے کہ ہر بات میں آپ کی پیروی کرے' یہ نہیں کہ صرف محبت کا دم بھرے یا طبعی محبت رکھے' کیونکہ طبعی محبت تو ابو طالب کو بھی آپ کے ساتھ تھی مگر ان کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا) -

حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (کوئی تم میں سے اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا) جب تک اپنے باپ' بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے) -

فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ فَاَحِبَّ - اللہ اس سے محبت رکھتا ہے' تو

---

[1] اللہ اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے' پاک ہے اللہ جو عظمت والا ہے - (م)

بھی اس سے محبت رکھ۔

اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ (میرے پاس تو قیامت کے لئے کوئی سامان نہیں ہے) صرف یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپؐ نے یہ سن کر فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت رکھے۔

اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَ اَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ۔ میں اس سے (یعنی امام حسنؓ سے) محبت رکھتا ہوں، یا اللہ تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو کوئی اس سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ، (سبحان اللہ، امام عالی مقام کے ساتھ محبت رکھنے سے آدمی خدا کا محبوب بن جاتا ہے)۔

لَاشَیْءَ اَحَبَّ اِلَیْہِ الْمَدْحَ۔ اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اس نے اپنے بندوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی ثناء اور صفت کریں اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے)۔

فَذَکَرَ حُبَّہٗ وَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّ اَیْمَنَ۔ پھر یہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ کو ام ایمن اور ان کے فرزند (اسامہ) سے جو محبت تھی۔

اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ ثُمَّ صَبَرَ۔ جب میں اپنے بندے کو اس کی آنکھیں لے کر (اندھا کر کے) آزماؤں، پھر وہ صبر کرے۔

اِذَا اَحَبَّ لِقَاءِیْ۔ جب مجھ سے ملنا پسند کرے یعنی موت کو۔

اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تو قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درجہ اور مرتبہ میں اس کے برابر ہوگا)۔

عَلَامَۃُ حُبِّ اللّٰہِ۔ اللہ کی محبت کی نشانی (یعنی اللہ کی محبت بندے کے ساتھ یا بندے کی محبت اللہ کے ساتھ یا بندوں کی محبت ایک دوسرے کے ساتھ جو خالص خدا کے لئے ہو)۔

حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہٗ۔ یہاں تک کہ میری محبت اس کو گھیر لیتی ہے (میرے حکموں کے سوا وہ کسی کا حکم نہیں سنتا)۔ اس کا سننا میں ہوتا ہوں (اس کا دیکھنا میں) اس کا ہاتھ میں (یعنی وہ میری یاد اور دھیان میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ سوائے میرے نہ وہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے، نہ دھیان کرتا ہے)۔[1]

اُحِبُّ الْقَیْدَ۔ میں خواب میں یہ دیکھنا کہ پاؤں میں مڑی پڑی ہے پسند کرتا ہوں (کیوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی شریعت کے حکموں پر چلے گا، گناہوں سے باز رہے گا اور گلے میں طوق دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ دوزخیوں کا تمغہ ہے)۔

فَمَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَۃَ اِلَّا یَوْمَئِذٍ۔ مجھ کو حکومت اور ریاست اسی دن پسند آئی۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ۔ پھر آپ کو تنہائی (خلوت) اچھی لگنے لگی (یہ نبوت سے پہلے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ دنیا کے تعلقات اور فضولیات سے دل پھر جائے اور خدا کی محبت سے دل بھر جائے)۔

یُحِبُّ الْحَلْوٰٓأ وَ الْعَسَلَ۔ آپ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

کَانَ یُحِبُّ الْحُلْوَّ الْبَارِدَ۔ آپ میٹھی چیز سرد کو پسند کرتے تھے۔

اَلْمُؤْمِنُ حُلْوٌّ یُحِبُّ الْحُلْوَّ۔ مومن شریں ہے شیرینی کو پسند کرتا ہے۔

مَحَابًّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَ تَفَرَّ قَالَہٗ۔ اور وہ شخص جنھوں نے خالص خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھی، اسی محبت پر اکٹھے ہوئے اور اسی محبت پر جدا ہوئے (یعنی حاضر و غائب ایک دوسرے کے دوست رہے، نہ یہ کہ منہ پر دوستی اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں)۔

---

[1] یعنی اس کے تمام اعضاء میرے حکم کے تابع ہو کر متحرک ہوتے ہیں۔ (م)

لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ - جب کسی مرد اور عورت میں محبت ہو تو ان دونوں کی محبت بڑھانے کے لئے ہم نے نکاح سے بہتر کوئی بات نہیں دیکھی (نکاح سے عشق اور زیادہ ہو جاتا ہے اور زنا سے دشمنی پیدا ہوتی ہے)۔

اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّکَ - یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی محبت مجھ کو عنایت فرما - یعنی یہ کہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے یا میں تجھ سے محبت کرنے لگوں (اسی طرح حُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ کے بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں)۔

حَتّٰى تَحَابُّوْا - یہاں تک کہ آپس میں دوست بن جاؤ!

حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ - (آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا) جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو (یعنی مال اور عزت اور آبرو' دین و دنیا کی بھلائی کا' جیسے اپنے لئے خواستگار ہو' ویسا ہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اس کا خیر خواہ رہے اگر اپنے مسلمان بھائی کا اپنے برابر خیر خواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ ہو اس سے حسد رکھے تو پھر تو ایمان ہی سے گیا گزرا - اللہ اپنی پناہ میں رکھے)۔

اَلْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ - جو لوگ میرے جلال اور بزرگی پر نظر ڈال کر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (یعنی خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ کہ کسی دنیوی غرض سے)۔

فَجَعَلُوْا يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّهُ اللّٰهُ - صحابہؓ نے کیا کیا کہ آنحضرتؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے بدنوں پر پھیرنے لگے (اس طرح اظہارِ محبت کیا) آپ نے فرمایا' جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ اس سے محبت کرے تو وہ سچائی کو لازم کر لے (مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری تعظیم اور تکریم سے اللہ کی محبت کا درجہ نہیں ملے گا جب تک کہ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرے (ہمارے زمانہ میں بے وقوف لوگوں نے آنحضرتؐ کی محبت بس یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کا نام سنا تو انگلیاں چوم لیں - میلاد شریف پڑھوا دیا - ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہو گئے - قبر شریف پر گئے تو قبر کو بوسہ دے لیا' وہاں پیشانی رگڑ دی اور نہ کسی سنت سے غرض ہے نہ فرض سے بلکہ سنت پر چلنے والے سے عداوت رکھتے ہیں - اس کو وہابی دشمن دین سمجھتے ہیں - معاذ اللہ کہاں سے کہاں ہو رہے - آنحضرتؐ نے اس حدیث میں صاف بتا دیا کہ ایسی ظاہری باتوں سے کچھ نہیں ہوتا - اگر اللہ اور رسولؐ کی محبت کا دعویٰ ہے تو شریعت کی پیروی اختیار کرو - قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ)۔

اَحَبُّ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَ اَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا - آنحضرتؐ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہؓ تھیں اور مردوں میں ان کے شوہر یعنی حضرت علیؓ (ایک روایت میں ہے کہ بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہؓ تھیں اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت صدیق اکبرؓ تھے)۔

فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ - جس نے عربوں سے محبت رکھی' اس نے میری وجہ سے ان سے محبت رکھی (کیونکہ میں بھی عربی ہوں)۔

حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ - دانہ بال میں (یہ ایک بے معنی کلام ہے) بنی اسرائیل نے شرارت اور تمسخر کی راہ سے اس کو کہنا شروع کیا' جب ان کو حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ)۔

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ - ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت کی جانا پسند نہیں ہے (یعنی ان دنوں میں عبادت کرنا اس کو بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ پسند ہے)۔

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ - یا اللہ تیری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھ کو محبوب ہو' اس کو لے کر آ (وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے - پھر حضرت علیؓ آئے اور آپ کے ساتھ کھایا)۔

اس حدیث سے روافض نے حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر دلیل لی ہے- ادھر بعض متعصبین اہل سنت نے خواہ مخواہ اس حدیث کو موضوع بنانے کی کوشش کی ہے- حالانکہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے- اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے- ہم کہتے ہیں کہ ''اَحَبِّ خَلْقِکَ'' کو ''خلافت'' سے کیا واسطہ؟ غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت علیؓ حضرت صدیقؓ سے افضل ہوں گے' مگر خلافت مسلمانوں کے مشورے سے قائم ہوتی ہے- اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خلیفہ سارے جہان کے مسلمانوں سے افضل ہو- (مترجم)

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ- جو شخص (مرتے وقت جب زندگی سے مایوس ہو جائے) اللہ سے ملنا پسند کرے' اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے-

کَانَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتٰبِ فِیْمَالَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ بِشَیْءٍ- جس باب میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ ہوتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے (بعض نے کہا یہ امر ابتدائی زمانہ اسلام میں تھا- جب تک آپ کو امید تھی کہ اہل کتاب مجھ پر ایمان لے آئیں گے- جب انھوں نے عناد اور مخالفت پر کمر باندھی' تو پھر آپ ہر باب میں ان کی مخالفت پسند کرنے لگے)-

صِلَۃُ الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الْاَھْلِ- ناطا جوڑنے سے عزیزوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے-

اِجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ- یا اللہ تیری محبت مجھ کو اس سے بھی زیادہ ہو' جتنی مجھ کو اپنے نفس سے محبت ہے-

اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاھُمْ- اللہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے ان کو آزماتا ہے (آفتیں اور بلائیں بھیج کر)-

اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرَّہٗ ذَنْبٌ- جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا (کیونکہ وہ گناہ کرتا ہی نہیں' اگر کبھی شامت نفس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے تو فوراً استغفار کرتا ہے اور استغفار سے اور زیادہ ترقی درجات اور محبت ہوتی ہے)-

مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتَہٗ وَ خَالَفَ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَھُوَ کَذَّابٌ وَ کِتَابُ اللّٰہِ یُکَذِّبُہٗ- (امام حسن بصریؒ نے فرمایا) جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے اور آنحضرتؐ کی سنت کے خلاف کرے وہ جھوٹا ہے اور اللہ کی کتاب اس کو جھوٹا بتلاتی ہے-

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مِنَ الْخَیْرِ مَا یُعَجَّلُ- جو نیک کام جلد کیا جائے' اللہ اس کو پسند کرتا ہے-

لَا تَرَوْنَ مَا تُحِبُّوْنَ حَتّٰی تَخْتَلِفَ بَنُوْ فُلَانٍ- تم جو پسند کرتے ہو (یعنی امام مہدی کا نکلنا) وہ اس وقت تک نہ دیکھو گے جب تک کہ فلانے کی (یعنی حضرت عباسؓ کی) اولاد میں اختلاف نہ ہو (جب ان میں اختلاف ہو گا' ان کی حکومت جاتی رہے گی تو سفیانی پیدا ہو گا پھر امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے)-

حُبُّ عَلِیٍّ حَسَنَۃٌ لَا یَضُرُّمَعَھَا سَیِّئَۃٌ- حضرت علیؓ سے محبت رکھنا ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے کوئی گناہ ضرر نہ کرے گا اس حدیث کا تتمہ یہ ہے:-

وَ بُغْضُ عَلِیٍّ سَیِّئَۃٌ لَا تَنْفَعُ مَعَھَا حَسَنَۃٌ- یعنی حضرت علیؓ سے بغض رکھنا ایسا گناہ ہے' جس کے ہوتے کوئی نیکی کام نہ آئے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ حدیث فریقین میں مشہور ہے حالانکہ اہل سنت کی کتابوں میں مجھ کو یہ حدیث اس لفظ سے نہیں ملی- البتہ اس کے معنی صحیح ہیں' کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَّلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ- یعنی حضرت علیؓ سے منافق محبت نہیں کرے گا اور مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا اور ایک روایت میں ہے کہ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ- یعنی جس نے علیؓ سے محبت رکھی' اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے علیؓ سے بغض رکھا' اس نے مجھ سے بغض رکھا (اور ظاہر ہے کہ پیغمبرؐ سے بغض رکھنے والا کافر ہے' اس کی کوئی نیکی کام نہ آئے گی)-

حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ- مشہور صحابی ہیں-

حَبُّ الرَّشَادِ- رائی-

حَبَحٌ - خوب کھا کر موٹا ہونا - بدہضمی سے پیٹ پھول جانا - تخمہ ہونا -

اِنَّا لَا نَمُوْتُ حَبَحًا عَلٰی مَضَاجِعِنَا كَمَا يَمُوْتُ بَنُوْ مَرْوَانَ - ہم پیٹ پھول کر اپنے بستروں پر نہیں مرتے' جیسے مروان کے بیٹے مرتے ہیں (یہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قول ہے - مطلب یہ ہے کہ مروان کے خاندان کی طرح ہم دنیا کے حریص اور کھانے پینے والے' پیٹ پر جان تصدق کرنے والے نہیں ہیں) -

حَبَّذَا - بہ معنی نِعْمَ یعنی اچھا ہے -

حَبْرٌ - اچھا کرنا' رنگین کرنا -

حَبْرَةٌ اور حَبْرٌ اور حُبُوْرٌ - خوش کرنا' خوش ہونا' عیش کرنا -

فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَ السُّرُوْرِ - پھر بہشت میں جو نعمت اور خوشی ہے اس کو دیکھے گا -

اَلنِّسَاءُ مَحْبَرَةٌ - عورتیں خوشی کی چیز ہیں -

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَ سِبْرُهٗ - دوزخ سے ایک شخص باہر نکلے گا جس کا رنگ و روپ' حسن و جمال بالکل مٹ گیا ہوگا (شکل بگڑ گئی ہوگی) -

لَحَبَّرْتُهَا لَكَ تَحْبِيْرًا - (اگر میں جانتا کہ آپ میری قرأت سن رہے ہیں) تو میں خوب عمدگی سے (اچھی آواز بنا کر) اس کو پڑھتا -

مَا هٰذَا الْحَبِيْرُ وَهٰذَا الْعَبِيْرُ وَ هٰذَا الْعَقِيْرُ - (حضرت خدیجہؓ نے جب آنحضرتؐ سے نکاح کیا تو اپنے والد کو ایک عمدہ جوڑا پہنایا' ان کو خوشبو لگائی اور ایک اونٹ نحر کیا - وہ نشہ میں تھے' جب ہوش آیا تو کہنے لگے) یہ نقشین چادر کیسی؟ یہ خوشبو کیسی؟ یہ قربانی کیسی؟

بُرْدٌ حَبِيْرٌ اور بُرْدٌ حِبَرَةٌ - نقشین بیلدار چادر (جو یمن میں بنا کرتی تھی) -

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا الْخَمِيْرَ وَ اَلْبَسَنَا الْحَبِيْرَ - شکر اللہ کا جس نے ہم کو خمیر کھلایا اور حبیر پہنایا -

حِيْنَ لَا اَلْبَسُ الْحَبِيْرَ - جب میں حبیر نہیں پہنتا تھا' (یعنی بیلدار نقشی چادر یمن کی) -

رَاَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ - میں نے سد سکندری کو نقشی چادر کی طرح دیکھا -

كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ - آنحضرتؐ کو سب کپڑوں میں پہننے کے لئے یمن کی نقشی چادر بہت پسند تھی (کیونکہ وہ میل خوری اور مضبوط ہوتی ہے) -

اَحْبَار - جمع ہے حَبْر یا حِبْر کی' یعنی عالم' مولوی فاضل - سورۂ مائدہ کو سورۂ اَحْبار بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس میں اَحْبار کا لفظ آیا ہے - جیسے جریر شاعر کہتا ہے - لَا يَقْرَاٰنِ بِسُوْرَةِ الْاَحْبَارِ (یعنی دونوں وعدہ خلاف ہیں) دونوں سورۂ مائدہ نہیں پڑھتے (جس کے شروع ہی میں عہد اور اقرار پورا کرنے کا حکم ہے) -

حِبْرُ الْاُمَّةِ - امت کے فاضل ابن عباسؓ کا لقب ہے (اسی طرح بَحْرُ الْاُمَّةِ یعنی علم کے دریا) - كَعْبُ الْاَحْبَارِ ایک تابعی کا لقب ہے جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں اسلام لائے تھے -

اِنَّ الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ هَزْلًا بِذَنْبِ بَنِيْ اٰدَمَ - حباریٰ (ایک چڑیا ہے جو چگنے کے لئے بڑی بڑی دور نکل جاتی ہے) دبلی ہو کر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مر جاتی ہے (ان کے گناہوں کی شامت سے پانی نہیں برستا' بے چارے جانور بھی تباہ ہو جاتے ہیں - (حباریٰ کو اردو میں سرخاب کہتے ہیں) -

كُلُّ شَيْئٍ يُحِبُّ وَلَدَهٗ حَتّٰى الْحُبَارٰى - ہر جانور کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے' یہاں تک کہ حباریٰ کو بھی - (حالانکہ وہ احمق چڑیا مشہور ہے - جب بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے' اس کو کھلاتی ہے' اڑنا سکھاتی ہے) -

سُجِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدِ حِبَرَةٍ - آنحضرتؐ پر وفات کے بعد ایک نقشی چادر ڈال دی گئی تھی (آپ کی نعش کو اس سے چھپا دیا تھا) -

كُلُّ دُوْنَ وَصْفِهٖ تَحْبِيْرُ اللُّغَاتِ - اللہ تعالیٰ کی

تعریف بیان کرنے سے الفاظ' گو ان کو کتنا ہی آراستہ کیا جائے قاصر ہیں (کیسے ہی فصیح الفاظ ہوں مگر اس کی تعریف ادا ہونا مشکل ہے "خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست")۔[1]

مَنْ عَزّٰی حَزِیْنًا کُسِیَ فِی الْمَوْقِفِ حُلَّةً یُحْبَرُ بِهَا یایُحَبَّرُ بِهَا - جو شخص کسی غمزدہ کی تسلی کرے گا' اس کو قیامت کے دن ایک جوڑا پہنا کر خوش کیا جائے گا یا جوڑا پہنا کر وہ آراستہ کیا جائے گا۔

لَابَأْسَ بِاَکْلِ الْحُبَارٰی - حبارٰی کا گوشت کھانا کچھ برا نہیں (یعنی حلال ہے)۔

لَا یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا کَانَ مُحْبُوْرًا - رضاعت وہی حرام کرتی ہے جو محبور ہو (محبور کو راوی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا ماں جو پالتی ہے یا دایہ جو نوکر رکھی جاتی ہے یا لونڈی جو خریدی جاتی ہے۔ بعض نے کہا محبور یہاں بمعنی معلوم ہے' یعنی جس رضاعت کا علم ہو' لوگ اس سے واقف ہوں اسی سے حرمت ثابت ہوتی ہے)۔

حِبْرٌ - سیاہی کو بھی کہتے ہیں (یعنی روشنائی جس سے لکھتے ہیں)۔

مِحْبَرَۃٌ یا مَحْبَرَۃٌ یا مُحْبَرَۃٌ - دوات۔

حَبْسٌ یا مَحْبَسٌ - روکنا' قید کرنا' اللہ کی راہ میں وقف کرنا۔

اِنَّ خَالِدًا جَعَلَ اَدْرَاعَهٗ وَ اَعْتُدَهٗ حُبُسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - خالدؓ نے تو اپنے زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

حَبَسْتُ اور اَحْبَسْتُ - دونوں کے معنی میں نے وقف کر دیا اور حُبُس بالضم اسم مصدر ہے بمعنے مالِ وقف۔

لَاحَبْسَ بَعْدَ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ - جب سورۂ نساء اتر چکی (عورتوں اور مردوں کے حصے مقرر ہو چکے) تو اب کوئی مال وارثوں سے روکا نہیں جا سکتا (اب جاہلیت کی رسم نہیں چل سکتی کہ سارا مال مرد لے لیتے تھے' عورتیں بیچاری محروم رہ جاتی تھیں یا عورتوں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے)۔

حَبِّسِ الْاَصْلَ وَ سَبِّلِ الثَّمْرَۃَ (اے عمر ایسا کر کہ اصل باغ کو تو اپنی ملک میں روک رکھ اور اس کا ثمرہ (میوہ) وقف کر دے (جس کا جی چاہے کھائے)۔

ذٰلِکَ حَبِیْسٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - یہ اللہ کی راہ میں (مجاہدین پر) وقف کر دیا گیا ہے۔

جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِطْلَاقِ الْحُبُسِ - حضرت محمد صلی اللہ علی والہ وسلم ان سب روکی ہوئی چیزوں کے چھوڑ دینے کا حکم لے کر آئے (یعنی عرب لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو پابندیاں کر رکھی تھیں۔ مثلاً سائبہ بحیرۂ حام وغیرہ پر کوئی سواری نہ کرے' بوجھ نہ لادے' آنحضرتؐ نے تشریف لا کر یہ سب قیدیں اڑا دیں' ہر طرح کی آزادی ملی)۔

لَا یُحْبَسُ دَرُّکُمْ - تمہارے دودھ والے جانور روکے نہ جائیں (یعنی چرنے پھرنے سے اس طرح کہ خواہ مخواہ ان جانوروں کو پکڑ کر زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لایا جائے)۔

وَلٰکِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِیْلِ - اس اونٹنی کو حرم میں جانے سے اسی خداوند نے روک دیا جس نے ابرہہ کا ہاتھی روک دیا تھا - جو کعبہ کو ڈھانے آیا تھا)۔

اِنَّهٗ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ عَلَی الْحُبُسِ - آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جو (پیادہ ہونے کی وجہ سے) رک گئے تھے۔ (سواروں کے ساتھ نہیں چل سکے تھے)۔ (ایک روایت میں عَلَی الْحُبَّسِ ہے۔ اس صورت میں یہ حابس کی جمع ہو گی نہ کہ حبیس کی کیونکہ فَعِیْلٌ کی جمع فُعُلٌ آتی ہے نہ کہ فُعَّلٌ - زمخشری نے کہا یہ حُبْس ہے بہ تخفیف با بہ معنی پیدل لوگ' کیونکہ وہ دیر میں چلنے کی وجہ سے سواروں کو روکے رہتے ہیں)۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ حُبَّسٌ مَّا جَشِمَتْ - اونٹ دبلے

---

[1] تیری حمد و ثناء سے خاموشی اختیار کرنا ہی تیری حمد و ثنا ہے۔ (م)

پتلے جانور ہیں- پیاس پر صبر کرنے والے ہیں' جتنا ان پر بوجھ ڈالا جائے وہ اٹھا لیتے ہیں- ایک روایت میں:

خُنَّسٌ - ہے جو جمع خَانِسٌ کی' یعنی پیچھے رہ جانے والے (مطلب یہ ہے کہ پانی پینے میں جلدی نہیں کرتے)-

اَیْنَ حِبْسُ سَیَلُ فَاِنَّهٗ یُوْشِکُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ نَارٌ تُضِیْئُ مِنْهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی- سَیَلُ کا کٹھ کہاں ہے وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں سے ایک آگ نکلے گی' جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی-

حِبْس -لکڑی یا پتھر کا روک (کٹھ) جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور لوگ پانی پینے اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں اکٹھا ہوتے ہیں (بعض نے کہا حِبْسَ سَیَلُ ایک مقام کا نام ہے بنی سلیم کی پتھریلی زمین میں' بعض نے کہا یہ لفظ حُبُسُ سَیَلُ ہے)-

ذَاتُ حَبِیْس - مکہ میں ایک مقام ہے-

حَبِیْس - ایک مقام ہے رقہ میں وہاں صفین کے شہیدوں کی قبریں ہیں-

لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا - شاید صفیہ ہم کو روک رکھے گی (یعنی حیض سے پاک ہونے تک)-

مَا اَرَانِیْ اِلَّا حَابِسَتَکُمْ - میں سمجھتی ہوں کہ تم کو روک رکھوں گی-

نَدَّ بَعِیْرٌ فَحَبَسَهٗ - ایک اونٹ بدک نکلا پھر اس کو روک دیا- (یعنی تیر مار کر اس کو ٹھہرا دیا)-

اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَیَّ - یا اللہ سورج کو میرے لئے روک رکھ-

فَکَرِهْتُ اَنْ یَّحْبِسَنِیْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہیں یہ سونا مجھ کو (اللہ کی یاد میں) حائل ہو' اس لئے میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دیا (نہ دنیا کا مال متاع رہے گا نہ اس کا خیال آئے گا)-

اِنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ - مالدار لوگ بہشت میں جانے سے روک دیئے جائیں گے (کیونکہ ان سے حساب فہمی ہوگی- محتاج لوگ ان سے پہلے بے کھٹکے بہشت میں جا دھمکیں گے)-

حَبَسُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ - انھوں نے اپنے تئیں اللہ کے لئے روک دیا (مراد راہب لوگ ہیں جن کو نصاریٰ حبیس (مانک) کہتے ہیں)-

اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ - اب دوزخ میں وہی رہ جائے گا جس کو قرآن نے وہاں روک دیا ہے (یعنی قرآن کی رو سے اس کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے)-

اِحْتَبَسَ بَوْلُهٗ - اس کا پیشاب رک گیا' یا

اُحْتُبِسَ روک دیا گیا-

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ الْحَبِیْسِ - آنحضرتؐ نے حبیس کے پھیر دینے کا حکم دیا (یعنی اس مال کے دے دینے کا جس کو جاہلیت کے زمانہ میں کافر لوگ روک رکھتے تھے اور وارثوں کو نہیں دیتے تھے)-

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ - یا اللہ میں ان گناہوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دعا کو روک لیتے ہیں (جن کی شامت کی وجہ سے دعا تجھ تک نہیں پہنچنے پاتی - امام زین العابدینؓ نے فرمایا' وہ گناہ یہ ہیں - بدنیتی' خبث باطن' مسلمان بھائیوں سے نفاق کرنا' اذان کا جواب نہ دینا' فرض نماز میں دیر کرنا یہاں تک کہ وقت گزر جائے)-

اَلذُّنُوْبُ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَاءِ - وہ گناہ جن سے بارش رک جاتی ہے- (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان یوں کیا ہے- حاکموں کا ظلم و ستم' جھوٹی گواہی' اخفائے شہادت' زکوٰۃ نہ دینا' ظلم کی مدد کرنا یعنی ظالم کی کمک' محتاجوں پر دل سخت کر لینا' ان پر رحم نہ کرنا)-

اِحْتَبَسْتُ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے-

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا وقف کر دے (کہ مجاہدین اس سے کام لیں) یا اللہ کی راہ میں (کسی ناکہ کو روکنے کے لئے) اس گھوڑے سے کام لے-

اَلْجَاَتْنَا مَحَابِسُ الْعُسْرَةِ - ہم کو تنگدستی کی قیدوں

نے لاچار کر دیا (یہ استسقاء کی دعا میں وارد ہے)۔

حَبْشٌ یا حُبَاشَةٌ - جمع کرنا۔

حَبَشٌ - ایک قوم ہے جو کالے ہوتے ہیں اس کو حَبَشَه بھی کہتے ہیں مفرد حُبَشِیٌّ ہے۔

اِنَّ قُرَیْشًا جَمَعُوْا لَکَ الْاَحَابِیْشَ - قریش نے آپ سے لڑنے کے لئے متفرق قبیلوں کے لوگوں کو جمع کیا ہے (محیط میں ہے کہ اَحَابِیْشَ قریش، کنانہ، خزیمہ اور خزاعہ کے لوگ جو حبشی پہاڑ پر جمع ہوئے تھے اور انھوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم دشمن کے مقابل سب مل کر ایک رہیں گے جب تک رات تاریک اور دن روشن رہے اور حبشی پہاڑ قائم رہے، اس وجہ سے ان لوگوں کو "اَحابیش" کہنے لگے۔

نہایہ میں ہے کہ اَحَابِیْش قارہ کے چند قبیلے جو بنی لیث سے مل گئے تھے، جب قریش سے وہ جنگ کر رہے تھے۔ بعض نے کہا اَحَابِیْش جمع ہے اُحْبُوْش یا اُحْبُوْشَہ کی، یعنی وہ جماعت جس کے لوگ ایک قبیلے سے نہ ہوں)۔

وَ اِنْ عَبْدًا حَبَشِیًّا (میں تم کو اللہ سے ڈرنے، حاکم کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں (گو وہ حاکم ایک حبشی غلام ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام کی خلافت تسلیم کر لو، کیونکہ خلافت شرعی بجز قرشی کے دوسرے ذات والے کی صحیح نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خلیفہ اپنا نائب کسی حبشی غلام کو بھی مقرر کرے اور کہیں کا حاکم بنا کر بھیجے تو اس کی اطاعت کرو بغاوت اور سرکشی نہ کرو کیونکہ یہ بغاوت درحقیقت خلیفہ سے بغاوت ہے)۔

فِیْهِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ - آپ کی انگوٹھی میں ایک نگینہ تھا حبش کا (یعنی جزع یا عقیق کا جو یمن اور حبش میں پیدا ہوتا ہے)۔

اِنَّهٗ مَاتَ بِالْحُبْشِیِّ - وہ حبشی میں مر گئے۔ حبشی بہ ضم حا وسکون با وکسرہ شین وتشدید یا - ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب اور جوہری نے کہا وہ ایک پہاڑ ہے مکہ کے نشیبی جانب میں۔

تُوُفِّیَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ - ایک نیک بخت شخص حبش کا رہنے والا گزر گیا۔

اَلْحُبَیْشِیَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِیَّةُ - یہ حبشی عورت کون؟ یہی سمندر والی یا کوئی اور (فَاطِمَةَ بنت ابی حبیش ایک صحابیہ عورت کا نام تھا - انھوں نے ہی بی بی ام سلمہؓ سے حیض کی حدیث پوچھی تھی - امام محمد باقرؒ نے فرمایا ان کو سات برس تک استحاضہ رہا تھا)۔

حَبْطٌ یا حُبُوْطٌ - باطل ہونا، اکارت جانا۔

اِحْبَاطٌ - باطل کرنا، ضائع کرنا۔

حَبَطٌ - جانور کا پیٹ بہت کھانے سے پھول جانا یا اس کے پیٹ میں بہت کھانے سے درد ہونا۔

اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ - اللہ اس کے اعمال اکارت کر دے گا۔

اِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ - ربیع جو چارہ اگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے پیٹ پھلا کر یا مار ڈالنے کے قریب کر دیتا ہے (ایک روایت میں حَبَطًا ہے خائے معجمہ سے، یعنی بے قرار کر کے)۔

خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْ تَحْبَطَ عَمَلُهٗ - بہ فتحہ یا باب عَلِمَ سے یا بہ کسرہ باب ضَرَبَ سے، یعنی مسلمان کو اپنے اعمال کے تلف ہو جانے کا ڈر۔

مَنْ تَرَکَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبَطَ عَمَلُهٗ - جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اس کا عمل اکارت ہو جائے گا (یعنی ثواب نہ ملے گا، یا کم ملے گا - بعض نے کہا مراد وہ شخص ہے جو عصر کی فرضیت کا انکار کرے وہ تو کافر ہو جائے گا - اس کے سارے اعمالِ خیر لغو ہو جائیں گے)۔

اِنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ - عامر بن اکوع کا عمل لغو ہو گیا - (کیونکہ اس نے خود اپنے آپ کو زخمی کیا اور اسی زخم سے مر گیا)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْاَعْمَالِ - میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس گناہ سے جو نیک عملوں کو بے کار کر دے۔

اَحْبَطْتَ عَمَلَکَ - تو نے اپنا عمل ضائع کر دیا (یعنی

اپنی قسم جھوٹی کی)-

حَبَنْطٰی -غصہ میں بھرا ہوا یا پست قد' بڑے پیٹ والا-

اِحْبِنْطَاءٌ - پیٹ پھول جانا-

یَظَلُّ مُحْبَنْطِأً عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ - (کچا بچہ) غصہ میں بھرا ہوا بہشت کے دروازے پر اٹکا رہے گا (بہشت کے اندر جانے سے رکا رہے گا)-

حَبَقٌ یا حَبِقٌ یا حُبَاقٌ - گوز لگانا' پادنا' مارنا-

نَهٰی عَنْ لَوْنِ الْحُبَیْقِ اَنْ یُّؤْخَذَ فِی الصَّدَقَةِ - زکوٰۃ میں لون الحبیق کھجور لینے سے آپ نے منع فرمایا (وہ ایک قسم کی ردی کھجور ہے-منسوب ہے ابن حبیق کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا)-

حُبَیْقٌ اور نُبَیْقٌ اور ذَوَاتُ الْعُنَیْقِ اور نَبَاتُ حُبَیْقٍ - یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں-

نَهٰی عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَ عَذْقِ الْحُبَیْقِ - (ابو حاتم نے کہا مجھ سے اصمعی نے بیان کیا کہ امام مالکؒ یہ حدیث بیان کرتے تھے) کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جعرور اور مصران' الفارہ اور عذق بن حبیق زکوٰۃ میں نہ لے- یہ سب کھجور کی خراب قسمیں ہیں-

حِبِقَّةٌ - پست قد-

كَانُوْا يَحْبِقُوْنَ فِيْهِ - (قرآن میں جو آیا ہے وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرِ اس کی تفسیر یوں کی ہے) وہ مجلس میں گوز مارتے تھے-

حَبْكٌ - باندھنا' مضبوط کرنا' اچھا بننا' کاٹنا' مارنا-

حِبَاكٌ - راستہ-

حُبُكٌ - حِبَاكٌ کی جمع ہے راستے-

اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَبِكُ تَحْتَ دِرْعِهَا فِی الصَّلٰوةِ - حضرت عائشہؓ کرتے کے نیچے اپنی ازار کو نماز میں مضبوط باندھتی تھیں-

لَاَصْبَحْتَ خَیْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَّ وَالِدًا - رَسُوْلَ مَلِیْكِ النَّاسِ فَوْقَ الْحَبَائِكِ - (یہ عمرو بن مرہ نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا ہے یعنی) آپ اپنی ذات اور اپنے والد کے رو سے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آدمیوں کے خداوند کے رسولؐ ہیں جو آسمان کے رستوں کے اوپر ہے-

رَاْسُهٗ حُبُكٌ یا شَعْرُهٗ حُبُكٌ - دجال کے بال گھونگریالے' ٹوٹے ٹوٹے پیچیدہ ہوں گے جیسے تھما ہوا پانی یا ریتی جو ہوا سے پیچیدہ ہو جاتے ہیں- ایک روایت میں مُحَبَّكُ الشَّعْرِ ہے معنی وہی ہیں-

حَبْلٌ - رسی یا رسی سے باندھنا' جال میں پھانسنا یا جال بچھانا-

حَبَلٌ - غصہ ہونا' حاملہ ہونا-

كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ - اللہ کی کتاب ایک رسی ہے یعنی نور ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے (عرب لوگ نور کو رسی اور دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں جیسے قرآن میں ہے خیط ابیض سفید دھاگہ' یعنی نور کی دھاری)-

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِیْنُ - وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے (یعنی اس کا عہد اور اقرار یا ہدایت کا نور یا عذاب سے امان)-

عَلَیْكُمْ بِحَبْلِ اللّٰهِ - تم اللہ کی رسی (یعنی قرآن) کو تھامے رہو-

وَبَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ حِبَالٌ - ہم میں اور ان لوگوں میں عہود اور اقرارات تھے-

فِیْ حَبْلِ جِوَارِكَ - تیری پناہ کی سرحد میں (عرب لوگوں کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے' ان میں جب کوئی سفر کرنے لگتا تو ہر ایک قبیلے کے سردار سے جس کی سرحد سے اس کو گزرنا ہوتا ایک اقرار کر لیتا اور اس کی وجہ سے جب تک اس کی سرحد میں رہتا اس کو امن ملتا' اسی کو حبل جوار کہتے)-

یَاذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ - اے مضبوط رسی والے (بعض نے کہا صحیح ذَا الْحَیْلِ ہے یعنی سخت قوت والے- مگر اہل حدیث کی روایت حَبْلِ ہے' بائے موحدہ سے)-

اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ - میرے سفر کرنے کے سامان

سب جاتے رہے (نہ توشہ ہے نہ سواری ایک روایت میں جِبَالُ ہے یعنی پہاڑوں نے مجھ کو روک دیا' اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا)-

مَا تَرَکْتُ مِنْ حَبْلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَیْهِ- میں نے راستے میں کوئی لمبی ریتی نہیں چھوڑی جس پر نہ ٹھہرا (بعض نے کہا کہ ریتی میں حِبَالُ جیسے زمین میں جِبَالُ یعنی ریت کے ٹیلے)-

صَعِدْنَا عَلٰی حَبْلٍ- ہم ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے-

وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَیْنَ یَدَیْهِ- اور ریت میں پیدل چلنے والوں کا راستہ اس نے سامنے رکھا (بعض نے کہا حَبْلِ مُشَاة سے ان کی صف یا ان کا جمع ہو کر چلنا مراد ہے گویا ان کو ریت کے پہاڑ سے تشبیہ دی)-

کُلَّمَا اَتٰی حَبْلًا مِّنَ الْحِبَالِ اَرْخٰی لَهَا- جب ریت کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے پر پہنچتے تو اس کی باگ ڈھیلی کر دیتے-

فَضَرَبْتُهٗ عَلٰی حَبْلِ عَاتِقِهٖ- میں نے گردن کے اس مقام پر مارا جہاں پر چادر رہتی ہے (بعض نے کہا حَبْلُ الْعَاتِقِ کندھے اور گردن کے درمیان- بعض نے کہا وہ ایک رگ کا نام ہے جیسے حَبْلُ الْوَرِیْدِ گردن کی رگ)-

یَغْدُو النَّاسُ بِحِبَالِهِمْ فَلَا یُوْزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ یَّخْطِمُهٗ- لوگ صبح کو اپنی رسیاں لے کر نکلیں گے اور ہر ایک اونٹ کی ناک میں رسی ڈال کر اس کا مالک بن جائے گا (ایک روایت میں بِجِمَالِهِمْ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)-

فَاِذَا فِیْهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ- یکایک کیا دیکھتا ہوں وہاں موتی کے ٹیلے ہیں (ایک روایت میں جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ ہے- یعنی موتی کے گنبد (قبے)-

حَبَائِلُ- جمع ہے حِبَالَةٌ کی اور حِبَالَةٌ جمع ہے حَبْلٌ کی-

اَتَوْکَ عَلٰی قُلُصٍ نَوَاجٍ مُّتَّصِلَةٍ بِحَبَائِلِ الْاِسْلَامِ- جوان پکارتی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے' جو اسلام کی رسیوں سے (عہدوں سے) جکڑی ہوئی تھیں-

اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطَانِ- عورتیں شیطان کے جال ہیں (پھندے ہیں جن سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے)-

وَ یَنْصِبُوْنَ لَهُ الْحَبَائِلَ- ان کے لئے جال بچھاتے ہیں- (پھندے لگاتے ہیں) اِنَّ نَاسًا مِّنْ قَوْمِیْ یَتَحَبَّلُوْنَهَا فَیَاْکُلُوْنَهَا- (میری قوم کے کچھ لوگ بجو کے لئے جال لگاتے ہیں پھر (اس کو پھانس کر) کھاتے ہیں-

وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةَ وَ وَرَقُ السَّمُرِ- ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا صرف ببول کا پھل اور اس کے پتے تھے- نہایہ میں ہے:

حُبْلَةٌ- سمر کا پھل جو لوبیہ کے مشابہ ہوتا ہے' بعض نے کہا جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل- منتہی الارب میں ہے کہ سمر طلح کا درخت' طلح جنگل کے بڑے درخت کو کہتے ہیں یعنی ببول-

مَالَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الْحَبْلِ اَوِ الْحُبْلَةِ- ہمارے پاس کھانے کو سوائے حبل یا حبلة کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا (یہ راوی کا شک ہے کہ حبل کہا یا حُبْلَه- معنی وہی ہیں جو اوپر گزر چکے)-

اَلَسْتَ تَرْعٰی مَعْوَتَهَا وَ حُبْلَتَهَا- کیا تو اس کی کونپل اور پھل نہیں چراتا-

وَلٰکِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ (انگور کے درخت کو کرم مت کہو) لیکن عنب اور حبلہ کہو-

حَبَلَةٌ- انگور کی جڑ یا شاخ-

لَمَّا خَرَجَ نُوْحٌ مِّنَ السَّفِیْنَةِ غَرَسَ الْحَبَلَةَ- جب حضرت نوحؑ پیغمبر کشتی سے نکلے' تو انگور کی بیل لگائی-

فَفَقَدَ حَبَلَتَیْنِ کَانَتَا مَعَهٗ- (جب حضرت نوحؑ کشتی سے نکلے تو) دو انگور کے دانے گم ہو گئے' جو ان کے پاس تھے (فرشتے نے کہا' ان کو شیطان لے گیا)-

کَانَتْ لَهٗ حَبَلَةٌ تَحْمِلُ کُرًّا- انسؓ کی ایک بیل تھی انگور کی جس میں سے ایک کر انگور نکلتے (کر ایک پیمانہ ہے اہل عراق کا جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے

نَهٰی عَنْ حَبَلِ الْحَبَلَةِ-حمل کا حمل بیچنے سے آپؐ نے منع فرمایا (یعنی کوئی اپنے اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچے کو بیچے' کیونکہ اس میں دھوکا ہے-معلوم نہیں کہ اس اونٹنی کا بچہ پیدا بھی ہوتا ہے یا نہیں' پھر کیا معلوم وہ نر جنتی ہے یا مادہ- اس کو بیع نتاج النتاج بھی کہتے ہیں-بعض نے کہا حبل الحبلہ سے یہ مراد ہے کہ بیع میں یہ میعاد مقرر کرے جب تک وہ جنے پھر اس کا پیٹ کا بچہ جنے-یہ میعاد مجہول ہے' اس لئے اس نے منع فرمایا)-

وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ- پیٹ گرا دیتے ہیں-

لَا حَتّٰی يَغْزُوَمِنْهَا حَبَلُ الْحَبَلَةِ (جب مصر کا ملک فتح ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ اس کو تقسیم کرلیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا) یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہاں کی اولاد کی اولاد بڑی ہوکر جہاد نہ کرے (مطلب یہ ہے کہ تقسیم کو حضرت عمرؓ نے جائز نہیں رکھا' ایسے مجہول امر پر اس کو معلق کر دیا)-

اِنَّهٗ مُحَبَّلُ الشَّعْرِ- دجال کے بال کی رسیوں کی طرح چوٹیاں ہوں گی-

اِنَّهٗ اَقْطَعَ مُجَّاعَةَ بْنِ مُرَارَةَ الْحُبَلَ- آنحضرت ﷺ نے مجاعہ بن مراد کو حبل کا مقطعہ دیا (یہ ایک مقام ہے یمامہ میں)-

لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحْبُلَهٗ- اگر اپنی رسیاں لے کر جائے-

وَ اَنْ تُوْطَأَ الْحُبَالٰی- حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا (یعنی جو حاملہ عورتیں جہاد میں قید ہوکر آئیں' وہ جب تک جنیں نہیں ان سے جماع کرنا منع ہے)

اُحْبُوْلَةٌ- جال' دام-

فَوَجَدْنَاهُ فِیْ حِبَالِ اللّٰهِ- ہم نے اس کو اللہ کی رسیوں میں جکڑا ہوا پایا (یعنی بیمار)-

مَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَلِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ اِنَّمَا ذٰلِکَ مِنَ الْحَبَائِلِ- استبراء کے بعد جو ذکر سے تری نکلے وہ شیطان کے پھندوں میں سے ایک پھندا ہے-

اَلْاِمَامُ مَطْرُوْدٌ عَنْهُ حَبَائِلُ اِبْلِیْسَ وَ جُنُوْدُهٗ- امام سے شیطان کے پھندے اور اس کے لشکر والے دفع کئے جاتے ہیں-

اَلنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ- عورتیں شیطان کا جال ہیں-

كَانَتْ لَهٗ حَبَلَةٌ اَفَتَدْرِیْ مَا الْحَبَلَةُ قُلْتُ لَاقَالَ الْكَرْمُ- ان کے پاس ایک حَبَلَہ تھا' تم جانتے ہو کہ حَبَلَہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے کہا انگور-

حَنْبَلٌ- پست قد-

حِبِلٌّ- عالم' عقل مند' مکار-

حَبُوْل- آفت-

حَبِیْل- شیر بہادر-

حُبْلِیْل- ایک کیڑا ہے جو مر کر مہینہ کے بعد زندہ ہو جاتا ہے-

حَبَنٌ یا حَبْنٌ- پھوڑوں کی بیماری' پیٹ کی ایک بیماری جس کو استسقاء زقی بھی کہتے ہیں-

اُمُّ حُبَيْنٍ- ایک کیڑا ہے جس کا پیٹ بڑا ہوتا ہے' گرگٹ-

اَحْبَنُ- جس کو حبن کی بیماری ہو-

رَاٰی بَلَالًا قَدْ خَرَجَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اُمَّ حُبَيْنٍ- آنحضرت نے بلال کو دیکھا' ان کا پیٹ نکلا ہوا تھا- فرمایا' ام حبین (یہ مزاح سے فرمایا)-

اِنَّ رَجُلًا اَحْبَنَ اَصَابَ اِمْرَاَةً فَجُلِدَ بِاُثْكُوْلِ النَّخْلَةِ- ایک شخص نے جس کو استسقاء کی بیماری تھی (پیٹ میں ورم ہوگیا تھا) ایک عورت سے زنا کیا' اس کو ایک کھجور کی شاخ سے مارا (سو کوڑے اس لئے نہیں لگائے کہ کہیں مر نہ جائے کیونکہ ناتواں تھا)-

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَ قُدَادًا (ایک شخص نے ڈکار لی دوسرے شخص نے پوچھا تو نے اس کھانے پر کسی کو بلایا تھا اس نے کہا نہیں' وہ بولا) تب تو اللہ اس کھانے کو تیرے پیٹ کا ورم اور درد بنائے-

يَرْجِعُوْنَ زُبًّا حُبْنًا- دوزخ کے لوگ اوپر کا بدن ہلکا

نیچے کا بھاری اور پیٹ پھولے ہوئے لوٹیں گے-

لَاتُصَلُّوْا صَلٰوةَ اُمِّ حُبَيْنٍ - ام حبین کی طرح نماز مت پڑھو (یعنی جلدی جلدی سے سجدے کر کے، جیسے کوا ٹھونگیں مارتا ہے)-

اِنَّهٗ رَخَّصَ فِيْ دَمِ الْحُبُوْنِ - پھوڑے، پھنسی میں سے جو خون کپڑے پر لگ جائے وہ معاف ہے (یعنی نماز کی حالت میں، تو نماز فاسد نہ ہوگی)-

اُتِيَ بِرَجُلٍ اَحْبَنَ - آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کو استسقاء کی بیماری تھی-

حَبْوٌ - سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے-

اِحْتِبَاء - ایک کپڑے یا ہاتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹ کو ملا کر پیٹھ سے جکڑ لینا (عرب لوگوں کے پاس دیوار وغیرہ کچھ ٹیکنے کو نہ ہوتی، تو وہ اس شکل سے بیٹھا کرتے- طیبی نے کہا اِحْتِبَاءٌ یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے تلوے زمین پر لگا کر بیٹھے اور دونوں ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں)-

نَهٰى عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ - ایک کپڑے میں احتباء (گوٹ مار کر بیٹھنے) سے آپ نے منع فرمایا ہے (یہ اس صورت میں ہے جب آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو کیونکہ بسا اوقات اس میں ستر کھل جاتا ہے)-

رَاَيْتُهٗ مُحْتَبِيًا بِيَدِهٖ - میں نے ان کو دیکھا اپنے ہاتھ سے احتباء کئے ہوئے-

اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ - احتباء اہل عرب کی دیواریں ہیں (کیونکہ اکثر وہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں وہاں دیوار ٹیک لینے کو نہیں ملتی تو احتباء کر لیتے ہیں)

نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ - جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا (چونکہ اس طرح بیٹھنے سے آدمی کو نیند آ جاتی ہے)-

نَبَطِيٌّ فِيْ حِبْوَتِهٖ - اپنی عطا میں وہ نبطی ہے (مشہور روایت فِيْ جِبْوَتِهٖ ہے جیم سے، جو کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)-

اَيْنَ الْحِلْمُ فَقَالَ عِنْدَ الْحُبَا (احنف سے جنگ میں پوچھا گیا) حلم کہاں گیا، انھوں نے کہا حلم حبا میں ہوتا ہے (یعنی عطا اور داد و دہش میں- مطلب یہ ہے کہ صلح کی حالت میں حلم اچھی چیز ہے جنگ میں حلم کا کیا موقع ہے وہاں تو غصہ کام دیتا ہے)-

لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا - اگر لوگوں کو معلوم ہوتا، عشا اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کا جو ثواب ہے تو گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے آتے-

نَكَحْتُ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ - میں نے مہر یا کچھ عطیہ پر نکاح کیا-

اِنَّ حَابِيًا خَيْرٌ مِّنْ زَاهِقٍ - وہ تیر جو کمزور سے نشان کے اس طرف گرے لیکن گھسٹتا ہوا وہاں تک پہنچ جائے، اس تیر سے بہتر ہے جو نشانے کے پرے نکل جائے (یہ ایک مثال ہے حاکموں کی، ایک حاکم سست اور ضعیف ہے مگر انصاف پسند ہے حق پر چلتا ہے، دوسرا حاکم قوی اور زور آور ہے مگر ظالم اور ناحق پسند تو پہلا حاکم دوسرے سے بہتر ہے- ابن اثیر نے کہا اگر تیر زمین پر گر کر نشان تک پہنچ جائے تو اس کو خازن اور ناسق کہیں گے- اگر زور کی وجہ سے نشان کے پرے نکل جائے تو اس کو زاہق کہیں گے)-

كَاَنَّهُ الْحَبَلُ الْحَابِيْ - گویا وہ ایک بھاری بھرکم اونچا پہاڑ ہے-

حَبِيٌّ یا حُبِيٌّ - گاڑھا تہہ بر تہہ ابر یا جو پہاڑ کی طرح چوڑا ہو-

اَلَا اَحْبُوْكَ - کیا میں تجھ کو عطا نہ کروں-

حُبَا - بالضم والکسر، عطیہ اور حُبِيٌّ جمع ہے یعنی عطایا-

فَحَلُّوْا اِلَى الْحُبَا - مجھ کو بخشش دلوائی -

بَيْعُ مُحَابَاةٍ - اصلی قیمت سے کم پر بیچنا-

اَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَ اَقْرَبُهُمْ حَبْوَةً زُوَّارُ وَلَدِيْ عَلِيٍّ - سب میں بلند درجے والے اور عالی منزلت والے وہ لوگ ہیں

جو میرے فرزند علی کی زیارت کریں گے-

اَلْعَقْلُ حِبَآءٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْاَدَبُ كُلْفَةٌ- عقل اللہ کا عطیہ ہے (اس میں کسب کو دخل نہیں) البتہ ادب تکلیف اٹھانے سے حاصل ہوتا ہے-

نَهٰى عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ- ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا-

صَلٰوةُ الْحُبْوَةِ- جعفر بن ابی طالب کی نماز کو کہتے ہیں- (مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو صلوٰۃ الحبوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک عطیہ ہے پیغمبر صاحب کا اور یہ نماز فریقین میں مشہور ہے- میں کہتا ہوں شاید امامیہ کے نزدیک یہ نماز مشہور ہو گی مگر اہل سنت کی کتابوں میں تو صحیح سند سے یہ نماز کہیں منقول نہیں ہے)-

بابُ الحاء مع التاء

حَتٌّ- گرنا' چھیلنا' کھرچنا- جیسے حَکٌّ اور قَشْرٌ ہے-

تَحَاتَّ وَرَقُهٗ- جس کے پتے گر گئے ہوں-

تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ- اس کے گناہ جھڑ جائیں گے-

حُتَّ عَنْهُ قِشْرَهٗ- اس کا پوست چھیل ڈال-

يَنْحَتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ- اس کی ناک سے مٹی جھڑ رہی ہوگی-

اُحْتُتْهُمْ يَا سَعْدُ- ان کو پھیر دے اے سعد!

فَحَتَّهٗ بِعَصًا- لکڑی سے اس کو کریدا (معلوم ہوا کہ تیمم میں ہاتھ کو غبار لگنا ضروری ہے)-

حُتِّيْهِ- اس کو کھرچ ڈال-

تَحُتُّ الذُّنُوْبَ- نماز گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے یا کھرچ ڈالتی ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ "حتّ"، پتھر یا لکڑی سے کھرچنا اور قرص انگلیوں سے ملنا رگڑنا)-

حَتّٰى- حرف جر ہے بمعنی اِلٰى اور كَیْ اور اِلَّا یعنی انتہائے غایت اور تعلیل اور استثناء کے لئے-

فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى وَ اِنْ كَانَ اَخَاهُ (جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی مسلمان کی طرف اشارہ کرے' گو از راہ تمسخر ہی ہو) تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں' گو اپنے سگے بھائی کے ساتھ ایسا کرے (جب تک اس کو نہ چھوڑے)-

لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ- فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں (کیونکہ صبح ہو جانے پر پھر شوہر کو اس کی احتیاج نہیں رہتی اور نافرمانی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے)-

فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ نَائِمًا- آنحضرتؐ سوتے رہے اور پانی نہ ملا یہاں تک کہ صبح ہو گئی آپ سوتے ہی رہے-

اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا- اس کے وہ گناہ جو اس نماز کے بعد دوسری نماز تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے (مراد صغیرہ گناہ ہیں)-

حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارِ- کو زیر زبر اور پیش تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں-

حَتَّى االلُّقْمَةَ يا حَتَّى اَللُّقْمَةُ- دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں-

فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدَاءِ الْوَحْيِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ- آپ نے شروع وحی سے لے کر وہاں تک کے حالات بیان کئے جب بہشتی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں گے-

حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (انھوں نے اذن لیا اور اندر آئے) یہاں تک کہ آنحضرتؐ کے پاس آ کر بیٹھے-

فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا مَا التَّشْدِيْدُ- ہم نے تو صبح تک کوئی بات نہ دیکھی' خیریت رہی' وہ سختی کیا ہے؟ (یعنی اس سے مراد وحی تھی یا کوئی عذاب؟ اگر وحی تھی تو وہ کس باب میں اتری؟ آپ نے فرمایا' دَيْن (قرض) کے باب میں)-

حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ (اس نیک بندی پر سختی رہی' میں بھی تکبیر اور تسبیح کرتا رہا' تم بھی کرتے رہ) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مشکل رفع کر دی-

حَتّٰی یَظِلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ - اس حدیث میں حَتّٰی پانچ بار آیا ہے پہلا' چوتھا اور پانچواں بمعنی کَیْ ہے - دوسرا اور تیسرا قضیہ شرطیہ پر آیا ہے -

حَتّٰی یَنْتَصِرَ (مظلوم کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے) جب تک ظالم سے بدلہ نہ لے (یعنی زبان سے اس کو برا نہ کہے' ہاتھ سے اس کو ستائے نہیں مارے نہیں) -

اِنْصَبَّ قَدَ مَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ حَتّٰی اِذَا صَعَدَتَا مَشٰی فِیْهِ - جب آپ کے دونوں پاؤں نالے کے نشیب میں اترتے تو آپ اکڑتے دوڑتے چلتے اور جب بلندی پر چڑھتے تو معمولی طور سے چلتے -

تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ کَرَاهِیَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ - تم بہتر آدمی اس کو پاؤ گے جو اس امر کو بہت مکروہ سمجھتا ہو' یہاں تک کہ اس میں مبتلا ہو جائے - (لوگ زبردستی اس کو خلیفہ بنا دیں) اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا -

حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّاتَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ قَصِیْرٌ (میں نے تم سے اتنی باتیں بیان کیں) کہ مجھ کو ڈر ہو گیا' کہیں تم نہ سمجھو یا بھول جاؤ دیکھو دجال پست قد ہو گا (حالانکہ وہ بڑے تن و توش کا آدمی ہے مگر ممکن ہے کہ قد اس کا پست ہو اور خوب موٹا چوڑا چکلا ہو یا نکلتے وقت اللہ تعالیٰ اس کی صورت بدل دے) -

حَتّٰی لَوْ کَانَ فِیْ مَقَامِیْ سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ - اگر آنحضرتؐ اس وقت اس جگہ ہوتے جہاں اس وقت میں ہوں تو بازار والے آپ کی آواز سنتے (اتنا پکار کر آپ نے بیان کیا) -

حَتّٰی سَقَطَ خَمِیْصَتُهٗ - یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی - (ہلنے کی وجہ سے) -

فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ - میں آپ کے پاس پہنچا' اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ بیدار ہوئے -

وَلِکَذَا وَلِکَذَا حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ - میری امت کے لوگ سفارش کریں گے گروہوں کی اور ایسے لوگوں کی یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو جائیں گے (یعنی اس حد تک سفارش کریں گے کہ میری امت کے سب لوگ بہشت میں داخل ہو جائیں گے) -

حَتَدٌ - خالص ہونا' اپوٹ ہونا -

حُتُوْدٌ - قیام کرنا' ٹھہرنا -

اَزْ کَاهُمْ مَحْتِدًا - اصل اور طبع میں سب سے بہتر -

فُلَانٌ مِنْ مَحْتِدِ صِدْقٍ - وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے -

مَا اَجِدُ مِنْهُ مَحْتِدًا - میں اس سے کوئی چارہ کار نہیں پاتا -

فِیْ دَوْحَةِ الْکَرَمِ مَحْتِدُهٗ - آپ کی جڑ سخاوت کے پیڑ میں ہے یا آپ کی طبیعت سخاوت کے درخت سے نکلی ہے -

حَتْفٌ - موت -

وَ کَانَ فِیْهِ حَتْفُهٗ - اس میں اس کی موت ہوئی -

مَنْ مَّاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ - اللہ کی راہ میں اگر کوئی اپنی موت سے بن مارے بن لڑے مر جائے تب بھی اس کو شہید کا درجہ ملے گا (کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا تھا) - ابن اثیر نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں

مَاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ - جب کوئی اپنے بچھونے پر بن مارے اور بے زخمی ہوئے خود بخود مر جائے کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جب آدمی خود بخود مرتا ہے تو اس کی روح ناک کی راہ سے نکل جاتی ہے اور جب زخمی ہو کر مارا جاتا ہے تو زخم کی راہ میں سے روح نکلتی ہے - ابن جوزی نے کہا - جان' ناک اور منہ دونوں میں سے نکلتی ہے' تو ناک کا ذکر تغلیبا کیا اور یہ توجیہ بہتر ہے اس لئے کہ ایک حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جان ناک سے نکلتی ہے -

مَامَاتَ مِنَ السَّمَکِ حَتْفَ اَنْفِهٖ فَلَا تَاْکُلُهٗ - جو مچھلی خود بخود مر جائے (اوتیر آئے' جس کو طافی کہتے ہیں) اس کو مت کھا -

اَلْمَرْءُ یَاْتِیْ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ - آدمی کی موت اوپر سے آ جاتی ہے -

اَلْجَبَانُ یَجِیْئُ حَتْفُهٗ مِنْ فَوْقِهٖ - نامرد کی موت اوپر

سے آ جاتی ہے (اس کی نامردی اور احتیاط اس کو بچا نہیں سکتی)۔

حَتْفُهَا تَحْمِلُ ضَأْنٌ بِاَظْلَافِهَا - یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی آدمی اپنی ہی سوء تدبیر سے بلا میں گڑھ جائے۔ ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی جنگل میں بھوکا تھا' کھانے کو کچھ نہ تھا' اتفاق سے ایک بکری ملی مگر چھری نہ تھی' جس سے اس کو کاٹتا' اتنے میں بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدی' اندر سے ایک چھری نکل آئی اور اس نے اسی چھری سے اس کو کاٹ کر چٹ کیا۔

حَتْکٌ یا حَتَکَانٌ - چلنا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلد چلنا - کھودنا - توجہ کرنا -

حَوْتَکٌ - پست قد' اور ایک شخص کا نام تھا -

حَوْتَبِیٌ - شترمرغ کا بچہ' ہر چھوٹی چیز -

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِی الصُّفَّةِ وَ عَلَیْهِ الْحَوْتَکِیَّةُ - آنحضرت ﷺ صفہ میں چھوٹا عمامہ باندھے ہوئے برآمد ہوتے -

حَوْتَکِیَّةٌ - عربوں کا چھوٹا عمامہ (بعض نے کہا یہ منسوب ہے - حوتک کی طرف' جو ایک شخص کا نام تھا' وہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرتا تھا) -

وَ عَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ حَوْتَکِیَّةٌ (صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہی ہے اور مشہور جَوْنِیَّةٌ ہے اگر حَوْتَکِیَّةٌ کی روایت صحیح ہو تو اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی یعنی حوتک کی چادر آپ پر تھی -

حَتْمٌ - فیصلہ کرنا لازم کرنا -

اَلْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ - وتر واجب نہیں ہے (یعنی فرض نمازوں کی طرح بلکہ سنت ہے) -

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَحْتَمَ - اگر اس کا بچہ کالا بھجنگ پیدا ہوا -

مَنْ اَکَلَ وَتَحَتَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص کھانا کھائے اور روٹیوں کے ریزے جو دسترخوان پر گریں ان کو بھی کھالے' وہ بہشت میں جائے گا (کیونکہ اس نے روٹی کی عزت کی اور غرور نہیں کیا - دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرو اور اسی لئے سنت ہے کہ اگر روٹی سامنے آ جائے اور ابھی سالن نہ رکھا گیا ہو تو روٹی کھانا شروع کر دے) -

حُتَامَةٌ - روٹی کے ریزے جو خوان پر گریں -

حَاتِمٌ - ایک مشہور سخی شخص تھا - یعنی حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج اس کی سخاوت ضرب المثل ہے -

حَتْنٌ - سخت ہونا -

حِتْنٌ - بہ معنی قِرْنٌ یعنی برابر والا' ہمسر' جوڑ - عرب لوگ کہتے ہیں -

هُمَا حِتْنَانِ - یعنی هُمَا سِیَّانِ دونوں برابر والے ہیں -

تَحَاتَنُوْا - برابر برابر ہو گئے -

اَفَحِتْنُهٗ فُلَانٌ - کیا اس کا برابر والا فلاں شخص ہے؟

حَتْیٌ - سینا مضبوط کرنا' بٹنا -

حَاتِیٌ - بہت پینے والا -

اِنَّهٗ اَعْطٰی اَبَا رَافِعٍ حَتِیًّا وَّ عُکَّةَ سَمْنٍ - آپ نے ابو رافع کو گوگل کے ستو دیئے اور گھی کی ایک کپی دی -

اَتَیْتُهٗ بِمِزْوَدٍ مَّخْتُوْمٍ فَاِذَا فِیْهِ حَتِیٌّ - میں آپ کے پاس توشہ دان لایا جس پر مہر کی ہوئی تھی' دیکھا تو اس میں گوگل کے ستو تھے -

بابُ الحاء مع الثاء

حَثٌّ - ترغیب دینا' برانگیختہ کرنا' ابھارنا -

حَثِیْثٌ - جلد' تیز -

حِثَاثٌ - جلدی' ذرا سی نیند -

فَجَهَّزْنَا اَحَثَّ الْجَهَازِ - ہم نے جلدی سے کچھ تیاری کر لی -

زَوْجُهَا یَسْتَحِثُّنِیْ بِهَا - اس کا خاوند مجھ کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے -

یَسْتَحِثُّنِیْهَا - مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتا ہے - ایک روایت میں یَسْتَحْسِنُهَا ہے -

اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِیْ - میں نے اپنے گھوڑے کو چھیڑا- (اس کو دوڑانا چاہا)-

حَثُّوا الْمُطِیَّ - اونٹنیوں کو تیز کرنا چاہا (صاحب مجمع البحار سے اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے' انھوں نے تکملہ میں حَثّ کے معنی کریدنے کے رکھے ہیں اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے فَحَثَّهٗ بِعَصًا یعنی آنحضرتؐ نے دیوار کو ایک لکڑی سے کریدا حالانکہ یہ فَحَتَّهٗ ہے تائے فوقانی سے جیسے پہلے گزر چکا اور لغت میں حَثّ کے معنی کریدنے کے نہیں آئے ہیں-)

حَثْحَثَةٌ - بمعنی حَثّ برانگیختہ کرنا' مضطرب ہونا' جلدی کرنا-

کَاَنَّمَا حُثْحِثَ مِنْ حِضْنَیْ ثَکَنٍ - جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا-

حُثْحُوْثٌ - جلد باز' بخیل-

حَثَلٌ - پیٹ بڑا ہونا-

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ - قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو آخر میں کوڑے کچرے کی طرح رہ جائیں گے (یعنی خراب برے لوگوں پر)-

حُثَالَةٌ - کہتے ہیں بھوسے چھلکے ہر خراب چیز کو-

کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ - اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خراب کمینے لوگوں میں رہ جائے گا؟

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَبْقٰی فِیْ حَثْلٍ مِنَ النَّاسِ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ خراب برے لوگوں میں رہ جاؤں-

وَارْحَمِ الْاَطْفَالَ الْمُحْثَلَةَ - ان بچوں پر رحم کر جن کو اچھا دودھ نہیں ملا یا اچھی غذا نہیں ملی (یہ اِحْثَال سے نکلا ہے یعنی ماں کا اپنے بچہ کو اچھی طرح دودھ نہ پلانا یہاں تک کہ اس کا حال خراب ہو جائے' پیٹ بڑھ جائے)-

وَلٰکِنْ حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ یُعَیِّرُوْنَ زُوَّارَ قُبُوْرِنَا کَمَا تُعَیَّرُ الزَّانِیَةُ بِزِنَاهَا - چند خراب لوگ رہ جائیں گے جو ہماری قبروں کے زائرین پر ایسا عیب رکھیں گے جیسے زانیہ عورت پر اس کی بدکاری کی وجہ سے عیب رکھتے ہیں-

حَثْوٌ - مارنا' پھینکنا-

حَثْیٌ - اس کے بھی وہی معنی ہیں-

اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ - خوشامدیوں جھوٹی تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (ان کو کچھ نہ دو بیرنگ نکال دو- بعض نے کہا حقیقۃً مٹی ڈالنا مراد ہے)-

کَانَ یَحْثِیْ عَلٰی رَأْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ - آنحضرتؐ غسل میں اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے-

ثَلٰثُ حَثَیَاتٍ رَبِّیْ - میرے مالک کے چلوؤں میں سے تین چلو (ابن اثیر نے یہاں تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ "چلو" سے مراد کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کف ہے نہ حثی ہے- میں کہتا ہوں یہ طریقہ سلف محدثین کے خلاف ہے وہ اس قسم کی حدیثوں کو اس کے ظاہر پر رکھتے ہیں اور اس کی اصلی مراد خدا کو تفویض کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے لئے وجہ اور ید اور عین اور قدم اور اصبع اور حثی اور حفنہ سب کچھ ہے جیسے اس کی ذاتِ مقدس کو سزاوار ہے لیکن ہم ان کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے)-

فَحَثٰی بِکَفَّیْهِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا - پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے چلو لیا - ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا' یا رسول اللہؐ اور زیادہ کیجئے (یعنی اور زیادہ بیان فرمادیجئے)-

یَحْثُوْ عَلَیْکُنَّ - تم کو چلو بھر بھر کر دے گا (یعنی تم پر خوب سخاوت کرے گا)-

فَتَقَا وَلَتَا حَتّٰی اسْتَحْثَتَا - حضرت زینبؓ اور حضرت عائشہؓ میں خوب گفتگو ہوئی' یہاں تک کہ ایک نے دوسری پر مٹی پھینکی - (جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے منہ پر مٹی مارتی ہیں)-

وَاِنْ یَّکُنْ مَا تَقُوْلُ یَابْنَ الْخَطَّابِ حَقًّا فَاِنَّهٗ لَنْ یَّعْجِزَ اَنْ یَّحْثُوَ عَنْهُ تُرَابَ الْقَبْرِ وَ یَقُوْمَ - (جب حضرت عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں اختلاف ہوا کہ آنحضرتؐ کو دفن کریں یا نہیں- حضرت عمر کہتے تھے کہ آپ پھر اٹھیں گے اور منافقوں کی گردن ماریں گے' آپ کو دفن نہ کرو تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ) اگر خطاب کے فرزند تمہارا کہنا سچ ہے تو حضرت یہ بھی کر سکتے ہیں کہ قبر کی مٹی اپنے اوپر سے ہٹا کر باہر

نکل آئیں اور کھڑے ہو جائیں۔

فَجَعَلَ یَحْتَثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ۔ حضرت ایوب (ان سونے کی ٹڈیوں کو) چلو بھر بھر کر اپنے کپڑے میں پھینکنے لگے۔

فَاِذَا حَصِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْهِ عَلَیْهِ الذَّهَبُ مَنْثُوْرًا نَثْرَ الْحَثَا۔ یکا یک سامنے ایک بوریے پر سونا اس طرح پھیا ہوا تھا جیسے باریک باریک تنکے (یا گھاس)۔

اِنَّمَا یَکْفِیْکِ اَنْ تَحْثِیَ۔ تجھ کو یہ کافی ہے کہ سر پر (پانی کے) چلو ڈالے (معلوم ہوا کہ غسل میں بدن کا ملنا فرض نہیں ہے نہ کلی کرنا اور نہ ناک میں پانی ڈالنا)۔

خَلِیْفَةٌ یَّحْثِیْ یا یَحْثُوْ۔ وہ خلیفہ مٹھی یا چلو بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا (کیونکہ بے شمار مال ہاتھ آئے گا)۔

فَاحْثُ یا فَاحْثِ فِیْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ۔ اچھا تو ایسا کر (جب کسی طرح نہیں مانتیں، نوحہ کئے جاتی ہیں تو) ان کے مونہوں پر مٹی ڈال دے۔

فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ کھانے میں سے لپ بھر بھر کر لینے لگا (اپنے کپڑے یا برتن میں ڈالنے لگا)۔

فَیَحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمْ۔ ان کے مونہوں پر چھڑکے گا (یعنی مشک وغیرہ خوشبوئیں)۔

فَحَثٰی عَلَیْهِ التُّرَابَ۔ آپ نے مٹی اٹھا کر اس پر ڈالی (یعنی میت پر)۔

یَکْفِیْهِ اَنْ یَّحْثُوَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَوَاتٍ عَلٰی رَاْسِهٖ۔ اس کو یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈال لے (محیط میں ہے کہ حثی اور ھیل مٹی ڈالنا مگر فرق یہ ہے کہ حثی میں مٹی اٹھانا پڑتی ہے اور ھیل میں یونہی ڈالنا، تو شخص قبر سے دور ہوتا ہے وہ ''حثی'' کرتا ہے اور جو قبر کے کنارے پر ہو وہ ''ہیل'' کرتا ہے۔

حَثَا یَحْثُوْ۔ باب نصر ینصر سے ہے اور حثی یَحْثِیْ باب ضرب یضرب سے معنی ایک ہیں۔

بابُ الحاء مع الجیم

حَجْبٌ یا حِجَابٌ۔ ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا۔

حَاجِبٌ۔ دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبُ اور حَوَاجِیْبُ ہے۔

حِیْنَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ جس وقت سورج پردے میں چھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ۔ اللہ بندے کو بخش دیتا ہے (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو) جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا، آڑ کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشے جانے کی کوئی توقع نہیں ہے)۔

حِجَابُهُ النُّوْرُ۔ اللہ کے مبارک چہرے پر پردہ ہے وہ کیا ہے نور (اگر کہیں چہرے سے حجاب اٹھا دے تو ساری دنیا جل کر بھسم ہو جائے)۔

عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ۔ یہ کعبہ کے کلید بردار تھے جن کو ہمارے زمانہ میں شیبی کہتے ہیں۔ کیونکہ کعبہ کی حجابت ان کی سپرد تھی، یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔

قَالَتْ بَنُوْ قُصَیٍّ فِیْنَا الْحِجَابَةُ۔ بنو قصی کہنے لگے کہ ہم لوگوں کا کام کعبہ کی دربانی کی خدمت میں ہے (ہم اس کے محافظ ہیں کھولتے اور بند کرتے ہیں)۔

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَکْبَرُ۔ علم اللہ تعالیٰ کا حجاب ہے (یعنی بغیر علم کے خدائی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ۔ سودہ اس سے پردہ کر۔

حَجَبَةُ الْبَیْتِ۔ بیت اللہ کے دربان۔

اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ۔ آیت حجاب، یعنی پردہ کی آیت کا حال سب سے زیادہ جاننے والے۔

اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ۔ جب سورج کا کنارہ نکل آئے۔

مَاحَجَبَنِیْ مُذْ اَسْلَمْتُ۔ جب سے میں اسلام لائی مجھ کو نہیں روکا (یعنی جو میں نے مانگا وہ مجھ کو دیا، یا مجھ کو مردوں کی مجلس میں جانے سے نہیں روکا)۔

فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ۔ (آخر جب شیطان مجبور ہو

گیا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کونچا نہ دے سکا تو) اس نے اس جھلی پر کونچا مارا (جس کے اندر بچہ رہتا ہے- ابن جریر کی روایت میں یوں ہے کہ جب مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو جنا تو وہ کہنے لگیں ''رب انی اعیذ ھابک و ذرّیتھا من الشّیطان الرجیم ''[1] تو ایک پردہ ڈال دیا گیا اور شیطان نے اس کو کونچا مارا- دوسری روایت میں یوں ہے کہ مریمؑ کی والدہ نے ان کی ولادت کے وقت یہ دعا پڑھی- آخر مریم پر ایک پردہ ڈال دیا گیا اور شیطان نے اس کو کونچا مارا- اب یہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان کا کونچا ولادت کے وقت ہوتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمیشہ شیطان عین ولادت ہی کے وقت کونچا دیتا ہے- ورنہ حضرت مریمؑ کی والدہ نے تو یہ دعا ان کی ولادت کے بعد پڑھی تھی پھر اس کا اثر ماقبل پر کیسے پڑ سکتا ہے؟ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ولادت کے دن ہر مولود کو کونچا دیتا ہے' کسی کو عین وقت ولادت پر' کسی کو ذرا اس کے بعد- ابن جریر کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے' اس میں یوں ہے کل بنی آدم یمسه الشیطان یوم ولدته امه-[2]

اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدَا کُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ- اگر تم عورتوں میں سے کسی عورت کا غلام مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ اس سے پردہ کرے (یہ حکم استحباباً ہے کیونکہ جب مکاتب کے پاس بقدر ادائے بدل کتابت جائداد ہو تو اس کی آزادی قریب ہے- اس لحاظ سے وہ شخص اجنبی کی طرح ہوا گو جب تک وہ بدل کتابت ادا نہ کرے غلام رہے گا اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے- اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس کی صراحت موجود ہے)-

فَاحْتَجَبَ مِنْ حَاجَتِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ- جو شخص حاکم ہو کر لوگوں کی کاربرآری نہ کرے' چھپا رہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی کاربرآری سے چھپا رہے گا (اس کے مطالب پورے نہ ہونے دے گا یا قیامت کے دن وہ پروردگار کے دیدار سے محروم رہے گا)-

مَنِ اطَّلَعَ الْحِجَابَ وَاقَعَ مَاوَرَاءَ هٗ- جس شخص نے پردے کے پرے سر اٹھا کر جھانکا (یعنی مر گیا) وہ پردے کے پرے پڑ گیا (یعنی مرنے کے بعد جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ سب کھل جائیں گی)-

مُحَمَّدٌ حِجَابُ اللّٰهِ- آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کے حجاب یعنی اس کے ترجمان ہیں' اس کے ارشادات اور احکامات بیان کرنے والے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں-

حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمُکَارِهِ وَ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ- بہشت ان باتوں سے ڈھانک لی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں' اور دوزخ ان باتوں سے جن کی نفس کو خواہش ہے-

کُلَّمَا حَجَبَ اللّٰهُ عِلْمَهٗ عَنِ الْعِبَادِ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عَنْهُمْ- جن باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں دیا' بندے ان کے جاننے سے معاف کئے گئے ہیں-

اَزَجَّ الْحَوَاجِبِ- آپ کی ابروئیں باریک اور پتلی تھیں-

حَاجِبُ بْنُ زُرَارَةَ- ایک شخص تھا جس نے کسریٰ کے پاس اپنی کمان گروی رکھی تھی' اس کے بیٹے نے وہ کمان چھڑا کر آنحضرتؐ کو ہدیہ دی آپ نے ایک یہودی کے ہاتھ چار ہزار درہم کو بیچ ڈالی-

حِيْنَ يَغِيْبُ حَاجِبُهَا- جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے-

لِاَنَّهٗ يَصِيْرُ اِلَى الْحَجَبَةِ- کیونکہ وہ قربانی کعبہ کے دربانوں کو مل جاتی ہے-

عِبَادُکَ الْمُحْتَجِبُوْنَ بِغَيْبِکَ- تیرے وہ بندے جو تیرے غیب میں پوشیدہ ہیں' مراد فرشتے ہیں-

حَجُّ- آنا' قصد کرنا' دلیل اور بحث میں غالب آنا' باز

---

1. اے پروردگار میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں- (م)
2. ہر بنی آدم کو شیطان چھوتا ہے جب اس کی ماں اسے جنتی ہے- (م)

رہنا اور اصطلاح شرع میں چند اعمالِ مخصوصہ کا نام ہے جو مکہ میں کئے جاتے ہیں اور وہ ایک رکن ہے اسلام کے پانچ رکنوں میں سے۔

اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا - لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔

حَجَّةٌ یا حِجَّةٌ - ایک بار حج کرنا۔

حَاجٌّ - جو شخص مکہ کا حج کر آیا ہو۔

حُجَّاجٌ - ''حَاجٌّ'' کی جمع ہے۔

حَاجَّةٌ - وہ عورت جو حج کر آئی ہو - اس کی جمع حَوَاجٌّ ہے۔

ذُوالْحِجَّةِ - حج کا مہینہ جو ذی القعدہ کے بعد آتا ہے۔

لَمْ يَتْرُكْ حَاجَّةً وَّلَا دَاجَّةً - نہ کسی حاجی کو چھوڑا نہ اس کے نوکر چاکر کو۔

هٰؤُلَاءِ الدَّاجُّ وَلَيْسُوْا بِالْحَاجِّ - یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر خدمت گار مددگار ہیں حاجی نہیں ہیں۔

اِنْ يَّخْرُجْ وَ اَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ - اگر کہیں دجال اس وقت نکلا' جب میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو (پھر کیا ہے) میں اس سے بحث کرلوں گا - (دلیل سے اس پر غلبہ حاصل کر لوں گا شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی' اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا ہو گا کہ دجال آخری زمانہ میں قیامت کے قریب نکلے گا اس سے پہلے امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر اس کو قتل کریں گے)۔

فَجَعَلْتُ اَحُجُّ خَصْمِيْ - میں اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرنے لگا یعنی بحث کر کے۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ حُجَّتِيْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ - یااللہ میری سند دنیا اور آخرت میں مضبوط اور قائم رکھ (سند سے مراد ایمان ہے)۔

اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰى - آدم اور موسیٰ نے (عالم ارواح میں) بحث کی۔

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ - دوزخ اور بہشت میں بحث ہوئی (ہر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگی)۔

اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ - قرآن آخرت میں لوگوں سے بحث کرے گا (کہ مجھ کو چھوڑ کر دوسری کتابوں میں مشغول ہو گئے یا جس طرح ادب کے ساتھ مضمون اور مطلب میں غور کر کے اس کے حکموں پر عمل کر کے پڑھنا تھا' اس طرح نہیں پڑھا)۔

فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ - آخر آدمؑ پر بحث میں حضرت موسیٰؑ پر غالب آئے (ان کو کچھ جواب نہ بنا)۔

كَانَتِ الضَّبُعُ وَ اَوْلَادُهَا فِيْ حِجَاجِ عَيْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْعَمَالِيْقِ - عمالقہ کے ایک شخص کے آنکھ کے کوئے (یعنی اس گول ہڈی میں جو آنکھ کے گرد ہوتی ہے اور جس کو حدقہ کہتے ہیں) میں بجو اور اس کے بچے سما گئے (اتنے بڑے قد و قامت کے لوگ تھے)۔

فَجَلَسَ فِيْ حَجَاجِ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا نَفَرًا - اس مچھلی کے آنکھ کے کوئے میں اتنے آدمی بیٹھ گئے۔

اِحْتَجَّا بِحَدِيْثِ اِمَامَةِ جِبْرَئِيْلَ - دونوں نے اس حدیث سے دلیل لی' جس میں جبرئیلؑ کی امامت اور آنحضرتؐ کے مقتدی ہونے کا ذکر ہے۔

لَقِيَ اللّٰهَ لَاحُجَّةَ لَهٗ - وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس نجات کا کوئی وثیقہ نہ ہوگا (یا وہ کوئی عذر نہ کر سکے گا)۔

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ - قرآن شریف یا تو تیری سند بنے گا (تجھ کو نجات دلائے گا) یا تیرے مقابلہ میں سند بنے گا (تجھ کو عذاب میں گرفتار کرائے گا)۔

حَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً - آنحضرتؐ نے ایک ہی حج کیا (یعنی ہجرت کے بعد دسویں سال میں' جس کو ''حج وداع'' کہتے ہیں ہجرت سے پہلے آپؐ نے مکہ میں بھی ایک حج کیا تھا یا دو حج کئے تھے)۔

يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ - بڑے حج کا دن (یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ یا نو تاریخ کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج اصغر - یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نویں تاریخ ذی الحجہ کی اگر

جمعہ کے دن پڑے تو وہ حج اکبر ہے' اس کی سند کچھ نہیں ہے البتہ بعض ضعیف روایتوں میں آیا ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آ پڑے تو اس سال کے حج میں زیادہ ثواب ہے)۔

مَحَجَّةُ الطَّرِيْقِ - بڑا راستہ یا بیچوں بیچ راستہ۔

لَجَّ فَحَجَّ - اس نے کسی طرح نہ مانا' آخر حج کیا۔

لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ - (جو شخص ہر رات کو سو آیتیں پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن) قرآن اس کے خلاف بحث نہیں کرے گا۔

اَلِهٰذَا حَجٌّ - کیا اس بچہ کا بھی حج درست ہوگا (فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا)۔

اَلزَّهْرَاوَانِ يُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا - دو چمکتی سورتیں (یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن) اپنے لوگوں کی طرف سے (جنھوں نے ان کو یاد کیا ہوگا یا ان کی تلاوت کرتے رہے ہوں گے) بحث کریں گی (ان کو عذاب سے چھڑوائیں گے)۔

اَلْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ يا اَلْحَجُّ يَوْمَ عَرَفَةَ - حج عرفہ کے دن ہے یا عرفہ کے دن حج ہے کیونکہ عرفہ کے دن ہی عرفات میں ٹھہرتے ہیں' جو حج کا بڑا رکن ہے۔

لَمْ يُخْزِ اللّٰهُ خَلْقَهُ مِنْ نَّبِيٍّ مُّرْسَلٍ اَوْ كِتَابٍ مُّنَزَّلٍ اَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ اَوْ مَحَجَّةٍ قَائِمَةٍ - اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو خالی نہیں چھوڑتا' یا تو ان میں پیغمبر ہوتا ہے فرستادہ یا کتاب ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اتری ہوئی' یا لازمی حجت (یعنی امام) یا صاف سیدھا راستہ (یعنی شریعت)۔

حَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ - مشہور ظالم ہے جس نے ہزاروں اچھے اور نیک لوگوں کو ناحق قتل کیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا اور کعبے پر منجنیق لگائی۔

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْجُوْجًا بِاَبِيْ طَالِبٍ - کیا آنحضرتؐ ابو طالب سے بحث میں مغلوب ہوگئے تھے؟

كَانَتَا ابْنَتَيْنِ لِلَاحِجَ - حضرت سارہ ابراہیمؑ کی والدہ اور حضرت ورقہ لوطؑ کی والدہ دونوں بہنیں) اجح کی بیٹیاں تھیں (اجح نبی تھے لیکن رسول نہ تھے)۔

حَجْرٌ - یا حُجْرَانٌ - روکنا منع کرنا۔

مَحْجُوْرٌ - وہ شخص جس کو قاضی معاملات کرنے سے روک دے۔

حَجْرٌ یا حِجْرٌ - گود کو بھی کہتے ہیں اور حرام کو بھی۔

حِجْرٌ - عقل۔

حَجَرٌ - پتھر۔

حِجْرٌ - وہ دیوار جو کعبہ کے مغربی جانب گول اٹھی ہے جس کو حطیم بھی کہتے ہیں اور ثمود کا ملک جو شام اور مدینہ کے درمیان واقع تھے۔

قَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ - آنحضرتؐ نے حجر والوں سے فرمایا یعنی ان صحابہ سے جو حجر کے ملک پر گزر رہے تھے۔

لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ - جب آپ حجر پر سے گزرے (یعنی جہاں قوم ثمود بستی تھی)۔

كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَّبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَ يَحْجُرُهٗ بِاللَّيْلِ - ایک روایت میں يَحْتَجِرُهٗ ہے۔ یعنی آنحضرتؐ کے پاس ایک بوریا تھا جو دن کو آپ بچھاتے اور رات کو خاص اپنے لئے رکھتے (یا مسجد میں اس کی آڑ کر کے ایک جگہ اپنے لئے محفوظ کر لیتے' عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَجَرْتُ الْاَرْضَ یا اِحْتَجَرْتُهَا - جب زمین پر مینار وغیرہ اٹھا کر اس کو محفوظ کر لیں۔ بعض نے کہا۔ يَحْتَجِرُهٗ کے معنی یہ ہیں کہ اس کو حجر کی طرح کر لیتے۔ ایک روایت میں يَحْتَجِزُهٗ ہے زائے معجمہ سے' یعنی اس کی آڑ کر لیتے)۔

اِحْتَجَرَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ اَوْ بَصِيْرٍ - آپ نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی چھال یا بوریے کا بنالیا۔

لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا - تو نے ایک کشادہ چیز کو یعنی اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا۔

فَمَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَ انِيَ الْحُجَرِ - آنحضرتؐ (اپنی بیویوں کے) حجروں پر سے گذرے۔

تَحَجَّرَ جُرْحُهٗ لِلْبُرْءِ - جب ان کا زخم جڑ کر سخت ہوگیا (یعنی پتھر کی طرح سخت ہوگیا۔ اس میں درد نہ رہا) اچھا

ہونے لگا-

تَحَجَّرَ کَلْمُهُ- ان کا زخم سخت ہو گیا-

مَنْ نَامَ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ لَّیْسَ عَلَیْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ- جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر نہ ہو (نہ کٹہرا' یعنی کوئی روک نہ ہو) تو اس کے بچاؤ کا کوئی ذمہ نہ رہا (اس نے اپنے تئیں آپ ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں لَیْسَ عَلَیْهِ حِجَابٌ ہے- یعنی اس پر کوئی آڑ نہ ہو' ایک میں لَیْسَ عَلَیْهِ حِجیً ہے معنی وہی ہیں)-

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَحْجُرَ عَلَیْهَا- (یہ عبداللہ بن زبیرؓ کا قول ہے) میں نے چاہا کہ حضرت عائشہؓ پر حجر کروں (یعنی ان کو تصرفات سے روک دوں ان کا کوئی معاملہ جیسے بیع اور شرا اور ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہو)- عرب لوگ کہتے ہیں:

حَجَرَ الْقَاضِیُ عَلَی الصَّغِیْرِ وَالسَّفِیْهِ- قاضی نے نابالغ اور کم عقل پر حجر کر دیا- (یعنی اپنے مال میں کوئی تصرف کرنے سے ان کو روک دیا)-

هِیَ الْیَتِیْمَةُ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا- وہ یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی گود یعنی اس کی پرورش میں ہو-

یَتَّکِئُ فِیْ حَجْرِیْ- میری گود میں ٹیکا دیتے (اور میں حائضہ ہوتی- آپ اسی حالت میں قرآن پڑھا کرتے)-

فَاَجْلَسَهٗ فِیْ حَجْرِهٖ- اس کو آپ کی گود میں بٹھا دیا-

وَ رَأْسُهٗ فِیْ حُجْرِ امْرَاَةٍ- آپ کا سر ایک عورت کی گود میں ہوتا-

یَلِیَانِ الْحِجْرَ- جو حطیم کے قریب ہیں-

عَائِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً یا حَجْزَةً- حضرت عائشہؓ مردوں سے الگ ہو کر یا آڑ کر کے طواف کرتیں-

اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَسِیْرُ مِنَ الْقَوْمِ حَجْرَةً- جب تو کسی شخص کو دیکھے' لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک طرف کو اکیلا جا رہا ہے-

لِلنِّسَاءِ حَجْرَتَا الطَّرِیْقِ- عورتیں رستے کے دونوں کناروں پر چلیں (مرد بیچ رستے میں چلیں)-

اَلْحُکْمُ لِلّٰهِ وَدَعْ عَنْکَ نَهْبًا صِیْحَ فِیْ حَجَرَاتِهٖ- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) یعنی حکومت اللہ ہی کی ہے' تو اس لوٹ کو جانے دے جو ادھر ادھر سے ہوئی (یعنی اکا دکا جو دائیں یا بائیں طرف سے آ کر تیری پوٹلی وغیرہ اڑا لے گیا' اس لوٹ کا ذکر نہ کر اصل بڑے مال کا حال کہہ- یہ ایک مثل ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی شخص کا مال تلف ہو جائے پھر اس کے بعد وہ چیز تلف ہو جو اس سے بڑھ کر ہے- اصل میں یہ امرؤالقیس شاعر کا ایک شعر ہے ؎

فَدَعْ عَنْکَ نَهْبًا صِیْحَ فِیْ حَجَرَاتِهٖ
وَلٰکِنْ حَدِیْثًا مَّا حَدِیْثُ الرَّوَاحِلِ

یعنی اس لوٹ کو چھوڑ اس کا ذکر نہ کر جو ادھر ادھر سے تجھ پر ہوئی' اونٹوں کا تو حال کہہ' ان کا کیا ہوا (وہ تو کہیں نہ لٹے)-

اِذَا نَشَاَتْ حَجْرِیَّةً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ- جب حجر کی طرف سے ابر اٹھے' پھر شام کی سمت پھیل جائے-

فَتِلْکَ عَیْنٌ غُدَیْقَةٌ- یہ تو ایک بھرپور پانی کا چشمہ ہے (یعنی ایسا ابر خوب برسے گا- حجر یمامہ کے ملک کا بڑا شہر ہے بعض نے حِجْرِیَّةً بہ کسرۂ حا پڑھا ہے- اس صورت میں منسوب ہو گا- ''حجر'' کی طرف' جو ثمود کے ملک کو کہتے ہیں)-

تَبِعَهٗ اَهْلُ الْحَجَرَ وَ الْمَدَرِ- جنگل والے اور بستیوں والے سب دجال کے پیرو ہو جائیں گے-

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ- بچہ اسی کو ملے گا جس کی زوجہ یا لونڈی ہے اور حرام کار کو پتھر (یعنی اس کو کچھ نہیں ملے گا- جیسے کہتے ہیں' تیرے پاس کیا ہے خاک پتھر بعض نے کہا ''للعاھر الحجر'' سے یہ مراد ہے کہ حرام کار کو رجم کریں گے- صاحب نہایہ نے کہا' اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر حرام کار کو رجم نہیں کرتے)-

تَلَقّٰی جِبْرَئِیْلَ بِاَحْجَارِ الْمِرَاءِ- آنحضرتؐ حضرت جبرئیل سے ''احجار المراء'' میں ملے (یعنی قبا میں) (مجاہد نے یہی تفسیر کی)-

یَسْتَسْقِیْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّیْتِ- احجار الزیت کے پاس پانی برسنے کی دعا کر رہے تھے (یہ ایک مقام کا نام ہے

مدینہ میں)۔

لَقَدْ مِتَّ بِحَجَرِ الْاَرْضِ۔ (احنف بن قیس نے حضرت علیؓ سے کہا جب معاویہ نے عمرو بن عاص کو اپنی طرف سے حکم مقرر کیا) آپ پر تو زمین کا پتھر پھینکا گیا (یعنی عمرو بن عاص بڑے دانشمند اور پولیٹیکل آدمی ہیں وہ ابوموسیٰ اشعریؓ کو دام میں لے آئیں گے' ابوموسیٰؓ ان کے مقابلہ کے نہیں ہیں بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی طرف سے عبداللہ بن عباسؓ کو حکم مقرر کیجئے۔ حضرت علیؓ نے احنف کی رائے کے موافق عبداللہ بن عباسؓ کو حکم مقرر کرنا چاہا مگر یمن کے لوگوں نے نہ مانا اور اس امر پر اصرار کیا کہ حکم ان ہی میں کا ایک شخص ہو۔ آخر حضرت علیؓ نے بہ مجبوری ابوموسیٰ اشعریؓ ہی کو حکم کر دیا۔ احنف نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا کہ عمرو بن عاص نے ان کو دھوکا دیا اور یہ واقعہ مشہور ہے)۔

لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا حَجْرَاءَ۔ دجال کی آنکھ نہ پھولی ہوگی نہ سخت پتھر کی طرح (ایک روایت میں حَجْوَاءَ ہے بہ تقدیم جیم پر حائے حطی اس کا معنی اوپر گزر چکا ہے)۔

مَزَاهِرُ وَ عُرْمَانُ وَ مِحْجَرٌ وَّ عُرْضَانُ بِحُجَرٍ۔ ایک گاؤں کا نام ہے۔ بعض نے کہا کہ باغ یا وہ چراگاہ جو محفوظ ہو یا درخت کے گرد جو باڑ لگائی جاتی ہے۔

لَاشُدُّ الْحَجَرَ۔ پتھر باندھ لیتا (یعنی پیٹ پر بھوک کی شدت سے)۔

رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ عن حَجَرٍ۔ ہم نے اپنے پیٹ پر سے ایک ایک پتھر کھولا۔

نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ حجر اسود بہشت میں سے اترا' وہ بہت سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا۔

صَلّٰى فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ آنحضرتؐ نے اپنے حجرے میں نماز پڑھی (یعنی بوریے کے اندر رہ کر' جس کو آپ حجرے کی طرح کر لیتے یہاں حضرت عائشہؓ کا حجرہ مراد نہیں ہے) لوگ اس کے باہر رہ کر آپؐ کی اقتدا کر رہے تھے۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ فَحَجَرَهَا مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَسِتِّيْنَ۔ اللہ نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ یہ چھ دن تین سو ساٹھ میں سے کاٹ لئے۔

هُوَ فِيْ حِجْرِهٖ۔ وہ ان کی حمایت میں تھے۔

دُفِنَ فِي الْحِجْرِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الثَّالِثَ عَذَارٰى بَنَاتُ اِسْمَاعِيْلَ۔ حطیم میں رکن ثالث کے پاس حضرت اسماعیلؑ کی کنواری لڑکیاں دفن ہیں (وہیں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی بھی قبر ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ کا گھر بھی وہیں تھا)۔

بَيْنَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آنحضرتؐ کی گود میں تھے۔

حَجْرَزٌ۔ کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے البتہ حَجَارِزُ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

حَجْزٌ۔ یا حِجَازَةٌ یا حِجِيْزٰى روکنا' منع کرنا' دفع کرنا۔

اِنَّ الرَّحِمَ اَخَذَتْ بِحُجْزَةِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطے نے پروردگار کا وہ مقام تھاما جہاں ازار باندھتے ہیں (بعض نے اس کی تاویل کی ہے یعنی پروردگار سے پناہ لی' اس کے سامنے عاجزی کی' بعض نے کہا ''رحم'' رحمان سے مشتق ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ رحم رحمان کی ایک شاخ ہے تو رحم گویا پروردگار کے نام پاک کا بیچ کا حصہ تھامے ہوئے ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَجَزَ الرَّجُلُ بِالْاِزَارِ۔ جب ازار کو مضبوط کمر پر کس لے (پھر اس کے معنی مطلق پناہ لینے اور تھامنے اور تعلق کرنے کے ہو گئے۔

وَالنَّبِيُّ اٰخِذٌ بِحُجْزَةِ اللّٰهِ۔ پیغمبر اللہ کی کمر تھامے ہوئے ہے (یعنی اس کی مدد پر بھروسہ کئے ہوئے ہے)۔

مِنْهُمْ مَّنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ۔ بعض کی دوزخ کی آگ کمر تک پہنچے گی۔

فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ - میں تمھاری کمریں تھامے ہوئے ہوں' (لیکن تم پروانوں کی طرح آگ میں گرے جاتے ہو)-

کَانَ یُبَاشِرُ الْمَرْاَۃَ مِنْ نِسَائِہٖ وَھِیَ حَائِضٌ اِذَا کَانَتْ مُحْتَجِزَۃً - آنحضرتؐ اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرتے (بوس و کنار لپٹانا) وہ حائضہ ہوتی' جب کہ وہ ازار باندھے ہوتی (کیونکہ حیض کی حالت میں صرف جماع کرنا منع ہے)-

عَمِدْنَ اِلٰی حُجَزِ مَنَاطِقِھِنَّ (انصار کی عورتوں نے کیا کیا جب سورۂ نور کی آیت اتری) تو اپنے اپنے کمر بندھن کے کپڑوں کو لیا (پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں) (ابوداؤد کی روایت میں بجائے حُجَز کے حُجُوْز یا حُجُوْر ہے- خطابی نے کہا ''حجور'' رائے مہملہ سے اس کے تو کوئی معنی یہاں نہیں بنتے- البتہ حجوز زائے معجمہ سے ''حُجَز'' کی جمع الجمع ہوسکتی ہے- زمخشری نے کہا ''حُجُوز'' حِجز کی جمع ہے بمعنی حُجزہ- ابن اثیر نے جامع الاصول کی شرح میں کہا ''حُجُوْر'' بہ رائے مہملہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں' وہ ''حجر'' کی جمع ہے' بہ معنی گود- مطلب یہی ہے کہ اپنے گود کے کپڑوں کو پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں)-

رَاٰی رَجُلًا مُحْتَجِزًا بِحَبْلٍ وَّھُوَ مُحْرِمٌ - ایک شخص کو احرام کی حالت میں کمر پر ایک رسی باندھے ہوئے دیکھا-

ھُمْ اَشَدُّنَا حُجَزًا - وہ یعنی بنو امیہ مصیبت اور سختی پر بڑے صبر کرنے والے ہیں (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

وَلِاَھْلِ الْقَتِیْلِ اَنْ یَّنْحَجِزُوْا الْاَدْنٰی فَالْاَدْنٰی - مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ قصاص کے دعوے سے باز آجائیں (دیت پر راضی ہو جائیں)- (یہ حق قریب تر وارث کا ہے پھر اس کا جو اس کے بعد قریب تر ہو اگر منجملہ ورثاء کے ایک وارث بھی گو وہ عورت ہو قصاص معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور دیت لازم ہوگی)-

اَیُلَامُ ابْنُ ذِہٖ اَنْ یَّفْصِلَ الْخُطَّۃَ وَیَنْتَصِرَ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَزَۃِ - کیا اس کا بیٹا (یعنی میرا بیٹا) اس بات پر ملامت کیا جائے گا کہ ظالم کی بات کھول کر بیان کر دے اور روکنے والوں کی آڑ میں رہ کر ظالم سے بدلہ لے (روکنے والوں سے یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو ظلم سے روکتے ہیں اور حق و باطل کا فیصلہ کرتے ہیں)-

اِنَّ الْکَلَامَ لَایُحْجَزُ فِی الْعِکْمِ - بات گٹھری میں باندھ کر نہیں رکھی جاتی-

اَنْ تَجْعَلَ الدَّھْنَاءَ حِجَازًا بَیْنَنَا وَ بَیْنَ تَمِیْمٍ - دہنا کو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان حد فاصل کر دیجئے-

حِجَازٌ - وہ رسی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور ہر ایک چیز جو کمر پر باندھی جائے- (''ملک حجاز'' کو بھی حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ''نجد'' اور ''تہامہ'' کے درمیان یا نجد اور ''سراۃ'' کے درمیان حائل ہے- بعض نے کہا اس لئے کہ وہ پہاڑوں یا سنگلاخوں سے گھرا ہوا ہے-)

تَزَوَّجُوْا فِی الْحِجْزِ الصَّالِحِ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ - اچھے خاندان میں نکاح کرو اس لئے کہ رگ چپکے سے گھس آتی ہے (برے خاندان کا اثر اولاد میں آجاتا ہے)-

فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِھَا - اس عورت نے اپنے نیفہ میں سے خط نکالا (دوسری روایت میں ہے جوڑے میں سے)-

فَمَا احْتَجَزُوْا - وہ باز نہ آئے (حذیفہ کے والد کو قتل ہی کر ڈالا)-

لَایَحْجُزُہٗ لَیْسَ الْجَنَابَۃَ - آپ کو قرآن پڑھانے سے اور ہمارے ساتھ گوشت کھانے سے کوئی چیز نہ روکتی مگر جنابت-

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْجُزُہٗ - آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روکنے لگے (وہ حضرت عائشہؓ کو مارنے دوڑے' اس بات پر کہ انھوں نے آنحضرتؐ پر آواز بلند کی تھی)-

وَاِنَّ حُجْزَتَہٗ تُسَاوِی الْکَعْبَۃَ - اس کی ازار باندھنے کا مقام کعبے برابر اونچا تھا-

خُذُوْا بِحُجْزَۃِ ھٰذَا الْاَنْزَعِ - اس شخص کی کمر کو

تھامے رہو جس کے سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہیں ہیں (مراد حضرت علیؓ ہیں)۔

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اَخَذَ بِحَجْزَةِ هَادٍ فَنَجَا - اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے ہدایت کرنے والے کی کمر تھامی (یعنی اس کی پیروی کی) اور نجات پا گیا۔

اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ - (آخر زمانہ میں) ایمان سمٹ کر ملک حجاز میں آ جائے گا (جیسے شروع میں ملک حجاز سے پھیلا تھا۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ مدینہ طائف وغیرہ شہر ہیں۔)

حَجَفٌ - چمڑے کی ڈھالیں، جن میں لکڑی اور پشتہ وغیرہ نہ ہو۔ اس کا مفرد حَجَفَةٌ ہے۔

مُحَاجَفَةٌ - معارضہ اور مقابلہ۔

اِحْتِجَافٌ - چھڑانا، جمع کرنا۔

اِنْحِجَافٌ - عاجزی کرنا، تضرع۔

حُجَافٌ - بدہضمی سے اسہال۔

فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَيْتِ كَالْحَجَفَةِ - وہ بیت اللہ کے گرد سپر کی طرح طوق بن گئی۔

ثَمَنُ الْمِجَنَّةِ حَجَفَةٌ - مجنہ یعنی ڈھال کی قیمت۔ حَجَفَةٍ بجر بدل ہے مجنّہ سے۔

حَجْلٌ - ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ - بہترین گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں پر سفیدی ہو (نہایہ میں ہے کہ تحجیل صرف ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی سفیدی سے نہ ہوگی، جب تک ایک پاؤں یا دونوں پاؤں پر بھی سفیدی نہ ہو۔ محیط میں ہے کہ سفیدی دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ میں یا صرف دونوں پاؤں میں یا صرف ایک پاؤں میں ہوتی ہے اور صرف دونوں ہاتھوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر صرف ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو تو اس کو گھوڑے والے ''ارجل'' کہتے ہیں۔ اور ایسے جانور کو منحوس سمجھتے ہیں، بشرطیکہ اس کی پیشانی پر سفیدی نہ ہو)۔

اُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ - میری امت کے لوگ (قیامت کے دن) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ (یہ سفیدی وضو کا نور ہوگی)۔

اِنَّ اللُّصُوْصَ اَخَذُوْا حِجْلَىْ اِمْرَاَتِىْ - چوروں نے میری بیوی کی دونوں پازیب لے لیں۔

قَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ مَوْلَانَا فَحَجَلَ - آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ سے فرمایا تو ہمارا مولیٰ ہے (آزاد کیا ہوا غلام) وہ (خوشی کے مارے) ایک پاؤں پر کود کر چلنے لگے۔

اَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَوْبَشَ الثَّنَايَا يَحْجِلُ فِي الْفِتْنَةِ (کعب احبارؓ نے کہا) میں توراۃ شریف میں یہ مضمون پاتا ہوں کہ قریش کا ایک شخص جس کے سامنے کے دانت کھلے ہوں گے فتنہ وفساد میں اکڑ کر چلے گا (فتنہ وفساد سے خوش ہوگا)۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلَ يَحْجِلُ - اتنے میں ابو جندلؓ بیڑی میں کودتا ہوا آیا (وہ مسلمان ہو گیا تھا تو کافروں نے بیڑی ڈال کر قید کر کے اس کو رکھا۔ صلح حدیبیہ کے وقت وہ بھاگ کر آنحضرتؐ کے پاس آ گیا لیکن آپؐ نے شرائط صلح کے موافق اس کو پھر کافروں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد پھر بھاگا اور ابو بصیرؓ کے ساتھیوں میں شامل ہو گیا۔ ان کا قصہ مشہور ہے)۔

كَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ - آنحضرتؐ کی مہر نبوت ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

حَجَلَةٌ - کہتے ہیں، اس گھر کو جو دولہن کے لئے قبہ کی طرح بنایا جاتا ہے، اس پر پردے وغیرہ لٹکا کر آراستہ کرتے ہیں۔ بعض نے ''مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ'' کے معنی یہ کئے ہیں۔ کبک[1] کے انڈے کی طرح۔

كَاَنَّ خَاتَمَهُ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)۔ (بعض نے ''رِزِّ الحجلة'' بہ تقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ پڑھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ رز بالکسر لغت میں

---

[1] ایک مشہور پرندہ ہے کبوتر کے برابر، اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے، اس کو دجاج البر کہتے ہیں۔ (م)

دور کی آواز کو کہتے ہیں- اور رزّ بالفتح کہتے ہیں مضبوط کرنے یا زخمی کرنے کو- البتہ عرب لوگ کہتے ہیں "رَزَّتِ الْجَرَادَةُ" ٹڈی نے اپنی دم زمین میں گھسیڑی انڈے دینے کے لئے- مگر رزّ کے معنی خود انڈے کے نہیں آئے)-

اَغْرُوْا النِّسَاءَ يَلْزَمْنَ الْحِجَالَ - عورتوں کو چھوڑ دو وہ اپنے گھروں میں پڑی رہیں-

لَيْسَ لِبُيُوْتِهِمْ سُتُوْرٌ وَّلَا حِجَالٌ - ان کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ چھپر کھٹ تھے-

فَاصْطَادُوْا حَجَلًا - انھوں نے کبک کا شکار کیا (یہ "حَجلَةٌ" کی جمع ہے-

قَدْ جَعَلُوْا طَعَامِيْ كَطَعَامِ الْحَجَلِ (یا اللہ میں قریش کو دعوت دیتا ہوں' بلاتا ہوں) مگر انھوں نے میرا کھانا کبکوں کے کھانے کی طرح کر دیا (کبک (چکور) کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک ایک دانہ ٹھہر ٹھہر کر کھاتا ہے اچھی طرح نہیں کھاتا- مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ بھی میری دعوت اچھی طرح قبول نہیں کرتے کوئی کوئی ان میں سے شاذ و نادر ہی اسلام قبول کرتا ہے)-

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ - یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے- یعنی سفید پیشانی' سفید ہاتھ پاؤں والوں کو حشر کے میدان میں کھینچنے والے-

عُقُوْلُهُمْ كَعُقُوْلِ رَبَّاتِ الْحِجَالِ - ان کی عقلیں ان عورتوں کی عقلوں کی طرح ہیں جو چھپر کھٹ والیاں ہیں-

حَجْمٌ - اونچا ہونا' بڑھ جانا' چوسنا' روکنا-

اِنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ اُحُدٍ كَاَنَّهُ بَعِيْرٌ مَّحْجُوْمٌ - حضرت حمزہؓ احد کے دن اچھے اونچے اونٹ کی طرح نکلے-

لَايَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا - ایسا کپڑا ہو جو عورت کی ہڈیوں (تناسب اعضاء) کا ابھار ظاہر نہ کرتا ہو (یعنی باریک چست کپڑا نہ ہو' جس میں سے عورت کے گوشت اور استخوان کا اٹھاؤ بڑھاؤ دکھائی دے)-

كَانَ يَصِيْحُ الصَّيْحَةَ يَكَادُ مَنْ سَمِعَهَا يَصْعَقُ كَالْبَعِيْرِ الْمَحْجُوْمِ (عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد حضرت عمرؓ کا حال بیان کیا) وہ ایسی آواز نکالتے تھے کہ ان کی چیخ سے آدمی بیہوش ہونے کے قریب ہو جاتا' جیسے منہ بندھا اونٹ-

حِجَامٌ - وہ چیز جو مست اونٹ کے منہ پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی کو کاٹے نہیں-

فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ (آنحضرتؐ نے احد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا "کون اس کو لیتا ہے اس شرط پر کہ اس کا حق ادا کرے" یہ سن کر) سب لوگ پیچھے ہٹے (اس کے لینے سے ڈرے-)

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ - پچھنا لگانے والے اور جس کو لگایا گیا' دونوں کا روزہ ٹوٹ جانے کے قریب ہو گیا (کیونکہ لگانے والے کے حلق میں احتمال ہے کہ کچھ خون وغیرہ چلا جائے اور جس کو لگایا گیا' وہ ناتوانی کی وجہ سے شاید روزہ پورا نہ کر سکے- بعض نے کہا یہ بد دعا ہے ان کے لئے' یعنی ان کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا- گویا انھوں نے روزہ ہی نہیں رکھا)-

اِعْلَقْ فِيْهِ مِحْجَمًا - ایک محجم اس میں لٹکا دے (محجم بکسرۂ میم وہ ظرف جس میں حجامت کا خون اکٹھا ہوتا ہے اور نشتر کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع مَحَاجِمُ ہے)-

لَعْقَةُ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَةُ مِحْجَمٍ - شہد کا ایک چٹاؤ یا نشتر کا ایک چھاؤ-

اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ - سب نے یہی کہا کہ پچھنے لگوا- (خون نکلوا ڈال کیونکہ خون زیادہ ہونے سے غضب' شہوت اور قوائے نفسانی میں ترقی ہوتی ہے اور قوائے ملکی مغلوب رہتے ہیں)-

غَسْلُ مَحَاجِمِهِ - ان مقاموں کا دھونا جہاں پر حجامت کی جاتی ہے- یہ جمع ہے- مَحْجَمٌ بہ فتح میم کی-

حِجَامَةٌ - بہ کسرۂ حاء پچھنے لگانے کا پیشہ-

حَجَّام - پچھنے لگانے والا-

حَجْنٌ - موڑنا' کھینچ لینا' روکنا' پھیرنا-

حَجَنٌ - اقامت کرنا' بخیلی کرنا-

يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ - آنحضرتؐ حجر اسود کو اپنی

ٹیڑھی منہ کی لکڑی چھوا دیتے۔

كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ۔ وہ حاجیوں کا مال ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے چرایا کرتا (اس میں اٹکا کر ان کی چیزیں گھسیٹ لیتا اگر کہیں صاحب مال دیکھ لیتا تو یہ بہانہ کرتا کہ لکڑی میں اٹک کر چلی آئی)۔

وَجَعَلَتِ الْمَحَاجِنُ تُمْسِكُ رِجَالًا۔ ٹیڑھے منہ کی لکڑیاں کچھ لوگوں کو اٹکالیں گی (یعنی قیامت کے دن)۔

تُوْضَعُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ۔ قیامت کے دن ناطہ لایا جائے گا اس میں چرخہ کے تکلے کے طرح کجی ہوگی۔

مَا اَقْطَعَكَ الْعَقِيْقَ لِتَحْتَجِنَهٗ۔ عقیق کا مقطعہ تجھ کو اس لئے نہیں دیا کہ تو اس کو اپنا مال سمجھ کر جوڑے (غریبوں کو فائدہ نہ پہنچائے)۔

اِنَّهٗ كَانَ عَلَى الْحَجُوْنِ كَئِيْبًا۔ آپ حجون پہاڑ پر غمگین بیٹھے ہوئے تھے (حجون ایک اونچا پہاڑ ہے مکہ میں شعب الجزارین کے پاس۔ بعض نے کہا وہ ایک کج مقام کا نام ہے مکہ ہیں)۔

اَحْجَنَ ثُمَامُهَا۔ مکہ کی ثمام کے پتے نکل آئے (ثمام ایک مشہور گھاس ہے)۔

حَجًى۔ کنارہ، کونا۔

اَحْجَاءٌ۔ ''حَجًى'' کی جمع، اطراف وجوانب اور نواحی۔

حِجًى۔ بکسرۂ حا۔ عقل۔

اُحْجِيَّةٌ یا اُحْجُوَّةٌ۔ چیستان، معما۔

اَحَاجِیُّ۔ ''اُحْجِيَّه'' کی جمع ہے۔

مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ حِجًى فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سو جائے جس پر روک نہ ہو۔ (منڈیر یا کٹھرا وغیرہ) اس کی حفاظت کا ذمہ نہ رہا (بعض نے اس حدیث میں حَجًى بہ فتحہ حا پڑھا ہے۔ ایک روایت میں ''حِجَارٌ'' ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا۔)

حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِى الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ قَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ۔ یہاں تک کہ تین شخص اس کی قوم کے عقل والے کھڑے ہوں اور کہیں بے شک فلاں شخص محتاج ہو گیا ہے اب اس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔

مَا كَانَ فِىْ اَنْفُسِنَا اَحْجٰى اَنْ يَّكُوْنَ هُوَ مُذَمَّاتٌ۔ جب سے وہ مرگیا تو ہمارے دلوں میں دجال ہونے کا وہ زیادہ سزاوار نہ رہا (ورنہ موت سے پیشتر اس کے دجال ہونے کا گمان غالب تھا)۔

اِنَّكُمْ مَعَاشِرُ هَمْدَانَ مِنْ اَحْجٰى حَيٍّ بِالْكُوْفَةِ۔ تم لوگ ہمدان کے قبیلہ والو! کوفہ میں سب قبیلوں کے لوگوں سے زیادہ عقل مند ہو۔

مَاهِيَ بِمُغِدٍّ فَيَسْتَحْجِىَ لَحْمُهَا۔ اس اونٹنی کو طاعون کا عارضہ نہ تھا کہ اس کا گوشت بگڑ جاتا (سڑ جاتا)۔

فَحَجَتْهَا الرِّيْحُ۔ اس کشتی کو ہوا بہا لے گئی۔

اِنَّ اَمْرَكَ كَالْجُعْدُبَةِ اَوْ كَالْحَجَاةِ۔ تمہارا کام (ضعف اور ناتوانی میں) پانی کے بلبلے یا حباب کی طرح ہے۔

حَجًا۔ پانی کے بلبلے۔ حجاۃ اس کا مفرد ہے۔

قَدْ تَكَنّٰى وَ تَحَجّٰى فَقَتَلْتُهٗ۔ اس نے آڑ لی (یا اپنی کنیت بیان کی جیسے لڑائی میں اپنی بہادری دکھانے اور جتانے کے لئے بیان کرتے ہیں) اور گن گن کرنا شروع کیا میں نے اس کو مار ڈالا (بعض نے کہا ''تَحَجّٰى'' کے معنی یہ ہیں کہ پردے میں چھپ گیا تو یہ ''حَجَاةٌ'' سے نکلا ہے، جس کے معنے پردے کے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِحْتَجَاهُ یعنی اس کو چھپالیا)۔

وَيَخْتِلُ ذٰلِكَ عَلٰى ذِى الْحِجٰى۔ یہ عقل والے کو بھی فریب دیتا ہے۔

فَرَاَيْتُ اَنَّ الصَّبْرَ عَلٰى هَاتَا اَحْجٰى۔ میں نے اس بات پر صبر کرنا زیادہ لائق سمجھا۔

بابُ الحاء مع الدال

حَذْءٌ۔ پھیرنا۔

حَدْءٌ۔ مدد کرنا، ظلم سے روکنا، مل جانا، التجا کرنا، غصہ ہونا۔

حِدَاَۃٌ - بروزن عِنَبَۃٌ - چیل - اس کی جمع حِدَاءٌ اور حِدَانٌ ہے-

خَمسٌ یُقتَلنَ فِی الحِلِّ وَ الحَرَمِ وَعَدَّ مِنهَا الحِدَاَ - پانچ جانور ہیں جو حل اور حرم ہر جگہ مار ڈالے جائیں گے' ان میں سے ایک چیل کو بیان فرمایا (اس لئے کہ وہ ستاتی ہے ہاتھ میں سے چیز اچک لے جاتی ہے)-

حِدَۃٌ - اکیلا ہونا-

کہتے ہیں: عَلٰی حِدَتِہٖ - یعنی اپنے اکیلے ہونے پر- اصل میں وَحدتھا-

فَجَعَلتُہٗ فِی قَبرٍ عَلٰی حِدَۃٍ - میں نے ان کو ایک جدا گانہ قبر میں رکھا (یعنی اکیلا)-

اِجعَل کُلَّ نَوعٍ مِنْ تَمرِکَ عَلٰی حِدَۃٍ - ہر ایک قسم کی کھجور الگ الگ کر کے رکھ-

حَدَبٌ - کبرا ہونا' ٹیلہ' ٹبہ' موج-

اَحدَبُ اور حَدِبٌ - کبڑا-

حَدبَاءُ - کبڑی-

کَانَت لَھَا اِبنَۃٌ حُدَیبَاءُ - اس کی ایک بیٹی تھی کبڑی- یہ تصغیر ہے حَدبَاءُ کی-

وَھُم مِن کُلِّ حَدَبٍ یَّنسِلُوْنَ - یا جوج ماجوج ہر ٹیلے سے پھوٹ نکلیں گے-

یَتَّقُوْنَ کُلَّ حَدَبٍ وَّ شَوْکٍ - (قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے) ہر بلندی اور کانٹے سے بچتے جائیں گے (گویا منہ ہاتھ اور پاؤں کے کام کرے گا)- کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

یَومًا تَظَلُّ حِدَابُ الاَرضِ تَرفَعُھَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخلِیطٌ وَّ تَزیِیلٌ

وہ دن جس روز زمین کے ٹیلوں کو ریت کی چمک اونچا کرتی اور پست کرتی ہے اور اسی میں یہ شعر بھی ہے-

کُلُّ ابنِ اُنثٰی وَ اِن طَالَت سَلَامَتُہٗ
یَومًا عَلٰی اٰلَۃٍ حَدبَاءَ مَحمُوْلٌ

ہر ایک عورت کا بیٹا اگرچہ مدت تک سلامت رہے آخر ایک دن کبڑے آلے پر اٹھایا جائے گا- (بعض نے یہ ترجمہ کیا ہے آخر ایک دن سخت حالت پر اٹھایا جائے گا (یعنی مرے گا)-

وَ اَحدَبُھُم عَلَی المُسلِمِینَ - سب سے زیادہ مہربان مسلمانوں پر- (یہ حضرت علیؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی تعریف بیان کی)-

حَدِبَ عَلَیہِ عَمُّہٗ - ان کے چچا ان پر مہربان ہوئے-

یَعلَمُ اللّٰہُ مَوضِعَ النُّشُوِ وَالعَقلِ وَ الشَّھوَۃِ لِلسِّفَادِ وَالحَدَبِ عَلٰی نَسلِھَا - اللہ تعالیٰ ایک مچھر کے ہر مقام کو جانتا ہے' جہاں سے اس کی تربیت ہو گی اور جہاں اس کی عقل ہے اور جہاں جماع کی خواہش ہے اور جہاں اپنی اولاد پر شفقت ہے-

حُدَیبِیَۃُ - ایک بستی ہے مکہ کے قریب وہاں کے کنویں کا نام حدیبیہ تھا' پھر بستی کا نام ہو گیا-

حِدبَارٌ - دبلی اونٹنی' قحط کا سال-

اَللّٰھُمَّ خَرَجنَا اِلَیکَ حِینَ اعتَکَرَت عَلَینَا حَدَابِیرُ السِّنِینَ - یا اللہ ہم تیرے پاس اس وقت نکلے جب قحط کی دبلی اونٹنیوں نے ہم پر ہجوم کیا-

حَدَابِیرُ - جمع ہے حِدبَارٌ کی - وہ اونٹنی جس کی پیٹھ کی ہڈی دبلے پن سے کھل گئی ہو اور پٹھے کی ہڈیاں نکل آئی ہوں (یہ حضرت علیؓ نے استسقاء کی دعا میں فرمایا)-

سَاَحمِلُکَ عَلٰی صَعبٍ حَدبَاءَ حِدبَارٍ یَنِحُّ ظَھرُھَا - (ابن اشعث نے حجاج کو لکھا) میں تجھ کو ایک خندی کبڑی دبلی اونٹنی پر سوار کروں گا جس کی پیٹھ آواز کرتی ہو گی (مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مشکلات میں پھنساؤں گا)-

حَدَثٌ - پاخانہ کرنا' نئی بات نکالنا' پٹھا' نجاست حکمی-

حُدُوثٌ اور حَدَاثَۃٌ - نئی بات ہونا-

اِحدَاثٌ - پیدا کرنا' نکالنا' پاخانہ پھرنا' صیقل کرنا-

تَحَدُّثٌ اور تَحدِیثٌ - بات بیان کرنا-

حَادِثٌ اور حَدِیثٌ - نئی بات' نئی چیز جو ہمیشہ سے نہ ہو- یہ ضد ہے قدیم کی-

حَدِیْث - اصطلاح شرع میں آنحضرتؐ کے قول یا فعل یا تقریر کو کہتے ہیں - اور ''اثر'' صحابی کے قول یا فعل یا تقریر کو - اسی طرح تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کو اور کبھی اثر کو حدیث اور حدیث کو اثر کہتے ہیں -

فَوَجَدَتْ عِنْدَهٗ حُدَّاثًا - (حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے پاس آئیں) تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی آدمی باتیں کر رہے ہیں (ایک روایت میں اَحْدَاثًا ہے یعنی چند جوان آدمی آپ کے پاس پائے) -

یَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَیَضْحَکُ اَحْسَنَ الضِّحْکِ وَ یَتَحَدَّثُ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ - اللہ تعالیٰ ابر کو بھیجتا ہے' وہ بہت اچھی ہنسی ہنستا ہے (اس کی ہنسی چمک ہے) اور بہت اچھی بات کرتا ہے (اور اس کی بات گرج ہے) (بعض نے کہا ہنسی سے زمین کا کھلنا پھول پھلاری نکالنا اور بات کرنے سے لوگوں کی باتیں مراد ہیں جو وہ پیک (پیداوار) کی نسبت کرتے ہیں) -

قَدْ کَانَ فِی الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ - اگلی امتوں میں محدث لوگ گزرے ہیں - اگر میری امت میں بھی کوئی محدث ہو تو وہ حضرت عمرؓ ہوں گے (محدث اس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے' یعنی روشن ضمیر - اس کا گمان صحیح نکلتا ہے اس کی رائے اکثر درست نکلتی ہے) -

لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِکَ بِالْکُفْرِ لَهَدَمْتُ الْکَعْبَةَ وَ بَنَیْتُهَا - اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا - (بلکہ ان کے کفر کا زمانہ پرانا ہو چکا ہوتا' اسلام کو ایک مدت دراز گزر گئی ہوتی) تو میں کعبہ کو گرا کر از سر نو بناتا (بعض نے حَدَثَانُ پڑھا ہے) -

حَدِیْثُ عَهْدِهِمْ بِکُفْرٍ - ان کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ ہے -

اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثِیْ عَهْدٍ بِکُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ - میں ان لوگوں کو دیتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے (یعنی نو مسلم ہیں) ان کا دل ملاتا ہوں (تا کہ داد و دہش کی وجہ سے احسان مند ہو کر دل سے مسلمان ہو جائیں) -

اُنَاسٌ حَدِیْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ - کچھ لوگ جو ابھی نو عمر ہوں گے -

حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ - نوجوان کم عقل (مراد خارجی ہیں - ظاہر میں اچھی بات کہیں گے یعنی قرآنی آیتوں سے دلیل لیں گے مگر آیتوں کے معنی اپنی خواہش کے مطابق کر لیں گے اور آنحضرتؐ اور صحابہؓ کی تفسیر کا کچھ لحاظ نہ کریں گے - حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان خارجیوں کو بدترین خلق سمجھتے کیونکہ ان کم بختوں نے کیا کیا تھا کہ جو آیتیں مشرکوں اور کافروں کے باب میں نازل ہوئی ہیں' ان کو مسلمانوں پر چیپتے تھے - ابن طاہر فتنی نے کہا: ان سے بدتر وہ لوگ ہیں جو' ان آیتوں کو جو یہود کے باب میں نازل ہوئی ہیں' علمائے امت محمدیہ پر چیپتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی نجاست سے زمین کو پاک کرے - باوجود اس کے صحابہؓ اور تابعینؒ نے ان خارجیوں کو کافر نہیں کہا اور ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کا ذبیحہ جائز رکھا' ان کی گواہی قبول کی - کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا ''واہ! کفر ہی سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے (وہ تو گناہ کرنے والے کو بھی مومن نہیں سمجھتے بلکہ کافر کہتے ہیں)'' پھر پوچھا کیا منافق ہیں؟ فرمایا کہ ''منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں مگر وہ تو رات دن عبادت میں مصروف رہتے ہیں بلکہ یہ لوگ تو آفت میں پڑ کر اندھے بہرے ہو گئے (ان کو حق بات نہیں سوجھتی بس اپنی سمجھ پر اترا کر گمراہ ہو گئے ہیں'') مؤلف کہتا ہے ہمارے زمانے میں بھی چند رکابیہ' نیچریہ' مرزائیہ' قادیانیہ' وجودیہ' چکڑالویہ اور ثنائیہ فرقے ایسے نکلے ہیں جو قرآن کی آیتوں کی تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کی پابندی نہیں کرتے - ان میں کچھ تو کافر ہیں جو اصول اسلام یا متواترات کو انکار کرتے ہیں کچھ مسلمان ہیں مگر گمراہ - جیسے وہ رکابی جو مکروہ یا حرام یا مختلف فیہ کاموں کو شرک قرار دے کر بات بات پر مسلمان کو مشرک کہہ دیتے ہیں' ائمۂ دین کی توہین کرتے ہیں - جو آیتیں یا حدیثیں بتوں کے

باب میں وارد ہیں ان کو انبیاءؑ' اولیاء اللہؒ اور ملائکہ پر بھی چیپ دیتے ہیں اور کہتے کیا ہیں کہ لفظ عام ہے' سب کو شامل ہے-

عبداللہ بن عمرؓ کے اثر سے معلوم ہوا کہ خوارج بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے- اللہ تعالیٰ ہر ایک گمراہی سے بچائے رکھے- اور صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے طریق پر قائم رکھے-

مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُنَا بَعْدَہٗ- تم نہیں جانتے ہم نے آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں؟

اَحْدَثُ بِہٖ عَھْدًا- سب سے نزدیک اس سے ملنے والا-

حَدِیْثُ النَّفْسِ- دل کی باتیں' وسوسے خیالات-

کِتَابُنَا اَحْدَثُ- ہماری کتاب نئی تازہ اتری ہے' (یعنی قرآن حکیم)-

زَعَمَتْ اِمْرَأتِیَ الْاُوْلٰی اَنَّھَا اَرْضَعَتْ اِمْرَاَتِیَ الْحُدْثٰی- میری پہلی بیوی نے بعد کی بیوی کو (یعنی جس سے بعد میں نکاح کیا) دودھ پلا دیا-

مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا- جس نے وہاں دین میں نئی بات نکالی یا نئی بات کو مدد دی (اس سے راضی ہوا)- (نہایہ میں ہے یعنی بدعت پر راضی ہوا' بدعتی کی حمایت کی' اس کو دشمنوں سے بچایا' سکوت اختیار کیا' اس کا باوجود قدرت ہونے کے انکار نہیں کیا' ان سب پر آنحضرتؐ نے لعنت فرمائی)-

اِیَّاکُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ- نئے کاموں سے جو دین میں نکالے جائیں بچے رہو (نہایہ میں ہے مراد وہ کام ہیں جن کی دلیل قرآن وحدیث اور اجماع امت سے نہ ہو)-

لَمْ یُقْتَلْ مِنْ نِسَائِھِمْ اِلَّا امْرَأَۃٌ وَّاحِدَۃٌ کَانَتْ اَحْدَثَتْ حَدَثًا- بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کوئی قتل نہیں کی گئی مگر ایک عورت جس نے ایک نئی بات کی تھی (آنحضرتؐ کو زہر دیا تھا)-

حَادِثُوْا ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ بِذِکْرِ اللّٰہِ- ان دلوں کو اللہ کی یاد سے جلا دو (صاف کرو صیقل کرو)-

فَاَخَذَنِیْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ- (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو سلام کیا مگر آپؐ نے جواب نہ دیا)- مجھ کو اگلے اور پچھلے رنجوں نے لے ڈالا (میں فکر میں پڑ گیا (عرب لوگ کہتے ہیں)

حَدَثَ الشَّیْءُ حُدُوْثًا- یعنی یہ بات نئی پیدا ہوئی (مگر حدیث میں حَدُثَ بہ ضمہٗ دال مروی ہے تا کہ قَدُمَ کا جوڑ ہو جائے)-

اَحَدَثَ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ- کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا-

لَا یَزَالُ فِی الصَّلٰوۃِ مَالَمْ یُحْدِثْ- برابر نماز ہی میں رہے گا (یعنی نماز کا ثواب اس کو ملتا رہے گا) جب تک وضو نہ ٹوٹے (یعنی گوز نہ لگائے)-

یُصَلّٰی عَلٰی اَحَدِکُمْ مَالَمْ یُحْدِثْ- فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اس کو حدث نہ ہو-

لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ- وضو جب ہی واجب ہوتا ہے' جب حدث ہو (اگر حدث نہ ہو تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے)-

مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ- عورتوں نے جو نئی باتیں نکالیں (کہ زیور اور خوشبو سے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں- اگر آنحضرتؐ کے عہد میں عورتیں ایسا کرتیں' تو آپ ان کو مسجدوں میں جانے سے منع کر دیتے)-

لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ- ان دو رکعتوں میں دنیا کا کوئی خیال نہ لائے (اگر آخرت کا خیال ہو یا قرآن کے معنی اور مطالب کا' تو کچھ ضرر نہیں- حضرت عمرؓ نماز میں لشکروں کی تیاری کا خیال کرتے اور یہ کچھ ضرر نہ کرتا کیونکہ دینی کام تھا- میں کہتا ہوں بہتر یہ ہے کہ نماز میں اپنے مالک حقیقی کا تصور رہے کہ میں اس کے سامنے کھڑا ہوں اور وہ میری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے اور میرے دل کے خیال سے بھی مطلع ہے- اسی استغراق میں نماز پوری کرے اور حضرت عمرؓ کے اثر کی تاویل کی ہے کیونکہ نماز کو لشکروں کی تیاری سے کوئی مناسبت نہیں- گو وہ دینی کام ہو' اگر بے اختیاری سے کوئی

خیال دنیاوی امور کا آ جائے تو اس کو دفع کرے' اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے- اب جو فضیلت اس حدیث میں وارد ہے' اس کو وہ خیال مانع ہوں گے یا نہیں' جو بے اختیاری سے آ جائیں' اس میں علماء کا اختلاف ہے- بعض نے کہا یہ فضیلت جب ہی حاصل ہوگی' جب دونوں طرح کے خیالات نہ آئیں- یعنی نہ اختیاری نہ اضطراری)-

لِاَنَّهٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ (پانی برسنے لگا' تو آپ نے بدن پر سے کپڑا اٹھا دیا' تاکہ وہ پانی بدن کو لگے' فرمایا) یہ ابھی تازہ تازہ اپنے مالک کے پاس سے آیا ہے (اس کو گناہ گار ہاتھوں نے نہیں چھوا نہ اس زمین سے ملا جس پر گناہ کئے جاتے ہیں اس حدیث سے علو اور فوقیت باری تعالےٰ کا ثبوت اور جہمیہ ملاعنہ کا رد ہوتا ہے)-

اِنَّمَا کَرِهَ لِمَنْ اَحْدَثَ- قبر پر بیٹھنا آپ نے اس کے لئے مکروہ رکھا جو وہاں حدث کرے- یعنی پاخانہ یا پیشاب (اس حدیث سے مومنین کی قبور کا احترام نکلتا ہے)-

وَ اِنَّ حَدَثَهٗ لَا یُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِیْنَ- اللہ تعالیٰ کی جو صفات حادثہ ہیں (جیسے خلق اور رزق اور کلام وغیرہ) وہ مخلوق کی صفات حادثہ کے مشابہ نہیں ہیں (کیونکہ پروردگار کی ذات نہ کسی ذات کے مشابہ ہے نہ اس کی کوئی صفت مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے- یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت اور جماعت کا' رحمہم اللہ تعالیٰ- اب یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی کل صفات قدیم ہیں- گویا صفات اضافیہ کا انکار کرنا ہے اور متاخرین متکلمین' فلاسفہ اور معتزلہ کی تقلید سے اس آفت میں پڑ گئے ہیں' البتہ یہ صحیح ہے کہ صفات حقیقیہ جیسے علم اور قدرت اور حیات وغیرہ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں)-

اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَّ یَهُوْدِیَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا- آنحضرتؐ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت دونوں لائے گئے انھوں نے زنا کیا تھا-

کَانَ اِذَا صَلّٰی فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ- آنحضرتؐ جب فجر کی سنتیں پڑھ چکتے' تو اگر میں جاگتی ہوتی' تو مجھ سے باتیں کرتے (ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ تہجد پڑھنے کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے آپ ان سے باتیں کرتے' اور دونوں روایتوں میں کوئی تخالف نہیں کیونکہ آپ کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے ہوں گے- ابن عربی نے کہا تہجد اور صبح کی سنتوں کے درمیان' یا صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان خاموش رہنا افضل نہیں ہے- البتہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک خاموش رہنا افضل ہے- میں کہتا ہوں جو آنحضرتؐ نے کیا وہی سنت اور وہی افضل ہے- تہجد کے بعد اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اپنے گھر والوں سے باتیں کرنا سنت ہے- اسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ذرا لیٹ جانا- امام ابن حزمؒ نے تو یہ کہا ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنت پڑھ کر نہ لیٹے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہو گی، سبحان اللہ کیا اتباع سنت ہے- گو امام ابن حزمؒ کا یہ قول دلیل کی رو سے راجح نہیں ہے مگر ان کے اقوال دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر اتباع سنت میں غرق تھے- شیخ ابن عربیؒ نے ان کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ نے ان سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے میں غرق اور غائب ہو گئے- رضی اللہ عنہ و عن اتباعہ)-

حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ- (حذیفہؓ نے کہا) آنحضرتؐ نے ہم سے (امانت کے باب میں) دو حدیثیں بیان کیں-

اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَ عَنْ اُمِّیْ- کیا میں تم سے اپنے اور اپنی ماں کے حالات بیان نہ کروں؟

اِیَّاکُمْ وَ اَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَهْدِ عُمَرَؓ- (معاویہؓ نے کہا) تم ذرا حدیثوں سے بچے رہو (ان کی تصحیح کرو) اگر وہ حدیثیں قبول کر لو جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مشہور تھیں (کیونکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ حدیث بیان کرنے سے بہت ڈرتے تھے- وہی حدیث بیان کرتے' جو صحیح ہوتی)-

قَدْ تُحَدِّثَ بِنَحْوِهٖ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ- ابورافع سے ایسی ہی حدیث روایت کی گئی ہے-

کُنَّا نَحَدِّثُ اَنَّ اُسَامَةَ- ہم سے یہ حدیث بیان کی

جاتی تھی کہ اسامہؓ۔

اِنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ۔ اس نے دین میں نئی بات نکالی۔ (تقدیر کا انکار کیا)۔

اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ میرے چھوٹے بیٹے (یہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا) نئی بات ہے (انھوں نے شاید آنحضرتؐ کو صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے نہ دیکھ ہوگا' اس لئے انکار کیا اور اس کو نئی بات قرار دیا۔ مگر دوسرے صحابہؓ کی روایتوں سے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ثابت ہے اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔ بعض نے کہا' عبداللہ بن مغفل کا مطلب یہ ہے کہ قنوت میں وہ وہ دعائیں پڑھنا جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہیں' ایک نئی بات ہے)۔

اَحَادِیْث۔ جمع ہے اُحْدُوْثَةٌ کی۔ احدوثہ بمعنی حدیث ہے۔

اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔ مجھ سے حدیث کی روایت کرنے سے بچے رہو' وہی حدیث روایت کرو' جس کو تم جانتے ہو (تم کو خوب یقین ہو کہ وہ حدیث میری ہے)۔

وَلَا یُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا۔ برے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔

اَلرُّؤْیَا ثَلٰثَةٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک ان میں سے نفسانی خیال (جیسے کہتے ہیں کہ بلی کو خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں)۔

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل سے حدیثیں روایت کرو کچھ حرج نہیں (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جھوٹی حدیثیں ان سے نقل کرو بلکہ ان حدیثوں کے نقل کرنے کی اجازت دی جن کی صحت کا گمان ہو گو وہ بلا سند بیان کریں۔ کیونکہ مدت دراز گزرنے کی وجہ سے سند بیان کرنا ان کے لئے دشوار ہے)۔

وَقَالَ قَوْمٌ بِطَهَارَةِ الْحَدَثَیْنِ مِنْهُ۔ ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ کا پیشاب اور پاخانہ دونوں پاک تھے (قاضی عیاض نے کہا' اسی طرح آپ کا خون اور سارے فضلات طاہر تھے)۔

حَدِیْثُهُمْ حَدِیْثُ اَوَّلِهِمْ۔ ان میں جو کوئی پہلے بات کرتا ہے وہی بات کرتا رہتا ہے (دوسرا کوئی اس کی بات کو کاٹ کر بیچ میں نہیں بولتا' جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے)۔

مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا (اللہ تعالیٰ نے میری امت کے وہ خیال معاف کر دیئے ہیں) جو ان کے دلوں میں گزریں (لیکن منہ سے نہ نکالیں' نہ ان پر عمل کریں۔ مراد وہ وسوسے ہیں جو دل میں آتے ہیں' پھر پانی کی طرح بہہ جاتے ہیں لیکن جو خیال دل میں جم جائے اور آدمی اس پر اعتقاد کر لے' تو اس پر مواخذہ ہوگا)۔

حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا یَفْهَمُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ یُّکَذَّبَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ۔ آدمیوں سے وہی حدیثیں بیان کیا کرو جن کو وہ سمجھ سکیں (ان کی عقل اور استعداد کے موافق) کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور رسول جھٹلائے جائیں (ان سے دین کی وہ باتیں بیان نہ کرو' جن کا سمجھنا مشکل ہے اور سمجھ میں نہ آئیں تو وہ جھٹلانے لگیں۔ تم بھی گناہ گار بنو کیونکہ تم اس تکذیب کے باعث بنے)۔

اِنْ شِئْتَ لَمْ اُحَدِّثْ بِهٰذَا۔ (عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) اگر تمھاری مرضی یہ ہو کہ میں یہ حدیث بیان نہ کروں' تو نہیں بیان کروں گا (عمارؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ حدیث غلط ہے یا ان کو اس میں شک تھا بلکہ حضرت عمرؓ امیر المومنین تھے ان کی اطاعت لازم تھی' اس وجہ سے حضرت عمارؓ نے یہ کہا)۔

تَبْعَثُنِیْ اِلٰی قَوْمٍ یَّکُوْنُ بَیْنَهُمْ اَحْدَاثٌ وَّلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ۔ تم مجھ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتے ہو' جن میں نئے نئے جھگڑے اور مقدمے پیدا ہوتے ہیں اور میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔

اَحْدَاثٌ جمع ہے حَدَثٌ کی۔ حَدَثٌ اور حَدَثَانٌ اور حَادِثَةٌ اور حُدْثٰی سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی ایک نیا امر' نیا واقعہ' نیا مقدمہ۔

اِنَّ اَوْصِیَاءَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُوْنَ۔ آنحضرتؐ کے وصی

سب محدث ہوں گے (یعنی جبرئیلؑ ان سے بات کریں گے گو جبرئیلؑ ان کو دکھائی نہ دیں گے)۔

اِنَّ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ مُحَدَّثِیْنَ مِنْ غَیْرِ نُبُوَّۃٍ- ہر امت میں ایسے لوگ ہیں جو محدث ہیں مگر پیغمبر نہیں ہیں (ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک نکلتی ہے)۔

اَیَّتُھَا الْمُحَدَّثَۃُ- ''اے محدثہ'' (یہ خطاب حضرت فاطمہ زہراؓ کی طرف ہے)۔

لَجَعَلْتُکَ حَدِیْثًا لِمَنْ خَلْفَکَ- میں تجھ کو تیرے بعد والوں کے لئے عبرت بناتا (ایسی سخت سزا دیتا)۔

لَمْ اَرَ شَیْئًا اَحْسَنَ دَرَکًا وَّلَا اَسْرَعَ طَلَبًا مِّنْ حَسَنَۃٍ مُحْدَثَۃٍ لِذَنْبٍ قَدِیْمٍ- میں نے نئی نیکی سے بڑھ کر پرانے گناہ کو زیادہ پانے والی اور جلد ڈھونڈھ کر اس کو پیٹ دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

لَا یُحَدِّثُ اَمَانَۃَ الْاَصْدِقَاءِ وَلَا یَکْتُمُ شَھَادَۃَ الْاَعْدَاءِ- مومن کی صفت یہ ہے کہ دوستوں کی امانت یعنی راز کی بات بیان نہیں کرتا (ان کو فاش نہیں کرتا) اور دشمنوں کی گواہی کو نہیں چھپاتا (دشمن کے مقابلہ میں بھی سچی گواہی دیتا ہے یہ نہیں کہ اس کو چھپالے تاکہ دشمن کا نقصان ہو)۔

حَدِیْثُ السِّنِّ- کم سن نوجوان (اگر سِنّ کا لفظ نکال ڈالیں تو حَدَثٌ کہیں گے- اس کی جمع اَحْدَاث یعنی نوجوان کم سن)۔

اَلْعِلْمُ یَکْسِبُ الْاِنْسَانَ الطَّاعَۃَ فِیْ حَیٰوتِہٖ وَ جَمِیْلَ الْاُحْدُوْثَۃِ بَعْدَ وَفَاتِہٖ- علم سے انسان کو زندگی میں اطاعت اور عبادت کی توفیق ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر رہتا ہے۔

لَا اٰسَنُ الْحَدَثَانَ- میں موت سے بے ڈر نہیں ہوں۔

اَلْاَرْوَاحُ یُصِیْبُھَا الْحَدَثَانُ اِلَّا رُوْحَ الْقُدُسِ- سب جانوں کو نیند' غفلت اور حادثے پیش آتے ہیں مگر پاکیزہ جان کو (یعنی حضرت جبرئیلؑ کو)۔

خُذُوْا بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ- نئے حکم کو لو پھر جو اس سے نیا ہو (یعنی جس مسئلہ میں مختلف حدیثیں وارد ہوں تو بعد والی حدیث پر عمل کرو- اگر تاریخ معلوم ہو سکے- کیونکہ پہلی والی حدیث منسوخ ہوگئی ہوگی)۔

حَدْجٌ- مارنا' باندھنا' گھورنا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلٰی مَیِّتِکُمْ حِیْنَ یَحْدِجُ بِبَصَرِہٖ فَاِنَّمَا یَنْظُرُ اِلَی الْمِعْرَاجِ- کیا تم اپنے مردے کو نہیں دیکھتے جب وہ (مرتے وقت) اپنی نظر جماتا ہے وہ سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر آسمان پر جانا ہوگا)۔

حَدِّثِ النَّاسَ مَا حَدَجُوْکَ بِاَبْصَارِھِمْ- لوگوں سے اس وقت تک باتیں کرو (وعظ ونصیحت) جب تک وہ تیری طرف نظر جمائے رہیں- (تیری باتیں سننے کے مشتاق رہیں)۔

حَجَّۃٌ ھٰھُنَا ثُمَّ احْدِجْ ھٰھُنَا حَتّٰی تَفْنٰی- اس جگہ ایک حج کرلے پھر سامان کس (یعنی جہاد کی تیاری کر) یہاں تک کہ فنا ہوجائے (بوڑھا ہوجائے یا مرجائے)۔

وَالْمَرْکَبُ حِدْجٌ- سواری محافہ کی ہے (جس میں عورتیں چڑھتی ہیں)۔

کَاَنِّیْ اَخَذْتُ حَدَجَۃَ حَنْظَلٍ فَوَضَعْتُھَا بَیْنَ کَتِفَیْ اَبِیْ جَھْلٍ- (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا) جیسے میں اندرائن کا ایک کچا سخت پھل لیا اور اس کو ابوجہل کے دونوں کندھوں کے بیچ میں رکھ دیا۔

اَحْدَجَ الشَّجَرَۃُ- اندرائن کے درخت میں پھل نکلے۔

حَدٌّ- روکنا' منع کرنا' سرحد مقرر کرنا' سزا دینا' غصہ ہونا' جدا کرنا' تیز کرنا' سوگ کرنا۔

حُدُوْدُ اللّٰہِ- اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (مثلاً چوری میں ہاتھ کاٹنا' تہمت میں اسی کوڑے لگانا' زنا میں رجم یا سو کوڑے لگانا' رہزنی میں قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا) یا اللہ کے ٹھہرائے ہوئے احکام (جیسے ترکے کے حصے' طلاقوں کی تعداد اور نکاحوں کی تعداد وغیرہ)۔

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَیْنَ الْحَدَّیْنِ حَدِّ الدُّنْیَا وَحَدِّ الْاٰخِرَۃِ لَمَمٌ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) وہ گناہ ہے جس میں نہ دنیا

کی کوئی سزا مقرر ہو (جیسے رجم یا جلد یا قطع یا حبس) نہ آخرت کی (مثلاً قتل' والدین کی نافرمانی' سود خواری کہ ان میں آخرت کی سزائیں مقرر ہیں) ان دونوں کے بیچ میں جو گناہ ہو (جیسے اجنبی عورت کو بہ شہوت دیکھنا' اس کا بوسہ لینا' مساس کرنا' امرد کو بہ شہوت دیکھنا' ان کا بوسہ لینا مساس کرنا' پتنگ اڑانا' شطرنج چوسر گنجفہ وغیرہ کھیلنا' گانا بجانا - ایک طائفہ علماء کے نزدیک -[1]

حَدُّ الْمَرِیْضِ اَنْ یَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ - بیمار کو کون سی بیماری تک' یعنی کس حد تک جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کس حد پر جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے؟ (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب ایک روایت میں ''جِدُّ الْمَرِیْضِ'' بہ جیم معجمہ ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کوشش کرنا)-

اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ - میں نے ایک ایسا جرم کیا ہے جس میں سزا واجب ہوتی ہے' تو مجھ کو سزا دیجئے -

اِقَامَةُ حَدٍّ خَیْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً - اللہ کی مقرر کی ہوئی ایک حد قائم کرنا' چالیس راتوں کی برسات سے بہتر ہے (اس لئے کہ برسات سے شکم سیری ہوتی ہے اور حد جاری ہونے سے لوگوں کی جان اور عزت اور زندگی محفوظ رہتی ہے)-

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَکْرَمُ - جو شخص کوئی حد کا گناہ کرے (مثلاً زنا' چوری' قذف وغیرہ) پھر اللہ اس کا گناہ ڈھانپے رکھے اور معاف کر دے تو وہ بڑا اکرم کرنے والا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حدی گناہ کا بھی چھپانا اس کے اظہار سے بہتر ہے- اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرے تو معافی کی امید ہے)-

فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا - پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی (کہ ایسے ایسے گناہ گاروں کی شفاعت کر دو یا فلاں فلاں گناہ گاروں کی - اس حدیث کے شروع میں یہ مذکور ہے کہ میدان حشر کی تنگی' سختی اور حرارت سے لوگ تنگ ہو کر آپ کی سفارش چاہیں گے اور آخر میں یہ مذکور ہے کہ آپ کئی گروہوں کو دوزخ سے نکالیں گے - دونوں میں منافاۃ نہیں کس لئے کہ جس وقت تک آپ بارگاہ احدیت میں سجدہ کر کے شفاعت کا اذن حاصل کریں گے' اس وقت تک کچھ لوگ تو میدان حشر ہی میں محبوس رہیں گے اور کچھ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے)-

لَایَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ - کسی عورت کو (اپنے خاوند کے سوا) دوسری کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں-

اَلْحِدَّةُ تَعْتَرِیْ خِیَارَ اُمَّتِیْ - تیزی اور نیک کام میں جلدی یا دین میں سختی میری امت کے اچھے لوگوں میں ہوگی (مطلب یہ ہے کہ غصہ' زود رنجی اور تیزی اگر اللہ کے واسطے ہو تو وہ بہتر ہے - دین کی حرارت اور حدت' قوت ایمان کی دلیل ہے اور مداہنت اور صلح کل' نفاق اور بے ایمانی کی)-

خِیَارُ اُمَّتِیْ اَحِدَّاءُ هَا - میری امت کے بہتر لوگ وہی ہیں جن میں دین کی حدت ہو (کافروں پر ان کو غصہ ہو - جس بات سے اسلام یا مسلمانوں کی توہین ہوتی ہو' اس کو کبھی گوارا نہ کریں' گو جان جائے' مال جائے' عزت جائے' پر دین میں خلل نہ آئے اور دین دار لوگ محفوظ رہیں)-

کُنْتُ اُدَارِیْ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ بَعْضَ الْحِدِّ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں حضرت ابوبکرؓ کی بعض تیزی کو نرمی کے ذریعہ ٹال دیتا (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مزاج میں ذرا تیزی اور زود خشمی تھی' حضرت عمرؓ ان سے مداراۃ کر کے ان کا غصہ ٹال دیتے - یہ خصلت اکثر ایمان داروں میں ہوتی ہے کہ ان کو غصہ جلدی آ جاتا ہے مگر جلد زائل بھی ہو جاتا ہے - ان کا دل آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے (ایک روایت میں ''بَعْضَ الْجِدِّ'' بہ جیم ہے جو ہزل کے مقابل ہے' ایک روایت میں ''بَعْضَ الْجَدِّ'' ہے' بہ فتحہ جیم بمعنی حظ)-

عَشْرٌ مِّنَ السُّنَّةِ وَعَدَّ فِیْهَا الْاِسْتِحْدَادَ - دس

---

[1] ایک طائفہ کی قید اس لئے لگائی کہ بعض علماء نے گانا بجانا جائز رکھا ہے اور اس مسئلہ میں طرفین سے مستقل کتابیں اور رسالے لکھے گئے ہیں- (م)

باتیں سنت ہیں' ان میں سے ایک زیر ناف کے بال لینا بھی آپ نے بیان کئے (یعنی استرے سے مونڈنا)۔

اَمْهِلُوْا كَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَ تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ۔ ذرا دم لو فرصت دو تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہیں وہ کنگی کر لے اور جس کا خاوند چل دیا تھا (گھر میں نہ تھا) وہ صفائی کر لے (مقام مخصوص کے بال وغیرہ صاف کر لے (ذوی نے کہا کہ زیر ناف کے بال استرے سے مونڈھنا افضل ہے بہ نسبت نورہ لگانے یا اکھیڑنے کے اور بہتر یہ ہے کہ قبل اور دبر دونوں کے بال صاف کرے۔ طیبی نے کہا عورتیں استرے سے نہیں مونڈتیں تو ان کے استحداد سے بالوں کا اکھیڑنا مراد ہے)۔

اِنَّهُ اِسْتَعَارَ مُوْسٰی لِیَسْتَحِدَّبِه۔ حضرت حبیبؓ نے' جب کافر ان کو قتل کرنے لگے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال مونڈنے کے لئے (کیونکہ وہ کافروں کے پاس قید تھے ان کو یہ برا معلوم ہوا کہ قتل کے وقت ان کے زیر ناف کے بال نمود ہوں)۔

اِنَّ قَوْمَنَا حَادُّوْنَا لَمَّا صَدَّقْنَا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔ (عبداللہ بن سلامؓ نے کہا) ہمارے قوم کے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے' جب سے ہم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی تصدیق کی۔

لِكُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ۔ ہر حرف کی ایک انتہا ہے (جہاں تک آدمی پہنچتا ہے۔ دوسری روایت میں ''مُطَّلَعٌ'' ہے یعنی چڑھنے کا مقام یہ حدیث صفت قرآن میں وارد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ظاہر اور باطن قرآن ہر ایک کا ایک منتہیٰ اور مقصد ہے۔ مثلاً ظاہر قرآن کا مقصد یہ ہے کہ آدمی شان نزول' عربیت' ناسخ ومنسوخ' اعراب وقوف وغیرہ سے واقف ہو اور باطن قرآن کا یہ مقصد ہے کہ دل کی سختی دور ہو' ہر وقت پروردگار کا حضور ہو' قلب یاد الٰہی سے پرنور ہو)۔

تَقِیْسُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِالْحَدَّادِیْنَ۔ (یہ صحابہؓ نے ابوجہل سے کہا' جب وہ مردود کہنے لگا کہ ''دوزخ کے داروغہ انیس ہیں تو ہم میں سے سو آدمی ان کو ہٹا کر دوزخ سے نکل جائیں گے) کیا تو فرشتوں کو دنیا کی جیلوں کی طرح سمجھتا ہے (ایک فرشتہ ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے کافی ہے (بعض نے کہا ''حَدَّادِیْنَ'' سے لوہار مراد ہیں)۔

اَرٰی حَدَّهُمْ كَلِیْلًا۔ میں تو ان کی دھار کند دیکھتا ہوں (یعنی ان کی قوت کم ہے)۔

لِیُحِدَّ السِّكِّیْنَ۔ چھری تیز کر لے۔

حَدٌّ كَلِیْلٌ۔ کند دھار جس سے برابر نہ کٹے۔

طَرْفٌ كَلِیْلٌ۔ ضعیف نگاہ۔

مَا یُحِدُّوْنَ اِلَیْهِ النَّظَرَ۔ آپ کے صحابہؓ تیز نگاہ سے آپ کو نہیں دیکھتے (بوجہ آپ کی ہیبت اور رعب کے نظر آپ پر نہیں جما سکتے)۔

وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهٖ۔ اپنی داہنی کہنی کو ران پر جدا کر کے رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے علیحدہ رکھا چمٹایا نہیں) بعض نے یوں پڑھا ہے: وَحَدُّ مِرْفَقِهِ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهٖ۔ یعنی آپ کی داہنی کہنی آپ کی ران پر تھی۔

اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ کیا تو اللہ کی حدوں میں سے ایک حد دور کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے' (یہ آپؐ نے حضرت اسامہؓ سے فرمایا۔ علماء نے کہا ہے کہ جب حد کا مقدمہ امام تک پہنچ جائے' اس وقت مجرم کی سفارش کرنا حرام ہے لیکن اس سے پہلے جائز ہے اگر مجرم شریر نہ ہو' ورنہ شریروں پر رحم کرنا' دوسری غریب مخلوق پر ظلم کرنا ہے اور تعزیز میں ہر حال میں سفارش کرنا درست ہے۔ یعنی خواہ مقدمہ حاکم تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو)۔

اِنَّهُ اَتٰی حَدًّا (جس نے پردہ اٹھا کر گھر میں جھانکا) اس نے سزا کا کام کیا۔

اَقِیْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِكُمْ۔ اپنے غلام لونڈیوں پر اللہ کی حدیں قائم کرو (ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ مولا اپنے غلام اور لونڈی کو حد مار سکتا ہے مگر امام ابوحنیفہؒ نے اس کے خلاف یہ کہا ہے حد لگانا خاص امام اور حاکم کا کام ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِكُلِّ شَیْءٍ حَدًّا وَجَعَلَ عَلٰی مَنْ تَعَدَّی الْحَدَّ حَدًّا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد مقرر کی ہے اور جو شخص اس حد سے بڑھ جائے' اس کی یہی سزا مقرر کی ہے۔

لِلصَّلٰوۃِ اَرْبَعَۃُ آلَافِ حَدٍّ- نماز کی چار ہزار حدیں ہیں-

اَقَمْتُمْ حُدُوْدَہٗ- تم نے اس کی حدیں قائم کیں' یعنی احکام اور شرائع-

یُضْرَبُ الْحُدُوْدُ بَیْنَ یَدَیِ الْاِمَامِ- حدیں امام کے سامنے لگائی جائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ ''حادٌّ'' آنحضرتؐ کا نام ہے توراۃ شریف میں' کیونکہ جو کوئی آپؐ کے دین سے مخالفت کرے گا' آپ اس سے مخالفت کریں گے گو وہ رشتہ دار ہو)-

لَا یَزَالُ الْاِنْسَانُ فِیْ حَدِّ الطَّائِفِ مَا فَعَلَ کَذَا- جب تک آدمی ایسا کرتا رہے تو اس کو طواف کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا-

مَنْفِیٌّ عَنْہُ الْاَقْطَارُ مُبْعَدٌ عَنْہُ الْحُدُوْدُ- اللہ تعالیٰ کے نہ کنارے ہیں نہ حدیں ہیں-

حُدُوْدُ الْاِیْمَانِ- شہادتین کا اقرار نماز زکوٰۃ روزہ حج (امام ابوعبداللہ کے سامنے ایک مرد مومن کا ذکر آیا جس میں حِدَّتْ (یعنی غصہ تیزی) تھی- آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے جب مومنوں کو پیدا کیا تو ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا- وہ چلے گئے' وہاں کا دھواں ان کو لگ گیا' یہی حِدَّتْ ہے اور کافروں کو جب پیدا کیا' ان کو بھی دوزخ میں جانے کا حکم دیا' لیکن وہ نہیں گئے' اس لئے ان میں تحمل اور وقار ہے- امام محمد باقرؒ سے پوچھا گیا کہ مومن میں تیزی کیوں سب سے زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ قرآن کی عزت اس کے دل میں ہوتی ہے اور خالص ایمان اس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ اللہ کا مطیع اور مصدق بندہ ہوتا ہے اور اکثر مومن کی تیزی اور حرارت اس امر پر ہوتی ہے جو خلاف شرع ہو- اسی طرح اس کا غصہ اس پر ہوتا ہے جو خلاف شرع کام کا ارتکاب کرے نہ کہ ہر شخص پر یا ہر موقع پر)-

حَدْرٌ- موٹا ہونا' غلیظ ہونا' سوج جانا' سو جانا' اترنا' اوپر سے نیچے ڈھکیلنا' جلدی کرنا-

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ-[1] جب اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے اور جب تکبیر کہے تو جلد جلد کہہ-

فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ تَحَدَّرَ فِیْهِمَا- آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں اختصار کیا (جلدی سے فارغ ہو گئے)-

رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ یایَتَحَدَّرُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ- میں نے دیکھا برسات کا پانی آپؐ کی ڈاڑھی پر ٹپک رہا تھا-

ضَرَبَ رَجُلًا ثَلَاثِیْنَ سَوْطًا کُلُّهَا یَبْضَعُ وَ یَحْدُرُ- حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے مارے ہر کوڑے سے کھال پھٹ رہی تھی اور سوج رہی تھی-

وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَحْدَرُ شَیْئٍ- ہمارے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو بہت موٹا اور غلیظ تھا-

رَغِیْفٌ حَادِرٌ- پوری روٹی-

کَانَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلَ غُلَامًا حَادِرًا- عبداللہ بن حارث بن نوفلؓ ایک موٹے تازے گٹھے بدن کے لڑکے تھے-

اِنَّ اَبْرَهَۃَ کَانَ رَجُلًا قَصِیْرًا حَادِرًا فَحْدَاحًا- ابرہہ (جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھی لے کر آیا تھا) ایک پست قد' غلیظ' ٹھنگنا آدمی تھا-

اِنَّ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ کَانَ عَلٰی بَعِیْرٍ لَہٗ وَهُوَ یَقُوْلُ یَا حَذْرَاهَا- ابی ابن خلف ایک سانڈنی پر سوار تھا' اور کہہ رہا تھا کسی نے ایسی موٹی تازی اونٹنی دیکھی ہے؟

حَدْرَاءُ تانیث ہے اَحْدَرُ کی' جس کے پٹھے اور رانوں پر گوشت ہو اور کمر باریک ہو-

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہْ- (حضرت علیؓ نے جنگ خیبر میں یہ رجز پڑھا) میں وہ ہوں جس کی ماں نے اس کا نام حیدرہ رکھا- (حیدرہ شیر کو کہتے ہیں چونکہ اس کی گردن موٹی ہوتی ہے- حالانکہ ان کی ماں نے ان کا نام ''اَسَدْ'' رکھا تھا مگر چونکہ اَسَدْ اور حَیْدَرہ کا ایک ہی مطلب ہے اس

---

[1] مجمع البحرین میں ہے کہ ایک روایت میں فاحذر ہے ذال معجمہ سے مگر یہ روایت مجھ کو نہیں ملی- زمخشری نے کہا فاخدر ہے خائے معجمہ ہے- (م)

لئے یہ کہنا صحیح ہوا کہ میرا نام حیدرہ رکھا تھا- بعض نے کہا نہیں، ان کی ماں نے حیدرہ ہی ان کا نام رکھا تھا، اس وقت والد آپ کے موجود نہ تھے جب وہ آئے تو انھوں نے علیؓ نام رکھا (صدقے اس نام پاک کے)-

اَلْاَذَانُ تَرْتِیْلٌ وَ الْاِقَامَۃُ حَدْرٌ- اذان آہستہ آہستہ ہے اور اقامت جلدی جلدی-

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَبِیْ وَ الْمَاءُ یَنْحَدِرُ عَلٰی عَاتِقِہٖ- گویا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں، پانی ان کے کندھے پر ٹپک رہا تھا-

اُحْدُرْ ذٰلِکَ اِلَیْنَا- اس کو ہمارے پاس بھیج دو-

حَدْسٌ - گمان کرنا، اٹکل لگانا، قصد کرنا، کشتی میں غالب آنا، جلدی چلنا-

لَایَنَالُہٗ حَدْسُ الْفِطَنِ- اس پروردگار تک عقل مند کا گمان یا وہم نہیں پہنچ سکتا-

حَدْقٌ - گھیر لینا، گرداگرد ہو جانا، دیکھنا-

اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ- فلاں شخص کے باغ میں پانی برسا (حدیقہ وہ باغ جس کے گرد حصار ہو اور کبھی کھجور کے چند جھاڑوں کو بھی حدیقہ کہتے ہیں، گو ان کے گرد احاطہ نہ ہو- اس کی جمع حَدَائِقُ ہے)-

فَحَدَقَنِیْ یا فَحَدَّقَنِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِھِمْ- اپنی اپنی آنکھوں سے مجھ کو گھورنے لگے-

اَحْدَاقَ بِہِ النَّاسُ -لوگوں نے آپ کو گھیر لیا-

نَزَلُوْا فِیْ مِثْلِ حَدَقَۃِ الْبَعِیْرِ- ایسے ملک میں اترے جو اونٹ کی آنکھ کی طرح تر و تازہ اور شاداب تھا (آنکھ میں اللہ نے تری رکھی ہے- سارے بدن میں خشکی ہو مگر آنکھ میں ضرور تری رہے گی، اسی طرح اگر سارے بدن میں مغز نہ رہا ہو لیکن آنکھ میں ضرور رہے گا اس لئے تر و تازہ اور شاداب ملک کو ''حدقہ'' سے تشبیہ دی- اصل میں حَدَقَۃٌ آنکھ کے کالے ٹپے کو کہتے ہیں- مجمع البحرین میں ایک حدیث نقل کی ہے:

حَدَقَۃُ الْعَیْنِ ھِیَ سَوَادُھَا الْاَعْظَمُ- آنکھ کا حدقہ وہ بڑا کالا ٹپا ہے)-

حَذَلٌ - ظلم سے ایک طرف جھک جانا-

حَدَلٌ -ایک کندھا اونچا ایک نیچا ہونا، ظلم کرنا-

رَجُلٌ عَلِمَ فَحَدَلَ- ایک وہ شخص جس نے جان بوجھ کر ظلم کیا-

حُدَیْلَۃُ- ایک قبیلہ ہے انصار کا-

حَدْمٌ یا حَدَمٌ- آگ کا خوب بھڑکنا-

اِحْتِدَامُ کے بھی یہی معنی ہیں-

یُوْشِکُ اَنْ تَغْشَاکُمْ دَوَابِیْ ظُلَلِہٖ وَ احْتِدَامُ عِلَلِہٖ- قریب ہے کہ تم کو اس کے سائبانوں کی ظلمت اور اس کی بیماریوں کی بھڑک ڈھانک لے گی-

حَدْوٌ یا حُدَاءٌ یا حِدَاءٌ- بلند آواز سے اونٹوں کو چلانے کے لئے گانا-

حَادِیْ- گا کر اونٹ چلانے والا اس کی جمع حُدَاۃٌ ہے-

لَابَاْسَ بِقَتْلِ الْحِدَوْ وَ الْاِفْعَوْ- چیل اور سانپ کو مار ڈالنے میں (حالت احرام میں) کوئی قباحت نہیں-

حِدَوْ -اصل میں حِدَاءٌ تھا جو جمع ہے حِدَاَۃٌ کی، ہمزہ وقف میں ساکن ہو کر الف ہو گیا- پھر الف کو واؤ سے بدل دیا-

اِنْ اَرْمَطْمَعِیْ فَحِدَوٌّ تَلَمَّعُ- اگر میں اپنی طمع پر غور کروں تو گویا میں ایک اچک لے جانے والی چیل ہوں (کسی طرح میری نیت نہیں بھرتی - چیل کی طرح ہر ایک مال کے نوچنے کھسوٹنے کے لئے مستعد ہوں- یہ حضرت لقمان کا قول ہے)-

حِدَوٌّ- میں الف کو واؤ سے بدلا، پھر اس کو مشدد کر دیا بعض نے کہا، اہل مکہ چیل کو ''حِدَوٌّ'' ہی کہتے ہیں-

اَلْحِدَاَۃُ تَقُوْلُ کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا اللّٰہُ- (کعب احبارؒ نے کہا) چیل یہ کہتی ہے کہ اللہ کے سوا سب مٹ جانے والے ہیں-

فَمَرَّتْ بِہٖ حُدَیَّاۃٌ- اس گلوبند کو ایک چیل نے دیکھا جو اس پر سے گزری-

كُنْتُ اَتَحَدَّى الْقُرَّاءَ - میں قاریوں کوتلاش کرتا پھرتا تھا (تا کہ ان کوقرآن سناؤں)-

تَحُدُوْنِیْ عَلَیْهَا - تم مجھ کواس پر برانگیختہ کرتے ہو-

بابُ الحاء مع الذال

حَذٌّ - کاٹنا - جیسے جَذٌّ ہے-

اَصُوْلُ بِیَدٍ حَذَّاءَ - کیا میں چھوٹے ہاتھ سے حملہ کروں (جو میرے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا ایک روایت میں جَذَّاءَ ہے یعنی کٹے ہاتھ سے حملہ کروں ؟)-

وَوَلَّتْ حَذَّاءَ - اور دنیا ہلکی پھلکی جلدی جلدی پیٹھ موڑ کر چلی-

حَذَرٌ یا حِذْرٌ یا مَحْذُوْرَۃٌ - پرہیز کرنا-

تَحْذِیْرٌ - ڈرانا' تنبیہ کرنا-

وَمَا یُحْذَرُ یا وَمَا یُحَذَّرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَی التَّقَاتُلِ وَالْعِصْیَانِ - اس باب میں قتل اور گناہ پر اصرار کرنے سے ڈرانے کا ذکر ہے-

مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ - جو تکلیف اب ہے اس سے اور آئندہ جس کے ہونے کا ڈر ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں)-

نَزَلَ بِکَ حَذَرُکَ - جس چیز سے تو ڈرتا تھا' وہی تجھ پر اتر آئی-

لَا یُغْنِیْ حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ - تقدیر سے بچنا کچھ کام نہیں آتا-

اَلْحِذْرُ اَلسِّلَاحُ - قرآن میں جو آیا ہے '' وَ خُذُوْا حِذْرَکُمْ '' تو حذر سے مراد ہتھیار ہے' یعنی اپنا بچاؤ لئے رہو' ایسا نہ ہو کہ دشمن دھوکے سے آن پڑے' یہ تفسیر امام باقرؒ سے منقول ہے-

حَذْفٌ - گرانا' دور کرنا' مختصر کرنا' مارنا' کاٹنا-

حَذَفٌ - ایک پرندہ ہے یا چھوٹی بطخیں یا چھوٹی کالی بکریاں' جن کے نہ کان ہوتے ہیں نہ دم' وہ یمن کی طرف سے آتی ہیں-

لَا تَتَخَلَّلُکُمُ الشَّیٰطِیْنُ کَاَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ - (صفوں میں مل کر کھڑے ہو) ایسا نہ ہو کہ تمھارے بیچ میں شیطان کالی چھوٹی بکریوں کی بیٹیوں کی طرح گھس آئیں (ایک روایت میں کَاَوْلَادِ الْحَذَفِ ہے)-

حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ - سلام کو مختصر کرنا سنت ہے (اس کا لمبا کرنا جیسے جاہلوں کی عادت ہے' خلاف سنت ہے دوسری روایت میں ہے:

اَلتَّکْبِیْرُ جَزْمٌ وَ السَّلَامُ جَزْمٌ - یعنی تکبیر اور سلام دونوں کو تخفیف اور اختصار کے ساتھ ادا کرنا چاہیے)-

فَتَنَاوَلَ السَّیْفَ فَحَذَفَهٗ بِهٖ - تلوار لے کر اس سے اس کو مارا-

فَحَذَفَهٗ بِعَصًا فِیْهِ اَجَلُهٗ - اس کے ایک لاٹھی ماری اسی میں اس کی موت تھی (ایک روایت میں فَخَذَفَهٗ[1] ہے خائے معجمہ سے یعنی لکڑی انگلیوں سے پھینک کر ماری)-

وَاحْذِفْ فِی الْاُخْرَیَیْنِ - اخیر کی دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے چھوٹی کر-

حُذَیْفَةُ - مشہور صحابی ہیں' حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا حاکم بنایا تھا-

حَذْفَرَۃٌ - بھرنا-

حِذْفَارٌ اور حُذْفُوْرٌ - جانب' گوشہ' بلندی-

حَذَافِیْرُ - جمع ہے-

فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا بِحَذَا فِیْرِهَا - گویا دنیا پوری مع سب اطراف و جوانب کے اس کے لئے جوڑ دی گئی-

اَلْخَیْرُ بِحَذَا فِیْرِهٖ فِی الْجَنَّةِ - ساری بھلائی بہشت میں موجود ہے-

فَاِذَا نَحْنُ بِالْحَیِّ قَدْ جَاءُ وْا بِحَذا فِیْرِهِمْ - یکا یک اس قبیلے کے سب لوگ آن پہنچے-

---

[1] '' خذف '' کے معنی مارنے اور پھینکنے دونوں آئے ہیں - یعنی ضرب اور رمی - (م)

حَذْقٌ یا حِذْقٌ یا حَذَاقٌ یا حِذَاقٌ یا حَذَاقَةٌ یا حِذَاقَةٌ - پہچاننا' سیکھنا' ماہر ہونا' کاٹنا' کھٹا ہونا-

اِنَّهٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَةٍ یَتْبَعُهَا حُذَاقِیٌّ - آپ ایک گدھی پر سوار ہوکر نکلے' اس کا بچہ اس کے پیچھے چل رہا تھا-

فَمَا مَرَّبِیْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰی حَذِقْتُهٗ - آدھا مہینہ بھی نہیں گزرا کہ میں اس میں ماہر ہوگیا (میں نے اس کو اچھی طرح حاصل کرلیا)-

حَجَّامٌ حَذِقٌ - یہ پچھنے لگانے والا ماہر ہے (یعنی حجامت میں کامل ہے)-

حَاذِقٌ بَاذِقٌ جیسے حَسَنٌ بَسَنٌ بطریق اتباع کہتے ہیں-

حَذَقَ الْخَلُّ - سرکہ خوب کھٹا ہوگیا-

حَذْلٌ - جھکنا' کرتے یا ازار کا کنارہ-

حُذْلٌ - کرتے یا ازار کا کنارہ' کمربند کے نیچے کا حصہ یا نیفے کے بیچ کا حصہ- ایسا ہی حُذْلَةٌ ہے- عرب لوگ کہتے ہیں-

هُوَ فِیْ حُذْلِ اُمِّهٖ - وہ اپنی ماں کی گود میں ہے-

حَذْلٌ - ایک غلہ ہے-

حُذَلٌ - نیفہ یا دامن کا کنارہ- جیسے "حُذُنٌ" ہے-

مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْ کُلْ مِنْ غَیْرِ اَخْذٍ فِیْ حُذْلِهٖ شَیْئًا - جو شخص باغ میں جائے (اور بھوکا ہو) تو (گرا پڑا میوہ) اس میں سے کھا سکتا ہے- مگر اپنے پلو (دامن) میں کچھ نہ لے (یعنی اٹھا کر نہ لائے)-

هَاتِیْ حُذْلَکِ - اپنا دامن اٹھا (پھر آپ نے اس میں روپیہ ڈال دیا)-

حَذْمٌ - کاٹنا' جلدی کرنا-

اِذَا اَقَمْتَ فَاحْذِمْ - جب تو تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ (اذان کی طرح اس کو مت بڑھا- ایک روایت میں فَاخْذِمْ ہے خائے معجمہ سے)-

حُذُنٌ - نیفہ یا دامن کا کنارہ-

مِنْ غَیْرِ اَخْذٍ فِیْ حُذْنِهٖ (ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)-

حَذْوٌ یا حِذَاءٌ - انداز کرنا' کاٹنا' ماپنا' پہنانا' پھینکنا' دینا-

حَذْیٌ - کاٹنا' پھاڑنا-

اِحْذَاءٌ - دینا' عطا کرنا-

فَاَخَذَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ فَحَذَابِهَا فِیْ وُجُوْهِ الْمُشْرِکِیْنَ - آپؐ نے خاک کی ایک مٹھی لی اور اس کو مشرکوں کے منہ پر پھینکا-

لَتَرْکَبُنَّ سَنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَذْ وَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ - تم ان لوگوں کے طریقوں (چالوں) کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی یہود و نصاریٰ) جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے-

یَعْمَدُوْنَ اِلٰی عُرْضِ جَنْبِ اَحَدِهِمْ فَیَحْذُوْنَ مِنْهُ الْحُذْوَةَ مِنَ اللَّحْمِ - ان میں سے کسی کے پہلو کے ایک جانب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گوشت کا ایک پارچہ کاٹ لیتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں)-

مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا - اس کے ساتھ تو اس کی جوتی اور اس کا مشکیزہ موجود ہے (یعنی اونٹ کو پکڑنے کی ضرورت نہیں' اس کا پاؤں جوتا ہے ہزاروں کوس جا سکتا ہے اور پانی کی پیاس پر اس کو صبر دیا گیا ہے- اس کے پیٹ میں ایک ظرف ہے جس میں آٹھ نو دن تک کا پانی وہ بھر لیتا ہے اور پیاس کے وقت اس کو کام میں لاتا ہے' گویا مشکیزہ بھی ساتھ ہے)-

لَا اَرٰی عَلَیْکَ حِذَاءً - میں تیرے پاس جوتا نہیں دیکھتا-

مَا احْتَذَی النِّعَالَ - اس نے جوتے نہیں پہنے-

یُصَلِّیْ وَ اَنَا حِذَاءَهٗ یا حِذَاؤُهٗ - آپؐ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کے برابر مقابل ہوتی-

تَحْتَذِی السِّبْتَ - تم گائے کے صاف کئے ہوئے چمڑے یعنی نری کے جوتے پہنتے ہو-

اِنَّمَا هُوَ حِذْیَةٌ مِّنْکَ (ذکر کیا ہے؟) وہ بھی تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے-

حِذْیَةٌ - وہ گوشت کا پارچہ جو لمبا کاٹ لیا جائے-

اِنَّمَا فَاطِمَةُ حِذْيَةٌ مِّنِّی يَقْبِضُنِی مَا يَقْبِضُهَا- فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے- اس کو جس بات سے تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے-

اَحَدُهُمَا شَيْئهَا مَحْشُوٌّ بِحُذْوَةِ الْحَذَّائِيْنَ- حضرت فاطمہؓ کے دو بچھونوں میں سے (جو ان کے جہیز میں دیئے گئے تھے) ایک بچھونے میں موچیوں کے چمڑوں کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے (یعنی وہ ٹکڑے جو چمڑا کاٹتے وقت زمین پر گرتے ہیں' ان کو موچی پھینک دیتے ہیں)-

اِنَّ الْهُدْهُدَ ذَهَبَ اِلٰی خَازِنِ الْبَحْرِ فَاسْتَعَارَ مِنْهُ الْجِذْيَةَ فَجَاءَ بِهَا فَاَلْقَاهَا عَلَی الزُّجَاجَةِ فَفَلَقَهَا (کہتے ہیں) ہدہد اس فرشتے کے پاس گیا جو دریا پر معین ہے اور اس سے ہیرے کا ایک ٹکڑا مانگ کر لایا' اس کو شیشے پر ڈالا وہ کٹ گیا (ہیرا تمام پتھروں کو کاٹ دیتا ہے' یعنی الماس)-

مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ اِنْ لَّمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهٖ عَلِقَكَ مِنْ رِيْحِهٖ- نیک صحبتی کی مثال عطار کی سی ہے اگر وہ اپنے عطر میں سے تجھ کو کچھ نہ دے' تب بھی اس کی خوشبو تجھ تک پہنچ جائے گی (بہر حال اس کی صحبت میں فائدہ ہی فائدہ ہے)-

فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰی وَيُحْذَيْنَ- عورتیں (آنحضرت کے زمانہ میں فوج کے ساتھ رہتیں) وہ زخمیوں کی دوا دارو کرتیں اور ان کو لوٹ کے مال میں سے کچھ انعام کے طور پر دیا جاتا-

قَالُوْا اَلْحُذْيَا يَااَلْحُذَيَّا مَا اَصَبْتَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قُلْتُ اَلْحُذْيَا يَااَلْحُذَيَّا شَتْمٌ وَّسَبٌّ- (ہرماز کہتے ہیں کہ میں ایک فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا جب لوٹ کر پھر فوج میں گیا) تو فوج کے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے' کہو امیر المومنین سے تم کو کیا انعام ملا؟ میں نے کہا گالی گلوچ انعام ملی (شاید حضرت عمرؓ نے ان کو سخت سست کہا ہوگا)-

حُذْيَا يَا حُذَيَّا- وہ انعام جو اچھی خبر لانے والے کو دیا جاتا ہے-

ذَاتُ عِرْقٍ حَذْوُ قَرْنٍ- ذات عرق (جو اہل عراق کا میقات ہے) قرن کے برابر واقع ہے (جو نجد والوں کا میقات ہے دونوں کا فاصلہ حرم سے برابر برابر ہے)-

يَقُوْمُ عَنْ يَّمِيْنِ الْاِمَامِ بِحِذَائِهٖ- اگر ایک ہی مقتدی ہو تو وہ امام کے برابر اس کے داہنی طرف کھڑا ہو (اس طرح کہ اپنا بایاں پاؤں امام کے داہنے پاؤں سے اور بایاں کندھا اس کے داہنے کندھے سے ملا کر کھڑا ہو' نہ آگے نہ پیچھے)-

وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ كَفَّيْهِ- اپنی دونوں کف' آن کی دونوں کف کے برابر رکھے- عرب لوگ کہتے ہیں:

بَيْتِیْ حَذْوَ بَيْتِهٖ يَاحُذْوَةُ بَيْتِهٖ يَاحِذَةُ بَيْتِهٖ- سب کے ایک معنی ہیں- یعنی میرا گھر اس کے گھر کے برابر واقع ہے-

لَايُصَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ بِحِذَاءٍ- جنازے کی نماز جوتا پہن کر نہ پڑھی جائے-[1]

لَاتُصَلِّ عَلَی الْجَنَازَةِ بِنَعْلٍ حَذْوٍ- جنازے پر سیا ہوا جوتا پہن کر نماز مت پڑھ-

لَمْ يُحْذِنِیْ- مجھ کو کچھ انعام نہیں دیا-

بابُ الحاء مع الراء

حِرٌ- چوت' شرم گاہ' فرج- اصل میں حِرْحٌ تھا' کیونکہ اس کی جمع اَحْرَاحٌ ہے اور حِرُوْنٌ بھی مستعمل ہے-

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَ الْحَرِيْرَ- شرم گاہ اور ریشمی کپڑے کو حلال کر لیں گے (ایک روایت میں يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ ہے جو ایک ریشمی کپڑا ہے)-

يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ وَ الْخَمْرَ- زنا اور شراب خواری کو حلال کریں گے (حلال کام کی طرح کوئی ان کے کرنے والوں پر عیب نہ کرے گا)-

حَرْبٌ- لڑنا' جنگ کرنا-

---

[1] صحیح احادیث کے مطابق جس طرح دوسری نمازوں میں جوتا پہن کر نماز پڑھی جا سکتی ہے اس طرح نماز جنازہ بھی جوتوں سمیت ادا کی جا سکتی ہے بشرطیکہ جوتا پاک صاف ہو- (م)

حَرَبٌ - لوٹ لینا، ننگا کردینا، جرمانہ کرنا، غصہ ہونا -

وَ اِلَّا تَرَکْنَا هُمْ مَحْرُوْبِیْنَ - ان کو لوٹ لاٹ کر ننگا کر کے چھوڑ دیں گے -

طَلَاقُهَا حَرِیْبَةٌ - اس عورت کو طلاق دینا لوٹ لینا ہے (کیونکہ اس کی اولاد ہے، جب ماں کو طلاق ہو جائے گی تو بچے تباہ ہو جائیں گے - گویا لٹ گئے) -

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ - لوگوں کو لوٹ لینے والا، ننگا کر دینے والا -

لَمَّا رَاَیْتُ الْعَدُ وَّقَدْ حَرِبَ - جب میں نے دشمن کو دیکھا وہ غصے ہو گیا ہے -

حَتّٰی اُدْخِلَ عَلٰی نِسَاءِهٖ مِنَ الْحَرَبِ وَ الْحُزْنِ مَا اَدْخَلَ عَلٰی نِسَاءِیْ - یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو بھی غصہ اور غم دلاؤں، جیسے اس نے میری عورتوں کو دلایا -

فَخَلَّفَتْنِیْ بِنِزَاعٍ وَّ حَرَبٍ - اس نے مجھ کو جھگڑے اور غصے میں پیچھے چھوڑا -

فَاِنَّ اٰخِرَهٗ حَرَبٌ - قرض کا انجام جھگڑا ہے، جنگ ہے جیسے کہتے ہیں "القرض مقراض المحبة"[1]

اِیَّاکُمْ وَ الدَّیْنَ فَاِنَّ اَوَّ لَهٗ هَمٌّ وَ اٰخِرَهٗ حَرَبٌ - تم قرض سے بچے رہو، قرض شروع میں تو فکر ہے اور اخیر میں جھگڑا اور فساد ہے -

یُرِیْدُ اَنْ یُّحَرِّبَهُمْ - عبداللہ بن زبیرؓ نے یہ چاہا کہ ان کو غصہ آئے (اور شام والوں سے لڑنے پر مستعد ہو جائیں - ایک روایت میں یُجَرِّبَهُمْ ہے، تجربہ سے - یعنی ان کو آزمانا چاہا -)

وَ دَخَلَ مِحْرَابًا لَهُمْ - عروہ بن مسعودؓ ان کے ایک بلند مقام پر گئے (اصل میں محراب کہتے ہیں صدر مجلس کو، اسی سے ہے مسجد کی محراب - کیونکہ وہ صدر مقام میں ہوتی ہے) -

کَانَ یَکْرَهُ الْمَحَارِیْبَ - انسؓ بلند مقاموں کو ناپسند کرتے تھے (یعنی مجلس کے بلند اور صدر نشین مقاموں کو، کیونکہ وہاں بیٹھنا گویا دوسرے لوگوں پر اپنی علو شان دکھانا ہے) -

فَابْعَثْ عَلَیْهِمْ رَجُلًا مِّحْرَابًا - ان پر ایسے شخص کو بھیجتا ہوں جو لڑائی کا فن خوب جانتا ہو یا جنگ میں شہرۂ آفاق ہو (ایک روایت میں مِحْرَابًا ہے، معنی وہی ہیں) -

مَا رَاَیْتَ مِحْرَابًا مِّثْلَهٗ - میں نے حضرت علیؓ کی طرح کوئی جنگی آدمی نہیں دیکھا (آپ جنگی فنون میں بڑے ماہر ہے، بڑے بڑے پہلوانوں اور بہادروں کو آپ نے نیچا دکھایا، آسانی سے مارلیا) -

اُخْرُجُوْا اِلٰی حَرَائِبِکُمْ - اپنے اپنے مالوں کی طرف نکلو! جن سے زندگی قائم رہتی ہے (آدمی کا گزر اوقات ان پر ہوتا ہے بعض نے اِلٰی حَرَائِثِکُمْ روایت کیا ہے، اس کا ذکر آگے آتا ہے -)

اَصْحَابُ الْحِرَابِ - ہتھیاروں کی کسرت کرنے والے -

تُرْکَزُلَهُ الْحَرْبَةُ - آپ کے لئے برچھی گاڑی جاتی - (یعنی سترہ کے لئے) -

وَحَمْنَةُ تُحَارِبُ - اور حمنہ بنت جحش جوام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں، وہ لڑنے لگیں (یعنی اپنی بہن کی خاطر حضرت عائشہ کو متہم کرنے لگیں، حالانکہ حضرت زینبؓ سے جب آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کا حال دریافت کیا تو انھوں نے سوکن ہونے کے باوجود حضرت عائشہؓ کو پاک دامن ہی کہا) -

وَ اَقْبَحُهَا حَرْبٌ - سب ناموں میں برا نام حرب ہے (اس کے معنی جنگ اور فساد کے ہیں اسی طرح مرّہ جس کے معنی تلخ کے ہیں اور شیطان کی کنیت بھی ابومرّہ ہے) -

رَجُلٌ حَرْبٌ - جنگی بہادر آدمی -

قَوْمٌ حَرْبٌ - لڑنے والے لوگ، یا جن میں آپس میں عداوت اور دشمنی ہو -

---

[1] یعنی قرض محبت کے لیے قینچی کی مانند ہے - (م)

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَهُمْ- جو کوئی حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حسنین علیہم السلام سے لڑے' میں اس سے لڑوں گا (تو ان کا دشمن گویا آنحضرت کا دشمن ہے)-

کَانَ عَلِیٌّ یُکَسِّرُ الْمَحَارِیْبَ اِذَا رَاٰهَا فِی الْمَسْجِدِ- حضرت علیؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے (مسجد میں محراب بنانا خلاف سنت ہے- اب اکثر لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا ہے- الا ماشاء اللہ- ایک جماعت اہل حدیث نے چند مسجدیں مطابق سنت کے بنائی ہیں- جن میں نہ محراب ہے نہ منبر' صرف جمعہ کے دن لکڑی کا منبر رکھا جاتا ہے پھر اٹھا دیا جاتا ہے)-

مجمع البحرین میں ہے کہ محراب اس بالا خانہ کو کہتے ہیں جو مسجد میں بنی اسرائیل کے لوگ بنایا کرتے تھے اور وہ ایک اونچا مقام ہوتا- اسی لئے عالی شان محل کو بھی محراب کہتے ہیں اور محراب مسجد کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں پر امام اکیلا کھڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے زیادہ شان دار اور اشرف ہوتا ہے-

اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ طُعْمَ الْحَرَبِ- یا اللہ اس کو لٹ جانے کا مزہ چکھا-

اَلْمُؤْمِنُ یُصْبِحُ وَ یُمْسِیْ عَلٰی ثُکْلٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یُّصْبِحَ اَوْ یُمْسِیَ عَلٰی حَرَبٍ- اگر مومن صبح اور شام اولاد کے مرنے کے غم میں مبتلا ہو تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ صبح یا شام کرے' اس حال میں کہ وہ کسی کو لوٹتا ہے (یعنی مسلمان کا مال لوٹتا ہے)-

اَشْکُوْ اِلَیْکُمْ دَارًا اَنْفَقْتُ فِیْهَا حَرِیْبَتِیْ وَ صَارَ سُکَّانُهَا غَیْرِیْ (میت بزبان حال یوں کہتی ہے) دیکھو میرا شکوہ یہ ہے کہ جس گھر میں میں نے اپنا مال لگایا' اب اس میں دوسرے لوگ رہتے ہیں-

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَکُمْ- جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا (یہ آپ نے اہل بیت سے فرمایا)-

حِرْبَاءٌ- گرگٹ جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے-

حَرْثٌ- کھیتی کرنا' مال کمانا' جمع کرنا' کھوج کرنا' ہل چلانا' (ناگر کرنا)-

اُحْرُثْ لِدُنْیَاکَ کَاَنَّکَ تَعِیْشُ اَبَدًا وَ اعْمَلْ لِاٰخِرَتِکَ کَاَنَّکَ تَمُوْتُ غَدًا- دنیا کے کام اس طرح کر جیسے تو ہمیشہ جئے گا (اس لئے جلدی اور حرص کی کوئی ضرورت نہیں آج نہیں تو کل کر لیں گے) اور آخرت کے کام اس طرح کر جیسے تو کل مرنے والا ہے (تو جلدی جلدی نیک کام کر لینا چاہئے یا اچھی طرح دل لگا کر' جیسے دوسری حدیث میں ہے- نماز ایسی پڑھ جیسے کوئی آخری نماز رخصت کے وقت پڑھتا ہے یعنی خوب خشوع اور خضوع کے ساتھ- بعض نے کہا' اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ کر جیسے تو دنیا میں ہمیشہ رہنے والا ہے تا کہ اگر تو مر جائے' تو وہ کام تیری اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو فائدہ دے اور آخرت کے کام اس طرح دل لگا کر حضور قلب کے ساتھ کر' جیسے تو کل مرنے والا ہے- بہر حال اس حدیث میں دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کی ترغیب ہے اور ان بے وقوف کوتاہ اندیش لوگوں کا رد ہے جو دنیا کے بڑے بڑے اہم مطالب اور مقاصد کے حاصل کرنے میں یہ سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں کہ دنیا میں چند روز رہنا ہے- بعد از سر من فیکون شد شدہ باشد- ارے بیوقوفو! کیا تمھاری قوم اور نسل بھی تمھارے ساتھ ہی فنا ہونے والی ہے اگر تم مر گئے تو تمھاری قوم اور نسل تو اس سے فائدہ اٹھائے گی' گویا قومی ہمدردی اور بندگان خدا کی خیر خواہی کی عمدہ تعلیم اس حدیث میں کی گئی ہے)-

اُحْرُثُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ- اس قرآن کو کھودتے رہو- (یعنی اس کے مطالب و معانی میں ہمیشہ غور کرتے رہو' ان کی درس و تدریس کرتے رہو)-

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ اَلْحَارِثُ- سب سے زیاد سچا نام حارث ہے (کیونکہ حارث کے معنی کمانے والا- اور ہر ایک آدمی کو کمانا ضرور ہے)-

اُخْرُجُوْا اِلٰی مَعَایِشِکُمْ وَحَرَائِثِکُمْ- اپنے اپنے دھندوں اور کمائیوں کی طرف نکلو (''حرائث'' حرثیہ کی جمع ہے- خطابی نے کہا ''حَرَائِثُ'' سے دبلے اونٹ مراد ہیں

ایک روایت میں وَ حَرَائِبُکُمْ ہے' جیسے اوپر گزر چکا)-

حَرَبْنَاهَا یَوْمَ بَدْرٍ - (معاویہ نے انصار سے پوچھا کہ تمھارے پانی لادنے کے اونٹ کہاں گئے؟ مطلب یہ تھا کہ تم کسان لوگ ہو گویا ان پر تعریض کی انھوں نے کہا (''ہم نے بدر کے دن ان کو دبلا کر ڈالا'' انصار نے یہ ایسا جواب دیا کہ معاویہ دم بخود رہ گئے' خوب شرمندہ ہوئے کیونکہ بدر کے دن معاویہ کے کئی بزرگ مارے گئے تھے)-

وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ حُرَیْثِیَّةٌ - آپ ایک چادر اوڑھے تھے (حُرَیْثِی منسوب ہے حریث کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا بعض نے خَمِیْصَةٌ جَوْنِیَّةٌ روایت کیا ہے- جیسے اوپر گزر چکا)-

کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَرْثٍ - میں آنحضرتؐ کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا (امام بخاری کی روایت میں فِیْ خِرَبٍ ہے- یہ جمع ہے خِرْبَةٌ کی' بہ معنی ویرانہ اور کھنڈر)-

اِحْتِرَاثٌ - کمانا-

یُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ - اس کا نام حارث ہوگا- وہ کھیتی کرنے والا ہوگا (اور اس کا نام منصور بھی ہوگا' یا منصور اس کی صفت ہے- یعنی مدد کیا گیا- یہ شخص امام مہدی کا مددگار ہوگا)-

حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ - حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھے- اور حارث بن سراقہ اور حارث بن قیس صحابی ہیں-

حُوَیْرِثُ - ایک پہاڑ کا نام ہے ملک شام ہیں-

حَرَجٌ - گناہ' تنگی' آنکھ سے کچھ نہ سوجھنا' مل جانا' حرام ہونا-

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اسرائیل ولا حرج - بنی اسرائیل سے جو باتیں سنی ہوں ان کو بیان کرو' کچھ حرج نہیں (گویا بلا سند بیان کریں' کیونکہ زمانہ بہت طویل گزرا' ان کے پاس سند کہاں سے آئی؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے جھوٹے غلط قصے جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوں' وہ نقل کرو بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی روایتیں اگر نہ بیان کرو تو کچھ جرم نہیں ہے برخلاف قرآن و حدیث نبوی کے' کہ ان کا بیان کرنا اور دوسروں کو پہنچانا ضروری اور لازم ہے کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ ہے ''بَلِّغُوْا عَنِّیْ'' یعنی یہ میری باتیں دوسروں کو پہنچاؤ!)-

فَلْیُحَرِّجْ عَلَیْهَا - اس سانپ پر تنگی کرے (اس سے کہہ دے اب نہ نکلنا' اگر پھر نکلے گا تو ہم تجھ پر حملہ کریں گے اور تجھ کو قتل کریں گے- دوسری روایت میں ہے' اس سے کہہ دے میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا نہ دو' ہمارے سامنے مت آؤ' اگر باوجود ایسا کہنے کے پھر نکلے تو اس کو مار ڈالو' وہ سانپ ہے یا کافر جن ہے مسلمان جن نہیں ہے)-

نووی نے کہا' یوں کہے- میں تجھ پر اللہ اور پچھلے دن کی قسم دے کر تنگی ڈالتا ہوں کہ اب نہ نکلنا' نہ ہم کو تنگ کرنا-

اِرْمِ وَلَا حَرَجَ - اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں (معلوم ہوا کہ حج کے ان اعمال میں ترتیب فرض نہیں ہے اور جس نے ترتیب کو لازم رکھا ہے' وہ کہتا ہے حرج سے مراد گناہ ہے)-

کَرِهْتُ اَنْ اُحَرِّجَکُمْ - مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ تم کو' سختی اور تنگی میں ڈالوں (ایک روایت میں اُخْرِجَکُمْ ہے یعنی تمھارا نکالنا مجھ کو برا معلوم ہوا)-

اَکْثِرُوْا عَلَیْهَا مِنَ التَّحْرِیْجِ - ان کو خوب تنگ کرو (کہ مسلمان کو ترک کلام تین دن سے زیادہ درست نہیں ہے' تم نے عبداللہ بن زبیرؓ سے بات کرنا کیوں چھوڑ دی' اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عائشہؓ نے جان بوجھ کر تین دن سے زیادہ کیسے چھوڑا؟ کیونکہ حضرت عائشہؓ ان سے ملی نہیں' ملاقات ہونے پر تین دن سے زیادہ ترک کلام اور سلام منع ہے)-

اَرَادَ اَنْ لَّا یُحَرِّجَ اُمَّتَهٗ - (آپ نے جو دو نمازوں کو ملا کر پڑھا) اس سے یہ مطلب تھا کہ اپنی امت پر سختی نہ ہو- (ان کو آسانی ہو جائے' اگر کوئی ضروری کام ہو یا بیماری کا عذر ہو تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں' افسوس ہے کہ حنفیہ نے اس آسانی سے فائدہ نہیں اٹھایا' حالانکہ امامیہ نے اپنی کتابوں

میں متواتر روایتوں سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے جمع بین الصلوتین نقل کیا ہے اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی ابن عباسؓ سے بہ صحت منقول ہے- باوجود اس کے حضرت اہل بیت رسالت کے طریق کو نہ لینا اور امام ابوحنیفہؒ کے طریق پر جمے رہنا ایک عجیب امر ہے)-

نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ- ہم صفا و مروہ کے بیچ میں پھیرے کرنا برا جانتے تھے (یعنی گناہ سمجھتے تھے- اس کے رد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ یوں فرمایا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا)-

تَحَرَّجُوْا- پرہیز کرو!

تَحَرَّجُوْا اَنْ یَّاْكُلُوْا مَعَهُمْ- انھوں نے اپنے اوپر تنگی کی' یتیموں کے ساتھ کھانا کھانا باعث گناہ سمجھا- عرب لوگ کہتے ہیں تَحَرَّجَ فُلَانٌ- جب وہ کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے گناہ اور تنگی سے نکل جائے-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ- یا اللہ میں ان دونوں ناتوانوں (عورت اور یتیم) کے حقوق کو حرام کرتا ہوں (جو کوئی ان کا حق مار لے گا' اس نے حرام کام کیا)- عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرِّجْ عَلَیَّ ظُلْمَكَ- اپنا ظلم مجھ پر حرام کر!

حَرِّجْهَا یا اَحْرِجْهَا بِتَطْلِیْقَةٍ- ایک طلاق دے کر اس عورت کو حرام کر ڈال-

حَتّٰی تَرَكُوْهُ فِیْ حَرَجَةٍ- یہاں تک کہ آپ کو درختوں کے ایک جھنڈ میں چھوڑ دیا-

نَظَرْتُ اِلٰی اَبِیْ جَهْلٍ فِیْ مِثْلِ الْحَرَجَةِ- میں نے ابوجہل کو جھنڈ جھاڑوں کی طرح دیکھا (یہ معاذ بن عمرو کا قول ہے)-

اِنَّ مَوْضِعَ الْبَیْتِ كَانَ فِیْ حَرَجَةٍ وَّ عَضَاهٍ- خانۂ کعبہ کا مقام جھنڈ درختوں اور کانٹے دار جھاڑوں میں تھا-

لَا یَحْرَجُ- اس کا دل تنگ نہیں ہوتا (عرب لوگ کہتے ہیں' حَرَجَ فُلَانٌ جب کسی کام کے کرنے میں ڈرے)-

وَلَا یَكُوْنُ مِنْكُمْ مُحْرِجُ الْاِمَامِ- تم میں کوئی ایسا نہ کرے کہ امام کو اس کام میں پھنسا دے' جس کو وہ برا جانتا ہے (مثلاً اچھے آدمیوں کی چغلی اس سے کھائے' وہ چغلی کو سچ سمجھ کر ان پر لعنت کرے)-

مَنْ نَزَلَ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْاِمَامِ فَهُوَ مُحْرِجُ الْاِمَامِ- جو امام کے پاس اس رتبہ کو پہنچ جائے کہ امام اس کی بات سنے' وہی امام کا مُحْرِج ہے یعنی اس کو آفت میں ڈالنے والا' گناہ میں پھنسانے والا (اگر وہ جھوٹی شکایت لوگوں کی کرے جیسے کہتے ہیں' ہر کہ شہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید)-

حُرْجُوْجٌ- لمبی اونٹنی یا دبلی اونٹنی یا جاندار-

قَدِمَ وَفْدُ مَذْحِجَ عَلٰی حَرَاجِیْجَ- مذحج قبیلے کے ایلچی لمبی لمبی اونٹنیوں پر آئے-

حَرْجَمَةٌ- الٹ پلٹ کرنا-

اِحْرِنْجَامٌ- ایک کام کا قصد کر کے پھر اس سے باز آ جانا اکٹھا ہونا' ہجوم کرنا- عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرْجَمْتُ الْاِبِلَ فَاحْرَنْجَمَتْ- میں نے اونٹوں کو لوٹا' وہ ایک ایک لوٹ گئے' اکٹھا ہو گئے-

وَ الذِّیْخَ مُحْرَنْجِمًا- اس قحط نے بجو تک کو منقبض اور ترش رو کر دیا (یعنی ایسا سخت قحط تھا کہ اس کا اثر درندوں تک بھی پہنچا)-

اِنَّ فِیْ بَلَدِنَا حَرَاجِمَةً- ہمارے شہر میں چور ہیں- ابن اثیر نے کہا یہ غلطی ہے' صحیح جَرَاجِمَةٌ ہے' جیسے اوپر گزر چکا-

حَرْدٌ- قصد کرنا' روکنا' سوراخ کرنا' غصہ ہونا' اکیلا ہونا' بوجھل ہونا-

فَرُفِعَ لِیْ بَیْتٌ حَرِیْدٌ- مجھ کو ایک اکیلا گھر (سب گھروں سے الگ) اٹھا کر بتلایا گیا-

حَرِیْدٌ اور وَحِیْدٌ اور فَرِیْدٌ- سب کے ایک معنی ہیں یعنی اکیلا' یکہ و تنہا' لوگوں سے الگ- عرب لوگ کہتے ہیں:-

تَحَرَّدَ الْجَمَلُ- اونٹ الگ ہو گیا (یعنی دوسرے اونٹوں کے ساتھ نہیں بیٹھا)-

حَرَدَ عَلٰی قَوْمِہٖ - اپنی قوم سے جدا ہو کر چل دیا' اکیلا جا کر اترا -

وَقَطَعْتُ مَحْرِدَھَا - میں نے ایک ٹکڑا اس میں سے کاٹ لیا -

وَالَّذِیْنَ یَغْضِبُوْنَ لِمَحَارِمِیْ اِذَا اسْتُحِلَّتْ کَالنَّمِرِ اِذَا حَرِدَتْ - (جن لوگوں کو عرش کا سایہ ملے گا' ان میں) وہ لوگ ہیں جو حرام کاموں کے حلال کئے جانے پر ایسے غصے ہوتے ہیں جیسے چیتا غصہ ہوتا ہے (کہتے ہیں چیتے کا غصہ بہت سخت ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا ہے)-

حَرٌّ - گرم ہونا' سخت ہونا' حریرہ پکانا -

حُرٌّ - آزاد -

تَحْرِیْرٌ - آزاد کرنا' صاف خوش خط لکھنا -

مَنْ فَعَلَ کَذَا فَلَہٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ - جو شخص ایسا ایسا کرے اس کو ایک آزاد کئے ہوئے بردے کے برابر ثواب ملے گا (یعنی جتنا ثواب بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرَّ الْعَبْدُ یَحُرُّ حَرَارًا - غلام آزاد ہو گیا -

فَلَہٗ اَجْرُ مَنِ اشْتَرَی الْمُحَرَّرَ - (جو کوئی سورۂ نسا پڑھے) اس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے ایک غلام کو خرید کر کے آزاد کر دے -

فَاَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ الْمُحَرَّرُ - میں آزاد کیا ہوا ابو ہریرہ ہوں -

شِرَارُکُمُ الَّذِیْنَ لَایُعْتَقُ مُحَرَّرُھُمْ - تم میں برے وہ لوگ ہیں جن کا آزاد کیا ہوا بردہ آزاد نہیں ہوتا (کسی طرح اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے' آزاد کر کے پھر اس سے خدمت لیتے ہیں جب وہ الگ ہونا چاہتا ہے تو کہتے ہیں یہ ہمارا غلام ہے (پھر غلامی کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں)-

حَاجَتِیْ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِیْنَ (عبداللہ بن عمرؓ نے معاویہؓ سے کہا) میرا مطلب یہ ہے کہ تم محررین کو ان کی تنخواہ دے دو! (محررین سے مراد وہ لوگ ہیں جو دوسرے ملک والے مسلمان ہو گئے تھے' ان کو موالی بھی کہتے ہیں ان لوگوں کے نام دفتر میں نہیں لکھے جاتے تھے' بلکہ اپنے اپنے مالکوں کے ذیل میں یہ تنخواہ پاتے تھے - عبداللہ ابن عمرؓ نے معاویہ سے سفارش کی کہ ان کی تنخواہیں دلوا دو' ایسا نہ ہو ان کا دل اسلام سے پھر جائے اور کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا' آپؐ کے پاس جب کچھ مال آتا' تو پہلے ان لوگوں کو دیتے)-

اَوَّلَ مَا جَاءَ بَدَاءَ بِالْمُحَرَّرِیْنَ - میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا' آپؐ کے پاس جو کچھ مال آتا تو پہلے محررین سے شروع کرتے (ان کو دیتے)-

کَانَ عَلٰی عَائِشَۃَ مُحَرَّرٌ - حضرت عائشہؓ پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا -

مَنِ اعْتَبَدَ الْمُحَرَّرَ - جو شخص آزاد کئے ہوئے بردے کو پھر غلام بنا لے -

اَفِمِنْکُمْ عَوْفُ الَّذِیْ یُقَالُ فِیْہِ لَاحُرَّ بِوَادِیْ عَوْفٍ - کیا تمہارے ہی قبیلہ میں عوف ہے جس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ عوف کی وادی میں کوئی آزاد شخص نہیں ہے (عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان ایک شخص تھا عرب میں بڑا صاحب رعب اور صاحب ہمت' جس کو وہ پناہ دیتا' پھر اگر بادشاہ بھی اس کو مانگتا تو وہ نہ دیتا - اس کے زمانے میں عرب میں یہ مثل ہو گئی تھی کہ عوف کے ملک میں کوئی آزاد نہیں ہے - یعنی جتنے لوگ وہاں رہتے ہیں سب عوف کے لونڈی غلاموں کی طرح ہیں)-

قَالَ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَسْجِدِلَاَرُدَّ کُنَّ حَرَائِرَ - حضرت عمرؓ نے ان عورتوں سے کہا جو مسجد کو جایا کرتیں' میں تم کو آزاد عورتیں بناؤں گا (صاحب نہایہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم پر گھر میں رہنا لازم کر دوں گا کیونکہ پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہوا تھا نہ لونڈیوں کے لئے - میں کہتا ہوں پردے کا یہ مطلب کہاں تھا کہ نماز کے لئے مسجد میں نہ جاؤ یا ضرورت سے بازار میں نہ جاؤ - آنحضرتؐ کی بیویاں اور صاحبزادیاں پردے کا حکم اترنے کے بعد بھی کام کاج کے لئے باہر نکلتیں مسجدوں میں

نماز کے لئے حاضر ہوتیں- حضرت عائشہؓ نے تو آنحضرتؐ کے بعد حج کیا اور جنگ جمل میں بصرہ تک تشریف لے گئیں- حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے ترکہ طلب کیا اور ان سے گفتگو کی تو حضرت عمرؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ یہ عورتیں لونڈیاں تھیں جو بغیر ساتر لباس پہنے مسجدوں میں آئیں آپ نے فرمایا- میں تم کو آزاد بناؤں گا یعنی تم کو بھی آزاد عورتوں کی طرح مسجدوں میں ساتر لباس پہن کر آنا ہوگا- واللہ اعلم بالصواب-

اِنَّهُ بَاعَ مُعْتَقًا فِیْ حَرَارِهٖ- حجاج نے ایک بردے (غلام) کو آزاد ہونے کے بعد بیچا- (کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں۔

قَنْوَاءُ فِیْ حُرَّتَیْهَا لِلْبَصِیْرِ بِهَا!
عِتْقٌ مُّبِیْنٌ وَّ فِی الْخَدَّیْنِ تَسْهِیْلٌ

لمبی ناک والی اس کے کانوں سے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے- اس کے رخسار بھرے ہوئے ہیں (یعنی برابر نہ کہ پھولے ہوئے)- تو حُرَّتَیْنِ سے دو کان مراد ہیں-

یَقِیْکَ حَرَّمَا اَنْتِ فِیْهِ مِنَ الْعَمَلِ یا حَارَّ مَا اَنْتِ فِیْهِ مِنَ الْعَمَلِ- (حضرت علیؓ نے جناب فاطمہ زہراؓ سے کہا' تم آنحضرتؐ کے پاس جاؤ اور آپ سے ایک غلام مانگو) جو ان کاموں کو مشقت سے تم کو بچائے یا اس سخت اور محنت کے کاموں سے بچائے جو تم کرتی ہو-

وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّهَا- (ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے جو حضرت عثمانؓ کا قریبی رشتہ دار تھا' شراب پی- حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے کہا تم اس کو کوڑے لگاؤ! حضرت علیؓ نے جناب امام حسنؓ کو حکم دیا کہ ولید کو کوڑے لگاؤ! آپ نے فرمایا) اجی حضرت جو شخص خلافت کے مزے لوٹتا ہے' اسی کو اس کی سختی بھی اٹھانے دیجئے (یعنی خلافت کی لذت تو حضرت عثمان اٹھائیں اور کوڑے وغیرہ لگانے کو ہم مامور کئے جائیں' یہ کیا بات ان ہی کو لگانے دیجئے- حضرت علیؓ یہ سن کر خفا ہوئے اور عبداللہ بن جعفر سے کہا' تم ولید کو کوڑے مارو! انھوں نے کوڑے لگائے)-

حَتّٰی اُذِیْقَ نِسَاءَهٗ مِنَ الْحَرِّ مِثْلَ مَا اَذَاقَ نِسَائِیْ- جب تک میں اس کی عورتوں کو بھی ویسا ہی نہ جلاؤں (یعنی ذہنی اذیت نہ دوں) جس طرح اس نے میری عورتوں کو جلایا-

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ حَرّٰی اَجْرٌ- ہر جگر (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے میں' جس میں گرمی ہو (یعنی پیاس یا زندگی) ثواب ملے گا-

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ حَارَّةٍ اَجْرٌ- (اس کے بھی وہی معنی ہیں)-

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ حَرّٰی رَطْبَةٍ اَجْرٌ- ہر گرم اور تر جگر (کو ٹھنڈا کرنے) میں اجر ملے گا (مطلب یہ ہے کہ ہر جانور کو جو زندہ ہو یا پیاسا ہو' پانی پلانے میں ثواب ہے- جب جانور پیاسا ہوتا ہے تو جگر میں تری آ جاتی ہے- بعض نے کہا' تری سے زندگی مراد ہے کیونکہ مردے کا جگر خشک ہوتا ہے)-

اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ یَوْمَ الْیَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْاٰنِ- یمامہ کی جنگ میں قرآن کے قاریوں کا سخت قتل ہوا (یعنی اس دن بہت سے قرآن کے قاری مارے گئے- ایک روایت میں اِسْتَجَرَّ ہے جیم مجمہ ہے' یعنی قتل نے بہت سے قاریوں کو لے لیا- مطلب وہی ہے کہتے ہیں اس جنگ میں سات سو قاری مارے گئے اور پانچ سو دوسرے لوگ)-

مَا دَخَلَ جَوْفِیْ مَا یَدْخُلُ جَوْفَ حَرَّانِ کَبِدٍ- میرے پیٹ میں وہ نہیں گیا جو گرم کلیجے کے جوف میں جاتا ہے-

حَرَّانِ- بروزن فَعْلَانِ صیغۂ مبالغہ ہے حَرٌّ سے اور حَرّٰی اس کا مونث ہے-

حَمِسَ الْوَغَا وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ- جنگ سخت ہوگئی اور موت (کا بازار) گرم ہوگیا-

لَاخُمُسَ اِلَّا جُنْدَلُ الْاَحَرِّیْنَ- (معاویہؓ نے جنگ صفین میں اپنے ساتھیوں کی تنخواہوں میں پانچ پانچ سو کا اضافہ کیا جب جنگ شروع ہوئی تو حضرت علیؓ کے ساتھی ان

سے کہنے لگے) پانچ سوانسو کچھ نہیں ملیں گے' البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر تم کو ملے گا (یعنی ناکام ہو کے مارے جاؤ گے)- (خطابی نے کہا حبہ عرنی سے روایت ہے کہ' ہم جمل کے دن حضرت علیؓ کے ساتھ تھے' آپ نے جتنا مال فوج میں تھا وہ سب تقسیم کر دیا- ہم میں سے ہر ایک آدمی کو پانچ پانچ سو روپے ملے' انہی میں سے ایک شخص صفین کے روز کہنے لگا

قُلْتُ لِنَفْسِیَ السُّوْءَ لَا تَفِرِّیْنَ
لَا خَمْسَ اِلَّا جَنْدَلُ الْاَحَرِّیْنَ

میں نے اپنے دل سے کہا' بھاگو نہیں یہاں پانچ سو نہیں ہیں البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر ہے)-

اَحَرِّیْنَ- جمع ہے حَرَّۃٌ کی' برخلاف قیاس جیسے ثُبِیْنَ اور قُلِیْنَ ثُبَۃٌ اور قُلَۃٌ کی' بعض نے کہا یہ اَحَرَّۃٌ کی جمع ہے-

فَکَانَتْ زِیَادَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعِیْ لَا تُفَارِقُنِیْ حَتّٰی ذَھَبَتْ یَوْمَ الْحَرَّۃِ- (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے (اونٹ کی قیمت میں جو سونا) مجھ کو زیادہ دیا تھا' وہ ہمیشہ (برکت کے لئے) میرے پاس رہتا کبھی جدا نہ ہوتا- مگر حرہ کے دن وہ میرے پاس سے جاتا رہا (حرہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) (یزید طعون نے مسلم بن عقبہ کے ماتحت ایک فوج کثیر اہل مدینہ پر بھیجی تھی' جس میں بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے اور حرم محترم کی بے حرمتی ہوئی' اسی دن کو حرہ کا دن کہتے ہیں)-

فَیَضْرِبُ بِحَدِّہٖ عَلٰی حَرَّۃٍ- تلوار کی دھار پتھر پر مار دے (تاکہ اس کی دھار کند ہو جائے' اور کسی کو اس سے مار نہ سکے- یہاں حرہ سے پتھر مراد ہے)-

اَعْجَزَ عَلَیْکَ اِلَّا حُرُّ وَجْھِھَا- (ایک شخص نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا- آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تجھے منہ کے علاوہ اور کہیں مارنا نہیں ہوسکتا-

حُرُّ الْوَجْہِ- چہرے کا سامنے کا رخ-

حُرُّ الدَّارِ- مکان کا بالکل درمیانی حصہ یا مکان کا عمدہ مقام- (اس طرح حُرُّ الْاَرْضِ اور حُرُّ الْفَاکِھَۃِ یا حُرُّ الْبَقْلِ یا حُرُّ الطِّیْنِ میوے یا ترکاری یا مٹی کی عمدہ قسم)-

ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِنْ حُرِّ وَجْھِہٖ- پھر اس کے چہرے پر کچھ مار لگائے-

مَا رَاَیْتُ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ اِلَّا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَرَّ حُسْنًا مِنْہُ- میں نے آنحضرتؐ کے مشابہ امام حسنؓ سے زیادہ کسی کو نہیں - اتنی بات تھی کہ آنحضرتؐ کا حسن ان سے بھی بڑھ کر تھا-

ذُرِّیْ وَ اَنَا اَحِرُّ لَکِ- تو آٹے کو صاف کر (اس کا بھوسا ہوا میں اڑا دے) میں تیرے لئے حریرہ بناؤں (حریرہ مشہور غذا ہے جو آٹے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے بعض نے کہا آٹے اور دودھ سے)-

اَحَرُوْرِیَّۃٌ اَنْتِ- (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا' کیا حائضہ عورت نمازوں کی قضا پڑھے؟ انھوں نے فرمایا) تو حَرُوْرِیْ تو نہیں (حَرُوْری ایک گروہ تھا خارجیوں کا جو حرورا میں جمع ہوئے تھے- حرورا ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب حضرت علیؓ نے ان کو مارا اور قتل کیا- ابن اثیر نے کہا خارجیوں کا تشدد اور غلو دین کے بارے میں مشہور ہے- حضرت عائشہؓ نے اس عورت کے سوال پر یہ خیال کیا کہ کہیں یہ عورت بھی انہی میں سے نہ ہو)-

حَرُوْرٌ- شدید گرمی کو بھی کہتے ہیں-

یُسْتَحَلُّ الْحِرُ وَالْحَرِیْرُ- عورت کی فرج اور ریشمی پوشاک حلال کر لی جائے گی-

(حِرٌ اصل میں حِرْ حٌ تھا' جیسے اوپر گزر چکا- بعض نے اَلْحِرُّ بہ تشدید را پڑھا ہے' وہ صحیح نہیں ہے- ایک روایت میں اَلْخَزُّ ہے' وہ ایک ریشمی کپڑا ہے مشہور-)

فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ- آزاد عورتوں سے نکاح کرے (کیونکہ لونڈی اولاد کی تعلیم و تربیت کیا خاک کرے گی' وہ خود بے ادب اور بے تعلیم ہوتی ہے)-

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا قُلْتُ وَمَا لَابَتَاھَا قَالَ مَا اَحَاطَتْ بِہِ الْحَرَّتَانِ- آنحضرت ﷺ نے مدینہ کے

دونوں لابتوں کے بیچ میں حرم مقرر کیا- میں نے پوچھا ''لابتوں'' سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا- دونوں پتھریلے کنارے (جن میں ایک کو حَرَّۃُ وَاقِمٍ کہتے ہیں' دوسرے کو حَرَّۃُ لَیْلٰی)-

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِبْرَادُ كَبِدٍ حَرّٰی - افضل صدقہ یہ ہے کہ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرے (اس کو پانی پلائے)-

اَلطِّیْنُ الْحُرُّ یُجْعَلُ عَلٰی دَمِ الْمَیِّتِ الَّذِیْ لَایَنْقَطِعُ - خالص مٹی مردے کے خون پر رکھی جائے جب کہ وہ بند نہ ہوتا ہو' (اس سے بند ہو جائے گا)-

فَقَرَّبَ اِلَیْنَا حَرِیْرَةً - حضرت علیؓ ہمارے سامنے حریرہ رکھا (مجمع البحرین میں ہے- بعض نے کہا' حریرہ وہ ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بہت سا پانی ڈال کر ایک ہانڈی میں آگ پر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اس پر آٹا چھڑک دیں- اگر صرف آٹے ہی کا بنائیں اور اس میں گوشت نہ ہو تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں) (یہ دن نحر کا تھا ہم نے کھایا اور عرض کیا- امیر المومنین! اب تو خداوند کریم نے بہت دولت دی ہے' اتنی تنگی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا (عبداللہ بن اویس) میں نے آنحضرتؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے ''خلیفہ کو اللہ کے مال میں سے صرف دو پیالے لینا درست ہے- ایک پیالہ اپنے کھانے کے اور دوسرا لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے''- باقی کل دولت مسلمانوں کے کاموں میں صرف کی جائے-)

حَوْزٌ - حفاظت کرنا' جوڑنا' جمع کرنا-

فَحَوِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ - میرے بندوں کو پہاڑ طور پر جمع کر- (ایک روایت میں فَحَزِّبْ ہے- معنی وہی ہیں دوسری روایت میں فَحَوِّزْ ہے- یعنی ان کو اس رستہ سے ہٹا کر طور پہاڑ پر لے جا)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ حِرْزٍ حَارِزٍ - یا اللہ ہم کو محفوظ اور مضبوط پناہ میں کر دے (قیاس یہ تھا کہ حِرْزٍ مُحْرِزٍ کہتے' کیونکہ اس کا فعل اَحْرَزَ آیا ہے لیکن حدیث میں یوں یہ مروی ہے-)

حِرْزٌ مَّنِیْعٌ یا حِرْزٌ حَصِیْنٌ یا حِرْزٌ حَرِیْزٌ - مضبوط پناہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ شروع رات میں وتر پڑھ لیتے اور کہتے وَاَحْرَزْا وَابْتَغِی النَّوَافِلَا - دوسری روایت میں ہے یوں کہتے اَحْرَزْتُ نَهْبِیْ وَابْتَغِی النَّوَافِلَ - مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنا سرمایہ محفوظ اور اجر حاصل کر لیا (یعنی وتر ادا کر کے) اب نفل نمازیں چاہتا ہوں (یعنی اگر آنکھ کھلی تو نفل پڑھوں گا- یہ ایک مثل ہے جس کو عرب لوگ اس وقت کہتے- جب کوئی شخص اپنا مطلب حاصل کر کے پھر اور زیادہ کا طلب گار ہو)-

لَا تَأْخُذُوْا مِنْ حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ شَیْئًا - زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ عمدہ چوکھے مالوں میں سے کچھ نہ لیا کرو (یہ جمع ہے حَزْرَۃٌ یا حَرْزَۃٌ کی اور مشہور روایت حَزَرَات ہے بہ تقدیم رائے معجمہ بر رائے مہملہ)-

خَرَجْتُ اِلٰی جَبَلٍ لِاَحْرُزَهٗ - میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا' اس کو جمع کرنے یا محفوظ کرنے کے لئے (ایک روایت میں لِاَحُوْزَهٗ ہے یہ حِیَازَۃٌ سے ہے بہ معنی جمع کرنا)-

حِرْزُ الْاُمِّیِّیْنَ - آنحضرتؐ اُمّی لوگوں (یعنی عربوں) کے پشت پناہ تھے (تاکہ شیطان کے شر سے یا عجمی لوگوں کے حملہ سے محفوظ رہیں- بعض نے کہا کہ اللہ کے عذاب سے' کیونکہ قرآن میں ہے ''وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ'')-

حِرْزٌ - تعویذ کو بھی کہتے ہیں-

كَانَ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطٰنِ - یہ اس کے لئے شیطان سے محفوظ رکھنے والا ہو گا-

لِاَحْرُزَهٗ مِنَ الْقَتْلِ - تاکہ میں اسے مارے جانے سے بچاؤں-

حَرْسٌ یا حِرَاسَةٌ - نگہبانی - چرانا-

حَرْسٌ - ایک مدت دراز تک جینا-

لَاقَطْعَ فِیْ حَرِیْسَةِ الْجَبَلِ - اگر پہاڑ پر کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو اس کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا- (کیونکہ پہاڑ کی چیز محفوظ نہیں ہے)-

سُئِلَ عَنْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ فِيْهَا غُرْمٌ حُرْمٌ مِثْلُهَا وَجَلَدَاتٌ نَكَالاً فَاِذَا اوى بِهَا الْمُرَاحُ فَفِيْهَا الْقَطْعُ - آپ سے پوچھا گیا، اگر کوئی پہاڑ کی چیز چرا لے؟ آپ نے فرمایا اس کی قیمت کے برابر تاوان دے اور چند کوڑے سزا کے لئے کھائے - البتہ اگر وہ چیز اپنے مقام میں لا کر رکھی جائے (مثلاً بکریاں اپنے تھان میں آ جائیں) پھر وہاں سے کوئی چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا -

حَرِيْسَةٌ - اس بکری کو کہتے ہیں جو رات کو اپنے تھان کے سوا اور کسی مقام میں رہ جائے یا وہ بکری جو رات کو چرا لی جائے اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ يَأْكُلُ الْحَرَسَاتِ - یعنی وہ لوگوں کے لوٹ کے مال چرا لیتا ہے -

اِحْتِرَاسٌ - کسی جانور کا چراگاہ سے چرا لینا -

اِنَّ غِلْمَةً لِحَاطِبِ اِحْتَرَسُوْا نَاقَةَ رَجُلٍ فَانْتَحَرُوْهَا - حاطب کے غلاموں نے ایک شخص کو اونٹنی چرا لی اور اس کو نحر کر ڈالا -

ثَمَنُ الْحَرِيْسَةِ حَرَامٌ لِعَيْنِهَا - چوری کی چیز کی قیمت بالکل حرام ہے (یعنی جیسے چوری کا مال کھانا حرام ہے اسی طرح اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے) -

اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ - اگر فوج کی اس ٹکڑی میں رہے جو دشمن کی نگہبانی کرتی ہے (یعنی لشکر کے آگے رہتی ہے جس کو بکٹ پہرہ کہتے ہیں - پہلے دشمن سے اسی کی مڈبھیڑ ہوتی ہے - یہ ٹکڑی مقدمہ الجیش کا ایک جز ہوتی ہے - ساقۃ الجیش پیچھے کی فوج دشمن کے حملہ کے وقت مقدمہ والوں کو اور لوٹتے وقت ساقہ والوں کو زیادہ اندیشہ رہتا ہے - مطلب یہ ہے کہ امام جس ٹکڑی میں رہنے کا حکم دے اس میں رہے کوئی عذر نہ کرے) -

وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ - سب ناموں میں سچا "حارث" ہے (یعنی کمانے والا، کیونکہ احتراس کے معنی کمائی کے بھی آئے ہیں، مشہور روایت حارث ہے جیسے اوپر گزر چکا) -

قُصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ - معاویہؓ ایک گچھا بالوں کا لیا جوان کی محافظ سپاہ (شاہی گارڈ) کے ہاتھ میں تھا -

حَرَسِيٌّ - مفرد ہے حُرَّاس اور حَرَس اور اَحْرَاس کا یہ تینوں جمع کے صیغے ہیں، یعنی بادشاہ کے وہ سپاہی جو اس کی حفاظت کرتے ہیں -

لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ - کاش کوئی نیک بخت مرد میری نگہبانی کرتا (رات کو میرے چوکی پہرہ پر رہتا، اس حدیث سے خوف کے وقت چوکی پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے اور یہ حدیث اس وقت کی ہے، جب یہ آیت نہیں اتری تھی - واللہ یعصمک من الناس[1] کرمانی نے کہا، آپ نے جو چوکی پہرہ مقرر کیا، تو یہ توکل کے خلاف نہیں ہے - اس لئے کہ توکل اسباب کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسباب حاصل کر کے مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ پر اعتماد کرنے کا نام ہے) -

مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - آنحضرتؐ کے چوکی داروں میں سے -

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَرِسُ - یا اللہ میری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں سے میں حفاظت کر سکتا ہوں اور جہاں سے حفاظت نہیں کر سکتا -

حَرْشٌ - گوہ کا شکار کرنا (وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ گوہ کے سوراخ پر جا کر لکڑی وغیرہ باہر سے مارتے ہیں یا ہاتھ سے پھٹ پھٹ کرتے ہیں - وہ سمجھتا ہے کہ سانپ آ گیا اور دم باہر نکال کر سوراخ کے منہ پر آ جاتا ہے، اس وقت اس کا سوراخ گرا کر بند کر دیتے ہیں - پھر اس کو پکڑ لیتے ہیں) -

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ بِضِبَابٍ اِحْتَرَشَهَا - ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس چند گوہ لایا - جن کو اس نے شکار کیا تھا - (اصل میں اِحْتِرَاشٌ کے معنی کھانے اور جمع کرنے کے ہیں) -

وَتُحْتَرَشُ بِهِ الضِّبَابُ - اور کھجور سے گوہ کا شکار ہوتا

---

[1] اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں (دشمنوں) سے بچائے گا - (م)

ہے) گوہ کھجور کا پسند کرتا ہے)-

مَا رَأَيْتُ رَجُلًا يَنْفِرُ مِنَ الْحَرْشِ مِثْلَهُ (میں نے معاویہ کے مانند کسی کو مکر وفریب سے نفرت کرتے نہیں دیکھا-

نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ - آنحضرتؐ نے جانوروں کو ایک دوسرے پر ابھارنے سے (ان کو لڑانے سے) منع فرمایا (جیسے اونٹوں اور ہاتھیوں اور مینڈھوں اور مرغوں اور بٹیروں کو لوگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے باتفاق علماء)-

اِنِّىْ لَاَسْمَعُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا مِنْ نَفْقِهَا مِثْلَ فَشِيْشِ الْحَرَائِشِ - میں اس کو دونوں رانوں کے درمیان اس کی چادر کے کونے سے ایسی آواز سن رہا تھا جیسے سانپوں کے چلنے سے سنائی دیتی ہے-

حَرَائِشُ جمع ہے حَرِيْشَةٌ کی- یہ ایک سانپ ہے- بعض نے کہا حریش ایک دریائی جانور کا نام ہے- بعض نے کہا گینڈے کو حریش کہتے ہیں- محیط میں ہے کہ حریش ایک کیڑا ہے بہت سے پاؤں والا' وہ اکثر کان میں گھس جاتا ہے اور پاؤں سے پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں' جب تک گرم لوہے سے داغا نہ جائے (میں کہتا ہوں ہندی میں اس کو گملا اور کمل کیڑا کہتے ہیں اور حریش بہت کھاؤ اونٹ کو بھی کہتے ہیں-)

وَلٰكِنْ فِى التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ - (شیطان اس سے مایوس ہو گیا کہ عرب کے جزیرے میں اس کی پرستش کی جائے- اس لئے کہ توحید لوگوں کے دلوں میں جم گئی) اب یہی کرے گا کہ ان کو آپس میں ایک دوسرے پر ابھارے گا (لڑائی اور فساد کرائے گا- یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ذی الخلصہ کے گرد عرب کی عورتیں پھر چوتڑ مٹکائیں گی یا لات اور عزے پھر نہ پوجے جائیں گے کیونکہ یہ علامات قرب قیامت کی ہیں اور اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک ختم ہو جائے گا- (طیبی نے کہا بت کا پوجنا گویا شیطان کو پوجنا ہے- کیونکہ وہ اس کے حکم سے کیا جاتا ہے)-

فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ - حضرت علیؓ کہتے ہیں (جب حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے پہلے احرام کھول ڈالا) تو میں آنحضرتؐ کے پاس گیا اس نیت سے (کہ ان کی شکایت کر کے) آنحضرتؐ کا غصہ ان پر کراؤں-

اِنَّ رَجُلًا اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ دَنَانِيْرَ حُرْشًا - ایک شخص نے دوسرے شخص سے نئی اشرفیاں لیں جن پر سکوں کے حرفوں کی سختی تھی یہ اَحْرَش کی جمع ہے بہ معنی سخت اور کھرا کھرا-

فَلَمَّا جَاءَ اَبِىْ حَرَّشَهُ عَلَىَّ - جب میرا باپ آیا تو اس کو مجھ پر غصہ دلایا-

حَرْشَفٌ - چھوٹی مچھلیاں اور چھوٹی چڑیاں اور ناتواں اور بوڑھے پیدلوں کی جماعت-

اِحْرِنْشَاف - تیار ہونا-

حُرْشُفُ - سخت زمین-

اَرٰى كُتَيْبَةَ حَرْشَفٍ - میں چھوٹے چھوٹے کمزور پیدلوں کا ایک گروہ دیکھتا ہوں-

حَرْصٌ - پھاڑ ڈالنا' پوست نکالنا-

حِرْصٌ - ریجھ جانا' طمع کرنا-

تَحْرِيْصٌ - ابھارنا' طمع دلانا- جیسے تَرْغِيْبٌ رغبت دلانا' ابھارنا-

اَلْحَارِصَةُ - وہ زخم جس سے کھال چر جائے (اہل عرب کہتے ہیں:

حَرَصَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ - دھوبی نے پٹخ پٹخ کر کپڑا پھاڑ ڈالا-

اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ - جو کام تجھ کو مفید ہو (خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں اور اس میں کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو) اس کی حرص کر (یہ حدیث علم اخلاق کا ایک مجموعہ ہے- حاصل علم اخلاق کا یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی عیش اور راحت سے گزارے' اس کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ہر ایک کام سوچ کر کرے جس کام میں دنیا یا آخرت یا دونوں کا نقصان ہو' یا

نقصان ہونے کا خطرہ ہو' اس سے باز رہے اور جس کام میں کوئی ضرر کا خطرہ نہ ہو بلکہ اس سے فائدہ متصود ہو' اس کو بجا لائے - رات دن ایسے ہی کاموں میں مصروف رہے)-

حَرِیْصٌ - لالچی اور بخیل (اس کی جمع حُرَّاصٌ اور حُرَصَاءُ اور حِرَاصٌ آئی ہے)-

وَ تُتْرَکُ لِلْحَارِصِ کَذَا - حارص کے لئے اتنا میوہ چھوڑ دیا جائے - (یہاں حارص سے باغ کا نگہبان مراد ہے - یعنی حَارِسٌ کَذَا فی مجمع البحرین -)

سَتَحْرُصُوْنَ - تم عنقریب حرص کرو گے (کرمانی نے کہا بہ کسرۂ را بھی ہو سکتا ہے' یعنی باب ضرب یضرب اور سمع یسمع دونوں سے آیا ہے -)

حَرَضٌ - جسم بگڑ جانا' عقل جاتی رہنا' بے طاقت ہو جانا' رنج اور بیماری کا پرانا ہو جانا -

مَامِنْ مُّؤْمِنٍ یَّمْرَضُ مَرَضًا حَتّٰی یُحْرِضَهٗ - کوئی مسلمان ایسا نہیں' جو بیمار ہو ایسی بیماری کہ اس کو دبلا کر دے اس کا جسم گلا ڈالے؛ عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْرَضَهُ الْمَرَضُ - بیماری نے اس کو گلا ڈالا' ناتوان کر دیا -

فَهُوَ حَرَضٌ یا حَارِضٌ - وہ بالکل گل گیا ہے (مرنے کے قریب ہو گیا ہے)-

رَاَیْتُ مُحَلَّمَ بْنَ جَثَامَةَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ کَیْفَ اَنْتُمْ فَقَالَ بِخَیْرٍ وَّ وَجَدْنَا رَبًّا رَّحِیْمًا غَفَرَلَنَا فَقُلْتُ لِکُلِّکُمْ فَقَالَ لِکُلِّنَا غَیْرِ الْاَحْرَاضِ - (عوف بن مالکؓ نے کہا) میں نے محلم بن جثامہ کو خواب میں دیکھا' ان سے پوچھا تم کیسے ہو؟ انھوں نے جواب دیا اچھے ہیں خیریت سے اور ہم نے اپنے پروردگار کو بڑا مہربان پایا' اس نے ہمارے گناہوں کو بخش دیا - میں نے کہا' کیا تم سب بخش دیئے گئے؟ انھوں نے کہا ہاں ہم سب بخشے گئے مگر وہ لوگ جو احراض تھے (میں نے کہا احراض کون لوگ؟ انھوں نے کہا جن کی طرف لوگ انگلیاں اٹھاتے تھے یعنی برائی یا بدکاری' ایذا رسانی' فسق و فجور میں مشہور تھے یا جو بے دھڑک گناہ کیا کرتے تھے - انھوں نے اپنے تئیں تباہ کر ڈالا یا جن کے اعتقاد میں خلل تھا (یعنی بد مذہب مثلاً رافضی خارجی اور معتزلی وغیرہ)-

وَ الْاُحَیْرِضِ - اور احریض میں' یعنی کسم میں -

حُرُضٌ - ایک وادی کا نام ہے احد پہاڑ کے پاس یا اشنان (مجمع البحرین میں ہے کہ حُرُضٌ یا حُرْضٌ اشنان کو کہتے ہیں چونکہ وہ میل نکال ڈالتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے)-

حُرَاضٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب - کہتے ہیں ''عزّے'' بت وہیں تھا -

حَارَضَ عَلَی الْاَمْرِ - ہمیشہ اس کام کو کرتا رہا (جیسے وَاکَبَ اور وَاصَبَ سب کے ایک معنی ہیں)-

حَرْفٌ - پھیرنا' موڑنا' کمانا' کنارہ -

تَحْرِیْف - کلام کو بگاڑنا' بے ٹھکانے کر دینا -

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ کُلُّهَا کَافٍ شَافٍ - قرآن عرب کے سات لغتوں پر اترا ہے' جس لغت کو پڑھے وہ کافی ہے اور شافی (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر لفظ میں سات لغتیں ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلوں کے محاورات کے موافق اترا ہے - کہیں قریش کا محاورہ ہے کہیں ہذیل کا' کہیں ہوازن کا' کہیں یمن کا اور بعض لفظوں میں سات طرح کی قرأتیں بھی ہیں' بلکہ دس طرح کی بھی' جیسے مالک یوم الدین اور عَبَدُ الطَّاغوت میں - بعض نے کہا سات حرفوں سے ساتوں مشہور قرأتیں مراد ہیں - مگر یہ قول صحیح نہیں ہے - ابن مسعودؓ نے کہا - سات حرفوں سے یہ مراد ہے کہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف دوسرا لفظ رکھے' جیسے کوئی اَقْبِلْ کہے یا هَلُمَّ یا تَعَالَ سب کے ایک معنی ہیں -

اَهْلُ الْکِتَابِ لَا یَاْتُوْنَ النِّسَاءَ اِلَّا عَلٰی حَرْفٍ - اہل کتاب ہمیشہ ایک ہی کروٹ پر صحبت کرتے ہیں -

حَرْف - کہتے ہیں دبلی اونٹنی کو بھی' کیونکہ وہ لاغری کی وجہ سے حرف تہجی کی طرح ہوتی ہے -

اِنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُّؤْنَةِ اَهْلِیْ وَ شُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِّنْ

هٰذَا وَ يَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ جب خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے کہ میرے قوم والے جانتے ہیں) میرا جو پیشہ تھا' اس کی کمائی میرے گھر والوں کو کافی تھی (اچھی طرح میری گزر ہوتی تھی) اب میں مسلمانوں کے کام میں لگا دیا گیا (لوگوں نے مجھ کو خلیفہ بنایا) تو ابوبکر کی آل اولاد اب اسی مال میں سے (یعنی بیت المال میں سے) کھائے گی اور ابوبکر مسلمانوں کی خدمت کرے گا؛ (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ يَحْتَرِفُ لِعِيَالِهٖ وَ يَحْرِفُ - وہ اپنے بال بچوں کے لئے کماتا ہے بعض نے کہا وَ يَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے تجارت بھی کریں گے' یعنی بیت المال سے جو روپیہ میں اپنے اور گھر والوں کے ضروری خرچ کے لئے لوں گا' اتنا ہی یا اس سے زیادہ تجارت کر کے اس میں پھر داخل کر دوں گا - یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کمال عنایت اور شفقت تھی مسلمانوں پر ورنہ حاکم پر تجارت کرنا کچھ واجب نہیں ہے - اس قول سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو کوئی کسی مال کا اہتمام اور بندوبست کرتا ہو' وہ ضرورت کے موافق اپنے اخراجات کے لئے اس میں سے لے سکتا ہے' بشرطیکہ حاکم بالادست نے اس کی اجرت مقرر نہ کر دی ہو ورنہ اس سے زیادہ لینا حرام ہوگا) -

اَخَوَانِ يَحْتَرِفُ اَحَدُهُمَا وَ الْاٰخَرُ يَتَعَلَّمُ - دو بھائی تھے' ان میں سے ایک محنت کر کے روٹی کماتا اور دوسرا طالب علم تھا علم حاصل کرتا تھا -

لَحِرْفَةُ اَحَدِهِمْ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ عَيْلَتِهٖ - ایک شخص کو پیشہ ور بنا دینا (روٹی کمانے کے لائق کر دینا) مجھ کو دشوار معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مفلس کو کچھ دے کر مال دار بنا دینا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیشہ ور ہونا میرے دل پر ان کی محتاجی سے زیادہ گراں ہے کیونکہ محتاجی تو دم بھر میں رفع ہو سکتی ہے' لیکن کیا فائدہ جب آدمی پیشہ ور نہ ہوا تو جتنا اس کو ملے گا وہ کھا کر اس کو بھی تمام کر دے گا پھر محتاج کا محتاج' اسی واسطے عقل مند وہ شخص نہیں جو اپنی اولاد کے لئے مال متاع بہت سا چھوڑ جائے بلکہ عقل مند وہ ہے جو ان کو اچھے ہنر اور اچھے پیشے سکھا کر روٹی کمانے کے لائق کر جائے - بعض نے لَحُرْفَةُ اَحَدِكُمْ بہ ضمہ حا پڑھا ہے یعنی تم میں سے ایک کا محروم ہونا اس کی مفلسی سے بڑھ کر مجھ پر شاق ہے) -

اِنِّيْ لَاَرَى الرَّجُلَ يُعْجِبُنِيْ فَاَقُوْلُ هَلْ لَهٗ حِرْفَةٌ فَاِنْ قَالُوْا لَا سَقَطَ مِنْ عَيْنِيْ - میں ایک شخص کو دیکھ کر پسند کرتا ہوں (اس کی صورت سیرت اچھی معلوم ہوتی ہے) پھر میں پوچھتا ہوں' یہ کیا پیشہ (دھندا) کرتا ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں کوئی پیشہ نہیں کرتا تو وہ میری نظر سے گر جاتا ہے (میری نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے - اس لئے کہ جب کوئی پیشہ نہیں کرتا تو لامحالہ دوسروں کا دست نگر ہوگا' ان سے سوال کرے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہے) افسوس ہمارے زمانہ میں لوگوں نے یہ چال اختیار کی ہے کہ مولوی' ملا' درویش اور شاہ صاحب بن جاتے ہیں اور حلال کا کوئی پیشہ نہیں سیکھتے' اب مریدوں اور شاگردوں کی روٹیوں پر ان کا گزر ہوتا ہے' وہ ان کی خاطر سے نہ حق بات کہہ سکتے ہیں نہ بری باتوں پر ان کو ملامت کر سکتے ہیں - لیجئے دنیا اور آخرت دونوں تباہ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - مولوی اور درویش وہی قابل عزت اور عظمت ہیں جو محنت کر کے اپنی روٹی کماتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں خالص خدا کی رضامندی کے لئے مصروف رہتے ہیں' نہ ان کو کسی بادشاہ یا امیر کی پرواہ ہے نہ کسی مرید اور شاگرد کی تلاش ہے -

مُحَارَفٌ - وہ شخص جو بے ہنر ہو اس کو روٹی نہ ملے یا جو روٹی کمانے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں) -

حُوْرِفَ كَسْبُ فُلَانٍ - فلان شخص کو معاش کی بڑی تنگی ہے -

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ مَوْتُ طَاعُوْنٍ دَفِيْفٍ يُحَرِّفُ الْقُلُوْبَ - ان پر برباد کرنے والے طاعون کی موت ڈالی گئی جو دلوں کو پھیر دیتا ہے - (ایک روایت میں يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ ہے یا يَحُوْفُ الْقُلُوْبَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا) -

اٰمَنْتُ بِمُحَرِّفِ الْقُلُوْبِ - میں اس خدا پر ایمان لایا جو دلوں کو پھیرنے والا جھکانے والا ہے-

وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَّفَهَا - سفیان نے اپنی کف کو جھکا کر بتایا-

قَالَ بِيَدِهٖ فَحَرَّفَهَا - ہاتھ سے اشارہ کیا' اس کو آڑا پھرایا (یہ قتل کا اشارہ ہے)-

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ فَيُحَارِفُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِهَا فَتَكُوْنَ كَفَّارَةً لِّذُنُوْبِهٖ - مومن کی موت پیشانی پر پسینہ آنے سے ہو جاتی ہے' اس سے اس کی آزمائش ہوتی ہے (یا اس سے اس پر سختی ہوتی ہے) تو اس کے گناہوں کا اتار ہو جاتا ہے- (اصل میں مُحَارَفَةٌ کہتے ہیں محراف سے زخم کو عمق ناپنے کو- محراف وہ سلائی جو زخم کے اندر چلا کر دیکھتے ہیں)-

اِنَّ الْعَبْدَ لَيُحَارَفُ عَلٰى عَمَلِهِ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ - بندے کو اس کے عمل کے موافق اچھا یا برا بدلہ ملتا ہے؛ (عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا تُحَارِفْ اَخَاكَ بِالسُّوْءِ - اپنے بھائی کو برا بدلہ مت دے اور:

اَحْرَفَ الرَّجُلُ - اس مرد نے بدلہ لیا-

فَهُمَا فِیْ حَرْفِ جَهَنَّمَ - وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں (اب گرے' اب گرے) ایک روایت میں فِیْ جُرُفِ جَهَنَّمَ ہے معنی وہی ہیں-

فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا - ہم ان قدمچوں (کھڈیوں) پر سے مڑ جاتے (تاکہ قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو) (بعض نے ترجمہ کیا ہے ہم اس بیت الخلاء سے مڑ جاتے' یعنی اس میں پاخانہ نہ کرتے' باہر رہ کر کر لیتے)-

ثُمَّ انْحَرَفَ - پھر آپ پھر گئے' مڑے لوٹنے کے لئے-

فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ، فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ - جو بھائی کمائی کرتا تھا اس نے شکایت کی (کہ میرا دوسرا بھائی کچھ نہیں کماتا' بیٹھے بیٹھے بے محنت روٹی اوڑاتا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا' شاید تجھ کو اسی کے طفیل سے رزق ملتا ہو-

اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ خَمْسَةٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ حَرْفًا - اذان اور اقامت دونوں کو ملا کر پینتیس کلمے ہیں (یعنی ۳۵ جملے) مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ نے یہ حدیث روایت کی ہے-

سُئِلَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ كَذَبَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهٗ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى حَرْفٍ وَّاحِدٍ - یعنی آپ سے پوچھا گیا' لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اترا ہے؟ فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اترا ہے (دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف راویوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے-)

تَحْرِيْفُ الْغَالِيْنَ - غلو کرنے والوں کی تحریف کو (غالی وہی شخص ہے جو دین کی باتوں میں حد شرع سے آگے بڑھ جائے تو بدعتی لوگ غالی ہیں- یعنی اللہ کی کتاب اور حدیث رسول اللہ ﷺ میں معنی مقصود سے بڑھ جاتے ہیں یہی گویا تحریف ہے-)

مُحَارَفٌ - وہ شخص جو کسب نہ کرے' اس کی ضد مبارک ہے' حدیث میں ہے:

لَا تَشْتَرِ مِنْ مُحَارَفٍ فَاِنَّ صَفْقَتَهٗ لَا بَرَكَةَ فِيْهَا - محارف سے کچھ مول نہ لے' اس کے معاملہ میں برکت نہ ہوگی-

حَرِيْفٌ - وہ شخص جو ہم پیشہ ہو یا معاملہ کرے-

دُلَّنِیْ عَلٰى حَرِيْفٍ يَشْتَرِیْ لِیْ مَتَاعًا وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ - ایک معاملہ کرنے والا (یعنی جس کو خرید و فروخت میں دخل ہو) مجھ کو بتلا دے وہ میرے لئے سامان خریدے اور مسلمانوں کے لئے کمائی کرے-

حَرْقٌ - رگڑنا' کھسنا' جلنا' جلانا-

تَحْرِيْقٌ اور اِحْرَاقٌ - جلانا-

تَحَرُّقٌ اور اِحْتِرَاقٌ - جل جانا-

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِيْرِ - آپ نے بنی نضیر یہودیوں کے کھجور کے درخت جلا دیئے-

اَحْرَقَ الْمُسْلِمِيْنَ - مسلمانوں کو جلا دیا' تباہ کر دیا-

ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ - مسلمان کی گمی ہوئی چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی اگر کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز اس

نیت سے لے لے کہ اس کا مالک بن جائے تو وہ اس کو دوزخ میں لے جائے گی)۔

اَلْحَرَقُ وَالْغَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ- جل جانا اور ڈوب جانا اور اچھو ہو کر مرنا شہادت ہے (یعنی شہادت کا ثواب ان موتوں میں ملے گا)۔

اَلْحَرِقُ شَهِيْدٌ- آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے (ایک روایت میں اَلْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِحْتَرَقْتُ- میں جل گیا (یعنی تباہ ہو گیا- یہ اس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی کلمہ اس شخص نے بھی کہا تھا' جس نے رمضان میں دن کو عمداً جماع کیا تھا)۔

اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اُهْلِكَ قُرَيْشًا- میرے پاس وحی آئی کہ قریش کے لوگوں کو تباہ کروں-

فَلَمْ يَزَلْ يُحَرِّقُ اَعْضَاءَ هُمْ حَتّٰى اَدْخَلَهُمْ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ خَرَجُوْا مِنْهُ- ان کے اعضاء برابر جلاتے رہے یہاں تک کہ اسی دروازے میں داخل کر دیا جہاں سے وہ نکلے تھے-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ حَرْقِ النَّوَاةِ- آپؐ نے کھجور کی گٹھلی کو گھسنے سے منع فرمایا یا جلانے سے (گویا کھجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم دیا یا اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی خوراک ہے بھیڑ' بکری اور اونٹ وغیرہ کی)۔ (ایک قرأت یوں بھی ہے لَنَحْرِقَنَّهٗ یعنی ہم اس گوسالہ کو گھس ڈالیں گے (سوہان سے رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں گے)۔ مشہور قرأت لَنُحَرِّقَنَّهٗ ہے یعنی اس کو جلا ڈالیں گے)۔

شَرِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الْمُحْرَقَ مِنَ الْخَاصِرَةِ- آنحضرت ﷺ نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا پانی پیا-

خَيْرُ النِّسَاءِ الْحَارِقَةُ- بہتر عورت وہ ہے جس کی فرج تنگ ہو یا جو پر شہوت ہو- شہوت کی وجہ سے اپنے دانت پیس رہی ہو-

عَلَيْكُمْ مِنَ النِّسَاءِ بِالْحَارِقَةِ- تم ایسی عورت کرو جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت کے غلبہ سے دانت کو دانت پر رگڑ رہی ہو (محیط میں ہے کہ حارقہ وہ عورت جو جماع کراتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہے- سیوطی نے ابن جوزی سے ایسا ہی نقل کیا ہے یعنی عورتوں سے کروٹ سے جماع کرو)۔

حَرِيْقَةٌ- پانی کو جوش کر کے اس پر آٹا چھڑک کر بناتے ہیں-

وَجَدْتُهَا حَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً- میں نے اس کو پر شہوت یا تنگ فرج' رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا-

يَحْرُقُوْنَ اَنْيَابَهُمْ غَيْظًا وَّحَنَقًا- اپنے دانتوں کو غصے اور کینے سے پیستے ہیں-

دَخَلَ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ حَرْقَانِيَّةٌ- آنحضرتؐ جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو آپؐ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے (زمخشری نے کہا حَرْقَانِيٌّ منسوب ہے حَرَق کی طرف' جس کے معنی جلنے کے ہیں- اس میں الف اور نون زیادہ کر دیا اور حَرْقٌ اور حَرَقٌ دونوں جلنے کے معنی میں آئے ہیں لیکن وہ حَرَق جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے پٹخنے سے پڑ جاتا ہے' وہ بفتحہ زا ہے- محیط میں ہے کہ حَرْق اس سوراخ کو کہتے ہیں جو جلنے سے کپڑے میں پڑ جاتا ہے اور حَرَق وہ سوراخ جو جلنے سے یا کپڑے کو پٹخنے سے پڑ جائے)۔

اَمَّا عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ فَقَدْ غَرَّنِيْ بِعِمَامَةِ الْحَرْقَانِيَّةِ السَّوْدَاءِ- (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا) عدی بن ارطاۃ نے تو مجھ کو اپنے جلے ہوئے کالے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ مَّا احْتَرَقَ- اگر قرآن ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا- بعض نے کہا کہ یہ ایک معجزہ تھا جو آپؐ کے زمانہ تک رہا)۔

اَمَرَ اَنْ يُّحَرَّقَ بِمَا سِوَاهُ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ- (حضرت عثمانؓ جب قرآن لکھوانے سے فارغ ہوئے) تو اس کے علاوہ جن جن ورقوں یا کتابوں میں قرآن

لکھا ہوا تھا' اس کے جلا ڈالنے کا حکم دیا (ایک روایت میں یُخَرِّق ہے بہ خائے معجمہ یعنی چاک کر ڈالنے کا)-

مترجم:- آگ میں جلا دینا یا چاک کر کے اس کو ایک پاک مقام میں دفن کر دینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں ہے جسے اہل تشیع نے سمجھا ہے اور اس وجہ سے حضرت عثمانؓ پر طعن کیا ہے- انھوں نے تو بہ نیت خیر یہ کام کرایا جس کا اجر عظیم ان کو ملے گا- اس لئے کہ اگر حضرت عثمانؓ ان صحیفوں کو بھی رہنے دیتے تو رفتہ رفتہ قرآن کے مختلف نسخے پھیل جاتے اور توراۃ اور انجیل کی طرح قرآن کا بھی حال ہو جاتا-

حُرَقَاتٌ - ایک قبیلہ کا نام ہے-

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْحَرَقِ - میں آگ میں جل جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں-

اَحْرِقْهُمَا - (ایک شخص کسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر آیا تو آپؐ نے فرمایا) ان کو جلا ڈال (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ ان کو بیچ ڈال یا کسی کو ہبہ کر دے کیونکہ مال کو ضائع اور برباد کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا ہے- چنانچہ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اس شخص نے ان کپڑوں کو تنور میں جھونک دیا- اس وقت آپؐ نے انکار فرمایا اور کہا تو نے کسی اور کو یہ کپڑے کیوں نہ پہنا دیئے)-

حَرِّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ - جو کوئی مال غنیمت میں چوری کرے اس کا مال جلا دو (یہ تعزیر بالمال کی اصل ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)-

حُرَاقَةٌ - وہ چیز جس میں چقماق سے آگ نکالنے کے وقت آگ گرتی ہے (مثلاً روئی' سن وغیرہ)-

اِنَّ عَلِیًّا حَرَّقَ قَوْمًا اِرْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ - جناب امیر المومنین علی مرتضیٰؓ نے ان لوگوں کو جلا دیا جو اسلام سے پھر گئے تھے (اسی طرح ان لوگوں کو جنھوں نے لواطت کی تھی)- حالانکہ آگ سے عذاب دینا منع ہے مگر حضرت علیؓ نے تعزیر و تنبیہ اور دوسروں کو زجر اور عبرت دلانے کے لئے ایسا حکم دیا جو خلیفہ کے لئے جائز ہے- بعض نے کہا ہے کہ یہ کمبخت لوگ سبائی تھے جو عبداللہ بن سبا یہودی کے بہکانے سے حضرت علیؓ کو خدا سمجھتے تھے- معاذ اللہ- کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ نے ان کو جلانا شروع کیا تو کہنے لگے اب تو ہمیں یقین ہو گیا کہ آپ خدا ہیں کیونکہ آگ کا عذاب خدا ہی دیتا ہے-

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرٌ - بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی سوختگی-

(یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے- بویرہ اس مقام کا نام تھا جہاں یہودیوں کا ایک قبیلہ ''بنی نضیر'' آباد تھا)-

حَرْقَفَةٌ - سرین کی ہڈی' نر گدھے کا مادہ گدھی کے سرین کی ہڈیاں پکڑنا (اس پر چڑھنے کے لئے)-

فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَ عُرِضَ رُکْبَتَیْهِ وَ حَرْقَفَتَیْهِ وَ مَنْکِبَیْهِ وَ عُرِضَ وَجْهِهٖ مُنْسَحٌ - (آنحضرتؐ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے وہ بدکا اور آپؐ ایک سخت زمین پر گر پڑے) دیکھا تو آپؐ بیٹھے ہوئے ہیں' آپؐ کے گھٹنوں اور سرین کی ہڈیوں اور کندھوں اور منہ کی کھال چھل گئی ہے)-

تَرَانِیْ اِذَا دَبِرَتْ حَرْقَفَتِیْ - تو مجھ کو دیکھے گا جب میرے سرین کی ہڈی گل جائے گی (یعنی بیماری سے پڑے)-

حَرْکٌ یا حَرَکَةٌ - ہلنا' چلنا (یہ سکون کی ضد ہے) حق نہ دینا اس سے باز رہنا-

حَرَاکٌ' حَرَکَةٌ اور حَرْکٌ - ہم معنی اور مترادفات ہیں-

حَارِکٌ - کندھے کا اونچا مقام-

حَارِکُ النَّاقَةِ - اونٹنی کی پشت-

مُحْتَرِکٌ - جو ہر وقت اپنی اونٹنی پر سوار رہے-

تَحَرُّکٌ - حرکت کرنا - تَحْرِیْکٌ - ہلانا' حرکت دینا-

اَلزَّکٰوةُ فِی الْمَالِ الصَّامِتِ الَّذِیْ یَحُوْلُ عَلَیْهِ الْحَوْلُ وَ اِنْ لَّمْ یُحَرَّکْ - اگر مال اپنے حال پر قائم رہے اس کو تجارت وغیرہ کر کے بڑھایا نہ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی-

حَرمٌ یا حَرِیْمٌ یا حِرْمَانٌ یا حِرْمٌ یا حِرْمَةٌ یا حَرِمَةٌ یا حَرِیْمَةٌ - محروم کرنا' نہ دینا-

حُرْمٌ اور حُرْمَةٌ اور حَرَامٌ - حرام ہونا' منع ہونا-

كُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُّحْرِمٌ - ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کو ستانا' ایذا دینا حرام ہے-

اَلْمُسْلِمُ مُحْرِمٌ - مسلمان اسلام کی وجہ سے بچا ہوا ہے (یعنی اس کی جان اور مال محفوظ ہے)-

اَلصِّیَامُ اِحْرَامٌ - روزہ رکھنا احرام باندھنا ہے (جیسے احرام میں بہت سی باتیں منع ہوتی ہیں' ایسے ہی روزے میں بھی کھانا پینا جماع کرنا منع ہو جاتا ہے)-

روزہ دار کو مُحْرِمٌ بھی کہتے ہیں- ایک شاعر نے کہا ہے

"قَتَلُوا بْنَ عَفَّانَ الْخَلِیْفَةَ مُحْرِمًا"

(عفان کے بیٹے کو جو خلیفہ تھے' اس حال میں شہید کر دیا کہ وہ روزہ دار تھے)-

قسم کھانے والے کو بھی مُحْرِمٌ کہتے ہیں کیونکہ وہ قسم کھا کر بعض حلال باتیں اپنے پر حرام کر لیتا ہے-

اَلرَّجُلُ یُحْرِمُ فِی الْغَضَبِ - اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں قسم کھا بیٹھے-

فِی الْحَرَامِ كَفَّارَةُ یَمِیْنٍ - اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے (مثلاً اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت نہ ہو یا یوں کہے' یہ اللہ کا کام کرنا مجھ پر حرام ہے یا یہ چیز کھانا مجھ پر حرام ہے تو قسم کا کفارہ دے کیونکہ حلال کو حرام کر لینا بھی ایک طرح کی قسم ہے' جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ" [1]

پھر فرمایا: قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ - [2]

اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَ حَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا - آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے ایلا کیا (قسم کھائی میں تمھارے پاس نہ جاؤں گا) پھر (کفارہ دے کر) حرام کو حلال کر لیا-

اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ - اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے (ابن عباسؓ نے کہا یہ کہنا محض لغو ہے اور دوسری روایت میں ان سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ قسم ہے اس کا کفارہ دے-)

كُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ وَ حُرْمِهٖ - میں آنحضرت ﷺ کی اس حالت میں خوشبو لگاتی جب آپ احرام نہ باندھے ہوتے اور اس وقت لگاتی جب آپ احرام باندھنا چاہتے-

حِرْمٌ - بہ کسرۂ حا' وہ شخص جو احرام باندھے ہو (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ حِرْمٌ اور اَنْتَ حِلٌّ یعنی تو احرام باندھے ہے اور تو حلال ہے)-

اَحْرَمَ الرَّجُلُ - اس شخص نے حج یا عمرے کا احرام باندھا یا حرم کی سرحد میں داخل ہوا یا حرام مہینوں میں' وہ چار ہیں ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب- تَحْرِیْمُهَا التَّكْبِیْرُ نماز کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے (کیونکہ تکبیر کہنے کے بعد نماز کے منافی افعال اور اقوال سب حرام اور منع ہو جاتے ہیں اسی لئے اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر احرام کہتے ہیں)-

لَا یَسْئَالُوْنِیْ خُطَّةً یُعَظِّمُوْنَ فِیْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَیْتُهُمْ اِیَّاهَا - وہ مجھ سے جو ایسی بات چاہیں گے جس میں اللہ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی (مثلاً خانۂ کعبہ' حرم احرام ماہ حرام وغیرہ کی) تعظیم اور تکریم ہوگی' تو میں اس کو منظور کر لوں گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی عظمت ہماری شرع میں قائم رکھی ہے' مثلاً کعبہ حجر اسود' صفا و مروہ اور حرم وغیرہ' ان چیزوں کی تعظیم کرنا کفر نہیں ہے بلکہ ایمان اور تقوے کی نشانی ہے- انبیاء اور اولیاء اور صالحین کی قبریں بھی ان ہی چیزوں میں داخل ہیں)-

لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا - ایک روایت میں یوں ہے اِلَّا مَعَ ذِیْ حُرْمَةٍ مِّنْهَا - عورت بغیر محرم

---

[1] اے نبیؐ! جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال ٹھہرایا ہے آپ اسے حرام کیوں کر رہے ہیں؟ (م)

[2] یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر قسم پوری کرنا واجب کر دیا ہے- (م)

کے سفر نہ کرے (یعنی سفر میں عورت کے ساتھ یا تو اس کا خاوند ہو یا اور کوئی ایسا شخص ہو جس سے نکاح حرام ہے- مثلاً باپ' بیٹا' بھائی' چچا' ماموں وغیرہ' سفر کی مقدار بعض کے نزدیک تین دن کی راہ ہے تو اس سے کم مسافت پر عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے- اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ جس کو عرف میں سفر کہیں وہ سفر ہے گو تین دن سے مسافت کم ہو- امام شافعیؒ نے کہا اگر راستہ میں امن ہو تو عورت بغیر محرم کے بھی سفر کر سکتی ہے- ایک روایت میں یوں ہے' عورت ایک دن کی راہ کا بھی بغیر محرم کے سفر نہ کرے- ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین دن سے زیادہ کا-)

لَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا اِلَّا وَ مَحْرَمٌ- کوئی شخص عورت کے گھر میں نہ جائے' مگر جو اس کا محرم ہو (یعنی عورت کا محرم ہو- مثلاً باپ' بھائی' بیٹا' چچا' ماموں وغیرہ- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا محرم وہاں موجود ہو' مثلاً باپ' بھائی وغیرہ جب اس عورت کے گھر میں جانا درست ہے' اسی طرح اگر اس کا خاوند موجود ہو تو بطریق اولیٰ جانا درست ہوگا- امام شافعیؒ نے کہا اور اگر دوسری معتبر عورتیں وہاں موجود ہوں یا جانے والے کی بیوی بھی ساتھ ہو تو جانا درست ہے-)

فِیْ حُرُمِ الْحَجِّ- حج کے مقاموں میں (بعض نے حَرَمٌ بہ فتحہ را روایت کیا ہے- یعنی ممنوعات اور محرمات حج میں)-

لَاجُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُنَّ فِی الْحُرُمِ- ان جانوروں کو اگر کوئی حرمت والے مقاموں میں مار ڈالے تو اس پر کچھ گناہ نہیں' (بعض نے فِی الْحَرَمِ روایت کیا ہے یہ اور زیادہ صاف ہے- حَرَمٌ- وہ مقام جہاں شکار کھیلنا' وہاں کے درخت اکھیڑنا' وہاں کے جانوروں کو چھیڑنا منع ہے- جیسے مکۂ معظمہ کا حرم یا مدینہ طیبہ کا حرم- اور حل باقی مقامات جہاں شکار وغیرہ درست ہے-

اِذَا اجْتَمَعَتْ حُرُمَتَانِ طُرِحَتِ الصُّغْرٰی لِلْكُبْرٰی- جب دو حرمتیں جمع ہو جائیں (مثلاً ایک کام میں ایک شخص خاص کا ضرر ہے اور ہزاروں آدمیوں کا فائدہ ہے تو فائدہ عام کا کام اختیار کریں گے اور چھوٹی حرمت کا خیال نہ کریں گے- مثلاً ایک کام مکروہ ہے لیکن اس کے منع کرنے سے یہ ڈر ہے کہ لوگ شرک یا کفر میں گرفتار ہو جائیں گے تو اس محل میں سکوت اور اغماض کرنا بہتر ہوگا- مثلاً ایک کام مستحب ہے لیکن اس کے کرنے سے عوام میں فتنۂ عظیم پیدا ہوتا ہے تو اس کا نہ کرنا بہتر ہو گا) تو چھوٹی حرمت کو نظر انداز کریں گے بڑی حرمت سے بچنے کے لئے-

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَةَ مُحَرَّمَةٌ- تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ صورت یعنی چہرے پر مارنا حرام ہے یا صورت یعنی چہرے کو اللہ نے حرمت دی ہے-)

حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ- میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے (اب اس کے دو معنی ہیں- بعض نے یہ کہا' یعنی میں ظلم سے پاک اور برتر ہوں میرا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا- چونکہ ساری مخلوقات میری ملک ہے اور ظلم کہتے ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنے کو اور اس کی تائید میں ایک حدیث بھی وارد ہے- گو اس کو سند میں کلام ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کو عذاب کرے تو وہ ظالم نہ ہوگا اور اکثر علمائے اہل حدیث اور محققین کا یہ قول ہے کہ ظلم کہتے ہیں وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّهٖ[1] کو اور ظلم ممکن ہے اللہ کو اس پر قدرت ہے لیکن بہ نظر وعدہ الٰہی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ[2] وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ[3] اس کا وقوع ممتنع ہے اور یہی مذہب صحیح ہے)-

فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ- وہ اللہ جل جلالہٗ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے-

فَتَحَرَّمَ بِلَبَنِهَا- وہ اس کے دودھ کی وجہ سے اس پر حرام

---

[1] کسی چیز کو اس کے محل سے ہٹا دینا ظلم ہے-(م)

[2] بلاشبہ اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرماتا-(م)

[3] میں (اللہ) بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں-(م)

ہو گیا-

حَرَّمَتْهُنَّ اٰيَةٌ وَّ اَحَلَّتْهُنَّ اٰيَةٌ-(ابن عباسؓ سے پوچھا گیا اگر کوئی دو لونڈیوں کو جو آپس میں بہنیں ہوں ایک ساتھ رکھے' تو اس کا کیا حکم ہے' انھوں نے کہا) ایک آیت سے تو اس کی حرمت نکلتی ہے (اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ سے) اور دوسری آیت سے حلت نکلتی ہے (اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے)-(ابن عباسؓ نے یہ بھی کہا کہ جَمْعُ بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ جو آزاد عورتوں میں حرام ہے تو اس کی علت یہ نہیں ہے کہ ان میں آپس میں قرابت ہے ورنہ ایک بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہوسکتا جیسے ماں کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہوسکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قرابت ہے' ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قرابت نہیں ہوسکتی' اس وجہ سے لونڈیوں میں ''جمع بین الاختین'' جائز ہو گیا-)

فَاَرْسَلَ اِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً- انھوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی-

اَلَّذِيْنَ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ تُبْعَثُ عَلَيْهِمُ الْحِرْمَةُ- جن لوگوں پر قیامت آئے گی' یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہو گی (حلال و حرام کی کچھ قید نہ رکھیں گے- زنا اور لواطت میں مصروف رہیں گے- بعض نے کہا حِرْمَةٌ جانوروں کی شہوت سے خاص ہے- اہل عرب کہتے ہیں:

اِسْتَحْرَمَتِ الشَّاةُ- یعنی بکری نر کو چاہتی ہے-

كَانَ عِيَاضُ ابْنُ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيُّ حِرْمِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عیاض بن حمار مجاشعی آنحضرتؐ کے حرمی تھے (جب وہ حج کو آتے تو آنحضرتؐ کے کپڑے پہن کر طواف کرتے' آپ ہی کا کھانا کھاتے- عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے' اسی کا کھانا کھاتے' اس کی حرمی کہتے' یہ منسوب ہے حرم کی طرف- نہایہ میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے- اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو یوں کہیں گے:

ثَوْبٌ حَرَمِيٌّ- حرم کا کپڑا-

حَرِيْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا- کنویں کا احاطہ (جہاں پر کنویں والا مٹی وغیرہ ڈالے اور کوئی دوسرا وہاں کنواں نہیں کھود سکتا) چالیس ہاتھ ہے (یعنی ہر طرف چالیس چالیس ہاتھ بعض نے کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو چاروں طرف چالیس ہاتھ ہوا- اس حدیث سے حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حوض وہ در دہ ہو اس کا پانی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا)-

حَرَامِيٌّ- عوام کی اصطلاح میں چور کو کہتے ہیں- اس کی جمع حَرَامِيَّةٌ ہے-

فِيْ حَرِيْمِ نَخْلِهٖ- اس کے درخت کے احاطے میں-

حُرِمْتُ عَلَيْنَا دُعَاؤُهٗ- مشہور روایت بہ فتحۂ حا اور ضمہ را ہے- حُرْمَتُ بھی ہوسکتا ہے مگر مروی نہیں ہے-

حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ- یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس کے لئے حرام کر دے گا (اب یہ ان حدیثوں کے خلاف نہ ہو گی' جن میں بعض گناہ گاروں کا دوزخ میں جانا' پھر شفاعت سے نکالے جانا مذکور ہے-)

بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ- میرے بندے نے جلدی کی اپنے آپ کو خود ہی مار لیا' میں نے اس پر بہشت حرام کر دی ہے (یعنی بغیر عذاب کے بہشت میں جانا حرام کر دیا- یا مراد وہ شخص ہے جو خود کشی کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہو گا یا یہ بطور تغلیظ فرمایا)-

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا- مسلمان کی جان اور مال کی حرمت توڑنا ایسا ہے جیسے اس دن کی اس شہر اس مہینے میں حرمت توڑنا- ایک حدیث میں ہے:

اَلْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْكَ- (آپ نے کعبہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ) مومن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے-

لٰكِنَّا حُرُمٌ- لیکن ہم لوگ حرام باندھے ہوئے ہیں-

اَلَا اِنَّا حُرُمٌ- خبردار ہو جا ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں (اس وجہ سے تیرے شکار کا تحفہ واپس کر دیا- باقی ہم تجھ سے ناراض نہیں ہے شاید اس نے یہ شکار آنحضرتؐ کے لئے کیا ہو

گا- بعض کہتے ہیں کہ شکار مطلقاً محرم کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کے لئے نہ کیا گیا ہو)-

حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ - اللہ نے کعبہ کو اسی دن سے حرمت والا کر دیا جس دن آسمان اور زمین کو بنایا (اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس وقت کعبہ کہاں تھا اور دوسری حدیث میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اس کو حرام کیا- اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے طوفان کے ایک مدت کے بعد کعبے کو اسی بنیاد پر بنایا جہاں پر حضرت آدمؑ نے بنایا تھا اور اس کی اگلی حرمت از سر نو قائم کی جو لوگوں کے دلوں سے جاتی رہی تھی- اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جس دن آسمان اور زمین بنائے اسی دن سے لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا کہ ابراہیمؑ بحکم الٰہی یا آدمؑ بحکم الٰہی اس کو حرام کہیں گے)-

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ - سات رشتے نسبی حرام کئے گئے- اسی طرح سات رشتے سسرالی (نسبی سات رشتے تو اس آیت میں مذکور ہیں حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهَاتُكُمْ آخر تک' اور سسرالی سات رشتے بیوی کی بہن' پھوپی' خالہ' بھتیجی' بھانجی' ماں' بیٹی)-

اُحَرِّمُ مِثْلَ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ - میں مدینہ کو حرم مقرر کرتا ہوں- جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرم کیا تھا (اور امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے کہ امام حسینؑ کا بھی حرم ہے چاروں طرف سے پانچ فرسخ تک' ایک روایت میں ایک ایک فرسخ ہر طرف' ایک روایت میں ۲۵ ہاتھ سر کی طرف سے اور پچیس ہاتھ پاؤں کی طرف سے- امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ امام حسینؑ کا حرم چار میل تک ہے)-

لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَّا اَعْظَمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ - لوگ ہمیشہ خیریت کے ساتھ رہیں گے جب تک (اس حرمت کو) قائم رکھیں گے-

اِذَا تَزَوَّجَ مُحْرِمَةً وَّهُوَ لَايَشْعُرُ - (بعض نے مُحَرَّمَةً بعض نے محرمة پڑھا ہے- اوّل صورت میں یہ معنی ہوں گے) "کوئی شخص احرام والی عورت سے نکاح کر لے اس کو خبر نہ ہو" (اور دوسری اور تیسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ) "کوئی شخص اس عورت سے بے خبری میں نکاح کرے جس سے نکاح حرام ہے"-

حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ - وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا (مگر جب توبہ کر لے)-

بَعَثَ اِلَيَّ بِقَصْعَةٍ لَّمْ يَاْكُلْ مِنْهَا فَقَالَ اَحَرَامٌ - (آپ نے ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک پیالہ کھانے کا بھیجا' خود اس میں نہیں کھایا- انھوں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے (یعنی آپ پر اس کا کھانا حرام ہے- ابوایوبؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ مطلقاً حرام ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ ابوایوبؓ کے پاس اس کو کیسے بھیجتے)-

اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ - میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا (اہل حدیث اور شافعی اور مالکی کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ کے حرم کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ ہے حرم کا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے اس میں خلاف کیا ہے)-

فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ - جو کوئی کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے' وہ کفارہ دے (یعنی قسم کا کفارہ)-

مَنْ حُرِمَهَا - جو شخص اس میں عبادت کرنے سے محروم رہے (وہ بڑے ثواب سے محروم رہا)-

اَهْلُ بَيْتِيْ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ - میرے اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام ہے-

اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا - مردار کا صرف کھانا حرام ہے-

حَرَّمْتُ الْخَمْرَ - میں نے شراب کو حرام کر لیا ہے (یعنی میں نہیں پیتا)-

وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ - خدا کی قسم ہم نے ان کو محروم کر دیا (اس سے روک دیا)-

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ - مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (وہ یہ ہے کہ ان کی طرف بدنظر نہ کرے' ان کی عزت اور خاطرداری کرے' ان کے کام کاج کر دے' ان پر احسان کرے)-

حَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ - جو قرآن شریف میں آیا ہے اس

کے معنی بعض نے وَاجِبٌ رکھے ہیں- یہ حَرُمَ بمعنی وَجَبَ سے ہے تو ترجمہ یوں ہوگا- جس بستی کو ہم تباہ کردیں اس کا پھر لوٹ کر دنیا میں نہ آنا لازمی اور ضروری ہے-

حُرُمَةٌ- اس کو بھی کہتے ہیں، جس کا اہتمام کرنا واجب ہو اور اس میں کوتاہی حرام ہو اور اصطلاح عوام میں عورت کو بھی حُرُمَةٌ کہتے ہیں-

حَرِيْمٌ- عورتوں کو اور کنبے والوں کو جو آدمی کی حمایت کرتے ہیں (اس کی جمع حُرُمٌ اور اَحْرُمٌ اور اَحَارِيْم آئی ہے)-

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ- یعنی جو اللہ تعالےٰ کے فرائض اور حراموں کی عظمت کرے (مطلب یہ ہے کہ فرائض بجا لائے اور حرام کاموں سے بچا رہے- محیط میں ہے کہ حُرُمٰتِ اللّٰهِ میں وہ سب چیزیں داخل ہیں، جن کی ہتک حرمت منع ہے- یعنی جن کی تعظیم ہماری شریعت میں قائم رکھی گئی ہے- مثلاً صفا و مروہ، حجر اسود، کعبہ، حرم، قبور انبیاء اور اولیاء اور صالحین اور مومنین- اور سب سے زیادہ حرمت مومن کی ہے خصوصاً اس مومن کی جو صالح اور متقی اور عالم باعمل ہو)-

لَا تَحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَا اَحْرَمْتَنِيْ- جو چیز تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس کی برکت سے مجھ کو محروم مت کر اور جس چیز سے تو نے مجھ کو محروم کیا ہے (یعنی مجھ کو نہیں دی) اس کے شوق میں مجھ کو مت مبتلا کر-

اَعْرَابِيٌّ مُحْرَمٌ- ایک اکھڑ دیہاتی-

دِمَاؤُكُمْ وَ اَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ- تمھارے مال اور تمھارے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں (یعنی کسی کے مال یا جان کو نقصان پہنچانا حرام ہے- بعض نے کہا اپنا مال اور جان بھی خود اپنے اوپر اسی طرح حرام ہے یعنی مال کو بے فائدہ برباد نہ کرنا چاہئے، اسی طرح جان کو ناحق کھوانا یا بلاوجہ خطرے میں ڈالنا)-

فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَیْءٌ- (میں نے آپ کے قربانی کے جانوروں کے گلے کے ہار بٹے، آنحضرتؐ نے ان کو مکہ روانہ کر دیا) پھر آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی (اس سے ابن عباسؓ کے قول کا رد ہوا کہ کوئی مکہ کو ہدی بھیجے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حالت احرام میں حرام ہیں)-

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ- جو شخص لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہے (توحید پر یقین رکھتا ہو، اسی طرح رسالت اور دوسرے اصول شرع کا انکار نہ کرتا ہو) اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کو حرام کر دے گا (یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور مشرکوں کے لئے موضوع ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا)-

صَيْدُ وَجٍّ حُرُمٌ- وج کا شکار کرنا حرام ہے (وج طائف کے پاس ایک مقام کا نام ہے، شاید آنحضرتؐ نے اس کو کسی مصلحت سے محفوظ کر دیا ہوگا)-

مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ- جو شخص ثواب سے محروم رہا-

اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ- عمارت میں حرام کا پیسہ خرچ کرنے سے بچے رہو (ایسی عمارت ضرور تباہ ہوگی)-

حَرَمَتِ الصَّلٰوةُ عَلَى الْحَائِضِ یا حُرِمَتِ الصَّلٰوةُ- حائضہ عورت پر نماز حرام ہے-

لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ- اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان سے باز رہنے کے برابر کوئی پرہیز گاری نہیں ہے-

اَلْجُنُبُ الْمَيِّتُ يُغْسَلُ غُسْلًا وَّاحِدًا لِاَنَّهُمَا حُرْمَتَانِ اِجْتَمَعَتَا فِيْ حُرْمَةٍ وَّاحِدَةٍ- مردہ اگر جنبی مرا ہو تب بھی اس کو ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ دو فرض یا دو تکلیفیں، ایک فرض یا ایک تکلیف میں جمع ہو گئیں-

اَلَا اِنَّ بَكَّةَ حَرَامٌ حَرَّمَهَا اللّٰهُ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ- دیکھو مکہ حرمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حرمت والا کیا ہے، وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی صرف ایک ساعت دن میں حلال کیا گیا تھا (پھر ویسا ہی حرام ہو گیا)-

حَرْمَدٌ- کالی مٹی بہت کالی-

فَرَاٰیٰ مَغَارَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فِيْ عَيْنٍ ذِيْ خُلُبٍ وَّثَاْطٍ حَرْمَدٍ- اس نے آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ

جب وہ ڈوبتا ہے دیکھی ایک کائی دار چشمے اور کالی کیچڑ میں (یہ تبع کا شعر ہے)۔

حَرْنٌ یا حُرُوْنٌ یا حُرَانٌ یا حِرَانٌ۔ جانور کا اڑ جانا' قیمت میں کمی بیشی نہ کرنا۔

کَمَا یَخْلَعُ الْحَرُوْنُ لِجَامَهٗ۔ جیسے شریر (اڑیل) گھوڑا اپنی لگام نکال ڈالتا ہے۔

حَرَّانُ۔ ایک مشہور بستی ہے' اس کی نسبت حَرْنَانِیٌّ ہے اور عام لوگ حَرَّانِیٌّ کہتے ہیں۔ (امام ابن تیمیہ جو پیشوائے اہل حدیث ہیں اور جن کی جلالت و امامت پر اکثر علمائے حدیث کا اتفاق ہے' اسی شہر کی طرف منسوب ہیں)۔

حَرْیٌ۔ کم ہونا۔

اِحْرَاءٌ۔ کم کرنا۔

تَحَرِّیْ۔ سوچنا' تلاش کرنا' قصد کرنا۔

فَمَا زَالَ جِسْمُهٗ یَحْرِیْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِهٖ۔ حضرت صدیقؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد روز بروز لاغر ہوتے جاتے تھے (کیونکہ حضورؐ کی مفارقت کا ان کو حد درجہ صدمہ تھا) یہاں تک کہ آپؐ سے مل گئے۔

حِرَاءٌ عَلَیْهِ قَوْمُهٗ۔ آپ کی قوم کے لوگ قریش آپ پر غصے تھے۔

اِنَّ هٰذَا لَحَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکِحَ۔ یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر کسی لڑکی کا پیغام بھیجے تو نکاح ہو جائے۔

حَرِیٌّ بِکَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) وہ اس کام کے لائق ہے (ایسا ہی حَرٰی اور حَرا اور اَحْرٰی سب کے معنی لائق۔ جیسے جَدِیْرٌ اور خَلِیْقٌ' لیکن حَرِیٌّ کا تثنیہ اور جمع آتا ہے اور مؤنث بھی۔ حَرِیَّةٌ اور حَرٰی مذکر اور مونث اور تثنیہ اور جمع سب میں استعمال کیا جاتا ہے)۔

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ یَدْعُوْ فِیْ شَبِیْبَتِهٖ ثُمَّ اَصَابَهٗ اَمْرٌ بَعْدَ مَا کَبِرَ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَهٗ۔ جب کوئی شخص جوانی میں اللہ کی یاد کرتا رہے' اس سے دعا مانگتا رہے پھر بڑھاپے میں اس پر کوئی مصیبت آئے تو اس کی دعا قبول ہونے کے لائق ہے۔

بِالْحَرِیِّ اَنْ یَّکُوْنَ کَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) ایسا ہونے کے لائق ہے۔

حِرَاءٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ میں (جس کو اب لوگ جبل نور کہتے ہیں) وہاں آنحضرتؐ نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔

تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ شب قدر ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

لَا تَتَحَرَّوْا بِالصَّلٰوةِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَ غُرُوْبَهَا۔ سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت نماز کا قصد نہ کرو یا قصد کر کے اس وقت نماز نہ پڑھو (اگر آنکھ اس وقت کھلے جب سورج نکل رہا ہو تو فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نے قصد کر کے نماز میں تاخیر نہیں کی۔ بعض نے کہا ہے کہ دیر کرے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ اسی طرح جب ٹھیک دو پہر ہو تو اس وقت بھی قصداً نماز نہ پڑھے' لیکن امام مالکؒ اس کو جائز رکھا ہے اور امام شافعیؒ نے خاص جمعہ کے دن دو پہر کے وقت نماز جائز رکھی ہے۔

مسروقؒ تابعی ٹھیک دو پہر کو نماز پڑھ رہے تھے۔ کسی نے کہا اس وقت تو دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ پھر تو اس وقت نماز عمدہ چیز ہے جس سے دوزخ سے پناہ ملتی ہے)۔

لَمْ یَکُنْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یُقَرِّبُهٗ بِحَرَاهُ۔ زید بن خالد اپنی بارگاہ میں اس کو مقرب نہیں کرتے تھے۔

لَا اَرَاکَ بِحَرَایَ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) میں تجھ کو اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں (تو حَرا جناب کے معنی میں ہے)۔

تَحَرّٰی اِذَا طَلَبَ مَاهُوَ الْاَحْرٰی۔ جب اس کام کو کرنا چاہے جو شایان ہے تو سوچے۔

فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا۔ میں برابر ادھر توجہ کرتا گیا (ازار کو اونچا کرتا گیا)۔

فَالْحَرِیُّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْهُ کَفَافًا۔ اس سے برابر سرابر چھوٹ جانا غنیمت ہے (یعنی خلافت اور حکومت ایک بار گراں

ہے اوراس کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے بعد اگر ثواب ملے نہ عذاب تب بھی غنیمت ہے)۔

رَمَاهُ اللّٰهُ بِاَفْعٰى حَارِيَةٍ - اللہ تعالیٰ اس پر پرانا بوڑھا سانپ جس کو افعی کہتے ہیں مسلط کرے۔

حَارِيَةٌ - وہ افعی جو بوڑھا ہوکراور بھی زیادہ زہریلا ہو گیا ہواس قسم کا سانپ بڑا خبیث سخت زہریلا ہوتا ہے)۔

كَانَ يَتَحَنَّثُ بِحِرَاءَ - آنحضرتؐ حراء پہاڑ میں عبادت کرتے (حراء بہ کسرۂ را اور مد ایک مشہور پہاڑ ہے مکہ کے پہاڑوں میں سے)۔

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤَنُ - جو شخص میانہ روی اختیار کرے گا (اعتدال کی راہ چلے گا اسراف اور فضول خرچی سے بچا رہے گا) اس پر سب سامان ہلکے رہیں گے (وہ ہر ایک ضرورت کو آسانی سے پورا کرلے گا)۔

حَرُوْرَاءَ - ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب (خارجی لوگ وہیں جمع ہوئے تھے)۔

اَلْحَرُوْرِيُّ هُوَ الَّذِىْ يَبْرَأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَ يَشْهَدُ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ - حروری وہ شخص ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیزار ہو اوران کے کفر کا قائل ہو (معاذ اللہ! اس پاجی کو دل میں شرمانا چاہئے کہ جو شخص مسلمانوں کا امیر اور اسلام کا حامی ہو جب وہی کافر ہوا تو تجھ کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا؟)۔

مَحْرِىٌّ اور مَحْرَاةٌ اور مَحْرِيٌّ - سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی لائق۔

بابُ الحاء مع الزاء

حَزْبٌ - پہنچنا، سخت ہونا، یکایک آ پڑنا، دبوچ لینا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

تَحَزَّبَ الْقَوْمُ - لوگ کئی گروہ ہوگئے (ان میں پھوٹ پڑ گئی، کئی جماعتیں ہوگئیں)۔

حَازِبٌ - وہ کام یا شغل جو تجھ پر آن پڑے۔

طَرَاَ عَلَيَّ حِزْبِىْ مِنَ الْقُرْاٰنِ - میرا حزب قرآن کا آ پہنچا (حزب کہتے ہیں قرآن یا اور کسی وظیفہ کے کسی حصہ کو، جس کا پڑھنا آدمی روزانہ مقرر کرے)۔

اصل میں حِزْبٌ کے معنی پانی پلانے کی باری کے ہیں۔

سَاَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْاٰنَ - میں نے آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا، تم کس قدر قرآن روز پڑھا کرتے ہو؟ (معمولاً اس کی مقدار کتنی ہوتی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اَهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَ زَلْزِلْهُمْ - یا اللہ ان فوجوں کو شکست دے، ان کے پاؤں اکھیڑ دے۔

يَوْمُ الْاَحْزَابِ - غزوۂ خندق کا دن (اس کو یوم الاحزاب اس لئے کہتے ہیں کہ ابوسفیان اس جنگ میں عرب کے مختلف قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ کہتے ہیں قریش کے کافر دس ہزار تھے اور تہامہ اور غطفان کے ایک ہزار اور ہوازن اور بنوقریظہ اور بنونضیران کے علاوہ تھے۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جن کی تعداد پندرہ سو یا سترہ سو تھی فتح دی، کافروں پر ایک آندھی بھیجی اور وہ پریشان ہوکر بھاگ نکلے)۔

وَ تُحَزِّبُهُمْ لِهُلْكَةٍ - تم ان کو ہلاک کرنے کے لئے جمع کرتے ہو۔

كَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى يا اِذَا حَزَبَهٗ مُهِمٌّ صَلّٰى - آنحضرت ﷺ پر جب کوئی فکر کا کام آ پڑتا تو آپ نماز شروع کر دیتے (کیونکہ نماز یادِ الٰہی ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے تمام فکریں دور ہو جاتی ہیں اور نماز میں دعا بھی ہوتی ہے)۔

نَزَلَتْ كَرَائِهُ الْاُمُوْرِ وَ حَوَازِبُ الْخُطُوْبِ - بری کمزور باتیں اور سخت مصیبتیں آ پڑیں۔

يُرِيْدُ اَنْ يُّحَزِّبَهُمْ - (عبداللہ بن زبیرؓ چاہتے تھے کہ ان کو اپنے گروہ میں کرلیں یا ان کو مضبوط اور قوی کریں یا ان کے کئی گروہ کر دیں۔

وَطَفِقَتْ حَمْنَةُ تُحَازِبُ لَهَا - اور حمنہ نے اپنی بہن کے طرف داروں میں شریک ہونا شروع کیا۔ مشہور روایت

تُحَارِبُ بہ رائے مہملہ ہے یعنی اپنی بہن کے حمایت میں لڑنا شروع کیا (وہ بھی بہتان لگانے والوں میں شریک ہوگئیں- ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کو چھوڑ دیں تو ان کی بہن پر آنحضرتؐ کا التفات بہت ہو جائے گا' ان کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مدعی سست گواہ چست)-

وَ تَحَازَبَتْ - اور گروہ گروہ ہو گئے-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ مُذَّنِی اِنْ حُزِبْتُ - یا اللہ تو میرا بچاؤ ہے اگر میں لڑائی میں دبایا جاؤں (ایک روایت میں حُرِبْتُ ہے رائے مہملہ ہے)-

حَزْرٌ - انداز کرنا' آنچنہ کرنا' تخمینہ کرنا' ترش رو ہونا' کھٹا ہونا-

لَا تَأْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ اَنْفُسِ النَّاسِ شَیْئًا - (آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ کے تحصیل دار سے فرمایا) دیکھو! لوگوں کے ان مالوں میں سے جن کو وہ دلوں سے پسند کر کے اپنے لئے رکھ چھوڑتے ہیں کچھ نہ لینا (یعنی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز چن کر زکوٰۃ میں نہ لینا' بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا حَزَرَاتٌ جمع ہے حَزْرَۃٌ کی بمعنی عمدہ چیز جو آدمی پسند کر کے اپنے لئے رکھے)-

لَا تَاْخُذُوْا حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ - لوگوں کے مالوں میں سے بہتر اور عمدہ چیزیں (زکوٰۃ میں) مت لو-

حَتّٰی یُحْزَرَ - جب تک اس کا اندازہ (تخمینہ) نہ کیا جائے- (مَایُوْزَنُ سے یہی مراد ہے- کیونکہ میوہ جب درخت پر ہو تو اس کا تولنا ممکن نہیں- بعض نے حَتّٰی یُحْرَزَ روایت کیا ہے- جب تک وہ کھلے (کھلیان) میں اکٹھا نہ کیا جائے)-

حَزْوَرَۃُ - ایک مقام کا نام ہے صفا اور مروہ کے درمیان- وہاں بازار لگا کرتے تھے-

اَلْمَنْحَرُ مَا بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃِ وَھِیَ الْحَزْوَرَۃُ - قربانی کرنے کا مقام صفا اور مروہ کے درمیان یعنی حزورہ ہی کہتے ہیں- کہتے ہیں کہ وکیع بن سلمہ نے ایام جاہلیت میں وہاں ایک عالی شان محل بنایا تھا' لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے- اس محل میں ایک لونڈی کو رکھا تھا جس کا نام حزورہ تھا اس کے نام سے یہ مقام موسوم ہو گیا شافعی نے کہا بعض لوگ اس کو حَزْوَرَّہ بہ تشدید کہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے-

حَزٌّ - کاٹنا یا گوشت کاٹنا-

اِلَّا حَزَّلَهٗ حُزَّۃً - مگر اس کے لئے ایک گوشت کا مچہ کاٹ دیتا-

اِحْتَزَّ مِنْ کَتِفِ شَاۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ - آپ نے بکری کے شانے میں گوشت کاٹ کر کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (بعض نے کہا حَزٌّ کہتے ہیں اس کاٹنے کو جس سے چیز دو ٹکڑے نہ ہو جائے) کہتے ہیں:

حَزَزْتُ الْعُوْدَ اَحُزُّہٗ حَزًّا - میں نے لکڑی کو کاٹا-

اَلْاِثْمُ حَوَازُّ الْقُلُوْبُ - گناہ دل پر اثر ڈالنے والے ہیں (جو دل میں چبھتے ہیں) یہ جمع ہے حَازٌّ کی- (ایک روایت میں حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے- بہ تشدید واو- یعنی گناہ دل پر چھا جانے والا غالب آنے والا ہے- ایک روایت میں حَزَّازُ الْقُلُوْبِ ہے- یہ مبالغہ ہے حَزٌّ کا)-

وَفُلَانٌ اٰخِذٌ بِحُزَّتِہٖ[1] فلاں شخص اس کا گوشت تھامے ہوئے ہے- یعنی گردن پکڑے ہوئے ہے-

لَقِیْتُ عَلِیًّا بِھٰذَا الْحَزِیْزِ - میں حضرت علی سے اس اوتار میں ملا (اس کی جمع حُزَّانٌ آتی ہے) کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحُزَّانُ وَالْمِیْلُ - جب زمین کے اوتار (نشیبی حصے) اور مینار روشن ہو جاتے ہیں-

حَزَازَۃٌ - درد دل جو غصے یا تکلیف سے ہو- اس کی جمع حزازات ہے- محیط میں ہے:

حَزَّازٌ - جو چیزوں میں چبھے اور دل کا درد اور کھانا جو پیٹ میں ترش ہو جائے-

حَزْقٌ - گوز لگانا' نچوڑنا' کھینچنا' باندھنا' دبانا-

---

[1] ایک روایت میں بِحُجْزَتِہٖ ہے یعنی اس کی کمر تھامے ہوئے ہے- (م)

لَا رَأْيَ لِحَازِقٍ - اس شخص کی رائے کچھ نہیں ہے جس کا جوتا تنگ ہو اس کا پاؤں دبا رہا ہو-

لَا يُصَلِّيْ وَهُوَ حَاقِنٌ اَوْ حَاقِبٌ اَوْ حَازِقٌ - آدمی اس وقت نماز نہ پڑھے جب پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو یا اس کا جوتا تنگ ہو پاؤں دبا رہا ہو (کیونکہ ایسی حالتوں میں اطمینان اور خشوع نہ ہو سکے گا جو نماز کا جز واعظم ہے)-

كَاَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ - سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جیسے پرندوں کے دو جھنڈ صف باندھے ہوئے (ایک روایت میں خرقان ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)-

كَانَ يُرَقِّصُ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ وَ يَقُوْلُ حُزُقَّةُ حُزُقَّه تَرَقَّ عَيْنُ بَقَّةَ - آنحضرتؐ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو نچا رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے "ارے حزقہ حزقہ ارے عین بقّہ اوپر چڑھ یہ سن کر وہ چڑھے یہاں تک کہ اپنے پاؤں آپ کے سینہ مبارک پر رکھے)-

حُزُقَّه - ناتوان جو ضعف سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو- (بعض نے کہا پست قامت بزرگ شکم- عَيْنُ بَقَّه یعنی مچھر کی آنکھ مطلب یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والا - یہ پیار سے فرمایا-)

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَارِنَّ وَ اَشِرْنَ وَ لَعِبْنَ الْحُزُقَّةَ - چند چھوکریاں جمع ہوئیں' انھوں نے خوشی منائی' اترائیں "حُزُقَّه" کھیلیں (یہ ایک کھیل ہے بچوں کا)-

حَزْقُ عَيْرٍ حَزْقُ عَيْرٍ فَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُمْ بَقِيَّةٌ - (جب حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے خارجیوں کو قتل کر ڈالا تو واپس آ کر کہنے لگے "اب خوش ہو جایئے ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا' تو آپ نے فرمایا) یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے اب بھی ان میں سے کچھ لوگ باقی ہیں (مطلب یہ ہے کہ ابھی خارجیوں کا کام تمام نہیں ہوا' جیسے تم سمجھے ہو) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' گدھے کا پاد گدھے کا پاد یا گوزخر گوزخر (یعنی جو تم کہتے ہو وہ ایک لغو اور غلط بات ہے)-

حَزْلٌ - جمع ہونا جیسے اِحْزِءَ لَالٌ - عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْزَاَلَّ الْبَعِيْرُ - جب وہ اونچا ہو جائے-

وَعُمَرُ مُحْزَئِلٌّ فِي الْمَجْلِسِ - حضرت عمر اپنے اعضاء سمیٹے ہوئے مجلس میں بیٹھے تھے (بعض نے کہا اکڑوں بیٹھے تھے (جیسے کوئی جلدی میں کرتا ہے)-

حَزْمٌ - باندھنا' لگام کسنا' ہوشیاری کرنا' سخت یا بلند زمین-

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ - حزم کیا ہے بدگمانی کرنا (یعنی کسی پر بھروسہ نہ کرنا' بلکہ اپنی چوکسی رکھنا - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمانوں کی نسبت بدگمانی کرے کیونکہ یہ بموجب نص قرآنی منع ہے اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ[1] بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آدمی کو ہوشیار رہنا چاہیے' اپنی جان و مال کی حفاظت کا بخوبی بند و بست کرنا چاہیے - کیونکہ دل کا حال بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا - ممکن ہے کہ ظاہر میں ایک آدمی اچھا اور نیک معلوم ہو مگر اس کے دل میں بے ایمانی اور خیانت بھری ہو' جیسے سعدیؒ فرماتے ہیں:

نگہدار وآں شوخ در کیسہ در
کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بر[2]

لَا خَيْرَ فِيْ حَزْمٍ بِغَيْرِ عَزْمٍ - اگر صرف ہوشیاری ہو اور ہمت اور جرأت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں (کیونکہ ایسا آدمی دنیا کا کوئی اہم کام پورا نہ کر سکے گا - ہر بات میں وہ ڈرتے ہی ڈرتے اپنی عمر تمام کر دے گا - نہیں پوری چوکسی کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر کام شروع کر دینا چاہیے' ہر چہ بادا بادا کشتی در آب انداختیم'[3]

اَخَذْتَ بِالْحَزْمِ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ کیا کرتے

---

[1] بہت زیادہ گمان سے اجتناب کرو-

[2] اس کی اس طرح حفاظت کر جس طرح موتی کو جیب میں رکھ کر اس کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ تم ساری مخلوق کو جیب کترا دیکھتے ہو۔ (م)

[3] ہم نے کشتی دریا میں ڈالی دی ہے اب جو ہو سو ہو۔ (م)

اس خیال سے کہ کہیں تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائیں وہ جلد ہی عشاء کے بعد وتر پڑھ لیتے تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) تم نے ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا۔

مَارَأَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاکُنَّ۔ میں نے عقل اور دین میں نقصان والیوں میں سے ہوشیار شخص کی عقل کھونے والا تم عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (آدمی کتنا بھی ہوشیار اور محتاط ہو وہ عورتوں کے چرتر میں آ جاتا ہے' ان کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے)۔

سُئِلَ مَاالْحَزْمُ فَقَالَ تَسْتَشِیْرُ اَھْلَ الرَّاْیِ ثُمَّ تُطِیْعُھُمْ۔ آپ سے پوچھا گیا ''حزم'' کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو عقل مند لوگوں سے مشورہ لے پھر ان کی بات مانے (ان کی رائے پر عمل کرے' اگر عمل نہ کرے تو صرف مشورہ لینے سے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوگا)۔

نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ بِغَیْرِ حِزَامٍ۔ آنحضرتؐ نے بغیر کمر بند کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کمر بند سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو کمر پر باندھ لیا جاتا ہے' یہ حکم اس وقت آپ نے دیا تھا جب لوگ صرف تہبند باندھتے تھے' پاجامہ کا رواج نہ تھا۔ اگر تہبند پر کمر بند نہ باندھا جائے تو کبھی ستر کھل جاتا ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے)۔

نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ حَتّٰی یَحْتَزِمَ۔ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ بغیر کمر باندھے کوئی نماز پڑھے۔

اَمَرَ بِالتَّحَزُّمِ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں کمر باندھنے کا حکم دیا۔

فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ۔ (ایک جہاد میں کچھ لوگ روزہ دار تھے کچھ بے روزے) جن لوگوں کا روزہ نہ تھا' انھوں نے کمر کسی (اور سارا کام کاج کیا روزہ داروں کو تکلیف نہ دی)۔

حُزْمَۃٌ عَلٰی ظَھْرِہٖ۔ لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر۔

حُزْنٌ۔ رنج۔ غم۔ صدمہ۔

کَانَ اِذَا حَزَنَہٗ اَمْرٌ صَلّٰی۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی رنج پیش آتا' تو آپ نماز شروع کر دیتے (سبحان اللہ خدا کی یاد ہر رنج کی دوا ہے) اہل عرب کہتے ہیں:

حَزَنَنِیْ اور اَحْزَنَنِیْ۔ فلاں شخص نے مجھ کو رنج دیا میں محزون ہوں' اور مُحْزَنٌ نہیں کہتے۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یُحْزِنُہٗ۔ جو شخص جہاد کو جاتا ہے تو شیطان اس کو رنج دلاتا ہے (دل میں ڈالتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر کیوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے)۔

اَرَادَ اَنْ یُّغَیِّرَ اسْمَ جَدِّہٖ حَزْنٍ وَ یُسَمِّیَہٗ سَھْلًا فَاَبٰی وَقَالَ لَا اُغَیِّرُ اِسْمًا سَمَّانِیْ بِہٖ اَبِیْ قَالَ سَعِیْدٌ فَمَا زَالَتْ فِیْنَا تِلْکَ الْحُزُوْنَۃُ۔ سعید کے دادا کا نام حزن تھا (حزن کہتے ہیں سخت اور دشوار گزار بنجر زمین کو)۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام بدل کر سہل رکھنا چاہا (سہل حزن کی ضد ہے یعنی ملائم اور ہموار زمین جہاں آدمی کو آرام ملے) لیکن انھوں نے منظور نہ کیا' کہنے لگے میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے (معلوم نہیں اس وقت ان کو کیا سوجھی' یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ تھا' ارے آنحضرتؐ پر لاکھوں باپ تصدق ہیں اگر ہفتاد پشت نے ہمارا ایک نام رکھا ہو اور آنحضرتؐ اس کو بدلنا چاہیں تو ہم فوراً بدل ڈالیں۔ باپ دادا کے نام کا ذکر تک نہ کریں) سعید کہتے ہیں پھر اس کی سزا یہ ملی کہ ہمارے خاندان میں برابر سختی رہی (ہمیشہ ایک نہ ایک مصیبت میں مبتلا ہوتے رہے اور پیغمبر صاحب کا کہنا نہ سنو)۔

کَرِہَ الْحَزْنَ۔ آپ نے حزن نام برا جانا (کیونکہ اس کے معنی سخت اور ناملائم کے ہیں)۔

وَلَا یَحْزُنُکَ اللّٰہُ یا وَلَا یُحْزِنُکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرے گا (ایک روایت میں وَلَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔

مَحْزُوْنُ اللِّھْزِمَۃِ۔ لہزمہ سخت تھا (لہزمہ اس ہڈی کو کہتے ہیں جو کان کے تلے اٹھی ہوتی ہے یعنی جبڑے کی ہڈی)۔

اَحْزَنَ بِنَا الْمَنْزِلُ۔ ہماری وجہ سے گھر سونا ہو گیا۔ (اداس ہو گیا) یا مقام سخت ہو گیا یا اس مقام نے ہم پر سختی سوار کر دی کیونکہ ہم وہاں اترے۔

حَزَنٌ۔ بہ فتحہ حا اور زا بہ معنی حُزْنٌ ہے حُزَانَۃٌ آدمی کے اہل و عیال۔

حَزْوٌ - پرندوں کو ڈانٹنا' کہانت (پیشین گوئی) کرنا' اندازہ-

تَحَزِّیْ کے بھی وہی معنی ہیں جو حَزْوٌ کے ہیں-

کَانَ حَزَّاءً - ہرقل بادشاہ روم پیشین گو تھا (اپنے گمان سے آئندہ واقع ہونے والی بات بتا تا تھا)-

نہایہ میں ہے کہ ایسے شخص کو حَازِیْ بھی کہتے ہیں- یہ حَزَوْتُ الشَّیْءَ اَحْزُوْهُ سے نکلا ہے اور جو کوئی کھجور کا اندازہ کرے اس کو بھی حَازِیْ کہتے ہیں اور حَزَّاءٌ نجومی کو بھی کہتے ہیں- کرمانی نے کہا ہرقل علم نجوم جانتا تھا اور اسی علم سے اس کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اس وقت پیدا ہوئے جب علویین کا قران برج عقرب میں ہوا-

کَانَ لِفِرْعَوْنَ حَازٍ - فرعون کے پاس بھی ایک نجومی یا کاہن تھا-

حَزَاءٌ یا حَزَأَةٌ - ایک بوٹی ہے کرفس کے مشابہ لیکن اس کا پتہ ذرا چوڑا ہوتا ہے' اس کا ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینا معدے کو فائدہ بخشتا ہے-

اَلْحَزَاۃُ یَشْرَبُهَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلطُّشَّةِ - حزاءۃ کو عقل مند عورتیں زکام کے لئے پیتی ہیں-

یَشْتَرِیْهَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِیَةِ وَالْاِقْلَاتِ - اس کو عقل مند عورتیں آسیب دور کرنے اور بچوں کی موت کو دفع کرنے کے لئے خریدتی ہیں (ان کا خیال یہ تھا کہ حزاءۃ کا بخور لینے سے آسیب بھاگ جاتا ہے یعنی عرب کی جاہل عورتوں کا یہ اعتقاد تھا کہ زکام کی بیماری جنون کے سبب پیدا ہوتی ہے)-

حَزْوَرٌ یا حَزَوَّرٌ - وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو (گبرو' پٹھا)-

حَزَاوِرَةٌ - حَزْوَرٌ کی جمع ہے-

کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غِلْمَانًا حَزَاوِرَةً - ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اس حال میں کہ ہم گبرو پٹھے تھے-

کُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ اَرْنَبًا - میں ایک گبرو پٹھا تھا (جوانی کے قریب) تو میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا-

حَزْوَرَةٌ - ایک مقام کا نام ہے مکہ میں باب حناطین کے پاس-

اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ مِنْ مَّکَّةَ - انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا آپ مکہ میں ''حَزْوَرَہ'' میں ٹھہرے ہوئے تھے-

حَزْیٌ - بہ معنی حَزْوٌ ہے-

تَحْزِیَةٌ - میوے کا اندازہ کرنا-

اَحْزٰی - بلند ہوا' ڈرا' جان لیا-

بابُ الحاء مع السین

حَسْبٌ یا حِسْبَانٌ یا حُسْبَانٌ یا حِسَابٌ یا حِسْبَةٌ یا حِسَابَةٌ - گننا' شمار کرنا-

مَحْسَبَةٌ اور مَحْسِبَةٌ اور حِسْبَانٌ کے معنی گمان کرنے کے بھی آئے ہیں- اس کا فعل حَسِبَ یَحْسِبُ ہے- اللہ تعالیٰ کا ایک نام حَسِیْبٌ بھی ہے- یعنی کافی - یہ اَحْسَبَنِیْ سے نکلا ہے- یعنی مجھ کو کافی ہوا- عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَبْتُهٗ اور حَسَّبْتُهٗ میں نے اس کو اتنا دیا کہ وہ بس بس کرنے لگا (یعنی راضی اور خوش ہو گیا)-

یَحْسُبُکَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ - تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کفایت کرتا ہے- ایک روایت میں بِحَسْبِکَ ہے معنی وہی ہیں-

اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی - اب تو حَسَبُ مال داری ہے اور کرم پرہیز گاری کا نام ہے (اصل میں حسب باپ دادا کی شرافت کا نام تھا- حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مال دار آدمی' گو اس کے باپ دادا شریف نہ ہوں' شریف گنا جاتا ہے' اس کی عزت کی جاتی ہے اور مفلس محتاج آدمی گو اس کے باپ دادا کیسے ہی شریف ہوں' اس کی کوئی عزت نہیں کرتا)-

طیبی نے کہا حَسَبُ آدمی کے فضائل اور اس کے باپ دادا کے فضائل کر اور کرم تمام وجوہ خیر اور شرف کا جمع کرنا- تو آنحضرتؐ نے اس حدیث میں لوگوں کے رسم و رواج کے موافق ان دونوں لفظوں کے معنی بیان فرمائے- لوگوں کے

نزدیک جو مال دار اور صاحب ثروت ہو وہی صاحب حسب گنا جاتا ہے اور اسی کی عزت کرتے ہیں- لیکن اللہ کے نزدیک کریم یعنی بزرگ اور شریف وہی ہے جو پرہیز گار ہو- جیسے قرآن میں ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ -[1]

مؤلف کہتا ہے جو اہل اللہ ہیں وہ اب بھی کسی دنیا دار کی اس کی دولت کے سبب تعظیم اور تکریم نہیں کرتے اور عالم باعمل اور درویش اور سید کی بے انتہا تعظیم کرتے ہیں)-

حَسَبُ الْمَرْءِ دِیْنُہٗ وَ کَرَمُہٗ خُلُقُہٗ - آدمی کا حسب اس کی دین داری ہے (بے دین اور فاسق کو صاحب حسب نہ کہیں گے) اور کرم آدمی کے اخلاق اور عادات ہیں-

حَسَبُ الْمَرْءِ دِیْنُہٗ وَ مُرُوَّتُہٗ خُلُقُہٗ - آدمی کا حسب اس کا دین ہے اور مروت اچھے اخلاق کا نام ہے-

حَسَبُ الرَّجُلِ نَقَاءُ ثَوْبَیْہِ - آدمی کا حسب (دنیا داروں کے نزدیک) یہ ہے کہ اس کے دونوں کپڑے (پاجامہ اور چادر) صاف ستھرے ہوں (کیونکہ یہ دلیل ہے اس کے غنا اور تونگری کی- ہمارے زمانہ میں بھی تعظیم اور تکریم لباس ہی پر رہ گئی ہے)-

تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِمِیْسَمِھَا یا لِحُسْنِھَا - عورت سے اس کے حسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے وَحَسَبِھَا اور اس کی مال داری کی وجہ سے (بعض نے کہا حَسَبُ سے یہاں اچھے اخلاق مراد ہیں)-

اِذْخَیَّرْتَنَا بَیْنَ الْمَالِ وَ الْحَسَبِ فَاِنَّا نَخْتَارُ الْحَسَبَ - (ہوازن کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب آپ ہم کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ ہم یا تو مال و اسباب (جو مسلمانوں نے لوٹ لیا تھا) واپس لے لیں یا اچھے امر کو اختیار کریں، تو ہم اچھے ہی کام کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ہمارے قیدی واپس دے دیجئے کیونکہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو قید سے چھڑانا بہ نسبت مال و اسباب حاصل کرنے کے کہیں اچھا ہے- بعض نے کہا حَسَبُ سے یہاں مراد اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کا شمار ہے- یہ حِسَابٌ سے نکلا ہے- کیونکہ عربوں کی عادت تھی کہ فخر کے وقت اپنے باپ دادا کے فضائل اور مناقب شمار کرتے)-

اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنَ الْجَاھِلِیَّۃِ الْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ - میری امت میں چار باتیں رہیں گی، جو جاہلیت کی باتیں ہیں- حَسَبُ پر فخر کرنا، دوسروں کے نسب پر طعن و تشنیع کرنا-

کَیْفَ حَسَبُہٗ فِیْکُمْ - (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا) بھلا یہ تو بتاؤ! اس پیغمبرؑ کا نسب یعنی خاندان تم میں کیسا ہے؟

یُبْعَثُ فِیْ اَحْسَابِ قَوْمِہٖ - وہ اپنی قوم کے عالی خاندانوں میں سے بھیجا جائے گا (تاکہ اس کی فہمائش کا لوگوں پر اثر پڑے)-

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا - جو شخص ایمان کے ساتھ خالص خدا کی رضامندی کے لئے رمضان کے روزے رکھے (اصل میں احتساب کے معنی شمار کرنا جب کوئی عمل خالص خدا کے لئے کیا جائے، اس میں ریا اور دکھاوے کی نیت نہ ہو اسی وقت وہ نیک اعمال میں محسوب ہوتا ہے اور نہ وہ حساب میں شریک ہوتا بلکہ الٹا وبال ہوتا ہے-

حِسْبَۃٌ - اسم ہے بمعنی احتساب-

عِدَّۃٌ - بمعنی اعتداد (فرض احتساب اور حسبہ اعمال صالحہ میں اسی کا نام ہے کہ خالص خدا کی رضامندی ملحوظ رکھے اور ناموری وغیرہ دنیا کے اغراض اس میں شامل نہ ہوں)-

اِحْتَسِبُوْا اَعْمَالَکُمْ فَاِنَّ مَنِ احْتَسَبَ عَمَلَہٗ کُتِبَ لَہٗ اَجْرُ عَمَلِہٖ وَ اَجْرُ حِسْبَتِہٖ - اپنے نیک اعمال خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرو جو محض خلوص کے ساتھ نیک کام کرے گا اس کا کام لکھ لیا جایا کرے گا اور خلوص کا ثواب بھی (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھا جائے گا (مزید برآں)-

مَنْ مَّاتَ لَہٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَہٗ - جس شخص کا بچہ مر جائے، وہ اس مصیبت کو صبر کر کے اپنے نیک اعمال میں شریک کرا لے-

---

[1] بے شک اللہ کے نزدیک سب سے معزز تم میں سے وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے- (م)

اہل عرب کہتے ہیں: اِحْتَسَبَ فُلَانٌ اِبْنًالَهُ - جب کسی کا جوان بچہ مرجائے اور اگر صغیر سنی میں مرجائے تو کہتے ہیں:

اِفْتَرَطَ فُلَانٌ اِبْنَهُ - صاحب نہایہ نے کہا احتساب کا لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے-

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَکُمْ - تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (تمھارے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے)-

کَانَ الْحُمْسُ یَحْتَسِبُوْنَ عَلَی النَّاسِ - قریش کے لوگ دوسرے ملک والوں کو (جو حج یا طواف کے لئے آتے) اپنے کپڑے ثواب کی نیت سے دیتے (وہ قریش کے کپڑے پہن کر طواف کرتے)-

اِنْ شَاءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْکِ - حضرت عائشہؓ یہ کرسکتی ہیں اگر چاہیں کہ اللہ محض ثواب کے لئے تیرے ساتھ سلوک کریں (مگر ولاء ان کو نہیں ملے گی)-

اَنْفَقَ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا - جس شخص نے خرچ کیا اور اس کی نیت کسی واجب یا مستحب حق کو ادا کرنے کی ہے (یعنی ضروری اور نیک کاموں میں خرچ کیا نہ کہ لہو ولعب اور ذاتی عیش وعشرت میں)-

اِحْتَسَبُوْا وَ صَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ - انھوں نے خالص خدا کی رضامندی کے لئے عمل کیا اور صبر کیا نہ عقل اور دانش مندی کی وجہ سے (عرض کیا' پروردگار یہ کیسے ہوگا؟ جب ان میں عقل اور دانش مندی نہیں رہے گی؟ ارشاد ہوا کہ میں اپنی دانائی اور علم میں سے ان کو ایک حصہ دوں گا)-

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا - جو رمضان کے مہینے میں بہ حالت ایمان خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے قیام کرے (قیام رمضان سے مراد تراویح کی نماز ہے)-

فَتَحْتَسِبُهُ - وہ عورت اپنے بچے کو جو مر گیا اللہ تعالےٰ کے پاس اپنی امانت سمجھے (اس کے ثواب اور اجر کی متوقع رہے)-

وَلَکَ مَا احْتَسَبْتَهُ - تجھ کو وہی ملے گا جس کی تو نے امید رکھی-

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا - جس نے سات برس تک خالص خدا کے لئے (نہ ماہوار کی طمع سے) اذان دی-

فَیَمْکُثُ فِیْهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا - وہ وہاں صبر کر کے اپنے تئیں خدا کے سپرد کر کے ٹھہرا رہے-

اِشْتَرٰی فَتَاهُ بِکَذَا دِرْهَمًا وَ بِالْحَسَبِ وَ الطِّیْبِ - ایک غلام اتنے روپیوں کے بدل اور احسان اور خوشی کے ساتھ خریدا (یعنی طلحہ نے اس کو رضامندی اور خوشی طرفین کے ساتھ مول لیا - یہ بیعنامہ کا مضمون تھا) - یہ حَسَّبْتُهُ سے نکلا ہے بمعنی اَکْرَمْتُهُ - بعض نے کہا یہ حُسْبَانَةٌ سے ماخوذ ہے جو چھوٹے گدے کو کہتے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّبْتُ الرَّجُلَ - میں نے اس کو تو شک پر بٹھلایا-

مَاحَسَّبُوْا ضَیْفَهُمْ - انھوں نے اپنے مہمان کی خاطر داری نہیں کی (یا جب تک اپنے مہمان کی خاطر داری کرتے رہیں)-

کَانُوْا یَتَحَسَّبُوْنَ الصَّلٰوةَ فَیَجِیْئُوْنَهَا بِلَادَاعٍ - صحابہ نماز کی فکر میں رہتے تھے بن بلائے یونہی نماز کے لئے آجاتے تھے' (ایک روایت میں فَیَتَحَیَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی نماز کے وقت کو دیکھتے رہتے تھے)-

یَتَحَسَّبُوْنَ الْاَخْبَارَ - خبروں کی ٹوہ لگاتے رہتے تھے (یعنی لڑائیوں میں دشمن کی نقل وحرکت اور مقام اور تعداد اور سامان وغیرہ سب باتوں کی خبر لینے میں مصروف رہتے جو بڑا ضروری امر ہے)-

لَا تَجْعَلْهَا حُسْبَانًا - یا اللہ اس ہوا کو عذاب مت کر-

اِحْتَسَبْتُ الْمُتَوَفّٰی - میں نے میت پر ثواب کی امید رکھی' صبر کر کے-

حَسَبٌ - وہ عمدہ کام جو خود کسی شخص نے یا اس کے باپ دادا نے کیا ہو - اس کو حَسَبْ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ افتخار کے وقت شمار کیا جاتا ہے اور حَسْبٌ بہ سکون سین - اس کا شمار کرنا - اور عَدٌّ شمار کرنا - اور عَدَدٌ شمار کیا گیا-

وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ - اور ان کا محاسبہ اللہ پر ہے (یعنی ان کے دلوں کا معاملہ خدا کے سپرد ہے - ہمارا کام ظاہر کو

دیکھنا اور اس کے موافق عمل کرنا ہے-)

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّیْ تَأْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ- شاید میرے مالک کی رحمت گناہوں کے شمار پر آئے (جتنے گناہ اتنی ہی رحمتیں) بقول امیر

مجرموں کو دیکھ کر آغوش رحمت میں امیر
بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

فَحَسَبْتُ مَا عَلَیْهِ مِنَ الدَّیْنِ- میں نے ان پر جو قرض تھا اس کا حساب کیا-

حَسْبُکَ مُنَا شَدَتُکَ رَبَّکَ- بس بس آپ نے اپنے مالک سے جتنی دعا کی وہ کافی ہے (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا جب غزوۂ بدر کی رات کو آپؐ نے بڑے الحاح اور عاجزی کے ساتھ دعا کی- اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کو آنحضرتؐ سے زیادہ وعدۂ خداوندی پر اطمینان تھا' نہیں بلکہ آنحضرتؐ کا مقصود اس قدر الحاح کے ساتھ دعا کرنے سے یہ تھا کہ صحابہ خوب مطمئن ہو جائیں کیونکہ آنحضرتؐ کا ایک بار دعا کرنا حصول مطلوب کے لئے وہ کافی سمجھتے تھے- بھلا اتنے بار کی دعا وہ بھی ایسے الحاح اور عاجزی کے ساتھ کیونکر رد ہو سکتی ہے)-

بِحُسْبَانٍ کَحُسْبَانِ الرَّحٰی- ایک کھونٹی (یعنی قطب پر) وہ گھوم رہے ہیں' جیسے چکی کی کھونٹی ہوتی ہے' اس کے گھومنے پاٹ گھومتا ہے- (ابن عباسؓ نے کہا' حُسْبَان'' سے حساب مراد ہے یعنی متعین اوقات پر وہ گھومتے ہیں وہ وقت مقررہ پر ٹھیک ہر منزل میں آتے ہیں کبھی ایک لحظہ کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی- سبحان اللہ' یہ خدائی انتظام اور بشری انتظام میں فرق ہے- بشر کتنا بھی انتظام کرے کسی نہ کسی دن ضرور کچھ خلل ہو جاتا ہے)-

فَاُتِیَ بِکُرْسِیٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِیْدًا وَّ تَرَکَ خُطْبَتَهٗ- ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اس کے پائے آہنی (لوہے کے) تھے (آپ اس پر بیٹھ گئے) اور خطبہ چھوڑ دیا (کیونکہ اسلام کی تعلیم میں دیر نہ کرنا چاہیئے' وہ خطبہ پر مقدم ہے)- (ایک روایت میں حَسِبْتُ کی جگہ خِلْتُ ہے- معنی وہی ہیں- ایک روایت میں بِکُرْسِیِّ خَشَبٍ ہے یعنی لکڑی کی ایک کرسی لائی گئی- ایک روایت میں خُلْبٍ ہے' یعنی خرمے کی چھال کی- مجمع میں ہے کہ ٹھیک روایت حَسِبْتُ ہے اور شاید وہ کرسی کالی لکڑی کی ہوگی تو راوی نے اس کو لوہا سمجھا)-

لَاتَحْسِبَنَّ وَلَمْ یَقُلْ لَاتَحْسَبَنَّ اَنَّا مِنْ اَجْلِکَ ذَبَحْنَا- آنحضرتؐ نے ''لاتحسبن'' بہ کسرۂ سین فرمایا نہ بہ فتحہ سین- یعنی یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمھارے لئے ذبح کیا (گویا ہم نے تمھارے لئے تکلیف کی ایسا خیال مت کرو)-

حَسَبَ مَا ذَکَرَهٗ- جیسا اس نے بیان کیا اسے موافق کہتے ہیں-

حَسَبَ الْحُکْمِ- حکم کے موافق اور فتحہ سین یعنی حَسَبُ الْحُکْمِ بھی درست ہے-

حَسْبُ ابْنِ اٰدَمَ لُقَمَاتٌ- آدمی کو (زندگی قائم رکھنے کے لئے) چند لقمے کافی ہیں (بہت کھانے کی ضرورت نہیں نہ بہت سامان کی)-

اَحْسِبُهٗ قَالَ تَوَاضُعًا- میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے بطور تواضع یہ ارشاد فرمایا-

حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ مَرْیَمُ وَ عَائِشَةُ- سارے جہان کی عورتوں کے بدل تجھ کو حضرت مریم اور حضرت عائشہ کی فضیلت پہچاننا کافی ہے (اگر اور عورتوں کی فضیلت نہ پہچانے تو نہ پہچانے کیونکہ یہ دونوں تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں)-

حَسْبِیَ حَسْبِیَ- بس یہ عنایت حق تعالٰے کی میرے لئے کافی ہے- اب اس صدمہ کا کوئی غم نہیں رہا-

اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ- میں تجھ سے اپنی اس مصیبت کا اجر چاہتا ہوں-

حَسْبُکَ الْاٰنَ- بس اب پڑھنا موقوف کر-

حِسْبَةٌ- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی کہتے ہیں-

حَسِیْبُهُ اللّٰهُ- اللہ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے (اس کے اعمال کے موافق اس کو بدلہ دینے والا ہے ظاہر میں تو ہم اس کو اچھا سمجھتے ہیں)-

اِذَا مَسَّ جِلْدَکَ الْمَاءُ فَحَسْبُکَ - جب (غسل میں) تیرے بدن سے پانی چھو جائے' تو وہ تجھ کو کافی ہے (یعنی بدن کا ملنا اور رگڑنا فرض نہیں ہے - امام مالکؒ کے نزدیک یہ فرض ہے' اور ایک جماعت محدثین بھی انہی کے ساتھ متفق ہے)-

لَاحَسَبَ اَبْلَغَ مِنَ الْاَدَبِ - کوئی شرف ادب سے بڑھ کر نہیں ہے-

اَلْمُؤْمِنُ یُبْتَلٰی عَلٰی حَسَبِ دِیْنِهٖ - مومن کی آزمائش اتنی ہی ہوتی ہے جیسا اس کا دین ہے (جس قدر دین و ایمان زیادہ ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش سخت ہوتی ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِیَاءُ فَالْاَمْثَلُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ -[1]

مَنْ سَبَقَتْ اَصَابِعُهٗ لِسَانَهٗ حُسِبَ لَهٗ - اگر تسبیح پڑھتے وقت انگلیاں زبان سے آگے بڑھ جائیں (مثلاً کوئی دو بار سبحان اللہ کہے اور انگلیوں سے تین یا چار دانے ہٹالے) تو اس کو دانوں کے شمار میں ثواب ملے گا (دانوں ہی کے شمار کے موافق نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ - یااللہ جہاں سے مجھ کو گمان ہے وہاں سے اور جہاں سے گمان نہیں وہاں سے مجھ کو روزی دے (جیسے قرآن میں ہے وَ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ)-[2]

نَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ - ہم آپ کے انگلیوں کے شمار کو دیکھ رہے تھے (یعنی آپ فَصَلَّیْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ ثُمَّ صَلَّیْتُ فرما رہے تھے' ہم دیکھ رہے تھے کہ کہاں تک آپ انگلیوں پر شمار کرتے ہیں)-

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَایَعْلَمُ حُسَانَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ - سب کاموں میں افضل بڑے بڑے اونٹ دوہیل (اللہ کی راہ میں) بخشنا ہے (صدقہ دینا) ان کے ثواب کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا-

حَسَدٌ یا حُسُوْدٌ یا حَسَادَةٌ - ہونسنا' جلنا' رشک کرنا- (جس کو غِبْطَةٌ کہتے ہیں- محیط میں ہے کہ حسد اور غبطہ (رشک) میں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے شخص کے زوال نعمت کی خواہش ہوتی ہے اور رشک صرف اس نعمت کی آرزو کرنے کو کہتے ہیں)-

لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ یافِی اثْنَیْنِ - ہر بات کے لئے حسد کرنا برا ہے مگر دو باتوں دو خصلتوں پر حسد ہو سکتا ہے (یعنی رشک)-

حَسْدَلٌ - چچڑی یا جوں-

حَسْرٌ - کھولنا-

حُسُوْرٌ - کھل جانا- جیسے اِنْحِسَارٌ ہے-

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَحْسُرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی' یہاں تک کہ فرات کی ندی ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گی (یعنی سونے کا خزانہ اس میں سے نمود ہوگا)-

فَحَسَرَ ثَوْبَهٗ مِنَ الْمَطَرِ - آپ نے اپنا کپڑا کھول دیا تا کہ بارش کا پانی بدن پر گرے-

فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَیْنِ وَ صَلّٰی - جب سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) تو دو سورتیں پڑھیں اور نماز پڑھی (یہ راوی کی غلطی ہے' صحیح یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ گہن جاتا رہا سورج صاف ہو گیا)-

حَتّٰی حُسِرَ عَنْهَا - (آپ نماز میں کھڑے رہے) یہاں تک کہ سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) (طیبی نے کہا آپ نے سورج گہن میں بردے آزاد کرنے کا حکم دیا- اسی طرح ہر ایک صدقہ کا حکم ہے جو خوف کے وقت کرنا چاہئے کیونکہ صدقہ اور خیرات کرنا بلیات اور عذاب کو دفع کرتا ہے-)

فَحَسَرَ مَنْ ذِرَاعَیْهِ - آپ نے اپنی دونوں بانہیں

---

[1] سب سے سخت آزمائش کا سامنا انبیاء کو ہوتا ہے پھر جو ان سے نچلے درجے کا ہے' پھر جو ان سے نچلے درجے کا ہے-(م)

[2] اور وہ (اللہ) اسے ایسی جگہ سے رزق مہیا کرے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی-(م)

کھول دیں۔

فَتَحَسَّرَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ۔ وہ کھلے منہ اس کے سامنے بیٹھی۔

مَا مِنْ لَيْلَةٍ اِلَّا مَلَكٌ يَحْسُرُ عَنْ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ۔ ہر شب کو ایک فرشتہ مجاہدین کے جانوروں کی تھکن دور کرتا ہے (ایک روایت میں یَحُسُّ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

اُبْنُو الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا۔ مسجدوں کو کھلا ہوا بناؤ! (ان پر برج، گنبد اور کنگورے وغیرہ بنانا ضروری نہیں۔ ایک روایت میں جُمًّا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ امام سیوطیؒ نے کہا یہ حدیث کامل ابن عدی اور تاریخ ابن عساکر میں یوں ہے۔

اُبْنُو الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَّ مُقْنِعِيْنَ۔ یعنی مسجدوں کو ننگے سر رہ کر اور سر ڈھانپ کر بناؤ (اصل میں حُسَّرٌ جمع ہے حَاسِرٌ کی۔ حاسر اس کو کہتے ہیں جس پر نہ زرہ ہو نہ خود کیونکہ مسلمانوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کی مسجدیں کھلی دیواروں کی ہوں ان پر کنگورے اور برج وغیرہ نہ ہوں)۔

كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى الْحُسَّرِ۔ ابوعبیدہ بن الجراحؓ جس دن مکہ فتح ہوا، ان لوگوں کی کمانڈ کرتے تھے جو بلا زرہ اور بلا خود تھے۔

فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَ حَسَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لیا اور درخت کی ڈالی کو توڑ کر اس کا پوست نکالا۔

(یہ حَسَرْتُ الْغُصْنَ سے نکلا ہے یعنی شاخ کا پوست نکالا بعض نے خَشَرْتُهٗ روایت کیا ہے، یعنی اس کو چھیل کر باریک اور نرم کیا)۔

حُشَرَةٌ۔ اس چھلکے کو کہتے ہیں جو دانہ پر ہوتا ہے۔

اُدْعُوا اللّٰهَ وَلَا تَسْتَحْسِرُوْا۔ اللہ سے دعا کرتے رہو تھک کر بیٹھ نہ جاؤ (ناامید نہ ہو جاؤ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے، دوسرے مومن کی دعا ضائع نہیں جاتی، دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں اس کا فائدہ ملے گا)۔

وَلَا يَحْسِرُ صَابِحُهَا۔ اس کا پانی پلانے والا نہیں تھکتا (کیونکہ وہ اس کو زمین پر کھلے پانی پر لے جاتا ہے کنویں سے بھر کر پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

اَلْحَسِيْرُ لَا يُعْقَرُ۔ جو جانور (غازی کا) ماندہ ہو جائے (کام نہ دے سکے) تو اس کو زخمی نہ کیا جائے (اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لے گا) بلکہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔)

حَسَرَ اَخِيْ فَرَسًا لَهٗ بِعَيْنِ التَّمْرِ۔ میرے ایک بھائی نے اپنا ایک گھوڑا عین التمر میں (جو ایک مقام کا نام ہے) تھکا ڈالا (تو حسر لازم اور متعدی دونوں آیا ہے اور اَحْسَرَ متعدی ہے)۔

يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ يُسَمّٰى اَمِيْرَ الْعُصَبِ اَصْحَابُهٗ مُحَسَّرُوْنَ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص نکلے گا جس کو امیر العصب (جماعتوں کا سردار) کہیں گے، اس کے ساتھی حقیر گنے جائے گے، لوگ ان کو ستائیں گے (یا وہ خستہ اور راندہ ہوں گے)۔

بَطْنُ مُحَسِّرٍ۔ ایک نالہ ہے منا اور مزدلفہ کے درمیان اس کو مُحَسِّرٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا۔

فَلَمْ اَرَ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ۔ (کوئی اس طرح نہ کہے کہ میں نے پروردگار سے بہت دعا کی) میں نہیں سمجھتا وہ میری دعا قبول کرے گا اور تھک کر بیٹھ رہے (دعا کرنا چھوڑ دے)۔

اِسْتِحْسَارٌ۔ کہتے ہیں دعا اور سوال سے باز رہنے کو۔

حَسَرْتُهٗ۔ میں نے اس کو تیز کیا۔

حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهٖ۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دور ہو گیا۔

حُسَّرٌ۔ بے ہتھیار لوگ نہتے۔

حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ۔ اپنی ران پر سے لنگی سرکا دی (ران کھول دی)۔

حَسْرَةٌ۔ افسوس اور رنج۔

اَلْاِحْسَارُ اَلْفَاقَةُ۔ احسار کے معنی محتاجی۔

يَا لَهَا حَسْرَةً عَلٰى كُلِّ ذِيْ غَفْلَةٍ۔ ہائے افسوس ہر غفلت کرنے والے پر (آخرت میں کیسا پشیمان ہوگا)۔

حَسَرْتُ الْعِمَامَةَ مِنْ رَأْسِیْ - میں نے عمامہ سر پر سے اتار لیا (سر کھول دیا)-

تَحَسُّرٌ - افسوس اور رنج-

اِنْحَسَرَتُ الْاَفْهَامُ - عقلیں تھک کر ماندہ ہوگئیں جیسے کَلَّتِ الْعُقُوْلُ - حَاسِرٌ مرد بے ہتھیار جس پر زرہ اور خود نہ ہو-

حَسِرٌ - درماندہ، افسوس کرنے والا-

حَسٌّ - قتل کرنا، استیصال کرنا، جلا ڈالنا، جاننا، ادراک کرنا حواس سے معلوم کرنا-

حِسٌّ اور اِحْسَاسٌ - حواس سے معلوم کرنا، آہٹ پانا-

حَاسَّةٌ - دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے کی قوت- اس کی جمع حَوَاسّ ہے- جو پانچ ہیں- باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ اور لامسہ-

مَتٰی اَحْسَسْتَ اُمَّ مِلْدَمٍ - تو نے بخار کب پایا (کب سے تجھ کو بخار معلوم ہوا؟)-

فَسَمِعَ حِسَّ حَيَّةٍ - ایک سانپ کی سرسراہٹ سنی (اس کے رینگنے کی آواز محسوس کی)-

اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ - شیطان بہت آہٹ پانے والا بہت چاٹنے والا ہے-

لَاتَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا - ٹوہ نہ لگاؤ تفتیش نہ کرو (یہ حدیث کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)-

هَلْ حَسْتُمَا مِنْ شَيْءٍ - تم نے کچھ آہٹ پائی (کوئی چیز دیکھی)-

اصل میں حَسَسْتُمَا تھا- ایک سین تخفیف کے لئے گرا دی-

حَسَسْتُ اور اَحْسَسْتُ - میں نے آہٹ پائی- (دونوں کے معنی ایک ہیں)-

فَاِنَّهُ يَقْطَعُ الْحِسَّ - ستو درد کو مٹا دیتا ہے (یعنی زچگی کے درد اور تکلیف کو)-

حُسُّوْهُمْ بِالسَّيْفِ حَسًّا - ان کو تلوار سے نیست و نابود کر دو (کاٹ ڈالو) جیسے قرآن میں ہے ''اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ''[1] عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّ الْبَرْدُ الْكَلَاءَ - پالے (سردی) نے گھاس کو جلا ڈالا (تباہ کر دیا)-

لَقَدْ شَفٰى وَ حَاوَحَ صَدْرِیْ حَسُّكُمْ اِيَّاهُمْ بِالنِّصَالِ - میرے سینے کے ٹھکونکو کو اس سے تسلی ہوگئی جو تم نے ان کو تیر مار مار کر تمام کر دیا (یعنی میرے دل کی بھڑاس نکل گئی)-

كَمَا اَذَا لُوْكُمْ حَسًّا بِالنِّصَالِ - جیسے انھوں نے تم کو تیر مار مار کر تباہ کیا تھا-

اِذَا حَسَّهُ الْبَرْدُ فَقَتَلَهٗ - ٹڈی کو جب سردی لگی، سردی نے اس کو مار ڈالا-

فَبَعَثْتُ اِلَيْهِ بَجِرَادٍ مَّحْسُوْسٍ - میں نے آپ کے پاس ایک ٹڈی بھیجی جو سردی سے مرگئی تھی- (بعض نے کہا مَحْسُوْسٌ سے یہ مراد ہے کہ آگ پر بھنی ہوئی-)

اِدْفِنُوْنِیْ فِیْ ثِيَابِیْ وَلَا تَحُسُّوْا عَنِّیْ تُرَابًا - مجھ کو میرے کپڑوں میں گاڑ دو اور مجھ پر سے مٹی مت جھٹکو-

عرب لوگ کہتے ہیں: حَسَّ الدَّابَّةَ - جانور پر سے مٹی جھاڑی-

يَحُسُّ عَنْ ظُهُوْرِ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ - (ہر رات کو ایک فرشتہ) غازیوں کے جانوروں کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑ کر ان کی تکان رفع کرتا ہے (سبحان اللہ جہاد کے جانوروں کی یہ فضیلت ہے تو مجاہدین کا کیا درجہ ہوگا؟)-

وَضَعَ يَدَهٗ فِی الْبُرْمَةِ لِيَاْكُلَ فَاحْتَرَقَتْ اَصَابِعُهٗ فَقَالَ حَسِّ - آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہانڈی میں ڈالا کھانے کے لئے، آپ کی انگلیاں جلنے لگیں، فرمایا ''حَسِّ'' (یہ وہ کلمہ ہے جسے عرب لوگ دفعتہً کوئی تکلیف پہنچنے پر کہتے ہیں- ہماری زبان والے اُف یا اف کہتے ہیں)-

---

[1] جب تم اللہ کے حکم سے انہیں خوب کاٹ رہے تھے-(م)

اَصَابَ قَدَمُهٗ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَسِّ - ان کا پاؤں آنحضرتؐ کے پاؤں پر پڑا' آپ نے فرمایا 'حَسِّ'' (اف)-

قُطِعَتْ اَصَابِعُ طَلْحَةَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْکَ الْمَلٰئِکَةُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ - طلحہؓ کی انگلیاں احد کے دن کاٹی گئیں (کافروں نے آنحضرت ﷺ پر وار کیا تھا لیکن طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر روک لیا' ان کی انگلیاں کٹ گئیں ایک ہاتھ بے کار ہو گیا) انھوں نے (درد کی وجہ سے) حَسِّ کہا- آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو (تلوار لگتے وقت) بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اٹھا لیتے لوگ دیکھتے رہتے-

کَانَتْ لِیْ اِبْنَةُ عَمٍّ فَطَلَبْتُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ اَوْ یُعْطِیْنِیْ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا مِنْ حَسِّیْ وَ بَسِّیْ - (ایسا ہوا) میری ایک چچازاد بہن تھی اس سے صحبت کا خواست گار ہوا' وہ کہنے لگی' ہرگز نہیں جب تک تو مجھے سو اشرفیاں نہ دے- آخر میں نے جہاں سے بنا اِدھر اُدھر سے سو اشرفیاں تلاش کیں (عرب لوگ کہتے ہیں-

جِئْ بِهٖ مِنْ حَسِّکَ وَ بَسِّکَ - یعنی اِدھر اُدھر جہاں سے بنے لے کر آ یا جہاں سے چاہے لے کر آ)-

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَحِسُّ لِلْمُنَافِقِ - مومن منافق پر رحم کرتا ہے اس کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے (وہ جانتا ہے یہ مومن ہے) عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَسِسْتُ یا حَسِسْتُ لَهٗ - مجھ کو اس پر رقت آئی-

فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یا فَلَمَّا اَحَسَّ - جب آنحضرت کو معلوم ہو گیا (یعنی میرا پیچھے پیچھے آنا)-

اَسْقٰی فَرَسَهٗ وَ اَحَسَّهٗ - اپنے گھوڑے کو پانی پلایا اس کی مالش کی (کھریرا چلایا)-

مَنْ اَحَسَّ الْفَتَی الدَّوْسِیَّ - جس نے یا کسی نے دوس کے جوان کو دیکھا ہے؟ (دوس ایک قبیلہ ہے مشہور)-

سَنَةٌ حَسُوْسٌ - قحط کا سال (جو سب کھا جائے)-

مِحَسَّةٌ - کھریرا (جس سے جانور کی مالش کرتے ہیں)-

فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّهٗ - جب ابوبکرؓ نے آپ کی حرکت اور چلنے کی آواز سنی (آہٹ پائی)-

حَسْفٌ - جاری ہونا' صاف کرنا' ہنکانا' رانوں میں صحبت کرنا' کاٹنا' سانپ کا کینچلی چھوڑنے کی آواز نکالنا-

یَا اَسْلَمُ حُتَّ عَنْهُ قِشْرَهٗ قَالَ فَاَحْسِفُهٗ ثُمَّ یَاْکُلُهٗ - (حضرت عمرؓ اپنے غلام اسلم سے کہتے تھے) اسلم کھجور پر سے چھلکا صاف کرو! اسلم نے کہا میں اس کو صاف کر دیتا تھا (پوست نکال ڈالتا تھا) اس وقت وہ کھاتے - عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَفْتُ التَّمْرَ - بہ معنی حَتَتُّ یعنی اس کا پوست نکال کر اس کو صاف کیا-

رَاَیْتُ جِلْدَهٗ یَتَحَسَّفُ تَحَسُّفَ جِلْدِ الْحَیَّةِ - میں نے دیکھا ان کی کھال اس طرح نکلتی تھی جیسے سانپ کی کینچلی نکلتی ہے-

حَسَکٌ - غصہ ہونا' جانور کا دانہ چبانا-

حَسَکٌ - ایک قسم کی گھاس ہے- اس کے پتے کے پاس ایک کانٹا سہ شاخہ سخت ہوتا ہے-

حَسَکَةٌ - ''حَسَکٌ'' کا مفرد (محیط میں ہے حَسَکُ جنگ کا ایک ہتھیار ہے (یعنی سہ شاخہ گوکھرو) جو لوہے وغیرہ سے بنا کر میدان جنگ میں بچھا دیتے ہیں- اس پر آدمی یا گھوڑا چلے تو اس کے پاؤں میں گھس جاتا ہے)-

حَسِکٌ اور حَسِیْکٌ - غضب ناک-

تَیَاسَرُوْا فِی الصَّدَاقِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُعْطِی الْمَرْاَةَ حَتّٰی یَبْقٰی ذٰلِکَ فِیْ نَفْسِهٖ عَلَیْهَا حَسِیْکَةٌ - مہر کم رکھا کرو! (اتنا کہ مرد کو اس کا ادا کرنا ناگوار نہ ہو کیونکہ (جب مہر گراں ہوتا ہے تو) مرد عورت کو ادا کرتا ہے لیکن اس کے دل میں عورت پر غصہ رہتا ہے-

حَسِیْکَةٌ - عداوت' دشمنی' کینہ-

اَمَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنْ بَلْحَارِثِ بْنِ کَعْبٍ فَحَسَکٌ اَمْرَاسٌ - بلحارث بن کعب قبیلے کے یہ لوگ تو ایک کانٹا ہیں

تجربہ کار (جنگ آزمودہ بڑے لڑنے والے) کانٹے سے یہ مراد ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں بڑے سخت ہیں' ان کو زیر کرنا دشوار ہے-

اِنَّکُمْ مُصَرَّ دُوْنَ مُحَسَّکُوْنَ -تم تو باندھے گئے اور کانٹے لگائے گئے ہو (یعنی بخیل اور مسک ہو روپیوں کو تھیلیوں میں بند کر کے رکھا ہے' جو کوئی مانگے اس کو کاٹنے آتے ہو' کانٹے کی طرح اس کو ستاتے ہو)-

حُسَیْکَۃٌ -ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں' وہاں یہودی رہا کرتے تھے-

فَوَقَعَتْ حَسَکَۃُ النِّفَاقِ فِی قُلُوْبِ الْقَوْمِ -نفاق کا کانٹا ان لوگوں کے دلوں میں پڑ گیا-

حَسْمٌ -جڑ سے کاٹنا' کاٹ کر بھون دینا خون بند کرنے کے لئے-

اِنَّہٗ کَوَاہُ فِیْ اَکْحَلِہٖ ثُمَّ حَسَمَہٗ -آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ کی ہفت اندام کی رگ پر داغ دیا پھر اس کو آگ سے بھون ڈالا-

اِقْطَعُوْہُ ثُمَّ احْسِمُوْہُ -اس کا (یعنی چور کا) ہاتھ کاٹ ڈالو- پھر اس کو تل دو (تاکہ اس کا خون بند ہو جائے)-

عَلَیْکُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ مَحْسَمَۃٌ لِلْعِرْقِ -تم روزہ رکھنا لازم کر لو اس سے شہوت کی رگ کٹ جاتی ہے-

فَلَہٗ مِثْلُ تُوْرِ حِسْمَا -وہاں حسما کی طرح ٹیلے (بے چھوٹے ٹیکرے) ہیں-

حُسُوْمًا -پے در پے یا منحوس-

لَاتَجْعَلُ بَرْدَہٗ عَلَیْنَا حُسُوْمًا -اس کی سردی ہم پر منحوس مت کر-

حُسَامٌ -کاٹنے والی تلوار-

حُسْنٌ -خوبصورتی' جمال-

حَاسِنٌ اور **حَسَنٌ** اور **حَسِیْنٌ** اور **حُسَانٌ** اور **حُسَّانٌ** -خوبصورت مرد-

حَسَنَۃٌ اور **حَسْنَاءُ** اور **حُسَّانَۃٌ** -خوبصورت عورت-

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ -احسان یہ ہے کہ اللہ کی پرستش اس طرح (ادب اور حضور قلب کے ساتھ کرو) جیسے تو اس کو دیکھ رہا ہے (ابن اثیر نے کہا احسان سے یہاں اخلاص مراد ہے اور یہ ایمان اور اسلام کے صحت کی شرط ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسلام کا کلمہ زبان سے پڑھے یا کوئی نیک کام کرے لیکن اس میں اخلاص نہ ہو' تو اس کا ایمان صحیح ہوگا نہ وہ محسن کہلائے گا-

کُنَّا عِنْدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ وَعِنْدَہُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ فَسَمِعَ تَوَلُّوْلَ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَھِیَ تُنَادِیْھِمَا یَا حَسَنَانِ یَا حُسَیْنَانَ فَقَالَ الْحِقَا بِاُمِّکُمَا - (حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں) ایسا ہوا کہ ایک بار ہم ایک اندھیری سخت تاریک رات میں آنحضرتؐ کے پاس تھے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی وہی تھے- اتنے میں آپ نے حضرت فاطمہؓ کا شور سنا' وہ پکار رہی تھیں ''یا حسنان یا حسینان'' آپ نے فرمایا جاؤ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ (حسنان اور حسینان بطریق تغلیب کہا' جیسے عمران ابوبکر اور عمرؓ کو' اور شمسان اور قمران چاند سورج کو)-

اُذْکُرُ مَقْتَلَ بَسْطَامَ بْنَ قَیْسٍ عَلَی الْحَسَنِ - (ابو رجاء نے کہا' جن کی عمر ایک سو اٹھائیس برس کی ہوئی) مجھ کو بسطام بن قیس کا حسن پر مارا جانا یاد ہے (حسن ایک ریت کا ٹیلہ ہے مشہور)-

قَامَ اِلٰی شَنٍّ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ -آپ ایک پرانی مشک کی طرف اٹھے اور اچھی طرح وضو کیا (یہ دوسری روایت کے خلاف نہیں ہے جس میں اس طرح ہے کہ آپ نے ہلکا وضو کیا کیونکہ ہلکا وضو آداب اور سنن کے ساتھ اس وضو سے کہیں بہتر ہے جس میں خلاف سنت مبالغہ ہو)-

فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوۃِ -صفوں کا قائم کرنا نماز کا حسن ہے (یعنی اس کی وجہ سے نماز کامل ہوتی ہے) دوسری روایت میں یوں ہے:

سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ -صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قائم کرنے

میں داخل ہے (یعنی اس کا ایک جز ہے)-

رَجُلٌ حُسَّانٌ -خوبصورت مرد-

فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ- اس کا اسلام اچھا ہوا (یعنی شرک سے پاک اخلاص کے ساتھ)-

اَمَّا مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلَا يُؤْخَذُبِهَا- جوشخص اچھی طرح چلے (یعنی نفاق اور شرک سے بچا رہے) اس پر ان اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا (جو اس نے کفر کی حالت میں کئے-نووی نے کہا اس پر اجماع ہے کہ اسلام لانے سے کفر کے زمانے کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں-)

اِلَّا وَيُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ-مگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو کہ وہ رحیم و کریم ہے سب گناہ معاف کر دے گا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرتے وقت آدمی کو اپنے مالک کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اس کے رحم وکرم کا امیدوار رہنا نجات کی دلیل ہے اور حالت صحت میں خوف اور رجاء دونوں بہتر ہیں)-

فَتُطَهِّرَ فَتُحْسِنَ الطُّهُوْرَ- پھر تو وضو کرے اور اچھا وضو سنن اور آداب کے ساتھ یا تو نجاست سے طہارت کرے پھر اچھا وضو کرے-

اَحْسِنْ اِلَيْهَا-تو اس عورت (یعنی غامدیہ کے پاس جس نے آنحضرتؐ کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا تھا) اچھا سلوک کر (اس کو ستا نہیں اس خیال سے کہ اس نے حرام کاری کی اور ہم کو بدنام کیا)-

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا- یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آئے (یعنی بلند ہوجائے اور خوب چمکنے لگے)-

لَا يَدْرِىْ حَسَنٌ مَّنْ هِىَ -حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں وہ عورت کون تھی-

خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً- تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں-

اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلٰى حِسَانِ الْوُجُوْهِ- اپنی غرض ان لوگوں کے پاس لے جاؤ جن کے چہرے خوبصورت ہوں (کیونکہ ظاہری حسن و جمال باطنی حسن و جمال کا نمونہ ہے-اکثر بدصورت آدمی بدخلق بھی ہوتا ہے-بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ وجاہت والے صاحب قدرت ہوں ان کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرو)-

فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ- اس کا کفن اچھا کرے (یعنی پاکیزہ سفید اور صاف کپڑے کا کفن دے یا اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کفن میں اسراف کرے- شال دوشالے کم خواب کا کفن دے کیونکہ دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ گراں قیمت کفن مت دو)-

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ- (مسلمانوں کے ساتھ) اچھا گمان رکھنا ایک اچھی عبادت ہے (جس پر ثواب اور اجر ملے گا)-

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّاٰتُ الْمُقَرَّبِيْنَ- اچھے عام لوگوں کی نیک باتیں (جو ان کے حق میں گناہ نہیں ہیں) مقرب اور نزدیک والوں کے لئے برائیاں ہیں (بقول شخصے ''نزدیکان رابیش بود حیرانی'')-

يُحْسِنُ الرَّجَاءَ- اللہ سے اچھی امید رکھے (کہ وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ہے سب گناہ بخش دے گا)-

وَلَبِسَ اَحْسَنَ ثِيَابِهٖ- اپنے اچھے کپڑے پہنے (یعنی سفید پاکیزہ جمعہ کے دن' یہ سنت ہے)-

فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَحْسَنِ النَّاسِ- میں نے دیکھا ایک شخص جو سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت تھا (یعنی حضرت یوسفؑ اور سب لوگوں سے مراد آنحضرتؐ کے سوا دوسرے لوگ کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ تمھارے پیغمبر سب پیغمبروں سے زیادہ خوش آواز اور سب سے زیادہ خوش رو تھے اور ہر پیغمبر خوش آواز اور خوش رو بھیجا گیا ہے)-

اَلْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِئُ مِنَ الْخِيَانَةِ يَنْتَظِرُ مِنَ اللّٰهِ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ -مسلمان بندہ جو چور نہ ہو وہ اللہ سے دو میں سے ایک بھلائی کا انتظار کرتا رہتا ہے (یا تو موت آئے گی تو اللہ کے پاس بہتر سے بہتر سامان ملے گا یا زندہ رہے گا تو روزی ملے گی- دین کے ساتھ صاحب دولت اور اہل وعیال بنے گا-

حُسْنٰی - ایک باغ کا نام تھا جو حضرت فاطمہ پر وقف کیا گیا تھا -

وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا سُئِلَ مَا هٰذَا الْاِحْسَانُ فَقَالَ اَنْ یُّحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَلَا یُكَلِّفَهُمَا اَنْ یَّسْئَلَانِهٖ شَیْئًا مِمَّا یَحْتَاجَانِ اِلَیْهِ - آپ سے پوچھا گیا - اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے ''وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا'' تو احسان سے کیا مراد ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ ان کے ساتھ اچھی طرح گزارہ کرے (ادب اور عاجزی سے پیش آئے کوئی سخت کلمہ منہ سے نہ نکالے) اور ان کو کسی چیز کے مانگنے کی ضرورت نہ آنے دے (بلکہ بغیر سوال کے ان کی تمام ضروریات کا بندوبست رکھے) -

حَسِّنْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَکَ - قرآن خوش آوازی کے ساتھ پڑھ -

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ - قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو -

لِكُلِّ شَیْءٍ حِلْیَةٌ وَحِلْیَةُ الْقُرْاٰنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ - ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے -

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ - اللہ تعالےٰ خوش آواز کو پسند کرتا ہے -

حَسُّوْنٌ - ایک چھوٹی چڑیا ہے خوش آواز - اس کو ابوالحسن بھی کہتے ہیں -

حَسْوٌ - چسکی لے لے کر پینا -

تَحْسِیَةٌ اور اِحْسَاءٌ اور مُحَاسَاةٌ - چسکی لے کر پلانا -

مَنْ تَحَسّٰی - جو شخص گھونٹ گھونٹ پئے -

مَا اَسْکَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ - جس شراب کا ایک فرق (ایک پیمانہ ہے سولہ رطل کا) نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے -

حُسْوَةٌ اور حَسْوَةٌ - دونوں کہہ سکتے ہیں - محیط میں ہے کہ بہ فتحہ حا زیادہ فصیح ہے اور نہایہ میں ہے کہ حُسْوَةٌ گھونٹ اور حَسْوَةٌ ایک بار گھونٹ لینا -

اِذَا اَخَذَهُ الْوَعْکُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ - جب آپ کو بخار آتا تو ہریرہ بنانے کا حکم دیتے (کیونکہ وہ سریع الہضم جید الغذا ہے) -

نہایہ میں ہے حَسَاءٌ وہ ہریرہ جو آٹے، پانی اور گھی سے بنایا جائے - کبھی اس میں شرینی بھی ڈالی جاتی ہے -

وَحَسْو و الْمَرَق - حضرت علیؓ اور آنحضرتؐ نے کھانا کھایا اور شوربا گھونٹ گھونٹ پی گئے -

مَا التَّلْبِیْنَةُ قَالَ اَلْحَسْوُ بِاللَّبَنِ - تلبینہ کیا ہے؟ کہا ہریرہ دودھ کے ساتھ -

حِسْیٌ یا حَسْیٌ - پانی کا جوہر جو نرم مرطوب زمین میں کھود لیتے ہیں -

ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءُ مِنْ حِسْیِ بَنِیْ حَارِثَةَ - وہ گئے ہمارے لئے بنی حارثہ کے جہرے سے میٹھا پانی لانے کے لئے -

اِنَّهُمْ شَرِبُوْا مِنْ مَاءِ الْحِسْیِ - انھوں نے جہرے کا پانی پیا - نہایہ میں ہے:

حِسْیٌ - بہ کسرۂ حا چھوٹا گڑھا جس میں پانی نکل آئے (بعض نے کہا حِسْیٌ وہاں ہوتا ہے جہاں نیچے کی زمین پتھریلی ہو اور اوپر ریت ہو تو ریت بارش کا پانی چوس لیتی ہے اور پتھریلی زمین پر وہ جمع رہتا ہے) -

هَلْ حَسْتُمَا مِنْ شَیْءٍ - (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) -

حسس - میں خطابی نے کہا یہ حَسِیْتُ الْخَبَرَ سے نکلا ہے، میں نے اس کو جان لیا (بعض نے کہا: حَسْتُمَا اصل میں حَسَسْتُمَا تھا - ایک سین کو یا سے بدل دیا پھر وہ یا گر گئی - اسی طرح حَسِیْتُ بھی اصل میں حَسِسْتُ تھا - ایک سین کو یا سے بدل دیا واللہ اعلم :-

بابُ الحاء مع الشین

حَشْحَشَةٌ یا تَحَشْحُشٌ - اٹھنے کے لئے حرکت کرنا، متفرق ہو جانا - (عرب لوگ کہتے ہیں :-

سَمِعْتُ حَشْحَشَةً وَّ خَشْخَشَةً - میں نے لوگوں کے سرکنے کی آواز سنی -

دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَعَلَيْنَا قَطِيفَةٌ فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ تَحَشْحَشْنَا فَقَالَ مَكَانَكُمَا- (حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم ایک چادر اوڑھے پڑے تھے- (آپ کو دیکھ کر) ہم نے حرکت کی (اٹھنا چاہا) آپؐ نے فرمایا- ٹھہرو اپنی جگہ رہو-

حَشْدٌ- پورا اگ آنا، جلدی سے بلانے پر آ جانا، ایک کام کے لئے جمع ہونا، اکٹھا کرنا-

اِحْشِدُوْا يا اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ -تم اکٹھا ہو جاؤ یا لوگوں کو جمع کرو میں ابھی تم کو قرآن کی تہائی پڑھ کر سناؤں گا (مراد سورۂ اخلاص ہے، وہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے)-

حَشْدٌ-لوگوں کی جماعت-

اِحْتَشَدَ الْقَوْمُ-لوگ جمع ہوئے، تیار ہوئے-

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ- آنحضرتؐ کی لوگ خدمت کرتے تھے آپ کے پاس جمع ہوتے تھے (یعنی آپ مخدوم اور مرجع خلائق تھے)-

اِنِّيْ اَخَافُ حَشْدَهٗ- (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کی نسبت فرمایا، یوں تو وہ خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کے گروہ سے ڈرتا ہوں- (یعنی بنی امیہ سے، ایسا نہ ہو کہ ان کی خلافت میں بنی امیہ کو بہت قوت حاصل ہو جائے- ساری حکومتیں انہی کو مل جائیں کیونکہ حضرت عثمانؓ کنبہ پرور ہیں- جو ڈر حضرت عمرؓ نے ظاہر کیا تھا وہی ہوا- حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت میں تمام عہدوں پر بنی امیہ کو مامور کیا- آخر لوگ ناراض ہوئے اور فتنہ پردازوں نے بغاوت کر دی- جس کے بعد آج تک پھر مسلمان متفق نہیں ہوئے)-

حَاشِدٌ- مستعد اور تیار جو خستہ اور ممانده نہ ہو- اس کی جمع حُشَّدٌ ہے-

حُشَّدٌ وَّ رُفَّدٌ- مستعد اور خوب دینے والے (لوگوں سے سلوک کرنے والے)-

اَمِنْ اَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَ الْمَخَاطِبِ- کیا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو فوج جمع کر سکتے ہیں، لوگوں کو خطبہ سناتے ہیں، (لکچر دیتے ہیں)- عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَدَلَهٗ- یعنی اس کی ضیافت اچھی کی-

فَلَمَّا حَشَدَ النَّاسُ قَامَ خَطِيْبًا- جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے-

حَشْرٌ- باریک کرنا، جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شہر بدر کرنا، ہلاک کرنا، تباہ کرنا، جلاوطن ہونا-

اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً وَعَدَّ فِيْهَا وَ اَنَا الْحَاشِرُ- میرے کئی نام ہیں ان میں سے ایک آپ نے حاشر فرمایا (یعنی لوگ میدان حشر میں آپ کے پیچھے چلیں گے کیونکہ آپ کا دین آخری دین ہے یا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اٹھوں گا اور لوگ میرے بعد اٹھیں گے، میرے قدم پر)-

اِنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ جِهَادٍ اَوْنِيَّةٍ اَوْحَشْرٍ -اب ہجرت کا تو زمانہ جاتا رہا (گزر گیا جب سے مکہ فتح ہوا) مگر جہاد (قیامت تک باقی ہے یا اگر جہاد میسر نہ ہو تو) جہاد کی نیت اور ملک سے چلے جانا (جب وہاں بدعات ہوں یا فسق وفجور) یا لڑائی کے لئے اٹھ کھڑے ہونا (جب کافر چڑھائی کریں)-

نَارٌ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ- ایک آگ جو لوگوں کو حشر کی زمین کی طرف (یعنی ملک شام کی طرف) لے جائے گی-

وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ- باقی ماندہ لوگوں کو آگ اکٹھا کر دے گی، ہانک لے جائے گی-

وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ- (آخری زمانہ میں مدینہ بالکل ویران ہو جائے گا- سب لوگ وہاں سے نکل جائیں گے)- آخر میں دو گڈریے نکلیں گے (بعض نے کہا اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے- ایک زمانہ میں مدینہ کے اکثر باشندے وہاں سے چل دیئے تھے مگر پھر دوبارہ آباد ہوا)-

اٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ- اخیر میں جس کا حشر ہوگا (یعنی اخیر میں وہ مرے گا- بعض نے کہا اخیر میں جو مدینہ میں آئے گا)-

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ- تین طرح پر لوگوں کا حشر ہوگا (یہ حشر وہ ہے جو قیامت کے قریب مدینہ سے

ملک شام کی طرف ہوگا - نہ آخرت کا حشر' اس لئے کہ آخرت میں تو سب پا پیادہ ہوں گے' جیسے دوسری حدیث میں ہے - بعض نے کہا آخرت میں کئی حشر ہوں گے' ایک تو قبر سے نکلتے وقت اس وقت تو سب پا پیادہ ہوں گے' دوسرے اس کے بعد اس میں بعض کو سواریاں ملیں گی' بعض پیدل ہی چلیں گے - غرض اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر کی کیا مراد ہے) -

نَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَی الْمَحْشَرِ - ایک آگ جو لوگوں کو حشر گاہ میں لے جائے گی (یعنی ملک شام کی طرف - بعض نے کہا اس آگ سے ریل مراد ہے اور اس کا ظہور اس زمانہ میں ہو رہا ہے کیونکہ یہ ریل شام کے ملک سے حجاز کی طرف بن رہی ہے واللہ اعلم) -

اِنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا يُعْشَرُوْا وَلَا يُحْشَرُوْا - ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے انھوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا تھا کہ ان سے زکوٰۃ نہ لی جائے (یعنی دہ یکی) اور جہاد کے لئے وہ نہ بلائے جائیں - (آنحضرتؐ نے یہ شرط قبول کر لی اور فرمایا عنقریب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے جہاد بھی کریں گے - انھوں نے یہ شرط بھی چاہی کہ نماز معاف ہو جائے لیکن آپ نے یہ شرط منظور نہیں کی اور فرمایا ''وہ دین کس کام کا جس میں نماز نہ ہو'' - بعض نے کہا لَایُحْشَرُوْنَ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے مال زکوٰۃ کے تحصیل دار کے پاس نہیں لائیں گے بلکہ تحصیل دار ان کے ٹھکانوں پر جا کر زکوٰۃ وصول کرلے - نجران والوں نے بھی یہی شرط کی تھی -)

اَنْ لَایُحْشَرُوْا وَلَا يُعْشَرُوْا - (ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا -)

لَایُعْشَرْنَ وَلَا يُحْشَرْنَ - عورتوں سے دہ یکی نہ لی جائے نہ ان کو جہاد کے لئے بلایا جائے (کیونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے) -

لَمْ يَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ - اس بلی کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ زمین کے کیڑے کھا لیتی (حشرات الارض سے زمین کے چھوٹے جانور مراد ہیں - (جیسے گوہ و چوہا وغیرہ - بعض نے کہا زمین کے وہ کیڑے جو زہریلے نہیں ہوتے) -

حَشَرَةٌ - اس کا مفرد ہے -

لَمْ اَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْاَرْضِ تَحْرِيْمًا - حشرات الارض کی حرمت میں نے نہیں سنی (جیسے گوہ' جنگلی چوہا وغیرہ - یہ سب حلال ہیں) -

فَكَسَرْتُهٗ وَ حَشَرْتُهٗ - میں نے ایک پتھر لے کر اس کو توڑا اور باریک نرم کیا -

يُحْشَرُ النَّاسُ اِثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَ ثَلٰثٌ عَلٰى بَعِيْرٍ - لوگ حشر کئے جائیں گے - کسی اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی پر تین -

يَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَ الْخَنَازِيْرِ - آگ ان کو بندروں اور سؤروں کے ساتھ حشر کرے گی -

حَشْرَجَةٌ - موت کا خرانٹا -

وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَ حَشْرَجَ الصَّدْرُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ - (موت کو تو ہر شخص ناپسند کرتا ہے میرا مطلب یہ ہے) جب ٹکٹکی بندھ جائے (آنکھیں پتھرا جائیں) اور سینے میں دم اٹک کر خرخر شروع ہو (یعنی موت کا خرانٹا ہونے لگے) اس وقت جو کوئی اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا - (حضرت عائشہؓ اپنے والد بزرگوار کے پاس اس وقت گئیں جب وہ مرنے کے قریب تھے اور یہ شعر پڑھا:

لَعَمْرُكَ مَا يُغْنِي الثَّرَاءُ وَلَا الْغِنٰى
اِذَا حَشْرَجَتْ يَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ

قسم آپ کی عمر کی نہ مال داری کچھ کام آتی ہے نہ تونگری' جب خرانٹا شروع ہو جائے اور سینہ تنگ ہو جائے' (انھوں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے) -

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ کی یہی قراءت ہے[1]) -

---

[1] قرأت مشہورہ میں اس طرح ہے - '' وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ. '' (م)

حَشٌّ - سوکھ جانا شل ہو جانا' ڈورنا' سلگانا' ہلانا' کاٹنا' درست کرنا' بڑھانا' دینا' گھانس ڈالنا-

وَ اِذَا عِنْدَهٗ نَارٌ يَحُشُّهَا - کیا دیکھتا ہوں' اس کے پاس آگ ہے وہ اس کو سلگا رہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں :-

حَشَشْتُ النَّارَ - میں نے آگ سلگائی)-

وَيْلُ اُمِّهٖ مِحَشُّ حَرْبٍ لَوْ كَانَ مَعَهٗ رِجَالٌ - (آنحضرتؐ نے ابوبصیر کے حق میں فرمایا) ارے اس کی ماں کو خرابی' اگر اس کے ساتھ لوگ ہوتے تو یہ لڑائی بھڑکانے والا ہے-

مِحَشٌّ - وہ پھنکنی لوہے کی جس سے آگ سلگاتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں :-

حَشَّ الْحَرْبَ - اس نے جنگ بھڑکا دی یعنی آتش جنگ) بہادر شخص کو بھی مِحَشٌّ کہتے ہیں-

نِعْمَ مِحَشُّ الْكَتِيْبَةِ - فوج کو لڑائی کے لئے بھڑکانے والا کیا اچھا ہے-

وَ اَطْفَاءَ مَاحَشَّتْ يَهُوْدُ - (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا یہود نے جو آتش جنگ سلگائی تھی اور انھوں نے بجھادی-

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِيْ بِمِحَشَّةٍ - آنحضرت ﷺ میرے پاس آئے (یہ حضرت زینبؓ کہتی ہیں) اور مجھ کو آگ ہلانے کی لکڑی سے مارا-

كَمَا اَزَالُوْكُمْ حَشًّا بِالنِّصَالِ - جیسے تم کو تیروں سے سلگا کر ہٹایا-

كَانَ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يَحُشُّ عَلَيْهَا - وہ بکریوں کے اپنے ایک چھوٹے گلے (مندے) میں تھا جس کے لئے گھاس کاٹا کرتا تھا (بعض نے کہا صحیح يَهُشُّ ہے- یعنی لکڑی سے مار کر پتے جھاڑتا تھا- جیسے قرآن میں ہے وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ [1]

رَاٰى رَجُلًا يَحْتَشُّ فِي الْحَرَمِ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کی سوکھی گھاس کاٹ رہا تھا-

جَاءَتِ ابْنَةُ اَبِيْ ذَرٍّ عَلَيْهَا مِحَشُّ صُوْفٍ - حضرت ابوذرؓ کی بیٹی آئیں وہ ایک پرانی کملی اوڑھے ہوئی تھیں (جس میں گھاس وغیرہ باندھتے ہیں)-

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ - دیکھو ان پاخانوں میں جن اور شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں (یہ حُشٌّ سے نکلا ہے جو اصل میں باغ کو کہتے ہیں' پھر پاخانے کو کہنے لگے' اس لئے کہ عرب لوگ اکثر باغوں میں پاخانہ کیا کرتے تھے)-

فَجَاءَتْ بِحَشِيْشَةٍ - وہ حشیشہ لے کر آئی (حشیشہ وہ کھانا جو گیہوں سے پیس کر بناتے ہیں اور اس میں گوشت یا کھجوریں ڈالتے ہیں)-

حَشِيْشَةٌ - بھنگ کو بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ دُفِنَ فِيْ حَشِّ كَوْكَبٍ - حضرت عثمانؓ حش کوکب میں دفن کئے گئے (یہ ایک باغ تھا مدینہ میں بقیع سے باہر' کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا)-

اَدْخَلُوْنِي الْحَشَّ فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰى قَفَيَّ - مجھ کو باغ میں لے گئے اور تلوار میری پیٹھ پر رکھی (حَش یا حُشٌّ کی جمع حِشَّانٌ اور حشوش اور حشون آتی ہے)-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلٰى فِيْ حِشَّانٍ - آنحضرت ﷺ نے باغوں میں پاخانہ کیا-

نَهٰى اَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِيْ مَحَاشِّهِنَّ - آپ نے عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع فرمایا (یہ جمع ہے مَحَشَّةٌ کی یعنی دبر (کون)-

مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ - عورتوں کی کونین (دبر) تم پر حرام ہیں-

نَهٰى عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ حُشُوْشِهِنَّ - عورتوں کی دبر میں آپ نے جماع کرنے سے منع فرمایا (اکثر اہل سنت اور امامیہ کا یہی قول ہے- لیکن بعض صحابہ اور ائمہ سے اس کی اباحت منقول ہے- ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "فَاْتُوْا

---

[1] میں اس (لاٹھی) کی مدد سے اپنے ریوڑ کے لئے پتے جھاڑتا ہوں- (م)

حَرُثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ یعنی اَیْنَ شِئْتُمْ - وہ کہتے ہیں یہ حدیثیں ضعیف ہیں'اس لئے نص قرآنی کا معارضہ نہیں کر سکتیں)-

فَلَمَّا مَاتَ حَشَّ وَلَدُهَا فِیْ بَطْنِهَا - جب اس کا پہلا خاوند مر گیا تو بچہ سوکھ کر پیٹ میں رہ گیا (یہ عورتوں نے حضرت عمرؓ سے کہا' جب ایک عورت کا خاوند مر گیا تھا' اس نے چار مہینے دس دن عدت کر کے دوسرے سے نکاح کر لیا اور ساڑھے چار مہینے میں بچہ جنا - آپ نے عورتوں کو بلا کر دریافت کیا' یہ کیا بات ہے؟)-

عرب کے باشندے کہتے ہیں-

اَحَشَّتِ الْمَرْاَةُ فَهِیَ مُحِشٌّ - عورت کے پیٹ کا بچہ سوکھ گیا-

حُشٌّ - کہتے ہیں اس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں مر جائے-

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی تَبُوْکٍ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اَوْ اِمْرَاَتُهٗ کَیْفَ بِالْوَدِیِّ فَقَالَ الْغَزْوُ اَنْمٰی لِلْوَدِیِّ فَمَا مَاتَتْ مِنْهُ وَدِیَّةٌ وَّلَا حَشَّتْ - ایک شخص نے (آنحضرتؐ کے ساتھ) جنگ تبوک میں جانا چاہا' اس کی ماں یا بیوی کہنے لگی' اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی کون خبر لے گا؟ اس نے جواب دیا' جہاد کرنے سے تو درخت اور زیادہ بڑھیں گے (آخر وہ شخص جہاد میں گیا' خدا کی قدرت دیکھو) ایک درخت بھی نہیں مرا نہ سوکھا (سب تر و تازہ رہے)-

فَانْفَلَقَتِ الْبَقَرَةُ مِنْ جَازِرِهَا بِحُشَاشَةِ نَفْسِهَا - گائے قصائی کے پاس سے اپنی بچی ہوئی جان لے کر بھاگ نکلی-

حُشَاشَةٌ - وہ رمق یعنی تھوڑا سا حصہ جان کا جو کسی بیمار اور زخمی میں باقی رہ جائے-

حَشَّ یَدُهٗ - اس کا ہاتھ شل ہو گیا-

اَیَصْلَحُ مَکَانُ الْحُشِّ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا - کیا پاخانے کی زمین کو مسجد بنا سکتے ہیں؟

لَبِئْسَ حَشَاشُ نَارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ - تم آتش جنگ کے برے ایندھن ہو - کذا فی مجمع البحرین-

حَشَفٌ - خراب کھجور سوکھی ہوئی-

حَشْفٌ - سوکھی روٹی-

رَاٰی رَجُلًا عَلَّقَ قِنْوَ حَشَفٍ تَصَدَّقَ بِهٖ - ایک شخص کو دیکھا جس نے ایک خراب کھجور کا خوشہ خیرات کے طور پر (مسجد میں) لٹکا دیا' (تاکہ مسکین لوگ کھائیں' جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسجد ہی میں رہتے تھے)-

فِی الْحَشَفَةِ الدِّیَةُ - اگر کوئی سپاری (ذکر کا سرا جہاں تک ختنہ ہوتا ہے) کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہو گی-

مَالِیْ اَرَاکَ مُتَحَشِّفًا - کیا سبب ہے میں دیکھتا ہوں تم پرانی ازار پہنے ہو یا اونچی سمٹی ہوئی (ازار کو اچھی طرح لٹکاؤ! انھوں نے کہا ہمارے صاحب یعنی آنحضرتؐ ایسی ہی ازار پہنتے تھے - یہ سوال جواب ابان بن سعید اور حضرت عثمانؓ میں ہوا)-

حَشَفَةٌ - مفرد ہے حَشَفٌ کا' یعنی ایک خراب کھجور-

سَمِعْتُ حَشْفَةً - میں نے ایک خفیف حرکت سنی-

حَشَفَةٌ - اس چٹان کو بھی کہتے ہیں جو سمندر میں پانی سے اوپر اٹھی ہوئی ہو-

اَحَشَفًا وَّسُوْءَ کَیْلَةٍ - ایک تو خراب کھجور اوپر سے تول میں فرق (یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں ''کڑوا کریلا اوپر سے نیم چڑھا'' -)

لَاتَدَعُ اُمَّتِی السَّحُوْرَ وَلَوْ عَلٰی حَشَفَةٍ - میری امت سحری کھانا نہ چھوڑے' کچھ نہ ملے تو ایک خراب کھجور ہی سہی-

حُشُکٌ - بہت چھلنا' جمع ہونا' جمع کرنا-

حَشَکٌ - چھاتی میں بہت دودھ بھر جانا' زور سے کھینچنا-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ قَبْلَ حَشَکِ النَّفْسِ - یا اللہ! میری سانس زور سے کھینچ جانے سے پہلے مجھ کو بخش دے (یعنی موت سے پہلے)-

حَشْمٌ - شرمندہ کرنا' سخت سست سنانا-

حَشَمٌ - غصہ ہونا-

حُشُوْمٌ - ڈھونڈھنا' منقبض ہونا' کھانا' موٹا ہونا-

شَکَوْا اِلَیْهِ اِنَّ لَهُمْ عِیَالًا وَّحَشَمًا - انھوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی' ان کے بال بچے نوکر چاکر ہیں-

حَشَمٌ - اصل میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو اس کے لئے غصہ ہوں یا وہ ان کے لئے غصہ ہو مثلاً نوکر چاکر غلام خدمت گار ہمسائے وغیرہ- ''خَدَمٌ'' اس سے خاص ہے (یعنی نوکر چاکر لونڈی غلام)-

اِنِّیْ لَاَحْتَشِمُ اَنْ لَّا اَدَعَ لَهٗ یَدًا - مجھے اس سے شرم آتی ہے کہ میں چور کے لئے ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں-

اَحْتَشِمُ - یہ حِشْمَةٌ سے نکلا ہے- بہ معنی حیا اور شرم (عرب لوگ کہتے ہیں:-

هُوَ یَتَحَشَّمُ الْمَحَارِمَ - وہ شخص حرام کاموں کے کرنے میں شرم کرتا ہے یعنی ان سے بچتا ہے)-

جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهٗ - عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے متعلقین کو جمع کیا (یعنی بچوں، خادموں اور غلاموں وغیرہ کو)-

یَحْتَشِمُهُمْ وَ یَحْتَشِمُوْنَهٗ - وہ ان کا لحاظ کرتا ہے اور وہ اس کا لحاظ کرتے ہیں-

حَشَنٌ - کثرت استعمال سے دودھ کا میل لگ جانا-

حِشْنَةٌ - کینہ اور عداوت-

مِنْ حِشَانَةٍ - ایک بدبودار مشک سے (عرب لوگ کہتے ہیں:-

حَشِنَ السِّقَاءُ یَحْشَنُ - جب مشک بدبو دار ہو جائے- (ایک مدت تک نہ دھونے کی وجہ سے)-

حُشَّانٌ - مدینہ کے محلوں میں سے ایک محلّہ کا نام تھا- قبور شہداء کے رستے پر-

تَحَشَّنَ الرَّجُلُ - اس نے کمایا-

اِحْشَأَنَّ اِحْشِئْنَانًا - غصے ہوا-

حَشْوٌ - بھرنا-

حَشَا - اندر کے اعضاء (جیسے دل، جگر، شش وغیرہ)-

ثُمَّ شَقَّابَطْنِیْ وَ اَخْرَجَا حُشْوَتِیْ - پھر ان دونوں فرشتوں نے میرا پیٹ چیرا اور آنتیں نکالیں (یا جو پیٹ کے اندر برے اخلاق اور خراب خواہشیں تھیں، جیسے مکر و فریب، حسد و بغض وغیرہ ان کو نکال ڈالا؛ نہایہ میں ہے:-

حُشْوَةٌ اور حِشْوَةٌ - بہ ضمہ اور کسرۂ حا آنتوں کو کہتے ہیں)-

اِنَّ حُشْوَتَهٗ خَرَجَتْ - آپ کے اندر کی چیزیں نکل گئیں-

مَحَاشِی النِّسَاءِ حَرَامٌ - عورتوں کے دبر حرام ہیں (یہ جمع ہے مِحْشَاةٌ کی مِحْشَاةٌ کہتے ہیں پیٹ کے سب سے نیچے کے مقام کو جہاں کھانا رہتا ہے اس سے دبر مراد لیا- بعض نے کہا یہ مِحْشٰی کی جمع ہے- یعنی وہ کپڑا جو عورتیں اپنی سرین یا پستان پر اس کو بڑا کرنے کے لئے باندھتی ہیں- یہ بھی کنایہ ہے دبر سے)-

فَاِنْ رَاَتْ شَیْئًا اِحْتَشَتْ - اگر مستحاضہ عورت کچھ خون وغیرہ دیکھے تو اپنی شرم گاہ میں کوئی چیز جیسے روئی وغیرہ رکھ لے (تاکہ خون باہر نہ بہے اور کپڑے خراب نہ ہوں)-

حَشْوٌ - روئی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اندر بھری جاتی ہے-

مَنْ یَعْذُرُنِیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّیَاطِرَةِ یَتَخَلَّفُ اَحَدُهُمْ یَتَقَلَّبُ عَلٰی حَشَایَاهُ - میرے سامنے ان موٹے موٹے چوتڑ والوں کا کون عذر بیان کرتا ہے، یہ لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ جاتے ہیں- اپنے بستروں پر لوٹتے رہتے ہیں-

حَشَایَا جمع ہے حَشِیَّةٌ - کی بہ معنی فرش-

لَیْسَ اَخُو الْحَرْبِ مَنْ یَّضَعُ خُوْرَ الْحَشَایَا عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ - وہ شخص جنگی (سپاہی) نہیں ہے جو نرم نرم بچھونے (اور تکیے) دائیں بائیں طرف رکھے (اس سے جنگ کی تکلیفیں کیسے سہی جائیں گی)-

فَاُحْرِقَ فَحُشِیَ بِهٖ جُرْحُهٗ - بوریا جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا-

وَاحْشِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ بِصَلٰوةِ اللَّیْلِ - فجر کی دو سنتوں کو رات کی نماز میں گھسیڑ دے (یعنی تہجد رات کے اخیر میں ادا کر، اس طرح کہ تہجد سے فارغ ہوتے ہی صبح صادق ہو جائے اور تو فجر کی سنتیں پڑھ لے)-

اَلْحَائِضُ یَحْتَشِیْ بِالْکُرْسُفِ - حائضہ عورت

شرمگاہ میں پھاہار کھے۔

حَشٰی - پیٹ کے اندر کی چیزیں - سانس پھول جانا - مشک میں اندر کی طرف دودھ کی تہہ جم جانا' کنارہ' کونا -

خُذْمِنْ حَوَاشِیْ اَمْوَالِهِمْ - زکوٰۃ میں ان کے چھوٹے چھوٹے جانور لے (یہ جمع ہے حَاشِيَةٌ کی - یعنی کنارہ اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ عمدہ عمدہ جانور زکوٰۃ میں نہ لے' جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)۔

اِتَّقِ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ - ان کے عمدہ مالوں سے بچارہ -

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ - آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے کنارے میں نماز پڑھتے (یعنی طواف کا دوگانہ وہاں ادا کرتے)۔

لَوْكُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ لَنَزَلْتُ مِنَ الْكَلاءِ الْحَاشِيَةِ - اگر میں جنگل والوں میں سے ہوتا تو گھاس کے کنارے پر رہتا -

مَالِیْ اَرَاكِ حَشْيَاءَ رَابِيَةً - مجھ کو کیا ہوا میں تجھ کو دیکھتا ہوں - تیری سانس پھول رہی ہے' دم چڑھ رہا ہے -

عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَشٍ وَّ حَشْيَانٌ يا اِمْرَأَةٌ حَشِيَةٌ وَّحَشْيَا - جس کا دوڑنے سے دم چڑھنے لگے یا غصے میں باتیں کرنے سے سانس پھول جائے -

وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا - وہاں کے مومن کو بھی نہ چھوڑے اس کو ایذا دینے سے پرہیز نہ کرے -

فَحَاشَاهُ مِنَ الْوَصْمِ - وہ عیب سے پاک ہے -

حَاشَا اور حَشٰی اور حَاشَ - سب کے ایک معنی ہیں - یعنی پاک ہے -

حَاشَا لِلّٰهِ - معاذ اللہ -

حَاشَا - استثناء کے لئے بھی آتا ہے - جیسے:

قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا يا حَاشَا زَيْدٍ - لوگ کھڑے ہوئے زید کے سوا -

اُسَامَةُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَاحَاشَا فَاطِمَةَ - یعنی اسامہ بن زید سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے' بجز فاطمہ کے -

لَا اَدْرِیْ اَیَّ الْحَشَا اَخَذَ - میں نہیں جانتا وہ کس جانب گیا -

بابُ الحاءِ مع الصاد

حَصْبٌ - کنکر مارنا' چیچک نکلنا -

اِنَّهٗ اَمَرَ بِتَحْصِيْبِ الْمَسْجِدِ - آنحضرتؐ نے مسجد میں کنکریاں بچھانے کا حکم دیا (کیونکہ کنکریوں کی وجہ سے کیچڑ نہیں ہونے پاتی - نمازیوں کے کپڑے اور بدن تھوک وغیرہ سے آلودہ نہیں ہوتے - یہ اس زمانہ میں تھا جب مسجد کا صحن کچا ہوتا تھا)۔

اِنَّهٗ حَصَّبَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ هُوَ اَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ - مسجد میں کنکریاں بچھوائیں اور فرمایا ان کی وجہ سے بلغم وغیرہ (جو لوگ تھوکتے ہیں) اچھی طرح چھپ جاتا ہے - (لوگ تھوک کر کنکریوں میں دبا دیتے ہیں) (دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے - اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دبا دے - کنکریوں میں چھپا دے)۔

نَهٰى عَنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فِی الصَّلٰوةِ - نماز میں کنکریوں کو برابر کرنے سے آپ نے منع فرمایا (اس وقت لوگ کنکریوں پر نماز پڑھتے کوئی فرش وغیرہ نہ ہوتا تو سجدہ کرتے وقت ہاتھ سے کنکریوں کو برابر کرتے تاکہ پیشانی اور ناک میں وہ چبھیں نہیں - آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ ایک فعل عبث ہے نماز میں - نہایہ میں ہے کہ اگر دوبارا ایسا کرے تو نماز باطل ہو جائے گی)۔

اِنْ كَانَ لَابُدَّ مِنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فَوَاحِدَةً - اگر کنکریوں کا برابر کرنا ایسا ہی ضروری ہو' جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو خیر ایک بار کر سکتا ہے -

فَاَخْرَجَ مِنْ حَصْبَائِهٖ فَاِذَا يَاقُوْتٌ اَحْمَرُ - آنحضرتؐ نے حوضِ کوثر کی تہہ سے کنکریاں وغیرہ نکالیں' دیکھا وہ سرخ یاقوت کی کنکریاں تھیں (سبحان اللہ اس کے پاس نہ الماس کی کمی ہے نہ یاقوت کی' نہ پکھراج کی' نہ نیلم کی' نہ زمرد کی'

اگر چاہے تو سب پتھروں کو دم بھر میں الماس اور یاقوت کر دے)۔

یَاٰلَخُزَیْمَةَ حَصِّبُوْا۔ اے خزیمہ کے لوگو! محصب میں ٹھہرو۔ (مُحَصَّبْ ایک کنکریلا مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان۔ منیٰ سے لوٹتے وقت وہاں اترنا اور ٹھہرنا مستحب ہے۔ اس کو ابطح بھی کہتے ہیں)۔

لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ[1] محصب میں اترنا کچھ ضروری نہیں یا محصب میں سونا (کیونکہ آنحضرتؐ ایک ساعت کے لئے وہاں اترے تھے' مگر لوگوں کے لئے اس کو سنت نہیں کیا۔ جس کا جی چاہے وہاں اترے اور جس کا جی نہ چاہے نہ اترے۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ محصب میں اترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے۔)

مُحَصَّبْ۔ اس مقام کو بھی کہتے ہیں' جہاں پر منیٰ میں کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی طرح ''حصاب'' بھی۔

رَاٰی رَجُلَیْنِ یَتَحَدَّثَانِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَحَصَبَهُمَا۔ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے) دو آدمیوں کو دیکھا کہ باتیں کر رہے ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے' تو ان پر کنکریاں ماریں (ان کو خاموش کرنے کے لئے)۔

اِنَّهُمْ تَحَاصَبُوْا فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی مَا اُبْصِرَ اَدِیْمُ السَّمَاءِ۔ لوگوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکیں' یہاں تک کہ آسمان نہیں دکھائی دیتا تھا (اتنی گرد اڑی)۔

اَصَابَکُمْ حَاصِبٌ۔ (حضرت علیؓ نے خارجیوں سے فرمایا) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا (تم بچنے والے نہیں)۔

اَتَیْنَا عَبْدَاللّٰهِ فِیْ مُجَدَّرِیْنَ وَ مُحَصَّبِیْنَ۔ ہم عبداللہ کے پاس آئے' ہم میں سے کچھ لوگوں کو چیچک اور سیتلا نکل آئی تھی۔

حَتّٰی اِذَا کَانَ لَیْلَةُ الْحَصْبَةِ۔ جب محصب میں اترنے کی رات آئی۔

فَحَصَّبُوا الْبَابَ۔ دروازے پر کنکریاں ماریں (اس خیال سے کہ شاید آنحضرتؐ تراویح کے لئے نکلنا بھول گئے)۔

فَاَهْوٰی اِلَی الْحَصْبَاءِ یَحْصِبُهُمْ۔ کنکریوں کی طرف جھکے ان کو کنکریاں مارنے کو۔

اُحْصُبْ وُجُوْهَهَا۔ ان کے منہ پر کنکریاں مارو۔

وَلَمْ نَزِدْ عَلٰی اَنْ مَّسَحْنَا اَیْدِیَنَا بِالْحَصْبَاءِ۔ ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کر لئے (نہ وضو کیا نہ پانی سے ہاتھ دھوئے حالانکہ ہم نے گوشت روٹی کھایا تھا)۔

حَاصِبٌ۔ آندھی۔

حَصَبٌ۔ ایندھن۔

فَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ۔ آپ نے محصب میں ایک نیند لی (محصب سے وہی مقام مراد ہے جو منیٰ اور مکہ کے راستہ میں ملتا ہے۔ آنحضرتؐ نے مغرب اور عشاء وہیں پڑھی۔ اس کے بعد ذرا دیر سو رہے۔ مجمع البحرین میں ہے۔ لیلۃ الحصبہ ایام تشریق کے بعد ہوتی ہے تو یوم الحصب چودھواں دن ذی الحجہ کا ہے اور اس پر دلیل لی حضرت علی کے قول سے کہ جس تمتع کرنے والے کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ منیٰ کے دنوں میں روزہ رکھے' اگر یہ نہ ہو سکے تو یوم الحصبہ کی صبح کو اور دو دن اس کے بعد روزہ رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَصِبَ فُلَانٌ یا حَصِبَ جِلْدُهٗ۔ جب اس کے چیچک نکل آئے۔

حَصْحَصَةٌ۔ کھلنا' ظاہر ہونا' قرار پکڑنا' ثابت ہونا' ہلانا جمانے کے لئے۔

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِیْ یَدِیْ جَمْرَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُحَصْحِصَ کَعْبَتَیْنِ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے ہلاؤں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا۔ اس سے

---

[1] یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے۔ (م)

کہ چوسر کے پانسے ہلاؤں (چوسر کھیلوں) چوسر کھیلنا حرام ہے اس کو اکثر صحابہؓ نے مکروہ رکھا ہے۔ مگر عبداللہ بن مغفلؓ اپنی بیوی کے ساتھ چوسر کھیلا کرتے بغیر شرط کے اور سعید بن مسیب نے بھی اس کی اجازت دی جب شرط نہ ہو۔ میں کہتا ہوں شطرنج کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر بغیر شرط کے کھیلی جائے محض تفریح طبع کے لئے' تو اس میں اختلاف ہے لیکن شرط لگا کر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر یا شطرنج میں ایسا مصروف رہے کہ نماز کا وقت مکروہ یا فوت ہو جائے یا جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی چوسر یا شطرنج سب کے نزدیک ایک شیطانی کام اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر کے مہرے مورت ہوں' تب بھی ان کا رکھنا حرام ہے کیونکہ وہ مجسم مورتیں ہیں جن کی حرمت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ صرف بچیوں کی گڑیاں مورتوں کی تعریف میں نہیں آتیں کیونکہ حضرت عائشہؓ گڑیاں سے کھیلا کرتی تھیں اور آنحضرتؐ نے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔ اسی طرح گانا اور بجانا تفریح کے طبع کے لئے مختلف فیہ ہے اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ گانے والی جوان اجنبی عورت یا مرد خوبصورت نہ ہو' ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ البتہ اپنی لونڈی یا بیوی یا کوئی محرم عورت گائے بجائے تو اس کا سننا بھی بعض صحابہ سے منقول ہے اور اکثر سے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اور احناف نے ہر قسم کے مزامیر کو بجز دف کے حرام رکھا ہے اور ایک جماعت محدثین نے دوسرے مزامیر کو بھی دف پر قیاس کیا ہے اور مباح قرار دیا ہے)۔

اِنَّهُ اُتِیَ بِعِنِّيْنٍ فَاَدْخَلَ مَعَهُ جَارِيَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَهُ مَا صَنَعْتَ قَالَ فَعَلْتُ حَتّٰى حَصْحَصَ فِيْهَا فَسَأَلَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا فَقَالَ خَلِّ سَبِيْلَهَا يَا مُحَصْحِصُ۔ سمرہ بن جندبؓ (جو معاویہؓ کی طرف سے حاکم تھے) ان کے پاس ایک نامرد شخص لایا گیا (جو اپنی بیوی سے صحبت نہیں کر سکتا تھا' انھوں نے معاویہ کو لکھا کہ اس بارے میں کیا کیا جائے؟ انھوں نے جواب میں لکھا کہ ایسا کرو بیت المال کے پیسے سے ایک لونڈی خرید دو اور اس شخص کی آزمائش کرو۔ سمرہ نے معاویہ کے حکم کے موافق) ایک لونڈی کو اس کے ساتھ سلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص سے پوچھا کہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا' میں نے خوب ہلایا یہاں تک کہ تھم گیا (یعنی ذکر کو فرج میں خوب حرکت دی یہاں تک کہ انزال ہو گیا) پھر انھوں نے لونڈی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی' اس نے کچھ نہیں کیا۔ آخر سمرہ نے اس شخص سے کہا چل ہلانے والے اپنی جورو کو آزاد کر (میاں اور بیوی میں جدائی کرادی)۔

حَصْدٌ یا حَصَادٌ یا حِصَادٌ - کاٹنا - مرجانا - خوب بٹے جانا -

اَحْصَدَ الزَّرْعُ - کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا -

اِسْتَحْصَدَ - غصہ ہوا اور بمعنی اَحْصَدَ ہے -

نَهٰى عَنْ حِصَادِ اللَّيْلِ - رات کو کھیت یا میوہ کاٹنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں یہ نیت ہوتی ہے کہ محتاج لوگ اس وقت نہیں آئیں گے۔ بعض نے کہا رات کو ڈر ہوتا ہے کہیں کوئی زہریلا جانور ایذا نہ پہنچائے)۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصِدُوْهُمْ حَصْدًا - جب تم کل صبح ان سے اس لئے ملو کہ ان کو کاٹ کر تمام کر دو (خوب قتل کرو)۔

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِى النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ - بھلا لوگوں کو ناکوں کے بل دوزخ میں کون سی باتیں ڈالیں گی' یہی ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں (جن میں کفر و شرک' جھوٹ و بہتان اور غیبت ہو)۔

حَتّٰى نَسْتَحْصِدَ یا تُسْتَحْصَدَ - یہاں تک کہ ایک بارگی اکھڑ جائے' جیسے سوکھا ہوا کھیت یا ایک بارگی کاٹنے کے لائق ہو جائے اور جڑ سے نکال لیا جائے -

يَأْكُلُوْنَ حَصِيْدَهَا - اس کا کٹا ہوا کھاتے ہیں -

حَصِيْدٌ - بہ معنی مَحْصُوْدٌ ہے -

حَصْرٌ - تنگی کرنا - روکنا - گھیر لینا -

حَصَرٌ - دل تنگ ہونا - بخیلی کرنا - پڑھتے پڑھتے رک جانا - بات نہ کر سکنا - عورت سے صحبت نہ کر سکنا -

اَلْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَايَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ - جو شخص

حج یا عمرے سے روک دیا جائے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک طواف نہ کرلے۔

اِحْصَارٌ - کہتے ہیں روکنے اور قید کرنے کو۔

فَلَمَّا رَأَتْ عَلِيًّا جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِرَتْ وَ بَكَتْ - جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے بازو بیٹھے ہیں (ان کو معلوم ہوا کہ میرا نکاح ان سے ہونا ہے تو وہ دم بخود رہ گئیں اور رو دیں' ان کو اس وجہ سے رنج ہوا کہ حضرت علیؓ کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ تھا - ایک مفلس شخص سے میں بیاہی گئی)۔

فَرَفَعَتِ الرِّيْحُ ثَوْبَهُ فَاِذَا هُوَ حَصُوْرٌ - (آنحضرت کی لونڈی ماریہ کو لوگ ایک قبطی سے متہم کرتے تھے' آپ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اس قبطی کو قتل کر دیں) اتفاق سے ہوا چلی اس کا کپڑا اٹھ گیا' دیکھا تو وہ حصور ہے (حصور اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو' یا اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ ہو - اس حدیث میں حصور سے مجبوب مراد ہے یعنی ذکر کٹا - اس قبطی کے ذکر اور خصیے سب کٹے ہوئے تھے - محض ہیجڑا تھا اس وجہ سے حضرت علیؓ نے اس کو چھوڑ دیا معلوم ہوا شریر لوگ ناحق اس بیچارے پر اتہام لگاتے تھے کہ وہ ماریہ سے ملوث ہے)۔

اَفْضَلُ الْجِهَادِ وَ اَجْمَلُهُ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُصْرِ - عورتوں کے لئے بہتر اور عمدہ جہاد حج مبرور ہے (جس میں کوئی خطا یا لغزش نہ ہو' جس کے بعد پھر آدمی گناہوں سے باز رہے) اس کے بعد بوریوں پر جمے رہنا (اپنے گھروں میں پڑے رہنا' اللہ کی یاد کرنا)۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ - فتنے گمراہی کی باتیں دلوں کو ایسا گھیر لیتی ہیں جیسے بوریا گھیر لیتا ہے - بعض نے کہا ''حصیر'' سے یہاں وہ رگ مراد ہے جو پہلو سے پیٹ تک جاتی ہے - بعض نے کہا حصیر ایک نقشی نہایت خوبصورت کپڑا ہے جب اس کو پھیلاؤ تو دل میں کھب جاتا ہے' فتنوں کو اس سے مشابہت دی' وہ بھی دلوں میں کھب جاتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُّعَاوِيَةَ كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْهُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لَيْسَ مِثْلَ الْحَصِرِ الْعُقِصِ - (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) میں نے معاویہ سے بڑھ کر بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا - لوگ جب ان کے پاس آتے تو گویا ایک کشادہ وسیع میدان کے کناروں پر آئے (ان کا دل کشادہ اور بڑے دینے والے آدمی تھے) وہ اس بخیل بدخلق کی طرح نہ تھے (یہ عبداللہ بن زبیر کی طرف اشارہ کیا)۔

وَقَدْ حَلَّ سُفْرَةً مُّعَلَّقَةً فِيْ مُؤَخَّرَةِ الْحِصَارِ - ایک دسترخوان کو کھولا جو حصار کے اخیر میں لٹک رہا تھا (حصار ایک قسم کا تکیہ یا گدہ جس کے دونوں کنارے اونچے کر کے اونٹ پر ڈال دیتے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَصَرْتُ الْبَعِيْرَ - میں نے اونٹ پر حصار رکھا۔

حِصَارٌ - بالکسر پناہ کو کہتے ہیں جس کی آڑ میں دشمن سے حفاظت ہو۔

وَفِيْ يَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ - آنحضرتؐ کے ہاتھ میں مخصرہ تھا (مخصرہ کوڑا یا لکڑی جس کو آدمی ہاتھ میں رکھتے ہیں)۔

فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ - میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دئے ہوئے نکلا۔

حَاصَرْتُ الْعَدُوَّ - میں نے دشمن کو گھیر ایا۔

حَصِيْرٌ - قید خانہ کو بھی کہتے ہیں۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کے نزدیک اگر بیماری حج کرنے سے روک دے تو اس کو اِحْصَارٌ کہیں گے - اگر دشمن وغیرہ روک دے تو اس کو صَدٌّ کہیں گے)۔

هَلَكَ الْمُخَاصِرُوْنَ وَ نَجَى الْمُقَرَّبُوْنَ - محاصیر تباہ ہوئے میں نے پوچھا محاصیر کیا؟ فرمایا جلدی کرنے والے لوگ۔

حَصٌّ - مونڈنا لے جانا' دور کرنا' حصہ ملنا۔

مُحَاصَّۃٌ - حصہ رسد تقسیم کرنا -

فَجَاءَ تْ سَنَۃٌ حَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ - ایک برس ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا (یعنی قحط کا سال جو سب مال ختم کر گیا) -

اِنَّ ابْنَتِیْ تَمَعَّطَ شَعْرُھَا وَ اَمَرُوْنِیْ اَنْ اُرَجِّلَھَا بِالْخَمْرِ فَقَالَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَاَلْقَی اللّٰہُ فِیْ رَاْسِھَا الْحَاصَّۃَ - ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا - میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں لوگ کہتے ہیں شراب لگا کر اس کے سر میں کنگی کر' انھوں نے کہا' اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ اس پر بالخورہ کی بیماری بھیجے گا (جس سے بالکل بال گر کر پھر پیدا ہی نہ ہوں گے) -

اَفْلَتَّ وَ انْحَصَّ الذَّنَبُ - (ہوا یہ کہ معاویہ نے غسان کے ایک شخص کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا اور اس کے جان کی تین دیتیں (اس کے وارثوں کے لئے) ٹھہرا دیں (یعنی یہ کہا کہ اگر تو مارا گیا تو تین گنا دیت ہم دیں گے) اس سے یہ کہا کہ تو وہاں پہنچتے ہی شارہ روم کے سامنے اذان دے دینا! اس نے ایسا ہی کیا - روم کے سرداروں نے اس کو مار ڈالنا چاہا لیکن شاہ روم نے منع کیا اور کہا معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ میں دغا کر کے اس کو مار ڈالوں (کیونکہ ایلچی کا مارنا بڑی دغا بازی ہے) تو وہ اس کے بدلہ جتنے لوگ ہم میں سے امن لے کر اس کے ملک میں گئے ہیں ان کو مار ڈالے خیر وہ شخص لوٹ کر (مع الخیر) معاویہؓ کے پاس آیا' معاویہؓ نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے) تو بچ کر نکل بھاگا مگر دم کٹ گئی' (اس نے کہا ہرگز نہیں دم بالوں میں موجود ہے - یہ ایک مثل ہے عرب لوگ کہتے ہیں -

اَفْلَتَّ وَ انْحَصَّ الذَّنَبُ - (جب کوئی آدمی ہلاکت کے موقع پر پہنچ کر پھر بچ نکلتا ہے) بچ کر نکل بھاگا' مگر دم کٹ گئی -

لَایُحَصُّ شَعِیْرَۃٌ - ایک جو بھی کم نہ ہوگا -

ثُمَّ یَقْطَعُھَا اَحْصَاءً - یہ تحریف ہے' صحیح اَعْضَاءً ہے -

اِذَا سَمِعَ الشَّیْطَانُ الْاَذَانَ اَدْبَرَ وَلَہٗ حُصَاصٌ - شیطان جب اذان سنتا ہے تو پیٹھ موڑ کر دم ہلاتا ہوا کان کھڑے کر کے بھاگتا ہے' یا زور سے بھاگتا ہے یا پادتا ہوا بھاگتا ہے (یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے کیونکہ شیطان ایک جسم ہے اس کے دم اور کان وغیرہ سب ہوں گے اور پادتا بھی ہوگا - اب جس احمق نے شیطان کے وجود کا انکار کیا ہے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیتا ہے؟) -

وَلَا تُحَاصِّنَا بِذُنُوْبِنَا - ہمارے گناہوں کے موافق عذاب کا ایک حصہ ہمارے لئے مت ٹھہرا (بلکہ اپنے فضل و کرم سے معاف فرما دے) -

حُصٌّ - زعفران یا ورس یا موتی -

یَوْمٌ اَحَصُّ - صاف دن (جس میں ابر وغیرہ نہ ہو) -

حَصْفٌ - دور کرنا' پختہ عقل ہونا - (جیسے حَصَافَۃٌ ہے) -

اَحْصَفَ - جلدی سے گزر گیا ایک کام کو مضبوط کیا -

لَایُمْضِیْ اَمْرَ اللّٰہِ اِلَّا بَعِیْدُ الْغِرَّۃِ حَصِیْفُ الْعُقْدَۃِ - (حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہؓ کو لکھا) اللہ کا وہ حکم چلائے جو غافل نہ ہو اور پختہ عقل پختہ تدبیر والا ہو -

حَصَفٌ - کھجلی' خارش -

حَصْلٌ - غلہ کو کھلیان میں اکٹھا کرنا -

حَصَلٌ - فوطوں میں پتھری پڑنا' مٹی یا کنکر کھانا -

حُصُوْلٌ یا مَحْصُوْلٌ - حاصل ہونا' ثابت ہونا' ٹھہرنا' پائے جانا' مالک ہونا' جوڑنا' محفوظ کرنا -

بِذَھَبَۃٍ لَّمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِھَا - کچھ سونا بھی ابھی مٹی میں سے صاف نہیں کیا گیا تھا -

تَحْصِیْلٌ - حاصل کرنا' پوست میں سے مغز نکالنا یا بالی میں سے گیہوں نکالنا -

حَوْصَلَۃٌ - پرندے کا پوٹا جس میں کھانا بھر لیتا ہے -

حَیْصَلٌ - بیگن' بادنجان -

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْحَوَاصِلِ الَّتِیْ تُصَادُ بِبِلَادِ الشِّرْکِ - میں نے پوچھا حواصل کا کیا حکم ہے؟ جس کا شکار مشرکوں کے ملک میں کیا جاتا ہے -

حَوَاصِلُ - ایک مشہور پرندہ ہے - اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے یہ ملک مصر میں بہت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید رنگ دوسرے سیاہ رنگ' لیکن سیاہ رنگ بدبودار ہوتا ہے -

حَاصِلٌ اور مَحْصُوْلٌ - دونوں کے ایک معنی ہیں - یعنی خلاصۂ کلام اور اصل مطلب (بعض نے کہا حاصل یہ ہے کہ اجمال کے بعد تفصیل کرے اور محصول اس کا عکس یعنی تفصیل کے بعد اجمال -

مَحْصُوْلٌ - اس کو بھی کہتے ہیں جو حاکم اموال تجارت یا زراعت پر مقرر کرتا ہے' یعنی لگان اور ٹیکس کو' جیسے حَصِیْلَۃٌ -

حِصْلِبٌ - مٹی -

وَحِصْلِبُهَا الصُّوَارُ - بہشت کی مٹی مشک ہوگی -

حُصْنٌ - عورت کا پاک دامن ہونا' شوہر والی ہونا' حاملہ ہونا -

حَصَانَۃٌ - روکنا -

حَصِیْنٌ - محفوظ' روکا گیا -

اَحْصَنَ - نکاح کر لیا' اسی سے ہے -

مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَۃٌ - یعنی جس مرد یا عورت کا نکاح ہو چکا ہے -

حِصَانٌ - نر گھوڑا یا عمدہ گھوڑا (نہایہ میں ہے کہ شرعاً اِحْصَانٌ یہ ہے کہ آدمی مسلمان' پاک دامن' آزاد ہو نکاح کر چکا ہو) -

مُحْصِنٌ اور مُحْصَنٌ - مرد کو کہیں گے -

مُحْصِنَۃٌ اور مُحْصَنَۃٌ - عورت کو کہیں گے -

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ - (یہ حضرت حسان نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن سنجیدہ ان پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا -

تَحَصَّنَ فِیْ مِحْصَنٍ - ایک محل یا قلعہ میں اس نے پناہ لی -

لَمْ تُحْصَنْ یا لَمْ تُحْصِنْ - ابھی وہ محصنہ نہیں ہوئی -

حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ - ایک نر گھوڑا بندھا ہوا تھا -

اَلْحِصْنُ الْحَصِیْنُ - مضبوط اور مستحکم قلعہ اور مشہور کتاب ہے جزری محدث کی' جس میں آنحضرتؐ کی دعائیں جمع ہیں -

اَسْاَلُکَ بِدِرْعِکَ الْحَصِیْنَۃِ - میں تیری مضبوط زرہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں -

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ - یا اللہ! میری شرم گاہ کو بچائے رکھ (حرام کاری اور بدکاری سے) -

حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ - اپنے مالوں کو زکوۃ دے کر بچائے رکھو (تلف ہونے اور ضائع ہو جانے سے) -

حَصْوٌ - روکنا -

حَصِیَتِ الْاَرْضُ - زمین میں کنکریاں بہت ہو گئیں -

حَصْیٌ - کنکریاں مارنا -

اِحْصَاءٌ - گننا' یاد کرنا' سمجھنا -

مُحْصِی - یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے - کیونکہ اس نے ہر شئے کو اپنے علم میں محفوظ کر لیا ہے اور ہر ایک کا شمار وہ جانتا ہے چھوٹی ہو یا بڑی -

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ - جو شخص ان ناموں کو یاد کر لے یا ان پر ایمان رکھے یا اللہ کی کتاب اور احادیث میں سے ان کو نکالے' وہ بہشت میں جائے گا (بعض نے کہا احصا سے یہ مطلب ہے کہ ان ناموں کا تصور رکھے - مثلاً اللہ سمیع ہے یعنی سب کچھ سنتا ہے تو اس کا احصا یہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گناہ کی منہ سے نہ نکالے - اسی طرح بصیر ہے یعنی سب کچھ دیکھتا ہے' اس کا اَحْصَا یہ ہے کہ کوئی کام خلاف شرع اور فسق و فجور کا نہ کرے) -

لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ - میں تیری تعریف کا حوصلہ نہیں رکھتا یا تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا -

اَکُلَّ الْقُرْاٰنِ اَحْصَیْتَ - کیا سارا قرآن تجھ کو یاد ہے -

اَحْصِهَا حَتّٰی نَرْجِعَ - جب تک ہم لوٹیں اس کی حفاظت کر -

اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَ اعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِکُمُ الصَّلٰوۃُ - سیدھی روش رکھو حق پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے کہ پوری پوری سیدھی روش رکھو (بلکہ کچھ نہ کچھ قصور تم سے ضرور ہو جائے گا) اور یہ جان لو کہ تمہارے نیک کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے (تو نماز کا ضرور خیال رکھو' اس کو وقت پر آداب اور شرائط کے ساتھ ادا کرو - بعض نے کہا لَنْ تُحْصُوْا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس استقامت کا ثواب شمار نہ کر سکو گے' اتنا بے حساب ثواب ہے) -

اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا- یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے جن کو میں محفوظ رکھتا ہوں (تمہارے نامۂ اعمال میں لکھواتا جاتا ہوں، تاکہ ان کا پورا پورا بدلہ تم کو ملے)-

مَا اُحْصِیْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- میں شمار نہیں کر سکتا جتنی بار میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ سنا (یعنی بہت بار سنا)-

مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَاَحْصَاهُ- جو شخص خانۂ کعبہ کا اچھی طرح آداب اور سنن کے ساتھ طواف کرے اور سات پھیرے کرے یا سات دن پے در پے کرے-

لَاتُحْصِیْ فَیُحْصِیْ- تو روپیہ پیسہ مت جوڑ رکھ، ایسا کرے گی تو اللہ بھی جوڑ رکھے گا (تجھ کو بے حساب نہ دے گا) یا روپیہ پیسہ گن گن کر فقیر کو نہ دے، یونہی بے شمار خیرات کر- اگر ایسا کرے گی تو اللہ بھی تجھ کو گن گن کر تھوڑا تھوڑا دے گا یا آخرت میں گن گن کر تیرے اعمال کا حساب لے گا-

بَیْعُ الْحَصَاةِ- وہ بیع یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں یہ طے پائے کہ جب ایک فریق دوسرے کی طرف کنکری اٹھا کر پھینکے تو بیع لازم ہو گئی- بعض نے کہا یہ ہے کہ آدمی بکریوں کے گلہ پر کنکر مارے، جس بکری کے کنکر لگے وہی بک گئی-

اَحْصِهِمْ عَدَدًا- ان کو گن گن کر ہلاک کر (یعنی ان سب کو تباہ کر)-

لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ- اگر گننے والا اس کو گننا چاہے تو گن لے-

اَحْصُوْا کَمْ یَلْفَظُ الْاِسْلَامَ- گنو تو کتنے لوگ ان میں اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں (یعنی مسلمان ہیں)-

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ- آپ نے اس پر سات کنکریاں ماریں-

یُکَبِّرُ بِکُلِّ حَصَاةٍ- ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے ہیں-

هَلْ یَکُبُّ النَّاسَ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ- آدمیوں کو اوندھا دوزخ میں کون سی بات گرائے گی- [illegible]ن کی زبانوں کی تیزیاں- (مشہور روایت حَصَائِدُ ہے، جیسے اوپر گزر چکا-)

حَدِیْثًا لَّمْ تُحْصِهِ- جس بات کو تو بخوبی نہیں جانتا-

حَصٰی- عقل کو بھی کہتے ہیں-

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلعم مَالَا اُحْصِیْ- میں نے آنحضرتؐ کو یہ اتنے بار کرتے دیکھا، جن کو شمار نہیں کر سکتا- (یعنی مسواک)

اَحْصُوْا شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ- شعبان کے دن یاد رکھو، گنتے جاؤ! رمضان (کی آمد) معلوم کرنے کے لئے-

وَکَیْفَ لَا نُحْصِیْهَا- ہم کیونکر ان کا شمار نہیں کر سکتے (یعنی بخوبی شمار کر سکتے ہیں)-

باب الحاء مع الضاد

حَضْبٌ- الٹنا، اٹھانا، لکڑیاں لگانا، روشن کرنا-

حَضَبٌ- جلانے کی لکڑی-

حَطَبٌ وَ امْرَاَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهٖ- ایک عورت اپنی ہانڈی تلے آگ سلگا رہی تھی-

حَضْجٌ- زیادتی کرنا، سلگانا، مارنا-

فَهِمَتْ بَغْلَتُهٗ مَا اَرَادَ فَانْحَضَجَتْ- (جنگ حنین میں آنحضرتؐ نے مشرکوں پر کنکریاں مارنا چاہیں) آپ جس خچر پر سوار تھے وہ آپ کا ارادہ سمجھ کر (غصے سے) بھڑ گیا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

اِنْحَضَجَ- یعنی غصے سے اپنے تئیں زمین پر دے مارا، اور

اِنْحَضَجَ مِنَ الْغَیْظِ- یعنی غصے سے پھٹ گیا)-

لَاادَعُهُمَا فَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّنْحَضِجَ فَلْیَنْحَضِجْ- ابوالدرداءؓ نے کہا، میں تو عصر کے بعد دو نفل رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گا، جس کا جی چاہے کہ غصے سے پھٹ جائے وہ پھٹ جائے-

حَضْجَرَةٌ- بھرنا-

حَضَاجِرٌ- بجو کا نام ہے-

حُضُجُوْرٌ- موٹا-

حِضْجَرٌ - بڑے پیٹ والا-

حَضْحَضَةٌ - حرکت کی آواز-

سَمِعْتُ حَضْحَضَةَ الْمَاءِ - میں نے پانی کے حرکت کی آواز سنی-

حَضَرٌ - گھر میں رہنا یہ ضد ہے سَفَرٌ کی-

حُضُوْرٌ اور حَضَارَةٌ - حاضر رہنا-

ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ - پھر گھوڑے کی دوڑ کی طرح (عرب لوگ کہتے ہیں-

اَحْضَرَ الْفَرَسُ -[1]

اَقْطَعَ الزُّبَيْرَ حُضْرَ فَرَسِهِ بِاَرْضِ الْمَدِيْنَةِ - آپ نے حضرت زبیرؓ کو ان کے گھوڑے کی دوڑ کے برابر مدینہ میں زمین بطور مقطعہ دے دی تھی-

فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا اَوْ مُحْضِرًا - میں تیز چلا یا دوڑتا چلا-

لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ - شہر والا دیہات والے کا مال نہ بیچے (اس کا دلال نہ بنے' بلکہ خود اس کو بیچنے دے- بعض نے کہا لوگ دیہات سے غلہ وغیرہ لے کر بستی میں آتے تھے' بستی والے کیا کرتے تھے' ان سے کہتے تھے تم اپنا مال ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم مہنگا بیچ دیں گے- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں بستی والوں کو تکلیف دینا ہے- نہایہ میں ہے کہ یہ ممانعت کھانے پینے کی چیزوں میں ہے لیکن دوسری چیزوں کی ممانعت میں شک ہے- بعض نے کہا' ممانعت عام ہے ہر قسم کے مال واسباب کو شامل ہے)-

كُنَّا بِحَاضِرٍ يَمُرُّبِنَا النَّاسُ - ہم پانی کے ایک چشمہ پر تھے لوگ ہمارے اوپر سے گزرا کرتے تھے (جہاں سے پانی پھوٹتا ہے- یعنی چشمہ کو ''منہل'' اور ''محضر'' کہتے ہیں- ان کی جمع ''مناہل'' اور ''محاضر'' آتی ہے- اور کبھی ''حاضر'' کے معنی اس جگہ کے آتے ہیں جہاں لوگ رہتے ہیں- یعنی مَحْضُوْرٌ کے معنی میں)-

وَقَدْ اَحَاطُوْا بِحَاضِرٍ فَعْمٍ - انھوں نے ایک قبیلے کو گھیر لیا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا (اس میں کثرت سے لوگ تھے)-

هِجْرَةُ الْحَاضِرِ - اس مکان سے ہجرت-

تَحْضُرُنِىْ مِنَ اللّٰهِ حَاضِرَةٌ - اللہ کی طرف سے میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت آتی رہتی ہے-

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَّحْضُوْرَةٌ - صبح کی نماز میں فرشتے شریک اور حاضر رہتے ہیں-

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ - دیکھو ان پاخانوں میں جن شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں-

مَا بِحَضْرَتِكُمْ - جو ما حضر ہو (یعنی تکلف نہ کرو جو موجود ہو وہ سامنے رکھو)-

كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ - ہم ایک پانی کے قریب تھے-

وَالسَّبْتُ اَحْضَرُ اِلَّا اَنَّ لَهٗ اَشْطُرًا - (آنحضرتؐ نے دنوں کا ذکر کیا فرمایا) ہفتہ کا دن بہت برا ہے مگر اس میں برائی کے ساتھ بھلائی بھی ہے-

بعض نے اَخْضَرُ بہ خائے معجمہ روایت کیا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ حَلَبَ الدَّهْرَ اَشْطُرَهٗ - فلاں شخص نے زمانہ کی بھلائیاں برائیاں سب دیکھیں-

كُفِّنَ فِىْ ثَوْبَيْنِ حَضُوْرِيَّيْنِ - آنحضرتؐ کو حضور کے دو کپڑوں میں کفن دیا گیا (حضور ایک بستی ہے یمن میں)-

حَضِيْرٌ - ایک میدان کا نام ہے-

فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ - وہ دوڑنے لگا میں بھی دوڑا-

فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ - میں دوڑتا ہوا نکلا-

حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ - جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں (جو مسجد کے دروازے پر آنے والوں کے نام اور وقت لکھتے جاتے ہیں (یہ کراماً کاتبین کے سوا دوسرے فرشتے ہیں ان کا کام یہی ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے آنے والوں کو لکھا کریں)-

---

[1] گھوڑے کا تیز دوڑنا-(م)

هُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ - یا بہ کسرۂ حا یا بہ ضمۂ حا یا بحضرِ الْعَدُوِّ - یعنی دشمن کے سامنے-

اَسْرَعُوْا اِلٰی حَضَائِرِھِمْ - جلدی سے اپنے خرمنوں کی طرف چلے (یعنی کھجور کے کھلیان کی طرف)-

اِسْتَحْضَرَ دَابَّتَہٗ - اپنے جانور کو منگوایا یا حاضر کیا-

اِذَا احْتُضِرَ الْمَرْءُ وُجِّہَ کَمَا یُوَجَّہُ فِی الْقَبْرِ - جب آدمی مرنے کے قریب ہو تو اس کا منہ ادھر پھرا دیں جس طرف قبر میں پھرایا جاتا ہے (یعنی قبلہ کی طرف)-

کُلُّ شَیْءٍ حَاضِرٌ - سب چیز تیار اور موجود ہے (محیط میں ہے کہ یہ مُوَلَّد لوگوں کا محاورہ ہے- یعنی حاضر کو بہ معنی تیار استعمال کرنا)-

مَحْضَرٌ - وہ کاغذ جس پر لوگوں کی گواہیاں لکھی جائیں-

حَسَنُ الْمُحَاضَرَۃِ - وہ شخص جو علم مجلس خوب جانتا ہو، صحبت کے آداب میں ماہر ہو-

حُضُوْرٌ - حاضر کی جمع -

حَضِیْرَۃٌ - وہ مقام جہاں لوگ بات چیت اور دل بہلانے کے لئے جمع ہوا کریں (یعنی کلب) یا وہ میدان جس میں لوگ جمع ہوتے ہیں-

حَضَرِیٌّ - شہری (یہ ضد ہے بَدَوِیٌّ کی یعنی گنوار کی)-

حَضْرَمَۃٌ - بات میں غلطی کرنا، ملانا، خلط ملط کرنا-

یَسِیْرُ الرَّاکِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰی حَضَرَ مَوْتَ - ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک چلا جائے گا- (کوئی اس کو نہ چھیڑے گا راستہ میں ایسا امن ہوگا)-

حَضَرَ مَوْتٌ - بہ فتحہ میم یا بہ ضمہ میم، ایک شہر کا نام ہے عدن کے پورب کی طرف اور صحیح یہ ہے کہ حضر موت ایک قطعۂ ملک ہے جس میں کئی شہر ہیں "مُکلّی" اس کا ساحل ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنکریاں ماری گئی تھیں، وہ مر گئے اس لئے اس کا نام "حضر موت" ہوا- بعض نے کہا حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر نے وہیں انتقال فرمایا اور وفات کے وقت انہوں نے کہا "حَضَرَ الْمَوْتُ" اس وجہ سے اس کا یہی نام مشہور ہوگیا-

کَانَ یَمْشِیْ فِی الْحَضْرَمِیِّ - آپ حضر موت کی جوتی پہن کر چلتے- (عرب لوگ کہتے ہیں:

فِیْ لِسَانِہٖ حَضْرَمِیَّۃٌ - اس کی زبان میں لکنت ہے- (یعنی ہکلاپن)-

حَضٌّ - ترغیب دینا، ابھارنا، برانگیختہ کرنا-

تَحْضِیْضٌ - ابھارنا، رغبت دینا-

جَاءَتْہُ ھَدِیَّۃٌ فَلَمْ یَجِدْلَھَا مَوْضِعًا فَقَالَ ضَعْہُ بِالْحَضِیْضِ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ اٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبْدُ - آنحضرتؐ کے پاس کچھ (کھانا) تحفہ آیا، آپ نے اس کے رکھنے کے لئے کوئی (میز یا تخت وغیرہ اونچی) جگہ نہ پائی، تو فرمایا نیچے ہی (زمین پر) رکھ دے- میں تو (اللہ کا) غلام (بندہ) ہوں غلام کی طرح کھانا کھاتا ہوں (زمین پر بیٹھ کر)-

حَضِیْضٌ - پستی (اس کا مقابل اوج ہے)-

مَا عِنْدَہٗ حَضَضٌ وَّلَا بَضَضٌ - اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے-

تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُہٗ اِلَی الْحَضِیْضِ - اس پہاڑ کے پتھر دامن میں گر پڑے (یعنی پہاڑ کے نشیب میں جہاں زمین ہوتی ہے)-

اِنَّ الْعَدُوَّ بِعُرْعُرَۃِ الْجَبَلِ وَنَحْنُ بِالْحَضِیْضِ - دشمن تو پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور ہم نیچے زمین پر ہیں-

حُضٌّ اور حِضِّیْضٰی اور حُضِّیْضٰی - سب کے وہی معنی ہیں جو حَضٌّ کے ہیں-

فَاَیْنَ الْحِضِّیْضٰی - پھر ابھارنا کہاں گیا؟

لَابَاْسَ بِالْحُضَضِ - رسوت کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں-

کَاَنَّہٗ یَطْلُبُ دَوَاءً اَوْ حُضَضًا - جیسے وہ دوا کا طالب ہے یا رسوت کا-

لَابَاْسَ اَنْ یَّکْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالْحُضَضِ یا بِالْحَضَضِ - روزہ دار کو رسوت آنکھوں میں لگانا کچھ منع نہیں-

اِنَّہٗ کَانَ یَاْکُلُ عَلَی الْحَضِیْضِ وَ یَنَامُ عَلَی الْحَضِیْضِ - زمین ہی پر کھاتے تھے اور زمین ہی پر سوتے تھے-

حروف تحضیض چار ہیں: ھَلَّا اور اَلَّا اور لَوْلَا اور لَوْمَا-

مُحَاضَّۃ - ایک دوسرے کو رغبت دلانا - تَحَاضُّوْنَ اسی سے ہے-

حَضْنٌ - گود میں لینا' پالنا' انڈے سینا-

اِنَّہٗ خَرَجَ مُحْتَضِنًا اَحَدَابْنَیْ اِبْنَتِہٖ - آنحضرتؐ برآمد ہوئے اپنے ایک نواسے کو گود میں لئے ہوئے (امام حسنؑ یا امام حسینؑ کو)-

حِضْنٌ - پہلو کو کہتے ہیں (ہر آدمی میں دو ''حضن'' ہوتے ہیں)-

اَخْرُجُ بِذِمَّتِکَ لَا اَنْفُذُ حِضْنَیْکَ - میں تیری پناہ میں نکلوں گا - تیرے پہلو میں نہیں چھوڑوں گا-

کَاَنَّمَا حُثْحِثَ مِنْ حِضْنَیْ ثَکَنٍ - جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا-

عَلَیْکُمْ بِالْحِضْنَیْنِ - تم لشکر کے دونوں کنارے سنبھالے رہو-

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ طَلَبُوا الْعِلْمَ حَتّٰی اِذَانَالُوْا مِنْہُ صَادُوْا حُضَّانًا لِاَبْنَاءِ الْمُلُوْکِ - ان لوگوں پر مجھ کو تعجب ہوتا ہے جو علم کو طلب کرتے تھے' جب علم کو حاصل کیا تو (بجائے اس کے کہ لوگوں کو تعلیم کریں اس پر عمل کریں) بادشاہزادوں کے اتالیق بن گئے (ان کی پرورش کرنے لگے' ان کی صحبت میں رہنے لگے)-

حُضَّانٌ - ''حَاضِنٌ'' کی جمع ہے- یعنی پرورش کرنے والا' کھلانے والا (اسی سے ''حَاضِنَۃٌ'' ہے یعنی کھلا یہ دایہ)-

حَضَانَۃٌ - حُضَّانٌ کا مصدر ہے-

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّحْضُنُوْنَا مِنْ ھٰذَا الْاَمْرِ - یہ انصاری بھائی چاہتے ہیں کہ ہم کو خلافت سے علیحدہ کر دیں (خود خلیفہ بنیں یہ حَضَنْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ سے نکلا ہے- یعنی میں نے اس شخص کو کام سے علیحدہ کیا)-

اِنَّ نُعَیْمًا یُرِیْدُ اَنْ یَّحْضُنَنِیْ اَمْرَ اِبْنَتِیْ - (نعیم کی بیوی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) نعیم چاہتا ہے کہ میری بیٹی کا مقدمہ (شادی وغیرہ کا) خود کر لے (مجھ سے کوئی رائے وغیرہ نہ لے یہ سن کر آپ نے نعیم سے فرمایا' اس کو علیحدہ مت کر' اس سے مشورہ لے)-

لَاتُحْضَنُ زَیْنَبُ عَنْ ذٰلِکَ - (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) زینب اس سے علیحدہ نہیں رکھی جائے گی (بلکہ اس کی بھی رائے لی جائے گی-

فِیْ اَعْنُزٍ حَضَنِیَّاتٍ - چند بکریوں میں جو ''حضن'' کی ہوں- (حضن ایک پہاڑ ہے نجد میں وہاں کی بکریاں مشہور ہیں- بعض نے کہا لال کالی بکریاں مراد ہیں- بعض نے کہا حضون وہ بکری جس کا ایک تھن دوسرے تھن سے بڑا ہو- علی بن محمد حُضَیْنِیْ حدیث کا راوی ہے- اسی طرح اسحاق حضینی امام رضا کا خادم تھا)-

باب الحاء مع الطاء

حَطْأٌ - مارنا' گوز لگانا' جماع کرنا-

فَحَطَاءَ فِیْ حَطْأً - آپ نے مٹھی سے ایک مار لگائی-

حَطَاءَ بِکَ اِذْتَشَا وَرْتُمَا - جب تم نے مشورہ کیا تو اس نے تمہاری رائے سے تم کو ہٹا دیا-

حَطْبٌ - لکڑیاں جمع کرنا' چغل خوری کرنا' مدد کرنا' اغوا کرنا-

اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبُ - میں جلانے کی لکڑیوں کے لئے حکم دوں وہ جمع کی جائیں یا توڑی جائیں-

تَحْطِیْبٌ اور اِحْتِطَابٌ - بھی لکڑیاں جمع کرنا-

حَمَّالَۃُ الْحَطَبِ - چغل خور' لگانے بجھانے والی-

حَاطِبُ اللَّیْلِ - وہ شخص جو اچھی بری سب طرح کی باتیں کرے یا اپنی کتاب میں صحیح اور غلط سب طرح کی روایتیں بھر دے-

حَاطِبُ بن ابی بلتعہ - مشہور صحابی ہیں-

حَطَّابٌ - لکڑہارا-

اَرْضٌ حَطِیْبَۃٌ - وہ زمین جہاں لکڑی بہت ہو-

عَائِذٌ مِمَّا احْتَطَبْتُ عَلٰی ظَھْرِیْ - میں ان گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی پیٹھ پر اکٹھا کئے ہیں یا

لادے ہیں-

حَطَّابَۃٌ- وہ لوگ جو لکڑیاں چنتے ہیں-

حَطٌّ- اوپر سے نیچے اترنا' نرخ گھٹ جانا' کم کر دینا' معاف کر دینا' چھوڑ دینا-

حِطَّۃٌ اور حِطِّیطٰی- اسم مصدر ہے (اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ ''حِطَّۃٌ'' کہتے ہوئے جاؤ یعنی ہمارے گناہ اتار دے' معاف کر دے- ان کو ٹھٹھا سوجھا وہ کیا کہنے لگے- حِنطَۃٌ فِیْ شَعِیْرَۃٍ یعنی گیہوں جو میں-

اَلْحَطِیْطَۃُ- وہ رقم جو قرضہ یا قیمت میں سے کم کر دی جائے-

حُطَّ حَطًّا یا حِطَّ حَطًّا یا حَطَّ حَطًّا- سب طرح صحیح ہے یعنی معاف کر دے-

مَنِ ابْتَلَاہُ اللّٰہُ فِیْ جَسَدِہٖ فَھُوَلَہٗ حِطَّۃٌ- جس شخص کو اللہ جسم کی کسی بیماری میں مبتلا کرے تو وہ اس کے لئے گناہوں کا اوتار (کفارہ) ہوگی-

فَقَالَ بِیَدِہٖ فَحَطَّ وَرَقَھَا- (آنحضرتؐ ایک سوکھے درخت کی ٹہنی کے نیچے بیٹھے) اور ہاتھ سے ایسا کیا کہ اس کے پتے جھاڑ دیئے-

اِذَا حَطَطْتُم الرِّحَالَ فَشُدُّوا السُّرُوْجَ- جب تم کجاوے (اونٹوں پر سے) اتار چکے (حج کر چکے) تو اب زین کسو (جہاد کی تیاری کرو)-

فَحَطَّتْ اِلَی الشَّابِ- وہ عورت جوان کی طرف جھکی- (اس کو پسند کیا گو وہ مفلس تھا)-

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تُسَمّٰی فِی التَّوْرٰاۃِ حَطُوْطًا- توراۃ شریف میں نماز کو حطوط فرمایا ہے (یعنی گناہوں کو اتارنے والی)-

حَطْمٌ- توڑنا-

اَیْنَ دِرْعُکَ الْحُطَمِیَّۃُ- تیری وہ زرہ کہاں گئی جو تلواروں کو توڑ دیتی ہے؟ (ایسی مضبوط ہے کہ تلوار اس پر پڑتی ہے تو ٹوٹ جاتی ہے- بعض نے کہا ''حطمیہ'' سے مراد یہ ہے کہ چوڑی اور بھاری- بعض نے کہا یہ منسوب ہے حطمہ بن محارب کی طرف جو زرہیں بنایا کرتا تھا یہ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا' جب انہوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں شادی کا سامان کروں)-

شَرُّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَۃُ- برا چرواہا وہ ہے جو اونٹوں پر ظلم کرتا ہے سختی کرتا ہے (چرواہے سے آپ کی مراد بادشاہ اور حاکم ہے اور اونٹوں سے آدمی)-

حُطَمَۃٌ اور حُطَمٌ- ظالم چرواہا-

کَانَتْ قُرَیْشٌ اِذَا رَاَتْہُ فِیْ حَرْبٍ قَالَتْ اِحْذَرُوا الْحُطَمَ اِحْذَرُوا الْقُطَمَ- جب قریش کے لوگ حضرت علیؓ کو جنگ میں دیکھتے تو کہتے ''اس ظالم سے بچو اس کاٹنے والے سے بچو-'' (سبحان اللہ! حضرت علیؓ کی شجاعت اور سپاہ گری ایسی ہی تھی)-

قَدْ لَفَّھَا اللَّیْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ- رات نے اس کو ایک ظالم ہانکنے والے کے ساتھ ڈھانپ لیا-

حُطَمَۃُ- دوزخ کا ایک طبقہ ہے (بعض نے کہا وہ چوتھا بلند ہے- اس کو حطمۃ اس لئے کہا کہ آگ وہاں بہت جوش پر ہے گویا ایک کو ایک توڑ رہی ہے- جیسے دریا میں ایک موج دوسری موج کو توڑ دیتی ہے)-

رَاَیْتُ جَھَنَّمَ یَحْطِمُ بَعْضُھَا بَعْضًا- میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے-

تَدْفَعَ مِنْ مِنیً قَبْلَ حَطْمَۃِ النَّاسِ- منیٰ سے لوٹ جائیں اس سے پہلے کہ لوگوں کا ہجوم ہو' ایک کو ایک ہٹائے اور توڑے-

اِذًا یَحْطِمُکُمُ النَّاسُ- اس وقت لوگ تم کو پیس ڈالیں گے' کچل دیں گے-

حَطِیْمٌ- کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور دروازے کے درمیان ہے یا حجر اسود اور زمزم کے درمیان- یا مقام ابراہیم اور دروازے کے درمیان اور مشہور یہ ہے کہ حطیم اس خالی جگہ کو کہتے ہیں جو میزاب رحمت کے تلے کعبہ سے باہر چھوڑ دی گئی ہے- اس کو حطیم اس لئے کہا کہ توڑ کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی- بعض نے کہا اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ طواف کے

کپڑے وہاں ڈال جاتے' وہ پڑے پڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے-بعض نے کہا حطیم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ عرب لوگ جب کسی بات پر قسم کھا کر عہد و پیمان کرتے تو ایک کوڑا یا جوتی یا کمان اس عہد کی یادگار میں وہاں رکھ دیتے)-

بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ یابَعْدَ مَا حَطَمْتُمُوْهُ- جب لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا (سارے گھر کی فکریں اس پر ڈال کر)-

فَجَعَلَ يَتَحَطَّمُ عَلَيْهِ غَيْظًا- وہ لگا غصہ سے اس پر جوش مارنے-

كُنَّا نَخْرُجُ سَنَةَ الْحَطْمَةِ- ہم قحط کے سال نکلتے-

قَالَ لِلْعَبَّاسِ اِحْبِسْ اَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ- آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا ابوسفیان کو اس مقام پر کھڑا کرو' جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے (اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہو گا اور ابوسفیان پر رعب پڑے گا) ایک روایت میں:

عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ- ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے- ایک روایت میں:

عِنْدَ خَطْمِ الْخَيْلِ ہے- یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہوا یک کو ایک روندرہا ہو)-

حُطَامُ الدُّنْيَا- دنیا کا مال واسباب-

حُطَامٌ- سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے-

حَطَّامٌ- شیر جیسے حَطُوْمٌ ہے-

حَاطُوْمٌ- قحط کا سال-

اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطِمْهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ- آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھران کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ پر اتری' اس کو پہلے منہ پر پھرایا کیونکہ وہ سب اعضاء سے اشرف ہے)-

لَاسَهْمَ لِلْحَطِمِ- اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا' جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو-

حَطْوٌ- زور سے ملانا-

اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَفَایَ فَحَطَانِيْ حَطْوَةً- آنحضرتؐ نے میری قفا (پشت گردن) تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) (بعض نے حَطَانِيْ حَطْأً روایت کیا ہے- اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں)-

باب الحاء مع الظاء

حَظْرٌ- منع کرنا' روکنا-

لَايَلِجُ حَظِيْرَةَ الْقُدْسِ مُدْمِنُ خَمْرٍ- جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ بہشت میں نہیں جا سکتا (حظیرۃ القدس سے مراد بہشت ہے- اصل میں حظیرہ اس احاطہ کو کہتے ہیں جس میں بکریوں کا مندہ اونٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں' ان کو ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے)-

لَاحِمٰى فِي الْاَرَاكِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاكَةٌ فِيْ حِظَارِيْ- پیلو کے درخت محفوظ نہیں ہو سکتے- ایک شخص نے کہا یہ درخت میری زمین میں ہے (یعنی جس کو میں نے آباد کیا ہے' مطلب یہ ہے کہ گو زمین تو نے آباد کی ہے اس وجہ سے تو اس کا مالک ہو گیا مگر جو درخت پیلو کے اس میں پہلے سے موجود تھے' ان کا تو مالک نہیں ہو سکتا' کیونکہ وہ جانوروں کے عام چراگاہ تھے)-

لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ- (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے لئے دعا فرمایئے میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں' ارشاد ہوا) تو نے تو دوزخ سے مضبوط آڑ کر لی (اب دوزخ کی آگ تجھ تک نہیں پہنچ سکتی)-

يَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ عَلَى الْمُسَاقِيْ سَدَّ الْحِظَارِ- زمین کا مالک مساقاۃ کرنے والے پر یہ شرط لگا سکتا ہے کہ باغ کی دیوار بند رکھے یا باڑ لگائے) حظار اس باڑ کو کہتے ہیں جو باغ کے گرد لگائی جاتی ہے)-

لَايُحْظَرُ عَلَيْكُمُ النَّبَاتُ- تم پر روک نہیں ہو سکتی

جہاں چاہو وہاں کھیتی کرو۔

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا - پروردگار کی دین رک نہیں سکتی۔

مَحْظُوْرٌ - حرام کو کہتے ہیں۔

حَظَرْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس کو حرام کر دیا۔

كِتَابُ الْحَظَرِ وَالْإِبَاحَةِ - اس کتاب میں حرام و حلال کا بیان ہے۔

كَانَ يَجْعَلُهٗ فِيْ حَظِيْرَةٍ مِّنْ قَصَبٍ يَحْبِسُهٗ فِيْهَا - (جو شخص ایلا کرتا پھر طلاق نہ دیتا (بیچاری عورت کو تکلیف دینے کے لئے) تو حضرت علیؓ اس کو سینٹھوں کے ایک احاطہ میں قید کر دیتے۔

اَلثَّابِتُ عَلٰى سُنَّتِيْ مَعِيَ فِيْ حَظِيْرَةِ الْقُدْسِ - جو شخص میری سنت پر قائم رہے (تکلیفوں پر صبر کرے) وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔

حَظِيْرَةُ الْمَحَارِيْبِ - بیت المقدس۔

فَقَدْ اَحْظَرَ عَلٰى نَفْسِهِ الرِّزْقَ - اس نے اپنے اوپر روزی بند کر دی۔

اَنْ يُّحْظَرَ لَهَا حِظَارٌ - اس کے لئے ایک باڑ بنائی جائے۔

حَظٌّ - نصیبہ - بخت - قسمت - مزہ اٹھانا - سرور اور خوشی۔

مِنْ حَظِّ الرَّجُلِ نَفَاقُ اَيِّمِهٖ وَمَوْضِعُ حَقِّهٖ - آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کے خاندان کی بے شوہر عورت سے نکاح کرنے کی لوگ رغبت کریں اور اس کا روپیہ جس کے ذمہ آتا ہو اس کے لئے مکر جانے کا موقع نہ ہو یعنی کامل دستاویز اور ثبوت رکھتا ہو)۔

مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ - جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے وہی اس کا حصہ ہے (یعنی اگر عبادت کی نیت سے آئے تو ثواب پائے گا - اگر دنیوی غرض سے آئے تو ثواب نہیں مل سکتا)۔

فَذٰلِكَ حَظُّهٗ - (اگر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور لغو کام کرے مثلاً لوگوں کی گردنیں پھاندے، ان کو ایذا دے) تو اس کا حصہ یہی ہے۔

لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ - ہر آدمی کے لئے جو دوزخ میں جانا لکھا ہے تو بخار اس کا بدل ہو جائے گا (بخار گویا دوزخ کی آگ کا بدل ہو جائے گا)۔

مَنْ اَرَادَ بِالْعِلْمِ الدُّنْيَا فَهُوَ حَظُّهٗ - جو شخص دین کا علم حاصل کرے اس سے دنیا کمانا چاہے گا تو اس کا نصیب وہی ہوگا (آخرت میں اجر نہیں ملے گا)۔

مَنْ اَنْشَدَ شِعْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهِيَ حَظُّهٗ - جو شخص جمعہ کے دن شعر شاعری کرے تو اس کا حصہ وہی ہوگا (یعنی اس کو ثواب نہ ملے گا)۔

اِحْتِظَاظٌ - بہ معنی مزہ اٹھانے کے (عربی زبان میں مستعمل نہیں ہے، عوام میں مشہور ہے - البتہ مَحْظُوْظٌ اور حَظِيْظٌ مستعمل ہے بمعنی صاحب نصیب اور متمول -)

حَظْوٌ - مزہ اٹھانا۔

اِحْظَاءٌ - مزہ دینا، احسان کرنا۔

اِحْتِظَاءٌ - مزہ اٹھانا۔

حَظْوَةٌ اور حُظْوَةٌ اور حُظَيَّةٌ - چھوٹا تیر بے پیکاں جس سے بچے کھیلتے ہیں۔

فَحَظَانِيْ بِهَا حَظَيَاتٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ - (طلحہ نے جوتی لی) اس سے مجھ کو چند بار مارا (ایک روایت میں طائے مہملہ سے ہے عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَظَاهُ بِالْحَظْوَةِ جیسے عَصَاهُ بِالْعَصَا - اس کو لکڑی سے مارا۔

فَاَيُّ نِسَاءِهٖ كَانَ اَحْظٰى مِنِّيْ - (آنحضرتؐ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھ سے صحبت کی) پھر آپ کی کون سی بیوی مجھ سے زیادہ صاحب نصیب تھی (تو ان جاہلوں کا خیال باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ شوال میں اگر نکاح کیا جائے تو عورت و مرد میں محبت نہیں ہوتی)۔

وَمَا يُقَرِّبُ مِنْكَ وَ يُحْظِيْ عِنْدَكَ - (یا اللہ میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے (اس کی وجہ سے مجھ کو تیرا قرب حاصل ہو) اور میری مراد پوری کرے یا

مجھ کو مزا دے-

باب الحاء مع الفاء

حَفْدٌ - پھرتی سے کام کرنا' جلد کرنا' خدمت کرنا-

حَافِدٌ - خدمت گار- اس کی جمع حَفَدَةٌ خدمت گاران-

حَفِیْدٌ - نواسا' پوتا-

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَّلَا مُفَنِّدٌ - آنحضرتؐ مخدوم تھے (لوگ آپؐ کے فرمان کی فوراً تعمیل کرتے) اور مرجع خلایق (آپ کے پاس لوگ جمع ہوتے) نہ آپ ترش رو تھے نہ بے فائدہ بک بک کرنے والے-

وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ - ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے لپکتے ہیں-

اَخْشٰی حَفَدَهٗ - (حضرت عمرؓ نے کہا! حضرت عثمانؓ بے شک خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کی کنبہ پروری سے ڈرتا ہوں (وہ اپنے عزیز و اقارب کی بہت پاس داری اور حمایت کرتے ہیں)-

یَحْفِدُوْنَ فِیْ مَصَالِحِکُمْ - وہ تمہاری بہتریوں کے لئے کوشش کرتے ہیں-

تُقْتَلُ حَفَدَتِیْ بِاَرْضِ خُرَاسَانَ - میرے نواسے خراسان کے ملک میں مارے جائیں گے (مراد امام رضا علیہ السلام ہیں)-

حَفْر - دودھ کے دانت گرنا' کھودنا' انتہا تک جانا' دبلا کرنا' جماع کرنا' دانت خراب ہو جانا' ان میں کیڑا لگ جانا- جیسے حَفَرٌ ہے-

وَتَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بِنَدَ امَتِکَ عِنْدَ الْحَافِرِ ثُمَّ لَاتَعُوْدُ اِلَیْهِ اَبَدًا - (میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا' توبہ نصوح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گناہ پر شرمندہ ہونا' گناہ ہوتے ہی) اور شرمندگی کے ساتھ فوراً اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہنا' پھر وہ گناہ کبھی نہ کرنا- (عرب لوگ ''عندالحافر'' یا ''عندالحافرة'' کو فوراً کے معنی میں استعمال کرتے ہیں کیونکر ''حافر'' گھوڑے کو کہتے ہیں اور گھوڑا ان کے نزدیک سب مالوں میں نفیس ہے- وہ ہمیشہ نقد بیچا جاتا ہے- چنانچہ کہتے ہیں: اَلنَّقْدُ عِنْدَ الْحَافِرِ - یعنی گھوڑے کے پاس نقد روپیہ موجود ہے)-

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ یُتْرَکُ عَلٰی حَالَتِهٖ حَتّٰی یُرَدَّ اِلٰی حَافِرَتِهٖ - یہ کام اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اپنی پہلی بنا پر آ جائے-

اَمُؤَاخَذُوْنَ بِهَا عِنْدَ الْحَافِرِ - کیا فوراً ان کاموں پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟

حَفَرُ اَبِیْ مُوْسٰی - ابوموسیٰ کے کنویں (جو انہوں نے بصرہ سے مکہ تک کھدوائے تھے)-

حُفَرٌ - ایک مقام کا نام ہے ذوالحلیفہ اور طل کے درمیان-

حَفِیْرٌ - قبر-

حَفِرٌ - ایک نہر کا نام ہے اردن میں- وہاں نعمان بن بشیر اترے تھے-

حَفَّارٌ - گورکن-

مِحْفَرٌ اور مِحْفَارٌ اور مِحْفَرَةٌ - کدال یا سبل یا پکاس (متنبی شاعر کہتا ہے:

اَلشِّعْرُ مَیْدَانٌ وَّ الشُّعَرَاءُ فُرْسَانٌ فَرُبَّمَا اتَّفَقَ تَوَارُدُ الْخَوَاطِرِ کَمَا قَدْ یَقَعُ الْحَافِرُ عَلَی الْحَافِرِ - یعنی شعر ایک میدان ہے اور شاعر لوگ گھوڑے کے سوار ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے ایک ہی شعر دو شاعروں کے دل میں آ جاتا ہے' جیسے کبھی ایک گھوڑے کی سم وہیں پڑتی ہے جہاں دوسرے گھوڑے کی سم پڑ چکی ہے)-

تُؤَدِّیْکَ اِلٰی حُفْرَتِکَ - وہ تجھ کو تیرے گڑھے (قبر) تک پہنچا دے گی-

اَلرِّهَانُ فِی الْحَافِرِ - گھوڑے میں شرط کرنا درست ہے (اسی طرح ہر سم والے جانور مثلاً گدھے خچر وغیرہ میں)-

لَاسَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ - آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست نہیں' مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں-

حَفْزٌ - ہلانا' برانگیختہ کرنا' پیچھے سے دھکیلنا' جماع کرنا'

مارنا گھیرا دینا' جلدی میں ڈالنا-

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ حَفْزُ الْمَوْتِ- قیامت کی ایک نشانی ناگہانی موت بھی ہے (بہت لوگ مرگ مفاجات میں مبتلا ہوں گے)-

وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ- ان کی سانس پھول گئی (جلدی جلدی چلنے لگی چونکہ وہ رکوع کی حالت میں دوڑتے ہوئے صف میں آ کر مل گئے)-

اِحْتَفَزَ لِاَمْرٍ- ایک کام کے لئے کمر کسی تیار ہوا-

وَهُوَ مُحْتَفِزٌ- آپ جلدی کی حالت میں بیٹھے تھے (یعنی اکڑوں نہ اطمینان سے)-

وَفِيْ فَخِذَيْهِ جَنَاحَانِ يَحْفِزُ بِهِمَا رِجْلَيْهِ- براق کی دونوں رانوں میں دو پنکھ تھے ان کی وجہ سے وہ اپنے پاؤں جلد جلد چلاتا تھا-

فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ- آپ کھجور تقسیم کرنے لگے اور جلدی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے (مستعجل اور مستوفز اور محتفز (سب کے ایک معنی ہیں- یعنی اکڑوں بیٹھے تھے' جلدی اٹھنا چاہتے تھے)-

ذُكِرَ عِنْدَهُ الْقَدَرُ فَاحْتَفَزَ- ابن عباسؓ کے سامنے تقدیر کا ذکر آیا تو وہ گھبرا گئے (رنجیدہ ہوئے- بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ اپنی سرین پر بیٹھ گئے' جیسے اٹھنا چاہتے تھے)-

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ اِذَا جَلَسَتْ وَ اِذَا سَجَدَتْ وَلَا تُخَوِّيْ كَمَا يُخَوِّي الرَّجُلُ- عورت جب نماز پڑھے تو جلسہ اور سجدہ میں سمٹ کر رہے اور مرد کی طرح نہ پھیلائے (یعنی جیسے مرد سجدے میں اپنا پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھتا ہے اور بازو پہلو سے جدا رکھتا ہے)-[1]

كَانَ يُوَسِّعُ لِمَنْ اَتَاهُ فَاِذَا لَمْ يَجِدْ مُتَّسَعًا تَحَفَّزَ لَهُ تَحَفُّزًا- احنف کیا کرتے تھے کہ جو کوئی ان کے پاس آتا اس کے لئے جگہ کشادہ کرتے- اگر کشادگی کا موقع نہ ہوتا تو خود سمٹ جاتے تا کہ وہ فراغت سے بیٹھ جائے-

فَاحْتَفَزْتُ- میں سمٹ گیا (چھوٹا ہو کر- موہری میں سے گھس گیا)-

لَاتَلَثَّمْ وَلَا تَحْتَفِزْ- نماز میں منہ پر گھونگٹ مت ڈال اور نہ اعضا کو سمیٹ (یہ حکم مرد کے واسطے ہے اور عورت کے لئے اس کے خلاف حکم ہے)-

فَهِيَ تَحْتَفِزُ بِالْغِنَاءِ سُكَّانَهَا- وہ مال دار بنا کر اپنے رہنے والوں کو ہانک رہی ہے (یعنی دنیا)-

حَفْشٌ- بہنا' دوڑنا' ہاتھوں کو زمین پر مارنا' جمع ہونا' چھیلنا' نکالنا' ہانکنا-

هَلَّا قَعَدَ فِيْ حِفْشِ اُمِّهٖ- اپنی ماں کے قطبی (چھوٹا صندوقچہ) میں کیوں نہ بیٹھ رہا (پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں' یہاں حفش سے مراد اس کا چھوٹا گھر ہے- یہ آپ نے ابن لتبیہ سے فرمایا جو زکوٰۃ کا تحصیلدار تھا' جب لوٹ کر آیا تو بعض چیزوں کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملی ہیں)-

دَخَلَتْ حِفْشًا- (جاہلیت کے زمانے میں عورت جب حائضہ ہوتی تو) ایک چھوٹی کوٹھری میں چلی جاتی (اور برے سے برے اپنے کپڑے پہن لیتی)-

حِفْظٌ- پہرہ دینا' نگہبانی کرنا' یاد کر لینا-

اِحْفَاظٌ- غصہ دلانا-

اِحْتِفَاظٌ- غصہ ہونا-

اَرَدْتُ اَنْ اُحْفِظَ النَّاسَ- میں نے یہ چاہا کہ لوگوں کو غصہ دلاؤں-

فَبَدَرَتْ مِنِّيْ كَلِمَةٌ اَحْفَظَتْهُ- میری زبان سے ایک کلمہ جلدی میں ایسا نکلا کہ ان کو غصہ آ گیا-

فَلَمَّا اَحْفَظَ الْاَنْصَارِيَّ- جب انصاری شخص کو غصہ دلایا (بعض نے کہا وہ زہری کا کلام ہے)-

لَايُحَفِّظُهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ- جو کوئی ان ناموں کو یاد کر لے وہ بہشت میں جائے گا (اس کی شرح ''احصاہا'' میں گزر چکی ہے)-

---

[1] کسی صحیح حدیث میں مرد و زن کی نماز میں فرق مذکور نہیں- (م)

حَفِظْتَهُ کَمَا اَنَّکَ هٰنَا - میں نے اس کو ایسا یاد رکھا، جیسے یہ بات کہ تو اس جگہ موجود ہے (یعنی محسوس امر کی طرح مجھ کو اس کا یقین ہے)۔

ذَکَرَ اَشْیَاءَ حَفِظْتُهَا اَوْلَا اَحْفَظُهَا - آپ نے کئی باتیں بیان کیں (اس میں سے) کچھ مجھ کو یاد ہیں کچھ یاد نہیں رہیں (بعض نے کہا یہ شک ہے - یعنی میں نہیں جانتا کہ مجھ کو یاد رہیں یا نہیں یاد رہیں -)

اَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ اِنْسَانٍ - (یہ علی بن مدینی راوی کا شک ہے - یعنی سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا' تم نے جب یہ حدیث عمرو سے سنی) تو اس سے پہلے تم نے یہ حدیث اور کسی سے یاد کی تھی؟

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا - جو شخص میری امت کی چالیس حدیثیں یاد کر کے پہنچا دے (یہ حدیث ضعیف ہے' مگر فضائل اعمال میں ایسی حدیثوں کو قبول کیا ہے - بعض نے کہا کہ چالیس حدیثوں کو یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ مع اسناد اور مع معرفتِ رواۃ اور معرفتِ صحت وضعف ان کو یاد کر لے - دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کو علم کی حد فرمایا)۔

کَانَ فِیْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَیْهِ خِرْقَةٌ - وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک ایک چیتھڑا بھی اس کپڑے کا اس کے تن پر رہے گا -

مَنْ حَفِظَهَا یا مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا - جو شخص نمازوں کی محافظت کرے (یعنی ان کو بھلائے نہیں اور جملہ شرائط اور آداب کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرے)۔

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ - تو میری جان کو بھی اسی طرح محفوظ رکھ' جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے -

اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَکَ - تو اللہ کے حکموں کا خیال رکھ (فرائض کو بجا لا اور حرام کاموں سے بچا رہ) اللہ کو اپنے سامنے پائے گا (یعنی وہ تجھ کو دنیا اور آخرت دونوں کی آفتوں سے محفوظ رکھے گا)۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِیْ وَلَدِهٖ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ - یا اللہ! عباس کی اولاد کو محفوظ رکھ اور ان کی نسل میں خلافت باقی رکھ -

وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ - جن لوگوں کو اللہ نے تحریف سے بچائے رکھا' انہوں نے جان لیا -

یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ - وہ فرشتے اللہ کے حکم سے اس کو بچاتے رہتے ہیں -

لَایُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ - وضو پر وہی محافظت کرتا ہے (ہر وقت باوضو رہتا ہے جو مومن ہو)۔

اِحْتَفِظُوْا بِکُتُبِکُمْ - اپنی کتابوں کو محفوظ رکھو -

اِنْ اَسْعَدَ الْقَلْبُ بِالرِّضَاءِ نَسِیَ التَّحَفُّظَ - جب آدمی قضائے الٰہی سے راضی ہو جاتا ہے تو پھر احتیاط اور چوکسی چھوڑ دیتا ہے' بھول جاتا ہے -

مِنْ دَعَائِمِ النِّفَاقِ اَلْحَفِیْظَةُ - نفاق کے ستونوں میں ایک غصہ بھی ہے -

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الْمُسْتَحْفِظِیْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ یا عَلَی الْمُسْتَحْفَظِیْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ - یا اللہ! آلِ محمدؐ میں جو امانت کے محفوظ رکھنے والے ہیں یا جن کو تو محفوظ رکھے (برائیوں سے) ان پر اپنی رحمت اتار (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد ائمہ اہلبیتؑ ہیں کیونکہ انہوں نے دین اور شریعت کو محفوظ رکھا)۔

حَفٌّ - سوکھ جانا' بالوں کا بے روغن ہونا' گھوڑے کے دوڑنے کی آواز' مونڈنا' گروانا' گھیر لینا -

فَیَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ - وہ فرشتے اپنے پنکھوں سے ان کو گھیر لیتے ہیں (ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں)۔

مَنْ حَفَّنَا اَوْ رَفَّنَا فَلْیَقْتَصِدْ - جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے یا ہم سے محبت رکھے تو بیچ کی چال چلے (میانہ روی اختیار کرے' افراط وتفریط اور غلو ومبالغہ سے بچے (عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالَهٗ حَافٌّ وَّلَا رَافٌّ -

اور کہتے ہیں:

ذَهَبَ مَنْ كَانَ يَحُفُّهُ وَ يَرُفُّهُ- اب اس کا کوئی سراہنے والا، پیچ کرنے والا نہیں رہا)-

اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ- ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں-

ظَلَّلَ اللّٰهُ مَكَانَ الْبَيْتِ ضَمَامَةً فَكَانَتْ حِفَافَ الْبَيْتِ- اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ جہاں تھا، وہاں پر ابر کا سایہ کر دیا- وہ کعبہ کے گرداگرد ہو گیا (محیط میں ہے کہ حِفَافٌ بہ کسرہ حا مصدر ہے اور بمعنی جانب بھی آتا ہے)-

حِفَافَ الْجَبَلِ- پہاڑ کے دونوں کنارے-

كَانَ اَصْلَعَ لَهٗ حِفَافٌ- حضرت عمرؓ کے سر کے بال گر گئے تھے، بیچ میں سر کھلا تھا، گرداگرد بال تھے-

لَمْ يَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰى حَفَفٍ- آنحضرتؐ نے کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ تنگی ہی میں عمر گزاری- (بعض نے کہا حَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والوں کے موافق کھانا ہو اور ضَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والے بہت ہوں کھانا تھوڑا ہو)-

هُوَ حَافُّ الْمَطْعَمِ- (عراق کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اب تک) خشک غذا کھاتے ہیں (آپ کی طاقت کیسے قائم رہے گی؟)-

كَيْفَ وَجَدْتَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ رَاَيْتُ حُفُوْفًا- تم نے ابوعبیدہ بن جراح کو کس حال میں دیکھا؟ انہوں نے کہا تنگی اور ضیق میں (باوجودیکہ فوج عظیم کے سردار تھے اور ایک بڑے ملک کے حاکم تھے مگر گزران اس طرح کرتے تھے جیسے بہت غریب لوگ کرتے ہیں، مسلمانوں کا ابتدا سے یہی وتیرہ رہا انہوں نے سادی غذاؤں پر قناعت کی، موٹا جھوٹا لباس پہن لیا- اس وجہ سے اپنے دشمنوں پر غالب آئے جو عیش ونشاط میں مصروف رہتے تھے، پھر جب مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی روش چھوڑ دی، عیش ونشاط اور مکلفات میں مصروف ہوئے تو دشمنوں نے ان سے سب کچھ چھین لیا جو ان کے بزرگوں نے خون بہا کر کمایا تھا)-

حَفَّ بَعْضُهُمْ- بعض نے گھیر لیا (ایک روایت میں حَضَّ ہے یعنی برانگیختہ کیا- ایک میں حَظَّ ہے یعنی ایک نے دوسرے کو گھٹایا، اترنے کے لئے اشارہ کیا)-

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ- بہشت تو ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں- (محنت، مشقت، عبادت اور جہاد کی تکالیف وغیرہ، جب یہ باتیں اختیار کرو، نفس کی خواہشات اور اس کی تمناؤں کو ختم کرو، تب کہیں بہشت تک رسائی ہو گی- ایک روایت میں حُجِبَتْ ہے)-

حُفَّتِ الدُّنْيَا بِالشَّهَوَاتِ يَاحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ- دنیا یا دوزخ شہوتوں (خواہشوں) سے گھری ہوئی ہے- (جب خواہش پرستی کرتے رہو گے تو دوزخ تک رسائی ہو گی)-

حَفِيْفٌ- درخت کے پتے ہلنے یا گھوڑے کے دوڑنے کی آواز-

مَحِفَّةٌ- محافہ شدہ-

حَفْلٌ- جمع ہونا، بہت ہونا، بھر کر ہونا-

حُفُوْلٌ اور حَفِيْلٌ بھی حَفْلٌ کے مترادف ہیں-

مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً وَ رَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا- جو شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھنوں میں دودھ بھر دیا گیا ہو (جانور کے مالک نے اس کو کئی روز سے نہ دوہا ہو اس خیال سے کہ دودھ بہت سا جمع ہو جائے اور خریدار دھوکا کھائے اس کو بہت دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت پر خرید لے) اور اس کو پھیر دے (جب خریدار کو معلوم ہو کہ بائع نے اس کو چکمہ دیا) تو ایسا کرے وہ جانور واپس کر دے، اس کے ساتھ ایک صاع (غلہ یا کھجور) بھی دے (تاکہ بائع کے دودھ کی قیمت ادا ہو جائے)-

اَلنَّهْيُ لِلْبَايِعِ اَنْ لَّايُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَ كُلَّ مُحَفَّلَةٍ- بائع کو اس کی ممانعت کہ اونٹنی کے تھنوں میں دودھ جمع کرلے یا اور کسی جانور کے تھنوں میں (جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ) جس کا دودھ جمع کیا جا سکتا ہو-

لِلّٰهِ اُمٌّ حَفَلَتْ لَهٗ وَ دَرَّتْ عَلَيْهِ- بڑی شان والی ہے وہ ماں جس نے عمر کے لئے دودھ اپنی چھاتی میں بھرا پھر ان کو پلایا (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف کی)-

هِيَ حَافِلٌ- وہ بہت دودھ والی ہے-

حُفَّلًا بِطَانًا - دودھ بھری ہوئیں پیٹ پھولی ہوئیں -
وَ دَفَقَتْ فِیْ مَحَافِلِهَا - اور جمع ہونے کی جگہوں میں بہہ گئی -
مَحَافِلُ - جمع ہے مَحْفِلٌ کی - یعنی مجمع - اسی طرح -
مُحْتَفَلٌ - جمع ہونے کا مقام -
تَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ التَّمْرِ - (قیامت کے قریب اچھے اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور کچرا (کوڑا) رہ جائے گا جیسے کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے (یعنی برے لوگ رہ جائیں گے) -
لَایَحْتَوِیْهِ مُحْتَفِلٌ - اس کو اچھا مستعد آدمی بھی نہیں گھیر سکتا -
اِحْتَفَلَ - مبالغہ کیا اچھی طرح کیا -
اَلْمَوَاطِنُ الْحَفِلَةُ - لوگوں سے بھرے ہوئے مقامات (ایک روایت میں حَفِیْلَةٌ ہے' معنی وہی ہیں) -
اَلْعَرُوْسُ تُکْتَحِلُ وَ تَحْتَفِلُ - دلہن سرمہ لگائے اور اپنے آپ کو آراستہ اور تیار کرے -
نَهٰی عَنِ التَّصْرِیَةِ وَ التَّحْفِیْلِ - (دونوں کے ایک معنی ہیں) یعنی جانور کے تھن میں دودھ جمع کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ دھوکا دینا ہے) -
مُصَرَّاةٌ بہ معنی مُحَفَّلَةٌ -
حَفْنٌ - دونوں ہتھیلیاں بھر کر لینا -
حَفْنَةٌ - ایک لپ دونوں ہتھیلیاں بھر کر -
اِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِّنْ حَفَنَاتِ اللّٰهِ - ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے لپوں میں سے ایک لپ ہیں (یعنی باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر پروردگار کی عظمت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے اس کی ایک لپ ہیں - دوسری روایت میں حَثْیَةٌ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّنَا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں - اہل حدیث نے اس قسم کی احادیث میں تاویل نہیں کی بلکہ ان کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے بغیر تشبیہ اور تکییف کے اور یہی مذہب راجح ہے) -
اَهْدٰی اِلَیْهِ مَارِیَةَ مِّنْ حَفْنٍ - مقوقس (اسکندریہ کے بادشاہ) نے ماریہ قبطیہ کو حفن سے لے کر آنحضرتؐ کے پاس بطور تحفہ کے بھیجا (حفن ایک بستی کا نام ہے ملک مصر میں) -
حُفْنَةٌ - بہ ضمہ حاء بہ معنی حَفْنَةٌ - (بعض نے کہا مٹھی' اور حُفْنَةٌ گڑھے کو بھی کہتے ہیں) -
حَفْوٌ - دینا اور نہ دینا' جڑ سے نکالنا' خوب تراشنا' احسان کرنا' ننگے پاؤں چلنا -
اِحْفَاءٌ - مبالغہ کرنا' خوب تراشنا' بہت پوچھنا' بہت مانگنا -
اِنَّ عَجُوْزًا دَخَلَتْ عَلَیْهِ فَسَاَلَهَا فَاَحْفٰی وَقَالَ اِنَّهَا کَانَتْ تَاتِیْنَا فِیْ زَمَنِ خَدِیْجَةَ - ایک بڑھیا آنحضرتؐ کے پاس آئی آپ نے اس کا حال پوچھا اور اچھی طرح پرسش کی' فرمانے لگے یہ بڑھیا ہمارے پاس خدیجہؓ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی -
اِنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَحْفَوْهُ - صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا اور بہت پوچھا (انتہا کر دی) -
تَحَفِّیْ - کوشش کرنا -
حَفِیُّ الْاَلْطَافِ - بڑی مہربانیاں کرنے والا (بعض نے خَفِیُّ الْاَلْطَافِ پڑھا ہے یعنی پوشیدہ طور پر احسان کرنے والا) -
فَاَنْزَلَ اُوَیْسَانِ الْقَرَنِیَّ فَاحْتَفَاهُ - اویس قرنی کو اتارا ان کی خاطر کی (حال پوچھا) -
اِنَّ الْاَشْعَثَ سَلَّمَ عَلَیْهِ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ بِغَیْرِ تَحَفٍّ - اشعث بن قیس نے حضرت علیؓ کو سلام کیا انہوں نے مختصر جواب دیا (مزاج پرسی وغیرہ کچھ نہیں کی) -
لَزِمْتُ السِّوَاکَ حَتّٰی کِدْتُ اُحْفِیْ فَمِیْ - میں نے مسواک لازم کر لی (کثرت سے مسواک کرنا شروع کیا) یہاں تک کہ قریب تھا میرے دانت نہ رہیں خالی منہ رہ جائے (دانت گھس جائیں) -
اَمَرَ اَنْ تُحْفَی الشَّوَارِبُ یَا اَنْ نُحْفِیَ الشَّوَارِبَ - آپ نے حکم دیا مونچھوں کو خوب کتروانے کا -
اَحْفُوا الشَّوَارِبَ یَا اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا

اللّحیٰ - مونچھوں کو خوب کترواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو (مسلمانوں نے آنحضرتؐ کی پیروی چھوڑ کر کافروں کا شیوہ اختیار کیا ہے یعنی داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا - خصوصاً ترک اور ایرانیوں نے تو داڑھی منڈانا لازم کر لیا ہے - ان میں شاذو نادر ہی اشخاص داڑھی والے نظر آتے ہیں' اب مونچھوں کا کتروانا یہ ہے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے - امام مالکؒ نے کہا ''مونچھ منڈانا مثلہ ہے' ایسا کرنے والے کو سزا دینا چاہئے'' حقیقت میں مونچھ منڈانے سے آدمی بدصورت ہو جاتا ہے' اسی طرح مونچھیں بہت بڑھانے سے' سنت کا طریق یہ ہے کہ مونچھ اتنی کتروائے کہ ہونٹ کا کنارہ کھلا رہے - بعض نے کہا جڑ سے کتروانا افضل ہے اور ڈاڑھی بالکل چھوڑ ہی دے یا ایک مٹھی سے جو زیادہ ہو وہ کتروا ڈالے - بعض نے کہا ایک مشت اور دو انگشت سے جو زیادہ ہو اس کو کتروا سکتا ہے - اور امامیہ کے نزدیک ایک مٹھی سے زیادہ داڑھی رکھنا مکروہ ہے لیکن ڈاڑھی منڈانا بالاتفاق حرام یا مکروہ ہے)-

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحْتُفِیْنَا اِذًا - (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدمؑ سے فرمائے گا اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ نکال! وہ عرض کریں گے' پروردگار کتنے آدمی نکالوں؟ تب ارشاد ہو گا ہر سینکڑے میں سے ننانوے آدمی! صحابہؓ نے عرض کیا) یا رسول اللہ ﷺ پھر تو ہم مٹ گئے (بالکل برباد ہو گئے)-

اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَ اَحْفَا بِيَدِهٖ - ان کو بالکل کاٹ کر پھینک دو (قتل کر ڈالو) اور آپ نے اپنا ہاتھ جھکایا (صاف کرنے کا اشارہ کیا)-

كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَيَّ وَيُحْفِيَ عَنِّيْ - میں نے ابن عباس کو لکھا کہ مجھ کو لکھو (نصیحت کرو) مگر بعض باتیں رہنے دو (جن کے سننے کی میں طاقت نہیں رکھتا! بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے' خوب لکھو تو عَنِّیْ بمعنی عَلَیَّ ہو گا ایک روایت میں يُخْفِيَ عَنِّيْ ہے خائے معجمہ سے' یعنی اس کتابت کا حال مخفی رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو)-

اِحْفَاءٌ - کے معنی دینے اور نہ دینے دونوں کے آئے ہیں-

اِنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَهٗ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَهٗ حَفَوْتَ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کے پاس تین بار سے زیادہ چھینکا' تو آپ نے فرمایا - بس اب تو نے ہم کو روک دیا (کیونکہ تین بار کے بعد پھر چھینک کا جواب دینا ضروری نہیں ہے)-

اِنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ السَّلَفِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ الزَّاكِيَاتُ فَقَالَ لَهٗ اَرَاكَ قَدْ حَفَوْتَنَا ثَوَابَهٗ - ایک شخص نے اگلے لوگوں میں سے کسی کو سلام کیا' اس نے جواب میں یہ کہا' وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الزاکیات تب' یہ شخص بولا واہ تم نے تو ہمارے سلام کا ثواب ہی کھو دیا (کیونکہ جواب اس سے بہتر دیا یا تم نے سارا ثواب لوٹ لیا)-

لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا - یا تو دونوں جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے یا دونوں پہن کر چلے (مگر ایک جوتی پہن کر اور ایک ننگا پاؤں رکھ کر چلنا اچھا نہیں - کیونکہ اس طرح کرنے میں پاؤں میں موچ آ جانے اور پھسلنے کا ڈر ہوتا ہے اور بدتمیزی بھی ہے)-

مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَانُكُمْ بِهَا - (مردار کب حلال ہے؟) جب صبح کچھ نہ پاؤ شام کچھ نہ پاؤ اور کوئی ترکاری (یا میوہ) بھی زمین پر نہ پاؤ' تو پھر تمہیں اختیار ہے (مردار کھا سکتے ہو)-

ایک روایت میں مَالَمْ تَحْتَفُوْا ہے بغیر حمزہ کے' ایک میں مَالَمْ تَجْتَفِئُوْا ہے جیم معجمہ سے' ایک میں مَالَمْ تَحْتَفُوْا ہے - ایک میں مَالَمْ تَخْتَفُوْا ہے-

اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا - تم ننگے پاؤں ننگے بدن' بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے-

اِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ - اگر میں شہر آؤں گا تو تجھ سے اس بات کو خوب پوچھوں گا-

رَاَيْتُهٗ بِكَ حَفِيًّا - میں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ تجھ پر مہربان ہیں (تیرے حال پر توجہ فرماتے ہیں)-

حَفْيَاءُ - ایک موضع ہے مدینہ سے کئی میل پر-

حَتّٰى حَفِيَتْ رِجْلَاهُ فَحَمَلَهٗ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى

كَاهِلِهٖ اِلٰى فَمِ الْغَارِ - (ہجرت کی رات میں آنحضرتؐ انگلیوں کی نوکوں پر پنجوں کے بل چلے تا کہ مشرک قدموں کا نشان نہ پا سکیں) یہاں تک کہ آپ کے پاؤں تھک گئے (کیونکہ آپؐ ننگے پاؤں تھے' اور آپ کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی دوسرا رات کا وقت' زمین پتھریلی اور شاید رستہ بھی بھول گئے ہوں' یا عمداً دوسرے چکر کے راستے سے گئے ہوں' چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ رات بھر چلتے رہے) آخر حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو اپنے کاندھے پر بٹھا کر غار کے منہ تک لے گئے۔

وَسَتُنْبِئُكَ اِبْنَتُكَ النَّازِلَةُ بِكَ فَاَحْفِهَا السُّؤَالَ - آپ کی صاحبزادی جو آپ کے پاس آتی ہیں آپ کو خبر کر دیں گی' آپ ان سے خوب پوچھئے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)۔

كَانَ اَبِیْ يُحْفِیْ رَاْسَهٗ اِذَا جَزَّهٗ - میرے والد جب سر کے بال تراشتے تو جڑ سے تراشتے۔

باب الحاء مع القاف

حَقَبٌ - پیشاب یا پاخانہ رک جانا - اسی طرح:

حَقَنٌ - پیشاب روکنا -

لَا رَاْیَ لِحَاقِبٍ وَّلَا لِحَاقِنٍ - پاخانہ یا پیشاب جس کا رکا ہوا اس کی رائے کچھ نہیں (کیونکہ ایسی حالت میں اس کی فکر صائب نہیں ہو سکتی)۔

نَهٰى عَنْ صَلٰوةِ الْحَاقِبِ وَالْحَاقِنِ - آنحضرتؐ نے پیشاب یا پخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا -

حَقِبَ اَمْرُ النَّاسِ - لوگوں کے کام رک گئے - یہ حَقِبَ الْمَطَرُ سے نکلا ہے - یعنی پانی رک گیا -

رَكِبْتُ الْفَحْلَ فَحَقِبَ - میں اونٹ پر چڑھا' پھر اس کا پیشاب رک گیا (بعض نے کہا: حَقَبٌ کہتے ہیں اس رسی کو جو اونٹ کی کمر پر باندھی جاتی ہے - یہ رسی اس کے ذکر پر لگ جاتی ہے تو اس کا پیشاب بند ہو جاتا ہے تو حَقِبَ - کے معنی یہ ہیں کہ رسی اس کے ذکر پر لگ گئی)۔

ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهٖ - پھر ایک تسمہ اسی رسی میں سے نکالا جو اونٹ کے پیچھے پر باندھی جاتی ہے یا پالان کے آخری حصہ یعنی حقیبہ میں سے (یا حقیبہ وہ تھیلی جو پالان کے آخر میں رہتی ہے اس میں آدمی اپنا توشہ وغیرہ رکھتا ہے)۔

فَخَرَجَ بِیْ اِلٰى غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مُرْدِفِیْ عَلٰى حَقِيْبَةِ رَحْلِهٖ - (حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں میں یتیم تھا' عبداللہ بن رواحہ میری پرورش کرتے تھے) وہ غزوۂ موتہ میں مجھ کو اپنے ساتھ اونٹ کے حقیبہ پر بٹھا کر نکلے۔

فَاَحْقَبَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَلٰى نَاقَةٍ - عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کر لیا۔

اَحْقَبَ زَادَهٗ خَلْفَهٗ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ - اپنا توشہ اونٹنی پر اپنے پیچھے حقیبہ پر رکھا۔

اَلْاِمَّعَةُ فِيْكُمُ الْيَوْمَ الْمُحْقِبُ النَّاسَ دِيْنَهٗ يَا الَّذِیْ يَحْقِبُ دِيْنَهُ الرِّجَالُ - امعہ آج تم میں وہ شخص ہے جو اپنے دین کو لوگوں کے تابع بناتا ہے (جس طریقہ پر لوگ چلیں وہ بھی چلتا ہے' اندھا دھند ان کی تقلید کرتا ہے' خود کچھ نہیں سوچتا نہ غور و فکر کرتا ہے)۔

كَانَ نُفُجَ الْحَقِيْبَةِ - زبیر کے سرین اونچے اٹھے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اِنْتَفَجَ جَنْبَا الْبَعِيْرِ - اونٹ کے دونوں پہلو اٹھ گئے -

اَحْقَبٌ - نصیبین کے جن جو آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک کا نام تھا - کہتے ہیں یہ پانچ جن تھے - خسا - مسا - شاصہ - باصہ - احقب -

وَاَعْبَدُ مَنْ تَعَبَّدَ فِی الْحِقَبِ - جن لوگوں نے سال بہ سال عبادت کی ان سب میں زیادہ عبادت کرنے والا -

حِقَبٌ - جمع ہے حِقْبَةٌ بہ کسرہ حا کی' بمعنی سال اور حُقُبٌ بہ ضمہ حا اسی سال کا ہوتا ہے - اس کی جمع حِقَابٌ اور اَحْقَابٌ اور اَحْقُبٌ آتی ہے -

وَكُنَّا كَنَدْ مَانَیْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً - ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے؟ (جذیمہ کے مصاحبوں کا قصہ مشہور ہے)۔

اِحۡتَقَبَ - کمایا - حَقَائِبُ جمع ہے حَقِیۡبَۃٌ کی -

حدیث میں ہے: یُقَاصَانِ بِحَقَائِبِ الۡبِیۡرِ -[1]

(اسماعیل بن حقبہ حدیث کا راوی ہے) -

حَقۡحَقَۃٌ - جانور کو بہت چلانا یہاں تک کہ تھک جائے -

شَرُّ السَّیۡرِ الۡحَقۡحَقَۃُ - بہت برا چلنا یہ ہے کہ آدمی تھک جائے یا جانور کو اتنا چلائے کہ وہ خستہ ہو جائے -

بعض نے کہا حَقۡحَقَۃٌ یہ ہے کہ ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے، پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے یا جانور کو اسی طرح چلائے یہ جملہ مطرف نے بھی اپنے بچے سے کہا تھا - ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی عبادت کس کام کی، جس کے بعد آدمی بالکل خستہ ہو جائے ایسی عبادت کرنی چاہئے جو آسانی کے ساتھ ہمیشہ ہو سکے -

حِقۡدٌ یا حَقۡدٌ یا حَقِیۡدَۃٌ - دل میں کینہ رکھنا - چھپی دشمنی -

حَقَدَ - پانی کا رک جانا، کان میں سے بال نکلنا، بند ہو جانا چربی دار ہونا - جمع حُقُوۡدٌ اور حَقَائِدُ اور اَحۡقَادٌ ہے -

حَقُوۡدٌ - بڑا کینہ رکھنے والا -

حَقۡرٌ یا حُقۡرِیَّۃٌ یا مُحۡقَرَۃٌ - ذلیل ہونا، ذلیل کرنا -

تَحۡقِیۡرٌ - ذلیل کرنا -

اِسۡتِحۡقَارٌ - ذلیل جاننا، ذلیل سمجھنا -

حَاقُوۡرَۃٌ - چوتھا آسمان -

حُقَارَۃٌ - ذلت -

عَطَسَ عِنۡدَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرۡتَ وَ نَقِرۡتَ - ایک شخص آپ کے پاس چھینکا، آپ نے فرمایا تو ذلیل اور خوار ہوا -

لَا یَحۡقِرُہٗ - اس کو حقیر نہ سمجھے، غرور نہ کرے -

تَحۡقِرُوۡنَ صَلٰوتَکُمۡ بِصَلٰوتِہِمۡ - تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر جانو گے -

سَیَکُوۡنُ لَہٗ طَاعَۃٌ فِیۡمَا تَحۡقِرُوۡنَ - تم عنقریب شیطان کی اطاعت کرو گے ان گناہوں میں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو (مثلاً فتنہ وفساد اور خانہ جنگی وغیرہ) -

لَا تَحۡقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَۃٍ - کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو حقیر نہ سمجھے (اس کے بھیجے ہوئے حصہ کو نظر حقارت سے نہ دیکھے منہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اس کی حقارت ہوتی ہو) -

اِتَّقُوۡا الۡمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوۡبِ - ایسے گناہوں سے بچو جن کو تم چھوٹا اور حقیر سمجھتے ہو (ایسا نہ ہو جناب احدیت کو وہی ناگوار ہوں اور تم ہلاک ہو جاؤ) -

حِقۡفٌ - ٹیڑھی، ریتی، لانبی (اس کی جمع اَحۡقَافٌ اور حِقَافٌ اور حُقُوۡفٌ اور حَقَائِفُ اور حِقَفَۃٌ ہے) -

عرب لوگ کہتے ہیں: اِحۡقَوۡقَفَ الشَّیۡءُ - جب کوئی شئے ٹیڑھی ہو جائے -

حُقُوۡفٌ - سونے کے لئے جھک جانا -

فَاِذَا ظَبۡیٌ حَاقِفٌ - دیکھا تو ایک ہرن ٹیڑھا ہو کر سو رہا ہے -

فِیۡ تَنَائِفَ حِقَافٍ یا فِیۡ تَنَائِفَ حَقَائِفَ - خشک ریتلے میدانوں میں (بعض نے کہا:

حِقۡفٌ - قبہ کو بھی کہتے ہیں اور قرآن میں اَحۡقَافٌ سے قوم عاد کے گنبد مراد ہیں مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی) -

حَقٌّ - غلبہ کرنا، واجب کرنا، بیچ سر میں مار لگانا، یقین کرنا، ثابت ہونا، اونٹ کا چوتھے سال میں لگنا -

حِقَّۃٌ - بھی ''حَقٌّ'' سے ہے، وہ اونٹ جو تین سال کا ہو کر چوتھے سال میں لگے -

حَقٌّ - اللہ کا نام بھی ہے کیونکہ حقیقۃ موجود وہی ہے باقی سب چیزوں کا وجود مثل عدم کے ہے جو زوال پذیر ہے -

حَقٌّ - باطل کی ضد ہے -

مَنۡ رَاٰنِیۡ فَقَدۡ رَاَی الۡحَقَّ - جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت

---

[1] ان دونوں کو کنویں کے ڈولوں پر قیاس کیا جاتا ہے۔ (م)

نہیں بن سکتا)۔

اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ - امانت دار پکا امانت دار۔

وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ - اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے (حق سے مراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس ثواب کا وعدہ اپنے بندوں سے کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا لیکن حق کے یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شئے واجب یا لازم ہے جس کے خلاف وہ نہیں کرسکتا - اس کو تو سب قدرت ہے چاہے تو تمام مومنوں کو آگ میں ڈال دے اور سب کافروں کو بہشت میں بھیج دے - البتہ یہ صحیح ہے کہ ایسا نہ ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے - اس حدیث سے ان لوگوں کا بھی تردد ہوا جو دعا میں اس طرح کہنا مکروہ جانتے ہیں: اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ یا بِحَقِّ مُوْسٰی یا بِحَقِّ عِیْسٰی - مگر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق سے ان دعاؤں میں وہی مراد ہو جو اوپر ہم نے بیان کیا' یعنی ثواب موعود یا حق سے حرمت مقصود ہو)۔

اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ - میرے بعد پھر حق عمر کے ساتھ رہے گا (جو بات وہ کہیں گے حق ہوگی)۔

لَبَّیْکَ حَقًّا حَقًّا لَبَّیْکَ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا - میں تیری اطاعت اپنے اوپر لازم کر لیتا ہوں جو سراسر حق ہے میں تیری اطاعت بندگی اور غلامی کے ساتھ کرتا ہوں (حضرت محمد ﷺ گو بڑے شان والے پیغمبر تھے مگر اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام تھے۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ -[1] ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے' اب افسوس ان جاہلوں پر ہے جو کہتے ہیں حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا حبیب اور خلیل اور پیغمبر کہو! مگر بندہ اور غلام نہ کہو! حالانکہ اللہ کی بندگی اور غلامی کا تو آنحضرتؐ نے جابجا اقرار کیا ہے اور آپ نے صاف صاف اپنی امت کو وصیت کر دی ہے کہ کہیں حضرت عیسیٰؑ کی طرح تم مجھ کو چڑھا نہ دینا' میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔

اِنَّ اللّٰہَ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ - اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کا حق دلا دیا ہے اب وارث کے لئے وصیت جائز نہ ہوگی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَاللّٰہِ اِذًا وَّلَا حَقَّ - نماز' ہاں خدا کی قسم جو شخص نماز کو چھوڑ دے اس کا اسلام میں کچھ حصہ نہ رہا (یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا جب وہ زخمی پڑے تھے' لوگوں نے نماز کے لئے انہیں جگایا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے "خیر! خدا کی قسم نماز کا حق تو میں ادا کرلوں گا' مگر کیا اس کے بعد اور کوئی حق مجھ پر نہیں ہے؟ نہیں مجھ پر ہزاروں حقوق ہیں جن کو میں ادا نہیں کرسکتا)۔"

لَیْلَۃُ الضَّیْفِ حَقٌّ فَمَنْ اَصْبَحَ بِفَنَائِهٖ ضَیْفٌ فَهُوَ عَلَیْهِ دَیْنٌ - مہمان کی مہمانی شب میں کرنا لازم اور ضروری ہے' جس شخص کے گھر میں یا زمین میں کوئی مہمان صبح کرے تو اس کی مہمانی اس پر قرضہ ہے (یعنی مروت کے لحاظ سے ضرور اور لازم ہے اور جو کوئی مہمانی نہ کرے اس کی آدمیت میں خلل ہے)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَهٗ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَاْخُذَ قِرٰی لَیْلَتِهٖ مِنْ زَرْعِهٖ وَ مَالِهٖ - اگر کوئی شخص شب میں کسی قوم کے پاس جاکر اترے' پھر صبح ہو جائے اور کوئی اس کی مہمانی نہ کرے' تو اس کی مدد ہر مسلمان پر لازم ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک شب کی مہمانی کے موافق اس کے کھیت یا جائداد میں سے لے سکتا ہے (گو اس کا اذن نہ ہو کیونکہ وہ اپنا حق وصول کرسکتا ہے - خطابی نے کہا یہ اس شخص کے لئے ہے' جس کو ہلاکت کا ڈر ہو' اس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں وہ دوسرے کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے سکتا ہے مگر اتنا جس سے زندگی قائم رہ سکے اب اگر اس نے اتنا مال لے کر صرف کیا تو اس کا عوض ادا کرنا اس پر لازم ہوگا' یا نہیں؟ اس بارے میں فقہا کا اختلاف ہے اور ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ لازم نہ ہوگا)۔

مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ عِنْدَهٗ - ہر مسلمان مرد کے لئے اس سے زیادہ

---

[1] میں اقرار کرتا ہوں کہ بے شک محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔(م)

ہوشیاری کی کوئی بات نہیں کہ وہ دو راتیں اس طرح نہ گزارے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں، معلوم نہیں موت کس وقت آ جائے- اس حدیث میں وصیت سے یہ مراد ہے کہ آدمی کو کسی کا دینا ہو یا کسی کی امانت اس کے پاس ہو یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اس پر واجب ہو تو اس کو لکھ کرا پنے پاس رکھے، ایسا نہ ہو کہ دفعۃً مر جائے اور زبان سے کہنے کا موقع نہ ملے- باقی وارثوں کے لئے وصیت کرنا وہ تو میراث کی آیت سے منسوخ ہو گیا- البتہ غیر وارث کے لئے ثلث مال تک اگر وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ بھی لکھ کر رکھ چھوڑے)-

فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ فِيْ وَلَدٍ- دو آدمی آئے وہ دونوں ایک بچہ میں جھگڑ رہے تھے (ایک کہتا تھا اس بچہ کی پرورش میرا حق ہے، دوسرا کہتا تھا نہیں میرا حق ہے)-

مَنْ يُحَاقُّنِيْ فِيْ وَلَدِيْ- میرے بچے کے مقدمہ میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے-

اَتُحَاقُّنِيْ بِخُطْئِكَ- (اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ سے فرمایا) کیا تو مجھ سے اپنے گناہ کے بارے میں جھگڑتا ہے؟-

اِنَّ لَهٗ كَذَا وَ كَذَا لَا يُحَاقُّهٗ فِيْهَا اَحَدٌ- اس کو اتنا اتنا ملے گا کوئی اس سے اس میں جھگڑا نہ کرے-

مَتٰى مَاتَغْلُوْا فِى الْقُرْاٰنِ تَحْتَقُّوْا- تم کب تک قرآن میں تکرار کرتے رہو گے، وہ کہے میں حق پر ہوں یہ کہے میں حق پر ہوں-

اِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحِقَاقِ فَالْعَصَبَةُ اَوْلٰى- جب عورت جوانی کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا عصبہ (مثلاً باپ، دادا، چچا، بھائی اس کا زیادہ حق دار ہے (وہی اس کا ولی ہوگا، اور جب تک نابالغ رہے تو ماں کی پرورش میں رہے گی- وہی زیادہ حق دار ہے)-

اصل میں حِقَاقٌ کے معنی جھگڑا- یعنی ہر فریق کا یہ کہنا کہ میں حق پر ہوں اور یہاں اس سے مراد جوانی ہے کیونکہ بچپن میں آدمی خصومت کرنے کے قابل نہیں ہوتا- بعض نے کہا کہ نَصُّ الْحِقَاقِ سے یہ مراد ہے کہ اس حد کو پہنچ جائے جب اس پر اللہ اور لوگوں کے حقوق واجب ہوتے ہیں- وہ بھی جوانی ہی کی طرف اشارہ ہے- بعض نے کہا ''نص الحقاق'' سے مراد یہ ہے کہ عورت اس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی شادی بیاہ تصرف وغیرہ اپنے حق میں جائز اور نافذ ہو- یہ بھی جوانی ہی میں ہوتا ہے- ایک روایت میں ''نَصَّ الْحَقَائِقِ'' ہے، مطلب وہی ہے-

فُلَانٌ حَامِي الْحَقِيْقَةِ- (عرب لوگ اس جملہ کو اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے لوگوں کی، جن کی حمایت اس پر واجب ہو حمایت کر سکے)-

لَايَبْلُغُ الْمُؤْمِنُ حَقِيْقَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى لَايَعِيْبَ مُسْلِمًا بِعَيْبٍ هُوَ فِيْهِ- کوئی آدمی ایمان کی کنہ اور حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک دوسرے مسلمان کا وہ عیب بیان کرنا نہ چھوڑے جو خود اس میں موجود ہو- (جیسے انجیل شریف میں ہے ''دوسرے کی آنکھ کا تنکہ دیکھتے ہو، اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے؟''

مرا پیر دانائے مرشد شہاب
دو اندر زفرمود برروئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش
دوم آنکہ بر غیر بدبیں مباش[1]

مِنْ وَّرَاءِ حِقَاقِ الْعُرْفُطِ- عرفط کے نوجوان درختوں کے پیچھے سے-

مَا اَخْرَجَنِيْ اِلَّا مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ- (ابوبکر صدیقؓ ٹھیک دوپہر کو مسجد کی طرف نکلے لوگوں نے پوچھا تم اس وقت کیوں نکلے؟ انہوں نے کہا مجھ کو حقیقی اور سخت بھوک نے نکالا- (یعنی کھانے کی تلاش میں نکلا ہوں- بعض نے کہا یہ ''حَاقَ يَحِيْقُ'' سے بہ تخفیف قاف ہے، یعنی بھوک کے گھیر لینے

[1] میرا پیر بڑا عقلمند، ہادی اور چمکنے والا ستارہ ہے- اس نے دریا کے کنارے مجھے دو نصیحتیں کی ہیں ایک یہ کہ اپنے آپ میں اترایا نہ کرو اور دوسری یہ کہ دوسروں کو بری نظر سے نہ دیکھا کرو- (م)

کی وجہ سے نکلا ہوں)۔

وَتَختَقُونَهَا اِلٰی شَرقِ المَوتٰی - تم نماز میں اتنی دیر کرو گے ایسے تنگ وقت میں پڑھو گے جتنا وقت مردے کو اُچھو ہونے سے اس کے مرنے تک ہوتا ہے (جب اس کی سانس اٹک جاتی ہے یہ عین موت کے قریب ہوتا ہے مشور روایت تَخنِقُونَهَا ہے - خائے معجمہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

لَیسَ لِلنِّسَاءِ اَن یَّحقُقنَ الطَّرِیقَ - عورتوں کو بالکل بیچ رستے سے نہ چلنا چاہئے (بلکہ ایک کنارے سے)۔

مَاحَقَّ القَولُ عَلٰی بَنِی اِسرَائِیلَ حَتّٰی استَغنَی الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ - بنی اسرائیل پر عذاب کا وعدہ اس وقت پورا ہوا جب مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو لے کر بے پرواہ ہو گئیں (مرد لواطت میں اور عورتیں مساحقہ (چپٹی) میں مصروف ہو گئیں)۔

لَقَد تَلَافَیتُ اَمرَکَ وَهُوَ اَشَدُّ اِنفِضَاجًا مِن حُقِّ الکُهُولِ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تیرا کام درست کیا جب وہ مکڑی کے جالوں سے بھی زیادہ بودا اور کمزور تھا۔

اِنَّهٗ زَرَعَ کُلَّ حُقٍّ وَّلُقٍّ - اس نے ہر نرم اور بلند زمین میں کھیتی کی (سب آباد کر دی)۔

اِلَّا بِحَقِّ الاِسلَامِ - مگر اسلام کے حق سے (جیسے کسی کا خون کرے یا حد کا کام کرے' مثلاً زنا وغیرہ یا کسی کا مال تلف کر دے یا نماز چھوڑ دے)۔

اَلوُضُوءُ حَقٌّ وَّسُنَّةٌ - (اذان کے لئے) وضو کرنا ضروری سنت ہے۔

فَحَقُّ اللّٰهِ اَحَقُّ - اللہ کا حق اور زیادہ پورا کرنے کے لائق ہے - (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم کیا جائے گا بلکہ جہاں حق اللہ اور حق العباد جمع ہوں تو پہلے حق العباد ادا کیا جاتا ہے' اس لئے کہ بندے محتاج ہیں اور اللہ غنی ہے مطلب یہ ہے کہ جب تو بندوں کا حق ادا کرنے کا خیال رکھتا ہے تو اللہ کا حق ادا کرنے کا ضرور خیال ہونا چاہئے کیونکہ اللہ کا احسان بندوں کے احسانات سے کہیں زیادہ ہے)۔

اَحَقُّ مَاقَالَ العَبدُ وَ کُلُّنَالَکَ عَبدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعطَیتَ - بندوں کی ساری باتوں میں یہ بات بہت بجا اور بہت درست ہے کہ پروردگار جو تو عنایت فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (کُلُّنَالَکَ عَبدٌ بیچ میں جملۂ معترضہ ہے' یعنی ہم سب تیرے بندے ہیں)۔

اَحَقًّا عَلَی الاِمَامِ - کیا آپ سمجھتے ہیں امام پر یہ حق ہے؟

فَتَستَحِقُّونَ قَاتِلَکُم - تب تمہارا دعویٰ قاتل پر ثابت ہو جائے گا تم اس سے قصاص یا دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے۔

اِنَّ فِی المَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوةِ - مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حقوق ہیں (مثلاً ضرورت کی چیزیں ہانڈی' برتن' کلہاڑی' سبل' پھاوڑا' دست پناہ' پھکنی' توا' آگ' پانی' وغیرہ مانگنے پر دینا مہمان کی خاطر داری کرنا' ایک دن ایک رات تک)۔

اَحَقُّ مَاقَالَ العَبدُ جَوفُ اللَّیلِ الاٰخِرُ - سب وقتوں سے زیادہ بندے کی دعا قبول ہونے کا وقت رات کا پچھلا درمیانی حصہ ہے۔

فَاَعطُوا الاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الاَرضِ - اونٹ کا جو حصہ زمین میں ہے وہ اس کو دو (ساعت بہ ساعت اس کو چھوڑ دیا کرو تا کہ زمین میں چرتا رہے اپنا پیٹ بھر لیا کرے گا اور قحط کے دنوں میں اونٹ پر سفر کرو تو قحط زدہ مقامات سے جلد نکل جاؤ تا کہ اونٹ دبلے نہ ہونے پائیں (سبحان اللہ شریعت محمدی نے کوئی بات نہیں چھوڑی' جانوروں تک کی بھی راحت رسانی کی تجویزیں اس میں کی گئی ہیں اور آنحضرتؐ کا وجود باوجود جس طرح آدمیوں کے لئے رحمت تھا اسی طرح جانوروں کے لئے بھی - صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا)۔

اِذَا اُعطُوا الحَقَّ قَبِلُوهُ - جب کوئی ان سے حق بات کہتا ہے تو اس کو قبول کر لیتے ہیں' (نصیحت کرنے سے ناراض نہیں ہوتے)۔

ثُمَّ لَم یَنسَ حَقَّ اللّٰهِ فِی ظُهُورِهَا وَ رِقَابِهَا - پھر اللہ کا جو حق ان جانوروں کی پیٹھ اور گردن میں ہے ان کو نہیں

بھولا (پیٹھ میں حق یہ ہے کہ تھکے ماندہ شخص کو سوار کر لینا' گردنوں میں حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح پرورش کرنا ان کے کھانے پینے کی فکر رکھنا' طاقت کے موافق ان سے محنت لینا اور ان پر بوجھ لادنا)-

حَاقَقْتُهٗ فَحَقَقْتُهٗ - میں نے اس سے جھگڑا کیا' پھر میں غالب آیا جیسے خَاصَمْتُهٗ فَخَصَمْتُهٗ-

حَقَّ الطَّرِيْقَ - راستہ پر چلا-

حَقٌّ - موت-

اَلْاِقَامَةُ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ - اقامت یعنی تکبیر امام کا حق ہے (جب امام نماز کے لئے اٹھے یا نکلے اس وقت تکبیر کہی جائے)-

اَسْاَلُكَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ - میں تیرے ان حقوق کے وسیلے سے جو تیرے بندوں پر ہیں سوال کرتا ہوں-

وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ - اور مانگنے والوں کا جو حق تجھ پر ہے اس کے وسیلے سے (اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے)-

اَلْعَيْنُ حَقٌّ - نظر بد لگنا سچ ہے (واقعی اس سے اثر ہوتا ہے' اب تو ''مسمریزم'' کا جو عمل نکلا ہے اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ان لوگوں کا خیال باطل نکلا جو حدیث کے خلاف اثرات نظر بد کو ایک ڈھکوسلا سمجھتے تھے)-

حَقٌّ - کے کئی معنی آتے ہیں' ایک تو حکمت کے ساتھ پیدا کرنے والا' دوسرا وہ چیز جو حکمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہو یا بنائی گئی ہو تیسرا صحیح اعتقاد اور قول جو واقع کے مطابق ہو یا وہ قول اور فعل جو وقت اور مصلحت کے موافق ہو' چوتھا واجب اور لازم پانچواں مضبوط اور مستحکم چھٹا یقین اور اذعان - ساتواں حقیقت اور ماہیت-

لَاتُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِمُشَاهَدَةِ الْعِيَانِ وَلٰكِنْ تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِحَقَائِقِ الْاِيْمَانِ - اللہ تعالیٰ کو عقلیں آنکھوں سے دیکھ کر نہیں دریافت کر سکتیں (اور محسوسات کی طرح) بلکہ ایمان کی حقیقتیں پہچان کر (اس ایمان کی ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جاتا ہے جیسے اس بات پر کہ ایک دو کا یا دو چار کا نصف ہے- ایک بزرگ فرماتے ہیں اگر کوئی کہے کہ تجھ کو اس امر کا یقین ہے کہ فلاں شخص تیرا باپ تھا تو میں کہوں گا نہیں' مگر اس امر پر مجھ کو پورا یقین ہے کہ ہمارا پروردگار موجود ہے اور اس نے اپنی طرف سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور قیامت اور شریعت کی سب باتیں برحق ہیں- اس قسم کا یقین ایمان کا نور ہے جو سچے مومنوں کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے- اہل بدعت اور اہل باطل کو یہ یقین ساری عمر نصیب نہیں ہوتا)-

اِذَا اسْتَحْقَقْتَ وَلَايَةَ اللّٰهِ - جب تو اللہ تعالیٰ کی ولایت کا سزاوار ہوتا ہے-

لَاتَتَعَرَّضُوْا لِلْحُقُوْقِ - بلاوجہ اپنے آپ کو اللہ یا لوگوں کے حقوق میں مت پھنساؤ (یعنی ایسے کام مت اختیار کرو' جن میں لوگوں کے حقوق تم پر پیدا ہوں بلکہ ایسے کاموں سے بھاگتے رہو' اگر زبردستی پھنس جاؤ! مثلاً کوئی زبردستی تم کو عدالت کا حاکم کر دے تو صبر کرو اور اللہ سے مدد مانگو)-

حَقَلٌ - حقلہ ہونا (یہ ایک بیماری ہے جو اونٹ یا گھوڑے کو ہو جاتی ہے- گھاس کے ساتھ مٹی کھا جانے سے پیدا ہوتی ہے- جس کی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتا ہے)-

مُحَاقَلَةٌ - زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینا' یا کھیتی کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے پیشتر بیچ ڈالنا یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کرنا یا گیہوں کو جو بالی کے اندر ہوں صاف گیہوں کے بدل اندازہ کر کے بیچ ڈالنا-

نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ - آنحضرتؐ نے محاقلہ سے منع فرمایا (اس کے معنی اوپر گزر چکے)-

مَاتَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ - تم اپنے کھیتوں کو کیا کرو گے (یہ حَقْلٌ سے نکلا ہے- بمعنی کھیتی کرنا-

كَانَتْ فِيْنَا امْرَاَةٌ تَحْقِلُ عَلٰى اَرْبِعَاءَ لَهَا سِلْقًا - ہم میں ایک عورت تھی جو اپنی نالیوں پر چقندر بوتی تھی (یا شلجم)-

اَكْثَرُهُمْ حَقْلًا - سب سے زیادہ کھیتی والے (مجمع البحرین میں ہے کہ مُحَاقَلَةٌ کی تفسیر ایک روایت میں یوں آئی

ہے کہ سوکھی کھجور کو تر کھجور کے بدل یا تازے انگور کو منقی کے عوض بیچنا اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کمی یا بیشی کا احتمال ہے)۔

حَوْقَلَ - بوڑھا ہو گیا' جماع کے قابل نہیں رہا۔

حَيْقَلٌ - جس میں بھلائی نہ ہو۔

حَقْنٌ - باز رکھنا' روکنا' محفوظ رکھنا۔

حَاقِنٌ - جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔

حَقْنَةٌ - ایک درد ہے پیٹ کا۔

حُقْنَةٌ یا اِحْتِقَانٌ - ''ایک عمل'' جس کو ڈاکٹر انیما کہتے ہیں (یعنی دوا مقعد کی راہ سے ڈالنا)۔

لَا رَایَ لِحَاقِنٍ - یہ ایک مثل ہے جس کا پیشاب رکا ہوا ہو وہ کیا رائے دے گا؟ وہ تو بے قرار اور مضطرب ہو گا۔

لَایُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ وَهُوَ حَاقِنٌ یا حَقِنٌ حَتّٰی يَتَخَفَّفَ - کوئی تم میں پیشاب روکے ہوئے نماز نہ پڑھے جب تک (پیشاب کر کے) ہلکا نہ ہو جائے (کیونکہ نماز کا بڑا جز خشوع اور خضوع ہے اور ایسی حالت میں کیا خشوع خضوع ہو سکتا ہے)۔

فَحَقَنَ لَهٗ دَمَهٗ - اس کا خون محفوظ رکھا (اس کو مارے جانے سے بچایا)۔

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِیْ وَ ذَاقِنَتِیْ - آنحضرتؐ نے میری دگدگی اور ٹھڈی کے درمیان وفات پائی (میں آپؐ کا سر اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی)۔

اَلْاِيْمَانُ يُحْتَقَنُ بِهِ الدَّمُ - ایمان سے جان بچتی ہے۔

مِحْقَنَةٌ - عمل کا آلہ۔

حَقْوٌ - وہ مقام جہاں ازار باندھتے ہیں۔ اس کی جمع اَحْقٍ اور اَحْقَاءٌ اور حُقِیٌّ اور حِقَاءٌ ہے۔

حَقْوٌ - ازار کو بھی کہتے ہیں۔

اَعْطَی النِّسَاءَ اللَّاتِیْ غَسَلْنَ ابْنَتَهٗ حَقْوَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ - آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ ان کے کفن کا اندر کا کپڑا کرو (تاکہ ان کے جسم سے لگا رہے اور اس کی برکت سے ان کو فائدہ ہو)۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ - رحم (یعنی رشتہ ناتا) کھڑا ہوا اور پروردگار کا ''حقو'' تھام لیا (نہایہ میں ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل ہے کیونکہ رحم کو رحمان کی ایک شاخ قرار دیا اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے' جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ - یعنی میں نے اس کی پناہ لی)۔

مؤلف: - کہتا ہے یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور سلف نے اس قسم کی حدیثوں میں تاویل نہیں کی بلکہ ان کو اپنے ظاہر پر رکھا اور یہ کہا ہے کہ پروردگار کی آنکھ' ہاتھ' چہرہ' قدم' ساق اور حقو سب کچھ ہیں' مگر جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہیں اور یہی طریقہ اسلم ہے۔

تَعَاهَدُوْا هَمَانِيْکُمْ فِیْ اَحْقِيْکُمْ - اپنی ہمیانیوں کو کمر میں محفوظ رکھو (ہمیان وہ تھیلی جس میں روپے رکھتے ہیں)۔

لَاتَزْهَدْنَ فِیْ جَفَاءِ الْحَقْوِ - موٹی ازار پہننے سے نفرت نہ کرو (یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں سے فرمایا تاکہ ان کی پردہ پوشی کامل طریقہ پر ہو سکے)۔

مَاحَسَدْتُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَی الطَّسْاَةِ وَ الْحَقْوَةِ - (شیطان کہتا ہے) میں نے آدمی کی کسی بیماری پر اتنا حسد نہیں کیا' جتنا ہیضے اور پیٹ کے درد پر کیا (کیونکہ اس بیماری میں شہادت کا درجہ اس کو ملتا ہے)۔

بابُ الحاء مع الکاف

حَکًّا - باندھنا - (جیسے اِحْتِکَاءٌ ہے)۔

اِحْکَاءٌ - چبھنا۔

فِی الْحُکَاَةِ مَا اُحِبُّ قَتْلَهَا - حکنہ کا مار ڈالنا میں پسند نہیں کرتا (وہ ایک جانور ہے۔ چھپکلی کے مشابہ جو ایذا نہیں دیتا۔ بعض نے کہا ''چھپکلی'' ہی کو کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ حَکَاءٌ حفہ کا نر بہ مد ہمزہ)۔

حَکْرٌ - ظلم کرنا' بدسلوکی کرنا' ضبط کرنا۔

حَکَرٌ - مستقل ہونا - روکنا۔

اِحتِکَارٌ اور تَحَکُّرٌ - غلہ کا رکھ چھوڑنا اس نیت سے کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے-

مَنِ احْتَکَرَ طَعَامًا - جس نے کھانے کی چیزیں روک رکھیں-

نَھٰی عَنِ الْحُکْرَۃِ - احکار سے منع فرمایا-

حُکْرٌ - کے بھی وہی معنی ہیں-

اِنَّہٗ کَانَ یَشْتَرِیُ الْعِیْرَ حُکْرَۃً - حضرت عثمانؓ قافلے کا سب غلہ خرید لیتے یا یوں ہی ڈھیر لگا کر خرید لیتے -

اِذَا وَرَدْنَ الْحَکَرَ الْقَلِیْلَ فَلَا تَطْعَمْہُ - جب کتے تھوڑے سے پانی پر (جو گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے) آتے جاتے ہیں (اس میں سے پانی پیتے رہیں) تو وہ پانی مت پی (اس لئے کہ قلیل پانی میں احتمال ہے کہ ان کا زہر سرایت کر گیا ہو گو وہ ناپاک نہ ہو گا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)-

مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ - جو شخص انکار کرے وہ گنہگار ہے (نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ غلہ کی گرانی کے وقت بہت سا غلہ خرید کر کے اس نیت سے رکھ چھوڑے کہ جب اور گراں ہو گا تو بیچیں گے' اگر اس کے گاؤں یا کھیت سے غلہ آئے یا ارزاں میں خریدے اور اس کو رکھ چھوڑے یا گرانی میں اس نیت سے خریدے کہ اسی وقت اس کو بیچ ڈالے گا' تو یہ احتکار نہ ہو گا نہ وہ گناہ گار ہو گا)-

لَاَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ الْعَبْدُ سَارِقًا اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ وَقَدِ احْتَکَرَ الطَّعَامَ - اگر بندہ چور ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ احتکار کرنے والا ہو کر ملے' اس نے غلہ کا احتکار کیا ہو-

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّ الْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ - غلہ باہر سے لانے والا روزی دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اس کو برکت دے گا' چونکہ وہ خلق اللہ کی آسائش اور پرورش چاہتا ہے' اور غلہ روک رکھنے والا ملعون ہے- (مجمع البحرین میں ہے کہ ارزانی میں چالیس دن تک غلہ روک رکھنا احتکار ہے اور مہنگائی اور قحط میں تیس دن تک روک رکھنا بھی احتکار ہے اور گیہوں، جو، انگور، کھجور، گھی اور تیل کو مزید فائدہ کی غرض سے روکنے میں خاص احتکار ہے- میں کہتا ہوں اس کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک اناج جس کو لوگ کھاتے ہوں' اس کا روک رکھنا احتکار ہے- جیسے، چاول- جوار- باجرہ- سانوان- کودون- منڈوان اور روغن دانہ وغیرہ وغیرہ-

مَرَّ بِالْمُحْتَکِرِیْنَ فَاَمَرَ بِحُکْرَتِھِمْ اَنْ تُخْرَجَ اِلٰی بَطْنِ الْاَسْوَاقِ حَیْثُ تَنْظُرُ الْاَبْصَارُ اِلَیْھَا - آنحضرتؐ احتکار کرنے والوں پر گزرے - فرمایا ان لوگوں نے جو غلہ روک کر رکھا ہے اس کو بازاروں کے درمیان نکال کر لاؤ جہاں پر سب لوگ اس کو دیکھیں (اور ان لوگوں پر لعنت پھٹکار کریں)-

حَکَرٌ - گھی شہد جس کو بچے چاٹتے ہیں-

حَکٌّ - رگڑنا' ملنا' کھجانا' چھیلنا- (عرب لوگ کہتے ہیں)-

مَاحَکَّ جِلْدَکَ مِثْلُ ظُفْرِکَ - تیری کھال کو تیرے ہی ناخن کی طرح کوئی نہیں کھجا سکتا (مطلب یہ ہے کہ اپنی مدد آپ کرو' اپنی فکر آپ کرو! دوسروں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا بڑی غلطی ہے)-

اَلْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ نَفْسِکَ وَ کَرِھْتَ اَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْہِ النَّاسُ - گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا ہو اور تو لوگوں کو اس کی خبر ہو جانا پسند نہ کرتا ہو-

اَلْاِثْمُ مَاحَکَّ فِی الصَّدْرِ وَ اِنْ اَفْتَاکَ الْمَفْتُوْنُ - گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتویٰ دے دے کہ یہ گناہ نہیں ہے-

اِیَّاکُمْ وَالْحَکَّاکَاتِ فَاِنَّھَا الْمَاثِمُ - تم ان باتوں سے بچے رہو جو دل کھجلاتی ہیں (یعنی دل پر اثر کرتی ہیں) وہی گناہ ہیں-

حَتّٰی اِذَا تَحَاکَّتِ الرُّکَبُ قَالُوْا مِنَّا نَبِیٌّ وَ اللّٰہِ لَا اَفْعَلُ - (ابوجہل لعین کہنے لگا) جب گھٹنے گھٹنوں سے لگ گئے (یعنی ہم اور بنی ہاشم شرف وفضیلت میں برابر ہو گئے) تو اب بنی ہاشم (اپنی فضیلت یوں جتانے لگے) کہنے لگے ہم میں ایک پیغمبر ہوا (تم کو یہ شرف کہاں ملا؟) خدا کی قسم میں تو کبھی

ماننے والا نہیں (نہ مان کم بخت اپنا منہ کالا کر)۔

اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ - میں اس مقدمہ کی وہ لکڑی ہوں جس سے خارش زدہ اونٹ اپنے آپ کو رگڑ کر اپنی کھجلی دفع کرتے ہیں (یعنی بڑے بڑے اہم کاموں میں میری رائے سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں' میری طرف رجوع کرتے ہیں) کتاب الجیم میں بھی اس کی تفسیر گزر چکی ہے)۔

اِذَا حَكَكْتُ قُرْحَةً دَمَّيْتُهَا - (یہ عمرو بن عاصؓ کا قول ہے) جب میں کسی زخم کو کھجاتا ہوں تو اس کو خون آلودہ کر دیتا ہوں (یعنی ہر کام میں اس کی انتہا کو پہنچ جاتا ہوں)۔

اَمَرَ بِدَفْنِ حِكَّةٍ يَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِهَا - حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بچوں کے ایک کھلونے کو جس کو ''حکہ'' کہتے ہیں (وہ ہڈی سے رگڑ کر مورت کے طور پر بنایا جاتا ہے) گاڑ دینے کا حکم دیا (بچے کیا کرتے ہیں اس کو اٹھا اٹھا کر دور پھینکتے ہیں جو کوئی جا کر اس کو لے لے وہ جیت لیتا ہے)۔

حِكَّةٌ - خارش اور کھجلی کو بھی کہتے ہیں - مگر ''حکہ'' سوکھی کھجلی اور ''جرب'' وہ کھجلی جو دانوں کے ساتھ ہو۔

حُكْمٌ - فیصلہ کرنا - پھر جانا' فساد سے روکنا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے' کیونکہ وہ بڑا قاضی اور فیصلہ کرنے والا ہے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ وہ حکمت والا ہے۔ حکمت کہتے ہیں موجودات کی حالت نفس الامر کے موافق پہچاننے کو - صاحب نہایہ نے کہا' حکمت افضل اشیاء کی معرفت افضل علوم سے' اور حکیم اس کو بھی کہتے ہیں جو باریک باریک کاریگریاں کرے اور نادر نادر چیزیں بنائے۔

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ - یعنی قرآن تمہارے لئے اور تمہارے اوپر حکومت کرنے والا ذکر ہے۔ (بعض نے کہا حکیم کے معنی یہاں ''محکم'' کے ہیں یعنی جس میں اختلاف اور اضطراب نہیں ہے' بعض نے کہا اس میں حکمتیں اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں)۔

قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں نے مفصل کی سورتیں آنحضرتؐ ہی کے زمانہ میں پڑھ لی تھیں۔ (بعض نے کہا محکم سے مراد یہاں وہ ہے جو متشابہ کی ضد ہو)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَ كَنَّاهُ بِاَبِيْ شُرَيْحٍ - ابو شریح کی کنیت پہلے ابوالحکم تھی' آنحضرتؐ نے فرمایا حکم تو اللہ کا نام ہے اور ان کی کنیت ابوشریح رکھی۔

اٰيَةٌ مُحْكَمَةٌ - ایک وہ آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) (مجمع البحار میں ہے کہ ''مُحْكَمَاتٌ'' وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف ہو اور ''متشابہات'' وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف نہ ہو)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ - اللہ نے اس کو حکمت دی (یہاں حکمت سے مراد قرآن ہے)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالْكِتَابَ - اللہ نے اس کو حکمت دی (یعنی دانائی اور عقل یا علم یا کاموں کو مضبوطی اور درستی سے کرنا یا فکر سلیم جس میں خطا نہ ہو - کتاب سے مراد قرآن ہے)۔

حکمت اس علم کو بھی کہتے ہیں' جس میں ہر موجود کے احوال اور خصائص اور حقیقت اور ماہیت سے بحث کی جاتی ہے جہاں تک بشری طاقت کام کرتی ہے اسی طرح انسان کے مفید اور مضر باتوں کی اور اصلاح تمدن اور زندگی کی آسائش کے ساتھ گزارنے کے اصول وتدابیر کی اس میں تعلیم ہوتی ہے' حکیم اس شخص کو کہیں گے جو یہ علم جانتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو' اگر عمل نہ کرے تو وہ حکیم نہیں ہے صرف عالم ہے۔ انبیاء کا مرتبہ حکیموں سے بڑھ کر ہے اور انبیاء کے بعد پھر سب سے اعلیٰ مرتبہ حکیموں کا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ حکیموں کا علم انہی باتوں تک پہنچتا ہے جو محسوس اور عقل انسانی کی حدود میں ہیں اور انبیاؑ ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جو حس اور عقل کی رسائی سے برتر ہیں۔

وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ - میں اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں (تیرے ہی سامنے اپنے مقدمہ لے جاتا ہوں' نہ جاہلیت والوں کی طرح بتوں یا کاہنوں کے سامنے)۔

وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ - ان میں ایک شخص ہے

جس کا نام حکیم ہے (بعض نے کہا حکیم سے حکمت والا مراد ہے)-

یَنْزِلُ حَکَمًا عَدْلًا- حضرت عیسیٰ (قیامت کے قریب) حاکم بن کر اتریں گے انصاف کریں گے (یعنی شریعت محمدی کے موافق حکم دیں گے)-

مجمع البحار میں ہے کہ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور وہ زندگی میں آسمان پر اٹھا لئے گئے- اور مالکؒ نے کہا کہ وہ تینتیس کی عمر میں مر گئے' مرنے سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے یا حقیقتاً مر جانا مراد ہو تو اللہ تعالیٰ اخیر زمانہ میں پھر ان کو زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا کیونکہ حضرت عیسیٰ کے قیامت کے قریب اترنے میں متواتر حدیثیں وارد ہیں-

مؤلف:- کہتا ہے کہ اکثر علماء کا کیا بلکہ کل علمائے امت محمدی یہاں تک کہ علمائے نصاریٰ کا بھی اس پر اجماع ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور متواتر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ دجال کو قتل کریں گے' جزیہ موقوف کر دیں گے' صلیب توڑ ڈالیں گے' سوروں کو مار ڈالیں گے اور مالکؒ کا یہ قول شاذ ہے اور عجب نہیں کہ راوی کو اس میں شبہ ہو گیا ہو' اس نے غلطی سے مالک کے کلام کا یہ مطلب سمجھا ہو اگر یہ قول ثابت بھی ہو تو وہ تاویل کرنا ضروری ہے جو اوپر منقول ہوئی اور اگر مالک وہ بات کہیں جو صحیح حدیثوں کے برخلاف ہو تو ان کا قول ہرگز تسلیم کے لائق نہ ہوگا' جیسے اور علماء کا جو خطا سے معصوم نہیں ہیں- بہر حال مالک نے اس امر کا انکار نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب پھر دنیا میں آئیں گے- اب جو شخص نزول عیسیٰ کا منکر ہو وہ بدعتی اور گمراہ ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے اور افسوس اس پنجابی کے حال پر جو اپنے کو عیسیٰ کہتا ہے' کبھی مریم' کبھی مثیل عیسیٰ' کبھی مرد بنتا ہے' کبھی عورت- اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت کرے اور اس کے اغوا سے ہر ایک مسلمان کو محفوظ رکھے، وہ یقیناً ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے جن کے ظاہر ہونے کی خبر آنحضرتؐ دے چکے ہیں-

مجمع البحار میں ہے کہ باجی نے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ۷۰۹ھ میں اتریں گے لیکن اس کی سند ضعیف ہے- میں کہتا ہوں یہ روایت غلط تھی اس کی غلطی ظاہر ہو چکی کیونکہ اس وقت جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں' رجب کی دوسری تاریخ یوم دو شنبہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت عیسیٰ نہیں اترے نہ ابھی تک شام اور قسطنطنیہ پر نصاریٰ قابض ہوئے ہیں' گو مسلمانوں کی اکثر حکومتیں دوسروں نے چھین لی ہیں اور باستثنائے سلطان روم اور شاہ ایران مسلمانوں کا کوئی مختار بادشاہ نہیں رہا ہے-

فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰی حُکْمِ اللّٰہِ بَلْ عَلٰی حُکْمِکَ- تو ایسا کر قلعہ کے کافروں کو اپنے حکم پر اتار اللہ کے حکم پر مت اتار (یعنی ان سے یوں کہہ اگر تم اس امر پر راضی ہے کہ میں جو تمہارے بارے میں مناسب سمجھوں گا ویسا حکم دوں گا' تب تو اتر آؤ- اگر وہ یہ کہیں کہ ہم اللہ کے حکم پر اترتے ہیں تو یہ شرط منظور نہ کر' اس لئے کہ اللہ کا حکم تجھے کیا معلوم)-

وَ ذٰلِکَ لِحُکْمِہٖ فِیْهِمْ- یہ اس لئے کہ سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے یہودیوں کے بارے میں حکم دیا تھا (وہ حکم یہ تھا کہ ان میں کے جوان مرد قتل کر دیئے جائیں' بچے عورتیں' لونڈی غلام بنیں)-

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحُکْمًا یا لَحِکْمَةً- بعض اشعار حکمت کے بھی ہوتے ہیں (جن میں مفید مضامین ہوتے ہیں' دانائی کی باتیں' نصیحتیں وغیرہ- تو عموماً ہر شعر کو برا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرتؐ نے بھی اشعار سنے ہیں' چنانچہ ایک بار حسانؓ نے آپ کو اشعار سنائے)-

اَلصَّمْتُ حُکْمٌ وَّ قَلِیْلٌ فَاعِلُهٗ- خاموشی حکمت ہے لیکن اس کے کرنے والے کم ہیں (اکثر لوگ بے ہودہ اور بے ضرورت بکواس کیا کرتے ہیں اور بعض تو غیبت' بہتان' فحش گوئی اور دروغ بیانی میں بھی باک نہیں کرتے)

نیا موزد بہائم از تو گفتار
تو خاموشی بیاموز از بہائم[1]

---

[1] جانور تم سے بولنا (گفتگو کرنا) نہیں سیکھ سکتے تو پھر تم جانوروں سے خاموش رہنا ہی سیکھ لو۔ (م)

اَلْخِلَافَةُ فِیْ قُرَیْشٍ وَ الْحُکْمُ فِی الْاَنْصَارِ- خلافت اور حکومت تو قریش کے لوگوں میں رہے گی لیکن فیصلہ کرنا انصار میں ہوگا- (اکثر فقہاء انصاری صحابہ ہوئے ہیں- جیسے معاذ بن جبل' ابی بن کعب' زید بن ثابت وغیرہم)-

بِکَ حَاکَمْتُ- میں اپنا مقدمہ تیرے سامنے لاتا ہوں' تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں یا تیری ہی مدد کے بھروسہ پر میں مخالفوں سے بحث اور تقریر کرتا ہوں-

اِنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُحَکَّمِیْنَ یا لِلْمُحَکِّمِیْنَ- بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جن کو کافر لوگ کہیں یا تو تم کافر ہو جاؤ یا قتل ہو' وہ قتل ہونا گوارا کریں پر کفر پر راضی نہ ہوں یا بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جو اپنے نفس سے آپ انصاف کرتے ہیں (بری باتوں سے نفس کو روکتے ہیں "من آنم کہ من دانم" سب بندگان خدا سے زیادہ اپنے تئیں گناہ گار اور قصوروار سمجھتے ہیں' کبر و غرور نہیں کرتے' اتراتے نہیں)-

لَا یَنْزِلُهَا اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَهِیْدٌ اَوْ مُحَکَّمٌ فِیْ نَفْسِهٖ- بہشت میں ایک گھر ہے' اس میں وہی شخص جانے پائے گا جو پیغمبر ہو یا صدیق یا شہید یا وہ شخص جس کو دو باتوں میں اختیار دیا گیا ہو' مرنا قبول کرے یا کفر کرنا' اور وہ مرنا قبول کرے مگر کفر پر راضی نہ ہو-

فَاَحْکَمَ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِکَ- اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا (یہ اَحْکَمْتُ سے نکلا ہے بمعنی مَنَعْتُ (بعض نے کہا: حَکَمْتُ الْفَرَسَ یا اَحْکَمْتُهٗ یا حَکَّمْتُهٗ سے- یعنی میں نے گھوڑے کو روک لیا-)

مَا مِنْ اٰدَمِیٍّ اِلَّا وَفِیْ رَاْسِهٖ حَکَمَةٌ- ہر ایک آدمی کے سر پر ایک حَکَمَةٌ ہے (حکمہ لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کی ناک پر رہتا ہے اور اس کی ٹھڈی کے تلے جس طرح جانور اس کی وجہ سے سوار کی مخالفت نہیں کر سکتا اسی طرح جب اللہ چاہتا ہے تو آدمی کو بھی اس کی وجہ سے برائی سے روک دیتا ہے)-

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَ اللّٰهُ حَکَمَتَهٗ- بندہ جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ اور بڑھا دیتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں:-

فُلَانٌ عَالِی الْحَکَمَةِ- وہ شخص عالی شان ہے-

وَ اَنَا اٰخِذٌ بِحَکَمَةِ فَرَسِهٖ- میں آپ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھا-

حَکِّمِ الْیَتِیْمَ کَمَا تُحَکِّمُ وَ لَدَکَ- یتیم کو بھی بری باتوں سے اسی طرح بچا جس طرح اپنی اولاد کو بچاتا ہے (اس کی تعلیم و تربیت میں بھی اپنی اولاد کی طرح کوشش کر) (بعض نے کہا اس کی جائداد کی اصلاح کے لئے اسی طرح فکر کر جس طرح اپنی اولاد کی جائداد میں اصلاح اور درستی کرتا ہے)-

فِیْ اَرْشِ الْجَرَاحَاتِ الْحُکُوْمَةُ- زخموں کی دیت میں حکومت کرنا چاہئے (یعنی جن زخموں کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حاکم یہ کرے کہ اگر ایسا زخم کسی صحیح سالم غلام کو پہنچایا جاتا تو اس کی قیمت کتنی کم ہو جاتی' اسی نسبت سے دیت دلائے- مثلاً ایک غلام کی قیمت سو روپے تھی' اگر اس کو ایسا زخم لگتا تو اس کی قیمت نوے روپیہ رہ جاتی تو دیت کا دسواں حصہ زخمی کرنے والے کو دینا ہوگا)-

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی حَکَمَ وَ حَاءَ- میں اپنی امت کے ان لوگوں کی شفاعت کروں گا جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ حکم اور حاء قبیلوں کی بھی شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلے بڑے شریر مشہور تھے)-

فَقَدْ اَحْکَمَ اللّٰهُ مِنْهُ- اللہ تعالیٰ نے اس کو جہاد میں آنے سے روک دیا-

نَطَقُوْا فَکَانَ نُطْقُهُمْ حِکْمَةً- اولیاء اللہ بات کرتے ہیں تو حکمت کی بات کرتے ہیں (جو دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہوتی ہے)-

لَیْسَ کُلَّ کَلَامِ الْحِکْمَةِ اَتَقَبَّلُ- میں حکمت کی ہر بات قبول نہیں کرتا (بلکہ بات کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہوں اگر اس کی نیت میری رضاجوئی کی ہے' تب اس کی بات قبول ہوتی ہے' اس پر ثواب ملتا ہے)-

اَدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّمْلَاَ قَلْبِیْ عِلْمًا وَّ حُکْمًا- میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ میرا دل علم اور حکمت سے بھر

دے-

حِکَمٌ جمع ہے حِکْمَۃٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ حکمت دو قسم کی ہے ایک عملی جس کا تعلق عمل سے ہے- جیسے علم اخلاق' تدبیر منزل' علم حساب' علم المعادن' علم الارض' علم الحرب' سیاست مدن' طب' جرثقیل' کیمیا' علم الماء' علم الہواء' علم البرق' علم البخار' علم المناظر' علم المثلث والمساحۃ' علم الزراعت و التجارۃ وغیرہ- دوسری حکمت نظری' جس کا تعلق صرف علم سے ہے- مثلاً آٹھوں موجودات کا علم کہ وہ کیا ہیں خدائے تعالیٰ' فرشتے' نفس' ہیولیٰ' صورت' جسم' عرض' مادہ- میں کہتا ہوں کہ ایک موجود رہ گیا' یعنی جن)-

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا- حکمت کی بات مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ہے' جہاں وہ اس کو پائے' وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (یعنی مسلمانوں کو علم حاصل کرنے میں سب قوموں سے زیادہ کوشش کرنا چاہئے وہ ان کا سرمایہ ہے- افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان علوم وفنون حاصل کرنے میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں حالانکہ یہ ان کے بزرگوں کی میراث تھی جس کے حاصل کرنے میں ان کو دوسرے سب لوگوں سے زیادہ سبقت کرنا تھی' یہ جو فرمایا جہاں وہ اس کو پائے' اس میں یہ تعلیم ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنی چاہئے' کوئی کافر یا ذلیل سے ذلیل شخص کے پاس بھی اگر علم کی کوئی بات ہو تو ہم کو اس کا شاگرد بن کر وہ بات سیکھ لینی چاہئے)-

اَلْكَلِمَةُ الْحَكِيْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ- حکمت کی بات حکیم کی کھوئی ہوئی چیز ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حَكِيْم یا حَكَمُ یا خَالِد یا مَالِک یا ضَرَار یہ نام رکھنے مکروہ ہیں کیونکہ یہ جاہلیت کے زمانوں کے نام تھے- حکیم بن حزامؓ مشہور صحابی ہیں اور اُمّ الحکم معاویہؓ کی بہن تھیں)-

لَاحَكِيْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ- حکیم جب ہی ہوتا ہے جب تجربہ ہو (صرف علم سے کچھ نہیں ہوتا)-

حَكْيٌ- بات کرنا-

حِكَايَةٌ- نقل کرنا' مشابہت کرنا' گرہ مضبوط کرنا اور چغلی کھانا-

مُحَاكَاةٌ- مشابہت-

فَحُكِيَ نَبِيًّا ضَرَبَهُ قَوْمُهُ- ایک پیغمبر کی نقل بیان کی' جس کو اس کی قوم نے مارا تھا-

مَا سَرَّنِيْ اَنِّيْ حَكَيْتُ فُلَانًا وَ اِنَّ لِيْ كَذَا وَ كَذَا- مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں فلاں شخص کی نقل کروں (جیسے بھانڈ کیا کرتے ہیں یا تھیٹر والے) گو مجھ کو اتنا اتنا مال دیا جائے-

بعض نے کہا یہ مُحَاكَاةٌ سے ہے بہ معنی غیبت یعنی میں کسی کی غیبت کو پسند نہیں کرتا گو مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دیا جائے- طیبی نے کہا مُحَاكَاةٌ بھی غیبت میں داخل ہے جو حرام ہے وہ کیا ہے کسی کی نقل کرنا- مثلاً لنگڑاتے ہوئے یا سر جھکائے ہوئے منہ ٹیڑھا کرنا-

اَلَا اَحْكِيْ لَكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ- کیا میں تم کو آنحضرتؐ کا وضو نہ بتلاؤں (یعنی جس طرح آنحضرتؐ وضو کرتے تھے اسی طرح وضو کر کے)-

كُلُّ كُفُوٍ مَّا جِدٌ مَّا خَلَا حَاكِيْ اَوْ حَجَّامٍ- ہر ذات والا اچھا ہے سوا بت تراش اور چغل خور کے (بعض نے کہا حَاكِيٌ سے چغل خور اور بھانڈ مراد ہے اور حَجَّامٌ سے پچھنے لگانے والا-)

باب الکاف مع اللام

حَلِ حَلِ یا حَلُ یا حَلِ حَلُ- ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ اونٹ کو ہانکنے کے وقت یا اس کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں-

حَلْأٌ- سرمہ لگانا' مارنا' پچھاڑنا' چھیلنا-

تَحْلِئَةٌ اور تَحْلِيْءٌ- روکنا دور کرنا ہانک دینا-

يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَهْطٌ فَيُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ- قیامت کے دن کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (حوض کوثر سے پینے کے لئے) لیکن وہ حوض پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو دھکیل دیں گے) (ایک روایت میں

فَیُحَلَّوْنَ ہے معنی وہی ہیں' ایک میں فَیُحْلَوْنَ ہے' ایک میں فَیُجْلَوْنَ ہے جلا وطن سے-)

سَالَ وَفْدًا مَا لِإِبِلِکُمْ خِمَاصًا قَالُوْا حَلَّأَنَا بَنُوْ ثَعْلَبَةَ فَاَجْلَاهُمْ - (حضرت عمر کے پاس لوگ کہیں سے پیغام لے کر آئے) انہوں نے پوچھا' کہو تمہارے اونٹوں کو کیا ہوا بھوکے معلوم ہوتے ہیں- کہنے لگے بنو ثعلبہ نے ہم کو ہانک دیا (ہمارے اونٹوں کو پانی تک نہیں پینے دیا) آخر حضرت عمر نے بنو ثعلبہ کو ان کے ملک سے باہر نکال دیا-

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَی الْمَاءِ الَّذِیْ حَلَّیْتُهُمْ عَنْهُ بِذِیْ قَرَدٍ - (سلمہ ابن اکوع نے کہا) میں آنحضرتؐ کے پاس آیا' آپ اس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو ہانک دیا تھا (جو آنحضرتؐ کے اونٹ لے کر بھاگ گئے تھے)-

حَلَّیْتُهُم اصل میں حَلَّاءْ تُهُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا برخلاف قیاس جیسے قَرَأْتُ میں قَرَیْتُ کہتے ہیں-

غَیْرُ مُحَلَّئِیْنَ عَنْ وِرْدٍ - پانی پر آنے سے ہانکے نہ جائیں گے (بعض نے غَیْرُ مُجْلَیْنَ روایت کیا ہے اِجْلَاءٌ سے بمعنی ملک بدر کرنا)-

حَلْبٌ یا حَلَبٌ یا حِلَابٌ - دودھ دوہنا-

حَلَبٌ اور حُلُوْبٌ - جمع ہونا-

مَالَهٗ حَلَبٌ وَّلَا جَلَبٌ - نہ اس کے پاس اونٹنیاں ہیں نہ اونٹ-

وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا عَلَی الْمَاءِ - دودھ والے جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر (جہاں پینے کے لئے وہ لائے جائیں) ان کا دودھ دوہا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)-

قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْیُهَا تَسْعٰی - اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر دودھ بہہ رہا تھا- دوڑ رہی تھی (اپنے بچہ کو قیدیوں میں ڈھونڈھ رہی تھی)-

فَاِنْ رَضِیَ حِلَابَهَا اَمْسَکَهَا - اگر اس جانور کے دودھ پر راضی ہو جائے (یعنی جتنا دودھ دوہ دے) تو اس کو رکھ لے-

حِلَابٌ - اس برتن کو بھی کہتے ہیں جس میں دودھ دوہا جاتا ہے-

کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِشَیْءٍ مِّثْلَ الْحِلَابِ - آنحضرت ﷺ جب غسل کرتے تو پہلے ایک برتن لیتے' اتنا بڑا جیسا دودھ دوہنے کا برتن ہوتا ہے- امام بخاری نے حِلَابٌ کو ایک قسم کی خوشبو سمجھا- بعض نے کہا' ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جُلَّابٌ ہے جو معرب ہے بہ معنی گلاب کی خوشبو- مگر گلاب و غسل کے شروع میں استعمال کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ پانی سے بہہ جائے گا- دوسرا صحیح بخاری کے کل نسخوں میں یہ لفظ بہ حائے حطی روایت کیا گیا ہے- کرمانی نے کہا ''جلاب'' کی روایت غلط ہے)-

فَاَجِئْنِیْ بِالْحِلَابِ - میں دودھ لے کر آتا-

اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ - دودھ والا جانور زکوٰۃ میں لینے سے بچارہ-

وَلَا حَلُوْبَةَ فِی الْبَیْتِ - گھر میں کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی-

اَبْغِنِیْ نَاقَةً حَلْبَانَةً رَکْبَانَةً - میرے لئے ایک اونٹنی ڈھونڈھ جو دودھ دیتی ہو اور سواری کے کام بھی آئے-

اَلرَّهْنُ مَحْلُوْبٌ - جو جانور گروی ہو تو گرویدار (یعنی مرتھن) اس کا دودھ دوہ سکتا ہے (اور اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یہ اس کا عوض ہوگا جو مرتہن اس جانور کا دانہ چارہ اور اس کی داشت اور نگرانی کرے گا- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتہن کو اپنی محنت اور نگرانی کے معاوضہ میں شئی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا درست ہے اور یہ ربوا میں داخل نہیں- مثلاً مکان مرہونہ میں مرتہن بغرض حفاظت اور نگرانی رہ سکتا ہے اور یہ عوض ہوگا اس کا جو مرتہن اس مکان کی صفائی اور درستی اور مرمت میں خرچ کرے)-

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّبِیْرَ - اور ابر سے ہم پانی چاہیں-

کَانَ اِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ جَلَسَ جُلُوْسَ الْحَلَبِ - آنحضرتؐ جب کھانے کے لئے بلائے جاتے تو اس

طرح بیٹھتے جیسے کوئی دودھ دوہنے کے لئے بیٹھتا ہے (یعنی گھٹنوں کے بل)-

اُحْلُبْ فَكُلْ - اکڑوں بیٹھ رکھا-

لَاتَسْقُوْنِیْ حَلَبَ اِمْرَأَةٍ - عورت کا دوہا ہوا دودھ مجھ کو مت پلاؤ (کیونکہ اہل عرب میں عورتوں کا دودھ دوہنا معیوب ہے- ابن جوزی نے کہا ابراہیم حربی نے کہا عورتیں جب دودھ دوہتی ہیں تو کبھی ان کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو وہ اچھی طرح طہارت نہیں کرتیں' ان کے ہاتھ یا کپڑے میں پیشاب لگ جاتا ہے اور وہی ہاتھ یا کپڑا جانور کے تھن پر لگا دیتی ہیں' اس لئے آپ نے عورتوں کے دوہے ہوئے دودھ سے نفرت کی- سبحان اللہ ہمارے آقا کے مزاج میں کتنی نفاست اور طہارت تھی- افسوس ان مسلمانوں پر ڈھیرنیوں اور چمارنیوں کے ہاتھ لگی ہوئی سینڈھی پیتے ہیں یہ تو گو در گو ہے ایک تو سینڈھی خود حرام دوسرے اس کی پلانے والی میلی کچیلی نجس ناپاک عورت جس کو دیکھ کر ہی نفرت پیدا ہوتی ہے)-

هَلْ يُوَافِقُكُمْ عَدُوُّكُمْ حَلَبَ شَاةٍ نَثُوْرٍ - کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر ٹھہر سکتا ہے جتنی دیر میں ایک کھلے تھن والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے- (''نَثُوْر'' وہ بکری جس کے تھن کا سوراخ کشادہ ہو اور دودھ کی دھار اس میں سے موٹی نکلے)-

ظَنَّ اَنَّ الْاَنْصَارَ لَا يَسْتَحْلِبُوْنَ لَهٗ - سعد بن معاذ یہ سمجھے کہ انصاری لوگ ان کی مدد کے لئے جمع نہ ہوں گے-

عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْلَبَ الْقَوْمُ یا اِسْتَحْلَبَ الْقَوْمُ - جب لوگ جمع ہو جائیں (اصل میں اِحْلَابٌ کے معنی دودھ دوہنے میں مدد کرنا)-

رَأَيْتُ عُمَرَ يَتَحَلَّبُ فُوْهُ فَقَالَ اَشْتَهِیْ جَرَادًا مَقْلُوًّا - میں نے عمرؓ کو دیکھا' ان کی رال بہنے کو تھی منہ میں پانی آ گیا تھا' کہنے لگے جی چاہتا ہے بھنی ہوئی ٹڈی کھاؤں-

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی الْحُلْبَةِ لَا شْتَرَوْهَا وَلَوْ بِوَزْنِهَا ذَهَبًا - اگر لوگ جانیں جو فائدہ میتھی میں ہے تو سونا دے کر اس کے ہموزن خرید کریں- (مؤلف کہتا ہے حقیقت میں میتھی بڑی فائدہ مند چیز ہے میں تو ساری ترکاروں میں میتھی کی بھاجی بہت پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ رافع قبض' مدر بول دافع دردِ بواسیری ہے- بعض نے کہا ''حلبہ'' ایک جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل ہے اور عرفج اور قتاد کو بھی حلبہ کہتے ہیں)-

اَحْلَبَ الرَّجُلُ - جب اس کی اونٹنی مادہ جنے (جیسے اَجْلَبَ الرَّجُلُ - جب اس کی اونٹنی نر جنے)-

اَلْاِسْلَامُ يَسِيْرُ الْمِضْمَارِ جَامِعُ الْحَلْبَةِ - اسلام کے دین کا میدان (جہاں پر دوڑ ہوتی ہے) چھوٹا ہے (یعنی دنیا) اور سب گھوڑوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی قیامت کے دن)-

يُسَمَّى الَّذِیْ يَلِی السَّابِقَ فِی الْحَلْبَةِ مُصَلِّیْ - جو گھوڑا آگے بڑھ جانے والے گھوڑے کے نزدیک ہی ہوتا ہے (شرط میں اس کو مُصَلِّی کہتے ہیں (کیونکہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھوں کے محاذی رہتا ہے)-

مَحْلَبٌ - دودھ دوہنے کا مقام-

حَلْتٌ - مونڈنا' ادا کرنا-

حِلِّيْتٌ اور حِلْتِيْتٌ اور حِلْتِيْتٌ اور حِلْثِيْتٌ - ہینگ-

حَلْجٌ - گوز لگانا' ذرا ذرا چلنا' روئی میں سے بنولے نکال کر اس کو صاف کرنا (اسی سے ''حَلَّاجٌ'' یعنی روئی صاف کرنے والا- حسین بن منصور حلاج یا منصور بن حلاج تمیمی ایک شخص گزرا ہے جو الوہیت کا دعویٰ کرتا تھا- ''اناالحق'' کہتا تھا- آخر علماء کے فتوے سے قتل کیا گیا)-

دَعْ مَا تَحَلَّجَ فِیْ صَدْرِكَ وَ تَخَلَّجَ - جو چیز تیرے سینے میں چبھے اور خلش پیدا کرے اس کو چھوڑ دے (یعنی جس چیز میں شک ہو کہ درست ہے یا نادرست' اس کا چھوڑ دینا بہتر ہے)-

لَايَتَحَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ طَعَامٌ - تیرے دل میں کوئی کھانا نہ چبھے (یعنی جو کھانا حلال ہے' جیسے مرغی وغیرہ) اس کے کھانے میں تردد مت کر- ایک روایت میں لَايَتَخَلَّجَنَّ ہے خائے معجمہ سے)-

حَتّٰی تَرَوْهُ یَحْلِجُ فِیْ قَوْمِهٖ - یہاں تک کہ اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کر رہا ہے (ایک روایت میں یَخْلِجُ ہے)-

مِحْلَجٌ - وہ لکڑی جس سے روئی دھنکتے ہیں-

حَلْسٌ - برابر بارش ہوتی رہنا' زکوٰۃ میں جانور کے بدل نقد پیسہ لینا-

حَلْسٌ - جھول اڑھانا' اقامت کرنا-

عَدَّمِنْهَا فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ - ان فتنوں میں سے ایک احلاس کا فتنہ شمار کیا- (یہ حِلْسٌ کی جمع ہے- یعنی وہ کملی جو پالان کے تلے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے- جیسے یہ کملی اونٹ کی پیٹھ پر برابر پڑی رہتی ہے ویسے ہی یہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں برابر قائم رہے گا)-

جِبْرِیْلُ سَاقِطٌ کَالْحِلْسِ الْبَالِیْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ - جبریلؑ خدا کے ڈر سے پرانی کملی کی طرح پڑے ہوئے ہیں (ایک روایت میں کَالْحِلْسِ اللَّاطِیءِ ہے- یعنی چپکی ہوئی کملی کی طرح)-

کُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِکُمْ - اپنے گھروں کی کملیاں بن جاؤ (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں پڑے رہو باہر نہ نکلو)-

کُنْ حِلْسَ بَیْتِکَ حَتّٰی تَأْتِیَکَ یَدٌ خَاطِیَةٌ اَوْ مَنِیَّةٌ قَاضِیَةٌ - اپنے گھر کی کملی بنا رہ' یہاں تک کہ گنہگار ہاتھ تجھ پر آن پڑے (کوئی ظالم آ کر تجھ کو قتل کر ڈالے) یا موت جو فیصلہ کرے (قصہ ہی چکا دے)-

قَامَ اِلَیْهِ بَنُوْ فَزَارَةَ فَقَالُوْا یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَحْنُ اَحْلَاسُ الْخَیْلِ فَقَالَ نَعَمْ وَ نَحْنُ فُرْسَانُهَا - بنی فزارہ کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا- اے خلیفہ رسول ہم تو گھوڑوں کی پیٹھوں کے نرے ہیں (یعنی ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں- یہ انہوں نے شیخی سے کہا اپنی سپاہ گری جتانے کو) حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور ہم لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں (تم سائیس ہو جو گھوڑے کی خدمت کرتے ہو)-

اِسْتَحْلَسْنَا الْخَوْفَ - ہم کو تو ڈر لازم ہو گیا (ہر وقت خوف کی حالت رہتی ہے)-

عَلَیَّ مِائَةُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَ اَقْتَابِهَا - (حضرت عثمانؓ نے جنگ عسرۃ میں کہا: جب مسلمانوں کو سواری اور خرچہ کی بڑی تکلیف تھی) سو اونٹ مع ان کی جھولوں اور پالانوں کے میں دیتا ہوں (آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کی اس ہمت کو دیکھ کر فرمایا مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدُ - یعنی عثمان پر اب کچھ نقصان نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی نفل عبادت نہ کریں کیونکہ یہ عبادت تمام نفل عبادتوں کے واسطے کافی ہو گئی- یا عثمان کو اب کوئی برا عمل جو اس کے بعد کریں' کچھ نقصان نہ کرے گا (کیونکہ یہ نیکی ان کی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو گئی اور بہشت کے سزاوار بن گئے- اب اگر بالفرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہو جائے گی اس پر کوئی مواخذہ نہ ہو گا)-

اَلَمْ تَرَالْجِنَّ وَ اِبْلَاسَهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ وَ اَحْلَاسِهَا - کیا تو نے جنوں کو اور ان کی ناامیدی کو اور اپنی اونٹنیوں اور کملیوں سے مل جانے کو نہیں دیکھا (مطلب یہ ہے کہ جن جابجا متفرق ہو گئے ہیں' اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہو کر چل دیئے ہیں اب آسمان کی خبر لانے سے ناامید ہو گئے ہیں گویا ان کا جو کام تھا وہ بند ہو گیا اپنے اپنے ٹھکانوں کو چل دیئے)-

مُحْلَسٌ اَخْفَافُهَا شَوْکًا مِنْ حَدِیْدٍ - ان کے سموں میں لوہے کے کانٹے جوڑ دیئے جائیں گے (تاکہ وہ اپنے مالکوں کو روندیں جو دنیا میں زکوٰۃ نہیں دیتے تھے)-

فِیْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا - برے سے برے کپڑوں میں (خراب کپڑوں کو حِلْسٌ قرار دیا' جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں)-

کُنْ حِلْسَ الْبُیُوْتِ مِصْبَاحَ اللَّیْلِ - گھر کی کملی اور چراغ بن جا (یعنی گھر ہی میں پڑا رہ باہر مت نکل)-

کُنْ حِلْسًا مِنْ اَحْلَاسِ الْبُیُوْتِ - گھر کی کملیوں میں سے ایک کملی بن جا-

حِلْسٌ - بہادر' دلیر-

حَلْفٌ یا حِلْفٌ یا حَلِفٌ یا مَحْلُوْفٌ یا مَحْلُوْفَةٌ یا مَحْلُوْفَاءُ - قسم کھانا-

مُحَالَفَةٌ - آپس میں قول و قرار' عہد پیمان کرنا-

اِنَّهٗ حَالَفَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ - آنحضرتؐ نے قریش کے مہاجرین اور انصار میں عہد و پیمان کرا دیا (یعنی بھائی چارہ دوستی اور محبت کا عہد)-

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا مَرَّتَيْنِ - آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ہمارے گھر میں دو بار بھائی چارہ کرایا-

لَاحِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ - اسلام میں وہ معاہدہ نہیں ہے جو جاہلیت کے زمانے میں ہوا کرتا تھا (ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور غارت کرنے کے لئے تیسرے قبیلے سے دوستی اور عہد کرتا' اسلام میں ایسی دوستی اور عہد سے ممانعت ہوئی لیکن اب بھی اگر مظلوم کی مدد کرنے' یا حق بات کو جاری کرنے کے لئے مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے معاہدہ کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے)-

وَجَدْنَا وَلَايَةَ الْمُطَيَّبِيْ خَيْرًا مِّنْ وَّلَايَةِ الْاَحْلَافِيْ - (حضرت ابن عباسؓ نے کہا) ہم نے تو مطیبی یعنی ابوبکر صدیقؓ کی حکومت کو احلافی یعنی حضرت عمرؓ کی حکومت سے بہتر پایا (اس کا قصہ یہ ہے کہ عبد مناف کے بیٹوں نے عبد القادر کے لوگوں سے بعض کام لینے چاہے' جیسے کعبہ کی دربانی' حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ- عبد الدار کے لوگوں نے انکار کیا' اب ہر فریق نے اپنے اپنے دوست قبیلوں سے معاہدہ کیا- چنانچہ عبد الدار کی طرف جو قبائل تھے ان کو احلاف کہتے تھے- وہ چھ قبیلے تھے' عبد الدار' جمح' مخزوم' عدی' کعب' سہم- حضرت عمرؓ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے- ادھر عبد مناف کے لوگوں نے کیا کیا' ایک پیالہ خوشبو سے بھرا ہوا لائے اور اپنے دوست قبیلے والوں سے کہا' اس میں ہاتھ ڈبو کر عہد کرو- تین قبیلے ان کے شریک ہوئے اسد' زہرہ اور تیم- انہوں نے ہاتھ ڈبوئے اور مسجد میں عہد موکد کیا' ان کو مُطَيَّبِيْن کہنے لگے' یعنی خوشبو لگائے گئے- ابوبکر صدیقؓ ان لوگوں میں تھے)-

لَمَّا صَاحَتِ الصَّائِحَةُ عَلٰى عُمَرَ قَالَتْ وَ اَسَيِّدَ الْاَحْلَافِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ وَالْمُحْتَلَفِ عَلَيْهِمْ يَعْنِى الْمُطَيَّبِيْنَ - جب رونے والی عورت حضرت عمرؓ پر یوں رونے لگی ''ہائے احلاف کے سردار!'' تو ابن عباسؓ نے کہا' بے شک اور ان لوگوں کے بھی سردار جن کے مقابلہ میں حلف لیا گیا تھا' یعنی مطیبین کے (عبد اللہ بن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بعد پھر دو فریق کہاں رہے- حضرت عمرؓ جیسے احلافی گروہ کے سردار تھے ویسے ہی مطیبین کے بھی سردار تھے کیونکہ دونوں فریق مومن تھے اور آپ امیر المومنین تھے)-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا - جو شخص سمجھ بوجھ کر ایک کام پر قسم کھائے' پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے-

اُحَالِفُكَ مُنْذُ الْيَوْمِ - میں آج کے دن تم سے قسم کھا رہا ہوں (اور تم مجھ کو منع نہیں کرتے' حالانکہ تم نے آنحضرتؐ سے اس کی ممانعت سنی ہے)-

مَا اَمْضٰى جَنَانَهٗ وَ اَحْلَفَ لِسَانَهٗ - اس کا دل کیسا مضبوط ہے' اس کی زبان کیسی تیز ہے؟

اَنَا الَّذِيْ فِي الْحَلْفَاءِ - (عتبہ بن ربیعہ جب جنگ بدر میں عبیدہؓ بن حارث کے سامنے آیا اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے تو کہنے لگا) میں وہ ہوں جو حلفاء میں رہتا ہے (حلفاء ایک مشہور بھاجی ہے- بعض نے کہا بانس بن' مطلب یہ ہے کہ میں شیر ہوں کیونکہ شیر سایہ اور ٹھنڈک کی وجہ سے بانسوں کے جنگل میں رہتا ہے)-

اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ - جب تو وہ قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا-

اِنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا - بنی کنانہ نے قریش کے لوگوں سے معاہدہ کیا-

لَاتَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ - اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ (نہ خدا کے سوا اور کسی مخلوق کی- کیونکہ دوسری حدیث میں ہے- جس نے غیر خدا کی قسم کھائی اس نے شرک کیا- اب یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے اَفْلَحَ وَ اَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ - تو شاید یہ اس ممانعت سے پہلے کی ہے اور دوسرا یہ کہ یہ قسم نہیں ہے بلکہ محاورہ ہے عرب کا جو بغیر ارادہ قسم کے زبان سے نکل جاتا ہے اور ایسی

قسم لغو ہے جیسے ہندوستان میں بھی لوگ عام بول چال میں یوں کہتے ہیں: اجی نہیں تمہارے سر کی قسم، تمہاری جان کی قسم اور ایسا کہنے سے ان کا قصد قسم کھانے کا نہیں ہوتا- شریعت میں اسی قسم کا اعتبار ہے جو عمداً اور قصداً تعظیم کی نیت کے ساتھ کھائی جائے اور اسی کو حلف کہتے ہیں- ایسی قسم اللہ کے سوا اور کسی کی کھانا منع ہے مثلاً جیسے ہمارے زمانہ میں بعض گمراہ لوگ اپنے پیر یا استاد کی قسم کھاتے ہیں یا پیغمبرؐ کی یا اور کسی ولی کی- البتہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے)-

مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ- جو کوئی شخص جھوٹ موٹ بھی اسلام کے سوا اور کسی دین کو اختیار کرنے کی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں اور پھر وہ کام کرے گو اس کی نیت یہودی ہو جانے کی نہ ہو) تب وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اس نے کہا (یعنی یہودی ہو جائے گا اس لئے کہ زبان سے اس نے خود کو یہودی قرار دیا اور اسلام کے لئے جیسے دل کی تصدیق شرط ہے ویسے ہی زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے)-

مجمع البحار میں ہے اگر لات وعزیٰ کی قسم کھائے اور دل میں ان کی تعظیم کی نیت ہو تو کافر ہو جائے گا اور جو تعظیم کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہو گا مگر گنہگار ہو گا اس لئے کہ جھوٹ بولا کیونکہ جو چیز معظم نہ تھی، قسم کھا کر اس کو معظم کیا- امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس کو اختیار کیا ہے کہ صرف لات وعزیٰ کی قسم کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا- اس کا مطلب یہی ہے کہ جب ان کی تعظیم کی نیت نہ ہو مگر اس وقت بھی یہ ظاہراً کفر ہے گو عند اللہ کفر نہ ہو اور اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی لات وعزیٰ کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے یعنی تجدید ایمان کرے اور پورا بیان اس کا ہم نے کتاب المہدی میں کیا ہے-

وَالْحَلِيفَيْنِ- دو قبیلے جو باہم عہد رکھتے ہیں (یعنی اسد اور غطفان)-

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ حَلَفَ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ- عبد اللہ بن عمرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے (کیونکہ وہ واقعہ حرہ میں گم ہو گیا اس کی نعش بھی نہیں ملی اور آنحضرت کو بھی اس کے دجال ہونے کا گمان تھا- یہاں سے یہ نکلتا ہے کہ جس امر کا گمان غالب ہو آدمی اس کے بارے میں قسم کھا سکتا ہے- مثلاً کوئی اپنے باپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ پائے کہ اس کے اتنے روپیہ فلاں شخص کے پاس جمع ہیں تو وہ اس پر قسم کھا سکتا ہے)-

بِالْحِلْفِ الْفَاجِرِ- جھوٹی قسم کے ساتھ-

لَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ- اسلام میں کوئی نیا عہد و پیمان نہ نکالو (جیسا جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور فتنہ مچانے کے لئے تیسرے سے عہد و پیمان کرتا لیکن جو عہد پیمان مظلوم کی مدد یا نیک کام کے لئے ہو وہ تو اسلام کی وجہ سے اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا)-

بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ- تیرے حلفاء کے قصور میں (تو پکڑا گیا ہے)-

حُلَفَاءُ- حلیف کی جمع ہے- یعنی وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کیا گیا ہے-

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ- جو شخص لات وعزیٰ کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے (از سر نو تجدید ایمان کرے، لات وعزیٰ کی طرح وہ سب چیزیں ہیں جن کی مشرکین تعظیم اور عبادت کیا کرتے تھے اور ہماری شریعت میں ان کی تعظیم مطلقاً نہیں رہی لیکن اگر ہماری شریعت میں بھی ان کی تعظیم باقی رہی ہو- مثلاً کوئی حجر اسود یا کعبہ یا زمزم یا مقام ابراہیم یا صفا ومروہ کی قسم کھائے، اسی طرح اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ یا مومنین کی یا ان کی قبروں کی، تو وہ کافر نہ ہو گا گو گنہگار ہو گا- ابن اثیر نے کہا ایسی قسموں میں کفارہ لازم نہ ہو گا بلکہ استغفار کافی ہے)-

أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ- دیکھو میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا ہوں-

ذُو الْحُلَيْفَةِ- ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل دور پر-

حَلْقٌ- حلق پر مار لگانا (جیسے فاؤدل پر مار لگانا) بھرنا، اندازہ کرنا، کاٹنا، مونڈنا-

تَحْلِيقٌ- حلقہ کرنا، مونڈنا، بلند ہونا-

كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ- آنحضرتؐ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج سفید اور بلند ہوتا- (اس میں زردی نہ آتی)-

حَلَّقَ الطَّائِرُ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ يافِىْ جَوِّ السَّمَاءِ- پرندہ آسمان میں چڑھ گیا (ازہری نے کہا شروع دن میں تحلیق کے معنی سورج کا بلند ہونا اور اخیر دن میں نیچے گرنا)-

مَحَلِّقَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ- اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُحَلِّقَاتِ- جو پرندے آسمان میں اڑ رہے ہوں (ابھی پکڑے نہ گئے ہوں) ان کی بیع سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں وہ پرندہ پکڑا جاتا ہے یا نہیں اسی طرح مچھلی کی بیع دریا میں یا میوے کی بیع درخت پر جب وہ کچا ہو یا گیہوں یا چاول یا اناج کی بیع جب وہ بالی میں ہو اور پختہ نہ ہوا ہو منع ہے)-

فَهَمَمْتُ اَنْ اَطْرَحَ نَفْسِىْ مِنْ حَالِقٍ- میں نے قصد کیا اپنے تئیں اونچے پہاڑ سے گرا دوں (خودکشی کرلوں)-

فَبَعَثْتُ اِلَيْهِمْ بِقَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَحَبَ النَّاسُ فَحَلَّقَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ اِلَىَّ وَقَالَ تَزَوَّدُ مِنْهُ وَاطْوِهٖ- حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کی قمیص لوگوں کے پاس بھیجی، وہ اس کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے (آنحضرتؐ کو یاد کر کے- سبحان اللہ!

در نمازم خم ابروئے تو یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بہ فریاد آمد[1]

ابوبکر صدیقؓ نے وہ قمیص اٹھا کر میری طرف پھینکی اور کہا اس کو تہہ کر کے رکھ دے-

نَهٰى عَنِ الْحِلَقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ- نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا (ایک روایت میں عَنِ التَّحَلُّقِ ہے جوہری نے کہا حَلْقَةٌ کی جمع حَلَقٌ ہے بہ فتحہ حا- بعض نے کہا مفرد حَلَقَةٌ ہے- بعض نے کہا دونوں صحیح ہیں حَلْقَةٌ اور حَلَقَةٌ، لیکن شیبانی نے کہا حَلَقَةٌ تو حَالِقٌ کی جمع آئی ہے اور مفرد نہیں آیا)-

لَاتُصَلُّوْا خَلْفَ النِّيَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِيْنَ- سوتے ہوئے شخصوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہ ان لوگوں کے پیچھے جو حلقہ باندھے بیٹھے ہوں-

اَلْجَالِسُ وَسَطَ الْحَلْقَةِ مَلْعُوْنٌ- حلقہ کے بیچ میں (مرکز کی طرح) بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض آدمیوں کی طرف اس کی پیٹھ ہوگی وہ برا مانیں گے، اس پر لعنت کریں گے برا بھلا کہیں گے)- (طیبی نے کہا مراد یہ ہے کہ کوئی شخص وہاں آئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہوں اور یہ حلقہ میں جگہ نہ پا کر ان کے بیچ میں جا کر بیٹھ جائے، تو اس سے آپ نے منع فرمایا- بعض نے کہا بھانڈ مراد ہے جو بیچ میں بیٹھ کر نقلیں کرتا ہے لوگوں کو ہنساتا ہے یا شعبدے دکھاتا ہے)-

لَاحِمٰى اِلَّا فِىْ ثَلَاثٍ وَ ذَكَرَ مِنْهَا حَلْقَةَ الْقَوْمِ- تین مقام محفوظ ہو سکتے ہیں، ان میں سے ایک لوگوں کا حلقہ بیان کیا (ان کو یہ حق ہے کہ کسی کو گردنیں پھاندکر اندر نہ آنے دیں)-

نَهٰى عَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ- سونے کے چھلے پہننے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی مردوں کو)-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ- جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا ایک چھلہ پہنائے، وہ اس کو سونے کا چھلہ پہنائے (محبوب سے مراد بیٹا بیٹی، بیوی وغیرہ ہے اور بعض نے عورتوں کے لئے بھی سونا پہننا درست نہیں رکھا ہے)-

فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَ حَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامَ وَالَّتِىْ تَلِيْهَا وَ عَقَدَ عَشْرًا- آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا وزن ہو گیا اور آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنایا- انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی کا، یعنی دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ یہ ہے کہ کلمے کی انگلی کی نوک انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنائے)-

---

[1] مجھے نماز میں تیرے بھوئے کا خم یاد آیا تو میری حالت ایسی عجیب ہوگئی کہ محراب مجھ سے فریاد کرنے لگی۔ (م)

مَنْ فَکَّ حَلْقَةً فَکَّ اللّٰهُ عَنْهُ حَلْقَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - جو شخص دنیا میں کسی بردے کو آزاد کرے (اس کے گلے سے حلقہ غلامی نکال ڈالے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک حلقہ نکال ڈالے گا (یعنی جن مصیبتوں میں وہ پھنسا ہوگا ان میں سے ایک مصیبت کو اس سے دفع کر دیا جائے گا)-

وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ وَالْحَلْقَةُ - جتنی اشرفیاں، روپے اور ہتھیار ہیں وہ سب آنحضرتؐ کے ہیں (بعض نے کہا حلقہ سے زرہ مراد ہے)-

اِنَّ لَنَا اَغْفَالَ الْاَرْضِ وَالْحَلْقَةَ - جو زمینیں خالی ہیں (بنجر یا افتادہ) اور ہتھیار یہ سب ہمارے ہیں-

تُنْزَعُ مِنْكُمُ الْحَلْقَةُ - تم سے ہتھیار لے لئے جائیں گے-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ اَوْ حَلَقَ - وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو (مصیبت کے وقت) چلائے یا بال منڈائے-

لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْحَالِقَةَ وَ السَّالِقَةَ وَ الْخَارِقَةَ - آں حضرتؐ نے ان عورتوں پر لعنت کی جو (مصیبت کے وقت) بال منڈا ڈالتی ہیں، چلا چلا کر روتی ہیں (نوحہ کرتی ہیں) کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں (بعض نے کہا:

حَالِقَةٌ - سے وہ عورت مراد ہے جو اپنے منہ کے روئیں کو زینت کے لئے منڈاتی ہے-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ - یا اللہ حج اور عمرے میں سر منڈانے والوں کو بخش دے (تین بار آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار بال کترانے والوں کے لئے، تو حج اور عمرے میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہوگا - باقی اور اوقات میں بال رکھنا افضل ہے اور سر منڈانا بھی جائز ہے لیکن بعض نے سر منڈانا مکروہ رکھا ہے کیونکہ وہ خارجیوں کی نشانی ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ- ان کی نشانی منڈھے ہوئے بال ہیں-

دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ اَلْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ - تم میں بھی اگلی امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آ لگی وہ کیا ہے آپس کی دشمنی دیکھو یہ خصلت تباہ کرنے والی ہے (اس کی وجہ سے ساری قوم تباہی میں پڑ جائے گی)-

اِنَّهٗ قَالَ لِصَفِيَّةَ عَقْرٰى حَلْقٰى - آنحضرت ﷺ نے ام المومنین صفیہؓ کو فرمایا (جب ان کو عین کوچ کے قریب حیض آ گیا تھا) خدا اس کو زخمی کرے اس کے حلق میں درد پیدا کرے (اکثر روایتوں میں یوں ہی ہے اور لغت کی رو سے یوں مشہور ہے عَقْرًا حَلْقًا اور تعجب کے مقام پر بھی کہا جاتا ہے اسی طرح منحوس اور موذی عورت کے لئے بھی)-

مؤلف :- کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ عَقْر سے بانج ہونے کے معنی میں مستعمل ہو، اسی طرح حلقی بہ معنی ''محلوقہ'' اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا ''اری بانج سر منڈی'' مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی اور اس فقرہ سے بد دعا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اہل عرب خفگی کے وقت عورتوں کو ایسا کہتے ہیں-

لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ كُنَّا نَعْمِدُ اِلَى الْحُلْقَانَةِ فَنَقْطَعُ مَا ذَنَّبَ مِنْهَا - جب شراب حرام ہوئی تو ہم کیا کرتے تھے، اس گدر کھجور میں سے جس کی دو تہائی پک جاتیں اتنی نکال کر پھینک دیتے جتنی پکی ہوتی (اور باقی کا نبیذ بناتے، کیونکہ گدر اور پکی کھجور دونوں کو ملا کر اس کی نبیذ بنانے سے آپ نے منع فرمایا تھا اس لئے کہ اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے- نہایہ میں ہے کہ کھجور دُم کی طرف سے پکنی شروع ہوتی ہے، اس کو تَذْنُوبَہ کہتے ہیں جب آدھی پک جاتی ہے تو اس کو مُجَزَّعٌ اور جب دو تہائی پک جاتی ہے تو اس کو حلقان کہتے ہیں)-

مَرَّ بِقَوْمٍ يَنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ - کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو مسکہ اور گدر کھجور کھا رہے تھے (بعض نے کہا ثَعْد وہ کھجور گدر- جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو یا بالکل پک گئی ہو یعنی رطب- بعض نے کہا نرم گدر کھجور)-

حَتّٰى يَاْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ - یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا کڑہ تھام لے گا-

تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حِلَقِهَا یا حِلَقِهَا - اپنے ہاتھ کو چھلے کی طرف جھکاتی تھی یا بالیوں یا چھلوں کی طرف (ایک روایت میں حَلْقِهَا ہے یعنی اس مقام کی طرف جہاں طوق پہنا جاتا ہے)-

سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ - خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے

(کیونکہ صحابہؓ کے زمانے میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت سے سر منڈاتے اور ان خارجی مردودوں نے ہمیشہ ہر وقت سر منڈانا لازم کرلیا تھا- بعض نے کہا ''تحلیق'' سے مراد داڑھی اور سر اور سارے بدن کے بالوں کا منڈانا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خوارج ڈاڑھیاں نہیں منڈاتے تھے- بعض نے کہا تحلیق سے مراد خون ریزی ہے اور قتل عام- یہ تو خارجیوں کا اصلی کام تھا- انہوں نے سارے مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل سمجھ رکھا تھا- بس اپنے ہی گروہ کو مسلمان سمجھتے تھے جیسے ہمارے زمانے میں بعض نام کے مسلمان فروعی ادنیٰ باتوں پر مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھ لیتے ہیں اور غور نہیں کرتے کہ حقیقت میں شرک کیا چیز ہے- نووی نے کہا اس حدیث سے بعض نے یہ دلیل لی ہے کہ بےضرورت سر منڈانا مکروہ ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نشانی ہر کام ہو سکتا ہے حرام ہو یا مباح- مگر ہمارے علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر بالوں کی خدمت اور نگرانی کرسکتا ہو یعنی کنگی تیل وغیرہ تب تو بال رکھنا مستحب ہے اور اگر نہ کرسکتا ہو تو سر منڈانا افضل ہے)-

مؤلف:- کہتا ہے نووی کا یہ کلام مسلم نہیں ہے- جب آنحضرتؐ نے خارجیوں کی ایک دنیاوی نشانی بتلائی تو اس کا اقل درجہ ہے کہ وہ فعل مکروہ ہو کیونکہ گمراہ لوگوں کی مشابہت کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا دنیاوی بات نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ حج اور عمرے اور دوسری حالتوں کے علاوہ سر منڈانا مکروہ ہے اور اس سے آدمی کا چہرہ بدنما بھی معلوم ہوتا ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اگر بالوں کی خدمت نہ ہو سکے تو ان کو کتروا کر چھوٹے چھوٹے رکھے' جڑ سے گھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں جو خدمت ہو سکے تو بالاتفاق بالوں کا رکھنا بہتر اور سنت ہے اور جس شخص نے بال منڈانا لازم کرلیا ہے یا خواہ مخواہ لوگوں کو سر منڈانے کی ترغیب دیتا ہے وہ جاہل ہے-

سِيمَاهُمُ التَّحَالُقُ- خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے (انہوں نے سر منڈانا اپنا شعار کرلیا تھا تا کہ لوگ ان کو بڑا زاہد' پرہیزگار اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس لئے عبادت بھی بہت کرتے تھے رات دن قرآن خوانی اور تہجد گزاری میں مصروف رہتے مگر کیا فائدہ ایمان کا اصلی رکن ان میں نہ تھا- یعنی اللہ اور رسول کی محبت- جن لوگوں کو رسول اللہؐ نے مومنین کا پیشوا بنایا تھا وہ ان کو کافر سمجھتے تھے)-

حَلَاقِيمَهُمْ- ان کے حلقوں میں (یعنی قرآن ان کے حلقوں میں رہ جائے گا' نیچے نہیں اترے گا- طیبی نے کہا خارجیوں کی نشانی جو تحلیق بتلائی اس سے غرض یہ ہے کہ وہ سر کے بال مونڈھنے میں مبالغہ کریں گے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سر منڈانا برا ہے کیونکہ اگر اچھی بات کو گمراہ لوگ اختیار کر لیں تو وہ بری نہیں ہو جاتی جیسے خارجیوں کا نماز اور روزہ اچھی طرح ادا کرنا بیان فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا برا ہے- بعض نے کہا تحلیق سے یہ مراد ہے کہ وہ حلقے باندھ باندھ کر لوگوں کو بٹھلائیں گے- اسی طرح تحالق سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کا سر مونڈیں گے)-

اِنَّكُمْ اَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُوْنِ- تم تو ہتھیاروں اور قلعوں والے لوگ ہو-

مَرَّ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ- معاویہ ایک حلقہ پر گزرے (یعنی لوگوں پر جو ایک دائرہ میں گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے)-

نَهَانَا عَنِ الْحِلَقِ- ہم کو حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا (یعنی جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے)-

وَ اَنْ يَّتَحَلَّقُوْا قَبْلَ الْجُمُعَةِ- اور اس سے منع فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے ہم حلقے باندھ کر بیٹھیں (طیبی نے کہا کیونکہ یہ ہیئت نمازیوں کی ہیئت کے خلاف ہے اور اکثر حلقوں میں لوگ بات چیت کرتے ہیں تو خطبہ نہ سنیں گے- اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مذاکرۂ علمی کے لئے بھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے- جمعہ کے دن آدمی کو مسجد میں جاتے ہی تحیۃ المسجد کا دوگانہ پڑھنا چاہئے اس کے بعد ذکر الٰہی کرتا رہے اور خطبہ سننے کے لئے خاموش بیٹھے یا سنت اور نفل پڑھے- البتہ نماز کے بعد پھر حلقہ باندھ کر بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے)-

فَرَاٰنَا حِلَقًا عِزِيْنَ- آپ نے ہم کو دیکھا ہم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں-

فَصَاغَ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ - آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی، چاندی کا چھلہ -

مَحَالِقُ - کھر کھرے سخت کمبل جن سے بال اکھڑ جائیں -

اِتَّقُوا الْحَالِقَةَ - اس خصلت سے بچو جو دین ایمان کو مونڈ ڈالتی ہے (تباہ کر دیتی ہے) -

كَاَنِّیْ بِهِمْ حِلَقٌ يَتَحَدَّثُوْنَ - میں نے مردوں کو دیکھا وہ حلقے حلقے باندھے باتیں کر رہے ہیں -

اِنَّهُ ابْنُ مَنْ حَلَقَ رُؤُسَ مَنْ تَرَوْنَ - وہ اس شخص کا بیٹا ہے جس نے ان لوگوں کا جن کو تم دیکھتے ہو سر مونڈھا (یعنی قتل کیا) -

حَوْلَقَةٌ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا - جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا -

حَلْقَمَةٌ - گلا کاٹنا یعنی نرخرہ (نلا) -

حُلْقُوْمٌ - حلق - اس کی جمع حَلَاقِيْمُ -

يَمْنَعُ النَّاسَ فِیْ اَمْصَارِهِمْ وَيَأْمُرُ بِهَا فِیْ حَلَاقِيْمِ الْبِلَادِ - حجاج ظالم شہروں میں تو لوگوں کو جمعہ پڑھنے سے روکتا ہے (کہتا ہے جب تک میں نہ نکلوں کوئی جمعہ نہ پڑھے اور شہروں کے آخری کنارے میں جمعہ کا حکم دیتا ہے - یہ امام حسن بصریؒ کا قول ہے) -

حَلَكٌ - بہت کالا ہونا - جیسے حُلْكَةٌ ہے -

وَ تَرَكَتِ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا - (ایسا سخت قحط ہوا) اونٹنی کو جلا کر کوئلہ کر دیا - (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَسْوَدُ حَالِكٌ - یعنی کالا بھجنگ، بہت کالا) -

حَلٌّ - کھولنا، توڑنا -

حُلُوْلٌ - اترنا -

حِلٌّ - حلال ہونا، آدمی کا احرام سے باہر آنا - حرم کے علاوہ اور دوسرے مقامات -

طَيَّبْتُهُ لِحِلِّهِ وَ حِرْمِهِ - میں نے آنحضرت ﷺ کے اس وقت خوشبو لگائی، جب آپ احرام نہیں باندھے تھے (حلال تھے) اور جس وقت آپ احرام باندھنے لگے (دوسری روایت میں یوں ہے -

لِاِحْلَالِهِ حِيْنَ حَلَّ - احرام سے باہر آتے وقت جب آپ نے احرام کھولا عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حِلٌّ - وہ شخص جو احرام نہ باندھے ہو) -

اَحَلَّ الرَّجُلُ - احرام کھل گیا یا حرم کی سرحد سے نکل کر حل میں آ گیا یا حلال مہینوں میں داخل ہوا -

اَحِلَّ بِمَنْ اَحَلَّ بِكَ - جو شخص احرام کا خیال نہ کر کے حلال شخص کی طرح تجھ سے لڑے تو بھی اس سے حلال بن جا (اس کا مقابلہ کر یا جو شخص تیری حرمت بگاڑنا چاہے تو بھی اس کی حرمت بگاڑ) -

مَنْ حَلَّ بِكَ فَاحْلِلْ بِهٖ - جو شخص تیری وجہ سے (تجھ کو مار کر یا تجھ سے لڑ کر) حلال بن جائے تو بھی اس کی وجہ سے حلال بن جا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے اگر کوئی درندہ یا چور وغیرہ تجھ پر حملہ کرے تو بھی اس پر حملہ کرنے میں اس کو دفع کرنے میں دریغ مت کر گو تو احرام باندھے ہو) -

حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اِعْتَمَرَ - (عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا چاہئے، وہ کہا کرتے تھے جب صفر کا مہینہ آیا تو اب) عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ درست ہوا -

لَسْتُ اُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَّهِیَ لِشَارِبٍ حِلٌّ - میں زمزم کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا البتہ پینے والے کو اجازت ہے پئے -

وَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ - مکہ میرے لئے صرف ایک گھڑی دن کے لئے حلال کیا گیا (یعنی فتح کے دن جب آپ زور کے ساتھ اس میں داخل ہوئے بغیر احرام کے) -

تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ - نماز کی تحریم تکبیر ہے (جب یہ تکبیر کہی تو نماز کے منافی سب کام حرام ہوئے جیسے بات کرنا، ہنسنا، کھانا پینا) اور اس کی تحلیل سلام ہے (جب السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہا تو اب سب کام جو نماز کے منافی ہیں حلال ہو گئے (اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جیسے تکبیر تحریمہ فرض ہے ویسے ہی لفظ سلام بھی مگر حنفیہ نے اوّل کو تو فرض

رکھا ہے اور دوسرے کو فرض نہیں رکھا)-

لَایَمُوْتُ لِمُؤْمِنٍ ثَلٰثَۃٌ فَتَمَسَّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ- جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں (اور وہ صبر کرے) تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (قسم سے اللہ تعالےٰ کا یہ قول مراد ہے وَ اِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے یا دوزخ میں نہ جائے ایک روایت میں فَیَلِجَ النَّارَ)-

مَنْ حَرَسَ لَیْلَۃً مِّنْ وَّرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ مُتَطَوِّعًا لَمْ یَاْخُذْہُ الشَّیْطٰنُ وَلَمْ یَرَ النَّارَ تَمَسَّہُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ- جو شخص ایک رات بھی اپنی خوشی سے (ثواب سمجھ کر) مسلمانوں کے عقب میں پہرہ دے (دشمن کو تاکتا رہے) تو شیطان اس کو پکڑ نہ سکے گا اور وہ دوزخ کی آگ کو اپنے بدن سے چھوتی ہوئی بھی نہیں دیکھے گا مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (اس پر سے گزر جائے گا)-

وَقُعُھُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِیْلٌ- ان کا زمین پر گرنا کم ہے-

قُوْمِیْ اِلَیْھَا فَتَحَلَّلِیْھَا- (حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کی نسبت یوں کہا اس کا (پلو) دامن کتنا لمبا ہے- آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی) اٹھ اس سے معاف کرا' (اللہ اکبر- اتنی ذرا سی بات بھی غیبت میں داخل ہوئی- غیبت سخت گناہ ہے جو بندوں کا حق ہے بن معاف کرائے ساقط نہیں ہو سکتا- دوسرے بڑے بڑے گناہ' جیسے لواطت' زنا' شراب خواری اللہ کے حق ہیں جو توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن غیبت ان سب سے زیادہ سخت ہے- پر ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے اس سے پرہیز کرنا بہت کم کر دیا ہے' اللہ رحم کرے)-

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مَظْلِمَۃٌ مِّنْ اَخِیْہِ فَلْیَسْتَحِلَّہٗ- جس شخص پر ان کے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو جو ظلم سے اس نے لے لیا ہو (مثلاً اس کا مال دغا اور فریب سے یا جبراً یا چوری سے لے لیا ہو یا اس کی غیبت کی ہو یا اس کو برا کہا ہو یا اس کو ناحق ستایا ہو یا اس کی بیوی یا لونڈی پر نظر بد کی ہو یا اس سے فعل شنیعہ کیا ہو) تو وہ (دنیا ہی میں) اس سے معاف کرا لے-

حِلًّا اُمَّ فُلَانٍ- ارے فلاں کی ماں اپنی قسم کھول ڈال (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک عورت سے فرمایا جس نے قسم کھالی تھی کہ میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کروں گی)-

حِلًّا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْمَا تَقُوْلُ- (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے کہا) اے امیر المومنین! آپ جو فرماتے ہیں اس (قول) سے اپنے آپ کو آزاد کرو (یعنی ایسا کرو کہ آپ کا کلام صحیح ہو جائے اور کسی کو ایذا بھی نہ ہو)-

ثُمَّ تَرَکَ فَتَحَلَّلَ- جب اس کافر کی طاقت جاتی رہی تو اس نے میرا بھینچنا چھوڑ دیا (یہ ابوقتادہ کا کلام ہے)-

وَ اَتَحَلَّلُ- (حضرت انس سے لوگوں نے کہا تم نے جو آنحضرتؐ سے سنا ہے اس میں سے کچھ ہم سے بیان کرو) انھوں نے کہا کچھ بیان کروں (اور کچھ نہ بیان کروں)-

سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ- آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا- کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا عمل کہ قرآن کی تلاوت سرے سے شروع کرے' پھر ختم کر کے پھر شروع کر دے (جیسے مکہ کے قاری کیا کرتے ہیں- جب قرآن شریف ختم کرتے ہیں تو پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّ (البقرہ) مفلحون تک پڑھتے ہیں)- (بعض نے کہا حال مرتحل سے یہ مراد ہے کہ غازی ایک جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد شروع کرے)-

اَحِلُّوا اللّٰہَ یَغْفِرْلَکُمْ- شرک کی تنگی سے نکل کر توحید کی فراغت میں آؤ' اللہ تعالےٰ تمھارے گناہ بخش دے گا (ایک روایت میں اَجِلُّوا اللّٰہَ ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی عظمت کرو)-

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ- اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت کی (حلالہ یہ ہے کہ کسی عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اب کوئی شخص اس سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وطی کر کے پھر اس کو طلاق دے دے گا تا کہ وہ عورت اگلے شوہر کے لئے پھر حلال ہو جائے)-

لَا اُوْتٰی بِحَالٍ وَّلَا مُحَلِّلٍ اِلَّا رَجَمْتُہٗ- میرے

پاس جب کوئی ایسا شخص آئے گا، جس نے حلالہ کیا ہو یا وہ شخص جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہو تو میں دونوں کو سنگسار کروں گا (یہ کسی صحابی کا قول ہے انھوں نے تشدید کے طور پر یہ کہا تا کہ لوگ حلالہ کرنے اور کرانے سے باز رہیں)۔

لَاتَحِلُّ لَهٗ اِلَّا مِنْ حَيْثُ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ - (کسی نے مسروقؒ سے پوچھا اگر ایک لونڈی کسی کے نکاح میں ہو، وہ اس کو دوطلاق دے دے اس کے بعد خرید لے تو کیا وہ اس کو حلال ہوگی؟ انھوں نے کہا) نہیں حلال نہیں ہوگی مگر جب اسی طریق سے حلال ہو جس طریق سے حرام ہوئی تھی (یعنی اس لونڈی سے کوئی دوسرا نکاح کرے اور اس کو دوطلاق دے)۔

اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ - (بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو اپنے ہمسایہ کی جورو یا لونڈی سے زنا کرے (اگرچہ زنا ہر ایک عورت سے گناہ ہے مگر ہمسایہ اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے کیونکہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا فرض ہے)۔

اِنَّهٗ يَزِيْدُ فِي الْحَلَالِ - حضرت عیسیٰؑ (جب قیامت کے قریب اتریں گے تو) حلال کام زیادہ کریں گے (نکاح کریں گے آپ کی اولاد ہوگی، حضرت عیسیٰؑ نے آسمان کی طرف اٹھائے جانے تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ تجرد، توکل اور درویشی میں بسر کی)۔

فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفْسِهٖ اِلَّا مَاتَ - قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ اتریں گے تو) جس کافر کو آپ کے سانس کی خوشبو پہنچے گی، وہ مر جائے گا اس کا مرنا واجب ہو جائے گا۔

لَايَحِلُّ - بہ معنی يَجِبُ کے ہے۔ جیسے وَ حَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ میں حَرَامٌ بمعنی وَاجِبٌ کے ہے (جیسے پہلے حق تعالیٰ نے آپ کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا اسی طرح مارنے کا معجزہ عنایت ہوگا۔ دجال جب آپ کی خبر سنے گا تو ڈر کی وجہ سے بھاگتا پھرے گا باب لد کے پاس جو ملک شام میں ہے، آپ اس کو پالیں گے اور وہ مردود آپ کے دم کے اثر سے فوراً واصل جہنم ہوگا)۔

حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ - اس کے لئے میری سفارش واجب ہوگئی (یا میری سفارش اس پر اتر آئے گی، اس کو ڈھانپ لے گی)۔

لَايَحُلُّ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ - بیمار تندرست کے پاس نہ اترے (اس لئے کہ کہیں تندرست بیمار ہو جائے تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ گئی حالانکہ بیماری لگنا (عدویٰ) ہماری شریعت میں کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَايُنْحَرُ حَتّٰى يَبْلُغَ مَحِلَّهٗ - ہدی کا جانور نحر نہ کیا جائے جب تک اپنے ٹھکانے تک (یعنی حرم تک) یا اپنے وقت تک (یعنی یوم النحر تک) نہ پہنچے) تو مَحِلٌّ زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے)۔

هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا - (آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے، پوچھا کچھ کھانے کو تمھارے پاس ہے؟ انھوں نے کہا کچھ نہیں تھوڑا گوشت نسیبہ لونڈی نے جو اس کو صدقہ میں ملا تھا ہم کو تحفہ کے طور بھیجا ہے اور آپ تو صدقہ کھا نہیں سکتے؟) فرمایا، وہی گوشت لا دو! صدقہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ گیا (یعنی جب نسیبہ تک پہنچا تو صدقہ پورا ہو گیا۔ اب نسیبہ نے جو ہم کو بھیجا تو اس کی حیثیت ہدیہ کی ہوگئی لہٰذا اس کا کھانا ہمارے لئے درست ہے)۔

اِنَّهٗ كَرِهَ التَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا - عورتوں کو اپنا بناؤ سوائے اپنے ٹھکانے کے (یعنی خاوند اور محرم مردوں کے علاوہ) دوسرے مردوں کے سامنے ظاہر کرنا برا سمجھا۔

خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ - بہت کفن یمنی جوڑا ہے۔

حُلَّةٌ - دو کپڑے ایک قسم کے۔

لَوْ اِنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَ اَعْطَيْتَهٗ مُعَافِرِيَّكَ اَوْ اَخَذْتَ مُعَافِرِيَّهٗ وَ اَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَّ عَلَيْهِ حُلَّةٌ - اگر تم ایسا کرتے کہ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنی لنگی اس کو دے دیتے یا اس کی لنگی تم لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دے دیتے تو تمھارا بھی جوڑا ہو جاتا اس کا بھی جوڑا ہو جاتا (اب تو نہ تمھارا جوڑا مکمل ہے نہ اس کی چادر ایک وضع کی اور لنگی دوسری وضع کی، دونوں

بے جوڑ- ہوا یہ تھا کہ انھوں نے دو چادریں ایک قسم کی خریدیں اور دو چادریں دوسری قسم کی اور ہر ایک میں سے ایک فرد اپنے پاس رکھی ایک اپنے غلام کو دی کیونکہ انھوں نے آنحضرتؐ سے یہ سنا تھا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو- اس لئے بے جوڑ لباس انھوں نے گوارا کیا مگر حدیث کے خلاف کرنا پسند نہ کیا- آفریں صد آفریں صحابۂ کرام کی متابعت پر)-

اِنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَدِ ائْتَزَرَ بِاَحَدِهِمَا وَارْتَدٰی بِالْاُخْرٰی- ایک شخص کو چادروں کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا' ایک کی اس نے لنگی کی تھی اور دوسرے کی چادر-

فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ- ایک سرخ جوڑے میں (یہ خالص سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں)-

عَلٰی عَبْدِهٖ حُلَّةٌ وَّ عَلَيْهِ حُلَّةٌ- ان کا غلام ایک جوڑا پہنے تھا اور خود بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھے (میں نے اس کا سبب پوچھا کیونکہ یہ رسم ورواج کے خلاف ہے- اکثر قاعدہ یہ ہے کہ میاں بھاری قیمت کے کپڑے پہنتے ہیں اور لونڈی غلام' نوکر چاکر ہلکی قیمت کے)-

اِنَّهٗ بَعَثَ ابْنَتَهٗ اُمَّ كُلْثُوْمٍ اِلٰی عُمَرَ لَمَّا خَطَبَهَا فَقَالَ لَهَا قُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَبِیْ يَقُوْلُ لَکَ هَلْ رَضِيْتَ الْحُلَّةَ- حضرت علیؓ نے اپنی صاحب زادی حضرت ام کلثوم کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا' جب حضرت عمرؓ نے ان کا پیغام دیا (یعنی ان کے ساتھ نکاح کر دیا) اور صاحبزادی سے کہا تم حضرت عمرؓ سے کہنا اس جوڑے سے تم خوش ہو (جوڑے سے مراد بیوی کو لیا- جیسے قرآن میں ہے "هن لباس لكم و انتم لباس لهن"[1] اب رافضی لوگ جو حضرت عمرؓ کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں وہ اس حدیث میں غور کریں' اگر حضرت عمرؓ معاذ اللہ حضرت علیؓ کے نزدیک ظالم' غاصب اور برے ہوتے تو کبھی آپ اپنی عزیز صاحبزادی کو جو آنحضرت ﷺ کی نواسی تھیں' ان کی زوجیت میں نہ دیتے اور نہ ایسے کلمات محبت آمیز ان کی نسبت فرماتے- اگر یہ کہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کے طور پر یہ فرمایا تو خیر- مگر بیٹی کو ان کے نکاح میں تقیہ کے طور پر دینا کیا معنی؟ کسی کی مجال تھی کہ شیر خدا کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی نواسی کو جبری طور پر لے لیتا- یہ ساری افترا پردازی محض بے وقوفی اور کم عقلی پر مبنی ہے جس پر ادنیٰ ادنیٰ اطفال دبستان بھی قہقہہ لگائیں گے اور تعجب تو ان بے حیاؤں' بے شرموں اور دیوثوں پر آتا ہے جو معاذ اللہ اہل بیت علیہم السلام سے اس واقعہ پر یہ نقل کرتے ہیں اَوَّلُ فَرْجٍ غُصِبَ مِنَّا-[2] بھلا اہل بیت علیہم السلام کیا ان نامردوں کی طرح بے غیرت اور بے حیا تھے' لعنت خدا کی ان پر- اہل بیت علیہم السلام میں کن کا خون تھا' آنحضرتؐ کا اور حضرت علیؓ کا جو شجاعت' بہادری' جلادت اور سپاہ گری میں ساری دنیا سے بڑھ کر تھے- دیکھو امام حسینؓ نے اپنا اور اپنے سارے عزیز واقربا بلکہ اطفال خورد سال کا بھی مرنا گوارا کیا مگر یزید ملعون کے سامنے ذلت کے ساتھ حاضر ہونا یا اس کی اطاعت اور غلامی کرنا گوارا نہ کیا- تعجب تو صاحب مجمع البحرین پر آتا ہے- اس مرد خدا نے کتاب الالف میں بذیل لغت اسا یہ لکھ مارا کہ حضرت عمرؓ جب بیوی ام کلثوم کے ساتھ صحبت کا قصد کرتے تو ایک جنّنی ان کی صورت پر نمودار ہوتی' وہ اس سے صحبت کرتے- جیسے حضرت آسیہ سے فرعون جب صحبت کرنا چاہتا تو ایک شیطانی ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور اس سے مقاربت کرتا- ارے ظالم کہاں وہ ظالم اور کافر فرعون اور کہاں امیر المومنین حضرت عمرؓ جن کی ذات بابرکات پر آج تک مسلمانوں کو فخر ہے- تجھ کو یہ جھوٹا قصہ لکھتے وقت شرم بھی نہ آئی' لاحول ولاقوۃ الا باللہ- اور پھر طرہ یہ کہ ایسے جھوٹے قصہ کو امام حسنؓ کی طرف منسوب کیا- لعنة الله على الكاذبين-)

فَجَاءَ بِفَصِيْلٍ مَّحْلُوْلٍ- (زکوٰۃ کا تحصیل دار) ایک اونٹ کا پاٹھا لے کر آیا جو بالکل دبلا تھا (اس کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں)- (ایک روایت میں مَخْلُوْلٍ ہے خائے معجمہ سے- معنی وہی ہیں)-

---

[1] وہ (عورتیں) تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو- (م)

[2] پہلی شرمگاہ جو ہم سے غصب کی گئی- ام کلثومؓ کا حضرت عمرؓ سے نکاح مراد ہے- (م)

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ یَمْنَعُ رَحْلَہٗ فَامْنَعْ حِلَالَکَ- (یہ عبدالمطلب کی دعا ہے جو انھوں نے اس وقت کی جب اصحاب فیل کعبہ کو ڈھانے آئے تھے) اے بار خدایا آدمی اپنے گھر کو بچاتا ہے (جہاں تک ہوسکتا ہے) تو بھی اپنے گھر میں (یعنی حرم میں) رہنے والوں کو بچا-

اِنَّھُمْ وَجَدُوْا نَاسًا اَحِلَّۃً- انھوں نے چند لوگوں کو پایا جو حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھتے تھے) یہ حلال بہ فتحۂ حا یا حلال بہ کسرۂ حا کی جمع ہے-

لَمْ تُخَوِّنْہُ الْاَحَالِیْلُ- اس کو تھنوں نے کمزور اور دبلا نہیں کیا (مطلب یہ ہے کہ اس کا دودھ نہیں دوہا گیا تو وہ موٹی تازی ہے یہ اِحْلِیْلٌ کی جمع ہے جو ذکر، فرج اور تھن سب کے سوراخ کو کہتے ہیں)-

اَحْمَدُ اِلَیْکُمْ غَسْلَ الْاِحْلِیْلِ- میں تم سے ذکر کو دھونے کی تعریف کرتا ہوں-

اِنَّ حَلْ لَتُوْطِی النَّاسَ وَ تُوْذِیْ وَ تَشْغَلُ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی- (عرفات سے لوٹتے وقت جب لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے) اونٹ کو حل حل کہہ کر ڈانٹنا (تاکہ تیز چلے) لوگوں کو کچل دیتا ہے، تکلیف دیتا ہے اللہ کی یاد سے باز رکھتا ہے- (مطلب یہ ہے کہ اس وقت اونٹ کو ڈانٹنا اور خواہ مخواہ تیز چلانا تکلیف دہ ہے تو اس سے باز رہنا چاہئے- اللہ کی یاد میں مصروف رہ کر آہستہ ہی آہستہ چلانا بہتر ہے تاکہ کسی بندۂ خدا کو ایذا نہ پہنچے)-

فَلَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ- حضرت علیؓ اس وقت تک حلال نہیں ہوسکتے جب تک آنحضرتؐ حلال نہ ہوں (کیونکہ انھوں نے احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرتؐ نے کی تھی)-

لَمْ اَکُنْ حَلَلْتُ- میں (مکہ پہنچتے وقت) حلال نہیں ہوا تھا (کیونکہ میں نے تمتع نہیں کیا تھا بلکہ قران کیا تھا)-

یَقْبَلُوْا ثَمْرَۃَ حَائِطِیْ وَ یُحَلِّلُوْا اَبِیْ- میرے باغ کا میوہ لے لیں اور میرے باپ کو (قرضہ کے بارے) سبکدوش کریں-

اِذَا قَضٰی دُوْنَ حَقِّہٖ اَوْ حَلَّلَہٗ- (صحیح وَحَلَّلَہٗ ہے واؤ عطف سے یعنی) جب پورا قرضہ ادا نہ کرے کچھ معاف کرالے کچھ ادا کرے-

فَلْیُحَلِّلْہُ الْیَوْمَ- آج اس حق سے نکل جائے (ادا کر کے یا معاف کرا کے- معاف کرانے میں تفصیل کا بیان کرنا ضرور نہیں ہے- بعض نے کہا ضروری ہے)-

اِذَا بَلَغَتِ الصَّھْبَآ حَلَّتْ- جب وہ صہبا (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچیں تو حیض سے پاک ہوئیں-

فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَحُلُّوْھُمْ یا مَحُلُّوْھُمْ- جب ایک گھڑی رات گزر جائے اس وقت ان کو چھوڑ دو-

اَحْرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْکِیَتُھُنَّ- مجھ پر سات ایسی مشکیں بہاؤ جن کے سربندھن نہ کھولے گئے ہوں (ان کے پانی میں لوگوں کے ہاتھ نہ لگے ہوں)-

تَحَلَّلْتُھَا- میں اس کا کفارہ دے دیتا ہوں-

لَایَحِلُّ مِنْہُ شَیْءٌ حَرَامٌ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ- کوئی شے جو احرام میں حرام تھی اس پر حلال نہ ہوگی، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے-

اَلشَّیْطَانُ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِیْ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ- جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے، شیطان اس کے کھانے پر قادر ہو جاتا ہے (کھانے والے کے ساتھ شیطان بھی اس میں سے کھاتا ہے- اس میں کوئی عقلی استبعاد نہیں، اکثر محدثین، فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے کہ حقیقتاً شیطان کا کھانا مراد ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے)-

ھٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ ھٰذَا الْمَنْزِلَ- (دونوں کے ایک معنی ہیں)-

مَحِلٌّ- بہ کسرۂ حا اور بہ فتحۂ حا دونوں طرح مستعمل ہے-

قَبْلَ حَلِّہٖ- اس کا وقت آنے یا واجب ہونے سے پیشتر-

تَحُلُّ الشَّفَاعَۃُ یا تَحِلُّ الشَّفَاعَۃُ- اس کی سفارش واقع ہوگی یا اس کی سفارش کی اجازت دی جائے گی-

ثُمَّ لَا اَحِلُّ لَھَا عُقْدَۃً حَتّٰی اَقْدَمَ الْمَدِیْنَۃَ- میں تو

اپنی اونٹنی کی کوئی گرہ نہیں کھولوں گا (جو چلانے کے لئے باندھی ہے' یعنی کہیں نہیں اتروں گا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں)۔

اَلْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ - اللہ کے حرم کو حلال کرنے والا' وہاں کے درخت کاٹنے والا یا وہاں کے جانور مارنے والا' وہاں خون خرابہ کرنے والا' بن احرام باندھے داخل ہونے والا۔

اَلْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ - میری اولاد کی ایذا رسانی کو روا رکھنے والا (ان کو مارنے والا یا ستانے والا)۔

اَلتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ - میری سنت کو ترک کرنے والا (ان دونوں پر آپ نے لعنت کی۔ طیبی نے کہا کہ آنحضرتؐ کی سنت کو اگر اہانت کر کے ترک کرے تو وہ کافر ملعون ہے اور اگر سستی اور کاہلی سے ترک کرے تو اس پر لعنت تغلیظاً ہے وہ صرف گناہ گار ہوگا)۔

قَبْلَ اَنْ یَّحِلَّ - زکوٰۃ کے وجوب کا وقت آنے سے پہلے۔

فَلَمْ یَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَهٗ اِلَّا الشِّرْکَ - کوئی گناہ اس کو چار طرف سے گھیر نہیں سکتا' اس کو تباہ اور برباد نہیں کر سکتا سوائے شرک کے۔

مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ - اے اللہ! تو جہاں مجھ کو روک دے گا وہیں میں حلال ہو جاؤں گا (احرام کھول دوں گا)۔

مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ فَقَدْ حَلَّ - جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو جائے یا لنگڑا ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو وہ احرام سے باہر آ سکتا ہے (گو اس نے احرام باندھتے وقت یہ شرط نہ کی ہو)۔

فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَحَلَّلَهَا - ایک مرد اس سے ملا اور صحبت کی اس سے۔ (ایک روایت میں میں فَتَجَلَّلَهَا ہے جیم سے یعنی اس سے جھول ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے جماع کیا)۔

اَهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ - ہر قوم کے عقلمند اور مدبر لوگ جن کی طرف اس قوم والے ہر ایک مشکل میں رجوع کرتے ہیں' ابن اثیر نے کہا' جیسے اکابر' علما' فضلاء اور سرداران فوج وغیرہ۔

اَحَلَّتْهُمَا اٰیَةٌ وَّ حَرَّمَتْهُمَا اٰیَةٌ - دو لونڈیاں جو بہنیں ہوں' ان دونوں کا رکھنا ایک آیت وَ اَنْ تَجْمَعُوا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ[1] کی رو سے حرام ہے' اور ایک آیت اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ[2] کی رو سے حلال ہے۔

وَلَمْ تَحِلَّ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ - یعنی لوٹ کے مال مجھ سے پہلے کسی پیغمبرؑ کے لئے درست نہیں ہوئے (بلکہ لوٹ کے مال کو ایک جگہ اکٹھا کرتے' پھر آسمان سے آگ اترتی وہ اس کو جلا دیتی)۔

اُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ - میرے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے (مجمع البحرین میں ہے کہ بیوی کو حَلِیْلَةٌ اور شوہر کو حَلِیْلٌ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتا ہے یا ہر ایک دوسرے پر اترتا ہے یا ہر ایک دوسرے کی ازار کھولتا ہے)۔

فَحِلِّنِیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ - مجھ کو جہاں تو روکے وہیں میرا احرام کھول دے۔

مَنْ اَکَلَ مِنَ الْحَلَالِ الْقُوْتِ صَفَا قَلْبُهٗ وَرَقَّ وَ دَمَعَتْ عَیْنَاهُ وَلَمْ یَکُنْ لِدَعْوَتِهٖ حِجَابٌ - جو شخص حلال روزی کھائے گا اس کا دل صاف اور نرم ہوگا' آنکھوں میں آنسو رہیں گے' اس کی دعا میں کوئی آڑ نہ ہوگی (سیدھی پروردگار تک پہنچے گی)۔

مُحَلِّلٌ - ایک تو نکاح میں ہوتا ہے۔ یعنی حلالہ کرنے والا' جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ایک گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے' یعنی تیسرا شخص جو دونوں شرط کرنے والوں کے درمیان رہتا ہے وہ اگر جیت جائے تو شرط کا روپیہ لے لیتا ہے اور اگر ہار جائے تو کچھ نہیں دیتا۔

---

[1] تم پر دو بہنوں کا جمع کرنا (حرام ہے)۔ (م)

[2] یا جو تمہاری ملک یمین ہیں (وہ تمہارے لیے حلال ہیں)۔ (م)

ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهٗ وَقَالَ حَلْ - پھر اپنی اونٹنی کو اٹھایا اور حل کہا - (اس کلمہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) -

لَمْ يَحُلَّ فِي الْاَشْيَاءِ - پروردگار نے کسی چیز میں حلول نہیں کیا -

تَحْلِيْلٌ - گلانا، حلال کرنا -

حِلْمٌ - بردباری، درگزر کرنا، معاف کرنا -

حَلْمٌ - خواب دیکھنا، لڑکے کا جوان ہونا -

حُلْمٌ - خواب -

حُلُمٌ - خواب میں جماع کرنا -

حَلَمٌ - خراب ہو جانا، کیڑے یا جوئیں پڑ جانا -

حَلِيْمٌ - اللہ تعالےٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے (یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر جلدی غصہ نہیں کرتا، جیسے ہلکے مزاج والوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی ادنیٰ بات پر بھی مشتعل اور برانگیختہ ہو جاتے ہیں -)

لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَ النُّهٰى - (جماعت کی نماز میں) میرے قریب (یعنی صف اوّل میں) وہ لوگ تم میں سے رہیں جو عقل و تمیز والے ہیں یا جو بردبار، متین اور عقل مند ہیں -

حُلُوْمُهُمْ كَحُلُوْمِ الْاَطْفَالِ - ان کی عقلیں بچوں کی عقلوں کی طرح ہوں گی -

لَمْ تَكُنِ الْاَحْلَامُ مِنْ قَبْلُ وَ اِنَّمَا حَدَثَتْ - پہلے لوگوں کو خواب نظر نہیں آتے تھے، پھر خواب دکھائی دینے لگے -

حَلِيْمَةُ سَعْدِيَّةٌ - آنحضرتؐ کی انا تھیں -

اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا - (آنحضرتؐ نے حضرت معاذؓ کو) یہ حکم دیا (کہ جزیہ میں) ہر جوان مرد سے (سالانہ) ایک اشرفی لی جائے -

غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ حَالِمٍ یا مُحْتَلِمٍ - جمعہ کے دن نہانا ہر جوان مرد پر واجب ہے -

اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ - اچھا اور نیک خواب اللہ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے -

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ - پریشان خوابوں کے گٹھے -

مَنْ تَحَلَّمَ كُلِّمَ اَنْ تَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ - جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے (جو نہ دیکھا ہو مگر کہے کہ میں نے دیکھا) تو اس کو قیامت کے دن دو جو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا (اور یہ اس سے نہ ہو سکے گا - آخر عذاب ہوگا حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا، اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اس لئے کہ خواب نبوت کا ایک جز ہے اور اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے جو بندوں پر جھوٹ باندھنے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلَمَ - خواب دیکھا - اور:

تَحَلَّمَ - جھوٹا خواب بنالیا -

حَلَمْتُ اَنْ قُطِعَ رَأْسِيْ - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے (وہ ڈھلکتا جا رہا ہے، میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں، نووی نے کہا، شاید آنحضرت کو یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ پریشان خواب ہے یا شیطان کا کھیل ہے ورنہ خواب کی تعبیر دینے والے کہتے ہیں اگر خواب میں اپنا سر کٹا دیکھے تو دیکھنے والے کی حالت میں تغیر ہوگا یا اپنے بالا دست حاکم سے جدائی ہوگی یا حکومت جاتی رہے گی - البتہ اگر دیکھنے والا غلام ہو تو آزاد ہوگا یا بیمار ہو تو صحت یاب ہوگا یا قرض دار ہو تو قرض ادا ہوگا یا حج نہ کیا ہو تو حج کرے گا یا مغموم اور رنجیدہ ہو تو اس کا رنج و غم دور ہوگا) -

فِيْهِ اِنَاءَةٌ وَّحِلْمٌ - اشج میں آہستگی اور بردباری یا عقل ہے -

مَجْلِسُ حِلْمٍ - عقل مندی کی ایک مجلس (ایک روایت میں بہ ضمہ حا ہے) -

يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ - آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی (بلکہ جماع سے - نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ شیطان کا کھیل ہے) -

فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا احْتَلَمَتْ - عورت کو بھی اگر احتلام ہو تو کیا اس کو غسل کرنا چاہئے؟ (احتلام خواب میں جماع کی لذت حاصل کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو) -

اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ - کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ (ام المومنین امّ سلمہؓ کو تعجب ہوا کیونکہ ہر عورت کو احتلام نہیں ہوتا - شاذونادر کسی عورت کو ہوتا ہے)-

لَاحِلْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ - بردباری یا عقل آدمی میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو (زمانہ کا سرد و گرم جھیلا ہو اس پر واقعات گزرے ہوں)-

لَاحَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ - عقل مند جب ہی ہو گا جب لغزشیں ہوں اور ٹھوکریں کھائے (تو آئندہ کے لئے آدمی ایسی باتوں سے پرہیز کرتا ہے' بقول شخصے' بن کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا ''بسیار باید تا پختہ شود خامے بے''[1])

تَدَعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَانَ - عقل مند آدمی کو حیران پریشان بنا کر چھوڑ دے گا-

حَلَمَةُ الثَّدْیِ - چھاتی کی بھٹنی-

حَلَمَةٌ - چھوٹی یا بڑی جوں-

کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَنْھٰی اَنْ تُنْزَعَ الْحَلَمَةُ عَنْ دَابَّتِهٖ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے منع کرتے تھے کہ ان کی سواری کے جانور کی جوں یا چچڑی نکالی جائے (یعنی احرام کی حالت میں)-

فِیْ حَلَمَةِ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ رُبُعُ دِیَتِھَا - عورت کی چھاتی کی بھٹنی اگر کوئی کاٹ ڈالے تو چوتھائی دیت دینا ہوگی-

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ - بھٹنی نے خوب دودھ بہایا (بعض نے کہا حَلَمَةٌ ایک بھاجی ہے)-

قَضٰی فِی الْاَرْنَبِ یَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ بِحُلَّامٍ - حضرت عمرؓ نے اس خرگوش کے بدلہ میں جس کو احرام والا شخص مار ڈالے ایک بکری کا بچہ دینے کا حکم دیا-

حُلَّانٌ - بکری کا بچہ (ایک روایت میں اگلی حدیث کے سلسلہ میں بحُلّان ہے - معنی وہی ہیں)-

ذُبِحَ عُثْمَانُ کَمَا یُذْبَحُ الْحُلَّانُ - حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے اس طرح ذبح کر ڈالا' جیسے بکری کا بچہ ذبح کرتے ہیں (کیا معنی کہ ان کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا)-

نَھٰی عَنْ حُلْوَانِ الْکَاھِنِ - آنحضرتؐ نے کاہن کی شیرینی سے (یعنی جو اس کو اجرت کے طور پر ملے' نقدی ہو یا جنس کی شکل میں) منع فرمایا (کیونکہ وہ ایک حرام کام کی اجرت ہے تو حرام ہوگی' جس طرح فحبہ عورت کی خرچی - کاہن وہ شخص جس کے پاس جن یا شیطان آتے ہوں' اس کو خبریں دیتے ہوں جیسے کشف اور سطیح - کاہن آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھے یا وہ علامات اور پوچھنے والے کے حالات پر غور کر کے کسی بات کی پیشین گوئی کرے - اس کو ''عراف'' بھی کہتے ہیں - فال کھولنے والا اور چور کو دریافت کرنے والا' گمی ہوئی چیز کا ٹھکانہ بتانے والا یہ سب عراف ہیں - کاہن' عراف اور نجومی ان سب کی اجرت حرام ہے)-

حَلْوٌ یا حُلْوَانٌ یا حَلَاوَةٌ - شیریں ہونا' میوے کا پک جانا-

حُلْوٌ - میٹھا-

حَلَاوَةٌ یا حُلَاوَةٌ - میٹھائی-

کَانَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ الْعَسَلَ - آنحضرتؐ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے-

اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ - شہد سے زیادہ میٹھا لطیف اور مزیدار-

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ - وہ ایمان کی شیرینی پائے گا-

اَلدُّنْیَا قَدْ تَنَدَّتْ وَ اَحْلَوْلَتْ - دنیا نئی ہوگئی اور بہت شیریں ہوگئی-

حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ اَنْ تَجِدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تَزْھَدَ فِی الدُّنْیَا - تمہارے دلوں پر ایمان کی شیرینی حرام ہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے نفرت کریں (اور آخرت سے رغبت' اس وقت ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی)-

حَلْیٌ - زیور پہنانا' آراستہ کرنا' شیریں ہونا' حاصل کرنا-

---

[1] ابھی مزید کوشش کرو تاکہ خامیاں اچھی طرح دور ہو جائیں۔ (م)

حَلِيَتِ الدُّنيَا فِيْ اَعْيُنِهِمْ - دنیا ان کی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوئی-

وَحَلِيٌّ وَّ اَقَاحٌ - حلی اور بابونہ- (حلی ایک قسم کی گھاس ہے- جب تک تر رہتی ہے تو اس کو نَصِیٌّ کہتے ہیں جب سوکھ جاتی ہے تو حَلِی کہتے ہیں- جب سفید ہو جاتی ہے تو اس کو طَرِیفَةٌ کہتے ہیں)-

فَسَلَقَنِيْ لِحُلاوَةِ الْقَفَا - مجھ کو گدی کے عین وسط سے لٹا دیا (کسی طرف جھکایا نہیں)-

محیط میں ہے کہ حَلاءٌ سوکھی گھاس اور خَلاءٌ ہری گھاس-

وَهُوَ نَائِمٌ عَلٰی حَلاوَةِ الْقَفَا - خضر گدی کے بیچا بیچ پر (یعنی چت پڑے ہوئے) سو رہے تھے-

مَالِيْ اَرٰی عَلَيْکَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ - (آنحضرتؐ نے ایک شخص کو لوہے کا چھلہ پہنے دیکھا فرمایا) مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے (دوزخ میں دوزخیوں کو لوہے کے طوق اور بیڑیاں پہنائے جائیں گے- بعض نے کہا لوہے کو دوزخیوں کا زیور اس لئے کہا کہ اس میں بدبو ہوتی ہے-)

حَلْيٌ - ہر ایک زیور کو کہتے ہیں- اسی طرح حِلْيَةٌ لیکن حَلْيٌ کی جمع حُلِيٌّ یا حِلِيٌّ آتی ہے' اور حِلْيَةٌ کی حِلَیً جیسے لِحْيَةٌ کی لِحیً اور کبھی حُلیً بھی کہتے ہیں' بہ ضمہ' حا-

حِلْيَةٌ - صورت اور صفت کو بھی کہتے ہیں اور ہیئت' شکل' اعضاء اور رنگ وغیرہ کو- (نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو پیتل کا چھلہ پہنے دیکھا تو فرمایا- مجھ کو کیا ہوا میں تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں کیونکہ بت اکثر پیتل کے بناتے ہیں اور اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لوہے یا پیتل کے زیور پہننا مکروہ ہے- اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ' کچھ تو بھی ڈھونڈھ کر لا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی- تو یہ مبالغہ کے طور پر ہے- یعنی کوئی شئے بھی ذرا بھی قیمتی لے کر آ- اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی ہی لے کر آ' جیسے کہتے ہیں' اجی کچھ تو دو خاک کی ایک مٹھی ہی سہی- بعض نے اس حدیث سے یہ دلیل کی ہے کہ لوہے کا زیور پہننا حرام نہیں ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)-

مَنْ تَحَلّٰی بِمَا لَمْ يُعْطَ کَانَ کَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ - جو شخص اپنے تئیں اس بات سے آراستہ کرے جو اس کو نہیں (مثلاً عالموں کا لباس پہن کر مولوی بنے اور علم وغیرہ کچھ نہیں ہے یا صوفیوں کی وضع بنا کر درویش اور زاہد بنے' یا شیخی سے یہ بیان کرے کہ میرے پاس فلاں فلاں سامان موجود ہے یا میں روز ایسے ایسے لطیف اور عمدہ کھانے کھاتا ہوں' حالانکہ اس کو خشک روٹی کا بھی مقدور نہ ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے (قمیص میں دوہری آستینیں لگا لے تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہے)-

اِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ - (ابو ہریرہؓ کیا کرتے تھے کہ ہاتھوں کو بازوؤں تک اور پاؤں کو آدھی پنڈلی تک دھوتے تھے- یعنی وضو میں' اور کہتے تھے) قیامت کے دن زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو پہنچے-

يَبْلُغُ الْحِلْيُ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ - زیور وہیں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے-

تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّکُنَّ - صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو (یعنی زیورات میں سے بھی تصدق کرو یہ بطریق استحباب ہے کیونکہ زیور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے)-

فَحَنَّيْتُهُمْ عَنْهُ - میں نے پانی پر سے ان کو ہانک دیا) یہ بھی ایک روایت ہے' بغیر ہمزہ کے اور لغت کی رو سے فَحَلَّاْتُهُمْ صحیح ہے' جیسے اوپر گزر چکا)-

لَايُحْلٰی مِنْهُ بِطَائِلٍ - اس سے کوئی فائدہ نہیں-

لَمْ يَحْلَ مِنْهُ بِطَائِلٍ - اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا- عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ حِلْيٌ فِيْ عَيْنِيْ - میری آنکھ میں شیریں ہے اور:

حُلْيٌ فِيْ لَمِيْ - میرے منہ میں شیریں ہے-

لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَکوٰةٌ - زیور جن کو عورتیں پہنتی ہیں' ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (کیونکہ وہ دوسرے ضروری سامان کی طرح ہے- مثلاً کھانے پینے کے برتن' سواری کے گھوڑے

وغیرہ)۔[1]

فَطَارَ الْحُلِيُّ وَالْحُلَلُ مِنْ جَسَدِهٖ - (جب آدمؑ نے اس ممنوع درخت میں سے کھایا) تو بہشتی زیورات اور جوڑے سب ان کے جسم پر سے اڑ گئے (غائب ہو گئے اور وہ ننگے رہ گئے)۔مجمع البحرین میں ہے:

حَلْوَاءٌ - بالمد اس کی جمع ہے حَلَاوِيٌّ بہ تشدید یا اور حلوی بالقصر کی جمع حَلَاوَىٰ ہے)۔

فَهُوَ لِحُلْوَانِهِمْ هَاضِمٌ - وہ ان کے حلوے کو ہضم کر جاتا ہے (یعنی ان کی شیریں کلامی کا کوئی اثر اس کے دل پر نہیں رہتا)۔

حُلْوَانُ - ایک شہر ہے عراق میں بغداد سے پانچ منزل پر۔

بابُ الحاء مع المیم

حَمَاءٌ - کائی نکالنا۔

حَمْأٌ اور حَمَأٌ - پانی میں کائی مل جانا۔

حَمِئَ عَلَيْهِ - اس پر غصے ہوا۔

حَمْأٌ اور حَمَأٌ اور حَمًا اور حَمْوٌ - خاوند کا عزیز جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ۔

حَمْأٌ اور حَمْأَةٌ - کائی کالی مٹی۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِيْ حَمِئَةٍ - جیسے دانہ کائی میں جمتا ہے (ایک روایت میں حَمِيْلَةٍ ہے' یعنی پانی جو کچرا کوڑا بہا کر لاتا ہے)۔

فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ - کائی دار چشمے میں۔

حَمْتٌ - بہانا۔

حَمَتَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَحْمَتَهٗ - اللہ اپنی رحمت اس پر بہائے۔

حَمْتٌ - بگڑ جانا' سڑ جانا۔

حُمُوْتَةٌ - سخت گرمی اس کی ماضی حَمُتَ ہے۔

فَإِذَا حَمِيْتٌ مِنْ سَمَنٍ - دیکھا تو گھی کا ایک کپہ ہے (کرمانی نے کہا حَمِيْتٌ وہ چمڑے کا تھیلہ جس پر بال نہ ہوں۔موٹے آدمی کو بھی اس سے مشابہت دیتے ہیں)۔

اُقْتُلُوا الْحَمِيْتَ الْاَسْوَدَ - کالے کتے کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا' جب اس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے)۔

تَحْمِيْجٌ -[2] تیز نظر گھورنا۔

مَالِيْ اَرَاكَ مُحَمِّجًا - مجھ کو کیا ہے' میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں تو گھور رہا ہے یا تیری آنکھ کھلی رہ گئی ہے) جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے۔محیط میں ہے کہ تَحْمِيْجٌ آنکھ کے اندر بیٹھ جانے کو بھی کہتے ہیں اور دبلا ہونے کو اور غصے سے چہرہ کا رنگ بدل جانے کو)۔

اِنَّ شَاهِدًا كَانَ عِنْدَهٗ فَطَفِقَ يُحَمِّجُ اِلَيْهِ النَّظَرَ - ایک گواہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے قریب تھا انہوں نے اس کو گھورنا شروع کیا (بعض نے غلطی سے اس کو بہ تقدیم جیم سمجھا ہے۔لیکن زمخشری نے کہا وہ بھی ایک لغت ہے)۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُؤُسِهِمْ مُحَمِّجِيْنَ - یعنی ٹکٹکی باندھنے والے اور ایک طرف کو نظر جمائے ہوئے سر جھکائے ہوئے۔

حَمْحَمَةٌ - دانہ دیکھ کر گھوڑے کا ہنہنانا - (نہایہ میں ہے کہ ''حمحمہ'' صہیل سے کم آواز گھوڑے کی)۔''

قَامَتْ تُحَمْحِمُ - گھوڑی کھڑی ہو گئی ہنہناتی ہوئی -

حَمْدٌ یا مَحْمِدٌ یا مَحْمَدٌ یا مَحْمِدَةٌ یا مَحْمَدَةٌ - تعریف کرنا۔شکر کرنا - راضی ہونا۔حق ادا کرنا - بدلہ دینا -

اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ - میں تیرے پاس اللہ کی تعریف یا اس کا شکر کرتا ہوں۔

حَمِيْدٌ - اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی

---

[1] صحیح احادیث کے مطابق زیورات کی زکاۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ملاحظہ ہو: ابوداؤد (۱۵۶۳۔۱۵۶۵) نسائی (۲۴۳۴) وغیرہ۔(م)

[2] اس کا مجرد ''حمج'' ہے۔مگر وہ مستعمل نہیں ہے صرف باب تفعیل سے مستعمل ہے۔(م)

تعریف کیا گیا- بہ معنی محمود- حمد حام ہے اور شکر خاص ہے کیونکہ حمد صفات ذاتیہ اور داد و دہش دونوں پر ہوتی ہے اور شکر صفاتِ ذاتیہ پر نہیں ہوتا بلکہ داد و دہش، نعمت اور احسان پر، بعض نے کہا حمد بھی ایک طرح سے خاص ہے کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے اور شکر ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ بہت سے اعضاء سے ہو سکتا ہے-

اَلْحَمْدُ رَأْسَ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَّایَحْمَدُهٗ- تعریف کرنا شکر کی چوٹی ہے- اللہ کا شکر اس بندے نے نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی- (جیسے اخلاص ایمان کی چوٹی ہے)-

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ- تو پاک ہے، تیری تعریف کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یا تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں-

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ- تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں سب لوگوں میں مشہور و ممتاز ہوں گا)-

وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَ عَدْتَهٗ- یااللہ! حضرت محمد ﷺ کو وہ مقام عنایت کر جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کا شکریہ ادا کریں (یعنی شفاعت کا مقام، شفاعت ہی کی وجہ سے لوگوں کو میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات ملے گی اور وہ سب آپ کے شکرگزار ہوں گے)-

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰهَ- بعد حمد وثناء کے میں تیرے ساتھ ہو کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں (الی کے معنی یہاں مع کے ہیں- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا شکر تجھ سے بیان کرتا ہوں)-

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ- اللہ کی جو کوئی تعریف کرے تو وہ سنتا ہے (اس کی دعا قبول کرتا ہے، اس کی خواہش پوری کرتا ہے یہ نہیں کہ اس کی تعریف کرنا بےکار ہو)-

رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ- پروردگار! ہماری دعا قبول فرمایا ہماری عبادت قبول کر، تیرا شکر اس بات پر کہ تو نے ہم کو اپنی عبادت یا حمد کی توفیق دی-

اَحْمَدُ اِلَیْکُمْ غَسْلَ الْاِحْلِیْلِ- میں ذکر یا دبر کا دھونا، اس کی تعریف تم سے بیان کرتا ہوں-

حُمَادَیَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْوَافِ- عورتوں کی انتہائی خوبی یہ ہے کہ ان کی نگاہ نیچی ہو (شرمگیں ہوں عرب لوگ کہتے ہیں:

حُمَادَاکَ اَنْ تَفْعَلَ اور قُصَارَاکَ اَن تَفْعَلَ- یعنی انتہا یہ ہے کہ تو ایسا کرے گا، حد درجہ یہ ہے کہ تو یہ کرے گا)-

فَحَمِدَاللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ- اللہ کی تعریف کی، اس کی ستایش بیان کی (بعض نے کہا، حمد کے معنی خوبیاں بیاں کرنا اور ثنا یہ کہ برائیوں اور عیبوں سے اس کو پاک کہنا)-

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ- تعریف کیا گیا بزرگی والا-

اَنَا مُحَمَّدٌ- میں تعریف کیا گیا ہوں (یعنی اچھی خصلتوں والا ہوں جو قابل ستایش ہیں- ابن عربی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں، اسی طرح حضرت محمد کے بھی ہزار نام ہیں اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں ہوا تھا[1] اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو)-

اَحْمَدُ لِلّٰهِ عَلٰی صَادِقٍ- میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میرا صدقہ چور کے ہاتھ میں گیا (اگر چور سے بھی بدتر کسی شخص کے ہاتھ میں جاتا تو کیا کرتا؟)-

لَایُبْدَأُ فِیْهِ بِحَمْدِاللّٰهِ- جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کیا جائے، یعنی اس کے ذکر سے- اس صورت میں اس کا اور دوسری حدیث کا، جس میں لَایُبْدَأُ بِاِسْمِ اللّٰهِ ہے، ایک ہی مطلب ہو گا- بعض نے کہا لَایُبْدَأُ بِاِسْمِ اللّٰهِ کی روایت ثابت نہیں ہے جب بھی ''حمد اللہ'' سے یہاں ذکر اللہ مراد ہوگا کیونکہ آپ نے ہرقل کو جو نامہ لکھا تھا، اس کے شروع میں صرف بسم اللہ ہے)-

---

[1] حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں حضرت محمدؐ سے پہلے محمد نامی کچھ افراد کا ذکر کیا ہے- (م)

اَنْ يَّاْكُلَ الْاُكْلَةَ فَلْيَحْمَدْهُ - ایک لقمہ کھائے اور اللہ کا شکر کرے-

وَالْقِرَاْةَ بِالْحَمْدُلِلّٰهِ - آپ نماز میں قرأت الحمدللہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ آہستہ سے کہتے تھے)-

اُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ - اس کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے (یہ بشارت بالکل صحیح نکلی- مسلمان ہر نماز میں بار بار ''الحمدللہ'' پڑھتے ہیں بلکہ ساری نماز اللہ کی تعریف سے پر ہے)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الْوَاصِلِ الْحَمْدِ بِالنِّعَمِ وَالنِّعَمِ بِالشُّكْرِ - سب تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہے جو نعمتوں کے ساتھ تعریف ملاتا ہے (یعنی پہلے نعمتیں دیں پھر اپنی تعریف کرائی اور پھر شکر کے ساتھ نعمتیں ملائیں- یعنی جب بندوں نے شکر کیا تو اور زیادہ نعمتیں دیں)-

اَلْمَيِّتُ يُبْدَاُ بِيَدَيْهِ فَيَغْسِلُهَا بِثَلٰثِ حَمِيْدِيَّاتٍ بِمَاءِ السِّدْرِ - میت کے پہلے دونوں ہاتھ تین بڑے لوٹوں سے دھلائیں جن میں بیری کا پانی ہو-

حَمِيْدٌ - بڑا لوٹا-

حَمِيْدَةٌ - امام موسیٰ کاظم کی والدہ کا نام تھا- ان کا لقب مُصَفَّاةٌ بھی تھا-

مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مشہور بیٹے ہیں- حضرت عثمان غنیؓ کے قتل میں وہ شریک تھے لیکن انہوں نے قتل نہیں کیا صرف داڑھی ان کی پکڑی تھی- آخر اس جرأت کی ان کو سزا ملی- عمرو بن عاصؓ نے ان کو مصر میں قتل کیا اور ان کی نعش بھی گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دی- اس کے علاوہ جو حکایتیں رافضی بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے منحرف تھے یا حضرت علیؓ کو بلافصل خلیفہ جانتے تھے' یہ سب غلط ہیں- البتہ حضرت علیؓ نے ان کی پرورش کی تھی کیونکہ ان کی والدہ اسماءؓ بنت عمیس سے حضرت علیؓ نے نکاح ثانی کیا تھا-

حَمْرٌ - چھلکا اتارنا' پوست نکالنا' مونڈھنا' غصہ ہونا' گدھے کی طرح نادان ہو جانا-

اَحْمَرُ - سرخ-

بُعِثْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ - میں گورے اور کالے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (یعنی عجم اور عرب سب لوگوں کی طرف- بعض نے کہا' جن اور آدمی مراد ہیں)-

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ - مجھ کو دونوں خزانے دیئے گئے سرخ اور سفید (سرخ روم کا خزانہ وہاں سونے کا سکہ بہت رائج تھا اور سفید ایران کا خزانہ وہاں چاندی کا سکہ بہت رائج تھا)-

غَلَبَتْنَا عَلَيْكَ هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ - ان سرخ لوگوں نے ہم کو تمہاری طرف سے مجبور کر دیا (یعنی عجمی لوگ آپ کے مزاج میں دخیل ہو کر ہم پر غالب ہو گئے ہیں- یہ لوگوں نے حضرت علی سے کہا تھا- اہل عرب غیر ممالک کے لوگوں کو ''حمراءٗ' اور ''حمر'' اور ''حمران'' کہتے ہیں)-

اَهْلَكَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ - ان عورتوں کو دو چیزوں نے ہلاک کر دیا جو سرخ ہیں ایک تو زعفران اور دوسرے سونے نے یعنی زیور اور خوشبو پر مرتی ہیں)-

اَصْفَرَانُ - بھی سونے اور زعفران کو کہتے ہیں اور اَحْمَرَان گوشت اور شراب کو بھی کہتے ہیں- جیسے اَبْيَضَانٌ پانی اور دودھ کو اور اَسْوَدَان پانی اور کھجور کو-

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِىْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ - اگر تم جانو کہ اس امت کے کتنے لوگ لال موت سے (یعنی قتل سے) مریں گے؟

مَوْتٌ اَحْمَرُ - سخت موت کو بھی کہتے ہیں-

كُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اِتَّقَيْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب جنگ بہت سخت ہو جاتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ ہم لوگوں سے آگے تھے اور دشمن کے سامنے ہم آپ کی آڑ میں رہتے- سبحان اللہ! آفریں صد آفریں' آپ کی شجاعت اور بہادری پر)-

اَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ - ہم پر قحط کا سال آیا کیونکہ قحط

کے دنوں میں آسمان کے کنارے سرخ ہو جاتے ہیں)۔

خُذُوْا شَطْرَ دِيْنِكُمْ مِّنَ الْحُمَيْرَاءِ- اپنا آدھا حصہ دین کا، حمیرا سے سیکھو (یعنی حضرت عائشہؓ سے آنحضرتؐ پیار کی راہ سے کبھی حضرت عائشہؓ کو حمیرا کہا کرتے کیونکہ وہ سرخ وسفید تھیں، آدھا دین ان سے حاصل کرو- اس لئے کہ دین کے نصف احکامات مردوں سے متعلق ہیں نصف عورتوں سے، تو عورتوں کے متعلق احکامات ام المومنینؓ سے حاصل ہوئے- تو گویا آدھا دین حاصل ہوا)-

خَرَجْتُ فِيْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ- حلیمہؓ سعدیہ (آنحضرتؐ کو لے کر) اس سال نکلیں جو قحط کا سال تھا- اس نے اونٹوں کو دبلا کر دیا تھا (چارہ کی کمی کے سبب)-

اَرَاکَ اَحْمَرَ قَرِفًا- میں تجھ کو ڈھڈھاتا سرخ دیکھتا ہوں-

اَلْحُسْنُ اَحْمَرُ- خوبصورتی تو سرخی ہی میں ہے (یا خوبی یہ ہے کہ آدمی مشقت اور تکلیف میں صبر کرے، یا خوبصورتی موت ہے یعنی عاشق کے لئے)-

فَوَضَعْتُهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِّنْ جَرِيْدٍ- انہوں نے اس کو ڈالیوں کی ایک تپائی پر رکھا (تین لکڑیوں کو بیچ میں سے باندھ باندھ کر سہ پائی بنالیں تو اس کو "حمارہ" کہتے ہیں)-

قَدِمْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ عَلٰى حُمُرَاتٍ- ہم مزدلفہ کی رات میں آنحضرتؐ کے پاس گدھوں پر سوار ہو کر آئے-

حِمَارٌ- گدھا- حُمُرٌ- حمار کی جمع ہے- حُمُرَاتٌ- حمار کی جمع الجمع ہے-

كَانَ يَرُدُّ الْحَمَّارَةَ مِنَ الْخَيْلِ- جو لوگ گدھے پر سوار ہوتے تھے (جہاد میں) ان کو گھوڑے سواروں میں شامل نہیں کرتے تھے (ان کو اسپ سواروں کا حصہ نہیں ملتا تھا) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑے گدھوں کی طرح محض لدّو ہوتے، دوڑ نہ سکتے ان کے سواروں کو اسپ سواروں کا حصہ نہ ملتا)-

كَانَتْ لَنَا دَاجِنٌ فَحَمِرَتْ مِنَ الْعَجِيْنِ- ہمارے گھر میں ایک بکری پلی ہوئی تھی، وہ آٹا کھا کھا کر بیمار ہوگئی-

حَمَرٌ- ایک بیماری ہے جو جانور کو بہت دانہ کھلانے سے پیدا ہو جاتی ہے-

يُقْطَعُ السَّارِقُ مِنْ حِمَارَّةِ الْقَدَمِ- چور کا پاؤں ٹخنے پر سے کاٹا جائے-

كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ مِنْ حِمَارَّةِ الْقَدَمِ- اپنے پاؤں ٹخنے پر سے دھوتے تھے (محیط میں ہے کہ "حمارہ" قدم کا وہ حصہ جو اونچا ہے، انگلیوں کے اوپر اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہ تخفیف را ہے لیکن نہایہ اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بہ تشدید میم ہے)-

فِيْ حَمَارَّةِ الْقَيْظِ- سخت گرمی میں (اور بہ تخفیف را بھی آیا ہے، اس کی جمع حَمَارٌ ہے)-

نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ حُمَّرَةٌ- ہم آنحضرت کے ساتھ اترے (اتنے میں ایک حمرہ آئی (حمرہ ایک پرندہ ہے چڑیا کی طرح- طیبی نے کہا اس کا سر سرخ ہوتا ہے- منتہی الارب میں ہے کہ حُمَرَةٌ بہ تخفیف میم بھی مستعمل ہے)-

مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ- اجی آپ کیا ذکر کر رہے ہیں ایک بڑھیا کا جس کے (دانت گر کر) سرخ سرخ مسوڑھے رہ گئے تھے (یعنی حضرت خدیجہؓ کا یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے کہا، جب آپ حضرت خدیجہؓ کو یاد کر رہے تھے)-

اُسْكُتْ يَابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ- ارے لال چوت والی کے بچے چپ رہ (اصل میں "عِجَانٌ" وہ مقام ہے جو قبل اور دبر کے بیچ میں ہوتا ہے- اہل عرب میں گالی دیتے وقت یہ کلمہ بولا جاتا ہے- یہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کہا جو موالی میں سے تھا- یعنی عجمیوں میں سے- کہتے ہیں لایفرق بین الهجان والهجين و بين العجان والعجين- اس کو اچھے برے کی تمیز نہیں، اصیل اور کم ذات اور چوت اور آٹا دونوں میں فرق نہیں کرتا)-

وَاِيَّاکَ اَنْ تُحَمِّرَ اَوْ تُصَفِّرَ فَتُفْتِنَ- مسجد کو لال

زرد رنگوں سے مت رنگ' ایسا کر کے لوگوں کو بلا میں ڈالے کہ وہ اس کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی طرف نماز میں متوجہ ہوں)-

حُمُرُ النَّعَمِ - سرخ سرخ چار پائے یعنی عمدہ جانور یا سرخ سرخ اونٹ- (عرب میں یہ سب دنیا کے مال و اسباب میں بہتر شمار کئے جاتے ہیں)-

حُمُرُ الْوُجُوْہِ - سفید منہ سرخی آمیز (جو بہترین رنگ ہے یعنی گلابی)-

رَبْعَةً اَحْمَرَ - آنحضرتؐ میانہ قامت' سرخ رنگ تھے (سرخی سے مراد گندم گوں رنگ ہے- جیسے دوسری روایت میں ہے اور حافظ شیرازی نے جو ایک غزل میں سیہ چردہ سے آپؐ کے رنگ کو تعبیر کیا ہے- یہ غلط ہے اور بے ادبی کا ارتکاب ہے)-

اِحْمَرَّ الشَّجَرُ - درخت سوکھ گیا-

لَجَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا - یہود مجھ کو گدھا بنا دیتے- (یعنی جادو کے زور سے یا گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے یا جادو کر کے میری عقل و حواس کو خراب کر دیتے' میں گدھے کی طرح نادان ہو جاتا)-

اَلْاَحَامِرَہ - گوشت' شراب' خوشبو-

حَامِرٌ - گدھے والا-

حَمَّارَہ - گدھے والے (جیسے بَغَّالَہ خچر والے اور جَمَّالَہ اونٹ والے اور فَيَّالَہ ہاتھی والے اور ثَوَّارَہ بیل والے اور خَيَّالَہ گھوڑے والے)-

هُوَ اَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ - (یہ ایک مثل ہے- حمار ایک شخص تھا' چالیس برس تک خدا کا قائل رہا- اس کے دسوں بیٹے شکار کو نکلے اور بجلی گر کر ہلاک ہو گئے- اس روز سے غصہ میں آ کر کافر ہو گیا- آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا)-

حِمَارِيَّہ - فرائض کا مشہور مسئلہ ہے' اس کو حَجَرِيَّہ اور يَمِيَّہ بھی کہتے ہیں-

حُمَرٌ اور حَوْمَرٌ - املی (تمر ہندی)-

اُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ - ثمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کو زخمی کیا' اس کا نام قدار بن سالف تھا-

لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ - اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں-

حِمَارَان - وہ پتھر جن پر دودھ سکھایا جاتا ہے-

مِحْمَرٌ - کم ذات گھوڑا-

رَأَيْتُهُ فِىْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ - میں نے آپ کو سرخ جوڑا پہنے دیکھا (سرخ رنگ کا لباس مرد پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے' کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز' کوئی کہتا ہے اگر دھاریدار ہو' یا اس کا سوت رنگا گیا ہو' تب جائز ہے- بعض نے کہا سرخ رنگ صرف کسم کا مردوں کے لئے منع ہے' دوسرے سرخ رنگ جائز ہیں- ابن جریر طبری نے کہا مطلقاً جائز ہے مگر ثقاہت اور مروت کے خلاف ہے- نووی نے کہا جمہور صحابہ اور تابعین کسم کے رنگ کو بھی مرد کے لئے جائز سمجھتے ہیں' مگر بعض نے تنزیہاً مکروہ رکھا ہے)-

اَلْفَقْرُ هُوَ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ - محتاجی ایک سخت موت ہے-

اَهْلَكَ الرِّجَالَ الْاَحْمَرَان - مردوں کو دو سرخ رنگ کی چیزوں نے خراب کیا' گوشت اور شراب نے-

سَيُصِيْبُنِىْ مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَالَمْ يَعْلَمِ النَّاسُ مِنْ صَنِيْعِهَا - (امام حسنؓ سے امامیہ نے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا) مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ ایذا پہنچے گی' جو لوگوں کو ان کا حال دیکھ کر معلوم نہیں ہوئی (یعنی جس کی لوگوں کو ان سے توقع نہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے ساتھ اس طرح سے پیش آئیں گے)-

فَاِنَّهُ اِسْمٌ يُبْغِضُهُ اللّٰهُ - (امام ابو عبداللہ نے فرمایا) حمیراء وہ نام ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا (تو نے اپنی بیٹی کا نام حمیراء رکھا ہے' اس کو بدل دے)-

يَحْمُوْرٌ - گورخر-

حِمْيَرٌ - ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا-

حَمْزٌ - تیزی' کاٹنا' تیز کرنا-

حَمَازَةٌ-سخت اور مشکل ہونا-کھٹا ہونا-

رُمَّانٌ حَامِزٌ یاحَامِضٌ -کھٹا انار-

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَحْمَزُهَا-آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا' کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا جو سخت اور مشکل ہو (جس میں تکلیف اور مشقت زیادہ ہو-یہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح ہر شخص کی حالت جدا ہے' کسی پر روزہ سخت ہوتا ہے' کسی پر جہاد بہت سخت ہوتا ہے-تو ہر شخص کے لئے وہی عمل افضل ہوگا' جو اس کے لئے بہت سخت ہے) (عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ حَامِزُ الْفُؤَادِ یاحَمِیْزُ الْفُؤَادِ-وہ مضبوط دل کا آدمی ہے)-(محیط میں ہے کہ حامز الفواد کے معنی یہ ہیں کہ تیز ذہن' ظریف)-

کَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ' بِبَقْلَةٍ کُنْتُ اَجْتَنِیْهَا-انسؓ کہتے ہیں کہ) آنحضرتؐ نے میری کنیت ایک بھاجی پر رکھ دی' جس کو میں چنا کرتا تھا (اس بھاجی میں تیزی تھی' تو آپؐ نے اسی مناسبت سے انسؓ کی کنیت ''ابوحمزہ'' رکھ دی)-

حَمْزَةٌ-ایک بھاجی کا نام ہے جو زبان کو کاٹتی ہے-

شَرِبَ شَرَابًا فِیْهِ حَمَازَةٌ-ایک شربت پی جس میں تیزی تھی (زبان کو لگتی تھی)-

حَمْزَةُ-آنحضرتؐ کے چچا کا نام ہے جن کی قبر احد میں ہے' وہ جنگ احد میں شہید ہوئے-بڑے بہادر تھے-

حَمْسٌ-بھونا' غصہ دلانا-

حَمَسٌ-دین میں یا لڑائی میں سخت ہونا-

حَمَاسَةٌ-بہادری' سختی-

تَحْمِیْسٌ اور اِحْمَاسٌ-غصہ دلانا' برانگیختہ کرنا-

هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ فَمَا بَالُهٗ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ-یہ شخص تو قریش میں سے ہے-تو حرم سے باہر کیوں نکلا؟-(اہل قریش کو ''حمس'' کہتے تھے جو اَحْمَسُ کی جمع ہے' یہ معنی سخت اور تیز' یہ لوگ بھی اپنے دین میں بڑے سخت تھے' ان کی عادت تھی کہ جب حج کرتے تو مزدلفہ سے آگے نہ جاتے اور دوسرے تمام لوگ آگے جا کر عرفات میں ٹھہرتے یہ مزدلفہ ہی میں پڑے رہتے اور کہتے' ہم اہل اللہ ہیں اس لئے اللہ کے حرم سے باہر نہیں جاتے-دوسری بیوقوفی یہ کرتے کہ حج سے جب لوٹ کر آتے تو گھروں میں دروازوں سے نہ جاتے بلکہ اوپر سے پھاند کر' یا کسی اور طرف سے آتے-اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ان دونوں باتوں کا رد فرمایا)-

اَحَامِسُ بھی اَحْمَسُ کی جمع ہے-بمعنی بہادر اور دلیر-

حَمِسَ الْوَغٰی وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ-جنگ سخت ہوگئی اور موت کا بازار گرم ہوگیا-

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَمُسَکٌ اَحْمَاسٌ-فلاں لوگ تو آزاد اور بہادر ہیں-

دِیْوَانُ الْحَمَاسَةِ-اشعار کا مجموعہ ہے جس کو ابوتمام نے تالیف کیا ہے' اس میں عرب شعراء کے منتخب اشعار جمع ہیں-

حَمِیْسٌ-تنور-

حَمْشٌ-جمع کرنا' غصہ دلانا' برانگیختہ کرنا-

حُمُوْشَةٌ-باریکی-

حَمَشٌ-غصہ ہونا' سخت ہونا-

اِنْ جَاءَ بِهٖ حَمْشَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْکٍ-اگر اس عورت کا بچہ پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو' تب تو شریک کا نطفہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَمْشُ السَّاقَیْنِ یا اَحْمَشُ السَّاقَیْنِ-یعنی پتلی اور باریک پنڈلیوں والا)-

کَاَنِّیْ بِرَجُلٍ اَصْلَعَ اَصْمَعَ حَمْشَ السَّاقَیْنِ قَاعِدٌ عَلَیْهَا وَهِیَ تُهْدَمُ-جیسے میں دیکھ رہا ہوں ایک گنجا (جس کی چندیا پر بال نہ ہوں) چھوٹے چھوٹے کان والا پتلی پنڈلیوں والا کعبہ پر بیٹھا ہے وہ گرایا جا رہا ہے (یعنی قیامت کے قریب ایسا ہوگا)-

فِیْ سَاقَیْهِ حُمُوْشَةٌ-آنحضرتؐ کی پنڈلیاں پتلی تھیں-

فَاِذَا رَجُلٌ حَمْشُ الْخَلْقِ-یکا یک ایک شخص دکھائی دیا' جس کے اعضاء دبلے پتلے تھے-

رَاَیْتُ عَلِیًّا یَوْمَ صِفِّیْنَ وَهُوَ یُحْمِسُ اَصْحَابَ- میں نے حضرت علیؓ کو صفین کے دن دیکھا' آپ اپنے لوگوں کو غصہ دلا رہے تھے ان کو جنگ پر ابھار رہے تھے- (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَمِسَ الشَّرُّ- شر اور فساد بہت سخت ہو گیا)-

اَحْمَسْتُ النَّارَ- میں نے آگ بھڑکا دی-

رَاَیْتُ اِنْسَانًا یُحْمِسُ النَّاسَ- میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو غصہ کے ساتھ لوگوں کو ہانک رہا تھا-

اُقْتُلُوا الْحَمِیْتَ الْاَحْمَسَ- اس موٹے تازے غصہ ناک شخص کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان کو کہا' گویا اس کی خدمت کی)-

وَلَا حَمِیَّةَ تُحْشِمُکُمْ- تم میں حمیت بھی نہیں ہے جو غصہ دلائے-

حَمْصٌ- حُمُوْصٌ- سٹ جانا' ورم دب جانا- تھم جانا-

کَانَ لَهٗ ثُدَیَّةٌ مِثْلَ ثَدْیِ الْمَرْاَةِ اِذَا مُدَّتِ امْتَدَّتْ وَ اِذَا تُرِکَتْ تَحَمَّصَتْ- ذوالثدیہ (خارجیوں کے گروہ میں تھا) اس کا ایک پستان عورت کی طرح تھا- اس کو کھینچتے تو لمبی ہو جاتی اور جب چھوڑ دیتے تو سمٹ جاتی)-

حَمِیْصَةٌ- چوری کی بکری-

حَمِّصٌ- چنا-

حِمْصٌ- ایک شہر ہے شام میں-

حَمْضٌ- کھٹا ہونا (جیسے حُمُوْضَةٌ ہے)-

حَمْضٌ- نمکین اور کڑوی بھاجی' وہ اونٹ کا میوہ ہے جس کو وہ شیریں بھاجی کھاتے کھاتے اس سے نفرت کر کے کھاتا ہے' گویا تبدیل ذائقہ کرتا ہے-

اَحْمِضُوْا- (عبداللہ بن عباسؓ لوگوں سے کہتے جب وہ حدیث و قرآن کے سیکھنے سے فارغ ہو کر بات چیت کرنا چاہتے) اچھا اب نمکین کھاؤ (تھوڑی دیر باتیں کر کے دل بہلاؤ ظرافت اور حکایت میں مشغول ہو)-

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَةٌ وَلِلنَّفْسِ حَمْضَةٌ- کان تو پھینک دینے والا ہے (یعنی سن لیتا ہے' پھر اس کو محفوظ نہیں رکھتا اور دوبارہ سننا چاہتا ہے) اور نفس میں خواہش ہے (جیسے اونٹ کو نمکین اور کڑوی بھاجی کی خواہش ہوتی ہے)-

وَ اَبْقَلَ حَمْضُهَا- مکہ کی کڑوی بھاجی نکل آئی-

بَیْنَ سَلَمٍ وَ اَرَاکٍ وَ حُمُوْضٍ وَ عَنَاکٍ- سلم اراک اور کڑوی بھاجی اور ریتی کے درمیان (سلم اور اراک دونوں درخت ہیں)-

سُئِلَ عَنِ التَّحْمِیْضِ- عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا' تحمیض جائز ہے؟ (انہوں نے کہا' تحمیض کیا؟ لوگوں نے کہا عورت کے دبر میں جماع کرنا- انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے؟ اہل عرب کہتے ہیں-

اَحْمَضْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ- میں نے اس شخص کو اس کام سے پھرا دیا کہ یہ ماخوذ ہے اَحْمَضَتِ الْاِبِلُ سے یعنی اونٹ میٹھی میٹھی بھاجیاں کھا کر اس سے نفرت کر کے اب کڑوی اور کھلی بھاجی کھانے لگے-

تَحْمِیْضٌ- کے معنی ران میں بھی جماع کرنے کے آئے ہیں)

حَمْطٌ- پوست نکالنا-

تَحْمِیْطٌ- سایہ کرنا' چھوٹا کرنا' خفیف مار لگانا-

تَحَمُّطٌ- کینہ رکھنا-

حِمْیَاط یا حِمْیَاطِی- ہمارے پیغمبر صاحب کا نام ہے اگلی آسمانی کتابوں میں (مجمع البحار میں حَمَّطَایَا لکھا ہے)-

حُمْقٌ یا حُمُقٌ یا حَمَاقَةٌ- بیوقوف ہونا-

تَحْمِیْقٌ- احمق بنانا-

یَنْطَلِقُ اَحَدُکُمْ فَیَرْکَبُ الْحَمُوْقَةَ- تم میں سے ایک شخص جاتا ہے اور حماقت کی خصلت پر سوار ہوتا ہے (یعنی بیوقوفی کا کام کرتا ہے)-

نہایہ میں ہے کہ "حمق" اور "حماقت" یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے موقع پر نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا حالانکہ اس کی خرابی جانتا ہو (یعنی جان بوجھ کر بے موقع بات کہنا' یا کسی چیز کو بے محل کہنا)-

لَوْلَا اَنْ یَّقَعَ فِیْ اُحْمُوْقَةٍ مَّا کَتَبْتُ اِلَیْهِ- (ابن

عباسؓ نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ نجدہ حروری حماقت میں پڑ جائے گا تو میں اس کو خط نہ لکھتا۔

اَرَأَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ - بھلا بتلا اگر وہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا کام کرنے لگے۔

اِسْتَحْمَقَ الرَّجُلُ - احمق ہو گیا۔

اِسْتَحْمَقْتُهٗ - میں نے اس کو احمق بیوقوف پایا۔ (جیسے اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ - اونٹ سانڈنی ہو گیا (تیز دوڑنے لگا) کرمانی نے کہا:

عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ - کا مطلب یہ ہے کہ وہ رجعت کرنے سے عاجز رہ گیا' یا اس کی عقل جاتی رہی تو یہ طلاق میں مخل نہ ہوگا)۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ - میں نے ابن عباس سے کہا' یہ بوڑھا احمق معلوم ہوتا ہے (جس نے چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں کہیں تھیں (یعنی تکبیر تحریمہ اور تشہد اولیٰ سے قیام کی تکبیر سمیت۔ معلوم ہوا کہ اس وقت ان تکبیرات کا رواج زیادہ نہ تھا' بعض لوگ کہتے ہوں گے' بعض نہ کہتے ہوں گے جب تو اس شخص کو خبر نہیں ہوئی کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں و باستثنائے تکبیر تحریمہ کہ وہ فرض ہے)۔

یَنْبَغِیْ لِلْمُسْلِمِ مُجَانَبَةُ الْاَحْمَقِ فَاِنَّهٗ لَا یُشِیْرُ عَلَیْکَ بِخَیْرٍ - مسلمان کو احمق سے پرہیز کرنا لازم ہے (اس کی صحبت سے بھاگنا چاہئے ''ز جاہل گریزندہ چوں تیر پاش'') وہ کبھی بہتر بات (اور صائب رائے) نہ دے گا (بلکہ ایسی اصلاح دے گا کہ اور آدمی آفت میں گرفتار ہو)۔

زَوِّجُوْا الْاَحْمَقَ وَلَا تُزَوِّجُوا الْحَمْقَاءَ فَاِنَّ الْاَحْمَقَ یَنْجُبُ وَالْحَمْقَاءُ لَا تَنْجُبُ - احمق مرد سے نکاح کر دو لیکن احمق عورت سے نکاح مت کرو کیونکہ احمق نجیب ہوتا ہے اور احمق عورت نجیب نہیں ہوتی (اکثر بدکار ہوتی ہے' ہر شخص اس کو پھسلا لیتا ہے)۔

اَلنَّوْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ حُمْقٌ - عصر کے بعد سونا حماقت ہے (اس سے عقل میں فتور آتا ہے)۔

اَلْبَقْلَةُ الْحَمْقَاءُ - خرفہ کا ساگ۔

حَمْلٌ یا حُمْلَانٌ - اٹھانا' خیانت کرنا' اغوا کرنا' حلم کرنا' حاملہ ہونا' لاد دینا' ضامن ہونا' حفظ کرنا' نقل کرنا' عمل کرنا' ایک چیز کو دوسری چیز کا حکم دینا۔

تَحَمُّلٌ - دوسرے کی شہادت یا روایت کو اٹھانا اور کسی شخص سے بیان کرنے کے لئے۔

اَلْحَمِیْلُ غَارِمٌ - ضمانت دار ذمہ دار ہے (یعنی کفیل اور ضامن' جس کی کفالت یا ضمانت کرے اس کا ذمہ دار ہے' اس کو دینا ہوگا)۔

کَانَ لَا یَرَیْ بَأْسًا فِی السَّلَمِ بِالْحَمِیْلِ - عبداللہ بن عمرؓ بیع سلم میں ضمانت لینے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے (یعنی مسلم الیہ سے اگر ضمانت لے لی جائے کہ وقت پر مال ادا کر دے گا تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

یَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ - (وہ مسلمان جو دوزخ سے نکالے جائیں گے) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے کچرے میں اگتا ہے' جلد جلد بڑھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم بہت جلد حالت اصلی پر آ کر صاف وشفاف اور بے داغ ہو جائیں گے)۔

کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَسَائِلِ السَّیْلِ - جیسے دانہ ندی کے بہاؤ میں اگ آتا ہے (حمائل' حمیل کی جمع ہے' حمیلہ تلوار کے تسمہ کو بھی کہتے ہیں اور چھوٹے مصحف کو بھی حمائل عرف عام میں کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اکثر گلے میں لٹکا لیا جاتا ہے)۔

یُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِیْهِ ضَغْطَةً تَزُوْلُ مِنْهَا حَمَائِلُهٗ - مومن قبر میں ایسا دبوچا جائے گا کہ اس کے فوطوں کی رگیں اپنے مقام سے سرک جائیں گی (دوسری روایت میں یوں ہے پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں گی' یا اللہ! تو ہی مالک ہے اور تیرا ہی آسرا ہے تو ہی ہر مشکل میں ہماری فریاد سننے والا اور رحم کرنے والا ہے)۔

اَلْحَمِیْلُ لَا یُوَرَّثُ اِلَّا بِبَیِّنَةٍ - جو طفلک معصوم دارالاسلام میں لایا جائے (اس کے ماں باپ یا عزیز واقربا کا حال معلوم نہ ہو' یا جو مجہول النسب ہو) پھر کوئی بربنائے قرابت

اس کے ترکے کا دعویٰ کرے تو بغیر گواہوں کے اس کی تصدیق نہ کی جائے گی اور جب تک کسی کی وراثت ثابت ہو' اس کا ترکہ اس کے موالی ہی لیں گے)-

لَاتَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً - سوال کرنا تین آدمیوں کے لیے درست ہے - ایک تو اس شخص کے لئے جس نے ضمانت کا بوجھ اٹھایا ہو (مقتولین کی دیت کا ضامن ہو گیا ہو یا اور کسی قرضہ کا اور اس کی ساری جائداد اس میں پھنس جائے)-

وَدِدْتُّ اَنِّیْ تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ مِنَ الْاِثْمِ - مجھے آرزو رہ گئی کہ میں کعبہ کو عبداللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا اور اس کے گرانے اور بنانے کے گناہ کا بوجھ ان ہی پر رہتا (یہ عبدالملک بن مروان نے کہا - ارے خبیث اگر تو کعبہ کو عبداللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا تو اس سے کیا بہتر تھا - عبداللہ بن زبیرؓ اس کے توڑنے میں گنہگار نہیں ہوئے کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ کی مرضی کے موافق جو حضرت عائشہؓ سے انہیں معلوم ہوئی تھی' اس کو بنا دیا - اور تو گنہگار ہوا' اس لئے کہ اول تو بغیر ضرورت کے کعبہ کی عمارت کو توڑا' دوسرے محض ضد اور نفسانیت کی وجہ سے اس کو پیغمبر ﷺ کی رائے کے خلاف کر دیا)-

تَحَمَّلْتُ بِعَلِیٍّ عَلٰی عُثْمَانَ فِیْ اَمْرٍ - میں نے ایک امر میں حضرت علیؓ کی سفارت حضرت عثمانؓ سے کرائی -

اِذَا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ اِنْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَی السُّوْقِ فَتَحَامَلَ - ہم لوگوں کو جب خیرات کرنے کا حکم دیا جاتا' تو ہم میں سے کوئی کیا کرتا (جب اس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا) بازار میں جاتا اور وہاں حمالی کر کے یعنی اجرت پر بوجھ اٹھا کر کچھ پیدا کرتا' پھر اس کو خیرات کرتا (سبحان اللہ ایسی ہی خیرات مقبول ہے' جو محنت مزدوری حلال کی کمائی سے کی جائے)-

كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰی ظُهُوْرِنَا - ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھایا کرتے (مزدوری کرتے)-

اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتُهُ فَتَصَدَّقْتُ بِهٖ - جب وہ جانور بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گیا (بڑا ہو گیا) تو میں نے اس کو کاٹا اور خیرات کر دیا -

اَرْسَلَنِیْ اَصْحَابِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ - (حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کہا) مجھ کو میرے دوستوں نے آنحضرتؐ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا -

مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ - میں نے تم کو سوار نہیں کیا (کہ میری قسم جھوٹی ہو) بلکہ اللہ نے تم کو سواری دی -

وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ - (حضرت جابرؓ نے کہا کہ میں نے وہ اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا) اور مدینہ پہنچنے تک اس پر سوار رہنے کی شرط کر لی (معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط درست ہے - لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا' یہ حدیث ان پر حجت ہے)-

هٰذَا الْحِمَالُ لَاحِمَالَ خَيْبَرَ - یہ بوجھ بہتر ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ (جو کھجور کا ہوتا ہے' یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب صحابہ مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلے میں مٹی پتھر وغیرہ اٹھا رہے تھے - مطلب یہ ہے کہ خیبر کی باربرداری اس کام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے' وہ دنیا کا ایک مال ہے جو قابل زوال ہے اور یہ بوجھ جس کے اٹھانے میں تم اپنی جانیں کھپا رہے ہو اور اس کا جو اجر آخرت میں ملے گا' وہ ساری دنیا سے افضل ہے - بھلا خیبر کی کھجوروں کا تھیلہ کیا حقیقت رکھتا ہے)-

حِمَالٌ - بالکسر یا تو مصدر ہے' جس کے معنی اٹھانے کے ہیں' یا جمع ہے حِمْل بالکسر کی' یعنی بوجھ -

فَاَيْنَ الْحِمَالُ - لادنے کی منفعت کدھر گئی (بعض نے کہا ضمانت کدھر گئی ؟)-

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا - جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے (یعنی مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (بلکہ کافر مطلق ہے' اگر اور کسی دشمنی یا وجہ سے اٹھائے تو یہ تغلیظاً فرمایا' تا کہ لوگ مسلمانوں کی خون ریزی سے پرہیز کریں - اس حدیث میں وہ شخص داخل نہیں ہے

جو امام وقت کے ساتھ ہو کر اہل بدعات یا بغاۃ پر ہتھیار اٹھائے کیونکہ اس کا اذن تو خود قرآن شریف سے ثابت ہے)۔

اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خَبَثًا - جب پانی دو پکھال ہو تو وہ نجاست نہ اٹھائے گا - یعنی نجاست کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دے گا (مطلب یہ ہے کہ نجس نہ ہو گا جیسے دوسری روایت میں صاف لَمْ یَنْجَسْ ہے - شافعیہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے مگر قلتین کی مقدار کیا ہے اس میں بڑی بحث ہے اور حنفیہ کی طرف سے اس حدیث میں بڑے بڑے اشکالات کئے گئے ہیں اور حق یہ ہے کہ ان اشکالوں کو مان بھی لیں تب بھی قلتین کا مذہب دہ دردہ کے مذہب سے کہیں قوی رہتا ہے، جس پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی اور صحیح تر مذہب اہل حدیث کا ہے کہ ہر پانی پاک ہے، جب تک نجاست کی وجہ سے اس کا کوئی وصف نہ بدلے، قلیل ہو یا کثیر اور آخر میں حنفیہ اور شافعیہ کو بھی یہی قول اختیار کرنا پڑتا ہے - کیا معنی اگر دو پکھال پانی میں، دو ہی پکھال پیشاب یا پاخانہ ڈال دیئے جائیں - یا وہ دردہ حوض میں اتنا ہی پیشاب یا پاخانہ ملا دیا جائے، تو کیا حنفیہ اور شافعیہ اس کو پاک کہیں گے، اس سے وضو اور غسل جائز سمجھیں گے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

لَا تُنَاظِرُوْهُمْ بِالْقُرْاٰنِ فَاِنَّهٗ حَمَّالٌ ذُوْ وُجُوْهٍ - ان گمراہ فرقوں سے قرآن کی آیتیں لا کر بحث نہ کرو، اس لئے کہ قرآن مختلف معانی کا حامل اور ذو معنی ہو سکتا ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے - حقیقت میں قرآن مجمل ہے اور اس کی تفسیر حدیث شریف ہے - بغیر حدیث کے جو کوئی صرف قرآن سے دین حاصل کرنا چاہے تو وہ ہدایت کے بجائے سخت گمراہی میں جا پڑے گا - خارجی، رافضی اور معتزلہ تمام گمراہ فرقے قرآن ہی سے سند لیتے ہیں اور اپنے مشرب کے موافق آیتوں کا مطلب نکالتے ہیں - ان میں اور اہل سنت میں یہی فرق ہے کہ اہل سنت قرآن کے معنی حدیث رسول اللہؐ، صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفاسیر کے موافق کرتے ہیں اور احادیث اور اقوال صحابہ اور تابعین ایسے صاف ہیں کہ ان میں ان گمراہ فرقوں کی دال نہیں گلنے پاتی - اسی لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان گمراہ فرقوں پر حدیث کے تیر چلاؤ!)۔

لِاَنَّهَا کَانَتْ حَمُوْلَةَ النَّاسِ - بستی کے گدھوں کو آپ نے اس لئے حرام کر دیا کہ لوگ ان پر بوجھ لادتے ہیں (اگر ان کا کھانا جائز کر دیا جاتا، تو لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی)۔

حَمُوْلَةٌ - بہ فتحہ حا، جس پر لوگ بوجھ لادیں، جیسے: رَکُوْبَةٌ - جس پر سواری کریں۔

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِیَةٌ - جو اونٹ غلہ لاتے ہیں، ان کا تو شمار نہیں وہ لغو ہیں۔

مَنْ کَانَتْ لَهٗ حَمُوْلَةٌ یَأْوِیْ اِلٰی شِبَعٍ فَلْیَصُمْ رَمَضَانَ حَیْثُ اَدْرَکَهٗ - جس کے ساتھ کھانے (سامان خورد ونوش) کے بارہوں اور وہ سیر ہو کر منزل میں رہتا ہو تو وہ رمضان کا روزہ رکھے، جہاں پر رمضان شروع ہو جائے - (کیونکہ ایسے شخص کو روزے میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہر ضروری شے اس کے پاس موجود ہے) (محیط میں ہے:

حُمُوْلَةٌ جمع ہے حِمْلٌ بالکسر کی، یعنی بوجھ اور تا کید جمع کے لئے اور نہایہ میں ہے:

حُمُوْلٌ - بغیر تا کے وہ اونٹ ہیں جن پر ہودے لگے ہوں خواہ ان میں عورتیں ہوں، یا:

وَ اَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَةِ - اور باربردار جانوروں کی بوجھ لادنے میں مدد کرے۔

حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ - میں نے ایک شخص کو اللہ گھوڑے پر سوار کر دیا (یعنی اس کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا)۔

فَحَمَلَهَا فِیْ نَفْسِهٖ - انہوں نے اس کو اپنے دل میں رکھا (غصہ ہو کر)۔

وَاحْتَمَلَتْهُ الْحَمِیَّةُ - ان کو قوم نوازی (کے جذبہ) نے غصہ دلایا (ایک روایت میں اِجْتَحَلَتْهُ ہے یعنی جاہل بنا دیا)۔

یُحَامِلُهٗ عَلَیْهَا - لادنے میں اس کی مدد کرے۔

حَمَلَ عَلٰی مِأَئةٍ وَّ اَعْطٰی مِائَةً - سو اونٹ پر سوار کر دیا، سو اونٹ دیئے (یعنی مجاہدین کو کہ ان پر سوار ہو کر جہاد کریں)۔

كَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ - آپ کو یہ برا معلوم ہوا کہ بوجھ لادنے کے جانور فنا ہو جائیں (اس لئے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا)-

لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً - میرے پاس تو بار برداری کے جانور نہیں ہیں-

اَتَخَافَانِ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَا يُطَاقُ - (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حذیفہؓ سے کہا) کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ تم نے عراق کی زمینوں پر طاقت سے زیادہ دہارہ مقرر کیا ہے؟ (یعنی دہارہ سنگین ہے)-

حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُمَّلُ يَتَنَاثَرُ - میں آنحضرتؐ کے پاس اٹھا کر لایا گیا (شاید بیماری ہوں گے خود نہ چل سکتے ہوں گے) جوئیں (سارے سر میں) پھیل رہی تھیں-

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ - لگانے بجھانے والی چغل خور- (مراد ام جمیل ہے' ابولہب کی بیوی اور معاویہؓ کی پھوپھی)-

وَنَحْمِلُهُمَا - ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ کو) سوار کرتے ہیں (ساری بستی میں پھراتے ہیں ذلیل کرنے کے لئے) (ایک روایت میں وَ نُحَمِّمُهُمَا ہے- یعنی ان کے منہ کوئلہ سے کالے کرتے ہیں)-

حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ حَمَائِلِهِمْ - یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کاٹ ڈالنے کا قصد کیا-

فَحَمَلْتُ بِهٖ حَمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مجھے بہت برا معلوم ہوا' میں آنحضرتؐ کے پاس آیا-

اَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ - تو اس پر حملہ کرے-

حَمْلٌ - بہ فتحہ حا - جو عورت کے پیٹ میں ہو-

حِمْلٌ - بہ کسرہ حا - جو پیٹھ پر ہو-

حَمَلٌ - بکری کا بچہ جو پہلے سال میں ہو-

مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ - جو شخص تین بار (کاندھے دے کر) جنازہ اٹھائے-

غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذِهٖ - اپنے پیٹ کے کسی حصے کو ران پر نہیں رکھا (بلکہ پیٹ کو ران سے بالکل جدا رکھا - یعنی سجدے میں)-

وَلَقَدْ حُمِلَتْ عَلَيَّ مِثْلُ حَمُوْلَةِ الرَّبِّ - مجھ پر بھی ویسا ہی بوجھ ڈالا گیا' جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر (شب معراج میں) ڈالا تھا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَ هٰذِهٖ حُمْلَانُكَ - یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ سب تیرا سامان ہے-

اَنْ لَا يَتَحَمَّلَ عَلَى الْاَصْدِقَاءِ - مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنے دوستوں پر سارا بوجھ نہ ڈالے (بلکہ کچھ بوجھ اپنے اوپر بھی رکھے) (ایک روایت میں اَنْ لَا يَتَحَامَلَ لَهُمْ ہے- یعنی ان کے لئے تکلف نہ کرے' اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالے- مجمع البحرین میں ہے کہ حَمَلٌ بہ فتحہ حا اور میم حَامِلٌ کی جمع بھی ہے- اسی سے یہ ہے:

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اور حَمَلَةُ الْعَرْشِ - یعنی قرآن اٹھانے والے فرشتے اور عرش اٹھانے والے فرشتے)-

اِنَّ هٰهُنَا عِلْمًا جَمًّا لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً - (حضرت علیؓ نے کہا) یہاں علم تو بہت ہے' اگر میں اس کو اٹھانے والے پاؤں (جو یاد رکھ سکیں) تو بتلا دوں-

لَمْ اَجِدْ حَمَالَةً يَتَحَمَّلُوْنَهٗ - میں نے ایسی کوئی بات نہیں پائی جس کو وہ لوگ اٹھائیں (نقل کریں)-

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰى شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ - جو شخص کسی مومن کو جوتی کا ایک تسمہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا' اس کو ایک تیز سانڈنی پر سوار کرے گا-

حَمْلَقَةٌ - آنکھیں کھول کر گھورنا-

حِمْلَاقُ الْعَيْنِ - آنکھ کے پلک کا اندر کا حصہ یا سفیدی - حَمَالِيْقُ جمع ہے-

فَمَسَحَ بِاِصْبَعَيْهِ حَمَالِيْقَ عَيْنَيْهِ - اپنی انگلیوں سے آنکھ کے نیچے کے مقاموں کو جو سرمہ سے کالے ہو جاتے ہیں' پونچھا-

حَمٌّ - روشن کرنا' سلگانا' گلانا' گرم کرنا' مقدر کرنا' فکر

میں ڈالنا، قصد کرنا۔

حُمَّ الْاَمْرُ - اس کام کا فیصلہ ہو گیا، یا یہ کام قریب آ گیا۔

حَمَمٌ - کالا ہونا، کوئلہ ہونا، گرم ہونا۔

تَحْمِیْمٌ - ڈاڑھی نکلنا، سر کے بال اگ آنا، کوئلہ سے کالا کرنا، حمام کرنا۔

مَرَّ بِیَهُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَّجْلُوْدٍ - ایک یہودی پر سے گزرے جس کا منہ کوئلہ سے کالا کیا تھا، اس کو کوڑے لگائے گئے تھے۔

حُمَمَةٌ - کوئلہ - اس کی جمع حُمَمٌ ہے۔

نَهٰی عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِهٖ - کوئلہ سے استنجا کرنے کو آپ نے منع فرمایا (کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے) معلوم نہیں کہ کوئلہ ان کی خوراک کیونکر بنتا ہے شاید ان کے جانوروں کی خوراک ہو، گوبر اور لید کی طرح، یا خوراک سے کوئی اور طریقہ منفعت مراد ہو)۔

اِذَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ بِالنَّارِ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ حُمَمًا فَاسْحَقُوْنِیْ - جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں، تو اس کو پیس ڈالنا۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْحُمَمَةِ - میری طرف سے میرے کالے بھائی کو لے لے۔

كَانَ اِذَا حَمَّمَ رَاْسُهٗ بِمَكَّةَ خَرَجَ وَاعْتَمَرَ - جب ان کا سر مکہ میں کالا ہو جاتا (اس پر بال اگ آتے) تو نکل کر عمرہ کر لیتے (محرم کے مہینہ کا انتظار نہ کرتے، بلکہ ذی الحجہ ہی میں عمرہ بھی کر لیتے)۔

كَاَنَّمَا حُمِّمَ شَعْرُهٗ بِالْمَاءِ - جیسے پانی سے ان کا سر کالا کیا گیا ہے (کیونکہ جب بال پریشان ہوتے ہیں تو ان کی سیاہی نمودار نہیں ہوتی، پانی سے دھوئے جائیں تو کالک نمودار ہو جاتی ہے، ایک روایت میں جُمِّمَ ہے، جیم معجمہ سے، یعنی پانی سے بالوں کا جوڑا بندھ گیا ہے)۔

اَلْوَافِدُ فِی اللَّیْلِ الْاَحَمِّ الْاَسْوَدِ - کالی بھجنگ رات میں آنے والا۔

طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَ مَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ حَمَّمَهَا اِیَّاهَا - عبدالرحمٰن نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (اہل عرب متعہ دینے کو تَحْمِیْم کہتے ہیں)۔

اِنَّ اَقَلَّ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا هَمًّا اَقَلُّهُمْ حَمًّا - سب سے کم فکر اور رنج دنیا میں ان لوگوں کو ہے جن کے پاس سامان (مال و متاع) کم ہے (جتنا دنیا کا سامان زیادہ ہو اتنی ہی فکر زیادہ ہوتی ہیں - لاحول ولا قوۃ الا باللہ - دنیا بھی کیا خراب چیز ہے - بقول شاعر

اگر دنیا نباشد درد مندیم
وگر باشد بہ فکرش پائے بندیم

جِئْنَاكَ فِیْ غَیْرِ مُحِمَّةٍ - ہم تمہارے پاس کسی ضروری حاجت کے لئے نہیں آئے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحَمَّتِ الْحَاجَةُ - جب وہ لازم اور ضروری ہو جائے زمخشری نے کہا:

اَحَمَّ الشَّیْءُ - کے معنی، نزدیک آ لگی - اس کا وقت آن پہنچا)۔

اِذَ الْتَقَی الزَّحْفَانِ وَعِنْدَ حُمَّةِ النَّهَضَاتِ - جب دو فوجیں گتھ جائیں اور جب تکلیفوں کی شدت ہو۔

حُمَّةٌ - ہر چیز کا بڑا حصہ (اصل اس کی حَمٌّ سے ہے بہ معنی حرارت یا حُمَّةُ السِّنَانِ سے ہے - بمعنی بھالے کی نوک)۔

مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ الْحُمَّةِ - عالم کی مثال گرم چشمہ کی سی ہے (جس میں نہا کر بیمار لوگ شفا پاتے ہیں - اسی طرح عالم سے پوچھ کر دل کی بیماریوں کی دوا کرتے ہیں)۔

اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ حَمَّةِ زُغَرَ - زغر کے چشمہ کا حال بیان کرو (زغر ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)۔

كَانَ یَغْتَسِلُ بِالْحَمِیْمِ - گرم پانی سے غسل کرتے تھے۔

لَایَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ - جہاں پر آدمی غسل کرتا ہو (یعنی حمام یا غسل خانہ) وہاں پیشاب نہ کرے۔

(ابن اثیر نے کہا مراد وہ حمام یا غسل خانہ ہے جہاں پانی بہنے کا راستہ نہ ہو یا زمین سخت ہو وہاں پیشاب کرنے سے یہ خیال ہو کہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر اس کے جسم یا کپڑوں پر پڑ جائیں گی)۔

اِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ الْبَوْلَ فِي الْمُسْتَحَمِّ۔ حمام میں پیشاب کرنا برا سمجھتے تھے۔

اِنَّ بَعْضَ نِسَائِهِ اسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمُّ مِنْ فَضْلِهَا۔ آنحضرتؐ کی ایک بی بی نے جنابت سے غسل کیا، پھر آنحضرتؐ تشریف لائے، ان کے غسل سے جو پانی بچا تھا، اس سے غسل کرنے لگے۔

كُنَّا بِاَرْضٍ وَبِئَةٍ مُحِمَّةٍ۔ ہم ایک ملک میں تھے جو وبائی اور بخاری تھا (یعنی وہاں لوگوں کو بخار بہت آتا تھا۔ شاید ملیریں، مرطوب، کثیف اور نشیبی ملک ہوگا) (یہ حُمّٰی سے نکلا ہے بہ معنی بخار)۔

حِمَاءُ۔ موت یا موت کی قضا و قدر (یہ حُمَّ كَذَا سے نکلا ہے یعنی ایسا مقدر تھا)۔

هٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِيتُ۔ یہ موت کی تقدیر تھی جو پوری ہوگئی۔

كَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ اِلَى الْاُتْرُجِّ وَالْحَمَامِ الْاَحْمَرِ۔ آنحضرتؐ کو ترنج اور سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا اچھا معلوم ہوتا تھا (ابوموسیٰ نے ہلال بن علاء سے نقل کیا کہ:

حَمَامٍ اَحْمَرٌ۔ سے سیب مراد ہے اور کہا کہ یہ معنی میں نے کسی اور سے نہیں سنے)۔

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَ حَامَّتِيْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ۔ یا اللہ! یہ میرے گھر والے اور خاص لوگ ہیں، ان سے پلیدی دور کر دے!

حَامَّةٌ۔ آدمی کے خاص عزیز و اقربا، دوست وغیرہ (ایسے ہی حَمِيْمٌ۔ دل سوز دوست عزیز وغیرہ)۔

اِنْصَرَفَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْ وَّفْدِ ثَقِيْفٍ اِلٰى حَامَّتِهٖ۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے ان میں سے ہر شخص اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں میں لوٹ گیا۔

اِذَا بُيِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ جب تم پر کافر شب خون ماریں، تو تم یہ کہو "حٰمٓ لا ینصرون" یعنی یا اللہ ان کو مدد نہیں ملے گی (بعض نے کہا، جن سورتوں کے شروع میں "حم" ہے ان کو دوسری صورتوں پر فضیلت ہے، تو اس جملہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ کی رحمت اور مدد مسلمانوں کے لئے جلد اترے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کافر تم پر شب خون ماریں تو تم "حم" کہو ان کی مدد نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے گا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ شب خون کے وقت تم اپنے لوگوں کو دشمن کے لوگوں سے پہچاننے کے لئے یہ شعار (مخفی اصطلاح) مقرر کرو۔

تُذَكِّرُنِيْ حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ۔ تو مجھ کو حم ایسے وقت میں یاد دلاتا ہے جب نیزہ چل رہا ہے (جنگ ہو رہی ہے۔ یہ شریح نے محمد بن طلحہ سے کہا، یوم الجمل میں محمد بن طلحہ جو کوئی ان کو مارنے آتا، اس کو حم کی قسم دیتے آخر شریح نے ان پر حملہ کیا، محمد بن طلحہ نے ہر چند حم کی قسم دی مگر شریح نے نہ چھوڑا، مار ہی ڈالا اور یہ مصرعہ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا، حم اللہ کا نام ہے)۔

وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ۔ اور دو سورتیں ان سورتوں میں سے جن کے سرے پر "حٰمٓ" ہے۔

فَجَعَلْنَا التَّحْمِيْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ۔ ہم نے سنگسار کرنے کے بدلہ منہ کالا کرنا، کوڑے مارنا اختیار کیا۔

تَوَفّٰى حَمِيْمٌ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ۔ ام المومنین ام حبیبہ کا ایک عزیز فوت ہوگیا۔

كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ۔ گویا حمام میں جا رہا ہے (بالکل سردی اور ہوا محسوس نہیں ہوئی، یہ آنحضرتؐ کی دعا کی برکت تھی، جب لوٹ کر آیا تو سردی معلوم ہوئی)۔

عَادُوْا حُمَمًا۔ کوئلہ ہوگئے ہوں گے۔

اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ۔ میرے دل میں ایسا خیال گزرتا ہے کہ کوئلہ بن جانا اس سے بہتر مجھ کو معلوم ہوتا ہے (مگر یہ خیال گزرنا اس سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے۔ مراد وہ شیطانی وسوسے ہیں جو شیطان

گمراہ کرنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے' یہ وسوسے اب تک کبھی میرے دل میں بھی گزرتے ہیں' مگر آنحضرت کی حدیث یاد کر کے مجھ کو تسلی رہتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا ایسے وسوسے گزرنا خالص ایمان کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کی دشمنی کو وسوسے ہی میں روک دیا' اس سے زیادہ اس کو کوئی قدرت اپنے ایمان دار بندوں پر نہیں دی)-

سُوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ- آدم کی اولاد نکالی مثل کالے کوئلے کے-

لَمْ يَتْرُكْ حَمِيْمًا- کوئی دل سوز عزیز نہیں چھوڑا-

حَمَّمَ الْفَرْخُ- اب چوزے کے پر نکل آئے (یعنی ترغیب کے بعد' ترغیب کہتے ہیں زرد پر نکلنے کو)-

ذَاتُ حُمًّى- بخار والی-

لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا- ہمارے خاص خاص (بڑے) گناہ-

اَلْعَالِمُ كَالْحَمَّةِ- عالم گرم چشمے کی طرح ہے (مؤلف کہتا ہے یہ گرم چشمہ کئی مقاموں میں ہے' ایک تو طبریہ میں' دوسرے ملک ہند میں سوہنا نامی مقام پر جو نواح دہلی میں ہے' تیسرا بیدر کے قریب دکن میں)-

نَهٰى اَنْ يُّسْتَشْفٰى بِمَاءِ الْحَمَّامَاتِ- حمام کے پانی سے علاج کرنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی یہ سمجھ کر کہ حمام کے پانی سے شفا ہوگی' حالانکہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے- دوا اور حمام وغیرہ سے کیا ہوتا ہے- مجمع البحرین میں ہے کہ حمام کے پانی سے مراد مشہور حمام ہے' نہ کہ ''حمہ'' یعنی گرم چشمے کا پانی' اس سے آپ نے منع نہیں فرمایا اور صدوق کے کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے)-

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِيْلُهٗ سَبِيْلُ الْمَاءِ الْجَارِيْ اِذَا كَانَ لَهٗ مَادَّةٌ- حمام کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہے-

لَا بَأْسَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيْمِ- گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے-

حَمِيْمٌ- گرم اور سرد دونوں معنوں میں آتا ہے-

قِيْلَ لِلْحَسَنِ طَابَ حَمِيْمُكَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْحَمِيْمَ الْعَرَقُ- امام حسنؓ سے کہا گیا آپ کا حمیم اچھا ہوا انہوں نے کہا' ہاتھ تیرے کی تجھ کو معلوم نہیں کہ ''حمیم'' پسینے کو کہتے ہیں-

حُمَّ الرَّجُلُ فَهُوَ مَحْمُوْمٌ- آدمی کو بخار آ گیا' اس کو بخار ہے-

اَحَمَّهُ اللّٰهُ- اللہ اس پر بخار ڈالے-

حَمْنٌ- چھوٹی چھوٹی جوئیں (جیسے حَمْنَانٌ ہے)-

كَمْ قَتَلْتَ مِنْ حَمْنَانَةٍ- تو نے کتنی جوئیں ماریں' نہایہ میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جوں کو قَمْقَامَةٌ کہیں گے' اس سے بڑی کو حَمْنَانٌ- اس سے بڑی کو قُرَاد- اس سے بڑی کو حَلْمَه اس سے بڑی کو غَلٌّ اور طَلْحٌ- ایک قسم کے چھوٹے انگور کو بھی جو طائف میں ہوتا ہے حَمْنَانٌ کہتے ہیں)-

اَرْضٌ مَحْمَنَةٌ یا مُحْمِنَةٌ- وہ زمین جہاں جوئیں بہت ہوں-

حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ- ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں اور حضرت عائشہؓ کے واقعۂ افک میں شریک تھیں-

حَمْوٌ- حرارت یا خاوند کا بھائی' عزیز باپ وغیرہ جیسے حَمًا اس کا مؤنث حَمَاةٌ یعنی خاوند کی عزیز عورت مثلاً دیورانی' جٹھانی' نند وغیرہ- محیط میں ہے کہ عورت کے باپ یا بھائی یا چچا کو بھی حَمْوٌ کہتے ہیں اس کی جمع اَحْمَاءٌ ہے' مغرب میں ہے کہ اَحْمَاءٌ خاص خاوند کے عزیزوں کو کہتے ہیں-

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِمُغِيْبَةٍ وَ اِنْ قِيْلَ حَمُوْهَا اَلَا حَمُوْهَا الْمَوْتُ- کوئی شخص اس عورت کے ساتھ جس کا خاوند حاضر نہ ہو' تنہائی نہ کرے- لوگوں نے کہا اگر خاوند کا رشتہ دار ہو (مثلاً خسر- دیور- جیٹھ وغیرہ) فرمایا اس کی تنہائی سے تو موت بہتر ہے (اس کی تنہائی تو غیر شخص کی تنہائی سے بھی زیادہ مضر ہے- سچ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غیر شخص کو تو ایک بارگی غیر عورت کا پھسلا لینا یا اس پر ہاتھ ڈالنا مشکل پڑے گا' مگر دیور' جیٹھ وغیرہ آسانی سے اس کو قابو میں لے آئیں گے- ہر چند خسر محرم ہے مگر اس کی تنہائی کو بھی بہو کے ساتھ آپ نے پسند

نہیں فرمایا- اب جان لینا چاہئے کہ اس حدیث میں تنہائی کی ممانعت ہے لیکن اگر دوسری عورتیں وہاں موجود ہوں یا خاوند حاضر ہو تب یہ لوگ عورت کے پاس جاسکتے ہیں اور پردہ شرعی اسی قدر ہے کہ ہاتھ اور منہ اور دونوں قدموں کے سوا اور سب اعضاء کو عورت ان لوگوں سے چھپائے رہے البتہ خسر کا حکم اور محارم کا سا ہے اس کے سامنے سر یا سینہ عورت کھول سکتی ہے- نووی نے کہا اس حدیث میں حَمو سے مراد خاوند کے دوسرے عزیز ہیں باپ اور بیٹوں کے علاوہ)-

اَجَرْتُ رَجُلًا مِنْ اَحْمَائِیْ- میں نے اپنے سسرالی رشتہ داروں میں سے ایک شخص کو نوکر رکھا-

یَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِیْنَ سَنَةً- اس رنج کی سختی چالیس برس اٹھائے گا-

حُمِیٌّ یا حِمَایَةٌ یا مَحْمِیَةٌ- روکنا دفع کرنا مدد کرنا پرہیز کرنا-

حِمْیَةٌ- پرہیز-

حُمَیًّا- غصہ کی سختی-

حَمِیَّةٌ- غیرت-

حُمَةٌ- ڈنک زہر-

رَخَصَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ- آنحضرتؐ نے سانپ بچھو وغیرہ کے منتر کرنے کی اجازت دی (یعنی ہر ڈنک دار جانور کے ڈنک کا منتر کرنے کی اجازت دی جس کے ڈنک میں زہر ہو- مراد وہی منتر ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں- اگر منتر میں شرک و کفر کے الفاظ ہوں تو کسی حال میں درست نہیں ایسے منتر کرانے سے مرجانا سو درجہ مسلمان کے لئے بہتر ہے)-

وَ تُنْزَعُ حُمَةُ کُلِّ دَابَّةٍ[1]- ہر جانور کا زہر نکال لیا جائے گا-

لَارُقْیَةَ اِلَّا عَنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ- منتر یا بدنظری سے ہے یا ڈنک مارنے سے (یعنی ان دو چیزوں میں منتر زیادہ مفید ہوتا ہے- یہ مطلب نہیں ہے کہ اور بیماریوں کے لئے منتر نہیں ہو سکتا)-

لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ- چراگاہ کا محفوظ رکھنا کسی کو جائز نہیں مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو (یا جو رسولؐ کا قائم مقام ہو جیسے خلیفہ اور امام- جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک قبیلہ کا رئیس کیا کرتا ایک کتے کو بھونکواتا اور جہاں تک اس کی آواز پہنچتی اتنی زمین کو خاص اپنے جانوروں کے لئے محفوظ کر لیتا- اس میں اور کوئی شخص نہ چرا سکتا تو آنحضرتؐ نے اس بری رسم کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ میں ہر ایک شخص اپنے جانوروں کو چرانے کا مجاز ہے البتہ اللہ اور رسولؐ کے لئے کوئی چراگاہ محفوظ ہو سکتی ہے جیسے جہاد کے گھوڑوں اور جانوروں کے لئے یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے اور حضرت عمرؓ نے نقیع کو ایسے ہی جانوروں کے لئے محفوظ کر لیا تھا-

لَا حِمٰی فِی الْاَرَاکِ فَقَالَ اَبْیَضُ اَرَاکَةٌ فِیْ حِظَارِیْ- پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اس کو کھا سکتا ہے- مراد وہ درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) یہ سن کر ابیض بولا ایک پیلو کا درخت میری زمین میں ہے- دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ سے پوچھا گیا پیلو کا درخت محفوظ ہو سکتا ہے؟ فرمایا اتنا حصہ محفوظ ہو سکتا ہے جہاں تک اونٹوں کے منہ نہ پہنچیں یعنی بالائی حصہ جو جانوروں کے کام نہیں آ سکتا یا مطلب یہ ہے کہ پیلو کے وہ درخت محفوظ ہو سکتے ہیں جو آبادی سے دور یا ایسے دشوار گزار مقامات پر واقع ہوں کہ وہاں تک جانور نہ جاسکتے ہوں- ابن اثیر نے کہا کہ یہ درخت جس کو ابیض نے پوچھا تھا احتمال ہے کہ پہلے سے اس کی مملوکہ زمین میں موجود ہو ایسا درخت اس کی ملک نہیں ہو سکتا گو زمین اس کی ملک میں آ گئی ہو لیکن وہ درخت جو کوئی اپنی مملوکہ زمین میں بوئے وہ بالاتفاق مالک کے لئے محفوظ ہوگا)-

عَتَبْنَا عَلَیْهِ مَوْضِعَ الْعَمَامَةِ الْمُحْمَاةِ- (حضرت

---

[1] یعنی حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد اس قدر امن وامان قائم ہو جائے گا کہ زہریلے جانوروں کا زہر بھی اللہ تعالیٰ ختم فرما دیں گے۔ (م)

عائشہ نے کہا) ہم کو حضرت عثمانؓ پر غصہ آیا کہ انہوں نے اس مقام کو محفوظ کیا جو ابر کے پانی سے سرسبز ہوتا ہے (ایسے مقام کی پیداوار میں سب لوگوں کا حصہ ہے)- عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْمَیْتُ الْمَکَانَ فَھُوَ مُحْمًی - میں نے جگہ کو محفوظ کرلیا اب وہ محفوظ ہے-

ھٰذَا اشَیْءٌ حِمًی - یہ محفوظ چیز ہے (رزروڈ انگریزی زبان میں)-

حَمَیْتُہٗ حِمَایَۃً - میں نے اس کی حمایت کی (یعنی حملہ سے محفوظ رکھا- حملہ کرنے والے کو دفع کیا)-

اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ - اب تنور گرم ہوا (خوب لڑائی شروع ہوئی)

وَ قِدْرُ الْقَوْمِ حَامِیَۃٌ تَفُوْرُ - ان لوگوں کی ہانڈی تو گرم ہے: اُبل رہی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کی عزت اور شوکت باقی ہے)-

فَحَمِیَ مِنْ ذٰلِکَ اَنَفًا - ان کو حمیت اور غیرت اس بات سے آ گئی-

اَحْمِیْ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ - (یہ حضرت زینب کا قول ہے)- میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کان سے جو سنوں اور آنکھ سے جو دیکھوں اسی کو بیان کرتی ہوں، یہ نہیں کرتی کہ ان پر جھوٹ بولوں یعنی جھوٹ کہہ دوں کہ میں نے ایسا سنا ہے یا دیکھا ہے)-

لَابُقْیَا لِلْحَمِیَّۃِ بَعْدَ الْجَرَائِمِ - جب آدمی حرام کام کرنے لگا تو پھر حمیت کہاں رہی-

یُقَاتِلُ حَمِیَّۃً - اور آدمی حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے (جیسے کوئی شخص اس کی عزت لینا چاہے خواہ یہ عزت شخصی ہو یا قومی یا ملکی)-

فَحَمِیَ الْوَحْیُ - پھر وحی پے در پے (یعنی کثرت سے) آنے لگی-

مَنْ حَامَ حَوْلَ الْحِمٰی - جو شخص محفوظ مقام کے گرد پھرے (وہاں اپنے جانوروں کو چرائے- وہ کچھ عجب نہیں کہ محفوظ مقام میں گھس جائے- مطلب یہ ہے کہ مباح کاموں میں مبالغہ کرنا اور عیش و عشرت کی عادت ڈالنا خوب نہیں ہے- ایسا آدمی رفتہ رفتہ حرام کام بھی کرنے لگتا ہے)-

ظَھْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًی - مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (کوئی اس کو بے وجہ شرعی ستا نہیں سکتا)-

مَنْ لَّمْ یَرْجِعْ عَنْ دِیْنِہٖ اَحْمُوْہُ - جو شخص اپنا دین نہ بدلے (اسلام پر قائم رہے) اس کی حمایت کرتے رہو-

حَمَیْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ - میں نے ان لوگوں کو پانی سے روک دیا (پینے اور پلانے نہ دیا)-

لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی وَ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ - ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے (جہاں پر دوسروں کے جانے کی یا شکار کرنے کی یا جانور کو چرانے کی ممانعت ہوتی ہے) اور اللہ کی محفوظ جگہ حرام کام ہیں (ان کے کرنے کی ممانعت ہے)-

اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے (ایسی دنیا نہیں دیتا جس کی وجہ سے وہ پروردگار سے غافل ہو جائے دنیا کا وہ مال و اسباب جن سے آدمی خدا کی رضامندی کا طلب گار رہے در حقیقت دنیا نہیں ہے)-

حَامٌ - وہ نر اونٹ جس کے پوتے پر سواری شروع ہو گئی ہو (عرب زمانۂ جاہلیت میں ایسے اونٹ کو آزاد کر دیتے، پھر اس سے سواری نہ لیتے)-

اَحْمٰی - محفوظ مقام جہاں کوئی نہ جا سکے-

لَمْ یُدْخِلِ الْجَنَّۃَ حَمِیَّۃٌ غَیْرُ حَمِیَّۃِ حَمْزَۃَ - کوئی حمیت بہشت میں نہیں لے جائے گی، سوا حمزہ کی حمیت کے- (ان کو اس وقت حمیت آئی جب ابوجہل نے آنحضرتؐ کو گالیاں دی تھیں یا جب اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر ڈالی گئی تھی- یہ محض خاندانی حمیت تھی کیونکہ حمزہؓ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے)-

جَعَلَ اِثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی - آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ کے گرد بارہ میل تک محفوظ کر دیا (کوئی وہاں شکار نہ کرے وہاں کے درخت نہ کاٹے)-

اَلْقَرْضُ حِمَى الزَّكٰوةِ- قرض زکوٰۃ کی روک ہے (جب تک وصول نہ ہوا اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہوگی' یا جس آدمی کے پاس نصاب زکوٰۃ موجود ہو لیکن وہ قرض دار ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی)-

عَجِبْتُ لِمَنْ يَّحْتَمِيْ مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَةَ الدَّاءِ كَيْفَ لَايَحْتَمِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ مَخَافَةَ النَّارِ- مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے اور دوزخ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا-

حِمْيَاطَا- آنحضرت ﷺ کا نام ہے- اگلی کتابوں میں یہودیوں نے اس کی تفسیریوں کی ہے کہ حرام کاموں سے منع کریں گے-

بابُ الحاء مع النونْ

حَانُوْت- شراب کی دوکان جیسے حَالَةٌ یا ہر دوکان یا پیشہ اس کی جمع حَوَانِيْت اور حَانَات- (اہل عراق شراب کی دوکان کو مَاخُوْر کہتے ہیں- اس کی جمع مَوَاخِيْر ہے)-

• اِنَّهٗ حَرَّقَ بَيْتَ رُوَيْشِدِ الثَّقَفِيِّ وَكَانَ حَانُوْتًا تُعَاقَرُ فِيْهِ الْخُمُر وَ تُبَاعُ- حضرت عمرؓ نے رویشد ثقفی کا گھر جلا دیا' وہ شراب (ساز) کی دوکان (کی مانند) تھا جہاں (طرح طرح کی) شراب بنا کرتی اور بیچی جاتی-

حَنْتَمٌ- سبز لاکھی گھڑے-

حَنْتَمَةَ- سبز لاکھی گھڑا (پھر ہر گھڑے کو کہنے لگے' جو مٹی کا پکا کر بنایا جائے- ایسے برتن میں آنحضرتؐ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا- اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں نشہ جلد آ جاتا ہے)-

اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْيَا مِعَاهَا- (عمرو بن عاصؓ نے کہا) حنتمہ کے بیٹے کے لئے دنیا نے اپنی آنتیں چیر کر رکھ دیں (حنتمہ حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ کا نام تھا- وہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اور ابوجہل کی چچازاد بہن تھیں)-

نَهٰى عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ- آنحضرتؐ نے کدو کی تو نبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن اور چوبیں برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا-

حِنْثٌ- گناہ یا نیکی' باطل سے حق کی طرف جانا یا حق سے باطل کی طرف' قسم توڑنا-

تَحَنُّثٌ- راتوں کو عبادت کرنا-

اَلْيَمِيْنُ حِنْثٌ اَوْ مَنْدَمَةٌ- قسم کھانے کے بعد یا اس کا توڑنا ہے یا شرمندہ ہونا (اگر نہ توڑے تو شرمندہ ہوگا کہ ناحق قسم کھا کر ایک لذت سے محروم رہا)-

مَنْ مَّاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ- جس شخص کے تین بچے خوردسال مر جائیں (اصل میں حنث گناہ یا طاعت کو کہتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ اس عمر تک پہنچنے سے پہلے جب ان پر قلم جاری ہو' یعنی ان کے گناہ اور نیکیاں لکھی جائیں)-

كَانَ يَأْتِيْ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ- آنحضرتؐ حرا میں آیا کرتے (جو ایک پہاڑ ہے مکہ سے قریب) اور وہاں عبادت کیا کرتے (حق تعالیٰ کا دھیان گیان- اصل میں تَحَنُّث کے معنی گناہ سے نکلا' جیسے تَاَثُّم تَحَرُّج یعنی وہ کام کیا جس کی وجہ سے گناہ سے نکل گیا)-

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ- اگر حضرت سلیمانؑ ان شاءاللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم جھوٹی نہ ہوتی-

كُنْتُ اَتَحَنَّثُ یا اَتَحَنَّثُ- میں گناہ اپنے اوپر سے اتارتا تھا-

كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ- میں جاہلیت کے زمانہ میں ان کاموں کو عبادت اور موجب قربت الٰہی سمجھتا تھا-

وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰى نَذْرِيْ- میں اپنی قسم سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتی-

تَكْثُرُ فِيْهِمْ اَوْلَادُ الْحِنْثِ- ان میں زنا کی اولاد بہت ہوگی (ایک روایت میں اَلْخِبْثُ ہے)-

حَنْجَرَةٌ- حلق- اس کی جمع حَنَاجِرٌ-

ضَرَبَ حَنْجَرَةَ رَجُلٍ فَذَهَبَ صَوْتُهٗ- ایک شخص کے حلق پر مار لگائی' اس کی آواز نکلنی موقوف ہوگئی' (فرمایا پوری

دیت دینا ہوگی)-

بَلَغتِ الْقُلُوْبُ الْحَناجِرَ - دل حلق تک آ گئے (یعنی ڈر کی وجہ سے - اردو کا محاورہ اس طرح ہے کہ کلیجے منہ تک آ گئے)-

لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ - ان لوگوں کا قرآن حلق سے آ گے نہیں بڑھے گا (اللہ تک نہیں چڑھنے کا) یا حلق کے نیچے نہیں اترے گا (دل تک نہیں پہنچے گا)-

حَنْجَرَةٌ - حلقوم جس میں سانس آتی جاتی ہے یعنی نرخرہ اور جس نلی میں سے کھانا پانی اترتا ہے اس کو مَرِیٌٔ کہتے ہیں-

حِنْدِسٌ - اندھیری رات' تاریکی (اس کی جمع حَنَادِس ہے-

حَنْدَسَ اللَّيْلُ - رات اندھیری ہوگئی-

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ - ہم آنحضرت ﷺ کے پاس ایک تاریک بہت اندھیری رات میں بیٹھے ہوئے تھے-

وَقَامَ اللَّيْلَ فِيْ حِنْدِسِهٖ - رات کی تاریکی میں کھڑی ہوئی-

حَنْذٌ یا تَحْنَاذٌ - ایک گڑھے میں گرم پتھر اوپر سے رکھ کر بھونا-

اُتِيَ بِضَبٍّ مَّحْنُوْذٍ - ایک بھنا ہوا گھوڑ پھوڑ (گوہ) آپ کے پاس لائے-

بِعُجِلٍ حَنِيْذٍ - ایک بھنا ہوا بچھڑا-

عَجَّلْتَ قَبْلَ حَنِيْذِهَا بِشَوَاءِ هَا - تو نے جلدی سے مہمانی کر دی اور دم پخت اور بھونے ہوئے گوشت کا انتظار نہیں دکھلایا (عربوں کے نزدیک جلدی مہمانی کر دینا جو ماحضر ہو وہ سامنے رکھ دینا تعریف کی بات ہے- یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی مسئلہ کا فوراً جواب دے دے' اوقات گزاری نہ کرے- مجمع البحار میں ہے کہ گھوڑ پھوڑ کے حلال ہونے پر علماء کا اجماع ہے صرف اصحاب ابوحنیفہ سے اس کی کراہت منقول ہے' بعض سے حرمت بھی منقول ہے- مگر میں نہیں سمجھتا کہ حرمت کی روایت کسی سے صحیح ہوئی ہو- انتہی

نقلا عن الطیبی - عرب لوگ کہتے ہیں-

خُبْزٌ سَمِيْذٌ وَّجَدْيٌ حَنِيْذٌ - میدے کی روٹی اور دم پخت حلوان)-

حَنَاذٌ - سورج کا ایک نام ہے-

حَنَذَ الْفَرَسَ - یہ ہے کہ گھوڑے کو دوڑا کر اس کو دھوپ میں کھڑا کر دیا اوپر سے دہری جھول ڈال دی تا کہ اس کو پسینہ آ جائے- یہ ماخوذ ہے حَنَاذُ الْخَيْلِ سے-

حَنْذٌ - ایک مقام ہے مدینہ کے قریب-

حَنْرٌ - بنانا یا موڑنا-

حَنِيْرَةٌ - بن چلہ کی کمان یا ہر ٹیڑھی چیز- اس کی جمع حَنَائِرٌ ہے-

لَوْصَلَّيْتُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالْحَنَائِرِ مَا نَفَعَكُمْ حَتّٰى تُحِبُّوْا اٰلَ الرَّسُوْلِ - (حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا) اگر تم اتنی نمازیں پڑھو کہ جھک کر کمانوں کی طرح جاؤ' تب بھی تم کو فائدہ نہ ہوگا- جب تک آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہ رکھو گے (مطلب یہ ہے کہ بغیر محبت خدا و رسول کثرت عبادت سے فائدہ نہ ہوگا- خارجی لوگ عبادت بہت کرتے تھے مگر آں حضرت کے اہل بیت سے دشمنی رکھتے تھے آخر مردود اور مخذول ہوئے- حب اہل بیت درحقیقت حب پیغمبر اور حب خدا ہے' حب خدا اور رسولؐ کے ساتھ تھوڑی سی عبادت بھی نجات کے لئے کافی ہے)-

حَنْشٌ - ہانک دینا' پھیر دینا' شکار کرنا-

حَنَشٌ - مکھی' سانپ' حشرات الارض' چھپکلی' گرگٹ وغیرہ-

حَتّٰى يُدْخِلَ الْوَلِيْدُ يَدَهٗ فِيْ فَمِ الْحَنَشِ - یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے گا (کسی زہریلے جانور کا زہر نہ رہے گا' یہ اس وقت ہوگا جب دجال مارا جا چکا ہوگا اور دنیا میں از سر نو امن و امان قائم ہوگا)-

اَحْلِفُ بِمَا بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ مِنْ حَنَشٍ - دونوں کالے پتھریلے میدانوں کے بیچ میں جتنے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) ہیں ان کی قسم کھاتا ہوں-

حَنطٌ - ٹھنڈی سانس لینا' سرخ ہونا-

حَنطٌ - وقت آ جانا-

حُنُوطٌ - کھیت کاٹنے کا وقت آ جانا- رِمثٌ سفید اور پختہ ہو جانا- رمث ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے-

تَحنِیطٌ - خوشبو لگانا-

حُنُوطٌ - خوشبو جو مردوں کے بدن یا کپڑوں میں لگائی جاتی ہے-

وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَیْهِ وَهُوَ یَتَحَنَّطُ - ثابت بن قیسؓ نے (جب مسیلمہ کذاب سے جنگ درپیش تھی) اپنی رانیں کھولیں وہ خوشبو لگا رہے تھے (مرنے کی تیاری کر رہے تھے' آفریں صحابۂ کرام کی شجاعت پر)-

اَیُّ الْحِنَاطِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْکَافُوْرُ - میت کی کون سی خوشبو تم پسند کرتے ہو (عطا نے) کہا کافور-

اِنَّ ثَمُوْدَ لَمَّا اسْتَیْقَنُوْا بِالْعَذَابِ تَکَفَّنُوْا بِالْاَنْطَاعِ وَ تَحَنَّطُوْا بِالصَّبِرِ لِئَلَّا یَجِیْفُوْا وَ یُنْتِنُوْا - قوم ثمود کو جب یقین ہو گیا عذاب کا (اب بچنے والے نہیں) انہوں نے چمڑوں کے کفن پہن لئے اور ایلوا بدن پر مل لیا تاکہ سڑیں نہیں اور بدبودار نہ ہوں-

حَنَّطَ ابْنَ عُمَرَ - ابن عمرؓ کو خوشبو لگائی-

لَاتُحَنِّطُوْا - خوشبو نہ لگاؤ!

لَاتُسَلِّمْ وَلَدَکَ حَنَّاطًا فَاِنَّهٗ یَحْتَکِرُ الطَّعَامَ عَلٰی اُمَّتِیْ - اپنے بچہ کو بنئے (گیہوں بیچنے والے) کے سپرد مت کر وہ میری امت پر غلہ کا احتکار کرے گا (احتکار کے معنی اوپر گزر چکے ہیں ''حکر'' میں)-

حُنظُبٌ یا حُنظَبٌ یا حُنظُبَاءٌ یا حُنظَبَاءٌ - بعض نے حُنظُبٌ طائے مہملہ سے نقل کیا ہے:- ٹڈا یا خنافس کا نر (خنافس' خنفسہ کی جمع ہے' ایک کالا کیڑا بدبودار)-

سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ قَتَلْتُ قُرَادًا اَوْ حُنظُبًا فَقَالَ تَصَدَّقْ بِتَمْرَةٍ - ایک شخص نے سعید بن مسیب سے پوچھا' میں نے (احرام کی حالت میں) ایک جوں کو مار ڈالا - یا یوں کہا ایک حنظب کو' انہوں نے کہا - ایک کھجور خیرات کر دے-

(حنظب کے معنی ٹڈا)-

مَنْ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حُنظَبَانًا وَهُوَ مُحْرِمٌ تَصَدَّقَ بِتَمْرَةٍ اَوْ تَمْرَتَیْنِ - جو شخص جوں یا حنظب کو مار ڈالے احرام کی حالت میں' تو ایک یا دو کھجور خیرات کرے-

حَنفٌ - جھکنا-

حَنَفٌ - سیدھا ہونا - پاؤں ٹیڑھا ہونا-

تَحَنُّفٌ - حضرت ابراہیمؑ کے دین پر ہونا' بتوں کی پرستش سے الگ ہونا' عبادت کرنا-

حَنِیفٌ - اسلام کی طرف مائل یا جو حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر قائم ہو یا جو یہود اور نصاریٰ کے طریق کے مخالف ہو یا مسلمان یا گناہوں سے پاک (جیسے اس حدیث میں خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ - میں نے اپنے بندوں کو گناہوں سے پاک و صاف پیدا کیا (پھر دنیا میں آ کر وہ گناہوں میں آلودہ ہو گئے)-

بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ السَّهْلَةِ - میں سیدھی اور آسان شریعت دے کر بھیجا گیا-

قَالَ اِنِّیْ اَحْنَفُ - وہ کہنے لگا میں احنف ہوں (یعنی ایک پاؤں کی انگلیاں دوسرے پاؤں کی طرف گئی ہیں)-

وَکَانَ حَنَفِیًّا - ان کی تلوار حنفی تھی (یہ منسوب ہے' احنف بن قیس کی طرف اور قیاس یہ تھا اَحْنَفِیًّا)-

دِیْنُ مُحَمَّدٍ حَنِیْفٌ - حضرت محمد ﷺ کا دین سیدھا (عقل کے مطابق اور صحیح درست ہے)-

اَحَبُّ دِیْنِکُمْ اِلَی اللّٰهِ الْحَنِیْفِیَّةُ - سب دینوں میں اللہ کو دین حنیف پسند ہے (جس میں سچی توحید ہو بت پرستی اور شرک کا شائبہ نہ ہو)-

اَلسِّوَاکُ مِنَ الْحَنِیْفِیَّةِ - مسواک کرنا دین حنیف میں سے ہے (یعنی اس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے)-

اَبُوْ حَنِیْفَةَ - مشہور مجتہد ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرنے والوں کو ''حَنَفِیْ'' کہتے ہیں-

حَنِیْفَة - ایک قبیلہ ہے عرب میں-

حَنَقٌ - سخت غصہ ہونا-

لَایَصْلُحُ ھٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّایَحْنَقُ عَلٰی جِرَّتِہٖ- یہ خلافت اسی شخص کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ کرے (عرب لوگ کہتے ہیں:

مَایَحْنَقُ عَلٰی جِرَّۃٍ وَمَا یَکْظِمُ عَلٰی جِرَّۃٍ- یعنی اس کا دل صاف ہے- حسد اور بغض اور مکر و فریب نہیں رکھتا (اصل میں جِرَّۃ اس کو کہتے ہیں' جو اونٹ جگالی کرتے وقت پیٹ سے نکالتا ہے اور اِحْنَاق پیٹ کا لگ جانا)-

اِحْنَاق - پیٹ کا لگ جانا-

اَحْنَقَ الرَّجُلُ - کینہ در ہوا-

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ یَثْرِبَ وَ اِنَّہٗ حَنِقٌ عَلَیْکُمْ- (یہ ابو جہل کا قول ہے) محمدؐ مدینہ میں جا کر ٹھہرے' ان کو تم پر بہت غصہ تھا-

مَاکَانَ ضَرَّکَ لَوْمَنَنْتَ وَ رُبَّمَا مَنَّ الْفَتٰی وَ ھُوَ الْمُغِیْظُ الْمُحْنَقُ- (یہ قتیلہ کا شعر ہے) اگر تو احسان کرتا تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوتا' کبھی جواں مرد اس وقت میں احسان کرتا ہے جب اس کو غصہ دلایا جاتا ہے-

اِحْنَاق -غصہ دلانا-

مُحْنَقٌ -جس کو غصہ دلایا گیا-

وَازْدَادُوْا حَنَقًا-اور زیادہ ان کو غصہ آیا-

حَنْکٌ- گھوڑے کے منہ میں رسی ڈالنا' سمجھنا' مضبوط کرنا- سمجھدار کرنا-

تَحْنِیْک- کچا چبا کر بچہ کے منہ میں دینا-

حَنَکٌ -ٹھوڑی کے نیچے-

اِحْتِنَاکٌ اور تَحَنُّکٌ- ڈھاٹا باندھنا-

لَمَّا وَلَدَتْہُ وَ بَعَثَتْ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَ تَمْرًا وَّ حَنَّکَہٗ بِہٖ- جب ام سلیم کے بچہ پیدا ہوا تو اس کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا' آپ نے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی (کرمانی نے کہا بچہ کو پیدا ہونے کے وقت کھجور یا کوئی میٹھی چیز چٹانا مستحب ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ چٹانے والا کوئی نیک اور صالح آدمی ہو اور چٹاتے وقت بچہ کے لئے دعا کرے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بچہ کو نیک لوگوں کے پاس لے جانا مستحب ہے اور جس دن پیدا ہوا اسی دن نام رکھ دینا بھی درست ہے اور نام نیک اور صالح لوگوں سے رکھوانا بہتر ہے)-

اِنَّہٗ کَانَ یُحَنِّکُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ- آنحضرتؐ انصار کے بچوں کی تحنیک کرتے (یعنی کچا چبا کر ان کے منہ میں دیتے)-

قَدْ حَنَّکَتْکَ الْاُمُوْرُ- (طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) تم کو تو دنیا کے واقعات نے تجربہ کار بنا دیا (ہوشیار کر دیا)-

وَالْعِضَاۃُ مُسْتَحْنِکًا- درخت جڑ سے اکھڑا ہوا-

اَسْوَدُ حَانِکٌ- بہت کالا- جیسے "اَسْوَدُ حَالِکٌ"-

حَنٌّ - روکنا' پھیرنا' مشتاق ہونا' آواز نکالنا' رحم کرنا- (جیسے حَنَانٌ ہے)-

فَحَنَّ الْجِذْعُ اِلَیْہِ- (مسجد میں ایک کھجور کی کڑی تھی آنحضرتؐ اس پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا کرتے تھے' جب منبر تیار کیا گیا تو آپ اس پر چڑھے) اس کڑی نے آواز نکالنا شروع کیا (آپ کے فراق میں رونے کی سی آواز نکالی- یہ حَنِیْنٌ سے ماخوذ ہے)-

حَنَّ قِدْحٌ لَیْسَ مِنْھَا- یہ ایسے پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہم جنس پانسوں میں سے نہیں ہے (آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے قسم کا ہے- یہ حضرت عمرؓ نے کہا جب ولید بن عقبہ کہنے لگا' کیا میں قریش کے لوگوں میں مارا جاؤں گا- نہایہ میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں خاندان میں سے ہوں اور وہ اس میں سے نہ ہو- یا ایسی بات کا دعویٰ کرے جو اس میں نہ ہو)-

وَاَمَّا قَوْلُکَ کَیْتَ وَ کَیْتَ فَقَدْ حَنَّ قِدْحٌ لَیْسَ مِنْھَا- (یہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو لکھا) تمہارا یہ کہنا کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں تو یہ اس پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہم جنس پانسوں میں سے نہیں ہے-

لَاتَتَزَ وَّ جَنَّ حَنَّانَۃً وَّلَا مَنَّانَۃً- ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے پہلے خاوند کی طرف مائل ہو' اس کا رونا

روتی ہو (کیونکہ وہ تجھ سے محبت نہ کرے گی) اور جو بات بات پر احسان جتاتی ہو (اوچھی کم ظرف)-

وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَاتَّخِذَنَّهُ حَنَانًا - (ورقہ بن نوفل ادھر سے گزرے جہاں پر امیہ بن خلف حضرت بلالؓ کو تکلیف دے رہا تھا صرف وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے تو یہ منظر دیکھ کر ورقہ نے کہا (خدا کی قسم! اگر تم اس کو مار ڈالو گے تو میں اس کی قبر کو خدا کی رحمت اترنے کا مقام سمجھوں گا (یعنی اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبر کی طرح اس کی قبر کو متبرک سمجھوں گا' اس پر ہاتھ پھیروں گا؛ اس روایت میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ورقہ بن نوفل تو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی گزر گئے تھے' اور بلال کو تو اس وقت تکلیف دی گئی' جب وہ مسلمان ہو چکے تھے اس لئے شاید راوی نے غلطی سے کسی اور شخص کے بجائے ورقہ کا نام لے دیا)-

اِتَّخِذُتُمُ الْوَلِيْدَ حَنَانًا - (آنحضرت ﷺ بی بی ام سلمہ کے پاس گئے' وہاں ایک بچہ تھا جس کا نام ولید تھا- آپؐ نے فرمایا) تم نے یہ نام ولید محبت اور شفقت سے نہیں رکھا' اس کا نام بدل دو (دوسری روایت میں ہے کہ ولید فرعون کے ناموں میں سے ایک نام ہے- غرض آپ نے ولید نام کو پسند نہیں فرمایا)-

حَنَانَيْكَ يَا رَبِّ - پروردگار! میں تیری رحمت ایک کے بعد ایک مانگتا ہوں (متواتر تیری رحمتیں چاہتا ہوں)-

حَنَّانٌ - اللہ تعالےٰ کا ایک نام ہے- یعنی بہت رحم اور شفقت کرنے والا-

اِنَّ هٰذِهِ الْكِلَابَ الَّتِىْ لَهَا اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ مِنَ الْحِنِّ - یہ چار آنکھوں والے کتے حن میں سے ہیں (حن ایک قبیلہ ہے جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَجْنُوْنٌ مَحْنُوْنٌ - دیوانہ ہے' کبھی کبھی ہوش آتا ہے پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا' حن کالے کتے - محیط میں ہے کہ حن خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے کتے یا جن اور انس کے درمیان ایک مخلوق ہے' اور عالم الحن دوسرا عالم' جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین عالم ہیں ایک عالم الجن - دوسرے عالم الحن - اور تیسرے عالم البن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں، میں کہتا ہوں کہ ہند کے مشرک اس کو کلجگ کہتے ہیں-

اَلْكِلَابُ مِنَ الْحِنِّ فَاِذَا غَشِيَتْكُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ فَاَلْقُوْا لَهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا - کتے حن میں سے ہیں' جب کھاتے وقت وہ تمھارے آس پاس آ جائیں' تو ان کو بھی (تھوڑا کھانا) ڈال دو' کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے- ان کا بھی دل ہے-

بِهٖ حِنَّةٌ - اس کو جنون ہے (جیسے بِهٖ جِنَّةٌ دونوں کے ایک معنی ہیں)-

حُنَيْنٌ - ایک مقام کا نام ہے جو نواح طائف میں واقع ہے' اس مقام پر ۸ھ میں جنگ عظیم ہوئی تھی-

حَنُوْنٌ - مہربان-

حُنَيْنُ بْنُ اِسْحَاق - بڑا حکیم گزرا ہے-

وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَقَالَ الْحَنَّانُ هُوَ الَّذِىْ يُقْبِلُ عَلٰى مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ وَالْمَنَّانُ هُوَ الَّذِىْ يَبْدَاءُ بِالنَّوَالِ قَبْلَ السُّوَالِ - حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ "حنان" اور "منان" کے کیا معنی ہیں (جو اللہ کے نام ہیں انھوں نے کہا) حنان وہ جو اس شخص پر متوجہ ہو جو اس سے رو گردانی کرے اور منان وہ جو مانگنے سے پہلے دے (بن مانگے عطا کرے)-

رَجَعَ بِخُفَّىْ حُنَيْنٍ - یہ ایک ضرب المثل ہے عرب ہیں' حنین نامی ایک موچی تھا' اس نے موزے کی ایک جوڑی بنائی جس کو ایک گنوار مول لینے آیا' بڑی دیر تک قیمت کے بارے میں گفتگو کرتا رہا پھر چھوڑ کر چل دیا- حنین کو اس کے اس طرز عمل پر غصہ آیا اس نے کیا ترکیب کی وہ جوڑا لے کر اس گنوار کی راہ میں جدھر سے وہ اپنے گھر جانے والا تھا' ایک ایک موزہ کسی قدر فاصلے سے راستہ میں ڈال دیا اور خود کمین گاہ میں پوشیدہ ہو رہا- جب وہ گنوار وہاں پہنچا تو ایک موزہ پڑا دیکھ کر کہنے لگا یہ موزہ بالکل حنین کے موزے کے مشابہ ہے اگر اس کا جوڑ بھی ہوتا تو میں لے لیتا آگے بڑھ کر دیکھا تو دوسرا بھی پڑا

ہے جب تو وہ اونٹ سے اترا اور اس کو باندھ کر پہلا موزہ لینے گیا۔ حنین نے کیا کیا' جھٹ کمین گاہ سے نکل اونٹ پر سوار ہوا اور یہ جا وہ جا' گنوار جب لوٹ کر آیا تو اونٹ نہ دار دصرف ایک موزہ پڑا ہوا ہے۔ ناچار دونوں موزے لے کر اپنے گھر آیا' لوگوں نے پوچھا کیا لایا؟ تو کہنے لگا بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ۔ حنین کے دو موزے ملے اور کچھ نہیں۔ اس روز سے مثل مشہور ہوگئی' جب کوئی سفر سے بے نیل مرام آتا ہے تو کہتے ہیں رَجَعَ بِخُفَّيْ حُنَيْنٍ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حنین ایک سخت آدمی تھا اس نے اپنے آپ کو اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا بنایا اور عبد المطلب کے پاس دو لال موزے پہنے ہوئے آیا' ان کو چچا چچا کہہ کر بولا کہ میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں' انھوں نے کہا ارے جا بھی' میں تجھ میں ہاشم کا حلیہ نہیں پاتا' وہ آخر لوٹ کر چل دیا اور لوگوں سے کہنے لگا رَجَعَ حُنَيْنٌ بِخُفَّيْهِ اس روز سے یہ مثل مشہور ہوگئی۔

تَحَنَّنُوْا عَلٰى اَيْتَامِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمان یتیموں پر رحم کرو۔

لَايَحِنُّ اَحَدُكُمْ حَنِيْنَ الْاَمَةِ۔ تم میں سے کوئی لونڈی کی طرح رونے کی آواز نہ نکالے یا کوئی لونڈی کی طرح اپنے گھر جانے کا مشتاق نہ ہو۔

قُلُوْبُ شِيْعَتِنَا تَحِنُّ اِلَيْنَا۔ ہمارے گروہ کے لوگوں کے دل ہمارے مشتاق ہوں گے۔

حَنَّةُ۔ حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام تھا جو عمران کی بیوی تھیں۔

حَنَانَةُ۔ نجف کے پاس ایک مقام ہے۔

حِنَةٌ۔ عداوت اور دشمنی۔

لَايَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِى الظِّنَّةِ وَالْحِنَةِ۔ جس پر تہمت ہو یا جس سے دشمنی ہو اس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

حِنَةٌ۔ ایک لغت ہے اِحْنَةٌ میں بہ معنی عداوت۔

اِلَّا رَجُلٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ حِنَةٌ۔ مگر وہ شخص جو اپنے بھائی مسلمان سے دشمنی رکھتا ہو۔

مَابَيْنِىْ وَ بَيْنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ۔ مجھ میں اور عرب لوگوں میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔

لَقَدْ مَنَعَتْنِى الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِى الْحِنَاتِ۔ مجھ کو دشمنوں پر قدرت پانے سے روک دیا (یہ معاویہ کا قول ہے)

حَنْوٌ۔ موڑنا' پھیرنا۔

حُنُوٌّ۔ مہربانی' شفقت کرنا۔

حِنَايَةٌ۔ موڑنا جھکانا۔

لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهُ۔ کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ (رکوع کے لئے) نہ جھکاتا (حَنَا يَحْنُوْ یا حَنَا يَحْنِىْ سے نکلا ہے دونوں کے ایک معنی ہیں)۔

اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيُحْنَا۔ (نہایہ میں ہے وَلْيُجْنَا اگر حائے حطی سے ہے تو اس کے معنی جھکا دے اور اگر جیم سے ہے تو اس کے معنی اوندھا ہو جائے' دونوں کا مطلب قریب قریب ہے۔ اور ہم نے اس لفظ کو صحیح مسلم میں جیم سے اور کتاب الجمع للحمیدی میں حائے حطی سے پڑھا ہے' پورا ترجمہ یوں ہے کہ) جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو اپنی بانہوں کو اپنی رانوں پر بچھا دے اور پیٹھ جھکا دے۔

فَرَاَيْتُهُ يَحْنِىْ عَلَيْهَا يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔ میں نے اس یہودی کو دیکھا وہ عورت پر جھکا جاتا تھا' اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا (خطابی نے کہا يَجْنِىْ بھی مروی ہے' جیم معجمہ سے اور محفوظ يَحْنِىْ ہے حائے حطی سے حَنَا يَحْنُوْ حُنُوًّا سے)۔

لَايَحْنِىْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِىْ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ۔ میرے بعد تم پر وہی لوگ مہربانی کریں گے جو صابر ہوں گے (یہ حَنَا عَلَيْهِ يَحْنُوْا سے اور اَحْنٰى يُحْنِىْ سے نکلا ہے)۔

اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ الْحَانِيَةِ عَلٰى وَلَدِهَا كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ بدل گیا ہو (محنت کرتے کرتے' کوٹتے پیتے پکاتے) اپنی اولاد پر مہربان ہو (اولاد کی پرورش کے خیال سے ان کی محبت سے دوسرا نکاح نہ کرے) قیامت کے دن دونوں اس طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا)۔

اَحۡنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ وَاَرۡعَاهُ عَلٰى زَوۡجٍ - (قریش کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں) اولاد سے بڑی محبت کرنے والیاں اور خاوند کا بڑا خیال رکھنے والیاں-

اِيَّاکَ وَالۡحَنۡوَةَ وَالۡاِقۡعَا - نماز میں حنوۃ اور اقعا سے بچارہ (حنوۃ کہتے ہیں اس کو کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکائے اور پیٹھ کو کمان کی طرح کردے اور اقعا کتے کی نشست)-

لَوۡصَلَّيۡتُمۡ حَتّٰى تَكُوۡنُوۡا كَالۡحَنَايَا - اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمانوں کی طرح (خم) ہو جاؤ (یہ حَنِيَّةٌ یا حَنِيٌّ کی جمع ہے فعیل بہ معنی مفعول، یعنی جھکی ہوئی، مڑی ہوئی)-

فَحَنَتۡ لَهَا قَوۡسَهَا - انھوں نے اپنی کمان کو موڑا، یعنی اس میں چلہ لگایا کیونکہ چلہ لگانے سے کمان مڑتی ہے) اور: حَنَّتۡ بہ تشدید نون بھی ہو سکتا ہے، یعنی کمان میں آواز نکلی-

فَاِذَا قُبُوۡرٌ بِمَحۡنِيَةٍ - جہاں نالے کا موڑ ہے وہاں کچھ قبریں دکھائی دیں-

شُجَّتۡ بِذِیۡ شَبَمٍ مِّنۡ مَّاءِ مَحۡنِيَةٍ - (یہ کعب بن زبیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) یعنی وہ شراب نالے کے موڑ پر سرد پانی میں ملایا گیا (موڑ پر پانی اکثر صاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے)-

اِنَّ الۡعَدُوَّ يَوۡمَ حُنَيۡنٍ كَمَنُوۡا فِیۡ اَحۡنَاءِ الۡوَادِیۡ - حنین کے دن دشمن نالے کے مڑاؤ میں چھپ رہا-

مَلاَئِمَةٌ لِاَحۡنَائِهَا - اس کے موڑوں کے لئے نرم-

فَهَلۡ يَنۡتَظِرُ اَهۡلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا حَوَانِیَ الۡهَرَمِ - جوانی کی رونق والے کیا اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ بڑھاپے کی ٹیڑھا کرنے والیاں ان پر آن پڑیں (یعنی وہ پیری کے منتظر ہیں)-

اَيَنۡحَنِیۡ لَهٗ - کیا جب اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ (فرمایا نہیں) کیا اس سے گلے ملے (فرمایا نہیں) کیا اس سے ہاتھ ملائے؟ فرمایا، ہاں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کے وقت جھکنا جیسے عجمی لوگوں کا معمول ہے، خلاف سنت ہے- صرف السلام علیکم کہنا اور ہاتھ ملانا بس یہی سنت ہے- نووی نے کہا کہ گلے ملنا یا چہرے پر بوسہ دینا مکروہ ہے مگر جو سفر سے آئے اس سے گلے مل سکتا ہے اور اس کے چہرے پر بوسہ دے سکتا ہے- جیسے آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالبؓ کے ساتھ کیا تھا- نووی نے یہ بھی کہا کہ گو بعض اہل علم اور اہل صلاح نے بھی سلام کے وقت جھکنا اختیار کر لیا ہے مگر ان کا یہ فعل ہرگز قابل استناد نہیں ہے)-

اَرۡبَعٌ مِنۡ سُنَنِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ الۡعِطۡرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّسَاءُ وَالۡحِنَا - چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں، خوشبو لگانا، مسواک کرنا، عورتیں رکھنا اور مہندی لگانا (یعنی مہندی کا خضاب کرنا) محیط میں ہے:

حِنَّاءٌ - بہ تشدید نون مشہور درخت ہے اس کے پتے انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں- دور سے بہت اچھی خوشبو دیتی ہے، (یعنی مہندی) مگر بہ تخفیف نون لغت کی رو سے صحیح نہیں ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ بہ تخفیف نون بھی ایک لغت ہے اور اس حدیث میں علماء کے تین قول ہیں، ایک یہ کہ صحیح اَلۡخِتَانُ ہے راوی نے غلطی سے اس کو اَلۡحِنَا کر دیا- اور ختنہ بے شک پیغمبروں کی سنت ہے- حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے اب تک چنانچہ حضرت عیسیٰ مختون پیدا ہوئے تھے، دوسرا یہ کہ اَلۡحَيَاءُ ہے یعنی شرم، تیسرا یہ کہ اَلۡحِنَا ہے اور یہ تصحیف ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ مہندی یا تو ہاتھ پاؤں کو لگنا مراد ہوگا یا بالوں میں، ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانا تو مرد کے لئے بہتر نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو پوشیدہ ہو- رہا بالوں کا خضاب مہندی سے کرنا، تو اس کا رواج اگلی امتوں میں بالکل نہ تھا اور کسی اگلے پیغمبر سے یہ منقول نہیں ہوا کہ وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے- میں کہتا ہوں کہ تصحیف کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ دعویٰ کہ مہندی کا خضاب اس امت کے لئے خاص ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں ہے انتہی)-

اِلَّا وَضَعَ عَلَيۡهِ الۡحِنَّاءَ - آپ کے جہاں پر کوئی درد یا زخم ہوتا تو اس پر مہندی لگاتے-

وَلَا تَحَنّٰی - مستحاضہ عورت مہندی نہ لگائے (اصل میں تَتَحَنّٰی تھا، ایک تے کو تخفیف کے لئے گرا دیا- ایک روایت

میں وَلَا تُحَيِّىْ ہے یعنی تحیۃ المسجد نہ پڑھے- ایک میں وَلَا تَخْتَبِىْ ہے- ایک میں وَلَا تُجَبِّىْ ہے یعنی گوٹ مار کر یا گھٹنوں پر نہ بیٹھے)-

لَا بَصِيْرَةَ لَهٗ فِىْ اَحْنَائِهٖ- اس کو اپنی اطراف اور جوانب پر کچھ خیال نہیں ہے-

اَحْنَى النَّاسِ ضُلُوْعًا عَلَيْكَ- سب سے زیادہ تجھ پر مہربان-

بابُ الحاء مع الواو

حَوْبٌ یا حُوْبٌ یا حَابٌ یا حُوْبَةٌ یا حِيَابَةٌ- گناہ گاری-

اِحْوَابٌ- گناہ گار رہونا-

تَحْوِيْبٌ- اونٹ کو ڈانٹنا-

تَحَوُّبٌ- رنجیدہ ہونا' دردمند ہونا' ہائے ہائے کرنا' جیسے اِسْتِحْوَابٌ ہے-

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِىْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِىْ- پروردگار! میری توبہ قبول فرما' میرا گناہ بخش دے-

اِغْفِرْلَنَا حَوْبَنَا یا حُوْبَنَا- ہمارے گناہ بخش دے-

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حَوْبًا- سودخواری ستر گناہ ہے (یا ستر طرح کے گناہوں پر شامل ہے)-

تَوْبًا تَوْبًا لَا تُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا- لوٹ کر آئے لوٹ کر آئے کوئی گناہ ہم پر مت چھوڑ (سب معاف کر دے) یا توبہ توبہ کوئی گناہ ہمارا باقی مت رکھ-

اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْحَوْبَ فِىْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالصُّوْفِ- سختی اور گناہ گاری اونٹ اور بکری والوں میں ہے (یعنی قبائل کے لوگوں میں' جو جنگل میں رہتے ہیں یہ اکثر اجڈ اور سخت دل ہوتے ہیں)-

اَلَكَ حَوْبَةٌ- (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد میں جانے کی اجازت چاہی' آپؐ نے فرمایا) تیرے پاس گناہ کا سامان ہے (یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کی اگر تو نگرانی چھوڑ دے تو گناہ گار ہو- مثلاً اہل وعیال' ماں اور نانی وغیرہ) عرب لوگ کہتے ہیں-

تَحَوَّبَ مِنَ الْاِثْمِ- گناہ سے بچایا' گناہ اپنے اوپر سے اتار دیا (جیسے تَحَنَّثَ)-

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِى الْحَوْبَاتِ- اللہ سے ان محتاج عورتوں کے مقدمہ میں ڈرتے رہو (جن بے چاریوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں' وہ ہر بات میں تمھاری محتاج ہیں ان پر رحم کرو اور بے وجہ ان کو نہ ستاؤ!) یہاں حَوْبَةٌ کے معنی احتیاج کے ہیں مضاف محذوف ہے یعنی ذات الحوبات-

اِلَيْكَ اَرْفَعُ حَوْبَتِىْ- میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں-

اِنَّ طَلَاقَ اُمِّ اَيُّوْبَ لَحَوْبٌ- (ابوایوب نے اپنی بیوی ام ایوب کو طلاق دینا چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا) ام ایوب کو طلاق دینا تو ایک گناہ ہے یا ایک وحشت اور جہالت کا کام ہے (ام ایوب بڑی نیک اور پارسا عورت تھیں' وہ اپنے شوہر کو بھی نیکی کی طرف توجہ دلاتی تھیں' ایسی عورت کا چھوڑ دینا بے شک ایک بدنصیبی اور جہالت ہے)-

مَازَالَ صَفْوَانُ يَتَحَوَّبُ رِحَالَنَا مُنْذُ اللَّيْلَةِ- رات سے صفوان ہمارے کجاووں کے پاس روتا چلاتا رہا (دعا کرتا رہا)-

حَوْبَةٌ اور حَيْبَةٌ- رنج اور غم کو بھی کہتے ہیں-

حَيْبَةٌ عَلٰى خَيْبَةٍ- نامرادی پر رنج-

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ حَوْبًا حَوْبًا- لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' اپنے مالک کا شکر کرنے والے' ارے چل ارے چل (یہ اونٹ کی طرف خطاب ہے- حَوْبٌ کہہ کر نر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں' جیسے اونٹنی کو حل کہہ کر)-

فَعَرَفَ اَنَّهٗ يُرِيْدُ حَوْبَاءَ نَفْسِهٖ- تب انھوں نے پہچان لیا کہ وہ خاص اپنے دل کی جان مراد لیتے ہیں-

حَوْبَاءُ- روح-

اَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوْاَبِ- تم میں سے کون سی بی بی ہے جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟ (حواب ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان- حضرت عائشہؓ جنگ

جمل میں وہیں جا کر ٹھہری تھیں، وہاں کے کتے ان پر بھونکے تھے۔ یہ حدیث آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے۔ آپ نے پیش تر سے خبر دے دی تھی کہ ایک بی بی میری، خلیفۂ وقت سے لڑنے جائیں گی اور حواب میں جا کر ٹھہریں گی اور وہاں کے کتے ان پر بھونکیں گے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ جب مقام حواب میں پہنچیں، تو انھوں نے اسی حدیث کو یاد کر کے واپس آنا چاہا مگر تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا۔ آخر بصرہ پہنچیں اور وہاں جنگ میں مبتلا ہوئیں)۔

اَلْحَقَ اللّٰهُ بِهِمُ الْحَوْبَةَ۔ اللہ نے ان پر محتاجی ڈال دی۔

اَوَّلُ شَهَادَةٍ بِالزُّوْرِ فِی الْاِسْلَامِ شَهَادَةُ سَبْعِیْنَ رَجُلًا حِیْنَ انْتَهَوْا اِلٰی مَاءِ الْحَوْاَبِ فَنَبَحَهُمْ كِلَابُهَا۔ (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) پہلی جھوٹی گواہی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی، وہ ستر آدمیوں کی گواہی تھی، جب لوگ حواب کے چشمہ پر پہنچے تو وہاں کے کتے ان پر بھونکے، (ان کی صاحبہ یعنی حضرت عائشہؓ نے لوٹ آنے کا قصد کیا، کہنے لگیں، میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم میں سے ایک بی بی پر حواب کے کتے بھونکیں گے، وہ میرے وصی علی بن ابی طالب سے لڑنے کے لئے نکلے گی، آخر ستر آدمیوں نے ان کے سامنے گواہی دی کہ یہ چشمہ حواب کا چشمہ نہیں ہے اور یہ گواہی پہلی جھوٹی گواہی تھی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی۔ معاذ اللہ! ان جھوٹوں نے حضرت عائشہؓ کو مغالطہ دے کر لڑا دیا ورنہ آپ لوٹ آتیں اور جنگ جمل واقع نہ ہوتی، کہتے ہیں عین جنگ شروع ہوتے وقت حضرت علیؓ نے حضرت زبیرؓ کو بھی وہ حدیث یاد دلائی جو آنحضرتؐ نے ان سے فرمائی تھی کہ "ایک روز تم علیؓ سے لڑو گے" انھوں نے بھی یہ حدیث یاد کر کے میدان جنگ سے لوٹ جانا چاہا، مگر اتنی دیر میں مروان اور چند دوسرے جذباتی نوجوانوں نے جنگ شروع ہی کر دی اور مروان نے ایک تیر مارا جس سے حضرت طلحہؓ شہید ہوئے جو آنحضرتؐ کے بڑے جان نثار صحابی اور عشرۂ مبشرہ میں سے تھے۔ پھر تو دونوں طرف کے لوگ لڑ پڑے اور جو تقدیر میں لکھا تھا وہ پورا ہوا:

(غَفَرَ لَهُمُ اللّٰهُ وَ رَضِیَ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ)۔

حَوْثٌ۔ گرد گھومنا۔

مُحَاوَتَةٌ۔ پھسلانا، فریب دینا، مشورہ کرنا۔

حُوْتٌ۔ مچھلی (بعض نے کہا بڑی مچھلی کو حوت اور چھوٹی کو سمک کہیں گے)۔

بُرْجِ حُوْت۔ ایک برج ہے آسمان میں۔

صَاحِبُ الْحُوْتِ۔ حضرت یونسؑ کا لقب ہے۔ ان کو مچھلی نگل گئی تھی۔

جِئْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَسِمُ الظَّهْرَ وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ حُوَیْتِیَّةٌ۔ (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یوں ہی ہے اور مشہور روایت جَوْنِیَّةٌ ہے، یعنی کالی چادر حُوَیْتِیَّةٌ کے معنی نہیں معلوم ہوئے، ایک روایت میں حَوْتَكِیَّةٌ ہے، یہ نسبت ہے حَوْتَك کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا یا معنی یہ ہی کہ چھوٹی چادر، کیونکہ حَوْتَكِیٌّ اس شخص کو کہتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو)۔

حَوْجٌ۔ محتاج ہونا۔ جیسے اِحْتِیَاجٌ اور اِحْوَاجٌ ہے۔

تَحْوِیْجٌ۔ کج کرنا، اپنا طریقہ چھوڑ دینا۔

اِنَّهٗ كَوٰی اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ وَقَالَ لَا اَدَعُ فِیْ نَفْسِیْ حَوْجَاءَ مِنْ اَسْعَدَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہؓ کو داغ دیا اور فرمایا میں اسعد سے اپنے دل کی کوئی خواہش اٹھا نہیں رکھوگا (جہاں تک ممکن ہوگا ان کی دوا کروں گا)۔

اِنْ تَسْجُدْ بِالْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اَحْرٰی اَنْ لَّا یَكُوْنَ فِیْ نَفْسِكَ حَوْجَاءُ۔ (قتادہ نے کہا) اگر تو (سورۂ حم سجدہ میں) دوسری آیت کے اخیر (یعنی لَا یَسْاَمُوْنَ) پر سجدہ کرو تو تیرے دل میں کوئی خلش نہ رہے گی (بہ نسبت اس کے کہ پہلی آیت کے اخیر یعنی تَعْبُدُوْنَ پر سجدہ کرے، کیونکہ سجدہ کی تاخیر میں کوئی قباحت نہیں اور تقدیم جائز نہیں ہے)۔

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا دَاجَةٍ اِلَّا اَتَیْتُ۔ یا رسول اللہؐ میں نے دل کی کوئی خواہش اور آرزو باقی نہیں رکھی (تمام گناہ کئے ہیں سر سے پاؤں تک گناہوں میں مبتلا ہوں، داجہ اتباع ہے حاجہ کا، جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی پروردگار میں بھی

ایسا ہی ہوں کہ کوئی گناہ میں نے باقی نہیں چھوڑا جو نہ کیا ہو، اب تیری بخشش کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے)۔

اِنْطَلِقْ اِلٰی هٰذَا الْوَادِیْ فَلَا تَدَعْ حَاجًا وَّلَا حَطَبًا وَّلَا تَأْتِنِیْ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا - تو ایسا کر اس جنگل میں جا اور کوئی کانٹا اور سوکھی جلانے کی لکڑی مت چھوڑ (اس کو کاٹ کر لا اور بیچ) پندرہ دن تک میرے پاس مت آ (ہر روز یہی کرتا رہ - سبحان اللہ آنحضرتؐ نے اس کو ایک پیشہ پر لگا دیا اور سوال کے لئے ہاتھ پھیلانے سے روک دیا)۔

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اِقْبَالُهٗ عَلٰی حَاجَتِهٖ - آدمی کی سمجھ داری یہ ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کرلے (استنجا یا کھانے پینے کی) پھر نماز پڑھے (تاکہ نماز میں دل اور طرف نہ لگا رہے)۔

حَاجَةٌ کی جمع حَاجٌ ہے - جیسے رَاحَةٌ کی رَاحٌ اور حَاجٌ کے علاوہ حَاجَاتٌ اور حِوَجٌ اور حَوَائِجُ بھی آئی ہے - جیسے عَادَةٌ کی عَوَائِدُ؛ عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالِیْ فِیْهِ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ یَامَالِیْ فِیْهِ حُوَیْجَاءُ وَلَا لُوَیْجَاءُ - یعنی مجھ کو اس کی کوئی ضرورت یا کوئی احتیاج نہیں اور کہتے ہیں:

مَافِیْ صَدْرِیْ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ - میرے دل میں اب کوئی شک نہیں رہا - اور کہتے ہیں:

کَلَّمْتُهٗ فَمَارَدَّ حَوْجَاءَ وَلَا لَوْجَاءَ - میں نے اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اچھا برا کچھ جواب ہی نہیں دیا - جیسے کہتے ہیں:

فَمَارَدَّ بَیْضَاءَ وَلَا سَوْدَاءَ - اس کے بھی یہی معنی ہیں -

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ - جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا (فریب، دغا بازی، غیبت، اتہام، گالی گلوج) نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کیا احتیاج ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (کیونکہ کھانا پینا تو آدمی کے لئے جب وہ روزہ دار نہ ہو، مباح ہے اور یہ باتیں ہمیشہ حرام ہیں، اس نے کیا کیا کہ مباح کام کو تو چھوڑا اور حرام میں پڑ گیا، اس کی مثال ایسی ہی ہوئی جس طرح ایک شخص مینہ سے ڈر کر بھاگا اور نالے کے نیچے کھڑا ہو گیا یا بچھو سے ڈر کر اژدھے کے منہ میں گھس گیا)۔

مَنْ لَّمْ یَمْنَعْهُ مِنَ الْبَیْتِ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ - جو شخص کھلی ضرورت کے سوا کعبہ جانے سے رکا رہے (کھلی ضرورت یہ کہ خوراک اور سواری کا خرچ نہ ہو - مطلب یہ ہے کہ بلا معقول عذر مکہ جانے اور حج کرنے سے باز رہے)۔

اِنْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَةٍ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ - میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک کام کے لئے چلا، انھوں نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی پاخانہ کیا)۔

اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کے کام میں رہ گئے (آپؐ کے ساتھ نہ جا سکے، وہ کام یہ تھا کہ آپؐ کی صاحبزادی بیمار تھیں لہٰذا آپؐ حضرت عثمانؓ کو مدینہ ہی میں چھوڑ گئے ان کی تیمارداری کے لئے اور غزوہ میں ساتھ نہ لیا)۔

لَا یَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ - اعتکاف کرنے والا حاجت ہی کے لئے نکلے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ)۔

اُذِنَ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِکُنَّ - تم کو حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے (حاجت عام ہے ہر ایک ضرورت کو شامل ہے اور بعض نے اس کو پاخانہ سے خاص کیا ہے - میں کہتا ہوں اور بھی ایسی ضرورتیں ہیں کہ ان کی وجہ سے عورتوں کو گھر سے نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے - مثلاً کوئی سودا لانے والا نہ ہو اور بھوک پیاس لگے یا گھر میں آگ لگ جائے یا کوئی دشمن ایسا آ جائے جس سے بھاگنے کی ضرورت پڑے، مثلاً چور، سانپ، اژدہا وغیرہ)۔

قَامَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَاَتٰی حَاجَتَهٗ - آنحضرتؐ رات کو اٹھے اور رفع حاجت کے لئے گئے (زہری نے کہا حاجت سے پیشاب پاخانہ مراد ہے)۔

کَانَ اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَةِ - آپ جب پاخانہ کرنا چاہتے -

حَوْذٌ - گھیر لینا، محافظت کرنا، جلد چلانا -

فَمَنْ فَرَّغَ لَهَا قَلْبَهٗ وَحَاذَ عَلَیْهَا بِحُدُوْدِهَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ - جو شخص نماز کے لئے اپنے دل کو (دنیا کے خیالوں اور وسوسوں سے) خالی کرے اور نماز پر تمام شرائط اور آداب کے

ساتھ محافظت کرے، وہ مومن ہے۔

کَانَ وَاللّٰہِ اَحْوَذِیًّا - خدا کی قسم! حضرت عمرؓ بڑے دانش مند سیاسی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے)۔

اِلَّا قَدْ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ - (جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں جماعت سے نماز نہ ہو) تو شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔

اَغْبَطُ النَّاسِ الْمُؤْمِنُ الْخَفِیْفُ الْحَاذِ - سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ مسلمان ہے جو ہلکی پیٹھ رکھتا ہو (زیادہ اہل وعیال کا بوجھ نہ رکھتا ہو، فراغت قلب کے ساتھ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا ہو ؎

آں کسی کہ بخانہ نیم نانے دارد
در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نہ خادم کس بود نہ مخدوم کسے
انصاف بکن کہ چہ خوش جہانے دارد[1]

یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُغْبَطُ فِیْہِ الرَّجُلُ نحِفَّۃِ الْحَاذِ کَمَا یُغْبَطُ الْیَوْمَ اَبُوْ الْعَشَرَۃِ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا، اس آدمی پر رشک کریں گے، جس کی پیٹھ ہلکی ہوگی (جو زیادہ ذمہ داریاں اور اہل وعیال نہ رکھتا ہوگا) - جیسے ان دنوں میں اس پر رشک کرتے ہیں جو دس بچوں کا باپ ہو۔

غَمِیْرُ حَوْذَانَ - حوذان سے ڈھکا ہوا (حوذان ایک بھاجی ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں)۔

حَوْرٌ - لوٹنا، ترقی کے بعد تنزل، اینڈ ہونا (جس مال کی نکاسی نہ ہو) حیران ہونا، دھونا، سفید کرنا۔

حَوَرٌ - آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب گہری ہونا یا کالی آنکھ ہونا (اس سے حُوْرٌ ہے جو جمع ہے حَوْرَاءُ کی، یعنی کالی آنکھ والیاں)۔

اَلزُّبَیْرُ ابْنُ عَمَّتِیْ وَ حَوَارِیٌّ مِنْ اُمَّتِیْ - زبیرؓ میرے پھوپی کے بیٹے ہیں اور میرے حواری ہیں میری امت میں (حواری کے معنی خاص دوست اور مددگار، جیسے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو بھی حواری کہتے تھے) - بعض نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو حواری اس لئے کہتے تھے کہ وہ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کرتے تھے - بعض نے کہا وہ رئیس تھے ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے، بعض نے کہا اس لئے کہ وہ لوگوں کے دل سفید یعنی نورانی کیا کرتے تھے)۔

اَلْخُبْزُ الْحُوَّارٰی - سفید میدہ کی روٹی (محیط میں ہے کہ حُوَّارٰی میدہ سفید (نہایہ میں ہے جو کئی بار چھانا جائے)۔

اِلَّا کَانَ لَہٗ اَصْحَابٌ مِّنْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَ اَصْحَابٌ - حواری اور اصحاب کے ایک معنی ہیں یعنی رفیق، ساتھی اور مددگار۔

اَلنَّقِیُّ الْحُوَّارٰی - میدہ سفید۔

حَوْرَانِیَّۃٌ - ایک شہر کا نام ہے، ملک شام میں۔

حُوَارِیَّاتٌ - گوری سفید عورتیں۔

تَحَاوُرٌ اور مُحَاوَرَۃٌ - آپس میں گفت وشنید کرنا، دو یا زیادہ آدمیوں کا۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ - بہشت میں کالی آنکھ والی عورتوں کا جمگھٹا (مجمع) ہے۔

تَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ - ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں بڑھاؤ کے بعد گھٹاؤ سے (عزت میں ہو یا مال و متاع میں یا اہل وعیال میں - بعض نے کہا کام بن کر بگڑ جانے سے یا جماعت میں شریک ہو کر پھر نکل جانے سے - اصل میں - حَوْرَ بَعْدَ الْکَوْرِ کہتے ہیں عمامہ باندھ کر پھر توڑنے کو - ایک روایت میں بَعْدَ الْکَوْنِ ہے، مطلب وہی ہے -)

حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْکُمَا اِبْنَاکُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِہٖ - جب تک تمھارے بیٹے، جس کے لئے تم نے ان کو بھیجا ہے اس کا جواب لے کر آئیں (یا ناامید ہو کر آ جائیں)۔

یُوْشِکُ اَنْ یُّرَی الرَّجُلُ مِنْ شَبَحِ الْمُسْلِمِیْنَ قَرَأَ

---

[1] جو شخص گھر میں آدھا نان رکھتا ہو اور شہر کے کسی کنارے اس کی رہائش بھی ہو اور وہ کسی کا خادم ہو نہ مخدوم تو انصاف سے بتاؤ پھر اس سے بھی خوش قسمت کوئی ہو سکتا ہے؟ (م)

الْقُرْاٰنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَهٗ وَ اَبْدَاهُ لَا یَحُوْرُ فِیْکُمْ اِلَّا کَمَا یَحُوْرُ صَاحِبُ الْحِمَارِ الْمَیِّتِ - وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمانوں کے بڑے خاندان سے ایک شخص کو دیکھو گے جس نے قرآن آنحضرتؐ کی زبان پر پڑھا ہوگا' وہ اس کو دوبارہ پڑھے گا اور پڑھائے گا لیکن کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا - نہ تم کو کچھ فائدہ دے گا' جیسے مردار گدھے کا مالک' مردار گدھے سے کوئی فائدہ نہیں کما سکتا -

فَلَمْ یُحِرْ جَوَابًا - اس نے کوئی جواب نہیں دیا -

مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ حَارَ عَلَیْهِ - جو شخص دوسرے شخص کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا - دوسری روایت میں یوں ہے -

فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا - یعنی دونوں میں سے ایک کافر ہو چکا' (جس شخص کو کافر کہا' وہ اگر حقیقتاً کافر ہے' ورنہ کہنے والا - اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہئے جو ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہہ دیتے ہیں' جب تک اچھی طرح کفر اور شرک کا یقین نہ ہو' کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہنا چاہئے - اہل حدیث نے اس باب میں بڑی احتیاط کی ہے اور اہل قبلہ' یعنی روافض' خوارج' معتزلہ وغیرہم کی تکفیر نہیں کی - نووی نے کہا' یہ حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مسلمان کو کافر کہنا درست سمجھے' ایسا شخص سو کافر ہو چکا - یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر مسلمان کو کافر کہنے کا گناہ لوٹ آئے گا اور ایک عیب اس پر لگ جائے گا - مؤلف کہتا ہے جو شخص اصول اسلام کا منکر ہو مثلاً ملائکہ' جن اور شیاطین یا حشر اجساد یا معجزات انبیاء یا بہشت یا دوزخ کا یا آیات قرآنی کی ایسی تاویلیں کرے' جیسے باطنیہ لوگ کیا کرتے تھے - مثلاً شیطان سے قوت بہیمیہ مراد لے اور فرشتے سے قوت ملکیہ اور درفت سے شہوت نفس' تو ایسا شخص بالاتفاق کافر ہے اور اس کے بارے میں جو شک کرے یا اس کو اہل قبلہ میں سے قرار دے وہ بھی کافر ہے - اس پر تمام سلف کا اجماع ہے اور ہمارے زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جس کو نیچری کہتے ہیں - اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو حدیث شریف کو واجب العمل نہ سمجھے' بلکہ تمام احادیث کو نا قابل اعتبار خیال کر کے صرف قرآن شریف کو لے لے - اے اللہ! ایسے لوگوں سے بچائے رکھا - یہ دجال کے پیش خیمہ ہیں اور عنقریب دنیا میں دجال آنے والا ہے) -

لَوْ عَیَّرْتُ رَجُلًا بِالْوَضْعِ لَخَشِیْتُ اَنْ یَحُوْرَبِیْ دَاؤُهٗ - اگر میں کسی شخص کو کمینہ کہہ کر گالی دوں تو مجھ کو ڈر ہے کہ اس کی برائی خود مجھ پر ہی لوٹ آئے (میں ہی کمینہ ہو جاؤں) -

ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ - وہ سمجھا کہ قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا -

کَوٰی اَسْعَدَ عَلٰی عَاتِقِهٖ حَوْرَاءَ - آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو گول داغ لگایا' ان کے کندھے پر -

فَحَوَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْدَةٍ - آنحضرتؐ نے ایک لوہے کو پھیرا اور پھر وہیں لے آئے تو داغ دائرہ کی شکل میں گول بن گیا' اسی سے ہے محور' یعنی وہ خط جس پر کوئی چیز گھومتی ہے -

وَفِیْ رُکْبَتَیْهِ حَوْرَاءُ - (آنحضرتؐ کو جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا' میں نے جب دیکھا تھا) تو اس کے دونوں گھٹنوں پر ایک سفید داغ تھا (قاعدہ ہے کہ داغ کا مقام سفید پڑ جاتا ہے) لوگوں نے دیکھا تو وہ داغ اس کے گھٹنوں پر موجود تھا -

وَ الْکَبْشُ الْحَوَرِیُّ - اور سفید مینڈھا (جو دوسرے برس میں لگا ہو کیونکہ یہ عمدہ مال ہوتا ہے جو زکوۃ میں نہیں لیا جائے گا) -

دَعْ مُحَاوَرَةَ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ - جس شخص میں عقل نہ ہو اس سے گفتگو مت کر -

فَلَمْ یُحِرْ لِلْحُسَیْنِ - اس نے امام حسینؓ کو کوئی جواب نہیں دیا (یہ اَحَارَ سے نکلا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

کَلَّمْتُهٗ فَمَا اَحَارَ جَوَابًا - میں نے اس سے بات کی' لیکن اس نے جواب ہی نہیں دیا -

حُوَار - اونٹنی کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے' جب ماں سے جدا ہو جائے تو اس کو فَصِیْل کہیں گے -

حُوْر - ہلاکت (یہ جمع ہے حَائِرٌ کی' یا اَحْوَرُ اور حَوْرَاءُ کی) -

حَوْزٌ - جمع کرنا' ملا لینا' تیز ہانکنا یا نرم ہانکنا' آہستہ چلنا' مالک ہونا' جماع کرنا-

اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ جَمِیْعُ الْاَمَّامَةِ کَانَ یَحُوْزُ الْمُسْلِمِیْنَ - ایک مشرک جو پورا ہتھیار بند تھا مسلمانوں کو ہانک رہا تھا (ان کا پیچھا کر رہا تھا)-

اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ - گناہ دلوں کو سمیٹ لیتا ہے ان پر غالب آ جاتا ہے' ان کا مالک بن جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ شمر نے اس حدیث کو اسی طرح بہ تشدید واؤ روایت کیا ہے اور مشہور حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے' جیسے اوپر گزر چکا)-

فَتَحَوَّزَ کُلٌّ مِنْهُمْ فَصَلّٰی صَلٰوةً خَفِیْفَةً - ان میں سے ہر شخص الگ الگ ہو گیا اور ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی (ایک روایت میں فَتَجَوَّزَ ہے جیم معجمہ سے' یعنی جلدی جلدی ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی)-

فَحَوِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ - میرے بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا (ایک روایت میں فَحَرِّزْ ہے)-

وَمَا یُؤْمِنُکَ اَنْ یَّکُوْنَ بَلَاءٌ اَوْ تَحَوُّزٌ - (یہ حضرت عمرؓ نے خندق کے دن حضرت عائشہؓ سے کہا) تم کو کیا اطمینان ہے آج کوئی بلا آئے یا لوگ ایک طرف کو چل دیں)-

وَقَدِ انْحَازَ عَلٰی حَلْقَةٍ نَشِبَتْ فِیْ جِرَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ - ابو عبیدہ ایک زرہ کے چھلہ پر اوندھے ہو گئے' جو احد کے دن آنحضرتؐ کے زخم میں گھس گیا تھا (پوری طاقت سے دانتوں سے پکڑ کر اس کو باہر نکالا)-

کَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَزِیًّا - قسم خدا کی حضرت عمرؓ بڑے دانش مند پولیٹکل آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا- ایک روایت میں اَحْوَذِیًّا ہے ذال معجمہ سے)-

فَحَمٰی حَوْزَةَ الْاِسْلَامِ - انہوں نے اسلام کے ناکوں کو محفوظ کیا (یعنی حدود اور نواحی کو) عرب لوگ کہتے ہیں-

فُلَانٌ مَّانِعٌ لِحَوْزَتِه - وہ اپنی حد کا محافظ ہے یا اپنی جائداد کا-

فَمَا تَحَوَّزَلَهٗ مَنْ فِرَاشِه - (آنحضرتؐ عبداللہ بن رواحہؓ کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے) آپ ان کے بستر سے نہیں سرکے' (صدر مقام سے نہیں ہٹے کیونکہ بیمار کی عیادت میں یہی سنت ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو- اگر آپ علیحدہ جا کر بیٹھتے تو عبداللہ بن رواحہ کو اپنا بستر چھوڑ کر وہاں آنا پڑتا)-

وَ اَقْبَلَ بِصَفِیَّةَ قَدْ حَازَهَا - آپ صفیہؓ کو لے کر آئے ان کو چن لیا (مال غنیمت میں سے)-

مَا اَحْتَازُهَا دُوْنَکُمْ - آپ نے اس مال کو خاص اپنے لئے نہیں جوڑا (بلکہ تمہارے لئے ہی رکھا)-

تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثُلُثَ مِیْرَاثِ عَتِیْقِهَا وَ لَقِیْطِهَا - عورت اپنے آزاد کئے ہوئے بردے کے اور جس کو اس نے رستہ میں پڑا پا کر پال لیا ہو اس کے تہائی مال کی مستحق ہو گی (فتنی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)-

حَتّٰی تَحُوْزَهٗ اِلٰی رَحْلِکَ - یہاں تک کہ تو اس کو اپنی فرودگاہ پر لے جائے (اپنے ٹھکانے اور رہنے کے مقام پر)-

مَا حَوْزُنَا - ہمارا ٹھکانا کہاں ہے؟ (جہاں کا قصد ہے)-

اَلْاِمَامُ مِنَّا مَنْ مَّنَعَ حَوْزَتَهٗ - امام ہم لوگوں میں وہ ہے جو اپنے ملک کو محفوظ رکھے (یعنی اسلامی ملکوں کو کافروں سے بچائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے)-

حَیِّزٌ - مکان یا اس کے متعلقات اور جوانب-

اِنْحَاذَ عَنْهُ - اس سے عدل کیا-

حُوْزِیٌّ - عقلمند' سیاسی' مدبر-

حَوْسٌ - گھومنا' ڈھونڈھنا' گھس جانا (جیسے جَوْسٌ ہے)

حَوَسٌ - بہادر ہونا-

تَحَوُّسٌ - بہادری کرنا-

فَحَاسُوا الْعَدُوَّ ضَرْبًا - دشمن کو گھس گھس کر ڈھونڈ ڈھونڈ کر مارا' یا پے در پے ان پر مار لگائی (عرب لوگ کہتے ہیں-

رَجُلٌ اَحْوَسُ - بہادر آدمی-

بَلْ تَحُوْسُکَ فِتْنَۃٌ - فتنہ تجھ کو اپنے اوپر چڑھا لے گا' تجھ سے مل جائے گا (یہ حضرت عمرؓ نے ابوالعدیس سے کہا)-

رَایٰ فُلَانًا وَھُوَ یَخْطُبُ اِمْرَأَۃً تَحُوْسُ الرِّجَالَ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے رہا تھا جو مردوں میں گھومتی رہتی (اس پر بدکاری کا قوی گمان تھا)-

اَلَمْ اَرَجَارِیَۃَ اَخِیْکِ تَحُوْسُ النَّاسَ - کیا میں نے تیرے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو مردوں میں گھستی پھرتی ہے (ان کے ساتھ خلا ملا کرتی ہے- یہ حضرت عمرؓ نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے فرمایا) ایک روایت میں تَجُوْسُ النَّاسَ ہے جیم معجمہ سے' معنی وہی ہیں-

وَاِنَّہٗ یَحُوْسُ ذَرَارِیَّھُمْ - دجال ان کے بال بچوں میں گھس پڑے گا-

فَجَعَلَ فَتًی مِّنْھُمْ یَتَحَوَّسُ فِیْ کَلَامِہٖ فَقَالَ کَبِّرُوْا کَبِّرُوْا - (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس کچھ لوگ آئے) ان میں سے ایک جوان شخص بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگا (حالانکہ اس سے زیادہ بزرگ لوگ ان میں موجود تھے) عمر بن عبدالعزیز نے کہا: بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو' بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو (بزرگوں کو بات کرنے دو!)-

عَرَفْتُ فِیْہِ تَحَوُّسَ الْقَوْمِ - میں نے اس میں قوم کی بہادری اور جرأت دیکھی (ایک روایت میں تَحَوُّشٌ ہے شین معجمہ سے)-

یَتَحَوَّسُ وَیَتَمَکَّثُ حَتّٰی یَاْتِیَ ذٰلِکَ مِنْھُمَا جَمِیْعًا - مرد (جب صحبت کرے) تو عورت سے اچھی طرح اختلاط کرے اور ٹھہرا رہے (انزال کو روکے) تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی انزال ہو (ورنہ عورت کی خواہش پوری نہ ہوگی)-

حَوْشٌ - چار طرف سے آنا' جمع کرنا' ہانکنا-

تَحْوِیْشٌ - جمع کرنا-

مُحَاوَشَۃٌ - ترغیب' تحریص-

تَحَوُّشٌ - علیحدہ ہو جانا' شرم کرنا-

تَحَاوُشٌ - بیچ میں کرنا-

اِتْحِیَاشٌ - جمع ہونا' بھاگ جانا' پرواہ کرنا-

وَلَمْ یَتَتَبَّعْ حُوْشِیَّ الْکَلَامِ - وحشی اور مشکل کام کے پیچھے نہیں لگا (بعض نے کہا یہ حوش کی طرف منسوب ہے جو جنوں کا شہر ہے)- عرب لوگ کہتے ہیں-

رَجُلٌ حُوْشِیُّ الْفُؤَادِ - یہ وحشی دل کا آدمی ہے-

مَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ یَقْتُلُ بَرَّھَا وَفَاجِرَھَا وَلَا یَنْحَاشُ لِمُؤْمِنِھِمْ - جو شخص میری امت کے لوگوں کو مارنے کے لئے نکلے نہ اچھے کو چھوڑے نہ برے کو اور مومن کے مارنے سے نہ گھبرائے یا اس سے نہ بھاگے (بلاتحقیق و تفتیش مسلمانوں کا قتل شروع کر دے)-

وَاِذَا بِبَیَاضٍ یَّنْحَاشُ مِنِّیْ وَ اَنْحَاشُ مِنْہُ - یکایک ہی ایک سفیدی معلوم ہوئی' وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی میں اس سے بھاگ رہا تھا-

اِذَا عِنْدَہٗ وِلْدَانٌ فَھُوَ یَحُوْشُھُمْ وَ یُصْلِحُ بَیْنَھُمْ - اس کے پاس بچے ہیں' وہ ان کو جمع کر رہا ہے' ان کی اصلاح کر رہا ہے-

اِنَّ رَجُلَیْنِ اَصَابَا صَیْدًا اَقْتَلَہٗ اَحَدُھُمَا وَ اَحَاشَہُ الْاٰخَرُ عَلَیْہِ - دو شخصوں نے ایک شکار پکڑا' ایک نے تو اس کو قتل کیا اور دوسرے نے اس کو قاتل کی طرف بھگایا (گھیر کر اس کے پاس لایا)-

رَاٰی کَلْبًا فَقَالَ اَحِیْشُوْہُ عَلَیَّ - ایک کتا دیکھا تو کہا اس کو گھیر کر میرے پاس لاؤ!-

قَلَّ اِنْحِیَاشُہٗ - اس کا حرکت کرنا اور تصرف کرنا کم ہو گیا-

فَعَرَفْتُ فِیْہِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ - میں نے اس میں علیحدگی اور شرم دیکھی یا فطرت اور دانائی (نہایہ میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں-

اِحْتَوَشَ الْقَوْمُ عَلٰی فُلَانٍ[1] جب اس کو اپنے بیچ

[1] لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے- (م)

میں کرلیں (اور تَحَوَّشُوا یعنی علیحدہ ہوگئے ہٹ گئے)-

حَاشَ لِلّٰهِ- بہ معنی معاذ اللہ یعنی اللہ پاک ہے- اس قیاس پر حَاشَ لَکَ نہیں کہتے' بلکہ حَاشَاکَ اور حَاشَالَکَ کہتے ہیں-

کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَاشِیَةِ الْمُقَامِ- آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے (حاشیہ ہر ایک چیز کا کنارہ اسی سے ہے حاشیة الثوب اور حاشیة الکتاب اور حاشیة النّسب چچا اور ان کی اولاد)-

مَنْ تَلِنْ حَاشِیَتُهٗ یَعْرِفُ صَدِیْقُهٗ مِنْهُ الْمَوَدَّةَ- جس کا حاشیہ نرم ہوگا اس کا دوست اس کی محبت پہنچانے گا-

مُرِیْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ اَنْ یَّسْتَنْجِیْنَ بِالْمَاءِ وَیُبَالِغْنَ فَاِنَّهٗ مُطَهِّرٌ لِّلْحَوَاشِیْ وَ مُذْهِبٌ لِّلْبَوَاسِیْرِ- مسلمان عورتوں سے کہہ کہ پانی سے استنجا کریں' اور اچھی طرح کریں کیونکہ پانی مقعد کے کناروں کو صاف کر دیتا ہے' بواسیر کو دور کرتا ہے (جب مقعد کے کنارے خوب صاف نہیں کیے جاتے تو مادہ کی عفونت کی وجہ سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے)-

خُذْ مِنْ حَوَاشِیْ اَمْوَالِهِمْ- زکوٰۃ میں چھوٹے جانور لے (جیسے ابن مخاض اور ابن لبون)-

اِنَّ اللّٰهَ لَیُرِیْدُ عَذَابَ اَهْلِ الْاَرْضِ لَا یُحَاشِیْ مِنْهُمْ اَحَدًا- اللہ تعالیٰ زمین والوں کو عذاب دینا چاہتا ہے' ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا-

مُحَاشَاةٌ- مستثنیٰ کرنا' نکال ڈالنا-

حَوْصٌ- سینا' گرد پھرنا' تنگی کرنا' تنگ ہونا-

ثُمَّ قَالَ حُصْهُ- پھر (درزی سے) کہا اس کو سی دے-

کُلَّمَا حِیْصَتْ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّکَتْ مِنْ اٰخَرَ- جب ایک طرف سے سیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتا ہے-

حَوْصَاءَ- ایک مقام کا نام ہے وادی القریٰ اور تبوک کے درمیان- آنحضرتؐ تبوک کو جاتے وقت وہاں ٹھہرے تھے' ابن اسحاق نے کہا یہ ضاد معجمہ سے ہے-

عَیْنٌ حَوْصَاءُ- تنگ آنکھ-

حَوْصٌ- آنکھ کی تنگی-

حَوْصَلَةٌ- پرندے کا معدہ (پوٹا) پیٹ کے نیچے کا حصہ مثانہ تک-

یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ- وہ کبوتر کے پوٹوں کی طرح (کالا) خضاب کریں گے (اس حدیث سے بعض نے کالا خضاب مکروہ رکھا ہے)-

حَوْضٌ- حوض بنانا' جمع کرنا-

تَحْوِیْضٌ- گرد گھومنا-

اِسْتِحْوَاضٌ- جمع ہونا' حوض بنانا-

لَمَّا ظَهَرَلَهَا مَاءُ زَمْزَمَ جَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ- حضرت ہاجرہ کے سامنے جب زمزم کا پانی نمودار ہوا تو وہ اس کا حوض بنانے لگیں (اس خیال سے کہ کہیں پانی بہہ کر ختم نہ ہو جائے) ایک روایت میں تُحَوِّطُهٗ ہے یعنی اس کے گرد مینڈ اٹھانے لگیں-

فَتَحْفِنُ- چلو بھر بھر کر لینے لگیں (ایک میں فَتَحْفِرُ ہے یعنی گڑھا کھودنے لگیں)-

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا- قیامت کے دن ہر پیغمبر (اور اس کی امت کے لئے) ایک حوض ہوگا-

مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ- قیامت کے دن میرا یہ منبر حوض کوثر پر رکھ دیا جائے گا (یا حوض پر ایک منبر رکھا جائے گا میں اس پر بیٹھوں گا)-

حَوْضِیْ مَسِیْرَةُ شَهْرٍ- میرا حوض قیامت کے دن ایک مہینے کی راہ تک ہوگا-

اِنْ لَّمْ تَجِدْ مَوْضِعًا فَلَا تُجَاوِزِ الْحِیَاضَ عِنْدَ وَادِیْ مُحَسِّرٍ- اگر کہیں جگہ نہ ملے تو وادی محسر کے حوضوں سے آگے مت بڑھ-

اَنَا ابْنُ ذِی الْحَوْضَیْنِ- (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں دو حوض والوں کا بیٹا ہوں (یعنی عبدالمطلب اور ہاشم کا' دونوں قحط کے زمانہ میں غریبوں کے لئے کھانے کا حوض بنایا کرتے تھے)-

حَوْضُ الْحِمَارِ - (گالی ہے) یعنی بودا نامرد!-
حَوْطٌ - حفاظت کرنا' بچانا' خاطر داری کرنا-
حَاطَ - اترا-
حُطْ حُطْ - خیال رکھ' حفاظت کر-
تَحْوِيْطٌ - دیوار بنانا گرداگرد-
اِحَاطَةٌ - گھیر لینا-
اُحِيْطَ بِه - ہلاک ہوا-
مَا اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّکَ يَعْنِیْ اَبَا طَالِبٍ فَاِنَّهٗ کَانَ يَحُوْطُکَ وَ يَغْضَبُ لَکَ - آپ اپنے چچا ابو طالب کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے (کافروں کی ایذا سے آپ کو بچاتے تھے) آپ کی وجہ سے غصہ کرتے (بلکہ لڑنے کے لئے مستعد ہوتے - چنانچہ اپنے قصیدہ میں کفار قریش کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ''تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم محمد کو یونہی حوالے کر دیں گے' ابھی تو ہم نے ان کے لئے تیر اور برچھے نہیں چلائے-'')
وَتُحِيْطُ دَعْوَتُهٗ مِنْ وَّ رَائِهِمْ - اس کی دعا سب طرف سے ان کو گھیر لے گی-
حَاطَهٗ اور اَحَاطَ بِه - اس کو گھیر لیا-
اَحَطْتُ بِه عِلْمًا - میں اس کو خوب جانتا ہوں-
وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا - اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے (یعنی ہر چیز کو خوب بہ طور کمال جانتا ہے)-
فَاِذَا هُوَ فِی الْحَائِطِ وَ عَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ - دیکھا تو آپ ایک باغ میں ہیں ایک کمل اوڑھے ہوئے-
حَائِط - اس باغ کو کہتے ہیں جس کے گرد حصار کی دیوار ہو - اس کی جمع حَوَائِطُ ہے-
عَلٰی اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ - دن کو باغ والے اپنے باغوں کی خود حفاظت کریں (ان کو جانوروں سے بچائیں' جانوروں والے ذمہ دار نہ ہوں گے - البتہ رات کو جانوروالوں پر لازم ہے کہ اپنے جانوروں کو روک کر رکھیں کسی کے باغ یا کھیت میں نہ جانے دیں' ورنہ نقصان کا بدلہ دینا ہو گا)-
يَحُوْطُهُمْ بِنَصِيْحَةٍ - خلوص کے ساتھ ان کی نگہبانی کرے-
وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِیْ - میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا-
خُذْ بِالْحَائِطَةِ لِدِيْنِکَ - اپنے دین کے کاموں میں احتیاط پر عمل کر (مثلاً ایک کام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے تو اس کا نہ کرنا یہی احتیاط ہے مثلاً مس ذکر سے وضو ٹوٹنے میں اختلاف ہے تو دوبارہ وضو کر لینا یہی احتیاط ہے)-
اَنَا اَحُوْطُ حَوْلَهٗ - میں تو اس کے گرد پھر رہا ہوں (یعنی اسی فکر میں ہوں)-
وَاجْعَلْنِیْ فِیْ حِيَاطَتِکَ - مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھ-
حِيَاطَةُ الْاِسْلَامِ - اسلام کی حفاظت-
کُنْتُ اَحُوْطُهُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ - میں آنحضرتؐ کے لئے ان کی حفاظت کرتا تھا-
هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ حِيْطَةً مِّنْ وَّرَآئِه - آدمی کے کہنے والے اس کو سب لوگوں سے زیادہ ہر طرف سے بچانے والے ہیں-
وَهُوَ يَعْمَلُ فِیْ حَائِطٍ لَهٗ - امام عبداللہ اپنے ایک باغ میں کام کر رہے تھے-
حَائِطٌ - اصل میں حَاوِطٌ تھا واو یاء ہو گئی اور یاء کو ہمزہ سے بدل دیا - اس کی جمع حِيْطَانٌ بھی آئی ہے-
اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ - گوٹ مار کر بیٹھنا (جیسے عرب کے لوگ بیٹھا کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر حلقہ کر لیتے ہیں' یا ایک کپڑے سے دونوں پنڈلیاں کمر پر سے لے جا کر باندھ لیتے ہیں) عربوں کی دیواریں ہیں (جس طرح دیوار سے ٹیک لگا کر آدمی بیٹھتے ہیں تقریباً اسی طرح اس میں بھی ٹیک ہو جاتی ہے' گویا زمین کی کرسی ہے)-
کَانَ لِفَاطِمَةَ سَبْعُ حَوَائِطَ - حضرت فاطمہؓ کے سات باغ تھے-
بَحْر مُحِيْط - بحر اوقیانوس-

حَوْق - کنارے پر ڈال دینا' خبر گیری کرنا' حاجت پوری کرنا-

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ مَوْتٌ طَاعُوْن يَحُوْفُ الْقُلُوْبَ - ان پر طاعون کی ایسی موت ڈالی جائے گی جو دلوں کو ہلا دے گی' (خوف کی وجہ سے بھاگنے لگیں گے) یہ حافہ سے نکلا ہے' بہ معنی جانب اور کنارہ - اس کی جمع حَافَّاتٌ بہ تشدید فا اور حَافٌ آتی ہے - بعض نے يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ باب تفصیل سے روایت کیا ہے - معنی وہی ہیں - محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے -

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ طَاغُوْتٌ يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ - یعنی ان پر ایک شیطان مسلط کیا جائے گا' جو دلوں کو ہلا دے گا -

حَوَّفَ الْقُلُوْبَ وَ خَوَّفَهَا - دلوں کو ہلا دیا اور ڈرا دیا -

لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ نَزَلَ النَّاسُ حَافَةَ الْاِسْلَامِ - جب حضرت عمرؓ قتل کئے گئے تو لوگ اسلام کے کنارے پر جا اترے (یعنی مسلمانوں پر ہر چہار طرف سے مصیبتیں آنا شروع ہوئیں' حضرت عمرؓ کی ذات کیا تھی گویا مسلمانوں کا بچاؤ تھی) -

كَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْد وَ عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ فِي الْبَحْرِ فَجَلَسَ عَمْرٌو عَلٰى مِيْحَافِ السَّفِيْنَةِ فَدَفَعَهٗ عُمَارَةُ - عمارہ بن ولید اور عمرو بن العاص دونوں سمندر میں سوار ہوئے' عمرو کشتی کے کنارے پر بیٹھے تھے' عمارہ نے کیا کیا' ان کو دھکیل دیا - (ایک روایت میں مِنْجَافِ ہے) -

تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيَّ حَوْفٌ - جب آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا' اس وقت میں حوف پہنے تھی (حوف وہ کپڑا جس میں آستینیں نہیں ہوتیں چھوٹی بچیاں اس کو پہنتی ہیں - بعض نے کہا چمڑے کے تسموں کو ملا کر لڑکی کو کپڑوں کے اوپر پہناتے ہیں' اسی کا نام حوف ہے محیط میں ہے کہ چمڑے کے چار چار انگل کے تسمہ بنا کر اس بچی کو پہناتے ہیں جو جوان نہ ہوئی ہو' اس کو خوف کہتے ہیں - مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ میں نکاح کے وقت بہت کم سن تھی) -

حَافَّتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ - اس حوض کے دونوں کناروں پر موتی کے قبے ہیں -

فَيَنْبُتُوْنَ فِيْ حَافَّتَيْهِ - وہ اس کے دونوں کناروں پر اگیں گے (نشوونما پائیں گے) -

عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ - عورتو! تم راستہ کے کنارے کنارے چلنا لازم کرلو! (تاکہ مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو) -

حَوْقٌ - جھاڑنا' ملنا' چکنا کرنا -

حَاقَ بِهٖ - اس کو گھیر لیا -

تَحْوِيْقٌ - تنگ کرنا' ٹیڑھا کرنا' کاٹ دینا -

حُوَاقَةٌ - کوڑا کچرا -

سَتَجِدُوْنَ اَقْوَامًا مَحُوْقَةٌ رُؤُسُهُمْ - (ابوبکر صدیقؓ نے جب مجاہدین کو شام کی طرف روانہ کیا تو کہا) تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے سر بیچ میں سے منڈے ہوں گے (یعنی گول گردے کی طرح چار طرف بال بیچ میں سے صاف چکنے) -

حَوْلٌ - گھومنا' گزرنا' پورا ہونا' بدل جانا' ٹیڑھا ہونا - ہوشیاری' قوت' قدرت' گرداگرد' سال' بچاؤ' حیلہ -

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ - (یہاں حَوْلَ کے معنی حرکت کے ہیں) یعنی حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے (بعض نے کہا یہ حِيْلَةٌ سے ہے یعنی برائی دفع کرنے کا حیلہ اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے - مؤلف کہتا ہے اس کلمہ کی شرح خود حدیث میں موجود ہے - یعنی گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا' اللہ ہی کی توفیق سے ہے) -

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَ بِكَ اَحُوْلُ - یا اللہ! تیری ہی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن کو) دفع کرتا ہوں (یا حرکت کرتا ہوں یا حیلہ کرتا ہوں) -

بِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُحَاوِلُ - اس کے بھی یہی معنی ہیں -

وَنَسْتَحِيْلُ الْجَهَامَ - اور ہم ابر کی حرکت کو دیکھتے رہتے ہیں (ایک روایت میں نَسْتَجِيْلُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) -

فَحَالُوْا اِلَی الْحِصْنِ - وہ قلعہ میں جا کر ٹھہرے (یعنی بھاگ کر اور اپنی جگہ چھوڑ کر) ایک روایت میں فَجَالُوْا ہے جَوْلَانٌ سے-

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوۃِ اَحَالَ الشَّیْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ - جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا اپنے مقام سے سرک جاتا ہے (یا بھاگنے کی تیاری کرتا ہے)-

مَنْ اَحَالَ دَخَلَ الْجَنَّۃَ - جو شخص اپنا دین بدل دے (یعنی کفر کو چھوڑ کر اسلام اختیار کر لے) وہ بہشت میں جائے گا-

فَاحْتَا لَتْهُمُ الشَّیٰطِیْنُ - شیطانوں نے ان کا حال بدل ڈالا-

فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا - پھر وہ ڈول بدل کر چرسہ (بڑا ڈول) ہوگیا-

اُحِیْلَتِ الصَّلٰوۃُ ثَلٰثَ اَحْوَالٍ - نماز میں تین بار تبدیلیاں ہوئیں-

رَاَیْتُ خَذْقَ الْفِیْلِ اَخْضَرَ مُحِیْلًا - میں نے ہاتھی کا لینڈ سبز رنگ بدلتا ہوا دیکھا-

نَهٰی اَنْ یُّسْتَنْجٰی بِعَظْمٍ حَائِلٍ - آنحضرتؐ نے گلی ہوئی (بوسیدہ) ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا-

حَائِلٌ - کے معنی متغیر اور مُحِیْلٌ جن پر ایک سال گزر چکا ہو حَوْلٌ سے ماخوذ ہے، بہ معنی سال-

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ مُلْقِحٍ وَّ مُحِیْلٍ - تیری پناہ ہر حاملہ کرنے والے اور ہر بانجھ سے-

مُحِیْلٌ - اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہوا - عرب لوگ کہتے ہیں-

اَحَالَتِ النَّاقَۃُ - یعنی اونٹنی خالی ہے (اس کو حمل نہیں ہے)-

اَحَالَ الرَّجُلُ اِبِلَهٗ - اس نے اپنے اونٹوں کو خالی رکھا (گابھن نہیں کرایا)-

وَالشَّاءُ عَاذِبٌ حِیَالٌ - بکریاں گابھن نہ تھیں (ان کو حمل نہ تھا)-

حَائِلٌ - وہ عورت جس کو حمل نہ ہو-

حَابِلٌ - وہ عورت جس کو حمل ہو-

اِنَّ جِبْرِیْلَؑ اَخَذَ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدْخَلَ فَافِرْعَوْنَ - حضرت جبرئیلؑ نے کیا کیا (جب فرعون غرق ہوا) سمندر کی کیچڑ (نرم نرم مٹی جو تہہ میں ہوتی ہے، بعض نے کہا کالی کالی کیچڑ) اس کے منہ میں گھسیڑ دی (اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس وقت آہ وزاری کرے اور پروردگار کو اس پر رحم آ جائے) سبحان اللہ ہمارا مالک جب اس قدر رحم فرمانے والا ہے کہ فرعون جیسے کافر، گردن کش اور مغرور پر، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا، اس کے رحم وکرم کی توقع ہوتی ہے، تو ہم گنہگار اس کے رحم وکرم سے کیونکر محروم رہیں گے)-

حَالُهُ الْمِسْکُ - حوض کوثر کی کیچڑ مشک ہے-

اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا - یا اللہ ہمارے اردگرد جنگلوں اور کھیتوں میں) پانی برسا، ہم پر نہ برسا-

تُلْقِیْ حَوَالَیْنَا - ہمارے اردگرد برسا-

حَوَالَیْهِ - حَوَالَهٗ - حَوْلَیْهِ - حَوْلَهٗ - سب کے معنی گردا گرد، آس پاس - جوہری نے کہا:

حَوَالِیْهِ - بہ کسرۂ لام درست نہیں ہے-

اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنْ اَهْلِ الْکُوْفَۃِ نَزَلُوْا فِیْ مِثْلِ حُوَلَاءِ النَّاقَۃِ مِنْ ثِمَارٍ مُّتَهَدِّلَۃٍ وَّ اَنْهَارٍ مُّتَفَجِّرَۃٍ - یہ ہمارے بھائی کوفہ والے ایسے ملک میں اترے ہیں جو اونٹنی کی حولاء کے مانند ہے، میوے لٹکے ہوئے، نہریں بہتی ہوئیں (''حولاء''، وہ جھلی جس کے اندر زرد پانی ہوتا ہے او پر سرخ اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں، وہ پیدائش کے وقت اونٹنی کے پیٹ سے بچہ کے ساتھ نکلتی ہے)-

قَلِّبَانِیْ فَاِنَّکُمَا لَتُقَلِّبَانِ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُّقِیَ کَیَّۃَ النَّارِ - (معاویہؓ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا) میری کروٹ بدلو! تم ایسے شخص کو پلٹاؤ گی جو بڑا عاقل زمانہ ساز ہے، اگر وہ آگ کے داغ سے بچایا گیا (یعنی اگر دوزخ کے عذاب سے نجات ملی، تب تو میں بڑا ہنر مند، عاقل اور زمانہ ساز آدمی ہوں اور اگر عذاب میں پڑ گیا تو پھر میری عقلمندی اور زمانہ

سازی سب بے کار ہے)- ایک روایت میں حُوَّلِیًّا قُلَّبِیًّا آیا ہے معنی وہی ہیں-

وَکَانَ حُوَّلًا قُلَّبًا - وہ بڑا چتر ازمانہ ساز (زمانہ کے ساتھ نبھا کرنے والا) تھا-

فَجَعَلُوْا یَضْحَکُوْنَ وَ یُحِیْلُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ - ان کافروں نے (جب اوجھڑی آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی) ہنسنا اور ایک نے دوسرے پر جھکنا شروع کیا-

فِی الْاَرْضِ الْمُسْتَحِیْلَةِ - ٹیڑھی اور ترچھی زمین میں-

اِنَّ السُّیُوْلَ تَحُوْلُ مِنِّیْ - میرے اور مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہو جاتے ہیں (یعنی جب برسات ہوتی ہے تو میرے اور مسجد کے درمیان پانی کے نالے چلتے ہیں ان کی وجہ سے میں مسجد تک نہیں جا سکتا)-

اَلَّذِیْ حَالَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ - ہمارے اور آسمان کی خبر میں جو چیز حائل ہوئی-

وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیٰطِیْنِ وَ بَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ - شیطانوں اور آسمان کی خبروں میں روک ہوگئی ہے-

صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِھِمَا - دو نمازیں ہیں جو اپنے وقت معمول (افضل وقت) سے سرکائی جاتی ہیں-

یُحَوِّلُ الْمَاءَ - پانی کو ہٹا رہا تھا (یعنی کنویں سے نکال رہا تھا)-

کَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقَامَ لَهٗ - آپ کے آس پاس جو رئیس اور سردار لوگ تھے وہ سب آپ کے مطیع ہو گئے تھے (ایک غسان کا رئیس مطیع نہیں ہوا تھا)-

حَوَّلَ رِدَاءَهٗ - آپ نے استسقاء کی نماز میں چادر کو الٹا (اس طرح سے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا بایاں کنارہ نیچے کا تھاما اور بائیں ہاتھ میں چادر کا داہنا کنارہ نیچے کا اور پیٹھ کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پلٹا تو جو کنارہ داہنے ہاتھ میں تھا وہ داہنے کندھے پر آ گیا اور جو بائیں ہاتھ میں تھا وہ بائیں کندھے پر آ گیا اور چادر کا داہنا کنارہ بایاں اور بایاں داہنا' اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہو گیا- اس طرح سے چادر کو الٹنے سے دراصل یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حق تعالیٰ موسم کو بھی اسی طرح پلٹ سکتا ہے اور تعجب ہے حنفیہ پر کہ صحیح حدیث وارد ہونے کے باوجود انہوں نے چادر کا الٹنا استسقاء میں مستحب نہیں رکھا اور اندازہ اور قیاس سے ایک وجہ بیان کر دی' ایسی اٹکل پچو باتیں دین میں کیا کام آ سکتی ہیں)-

یُحَوِّلُ اللّٰہُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ - اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر کر دے (یعنی گدھے کی طرح اس کو نادان بنا دے) خطابی نے کہا اگر اس امت میں مسخ ہو سکتا ہے' تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول رہ سکتی ہے)-

یَرْفَعُوْنَ رُؤُسَھُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِیْ صُوْرَتِهٖ - جب مومن اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ پھر اپنی (اگلی) صورت میں پلٹ گیا ہے (یعنی جس صورت میں پہلے انہوں نے اس کو دیکھا تھا' اہل حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے' جیسی اس کی ذات مقدس کے لائق ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے اور قیامت میں ایک صورت میں ظاہر ہو گا پھر دوسری صورت میں جیسے اس صحیح حدیث سے ثابت ہے اور متکلمین خواہ مخواہ ایسی حدیثوں کی تاویل کے درپے ہو گئے ہیں اور جہمیہ نے تو اس قسم کی حدیثوں کا انکار ہی کر دیا ہے- ان کا پیشوا جہم بن صفوان تو قرآن شریف میں بھی تصرف کرنا اور استوا کی آیتیں قرآن سے مٹا ڈالنا چاہتا تھا- خذلہم اللہ تعالیٰ)-

حَوَّلْتُ رَحْلِیَ اللَّیْلَةَ - میں نے اپنی بیوی سے گذشتہ رات میں دوسری طرف سے جماع کیا (یعنی دبر میں دخول کیا یا پشت کی طرف سے فرج میں)-

اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَیْلِ الشَّدِیْدِ - یا اللہ! بڑی طاقت والے-

اَوَقَدْ فَعَلُوْھَا حَوِّلُوْا مَقْعَدِیْ اِلَی الْقِبْلَةِ - (لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بیان کیا کہ بعض لوگ قبلہ کی طرف شرم گاہ کرنا (پیشاب یا پاخانہ میں) برا سمجھتے ہیں- آپ نے فرمایا) سچ! کیا انہوں نے ایسا کیا؟ اچھا میری چوکی قبلہ کی طرف

کر دو (معلوم ہوا کہ یہ کراہت صحرا اور میدان میں ہے جہاں پاخانہ کا کوئی مقام بنا ہوا نہ ہو لیکن شہر اور بستی میں یا اس بیت الخلاء میں جو بنا ہوا ہو' قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں کوئی قباحت نہیں)-

وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِکَ - یا اللہ! تیری پناہ تیری تندرستی پلٹ جانے سے (یعنی جو تندرستی اور سلامتی تو نے ہم کو عطا فرما دی ہے' اس میں کمی اور انحطاط سے ہم پناہ چاہتے ہیں)-

حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ - تو آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں حائل ہے یا تو نے دلوں کے گرد حرکت کی' ان کو گھیر لیا-

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ' بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حَوْل کے معنی حرکت کے یا قدرت کے دونوں ہو سکتے ہیں اور صدوق نے کتاب التوحید میں روایت کیا ہے کہ حول کے معنی یہاں تحویل اور انتقال کے ہیں-

حَاوَلْتُ الشَّيْءَ - میں نے اس کا قصد کیا-

حَوَالَةٌ اور اِحَالَةٌ - قرضہ دوسرے پر اتار دینا (اب مدیون کو محیل اور رب الدین کو محتال اور محتال لہ اور جس پر اتارا اس کو محتال علیہ کہیں گے)-

رَجُلٌ مُحْتَالٌ - حیلہ باز آدمی ہے-

فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا - ہم میں سے کوئی حیلہ کرتا (کوشش اور سعی کرتا)-

اِسْتَحَالَ - محال ہو گیا ناممکن ہو گیا-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ[1] (یہ اس وقت کہنا چاہئے جب آدمی پر کوئی مصیبت آئے اور نعمت کے وقت اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ)-[2]

وَيَصُدُّنِىْ عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْکَ - میں جو تیرے پاس کرنے کا قصد کرتا ہوں اس سے مجھ کو روکتا ہے-

مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَکَ - (یا اللہ!) مومن کا مرتبہ تیرے پاس کیا ہے؟

لَمْ يَسْبِقْ لَهٗ حَالٌ - پروردگار کی جو صفات ذاتیہ ہیں جیسے سمع' بصر' علم' قدرت' حیواۃ وغیرہ) ان میں کوئی ایک دوسرے سے پہلے نہیں ہیں (بلکہ سب اس کی ذات کی طرح قدیم اور ازلی ہیں)-

تَحْوِيْلٌ - محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ ایک سند چھوڑ کر دوسری سند بیان کرنا - اس کا اشارہ ح ہے-

حَوْلَقَةٌ - لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا - جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا حَمْدَلَةٌ الحمد للہ کہنا - عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا - لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے گناہ سے بغیر اس کے بچائے بچ نہیں سکتے' اور اس کی عبادت اس کی مدد کے بغیر نہیں کر سکتے-

حَوْمٌ - گرد گھومنا' ہمیشہ ایک چیز پر جمے رہنا' پیاسا ہونا' قصد کرنا' منڈلانا-

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ بَهَائِمَنَا الْحَائِمَةَ - اے اللہ! ہمارے چوپایوں پر جو پیاسے ہو کر پانی کے لئے گھوم رہے ہیں' رحم کر!

مَاوَلِىَ اَحَدٌ اِلَّا حَامَ عَلٰى قَرَابَتِهٖ - جہاں کسی کو حکومت ملی' اس نے اپنے رشتہ داروں پر عنایت شروع کی (اکثر حاکم اور والی ایسا ہی کیا کرتے ہیں لیکن شاذ و نادر بعض ایسے بھی گزرے ہیں جنہوں نے انصاف کیا اور اپنے رشتہ داروں کی کوئی حمایت نہیں کی اور ایسے تو بہت ہی کم ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے رشتہ داروں کو مطلق کوئی خدمت نہیں دی' جیسے حضرت عمر فاروقؓ)-

كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحَوْمَانَةِ - گویا وہ سخت زمین میں پہاڑ ہیں-

كَانَ عُمَرُ بْنُ اَبِىْ رَبِيْعَةَ يَحُوْمُ وَلَا يَرِدُ - عمر بن ابی ربیعہ (شاعر) منڈلاتا تھا لیکن پانی پیتا نہ تھا (مطلب یہ ہے کہ شعروں میں رندی اور فسق و فجور کی باتیں کرتا مگر ان کاموں کو نہ کرتا اور از یں قبیل حافظ شیرازی کا کلام بھی ہے'

---

[1] ہر حالت میں خدا کا شکر ہے-(م)

[2] تمام تعریفیں اس اللہ کریم کے لئے ہیں جس کی نعمت (توفیق) سے تمام نیکیاں انجام پاتی ہیں-(م)

ظاہر میں رندانہ مگر خود حافظ صاحب کو کہتے ہیں کہ وہ بڑے متقی، پرہیزگار اور درویش تارک الدنیا تھے- واللہ اعلم)-

حَوَایَةٌ یَاحَیٌّ -جمع کرنا، مالک ہونا، مشتمل ہونا-

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهٗ حِوَاءً - یہ میرا بچہ جس کے لئے میرا پیٹ ظرف تھا (وہ اس میں رہتا تھا)-

فَوَأَلْنَا اِلٰی حِوَاءٍ ضَخْمٍ - ہم نے کچھ جھنڈ مکانوں میں پناہ لی جو پانی پر بنے ہوئے تھے- گنجان تھے-

حِوَاءٌ - وہ گھر جو پانی پر بنے ہوں، ایک دوسرے سے ملے ہوئے- اس کی جمع اَحْوِیَةٌ ہے-

وَیُطْلَبُ فِی الْحِوَاءِ الْعَظِیْمِ الْکَاتِبُ فَمَا یُوْجَدُ - بڑے گاؤں میں کوئی لکھنے والا ڈھونڈیں گے تو نہیں ملے گا-

کَانَ یُحَوِّیْ وَرَاءَهٗ بِعَبَاءَةٍ اَوْ کِسَاءٍ ثُمَّ یُرْدِفُهَا - آپ حضرت صفیہؓ کے لئے (اونٹ پر) کمبل کا ایک گدا بناتے پھر ان کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے (نہایہ میں ہے کہ تَحْوِیَةٌ اس کو کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کے گرداگرد ایک کمبل کا دائرہ بنائیں پھر اس پر سوار ہو جائیں (دائرہ بنانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اس کا کوہان چبھے نہیں، پیٹھ برابر سطح ہو جائے) اس کا اسم حَوِیَّةٌ ہے اور جمع حَوَایَا ہے-

رَأَیْتُ الْحَوَایَا عَلَیْهَا الْمَنَایَا فَوَاضِحُ یَثْرِبَ تَحْمِلُ الْمَوْتَ النَّاقِعَ - میں نے اونٹوں کے اوپر گول گدھے دیکھے، ان پر موتیں ہیں (یعنی مرنے والے اور مارنے والے لوگ سوار ہیں) مدینہ کے پانی کھینچنے والے اونٹ بڑی موت لادے ہوئے ہیں)-

وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی - وہ ایک بچہ جنی جو سرخ سیاہ تھا-

خَیْرُ الْخَیْلِ الْحُوُّ - بہتر گھوڑے کمیت سیاہ رنگ ہیں- (یعنی تیلیا کمیت، جن کی سرخی پر سیاہی ہوتی ہے)-

حُوّ - جمع ہے اَحْوٰی کی-

اَیْنَ مَا تَحَاوَتْ عَلَیْکَ الْفُضُوْلُ - (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کر دوں پھر تو اور کوئی خرچ مجھ پر لازم نہیں ہے- آپ نے فرمایا) جو مال تیرے پاس ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے، وہ کہاں جائے گا؟ (یعنی اس کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر، غریبوں کے ساتھ سلوک کر- یہ حکم استحبابا ہے) ایک روایت میں تَحَاوَأَتْ ہے ہمزہ سے یہ شاذ لغت ہے-

حَتّٰی حَکَمَ وَحَاءَ - (میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں) یہاں تک کہ حکم اور حاء کی بھی میں شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو بڑے شریر مشہور تھے)-

حَوَایَا - آنتیں-

تَحَوّٰی - لپٹ گیا-

حَائِرٌ - وہ پانی جس کے بہنے کا راستہ نہ ہو-

حَوَّاءُ - حضرت آدمؑ کی بیوی کا نام تھا- (مجمع البحرین میں ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں، پھر انہیں کے قریب دفن کی گئیں- یہ جو مشہور ہے کہ جدہ میں حضرت حواؑ کی قبر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے)-

حَوٌّ - ظاہر-

لَوٌّ - مخفی- (عرب لوگ کہتے ہیں-

فُلَانٌ لَا یَعْرِفُ الْحَوَّ مِنَ اللَّوِّ - فلاں شخص ظاہر بات کو مخفی بات سے تمیز نہیں کرتا-)

حُوَّةُ الْوَادِیْ - وادی کا کنارہ-

حَوِیٌّ - چھوٹا حوض- (محیط میں ہے کہ حَوَّاءَ اَحْوٰی کا مونث ہے اور حُوَّاءَ ایک بھاجی ہے جس کی بیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے، اس کا رنگ بھیڑیے کا سا ہوتا ہے- میدانی نے کہا، عرب لوگ حَوَّ کو بہ معنی نَعَمْ اور لَوَّ کو بہ معنی لَا استعمال کرتے ہیں)-

حَیَّةٌ - سانپ (کیونکہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے، یا اس لئے کہ وہ مدت تک زندہ رہتا ہے)-

تَحْوِیَةٌ - قبضہ کرنا-

تَحَوِّیْ - منقبض ہونا، گول ہونا-

حَاوِیْ - گھیرنے والا - ایک مشہور طب کی کتاب کا نام

ہے جو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے۔

بابُ الحاء مع الیاء

حِیْبَۃٌ یاحَوْبَۃٌ - رنج اور غم' ذلت اور محتاجی حال۔

لَمَّا مَاتَ اَبُوْلَھَبٍ اُرِیَہٗ بَعْضُ اَھْلِہٖ بِشَرِّ حِیْبَۃٍ - جب ابولہب مرگیا' تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اس کو خواب میں دیکھا برے حال میں (ایک روایت میں خَیْبَۃٍ ہے خائے معجمہ سے۔ یعنی بڑی نامرادی اور محرومی میں۔ اس خواب کا تتمہ یہ ہے کہ اس نے خواب ہی میں ابولہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں' مگر پیر کے دن عذاب میں کچھ تخفیف ہوتی ہے' اتنا سا پانی (یعنی جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی کے بیچ گھائی میں آ جائے) مجھ کو پینے کے لئے مل جاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت محمدؐ کی پیدائش کی خبر سن کر ثویبہ کو اس خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ کرمانی نے کہا' اس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمالِ صالحہ سے اتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہو جائے گی مگر دوزخ سے نجات نہیں ہو سکتی۔ مؤلف کہتا ہے کرمانی کا یہ استدلال عجیب ہے' کیونکہ اول تو مومنین کا خواب کوئی حجت شرعی نہیں ہو سکتا۔ پھر ابولہب کے گھر والوں کا خواب جو کافر تھے کیونکر حجت ہو سکتا ہے۔ دوسرے اس استدلال کے لئے صحیح حدیث ابو طالب کی موجود تھی' وہ کافی تھی۔ ایک کافر کے خواب سے دلیل لینے کی کوئی حاجت نہ تھی اور بعض عالموں نے اس روایت سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے ان پر بھی یہی اعتراض ہوتا ہے اور اسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مجلس میلاد کے جواز پر دوسری حدیثوں سے دلیل لی اور اس خواب سے استدلال نہیں کیا)۔

حَیْدٌ یاحَیَدَانٌ یامَحِیْدٌ یاحُیُوْدٌ یاحَیْدَۃٌ یاحَیْدُوْدَۃٌ - علیحدہ ہو جانا' جھک جانا' عدول کرنا۔

تَحْیِیْدٌ - ٹکڑے ٹکڑے کرنا' ایک کونے میں رکھنا۔ جیسے مُحَایَدَۃٌ اور حِیَادٌ ہے۔

فَطَارَ طَائِرٌ فَحَادَتْ - ایک پرندہ اڑا (اس کو دیکھ کر گھوڑا بدکا اور) راہ سے الگ ہوگیا (مڑ کر دوسری طرف چلا)۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حِیْدِیْ حَیَادِ - جب لڑنے کا وقت آیا تو تم کہنے لگے حَیَادِ الگ ہو جا (یہ ایک مثل ہے زبان عرب میں اور خطاب آفت کی طرف کیا جاتا ہے' پھر ہر ایک موقع پر کہنے لگے۔ جب کسی شخص کو علیحدہ رہنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ جوہری نے کہا یہ عربوں کے اس قول کی طرح ہے فِیْحِیْ فَیَاحِ - اے فیاح (جو ایک غار کا نام ہے) کشادہ ہو جا)۔

ھِیَ الْجَعُوْدُ الْکَنُوْدُ الْحَیُوْدُ الْمَیُوْدُ - (یہ حضرت علیؓ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا۔ یعنی دنیا انکار کرنے والی ناشکری علیحدہ ہو جانے والی حرکت کرنے والی ہے (کوئی اس مردود سے دل نہ لگائے' اس کو ایک حال پر قرار نہیں آج اس کے پاس کل دوسرے کی گود میں جا کر بیٹھتی ہے)۔

فَحِدْتُ عَنْہُ فَاغْتَسَلْتُ - میں آپ سے علیحدہ ہوگیا' اور غسل کیا۔

حِمَارٌ حَیَدٰی - کلیل کرنے والا گدھا۔

وَحِیْدٌ مَّالَہٗ حِیْدٌ - وہ یگانہ روزگار ہے' اس کا کوئی نظیر نہیں۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ کُنْتُمْ حَیَدٰی - جب جنگ کا وقت آیا تو تم کلیل کرتے ہوئے بھاگے (لڑنے سے جان چرائی)۔

اَلْحَائِدِیْنَ عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ - اللہ تعالیٰ کے دین سے الگ ہو جانے والے۔

مَالَکَ یَا وَحِیْدُ اَمِنَ الْمَوْتِ تَحِیْدُ - اے وحید تجھ کو کیا ہوگیا ہے' موت سے بھاگتا ہے (قرآن میں ہے "ذٰلک ماکنت منہ تحمید[1] وہاں بھی یہی معنی ہیں)۔

اِنَّ اللّٰہَ اَحَادَ عَنْہُ فِی النَّارِ حُلَّتَیْنِ - اللہ نے دوزخ میں اس سے دو چیزوں کو دور کیا (پاؤں میں بیڑیاں نہ پڑیں گی اور گلے میں طوق نہ ڈالا جائے گا)۔

---

[1] یہی ہے وہ جس سے تو فرار اختیار کرتا تھا۔ (م)

حَیْدَرٌ - شیر-

حَیْدَرَۃٌ - شیر' ہلاکت-

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَ حَیْدَرَۃُ بَابُھَا - میں علم کا شہر ہوں اور حیدرہ (یعنی جناب علی مرتضیٰؓ) اس کا دروازہ ہیں (جو دروازے کی طرف سے آئے گا وہی شہر میں داخل ہو گا مطلب یہ کہ دین کا علم بغیر اتباع اور محبت اہل بیت کے حاصل نہیں ہو سکتا)-

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَۃَ - (یہ حضرت علیؓ کا رجز ہے جو آپ نے جنگ خیبر میں مرحب یہودی کے مقابلہ پر پڑھا تھا - جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدرہ یعنی شیر رکھا تھا) میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدرہ رکھا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں ہی تیرا قاتل ہوں چونکہ مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر اس کو ہلاک کر رہا ہے)-

حَیْرٌ یا حَیْرَۃٌ یا حَیَرٌ یا حَیَرَانٌ - ایک چیز کو دیکھ کر بے ہوش ہونا' رستہ بھول جانا-

تَحْیِیْرٌ - حیرت میں ڈالنا-

تَحَیَّرَ - حیران ہونا' گھومنا' جمع ہونا' بھر جانا' ایک جگہ ٹھہر جانا-

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ - ایک مرد تو پریشان حیران ہے- بَائِرٌ اتباع ہے حائر کا - جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی-

فَیَذْھَبُ حَیْرِیَّ دَھْرٍ یا حِیْرِیَّ دَھْرٍ یا حَیْرِیُ دَھْرٍ یا حَیْرِیَ دَھْرٍ یا حَارِیَّ دَھْرٍ - جب تک دنیا رہے اس وقت تک اس کا اجر چلتا رہتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں-

لَا اٰتِیْہِ حَارِیَّ دَھْرٍ یا حِیَرَ دَھْرٍ - اب میں جب تک زمانہ کی مدت ہے اس کے پاس نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)-

تَحَارُ فِیْہِ الْقَطَا - وہاں قطا (جو ایک پرندہ ہے تیز پرواز) بھی حیران ہو جاتا ہے-

فَیُجْعَلُ فِیْ مَحَارَۃٍ اَوْ سُکُرُّجَۃٍ - اس کو کسی سیپی یا اچار دانی میں رکھیں-

حَارَۃٌ - وہ محلہ جہاں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں-

حِیْرَۃٌ - مشہور شہر تھا کوفہ کے عقب میں (اس وقت تک ایک گاؤں کی حیثیت سے موجود ہے)-

حِیْرَتَانِ - حیرہ اور کوفہ یہ تغلیب ہے - جیسے شَمْسَانِ اور قَمَرَانِ چاند اور سورج کے لئے (نہایہ میں ہے کہ حِیْرَۃٌ ایک مشہور محلّہ ہے نیشاپور میں)-

حَائِرُ الْحُسَیْنِ - امام حسینؑ کے روضہ کا احاطہ-

عَمِلَ لِاِبْرَاھِیْمَ حَیْرًا وَّ جَمَعَ فِیْہِ الْحَطَبَ - ابراہیمؑ کے لئے اس نے ایک احاطہ بنوایا اور اس میں جلانے کی لکڑیاں جمع کیں-

حَدَّثَنِیْ قَبْلَ الْحَیْرَۃِ بِعَشْرِ سِنِیْنَ - بارہویں امام کے غائب ہونے سے دس برس پہلے اس نے مجھ سے بیان کیا- حیرت امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا غائب ہونا-

حَیْزُوْمٌ - سینہ' کمر- اس کی جمع حَیَازِیْمُ ہے (اور حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے)-

اُقْدُمْ حَیْزُوْمُ - ارے حیزوم آگے بڑھ-

اُشْدُدْ حَیَازِیْمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیْکَا

(یہ شعر حضرت علیؓ نے اس صبح کو پڑھا جس میں آپ شہید ہوئے) اپنی کمریں موت کے لئے باندھ لے (تیار ہو جا) کیونکہ موت ضرور آنے والی ہے اور جب موت تیرے مقام میں آن پڑے تو اضطراب نہ کر (اس لئے کہ اضطراب سے کوئی فائدہ نہیں' موت رکنے والی نہیں تو دل کو مضبوط رکھنا اور راضی برضا رہنا چاہئے)-

حَیْسٌ - ملانا اور اس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے-

اِنَّہٗ اَوْلَمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ بِحَیْسٍ - آپؐ نے اپنی ایک بیوی کا ولیمہ حیس سے کیا (معلوم ہوا کہ ولیمہ میں گوشت کا ہونا ضروری نہیں بلکہ ہر ایک نمکین اور شیریں کھانے پر ولیمہ ہو سکتا ہے)-

فَحَاسُوْا حَيْسًا - پھر انہوں نے حیس بنایا -

لَا يُحِبُّنَا الْكَعُّ وَلَا الْمَحْيُوْسُ - ہم لوگوں سے یعنی اہل بیت سے، وہ محبت نہ رکھے گا جو کمینہ، کم ذات ہوگا اور وہ جس کا باپ غلام اور ماں لونڈی ہو (مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کے مخالف اور دشمن وہی ہوں گے جو پاجی یا لونڈی اور غلام زادے ہیں) -

حَيْشٌ - گھبرانا یا گھبرا دینا - بدک کر بھاگنا -

اِنَّ قَوْمًا اَسْلَمُوْا فَقَدِمُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِلَحْمٍ فَتَحَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ وَ قَالُوْا لَعَلَّهُمْ لَمْ يُسَمُّوْا فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَكُلُوْا - کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں گوشت لے کر آئے آپ کے اصحابؓ نے دلوں میں اس گوشت سے نفرت کی اور کہنے لگے شاید انہوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو - آپؐ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ لو اور کھاؤ (کیونکہ مسلمان کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہئے کہ اس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوگا اور تحقیقات کی ضرورت نہیں - اس پر بھی وہم دور کرنے کے لئے کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے - ایک روایت میں فَتَجَيَّشَتْ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) -

مَاهٰذَا الْحَيْشُ وَالْقِلُّ - (حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زید سے کہا جب مرتد لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے وہ بلائے گئے) یہ اضطراب اور لرزہ کیسا؟ (یعنی گھبراتے کیوں ہو بے تامل لڑو) -

اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِشَ نَخْلٍ - آنحضرت ﷺ گنجان (گھنے) درختوں میں کھجور کے تشریف لے گئے (وہاں حاجت پوری کی) صاحب مجمع البحار نے اس باب میں اَلْحَياش اور حُشتُ اور اَحْشتُ کا ذکر کیا ہے - یہ مسامحہ ہے کیونکہ ان کا مادہ حوش ہے -

حَيْصٌ - عدول کرنا، ہٹ جانا - ایک کونے میں چلے جانا (جیسے حَيْصَةٌ اور حُيُوْصٌ اور مَحِيْصٌ اور مَحَاصٌ اور حَيْصَانٌ ہے (محیط میں ہے کہ حلفاء (شرکاء جنگ) جب لڑائی میں ہٹ جائیں یا پسپا ہو جائیں تو ان کو حَاصُوا کہیں گے اور اگر حرفاء (دشمن جن سے مقابلہ ہو) پسپا ہو جائیں، تو ان کو اِنْهَزَمُوْا کہیں گے) -

فَحَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً - مسلمان پسپا ہو گئے، ان کے پاؤں اکھڑ گئے (بھاگ نکلے) (ایک روایت میں فَجَاضَ جَيْضَةً ہے - جیسے پہلے گزر چکا) -

لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ حَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً قَالُوْا قُتِلَ مُحَمَّدٌ - جب احد کا دن ہوا تو مسلمان ایک بارگی بھاگ نکلے، کہنے لگے حضرت محمد ﷺ شہید ہوئے (یہ خبر شیطان نے اڑا دی تھی، آپ شہید نہیں ہوئے تھے، بلکہ زخم کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے آپؐ کے سر مبارک اور رخسار پر چوٹ آ گئی تھی اور سامنے کے نیچے کے دانتوں میں سے داہنا دانت بھی شہید ہو گیا تھا جس کی وجہ سے خون جاری تھا) -

فَحَاصَ النَّاسُ - لوگ جھک پڑے یا بھاگ نکلے -

حَيْصَةٌ مِنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ - یہ فتنہ کی دوڑوں میں سے ایک دوڑ ہے (جو ہماری طرف آ گئی) -

هُوَ الْمَوْتُ نُحَايِصُهٗ وَلَا بُدَّ مِنْهُ - (مطرف بن عبداللہ طاعون کے زمانہ میں نکل بھاگے، لوگوں نے ان سے کہا یہ کیا کرتے ہو - چونکہ طاعون سے ڈر کر بھاگنا منع ہے، انہوں نے کہا) طاعون کیا ہے موت ہے، موت سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں (ہر آدمی چاہتا ہے حتی المقدور موت سے بچا رہے) -

جَعَلْتُمْ عَلَيْهِ الْاَرْضَ حَيْصَ بَيْصَ - تم نے زمین کو اس پر حیص بیص کر دیا (یعنی اس کو فکر اور تردد میں ڈال دیا) عرب لوگ کہتے ہیں -

وَقَعَ فِيْ حَيْصَ بَيْصَ - وہ تردد (یعنی چہ کنم میں پڑ گیا (بعض حَيْصٍ بَيْصٍ بعض حِيصٍ بِيْصٍ بعض حِيْصٍ بِيْصٍ بھی کہتے ہیں سب لغات آئی ہیں) -

مَحِيْصٌ - چھٹکارا، بھاگنے کی جگہ -

حَيْصَاءُ - بے شرم عورت -

حَيْضٌ - وہ خون جو جوان عورت کے رحم سے نکلتا ہے حالت صحت مزاج میں معمول کے موافق - اگر غیر معمولی طور پر

نکلے تو وہ بیماری ہے، جس کو ''استحاضہ'' کہتے ہیں۔

حَائِضٌ اور حَائِضَةٌ - وہ عورت جس کو حیض آتا ہے جیسے مُرْضِعٌ اور مُرْضِعَةٌ - دودھ پلانے والی عورت اور طَالِقٌ اور طَالِقَةٌ - طلاق والی عورت۔ (عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَاضَتِ الْمَرْأَةُ تَحِيْضُ حَيْضًا وَ مَحِيْضًا - عورت کو حیض آ گیا۔

لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ - جو عورت جوان ہو جائے (حیض کی عمر کو پہنچ جائے) اب اس کی نماز بغیر سر بندھن کے (دوپٹہ کے) درست نہیں۔

حَائِضٌ - کی جمع حُيَّضٌ اور حَوَائِضُ ہے۔

تَحَيَّضِیْ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ سِتًّا اَوْ سَبْعًا - اللہ جانتا ہے یا اللہ نے تجھ کو بتلایا تو ایسا کر کہ چھ دن یا سات دن حیض کے سمجھ لے (اکثر عورتوں میں حیض کی مدت یہی ہوتی ہے)۔

اِنَّ حِيْضَتَکِ لَيْسَتْ فِیْ يَدِکِ - تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی ہے۔

حِيْضَةٌ - بہ کسرۂ حا اسم مصدر ہے اور حَيْضَةٌ کے معنی ایک بار حیض آنا (یعنی حیض کی ایک باری)۔

لَيْتَنِیْ كُنْتُ حِيْضَةً مُلْقَاةً - (حضرت عائشہؓ نے فرمایا) کاش میں (آدمی نہ ہوتی) حیض کا ایک لتہ ہوتی جو پھینک دیا جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ حِيْضَةٌ اور مَحِيْضَةٌ حیض کا لتہ۔ اس کی جمع مَحَائِضُ ہے)۔

تُلْقٰى فِيْهَا الْمَحَائِضُ - بضاعہ کے کنوئیں میں حیض کے لتے ڈالے جاتے ہیں۔

اِنَّ فُلَانَةَ اسْتُحِيْضَتْ - فلاں عورت کو استحاضہ ہو گیا۔

اِنِّی امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ - میں ایک عورت ہوں، جس کو استحاضہ کی بیماری ہے (صاحب مجمع البحار سے مسامحہ ہوا، انہوں نے حوض کو اس باب میں لکھا، حالانکہ حوض اجوف واوی ہے وہ دوسرے باب سے ہے اور حیض اجوف یائی ہے)۔

فِیْ فَوْرِ حَيْضَتِهَا - حیض کی شدت کی حالت میں۔

تُصِيْبُهٗ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ - اس کو حیض کا خون لگ جائے۔

اِنَّ حِيْضَتَکِ لَيْسَتْ فِیْ يَدِکِ - (بعض نے اس کو بہ فتحہ حا بھی پڑھا ہے۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ) تیرا ہاتھ نجس نہیں ہے، یا تیرا حیض تیرے اختیار میں نہیں ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِکَ عِرْقٌ وَّ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ - یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے (ایک روایت میں بِالْحِيْضَةِ ہے بہ کسرۂ حا)۔

يُخْرِجُوْنَ الْحُيَّضَ مِنَ الْبُيُوْتِ - یہودی لوگ حائضہ عورتوں کو (حیض آتے وقت گھروں سے نکال دیتے (کرمانی نے کہا جانوروں کو بھی حیض آتا ہے، جیسے بجو، چمگاڈر، خرگوش، کتیا، اونٹنی کو) (میں کہتا ہوں ایک امامیہ مذہب والے کہنے لگے کہ خرگوش حرام ہے چونکہ اس کو حیض آتا ہے، وہاں انخان نامی ایک سنی بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا حیض تو بکری کو بھی آتا ہے اور اگر حیض نجاست کی وجہ سے حرمت کی علت ہو تو پاخانہ یا پیشاب بھی جو جانور کرے وہ بھی حرام ہونا چاہئے اور دوسرا یہ کہ جب وہ جانور حیض سے پاک ہو اس حالت میں کیوں حرام ہو)۔

فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِیْ[1] (بہ کسرۂ حا یہی مشہور ہے اس روایت میں اور بہ فتحۂ حا بھی ہو سکتا ہے)

ذَوَاتِ الْخُدُوْدِ وَالْحُيَّضَ - (آنحضرتؐ نے عید کے دن سب عورتوں کو نکلنے اور عید گاہ میں جانے کا حکم دیا یہاں تک کہ) پردے والیوں اور حیض والیوں کو بھی (حیض والیاں نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعا میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی جماعت کو بڑھائیں)۔

ثَلٰثُ حِيَضٍ - بہ کسرۂ حا اور فتحۂ یا حیض کی جمع ہے۔

فَاِذَا اَقْبَلَ حَيْضُکِ یا حِيْضُکِ - جب تیرا حیض آئے (ایسے ہی دوسری روایت میں فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُکِ

---

[1] میں نے اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے۔ (م)

یعنی تیرے حیض کے دن آ جائیں۔

یُلْقٰی فِیْهَا الْحِیَضُ وَالنَّتَنُ - بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لتے اور بدبودار گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں (ہوتا یہ تھا کہ کنواں نالہ کے نشیب میں بہاؤ کی جانب واقع تھا' لوگ اس کے پاس اترتے پھر یہ چیزیں بہہ کر اس میں چلی جاتیں)۔

اِتَّقِ الْحِیْضَةَ - حیض سے بچ (یعنی حیض کی حالت میں صحبت نہ کر)۔

رَفَعَتْهَا حَیْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ - جس عورت کا حیض بند ہو جائے وہ نو مہینے عدت کرے (نو مہینے تک ٹھہری رہے کیونکہ اس مدت میں یا تو بہ سبب پیدائش اولاد عدت ختم ہو جائے گی یا عدم پیدائش اولاد کی صورت میں یہ یقین ہو جائے گا کہ حیض بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے' ایسی حالت میں تین مہینے بجائے تین حیض کے ہیں)۔

اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْعَبَارِیَةِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ ثَلٰثٌ وَّ اَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ عَشْرَةُ اَیَّامٍ فَاِذَا زَادَ فَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ - کنواری یا شوہر دیدہ عورت کے حیض کا زمانہ کم سے کم تین دن میں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اس سے زیادہ اگر خون آئے تو وہ مستحاضہ ہے (یعنی اس کو استحاضہ کی بیماری ہے) (یہ حدیث کئی صحابہؓ سے مروی ہیں لیکن سب طریقے ضعیف ہیں کوئی بھی حجت لینے کے لائق نہیں)۔

وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ - لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ - میں حائض اور جنبی کے واسطے مسجد میں آنا جائز نہیں رکھتا۔

لَا یَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ - حائض اور جنبی قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

حَیْعَلَةٌ - حی علی الصلوٰۃ یا حیّ علی الفلاح کہنا۔

حَیْعَلَتَیْنِ - یہی دونوں کلمے۔

حَیْفٌ - ظلم کرنا۔

تَحَیُّفٌ - کم کرنا۔

حَائِفٌ - ظالم - اس کی جمع حَافَةٌ اور حُیَّفٌ ہے۔

حَتّٰی لَایَطْمَعَ شَرِیْفٌ فِیْ حَیْفِکَ - کوئی شریف تجھ سے رعایت کی طمع نہ کرے (یعنی اپنی شرافت کی وجہ سے وہ یہ نہ چاہے کہ تو اس کی جانب داری کرے گا اور پھر وہ اس وجہ سے ظلم پر کمر بستہ ہو)۔

اَنَّا مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَشْهَدُ عَلٰی حَیْفٍ - ہم پیغمبر لوگ ظلم کے اوپر گواہ نہیں بنتے (مثلاً کوئی ایک لڑکے کو وہ مال دے جو دوسرے لڑکوں کو نہ دے یا خلاف سنت نکاح کرے یا طلاق دے یا سود کا معاملہ کرے)۔

اَلْحَیْفُ فِی الْوَصِیَّةِ مِنَ الْکَبَائِرِ - وصیت میں بے اعتدالی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے (مثلاً ایسی وصیت جس سے وارثوں کی حق تلفی ہو)۔

حَیْقٌ یا حُیُوْقٌ یا حَیَقَانٌ - گھیر لینا' لازم ہونا' اترنا۔

اَخْرَجَنِیْ مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ یا حَیْقِ الْجُوْعِ - مجھ کو بھوک کی ضرورت نے باہر نکالا۔

تَخَوَّفْ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِیْ مَنْ سَارَ فِیْهَا حَاقَ بِهِ الضُّرُّ - اس ساعت سے ڈرو جس میں اگر کوئی سفر کرے تو اس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَیْکٌ - مٹکنا' تبختر' چبھنا' اثر کرنا' کاٹنا' کھٹکنا۔

اَلْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ - گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (جیسے آدمی کو برا معلوم ہو' دل میں رنج اور افسوس پیدا کرے) اہل عرب کہتے ہیں۔

مَایَحِیْکُ کَلَامُکَ فِیْهِ - تیری بات اس پر اثر نہیں کرتی۔

فَمَا حِیَاکَتُهُمْ یا حِیَاکَتُکُمْ هٰذِهٖ - یہ تمہارا مٹکنا ہے۔

رَجُلٌ حَیَّاکٌ - بڑا مٹکنے والا' اترا کر چلنے والا ہے۔

حِیَاکَةٌ حَوْکٌ - سے بھی آیا ہے' جس کے معنی بننا۔

حَائِکٌ - جولاہا (اس کی جمع حَاکَةٌ اور حَوَکَةٌ)۔

ذُکِرَ الْحَائِکُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اِنَّهٗ مَلْعُوْنٌ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الَّذِیْ یَحُوْکُ الْکِذْبَ عَلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ - امام ابوعبداللہ کے پاس جولاہے کا ذکر آیا' کسی نے کہا وہ ملعون ہے' آپ نے فرمایا' جولاہا ملعون نہیں ہے بلکہ حائک جو ملعون ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے

رسول پر جھوٹ بنے (افترا کرے)۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ اَكْفَاءٌ لِبَعْضٍ اِلَّا الْحَائِكَ وَالْحَجَّامَ۔ مسلمان سب ایک دوسرے کے جوڑ ہیں (ہر مسلمان شریف ہے اور مسلمان عورت کا کفو ہے) مگر جولاہا اور پچھنے لگانے والا۔

حَيْلٌ۔ قوت اور طاقت۔ بہ معنی حَوْلٌ ہے۔

حُيُوْلٌ۔تغیر۔

حَالَتِ الْفَرَسُ۔گھوڑی نر کی طلب گار ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْحَيْلِ الشَّدِيْدِ۔ اے خداوند! قوت والے۔

فَصَلّٰى كُلٌّ مِّنَّا حِيَالَهٗ۔ ہر شخص نے اپنے منہ کے سامنے نماز پڑھ لی۔

حَيْلِ حَيْلِ۔بکری کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

كَانَ فِرَاشِيْ حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میرا بچھونا آنحضرتؐ کی جائے نماز کے بازو تھا (صاحب مجمع البحار نے مسامحہ کیا جو اس باب میں حَالَ اور يَحْتَالُ کو ذکر کیا وہ اجوف واوی ہے' حَوْلٌ سے' جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے)۔

لَاحَيْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ایک لغت ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں۔

حَيْنٌ۔ وقت نزدیک آنا۔ (جیسے حَيْنُوْنَةٌ ہے)۔

اذان کی حدیث میں ہے:

كَانُوْا يَتَحَيَّنُوْنَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ۔ لوگ نماز کا وقت (اندازہ سے) معلوم کر لیتے (اس وقت اذان کا دستور نہ ہوا تھا)۔

حَانَتِ الصَّلٰوةُ۔نماز کا وقت آ پہنچا۔

عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ۔لوگوں میں پھوٹ کے وقت (ایک روایت میں خَيْرِ فِرْقَةٍ ہے' یعنی بہتر گروہ پر)۔

لَاتَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَهَا۔طلوع آفتاب کے قریب نماز کا وقت (مقرر) نہ کرو۔ یا نماز کے لئے سورج نکلنے کا انتظار نہ کرو۔

تَحَيَّنُوْا نُوْقَكُمْ۔ اپنی اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کا وقت ٹھہرالو (ہر روز ایک بار اسی وقت پر دوہا کرو)۔

كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ۔ ہم سورج ڈھلنے کے منتظر رہتے (یعنی کنکریاں مارنے کے لئے)۔

هٰذَا حِيْنُ الْمَنْزِلِ۔ یہ اترنے کا وقت ہے (ایک روایت میں خَيْرُ الْمَنْزِلِ ہے' یعنی یہ اترنے کا اچھا مقام ہے)۔

حَيَّنَهٗ تَحْيِيْنًا۔ اس کا وقت مقرر کیا' یا اس کی ہلاکت کا ارادہ کیا (اس صورت میں یہ حَيْنٌ سے ماخوذ ہوگا۔ بہ معنی ہلاکت اور موت کا وقت) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِذَا حَانَ الْحَيْنُ حَارَتِ الْعَيْنُ۔ جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو آنکھ حیران ہو جاتی ہے۔

حَائِنَةٌ۔آفت اور مصیبت۔

حَانَةٌ۔شراب خانہ (حَانَاتٌ اس کی جمع ہے)۔

حَيٰوةٌ۔زندگی (جیسے مَحْيَا)۔

حَيَاءٌ۔شرم۔

اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ حیاء ایمان کا ایک جز ہے (کیونکہ ایمان کے دو حصے ہیں۔ اوامر بجالانا اور نواہی سے باز رہنا۔ حیاء اور شرم بھی آدمی کو نواہی سے باز رکھتی ہے' اس لئے ایمان کا ایک جز ہوئی)۔

يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ۔ اپنے بھائی کو حیاء کے باب میں نصیحت کر رہا تھا (اس کو حیاء اور شرم بہت تھی' یہ نصیحت کر رہا تھا کہ اس قدر حیاء مت کیا کر)۔

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فَاِنَّ الْحَيَاءَ لَايَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔ حیاء سے بھلائی ہی پیدا ہوگی (اور نیک بات سے باز رہنا' حیاء نہیں ہے بلکہ عجز ہے۔ عمران بن حصین صحابی اس پر خفا ہوئے کہ وہ تو حدیث شریف بیان کر رہے تھے دوسرا شخص لگا حکیموں کا قول بیان کرنے' حکیموں کا قول کوئی حجت نہیں ہے' اسی طرح مجتہدوں یا فقیہوں کا قول۔ حدیث کے مقابلے میں کسی مجتہد کا قول لانا

مناسب نہیں' اگر صحابہؓ کرام سنتے تو ایسا ہی غصہ کرتے جیسے عمران نے کیا)-

اِنَّکَ لَتَسْتَحْيِیْ یالَتَسْتَحِیْ - (دو یاؤں سے یا ایک یا سے) یعنی تو شرم کرتا ہے-

اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ - (اگلے پیغمبروں پر جو کلام اترا تھا' اس میں سے یہ فقرہ اب تک لوگوں میں باقی ہے) جب تو بے شرم ہو جائے تو جو جی چاہے کر (یہ امر تہدید اور توبیخ کے لئے ہے' جیسے کہتے ہیں جب تجھے خدا کا ڈر ہی نہیں' تو پھر جو جی چاہے کر- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کام کا کرنا موجب شرم نہ ہو مثلاً وہ اچھا ہو تو اس کو بے دھڑک کر اور جاہلوں کی ملامت سے مت ڈر- مثلاً بیوہ کا نکاح ثانی کرنا' جوتوں سمیت نماز پڑھنا' دو نمازوں کو جمع کرنا' بازار سے سودا خود اٹھا کر لے آنا' اپنا جوتا یا کپڑا خود سی لینا' پیوند دار کپڑا پہننا' حدیث شریف پر عمل کرنا' مجتہدین کا جو کلام حدیث کے خلاف ثابت ہو اس کو ترک کرنا اور پائتابہ یا عمامہ پر مسح کر لینا)-

حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ - ہمارا پروردگار بڑی شرم والا پردہ پوش ہے (تم کو بھی ایسا ہی ہونا چاہئے' کسی مسلمان کی پردہ دری نہ کرنا چاہئے)-

اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ - چار باتیں پیغمبروں کی سنت ہیں اور ان میں سے حیاء یعنی شرم کا بھی بیان کیا اور خوشبو لگانا (معطر رہنا' بعض نے حنا روایت کیا ہے' یعنی مہندی لگانا - طیبی نے کہا' شاید یہ تصحیف ہے کیونکہ مردوں کو ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا حرام ہے- البتہ ڈاڑھی میں مہندی کا خضاب کرنا مسنون ہے' مگر یہ اگلے پیغمبروں کا طریق نہ تھا)-

مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ - میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہے (یعنی زندگی میں جو اعمال خیر کروں وہ بھی خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور مروں بھی ایمان اور توحید پر)-

اَلْمَحْیَا مَحْیَاکُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ - (یہ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا) زندگی بھی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے مرنے کے ساتھ ہے (یعنی زندگی اور موت کسی حال میں تم سے جدا نہ ہوں گا - جب تک زندہ ہوں تمہارے ہی شہر میں رہوں گا اور مروں گا بھی تو تمہارے شہر میں)-

وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیٰی - دوسرے نے شرم کی (آنحضرتؐ سے یا لوگوں سے یا مجلس سے اٹھ کر چلے جانے سے)-

لَایَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْیٍ - جو شخص علم حاصل کرنے میں شرم کرے' اس کو کبھی علم حاصل نہ ہو گا (کیونکہ وہ بیوقوف ہے' شرم برے کام میں کرنا چاہئے نہ کہ تحصیل علم میں' ہر ایک شخص کو خواہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ یا کمسن یا کافر یا فاسق ہو اگر ایسی ایک بات معلوم ہو جو ہم کو معلوم نہیں ہے' تو بلا تامل اس کے شاگرد بن کر ہم کو وہ حاصل کرنا چاہئے)-

اِنَّ اللّٰهَ لَایَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ - سچی بات میں اللہ تعالیٰ شرم نہیں کرتا (یعنی اس میں شرم کرنے کا اس نے حکم نہیں دیا)-

ثُمَّ یُحَیّٰ اَوْ یُخَیَّرُ - پھر اس کو سلام کر کے رخصت کیا جائے یا اختیار دیا جائے-

مَنْ اَحْیٰی مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ - جو شخص کسی بنجر زمین کو (جو کسی کی ملک نہ ہو) آباد کرے' تو وہ (خود) اس کا زیادہ حق دار ہے-

اَحْیُوْا مَا بَیْنَ الْعِشَائَیْنِ - مغرب اور عشاء کے درمیان عبادت کرتے رہو یا جاگتے رہو (ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت ہو جائے)-

شَدَّ مِیْزَرَهٗ وَ اَحْیَا لَیْلَهٗ - اپنا تہہ بند مضبوط باندھتے اور شب بیداری کرتے-

یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ - آپ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج تیز ہوتا (صاف سفید اس میں زردی نہ آئی ہوتی)-

حَیَّاکَ اللّٰهُ وَ بَیَّاکَ - (فرشتوں نے حضرت آدم سے کہا) اللہ تعالیٰ تم کو زندہ اور سلامت رکھے (یا خوش و خرم رکھے یا تم پر سلامتی رکھے)-

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ - ساری کورنشیں اور آداب اللہ ہی کے لئے ہیں (یعنی تمام انواعِ تعظیم)-

تَمَامُ تَحِيَّاتِكُمُ الْمُصَافَحَةُ - تمہاری تحیت کا کمال مصافحہ ہے (بس مصافحہ سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ کرنا چاہئے مثلاً معانقہ یا بوسہ وغیرہ)-

حَيَّاهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو زندہ یا خوش وخرم رکھے-

اَسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا وَّ حَيًا رَبِيْعًا - ہم پر ایسا پانی برسا جو ہماری تکلیف رفع کرے اور ایسی بارش جس سے ارزانی ہو جائے-

يُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَا - ان دوزخیوں پر زندگی کا پانی بہایا جائے گا (مشہور روایت مَاؤُ الْحَيٰوةِ ہے)-

فَيُلْقَوْنَ فِیْ نَهْرِ الْحَيَا يا فِیْ نَهْرِ الْحَيٰوةِ - وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے-

عَيْنُ الْحَيٰوةِ - آب حیات جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے اور حضرت یوشعؑ کی مچھلی وہی پانی پڑنے سے زندہ ہو گئی تھی' کہتے ہیں یہ پانی ظلمات میں ہے' جہاں سکندر نے جانے کا قصد کیا تھا اور خضر ان کے رہنما تھے- چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را [1]

مگر یہ سب قصے اور کہانیاں ہیں' جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور خود خضر کی نسبت ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ مر گئے واللہ اعلم)-

اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ - زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے-

لَا اٰكُلُ السَّمِيْنَ حَتّٰى يُحْيَا النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُحْيَوْنَ - (یہ حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو فربہ گوشت (چربیدار) اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں پر خوب بارش نہ ہو یا وہ زندہ نہ ہو جائیں (یعنی آباد اور خوش وخرم سبحان اللہ خلیفہ ہو تو ایسا ہو' ایسے خلیفہ اور حاکم کو فوج کی کیا ضرورت ہے ساری رعیت اس کی فوج ہے)-

كَرِهَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا اَلدَّمَ وَالْمَرَارَةَ وَالْحَيَاءَ وَالْغُدَّةَ وَالذَّكَرَ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالْمَثَانَةَ - بکری میں سات چیزوں کو آپ نے مکروہ سمجھا (ان کا کھانا اچھا نہیں) خون' پھیپھڑا (جس میں صفرا جمع رہتا ہے)، فرج، غدود، ذکر، خصیے اور مثانہ-

فَدَنَوْتُ مِنْهُ لِاَرْكَبَهُ فَاَنْكَرَنِیْ فَتَحَيَّا مِنِّیْ - (آنحضرتؐ نے معراج کی حدیث میں فرمایا) میں براق کے نزدیک گیا اس پر سوار ہونے کے لئے تو اس نے مجھ کو نیا اور اجنبی پا کر مجھ سے شرم کی (یعنی جھجکا)-

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ - نماز کی طرف آؤ اور کامیابی کی طرف آؤ- یا نماز کی طرف جلدی آؤ اور کامیابی جلد حاصل کرو-

وَاِذَا ذُكِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًا بِعُمَرَ - جب اچھے اور نیک لوگوں کا تذکرہ آئے تو پہلے حضرت عمرؓ سے پہل کرو (آپ نیکوں کے سردار تھے' دنیا میں کوئی نیکی اس سے زیادہ نفس پر شاق نہیں ہے کہ اپنے اور اپنے عزیزوں کا کچھ خیال نہ کرے اور غیروں کی راحت رسانی اور آرام دہی مقدم رکھے اپنے اور پرائے سب کے مقابل حق بات کہے- یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں بدرجۂ کمال موجود تھی)- یہ کلمہ حَيَّ اور هَلًا دو کلموں سے مرکب ہے- حَيَّ کے معنی ''آ'' اور هَلًا یا هَلَا'' جلدی کر''-

سَمِعْتُ الْحَيَّ يَتَحَدَّثُوْنَ - میں نے اپنے قبیلہ سے سنا' وہ باتیں کر رہے ہیں (اب عرب کے لوگ حَيَّ حَيَّ اس موقعہ پر کہتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنا ہوتا ہے- مثلاً کھانا سامنے دکھا ہو تو کہتے ہیں حَيَّ حَيَّ یعنی کھانا شروع کرو!)-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُسْاَلُ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ عَنْ حَيَّةِ اَهْلِهٖ - آدمی سے اس کے سب گھر والوں کی پرسش ہوگی' یہاں تک کہ جو جانور زندہ اس کے گھر میں ہے (مثلاً گائے' بکری' گھوڑا' گدھا' بلی' طوطا وغیرہ) ان کی بھی پرسش ہوگی (کہ تو

---

[1] خضر سکندر کو آب حیات پلائے بغیر واپس لے آئے۔ (م)

نے اس کے کھانے پینے کی خبر رکھی یا نہیں؟)۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حَیٌّ بھی ہے یعنی زندہ اور قَیُّوْمٌ سب کو سنبھالنے والا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ وَمِنْ حَیٰوتِکَ لِمَوْتِکَ - اپنی صحت میں بیماری کے لئے سامان کر اور زندگی میں موت کے لئے (موت کے بعد پھر کوئی کام نہیں آئے گا' لہٰذا جو کچھ توشۂ آخرت کے لئے درکار ہے وہ اپنی زندگی ہی میں جمع کر لے)۔

اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ یَدَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا حَتّٰی یَضَعَ فِیْھِمَا خَیْرًا - اللہ تعالیٰ بڑا شرم کرنے والا' کرم کرنے والا ہے۔ اس کو شرم آتی ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو خالی پھیر دے جب تک ان میں کچھ بھلائی نہ رکھے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن کا اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ پھیلانا خالی نہیں جاتا یا تو دنیا ہی میں مراد پوری ہوتی ہے یا پھر آخرت میں اس کا اجر ملے گا)۔

اِذَا ذُکِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَیَّ ھَلَا بِعَلِیٍّ - جب نیکیوں کا ذکر آئے تو پہلے حضرت علیؓ کا ذکر کرو (آپ تمام اولیاء کے سردار تھے' چنانچہ آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں)۔

یَحْیٰی - (علیہ السلام) مشہور پیغمبر ہیں' وہ حضرت عیسیٰ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

❀ ❀ ❀

کتاب الخاء

خ- ساتواں حرف ہے حروف تہجی میں سے حساب جمل میں اس کا عدد چھ سو ہے-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْبَاءِ

خَبْأٌ- ڈھانپنا، چھپانا-

تَخْبِئَةٌ- چھپانا-

اِخْتِبَاءٌ- چھپنا-

خَبْأٌ اور خَبِیٌّ اور خَبِیْئَةٌ- پوشیدہ چیز-

قَدْ خَبَأْتُ لَکَ خَبْأً- آنحضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا) میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہے (یعنی دل میں ٹھان لی ہے دیکھیں تو بتا تا ہے یا نہیں)- ایک روایت میں خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا ہے-

اِبْتَغُوا الرِّزْقَ فِیْ خَبَایَا الْاَرْضِ -کھیتی میں اپنی روزی تلاش کرو، کھیتی کو خبایا الارض اس لئے کہتے ہیں کہ بیج زمین میں ڈال کر اس کو چھپا دیتے ہیں-

اِزْرَعْ فَاِنَّ الْعَرَبَ کَانَتْ تَتَمَثَّلُ بِهٰذَا الْبَیْتِ تَتَبَّعْ خَبَایَا الْاَرْضِ وَادْعُ مَلِیْکَهَا لَعَلَّکَ یَوْمًا اَنْ تُجَابَ وَ تُرْزَقَا- (عروہ بن زبیر نے کہا) کھیتی کر کیونکہ عرب اس شعر کو پڑھا کرتے تھے زمین میں بیج کو چھپانا اسی کو اختیار کر اور زمین کے مالک سے دعا کرتا رہ شاید وہ ایک دن تیری دعا قبول کرے اور تجھ کو روزی دے-

اِخْتَبَاْتُ عِنْدَ اللّٰهِ خِصَالًا اِنِّیْ لَرَابِعُ الْاِسْلَامِ وَکَذَا وَ کَذَا- (حضرت عثمان نے کہا) میں نے اپنے مالک کے پاس چند نیک کام جمع کر رکھے ہیں (وہی ان کو خوب جانتا ہے اور مجھ کو ان کا بدلہ ملنے کی پوری توقع ہے) میں وہ شخص ہوں مسلمانوں میں چوتھا شخص (مجھ سے پہلے صرف تین شخص مسلمان ہوئے تھے) اور فلاں بات فلاں بات-

وَلَفَظَتْ لَهٗ خَبِیْئَهَا- اور زمین نے اپنی چھپی ہوئی چیز ان کے لئے نکال دی (یعنی کھیتی یا خزانے، یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا)-

لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ- میں نے آج کے دن کی طرح (کوئی خوبصورت بدن) نہیں دیکھا پردے والی کنواری لڑکی کی بھی کھال ایسی (نازک اور خوش رنگ اور عمدہ) نہیں دیکھی)-

وَاَمَرَ الْحُیَّضَ اَنْ یَّعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَالْمُخَبَّاَةَ- آنحضرتؐ نے عید کے دن حائضہ اور پردہ والی عورت کو بھی نکلنے کا (عیدگاہ میں جانے کا) حکم دیا اور حیض والی عورتوں کو نماز کی جگہ سے الگ رہنے کا- ابن اثیر نے کہا یہ حکم اس لئے دیا کہ بے فائدہ مردوں سے کیوں مڈبھیڑ کریں نہ اس وجہ سے کہ حائضہ کو عیدگاہ میں جانا حرام ہے کیونکہ عیدگاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کو ثواب کے مجمعوں اور وعظ و علم کے جلسوں میں شریک ہونا مستحب ہے-

اَبْغَضُ کَنَائِنِیْ اِلَیَّ الطُّلَعَةُ الْخُبَأَةُ- میری سب بہوؤں میں (بیٹوں کی جوروؤں میں) میں اس بہو کو بہت ناپسند کرتا ہوں جو اکثر نکلے کبھی چھپ جائے-

مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الْخَبْأِ- اللہ کو وہ

عبادت بہت پسند ہے جو پوشیدہ ہو-

هٰذَا مِنَ الْمُخَبَّيَاتِ مِمَّا عَلَّمَنِیُ رَبِّیُ - یہ ان پوشیدہ باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھ کو سکھلائیں-

خِبَاءٌ - بروزن کِسَاءٌ خیمہ' اس کی جمع اَخْبِیَةٌ ہے-

ضَعُوْا اِلَیَّ الْمَاءَ فِی الْخِبَاءِ - میرے لئے ڈیرے میں پانی رکھو-

اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ - آنحضرتؐ حضرت فاطمہؓ کے گھر پر آئے-

خَبٌّ - لمبا ہونا' بلند ہونا' دوڑنا' روکنا' مکر کرنا' جوش مارنا' بہکانا-

تَخْبِیْبٌ - فریب دینا' بگاڑ دینا-

اِخْبَابٌ - دوڑانا-

خَبٌّ - مکار' فریبی' دغاباز-

كَانَ اِذَا طَافَ خَبَّ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ جب طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں پویہ چلتے (ذرا دوڑ کر کندھے ہلاتے ہوئے جس کو رمل کہتے ہیں)-

مَادُوْنَ الْخَبَبِ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا جنازہ لے کر کون سی چال چلیں فرمایا) ذرا پویہ سے کم-

هَلْ تَخُبُّوْنَ اَوْ تَصِيْدُوْنَ - کیا تم دوڑتے ہو یا شکار کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ بکریاں چرانے والے کو پانی پلاتے وقت ان کے پیچھے دوڑنا نہیں پڑتا اور اونٹ والے کو دوڑنا پڑتا ہے)-

لَمَّا رَكِبَ الْبَحْرَ اَخَذَ هُوَ خِبٌّ شَدِیْدٌ - جب حضرت یونسؑ سمندر میں سوار ہوئے تو دریا کو بڑا جوش آیا-

خِبٌّ اور خِبَابٌ - بکسرۂ خا جوش مارنا' حرکت اور اضطراب کرنا-

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا خَائِنٌ - بہشت میں وہ نہیں جائے گا جو مکار چغل خور یا خائن چور ہو-

اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِیْمٌ وَّالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ - مومن سادہ دل کریم ہوتا ہے اور بدکار مکار بخیل ہوتا ہے-

خَبٌّ - بفتحۂ خا اور خِبٌّ بکسرۂ خا مکار' فریبی' دغاباز اور چغل خور کو کہتے ہیں- یعنی جُوْزُ کو-

مَنْ خَبَّبَ اِمْرَأَةً اَوْ مَمْلُوْكًا عَلٰی مُسْلِمٍ فَلَیْسَ مِنَّا - جو شخص کسی مسلمان کی جورو یا لونڈی کو بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یہ تغلیظا فرمایا تا کہ مسلمان ایسی حرکتوں سے باز رہیں)-

خَبَّابٌ - مشہور صحابی ہیں ارت کے بیٹے-

خَبْتٌ - کشادہ اور نرم زمین- اَخْبَاتٌ اور خُبُوْتٌ اس کی جمع ہے-

خَبِیْتٌ - حقیر چیز-

اِخْبَاتٌ - نرم ہموار زمین میں جانا' عاجزی اور تواضع کرنا' گڑگڑانا-

وَاجْعَلْنِیْ لَكَ مُخْبِتًا - تو مجھ کو عاجزی کرنے والا گڑگڑانے والا کر دے-

فَیَجْعَلُهَا مُخْبِتَةً مُّنِیْبَةً - وہ اس کو عاجزی کرنے والی اللہ کی طرف رجوع ہونے والے بنا دے-

اِنْ رَاَیْتُ نَعْجَةً تَحْمِلُ شُفْرَةً وَّ زِنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِیْشِ فَلَا تَهِجْهَا - اگر تو ایک مینڈھی دیکھے جو چھری اور آگ کی پتھری (چقماق) لئے خبت الجمیش میں جا رہی ہے (یعنی کباب لگانے کے کل سامان کے ساتھ) تو بھی اس کو مت چھیڑ- (خبت الجمیش ایک جنگل کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان- جمیش اصل میں اس زمین کو کہتے ہیں جس میں کچھ نہ آگے)-

تَغَیَّرَ وَخَبُثَ - (جب ابو عامر راہب کو یہ خبر پہنچی کہ انصار نے آنحضرتؐ سے بیعت کر لی تو اس کا مزاج) بدل گیا (جھنجھلایا) اور بگڑ اُٹھا-

خَبِیْتٌ اور خَبِیْثٌ اور خَتِیْتٌ - سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی حقیر اور خسیس اور ذلیل-

اِنَّهَا سَاعَةٌ تَكُوْنُ فِیْهَا الْخَبْتَةُ - (مکحول نے ایک شخص کو عصر کے بعد سوتا ہوا پایا اس کو ایک لات لگائی اور کہنے لگے) اس وقت سونے سے شیطان دیوانہ بنا دیتا ہے- اصل میں یہ لفظ خَبْطَہ تھا طائے مہملہ سے لیکن مکحول کی زبان میں لکنت تھی

انہوں نے طا کے بدل تا کہا' محیط میں ہے کہ خَبَتہ اور خِبْتہ تواضع اور عاجزی-

خَبُثٌ اور خَبَاثَةٌ یا خَبَاثِیَةٌ - پلید ہونا ناپاک ہونا-

اِخْبَاثٌ - پلیدوں کو یار بنانا یا پلید مال کمانا یا پلیدی سکھلانا-

اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلْ خَبَثًا - جب پانی دو پکھال ہو جائے تو پھر نجاست نہیں اٹھائے گا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہو گا- جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے)-

نَهٰی عَنْ کُلِّ دَوَاءٍ خَبِیْثٍ - آنحضرتؐ نے ہر پلید دوا سے منع کیا یا بد ذائقہ اور بدمزہ دوا سے (پلید حرام دوا جیسے شراب' سور' مردار وغیرہ اور بدذائقہ دوا سے اس لئے منع کیا کہ بیمار کو اس سے کراہت پیدا ہوتی ہے)-

مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِیْثَةِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا - جو شخص اس پلید درخت میں سے کھائے (یعنی پیاز لہسن گندنا میں سے' حافظ نے مولی کو بھی اس پر قیاس کیا ہے) وہ ہماری مسجد کے پاس نہ پھٹکے (جب تک بدبو اس کے منہ میں باقی ہے وہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لے)-

مَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَّثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ وَّکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ - رنڈی کی خرچی پلید ہے' کتے کی قیمت پلید ہے' پچھنے لگانے والے کی کمائی پلید ہے (دوسری روایت میں نجومی اور پنڈت کی شیرینی کا بھی ذکر ہے- اسی طرح فال کھولنے والی کی اجرت ان سب کو آنحضرتؐ نے پلید یعنی حرام فرمایا لیکن پچھنے لگانے کی اجرت کو اکثر علماء نے مکروہ سمجھا ہے حرام نہیں رکھا' کیونکہ پچھنے لگانا ایک مباح کام ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے حجام کو اجرت دی- اگر حرام ہوتی تو آپ کیوں دیتے اب اگر رنڈی یا نجومی اپنی کمائی کو لے جا کر اس کے بدلے کوئی چیز خریدی تو وہ کمائی بائع کے حق میں حلال سمجھی جائے گی کیونکہ تبدل ملک سے اس کا حکم بدل جاتا ہے اسی طرح اگر رنڈی یا نجومی وہ مال کسی کو ہبہ کرے یا رنڈی اور نجومی مر جائے اور وہ مال بطور وراثت کسی کے ہاتھ آئے تب بھی حلال سمجھا جائے گا- البتہ اگر رنڈی یا نجومی اس حرام کمائی میں سے کسی کو کچھ کھلانا چاہے اور کھانے والے کو معلوم ہو کہ یہ اسی حرام کمائی کا ہے تو اس کا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ حرام مال ہے اب اگر حرام مال حلال مال میں مل جائے تو اگر حرام غالب ہے تو اس کا حکم حرام کا ہو گا- اگر حلال غالب ہے تو وہ مال مشتبہ ہے اس سے بھی پرہیز کرنا تقویٰ ہے اور اگر حرام و حلال دونوں برابر ہیں تب بھی حرمت کو ترجیح ہو گی- بعض نے کہا حلت کو بعض نے کہا وہ بھی مشتبہ ہو گا-

مترجم:- کہتا ہے اس زمانہ میں ہمارے اکثر مال مشتبہ ہیں اور خالص حلال کمائی جس میں کوئی شبہ ہو بہت کم ہے میں تو اکثر یہ کیا کرتا ہوں کہ مشتبہ مال ادائے قرض میں دے دیا کرتا ہوں مثلاً سو روپیہ کسی سے قرض لے لئے تو اب وہ روپیہ حلال ہیں اس کی ادائیگی میں وہ سو روپیہ دے دیئے جو بطور مشتبہ ہمارے پاس تھے اسی طرح مال مشتبہ کو دوسرے مصارف میں اٹھاتا ہوں جو علاوہ کھانے پینے اور پہننے کے پڑتے ہیں جیسے مکانات کے ٹیکس کرایہ ریلوی اجرت' تار برقی اور پوسٹ اجرت اخبارات وغیرہ میں اور حلال مال کو اپنی خوراک اور پوشاک میں صرف کرتا ہوں اس پر بھی بہت سے اموال حرام اور شبہ کے کے ہم نے اپنے اوپر خرچ کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی کے طالب ہیں وہ ارحم الراحمین ہے)-

فَاَصْبَحَ یَوْمًا وَهُوَ خَبِیْثُ النَّفْسِ - ایک دن صبح کو ہرقل (شاہ روم) بدمزاج تھا (چڑچڑا اس کی طبیعت صاف نہ تھی)-

لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ - کوئی تم میں یوں نہ کہے میرا مزاج خبیث ہے (یعنی متلاتا اور سست اور گراں ہے' آپ نے خبث کے لفظ کو برا جانا گو اس کا معنی عرب کے محاورہ میں گرانی مزاج بھی ہے)-

لَا یُصَلِّیَنَّ الرَّجُلُ وَهُوَ یُدَافِعُ الْاَخْبَثَیْنِ - کوئی تم میں سے پیشاب یا پائخانہ روکے ہوئے نماز نہ پڑھے (کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں دل نہیں لگے گا) ایک روایت میں وَهُوَ یُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ ہے مطلب وہی ہے-

كَمَا تَنفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ - جیسے بھٹی (سونے اور چاندی کے) میل کو نکال ڈالتی ہے - بعض نے اَلْخُبث بضمہ خا اور سکون با پڑھا ہے -

لَادَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ - (آنحضرت ﷺ سے عداء بن خالد نے ایک بردہ خریدا تو آپ نے یوں لکھا) اس میں نہ بیماری (عیب) ہے نہ حرام فروشی (مثلاً وہ آزاد شخص ہو یا امان لے کر آیا ہو اس کو زبردستی غلام بنا لیا ہو) اور نہ دغا بازی (مثلاً بھاگنے والا یا فسق و فجور کرنے والا ہو) -

يَا خِبْثَةُ - (یہ حجاج مردود نے انسؓ کو کہا) اے خبثہ یعنی خبیث' مردود خود تمام جہاں کا خبیث تھا برے اخلاق کو بھی خِبثہ کہتے ہیں -

كَذَبَ مَخْبَثَانٌ - خبیث جھوٹ بولا' نہایہ میں ہے کہ مخبثان مبالغہ پر دلالت کرتا ہے اور مذکر اور مونث دونوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے' مگر محیط میں ہے کہ عورت کے لئے مخبثانہ کہتے ہیں -

خَبَاثِ كُلَّ عِيْدَانِكِ مَضَضْنَا فَوَجَدْنَا عَاقِبَتَهُ مُرًّا - (امام حسن بصریؒ نے دنیا کے حق میں فرمایا) ارے خبیث تیری ہر ایک شاخ کو ہم نے چبایا اخیر میں اس کا انجام تلخ ہی پایا (کیا عمدہ اور حکیمانہ کلام ہے مجھ کو بھی ابتدائے عمر میں ایک مدت تک یہی خیال رہا کہ دنیاوی لذات بھی اچھے ہیں مگر بعد میں جب عمر زیادہ ہوئی اور تجربہ اور غور و فکر میں ترقی ہوئی تو معلوم ہوا کہ دنیا کی لذت اس قابل نہیں کہ اس کو لذت کہا جائے بلکہ ہر ایک لذت میں اندر تلخی بھری ہوئی ہے اوپر سے ملمع کی طرح ایک لذت کا غلاف چڑھا ہوا ہے' سادہ دل نادان آدمی اس کو لذت سمجھ کر دھوکے میں آ جاتا ہے پھر جب تلخی نمود ہوتی ہے تو نادم اور شرمندہ ہوتا ہے دیکھو سب سے بڑھ چڑھ کر دنیاوی لذتیں یہ ہیں مزے دار عمدہ مرغن اور شیریں کھانے' سرد اور ٹھنڈی شربت اور پانی خوب صورت عورتیں' نشہ' اب ہر ایک کی تلخی کو ملاحظہ فرمایئے' مزے دار اور شیریں اور مرغن کھانوں سے جگر اور معدہ ضعیف ہو جاتا ہے' آدمی قبض' بواسیر' قولنج اور بخار کے عوارض میں گرفتار ہوتا ہے - سرد برف کے پانیوں اور شربتوں سے اخیر میں دانت گر جاتے ہیں کلے سوج جاتے ہیں' معدے کی طاقت کم ہو جاتی ہے' مسوڑھوں میں ہمیشہ درد اور ورم ہوتا رہتا ہے' کبھی لقوہ عارض ہوتا ہے' خوبصورت عورتیں معاذ اللہ کثرت جماع اور عیاشی بے انتہا عوارض اور بیماریاں پیدا کرتی ہے' عمر کم ہو جاتی ہے' دماغی قوی کمزور ہو کر آدمی دیوانہ اور پاگل بن جاتا ہے' سوزاک اور آتشک جذام میں مبتلا ہوتا ہے - پناہ بخدا' نشہ تو تمام خرابیوں اور بیماریوں کی جڑ ہے' نشہ باز آدمی کسی کام کا نہیں رہتا' ساری کمائی اس میں جاتی ہے جورو بچے فاقے مرتے ہیں اخیر میں خود بھی جگر کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر راہیٔ عالم بقا ہوتا ہے اور اکثر فالج' رعشہ اور استسقاء کی تکلیفیں اٹھاتا رہتا ہے - ایسی زندگی سے موت بھلی لاحول ولا قوۃ الا باللہ) -

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ - میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطانوں اور شیطانیوں یعنی بھتنوں اور بھتنیوں سے شریر دیوؤں اور شریر پریوں سے - بعض نے یوں پڑھا ہے - مِنَ الْخُبْثِ بہ سکون با ترجمہ یہ ہوگا تیری پناہ پلید کام اور پلید خصلتوں سے (پائخانہ جاتے وقت اس دعا کے پڑھنے کا اس لئے حکم دیا کہ آدمی پائخانہ میں ذکر الٰہی نہیں کر سکتا اور وہ مقام اکثر نجس ہوتا ہے' شیطان اور پلید ایسے ہی مقاموں میں جمع ہوتے ہیں) -

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيْثِ الْمُخْبِثِ - تیری پناہ پلید نجس خبیث مخبث سے مخبث وہ شخص جس کے یار و مددگار سب خبیث ہوں یا جو لوگوں کو بری اور خبیث باتوں کی تعلیم کرے -

فَاُلْقُوْا فِي قَلِيْبٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ - آخر بدر میں جو کافر مارے گئے ان کی لاشیں ایک اندھے ناپاک پلید کرنے والے کنوئے میں ڈال دی گئیں -

اِذَا كَثُرَ الْخُبُثُ - جب برائی بہت ہو جائے (فسق و فجور کا بازار گرم ہو تو بروں کے ساتھ اچھے بھی تباہ ہوں گے) بعض نے کہا خبث سے زنا مراد ہے یا اولاد زنا -

اُتِيَ بِرَجُلٍ مُخْدَجٍ سَقِيْمٍ وُجِدَ مَعَ اُمَةٍ يَخْبُثُ

بِهَا - آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کے اعضاء میں نقصان تھا (سلیم الاعضا نہ تھا) اور بیمار تھا وہ ایک لونڈی سے برا کام کرتے ہوئے دیکھا گیا۔

اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الْخَبِیْثِ - اس خبیث کو دیکھو (یہ انہوں نے حاکم وقت کو کہا جب وہ خلاف سنت کام کر رہا تھا' معلوم ہوا کہ حاکم اگر خلاف شرع کام کرے تو اس پر انکار کرنا درست ہے)۔

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ - اس کے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

لَا تُعَوِّدُوا الْخَبِیْثَ مِنْ اَنْفُسِکُمْ - شیطان کو اپنے نفسوں پر عادت مت دلاؤ (اس کے بہکانے میں مت آؤ ورنہ اس کو عادت ہو جائے گی وہ ہر وقت بہکایا کرے گا)۔

لَا یُبْغِضُنَا اِلَّا مَنْ خَبُثَتْ وَلَادَتُهٗ - اہل بیت سے وہی دشمنی رکھے گا جس کی پیدائش ناپاک ہو گی (کم بخت ولدالحیض ہو گا یا نطفۂ شیطان)۔

خَبَجٌ - پادنا' گوز لگانا۔

خَبَجٌ - پاد' گوز۔

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَّی الشَّیْطَانُ وَلَهٗ خَبَجٌ - جب نماز کی تکبیر ہوتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بھاگتا ہے۔ ایک روایت میں حَبَجٌ حائے مہملہ سے ہے یعنی پیٹ پھولا ہوا۔

مَنْ قَرَأَ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ خَرَجَ الشَّیْطَانُ وَ لَهٗ خَبَجٌ کَخَبَجِ الْحِمَارِ - جو شخص آیۃ الکرسی (اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم اخیر تک) پڑھے تو شیطان گدھے کی طرح گوز لگاتا ہوا نکل جاتا ہے (اس کے پاس سے چلا جاتا ہے)۔

خَبْخَبَةٌ - پیٹ لٹک جانا' فریب دینا۔

خَبْخِبُوْا عَنْکُمْ مِنَ الظَّهِیْرَةِ - (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی دوپہر کو ذرا ٹھنڈا ہونے دو۔

اِبِلٌ مُخَبْخَبَةٌ - موٹے اچھے اونٹ یا بہت اونٹ۔

تَخَبْخَبَ الرَّجُلُ - اس کا بدن لٹک گیا (سٹاپے کے بعد دبلا ہو گیا)۔

بَقِیْعُ الْخَبْخَبَةِ - ایک مقام ہے مدینہ میں۔

خَبَرٌ - حکایت' نقل اور اہل حدیث کی اصطلاح میں حدیث کو کہتے ہیں۔

خُبْرٌ اور خَبُوْرَةٌ - آزمانا' چکنا کرنا۔

خِبْرٌ اور خُبْرٌ اور خِبْرَةٌ اور خُبْرَةٌ اور مَخْبَرَةٌ اور مَخْبُرَةٌ - کسی چیز کی حقیقت (ماہیت) معلوم کرنا۔ اسی سے ہے اللہ تعالیٰ کا نام خَبِیْرٌ کیونکہ وہ ہر چیز کی حقیقت جانتا ہے یا ما کان اور ما یکون سے خبردار ہے۔

بَعَثَ عَیْنًا مِنْ خُزَاعَةَ یَتَخَبَّرُ لَهٗ خَبَرَ قُرَیْشٍ - آنحضرتؐ نے خزاعہ قبیلہ کے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ قریش کی خبر معلوم کرے (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں تَخَبَّرَ وَ اِسْتَخْبَرَ - یعنی خبر دریافت کی لوگوں سے پوچھی)۔

نَهٰی عَنِ الْمُخَابَرَةِ - آنحضرتؐ نے بٹائی سے منع کیا (یعنی نصف یا ربع پیداوار یا اس کے ایک حصے پر معاملہ کرنا)۔

خُبْرَہ - حصہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے مُخَابَرَہ نکلا ہے' بعض نے کہا یہ خَیْبَرْ سے ماخوذ ہے چونکہ آنحضرتؐ نے خیبر والوں سے یہی معاملہ کیا تھا کہ آدھی پیداوار وہ لیں' آدھی آپ کو دیں۔ بعض نے کہا یہ خبار سے نکلا ہے یعنی نرم زمین۔

فَدُفِعْنَا فِیْ خَبَارٍ مِنَ الْاَرْضِ - ہم ایک نرم زمین میں پھینکے گئے۔ نووی نے کہا مخابرۃ اور مزارعت میں یہ فرق ہے کہ مخابرہ میں تخم عامل کا ہوتا ہے نہ مالک زمین کا اور مزارعت میں تخم مالک زمین کا ہوتا ہے۔

لَوْ تَرَکْنَا الْمُخَابَرَةَ - کاش ہم مخابرہ نہ کرتے (تو بہتر ہوتا) کیونکہ آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا۔

لَا نَرٰی بِالْخِبْرِ یا بِالْخُبْرِ بَأْسًا - ہم مخابرہ میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے' نووی نے کہا مشہور بکسرۂ خا ہے۔

وَنَسْتَخْلِبُ الْخَبِیْرَ - اور خبیر (جو ایک گھاس ہے) ہم چھیل رہے تھے۔ (اِسْتِخْلَابُ کھرپے (مِنْجَلُ) سے چھیلنا اسی سے ہے مخلب یعنی کھرپا (گھاس چھیلنے کا ہتھیار درانتی) نہایہ میں ہے کہ خبیر اونٹ کے بال اور کھیت وغیرہ کو بھی کہتے ہیں)۔

لَا اٰکُلُ الْخَبِیْرَ - میں سالن لگی ہوئی روٹی نہیں کھاتا۔

خُبْرَہ اور خَبِیْر- نانخورش (سالن) کو بھی کہتے ہیں' بعض نے کہا خَبِیر گوشت وغیرہ-

اُخْبُرْ طَعَامَکَ - (عرب لوگ کہتے ہیں) اپنے کھانے کو چکنا کر' اور کہتے ہیں اَتَانَا بِخُبْزَۃٍ وَّلَمْ یَاْتِنَا بِخُبْرَۃٍ- روٹی تو لے کر آیا مگر سالن ندارد-

فَلْیُخْبِرْہُ اَنَّہٗ یُحِبُّہٗ - (جب تم میں سے کوئی کسی مسلمان بھائی سے محبت رکھے) تو اس کو خبر کر دے کہ مجھ کو تجھ سے محبت ہے (اس کی نصیحت قبول کرے اگر وہ اس کا کوئی عیب بیان کرے تو خفا نہ ہو بلکہ خوش ہو- دوست وہی ہے جو اپنے دوست کو اس کی بری بات سے خبر کر دے ورنہ ہر بات کو بجا اور درست کہنے والا دوست نہیں ہے بلکہ خوشامدی تباہ کرنے والا ہے)-

حَدَّثَنَا کُلَّہٗ بِالْخَبَرِ - سفیان نے ہم سے یہ ساری حدیث اخبرنا کہہ کر بیان کی نہ عن عن کے ساتھ-

مَا اَعْلَمُ اَنَّکِ اَرْضَعْتِیْنِیْ وَلَا اَخْبَرْتِیْنِیْ - میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھ کو دودھ پلایا نہ تو نے مجھ کو (آج تک) خبر دی' تائے تانیث کے بعد ایک یا کو بڑھا دیا ہے-

لَا تُخْبِرْنَا - (ابن عاص نے پوچھا ارے حوض والے یہ تو بتا اس حوض پر درندے جانور (پانی پینے کو) آتے ہیں یا نہیں حضرت عمرؓ نے کہا) ہرگز مت بتائیو- (چونکہ ہر پانی پاک ہے جس کا کوئی وصف نہ بدلا ہو ایسے سوالات کی ضرورت نہیں)-

اَعْمَی اللّٰہُ عَلٰی ھٰذَا خُبْرَہٗ - اللہ تعالیٰ نے اس کا علم اندھا کر دیا (یعنی اس کو بے علم بنا دیا)-

عَلَی الْخَبِیْرِ بِھَا سَقَطْتَ - تیرا سابقہ اس شخص سے پڑا جو اس بات سے واقف ہے (یعنی تو نے واقف کار سے پوچھا جو اس بات کو جانتا ہے)-

اِرْتَضَاہُ اللّٰہُ بِخُبْرَتِہٖ - اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو اپنا علم دینے کے لئے پسند فرمایا-

خَیْبَرُ - ایک مشہور بستی ہے مدینہ سے چار منزل پر اور درۂ خیبر ایک درہ (وادی) ہے ہندوستان اور افغانستان کی سرحد پر- مجمع البحرین میں ہے کہ مخابرہ میں کوئی قباحت نہیں اور آنحضرتؐ نے تنازع کی وجہ سے اس سے منع کیا تھا-

وَجَدْتُ النَّاسَ اُخْبُرْ تَقْلَہٗ - (یہ ابوالدرداء کا قول ہے) میں نے لوگوں کو ایسا پایا جہاں تو ان کی آزمائش کرے ان کو برا سمجھے گا-

خَبْزٌ - مارنا' تیز ہانکنا' روٹی پکانا' روٹی کھلانا-

خُبْزٌ - روٹی-

خَبَّازٌ - نانبائی' نان فروش-

اِخْتِبَازٌ - روٹی بنانا-

خُبَّازٰی یا خُبَازٰی - مشہور بھاجی ہے لعاب دار اس کا پھول سفید سرخی آمیز ہوتا ہے-

خُبْزَۃُ الْمُسَافِرِ - مسافر کی روٹی جو گرم راکھ پر ڈال کر الٹ پلٹ کی جاتی ہے- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری زمین کو ایک روٹی بنا دے گا جس کو مومن کھائیں گے-

خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً - ایک ٹکیا-

فَیَدَعُوْہُ خُبْزَۃً - وہ سر کو کچل کر ایک روٹی کی طرح کر دیں گے-

خَبْطٌ - پتے جھاڑنا' زور سے مارنا' روندنا' بے راہ چلنا' بے ترتیب چلنا-

نَھٰی اَنْ یُّخْبَطَ شَجَرُھَا - آنحضرتؐ نے مکہ اور مدینہ کے درختوں کے پتے جھاڑنے سے منع فرمایا (یعنی جہاں تک حرم ہے وہاں کے درختوں کے)-

خَبَطٌ - نہایہ میں ہے بہ فتحۂ با اور خا' وہ پتے جو درخت سے جھاڑے جائیں جیسے مَخْبُوْطٌ ہے-

فَاَصَابَھُمْ جُوْعٌ فَاَکَلُوا الْخَبَطَ - (ابوعبیدہؓ ایک لشکر لے کر نکلے راہ میں کھانے کو کچھ نہ رہا) بھوک لگی تو درختوں کے پتے کھا گئے (اس لشکر کا نام جیش الخبط ہو گیا' بعض نے کہا خبط ایک مقام کا نام ہے جہینہ قبیلہ کا جہاں آنحضرتؐ نے یہ لشکر بھیجا تھا)-

لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ بِھٰذَا الْجَبَلِ اَحْتَطِبُ مَرَّۃً وَ اَخْتَبِطُ اُخْرٰی - (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے خود اپنے تئیں اس پہاڑ میں دیکھا کبھی تو جلانے کی لکڑیاں چنتا کبھی (چارے کے لئے)

درختوں کے پتے جھاڑتا-

فَضَرَبَتْهَا ضَرَّتُهَا بِمِخْبَطٍ فَاَسْقَطَتْ جَنِيْنًا-اس کی سوکن نے پتے جھاڑنے کی لکڑی سے اس کو مارا اس نے پیٹ کا بچہ گرادیا (اس کا حمل ساقط ہوگیا)-

هَلْ يضُرُّا الْخَبطُ فَقَالَ لَا اِلَّا كَمَا يَضُرُّ الْعِضَاَ الْخَبطُ- آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا کیا رشک سے بھی کچھ نقصان ہوتا ہے (رشک وہ کہ دوسرے کی نعمت کی تمنا کرے مگر اس کا زوال نہ چاہے اور حسد یہ کہ اس کا زوال چاہے) آپ نے فرمایا نہیں ایسا نقصان ہوتا ہے جیسے جنگلی درخت کا پتے جھاڑنے میں (یعنی خفیف نقصان ہوتا ہے ذرا ثواب میں کمی آ جاتی ہے مگر بالکل تباہی نہیں ہوتی جیسے جنگلی درخت کے پتے جھاڑو تو کچھ نقصان تو ہوتا ہے مگر درخت جڑ سے نہیں مٹتا پھر پتے نکل آتے ہیں)-

اَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ- یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مرتے وقت مجھ سے کھیلے مجھ کو پاگل بنادے (میں کلمہ توحید نہ پڑھ سکوں)-

لَا تَخْبَطُوْا خَبْطَ الْجَمَلِ- اونٹ کے پاؤں پہلے نہ اٹھاؤ (یعنی سجدے سے اٹھتے وقت)-

خَبَّاطُ عَشْوَاتٍ- اندھیروں میں چلنے والا (روشنی بھی ساتھ نہ ہوا ایسا آدمی کہیں کنوے میں گر پڑے گا یا کسی درندہ جانور پر جاپڑے گا، غرض ہلاک ہوگا)-

يَخْبِطُ فِيْ عَمْيَاءَ- (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ اندھے پن میں خبط کر رہا ہے جب کوئی جہالت کا کام کرے اور کہتے ہیں يَخْبِطُ خَبْطَ عَشْوَاءَ وَ يَرْكَبُ مَتْنَ عَمْيَاءَ- وہ اندھی اونٹنی کی طرح بے راہ چلتا ہے اور اندھے جانور کی پشت پر سوار ہے-

قَدْ كُنْتَ تَقْرِى الضَّيْفَ وَ تُعْطِى الْمُخْتَبِطَ- (ابن عامر سے مرض موت میں لوگ کہنے لگے) تو تو مہمان کی مہمانداری کرتا تھا اور جس شخص سے جان پہچان نہ ہو اس سے سلوک کرتا تھا (بے سابقہ معرفت لوگوں کو دیتا، اس کو مشابہت دی رات کے وقت پتے جھاڑنے والے سے)-

خَبْطٌ- کہتے ہیں بے انتظامی کے ساتھ کوئی کام کرنا یا بے معنی بے ترتیب بے مناسبت باتیں کرنا- مجمع البحرین میں ہے کہ خَبْطٌ ہاتھوں کا مارنا جیسے رخ پاؤں مارنا، خبط ایک مقام کا بھی نام ہے جیسے آپ روایت میں كَانَ اَبِیْ يَنْزِلُ الْحِصْبَةَ قَلِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ خَبْطٍ وَّ حِرْمَانَ- یعنی میرے باپ محصب میں تھوڑی دیر ٹھہرتے وہ خبط اور حرمان کے پاس ہے-

خَبْلٌ- خراب کرنا، قید کرنا، روکنا، تقصیر کرنا، بے قرار ہونا، دیوانہ ہونا، شل ہونا-

اِخْبَالٌ- عاریت دینا-

اِنْ تَسْتَخْبِلْ يَبْخَلْ- (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اگر تو اس سے کچھ مانگے تو وہ بخیلی کرے-

مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ- جو شخص قتل کیا جائے یا اس کے اعضاء کو نقصان پہنچایا جائے (مثلاً ہاتھ یا پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا آنکھ پھوڑ دی جائے)

خَبَلَ الْحُبُّ قَلْبَهٗ- (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) عشق نے اس کا دل بگاڑ دیا-

رَجُلٌ خَبِلٌ یا مُخْتَبِلٌ- جو شخص قتل کیا جائے یا اس کا کوئی عضو بیکار کر دیا جائے-

بَنُوْ فُلَانٍ يُطَالِبُوْنَ بِدِمَاءٍ وَّ خَبْلٍ- فلاں قبیلہ والے اپنے خون اور نقصان کا دعویٰ کر رہے ہیں-

خَبَلٌ اور خُبُلٌ- جنون اور دیوانگی-

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ الْخَبْلُ- قیامت کے سامنے فساد ہو گا (کشت وخون آب و ہوا کی خرابی)-

شَكَتْ اِلَيْهِ رَجُلًا صَاحِبَ خَبْلٍ يَاْتِيْ اِلٰى نَخْلِهِمْ فَيُفْسِدُهٗ- انصارؓ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ایک مفسد شخص ان کے کھجور کے درختوں پر آتا ہے ان کو خراب کر ڈالتا ہے-

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جو شخص شراب پیے (اور توبہ نہ کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت کے دن) دوزخیوں کے پیپ لہو کی تلچھٹ (جو

ان کے زخموں سے ٹپکے گی) پلائے گا- اصل میں خبال کہتے ہیں فساد اور خرابی کو جیسے قرآن میں ہے مَازَا دُوْکُمْ اِلَّا خَبَالًا -[1] خواہ یہ فساد افعال میں ہو یا اقوال میں یا عقول میں یا اجسام میں-

وَبِطَانَةً لَّاتَالُوْ اُخبَالًا - اور ایک ہمراز رفیق جو اس کے خرابی میں کمی نہیں کرتا-

جِئْتُ لِاَکْسِرَ مَسْجِدَ الْخَبَالِ - (کچھ لوگوں نے خواہ مخواہ ضد سے کوفہ کے پشت پر ایک مسجد بنائی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) میں اس لئے آیا ہوں کہ فساد کی مسجد توڑ دوں (جیسے آنحضرتؐ نے مسجد ضرار کو توڑا اور جلا دیا تھا)-

خَبْنٌ - یاخِبَانٌ - موڑنا' سینا' چھپانا-

مَنْ اَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ ذِیْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَیْءَ عَلَيْهِ - جو شخص (پرائے باغ میں سے) جب اس کو حاجت ہو (مثلاً سخت بھوکا ہو) منہ سے کچھ کھالے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں (اس کو کچھ سزا نہ ہوگی مرتا کیا نہ کرتا بشرطیکہ کپڑے میں چھپا کر کچھ نہ لے جائے)- اصل میں خُبنہ کہتے ہیں ازار کے تہ اور کپڑے کے کنارے کو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَخْبَنَ الرَّجُلُ جب کوئی شخص اپنی پلو میں کچھ چھپالے (ازار کا پلو ہو یا چادر کا) محیط میں ہے کہ خُبنہ اس کو بھی کہیں گے جو کھانا آدمی اپنے بغل یا آستین میں چھپالے-

فَلْيَاکُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً - اس میں سے (یعنی گرے پڑے میوے میں سے) کھالے لیکن کپڑے میں چھپا کر نہ لے جائے- (بعض نے اس حدیث کو عام رکھا ہے مضطر اور غیر مضطر کے لئے اور باغ میں سے کھانا لینا درست رکھا ہے' بعض نے اسکو مضطر سے خاص کیا ہے- فتنی نے کہا اگر یہ حدیث مضطر سے خاص ہوتی تو گرے پڑے کی قید بیکار ہو جاتی ہے کیونکہ مضطر کو تو درخت سے توڑ کر بھی کھانا درست ہے)-

خَبْوٌ - یاخُبُوٌّ - ٹھہر جانا' بجھ جانا' قرآن میں ہے کُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيْرًا - جب ان کی لو بجھ جائے گی ہم اس کو اور بھڑکا دیں گے-

اِخْبَاءٌ - بجھا دینا-

خِبَاءٌ - خیمہ' ڈیرہ-

فَاَمَرَ بِخِبَائِهٖ فَقُوِّضَ - پھر آپ نے اپنے ڈیرے کو اکھیڑنے کا حکم دیا وہ اکھیڑا گیا' نہایہ میں ہے کہ خِبَاءٌ عربوں کا گھر جو اونٹ یا بکری کے اون کا ہوتا ہے' دو چوبہ اور سہ چوبہ اس کی جمع اَخْبِيَةٌ ہے-

اَهْلُ خِبَاءٍ اَوْ اَخْبَاءٍ - یہ راوی کی شک ہے کہ مفرد کا صیغہ کہا یا جمع کا-

شَهَادَةُ الْمُخْتَبِیْ - چھپ کر گواہ بننے والے کی گواہی' باقی حدیث اس باب کی خبأ میں شروع باب میں گذر چکی ہیں' نہایہ اور مجمع میں ہے کہ خِبَاءٌ بالوں کا نہیں ہوتا اور مجمع البحرین میں ہے کہ بالوں کا بھی ہوتا ہے-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ التَّاءِ

خَتٌّ - پے در پے نیزہ مارنا اور ایک مقام کا نام ہے-

خَتَتٌ - سستی' کاہلی' بدن کی ناتوانی-

اِنَّهٗ اخْتَاتَ لِلضَّرْبِ حَتّٰی خِيْفَ عَلَيْهِ - شمر نے کہا روایت یوں ہی ہے' اور مشہور اَخَتَّ ہے' اِخْتَاتَ سے بمعنی شرم کرنا' منتہی الارب میں ہے اَخَتَّ فُلَانًا اس کا حصہ کم کیا-

مُخْتَتِیْ یا مُخِتٌّ - چھوٹا' منکسر بننے والا یہ خَتِيْت سے ہے بہ معنی خسیس' اور حقیر-

خُتَّی - ایک شہر کا نام ہے باب الابواب میں-

خَتْرٌ - یاخُتُوْرٌ - بگڑنا' خراب ہونا' دغا کرنا-

خَاتِرٌ اور خَتَّارٌ اور خَتِيْرٌ اور خُتُوْرٌ اور خِتِّيْرٌ - دغا باز' فریبی-

مَاخَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ - جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے (دغا بازی) تو دشمن ان پر غالب کر دیا جاتا ہے (میں نے بچشم خود معائنہ کیا ۱۸۵۷ء میں نانا راؤ تا

[1] وہ تمہیں نقصان میں ہی دھکیلیں گے-(م)

نیتا اور اس کے ساتھیوں نے انگریزوں کے ساتھ عہد کر کے پھر دغابازی سے ان کو مار ڈالا آخر اللہ تعالیٰ نے انگریزوں کو ان پر غالب اور مسلط کر دیا اور اس کی نظیریں تاریخ میں سینکڑوں ہیں- نواب سراج الدولہ حاکم بنگالہ نے بھی عہد شکنی کی آخر دشمن اس پر غالب آئے)-

اَلْعَاقِلُ غَفُوْرٌ وَّ الْجَاهِلُ خَتُوْرٌ- عقل مند خطاؤں کو معاف کرتا ہے اور جاہل دغابازی کرتا ہے (آخر خود ذلیل اور خوار ہوتا ہے)-

خَتْلٌ یاخَتْلَاف -فریب کرنا' مکاری کرنا-

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُعَطَّلَ السُّيُوْفُ مِنَ الْجِهَادِ وَ اَنْ تُخْتَلَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ- قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تلواریں بیکار رکھی جائیں گی کوئی ان سے جہاد نہیں کرے گا اور دین کے پردے میں دنیا حاصل کی جائے گی (ظاہر میں دین داری دکھلائیں گے بڑے درویش پیر مرشد مولوی مقدس بنیں گے تا کہ لوگ ان کے معتقد ہوں اور دل میں دنیا کمانا مقصود ہو گا' ایں ہمہ شکل از برائے اکل[1] لعنت خدا کی ایسے مولویوں اور مشایخوں پر جو اپنی تقدس کی روٹی کھائیں اور جاہلوں کو دام فریب میں لائیں- سچے فقیر اور مولوی کی میں ایک نشانی بتائے دیتا ہوں اس سے تمیز کرلو اگر وہ فقیر یا مولوی محنت مزدوری کر کے اپنی روٹی کماتا ہے اور دنیا داروں کی ذرا بھی زیادہ خاطر داری یا ان سے ملنے کی فکر نہیں کرتا تب تو وہ سچا مولوی اور فقیر ہے ورنہ جو فروش گندم نما ہے خدا اس کی صحبت سے بچائے رکھے)-

خَتَلَ الذِّئْبُ الصَّيْدَ- (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) بھیڑیے نے فریب دیا یعنی جانور کو پکڑنے کے لئے چھپ کر بیٹھا-

يَخْتَلُ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا- آپ چھپ کر ابن صیاد کی کوئی بات سننا چاہتے تھے-

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِلِاسْتِطَالَةِ وَالْخَتْلِ- کچھ طالب العلم ایسے ہیں جو علم کو زبان درازی اور فریب کے لئے سیکھتے ہیں (تا کہ لوگوں میں اپنی لیاقت ظاہر ہو جاہلوں کو دھوکا دیں بڑے مولوی کہلائیں)-

يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعِنَهٗ- وہ چھپ کر ایک شخص کے فکر میں تھا اس کو برچھا مارے' ابراہیم بن محمد ختلی حدیث کا ایک راوی ہے-

خَتْمٌ- اخیر تک پہنچنا' ساری کتاب پڑھ یا لکھ ڈالنا' مہر کرنا' فارغ ہونا-

اٰمِيْنُ خَاتِمُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- آمین کیا ہے گویا پروردگار کی مہر ہے (جیسے خط پر مہر کر دو تو کوئی کھول نہیں سکتا' اس طرح آمین کہنے والے کو کوئی ستا نہیں سکتا ہر آفت اور بلا سے محفوظ رہتا ہے)-

نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَان- آنحضرتؐ نے انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا (یعنی بلا ضرورت محض زیب و زینت کے لئے) مگر اس شخص کے لئے جو حکومت رکھتا ہو (اس کو کاغذوں پر مہر کرنے کی ضرورت پڑتی ہو' طیبی نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور انگوٹھی پہننا جائز ہے یا محمول ہے اس شخص پر جو بے فائدہ اور بے ضرورت محض زیب و زینت کے لئے پہنے)-

نَهٰى اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ هٰذِهٖ اَوْ فِیْ هٰذِهٖ- آنحضرتؐ نے مجھ کو منع کیا کہ میں اس انگلی (یعنی بیچ کی انگلی) اور اس انگلی (اس کے پاس والی انگلی میں انگوٹھی پہنوں (کراہت مردوں کے لئے ہے عورتوں کو ہر انگلی میں پہننا درست ہے-)

فِیْ اَعْنَاقِهِمِ الْخَوَاتِيْمُ- ان کے گردنوں میں ہار ہوں گے (نشانی کے لئے' یہاں خواتیم سے سونے وغیرہ کے وہ زیور مراد ہیں جو گردن میں پہنائے جاتے ہیں)-

يَخْتِمُ بِقُلْ هُوَاللّٰهُ- وہ کیا کرتا تھا (ہر رکعت میں اپنی قرأت) قل ھو اللہ پر ختم کرتا (یعنی اخیر میں قل ھو اللہ پڑھ لیتا)-

---

[1] یہ شکل وصورت (حالت) صرف پیٹ بھرنے کے لئے اختیار کر رکھی ہے-(م)

فَطَرَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ- آنحضرتؐ نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی (یہ انگوٹھی سونے کی تھی جو پہلے آپ نے پہنی تھی پھر نکال ڈالی اور زہری نے اس روایت میں وہم کیا جو چاندی کی انگوٹھی نکال کر پھینک دینے کا ذکر کیا حالانکہ دوسری روایتوں سے ثابت ہے کہ چاندی کی انگوٹھی آپ وفات تک پہنے رہے جس کے نگینہ پر یہ نقش تھا- محمد رسول اللّٰہ)-

نَهٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ- آنحضرتؐ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا- (نووی نے کہا لیکن چاندی کی انگوٹھی بالاتفاق مردوں کے لئے جائز ہے اور بعض نے بے ضرورت کے اس کا پہننا بھی مکروہ رکھا ہے لیکن بادشاہ اور حاکم کے لئے جائز رکھا ہے)-

اُنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمٌ- دیکھ ایک انگوٹھی ہی سہی- (وہی لے کر آ)-

اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ- نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں پر مہر کر دے گا (اس میں ایمان کا نور نہ جا سکے گا کفر جم جائے گا)-

لَاتَفْتَحُ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ- دیکھ مہر کو ناحق نہ توڑ (یعنی حرام طور پر ازالۂ بکارت مت کر)-

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ اَمَانَتَکَ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ- میں تیرا ایمان اور تیرا آخری عمل (خاتمہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (بعض نے کہا امانت سے آدمی کے بال بچہ مال اسباب جن کو وہ وطن میں چھوڑ جاتا ہے مراد ہے)-

اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ خَوَاتِمَهٗ- میں جامع کلمے (جن کے لفظ تھوڑے ہوں معنی بہت) اور آخری کلمے (یعنی قرآن جو اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو دنیا میں اترا) دیا گیا-

اُعْطِیْتُ خَوَاتِیْمَ الْبَقَرَةِ- میں سورۂ بقر کی اخیر کی آیتیں (یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے اخیر تک) دیا گیا-

فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ- میں نے مہر نبوت کو دیکھا (وہ چھپر کھٹ کی گھنڈی کی طرح آپ کے کندھے پر تھی- ایک روایت میں ہے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب آپ پیدا ہوئے تو فرشتے نے آپ کو پانی میں تین غوطے دیئے پھر سفید حریر کی ایک تھیلی نکالی اس میں ایک مہر تھی وہ آپ کے کندھے پر لگا دی- بعض نے کہا یہ پیدایش کے ساتھ ہی آپ کے کندھے پر تھی ایک روایت میں ہے اس میں یہ لکھا تھا تو جدھر چاہے ادھر جا تجھ کو اللہ کی مدد ہے)-

وَالْقِرَأَةُ بِالْخَوَاتِیْمِ- سورتوں کی آخری آیتیں پڑھنا-

ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰیَاتِ الْخَوَاتِمَ- پھر آپ نے سورۂ آل عمران کے اخیر کی دس آیتیں پڑھیں- (یعنی انّ فی خلق السمٰوات سے اخیر تک)-

خَاتَمْ- بہ فتحہ تا اور کسرۂ تا دونوں آنحضرتؐ کے نام ہیں-

خَتَمَ اللّٰهُ حَتّٰی لَاتَعْقِلَ وَلَا تَعِیَ خَیْرًا- اللہ نے مہر کر دی اب نہ تجھے عقل رہے گی نہ تو اچھی بات کو یاد رکھے گا (ذہن اور حافظہ دونوں خراب ہو گئے)-

قَالَ لِمَنْ عَلَیْهِ خَاتَمُ شَبَهٍ مَالِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ- ایک شخص کو پیتل کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ میں سے بتوں کی بو پاتا ہوں (بت اکثر پیتل کے بنائے جاتے ہیں) اور ایک شخص کو خاتم حدید لوہے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو فرمایا ارے میں تجھ کو دوزخیوں کا گہنا پہنے دیکھتا ہوں-

اَلتَّخَتُّمُ بِالْیَاقُوْتِ یَنْفِی الْفَقْرَ- یاقوت کی انگوٹھی پہننا محتاجی کو دور کرتا ہے (نہایہ میں ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو شاید یاقوت میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہو کہ اس کا پہننے والا مالدار ہو جائے یا مطلب یہ ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی والا مالدار ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ اس کو بیچ ڈالے)-

میں:- کہتا ہوں ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے اسناد میں محمد بن عبداللہ شیبانی کذاب اور وضاع ہے- ابن عدی اور ابن حبان نے کہا یہ حدیث باطل ہے اسی طرح یہ حدیث تَخَتَّمُوْا بِالْعَقِیْقِ فَاِنَّهٗ یَنْفِی الْفَقْرَ یہ بھی باطل اور موضوع ہے-

اَللّٰهُمَّ اَسْتَوْدِعُکَ خَاتِمَةَ عَمَلِیْ- یا اللہ میں اپنا

آخری عمل تیرے سپرد کرتا ہوں-

مَنْ خُتِمَ لَهٗ بِقِيَامِ لَيْلَةٍ ثُمَّ مَاتَ فَلَهُ الْجَنَّةُ-جس شخص کا آخری کام شب بیداری اور شب میں عبادت ہو پھر وہ مرجائے تو بہشت پائے گا-

اَسْلَمَ دَرَاهِمَ فِىْ خَمْسَةِ مَخَاطِيْمَ حِنْطَةٍ اَوْشَعِيْرٍ-ایک شخص نے روپیہ دے کر گیہوں یا جو کے پانچ مخاتیم کے لئے سلم کی (مخاتیم سے یہاں اناج کے تھیلے مراد ہیں جن پر مہر کر دی جاتی ہے اور ان کا وزن معین ہوتا ہے-مجمع البحرین میں ہے کہ آنحضرتؐ کی مہر نبوت ایک سیب کی طرح تھی-واللہ اعلم-

خَوَاتِيْمُ-اصطلاح جفر میں ان سات حرفوں کو کہتے ہیں جوملا کر نہیں لکھے جاتے یعنی ا د ذ ر ز و لا-

خَاتِمَةُ الْكِتَابِ-کتاب کا آخری حصہ-

خَتْنٌ-کاٹنا' ختنہ کرنا-

خُتُوْنٌ اور مُخَاتَنَةٌ-دامادی کا رشتہ لگنا-

خَاتُوْنُ-شریف عورت-اس کی جمع خَوَاتِيْنُ ہے-

خِتَانٌ-ختنہ کرنا-

اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ-جب دونوں ختنے مل جائیں (یعنی حشفہ فرج میں داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو' اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور بعض صحابہ اس طرف گئے ہیں کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا) ختنہ ساتویں دن مستحب ہے' امام مالک اور اکثر علماء کے نزدیک ختنہ سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے-مرد اور عورت دونوں کا ختنہ سے مقصود یہ ہے کہ جماع کی لذت کم ہو جائے یا پیشاب کے بعد طہارت اچھی طرح ہو سکے-

فَقَالَ لَهٗ خَتَنُهٗ اِنَّ لَكَ فِىْ غَنَمِىْ مَا جَاءَتْ بِهٖ قَالِبَ لَوْنٍ-حضرت موسیٰؑ سے ان کے ختن (سسر نے حضرت شعیبؑ) کہنے لگے جو بکری ہمارے یہاں بے رنگ پیدا ہو (ماں باپ کے رنگ کے خلاف) وہ بھی تیری ہے-عرب لوگ ختن کہتے ہیں جورو کے رشتہ داروں کو' اس کی جمع اَخْتَانٌ آتی ہے جیسے خاوند کے رشتہ داروں کو اَحْمَاءٌ کہتے ہیں اور صِهْرٌ اور اَصْهَارٌ دونوں کو شامل ہے یعنی سسرالی رشتہ دار-

خَاتَنَهٗ-اس سے سسرالی رشتہ کیا-

عَلِيٌّ خَتَنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-حضرت علیؓ آنحضرتؐ کے داماد تھے-

اَيَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى شَعْرِ خَتَنَتِهٖ-کیا آدمی اپنے خوش دامن (ساس) کے بال دیکھ سکتا ہے (گو اس کا محرم تو ہے مگر قرآن میں ولا یبدین زینتھن میں جن لوگوں کا ذکر ہے ان میں داماد کا ذکر نہیں ہے' اس لئے ابن جبیر نے کہا میں اس کی اجازت نہیں دیتا)-

وُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْتُوْنًا مَقْطُوْعَ السُّرَّةِ-آنحضرتؐ ختنہ کئے ہوئے آنول کٹے ہوئے پیدا ہوئے (ایک روایت ایسی ہی ہے-دوسری روایت میں ہے کہ شق صدر کے وقت فرشتوں نے آپ کا ختنہ کیا تھا' تیسری روایت میں ہے کہ عبدالمطلب نے ساتویں دن آپ کا ختنہ کیا' کعب احبار نے کہا تیرہ پیغمبر مختون پیدا ہوئے ہیں، مجمع البحرین میں ہے کہ چودہ پیغمبر حضرت آدمؑ حضرت شیثؑ اور حضرت نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ اور حضرت یوسفؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت سلیمانؑ اور حضرت زکریاؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کے پیغمبر اور حضرت محمد ﷺ)-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الثَّاءِ

خَثْرٌ-مزاج بھاری ہونا' جی متلانا' غلیظ ہونا-

خَثْرٌ-گھر میں ٹھہرے رہنا' شرم کرنا-

اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَاثِرُ النَّفْسِ-آنحضرتؐ کا (ایک دن) صبح کے وقت مزاج

ل عقیق (موتی) کی انگوٹھی پہنا کر و یہ فقر دور کرنے والی ہے-(م)

بھاری تھا (یعنی خوش اور ہلکے نہ تھے)۔

مَالِیْ اَرٰی ابْنَکِ خَاثِرَ النَّفْسِ - (آنحضرتؐ نے ام سلیم سے فرمایا) آج کیا ہے تیرا بچہ خوش مزاج نہیں ہے (بلکہ اداس معلوم ہوتا ہے) انھوں نے کہا اس کی چڑیا مر گئی۔

ذَکَرْنَا لَهٗ الَّذِیْ رَاَیْنَا مِنْ خُثُوْرِهٖ - تم نے اس کی بد مزاجی جو دیکھی تھی بیان کی۔

خُثَارَةُ النَّفْسِ - مزاج کی گرانی - محیط میں ہے کہ خثارہ بچا ہوا دودھ کا حصہ جو غلیظ ہو جاتا ہے - عرب لوگ کہتے ہیں ذَهَبَ صَفْوُهٗ وَ بَقِیَ خُثَارَتُهٗ - اچھا اچھا صاف تو ختم ہو گیا اور غلیظ تلچھٹ رہ گیا۔

خَثْلٌ - بڑے پیٹ والا۔

خَثْلَهٗ اور خَثْلَةٌ - ناف اور مثانے کے درمیان کا مقام یعنی پیڑو۔

اَحَبُّ صِبْیَانِنَا الْعَرِیْضُ الْخَثْلَةُ - ہم کو بہت پسند اپنے بچوں میں وہ ہیں جن کے پیڑو اچھے کشادہ ہیں۔

خَثْیٌ - جانور کا گوبر کرنا۔

خِثْیٌ - جانور کا گوہ - محیط میں ہے کہ خِثْیٌ گائے اور ہاتھی کے گوبر کو کہیں گے - نہایہ میں ہے کہ اصل میں خِثْیٌ گائے کے گوبر کو کہتے تھے پھر اونٹ کی مینگنی کو بھی کہنے لگے چنانچہ ابوسفیان کی حدیث میں ہے فَاَخَذَ مِنْ خِثْیِ الْاِبِلِ فَفَتَّهٗ اونٹ کی مینگنی لی اس کو چورا کیا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْجِیْمِ

خَجٌّ - دھکیلنا، چیرنا، جماع کرنا، پاؤں سے مٹی اڑانا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ السَّکِیْنَةَ وَهِیَ رِیْحٌ خَجُوْجٌ فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَیْتِ - اللہ تعالیٰ نے سکینہ کو بھیجا وہ ایک زور کی ہوا ہے (آندھی ہے تیزی کے ساتھ آئے اور کج ہو کر نکل جائے) اس نے خانہ کعبہ کو طوق کی طرح گھیر لیا ایک روایت میں فَتَطَوَّتْ مَوْضِعَ الْبَیْتِ ہے یعنی خانہ کعبہ کے مقام کو لپیٹ لیا۔

اَلسَّکِیْنَةُ رِیْحٌ خَجُوْجٌ - یہ طبرانی کی روایت ہے۔

فَکَاَنَّهٗ خَجُوْجٌ - گویا وہ تیز آندھی ہے۔

کَانَ فِیْ سَفِیْنَةٍ اَصَابَتْهَا رِیْحٌ فَخَجَّتْهَا - وہ ایک کشتی میں سوار تھا تیز ہوا نے اس کشتی کو موڑ دیا (پھرا دیا)۔

خَجَلٌ - شرم کرنا، دہشت پانا، چپ ہو جانا، بھاری ہونا، لمبی اور گنجان ہونا، حیران ہونا۔

اِذَا جُعْتُنَّ دَقِعْتُنَّ وَ اِذَا شَبِعْتُنَّ خَجِلْتُنَّ - جب تم بھوکی ہوتی ہو (محتاج) تو مٹی میں منہ لگا دیتی ہو اور جب سیر ہوتی ہو تو سست ہو جاتی ہو یا حیران رہ جاتی ہو یا مگرا پنا کرنے لگتی ہو (اتراتی ہو) غرور کرتی ہو)۔

فَاَتٰی عَلٰی وَادٍ خَجِلٍ - وہ ایک نالے میں آیا جو بہت سرسبز اور گنجان تھا (وہاں گھاس خوب لمبی اور گنجان تھی)۔

خَجِلَ الْوَادِیْ وَالنَّبَاتُ - (یہ عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں) جب وہاں خوب گھنے جھاڑ ہوں اور مکھیاں شور مچا رہے ہوں۔

خَجِلٌ - شرمندہ، نادم۔

خَجَالَةٌ - بہ معنی شرمندگی جو عوام استعمال کرتے ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ صواب خَجْلَةٌ یا خَجَلٌ ہے۔

فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ - ایسا کرنا مہمان کو شرمندہ کرتا ہے (یعنی مہمان سے پہلے کھانے سے ہاتھ اٹھا لینا)۔

خَجْیٌ - چلنے میں پاؤں سے مٹی اڑانا، شرم کرنا۔

اِخْجَاءٌ - بہت جماع کرنا۔

خَجْوَاءُ - وہ عورت جس کی فرج کشادہ ہو۔

تَخْجِیَةٌ - جھکانا۔

کَالْکُوْزِ مُخْجَیًا - بہ تقدیم خا بر جیم ایک روایت میں ایسا ہی ہے اور مشہور بہ تقدیم جیم بر خا ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الدَّالِ

خَدْبٌ - مارنا، کاٹنا، جھوٹ بولنا۔

خِدَبٌّ مِنَ الرِّجَالِ کَاَنَّهٗ رَاعِیُ غَنَمٍ - حضرت عمرؓ لمبے بھاری بھرکم آدمی تھے جیسے چرواہے ہوتے ہیں۔

وَبَیْنَ نِسْعَیْهِ خِدَبًّا مُلْبِدًا - اس کے دونوں تسموں کے درمیان ایک بھاری موٹی چیز ہے اس پر خوگیر پڑی ہوئی ہے

(مراد اس کا کوہان ہے یا پٹھا)۔

لَاُنْكِحَنَّ بَبَّه جَارِيَةً خِدَبَّه۔ میں ببہ کا (یعنی بچہ کا) ایک موٹی چھوکری سے بیاہ کروں گی (یہ کہہ کر وہ اپنے بچے کو کھلا رہی تھی)۔

فِيْ لِسَانِهٖ خَدَبٌ۔ وہ زبان دراز ہے۔

سَيْفٌ خَدِبٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

خَدَّابٌ۔ بمعنی كَذَّابٌ یعنی جھوٹا۔

خَدْبٌ۔ دودھ بہت دوہنا۔

خَيْدَبٌ۔ کھلا رستہ۔

اَخْدَبُ۔ لمبا۔

خِدَاجٌ۔ نقصان، مدت پوری ہونے سے پہلے زچگی ہونا۔

خَدِيْجٌ اور مُخْدَجٌ۔ ناقص اور ناتمام۔

كُلُّ صَلٰوةٍ لَيْسَتْ فِيْهَا قِرَأَةٌ فَهِيَ خِدَاجٌ۔ جس نماز میں قرأت نہ ہو وہ ناقص ہے۔

كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

خَدَجَتِ النَّاقَةُ۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹنی نے وقت سے پہلے بچہ جنا گو اس کے اعضا پورے ہو گئے ہوں اور اَخْدَجَتِ النَّاقَةُ اس وقت کہتے ہیں جب ایسا بچہ جنے جس کے اعضا پورے نہ ہوئے ہوں، گو حمل کی مدت پوری ہو۔ حدیث (كُلُّ صَلٰوةٍ لا يقرأ فيها الخ) میں ذات کا لفظ محذوف ہے۔ یعنی ذات خداج نقصان والی ہے یعنی ناقص ہے یا مبالغہ کے طور پر مصدر کا اطلاق کر دیا، جیسے کہتے ہیں زَيْدٌ عَدْلٌ یا فَاِنَّمَا هِيَ اِقْبَالٌ وَّ اِدْبَارٌ۔ اور زکوٰۃ کی حدیث میں ہے فِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعٌ خَدِيْجٌ۔ ہر تیس گایوں میں ایک برس کی ایک گائے ہے جو ناقص الخلقت گائے کی طرح چھوٹی ہوتی ہے یعنی بہ نسبت ثنی اور رباعی کے۔

اِنَّهٗ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخْدَجٍ سَقِيْمٍ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک ناقص الخلقت شخص لایا گیا جو بیمار بھی تھا۔

اِنَّهٗ مُخْدَجُ الْيَدِ۔ وہ ذوالثدیہ ناقص ہاتھ والا ہوگا (لنجا ہوگا)۔

تُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ وَلَا تُخْدِجِ التَّحِيَّةَ لَهُمْ۔ تو ان کو سلام کرے اور سلام میں کمی نہ کرے (بلکہ پورا سلام کرے)۔

خَدِيْجَه۔ آنحضرتؐ کی پہلی بیوی کا نام تھا پہلے وہ ابوہالہ کے نکاح میں تھیں ان سے دو لڑکے پیدا ہو چکے تھے ہالہ اور عتیق، پھر آنحضرتؐ نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چالیس برس چھ مہینے کی تھی اور آنحضرتؐ کی عمر اکیس سال کی تھی، ان کے بطن سے آنحضرتؐ کی چار لڑکیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ ہوئیں اور ایک صاحب زادہ قاسم نامی پیدا ہوئے اور بعض کہتے ہیں تین صاحب زادے قاسم، طیب اور طاہر لیکن تین صغرسن میں گذر گئے، مجمع البحرین میں ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ ایمان لائے اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ مگر یہ صحیح نہیں ہے مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ ایمان لائے اور بچوں میں حضرت علیؓ اور عورتوں میں حضرت خدیجہؓ۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم آنحضرتؐ کی نبوت ملنے سے پہلے پیدا ہوئے تھے اور نبوت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ، ایک روایت میں ہے کہ نبوت کے بعد صرف حضرت فاطمہ پیدا ہوئیں واللہ اعلم۔

خَدٌّ۔ نشان کرنا، زمین میں خندق بنانا اس کو چیرنا۔

تَخْدِيْدٌ۔ کم ہونا، دبلا ہونا، کر جانا، دبلا کر دینا۔

اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ۔ کھائی والے (خندق والے) یہ نجران کے نصاریٰ تھے، زرعہ بن کعب ذونواس حمیری جو یمن کا بادشاہ تھا اس نے ان سے کہا تم نصرانی مذہب چھوڑ کر یہودی ہو جاؤ انھوں نے نہ مانا، تب اس نے ایک خندق کھودی اس میں آگ روشن کی اور ایک ایک کر کے ان کو اس میں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر سورۂ بروج میں فرمایا اور ان نصرانیوں کو مومنین فرمایا چونکہ اس وقت مذہب عیسوی وہی سچا مذہب تھا۔ اُخْدُوْد کی جمع اَخَادِيْد آئی ہے۔

اَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَجْرِيْ فِيْ غَيْرِ اُخْدُوْدٍ۔ بہشت کی نہریں بن نالیوں کے بہہ رہی ہیں (دنیا کی ندیوں کی طرح نہیں ہیں جو نالی کے اندر بہتی ہیں)۔

خُدُّ الْعَذْرَاءِ - شہر کوفہ کا لقب ہے۔

خَدٌّ - رخسارہ (گال) کو بھی کہتے ہیں۔

خُدُوْدٌ - (جمع ہے خَدٌّ کی) بمعنی طریقت اور جماعت اور لمبی نالی۔

خُدَّةٌ - لمبا گدھا' جمع اس کی خُدَدٌ ہے۔

مِخَدَّہ - تکیہ' جمع اس کی مَخَادٌّ ہے۔

يُخِدَّانِ الْاَرْضَ بِاَقْدَامِهِمَا - دونوں اپنے پاؤں سے زمین کو چیرتے ہوئے (یعنی منکر اور نکیر جو قبر میں آئیں گے)۔

لَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ مُضْغَةُ لَحْمٍ اِلَّا تَخَدَّدَتْ - شیطان کے منہ پر گوشت کا کوئی لوتھڑا ایسا نہیں رہے گا جو پھٹ نہ جائے (تڑخ نہ جائے)۔

خَدْرٌ - حیران ہونا' گلہ سے الگ ہو جانا' پردے میں رکھنا' اقامت کرنا۔

خَدَرٌ - سن ہونا۔

خِدْرٌ - پردہ۔

تَخْدِيْر - سن کرنا شل کرنا۔

مُخَدِّرٌ - وہ دوا جو تخدیر کرے جیسے افیون بھنگ تمباکو وغیرہ۔

خَدِرُوْہ - عضو جو سن ہو گیا ہو۔

خُدْرٌ - شب' تاریک۔

كَانَ اِذَا خُطِبَ اِلَيْهِ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ اَتَى الْخِدْرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا خَطَبَكِ اِلَيَّ فَاِنْ طَعَنَتْ فِى الْخِدْرِ لَمْ يُزَوِّجْهَا - آنحضرتؐ کی صاحب زادی سے نکاح کرنے کا جب کوئی پیغام دیتا تو آپ کیا کرتے اس پردے کے پاس آتے جو گھر کے ایک کونے میں پڑا رہتا ہے اور اس میں کنواری لڑکیاں رہتی ہیں اور فرماتے فلاں شخص نے میرے پاس تیرا پیغام بھیجا ہے اگر وہ یہ سن کر پردے کے اندر بھاگ جاتی تو آپ اس کا نکاح نہ کرتے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اگر وہ پردے میں کونچا مارتی' دوسری روایت میں یوں ہے اگر وہ یہ سن کر پردے کو ٹھونگا مارتی (گویا یہ ناراضی کی نشانی ہوتی' اگر سکوت کرتی تو رضامندی سمجھی جاتی)۔

خَادِرٌ - شیر جو اپنے گوی میں رہتا ہے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَدَرَ الْاَسَدُ یا اَخْدَرَ شیر اپنے گوی میں چلا گیا۔

اِنَّهٗ رَزَقَ النَّاسَ الطِّلَاءَ فَشَرِبَهٗ رَجُلٌ فَتَخَدَّرَ - حضرت عمرؓ نے لوگوں کو طلا پلایا۔ طلا انگور کا وہ شیرہ جو پک کر اس کے دو تہائی جل گئے ہوں) ایک شخص نے جو پیا اس کو نشہ ہو گیا (یعنی اعضا میں سستی آ گئی نہ وہ نشہ جو شراب میں ہوتا ہے)۔

خَدِرَتْ رِجْلُهٗ فَقِيْلَ لَهٗ مَا لِرِجْلِكَ قَالَ اِجْتَمَعَ عَصَبُهَا قِيْلَ لَهٗ اذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَبَسَطَهَا - عبداللہ بن عمرؓ کا پاؤں سن ہو گیا لوگوں نے پوچھا تمہارے پاؤں کو کیا ہوا؟ انھوں نے کہا اس کے پٹھے جڑ گئے' لوگوں نے کہا تم کو جو شخص سب لوگوں میں زیادہ محبوب ہو اس کو یاد کرو۔ انھوں نے کہا یا محمدؐ! اسی وقت پاؤں پھیلا یا (پاؤں کھل گیا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ غائب کی ندا مطلقاً منع نہیں ہے نہ وہ شرک ہے جیسا کہ بعض تشدید والے سمجھتے ہیں' محیط میں ہے کہ عربوں کا یہ اعتقاد تھا کہ جس کا کوئی عضو سن ہو جائے اور وہ جس سے زیادہ محبت رکھتا ہو اس کا نام لے تو وہ عضو کھل جاتا ہے اور یہ مضمون خود حدیث میں وارد ہے جس کو جزری نے حصن حصین میں ذکر کیا ہے کہ جس کا پاؤں سن ہو جائے وہ احب الناس کو یاد کرے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کا پاؤں سن ہوا تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ[1])۔

خَدَرُ الرِّجْلِ وَالْيَدِ - جس کے ہاتھ پاؤں سن ہوں۔

اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى تَخْرُجَ الْبِكْرُ مِنْ خِدْرِهَا - آنحضرتؐ نے ہم کو عید کے دن نکلنے کا حکم دیا یہاں تک کہ فرمایا کنواری لڑکی بھی اپنے پردے سے نکلے (اور عید گاہ کو جائے تاکہ مسلمانوں کی جماعت زیادہ معلوم ہو کافروں پر

---

[1] اس مفہوم کی کوئی ایک روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ (م)

رعب پڑے)۔

اِشْتَرَطَ اَنْ لَّا یَاْخُذَ ثَمَرَۃً خَدِرَۃً - انھوں نے شرط کرلی کہ سڑی ہوئی کھجور جو اندر سے کالی ہو نہیں لیں گے۔

حَتّٰی تَخْرُجَ الْحُیَّضُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ - (عید کے دن) حیض والی عورتیں پردہ نشین بھی نکلیں (عیدگاہ کو جائیں)۔

خُدْرَہ - انصار کا ایک قبیلہ ہے اسی میں سے ہیں ابو سعید خدری- امام زین العابدین نے فرمایا کہ ابو سعید خدریؓ آنحضرتؐ کے اصحاب میں سے تھے اور سیدھے رستہ پر تھے۔

خَدْشٌ - چھیلنا' عیب کرنا' پھاڑنا۔

تَخْدِیْشٌ - خوب پھاڑنا۔

خَدْشَۃٌ - کھال کا چھلنا' اور وہ زخم جس میں سے خون نہ بہے اور کبھی اعتراض اور شبہ کو بھی خَدْشَہ کہتے ہیں کیونکہ وہ قلب کو چھیلتا ہے۔تسکین نہیں ہوتی۔

تَخْدِ شُھَاھِرَّۃٌ - ایک بلی اس کو نوچ رہی تھی۔

فَخُدِشَ شِقُّہٗ یا جُحِشَ شِقُّہٗ - آپ کے ایک جانب کا جسم چھل گیا۔

فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَّ مَخْدُوْشٌ وَّ مَکْدُوْسٌ - کوئی تو صحیح سالم رہ کر پل صراط سے پار ہو جائے گا اور کسی کا جسم چھل جائے گا (زخمی ہوگا لیکن پار ہو جائے گا) اور کوئی دوزخ میں گر پڑے گا (وہ گیا گذرا یا اللہ بچائیو تیرا ہی آسرا ہے)۔

جَاءَتْ مَسْاَلَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ خُدُوْشًا فِیْ وَجْھِہٖ - جو شخص پیشہ رکھ کر سوال کرے گا) اس کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ کے زخم بنیں گے (اس کا منہ چھلا ہوا ہوگا)۔

خُدُوْش - جمع ہے خَدْش کی' مجمع البحرین میں ہے کہ خَدْش کَدْح سے زیادہ اور خمش سے کم ہے۔

فِیْہِ کُلُّ شَیْءٍ حَتّٰی اَرْشُ الْخَدْشِ - اس میں سب چیزوں کا بیان ہے یہاں تک کہ کھال چھیلنے کی دیت کا بھی بیان ہے۔

فَاِذَا اَثَرُ السِّکِّیْنِ خُدُوْشًا فِیْ حَلْقِہٖ - (حضرت ہاجرہ نے جب سنا کہ ان کے بیٹے اسمٰعیلؑ کو باپ ذبح کر رہے ہیں وہ دوڑتی گئیں) دیکھا تو ان کے حلق پر چھری کے کچھ کھونچے نمود ہیں (وہ یہ دیکھ کر گھبرائیں اور بیمار ہو گئیں (ایک بیٹا تھا وہ بھی ایسا لاڈلا) اور اسی بیماری میں گذر گئیں۔

خِدَاش - بکسرۂ خا ایک شخص کا نام ہے۔

خَدْعٌ یا خِدْعٌ - فریب دینا' داؤں کرنا اسی سے ہے۔

مُخْدَعٌ - خزانہ کیونکہ وہ چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ یا خُدْعَۃٌ یا خُدَعَۃٌ - یعنی لڑائی ایک ہی داؤں سے ختم ہو جاتی ہے جو داؤں کھاتا ہے مارا جاتا ہے اب اس کو بچنے کا موقع نہیں رہتا یا لڑائی درحقیقت مکر و فریب کا نام ہے جس کی تدبیر غالب آئی وہی جیتا' فوج و لشکر سے بھی کچھ نہیں ہوتا اگر تدبیر عمدہ نہ ہو' یا لڑائی لوگوں کو دھوکے میں ڈالتی ہے' فریب دیتی ہے وہ جاتے اور خیال سے ہیں اور وہاں مارے جاتے ہیں' دل کی مراد پوری نہیں ہوتی' یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب نعیم بن مسعود کو اس لئے بھیجا کہ وہ قریش' غطفان اور یہود میں جو تینوں مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک ہو گئے تھے بگاڑ کرا دے- افسوس کہ مسلمانوں کے پیغمبر نے چودہ سو برس پہلے جو حکمت جنگ کی بیان فرمائی اس کو مسلمانوں نے چھوڑ دیا' دوسروں نے اختیار کرلیا وہ اسی حکمت پر چلتے ہیں انھوں نے کیا کیا اوّل دنیا کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈالی' ایک ایک کے دوست بن کر اس کو دوسرے سے علیحدہ کیا پھر دونوں کو چٹ کیا- ان کمبخت مسلمانوں کو یہ عقل نہیں آتی کہ کہیں سب یہود یا پارسی ناتھ بھی تمہارے دوست اور بہی خواہ ہو سکتے ہیں اور افسوس تو ان مسلمانوں پر ہوتا ہے جو یہودیوں اور پا نارتھیوں کو اپنے گھر یا ریاست کا مختار بناتے ہیں' ارے بعض تو تمہارے جانی دشمن ہیں البتہ نصاریٰ غنیمت ہیں ان کو مسلمانوں سے تعصب نہیں' یا اللہ بچائیو' اور ان بیوقوف مسلمانوں سے ہم کو الگ رکھیو۔

صَلٰوتُھَا فِیْ مَخْدَعِھَا - عورت کی نماز اپنے خزانہ کی کوٹھری میں (کوٹھری میں پڑھنے سے افضل ہے)۔

فَیَخْدَعُوْنَ الْاَلْبَابَ - وہ عقلوں کو دھوکا دیں گے یعنی عقل والوں کو۔

تَکُوْنُ قَبْلَ السَّاعَۃِ سِنُوْنَ خَدَّاعَۃً - قیامت سے

پہلے کچھ سال ایسے آئیں گے جو لوگوں کو فریب دیں گے (بارش ہوگی مگر پیداوار نہ ہوگی یا بارش کم ہوگی یا بے ہنگام ہوگی مثلاً شروع شروع میں خوب ہوئی لوگوں نے تخم ڈال دیا اب بارش رک گئی ساری پیداوار جل کر خراب ہوگئی)۔

اِحْتَجَمَ عَلَى الْاَخْدَ عَيْنِ وَالْكَاهِلِ - آپؐ نے گردن کی دونوں رگوں اور دونوں کندھوں کے بیچ میں پچھنے لگائے۔

قَحَطَ السَّحَابُ وَ خَدَعَتِ الضِّبَابُ وَ جَاعَتِ الْاَعْرَابُ - ابر نے پانی نہیں برسایا اور گھوڑ پھوڑ چھپ گئے (کیونکہ لوگ قحط کی وجہ سے ان کو پکڑنے کے پیچھے لگے) اور جنگل کے رہنے والے (دیہاتی لوگ) بھوکے ہو گئے۔

اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ قَالَ ادْخُلِ الْمُخْدَعَ - اس نے کہا (یارسول اللہ اگر فتنہ کے زمانہ میں جب مسلمان آپس ہی میں لڑنے لگیں) کوئی میرے گھر میں گھس آئے آپ نے فرمایا تو چور کوٹھری میں (جس میں خزانہ مال متاع رہتا ہے) چلا جا (یعنی بہرحال اپنے تئیں بچالے لیکن اس سے مقابلہ مت کر) فتنی نے کہا جنگ میں کافروں سے مکر اور فریب کرنا بالاتفاق درست ہے (مثلاً ان کو ایسے مقام پر گھیر کر لانا جہاں پر فوج چھپی ہوئے ہو یا سرنگ تیار ہو یا ان کے آپس میں پھوٹ کرا دینا یا ان کے افسران فوج اور سپاہیوں کو ملا لینا (مگر عہد کر کے عہد شکنی درست نہیں کیونکہ یہ دغا بازی ہے اور وہ کسی طرح اسلام میں جائز نہیں ہے البتہ ان کو اطلاع دے کر اب ہم میں اور تم میں عہد نہیں رہا یا عہد ٹوٹ گیا' جنگ کرنا درست ہے۔

اَلنَّجَاةُ اَنْ لَّا تُخَادِعُوا اللّٰهَ فَيَخْدَعَكُمْ - تمہاری نجات اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے فریب نہ کرو (ظاہر میں پرہیزگاری دل میں چوری) لوگوں نے کہا اللہ سے کیونکر فریب کرے گا فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کام کا حکم دیا اس کو بجالائے لیکن اللہ کی رضامندی کے سوا اور کچھ نیت ہو یعنی ریا کی اس سے بچو' ریا کیا ہے شرک ہے' ریا کرنے والو کو قیامت کے دن چار ناموں سے پکاریں گے یا کافر' یا فاجر' یا غادر' یا خاسر' تیرا عمل بیکار گیا' تیرا ثواب مٹ گیا اب آج تجھ کو کچھ نہیں ملے گا تو نے جس کے لئے یہ کام کیا تھا اسی سے اپنا ثواب مانگ۔

هَيْهَاتَ لَا يُخْدَعُ اللّٰهُ عَنْ جَنَّتِهٖ - بھلا یہ کہاں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو فریب دے کر کوئی بہشت حاصل کرے (وہ تو دلوں کے حال سے بھی واقف ہے (اس سے فریب کہاں چل سکتا ہے)۔

اِيَّاكَ وَالْخَدِيْعَةَ - مکر اور فریب سے بچا رہ۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ صَاحِبِ خَدِيْعَةٍ - یا اللہ مکار سے تیری پناہ۔

اَللّٰهُمَّ خَدِّعْ عَنْهُمْ سُلْطَانَهٗ - یا اللہ اس کا زوران پر پھاڑ ڈال (اس کا زور توڑ دے)۔

رَجُلٌ خُدَعَةٌ - وہ مرد جو دوسروں کو فریب دے۔

رَجُلٌ خُدْعَةٌ - جس کو لوگ فریب اور چکمہ دیں۔

دِيْنَارٌ خَادِعٌ - کھوٹی اشرفی۔

اِنْخَدَعَتِ السُّوْقُ - بازار پھیکی پڑ گئی۔

خَدَّاعٌ - بڑا مکار۔

خَدَلٌ - موٹا ہونا۔

خَدْلٌ - موٹا پر گوشت۔

وَالَّذِيْ رُمِيَتْ بِهٖ خَدْلٌ جَعْدٌ - جس شخص کے ساتھ یہ عورت بدنام کی جاتی ہے وہ پر گوشت پنڈلیوں والا گھونگھر بال والا ہے' کرمانی نے کہا خَدِلٌ اور خَدَّلٌ بھی مروی ہے۔

خَدَلَّجٌ - موٹا پر گوشت۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ - دیکھو اگر اس کا بچہ موٹی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

خِدْمَةٌ یا خَدْمَةٌ - تابعداری' اطاعت۔

خَادِمٌ - تابعدار نوکر مرد ہو یا عورت۔

خَادِمَةٌ - خدمت کرنے والی عورت خُدَّامٌ اور خَدَمٌ جمع ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّ خَدَمَتَكُمْ - شکر اللہ کا جس نے تمہارا رشتۂ اتفاق توڑ دیا - اصل میں خَدَمَةٌ گول تسمہ جو اونٹ کے پاؤں میں باندھ دیا جاتا ہے' خَدَمه خلخال (پازیب) کو بھی کہتے ہیں۔

لَا يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَدَمِ نِسَاءِ كُمْ شَيْءٌ - ہم میں اور تمہاری عورتوں کے پازیبوں میں کوئی چیز حائل نہ رہے- خَدَمَ جمع ہے خَدَمَۃٌ کی اسی طرح خِدَامٌ بھی-

كُنَّ يَدْلَحْنَ بِالْقِرَبِ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ يَسْقِيْنَ اَصْحَابَهٗ عَارِيَةً خِدَامُهُنَّ - عورتیں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھوں پر لٹکائے ہوئے لا رہی تھیں اور (جنگ احد میں) آپ کے اصحاب کو پانی پلا رہی تھیں ان کی پازیبیں کھلی ہوئی تھیں (مرد دیکھ رہے تھے)-

اِنَّهٗ كَانَ عَلٰى حِمَارٍ وَ عَلَيْهِ سَرَاوِيْلُ وَخَدَمَتَاهُ تَذَبْذَبَانِ - سلمان فارسیؓ ایک گدھے پر سوار تھے پائجامہ پہنے تھے ان کی دونوں پنڈلیاں (یا پائجامہ کے پائنچے) ہل رہے تھے-

اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا - میں ان کی پنڈلیوں کی پازیبیں دیکھ رہا تھا (یعنی ان عورتوں کی جو مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں)-

اِسْأَلِيْ اَبَاكِ خَادِمًا يَقِيْكِ حَرَّمَا اَنْتِ فِيْهِ - (حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا) تم اپنے والد سے ایک لونڈی یا غلام مانگ لو وہ تم کو اس تکلیف سے بچا دے جس میں تم ہو (یعنی گھر کے کام کاج' کوٹنا' پیسنا' پکانا وہ کر لے)-

طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ فَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ - اپنی جورو کو طلاق دیا اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (متعہ سے مراد وہ سلوک ہے جو خاوند عورت سے کرتا ہے جب اس کو صحبت سے پہلے طلاق دے دے)-

خِدْنٌ یا خَدِيْنٌ - دوست - آشنا-

مُخَادَنَةٌ - دوستی لگاؤ-

فَشَرُّ خَلِيْلٍ وَّ الْاَمُ خَدِيْنٍ - برا دوست اور کمینہ آشنا ہے - خِدِنٌّ - چغل خور-

لَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ الْغِنَاءِ الَّذِيْ يُخَادِنُ عَلَيْهِ - گویے کی گواہی درست نہیں جو گا گا کر لوگوں کو دوست بناتا ہے ان کو اپنے پاس جماتا ہے-

خَادَنْتُ الرَّجُلَ - میں نے اس سے دوستی کر لی-

خَدْیٌ - دوڑنا-

اِخْدَاءٌ - تھوڑا تھوڑا چلنا-

تَخْدِيْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَّهِيَ لَاهِيَةٌ - پاؤں پر دوڑتی ہے اور وہ غافل ہے-

خُدَيْوِيُ - بادشاہ' وزیر اور سردار اب مصر کے حاکم کو کہتے ہیں-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الذَّالِ

خَذْءٌ - یا خُذُوْءٌ یا خَذَاءٌ - عاجزی کرنا اطاعت کرنا- اِسْتِخْذَاءٌ کا بھی یہی معنی ہے-

خَذْعٌ - کاٹنا جیسے تَخْذِيْعٌ ہے-

فَخَذَعَهٗ بِالسَّيْفِ - اس کو تلوار سے کاٹا یا تلوار سے مارا' نہایہ میں ہے خَذْعٌ گوشت کا کاٹنا بغیر جدا کئے-

خَذْفٌ - دونوں کلمے کی انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنا' یا لکڑی کی گوپھن بنا کر اس سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا (جیسے بچے کھیلا کرتے ہیں)-

نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ - آنحضرتؐ نے خذف سے منع کیا (کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور نقصان کا ڈر ہے کسی کی آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جاتی ہے)-

عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ - خذف کی کنکریوں کے برابر (حج میں) کنکریاں مار-

لَمْ يَتْرُكْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوْفٍ وَّ مِخْذَفَةً - حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی مال اسباب نہیں چھوڑا صرف ایک ان کا کرتہ اور ایک توبرہ چھوڑا (آپ پکے درویش تھے نہ آپ نے شادی کی نہ کوئی گھر بنایا نہ دنیا کا کوئی سامان جمع کیا) مجمع البحرین میں ہے کہ خذف یہ ہے کہ کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے پر اندر کے جانب رکھے اور کلمے کی انگلی سے اس کو پھینک کر مارے - امام موسیٰ کاظم سے ایسا ہی مروی ہے-

خَذْقٌ - ہگنا' بیٹ کرنا' بعض نے کہا باز کا بیٹ کرنا' جانور کو آنکس سے مارنا تاکہ جلدی چلے-

مَخْذَقَه - مقعد' گانڈ-

اَذْکُرُ خَذْقَهٗ - معاویہ سے پوچھا تم ہاتھیوں کا آنا یاد ہے جو کعبہ کو گرانے کے لئے آئے تھے انھوں نے کہا) مجھ کو ہاتھی کا لینڈ یاد ہے - اس روایت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ معاویہ عام الفیل کے بیس برس بعد پیدا ہوئے انھوں نے اس کا لینڈ کہاں سے دیکھا' صحیح روایت یہ ہے کہ قباث بن اشیم سے پوچھا تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ' انھوں نے کہا بڑے تو رسول اللہ ﷺ ہیں (ادب سے انھوں نے اپنے تئیں آنحضرتؐ سے بڑا کہنا پسند نہ کیا) البتہ عمر میں میں آپ سے زیادہ ہوں اور میں نے ہاتھی کا لینڈ دیکھا جو سبز تھا' اس کا رنگ بدل گیا تھا - ایک روایت میں خَذَقَ الطَّائِرِ ہے تو مراد ابابیل کی بیت ہوگی جو اصحاب الفیل کو مارنے کے لئے بھیجے گئے تھے' صاحب البحار نے اس باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے - رَامَ الْمُتَخَذْلِقُوْنَ - حالانکہ یہ مسامحہ ہے صحیح اَلْمُتَحَذْلِقُوْنَ ہے حائے حطی سے - یہ حذلقہ سے نکلا ہے بہ معنی بڑ مارنا' عقل مندی دکھلانا جو چیز اپنے پاس نہیں ہے اس کو کہنا ہے -

خَذْلٌ - یا خَذْلَانٌ یا خِذْلَانٌ - کسی کو دشمن کے سپرد کر دینا اس کی مدد نہ کرنا' محروم کرنا' ذلیل و خوار کرنا' پیچھے رہ جانا -

اَلْمُؤْمِنُ اَخُوا الْمُؤْمِنِ لَا یَخْذُلُهٗ - ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس کو چھوڑ نہ دے (بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد اور حمایت کرے) -

اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - یا اللہ جو کوئی حضرت محمدؐ کے دین کو ذلیل کرنا چاہے تو اس کو ذلیل کر -

لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ - جو کوئی ان کو ذلیل کرنا چاہے گا یا ان کی مدد چھوڑ دے گا تو ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا (بلکہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے گا - مراد اہل حدیث اور اہل سنت کا گروہ ہے ہر زمانہ میں اس گروہ کو مٹانے کے لئے مخالفوں نے بہت کوشش کی مگر یہ گروہ نہ مٹا اور قیامت تک رہے گا - ہمارے زمانہ میں تو اللہ کی تائید سے اہل حدیث کی جماعت روز بروز رو بہ ترقی ہے اور مخالفین کی تعداد گھٹتی جاتی ہے) -

خِذْلَان - اشاعرہ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ بندے کو گناہ کرنے کی قدرت دے' یا اس کو گناہ سے نہ بچائے -

خَذْمٌ - جلدی سے کاٹنا' پنجہ مارنا' کٹ جانا -

تَخْذِیْمٌ - کاٹنا -

اِخْذَامٌ - تھم جانا - نشہ کرنا -

خُذَامَه - قطعہ' ٹکڑا -

خَذِمٌ - کاٹنے والی جیسے خَذُوْمٌ ہے -

کَاَنَّکُمْ بِالتُّرْکِ وَقَدْ جَاءَ تْکُمْ عَلٰی بَرَاذِیْنَ مُخَذَّمَةِ الْاٰذَانِ - گویا تم ترکوں سے مقابلہ کر رہے ہو وہ ترکی گھوڑوں پر جن کے کان کٹے ہیں سوار تم سے لڑنے کو آئے ہیں (یہ پیشین گوئی آپ کی سچی ہوئی ترکوں نے عربوں سے جنگ کی اور خلافت عباسیہ کو تباہ کیا) نہایہ میں ہے کہ تلوار کو مِخْذَمٌ کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹتی ہے -

اِذَا اَذَّنْتَ فَاسْتَرْسِلْ وَ اِذَا اَقَمْتَ فَاخْذِمْ - جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کہہ اور جب تکبیر کہے تو جلدی جلدی' ایک روایت میں فَاحْذِمْ ہے حائے حطی سے -

اُتِیَ عَبْدُ الْحَمِیْدِ وَهُوَ اَمِیْرٌ عَلَی الْعِرَاقِ بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ قَدْ قَطَعُوا الطَّرِیْقَ وَ خَذَمُوْا بِالسُّیُوْفِ - عبدالحمید کے پاس جو عراق کے حاکم تھے تین شخص لائے گئے جنھوں نے رہزنی کی تھی اور لوگوں کو تلوار سے مارا تھا -

بِمَوَاسِیَ خَذِمَةٍ - تیز کاٹنے والے استروں سے -

فَضَرَبَا حَتّٰی جَعَلَا یَتَخَذَّمَانِ الشَّجَرَةَ - دونوں وار کرنے لگے اور درخت کو (جو بیچ میں حائل تھا) کاٹنا شروع کر دیا -

مِخْذَمُ - آنحضرتؐ کی ایک تلوار کا نام تھا کذا فی مجمع البحرین -

خَذٰی - ڈھیلا ہونا' لٹک جانا -

اِسْتِخْذَاءٌ - عاجزی کرنا -

اِذَا کَانَ الشَّقُّ اَوِ الْخَرْقُ اَوِ الْخَذَارُ فِیْ اُذُنِ الْاُضْحِیَّةِ فَلَا بَأْسَ - اگر قربانی کے جانور کا کان چرا یا پھٹا ہو یا لٹکا ہو تو کوئی قباحت نہیں -

خُذَیٌّ - گدھا چونکہ اس کے کان لٹکے ہوتے ہیں -

رَأَیْتُ اَبَابَکْرٍ بِالْخَذَوَاتِ - میں نے ابوبکر صدیقؓ کو خذوات میں دیکھا وہ ایک مقام کا نام ہے-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الرَّاءِ

خَرْءٌ - یا خَرَاءَةٌ یا خِرَاءَةٌ یا خُرُوْءٌ - پاخانہ کرنا' ہگنا- عرب لوگ کہتے ہیں خَرِئَتْ بَیْنَهُمُ الضَّبُعُ - بجو نے ان کے درمیان ہگ دیا- یعنی ان میں آپس میں دشمنی ہوگئی-

خُرْءٌ یا خَرَا - گوہ' جیسے خُرْآنٌ اور خِرَاءٌ ہے مَخْرَاةٌ اور مَخْرَأَةٌ اور مَخْرُأَةٌ - پاخانہ یا مقعد (گانڈ)-

اِنَّ نَبِیَّکُمْ یُعَلِّمُکُمْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی الْخِرَأَةِ - تمہارے پیغمبر تم کو ہر بات سکھلاتے ہیں یہاں تک کہ ہگنا بھی- ایک روایت میں بہ فتحہ خاء ہے' لوذی نے کہا خِرَأَةٌ بہ کسرۂ خاء کے ساتھ پاخانہ پھرنا اور بغیر ھا کے یعنی خِرَاءٌ یا خَرَاءٌ - گوہ-

یُدَهْدِهُ الْخَرَا بِاَنْفِهٖ - اپنی ناک سے گوہ دھکیلتا ہے (کھانے کے لئے بل میں لے جاتا ہے)- مجمع البحرین میں ہے کہ مَخْرُوْءَةٌ اور مَخْرَوَةٌ اور مَخْرُوَةٌ - پاخانہ کا مقام (مقعد)-

اَمَرَ بِرَجُلٍ فَلُوِّثَ فِیْ مَخْرُوَةٍ - ایک شخص کو حکم دیا اس پر گوہ پھینکا گیا-

خَرْبٌ - گانڈ پر مارنا' یا گانڈ مارنا' سوراخ کرنا' چیرنا- ویران کرنا' چور ہونا' چرانا' ویران ہونا-

خَرَبٌ - کان چیرنا-

تَخْرِیْبٌ اور اِخْرَابٌ - خراب کرنا' ویران کرنا' برباد کرنا-

اَلْحَرَمُ لَایُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ یا خَرْبَةٍ یا خُرْبَةٍ - حرم اس کو پناہ نہیں دیتا جو مجرم ہو یا عیب یا چوری یا قصور کر کے بھاگا ہو' ایک روایت میں بِخِزْیَةٍ ہے یعنی شرم اور رسوائی کا کام کر کے یا بِخَزْیَةٍ یعنی ایک رسوائی کا کام کر کے' ایک روایت میں بِخِرْبَةٍ یعنی قصور کر کے' اصل میں خَرْبَہ اور خِرْبَہ اونٹ کی چوری کو کہتے تھے پھر ہر چوری اور قصور کو کہنے لگے-

خَرِبُ الْمَدِیْنَةِ یا خَرِبُ الْمَدِیْنَةِ - مدینہ کے کھنڈر-

مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِخْرَابُ الْعَامِرِ وَ عِمَارَةُ الْخَرَابِ - قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ آباد مقاموں کا ویران ہونا اور ویران کا آباد ہونا' یا اچھے آباد مقام کو ویران کرنا ویران کو آباد کرنا جیسے مسرف اور عیش پسند امیروں کی عادت ہوتی ہے کہ مکان ہوتے ہوئے اپنے بزرگوں کے آباد گھروں کو منحوس سمجھ کر خالی اور ویران کر دیتے ہیں اور ویران مقاموں کو آباد' وہاں نئے نئے گھر بناتے ہیں-

کَانَ فِیْهِ نَخْلٌ وَّ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَ خِرَبٌ یا خِرْبٌ یا خَرِبٌ یا حَرْثٌ - اس جگہ کھجور کے درخت تھے مشرکوں کی قبریں تھیں' کھنڈر تھے یا کھیت تھے-

فِیْ اَیِّ الْخُرْبَتَیْنِ یا فِیْ اَیِّ الْخُرْزَتَیْنِ یا فِیْ اَیِّ الْخُصْفَتَیْنِ - (ایک شخص نے پوچھا عورتوں کے دبر (گانڈ) میں جماع کرنا کیسا ہے فرمایا) جس سوراخ میں دونوں سوراخوں میں سے تو چاہے (یعنی خواہ فرج میں دخول کرو یا دبر میں اپنی بیوی یا لونڈی سے ہر طرح اختیار ہے' ایک سنی صاحب شیعہ صاحب سے کہنے لگے کہ تمہارے یہاں وہی فی الدبر درست ہے انہوں کہا خود قرآن میں ہے فاتوا حرثکم انی شئتم' سنی صاحب کہنے لگے حرث کے لفظ سے خود معلوم ہوتا ہے کہ فرج مراد ہے اور دبر تو فرث یعنی پلیدی ہے' شیعہ صاحب نے کہا اچھا تو بغل یاران میں اگر جماع کرے تو اس کو بھی سنی حرام کہیں گے کیونکہ وہ حرث نہیں ہے- تب سنی صاحب لاجواب ہو گئے)-

مُؤَلِّفْ :- کہتا ہے امام شافعیؒ جو پہلے حلت وطی فی الدبر کے قائل تھے انہوں نے بھی امام محمدؒ کو اسی تقریر سے الزام دیا اور اصل یہ ہے کہ جیسے جمہور اہل سنت کے نزدیک وطی فی الدبر ناجائز ہے اسی طرح جمہور امامیہ بھی اس کو ناجائز کہتے ہیں اور سنیوں کا یہ اعتراض شیعوں پر کہ ان کے نزدیک وطی فی الدبر جائز ہے محض لغو ہے اس لئے کہ بعض اکابر اہل سنت اور صحابہ سے بھی اس کا جواز منقول ہے)-

کَاَنِّیْ بِحَبْشِیٍّ مُخَرَّبٍ - گویا میں ایک حبشی کو دیکھ رہا ہوں جس کا کان چھیدا ہوا ہے (اس کان میں سوراخ ہے)-

يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ - کعبہ کو دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔

كَاَنَّهٗ اَمَةٌ مُّخَرَّبَةٌ - جیسے وہ لونڈی ہے کان چھیدی ہوئی' نہایہ میں ہے کہ کان میں جو سوراخ کیا جائے یعنی ثُقْبَہ اس کو خُرْبَہ کہتے ہیں بہ ضمہ خائے معجمہ۔

يُقَلِّدُهَا خُرَّابَةً - (عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا اگر کوئی قربانی کے جانور کی تقلید کرنا چاہے اور جوتی لٹکانے میں بخیلی کرے) انہوں نے کہا تو شہ دان کا چھلہ لٹکا دے۔

خُرَابَۃٌ یا خُرَّابَہ - جو چھلہ پتھر اور خرما کی چھال سے گول بنایا جاتا ہے اس میں ایک سوراخ کر کے رسی باندھ دیتے ہیں اور تار گول سوراخ کو خربہ کہیں گے۔

وَلَا سَتَرَتِ الْخَرَبَةَ - اس نے عیب نہیں چھپایا (یعنی ستر)۔

اَنَا الْخَرُّوْبَةُ وَ سَكَتَتْ - (حضرت سلیمانؑ جہاں نماز پڑھتے وہاں ہر روز ایک درخت اگ آتا وہ اس سے پوچھتے تو کون سا درخت ہے وہ کہتا میں فلانا درخت ہوں فلانے ملک میں اگتا ہوں بیماری کی دوا ہوں جب آپ کے حکم سے درخت کاٹا جاتا اور ایک تھیلی میں رکھ کر اس پر لکھ دیا جاتا کہ یہ فلاں بیماری کی دوا ہے اخیر میں نیبوتہ اگا خشخاش کا درخت' بعض نے کہا اور ایک درخت ہے اس کا پھل سیب کی طرح بکٹھا ہوتا ہے' بعض نے کہا خرنوب کا درخت ہے اس کا پھل سیب کی طرح ہوتا ہے لیکن بدمزہ آپ نے اس سے پوچھا تو کون سا درخت ہے کہنے لگا) میں خروبہ ہوں اور خاموش ہو رہا (حضرت سلیمانؑ نے کہا اب یہ مسجد ویران ہو گی اور میری بادشاہت جاتی رہے گی' اس کے چند روز بعد ہی حضرت سلیمانؑ کی وفات ہوئی)۔

خُرَيْبَةُ - ایک محلّہ ہے بصرہ میں۔

خَرِبَتْ خَيْبَرُ - خیبر ویران ہوا یا ویران ہو (یہ پیشین گوئی ہے یا بددعا' کرمانی نے کہا بطور تفاول کے آپ نے یہ فرمایا کیونکہ یہودی لوگ سبل' پھاوڑا' کدال وغیرہ لے کر نکلے تھے جو گرانے کے سامان ہیں)۔

وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ - دجال ایک کھنڈر پر گذرے گا۔

خِرْبِزٌ - خربوزہ' جس کو بطیخ کہتے ہیں۔

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْخِرْبِزِ - میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ تازی کھجور اور خربوز ملا کر کھاتے (یہ عین حکمت تھی کھجور خربوزہ کی اصلاح ہے جیسے منقی سیب کی)۔

خَرْبَشَةٌ - بگاڑنا' خراب کرنا۔

كَانَ كِتَابُ فُلَانٍ مُخَرْبَشًا - اس کا لکھا ہوا بگڑا ہوا تھا' نہایہ میں ہے کہ خَرْبَشَہ اور خَرْمَشَہ بگاڑنا' مشوش کرنا۔

خَرْبَصَةٌ - خوب چرنا' لے جانا' ایک چیز کو دوسری چیز سے تمیز دینا' جوان عورت پر گوشت۔

مَنْ تَحَلّٰى ذَهَبًا اَوْ حَلّٰى وَلَدَهٗ مِثْلَ خَرْبَصِيْصَةٍ - جو شخص سونا پہنے یا اپنے لڑکے کو پہنائے گو خربصیصہ کے برابر۔ (خربصیصہ ریتی میں جو چھوٹا ذرہ چمکتا ہوا معلوم ہوتا ہے ٹڈے کی آنکھ کی طرح)۔

اِنَّ نَعِيْمَ الدُّنْيَا اَقَلُّ وَ اَصْغَرُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ خَرْبَصِيْصَةٍ - دنیا کی نعمتیں اللہ کے نزدیک خربصیصہ سے بھی زیادہ کم اور حقیر ہیں' محیط میں ہے کہ خربصیصہ زیور کا ایک دانہ' جیسے عرب لوگ کہتے ہیں: مَا عَلَيْهَا خَرْبَصِيْصَةٌ اس عورت کے جسم پر ایک خربصیصہ بھی نہیں ہے یعنی کچھ زیور نہیں ہے' اردو میں یوں کہتے ہیں ایک چاندی کا چھلہ تک نہیں ہے۔

خَرْبَقَةٌ - جلدی چلنا' گوز لگانا' چیرنا' کاٹنا' بگاڑنا۔

خَرْبَقٌ - کٹکی۔

خِرْبَاقُ - ایک صحابی کا نام تھا جن کو ذوالیدین بھی کہتے تھے۔

خَرْتٌ - سوراخ کرنا' پہچاننا۔

خِرِّيْتُ - ملک کو خوب پہچاننے والا۔

خُرْتَةٌ - سوراخ - روزن۔

كَاَنَّمَا اَتَنَفَّسُ مِنْ خُرْتِ اِبْرَةٍ - (عمرو بن عاص مرتے وقت کہنے لگے ایسا معلوم ہوتا ہے) جیسے میں سوئی کے ناکہ میں سے سانس لے رہا ہوں' یعنی سانس کا رستہ ایسا تنگ ہو گیا ہے سانس اٹک رہی ہے۔

فَاسْتَاْجَرَ رَجُلًا هَادِيًا خِرِّيْتًا - ایک شخص کو اجرت پر ٹھہرایا جو رستہ بتانے والا، جنگل کے رستے خوب پہچاننے والا تھا' بعض نے کہا کہ سوئی کے ناکے کے برابر جو رستہ تھا اس کو بھی پہچاننے والا (یہ شخص بنی دیل قبیلے کا تھا ابوبکر صدیقؓ نے ہجرت کے وقت اس کو رستہ بتانے کے لئے مقرر کیا تھا) - مجمع البحرین میں ہے اس کی جمع خراریت ہے -

سَمِيْعٌ لَا بِخَرْتٍ - اللہ تعالیٰ ہر بات کو سنتا ہے بغیر سوراخ کے (یعنی اس کے کان اور کان کے سوراخ ہماری طرح نہیں ہیں) -

خُرْثِيٌّ - گھر کا سامان -

خَرْثَاءُ - موٹی گوشت لٹکی ہوئی -

خِرْثَاءُ - لال چیونٹی -

جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ وَ خُرْثِيٌّ - آنحضرتؐ کے پاس قیدی آئے اور گھر کے سامان (چکی چولہا چوکی وغیرہ) -

خَرْجٌ یا خُرْجٌ - پیداوار' محصول جو بادشاہ یا زمین کا مالک لیتا ہے آمدنی' جیسے خَرَاجٌ یا خِرَاجٌ یا خُرَاجٌ - بحرکات ثلثہ برخائے معجمہ -

خُرَاجٌ - بہ ضمۂ خاء دنبل یا ورم

خَرْجٌ - خورجی اور خرچہ کو بھی کہتے ہیں -

خُرُوْجٌ اور مَخْرَجٌ - نکلنا -

تَخْرِيْجٌ اور اِخْرَاجٌ - نکالنا -

مُخَارَجَةٌ - وہ معاملہ جو مالک غلام سے کرتا ہے کہ ہر مہینے اتنا دیا کرے -

خَارِجٌ - نکلنے والا اور جس کا قبضہ جائیداد پر نہ ہو -

اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ - آمدنی اسی کو ملے گی جو جائیداد کا ضامن اور جواب دار ہے مثلاً ایک غلام خریدا اس کو کام میں لگایا کچھ منفعت کمائی اب اس میں ایسا عیب نکلا جو بائع نے مشتری کو نہیں بتلایا تھا اور مشتری نے اس عیب کی وجہ سے وہ غلام بائع کو پھیر دیا تو مشتری اپنی قیمت بائع سے واپس لے لے اور غلام کی کمائی جو مشتری کے پاس ہوئی وہ مشتری ہی کی ہو گی' کس لئے کہ وہ اس غلام کا ضامن اور جواب دار تھا اگر وہ ہلاک ہو جاتا تو اسی کا نقصان ہوتا' شریح جو کوفہ کے قاضی تھے' انہوں نے ایک مقدمہ میں ایسا ہی فیصلہ کیا کہا عیب دار غلام کو پھیر دے اور جو کچھ اس نے کمائی کی ہے وہ ضمان کی وجہ سے تیری ہی ہے -

طَيِّبٌ رِيْحُهَا طَيِّبٌ خَرَاجُهَا - ترنج کی بو بھی عمدہ ہے اور اس کا مزہ بھی عمدہ ہے' مزے کو گویا خراج سے تشبیہ دی جو زمین سے حاصل ہوتا ہے -

يَتَخَارَجُ الشَّرِيْكَانِ وَ اَهْلُ الْمِيْرَاثِ - کسی جائیداد کے شرکا جو تقسیم نہ ہوئی ہو اسی طرح ترکہ کے وارث جو تقسیم نہ ہوا ہو آپس میں اپنا حصہ دوسرے شریک یا وارث کے ہاتھ بیچ سکتے ہیں گو اپنے حصے کی مقدار معلوم نہ ہو یا اس پر قبضہ نہ ہوا ہو مگر اجنبی شخص کے ہاتھ اس وقت تک نہیں بیچ سکتے جب تک جائیداد کی مقدار معلوم اور معین اور اس پر قبضہ نہ ہو جائے' عطا نے اس کی تفسیر یوں روایت کی ہے کہ شرکا تخارج کر سکتے ہیں مثلاً مال شرکت میں سے ایک شریک دس دینار نقد لے لے اور دوسرا دس دینار کا مقابلہ لے لے جو کسی پر قرض ہوں -

فَاَخْتَرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ - کئی کھجوریں اپنے تیر دان میں سے نکالیں -

اِنَّ نَاقَةَ صَالِحٍ كَانَتْ مُخْتَرَجَةً - حضرت صالحؑ کی اونٹنی (جو ان کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی) مخترجہ تھی (یعنی بختی اونٹ کی طرح) -

دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ يَوْمَ الْخُرُوْجِ فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاثُوْرٌ عَلَيْهِ خُبْزُ السَّمْرَاءِ وَ صَحْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَ مِلْبَنَةٌ - سوید ابن غفلہ نے کہا میں عید کے دن حضرت علیؓ کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں ان کے سامنے ایک دسترخان رکھا ہے اس پر گیہوں کی روٹی بن چھنے آٹے کی دھری ہے اور ایک پیالہ ہے جس میں خطیفہ ہے (ہریرہ دودھ اور آٹے کا) اور ایک چمچہ ہے - (سبحان اللہ کیا حکیمانہ غذا تھی آنحضرتؐ اور صحابہ بن چھنے آٹے کی روٹی کھایا کرتے تھے' جس کو خشکار کہتے ہیں' طباً یہی روٹی سریع الہضم اور عمدہ غذا ہے - اور حواری یعنی میدہ کی روٹی سخت مضر' مسدد اور باعث قولنج اور بواسیر ہے مگر ہمارے زمانہ

کے امیر اور امراجاہل محض وہ میدہ کی روٹیاں گلگلے اور پوڑیاں بڑے مزے سے اڑایا کرتے ہیں' کھالینا تو سہل ہے لیکن فضلہ نکالنا مشکل ہے۔ بقول شخصے

تواں بحلق فرد بردن استخوان درشت
ولے شکم بدر دچوں بہ پیچد اندر ناف[1]

قدم الخروج قبل الولوج پر ان کو کچھ التفات نہیں ہے' چوہے کی طرح چوہے دان میں پھنس جاتے ہیں پھر اپنی بے عقلی پر روتے' چلاتے اور بلبلاتے ہیں)۔

لَایُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ - (طاعون جہاں ہو وہاں سے نکلنا اس حالت میں منع ہے) جب بھاگنے کی نیت سے نکلے (اگر کوئی اور ضرورت کی وجہ سے نکلے تو وہ گنہگار نہ ہوگا)۔

کَانَ لِاَبِیْ بَکْرٍ غُلَامٌ یُخْرِجُ - ابوبکر صدیقؓ کا ایک غلام تھا وہ ان کو روزانہ آمدنی دیا کرتا (انہوں نے اس پر تین صاع غلہ یا کھجور کے روزانہ مقرر کر دیئے تھے ایک بار وہ کاہن کی اجرت میں جو کھانا ملا تھا لے کر آیا۔ ابوبکرؓ نے اس کو کھالیا جب ان کو معلوم ہوا کہ یہ کھانا کہانت کی اجرت کا تھا تو قے کر کے نکال ڈالا)۔

بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - ہم کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرتؐ مدینہ کی طرف نکلے۔

خَوَارِجُ - ایک فرقہ ہے گمراہ فرقوں میں سے - ان کی سات شاخیں ہیں اباضیہ' محکمیہ' حبیسیہ' ازارقہ' بخدات' صفریہ اور عجاردہ - یہ سب گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں' عبداللہ بن عمرؓ ان کو تمام مخلوقات سے بدتر کہتے' اس لئے کہ انہوں نے ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتری تھیں' مسلمانوں پر چیپ دیا اب جو کوئی امام اور حاکم اسلام کے مقابلہ میں بغاوت کرے اس کو بھی خارجی کہتے ہیں۔

مُؤَلِّفْ :- کہتا ہے جو کوئی شرک اصغر کے کاموں پر مسلمانوں کی تکفیر کرے یا ان کو قتل کے لائق سمجھے یا ان کو قتل کرے وہ بھی خارجی ہے گو ظاہر میں اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرے - شرک اصغر یہ ہے کہ آدمی توحید کا عقیدہ رکھ کر بعض ایسے کام کرے جو مشرک کیا کرتے ہیں مثلاً باپ دادا کی قسم کھانا' قبروں پر روشنی کرنا' قبر کو بوسہ دینا' قبر پر غلاف چڑھانا' تعزیہ بنانا' عبدالحسین یا عبدالنبی' یا عبدالغوث' اس قسم کے نام رکھنا' غیر خدا کی ندا کرنا مثلاً یارسول اللہ' یا علی' یا حیدر کرار بشرطیکہ ان کو قادر مختار نہ جانے بلکہ صرف محبت کی وجہ سے پکارے وغیرہ وغیرہ۔

اَوَ مُخْرِجِیَّ - کیا وہ مجھ کو نکال دینے والے ہیں۔

یَأْخُذُ عَلَیْھَا خَرْجًا - وہ اس پر اجرت لے۔

کَذَّابَیْنِ یُخْرِجَانِ بَعْدِیْ - (دو جھوٹے جو میرے بعد نکلیں گے (یعنی میرے بعد ان کو عروج ہوگا ورنہ وہ آپ کی حیات میں نکل چکے تھے)۔

مِنْ بِیْرِ خَارِجَۃٍ یا مِنْ بِیْرِ خَارِجَۃَ - یعنی اس کنویں سے جو باغ کے باہر تھا' یا خارجہ کے کنویں سے (جو ایک شخص کا نام ہے)۔

خَرَجَ بِہٖ خُرَاجٌ - اس کنویں کو ایک پھوڑا نکل آیا۔

یَخْرُجُ مِنْ اَصْلِھِمَا النَّھْرَانِ - اس کے جڑ میں سے دو نہریں نیل اور فرات کی نکلتی ہیں (مطلب یہ ہے کہ وہاں بھی دنیا کی نیل اور فرات کی طرح دو نہریں ہیں جن کا نام یہی ہے' بعض نے کہا ان نہروں کا مادہ سدرۃ المنتہی سے آکر پہاڑوں میں رکھا گیا اور یہ نہریں ان میں سے پھوٹیں)۔

نُرِیْدُ اَنْ نَّحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَی النَّاسِ - ہم نے یہ چاہا حج کریں پھر خارجی مذہب اختیار کریں۔

فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ بُرَّۃٍ فَاَخْرِجْ - جس کے دل میں گیہوں کے ایک دانہ برابر ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لے۔

مَاتَقَرَّبَ عَبْدٌ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ - اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا ذریعہ بندے کے لئے اس کے کلام سے زیادہ کچھ نہیں ہے جو اس میں سے نکلا ہے (یعنی تلاوت قرآن سے بڑا ذریعہ تقرب خداوندی کا ہے' بعض نے کہا منہ کی ضمیر بندے

---

[1] تم سخت ہڈی کو گلے سے نیچے تو اتار لوگے مگر پھر تمہارے پیٹ میں درد اور مروڑ اٹھیں گے۔ (م)

کی طرف پھرتی ہے یعنی جو بندے کی زبان سے نکلتا ہے مراد ذکر الٰہی قرآن ہے)۔

وَ اَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ - ہماری خورجیاں اس سے بھری ہوئی تھیں۔

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ اَرْبَعَةٌ - چار آدمی دوزخ سے نکلیں گے (اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے پھر حکم ہوگا ان کو دوزخ میں لے جاؤ)۔

خَارَجَ غُلَامَهُ - اس نے اپنے غلام پر ایک محصول مقرر کیا (کہ روزانہ یا ماہانہ اتنا دیا کرو)۔

خَرَجَ فَظَنَّ اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ - آپ صفوں میں سے نکلے اس وقت آپ کو خیال آیا کہ عورتوں کو میری آواز نہیں پہنچی۔

مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا - اب اس سے چھٹکارے کی کیا صورت ہے۔

فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوا الصُّحُفَ - جب (جمعہ کے دن) امام باہر نکلے (خطبہ سنانے کو) اس وقت (لکھنے والے فرشتے) تختیوں کو لپیٹ دیتے ہیں (اس حدیث سے نکلتا ہے کہ امام کو ایک علیحدہ مقام میں رہنا مستحب ہے اور صرف خطبہ شروع کرتے وقت مسجد میں آنا چاہئے)۔

خَارِجَةُ بْنُ جِمْنَانَ - ایک شخص کا نام تھا جو عمرو ابن عاص کے مشابہ تھا صورت میں وہ ان کے دھوکے میں مارا گیا (عمرو بن عاص بچ گئے اسی طرح معاویہ بھی کچھ زخمی ہو کے بچ گئے، لیکن حضرت علیؓ کی قضا آن پہنچی تھی آپ شہید ہوئے، یہ تین مردود خارجیوں نے صلاح کی تھی کہ معاویہ اور عمرو بن عاص اور علیؓ کو مار ڈالیں تو قصہ جھگڑا تمام ہو)۔

خَرَاجُ مُقَاسَمَةٍ - بٹائی جس کا رواج اگلے زمانہ میں تھا۔

خَرَاجُ تَوْظِيْفٍ - نقدی ٹھہراؤ جس کا رواج اب اکثر حکومتوں میں ہے۔

يَوْمُ الْخُرُوْجِ - قیامت کو بھی کہتے ہیں۔

فَخَارَجَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّتْرُكَ الْاَرْضَ لَهُمْ - آپ نے خیبر کے یہودیوں سے یہ معاملہ کیا کہ زمین وہی رکھیں (اس میں جوتے بوئیں) اور آدھا حصہ پیداوار کا دیا کریں۔

اِذَا دَخَلْتَ الْمَخْرَجَ - جب تو پائخانہ جائے۔

رَجُلٌ مَّاتَ فِیْ بِئْرِ مَخْرَجٍ - ایک شخص پائخانہ کے سنڈاس میں گر کر مر گیا۔

ذُكِرَ الْخَوَارِجُ عِنْدَ عَلِيٍّ - حضرت علیؓ کے سامنے خارجیوں کا ذکر آیا (کیا وہ کافر ہیں؟ فرمایا کفر سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے پھر کہا کیا منافق ہیں؟ فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں یہ تو اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں، صبح اور شام اسی کی یاد میں رہتے ہیں، انہیں ان لوگوں پر آفت آئی، شیطان نے بہکا دیا، اندھے اور بہرے ہو گئے (کسی کی بات نہیں سنتے، بس جو اپنے لوگ کہیں اسی کو مانتے ہیں، دوسرے مسلمانوں کی نہ تقریر سنتے ہیں نہ ان کی کتابیں دیکھتے ہیں یہ بھی ایک جہالت اور بے عقلی ہے)۔

خَرْدَلَةٌ - کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا، پھینکنا، گرنا، رائی کا دانہ۔

فَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَ مِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ يَا الْمُخَرْدَلُ يَا الْمُجَرْدَلُ - (پل صراط پر) گذرنے والوں سے کوئی تو اپنے (برے) عمل کی وجہ سے ہلاک ہوگا اور کوئی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا یا دوزخ میں گرا دیا جائے گا، کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے لَحْمٌ مِّنَ الْقَوْمِ مَعْفُوْرٌ خَرَادِيْلٌ - لوگوں کا گوشت جو مٹی میں ملا ہوا ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ہے۔

وَ مِنْهُمْ مَنْ يُّخَرْدَلُ يَا يُخَرْدَلُ يَا يُجَرْدَلُ - یعنی کوئی ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا کوئی ہلاکت کے قریب ہو جائے گا۔

جَرْدَلَةٌ ہلاکت کے قریب پہنچنا۔

مِثْقَالَ حَبَّةٍ اَوْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ - ایک دانہ یا ایک رائی کے برابر ایمان، طیبی نے کہا یہ قلت کی تمثیل ہے حقیقتاً وزن مراد نہیں ہے کیونکہ ایمان جسم نہیں ہے۔

میں: - کہتا ہوں قیامت میں ایمان بھی اور اعمال کی طرح اگر مجسم ہو تو کیا بعید ہے، ایمان سے یہاں ثمرۂ ایمان مراد ہے یعنی یقین، اور اطمینان قلبی۔

خُرْدِيْقٌ - شوربا یہ معرب ہے خورد یگ کا۔

دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ

كَانَ يَبِيعُ الْخُرْدِيْقَ - آنحضرتؐ کو ایک غلام نے دعوت دی جو شوربا بیچا کرتا تھا (وہ ہمیشہ آنحضرتؐ کی دعوت کیا کرتا آپ قبول فرماتے) فراء شاعر کہتا ہے ؎

قَالَتْ سُلَيْمٰى اشْتَرِ لَنَا دَقِيْقًا
وَاشْتَرْ شُحَيْمًا نَتَّخِذْ خُرْدِيْقًا

سلیمی نے کہا تھوڑا آٹا ہمارے لئے اور چربی مول لے ہم شوربا بنائیں گے۔

خَرٌّ يَاخُرُوْرٌ - اوپر سے نیچے گذرنا۔

خَرِيْرٌ - آواز کرنا' خرانٹے لینا۔

بَايَعْتُهُ عَلٰى اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا - میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ جب گروں گا تو (اسلام پر قائم رہ کر) یعنی ایمان ہی پر مروں گا یا ہر معاملہ درستی کے ساتھ کروں گا نہ میں غبن کروں گا نہ کسی کو غبن کرنے دوں گا۔

اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَاهُ - اس کے گناہ گر جائیں گے ایک روایت میں جَرَتْ خَطَايَاهُ ہے یعنی وضو کے پانی کے ساتھ بہ جائیں گے۔

خَرَرْتَ مِنْ يَّدَيْكَ - تو اپنے ہاتھوں آپ گرا (یعنی قصور کیا اس کی وجہ سے ذلیل ہوا سزا پائی' بعض نے کہا تو شرمندہ ہوا' جیسے عرب لوگ کہتے ہیں خَرَرْتُ عَنْ يَدِيْ - یعنی میں شرمندہ ہوا۔

مَنْ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ سَمِعَ خَرِيْرَ الْكَوْثَرِ - جو شخص اپنی انگلیاں کانوں میں گھسیڑے وہ کوثر کی آواز سنے گا (یعنی کوثر کے جوش کی آواز کی طرح ایک آواز اس کے کان میں آئے گی)۔

وَاِذَا اَنَا بِعَيْنٍ خَرَّارَةٍ - میں یکا یک ایک جوش مارنے والے چشمے پر پہنچا۔

خَرَّارٌ - ایک مقام کا نام ہے جحفہ کے قریب - وہاں آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاص کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا تھا۔

فَخَرَّ عَلَيْهِ رَجُلُ جَرَادٍ مِّنْ ذَهَبٍ - حضرت ایوب پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک بڑا گچھ اوپر سے آ گرا۔

يَخِرُّ فِيْهَا اَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - (قرآن کی ایک آیت کی تاویل آدمی اپنی رائے اور خواہش سے کرتا ہے اور) اس کی وجہ سے اتنا نیچے گر جاتا ہے اس سے بھی زیادہ جتنی زمین آسمان سے نیچے ہے۔

خَرْخَرَةٌ - خرانٹا جو سوتا ہوا آدمی نکالتا ہے یا جس کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔

خَرْزٌ - ستالی ڈال کر سینا۔

يَخْرُزَانِ فِيْ بَيْتٍ - ایک گھر میں جوتہ سی رہے تھے یا موزہ۔

خَرَزٌ - نگینہ الماس کا ہو یا یاقوت کا یا عقیق کا یا اور کسی جواہر کا یا کانچ کا۔

خُرْزَةٌ - لشکر اس کی جمع خُرَزٌ ہے۔

خَرِيْزٌ - ایک درد ہے جس میں سوئیاں کونچنے سا معلوم ہوتا ہے۔

مِخْرَزٌ - ستالی' جوتہ سینے کا آلہ۔

سَافِرْ بِمِخْرَزِكَ - اپنے جوتے سینے کا آلہ سفر میں ساتھ رکھ۔

خَرَسٌ - گونگا ہونا' خاموش ہونا' ابر کا بن آواز ہونا اسی طرح پہاڑ کا۔

هِيَ صُمْتَةُ الصَّبِيِّ وَ خُرْسَةُ مَرْيَمَ - کھجور بچوں کو چپ کرانے کی چیز ہے (جب وہ روئے ایک کھجور دے دی تو خاموش ہو رہتے ہیں) اور حضرت مریمؑ کی اچھوانی ہے (اچھوانی وہ کھانا جو زچہ کو زچگی کے بعد دیا جاتا ہے)۔

خُرْسٌ - وہ کھانا زچگی کے وقت لوگوں کو کھلایا جائے۔

اَفِيْ عُرْسٍ اَوْ خُرْسٍ اَوْ اِعْذَارٍ - (حضرت حسان بن ثابتؓ کو جب کوئی دعوت دیتا تو پوچھتے) کیا شادی کی دعوت ہے یا زچگی کی یا ختنہ کی (بس ان تینوں میں سے کوئی دعوت ہوتی تو قبول کرتے ورنہ قبول نہ کرتے)۔

لَا وَلِيْمَةَ اِلَّا فِيْ خَمْسٍ وَعَدَّ مِنْهَا الْخُرْسَ - دعوت پانچ طرح کی ہے اور ان میں سے ایک زچگی کی دعوت کو بیان کیا۔

وَلَوْ شِئْتَ لَاَخْرَسْتَنِيْ - اگر تو چاہتا تو مجھ کو گونگا بنا

دیتا (میں زبان کے گناہ نہ کرسکتا)۔

خُرَاسَان - ایک مشہور ولایت ہے بلاد عجم میں۔

خُرَسِیٌ یا خُرَاسِیٌ یا خُرَاسَانِیٌ - تینوں طرح نسبت آئی ہے۔محیط میں خُرَاسِنِیٌّ اور خُرَسَنِیٌّ کو بھی زیادہ کیا ہے۔

خَرُسٌ -مشہور۔

خَرَّاسٌ -مشہور بیچنے والا یا بنانے والا -خُرُرُسٌ جمع ہے خَرُسٌ -

خَرْشٌ - ٹھونسا دینا' مارنا' کمانا۔

اِنَّهٗ اَفَاضَ وَهُوَ يَخْرِشُ بَعِيْرَهٗ بِمِحْجَنِهٖ - ابوبکر صدیقؓ (عرفات سے) لوٹے وہ اپنے اونٹ کو ٹیڑھے منہ کی چھڑی سے مار رہے تھے۔

لَوْ رَاَيْتُ الْعِيْرَ تَخْرِشُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا مَسِسْتُهٗ - اگر میں گورخر دیکھوں جو مدینہ کے دونوں کناروں میں کھانا ڈھونڈ رہا ہو تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں (کیونکہ مدینہ حرم ہے مکہ کی طرح' بعض نے کہا خَارَشَهٗ خَراشًا سے ماخوذ ہے بمعنی لینے اور حاصل کرنے کے۔ایک روایت میں تَجُوشُ جیسے اوپر گذر چکا -حربی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ تَجْرِسَ ہے جرس سے بمعنی کھانے کے۔

كَانَ اَبُوْ مُوْسٰى يَسْمَعُنَا وَنَحْنُ نُخَارِشُهُمْ فَلَا يَنْهَانَا - ابوموسیٰ اشعری سنتے رہتے' ہم گاؤں والوں سے اپنی مہمانی کا کھانا زبردستی لیتے وہ ہم کو منع نہ کرتے۔

مِخْرَشَهٌ اور مِخْرَاش- وہ لکڑی جس سے موچی چمڑے پر لکیر کرتا ہے اس کو مِخَطٌّ بھی کہتے ہیں اور مِخْرَش اور مِخْراش ٹیڑھے منہ کی لکڑی کو بھی کہتے ہیں۔

ضَرَبَ رَأْسَهٗ بِمِخْرَشٍ -اس کے سر پر ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے مارا۔

خَرَشٌ -گھر کا کم قیمت سامان' جمع خُرُوْشٌ ہے۔

خُرَاشه- چورہ جو کسی چیز کے چھیلنے یا رگڑنے میں گرے۔

تَخَارَشَتِ الْكِلَابُ - کتے ایک دوسرے پر بھڑک اٹھے (لڑنے کے لئے چلے)۔

خَرْصٌ - جھوٹ بولنا -گمان سے ایک بات کہنا' اندزہ کرنا' انچنہ کرنا' بند کر دینا' درست کرنا۔

خَرَصٌ -بھوکا ہونا سردی کے ساتھ۔

تَخْرِيْصٌ -سوراخ کر کے جوڑنا۔

اِخْتِرَاصٌ -جھوٹ بولنا۔

خِرْصٌ - چھلہ' نیزہ' تھیلی۔

خَرَّاصٌ -جھوٹا' کذاب۔

خُرْصٌ -شاخ' نیزہ' چھلہ' اس کی جمع خُرصَانٌ ہے۔

اَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلُهٗ خُرْصًا مِنَ النَّارِ - جو عورت اپنے کان میں سونے کا بالا ڈالے تو اتنا ہی بالا آگ کا اس کے کان میں پہنایا جائے گا (نہایہ میں ہے کہ یہ اس وقت کی حدیث ہے جب عورتوں کو بھی سونا پہننے کی ممانعت تھی بعد اس کے یہ ممانعت منسوخ ہوگئی اور عورتوں کو سونا پہننا درست ہوگیا' بعض نے کہا وہ عورت مراد ہے جو زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے)۔

مُؤَلِّف:- کہتا ہے یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اول تو زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے[1] دوسرے اگر آنحضرتؐ کا یہ مطلب ہوتا تو سونے کی تخصیص کیوں فرماتے' تو صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے' بعض نے کہا مراد وہ عورت ہے جو فخر اور تکبر کی راہ سے پہنے' اس صورت میں حدیث منسوخ نہ ہوگی۔

فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ -کوئی عورت چھلہ اور انگوٹھی (صدقہ کے طور پر) ڈالنے لگی (جب آپ نے عید کی نماز کے بعد عورتوں کو صدقہ کی ترغیب دی)۔

اِنَّ جُرْحَ سَعْدٍ بَرَأَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُ اِلَّا كَالْخُرْصِ - سعد کا زخم چنگا ہوگیا ایک چھلہ کے برابر باقی رہا۔

اَمَرَ بِخَرْصِ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ - آنحضرتؐ نے کھجور اور انگور کا انچنہ کرنے کا حکم دیا (یعنی اندازہ کرنے کا کہ کس قدر

---

[1] زیورات اگر حد نصاب کو پہنچ جائیں تو ان کی زکاۃ نکالنا ضروری ہے-حوالہ جات پیچھے گذر چکے ہیں-(م)

میوہ درختوں پر سے نکلے گا)- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں کَمْ خِرْصُ اَرْضِکَ- تیری زمین کے پیداوار کا کیا تخمینہ ہے-

اِنَّهٗ کَانَ یَاْکُلُ الْعِنَبَ خَرْصًا- آنحضرتؐ انگور کو خرص کے طور پر کھاتے (یعنی گچھ منہ میں رکھ لیتے پھر باریک ٹہنیاں اس کے منہ سے نکال کر پھینکتے) ایک روایت میں خَرْطًا ہے معنی وہی ہے یا یہ معنی ہے کہ سونت کر کھاتے اس کو ٹہنیوں سے جدا کر کے-

بَابُ خَرْصِ التَّمَرِ- اس باب میں کھجور کے انچنہ (اندازے) کا بیان ہے-

رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا- آپ نے اندازہ کر کے عرایا کی اجازت دی (عرایا یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک یا دو یا چند درخت کھجور کے کسی مسکین کو دے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے تنگ ہو کر ان درختوں کے میوے کا اندازہ کر کے اتنے ہی خشک میوے کا بدل ان درختوں کے میوے کو مسکین سے خرید لے)-

تُخْرَصُ ثُمَّ تُؤَدّٰی زَکٰوتُهٗ زَبِیْبًا- انگور کا انچنہ کر لیا جائے پھر جتنا انچنہ کیا جائے اسی حساب سے منقیٰ (سوکھا انگور) زکوٰۃ میں دیا جائے-

اُخْرُصُوْهَا یا اِخْرَصُوْهَا- اس کا انچنہ (اندازہ) کر لو (کہ کتنی کھجور نکلے گی)-

کُنْتُ خَرِصًا- میں بھوکا تھا سردی کا مارا ہوا-

خَارِصٌ- کا بھی یہی معنی ہے-

اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَ دَعُوا الثُّلُثَ- جب تم اندازہ کر و تو (جتنا زکوٰۃ کا مقدار ٹھہرے اس کے) دو تہائی لو ایک تہائی مالک مال کو چھوڑ دو (یہ احتیاطاً ہے اس لئے کہ شاید اندازہ میں غلطی ہوئی ہو اور حنفیہ نے مطلق انچنہ کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیثیں سود حرام ہونے سے پہلے کی ہیں اور عتاب کی حدیث جس میں اندازے کا ذکر ہے ان کا رد کرتی ہے کیونکہ عتاب فتح مکہ کے دنوں میں اسلام لائے تھے اور سود اس سے پہلے حرام تھا)-

خَرْطٌ- سونتنا' چھیلنا' چھوڑنا' جماع کرنا' گوز لگانا' دست لانا' خوشہ منہ میں ڈال لینا پھر ٹہنیاں منہ سے نکا کر پھینکنا-

کَانَ یَاْکُلُ الْعِنَبَ خَرْطًا- اس کے معنی ابھی گذر چکے ہیں-

اِنَّکَ لَخَرُوْطٌ- (ایک شخص کو حضرت علیؓ کے پاس لے کر آئے جس کی امامت سے لوگ ناراض تھے مگر وہ امام بن جاتا تھا آپ نے فرمایا) تو بڑا اجڈ جاہل آدمی ہے-

خَرُوْط- اصل میں اس کو کہتے ہیں جو حماقت کے ساتھ بہادری کرے' خواہ مخواہ ہر بات میں کود پڑے اپنے تئیں مشکلات میں پھنسائے-

فَاُخْتُرِطَ سَیْفُهٗ- اپنی تلوار سونت لی (نیام سے نکال لی)-

خَرَطَ عَلَیْنَا الْاِحْتِلَامُ- (حضرت عمرؓ نے اپنے کپڑے میں منی دیکھی تو فرمایا) اجی یہ احتلام تو ہم پر چھوڑ دیا گیا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں-

خَرَطَ دَلْوَهٗ فِی الْبِیْرِ- اپنا ڈول کنوے میں چھوڑ دیا-

خَرِطَ الْبَازِیَ- باز چھوڑا-

خَرَطْتُ الْعُوْدَ- میں نے لکڑی کو سونتا-

خَرَّاطٌ- لکڑی کو تراشنے والا برابر اور چکنا کرنے والا' اردو میں خرادنا کہتے ہیں-

خَرْطُ الْقَتَادِ- قتاد ایک کانٹے دار درخت ہے اس کا سونتنا مشکل ہے' اس طرح مشکل کام کو خرط القتاد کہتے ہیں-

خَرِیْطَ- تھیلی-

خَرْطٌ- جھوٹ کو بھی کہتے ہیں-

خَرْطَمَةٌ- سونڈ پر یا ناک پر مارنا' ناک بھوں چڑھانا' غصہ ہونا-

خُرْطُوْم- سونڈ ناک' کڑا' تیز شراب جو جلدی نشہ کرے-

خِفَافُهُمْ مُخَرْطَمَةٌ- دجال کے ساتھی جو لوگ ہوں گے ان کے جوتوں کی نوکیں مڑی ہوئی ہوں گی ایسے جوتے پہنے ہوں گے جیسے بعض ملکوں میں بنتے ہیں ان کے سرے مڑے

ہوئے)۔

خَرَاطِيْمُ الْقَوْمِ -قوم کے سردار اور عمائد۔

خَرْعٌ -چیرنا۔

خَرَعٌ -ضعیف ہونا' دہشت پانا' ٹوٹ جانا۔

خَرَاعَةٌ اور خُرُوْعٌ -جوڑوں کا ڈھیلا اور نرم ہونا' پھٹ جانا' چر جانا' ریزہ ریزہ ہو جانا۔

اِخْتِرَاعٌ -چیرنا' نئی نکالنا' پیدا کرنا۔

اِنَّ الْمُغِيْبَةَ يُنْفَقُ عَلَيْهَا مِنْ مَالِ زَوْجِهَا مَا لَمْ تَخْتَرِعْ مَالَهُ -جس عورت کا شوہر غائب ہو (اس کا پتہ نہ معلوم ہو کہاں ہے) تو خاوند کی جائداد میں سے اس کو خرچہ دیا جائے گا جب تک وہ اس کو تباہ نہ کرے یا اس میں خیانت نہ کرے۔

لَوْسَمِعَ اَحَدُكُمْ ضَغْطَةَ الْقَبْرِ لَخَرِعَ -اگر تم میں سے کوئی قبر کا دبوچنا سنے تو دہشت میں آ جائے۔

لَوْلَا اِنَّ قُرَيْشًا تَقُوْلُ اَدْرَكَهُ الْخَرْعُ لَقُلْتُهَا - (ابو طالب مرتے وقت کہنے لگے) اگر قریش کے لوگ یہ نہ کہیں کہ ابو طالب ڈر گیا (دہشت پا گیا) تو میں کلمہ (لا الہ الا اللہ) کہہ لیتا۔

لَايُجْزِئُ فِى الصَّدَقَةِ الْخَرِعُ -زکوٰۃ میں ناتواں کمزور جانور دینا درست نہیں (یا دودھ پیتا ہوا کم عمر)۔

خِرْوَعُ -ایک درخت ہے اس کا پتہ چکنا اس کے پھل میں سے تیل نکلتا ہے' سدوا اور قولنج کے لئے بہت مفید ہے کیونکہ وہ مسہل اور مزلق ہے (ہندی میں اس کو ارنڈی اور فارسی میں بیدا اور انجیر کہتے ہیں)۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اِخْتَرَعَ الْخَلْقَ بِمَشِيَّتِهٖ -شکر اس اللہ کا جس نے مخلوقات کو اپنی مشیت سے پیدا کیا۔

خَرْفٌ -چننا جیسے مَخْرَفٌ اور خَرَافٌ اور خِرَافٌ -یوناس (خریف) کا پانی پڑنا' سٹھیا جانا' بیوقوف ہو جانا۔

خَرَفٌ اور خَرَافَةٌ -بوڑھا ہونا' دہشت پانا' سٹھیا جانا۔

اِخْرَافٌ -کھجور کاٹنے کا وقت آ جانا۔

مُخَارَفَه -فصل خریف پر معاملہ کرنا۔

تَخْرِيْفٌ -بیوقوف بنانا۔

عَائِدُ الْمَرِيْضِ عَلٰى مَخَارِفِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ -بیمار پرسی کرنے والا جب تک لوٹے گویا وہ بہشت کے کھجور کے باغوں میں ہے۔

مَخَارِفُ -جمع ہے مَخْرَفَهٗ کی وہ روش جس کے دونوں طرف کھجور کے درخت ہوں بعض نے کہا مَخْرِفَهٗ رستہ تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ بہشت کے رستوں پر ہے' دوسری روایت میں یوں ہے اگر چہ شام کو عیادت کرے' اس سے رد ہوتا ہے ان لوگوں کا جنھوں نے شام کو عیادت کرنا مکروہ جانا ہے۔

تُرِكْتُمْ يَاتَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ مَخْرَفَةِ النَّعَمِ -میں نے تم کو اونٹوں کے چلنے کے رستے پر چھوڑا ہے (یعنی صاف اور کشادہ رستے پر)۔

اِنَّ لِىْ مَخْرَفًا وَّ اِنِّىْ قَدْ جَعَلْتُهٗ صَدَقَةً -میرا ایک باغ ہے کھجور کا میں نے اس کو خیرات کر دیا (اللہ کی راہ میں دے ڈالا)۔

فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا -میں نے اس کے بدل کھجور کا ایک باغ مول لیا' بعض نے مِخْرِفًا روایت ہے' کرمانی نے کہا مِخْرَاف اور مَخْرِفٌ باغ۔

عَائِدُ الْمَرِيْضِ فِىْ خِرَافَةِ الْجَنَّةِ -بیمار پرسی کرنے والا بہشت کے میوے چن رہا ہے ایک روایت میں عَلٰى خُرْفَةِ الْجَنَّةِ ہے ایک روایت میں لَهٗ خَرِيْفٌ فِى الْجَنَّةِ ہے یعنی اس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے گا۔

اَلنَّخْلَةُ خُرْفَةُ الصَّائِمِ -کھجور روزہ دار کا میوہ ہے۔ (روزہ اسی پر کھولنا مستحب ہے)۔

اِنَّهٗ اَخَذَ مِخْرَفًا فَاَتٰى عِذْقًا -آپ نے ایک کھلیان لیا (جہاں میوہ کاٹ کر اکٹھا کیا جاتا ہے) اور عذق کے پاس آئے (عذق کھجور کی ڈالی)۔

اِنَّ الشَّجَرَ اَبْعَدُ مِنَ الْخَارِفِ -درخت میوہ چننے والے سے دور ہے۔

وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ -اس کو بہشت میں چنا ہوا میوہ ملے گا۔

مِخْرَفْ - زنبیل کو بھی کہتے ہیں جس میں کھجور رکھی جاتی ہے-

خُرْفَةُ الْجَنَّةِ - بہشت کا باغ-

يُوْعِدَ مِنَ النَّارِ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا - وہ دوزخ سے ساٹھ برس کے رستہ پر دور کیا جائے گا (پہلے عرب لوگ فصل خریف سے سال کا حساب کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے سن ہجری قائم کیا-

فُقَرَاءُ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا - میری امت کے محتاج لوگ مال داروں سے چالیس برس پہلے بہشت میں چلے جائیں گے (مال داروں سے حساب وکتاب ہوتا رہے گا' معاذ اللہ مال کیا ہے وبال جان ہے' دنیا میں الگ فکر اور تشویش رہی اور آخرت میں اس کا محاسبہ دینا پڑا)-

اِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَدْعُوْنَ مَالِكًا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا - دوزخ والے مالک کو (جو دوزخ کا داروغہ ہے) چالیس برس تک پکارتے رہیں گے (وہ جواب نہ دے گا)-

مَابَيْنَ مَنْكِبَيِ الْخَازِنِ مِنْ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ خَرِيْفٌ - دوزخ پر فرشتے مقرر ہیں' ان کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک برس کی راہ ہے (اتنے جسامت رکھتے ہیں)-

لٰكِنْ غَذَا هَاللَّبَنُ خَرِيْفٌ - اس کو چکنے دودھ کی غذا ملی ہے' دودھ اکثر فصل خریف میں چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانوروں کو ہرا چارہ ملتا ہے- بعض نے کہا خریف سے تازہ دودھ مراد ہے-

اِذَا رَاَيْتَ قَوْمًا خَرَفُوْا فِىْ حَائِطِهِمْ - جب تو لوگوں کو دیکھے میوہ چننے کے وقت وہ اپنے باغ میں رہ گئے ہیں جیسے صَافُوا' گرمی میں رہ گئے اور شَتَوْا' سردی میں رہ گئے' اور اَخْرَفَ اور اَصَافَ اور اَشْتٰى کے معنی یہ ہیں کہ خریف میں گیا یا گرمی میں یا سردی میں-

ذَوْدٌ نَاتِىْ عَلَيْهِنَّ فِىْ خُرُفٍ - وہ اونٹ جو خریف کی فصل میں ہم ان کو پکڑ لیتے ہیں (ان پر چڑھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا مسلمان کی گمی ہوئی چیز دوزخ کی چنگاری ہے)-

اِنَّمَا اَبْعَثُكُمْ كَالْكِبَاشِ تَلْتَقِطُوْنَ خِرْفَانَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ - (یہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا) میں تم کو مینڈھے (عالم فاضل) بنا کر بھیجتا ہوں تا کہ تم بنی اسرائیل کے نوجوان اور نادانوں کو چن لو)-

مَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثُ خُرَافَةٍ - (حضرت عائشہؓ سے کسی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کرو انھوں نے کہا) کیا حدیث بیان کروں خرافہ کی حدیث بیان کروں (خرافہ ایک شخص تھا بنی عذرہ کا اس کو جن اٹھا کر لے گئے تھے' وہ جنوں کے عجیب عجیب قصے بیان کرتا لوگ اس کو جھٹلاتے' جب سے عربوں کا محاورہ یہ ہوگیا کوئی لغو اور واہی دوراز قیاس بات کہے تو اس کو حدیث خرافہ کہتے ہیں' اسی سے ہے خرافات یعنی واہی' بے معنی اور نامعقول باتیں- ایک حدیث میں ہے کہ خرافہ کا واقعہ سچا تھا' معانی الاخبار میں ہے کہ خریف ستر برس کا ہوتا ہے' ایک روایت میں ہے خریف ہزار عام کا اور ہر عام ہزار برس کا' ایک روایت میں ہے میں نے آپ سے پوچھا خریف کیا ہے فرمایا ایک کونا ہے بہشت کا جہاں سوار چالیس برس تک چلتا رہے گا)-

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا - جو شخص جہاد کی حالت میں روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر خریف کی راہ دوزخ سے دور کردے گا-

خُرُوْفٌ - بھیڑ کا نر بچہ اس کی جمع خُرْفَانٌ -

خَرْفَجَةٌ - کسی چیز کو بہت لے لینا-

خُرْفُجٌ اور خُرَافِجٌ اور خِرْفَاجٌ - چین اور آرام' عیش وعشرت-

خُرَفِجٌ - موٹا-

اِنَّهُ كَرِهَ السَّرَاوِيْلَ الْمُخَرْفَجَةَ - انھوں نے کشادہ ازاروں کو برا سمجھا (جن کے پائینچے پشت قدم تک آجائیں) عرب لوگ کہتے ہیں عَيْشٌ مُخَرْفَجٌ بڑی کشادہ اور آرام کی زندگی-

خَرْقٌ - جھوٹ بولنا' مخراق سے کھیلنا' جھوٹ بنانا' طے کرنا' پھاڑنا' چیرنا' تراش لینا-

نَهٰى اَنْ يُضَحّٰى بِشَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ - آنحضرتؐ

نے اس بکری کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان پھٹا ہو یا اس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

کَاَنَّهُمَا خِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ یا خَرْقَانِ یا خِرُقَانِ - (سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی) جیسے پرندوں کے دو جھنڈ قطار باندھے ہوئے۔

فَجَاءَتْ خِرْقَةٌ مِنْ جَرَادٍ - ٹڈیوں کا ایک جھنڈ آن پہنچا (اس نے ان کا شکار کیا ان کو بھونا)۔

اَلرِّفْقُ يُمْنٌ وَ الْخُرْقُ شُوْمٌ - نرمی اور ملایمت مبارک ہے اور جہالت اجڈ پنا منحوس ہے۔

تُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ - تو کسی کاری گر کی مدد کرے یا ایسے شخص کے لئے کچھ بنا دے جو کوئی کام ہنر نہ جانتا ہو محض گاؤدی ہو بے ہنرا۔

فَكَرِهْتُ اَنْ اَجِيْئَهُنَّ بِخَرْقَاءَ مِثْلِهِنَّ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ایک اور عورت ان کی طرح پھوہڑ بے ہنر لے کر آؤں (جیسے میری بہنیں تھیں)۔

فَجَاءَتْ خَرِقَةً مِنَ الْحَيَاءِ - (جب حضرت فاطمہؓ کا آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے نکاح کر دیا تو ان کو بلایا) وہ شرماتی ہوئیں یا دہشت زدہ حیران پریشان ہو کر آئیں' دوسری روایت میں ہے مارے شرم کے وہ اپنی چادر میں الجھتی اور گرتی آئیں۔

فَوَقَعَ فَخَرِقَ - وہ گر کر مر گیا۔

اَلْبَرْقُ مَخَارِيْقُ الْمَلٰئِكَةِ - بجلی کیا ہے فرشتوں کے کوڑے ہیں۔ یہ مخراق کی جمع ہے۔

مِخْرَاقٌ - کپڑے کو لپیٹ کر اس کا کوڑا بنا کر بچے ایک دوسرے کو مارتے ہیں' ابن عباس نے کہا بجلی نور کا کوڑا ہے جس سے فرشتے بادلوں کو ڈانٹتے ہیں (کہ اِدھر چلو اُدھر چلو جہاں حکم ہوتا ہے)۔

فَاِنَّ السَّيْفَ وَ الشَّتْمَ مِخْرَاقُ لَاعِبٍ - (جاہلوں کا قاعدہ ہے جب حجت' دلیل اور بحث میں عاجز ہوتے ہیں تو مار دھاڑ پر مستعد ہوتے ہیں' تلوار اٹھاتے ہیں گالیاں دیتے ہیں) تلوار اور گالی کھیلنے والے کا مخراق ہے۔

اِنَّ اَيْمَنَ وَفِتْيَةً حَلُّوْا اُزُرَهُمْ وَ جَعَلُوْهَا مَخَارِيْقَ - ایمن اور چند نوجوانوں نے کیا کیا اپنی ازاریں کھول کر ان کے کوڑے بنائے (اور لگے ایک دوسرے کو مارنے) آنحضرتؐ نے فرمایا (یہ کیسے بے شرم ہیں) نہ ان کو اللہ سے شرم ہے نہ اس کے رسول سے انھوں نے پردہ کیا' ام ایمن (جو آپ کی کھلائی تھیں) کہنے لگیں یا رسول اللہ ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں (اللہ تعالیٰ ان کا گناہ بخش دے) آپ نے کچھ دیر کے بعد ان کے لئے بخشش کی دعا فرمائی۔

عِمَامَةٌ خُرْقَانِيَّةٌ - کپڑا لپیٹ کر جو عمامہ باندھا جائے جیسے گاؤں والے باندھتے ہیں ایک روایت میں حَرَقَانِيَّةٌ ہے بہ فتحہ وضمہ حائے حطی۔

خَرْقَاءُ - ایک عورت ریطہ بنت سعد کا لقب ہے۔

مَعَهُ مَخَارِيْقُ - اس کے ساتھ ریشمی کپڑا تھا۔

مُخَارِقٌ - بڑا گویا تھا مشہور ہارون رشید کے زمانہ میں۔

اَخْرَقُ - احمق۔

خَرْمٌ - کاٹنا' کم ہونا' کم کرنا' تجاوز کرنا' سوئی کا ناکہ توڑنا' وعدہ خلاف کرنا۔

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَةٍ خَرْمَاءَ - میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ لوگوں کو ایک اونٹنی پر بیٹھے خطبہ سنا رہے تھے جس کا کان چھدا ہوا تھا۔

اَخْرَمُ - وہ جس کے کان میں سوراخ ہو یا اس کے ناک کی نوک کاٹ ڈالی گئی ہو۔ خرماء اس کا مؤنث ہے۔

كَرِهَ اَنْ يُضَحّٰى بِالْمُخَرَّمَةِ الْاُذُنِ - آپ نے کان کٹی بکری کی قربانی کرنا مکروہ سمجھا' یہاں مخرمہ سے کان کٹی مراد ہے یا وہ بکری جس کے کان میں بہت سوراخ ہوں یا جس کا کان کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہو۔

فِى الْخَرَمَاتِ الثَّلٰثِ مِنَ الْاَنْفِ الدِّيَةُ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهَا ثُلُثُهَا - ناک کے تینوں پردوں میں پوری دیت لازم ہوگی' ہر ایک میں تہائی دیت۔

مَاخَرَمْتُ مِنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا - (جب کوفہ والوں نے حضرت عمرؓ سے سعد کے نماز کی شکایت کی تو انھوں نے کہا) میں تو آنحضرتؐ جیسی نماز پڑھتا تھے اس میں کوئی کمی نہیں کی-

لَمْ اَخْرِمْ مِنْهُ حَرْفًا - میں نے ایک حرف بھی اس میں سے کم نہیں کیا-

لَا اَخْرُمُ عَنْهَا - میں اس میں کمی نہیں کروں گا-

يُرِيْدُ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ - آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائے گا (یعنی اس زمانے والے سب گذر جائیں گے) سو برس پر ان میں سے کوئی زندہ نہ رہے گا' (آپ کا مطلب یہ نہیں تھا کہ سو برس کے آخر پر دنیا میں کوئی نہ رہے گا قیامت آ جائے گی)-

كِدْتُ اَنْ اَكُوْنَ السَّوَادَ الْمُخْتَرِمَ - میں تو قریب تھا اس گروہ میں ہو جاؤں جو تباہ اور برباد ہو گیا-

خُرَيْم - ایک ٹیلہ ہے مدینہ اور روحا کے درمیان آپ بدر سے لوٹتے وقت اسی پر سے ہو کر آئے تھے-

حَيْثُ تَعْلَمُ مِنْ مَخَارِمِ الطُّرُقِ - (ہجرت کے سفر میں اباوس اسلمی آپ پر سے گذرے' انھوں نے آپ کو اور ابوبکرؓ کو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور ایک رستہ بتلانے والا ساتھ کر دیا' اس سے کہہ دیا) تو جو رستے پہاڑوں اور ریتوں کے جانتا ہے ان میں سے ان کو لے جا- یہ مخرم بہ کسرۂ راہ کی جمع ہے' بعض نے کہا مخرم وہ مقام ہے جہاں پر پہاڑ کی بنی ختم ہو-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَجْعَلْنِىْ مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرِمِ - اللہ کا شکر اس نے مجھ کو برباد شدہ گروہ میں سے نہیں کیا-

لَايَأْمَنُ الْاِنْسَانُ اَنْ يَخْتَرِمَ - آدمی موت یا تباہی سے بے ڈر نہیں ہو سکتا (موت کا کھٹکہ ہر وقت لگا ہے مگر غفلت کا پردہ چھایا ہوا ہے اسی میں کچھ اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے ورنہ دنیا کا قائم رہنا دشوار ہو جائے)-

خُرَّمِيَّةُ - وہ گروہ جو تناسخ کا اور اباحت کا قائل ہے یہ ماخوذ ہے خُرَّمٌ سے یعنی جو عیش وعشرت میں خوش ہو-

خَرْنَبَاءُ - ایک مقام کا نام ہے ملک مصر میں-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الزَّاءِ

خَزَبٌ - موٹا ہونا' سوج جانا-

خَزَجٌ - موٹا ہونا-

خُزْخُزٌ - سخت پٹھے والا-

خُزَخِزٌ اور خُزَاخِزٌ - قوی' زور آور-

خَزْخَزَ الْمَاءُ - پانی پر سبزی آ گئی (کائی چھا گئی)-

خَزْرٌ - گوشہ چشم سے دیکھنا' بھاگنا-

خَزَرٌ - آنکھ کا چھوٹا ہونا - احول ہونا-

تَخْزِيْرٌ - تنگ کرنا-

حَبَسَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَزِيْرَةٍ - (عتبان نے) آنحضرتؐ کو حلیم کھانے کے لئے روک رکھا' خزیرہ گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کو پانی میں ڈال کر جوش دیں جب وہ پک جائے تو اس پر آٹا چھڑک دیں اگر گوشت نہ ہو تو اس کو عصیدہ کہیں گے- بعض نے کہا خزیرہ آٹے اور چربی کا حریرہ' بعض نے کہا اگر آٹا ہو تو حریرہ ہے اگر بھوسی ہو تو وہ خزیرہ ہے- بعض نے کہا خزیرہ دودھ سے بنتا ہے-

كَاَنِّىْ بِهِمْ خُنْسَ الْاُنُوْفِ خُزْرُ الْعُيُوْنِ - گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں چپٹی ناکیں چھوٹی چھوٹی آنکھیں-

فَصَعِدَ عَلٰى خَيْزُرَانِ السَّفِيْنَةِ - (شیطان حضرت نوحؑ کی کشتی میں گھس گیا' آپ نے فرمایا ارے دشمن خدا کے نکل) آخر وہ کشتی کے سکان پر چڑھ گیا' ہر جھکی ہوئی مڑی ہوئی شاخ کو بھی خیزران کہتے ہیں' محیط میں ہے کہ خیزران ایک ہند کا درخت ہے اس کی جمع خَيَازِرُ ہے اور خیزران ہر نرم لکڑی' نیزے' کڑیلی اور نرکل کو بھی کہتے ہیں' اسی سے شاعر کہتا ہے كَاَنَّ عِظَامَهَا مِنْ خَيْزُرَانِ - اس کی ہڈیاں (ایسی نرم ہیں) جسے خیزران کی ہیں' اور فرزوق شاعر نے امام زین العابدین کی ہتھیلی کی تعریف میں کہا ہے خَيْزُرَانٌ رِيْحُهٗ عَبِقٌ - ان کے ہتھیلی خیزران ہے جس کی خوشبو مہک رہی ہے (خیزران بید کے درخت کو بھی کہتے ہیں)-

خَیْزُوْر - بھی وہی خیزران -

خَزُوْرٌ - جوان' قوی' سخت -

خِنْزِیْرٌ - سؤر - خَنَازِیر اس کی جمع

خَنَازِیر - ایک بیماری بھی ہے جو حلق میں ہوتی ہے -

خَرَجَتْ بِجَارِیَةٍ لَهَا خَنَازِیْرُ فِیْ عُنُقِهَا - ایک لونڈی لے کر نکلی اس کے گلے میں خنازیر کے زخم تھے -

لَا تُنَاکِحُوا الزَّنْجَ وَالْخُزَرَ - زنگیوں اور خزر سے نکاح نہ کرو - خزر ایک قوم ہے ترکوں کی یافث بن نوح کی اولاد میں -

اِلْحَظُوا الْخَزْرَ وَاطْعَنُوا الشَّزْرَ - (یہ حضرت علیؓ نے جنگ صفین میں فرمایا) یعنی گوشۂ چشم سے یا آنکھ کو چھوٹا کر کے دیکھو اور داہنے بائیں برچھے چلاؤ -

خَیْزُرَان - مہدی باللہ خلیفہ کی ماں کا بھی نام تھا جو لونڈی تھی اور امام محمد بن علی جواد کی والدہ کا بھی نام تھا وہ بھی ام ولد تھیں - قبط میں سے جہاں کی ماریہ قبطیہ آنحضرتؐ کی حرم تھیں -

خَزٌّ - ٹھونسا' مارنا' اور ایک کپڑا ہے جو اون اور ریشم ملا کر بنا جاتا ہے' اور خالص ریشمی کپڑے کو بھی کہتے ہیں -

نَهٰی مِنْ رُکُوْبِ الْخَزِّ وَالْجُلُوْسِ عَلَیْهِ - آپ نے خز پر سواری کرنے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا' نہایہ میں ہے کہ اگر خز سے وہ کپڑا مراد ہو جس میں اون اور ریشم دونوں ہوتے ہیں تب تو یہ نہی تنزیہی ہوگی کیونکہ اس خز کا پہننا مباح ہے صحابہ اور تابعین نے اس کو پہنا ہے اور جو خز سے صرف ریشمی کپڑا مراد ہو تب یہ نہی حرمت کے لئے ہوگی اس لئے کہ خالص ریشمی کپڑا مردوں کو پہننا حرام ہے اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے یَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِیْرَ اس میں وہی خالص ریشمی کپڑا مراد ہے - ایک روایت میں یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَّ ایک روایت میں یَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَحَ ہے' یعنی شرم گاہ کو حلال کرلیں گے (مطلب یہ ہے کہ زنا کچھ عیب نہ سمجھیں گے) -

بُرْنُسًا مِنْ خَزٍّ - ایک لمبی ٹوپی خز کی -

مجمع البحرین میں ہے کہ خز ایک دریائی جانور ہے' اس کی اون سے کپڑے بنائے جاتے ہیں - حدیث میں ہے اَلْخَزُّ کِلَابُ الْمَاءِ - خز پانی کے کتے ہیں -

خُزَزٌ - نر خرگوش جمع خُزَّانٌ - خَزَّازٌ' خز بیچنے والا جیسے بَزَّازٌ کپڑا بیچنے والا -

مَخَزَّةٌ - خرگوشوں کا مقام -

خَزْعٌ - کاٹنا' پیچھے رہ جانا -

تَخْزِیْعٌ - کاٹنا -

تَخَزُّعٌ - پیچھے رہ جانا -

اِنَّ کَعْبَ ابْنَ الْاَشْرَفِ عَاهَدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یُقَاتِلَهٗ وَلَا یُعِیْنَ عَلَیْهِ ثُمَّ غَدَرَ فَخَزَعَ مِنْهُ هِجَاءَهٗ لَهٗ فَاَمَرَ بِقَتْلِهٖ - کعب بن اشرف نے (جو یہودیوں کا سردار تھا) آنحضرتؐ سے یہ عہد کیا کہ آپ سے نہیں لڑے گا اور نہ آپ کے مقابلہ میں (دشمن کی مدد کرے گا) لیکن اس نے عہد شکنی کی اور آنحضرتؐ کی ہجو کرنے لگا (یا اس کی ہجو نے جو اس نے آنحضرتؐ کی اس کا عہد کاٹ دیا) آخر آپؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا -

فَتَوَزَّعُوْهَا اَوْ تَخَزَّعُوْهَا - انھوں نے اس کو بانٹ لیا ٹکڑے ٹکڑے کرلیا' اسی سے ہے خزاعہ جو ایک قبیلے کا نام ہے کیونکہ وہ مکہ میں جدا جدا رہتے تھے اور جیسے عرب لوگ کہتے ہیں تَخَزَّعْنَا الشَّیْءَ - ہم نے اس کو بانٹ لیا تقسیم کرلیا - مجمع البحرین میں ہے کہ پہلے جرہم قبیلہ مکہ میں آباد تھا انھوں نے شرارت شروع کی تو اللہ تعالٰے نے ان پر بیماری بھیجی اور خزاعہ قبیلہ کو ان پر غالب کیا انھوں نے جرہم کو مار کر نکال دیا اس کے بعد خزاعہ قبیلہ کا قبضہ بیت اللہ پر رہا یہاں تک کہ قصی بن کلاب پیدا ہوا اس نے خزاعہ والوں کو حرم سے نکالا اور بیت اللہ پر اپنا قبضہ کیا -

خُزَعْبِلٌ یا خَزَعْبَلٌ یا خُزَعْبِیْلٌ - باطل اور لغو -

خُزَعْبِلَةٌ - مسخرہ پن کی بات کرنے والا -

خَزْعَلَةٌ - لنگڑانا جیسے خَزْعَالٌ -

خَزْقٌ - ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا -

خَزَقٌ - ٹھیکرا -

خَزَّاف - کمہار -

اَلتَّدَلُّکُ بِالْخَزَفِ یُبْلِی الْجَسَدَ - ٹھیکرے سے بدن کا ملنا بدن کو پرانا کرتا ہے -

خَزْقٌ - کونچنا، مارنا، گھس جانا، پار نکل جانا -

کُلُّ مَا خَزَقَ وَ اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْ - (عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم بے گانسی کا تیر جس میں لوہے کی نوک نہیں ہوتی عربی میں اس کو معراض کہتے ہیں) اس سے شکار مارتے ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ جانور میں نوک کی طرف سے گھس جائے تو اس کو کھا اور اگر عرض کی طرف سے پڑے (اور جانور اس کی چوٹ سے مر جائے) تو اس کو مت کھا -

سَہْمٌ خَازِقٌ یا خَاسِقٌ - (عرب لوگ کہتے ہیں) تیر گھس جانے والا -

فَاِذَا کُنْتُ فِی الشَّجْرَاءِ خَزَقْتُھُمْ بِالنَّبْلِ - جب میں گنجان جھاڑی میں ہوتا تھا ان کو تیر سے مارتا -

لَا تَاْکُلْ مِنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ اِلَّا اَنْ یَّخْزِقَ - معراض کا شکار مت کھا مگر جب وہ جانور میں (نوک کی طرف سے) گھس جائے -

خَزَقَ الطَّائِرُ - (عرب لوگ کہتے ہیں) پرندے نے بیٹ کی -

اِخْتَزَقَ السَّیْفَ - تلوار سونت لی -

خَزْلٌ - کاٹنا، روکنا -

خَزَلٌ - پیٹھ ٹوٹ جانا -

تَخَزُّلٌ - بھاری ہو کر چلنا -

اِخْتِزَالٌ - اپنی اکیلی رائے پر چلنا، کاٹنا، چوری کرنا -

وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّۃٌ مِّنْکُمْ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْتَزِنُوْنَا مِنْ اَصْلِنَا - تم میں سے ایک گروہ نکلا وہ یہ چاہتا تھا کہ ہم کو جڑ سے کاٹ دے یعنی اکیلا کر دے ہماری جماعت سے ہم کو الگ لے جائے -

اَرَادُوْا اَنْ یَّخْتَزِلُوْہُ دُوْنَنَا - ان کا مطلب یہ تھا کہ اس کو ہم سے جدا کر کے اکیلا کر دیں -

اِنْخَزَلَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اُبَیِّ مِنْ ذٰلِکَ الْمَکَانِ - عبداللہ بن ابی اس جگہ سے اکیلا ہو کر نکل گیا -

اَلَّذِیْ مَشٰی فَخَزَلَ - جو شخص چلا بھاری پن کے ساتھ (یعنی اتراتا ہوا) -

مَشْیَۃُ الْخَیْزَلٰی یا مَشْیَۃُ الْخَوْزَلٰی - ناز و انداز کی چال اترا کر چلنا -

لَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَھُمْ دُوْنَکَ - ان کی حاجتیں تجھ تک پہنچنے سے مت کاٹ (یعنی ان کی مرادیں اور حاجتیں پوری کر) -

اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الدُّنْیَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اخْتَزَلَھَا مِنْ اَیَّامِ السَّنَۃِ - اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں بنایا پھر ان چھ دنوں کو تین سو ساٹھ دونوں میں سے سال کے نکال لیا (تو سال کے تین سو چون دن رہ گئے) -

اِخْتَزَلَ مَنْزِلَھَا مِنْ دَارِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ - اس کا گھر امام ابوعبداللہ کے محل سے علیحدہ کر دیا - جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اِنْخَزَلَ الشَّیْءُ یہ چیز کٹ گئی علیحدہ ہو گئی -

اِنْخَزَلَ عَنَّا وَ اعْتَزَلَ - ہم سے علیحدہ اور جدا ہو گیا -

خَزْمٌ - سوراخ کرنا، پرونا، اونٹ کی ناک میں چھلہ ڈالنا -

تَخْزِیْمٌ - اونٹ کی ناک میں چھلہ ڈالنا یا سوراخ کرنا چھلہ ڈالنے کے لئے -

لَاخِزَامَ وَلَا زِمَامَ فِی الْاِسْلَامِ - اسلام میں ناک میں چھلے ڈالنا یا ہنسلی میں سوراخ کرنا (جانوروں کو تکلیف دینا) نہیں ہے (جیسے بنی اسرائیل کیا کرتے تھے جب جانوروں کی ناک چھیدنا منع ہوا تو آدمی کی ناک چھیدنا کہاں سے جائز ہو گا - جیسے ہند کی عورتیں کیا کرتی ہیں) -

وَ اَنَّہٗ خُزِمَ اَنْفُہٗ بِخِزَامَۃٍ - ان کی ناک میں ایک چھلہ ڈالا جاتا -

مُرْھُمْ اَنْ یُّعْطُوْا الْقُرْاٰنَ بِخِزَامِھِمْ - ان کو حکم دے کہ اپنی ناک کے چھلے قرآن کو دے دیں (یعنی ہر بات میں قرآن کی پیروی کریں، ایک روایت میں یَعْطُوْا بہ فتحہ یا ہے تو

ترجمہ یہ ہوگا قرآن کو اچھی طرح پورے طور سے سنبھالیں جیسے اونٹ نکیل پکڑ کر تھاما جاتا ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَصْنَعُ صَانِعَ الْخَزْمِ وَ یَصْنَعُ کُلَّ صَنْعَۃٍ۔ اللہ تعالیٰ خزم کے درخت سے جو رسی بنائی جاتی ہے اس کے بنانے والے کا بنانے والا ہے اور ہر کاریگری اور صنعت کا بھی بنانے والا ہے' خزم ایک درخت ہے جس کی ڈاڑھی یا پتوں سے رسیاں بناتے ہیں اور مدینہ میں ایک بازار کا نام بھی' محیط میں ہے خزم کو گل کی پتوں بولتے ہیں۔

سُوْقُ الْخَزَّامِیْنَ۔ وہاں رسیاں بٹنے والے رہتے ہوں گے' مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا خالق ہے اور بندوں کے افعال کا بھی وہی خالق ہے اور رد ہے معتزلہ کا جو بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں۔

یَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامِہٖ۔ ایک آدمی کو رسی میں کھینچ رہا تھا (جیسے اونٹ کو کھینچتے ہیں)۔

خَزْنٌ۔ جوڑنا' جمع کرنا' بدبودار ہونا جیسے خُزُوْنٌ۔

خَازِنٌ۔ خزانچی۔

خِزَانَہ۔ جوڑنا' اور دل عیال اطفال' عوام اصطلاح میں جہاں پر کوئی چیز محفوظ رکھی جائے جیسے مخزن' گودام۔

خَزِیْنَۃٌ۔ جہاں پر روپیہ اشرفی وغیرہ رکھے جائیں' خَزَائِنُ اس کی جمع ہے۔

مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ۔ رات کو کیا کیا خزانے اترے یعنی رحمت کے یا عذاب کے یا کسریٰ اور قیصر کے خزانے مراد ہیں۔

اُوْتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ۔ میں زمین کے خزانے دیا گیا۔

خَزَائِنُ اللّٰہِ۔ اللہ کے اسرار اور پوشیدہ علوم۔

یَخْزُنُ لِسَانَہٗ اِلَّا مِمَّا یَعْنِیْہِ۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھے مگر اس بات سے جو کام آئے (یعنی وہی بات زبان سے نکالے جس میں فائدہ ہو)۔

خَازِنٌ۔ زبان کو بھی کہتے ہیں۔

خَزَنَ لِسَانَہٗ۔ اپنی زبان کو محفوظ رکھا (لوگوں کے عیب بیان کرنے سے)۔

خَزْیٌ۔ رسوائی ذلت جیسے خِزْیٌ ہے۔

خَزَایَۃٌ اور خَزْی۔ شرمندگی' ندامت۔

مُخَازَاۃٌ۔ ذلیل و خوار اور شرمندہ کرنا۔ جیسے اِخْزَاءٌ ہے۔

مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَ لَا نَدَامٰی۔ اے قاصدو تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے نہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (یعنی اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے قید اور قتل کی رسوائی سے بچ گئے)۔

غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَادِمِیْنَ۔ نہ رسوا نہ شرمندہ۔

لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَارًّا بِخَزْیَۃٍ۔ حرم مجرم قصوروار کو پناہ نہیں دیتا نہ اس کو جو شرم کا کام کر کے بھاگا ہو۔

فَاَصَابَتْنَا خِزْیَۃٌ لَمْ تَکُنْ فِیْھَا بَرَرَۃً اَتْقِیَا وَلَا فَجَرَۃً اَقْوِیَاءَ۔ ہم کو ایسی رسوائی ہوئی (ہم ایسی خصلت کے مرتکب ہوئے) نہ اس میں ہم نیک پرہیزگار رہے نہ بالکل بدکار زوردار)۔

وَلَا تُخْزُوا الْحُوْرَ الْعِیْنَ۔ بڑی آنکھوں والی حوروں کو شرمندہ نہ کرو (جہاد میں کوتاہی کر کے کیونکہ حوریں تم کو دیکھ رہی ہیں' اگر نامردی اور بوداپن کرو گے تو تمہاری حوریں جو بہشت میں تمہارے لئے رکھی گئی ہیں دوسری حوروں میں شرمندہ ہوں گی)۔

خِزْیٌ۔ کا معنی ہلاکت اور بلا میں پڑنا بھی آیا ہے۔

اَخْزَاہُ اللّٰہُ۔ اللہ اس کو ذلیل و خوار کرے۔ ایک روایت میں خَزَاہُ اللّٰہُ یعنی اللہ اس پر قہر کرے (یعنی شراب پینے والے پر)۔

مَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی فضیحت (رسوا) نہیں کرے گا ایک روایت میں مَا یُحْزِنُکَ اللّٰہُ ہے اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرے گا۔

اَلسِّلْمُ الْمُخْزِیَہ۔ ذلت کی صلح (جو دشمن سے دب کر ہو)۔

اَللّٰھُمَّ اخْزِ عَبْدَکَ فِیْ بِلَادِکَ۔ یا اللہ اپنے بندے کو اپنے شہروں میں فضیحت کر یا ہلاک اور تباہ کر۔

وَلَمْ يُخْزِهِمْ فِيْ بُعُوْثِهِمْ - ان کو ان کے لشکروں میں ذلیل نہیں کیا (یعنی پورے سامان اور مناسب تعداد میں ان کو روانہ کیا نہ یہ کہ بے سروسامان یا کم تعداد میں اور دشمن سے لڑ کر ذلت اٹھائی)-

مُخْزِيَةٌ - بری خصلت' مُخْزِيَاتٌ اس کی جمع اسی طرح مَخَازِيْ بری خصلتیں اور بری عادتیں-

ذُوْ مَخْزِيَةٍ فِي الدِّيْنِ - دین میں بری خصلت والا-

اَلْكَاذِبُ عَلٰى شَفَاةِ مَخْزَاةٍ - جھوٹا شخص ذلت کے کنارے کھڑا ہے (اب ذلیل ہوا اب خوار ہوا)-

خَزِيْنٌ - بدبودار گوشت-

خَزْنَهٌ - جو جوڑ کر رکھا جائے جیسے روپیہ پیسے وغیرہ-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ السِّيْنِ

خَسْئًا یا خُسُوْءٌ - تھک جانا' دور ہونا' ذلت کے ساتھ چپ رہنا' ڈانٹنا' دتکارنا' ہش ہش کرنا-

مُخَاسَاةٌ - آپس میں پتھر بازی-

اِنْخِسَاءٌ - دور ہونا-

فَخَسَأْتُ الْكَلْبَ - میں نے کتے کو للکارا' ڈانٹا' دور کیا-

اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ - چلو کم بختو اس میں پرے رہو بات نہ کر (چپ رہو خبردار)-

خَاسِئٌ - ذلیل راندہ درماندہ-

اِخْسَاءٌ فَلَنْ تَعْدُ وَ قَدْرَکَ - ابے جا تو اپنے حوصلے سے بڑھ نہیں سکتا (یہ آنحضرتؐ نے ابن صیاد سے فرمایا تھا' بعض نے ابے چپ یا دُت)-

وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ - میرے شیطان کو ہانک دے (مجھ سے دور کر دے)-

خَسْرٌ - یا خَسَرٌ یا خُسْرٌ یا خُسُرٌ یا خُسْرَانٌ یا خَسَارٌ یا خَسَارَةٌ - رستہ گم کرنا' ہلاک ہونا' سوداگری میں ٹوٹا ہونا' تول کم کرنا' ضایع کرنا-

تَخْسِيْرٌ - نقصان دینا' راستہ بھلا دینا' ہلاک کرنا-

اِخْسَارٌ - تول میں فرق کرنا-

خَنَاسِرَه - کمینے پاجی لوگ-

خِنْسِيْر - بخیل' کمینہ-

خَسٌّ - حقیر کرنا' حقیر ہونا' کم کرنا' کم ہونا-

اَرَادَ اَنْ يَّرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهٗ - (ایک جوان عورت آنحضرتؐ کے پاس آئی کہنے لگی میرے باپ نے میرا نکاح اپنے بھتیجے سے کر دیا) وہ چاہتا ہے کہ اس کا کمینہ پن میری وجہ سے رفع کرے (یعنی اس کو میری وجہ سے عزت اور شرافت پیدا ہو)-

خَسِيْسٌ - دنی اور حقیر کم ذات کو کہتے ہیں-

خَسِيْسَه اور خَسَاسَة - پاجی پن جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رَفَعْتُ خَسِيْسَتَهٗ یا رَفَعْتُ مِنْ خَسِيْسَتِهٖ - میں نے اس کا پاجی پن اٹھا دیا یعنی اس کو شرف اور بزرگی دی-

اِنْ لَّمْ تَرْفَعْ خَسِيْسَتَنَا - اگر ہماری حقارت کو تم نے رفع نہیں کیا-

مِنْ اَخَسِّ اَهْلِ الْجَنَّةِ - بہشتیوں میں ادنیٰ درجہ والے-

خَسٌّ - ایک خوشبودار گھاس ہے مشہور-

اِسْتَخَسَّهٗ - اس کو خسیس سمجھا-

خَسْفٌ - زمین میں گھس جانا' دھس جانا' سورج اور چاند یا صرف چاند کا گہن' پھوڑنا پھاڑنا' کاٹنا' گر جانا' کم ہو جانا' دبلا ہو جانا-

خَسَفَتِ الشَّمْسُ - سورج گہنایا-

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ - سورج اور چاند میں کسی کے مرنے یا جینے کی وجہ سے گہن نہیں لگتا-

مَنْ تَرَكَ الْجِهَادَ اَلْبَسَهُ الذِّلَّةَ وَسِيْمَ الْخَسْفَ - جو شخص جہاد چھوڑ دے گا' اللہ تعالیٰ اس کو ذلت اور خواری کا لباس پہنائے گا اور نقصان اس کے لازم ہو جائے گا (کیا سچی حدیث ہے جب سے مسلمانوں نے جہاد چھوڑ دیا ذلیل اور خوار ہو گئے)-

خَسَفَ لَهُمْ عَيْنَ الشِّعْرِ - امرالقیس نے شاعروں کے لئے شعر کا چشمہ کھودا (اسی نے شعر گوئی کا رستہ آسان کر دیا تو سب شاعروں میں اس کا درجہ بڑا ہے)-

اَخَسَفْتَ اَمْ اَوْ شَلْتَ - تو نے خوب گہرا پانی نکالا یا تھوڑا سا پانی-

خَسِيْفٌ - کہتے ہیں اس کنوے کو جس میں خوب گہرا پانی ہو اور پتھروں میں کھودا جائے-

فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْسِفَ بِقَوْمٍ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَنْ قَلِّبْ ذٰلِكَ الْعِرْقَ - جب اللہ تعالے کسی قوم کو دھنسانا چاہتا ہے تو اس فرشتے کو (جو کوہ قاف کی رگ پر متعین ہے) حکم دیتا ہے کہ اس رگ کو الٹ دے (تب وہ ملک دھنس جاتا ہے)-

يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّ مَسْخٌ وَّ قَذْفٌ - میری امت میں دھنسنا اور صورت بدلنا او پتھر برسنا ہوتا رہے گا-

سَامَهٗ خَسْفًا - اس کو ذلیل کیا مغلوب کیا-

خَسًا - طاق-

هٰذَا خَسًا وَّ هٰذَا زَكًا - (عرب لوگ کہتے ہیں) یہ طاق ہے اور یہ جفت ہے-

مَا اَدْرِيْ كَمْ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَسًا اَمْ زَكًا - میں نہیں جانتا میرے باپ نے مجھ سے آنحضرتؐ کی کتنی حدیثیں بیان کیں طاق عدد میں یا جفت عدد میں-

اَلْعَدَدُ اِمَّا خَسًا وَّ اِمَّا زَكًا - جیسے العدد اما فرد و اما زوج، عدد یا طاق ہے یا جفت-

خَسًا - اصل میں خَسَوٌ تھا، یہ ناقص وادی ہے اس کی جمع اَخَاسِيْ ہے لیکن خَسِيٌّ ناقص یائی اس سے تَخَاسِيْ ہے یعنی کنکریاں ایک دوسرے کو مارنا-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الشِّيْنِ

خَشْبٌ - ملانا، صاف کرنا، تیز کرنا، صیقل کرنا، بے سوچے شعر کہنا-

خَشَبٌ - لکڑی اس کی جمع خَشَبٌ اور خُشُبٌ اور خُشْبَانٌ ہے-

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَالَ لَهٗ اِنْ شِئْتَ جَمَعْتُ عَلَيْهِمِ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ دَعْنِيْ اُنْذِرُ قَوْمِيْ - (جب آنحضرتؐ کو قریش کے لوگوں نے بہت تنگ کیا تو) حضرت جبرئیل آنحضرتؐ سے کہنے لگے اگر آپ کہیئے تو میں مکہ کے دونوں طرف کے دو پہاڑوں (یعنی جبل بوقبیس اور جبل احمر) کو ان پر چپکا دوں (وہ اس میں پچی ہو کر رہ جائیں) آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں مجھ کو اپنی قوم کو ڈرانے دو سبحان اللہ آپ کی ذات رحمۃ للعالمین تھی-

اَخْشَبُ - (نہایہ میں ہے کہ) ہر غلیظ سخت پہاڑ کو کہتے ہیں-

لَا تَزُوْلُ مَكَّةُ حَتّٰى يَزُوْلَ اَخْشَبَاهَا - مکہ مٹنے والا نہیں (قیامت تک آباد رہے گا) یہاں تک کہ اس کے دونوں طرف کے پہاڑ نہ سرکیں-

عَلٰى حَرَاجِيْجَ كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ - لمبی اونٹنیوں پر سوار گویا وہ پہاڑیاں تھیں-

كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحَزُوْمَةِ - گویا وہ سخت زمین کی پہاڑیاں ہیں-

اَلْوُضُوْءُ فِي الْمِخْضَبِ وَ فِي الْخَشَبِ يَا فِي الْخُشُبِ - کڑے میں یا لکڑے کے برتن یا برتنوں میں وضو کرنے کا بیان-

عُمُدُهٗ خُشُبُ النَّخْلِ - اس کے ستون کھجور کی لکڑیوں کے تھے-

لَا يَمْنَعُ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خُشُبَهٗ يَا خَشَبَةً - کوئی اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑیاں گاڑنے سے (ان پر چھت ڈالنے سے) منع نہ کرے (اکثر لوگوں نے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن طحاوی کی روایت میں یوں ہے لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے کیونکہ اس میں مکان کا کوئی نقصان نہیں بلکہ دیوار کی اور زیادہ حفاظت ہے- اب مسلمانوں میں ایسی نفسانیت پھیل گئی ہے کہ معاذ اللہ اگر کوئی ہمسایہ دیوار کے پیچھے مکان بنانا چاہتا ہے تو اس بیچارے کو اپنی دیوار پر عملہ نہیں رکھنے دیتے - کہتے ہیں سیری

(حد فاصل) چھوڑ تم دوسری دیوار اٹھاؤ حالانکہ سیری چھوڑنے میں دونوں کو خرابی ہے اکثر وہاں کچرا کوڑا جمع ہوتا ہے اور عفونت پھیلتی ہے دوسرے پانی برابر نہیں بہتا اور دونوں کی دیواروں کو ضرر رہتا ہے)۔

خُشُبٌ بِاللَّيْلِ صُخُبٌ بِالنَّهَارِ - (ان منافقوں کا حال یہ ہے) رات کو لکڑیوں کی طرح پڑے رہتے ہیں (ساری رات سوتے رہتے ہیں دن کو (بازاروں اور رستوں میں) چلاتے پھرتے ہیں۔

خُشُبُ - ایک وادی کا بھی نام ہے' مدینہ سے ایک رات کی راہ پر' بعض اس کو ذُوْ خُشُبُ کہتے ہیں۔

وَكَانَ يُسَمِّي الْخَشَبَ الْخُشْبَانَ - (کہتے ہیں حضرت سلمان فارسی کی زبان بوجہ ان کے عجمی ہونے کے سمجھ میں نہیں آتی تھی) وہ خَشَبُ کو خُشْبان کہتے (نہایہ میں ہے کہ یہ روایت منکر ہے کیونکہ خُشْبَان خَشَبُ کی جمع عربوں کی زبان میں مستعمل اور صحیح ہے: اس صورت میں سلمانؓ کا کہنا فصیح ٹھہرانا کہ غیر فصیح)۔

كَانَ يُصَلِّي خَلْفَ الْخَشَبِيَّةِ - عبداللہ بن عمرؓ خشبی لوگوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے:

خشبیہ ایک فرقہ ہے شیعوں میں سے جو مختار بن ابی عبید کے ہمراہ تھے' بعض نے کہا ان کو خشبیہ اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے اس لکڑی کو جس پر امام زید بن علی بن حسین علیہم السلام سولی دیئے گئے تھے حفاظت میں رکھا تھا' مگر یہ توجیہ عمدہ نہیں اس لئے کہ امام زیدؒ کو عبداللہ بن عمرؓ کے مرنے کے بہت دنوں بعد سولی دی گئی تھی' اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیعی یا خارجی یا معتزلی کے پیچھے جن کی اہل حدیث نے تکفیر نہیں کی نماز پڑھ لینا درست ہے' اس طرح ہر بدعتی کے پیچھے' اسی طرح متعصب مقلدین کے پیچھے گو کراہت میں کلام نہیں۔

اِخْشَوْشِبُوْا وَ تَمَعْدَدُوْا - سخت اور کھر کھرے رہو (یعنی موٹے جھوٹے کپڑے پہنو غذا بھی سادی اور سخت کھاؤ جیسے تمہارے باپ دادا اگلے عربوں کی عادت تھی' سپاہیانہ گذر اوقات کرتے تھے) معد بن عدنان (اپنے دادا) کے طرز پر رہو

(وہ جنگی صحرائی آدمی تھا یہ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کو نصیحت کی' افسوس کہ مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کا طرز چھوڑ کر خوش خوراک اور خوش پوشاکی اختیار کی' عیش وعشرت میں پڑ گئے عورتوں کی طرح زیب وزینت کرنے لگے' باریک باریک چکن' جالیاں اور ململ پہننے لگے۔اے پھٹے منہ ان عادات او خصائل پر مسلمانی کا دعویٰ کیا تم کو شرم نہیں آتی کہ تمہارے مخالفین تم پر ہنستے ہیں اور باریک کپڑے پہنے ہوئے تمہیں دیکھ کر قہقہے اڑاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ زنانے ہیں مرد نہیں' مرد ہوتے تو زین نویٹ وغیرہ موٹے کپڑے پہنتے)۔

خَشْخَشَةٌ - کسی چیز کے دوسری چیز سے رگڑنے کی آواز جیسے ہتھیاروں یا زیور وغیرہ کی لڑکھڑاہٹ سے جو آواز پیدا ہوتی ہے۔

خَشْخَشَ النَّبَاتُ - گھاس سوکھ گئی۔

خَشْخَاشٌ - ایک مشہور درخت ہے۔

مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا بِلَالٌ - میں جب بہشت میں گیا تو میں نے وہاں ایک آواز کھڑکھڑاہٹ کی سنی پوچھا کون ہے؟ فرشتوں نے کہا بلال ہیں (تو بلال تم کیا عمل کرتے ہو انھوں نے عرض کیا میں جب وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد دو رکعتیں تحیۃ الوضو کی پڑھ لیتا ہوں' آپ نے فرمایا جب ہی تم کو یہ درجہ ملا)۔

خَشْرٌ - دسترخوان پر کچھ بچا ہوا چھوڑنا' حرص کرنا۔

خَشَرٌ - نامردی سے بھاگنا۔

خَاشِرٌ - دنی اور پست ہمت۔

اِذَا ذَهَبَ الْخِيَارُ وَ بَقِيَتْ خُشَارَةٌ كَخُشَارَةِ الشَّعِيْرِ - جب اچھے لوگ چلے جائیں اور بھوسا رہ جائے جیسے جو کا بھوسا۔

خَشْرَمٌ - شہد کی مکھیوں کا گروہ یا بھڑوں کا گروہ۔

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْسَلَكُوْ خَشْرَمَ دَبْرٍ لَسَلَكْتُمُوْهُ - تم اگلے لوگوں کے رستوں پر چلو گے دست بہ دست یہاں تک کہ اگر وہ لوگ شہد کی مکھیوں یا زنبوروں کے (چھتے) مقام پر چلے ہیں تم بھی چلو

گے (مطلب یہ ہے کہ تم غور و فکر اور عقل سے کام لینا چھوڑ دو گے یہود اور نصاریٰ کی اندھادھند تقلید شروع کر دو گے، ہمارے زمانہ میں بالکل یہ حال ہے مسلمان لباس اور اکل و شرب اور تمام امور میں جو معاشرت سے متعلق ہیں[1] نصاریٰ کی پیروی کر رہے ہیں اور کچھ غور نہیں کرتے کہ یہ امور ان کے ملک، طبیعت اور آب و ہوا کے مناسب ہیں یا نہیں، اور طرہ یہ ہے کہ جو سامان خریدتے ہیں وہ بھی غیر ملک کا بنا ہوا، حکومت یوں گئی اب جو کچھ کمائی یا بزرگوں کی بچی بچائی دولت رہ گئی تھی وہ بھی دوسروں کی نذر ہو رہی ہے، غرض ہند کے مسلمان خسر الدنیا والاخرۃ ہو رہے ہیں، اللہ رحم کرے)۔

خَشٌّ - اندر جانا، تھوڑی بارش۔

خِشَاش - اونٹ کی ناک میں جو لکڑی ڈالتے ہیں۔

اِنَّ امْرَأَةً رَبَطَتْ هِرَّةً فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خِشَاشِ الْاَرْضِ - ایک عورت نے ایک بلی کو باندھ دیا نہ اس کو کھانے کو دیا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی (آخر بلی بھوک سے تڑپ تڑپ کر مر گئی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو دوزخ میں ڈالا - یہ بے رحمی کی سزا اس کو ملی، ایک روایت میں خَشِيْشِ الْاَرْض ہے معنی وہی ہے، ایک روایت میں حَشِيْش ہے حائے حطی سے جو سوکھی گھاس کو کہتے ہی مگر یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ بلی گھاس نہیں کھاتی، بعض نے خُشَيْشٌ، بعض نے خُشَيَّشٌ روایت کیا ہے جو تصغیر ہے خَشَاشٌ کی، بعض نے کہا خَشَاش بہ فتحہ خا چھوٹے چھوٹے پرندے)۔

لَمْ يَنْتَفِعْ بِیْ وَلَمْ يَدَعْنِیْ اَخْتَشُّ مِنَ الْاَرْضِ - نہ مجھ سے فائدہ اٹھایا (مجھ کو ذبح کر کے کھایا) اور نہ مجھ کو چھوڑا کہ میں زمین کے کیڑے مکوڑے کھاتی۔

هُوَ اَقَلُّ فِیْ اَنْفُسِنَا مِنْ خَشَاشَةٍ - وہ ہمارے دلوں میں زمین کے کیڑوں مکوڑوں سے بھی کم ہے (اتنی بھی اس کی قدر و منزلت نہیں)۔

فِیْ اَنْفِهٖ خِشَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ - اس کی ناک میں سونے کی کاڑی تھی (یہ ابوجہل کا اونٹ تھا آنحضرتؐ نے قربانی کے لئے اس کو بھیجا تا کہ مشرک لوگ جلیں)۔

فَانْقَادَتْ مَعَهُ الشَّجَرَةُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ - درخت آپ کا ایسا تابعدار جیسے ناک میں لکڑی ڈالا ہوا اونٹ۔

خُشُّوْا بَيْنَ كَلَامِكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - اپنے باتوں کے درمیان لا الہ الا اللہ کو گھسیڑتے جاؤ (یعنی بیچ میں اکثر کلمۂ توحید پڑھا کرو تا کہ فضول تقریروں اور بیہودہ باتوں کا کفارہ ہو جایا کرے)۔

فَخَرَجَ رَجُلٌ يَمْشِیْ حَتّٰى خَشَّ فِيْهِمْ - ایک شخص نکلا اور چلتے چلتے ان میں گھس گیا۔

خَشْأَشُ الْمِرْآةِ وَالْمَخْبَرِ - (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) یعنی دبلے ہلکے پھلکے جسم والے۔

وَعَلَيْهِ خُشَاشَتَانِ - ان پر دو چادریں تھیں ایک روایت میں خَشَّشَتَان ہے یعنی کھڑکنے والی دو چادریں جیسے نئے کپڑے جو چکنے اور کلف دار ہوتے ہیں کھڑ کھڑ کرتے ہیں۔

فَاَصَبْتُ خُشَشَاءَهٗ - (میں نے احرام کی حالت میں ایک ہرن کو تیر مارا) وہ کان کے پیچھے جو اٹھی ہوئی ہڈی ہوتی ہے اس پر لگا۔

خَشِيْشُ الْحَيَّةِ - سانپ کی سرسراہٹ۔

خَشَّاءٌ - وہ زمین جہاں کیچڑ ہو اور کنکریلی ہو اور جہاں شہد کی مکھیاں ہوں۔

فَسَمِعْتُ خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ - میں نے ہتھیاروں کی کھڑکھڑاہٹ سنی، ذکر صاحب مجمع البحرین فی هذا الباب وقد ذکرنا، من قبل -

خَشْعَةٌ - وہ بٹہ جو زمین سے ملا ہوا ہو، اس کی جمع خُشَعٌ ہے، بعض نے کہا مُرَم کا بٹہ (یعنی سخت مٹی کا، نہ اس کو پتھر کہہ

---

[1] بلکہ اب تو مسلمان معیشت، سیاست، تعلیم و ثقافت ہر میدان میں کفار (یہود و نصاریٰ) کی مشابہت کر رہے ہیں جس کے نقصانات کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں۔ (اللھم اھدنا اجمعین)۔ (م)

سکیں نہ مٹی)۔

خِشْعَه - وہ بچہ جو ماں کا پیٹ چیر کا نکالیں جب ماں مر گئی ہو۔

خُشُوْعٌ - بمعنی خضوعٌ عاجزی اور فروتنی - بعض نے کہا خُشُوْع آواز اور نگاہ میں ہوتا ہے جیسے خضوع بدن میں' کلیات میں ہے خضوع دل کی عاجزی اور آہ و زاری' اور خشوع ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے عاجزی ظاہر کرنا کہتے ہیں۔

اِذَا تَوَاضَعَ الْقَلْبُ خَشَعَتِ الْجَوَارِحُ - جب دل میں تواضع ہوگا تو اعضا میں خشوع ہوگا۔

كَانَتِ الْكَعْبَةُ خُشْعَةً عَلَى الْمَاءِ فَدُحِيَتْ مِنْهَا الْاَرْضُ - کعبہ پانی پر ایک ٹیلہ (بٹہ) تھا اسی سے زمین پھیلائی گئی (یعنی ابتداء آفرینش عالم میں زمین ایک بٹہ کی طرح پانی پر تیر رہی تھی اللہ تعالیٰ نے اسی کو پھیلا دیا' ایک روایت میں خَشَفَةٌ ہے یعنی وہ پتھر کا بٹہ جو زمین پر اٹھ آتا ہے' ابن جوزی نے کہا لال ٹیلہ' ایک روایت حَشَفَةٌ حائے حطی اور فا سے اس کا ذکر اوپر گذر چکا' محیط میں ہے کہ حَشَفَه وہ ٹیلہ نرم پتھر کا جس کے گرد اگرد نرم زمین ہو یا دریا میں جو پتھر کا بٹہ اٹھا ہوا ہوتا ہے۔

اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَشِعْنَا - آنحضرتؐ نے ہماری طرف رخ کیا اور فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے یہ سنتے ہی ہم عاجزی کرنے لگے (رونی صورت بنائی' ایک روایت میں فَخَشِعنا ہے - یعنی ہم ڈر گئے گھبرا گئے)۔

لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ - رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ برابر نہیں کرتا - (رکوع اور سجدہ اطمینان کے ساتھ ٹھہر کر نہیں کرتا)۔

خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ - تیرے لئے میرے کان اور آنکھ عاجزی کر رہے ہیں۔

خَشَعَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَ دُعَائِهٖ - اپنی نماز اور دعا میں خشوع کیا یعنی دل لگا کر نماز پڑھی اور دعا کی۔

لَوْخَشَعَ قَلْبُهٗ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهٗ - (ایک شخص کو آنحضرتؐ نے دیکھا نماز میں اپنی ڈاڑھی سے کھیل رہا تھا تو فرمایا) اگر اس کا دل خشوع کرتا تو اس کے اعضا بھی خشوع کرتے - (قاعدہ ہے جب نماز میں دل مالک کی طرف متوجہ ہوتا ہے نمازی یہ سمجھ کر نماز پڑھتا ہے کہ میں اس شہنشاہ کے سامنے کھڑا ہوں جو میری ہر ایک حرکت بلکہ دل کے خیال کو بھی دیکھ رہا ہے تو دل پر پروردگار کی ایک ہیبت چھا جاتی ہے اور سارے اعضا مردے کی طرح بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں)۔

اَلْخُشُوْعُ اَنْ لَّا يَلْتَفِتَ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا وَّلَا يَعْرِفَ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ - حضرت علیؓ نے فرمایا نماز میں خشوع یہ ہے کہ داہنے بائیں طرف نگاہ نہ دوڑائے (سجدے کے مقام پر نظر جمائے رہے) اور یہ نہ پہچانے کہ اس کے داہنے طرف کون ہے بائیں طرف کون ہے۔

فَقَالَ بِخُشُوْعٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ - خشوع کے ساتھ اللہ اکبر کہا (اس اللہ اکبر کی تاثیر ہی اور ہوتی ہے دل اس کی آواز سے پھٹ جاتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک بار منبر پر آ کر اتنا ہی کہا لا الہ الا اللہ سامعین سب بے ہوش ہو گئے' دوسرے لوگ دیر سے وعظ و نصیحت کر رہے تھے مگر سامعین پر کچھ اثر نہیں ہوتا تھا)۔

خُشَّعٌ - خاشع کی جمع ہے۔

خَشُوْعٌ - ایک نہر ہے ملک ماوراء النہر میں۔

خَشْفٌ - آواز کرنا جیسے خَشَفَةٌ جلدی چلنا' پھوڑنا' پھینک دینا۔

خَشَفٌ - خارشتی ہونا۔

خُشُوْفٌ اور خَشَفَانٌ - رات کو چلنا' زمین میں گھس جانا' جم جانا' سخت ہونا' غائب ہونا۔

سَيْفٌ خَاشِفٌ - کاٹنے والی تلوار۔

خُشْفٌ - خراب اون۔

خَشَفٌ - سخت برف۔

خَشُوْفٌ - ہر کام میں گھسنے والا بہادر دلیر۔

قَالَ لِبِلَالٍ مَا عَمَلُكَ فَاِنِّيْ لَا اَرَانِيْ اَدْخُلُ

الْجَنَّةَ فَاسْمَعُ الْخَشْفَةَ فَانْظُرُ اِلَّا رَاَيْتُکَ - بلال تم کیا عمل کرتے ہو میں جب جنت میں گیا میں نے ایک کھڑکھڑاہٹ سنی دیکھا تو تم ہو-

خَشْفَه - حس وحرکت آہٹ-

فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمِیْ - میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سنی-

اِنَّهَا کَانَتْ خَشْفَةً عَلَی الْمَاءِ - کعبہ ایک پتھر کا بٹہ تھا پانی پر-

لَوْ کُنْتَ قَتَلْتَهُ کَانَتْ ذِمَّةٌ خَاشَفْتَ فِيْهَا - اگر تو اس کو قتل کر ڈالتا تو گویا تو نے اپنے اقرار کو توڑا (عہد شکنی کا گناہ تجھ پر ہوتا)-

خَاشَفَ اِلَی الشَّرِّ - (عرب لوگ کہتے ہیں) اس نے برائی کی طرف جلدی کی-

وَلِیْ خِشْفَانٌ - میرے پاس ہرن کا ایک بچہ تھا-

خُشَّافٌ - چمگادڑ-

خَشْمٌ - ناک توڑنا-

خَشَمٌ - بدبودار ہونا' ناک پھیلی ہونا-

خِشْمٌ - عزت' آبرو-

خُشَامٌ - شیر بڑی ناک والا-

خُشْمَهُ - نشہ-

خَيْشُوْم - ناک کا اوپر کا حصہ (بانسہ)

اَخْشَمُ - جس کی ناک بند ہو اس کو خوشبو بدبو کا احساس نہ ہو-

لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَهُوَ اَخْشَمُ - اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی ناک بند ہوگی-

خُشَام - بھی بمعنی اَخْشَم آتا ہے-

اِنَّ مَرْجَانَةَ وَلِيْدَتَهُ اَتَتْ بِوَلَدِ زِنًا فَکَانَ عُمَرُ يَحْمِلُهُ عَلٰی عَاتِقِهٖ وَيَسْلِتُ خَشْمَهُ - حضرت عمرؓ کی لونڈی مرجانہ نے زنا سے ایک بچہ جنا حضرت عمرؓ اس بچہ کو اپنے کاندھے پر اٹھاتے اور اس کی ناک کی رینٹ پونچھتے-

فَدَقَّ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا خَيْشُوْمَهُ - اللہ نے اس کی ناک کا بانسہ توڑ ڈالا' صدوق نے کہا خیشوم وہ پردہ جو دونوں نتھنوں کے درمیان حائل ہے-

اَلْخِضَابُ يُلَيِّنُ الْخَيَاشِيْمَ - خضاب ناک کے بانسوں کو نرم کر دیتا ہے-

خَشُنَ - يا خَشَانَةٌ يا مَخْشَنَةٌ يا خُشُوْنَةٌ - سختی-

تَخْشِيْن - سخت کرنا-

فَاِذَا بِکَتِيْبَةٍ خَشْنَاءَ - اچانک ایک سخت لشکر نمود ہوا- (یعنی بہت سامان اور ہتھیار والا)-

اِخْشَوْشَنَ - خوب سخت ہوا یا سخت لباس پہنا-

اِخْشَوْشِنُوْا - موٹے سخت کپڑے پہنا کرو-

نِشْنِشَةٌ مِنْ اَخْشَنَ - پہاڑ کا ایک پتھر ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ کو کہا)-

اُخَيْشِنٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ - اللہ کے باب میں بہت سخت-

ذَنِّبُوْا خِشَانَهُ - سخت زمین میں سخت نالیاں بنائیں-

اِذْجَاءَهُ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّيَابِ - اتنے میں ایک شخص آیا جو سخت اور کھرکھرے (موٹے) کپڑے پہنے تھا-

اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ - بدن بھی سخت منہ بھی سخت-

خَشُنَ - سخت ہوا-

مَنْزِلٌ خَشِنٌ - بڑا سخت مقام ہے' یہ کنایہ ہے تکلیف اور سختی کی زندگی سے-

خُشُنٌ - جمع ہے خَشِنٌ کی - یعنی سختی-

رَجُلٌ اَخْشَنُ - بے مروت سخت مزاج کا آدمی' اکل کھرا جگ سے برا-

خَشْیٌ - يا خِشْیٌ يا خَشْيَةٌ يا خَشَاةٌ يا مَخْشَاةٌ يا مَخْشِيَةٌ يا خَشَيَانٌ - ڈرنا' بچنا' امید رکھنا' جاننا' برا سمجھنا-

حَتّٰی خَشِيْتُ اَنْ يَکُوْنَ ذٰلِکَ اَسْهَلَ لَکَ عِنْدَ نُزُوْلِهٖ - (ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا تم نے موت کی بہت دعا کی) یہاں تک کہ مجھ کو امید ہے جب موت تم پر آئے گی تو بہت آسان ہوگی-

دَافَعَ النَّاسَ وَ حَاشٰی بِهِمْ - (جب خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی لڑائی میں جھنڈا سنبھالا تو) لوگوں کو ہٹایا ان کو بچا دیا (یعنی دشمن کی ضرب سے الگ ہو گئے)-

خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ - مجھے اپنی جان کا ڈر ہو گیا (کہاں مر جاتا ہوں یہ وحی کی شدت اور رعب کی وجہ سے آپ کو ڈر ہوا) بعض نے کہا آپ کو یہ ڈر ہوا یہ کوئی بیماری تو نہیں ہے یا آسیب تو نہیں ہے-

یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَةُ - ڈرتے ہوئے کہیں قیامت آ گئی ہو' اس میں اشکال یہ ہوتا ہے کہ قیامت کی تو کئی نشانیاں مقرر ہیں وہ ابھی ظاہر نہیں ہوئی تھیں پھر آپ کو قیامت کا کیونکر ڈر ہوا' بعض نے یہ جواب دیا ہے کہ شاید اس وقت تک آپ کو قیامت کی نشانیاں نہ بتلائی گئی ہوں مگر یہ جواب صحیح نہیں ہے کیونکہ سورج گہن کا واقعہ ۱۰ ہجری میں ہوا تھا' بعض نے کہا یہ راوی نے اپنے گمان سے کہا کہ آپ کو قیامت کا ڈر ہوا یہ جواب بھی عمدہ نہیں ہے- صحیح جواب یہ ہے کہ گو قیامت کی نشانیاں مقرر ہیں مگر اللہ تعالےٰ قادر ہے کہ ان نشانیوں سے پہلے ہی جب چاہے قیامت قائم کر دے- دوسری توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ ساعت سے قیامت مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں پر عذاب اترنے کا وقت اور ان کے ہلاک ہونے کا زمانہ اور یہ ہر وقت ممکن ہے اس لئے سورج گہن جو ایک خدا کی قدرت کی بڑی نشانی ہے اس کو دیکھ کر آپ خدا کے عذاب سے ترساں اور لرزاں ہوئے)-

خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْکُمْ - مجھ کو ڈر ہوا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے (یعنی تہجد میں جماعت اور مسجد کی شرط نہ ہو جائے کیونکہ شب معراج میں پانچ نمازیں طے ہو گئی تھیں اس سے زیادہ فرض نہیں ہو سکتی تھیں)-

وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْیَةَ الصَّدَقَةِ - دو جدا جدا مالوں کو زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھا نہ کیا جائے (اس کی تفسیر کتاب الجیم میں گذر چکی ہے)-

خَشُوْا اَنْ یَّقْتَطِعُوْا - وہ ڈرے کہیں دشمن ان کو اپنے لوگوں سے کاٹ نہ دے (مار کر جدا کر دے)-

خَشِیَ اَنْ یَّقُوْلَ عُثْمَانَ - وہ ڈرے کہیں آپ ابوبکر اور عمر کے بعد عثمان کا نام نہ لے دیں (کہ وہ سب سے افضل ہیں تو انھوں نے کہا پھر آپ فرمایا میں تو مسلمانوں میں کا ایک شخص ہوں یہ حضرت علیؓ نے عاجزی اور انکساری کی راہ سے فرمایا بزرگوں کا یہی شیوہ ہے' اپنے تئیں سب سے حقیر جانتے ہیں)-

فَخَشُوْا عَیْنَهَا - وہ اس کے نظر سے ڈرے-

اِنْ کُنْتُ اَخْشٰی عَلٰی اَحَدٍ فَلَمْ اَکُنْ اَخْشٰی عَلَیْکَ - اگر مجھ کو ڈر تھا کہ کسی کے گھر میں ایسا خلاف شرع کام کیا جائے گا تو تم سے یہ ڈر نہ تھا (تمہاری نسبت مجھ کو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ تمہارے گھر میں ایسے خلاف شرع کام ہوں گے)-

لَا تَخْشَیْنَ - تم ڈرو نہیں یہ عورت اور اس کے ساتھیوں کی طرف خطاب کیا-

خَشْیَةَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَهٗ - اس ڈر سے کہ کہیں بائع فسخ بیع نہ کرے (یعنی اس نیت سے کہ بائع یا مشتری فسخ عقد نہ کر سکے جلدی سے اس مجلس سے سرک جانا اور اٹھ جانا بہتر نہیں ہے- اس سے صاف نکلتا ہے کہ حدیث میں تفرق بالابدان مراد ہے اور حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو خیار مجلس کو ثابت نہیں کرتے حالانکہ اس میں سراسر طرفین کی بہتری اور بہبودی ہے)-

لَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ یَّکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِلَتْ لَنَا - ہم کو یہ ڈر ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا صلہ دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو (دنیا کی یہ نعمتیں اور لذتیں دیکھ کر جو اللہ تعالےٰ نے ہم کو عنایت فرمائیں) سبحان اللہ صحابہ پر دین داری اور خدا ترسی ختم تھی' طیبی نے کہا جو کوئی دنیا کی نعمتوں میں غرق ہو کر خدا کو بھول جائے' دینی احکام کو بالائے طاق رکھے' دنیاوی مصالح پر جان دے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کو نیکیوں کا بدلہ حق تعالےٰ نے اس کو دنیا ہی میں دے دیا اب آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں رہا لیکن جو کوئی اللہ کی نعمتوں سے لذت اٹھائے اور خود بھی کھائے' غریبوں کو کھلائے اور دین کے احکام پر قائم رہے دینی مصلحت کو دنیاوی فائدے پر مقدم رکھے اور دنیا سے دین کے کام درست کرے تو اس کے لئے ہم دنیا اور ہم آخرت ربنا آتنا فی

الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار)-

عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ - جو آنکھ خوف خدا سے روئے-

فَخَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا - ایسا نہ ہو میں ڈرا کہیں شیطان تمہارے دلوں میں کوئی وسوسہ ڈالے (کہ آنحضرتؐ اتنی رات کو ایک غیر عورت کے ساتھ جا رہے ہیں اور اس بدگمانی کی وجہ سے تمہارا ایمان جاتا ہے- فتنی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ علما اور مشائخین کو تہمت کے امور سے بچنا چاہئے اور اگر کہیں ایسا موقع ہو تو رفع تہمت کے لئے اس کی شرح کر دیں تا کہ دوسرے عوام لوگ ان کی تقلید کر کے ناجائز امور میں گرفتار نہ ہوں- مجمع البحرین میں ہے کہ خشیۃ اور خوف لغت کے رو سے ایک ہیں مگر اہل باطن کے نزدیک خشیۃ کا مرتبہ بڑا ہے جو بزرگوں کو حاصل ہوتا ہے' ان کے دلوں پر اللہ تعالےٰ کی ہیبت ایسی طاری ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ سے بچے رہتے ہیں اور اسی لئے فرمایا انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء-[1]

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الصَّادِ

خِصْبٌ - ارزانی ہونا' اچھی طرح زندگی گذارنا-

اَخْصَبَتِ الْاَرْضُ - زمین میں خوب پیک ہوئی ہے' یہ ضد ہے جَدْبَتْ کی' یعنی گرانی ہے پیک بالکل نہیں ہے-

اَخْصَبَ الْقَوْمُ - لوگ اچھے حال میں ہیں' کھاتے پیتے-

مَکَانٌ مُخْصِبٌ وَ خَصِیْبٌ - یہ مقام ارزانی کا مقام ہے یا یہاں پیداوار اچھی ہے قحط نہیں ہے-

اَرْضٌ خِصْبَۃٌ یا خَصْبَۃٌ - سستا ملک ہے-

خِصَابٌ - کھجور کا درخت-

وَ اِنَّمَا کَانَتْ عِنْدَنَا خَصْبَۃٌ نَعْلِفُھَا اِبِلَنَا وَ حَمِیْرَنَا - ہمارے پاس خراب قسم کی کھجور تھی جو ہم اپنی اونٹوں اور گدھوں کو چارے میں کھلاتے - بعض نے کہا خِصَاب وہ کھجور کا درخت ہے جس میں بہت میوہ آئے-

اِذَا سَافَرْتُمْ بِاَرْضِ الْخِصْبِ - تم ایسے ملک میں سفر کرو جہاں پیک اچھی ہو' چارے پانی کی کثرت ہو-

لَایَخْصَبُ خِوَانٌ لَامِلْحَ فِیْہِ - جس خوان پر نمک نہ ہو وہ اچھا عیش کا خوان نہیں-

اَخْصَبُ اللّٰہُ الْمَوْضِعَ - اللہ اس مقام کو آباد کرے (وہاں خوب پیک ہو)-

خَصَرٌ - ٹھنڈا ہونا-

مُخَاصَرَہ - ہاتھ میں ہاتھ دے کر چلنا' یا ساتھ چلنا-

تَخَصُّرٌ - کمر پر ہاتھ رکھنا-

اِخْتِصَارٌ - ہاتھ میں چھڑی لینا' کلام میں سے کچھ حذف کر کے اس کو مختصر کرنا' اگر حذف نہ کرے تو اس کو اقتصار کہیں گے' کمر پر ہاتھ رکھنا-

خِصَارٌ - ازار-

خَرَجَ اِلَی الْبَقِیْعِ وَمَعَہٗ مِخْصَرَۃٌ لَہٗ - آنحضرتؐ بقیع کی طرف تشریف لے گئے آپ کے ہاتھ میں چھڑی تھی-

اَلْمُتَخَصِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی وُجُوْھِھِمُ النُّوْرُ - ایک روایت میں اَلْمُخْتَصِرُوْنَ ہے یعنی قیامت کے دن ان لوگوں کے چہروں پر جو اپنے نیک اعمال پر ٹیکا دئے ہوں گے نور ہوگا' درر اور محیط میں ہے کہ مُتَخَصِّرُوْنَ سے رات کو نماز پڑھنے والے مراد ہیں کیونکہ جب وہ ہاتھ باندھے باندھے تھک جاتے ہیں تو کمر پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں-

میں :- کہتا ہوں یہ توجیہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے آپ نے منع فرمایا ہے-

فَاِذَا اَسْلَمُوْا فَاسْاَلْھُمْ قُضُبَھُمُ الثَّلٰثَۃَ الَّتِیْ اِذَا تَخَصَّرُوْا بِھَا سَجَدَلَھُمْ - جب وہ مسلمان ہو جائیں تو ان سے وہ تینوں چھڑیاں مانگ لے جن کو لے کر وہ نکلتے تھے تو لوگ

[1] بلاشبہ اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے صاحب علم ہی ڈرتے ہیں-(م)

ان کو سجدہ کرتے تھے (یہ چھڑی گویا شاہی نشان تھی لوگ اس کو دیکھ کر سجدہ کرتے تھے اور فرمانبرداری ظاہر کرتے)-

وَاخْتَصَرَ عَنَزَتَهٗ - اپنی برچھی کو چھڑی بنایا-

یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ - اپنی چھڑی سے زمین کریدر ہے تھے-

مِخْصَرَہ - چھڑی یا کوڑا جس پر ٹیکا لگائیں اس کی جمع مخاصِرُ ہے-

نَهٰی اَنْ یُصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا - آنحضرتؐ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا- دوسری روایت میں مُتَخَصِّرًا ہے اس کا بھی یہی معنی ہے' بعض نے کہا مختصراً کا یہ مطلب ہے کہ لکڑی پر ٹیکا دے' بعض نے کہا سورت کی آخری آیتیں پڑھنا جیسے اکثر ناواقف ہمارے زمانہ میں کیا کرتے ہیں- بعض نے کہا سجدے کی سورت پڑھنا اور سجدے کی آیت چھوڑ جانا-

نَهٰی عَنْ اِخْتِصَارِ السَّجْدَةِ - آنحضرتؐ نے سجدے کے اختصار سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ سورت کی وہی آیتیں پڑھے جن میں سجدہ ہے باقی آیتیں چھوڑ دے یا سجدہ والی سورت کی سب آیتیں پڑھے اور سجدے کی آیت چھوڑ دے یا سجدے کی آیت پڑھ کر آگے بڑھ جائے اور سجدہ نہ کرے)-

اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ - نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کا آرام لینا ہے (دوزخیوں سے مراد یہودی ہیں' مطلب یہ ہے کہ یہودی نماز میں ایسا کیا کرتے ہیں اور وہ اہل نار ہیں یا قیامت کے دن میدان حشر میں ایسا کریں گے یعنی کھڑے کھڑے تھک کر کمر پر ہاتھ رکھ لیں گے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ دوزخ میں ان کو کمر پر ہاتھ رکھنے سے آرام ہوگا کیونکہ دوزخیوں کو دوزخ میں کبھی آرام نصیب نہ ہوگا)-

اَلْخَصْرُ فِی الصَّلٰوةِ - نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا-

یَلْعَبَانِ تَحْتَ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَیْنِ - اس کے کمر کے تلے دو اناروں سے (یعنی اس کی چھاتیوں سے) کھیل رہے تھے' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ عورت کے سرین بہت بڑے تھے جب وہ چت لیٹتی تو سرین (چوتڑ) زمین سے اتنے اٹھے رہتے کہ اس کے تلے سے انار نکل جاتا اور دونوں بچے دو اناروں سے اس طرح کھیلتے کہ ایک ادھر سے انار پھینکتا دوسرا ادھر سے-

فَاَتَاهُ ذُو الْخُوَیْصَرَةِ - ذوالخویصرہ ایک شخص کا لقب تھا' بعض نسخوں میں عبداللہ بن ذی الخویصرہ ہے لیکن اکثر نسخوں میں عبداللہ ذوالخویصرہ ہے تو عبداللہ اس کا نام تھا اور ذوالخویصرہ لقب تھا-

اِخْتَصَرَهٗ نُعَیْمٌ - نعیم نے اس روایت کو مختصر بیان کیا ہے-

فَخَرَجَ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ - مروان سے مخاصرت کئے ہوئے چلے' نہایہ میں مخاصرت کے معنی یہ لکھے ہیں کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر چلے اور ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کی کمر پر ہو-

وَ اَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ - خوب کوکھیں پھولی ہوئیں (چر کر کھا پی کر)-

فَاَصَابَنِیْ خَاصِرَةٌ - میرے کمر میں درد شروع ہوا- بعض نے کہا گردے کا درد مراد ہے-

اِنَّ نَعْلَهٗ کَانَتْ مُخَصَّرَةً - آنحضرتؐ کا جوتا بیچ میں سے باریک اور پتلا تھا- عرب لوگ کہتے ہیں: کَشْحٌ مُخَصَّرٌ پتلی کمر-

رَجُلٌ مُخَصَّرٌ - یعنی پتلی کمر والا-

خَصْرٌ - پاؤں کا درمیانی حصہ جو چلنے میں زمین سے نہیں لگتا جس کو اخمص کہتے ہیں اور کمر یعنی وہ باریک حصہ جسم کا جو سرین کے اوپر ہوتا ہے اس کی جمع خُصُوْرٌ ہے-

تُوْضَعُ الْجَرِیْدَةُ لِلْمَیِّتِ دُوْنَ الْخَاصِرَةِ - مردے کی قبر پر کھجور کی شاخ اس کی کمر کے قریب لگائی جائے-

خِنْصَرٌ - چھنگلیا' اس کی جمع خناصر ہے-

خَصٌّ اور خُصُوْصٌ اور خُصُوْصَةٌ اور خُصُوْصِیَّةٌ اور خَصُوْصِیَّةٌ اور خِصِّیْصٰی اور خِصِّیْصَاءُ اور خِصِّیَّةٌ اور تَخِصَّةٌ - خاص کرنا فضیلت دینا-

خُصُوصٌ - خاص ہونا' اپنے لئے کوئی چیز لے لینا-
خَصَاصٌ اور خَصَاصَةٌ اور خَصَاصَاءُ-محتاج ہونا-
تَخْصِيصٌ - خاص کرنا-
وَهُوَ يُصْلِحُ خُصًّا لَهُ - وہ اپنا جھونپڑا درست کر رہے تھے-
خُصٌّ - وہ گھر جو لکڑی بانس کڑی وغیرہ سے بنا لیا جائے- اس کو خص اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں خصاص یعنی روزن' سوراخ رہتے ہیں-
فَالْقَمَ عَيْنَهُ خَصَاصَةَ الْبَابِ - اس نے کیا کیا دروازے کی ڈرار پر اپنی آنکھ لگا دی (اس میں سے جھانکنے لگا)-
كَانَ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ - کچھ لوگ نماز میں کھڑے کھڑے مارے بھوک کے (ناتوانی سے) گر پڑتے تھے-
بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا اَلدَّجَّالَ وَكَذَا وَكَذَا وَ خُوَيْصَةَ اَحَدِكُمْ - چھ چیزوں سے پہلے جلدی جلدی نیک عمل کرلو ان میں دجال کا بیان کیا یہاں تک کہ فرمایا اور اپنی خاص حالت سے پہلے یعنی موت سے پہلے (جس کا اثر ہر انسان کی ذات خاص پر ہوتا ہے اور تصغیر کا صیغہ تحقیر کے لئے کیونکہ موت کا واقعہ بہ نسبت ان واقعوں کے جو اس کے بعد ہونے والے ہیں حشر ونشر حساب کتاب وغیرہ بہت حقیر ہے) بعض نے کہا خویصۃ سے مراد گھربار بال بچوں کی فکر ہے-
وَلَكَانَ عَلَيْهِ بِخُوَيْصَّةٍ - اپنے فائدے کے کام میں مصروف ہوتا ان کاموں میں جن کا فائدہ عام لوگوں (پبلک) کو ہے' یہ کیوں اپنا وقت صرف کرتا-
وَخُوَيْصَّتُكَ اَنَسٌ - آپ کا خاص خادم انسؓ ہے (اس کے لئے بھی دعا فرمائیے) تصغیر اس واسطے کی کہ انسؓ اس وقت کمسن تھے-
هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْاَيَّامِ قَالَتْ لَا - آنحضرتؐ (نفل روزوں کے لئے) کچھ دونوں کو خاص کرتے انھوں نے کہا نہیں (صرف شعبان میں آپ بہ نسبت اور مہینوں کے نفل روزے زیادہ رکھتے کیونکہ سفر وغیرہ کی وجہ سے آپ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی فرصت نہ ملتی تو ان سب کو شعبان میں جمع کر لیتے)-
اِنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً - خاص مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں-
فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِهِ - وہ انھوں نے خاص آنحضرت کو پلایا' دوسرے مہمانوں کو نہیں پلایا- اس حدیث سے یہ نکلا کہ آدمی کسی مہمان کو کوئی مخصوص کھانا بھی کھلا سکتا ہے جو دوسرے مہمانوں کے سامنے اس نے نہ رکھا ہو)-
خَاصَّةُ اَحَدِكُمْ - تم میں سے کسی کی خاص بات یعنی موت-
خَصَّ رَسُوْلَهُ بِخَاصَّةٍ - اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے ایک خاص حکم رکھا ان کو مال غنیمت یا فیٔ حلال رکھا-
لَاتَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَهُ - (عبادت کے لئے شب جمعہ کو اور روزے کے لئے) جمعہ کے دن کو خاص نہ کرو (بلکہ اگر جمعہ کے دن روزہ رکھو تو پنجشنبہ یا ہفتہ کے دن بھی روزہ رکھ لو' اس حدیث سے یہ نکلا کہ صلوٰۃ الرغائب جو خاص شب میں پڑھی جاتی ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے بلکہ علماء نے اس کو مکروہ سمجھا ہے' امام سیوطی نے کہا صلوٰۃ الرغائب کی فضیلت میں جو حدیث نقل کی جاتی ہے وہ موضوع او باطل ہے اس طرح مغرب کے بعد بارہ رکعتیں نفل پڑھنے کی حدیث بھی موضوع ہے اور عوام اس کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں)-
لَايَؤُمُّ رَجُلٌ فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ - کوئی شخص امام بن کر خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور مقتدیوں کے لئے ملا کر دعا کرے مثلاً نماز میں جو دعا پڑھے اس میں جمع کا صیغہ کہے- جیسے اللھم اغفرلنا وارحمنا[1] اور یوں نہ

[1] الٰہی! ہم سب کو بخش دے اور ہم سب پر رحم فرما-

کہے اللھم اغفرلی[1] بعض نے کہا مراد دعائے قنوت ہے جس کو سن کر مقتدی آمین کہتے جاتے ہیں' اس میں مفرد کا صیغہ کہنا خیانت ہے تو دعائے قنوت میں یوں پڑھے اللھم اھدنا فیمن ھدیت وعافنا فیمن عافیت'[2] باقی وہ دعا جو شروع نماز میں یا دونوں سجدوں یا تشہد میں پڑھی جاتی ہے اس میں مفرد کا صیغہ کہنا درست ہے خود آنحضرتؐ سے ثابت ہے کہ آپ شروع میں اللھم باعد بینی و بین خطایای اخیر تک پڑھتے اور دونوں سجدوں کے درمیان اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی-

بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ سلام کے بعد جو امام دعا کرے اس میں جمع کا صیغہ کہے اور مفرد کا صیغہ کہنا جیسے اللھم اغفرلی وغیرہ جاہلوں کا شیوہ ہے' بعض نے کہا تخصیص سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ دوسروں کے لئے نفی کرے جیسے ایک گنوار نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں یوں دعا کی تھی اللھم ارحمنی و محمداً ولا ترحم معنا احداً[3] یہ بالاتفاق حرام اور منع ہے-)

وَيَخُصُّنَا بِخِصِّيصًا - ہم کو ایک خاص بات سے خاص کرے-

عَلَيْكُمْ خَاصَّةَ الْيَهُوْدِ - یہودیو! جو تم کو خاص لازم ہے-

اِخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ - خاص ہمارے لئے نہ دوسرے لوگوں کے لئے-

اَلْخُصُّ لِمَنْ اَلَيْهِ الْقِمْطُ - جھونپڑا اسی کا ہوگا جس کی طرف رسی باندھنا ہے (یعنی جو اس کو باندھ بوندھ کر تیار کرے)-

خَصْفٌ - سینا' ٹانکنا-

خِصَافٌ - بچہ جننا-

تَخْصِيْفٌ - بدخلق ہونا آدھے بال بوڑھے آدھے کالے ہونا-

فَمَرَّ بِبِئْرٍ عَلَيْهَا خَصَفَةٌ فَوَقَعَ فِيْهَا - ایک کنوے پر سے گذرا اس پر کھجور کا بوریا (جو کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے) ڈھنکا تھا وہ کنوے میں گر گیا (کیونکہ اس کی بینائی میں قصور تھا)-

كَانَ لَهٗ خَصَفَةٌ يَحْجُرُهَا وَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا - آنحضرتؐ کے پاس کھجور کی چھال کا ایک بوریا تھا' آپ کبھی اس کا حجرہ بنا لیتے اور کبھی اس پر نماز پڑھتے (حجرہ بنا لیتے یعنی اس کو مسجد میں کسی جگہ کھڑا کر کے ایک آڑ کر لیتے کہ دوسرے لوگ ادھر سے گذر نہ سکیں)-

اِنَّهٗ كَانَ مُضْطَجِعًا عَلٰى خَصَفَةٍ - آپ ایک کھجور کے بورے پر لیٹے ہوئے تھے-

اِنَّ تُبَّعًا كَسَا الْبَيْتَ الْمُسُوْحَ فَانْتَفَضَ الْبَيْتُ وَ مَزَّقَهٗ عَنْ نَفْسِهٖ ثُمَّ كَسَاهُ الْخَصَفَ فَلَمْ يَقْبَلْهُ ثُمَّ كَسَاهُ الْاَنْطَاعَ فَقَبِلَهَا - تبع حمیری (جو یمن کا بادشاہ تھا) اس نے پہلے کعبے کو کمل کا غلاف پہنایا (یعنی موٹے کمل کا جو بالوں سے بنایا جاتا ہے) (کعبہ کو لرزہ ہوا اس نے وہ غلاف پھاڑ ڈالا پھر موٹے کپڑے کا غلافؐ پہنایا اس کو بھی کعبہ نے قبول نہیں کیا' آخر چمڑوں کا غلاف پہنایا اس کو کعبہ نے قبول کیا) اس حدیث میں خَصَفُ سے مراد موٹا کپڑا ہے گویا اس کو بوریے سے مشابہت دی جو کھجور کے چھال سے بنا جاتا ہے-

وَهُوَ قَاعِدٌ يَّخْصِفُ نَعْلَهٗ - آپ بیٹھے ہوئے اپنا جوتہ ٹانک رہے تھے-

خَاصِفُ النَّعْلِ - جوتا ٹانکنے والے (یہ حضرت علیؓ کی صفت ہے) سبحان اللہ ہمارے پیغمبر صاحب اپنے ہاتھ سے اپنا جوتا ٹانک لیتے' کپڑا سی لیتے' حضرت علی مرتضیٰؓ بھی ایسے ہی

---

[1] الٰہی! مجھے (اکیلے کو) بخش دے-

[2] یا اللہ! ہمیں ان کے ساتھ ہدایت سے نواز جنہیں تو نے ہدایت بخشی ہے اور ہمیں ان کے ساتھ عافیت عطا فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی ہے-

[3] یا اللہ! مجھ پر اور محمدؐ پر رحم فرما ہمارے علاوہ کسی اور پر رحم نہ فرما-(م)

کرتے اور ایک ہمارے زمانہ کے مسلمان ہیں جن کو اپنے ہاتھ سے وضو کرنا بھی دشوار ہے بھلا بازار سے سودا لے آنا یا کوئی چیز اٹھا کر لے چلنا' اس میں تو ان کی عزت جاتی ہے ناک کٹ جاتی ہے مگر غلامی کرنے میں ان کو کچھ غیرت نہیں آتی یہ عجیب عزت ہے دنیا میں کوئی بے عزتی اور بدنصیبی اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ آدمی کسی شخص کا محکوم ہو اس کا تابعدار بن کر اپنی زندگی گذارے)-

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِيْ
مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ

(یہ حضرت عباس کا شعر ہے آنحضرتؐ کی تعریف میں) یعنی اس سے پہلے آپ سایوں میں بسر کرتے تھے اور ایسے مقام یعنی بہشت میں جہاں پتے جوڑے جاتے ہیں (مراد حضرت آدم کا واقعہ ہے' جب انھوں نے اپنے جسم میں بہشت کے پتے چپکا لیے تھے)-

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْحَمَّامَ فَعَلَيْهِ بِالْغَشِيْرِ وَلَا يَخْصِفُ- جب کوئی تم میں سے حمام میں جائے تو جانگیا (ازار) پہن لے اور شرم گاہ پر ہاتھ نہ رکھے (یعنی شرم گاہ کو چھپانے کے لئے)-

لَابَأْسَ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْخَصَفَةِ- کھجور کے بوریے پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں-

خَصَّافٌ- جوتا ٹانکنے والا- (موچی)

خَصْلٌ- یا خِصَالٌ بڑھ جانا' غالب ہونا- کاٹنا-

تَخْصِيْلٌ- ٹکڑے ٹکڑے کرنا-

خَصْلَةٌ- عادت اچھی ہو یا بری' یا اچھی عادت اور خوشہ اور تیر نشان پر پڑنا-

خُصْلَةٌ- خوشہ کانٹے دار لکڑی' بالوں کا گچھ-

فَاِذَا اَصَابَ خَصْلَةً قَالَ اَنَابِهَا اَنَابِهَا- عبداللہ تیر لگاتے تھے جب نشانہ پر لگتا تو کہتے وہ مارا وہ مارا' اصل میں خصل کا معنی تیراندازی میں غالب ہونا-

تَخَاصَلَ الْقَوْمُ- تیروں کی شرط کی-

كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْ خِصَالِ النِّفَاقِ- اس میں نفاق کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہو گی-

عَشْرُ خِصَالٍ- دس خصلتیں-

مُنْطَوِى الْخَصِيْلَةِ كَمِيْشَ الْاِزَارِ- خصیلہ و بلا ازار اور پراٹھی مضبوط بندھی ہوئی-

خَصِيْلَه- بازوؤں رانوں پنڈلیوں پر جو گوشت ہوتا ہے-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِيْ تِسْعُ خِصَالٍ اَلْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَمَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَمَا اضْطُرُّوْا اِلَيْهِ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ وَالطِّيَرَةُ وَالْوَسْوَسَةُ فِي التَّفَكُّرِ فِي الْخَلْقِ وَالْحَسَدُ مَالَمْ يُظْهِرْ بِلِسَانٍ اَوْيَدٍ- نو باتیں اللہ تعالیٰ نے میری امت کو معاف کر دی ہیں' (ان پر آخرت میں مواخذہ نہ ہو گا) ایک تو چوک دوسرے بھول تیسرے نادانستگی (بے علمی کی وجہ سے کوئی کام کر بیٹھنا) چوتھے ناطاقتی (ایک کام کی طاقت ہی نہ ہو مثلاً کوئی روزہ نہ رکھ سکے' بیماری یا ناتوانی کی وجہ سے) پانچویں لاچاری (مثلاً بھوک سے مر رہا ہو اور حرام مردار کھالے) چھٹی زبردستی (کوئی شخص جبر سے اس کو شراب پلا دے یا کلمۂ کفر کہنے پر مجبور کرے) ساتویں بدشگونی (گو دوسری حدیث میں اس کو شرک کہا ہے لیکن یہ بڑا شرک نہیں جس سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور بہت کم آدمی اس سے بچتے ہیں اکثر لوگ اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہہ بیٹھتے ہیں یہ مکان ہم کو منحوس ہوا' یہ شادی نامبارک ہوئی) آٹھویں اللہ کی مخلوقات میں فکر کرتے وقت دل میں جو وسوسہ آئے (شیطان دل میں برے خیالات ڈالتا ہے کہتا ہے ابھی یہ راز کسی پر نہیں کھلا' کوئی نہیں جانتا خدا کی مرضی کیا ہے' شریعتیں وغیرہ سب آدمیوں نے بنائی ہیں اور خدا پر چیپ دی ہیں بھلا خدا سے کوئی مل سکتا ہے کیا خدا کسی سے بات کرتا ہے) نویں حسد (کسی کی ترقی دینی یا دنیوی پر آدمی کو رشک آ ہی جاتا ہے اور بعض دلوں کو دوسرے کی ترقی ناگوار بھی ہوتی ہے) بشرطیکہ زبان یا ہاتھ سے [illegible] ظاہر نہ کرے (مثلاً اس شخص کو جس کی ترقی [illegible] برا کہنے لگے' گالیاں دینے لگے یا ہاتھ پاؤں سے [illegible] مارے تب تو حسد کا گناہ اس پر لکھ دیا جائے گا [illegible] ہو گا)-

خَیْرُ خِصَالِ الرِّجَالِ شَرُّ خِصَالِ النِّسَاءِ- مردوں کی بہتر خصلتیں (مثلاً شجاعت سخاوت) عورتوں کے حق میں بری خصلتیں ہیں (کیونکہ عورت اگر بہادر اور دیدہ دلیر ہوگی تو غیر مردوں سے ملنے ان سے آشنائی اور دوستی لگانے میں اس کو کچھ باک نہ ہوگا' اسی طرح اگر سخی ہوگی تو مرد کی کمائی محفوظ نہ رکھے گی سب دے دلا کر چٹپر کر دے گی) اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت اپنے محل اور موقع پر شجاعت یا سخاوت نہ کرے بلکہ مراد بے محل سخاوت اور شجاعت ہے جیسے کہتے ہیں حلوائی کی دوکان پر دادا جی کی فاتحہ' باقی عورت اپنے ذاتی مال میں سے یا خاوند کی اجازت اور مرضی سے جو سخاوت کرے وہ تو ہر حال میں اچھی ہے-

خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِیْنَ صِیَامُهُمْ وَ قِیَامُهُمْ- مسلمانوں کی دو باتیں نماز اور روزہ مؤذنوں کے گردنوں میں لٹکی ہوئی ہیں (مؤذن ان کے ذمہ دار ہیں کیونکہ اکثر عورتیں اور عوام مرد بھی اذان کے اعتبار پر روزہ کھول لیتے ہیں نماز پڑھ لیتے ہیں)-

خَصْمٌ- جھگڑے میں غالب آنا' دشمن' مقابل' فریق' اس کی جمع خُصُوْمٌ ہے-

خُصُوْمٌ اور خَصِیْمٌ اور خَصِمٌ- جھگڑنے والا' لڑنے والا جیسے مُخَاصِمٌ ہے-

اَرَاکَ سَاهِمَ الْوَجْهِ اَمِنْ عِلَّةٍ قَالَ لَا وَلٰکِنِ السَّبْعَةُ الدَّنَانِیْرُ الَّتِیْ اُتِیْنَابِهَا اَمْسِ نَسِیْتُهَا فِیْ خُصْمِ الْفِرَاشِ فَبِتُّ وَلَمْ اَقْسِمُهَا- بی بی ام سلمہؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) میں دیکھتی ہوں آپ کا چہرہ متغیر (رنگ بدلا ہوا) ہے کیا کچھ بیماری ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں (بیماری نہیں ہے) بات یہ ہے کہ وہ سات اشرفیاں جو کل میرے پاس آئیں تھیں میں ان کو بچھونے کے کونے یا کنارے میں بھول گیا اور رات گذر گئی میں نے ان کو تقسیم نہیں کر دیا (تو ایک رات بھی بے ضرورت جو دنیا کا مال اسباب میرے پاس رہ گیا اس فکر سے میرے چہرے کا رنگ بدل گیا ہے' ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مواخذہ کرے کہ پیغمبر کو دنیا کا مال متاع جوڑ کر رکھنے سے کیا علاقہ؟ سبحان اللہ! جو لوگ آنحضرتؐ کی نبوت میں شک کرتے ہیں ان کے شک رفع کرنے کے لئے یہ حدیث کافی ہے' ایسے خصائل بجز سچے پیغمبر کے کسی جھوٹے مکار شخص میں نہیں ہو سکتے)-

لَایُسَدُّ مِنْهُ خُصْمٌ اِلَّا انْفَتَحَ عَلَیْنَا مِنْهُ خُصْمٌ اٰخَرُ- یہ عجیب مقدمہ ہے اس میں ایک کنارہ بند ہوتا ہے تو دوسرا کنارہ اس کا ہم پر کھل جاتا ہے (مطلب یہ ہے کہ کسی طرح فساد رفع نہیں ہوتا' کوئی صورت صلح اور اتفاق کی نہیں نکلتی' یہ سہل بن سعد نے تحکیم کے بعد کہا جب اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا)-

مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِیْ خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَتْ- تمہارے اس مقدمہ میں جب ہم نے کوئی کنارہ درست کرنا چاہا تو وہ اور زیادہ بہہ نکلا (بعوض فساد بند ہونے کے اور زیادہ فساد پھوٹ نکلا)-

خَصْمَانِ- مدعی اور مدعی علیہ-

وَبِکَ خَاصَمْتُ- تیری ہی مدد سے میں دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہوں (تو جو دلیلیں مجھ کو سوجھا تا ہے انہی سے مخالفین کی بحث میں قائل کرتا ہوں یا تیری ہی تائید سے دشمنوں سے جنگ کرتا ہوں)-

اَلَدُّ الْخِصَامِ- سخت جھگڑالو' بڑا لڑنے والا- لڑاکا-

اِخْتَصَمَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ- بہشت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا (یہ جھگڑا حقیقتاً تھا اللہ تعالیٰ نے بہشت اور دوزخ کو زبانیں دی ہیں بعض نے تاویل کی ہے)-

فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی- اوپر والے کس باب میں جھگڑتے ہیں (یعنی فرشتے)-

اَلْخَصْمُ الْمُتَحَوِّصُ- وہ دشمن جو خواہ مخواہ حق بات کو رد کرنا اور اپنے فریق مقابل کو مشکل میں پھنسانا اس کو منظور ہو جیسے ہمارے زمانہ میں اکثر دنیا طلب مولویوں کی عادت ہے کہ اپنی بات کی پچ کئے جاتے ہیں اور دوسرا سچی بات کہے جب بھی اس کو نہیں مانتے- لم اور لا نسلم کیے جاتے ہیں- فتنی نے کہا جو شخص قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر نئی راہوں کی طرف اور فلاسفہ

اور سوفسطائیہ کی طرح عقلی ڈھکو سلے یا لفظی مناقشے پیش کرے اور ہر بات میں شک اور شبہے نکالے۔

اِذَا خَاصَمَکُمُ الشَّیْطَانُ فَخَاصِمُوْا بِمَا ظَهَرَاکُمْ مِنْ قُدْرَةِ اللّٰهِ - جب شیطان تم سے جھگڑا کرے (تمہارے دل میں شبہے ڈالے) تو تم بھی اس سے اللہ کی وہ قدرت جو ظاہر ہے بیان کر کے جھگڑا کرو یعنی اس کے وجود کی دلیلیں پیش کرو۔ بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر خدا نہ ہوتا تو اتنا بڑا یہ کارخانہ اس حکمت اور خوبی کے ساتھ کیونکر چلتا نہ کسی بات کا انتظام ہوتا نہ پابندی اوقات ہوتی)۔

خِصَاءٌ - خصیے نکال لینا۔

اِخْصَاءٌ - خصی کرنا' ایک ہی علم سیکھنا' عرب لوگ کہتے ہیں اَجْهَلُ مِنْ خَاصِی الْعَیْرِ گدھے کو خصی کرنے والے سے زیادہ جاہل ہے۔

اَغْفَلُ مِنْ خَاصِی الْمُخَنَّثِیْنَ - مخنثوں کو خصی کرنے والے سے بھی زیادہ غافل ہے۔ ہوا یہ کہ سلیمان بن عبدالملک نے اپنے عامل کو لکھا احص من عِنْدَکَ مِنَ الْمُخَنَّثِیْنَ یعنی جتنے مخنث تیرے علاقہ میں ہوں ان کا شمار کر۔ اتفاق سے احص کی حا پر ایک نقطہ لگ گیا تھا اس نے اس کو اخص پڑھا اور سب کو خصی کرڈالا اس روز سے یہ مثل ہوگئی۔

خُصْیَةٌ - فوطہ اس کی جمع خصی اور خصی ہے۔

خَصِیٌّ - جس کے فوطے نکال لئے گئے ہوں۔ اس کی جمع خِصْیَةٌ اور خِصْیَانٌ ہے۔

فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِکَ اَوْذَرْهُ - بات تو یہ ہے کہ ہر ایک امر اللہ کی تقدیر سے ہوتا ہے اب اس پر تجھ کو اختیار ہے خصی بن جا یا رہنے دے۔ ایک روایت میں فَاخْتَصِرْ ہے یعنی سکوت اور تسلیم اختیار کر۔

لَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَیْنَا - اگر آپ اس کی اجازت دیتے تو ہم خصی بن جاتے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خصیے نکلوا ڈالتے کیونکہ یہ حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دوا کھا کر اپنی شہوت اڑا دیتے یا عورتوں سے بالکل الگ رہتے)۔

لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰی - جو شخص خصی بنے وہ ہم میں سے نہیں ہے (مسلمانوں کے طریق پر نہیں ہے)۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْخَصِیِّ یَبُوْلُ - میں نے پوچھا خصی جو پیشاب کرے۔

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْخِصْیَانِ - میں نے خصی لوگوں کو پوچھا' ابوعبیدہ نے کہا میں نے خصیہ بکسرۂ خا بہ معنی فوطہ کے نہیں سنا' تثنیہ خِصْیَانِ آیا ہے باسقاط تا اور خُصْیَتَانِ بھی۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الضَّادِ

خَضْبٌ - رنگنا' سبز ہونا' سبزی نکلنا۔

بَکٰی حَتّٰی خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصٰی - روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے کنکریاں تر ہوگئیں (یا رنگ گئیں اس طرح سے کہ روتے روتے آنکھوں سے خون نکلنے لگا اور کنکریاں رنگین ہوگئیں)۔

اَجْلِسُوْنِیْ فِیْ مِخْضَبٍ فَاغْسِلُوْنِیْ - مجھ کو ایک لگن میں بٹھاؤ اور نہلاؤ۔

لَمْ یَخْضِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے خضاب نہیں کیا (کیونکہ آپ کو سفیدی بہت کم تھی۔)

رَاَیْتُ اَبَا جَعْفَرٍ یَخْتَضِبُ بِالْحِنَّاءِ - میں نے امام باقرؒ کو دیکھا وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔

یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا الْحَوَاصِلِ الْحَمَامِ - اس کا خضاب کریں کہ کالا کبوتروں کے پوٹوں کی طرح۔

کَانَ یَخْضِبُ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ - مہندی اور وسمہ کا خضاب کرتے تھے (یعنی صرف مہندی یا صرف وسمہ کا کیونکہ دونوں کے ملانے سے تو بال سیاہ ہو جاتے ہیں[1] اور بعض نے سیاہ خضاب بھی جائز رکھا ہے لیکن ایک حدیث میں ہے اِجْتَنِبُوا السَّوَادَ یعنی کالا خضاب کرنے سے بچے رہو اور ممکن

---

[1] اس توجیہہ کی ضرورت نہیں اس لئے کہ حدیث کے ظاہری الفاظ پر دوسری احادیث شاہد ہیں کہ مہندی اور وسمہ دونوں کے اختلاط سے بالوں کو رنگنا مستحب بلکہ افضل ہے۔ (م)

ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہو-

خِضَابٌ - رنگ-

خَضْخَضَةٌ - ہلانا' ہاتھ سے منی نکالنا-

خَضْخَاضٌ - ایک دوا جو خارشتی اونٹوں پر ملی جاتی ہے-

سُئِلَ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا وَ نِكَاحُ الْاَمَةِ خَيْرٌ مِنْهُ - ابن عباسؓ سے پوچھا گیا زلق لگانے (ہاتھ سے ذکر کو دبا دبا کر منی نکالنا) کیسا ہے انھوں نے کہا یہ زنا سے بہتر ہے (کیونکہ زنا گناہ عظیم ہے گو زلق لگنا بھی طبًا بہت برا ہے اس سے آدمی نامرد ہو جاتا ہے) اور لونڈی سے نکاح کرنا اس سے بہتر ہے (یعنی اگر آزاد عورت سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو لونڈی بیاہ لے یا لونڈی خرید لے اگر اولاد پیدا ہونے سے اندیشہ کرتا ہو تو عزل کر سکتا ہے)-

فَخَضْخَضَ لَهُ فَشَرِبَهُ - انھوں نے ہلایا پھر پی لیا-

سَاَلْتُهُ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَ نِكَاحُ الْاِمَاءِ خَيْرٌ مِنْهُ - میں نے پوچھ زلق لگانا کیسا ہے انھوں نے کہا یہ تو فواحش (بڑے بےشرمی کے) کاموں میں سے ہے اور لونڈی سے نکاح کر لینا اس سے بہتر ہے-

خَضْدٌ - توڑنا یا موڑنا-

اَلسَّفَرُ وَ خَضْدُهُ - سفر اور اس کی تھکان - اصل میں خضد کہتے ہیں نرم چیز کے توڑنے کو اس طرح کہ ٹوٹے نہیں اور کبھی کاٹنے کے معنی بھی آتے ہیں-

تَقْطَعُ بِهِ دَابِرَهُمْ وَ تَخْضِدُ بِهِ شَوْكَتَهُمْ - اس سے ان کی دم کاٹ دے (ان کا آخری شخص بھی ہلاک ہو جائے کوئی نہ بچے) اور ان کی شوکت توڑ دے (ان کی شان اور عزت مٹ جائے)-

حَرَامُهَا عِنْدَ اَقْوَامٍ بِمَنْزِلَةِ السِّدْرِ الْمَخْضُوْدِ - اس کا حرام مال بعض لوگوں کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے بیری کا نٹا نکالی ہوئی (حلوائے بے دود ھ مزے سے اس کو اڑاتے ہیں)-

يُرَشِّحُوْنَ خَضِيْدَهَا - اس کے ٹوٹے ہوئے کو جوڑتے ہیں (یعنی اس کی خرابی کو درست کرتے ہیں)-

بِالنِّعَمِ مَخْنُوْدٌ وَ بِالذَّنْبِ مَخْضُوْدٌ - نعمتوں میں غرق دم کٹا ہوا (یعنی بے حجت اور بے دلیل)-

تَاْتِيهِمْ ثِمَارُهُمْ لَمْ تَخْضَدْ - ان کے میوے ان کے پاس اس طرح آتے ہیں کہ ان میں گھٹاؤ یا دباؤ نہیں ہوتا (یعنی تازے تازے خوب شگفتہ آتے ہیں - بعض نے لَمْ تَخْضِدْ روایت کیا ہے یعنی مرجھائے نہیں ہوتے یہ خَضِدَتِ الثَّمَرَةُ سے نکلا ہے یعنی میوہ رکھے رکھے سوکھ گیا' مرجھا گیا-

اِنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يُجِيْدُ الْاَكْلَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمِخْضَدٌ - ایک شخص کو دیکھا جو اچھی طرح کھا رہا تھا کہنے لگے یہ مخضد ہے یعنی بہت کھانے والا یا جلد کھانے والا-

اِنَّ ابْنَ عَمِّكَ هٰذَا لَمِخْضَدٌ - تمہارے چچا کا یہ بیٹا بڑی جلدی کھانے والا ہے یا بڑا کھاؤ ہے-

خَضْرٌ - کاٹنا-

خَضِرٌ - سبز ہونا' لہلہانا-

تَخْضِيْرٌ - سبز کرنا' برکت دینا-

مُخَاضَرَةٌ - سبز میوہ پکنے سے پہلے بیچ ڈالنا-

اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَ اِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ خَضِرٌ حُلْوٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ - جو چارہ ربیع اگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ تو جانور کو (پیٹ پھلا کر) مار ڈالتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے مگر وہ جانور جو ہری ہری دوب کھائے اور جب کوکھیں پھول جائیں تو سورج کی طرف منہ کرے اور (جگال کرتے کرتے) لگے موتے پھر چرے (تو ایسا جانور محفوظ رہتا ہے اس کی جان بچ جاتی ہے مگر جو جانور حرص سے خوب کھائے اور ہضم کرنے کے لئے جگالی

ا بلکہ نہی تحریمی ہے اس لئے کہ صرف سیاہ خضاب (وسمہ) سے رنگنے کے جواز میں کوئی صحیح حدیث منقول نہیں-(م)

پاخانہ پیشاب نہ کرے وہ ہلاک ہو جاتا ہے) دیکھو یہ دنیا کا مال سبز ہرا بھرا شیرین ہے (نظروں میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر جو آدمی حرص کر کے اس کو لینا شروع کرے اور حلال حرام کی قید اٹھا دے اس کے لئے تباہی دھری ہوتی ہے بقول شخصے۔

همه اندر زمن بتو این است
که تو طفلی و خانه رنگین است[1]

اور یہ دنیا کا مال اس مسلمان کا اچھا رفیق ہے جو اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کی مدد کرے۔

اَلدُّنیا حُلوَۃٌ خضِرۃٌ - دنیا شیریں اور ہری بھری ہے (تر و تازہ اور شیریں ظاہر میں لیکن اس کے اندر زہر بھرا ہوا ہے یا دنیا سبز ہرے میوے کی طرح ہے جو جلدی سے خراب ہو جاتا ہے سوکھ جاتا ہے۔

اَلغزوُ حُلوٌ خضِرٌ - جہاد شیریں اور ہرا بھرا ہے (اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے اگر مارے گئے تو بہشت ملی جو زندہ رہے تو غازی ہوئے مال غنیمت ہاتھ آیا جو حلال طیب ہے)۔

اَللّٰھُمَّ سلِّطْ علیھِمْ فتی ثقیف الذّیّال یلبس فرْوتھا و یأْکل خضرتھا - (جب حضرت علیؓ لوگوں کی بے وفائی سے تنگ آ گئے تو یوں دعا کی) یا اللہ ان پر ثقیف کے ایک مغرور جوان کو مسلط کر دے (مراد حجاج بن یوسف ثقفی ہے) جو دنیا کا نرم اور اچھا کپڑا پہنے اور عمدہ ہرا بھرا کھانا کھائے (مطلب یہ کہ عیاش اور خود پسند ہو۔ یہ دعا جناب مرتضوی کی قبول ہوئی ان پر حجاج مسلط ہوا' کہتے ہیں کہ جس سال آپ نے یہ دعا کی اس سال حجاج پیدا ہوا)۔

تجنَّبُوا مِنْ خضْرائکُمْ ذواتِ الرِّیحِ - ان ہری ترکاریوں سے بچو جن میں بدبو ہوتی ہے (جیسے پیاز' لہسن گندنا اور جو ان کے مشابہ ہے مطلب یہ ہے کہ کچا ان کو مت کھاؤ اگر پکا کر کھائے جب بو جاتی رہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

نَھی عنِ الْمُخاضرۃِ - آنحضرتؐ نے سبز ہرے میووں کے (جو ابھی کچے ہوں) بیچنے سے منع فرمایا (کیونکہ شاید میوے پر کوئی آفت آ جائے اور خریدار کا روپیہ مفت برباد ہو)۔

اِنَّہُ لَیْسَ لَہُ مِخْضارٌ - یہ شرط لگائی کہ سبز کچی کھجور جو گر پڑے وہ اس کو نہ ملے گی۔

لَیْسَ فِی الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَۃٌ - سبز ترکاریوں اور میووں میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی۔

اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ - ایک ہانڈی آپ کے سامنے لائی گئی جس میں کچی ترکاریاں تھیں۔

اِیَّاکُمْ وَ خَضْرَاءَ الدِّمَنِ - تم اس سبزے سے بچو جو گندی جگہوں میں پیدا ہوتا ہے۔ (حالانکہ ایسے مقاموں کا درخت خوب زوردار اور ہرا بھرا ہوتا ہے' مطلب یہ ہے کہ اس عورت سے نکاح نہ کرو جو صورت اچھی رکھتی ہو مگر اس کی سیرت خراب ہو برے اور نجس خاندان کی ہو۔

مرَّ رسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کَتِیْبَۃِ الْخَضْرَاءِ - آنحضرتؐ ایک کالا لشکر لئے ہوئے نکلے (کالے لشکر سے یہ مراد ہے کہ لوہے میں غرق چونکہ لوہا کالا ہوتا ہے تو اس کو کالا لشکر کہا اور عرب لوگ خضرۃ کا اطلاق سیاہی پر بھی کرتے ہیں گو اصل معنی خضرۃ کا سبز ہے)۔

انَّہ تزوّج امْرأۃً فراھا خضْراء فطلَّقھا - انھوں نے ایک عورت سے نکاح کیا دیکھا تو وہ کالی تھی اس کو طلاق دے دیا۔

اُبِیْدتْ خضْراءُ قُریْشٍ - قریش کی سبزی یعنی ان کی جماعت تباہ کر دی گئی۔

فابِیْدُوْ اخضْراءَ ھُمْ - ان کی جماعت تباہ کر دو۔

ما اظلّتِ الْخضْراءُ ولا اقلّتِ الْغبْراءُ اصْدق لَھْجۃً مّنْ ابِیْ ذرّ - ابوذرؓ سے بڑھ کر سچی زبان کے آدمی پر نہ آسمان نے سایہ کیا نہ زمین نے اس سے بڑھ کر سچے آدمی کو اٹھایا۔

خضْراء - آسمان اور غبراء زمین۔

وَ اِبَادۃُ خضْرائھِمْ - ان کی جماعتوں کا برباد کرنا۔

منْ خُضِّرَ لَہُ فِیْ شیْءٍ فلْیلْزمْہُ - جس کو کوئی نعمت

---

[1] تم دنیا میں اس طرح ہو جس طرح تم کسی رنگین اور جگمگاتے گھر میں ایک بچے کی طرح ہو۔ (م)

دی جائے (اللہ تعالیٰ اس کو عنایت کرے کوئی معاش ماہوار یا جاگیر یا منصب وغیرہ تو اس کو تھامے رہے (لگے لگائے ذریعہ رزق کو نہ چھوڑے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے)۔

اذا اراد اللّٰہُ بعبدٍ شرًا اخضرلہٗ فِی اللّبن والطّین حتّٰی یبنی - اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی برائی چاہتا ہے تو اینٹ مٹی میں عمارت بنانے کی اس کو توفیق دیتا ہے (وہ اپنی کمائی بے ضرورت تعمیرات میں صرف کرتا ہے)۔

کانَ الخضرا الشَّمط - آنحضرتؐ کے سفید بال (خوشبو وغیرہ لگانے سے) سبز ہو گئے۔

اَلبحرُ الاخضرُ - سبز سمندر (گو کہ پانی کا کوئی رنگ نہیں ہے مگر آفتاب کے شعاع سے یہ سمندر سبز معلوم ہوتا ہے اس لئے اس کو بحر اخضر کہتے ہیں۔ اسی طرح بحر احمر اور بحر اسود وغیرہ)۔

اَلخضرُ - مشہور بزرگ ہیں جن سے ملنے کے لئے حضرت موسیٰ گئے تھے اور ان کا قصہ قرآن میں مذکور ہے' ان کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر ان کو ولی کہتے ہیں' بعض فرشتہ ان کا نام بلیاء ہے اور کنیت ابوالعباس' بعض نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے اس طرح اس میں بھی اختلاف ہے کہ خضر مر گئے یا اب تک زندہ ہیں' امام بخاری اور ایک طائفہ علماء اس طرف گئے ہیں کہ خضر آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے ہی مر گئے تھے ورنہ وہ آنحضرتؐ کے پاس ضرور حاضر ہوتے مگر اکثر علماء اور حضرات صوفیہ اس طرف گئے ہیں کہ خضر زندہ ہیں۔ نووی نے کہا حضرات صوفیہ اور صالحین کا ان کی حیات پر اتفاق ہے اور بہت سے بزرگوں نے ان سے ملاقات کی ہے ان کی حکایتیں مشہور ہیں اور خضر نوحؑ کی اولاد میں سے ہیں' ان میں اور حضرت نوحؑ میں سات پشت کا فاصلہ ہے ان کے والد بادشاہ تھے واللہ اعلم۔

و انّها خضرۃٌ - ان کا رنگ سبز پڑ گیا ہے دبلے پنے سے یا ان کے شوہر عبدالرحمن کے مارنے کی وجہ سے۔

باب الخُضر فی المنام - اگر خواب میں سبز رنگ کی چیزیں دیکھے۔

ھذا المالُ خضِرٌ حلوٌ - یہ دنیا کا مال ہرا بھرا اور شیریں ہے' ایک روایت میں خَضِرَۃٌ ہے معنی وہی ہے۔

کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضرِ الجنّۃِ - اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے سبز کپڑے پہنائے گا۔

لَیسَ فِی الخُضرِ یا فی الخَضر زکوۃٌ - ہری ترکاریوں یا میووں میں زکوٰۃ لازم نہ ہوگی (جیسے کھیرا ککڑی خربوزہ آم وغیرہ میں)۔

فَما اقبح الخضراءُ والغبراءُ یا رسُول اللّٰہِ - آسمان اور زمین کیسے برے ہیں یا رسول اللہ - مجمع البحرین میں ہے (خضر کا نام ایلیا بن لمکان بن قامع بن ارفخشد ابن سام بن نوح' بعض نے کہا الیاس بن لمکان بن ارفخشد ابن سام بن نوح' بعض نے کہا ایلیا بن عامیل بن شالخین بن اریا بن علقما بن عیص بن اسحاق بن ابراہیم' بعض نے کہا ارمیا بن حلقیا جو ہارون کے خاندان میں تھے اور صحیح یہ ہے کہ ان کا نام بلیا بن لمکان تھا جیسے اوپر گذرا' اور منقول ہے کہ انھوں نے آب حیات پی لیا اس وجہ سے وہ دجال کے نکلنے تک زندہ رہیں گے اور دجال جس شخص کو مار کر جلائے گا وہ وہی شخص ہیں واللہ اعلم۔

خَضْرَمَۃٌ - بیچ بیچ میں کرنا نہ ادھر نہ اُدھر۔

خِضْرِمٌ - بہت پانی والا کنواں یا سمندر یا دریا اور ہر چیز جو بہت ہو یا سخی یا سردار اس کی جمع خضارمٌ اور خضارمۃٌ اور خضرمون ہے۔

مُخضرمٌ - وہ شخص جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہو۔

خطب یوم النّحر علی ناقۃ مُخضرمۃ - آنحضرتؐ نے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ایک کان کٹی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ پڑھا - نہایہ میں ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کے لوگ اپنے جانوروں کے کان کتا کرتے تھے جب اسلام کا زمانہ آیا تو آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا کہ اوس مقام سے نہ کاٹو جہاں جاہلیت کے زمانہ میں کاٹا کرتے تھے۔

انّ قومًا بُیّتُوا لیلا و سیقت نعمھم فادّعوا انّھم مُسلمُون و انّھم خضرموا خضرمۃ الاسلام - کچھ لوگوں پر رات کو چھاپہ مارا گیا ان کے جانور ہانک لئے گئے (مسلمانوں نے چھاپہ مارا جانور لوٹ لئے) پھر وہ دعویٰ کرنے

لگے کہ ہم مسلمان ہیں اور اسلام کا زمانہ ہم نے پالیا ہے-

رَجُلٌ مُخَضْرَمُ النَّسَبِ- وہ شخص (جس کا نسب ثابت نہیں بلکہ) دوغلہ ہے-

لَحْمٌ مُخَضْرَمٌ- اس گوشت کا حال معلوم نہیں نر کا ہے یا مادہ کا-

مخضرم- وہ شاعر جس نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا ہو کذا فی مجمع البحرین-

خَضَعٌ- گردن جھکی ہونا-

خُضُوْعٌ- عاجزی، فروتنی، ذلت، انکسار، سکون، ساکن کرنا- بعض نے کہا خضوع جسم میں ہوتا ہے جیسے خشوع قلب میں یا نگاہ میں یا اصوات اور حرکات میں-

خُضُوْعٌ اور خَاضِعٌ- عاجز منکسر المزاج- اس کی جمع خُضَّعٌ ہے-

خُضَعَةٌ- جو ہر شخص سے تواضع اور انکسار کرے-

نَهٰى اَنْ يَّخْضَعَ الرَّجُلُ لِغَيْرِ اِمْرَأَتِهِ- آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا کہ آدمی اپنی جورو کے سوا دوسری اجنبی عورت سے پیار کی باتیں کرے (کیونکہ ایسا کرنے سے اس عورت کے دل میں بری خواہش پیدا ہونے کا احتمال ہے)-

اِنَّ رَجُلًا مَرَّ فِىْ زمانه برجلٍ وَّ امْرأَةٍ وَقد خضعا بينهما حديثًا فضربه حتّى شجه فاهدره عُمَرؓ- حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایسا ہوا ایک مرد غیر عورت سے ساتھ پیار کی باتیں کر رہا تھا (بڑی نرمی اور محبت سے) ایک شخص نے اس مرد کے سر پر مار لگائی اس کو زخمی کر دیا- حضرت عمرؓ نے اس کے زخم کا کوئی بدلہ نہیں دلایا (کیونکہ وہ ایک ناجائز کام کر رہا تھا رستے میں اور ایسی حالت میں ہر ایک مسلمان اس کو تنبیہ کر سکتا تھا)-

خُضَّعًا لِقَوْلِه- اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سن کر عاجزی کرنے لگتے ہیں، ایک روایت میں خضعا ہے وہ خاضع کی جمع ہے (مراد فرشتے ہیں، احکام الٰہی صادر ہوتے وقت فرشتے مارے ڈر کے پرندے کی طرح اپنی پنکھ بچھا دیتے ہیں اور لرزنے لگتے ہیں ان کو یہ ڈر ہوتا ہے کہ معلوم نہیں کیا ارشاد صادر ہوتا ہے یا قیامت کا حکم دیا جاتا ہے، جب ارشاد صادر ہو چکتا ہے تو ماتحت کے فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کیا حکم صادر ہوا وہ کہتے ہیں حق ارشاد ہوا بجا اور درست ہے جب ان کو تسلی ہوتی ہے یعنی معمولی احکام صادر ہوئے کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے- اس حدیث میں صاف یہ صراحت ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلام میں آواز ہے فرشتے اس کو سنتے ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں خَضَعْتُهٗ فَخَضَعَ میں نے اس کو تھمایا وہ تھم گیا-

اِنَّهٗ كَانَ اَخْضَعَ- وہ جھکے ہوئے شخص تھے (یعنی زبیرؓ)-

وَخَضَعَ كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ- ہر ایک مغرور تمہاری فضیلت کے سامنے جھک گیا (اس کو دبنا پڑا)-

خضل- تر ہونا، گیلا ہونا جیسے اخضلال ہے-

اِخْضَالٌ- تر کرنا-

انّه خطب الانصار فبكوا حتّى اخضلوا لحاهُم- آنحضرتؐ نے انصاریوں کو خطبہ سنایا وہ رو دیے یہاں تک کہ اپنی ڈاڑھیاں تر کر لیں-

ياعمر الخير جزيت الجنّة- ایک گنوار نے حضرت عمرؓ کی یوں تعریف کی) اور نیک آدمی عمر تجھ کو بہشت کا بدلہ ہے- بكٰى عمر حتّى اخضلت لحيته- یہ سن کر آپ رو دیئے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر ہو گئی-

بكٰى حتّى اخضلّ لحيته- نجاشی رونے لگے یہاں تک کہ اس کی ڈاڑھی تر ہو گئی-

خضّلى قنازعك- اپنے بال کے گچھوں کو (چوٹیوں کو) تر کرے (یعنی تیل پانی سے ان کو بھگوئے (تا کہ بالوں کی پریشانی جاتی رہے)-

مُخضوضلة اغصانها- اس کی ڈالیاں خوب گیلی ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں اخضوضل الشّيء اخضيضالا یہ چیز خوب تر ہو گئی-

خضلٌ یا خضلٌ- موتی کو بھی کہتے ہیں جو صاف چمک دار ہو-

خَصِلٌ - اچھی آرام کی گذران -

یَوْمُ خَصِلَةٍ - عیش و آرام کا دن -

تَزَوَّجَنِیْ هٰذَا عَلٰی اَنْ یُعْطِیَنِیْ خَصْلًا نَبِیْلًا - اس نے مجھ سے اس سے مہر پر نکاح کیا تھا کہ مجھ کو صاف شفاف بڑا موتی دے گا -

دُرَّةٌ خَصِلَةٌ - ایک صاف چمک دار موتی -

خَضْمٌ - کاٹنا' کھانا - بعض نے کہا خَضْمٌ منہ بھر کر کھانا اور قَضْمٌ اس سے کم ہے' چنانچہ ایک اعرابی نے کہا هٰذَا بَلَدٌ مُقْضِمٌ وَ لَیْسَ بِبَلَدٍ مُخْضِمٍ - یہ شہر منہ بھر کھلانے والا نہیں ہے بلکہ اس سے کم (یعنی یہاں ارزانی نہیں ہے -) بعض نے کہا خَضْمٌ ہری اور تر چیز کا کھانا جیسے ککڑی کھیرا' اور قَضْمٌ سوکھی چیز کا -

فَقَامَ اِلَیْهِ بَنُوْ اُمَیَّةَ یَخْضِمُوْنَ مَالَ اللّٰهِ خَضْمَ الْاِبِلِ نَبْتَةَ الرَّبِیْعِ - بنو امیہ اس طرف کھڑے ہوئے اور اللہ کے مال کو اس طرح منہ بھر کر کھانے لگے جیسے اونٹ ربیع کی پیدا وار کو کھاتا ہے خوب منہ بھر بھر کر -

تَاْكُلُوْنَ خَضْمًا وَ نَاْكُلُ قَضْمًا - تم تو منہ بھر بھر کر کھاتے ہو اور ہم تھوڑا تھوڑا کھاتے ہیں -

وَاخْضِمُوْا فَسَنَقْضِمُ - (ابو ہریرہ مروان پر سے گذرے وہ ایک عمارت بنوا رہا تھا انھوں نے کہا خوب مضبوط عمارتیں بنواؤ اور لمبی لمبی آرزوئیں کرو) اب منہ بھر بھر کر کھاؤ قریب ہے وہ زمانہ جب تھوڑا تھوڑا کھانے گا (یعنی تمہاری سلطنت جاتی رہے گی' ایسا ہی ہوا بنی امیہ کا خاتمہ چھاو پر ایک سو سال میں ہو گیا اور سلطنت عباسیوں کو ملی رہے نام اللہ کا کسی قوم کی بادشاہت دنیا میں ہمیشہ نہیں رہی) -

بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ زَوْجُ الْمَرْاَةِ الْمُسْلِمَةِ خُضَمَةٌ حُطَمَةٌ - عورت کا وہ خاوند برا ہے جو منہ بھر کر کھانے والا پیٹو ہو یا جو منہ بھر کر کھانے والا ہو اور اپنے کاموں کا بندوبست نہ کر سکے (نالائق ہو) -

اَلدَّنَانِیْرُ السَّبْعَةُ نَسِیْتُهَا فِیْ خُضْمِ الْفِرَاشِ - میں سات اشرفیاں بچھونے کے کونے میں بھول گیا -

میں: - کہتا ہوں لغت میں خُضْم کے معنی کونے کے نہیں آئے اور یہ راوی کی غلطی ہے صحیح خُصْم بصاد مہملہ ہے جیسے اوپر گذر چکا -

نَقِیْعُ الْخَضِمَاتِ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں -

خِضَمٌّ - سخی' سردار یا بڑا دریا -

یَاْكُلُوْنَ مَالَ اللّٰهِ خَضْمًا - اللہ کا مال خوب منہ بھر بھر کر ڈھستے ہیں -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الطَّاءِ

خَطْأٌ - پھینک دینا -

خطأٌ - چوک جانا' اس کی ضد صواب -

خطأ اور خطأة - گناہ کرنا' غلطی کرنا -

تخطئه - کسی کی خطا بیان کرنا -

اخطاء - خطا کرنا -

قَتِیْلُ الْخَطَاءِ - جو شخص خطا سے مارا جائے اس کی دو صورتیں ہیں ایک خطا فی الفعل مثلاً ایک شیر کو مارنا چاہتا تھا اتفاق سے گولی ایک آدمی کو لگ گئی یا ایک شخص کو جس کے قتل کرنے کی نیت نہ ہو ایک تھپڑ یا گھونسہ یا بید لگانے اتفاق سے وہ مر جائے یا چلتے چلتے نادانستہ اس پر پیر رکھ دے وہ مر جائے دوسری خطا فی المحل وہ یہ کہ آدمی کو دور سے شیر یا بھڑیا سمجھ کر مارے یہ قتل خطا ضد ہے قتل عمد کی یعنی دیدہ و دانستہ بقصد قتل کسی کو مارنا اور اس کا ہلاک ہو جانا' اب خواہ یہ قتل آلہ جارحہ مثلاً تلوار تیر جیسے بندوق وغیرہ سے ہو یا پتھر' لوہے اور موٹی لکڑی وغیرہ سے ہو جس سے آدمی غالباً مر جاتا ہے' خواہ کنویں میں گرا کر یا آگ میں جلا کر یا زہر دے کر مارے ہر حال میں وہ قتل عمد ہے اور چونکہ نیت ایک مخفی امر ہے اس لئے علمانے قاتل کے فعل کو اس کی نیت پر دلیل قرار دیا ہے مثلاً جب آلہ جارحہ تیر یا تلوار یا برچھے یا بندوق یا بھاری پتھر یا موٹے لٹھ سے کسی پر حملہ کرے تو یہی سمجھا جائے گا کہ قاتل کی نیت قتل کی تھی اور وہ قتل عمد ہو گا اور اگر بید یا کوڑے یا جوتے یا لات یا پتلی چھڑی سے کسی پر حملہ کرے اور اتفاق سے وہ مر جائے تو یہ قتل خطا گنا

جائے گا اور امام ابوحنیفہؒ نے دوسرے تمام اماموں کے برخلاف عمد اور خطا کے بیچ میں ایک قتل شبہ عمد نکالا ہے اور وہ پتھر یا بھاری چیز مثلاً موٹی لکڑی وغیرہ سے مارنے کو عمد نہیں کہتے بلکہ شبہ عمد کہتے ہیں لیکن بندوق یا توپ یا تفنگچہ وغیرہ سے جو قتل ہو وہ بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک قتل عمد ہے اس لئے کہ بندوق، توپ اور تفنگچہ آلہ جارحہ ہے جو گوشت کو چیر دیتا ہے اور پھاڑ ڈالتا ہے صرف وزن کے سبب سے نہیں مارتا البتہ غلیل سے اگر مارے تو وہ حنفیہ کے نزدیک قتل عمد نہ ہوگا اور دوسرے اماموں کے نزدیک اگر غلیل اتنی بھاری ہو جس کے ضرب سے آدمی غالبًا مر جاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا ورنہ قتل خطا ہوگا - امام مالکؒ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا کہ شبہ عمد کیا ہے قتل دو ہی طرح کا ہے عمد یا خطا-

عرب لوگ کہتے ہیں خَطِیَ فِیْ دِیْنِہٖ خِطْأً- جب کوئی گناہ کی بات کرے- اور اَخْطَأَ فُلَانٌ جب کسی شخص سے غلطی ہو جائے اس کا قول یا فعل صواب نہ ہو، بعض نے کہا خَطِیَ جب کہیں گے جب عمداً غلط بات کہے یا کرے اور اَخْطَأَ جب عمداً نہ کہے بلکہ اس کو صواب سمجھ کر کہے یا کرے-

تَلِدُہٗ اُمُّہٗ فَیَحْمِلْنَ النِّسَاءُ بِالْخَطَّائِیْنَ - دجال کو اس کی ماں جب جنے گی اس وقت عورتیں گناہ گاروں کو اپنے پیٹ میں اٹھائیں گی (جو پیدا ہو کر دجال کی پیروی اختیار کریں گے یہ اس لغت پر ہے جیسے کہتے ہیں اکلونی البراغیث)[1]

خَطَّأَ اللّٰہُ نَوْءَ ھَا اَلَا طَلَّقَتْ نَفْسَھَا - (ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اختیار دے (چاہے اپنے تئیں طلاق دے لے چاہے خاوند کے پاس رہنا اختیار کرے) وہ کیا کرے اپنے خاوند سے یوں کہے تجھ پر تین طلاق ہیں ابن عباسؓ نے کہا) اللہ تعالیٰ نے اس کی کارتی غلط کر دی اس نے اپنے تئیں کیوں نہیں طلاق دے لیا (اصل میں نوء کہتے ہیں ستاروں کے جمع آنے کو جن سے عرب لوگ بارش کی پیشین گوئی کیا کرتے تھے)-

عرب لوگ کہتے ہیں اَخْطَاءَ نَوْئُکَ - تمہاری کارتی نے غلطی کی (یعنی تمہارا قیاس غلط نکلا، پانی وانی کچھ نہ پڑا) یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو اس کی کوشش بےکار جائے، ایک روایت میں خَطَّ اللّٰہُ نَوْءَ ھَا ہے اس کا ذکر آگے آئے گا-

اِنَّ اللّٰہَ خَطَّأَ نَوْءَ ھَا - (حضرت عثمانؓ سے بھی کسی نے یہی مسئلہ پوچھا، انھوں نے بھی یہی کہا جو ابن عباسؓ نے کہا) اللہ نے اس کی کارتی غلط کر دی (یعنی اس کا جو مطلب تھا اپنے خاوند سے الگ ہو جانا وہ اللہ تعالیٰ نے پورا ہونے نہ دیا)-

وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِھَا کُلَّ خَاطِئَۃٍ مِّنْ نَبْلِھِمْ - (لوگوں نے کیا کیا ایک شخص کی مرغی لی اس کو نشانہ بنایا اور) مرغی والے سے کہا کہ جو تیر ہمارا نشان پر نہ لگے وہ تیرا ہے-

فَاَخْطَأَ بِدِرْعٍ حَتّٰی اُدْرِکَ بِرِدَائِہٖ - آنحضرتؐ نے سورج گہن کے دن (گھبراہٹ میں) کسی بی بی کا کرتہ اپنی چادر کے بدلہ لے لیا چوک کر، پھر آپ کے پاس آپ کی چادر لے کر گئے (کرتہ واپس لائے- ایک روایت میں فَخَطَا بِدِرْعٍ ہے خطو سے ہے یعنی کرتہ لے کر چلے-

اِلْبَسْ مَاشِئْتَ مَا اَخْطَأَتْکَ خَصْلَتَانِ سَرَفٌ وَ مَخِیْلَۃٌ - جو تیرا جی چاہے وہ پہن بشرطیکہ دو خصلتیں تجھ سے دور رہیں ایک تو اسراف دوسرا تکبر (اگر تکبر اور غرور نہ ہو تو عمدہ لباس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ بہتر ہے تاکہ لوگ درویش اور زاہد نہ سمجھیں بقول شخصے درویش صفت باش وکلاہ تتری پوش-)

اِغْفِرْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ - میرے وہ گناہ جو بھول چوک سے ہوئے اور جو قصداً کئے سب کو بخش دے-

اَصَبْتَہٗ بَعْضًا وَّ اَخْطَأْتَ بَعْضًا - (آنحضرتؐ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا جب انھوں نے خواب کی تعبیر بیان کی) تم نے کچھ تعبیر ٹھیک دی کچھ غلط - (وہ غلطی یہ تھی کہ انھوں نے گھی اور شہد دونوں کی تعبیر قرآن سے کی حالانکہ ایک سے

[1] یعنی فاعل ظاہر خواہ تثنیہ جمع ہو خواہ واحد فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ آئے گا مگر شاذ و نادر اس کے برعکس بھی منقول ہے یعنی فاعل جمع (جو فعل کے بعد ظاہر ہو) کے لئے فعل جمع آ جائے جیسے یَحْمِلْنَ النِّسَآءُ اور اَکَلُوْنِی الْبَرَاغِیْثُ یتعاقبون فیکم ملائکۃ. (م)

قرآن دوسرے سے حدیث بیان کرنا چاہئے تھا یا غلطی یہ تھی کہ انھوں نے جلدی کر کے خود تعبیر کرنا شروع کر دیا چاہئے یہ تھا کہ آنحضرتؐ کو تعبیر بیان کرنے دیتے پھر آنحضرتؐ نے باوصف ابوبکر صدیقؓ کے اصرار اور قسم دینے کے ان کی غلطی بیان نہیں کی کیونکہ ایسے امور کا افشا مناسب نہ سمجھا اور قسم کھلانے والے کی قسم کو سچا کرنا اس وقت بہتر ہے جب اس میں کسی خرابی کا اندیشہ نہ ہو بعض نے کہا ابوبکرؓ کی غلطی یہ تھی کہ انھوں نے تیسرے شخص کی نسبت یہ بیان کیا کہ پھر وہ رسی جڑ گئی اور وہ اوپر چلے گئے حالانکہ حضرت عثمانؓ کی جو خلافت ٹوٹی پھر نہیں جڑی بلکہ وہ شہید ہوئے اور جناب علیؓ مرتضیٰ خلیفہ ہوئے-

میں :- کہتا ہوں یہ غلطی نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت عثمانؓ خلافت کی رسی توڑنے والے تھے- ان کا یہ قصد ہو گیا تھا کہ خلافت سے اپنے تئیں الگ کر لیں مگر انھوں نے صبر کیا اور خلافت نہ چھوڑی یہاں تک کہ شہید ہوئے تو رسی جڑ جانے سے یہی مراد ہے)-

من احتکر فھو خاطئٌ- جو شخص غلہ خرید کر روک رکھے (یعنی مہنگائی اور گرانی کے وقت میں اس نیت سے کہ جب اور مہنگا ہو گا تو بیچوں گا) تو وہ گنہگار ہے-

یا عبادی انکم تخطئون- میرے بندو تم گناہ کرتے ہو-

خرج کل خطیئۃ نظر الیھا- جس گناہ کی طرف آنکھ سے دیکھا وہ نکل گیا-

الا حرت خطایاہ- مگر اس کے گناہ گر جاتے ہیں-

اخطیتھا رجل- ایک شخص کو بیوی سے تعہور نہ ملی-

کلّ بنی ادم خطاؤن- سب آدمی خطا کار ہیں-

لولم تخطئوا لجاء اللّٰہ بقوم- اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے (پھر اس سے بخشش چاہیں گے وہ بخشے گا کیونکہ بغیر اس کے صفت غفاری کا ظہور نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اس کی تمام صفات کا ظہور ہو اور اسی لئے دنیا میں اسلام اور کفر دونوں قدم بقدم چل رہے ہیں اور ہادی اور مضل دونوں کا ظہور ہو رہا ہے)-

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ- ہر آدمی خطا وار ہے اور بہتر خطا وار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں (خطا کے بعد اپنے مالک کی طرف رجوع ہوتے ہیں اس سے گڑگڑا کر معافی مانگتے ہیں بزرگوں نے کہا ہے کہ جو عبادت اور نیکی غرور اور تکبر پیدا کرے اس سے سو درجہ وہ گناہ بہتر ہے جس کے بعد عاجزی، نیاز، توبہ اور استغفار ہو-)

کُنْتُ اَلْعَبُ مع الصّبیان فتواریْتُ خلف باب فجاء نبی فحطانی حَطْوَۃً- میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا ایک دروازے کی آڑ میں چھپ گیا آپ میرے پاس آئے اور ایک مار میرے دونوں کندھوں کے بیچ میں لگائی یا ایک چپت لگائی (یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے اس کو خطوٌ میں ذکر کرنا تھا یہ ناقص واوی ہے)-

من قال فی کتاب اللّٰہ برائیہ فاصاب فقد اخطأ- جس نے اللہ کی کتاب میں اپنی عقل سے کوئی بات کہی (اور آنحضرتؐ اور صحابہ کی تفسیر کا خیال نہ کیا) اس نے اگر ٹھیک بھی کہا جب بھی غلطی کی (کیونکہ اس کا اصول سرے سے غلط تھا اور جو چیز غلط پر مبنی ہو وہ غلط ہے- تمام گمراہ فرقوں کا یہی قاعدہ ہے کہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کر کے خراب ہو رہی ہیں اگر حدیث شریف اور صحابہ کی پیروی تفسیر میں لازم جانیں تو کبھی گمراہ نہ ہوں)-

الرَّجل یأتی جاریتہ وھی طامثٌ خطأ- کوئی چوک کر اپنی لونڈی سے اس حالت میں صحبت کرے جب وہ حائضہ ہو-

حطبٌ یا خطبۃ یا خطیبی- شادی کا پیغام دینا تقریر کرنا خطبہ سنانا-

خَطابۃ- خطیب ہونا-

نَھی اَنْ یَخْطُبَ الرَّجُلُ علی خطبۃ اخیہ- آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغام بھیجے (یعنی جہاں اس نے شادی کا پیغام دیا ہو وہاں پیغام بھیجے البتہ اگر اس کا پیغام نامنظور ہو گیا ہو تو پھر یہ اپنا

پیغام بھیج سکتا ہے' بعض نے کہا یہ ممانعت اس حال میں ہے جب مرد اور عورت دونوں ایک پیغام پر راضی ہو گئے ہوں' مہر بھی ٹھہر گیا ہو اب صرف عقد باقی ہو لیکن اس سے پہلے اگر پیغام بھیجے تو قباحت نہیں۔

خِطْبَه - بہ کسرۂ خا شادی کا پیغام اور خُطْبَه بضمہ خا لکچر اور تقریر۔

اِنَّهٗ لَحَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّخْطَبَ - وہ تو اس لائق ہے کہ اگر کہیں شادی کا پیغام بھیجے تو اس کا پیغام منظور کیا جائے۔

خَطُبَ اور اَخْطَبَ - دونوں کا معنی پیغام قبول کیا۔

مَاخَطْبُکَ یا مَاشَانُکَ - تمہارا مطلب کیا ہے کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو۔

جَلَّ الْخَطْبُ - یہ تو بڑا کام ہو گیا' بڑی شان والا کام ہے۔

اَلْخَطْبُ یَسِیْرٌ - (حضرت عمرؓ نے ابر کے دن میں یہ سمجھ کر کہ غروب ہو گیا روزہ کھول لیا فرمایا) یہ مقدمہ سہل ہے' آسان ہے کچھ مشکل نہیں' صرف ایک روزہ قضا کا رکھ لیں گے۔

اَمِنْ اَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَ الْمُخَاطِبِ - کیا تو محفل والوں میں اور خطبہ سنانے والوں میں سے ہے (یعنی تو ان لوگوں میں ہے جو لوگوں کو جمع کرتے ہیں ان کو لکچر سنا کر فتنہ اور فساد پر برانگیختہ کرتے ہیں)۔

خَطَبَ عَلِیٌّ - حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا۔

تَرَکَ عَلِیٌّ الْخِطْبَةَ - (جب آنحضرتؐ نے اس پیغام سے اپنی ناراضی ظاہر فرمائی) تو حضرت علیؓ نے یہ پیغام چھوڑ دیا۔

فَمَا کَانَ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ اِلَّا نَفَعَ - ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ دونوں نے (آنحضرتؐ کی وفات پر) جو خطبہ دیا اس سے فائدہ ہی فائدہ ہوا (حضرت عمرؓ بڑے سیاسی اور پولیٹکل سردار تھے انھوں نے پہلے اس خیال سے کہ کہیں اسلام کے مخالفین ایک دم کوئی فساد نہ کر بیٹھیں' آنحضرتؐ کی وفات کو چھپا لیا[1] اور فرمایا کہ آپ زندہ ہیں اور عنقریب اٹھ کر منافقوں کی گردنیں اڑائیں گے' جب ایک گونہ اطمینان ہو گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے اصل حال لوگوں پر کھول دیا' اور آنحضرتؐ کی وفات ظاہر کر دی)۔

بَابُ تَفْسِیْرِ تَرْکِ الْخِطْبَةِ - پیغام چھوڑ دینے کے نسبت عذر بیان کرنا (تاکہ عورت کے ولی کے دل میں کوئی رنج نہ رہے)۔

وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ - آپ نے اس سے بھی منع کیا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام دے (تو لا زائد ہے اگر لَایَخْطُبُ برفعہ با پڑھیں تب معنی یہ ہوگا کہ کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے اگر بہ جر با پڑھیں تب نہی کا صیغہ ہوگا معنی وہی ہے۔)

لَایَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ - کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ اس کا نکاح ہو جائے (پھر تو پیغام بھیجنے کا موقع ہی نہیں رہا) یا وہ پیغام چھوڑ دے (تب یہ پیغام بھیج سکتا ہے' بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر اس لئے پیغام نہ بھیجے کہ خود اس سے نکاح کرے یہاں تک کہ وہ اس پیغام کو چھوڑ دے تو حتی کی کے معنی میں اور اَوْ اِلٰی کے معنی میں ہے)۔

وَ اَنَا خَطِیْبُهُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا - میں لوگوں کی طرف سے اس وقت بات کروں گا جب (وہ مارے ڈر کے) خاموش ہوں گے (یعنی قیامت کے دن ان کی طرف سے پروردگار کی بارگاہ میں عذر معذرت اور عرض معروض کروں گا' دوسرے کسی کو اس کی جرأت نہ ہوگی۔

خِطْبَةُ - بکسرۂ خا مرد کی طرف سے شادی کا پیغام اور اِخْتِطَاب عورت کے ولی کی طرف سے پیغام۔

---

[1] انہوں نے قصداً نہیں چھپایا بلکہ حقیقتاً حضرت عمرؓ یہ سمجھ رہے تھے کہ آپؐ فوت نہیں ہوئے مگر جب ابوبکرؓ نے قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں تو عمرؓ کو یقین ہو گیا کہ آپؐ فوت ہو چکے ہیں اور عمرؓ نے اپنے سابقہ دعوے سے رجوع کر لیا۔ (م)

خَطَبَ عَلَى الْمِنبَرِ خُطْبَةً - آپ نے منبر پر خطبہ پڑھا-

عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ - آنحضرتؐ نے ہم کو نکاح کا خطبہ یوں سکھلایا الحمدلله نحمده و نستعينه اخیرتک' علماء نے کہا ہے کہ نکاح کا خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا چاہئے کیونکہ آنحضرتؐ سے کوئی خطبہ بیٹھ کر پڑھنا منقول نہیں ہوا البتہ حج میں آپ نے اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ سنایا کیونکہ اونٹ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں' اب تک مہذب لوگوں میں یہی قاعدہ ہے کہ ہمیشہ لکچر کھڑے ہوکر دیا کرتے ہیں اور آنحضرتؐ کی سنت بھی یہی ہے اور جن لوگوں نے اس کو نصاریٰ کا طریق سمجھا ہے وہ جاہل ہیں-

اَخْطَبَ الرَّجُلُ - وہ خطیب ہوگیا (لکچرار)-

خَطِيْبُ وَفْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ - مسلمانوں کی طرف سے جو پیغام لاتے ہیں ان کے سردار' اصل میں خطیب القوم وہ شخص جو کسی جماعت میں بڑا ہو اور بادشاہ اور حاکم سے وہی غرض معروض کرے-

خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ - ہم کو آنحضرتؐ نے وعظ سنایا-

خَطِيْبُ الْاَنْبِيَاءِ - حضرت شعیبؑ کو کہتے ہیں وہ بڑے فصیح اور بلیغ شخص تھے-

خَطَّابِيَه - ایک گمراہ فرقہ ہے مسلمانوں میں سے جو اپنے ہم مذہب لوگوں کے فائدے کے لئے جھوٹی گواہی دینا درست جانتا ہے-

سَأَلَهُ رَجُلٌ اَاُؤَخِرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ فَقَالَ خَطَّابِيَةٌ - ایک شخص نے پوچھا کیا میں مغرب میں اتنی دیر کروں کہ تارے گھن جائیں؟ کہا تو خطابیہ میں سے ہے-

خَطْرٌ یا خَطَرَانٌ یا خَطِيْرٌ - دم اٹھانا اور گرانا داہنے بائیں رانوں پر مارنا (یہ اونٹ اس وقت کرتا ہے جب خوب کھا پی کر سیر ہوتا ہے) برچھا اٹھانا اور جھکانا مارنے کے لئے' مٹک کر چلنا-

خُطُوْرٌ - دل میں کوئی بات گذرنا' یا بھولنے کے بعد یاد آنا-

وَاللّٰهِ مَا يَخْطُرُ لَنَا جَمَلٌ - قسم خدا کی کوئی اونٹ ہمارا دم نہیں ہلاتا تھا (ایسا سخت قحط تھا کہ جانور سب دبلے ہوکر ان کی دمیں لٹک گئی تھیں)-

وَاللّٰهِ لَقَدْ قَتَلْتُهُ وَ اِنَّهُ لَاَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ جِلْدَةِ مَا بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلٰكِنْ لَّا يَخْطُرُ فَحْلَانِ فِي شَوْلٍ - (عبدالملک بن مروان نے جب عمرو بن سعید کو قتل کیا تو کہنے لگا) قسم خدا کی میں نے اس کو مار ڈالا اور وہ مجھ کو اس پوست سے بھی زیادہ عزیز تھا جو میرے دونوں آنکھوں کے بیچ میں ہے مگر بات یہ ہے کہ دو نر اونٹ ایک اونٹنی پر دم نہیں ہلا سکتے (اس سے جماع کرنے کے لئے بلکہ جو زبردست ہوگا وہ دوسرے کو مار کر ہٹا دے گا)-

فَخَرَجَ يَخْطُرُ بِسَيْفِهٖ - مرحب یہودی اپنی تلوار ہلاتا ہوا (بڑے ناز اور تکبر سے) نکلا (اس کو دعویٰ تھا کہ مجھ سے کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا آخر شیر بیشۂ شجاعت حضرت علی مرتضیٰؓ نے اس مردود کو ایک ہی ضرب میں واصل جہنم کیا)-

خَطَّارَةٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ - (یہ حجاج مردود نے اس منجنیق کی تعریف میں کہا جو اس نے کعبہ پر لگائی تھی) ایسی جلد داہنے بائیں مارتی ہے جیسے زبردست ذات والا اونٹ اپنی دم جلدی جلدی ہلاتا ہے-

(میں:- کہتا ہوں اگر حجاج مردود کوئی ایک فائرنگ مشین گن کو دیکھتا جو اس زمانہ میں ایجاد ہوئی ہیں تو اپنی منجنیق کو بازیچہ اطفال خیال کرتا)-

حَتّٰى يَخْطِرَ الشَّيْطَانُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ - یہاں تک کہ شیطان اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے- ایک روایت میں يُخْطِرَ ہے اِخْطَار سے یعنی آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں آ کر اس کو دوسرے خیالوں میں پھنسا دیتا ہے-

فَيُخَاطِرُ بِنَفْسِهٖ وَمَا لِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ - پھر اپنی جان اور مال دونوں کو خطرے میں ڈالے اور کوئی چیز لے کر نہ لوٹے (یعنی جان اور مال دونوں اللہ کی راہ میں تصدق ہوں-)

اَلا رَجُلٌ یُخَاطِرُ بِنَفْسِہٖ - کیا کوئی شخص ہے جو اپنی جان خطرے میں ڈالے (یعنی جہاد کے لئے نکلے)-

لِمَا فِیْہِ مِنَ الْمُخَاطَرَۃِ - کیونکہ اس میں خطرہ ہے (پیداوار ہو یا نہ ہو)-

دُرَّۃٌ خَطِیْرَۃٌ - قدر والا موتی' یہ خَطَرٌ سے نکلا ہے بہ معنی قدر و منزلت-

قَامَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُصَلِّیْ فَخَطَرَ خَطْرَۃً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ لَہٗ قَلْبَیْنِ - ایک دن آنحضرتؐ نماز پڑھتے تھے کھڑے تھے اتنے میں آپ کے دل میں کچھ خیال آیا منافق کیا کہنے لگے آپ کے دو دل ہیں (اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی تکذیب کی)-

اَلاھَلْ مُشَمِّرٌ لِلْجَنَّۃِ فَاِنَّ الْجَنَّۃَ لَاخَطَرَ لَھَا - دیکھو بہشت حاصل کرنے کے لئے کون مستعد ہوتا ہے (کمر باندھتا ہے اپنا کپڑا اٹھا کر) اس لئے کہ بہشت کی ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہے (کوئی نعمت یا کوئی دولت بہشت کا بدلہ نہیں ہو سکتی اگر ساری دنیا کا مال واسباب جمع کریں تو بہشت کے ایک کوزے کی قیمت نہ ہوگا کیونکہ دنیا فانی ہے اور بہشت ہمیشہ باقی ہے)-

فَکَانَ لِعُثْمَانَ مِنْہُ خَطَرٌ وَلِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَطَرٌ - حضرت عثمانؓ کو بھی اس میں حصہ ملا اور عبدالرحمٰن بن عوف کو بھی (دونوں کو فائدہ ہوا)-

اِنَّ ھٰٓؤُلَاءِ یَعْنِی الْمَجُوْسَ قَدْ اَخْطَرُوْ لَکُمْ رِثَّۃً وَّ مَتَاعًا وَّ اَخْطَرْتُمُ الْاِسْلَامَ فَنَافِحُوْا عَنْ دِیْنِکُمْ - ان پارسیوں نے تمہارے پاس مٹیریل مال واسباب (دنیا کا) گرو رکھا اور تم نے اپنا دین اسلام ان کے پاس گرو کر دیا تو اپنے دین کی حمایت کرو (اس کو بچاؤ مال واسباب پر لات مارو)-

جُرُّوْا لَہُ الْخَطِیْرَ مَا انْجَرَّ - عمار کے لئے رسی کھینچو جہاں تک کھینچ سکے (یعنی جہاں تک ممکن ہو ان کی پیروی کرو)-

اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ قَدْرًا اَلَّذِیْ لَایَرٰی لِلدُّنْیَا خَطَرًا - سب لوگوں میں بڑی قدر والا وہ ہے جو دنیا کی کوئی قدر نہ سمجھے (بلکہ دنیا کو حقیر اور بے حقیقت سمجھے' دنیا داروں کی وقعت اس کی آنکھ میں بالکل نہ ہو' سچے فقیر کی بھی پہچان یہی لکھی ہے کہ وہ دین دار عالموں اور درویشوں کی تو تعظیم و تکریم ان کے مرتبہ کے موافق کرے پر دنیا دار امیروں اور نوابوں کی طرف ذرا بھی اس سے زیادہ مخاطب نہ ہو جتنا عام محتاج لوگوں کی طرف ہوتا ہے نہ دنیا کی وجہ سے ان کی کچھ بھی تعظیم و تکریم اور خاطر داری کرے)-

مَا اَجَلَّ خَطَرُکُمْ - تمہارا درجہ کتنا بڑا ہے-

مَا اَنَا وَمَا خَطَرِیْ - میں کیا اور میرا مرتبہ کیا - (یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے میں کیا چیز ہوں)-

لَیْسَ لِلْمَرْأَۃِ خَطَرٌ وَلَا لِصَالِحَتِھِنَّ - عورت کی قدر و منزلت نہیں ہے نہ اس کی جوان میں نیک بخت ہے اس کی قدر یہی سونا اور چاندی ہے-

اَحَبُّ الْخَطْرِ فِیْمَا بَیْنَ الصَّفَّیْنِ وَ اَبْغَضُ الْخَطْرِ فِی الطُّرُقَاتِ - اکڑ کر اترا کر ناز کے ساتھ چلنا جنگ کی صفوں میں عمدہ ہے اور رستوں میں اس طرح چلنا برا ہے-

مَنْ زَارَ اَخَاہُ فِی اللّٰہِ وَلِلّٰہِ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَخْطِرُ بَیْنَ قَبَاطِیَّ مِنْ نُوْرٍ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات اللہ کی راہ میں اور اللہ کے واسطے کرے گا (نہ دنیا کی غرض سے) وہ قیامت کے دن نور کے سفید کپڑوں میں اتراتا ہوا اور مٹکتا ہوا آئے گا-

اَلْخَطَرَاتُ لَاتَحُدُّہٗ - اللہ تعالیٰ کو خطرے اور خیالات نہیں گھیر سکتے وہم بھی نہیں گھیر سکتا (بلکہ اس کی شان یہ ہے اے برتر از خیال و قیاس گمان و وہم - وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم وخواندہ ایم[1])-

اَوْ خَطَرَبِھَا مِنِّیْ خَطَرَاتٍ - یا جو میرے دل میں اس کے سبب سے وسوسے گذرے-

خَاطَرَ بِنَفْسِہٖ - اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالا یا اپنی رائے پر نازاں ہوا جیسے اِسْتَبَدَّ بِرَاْیِہٖ بس اپنی عقل پر چلا-

---

[1] اے بزرگ و برتر! تو ہر خیال و گمان سے اور ہر اس چیز سے بلند و بالا ہے جو ہم نے سنی یا پڑھی ہے۔ (م)

بِئْسَ الْخَطَرُ لِمَنْ خَاطَرَ اللّٰهَ - اس شخص کے لئے بڑا خطرہ ہے جس نے اللہ کے مقابلہ میں اپنی تئیں خطرے میں ڈالا (شرک اور کفر میں مبتلا ہوا اس کی عبادت سے غافل رہا -)

رَجُلٌ خَطِيْرٌ - شریف اور مرتبہ والا آدمی -

خَطَرٌ - قدر اور منزلت -

خَطْرَفَةٌ - جلدی چلنا' یا قدم بڑھا کر رکھنا' مارنا' لٹک جانا -

وَ اِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَ التَّخَطْرُفَ مِنَ الْاِنْقِحَامِ وَ التَّكَلُّفِ - سیدھے چلے جانا بڑے بڑے قدم رکھ کر یا حد سے گذر کر اپنے تئیں آفت میں جھونکنا اور تکلیف میں ڈالنا ہے - عرب لوگ کہتے ہیں -

تَخَطْرَفَ الشَّيْءَ - جب کوئی اس سے بڑھ جائے گذر جائے - جوہری نے کہا -

خَطْرَفَ الْبَعِيْرُ - ظائے معجمہ سے ایک لغت ہے خَذْرَفَ میں اس کا معنی جلدی جلدی چلا بڑے بڑے قدم رکھ کر -

خَطٌّ - لکھنا' جماع کرنا' تھوڑا کھانا' نشان کرنا' سبزہ رخسارے پر آنا کھودنا -

تَخْطِيْطٌ - لکیریں کرنا' تھوڑا کھانا -

اِخْتِطَاطٌ - سبزہ گالوں پر آنا' لکیریں پڑنا -

خَاطٌّ - جادوگر' رمال کیونکہ وہ لکیریں کرتا ہے -

كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ عَلِمَ مِثْلَ عِلْمِهٖ - دوسری روایت میں یوں ہے: فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ - پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر (حضرت ادریس یا حضرت دانیال علیہما السلام) لکیریں کیا کرتے (یعنی ریت میں اس لئے اس علم کو علم رمل کہتے ہیں) اب جو کوئی ان کی طرح لکیریں کرے تو وہ ان کی طرح (آئندہ ہونے والی بات) جان لے گا یا اس کی لکیریں صحیح ہوں گی (لیکن ان کی طرح لکیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں رہا اور یہ علم دنیا سے اٹھ گیا اس لئے ہم کو ایسا کرنا جائز نہیں - حربی نے کہا یہ علم بھی کہانت کی ایک قسم ہے جو ہماری شریعت میں حرام ہو گئی - ابن اثیر نے کہا علم رمل تو ایک مشہور علم ہے (جیسے علم تکسیر اور جفر) اور لوگوں نے اس علم میں متعدد کتابیں لکھی ہیں جو اب تک موجود ہیں اور اکثر اس علم سے دل کی بات پہچان لیتے ہیں اور دوسری ہونے والی باتیں اور ان کا پہچاننا ٹھیک ہوتا ہے' ابن عباسؓ نے کہا خط سے حدیث میں مراد یہ ہے عربوں میں جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے وہ یہ تھا کہ کوئی بھی حاجت والا آتا اور اس علم والے کے سامنے شرینی کے طور پر کچھ رکھتا (نقد یا جنس) وہ کہتا بیٹھ میں تیرے لئے لکیریں کرتا ہوں پھر ایک لڑکا سلائی لے کر آتا اور نرم زمین میں بے گنتی جلدی جلدی لکیریں کرتا پھر ان کو ایک سرے سے مٹانا شروع کرتا اگر اخیر میں دو لکیریں رہ جاتیں تو یہ علامت اس کی ہوتی تھی کہ حاجت والا اپنے مطلب میں کامیاب ہوگا' اگر ایک لکیر رہ جاتی تو یہ ناکامی کی علامت ہوتی -

میں: - کہتا ہوں فال کھولنا بھی اسی قسم میں سے جیسے ہمارے زمانہ کے ملّا اور درویش جاہلوں کو ٹھگ کر ان کے لئے فال کھولتے ہیں کہیں خانوں پر ان سے انگلیاں رکھواتے ہیں کہیں لکیریں کرواتے ہیں کہیں قرآن میں کہیں دیوان حافظ میں فال دیکھتے ہیں اور شیعوں نے جو استخارہ تسبیح پر نکالا ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اس لئے کہ اخیر میں دو دو دانے اسقاط کرتے جاتے ہیں اگر ایک دانہ رہ جاتا ہے تو کہتے ہیں استخارہ اچھا آیا اور اگر دو رہ جاتے ہیں تو کہتے ہیں اس کا انجام اچھا نہ ہوگا' اسی طرح بعض شیعہ ذات الرقاع کا استخارہ کرتے ہیں' پرچوں پر افعل لاتفعل کہتے ہیں یہ اس کے مشابہ ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ تیروں پر فال کھولا کرتے' بہر حال ہماری شریعت میں یہ سب فعل لغو کر دیئے گئے اور جفر' نجوم' رمل اور فال ان سب علموں کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا حرام کر دیا گیا اور اصل یہ ہے کہ یہ سب علم بے کار ہیں کیونکہ ان سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یقینی نہیں ہوتی اور اکثر غلط نکلتی ہے اور صاحب نہایہ کا یہ کہنا کہ اکثر ٹھیک نکلتی ہے بالکل ٹھیک نہیں ہے میں نے جفر، نجوم اور رمل والوں کا اکثر امتحان لیا ہے اور ان کی باتوں کو بالکل جھوٹ پایا ہے' ایک بڑے رمال صاحب جن کو لوگ بے نظیر جانتے تھے اور دل کی بات بتلا دینے کا دعویٰ

کرتے تھے جلسۂ عام میں بڑے ذلیل اور خوار ہوئے اور میرے دل کی بات نہ بتلا سکے، ہمارے زمانہ میں تو کوئی شخص ابن صیاد کے رتبہ کا بھی نظر نہیں آیا جس نے آنحضرتؐ کے دل کی بات کچھ لگتی لگاتی تو بتلا دی تھی اور کہہ دیا تھا ھوالدخ اور یہی وجہ ہے کہ حکماء نے ان علموں کو یعنی جفر، نجوم اور رمل وغیرہ کو حکمت سے خارج کر دیا ہے کیونکہ یہ علم درحقیقت علم نہیں ہیں بلکہ نرے ڈھونگ ہیں اور ہماری شریعت میں جس استخارے کی اصل ہے وہ یہی ہے جو حصن حصین میں منقول ہے کہ دعا پڑھ کر سورہے اللہ تعالیٰ اس کو کسی نہ کسی طرح بتلا دے گا یا اگر وہ کام اس کے حق میں اچھا ہے تو اس کی توفیق دے گا ورنہ روک دے گا اس مقام پر یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم نجوم جس کا سیکھنا حرام ہے وہ علم ہے جس سے آئندہ ہونے والی باتیں معلوم ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے باقی رہا ستاروں کا علم جس سے جہاز رانی کی جاتی ہے اور راستہ پہچانا جاتا ہے اس کا سیکھنا جائز بلکہ ضروری ہے۔

ذَھَبَ بِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَدَعَا بِطَعَامٍ قَلِیْلٍ فَجَعَلْتُ اُخَطِّطُ لِیَشْبَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (عبداللہ ابن انیس کہتے ہیں) آنحضرتؐ مجھ کو اپنے گھر پر لے گئے اوتھوڑا سا کھانا منگوایا (اس وقت وہی موجود ہوگا) میں کھانے میں لکیریں کرتا رہا میرا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ سیر ہو جائیں (اس لئے ظاہر میں لکیریں کر کے آنحضرتؐ کو یہ دکھلاتا کہ میں کھا رہا ہوں)۔

اَیُلَامُ ابْنُ ھٰذِہٖ اَنْ یَّفْصِلَ الْخُطَّۃَ۔ کیا اس کا بیٹا اس کام پر ملامت کیا جائے گا کہ جب اس کو کوئی حادثہ پیش آئے (کوئی مشکل مقدمہ) تو وہ اس کا فیصلہ کرے خطہ بضمہ خا حال، کام، مقدمہ اور رائے۔

لَا یَسْئَلُوْنِیْ خُطَّۃً یُعَظِّمُوْنَ فِیْھَا حُرُمَاتِ اللّٰہِ اِلَّا اَعْطَیْتُھُمْ اِیَّاھَا۔ یہ قریش کے کافر مجھ سے جب کسی ایسے امر کی درخواست کریں گے جس میں اللہ تعالےٰ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی تعظیم ہو (مثلاً خانہ کعبہ کی یا حرم کی) تو میں ان کی درخواست منظور کرلوں گا۔

اِنَّہٗ قَدْ عَرَضَ عَلَیْکُمْ خُطَّۃَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْا۔ دیکھو انھوں نے تم پر ایک بھلائی کی بات پیش کی ہے تو اس کو مان لو۔

اِنَّہٗ وَرَّثَ النِّسَاءَ خِطَطَھُنَّ دُوْنَ الرِّجَالِ۔ آنحضرتؐ نے عورتوں کو جداگانہ اور خاص مقطعے دیئے (زمین کے ٹکڑے جن پر نشان کر دیئے گئے تھے) ان میں مردوں کی مداخلت نہیں رکھی۔ یہ جمع ہے خطۃ بکسرۂ خا کی۔ یعنی مقطم جس کے حدود پر خط کر دیا جاتا ہے۔

خِطَطُ الْبَصْرَۃِ وَ الْکُوْفَۃِ۔ بصرے اور کوفہ کی حدود۔

فَاَخَذَ خَطِّیًّا۔ پھر اس نے ایک خط کا برچھا لیا۔

خَطّ۔ وہ کنارا سمندر کا جو عمان اور بحرین کے پاس ہے وہاں برچھے اچھے بنتے ہیں۔ شرح السنۃ میں ہے کہ اصل میں برچھے ہند کے ملک میں اچھے ہوتے ہیں لیکن ہندوستان کے سوداگر لوگ انہیں خط پر لاتے جو عرب کا بندر ہے وہاں سے عرب کے سارے ملکوں میں جاتے۔

حَتّٰی سَمِعَ غَطِیْطُہٗ اَوْ خَطِیْطُہٗ۔ یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی۔ خطیط اور غطیط دونوں کے معنے قریب قریب ہیں سونے میں جو آواز نکلتی ہے۔

خطَّ اللّٰہُ نَوْءَ ھَا۔ اللہ اس کی کارتی سوکھی کرے اصل میں یہ خطیطہ سے ماخوذ ہے خطیطہ اس زمین کو کہتے ہیں جو ایسی دو زمینوں کے درمیان واقع ہو جن پر بارش ہو اور اس پر بارش نہ ہو۔

نَرْعَی الْخَطَائِطَ وَ نَرِدُ الْمَطَائِطَ۔ ہم خالی زمینوں پر جن پر بارش نہیں ہوئی تھی چرا رہے تھے یا راستوں میں چرا رہے تھے اور پانی کے کنٹوں پر جا رہے تھے (یعنی پلا رہے تھے)۔

فِی الْاَرْضِ الْخَامِسَۃِ حَیَّاتٌ کَسَلَاسِلِ الرَّمْلِ وَ کَالْخَائِطِ بَیْنَ الشَّقَائِقِ۔ پانچویں زمین میں اتنے اتنے لمبے سانپ ہیں جیسے ریتی کی زنجیریں ہوتی ہیں اور جیسے پہاڑوں کی شگاف میں رستے ہوتے ہیں۔

فَخَطَطْتُ بِزُجِّہِ الْاَرْضَ۔ میں نے برچھے کے نیچے کی طرف جو لوہا لگا رہتا ہے اس سے زمین پر لکیر کی یعنی اس کو زمین پر لگا دیا اور اوپر کی انی ہاتھ میں چھپا لی تاکہ کسی کو برچھہ کی چمک نہ دکھلائی دے، دوسری روایت میں فحططت ہے حائے

حطی سے تو ترجمہ یوں ہوگا میں نے اس کے نیچے کا لوہا زمین سے لگا دیا (تاکہ برچھ نیچا رہے اور کسی کو دور سے نظر نہ آئے-)

خَطَّ خِطَطًا - آنحضرتؐ نے کئی لکیریں کیں-

اِذَا اَخْطَأَ الْقَاضِیْ فِیْهِنَّ خُطَّةً - جب قاضی ان میں سے کوئی خصلت چھوڑ دے-

خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے زمین پر لکیریں کیں (یعنی ہمارے سمجھانے کے لئے)-

فَخُطَّ لِیْ مَسْجِدًا - آپ میرے لئے مسجد کا مقام معین کر دیجئے (اس پر نشان کر دیجئے تاکہ میں ہمیشہ وہیں نماز پڑھا کروں (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے)-

یَخُطُّ بِرِجْلَیْهِ فِی الْاَرْضِ - آپ اپنے پاؤں سے زمین پر لکیر کر رہے تھے- (ناطاقتی کی وجہ سے ان کو اٹھا نہیں سکتے تھے نہ ان پر زور دے سکتے تھے بلکہ دو صاحبوں پر آپ ٹیکا دیئے ہوئے مشکل سے چلے تو پاؤں آپ کے زمین پر گھسٹ رہے تھے' وہ دونوں صاحب حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ تھے یہ مرض موت کا ذکر ہے)-

لَاصُوْرَةَ وَلَا تَخْطِیْطَ وَلَا تَحْدِیْدَ - اللہ تعالٰی کی کوئی صورت نہیں (یعنی مخلوقات کی طرح کوئی معین صورت نہیں بلکہ جس صورت میں چاہے وہ جلوہ کر سکتا ہے) نہ اس میں خط ہیں (یعنی اضلاع جیسے جسم میں ہوتے ہیں) نہ اس میں حدیں ہیں (یہ حدیث امامیہ کی کتابوں میں ہے اہل سنت کی کتابوں میں کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس سے صورت یا خط یا حد کی نفی نکلتی ہو بلکہ کئی حدیثوں میں صورت کا لفظ اللہ تعالےٰ کے لئے ثابت کیا گیا ہے)-

اِنَّ قَوْمًا یَّصِفُوْنَ اللّٰهَ بِالصُّوْرَةِ وَ التَّخْطِیْطِ - بعض لوگ اللہ تعالےٰ کے لئے صورت اور خطوط ثابت کرتے ہیں-

مَسْجِدُ الْكُوْفَةِ خِطَّةُ اٰدَمَ - کوفہ کی مسجد آدمؑ کی نشان کی ہوئی ہے- یَاخِطَّةُ اٰدَمُ' یعنی آدمؑ نے اس کا نشان کیا تھا-

خَطْفٌ - اچک لے جانا-

خَطَفَانٌ - جلدی چلنا-

اِخْتِطَاف - بمعنی خطف-

اَخْطَفَتْهُ الْحُمّٰی - اس کا بخار جاتا رہا-

لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ اَبْصَارِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ - لوگ اپنی نگاہیں نماز میں اوپر اٹھانے سے باز رہیں (یعنی نماز میں آسمان کی طرف نہ دیکھیں) ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی- (اندھے بن جائیں گے)-

اِنْ رَاَیْتُمُوْنَا تَخْتَطِفُنَا الطَّیْرُ فَلَا تَبْرَحُوْا - اگر تم دیکھو کہ ہمارا گوشت پرندے اچک لے جا رہے ہیں (یعنی ہم مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اڑائیں) جب بھی تم اپنی اس جگہ سے نہ سرکنا (یہ آپ نے عبداللہ بن جبیر اور ان کے ساتھیوں سے احد کے دن فرمایا) ایک روایت میں تَخْطِفُنَا ہے ایک میں تَخَطَّفُنَا ہے-

فَخَطَفَتْ رِدَائَهٗ - ان گنواروں نے یا درخت نے آپ کی چادر اچک لی-

اِذًا یَخْطَفُكُمُ النَّاسُ - اس وقت تو لوگ تم کو اچک لے جائیں گے (تم پر ہجوم ہوگا)-

تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ - ان کے عملوں کے موافق لوگوں کو اچک لیں گے (آگے اس کی تفصیل ہے کہ کافر تو کٹ کر دوزخ میں گر پڑے گا ہلاک ہوگا اور گناہ گار کوئی چھل چھلا کر بچ کر جائے گا' کوئی دوزخ میں گر پڑے گا پھر وہاں سے نجات پائے گا)-

فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَّ خَطْفَةً - اس وقت جنات پھیل پڑتے ہیں اور (جو پائیں وہ) اچک لے جاتے ہیں-

یَخْطَفُهَا الْجِنِّیُّ - اس کو جن اچک لیتا ہے- (فرشتوں سے سن کر بھاگ آتا ہے)-

یَخْتَطِفُوْنَ السَّمْعَ - سنی ہوئی بات اڑا لیتے ہیں-

نَهٰی عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْخَطْفَةِ - آنحضرتؐ نے اس

جانور کے کھانے سے منع کیا جس کو نشانہ بنایا ہو (اس کو ایک مقام پر باندھ کر لٹکایا ہو لوگ اس پر تیروں یا گولیوں کا نشانہ لگائیں) اسی طرح اس گوشت کے کھانے سے جو زندہ جانور کے بدن سے کاٹ لیا گیا ہو (جیسے عرب لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اونٹ کا کوہان یا دنبے کی چکتی کاٹ کر کھایا کرتے' بعض نے کہا خُطفه سے یہ مراد ہے کہ بھیڑیا جو جانور کا کوئی عضو کاٹ کر لے گیا ہو پھر لوگ اس کو پالیں تو اس کے کھانے سے منع فرمایا)-

لَاتُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ- جیسے لاتحرم المصة والمصتان ایک دو بار دودھ چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی (یعنی رضاع کی حرمت)-

فَجَشَّتُهُ وَجَعَلَتْهُ خَطِيْفَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ام سلیمؓ نے جو کو کوٹا اور اس کا ہریرہ آنحضرتؐ کے لئے بنایا- (خطیفہ دودھ آٹا ملا کر بنایا جاتا ہے گاڑھا گاڑھا لوگ اس کو چاٹ چاٹ کر کھاتے ہیں)-

فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَّ مِلْبَنَةٌ- ان کے سامنے ایک پیالہ رکھا تھا اس میں خطیفہ تھا اور ایک چمچہ-

نَفَقَتُكَ رِيَاءً وَّ سُمْعَةً لِلْخُطَّافِ- جو تو دکھلانے اور لوگوں کے سنانے کو (اپنی ناموری اور شہرت کے لئے) خرچ کرے وہ شیطان کے لئے ہے (اس میں کچھ ثواب نہ ہوگا شیطان کو خُطَّاف اس لئے کہتے ہیں کہ وہ فرشتوں کی بات اچک لیتا ہے- بعض نے خطاف بضمہ خا روایت کیا ہے تو یہ خاطف کی جمع ہوگا' اور خطاف کوڑے کو بھی کہتے ہیں-

لَاَنْ اَكُوْنَ نَفَضْتُ يَدِىْ مِنْ قُبُوْرِ بَنِيَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّقَعَ مِنْ بِيْضِ الْخُطَّافِ فَيَنْكَسِرَ- اگر میں اپنے بیٹوں کو قبروں میں گاڑ کر ہاتھ جھٹکوں تو یہ مجھ کو اس سے اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خطاف کے انڈے اوپر سے گر کر ٹوٹ جائیں (خطاف ایک چڑیا ہے کالے رنگ کی یہ عبداللہ بن مسعودؓ نے رحم اور شفقت کی راہ سے کہا-)

فِيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ- وہاں آنکڑے اور کوڑے ہوں گے (ٹیڑھے منہ کے جو گناہ گناروں اور کافروں کو گھسیٹ لیں گے)-

نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْخُطَّافِ- آپ نے خطاف کے مارنے سے منع فرمایا' مجمع البحرین میں ہے کہ خطاف بہ ضمہ خا و تشدید طا ایک مشہور چڑیا ہے جس کو زوار الہند کہتے ہیں اور عصفور الجنتہ بھی' یہ چڑیا دور دراز سفر کرتی ہے اس لئے کہ آدمیوں کے پاس رہنا چاہتی ہے- حیٰوۃ الحیوان میں ہے کہ حضرت آدمؑ جب جنت سے نکالے گئے تو ان کو وحشت ہوئی اللہ نے خطاف کو بھیجا وہ ان کے پاس رہنے لگی ان کی وحشت دور کرنے کے لئے-

تَسْبِيْحُ الْخُطَّافِ قِرَأَتُهُ اَلْحَمْدُ- خطاف سورۂ فاتحہ پڑھتی ہے یہی اس کی تسبیح ہے-

خَطَلٌ- بڑبڑ کرنا' بیہودہ' بہت باتیں کرنا-

اَخْطَلَ- بیہودہ بکا-

تَخَطَّلَ- اکڑ کر چلا-

خَاطِلٌ- بہ معنی بَاطِلٌ ہے-

فَرَكِبَ بِهِمُ الزَّلَلَ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الْخَطَلَ- ان کے ساتھ غلطی پر سوار ہوا اور بیہودہ بات کو ان کے لئے اچھا بتلایا-

خَطْلَاءُ- لمبی چھاتیوں والی عورت-

اُذُنٌ خَطْلَاءُ- لٹکا ہوا کان-

خَطِلٌ- احمق بے وقوف- ایسے ہی ذوالخطل-

خَطْمٌ- ناک پر مارنا-

خِطَامٌ- مہار جو ناک میں ڈالی جاتی ہے-

تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَا مُوْسٰى وَ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ فَتُجَلِّىْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا وَ تَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ- (قیامت کے قریب) ایک جانور زمین میں سے نکلے گا (وہ ایک فرشتہ ہوگا بہ صورت جانور کے) اس کے ساتھ حضرت موسیٰ کی لاٹھی ہوگی اور حضرت سلیمان کی مہر' وہ کیا کرے گا مومن کا منہ تو لاٹھی سے روشن کر دے گا اور کافر کے ناک پر لکیر کر دے گا (یعنی نشان کر دے گا' یہ خَطَمْتُ الْبَعِيْرَ سے ہے یعنی میں نے اونٹ پر نشان کیا ناک سے لے کر ایک رخسارے تک خط کر دیا)-

تَاْتِىَ الدَّابَّةُ الْمُؤْمِنَ فَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَ تَاْتِى الْكَافِرَ فَتَخْطِمُهُ- وہ جانور (دابۃ الارض) مسلمان کے

پاس آئے گا تو اس کو سلام کرے گا اور کافر کے پاس آ کر اس کے منہ پر نشان کر دے گا-

وَاَمَّا الْکَافِرُ فَتَخْطِمُہٗ بِمِثْلِ الْحُمَمِ الْاَسْوَدِ- لیکن کافر اس کے ناک پر کالے کوئلہ کی طرح نشان کر دے گا-

فَخَطَمَ لَہٗ اُخْرٰی دُوْنَھَا- پھر ایک اور خطام اس پر ڈال دے گا- نہایہ میں ہے کہ خِطَام اس رسی کو کہتے ہیں جو چھال یا بال سے بنائی جاتی ہے اس کے ایک کنارے کو چھلہ کی طرح کر کے دوسرا کنارہ اس میں باندھ دیتے ہیں وہ حلقہ کی طرح ہو جاتی ہے پھر وہ اونٹ کی ناک پر موڑ کر رکھ دی جاتی ہے لیکن وہ لمبی ڈوری باریک جو اونٹ کی ناک میں ڈالی جاتی ہے اس کو زمام کہتے ہیں-

یَبْعَثُ اللّٰہُ مِنْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ سَبْعِیْنَ اَلْفًا ھُمْ خِیَارُ مَنْ یَّنْحَتُّ عَنْ خَطْمِہِ الْمَدَرُ- اللہ تعالیٰ بقیع غرقد (مدینہ کے قبرستان) میں سے ستر ہزار ایسے آدمیوں کو اٹھائے گا جو ان سب لوگوں میں بہتر ہوں گے جن کے ناک پر سے مٹی سرکے گی (یعنی زمین پھٹ کر وہ اس میں سے نکلیں گے)-

مِنْ خَطْمِھَا- اس کی ناک سے-

لَایُصَلِّیَ اَحَدُکُمْ وَ ثَوْبُہٗ عَلٰی اَنْفِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَطْمُ الشَّیْطَانِ- کوئی شخص ناک پر کپڑا رکھ کر نماز نہ پڑھے یہ شیطان کی خطام ہے-

لَمَّا مَاتَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ عُمَرُ لَایُکَفَّنُ اِلَّا فِیْمَا اَوْصٰی بِہٖ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ وَاللّٰہِ مَا وُضِعَتِ الْخُتُمُ عَلٰی اُنُفِنَا- جب ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوگئی تو حضرت عمرؓ نے کہا خدا کی قسم ان کو وہی کفن دیا جائے گا جس کی انھوں نے وصیت کی ہے (انھوں نے مرتے وقت کہا تھا کہ مجھ کو میرے دو پرانے کپڑوں میں کفن دے دینا اور نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو دے دینا کیونکہ مردے کے بہ نسبت زندے کو نئے کپڑے کی زیادہ حاجت ہے) یہ سن کر عائشہؓ نے کہا خدا کی قسم ہماری ناکوں پر ابھی نکیلیں (مہاریں) نہیں ڈالی گئیں ہیں- (یعنی تم ہمارے کچھ مالک نہیں بن گئے ہو کہ ہم ہر بات تمہاری مان لیں)-

مَاتَکَلَّمْتُ بِکَلِمَۃٍ اِلَّا وَ اَنَا اَخْطِمُھَا- میں جب کوئی بات کرتا تو بڑی مضبوطی کے ساتھ (خوب احتیاط سے ایسا نہ ہو مجھ سے غلطی ہو جائے)-

خَبَأْتُ لَکُمْ خَطْمَ شَاۃٍ- میں نے تمہارے لئے بکری کی ایک سری چھپا رکھی ہے (اصل میں خطم کا معنی پرندے کی چونچ اور ہر جانور کی ناک اور منہ کا آگے کا حصہ)-

شَغَلَنِیْ عَنْکَ خَطْمٌ- مجھے ایک اہم کام نے مشغول رکھا (میں جلدی سے تیرے پاس نہ آسکا) بعض نے کہا خطم کا معنی روکنا یعنی ایک کام نے مجھ کو روک رکھا تھا-

کَانَ یَغْسِلُ رَأْسَہٗ بِالْخِطْمِیِّ- آنحضرتؐ اپنا سر خطمی سے دھوتے تھے (خطمی ایک مشہور نبات ہے جس کا پھول سرخ ہوتا ہے اور کبھی سفید بھی ہوتا ہے)-

وَھُوَ جُنُبٌ یَجْتَزِئُ بِذٰلِکَ وَلَا یَصُبُّ عَلَیْہِ الْمَاءَ- اور آپ جنبی ہوتے اس پر اکتفا کرتے یعنی اس پانی پر جس سے خطمی دھوتے اور جنابت کے غسل کی نیت کر لیتے اب خاص غسل کے لئے پھر دوسرا پانی سر پر نہ ڈالتے (جیسے بعض لوگوں کو عادت ہے کہ سر کی کھلی یا خطمی دھو کر پھر غسل کی نیت سے علیحدہ سر پر پانی ڈالتے ہیں)-

بِخِطَامِہٖ اَوْ بِزِمَامِہٖ- نکیل تھامی یا باگ (راوی کو شک ہے)-

اِحْبِسْ اَبَا سُفْیَانَ عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ- ابوسفیان کو وہاں کھڑا کرو جہاں پہاڑ کی بنی ختم ہوئی ہے (یعنی کنارے پر) ایک روایت میں حَطْمِ الْجَبَلِ حائے حطی سے جیسے اوپر گذر چکا ہے ایک روایت میں عِنْدَ خَطْمِ الْخَیْلِ ہے- یعنی جہاں سواروں کی مڈبھیڑ ہوتی ہے)-

قَدْ خُطِمَ اَنْفُہٗ- اس کی ناک پر نشان ہو گیا ایک روایت میں حُطِمَ اَنْفُہٗ ہے حائے حطی سے تو معنی یہ ہوگا اس کی ناک ٹوٹ گئی-

غَسْلُ الرَّأْسِ بِالْخِطْمِیِّ یَنْفِی الْفَقْرَ- خطمی سے سر دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے-

کَانَ خِطَامُ جَمَلِہٖ لِیْفًا- آنحضرتؐ کے اونٹ کی نکیل کھجور کے چھال کی تھی-

تُوُفِّیَ عُفَیْرٌ سَاعَۃَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَطَعَ

خِطَامَهٗ ثُمَّ مَرَّ یَرْکُضُ حَتّٰی اَتٰی بِیْرَبَنِیْ خُطْمَةَ بِقُبَا فَرَمٰی بِنَفْسِهٖ فِیْهَا فَکَانَتْ قَبْرَهٗ - جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی سواری کا گدھا جس کو عفیر کہتے تھے اپنی خطام تڑا کر دوڑتا ہوا بھاگا اور بیر خطمہ پر جو قبا میں ہے اپنے تئیں ڈال دیا وہیں اس کی قبر ہوگئی' خطمہ انصار کا ایک خاندان ہے عبداللہ بن مالک بن اوس کی اولاد -

مَخْطِمٌ یامِخْطَمٌ - آدمی کی ناک -

خَطْوٌ - پاؤں کھول کر چلنا - دور کرنا -

تَخْطِیَهٌ - کسی کو خطاوار بنانا' دور کرنا -

تَخَطِّیٌ - پھاندنا' تجاوز کرنا -

خُطْوَةٌ - دو قدم کا درمیانی فاصلہ - خُطُوَات اور خُطْوَات اور خُطَوَات جمع -

خَطْوَهٌ - بمعنی خُطْوَهٗ اور ایک بار قدم اٹھانا اور پیمائش کے حساب میں خطوہ چھ قدم کا ہوتا ہے -

رَاٰی رَجُلًا یَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ - ایک شخص کو دیکھا جو لوگوں کی گردنیں پھاند رہا تھا (یعنی ان کی گردنیں دو قدم کے بیچ میں کرتا پھاندجاتا) -

وَکَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ - اور مسجدوں کی طرف بہت قدم اٹھانا -

خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ - شیطان کی راہیں اس کے مذہب اور طریقے' کرمانی نے کہا امام کو جمعہ کے دن گردنیں پھاندنا درست ہے اسی طرح اس شخص کو جس کو کوئی جگہ بدون گردنیں پھاندے خالی نہ ملے کیونکہ یہ لوگوں کا قصور ہے کہ انھوں نے اپنے آگے خالی جگہ چھوڑ کر پیچھے کی جگہ بھر لیں اور سنت یہ ہے کہ شروع سے صفیں پوری بھرتے ہوئے آگے اور کوئی جگہ خالی نہ چھوڑے تاکہ بعد میں آنے والے کو پھاندنے کی ضرورت ہی نہ پڑے (کرمانی نے کہا یہ فعل یعنی گردنیں پھاندنا مکروہ تحریمی ہے' بعض نے کہا تنزیہی) -

لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً - کوئی قدم نہ اٹھائے گا -

بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاهَا - خیرات میں جلدی کرو اس لئے کہ بلا خیرات سے آگے نہیں بڑھ سکتی (اس کو لانگھ نہیں سکتی) -

قَصَرَ اللّٰهُ خَطْوَکَ - اللہ تیری چال کم کردے -

یَخْطُوْ فِیْ مَشْیِهٖ - اپنی چال میں اترا رہا تھا -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الظَّاءِ

خُظُوٌّ - ٹھوس ہونا -

لَحْمُهٗ خَظًا بَظًا - (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) اس کا گوشت ٹھوس ہے (یعنی لٹکتا ہوا تھل تھل نہیں ہے) -

خَاظِی الْبَضِیْعِ - ٹھوس گوشت والی (یہ سجاح کی صفت ہے جو مسیلمہ کذاب کی جورو تھی اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا آخر کو مسیلمہ سے شادی کر لی اور دونوں کا جوڑ ہوگیا اس کی حکایت مشہور ہے) -

فَرَسٌ خَظِیٌ بَظِیٌ - گٹھے ہوئے گوشت کا گھوڑا -

اِمْرَأَةٌ خَظِیَةٌ بَظِیَةٌ - عورت گٹھی ہوئی بدن کی -

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْفَاءِ

خُفُوْتٌ - ٹھہر جانا' تھم جانا' خاموش ہو جانا' ناگہاں مر جانا -

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ خَافِتِ الزَّرْعِ یَمِیْلُ مَرَّةً وَ یَعْتَدِلُ اُخْرٰی - ایک روایت میں کَمَثَلِ خَافِتَةِ الزَّرْعِ ہے ایک میں خَامَةِ الزَّرْعِ ہے' یعنی مومن کی مثال اس کھیتی کی سی ہے جو ابھی چھوٹی اور کمزور ہو (لمبی اور پختہ نہ ہوئی ہو) وہ کبھی جھک جاتی ہے (جب زور کی آندھی چلتی ہے یا پانی نہیں ملتا) پھر سیدھی ہو جاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن پر دنیا کی آفتیں اور مصیبتیں آتی ہیں لیکن وہ ان کو جھیل لیتا ہے اور صبر کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور وہ خوش و خرم ہو جاتا ہے برخلاف کافر اور بے ایمان کے' وہ کیا کرتا ہے کہ جہاں سخت مصیبت آئی بس اپنی جان کھو بیٹھتا ہے' خودکشی کر لیتا ہے) -

نَوْمُ الْمُؤْمِنِ سُبَاتٌ وَ سَمْعُهٗ خُفَاتٌ - مومن کا سونا

کیا ہے اونگھ ہے (اس کو غفلت کی نیند نہیں آتی) اور اس کا سننا آہستہ ہے (یعنی چپکے چپکے سے باتیں کرتا ہے نہ زور زور سے چلا کر)-

سَمْعُهٗ خُفَاتٌ وَفَهْمُهٗ تَارَاتٌ - مسلمان کا سننا آہستہ ہے اور سمجھنا بار بار ہے (ہر ایک معاملہ سے اس کو سمجھ آتی جاتی ہے)-

رُبَّمَا خَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَرَأَتِهٖ وَ رُبَّمَا جَهَرَ - آنحضرتؐ کبھی تو آہستہ قرأت کرتے اور کبھی پکار کر-

اُنْزِلَتْ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ - یہ آیت کہ صلوٰۃ میں نہ پکار نہ آہستہ پڑھ دعا کے باب میں اتری ہے (یعنی دعا بیچ کی آواز سے کیا کر نہ بالکل آہستہ نہ بہت زور سے چلا کر' بعض نے کہا مراد نماز کی قرأت ہے)-

كَانَ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُخَافَتَةً - (جنازے کی نماز میں سورۂ فاتحہ آہستہ سے پڑھتے تھے)-

نَظَرْتُ اِلٰى رَجُلٍ كَادَ يَمُوْتُ تَخَافُتًا - میں نے ایک شخص کو دیکھا وہ خاموشی کے ساتھ مرنے کے قریب تھا-

تَخَافُتٌ - کا معنی بہ تکلف اپنے تئیں خاموش کرنا بے قراری نہ کرنا-

خَفَتَ فَصَارَ كَالْفَرْخِ - بالکل ناتوان چوزے کی طرح ہو گیا تھا-

خُفُوْتُ اَطْرَافِيْ - میرے اعضا کا سکون-

مَاتَ خُفَاتًا مِّنَ الْهَوْلِ - ہول کے مارے ناگہانی مر گیا-

خَفْجٌ - جماع کرنا' تھکن سے پنڈلی کا بیمار ہو جانا-

خَفَجٌ - اونٹ کی ایک بیماری ہے-

فَاِذَا هُوَ يَرَى التُّيُوْسَ تَنِبُّ عَلَى الْغَنَمِ خَافِجَةً - وہ کیا دیکھتا ہے بکرے بکریوں پر چڑھ رہے ہیں آواز کر رہے ہیں' ابن اثیر نے کہا جافخۃً بھی ہو سکتا ہے-

میں: - کہتا ہوں فخج کے معنی فخر اور تکبر کے آئے ہیں اسی سے ہے جفّاخٌ بہ معنی متکبر اور مغرور-

خَفْرٌ - پناہ دینا' حفاظت کرنا' بچانا' عہد شکنی کرنا' دغا کرنا' عہد پورا کرنا-

خَفَرٌ اور خَفَارَةٌ - شرم کرنا-

خَفِيْرٌ - حامی اور بچانے والا' راستہ میں نگہبانی کرنے والا' اب تک عرب میں قاعدہ ہے کہ مسافر اجرت دے کر حفاظت کے لئے ایک شخص کو اپنے ساتھ لیتا ہے جو اپنی سرحد سے بہ حفاظت اس کو پار کر دیتا ہے اس کو خفیر کہتے ہیں-

خُفَارَةٌ اور خُفْرَۃ اور خِفَارَۃ - ذمہ لینا نگہبانی کا اقرار کرنا-

اِخْفَار - عہد شکنی کرنا' ذمہ توڑ ڈالنا-

مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فَاِنَّهٗ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرَنَّ اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ - جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی وہ (دن بھر) اللہ کی حمایت میں ہے تو اللہ کی حمایت مت توڑو (اس کو مت ستاؤ ورنہ اللہ تعالےٰ تم کو سزا دے گا کیونکہ اس نے جس شخص کی حمایت کا ذمہ لیا تھا تم نے اس کو چھیڑا)-

مَنْ ظَلَمَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَدْ اَخْفَرَ اللّٰهَ - جس شخص نے کسی مسلمان پر ظلم کیا (اس کا حق مارا اس کو ناحق ستایا) تو اس نے اللہ کا ذمہ توڑا (اللہ نے جس کو اپنی حفاظت میں لیا تھا' اس کو چھیڑا اب اللہ اس سے ضرور بدلہ لے گا)-

مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ خَفْرَةِ اللّٰهِ - جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ میں ہے (اللہ ان کا نگہبان ہے)-

اَلدُّمُوْعُ خُفَرُ الْعُيُوْنِ - آنسو آنکھوں کی پناہ ہیں (یعنی جب اللہ کے ڈر سے آنکھوں سے آنسو نکلیں تو آنکھیں دوزخ سے بچی رہیں گی)-

حَيٌّ خَفِرٌ - حیادار اور بہت شرم والا ہے-

غَضُّ الْاَطْرَافِ وَخَفِرُ الْاَعْرَاضِ - نیچی نگاہ والیاں اپنی عزتیں بچانے کے لئے شرم کرنے والیاں - ایک روایت میں اعراض بہ کسرۂ ہمزہ ہے-

فَلا تُخفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ - اللہ کی امان اور ذمہ کو نہ توڑو (اس میں خیانت نہ کرو)-

یَخرُجُ الْبَعِیْرُ بِغَیْرِ خَفِیْرٍ - اونٹ بغیر خفیر کے نکلے گا (راہ میں ایسا امن و امان ہوگا کہ خفیر کی ضرورت نہ رہے گی) خفیر وہ شخص جو رستہ میں حفاظت کا ذمہ لے کر قافلہ یا مسافر کے ساتھ نکلتا ہے جیسے اوپر بیان ہو چکا-

کَرِهْنَا اَنْ نُخْفِرَکَ - ہم کو برا معلوم ہوا کہ تمہارا ذمہ توڑیں تم نے جس کو پناہ دی ہے اس کو ستائیں-

فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا - جس نے مسلمان کا ذمہ توڑا (مثلاً ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اور دوسرے مسلمان نے اس کو چھڑانا چاہا)-

فَاِنَّکُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ - کیونکہ اگر تم اپنے موں کو توڑو (تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اللہ کا ذمہ توڑو- اس لئے جب کسی کافر کو امان دو تو یوں کہو میں نے تیرا ذمہ لیا اور یوں نہ کہو تو اللہ کے ذمہ میں ہے)-

خَفَرَ - ذمہ توڑا-

اِذَا خُفِرَتِ الذِّمَّةُ نُصِرَ الْمُشْرِکُوْنَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ - جب ذمہ توڑا جائے (عہد شکنی کی جائے) تو مسلمانوں کے مقابلہ میں مشرکوں کی مدد ہوگی (اللہ ان کو غالب کر دے گا اور دغا باز مسلمان ذلیل و خوار ہوں گے- اس حدیث کا تجربہ متواتر ہو چکا ہے اور ۱۸۵۷ء میں جن مسلمانوں نے دغا سے نصاریٰ کو مارا' عہد کا خیال نہ کیا آخر وہ خود ذلیل و خوار اور دشمنوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوئے- نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کے ساتھ عہد کر کے پھر ان کو دغا سے مار ڈالا- آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ملک و مال اور عزت سب برباد اور آج تک ان کی اولاد بھیک مانگتی پھرتی ہے)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ حَمْدًا یَکُوْنُ خَفِیْرًا لِّیْ مِنْ نِقْمَتِهٖ - سب تعریف اس پاک پروردگار کی ہے ایسی تعریف جو اس کے عذاب سے میری خفیر ہو (مجھ کو بچائے)-

خَفْشٌ - مارنا-

خَفَشٌ - ناتواں اور کمزور ہونا' آنکھ چھوٹی ہونا' بینائی کم ہونا' یا رات کو دیکھنا دن کو نہ دیکھنا- اسی سے ہے خُفَّاش بہ معنی چمگادڑ' چونکہ اس کو دن کو دکھائی نہیں دیتا رات کو دیکھتی ہے اور اَخْفَشْ تین نحویوں کا لقب ہے اکبر' اوسط اور اصغر-

کَاَنَّهُمْ مِعْزًی مَّطِیْرَةٌ فِیْ خَفَشٍ - گویا وہ ناتواں بکریاں ہیں بارش میں (بارش اور سردی میں بکری بالکل سکڑ کر ضعیف اور ناتواں بن جاتی ہے)-

قَاتَلَکَ اللّٰهُ اُخَیْفِشَ الْعُیَیْنَیْنِ - (عبدالملک ابن مروان نے حجاج کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے چھوٹی آنکھوں والے- اُخَیفِش اَخفَش کی تصغیر ہے-

خَفْضٌ - آہستہ چلنا' جھکانا' ذلیل کرنا' اقامت کرنا' اللہ تعالیٰ کا ایک نام خَافِض بھی ہے' یعنی بڑے بڑے گردن کشوں اور مغروروں کو نیچا دکھانے والا ذلیل کرنے والا-

اِنَّ اللّٰهَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَ یَرْفَعُهٗ - اللہ تعالیٰ پلڑے کو جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (جس کو چاہتا ہے بہت روزی دیتا ہے جس کو چاہتا ہے تنگی سے دیتا ہے)-

یَرْفَعُ اَقْوَامًا وَ یَخْفِضُ اٰخَرِیْنَ - بعض لوگوں کا درجہ بلند کرتا ہے بعض کا کم کرتا ہے (کسی کو ترقی کسی کو تنزلی' کسی کو اقبال کسی کو ادبار)-

فَرَفَعَ فِیْهِ وَ خَفَضَ - آپ نے دجال کو کبھی بڑھایا کبھی گھٹایا (اس کے فتنہ اور فساد کو بڑا بیان کیا اور اس کی ذات کو ذلیل کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے) بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ نے دجال کا حال بیان کرتے وقت کبھی آواز کو بلند کیا کبھی آہستہ کیا یعنی پکار کر بیان فرماتے پھر آرام لینے کے لئے آہستہ گفتگو کرتے-

فَلَمَّا دَخَلُوا الْمَدِیْنَةَ بَهَشَ اِلَیْهِمُ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ یَبْکُوْنَ فِیْ وُجُوْهِهِمْ فَاَخْفَضَهُمْ ذٰلِکَ - جب بنی تمیم کے قاصد مدینہ میں داخل ہوئے تو عورتیں اور بچے ان کے سامنے روتے ہوئے پہنچے اس سے وہ نرم ہو گئے' ابوموسیٰ نے کہا صحیح فَاَحْفَظَهُمْ ہے یعنی ان کو اس پر غصہ آیا-

وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَفِّضُهُمْ - اور آنحضرتؐ ان کو دھیما کر رہے تھے (ان کا غصہ

فرو کر رہے تھے)-

اِذَا خَفَضْتِ فَاشِمِّیْ - جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو تھوڑا سا کاٹ (کاٹنے میں مبالغہ مت کر) - خَفْضٌ عورتوں کے لے جیسے خِتَان مردوں کے لئے اور ختنہ کرنے والے کو خَافِضٌ بھی کہتے ہیں-

خَفِّضِیْ عَلَیْکِ - ذرا اپنے تئیں سنبھال (اتنا رنج مت کر)-

بِیَدِهِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَ یَرْفَعُ - اس کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے (کسی کو زیادہ دیتا ہے کسی کو کم' جیسے تولنے والا ترازو کے پلڑے جھکاتا ہے اور اٹھاتا ہے-

خَفٌّ - یا خِفَّةٌ یا خَفَّةٌ - ہلکا ہونا-

اِنَّ بَیْنَ اَیْدِیْنَا عَقَبَةً کَئُوْدًا لَا یَجُوْزُهَا اِلَّا الْمُخِفُّ - ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گذار گھاٹی ہے اس کو وہی پار کرے گا جو ہلکا ہوگا (گناہوں کا بوجھ اس کے سر پر نہ ہوگا یا دنیا کا زیادہ ساز و سامان نہ رکھتا ہوگا)-

نَجَا الْمُخِفُّوْنَ - جو لوگ ہلکے ہیں (دنیا کا زیادہ بکھیڑا نہیں رکھتے) انھوں نے ہی چھٹکارا پایا- (کیونکہ ان کو حساب و کتاب کی دقت نہ ہوگی)-

لَمَّا اسْتَخْلَفَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَزْعَمُ الْمُنَافِقُوْنَ اَنَّکَ اِسْتَثْقَلْتَنِیْ وَ تَخَفَّفْتَ مِنِّیْ - جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خلیفہ بنایا (ان کو مدینہ میں چھوڑ گئے) تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ منافق لوگ کہتے ہیں آپ نے مجھ کو گراں سمجھا (اپنے ساتھ رکھنا آپ پر بار ہوا' آپ کو برا معلوم ہوا اس لئے آپ مجھ کو مدینہ میں چھوڑ کر) ہلکے اور سبکدوش ہو گئے (دوسری روایت میں یوں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں' آپ نے فرمایا علی تم اس سے خوش نہیں ہو تم کو میرے ساتھ وہ نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی' جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو کوہ طور کو جاتے وقت بنی اسرائیل پر خلیفہ کر گئے تھے ویسے ہی تم بھی میرے بھائی ہو اور میں تم کو مدینہ میں اپنا خلیفہ کر کے جاتا ہوں)-

اِنَّهُ کَانَ خَفِیْفَ ذَاتِ الْیَدِ - عبداللہ بن مسعود بالکل ہلکے پھلکے تھے (یعنی دنیا کا مال و اسباب زیادہ نہیں رکھتے تھے)-

خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَ اَخْفَافُهُمْ حُسَّرًا - آپ کے اصحاب میں سے جوان اور ہلکے پھلکے لوگ (جن کے پاس دنیا کا ساز و سامان نہ تھا) یوں ہی بے ہتھیار نکل کھڑے ہوئے- ایک روایت میں خِفَافُهُمْ ہے' ایک میں اخِفَّاؤُهُمْ ہے معنی وہی ہے یہ سب خفیف کی جمعیں ہیں-

خِفٌّ - بمعنی خفیف-

خُفٌّ - موزہ اونٹ کا پاؤں' اس کی جمع اَخْفَاف اور خِفَاف ہے-

خَفِیْفُ الْیَدِ - چور-

قَدْ دَنَا مِنِّیْ خُفُوْفٌ مِنْ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ - تم لوگوں میں سے میرے ہلکے ہونے کا وقت نزدیک آن پہنچا (یعنی میری وفات قریب آ گئی)-

قَدْ کَانَ مِنِّیْ خُفُوْفٌ - میں جلدی چلا-

لَمَّا ذُکِرَلَهُ قَتْلُ اَبِیْ جَهْلٍ اِسْتَخَفَّهُ الْفَرَحُ - جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر آپ کو دی گئی تو آپ خوشی کے مارے اچھل پڑے (کیونکہ وہ مردود دشمن خلائق تھا اور اپنی قوم کو برباد کرنا چاہتا تھا)-

لَاتَغْتَابَنَّ عِنْدِی الرَّعِیَّةَ فَاِنَّهُ لَایُخْمِیْ - میرے سامنے رعیت کی غیبت مت کیا کرو مجھ کو ایسی باتوں سے غصہ نہیں آتا (یہ عبدالملک نے اپنے مصاحبوں سے کہا اور سچ کہا جو مصاحب بادشاہ کے پاس رعیت کی برائی کیا کریں وہ بدخواہ ملک ہیں ان کو فوراً باہر کرنا چاہئے' نمک حلال اور خیر خواہ وہ لوگ ہیں جو بادشاہ اور رعیت میں محبت پیدا کریں نہ وہ جو نفرت اور عداوات ڈالیں-

ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید
حیف باشد کہ جزنکو گوید[1]

كَانَ اِذَا بَعَثَ الْخُرَّاصَ قَالَ خَفِّفُوْا الْخَرْصَ فَاِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ - آنحضرتؐ جب انجنہ کرنے والوں کو بھیجتے (یعنی میوہ اور پیداوار کا اندازہ کرنے والوں کو) تو فرماتے دیکھو ہلکا انجنہ کرنا (یعنی جتنا میوہ واقعی نکلنے والا ہو اس سے کم آنکنا) اس لئے کہ میوے میں سے کچھ مفت غریبوں کو کھانے کے لئے دیا جاتا ہے کچھ کی وصیت کی جاتی ہے-

خَفِّفُوْا عَلَى الْاَرْضِ - (سجدے میں) زمین پر ہلکے رہو (یعنی سارا بوجھ بدن کا پیشانی پر نہ ڈالو کہ اس پر نشان پڑ جائے' ایک روایت میں خِفُّوْا ہے-

اِذَا سَجَدْتَّ فَتَخَافَ - جب تو سجدہ کرے تو اپنی پیشانی نرمی سے زمین پر رکھ (اس پر زور نہ دے' ایک روایت میں فَتَجَافَ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

لَاسَبَقَ اِلَّا فِيْ خُفٍّ اَوْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ - تین چیزوں میں آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست ہے ایک اونٹ میں دوسری تیر میں تیسری گھوڑے میں (اب تیر کے قائم مقام بندوق اور توپ ہے اس میں بھی ہر ایک مسلمان کو یہ فکر کرنی چاہئے کہ ہماری بندوق اور توپ سب سے زیادہ دور مارے اور جلد مارے)-

نَهٰى عَنْ حِمَى الْاِرَاكِ اِلَّا مَالَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ - آنحضرتؐ نے پیلو کے درخت کو محفوظ کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ وہ اونٹوں کا چارہ ہے غریبوں کو تکلیف ہوگی) مگر اتنا حصہ پیلو کا جہاں اونٹ کا منہ نہیں پہنچ سکتا (اوپر کا حصہ) محفوظ ہو سکتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ عامۂ خلائق کے احتیاج کی جو چیزیں مثلاً جنگل کی گھاس لکڑیاں پانی وغیرہ ان کو محفوظ کرنا یا ان کا تعہد کسی کو دینا درست نہیں' مسلمان حاکموں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس میں رعایا کو سخت تکلیف ہوگی- ہمارے زمانہ میں مسلمان حاکموں نے بھی دوسروں کی تقلید سے ان چیزوں کا ٹھیکہ دینا اور ان کا محاصل کھانا اختیار کیا ہے حالانکہ یہ ہماری شرع میں منع ہے)-

غَلِيْظَةُ الْخُفِّ - غلیظ پاؤں والی (حالانکہ خف اونٹ کے پاؤں کو کہتے ہیں مگر مجازاً آدمی کے قدم کو بھی خف کہہ دیا)-

خُفِّفَ عَلٰى دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ - حضرت داؤدؑ پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا تھا (وہ جانور پر زین لگانے سے پہلے اس کو تمام کر لیتے (یہ ان کا معجزہ تھا' طیبی نے کہا یہ طی زمان تھا جسے طی مکان- بعض کے لئے اللہ تعالیٰ کر دیتا ہے اور ہم اس کو بغیر فیض الٰہی کے سمجھ نہیں سکتے -

میں :- کہتا ہوں ہم میں سے کسی کو یہ درست نہیں ہے کہ قرآن کو جلد جلد پڑھ ڈالے' دوسری حدیث سے ثابت ہے کہ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بہتر نہیں ہے)-

وُضُوْءً اخَفِيْفًا - ہلکا وضو کیا (ایک ایک بار اعضا کو دھویا یا پانی عادت سے کم بہایا-)

يُخَفِّفُهٗ عَمْرٌو - عمرو اس کو ہلکا بیان کرتے تھے- (یعنی خفیف دھویا یا ایک ہی بار دھویا' مگر پورے عضو کو دھویا)-

اِذَا اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ - جب تو کسی کو اچھے کام کرتے دیکھے تو یوں کہہ عمل کئے جاؤ اللہ تمہارے عملوں کو دیکھ لے گا اور جلدی کر کے ہلکا نہ بن (جلد یہ قیاس قائم نہ کر لے کہ وہ ولی اور خدا کا مقبول بندہ ہے ممکن ہے کہ اس کا خاتمہ برا ہو یا وہ ریا کی نیت رکھتا ہو)-

دوسری روایت میں ہے فَلَا تُزَكُّوْا عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا (اللہ کے نزدیک کسی کو مقبول اور پاک بندہ نہ سمجھو اور حضرت عثمان بن مظعون کو ایک عورت نے بہشتی قرار دیا تھا تو آنحضرتؐ نے اس پر انکار کیا اور فرمایا تجھ کو کیا معلوم قسم خدا کی میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو معلوم نہیں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا قرآن میں ہے وما ادری

[1] جب بادشاہ نے وزیر کے مشورے پر ہی عمل کرنا ہے تو اس (وزیر) پر افسوس ہے کہ وہ خلاف خیر بات کرے-(م)

مایفعل بی ولا بکم[1] ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ ہم کسی شخص کو قطعی طور سے بہشتی یا اللہ کا مقبول بندہ یا اس کا ولی یا محبوب نہیں کہہ سکتے البتہ جن لوگوں کو اللہ یا اس کے رسول نے قطعی بشارت بہشت کی دی ہے جیسے عشرہ مبشرہ' امام حسن و امام حسین اور حضرت فاطمہ حضرت خدیجہ بلال وغیرہ ان کو بہشتی کہہ سکتے ہیں' زرکشی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ صرف کسی کے اچھے اعمال دیکھ کر ان کی نسبت عمدہ قیاس قائم نہ کرلے جب تک اس کو اچھی طرح نہ آزما لے کہ وہ شریعت کا پورا پیرو ہے یا نہیں' معلوم ہوا کہ کثرت ریاضت وعبادت اور اعمال خیر اسی وقت فائدہ دیتے ہیں جب آدمی اعتقاد اور عمل دونوں میں شریعت محمدی یعنی کتاب وسنت کا پیرو ہو ورنہ ہندو اور نصرانی درویش بے حد ریاضتیں اور محنتیں کرتے ہیں اس سے کیا ہوتا ہے' قرآن اور حدیث کی پیروی کے ساتھ تھوڑی سی عبادت میں آدمی وہ درجہ پا سکتا ہے جو خلاف شرع چلنے والوں کو عمر بھر کی ریاضت اور محنت میں بھی میسر نہیں آتا)۔

وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ - آپ کو وہ بہت پسند تھا جو لوگوں پر ہلکا ہو یعنی آسان عمل' معلوم ہوا کہ رخصت پر چلنا کوئی برا امر نہیں ہے اور جن لوگوں نے تلفظ رُخَص سے منع کیا ہے ان کا کلام بے دلیل ہے۔

اَخَفُّ الْحُدُوْدِ - سب سزاؤں میں ہلکی۔

فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَ اَحْلَامِ السِّبَاعِ - پرندوں کی طرح ہلکا پن (جدھر جی میں آیا ادھر اڑ گئے - سوچتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں) اور درندوں کے اخلاق (ہر ایک کو پھاڑ کھانا چاہتے ہیں - مطلب یہ ہے کہ خفیف العقل اور کثیر الغضب ہوں گے)۔

يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ - آپ نماز میں بچے کا رونا سنتے تو نماز کو ہلکا کر دیتے - (چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتے - سبحان اللہ آنحضرتؐ کو اپنی امت سے کیسی الفت اور محبت تھی)۔

كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ - دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں (یعنی مختصر ہیں آدمی جلدی سے اس کو پڑھ لیتا ہے لیکن اعمال کے ترازو میں بھاری ہوں گے' ان کا ثواب بہت ملے گا' اللہ کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم)[2]۔

كَانَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ - آنحضرتؐ ہم کو ہلکی نماز پڑھنے کا حکم دیتے' ہلکی سے یہ غرض نہیں ہے کہ رکوع اور سجدہ وغیرہ برابر نہ کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ سورتیں چھوٹی پڑھے بہت لمبی قرأت نہ کرے کہ لوگوں کو تکلیف ہو جیسے دوسری روایت میں ہے - مَا رَاَيْتُ اَخَفَّ صَلٰوةً مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَتَمَّهَا - میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ ہلکی اور اس پر پوری نماز پڑھتے کسی کو نہیں دیکھا (ہلکی سے مطلب ہے کہ مفصل کی چھوٹی سورتیں پڑھتے اور لمبی لمبی دعائیں نماز میں نہ کرتے اور پوری سے یہ مطلب ہے کہ تمام ارکان' سنن اور آداب نماز کو اچھی طرح اطمینان سے ادا کرتے اور رکوع اور سجدے میں اور دونوں سجدوں کے درمیان اور رکوع سے سر اٹھا کر بقدر تین تسبیح کے توقف کرتے' ہمارے زمانہ میں اکثر لوگوں نے اللہ ان کو نیک توفیق دے یہ عادت کرلی ہے کو دونوں سجدوں کے بیچ میں اسی طرح رکوع سے سر اٹھا کر بالکل توقف نہیں کرتے اور بعض تو غضب ہی کرتے ہیں کہ ایک سجدے سے سر اٹھا کر پورا بیٹھے بھی نہیں بلکہ پرندے کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں' میں نہیں سمجھتا کہ ایسی نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہے نماز تو ثواب کے لئے ہے ایسی نماز سے تو اور عذاب کا خوف ہے' بعض بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کہ نفل رکعتیں جتنی زیادہ پڑھوا تنا ہی ثواب زیادہ ہوگا اور بے تمیزی سے جلدی جلدی بہت سی رکعتیں پڑھ لیتے ہیں' کیا اس سے فائدہ؟ اگر تم دو رکعتیں آداب وشرائط اور اطمینان کے ساتھ خضوع اور خشوع سے پڑھو تو وہ ایسی سو رکعتوں سے بہتر ہیں جن کو بے احتیاطی کے ساتھ خلاف سنت ادا کرو - نماز کوئی کھیل تھوڑا ہے کہ جس نے جلدی سے ادا کرلیا یا بہت سا ادا کرلیا وہ تعریف کے قابل ہوا)۔

---

[1] اور میں (محمدؐ) بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا کچھ ہوگا۔ (م)

[2] میں اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہوں' میں عظمت والے رب کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ (م)

اَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاُخَفِّفُ - میں نماز میں بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو ہلکا کر دیتا ہوں (تا کہ اس کی ماں پریشان نہ ہو) سید نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر امام کسی شخص کی آہٹ پائے جو نماز میں شریک ہونا چاہتا ہو تو رکوع کو لمبا کر سکتا ہے تا کہ وہ رکعت پا لے اس لئے کہ جب دنیاوی اغراض سے نماز کو لمبا اور چھوٹا کرنا جائز ہوا تو دینی غرض کے لئے بطریق اولیٰ جائز ہوگا مگر امام مالک نے اس کو مکروہ جانا ہے۔

مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلٰوتِهٖ لَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ لَا وَاللّٰهِ - جو شخص نماز کو خراب کرے (اس کو آداب اور شرائط کے ساتھ ادا نہ کرے یا وقت پر نہ پڑھے اس کو بے حقیقت اور ہلکا سمجھے) وہ کبھی قسم خدا کی حوض کوثر پر نہ آ سکے گا (فرشتے اس کو آنے نہیں دیں گے پیاس سے تڑپتا رہے گا)۔

اِنَّ شَفَاعَتَنَا لَا تَنَالُ مُسْتَخِفًّا بِالصَّلٰوةِ - ہم اہل بیت کی سفارش اس شخص کے لئے نہ ہوگی جو نماز کو ذلیل اور ہلکا سمجھے (اس کا خیال نہ رکھے) یہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔

تَخَفَّفُوْا تَلْحَقُوْا - گناہوں سے ہلکے رہو تم بھی اگلے بندوں سے مل جاؤ گے۔

اِسْتَخْفَفْتُهَا - میں نے اس کو ہلکا پایا' ایک روایت میں اِسْتَحْقَقْتُهَا ہے دو قافوں سے یعنی میں نے اس میں خوب تامل کیا' خوب غور کیا' اس کو لائق پایا۔

اَلرِّهَانُ فِي الْخُفِّ - اونٹ دوڑانے میں شرط کر سکتے ہیں۔

لَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتُكَ خُفًّا اِلَّا كُتِبَ لَكَ كَذَا - تیری سانڈنی جب کوئی قدم اٹھائے گی تو تیرے لئے اتنا ثواب لکھا جائے گا۔

صَدَقَةُ الْخُفِّ - اونٹ کی زکوٰۃ۔

سَبَقَ الْكِتَابُ الْخُفَّيْنِ - اللہ کی کتاب موزوں پر مسح کرنے سے آگے کی ہے (یعنی موزوں پر مسح آنحضرتؐ نے سورۂ مائدہ اترنے کے بعد کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن میں جو پاؤں دھونے یا اس پر مسح کرنے کا حکم ہے یہ اس حالت میں ہے جب پاؤں میں موزے نہ ہوں' امامیہ نے اس کے معنی یہ کئے ہیں قرآن کا حکم موزوں پر مسح کرنے سے مقدم ہے یعنی زیادہ واجب الاتباع ہے چونکہ ان کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے حالانکہ یہ ان کا ظلم ہے متواتر روایتوں سے موزوں پر مسح آنحضرتؐ سے منقول ہے)۔

لَمْ يُعْرَفْ لِلنَّبِيِّ خُفٌّ اِلَّا خُفًّا اَهْدَاهُ لَهُ النَّجَاشِيُّ - آنحضرتؐ کے پاس کوئی موزہ ہو یہ معلوم نہیں ہوا سوا اس موزے کے جو نجاشی نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا۔

لَوْلَا الْخِفَافُ اِلَى التَّجْمِيْرِ - اگر اونٹ کنکریاں مارنے کے لئے نہ جاتے۔

خَفْقٌ - حرکت کرنا' ہلنا' غائب کرنا' چوڑی چیز سے مارنا' آواز دینا' غائب ہونا۔

اَيُّمَا سَرِيَّةٍ غَزَتْ فَاَخْفَقَتْ كَانَ لَهَا اَجْرُهَا مَرَّتَيْنِ - فوج کے جو ٹکڑی جہاد کرے لیکن خالی لوٹ کر آئے (اس کو لوٹ کا مال نہ ملے) تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

اِخْفَاق - کا معنی لڑائی میں سے خالی لوٹ کر آنا کچھ لوٹ میں نہ ملنا' اونگھ کے وقت سر ہلانا' پرندے کا پنکھ مارنا۔

يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَ اِدْبَارٍ مِّنَ الْعِلْمِ - دجال اس وقت نکلے گا جب دین مضطرب اور ضعیف ہو جائے گا (بے دینی اور الحاد اور نیچریت کا غلبہ ہوگا) دین کا علم پیٹھ موڑ لے گا (لوگ قرآن اور حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے دنیا کمانے کی فکر میں غرق ہوں گے)۔

كَانُوْا يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُوْسُهُمْ - صحابہ عشا کی نماز کا انتظار یہاں تک کرتے تھے کہ نیند کے غلبہ سے ان کی ٹھوڑیاں سینوں پر گر پڑتی تھیں یا ان کے سر اونگھ سے ہلنے لگتے تھے۔

اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ - جب مردے کو دفن کر کے لوگ لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ کرمانی نے کہا اس حدیث سے جوتوں سمیت قبروں کے درمیان جانا درست نکلتا ہے اور دوسری روایت میں جو ہے ارے دو جوتیوں والے اپنی جوتیاں اتار تو یہ کراہت پر محمول ہے۔

میں :- کہتا ہوں اس حدیث سے بھی سماع موتی کا ثبوت ہوتا ہے[1] محققین اہل حدیث سب اس کے قائل ہیں لیکن معتزلہ اور چند حنفی فقیہوں نے اس کا انکار کیا ہے جن کا قول احادیث صحیحہ کے برخلاف لائق تسلیم نہیں ہے-

فَضَرَبَهُمَا بِالْمِخْفَقَةِ- حضرت عمرؓ نے کوڑے سے (دُرے سے) ان کو مارا-

سُئِلَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ قَالَ اَلْخَفْقُ وَالْخِلَاطُ- ان سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے کہا ذکر کو فرج میں غائب کر دینے سے یعنی دخول سے اور عورت مرد کے مل جانے سے یعنی جماع سے-

مَنْكِبَا اِسْرَافِيْلَ يَحُكَّانِ الْخَافِقَيْنِ- اسرافیل علیہ السلام کے دونوں کندھے آسمان زمین سے لڑکھڑاتے ہیں رگڑا کھاتے ہیں یا مشرق اور مغرب سے لڑکھڑاتے ہیں-

خَوَافِقُ السَّمَاءِ- چاروں سمتیں جدھر سے چاروں ہوائیں نکلتی ہیں-

كَانَتْ رُؤُسُهُمْ تَخْفِقُ خَفْقَةً اَوْ خَفْقَتَيْنِ- ان کے سر ایک بار یا دو بار نیند سے ہل جاتے تھے-

مَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ أَوِ الْخَفْقَةِ الْوُضُوْءَ- جس شخص نے سر ہلانے یا اونگھنے سے وضو کرنا لازم نہیں سمجھا-

مَامِنْ غَازِيَةٍ اَوْ سَرِيَّةٍ تَخْفِقُ- مجاہدین کی ٹکڑی یا فوج کی ٹکڑی جو خالی لوٹ کر آئی اس کو لوٹ کا مال نہ ملے-

مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ- آسمان اور زمین کے کناروں میں-

اِذَا ظَبْيٌ خَافِقٌ- ایک ہرنی دیکھی جو نیند سے جھک گئی تھی (اونگھ رہی تھی)-

رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ- کالے جھنڈے جو ہل رہے ہوں گے-

وَلَمْ يَكُنْ اِلَّا كَلَمْحَةٍ مِنْ خَفْقَةٍ اَوْ وَمِيْضٍ مِنْ بَرْقَةٍ- اونگھ کا ایک جھونکا یا بجلی کی ایک چمک اتنا زمانہ نہیں گذرا-

اِمَامُ الْجَمَاعَةِ اَسْمَعَ خَفْقَ نِعَالِهِ- امام نے اپنے جوتیوں کی آواز سنائی-

خَفَقَ قَلْبُ الرَّجُلِ خَفَقَانًا- آدمی کا دل گھبرا رہا ہے مضطرب ہو رہا ہے-

مَا اَطْرَدَ الْخَافِقَانِ- جب تک زمین کے دونوں کنارے مشرق اور مغرب باقی رہیں-

سَقْيًا مُتَتَابِعًا خُفُوْقُهُ- ایسا پانی کہ اس کی حرکت پے در پے رہے (یعنی برابر برستا رہے)-

رَاَيْتُ اَبَا جَعْفَرَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ مُخْفِقٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ- میں نے امام محمد باقر کو دیکھا وہ احرام کی حالت میں ایک چمکتی چادر پہنے تھے' یہ خَفَقَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهِ سے ماخوذ ہے-

خَفَقَ الطَّائِرُ- پرندہ اڑ گیا-

خَنْفَقِيْقٌ- تیز سانڈنی-

خَفِيْقُ الرِّيْحِ- ہوا کی آواز-

خَفْوٌ- ہلکی چمک بجلی کی-

خِفَاءٌ یا خُفْيَةٌ یا خِفْيَةٌ- چھپ جانا-

خَفْيٌ اور خُفِيٌّ- ظاہر کرنا' باہر نکالنا-

اِخْفَاءٌ- چھپانا' چھپ جانا' ظاہر کرنا-

تَخْفِيَةٌ- چھپانا-

خَفِيَ عَلَيْهِ- یہ بات اس پر پوشیدہ رہی-

خَفِيَ لَهٗ- یہ بات اس پر کھل گئی-

اِخْتِفَاءٌ- ظاہر کرنا' کھولنا-

اِسْتِخْفَاءٌ- چھپ جانا-

سَاَلَ عَنِ الْبُرْقِ اَخَفْوًا اَمْ وَمِيْضًا- بجلی کو پوچھا ہلکی چمک تھی یا زور کی-

مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفُوْا بَقْلاً- جب تک صبح یا شام تم کو پینے کو دودھ بھی نہ ملے یا ترکاری نہ نکال

---

[1] یعنی جب اللہ چاہے میت کو کوئی بات سنا دے ورنہ یہ مطلب نہیں کہ میت ہر وقت سن سکتی ہے یا وہ جواب بھی دیتی ہے جیسے جاہل لوگوں کا نظریہ ہے- ارشاد باری تعالٰی ہے "وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ"- (اے نبی!) آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے- (م)

سکو یہ اختِفَاء سے ہے بمعنی اظہار کے جو ضد ہے اخفا کی ایک روایت میں تَخْتَفِئُوْا ایک میں تَحْتَفِئُوْا ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

كَانَ يُخْفِيْ صَوْتَهٗ بِاٰمِيْنَ۔ آمین آہستہ سے کہتے تھے۔ ایک روایت میں یَخْفِیْ بفتحہ یا خَفٰی یَخْفِیْ سے معنی وہی ہے۔

اَكَادُ اُخْفِيْهَا۔ میں بھی ایک قرأت اَكَادُ اَخْفِيْهَا ہے۔

اِنَّ الْحَزَاةَ تَشْتَرِيْهَا اَكَا لِيْسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِيَةِ وَالْاِقْلَاتِ۔ حزات (جو ایک بوٹی ہے) اس کو چتری عورتیں جنوں کے لئے اور اولاد کے نہ جینے کے لئے خریدتی ہیں۔

لَاتُحْدِثُوْا فِي الْقَرَعِ فَاِنَّهٗ مُصَلَّى الْخَافِيْنَ۔ جو ٹکڑا زمین کا بیچ میں صاف ہوتا ہے (اس کے گرداگرد گھاس ہوتی ہے) اس میں پائخانہ نہ کرو وہ جنوں کے نماز کی جگہ ہے۔

لَعَنَ الْمُخْتَفِيَ وَ الْمُخْتَفِيَةَ۔ آنحضرتؐ نے کفن چور مرد اور کفن چور عورت پر لعنت کی۔

مَنِ اخْتَفٰى مَيِّتًا فَكَاَنَّمَا قَتَلَهٗ۔ جس نے مردے کا کفن چرایا تو گویا اس کو قتل کیا (اتنا گناہ اس پر ہوگا جتنا قاتل پر ہوتا ہے)۔

اَلسُّنَّةُ اَنْ تُقْطَعَ الْيَدُ الْمُسْتَخْفِيَةُ۔ اسلام کا طریق یہ ہے کہ چور یا کفن چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ وَلَا يُقْطَعُ الْيَدُ الْمُسْتَعْلِيَةُ۔ اور جو شخص زور زبردستی سے کوئی چیز چھین لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے (بلکہ اس کو دوسری سزا دی جائے گی)۔

سَقَطْتُ كَاَنِّيْ خِفَاءٌ۔ میں اس طرح گر پڑا جیسے کملی گر جاتی ہے ایک روایت میں جُفَاء ہے بمعنی غُثَاءٌ بہیا کا کچرا کوڑا پھین جو اوپر رہتا ہے۔

وَالرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ۔ آنحضرتؐ اس وقت (مکہ میں) چھپے ہوئے تھے (کافروں کے فتنے کے ڈر سے آپ ایک مکان میں پوشیدہ رہتے تھے۔)

اَخْفِ عَنَّا۔ (سراقہ بس تو یہ کر) ہمارا حال پوشیدہ رکھ (جو کوئی ادھر سے ہمارے جانے کا حال پوچھے تو اس سے بیان نہ کر)۔

خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ۔ بہتر یاد الٰہی وہ ہے جو پوشیدہ ہو (پوشیدہ سے مراد یہ ہے کہ زبان سے اتنا آہستہ ذکر کرے کہ خود ہی سنے دوسرے لوگ نہ سنیں؛ صوفیہ نے کہا ہے ذکر خفی یہ ہے کہ دل سے اللہ کو یاد کرے زبان تک نہ ہلائے مگر علماء ظاہر نے اس کو معتبر رکھا' بعض نے اس حدیث کے یہ معنی کئے ہیں کہ جہاں تک آدمی پوشیدہ رہے اس کا نام مشہور نہ ہو وہی اس کے لئے بہتر ہے ناموری اور شہرت کوئی عمدہ چیز نہیں ہے۔

اِنَّ مَدِيْنَةَ قَوْمِ لُوْطٍ حَمَلَهَا جِبْرِيْلُ عَلٰى خَوَافِيْ جَنَاحِهٖ۔ حضرت لوطؑ کی قوم کے شہر (سدوم) کو حضرت جبرئیلؑ نے اپنے پنکھ کے چھوٹے پروں پر اٹھا لیا (چھوٹے پروں کو خَوَافِیْ اور بڑے پروں کو قَوادِم کہتے ہیں)۔

وَمَعِيَ خَنْجَرٌ مِّثْلُ خَافِيَةِ النَّسْرِ۔ میرے پاس ایک خنجر تھا گدھ کے پر برابر یعنی چھوٹا سا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو پرہیزگار مال دار پوشیدہ ہو (اللہ تعالےٰ نے جو اس کو کھانے کو دیا ہو اس کو آرام سے کھا کر اپنے گھر میں عبادت الٰہی میں مصروف رہے دنیاداروں اور امیروں کے دربار اور ملاقات سے بچا رہے' ایک روایت میں اَلْحَفِيَّ ہے حائے حطی سے یعنی مہربان اور رحم دل ہو' ناطہ والوں اور غریبوں سے سلوک کرتا ہو' بعض نے کہا غنی سے مراد مال دار نہیں ہے بلکہ دل کا تونگر مراد ہے یعنی دنیا کی پرواہ اور خواہش نہ رکھتا ہو۔

اِنَّهٗ خَفِيَ عَلَيْهِمْ مَكَانُهَا۔ شجرۃ الرضوان کا مقام لوگوں پر چھپ گیا (ان کو بہ تحقیق معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون سا درخت تھا آخر کو یوں ہی ایک درخت اپنے گمان سے معین کر لیا' جب حضرت عمرؓ نے سنا کہ لوگ اس کی زیارت کو آتے جاتے ہیں تو اس کو کٹوا ڈالا' کٹوا ڈالنے کی دو وجہیں تھیں' ایک تو یہ کہ شرک کا زمانہ قریب گذرا تھا حضرت عمرؓ کو ڈر ہوا کہیں رفتہ رفتہ جاہل لوگ اس کی پرستش نہ کرنے لگیں' جیسے ہندو مشرک پیپل تلسی وغیرہ درختوں کی پرستش کرتے ہیں' دوسری یہ کہ وہ درخت

بالیقین معین نہیں ہوا تھا حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ یہ دوسرا کوئی درخت ہو اور لوگ ناحق اس کو متبرک سمجھیں جو متبرک نہیں ہے اور غلطی میں گرفتار رہیں)۔

اَلْخَائِنُ مَنْ لَّا یَخْفٰی لَهٗ طَمَعٌ - خائن وہ شخص ہے جس کی لالچ کھلی نہ ہو (ظاہر میں بڑی قناعت اور بے پروائی دکھلائے اندر ہی اندر لوگوں کا مال ہضم کرے)۔

کَاَنَّهَا تُخْفِیْ ذٰلِکَ - انھوں نے یہ کلام آہستہ کہا (کہ صرف اس عورت نے سنا دوسرے حاضرین نے نہیں سنا یعنی یہ کہ خون کے مقام پر وہ خوشبو لگا)۔

وَهُوَ مُسْتَخْفٍ - اس وقت امام حسن بصریؒ (حجاج ظالم کے ڈر سے) پوشیدہ رہتے تھے۔

تَصَدَّقَ اِخْفَاءً حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا اَنْفَقَ یَمِیْنُهٗ - اتنا چھپا کر خیرات کی کہ بائیں ہاتھ کو اس کی خبر نہیں ہوئی جو داہنے ہاتھ نے خرچ کیا (یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا ترجمہ یہ ہے کہ بائیں طرف اس کے جو لوگ بیٹھے ہوں ان تک کو خبر نہ ہو)۔

فَمَا خَفِیَ عَلَیْکُمْ مِنْ شَانِهٖ فَلَیْسَ یَخْفٰی عَلَیْکُمْ - اگر تم پر دجال کا کوئی حال پوشیدہ رہے (تم دھوکے میں آجاؤ) تو یہ تو تم پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا (کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار معاذ اللہ کانا نہیں ہے کیونکہ کانا ہونا ایک عیب ہے اور وہ ہر عیب سے پاک ہے)۔

مَا تَخْفِیْ مِشْیَتُهَا مِنْ مِّشْیَتِهٖ - ان کی چال سے تمیز نہیں ہو سکتی (یعنی دونوں کی چال ڈھال بالکل ملتی جلتی تھی)۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْقَافِ

خَقٌّ - بمعنی شق زمین کی دڑاڑ، اس کی جمع اَخْقَاقٌ اور خُقُوقٌ، اس کی جمع اَخَاقِیْقُ ہے۔

خَقِیْقٌ - آواز، عرب لوگ کہتے ہیں خَقَّ الْفَرْجُ جب جماع کے وقت عورت کی فرج آواز دے۔

فَوَقَصَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ فِیْ اَخَاقِیْقِ جُرْذَانٍ - اس کی اونٹنی نے اس کو پھینک دیا چوہوں کے دڑاڑوں میں، نہایہ میں ہے اَخَاقِیْق اُخْقُوْق کی جمع ہے جیسے اَخَادِیْد اُخْدُوْد کی، اور خَقَّ فِی الْاَرْضِ اور خَدَّ فِی الْاَرْضِ دونوں کے ایک معنی ہیں، بعض نے کہا یہ لَخَاقِیْق ہے اس کا مفرد لُخْقُوْق ہے۔

لَا تَدَعْ خُقًّا مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا لَقًا اِلَّا زَرَعْتَهٗ - زمین کا کوئی سوراخ اور کوئی شگاف نہ چھوڑ اس میں کھیتی کر۔

خُقٌّ - سوکھا گڑھا۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ اللَّامِ

خَلْأً یا خِلَاءً یا خُلُوْءٌ - بیٹھ جانا، اڑ جانا۔

اِنَّهٗ بَرَکَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالُوْا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَ مَاذَاکَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰکِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِیْلِ - ایسا ہوا صلح حدیبیہ میں آنحضرتؐ کی اونٹنی جس کا نام قصوا تھا (وہ نہایت عمدہ اور تیز رو سانڈنی تھی) ایک ہی ایکا بیٹھ گئی، (چلنے سے رک گئی اڑ گئی) لوگ کہنے لگے دیکھو قصوا اڑ گئی آپ نے فرمایا نہیں قصوا نہیں اڑی اور اس کی عادت اڑنے کی نہیں ہے مگر اس کو اس نے روک دیا جس نے ہاتھی کو روک دیا تھا (یعنی ابرہہ کے ہاتھی کو جس کا نام محمود تھا جو کعبہ ڈھانے کی غرض سے آرہا تھا)۔

خِلَاءٌ - خاص اونٹنی کے اڑنے کو کہتے ہیں جیسے اَلْحَاحُ اونٹ کے اڑنے کو اور حِرَان گھوڑے وغیرہ ہر جانور کے اڑنے کو، صحاح میں ہے کہ خَلَأَ الْجَمَلُ نہیں کہیں گے بلکہ اَلَحَّ الْجَمَلُ اور حَرَنَ الْفَرَسُ یعنی اونٹ اڑ گیا اور گھوڑا اڑ گیا ایک روایت میں خَلَتِ الْقَصْوَاءُ ہے یہ مخفف ہے خَلَأَتْ کا۔

کُنْتُ لَکَ کَاَبِیْ زَرْعٍ فِی الْاُلْفَةِ وَالرِّفَاءِ لَا فِی الْفُرْقَةِ وَالْخِلَاءِ - (عائشہ) میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے (ابوزرع اپنی بیوی ام زرع کو بہت چاہتا تھا لیکن اخیر میں اس نے ام زرع کو چھوڑ دیا تھا) یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں۔

مَا خَلَأَتْ وَلَا حَرَنَتْ - یہ گھوڑی نہ اڑی نہ رک گئی۔

خَلَأَکُمْ ذَمٌّ - تم سے برائی دور ہوگئی (تمہارا عذر معقول ہے)۔

خَلا - کلمہ استثناء ہے جیسے مَا خَلا -

خَلْبٌ یا خِلَابٌ یا خِلَابَةٌ - باتیں بنا کر کسی کو دھوکہ دینا اس کا دل ملا لیا جیسے ٹھگ کیا کرتے ہیں - عرب لوگوں میں ایک مثل ہے اِذَا لَمْ تَغْلُبْ فَاخْلُبْ - جب تو جنگ کر کے غالب نہ ہو سکے تو باتیں بنا کر اپنا کام نکال لے (یعنی مکر و فریب سے کام نکال لے) -

قَعَدَ عَلٰی کُرْسِیِّ خُلْبٍ قَوَائِمُهٗ مِنْ حَدِیْدٍ - (آنحضرتؐ خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں ایک شخص آیا آپ منبر پر سے اترے اور) ایک کرسی پر بیٹھ گئے جو خرما کی چھال سے بنی ہوئی تھی اس کے پائے لوہے کے تھے (محیط میں ہے کہ خُلْبٌ اور خُلُبٌ کھجور کا گابھا اس کا مغز یا پوست یا اس کی رسی جو باریک بنی جائے (بانک کی طرح) اور چپچپاتی کیچڑ یا کالی کیچڑ) -

وَاَمَّا مُوْسٰی فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰی جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ - موسیٰ علیہ السلام گھونگھر بال والے گندم گوں آدمی ہیں ایک لال اونٹ پر سوار جس کی نکیل کھجور کے رسی کی ہے' اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عالم برزخ میں روح کو ایک اور جسم ملتا ہے جو صورت اور شکل میں اس کے دنیاوی جسم کی طرح ہوتا ہے یا یہ روح خود اپنی دنیاوی جسم کی شکل پر بن جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو ایک روح کی شناخت دوسری روح سے ناممکن ہوتی) -

بِلِیْفِ خُلْبَةٍ - چھال یعنی اس کی رسی -

کَانَ لَهٗ وِسَادَةٌ حَشْوُهَا خُلْبٌ - آپ کے پاس ایک تکیہ یا گدہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی -

یَرُدُّ اِلَیْهَا اِنْ کَانَ خَلَبَهَا - اگر مرد نے عورت کو فریب دیا ہو تو اس کا مہر واپس کر دے -

لَا خِلَابَةَ - مکر اور فریب کا معاملہ نہیں ہے (یعنی اگر تو مجھ کو اس بیع میں دھوکا دے تو یہ بیع لازم نہ ہوگی میں معاملہ فسخ کر دوں گا یا مجھ کو فسخ کرنے کا اختیار ہے) ایک روایت میں لَا خِیَابَةَ ہے ایک میں لَا خِذَابَةَ شاید اس کے زبان سے لام کا حرف نہ نکلتا ہوگا' تتلا ہوگا تو وہ لام کو یے یا ذال کہنے لگا -

نَهٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ - آنحضرتؐ نے ہر ایک پنجہ والے پرندے منع فرمایا یعنی جو پنجہ سے شکار کرتا ہو مثلاً باز بحری شکرہ الو چیل گدھ وغیرہ -

اِنَّ بَیْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ - تھن دودھ بھرے ہوئے جانوروں کا بیچنا ایک طرح کا فریب دینا ہے (یعنی جانور کا دودھ نہ دوہنا اس کے تھن میں دودھ بھرنے دینا جب خوب بھر جائے تو اس کو بیچنا یہ فریب دینا ہے اس لئے کہ مشتری اس کو بہت دودھ والا جانور سمجھ کر مہنگے داموں میں مول لے گا) -

اِذَا لَمْ تَغْلُبْ فَاخْلُبْ - جب تو اپنے زور سے غالب نہ ہو سکے تو حیلہ اور فریب کر (یعنی تدبیر سے کام لے تدبیر تلوار اور تیر سے بڑھ کر ہے) -

اَللّٰهُمَّ سَقْیًا غَیْرَ خُلَّبٍ بَرْقُهَا - یا اللہ ایسے ابر سے پانی برسا جس کی چمک فریب دینے والی نہ ہو -

خُلَّبٌ - اس ابر کو کہتے ہیں جو چمکے اور گرجے پانی برسنے کی امید دے لیکن پھر نہ برسے اور کھل جائے -

کَانَ اَسْرَعَ مِنْ بَرْقِ الْخُلَّبِ - دھوکہ دینے والے ابر کی چمک سے بھی زیادہ تیز تھا (دھوکہ دینے والا ابر پانی سے خالی ہوتا ہے تو ہلکے پن کی وجہ سے بہت جلد حرکت کرتا ہے) -

نَسْتَخْلِبُ الْخَبِیْرَ - ہم خبیر کو (جو ایک گھاس ہے) کھرپے سے کھرچ رہے تھے -

فِیْ عَیْنٍ ذِیْ خُلُبٍ - ایک کالے کیچڑ والے چشمہ میں (یہ تبع کے شعر میں ہے اس سے ابن عباس نے یہ دلیل لی کہ قرآن شریف میں فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ صحیح ہے یعنی سیاہ کیچڑ والے چشمہ میں سورج ڈوبتا ہے حضرت عمر کہتے تھے نہیں فِیْ عَیْنٍ حَامِیَةٍ صحیح ہے یعنی گرم چشمہ میں -

خُلَّبٌ - اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو وعدہ کرے مگر پورا نہ کرے گویا وہ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے -

لَیْسَ تَبَاعُدُهٗ تَکَبُّرًا وَّلَا عَظَمَةً وَّلَا دُنُوُّهٗ خَدِیْعَةً وَّلَا خِلَابَةً - مسلمان آدمی کا دور رہنا تکبر اور بڑائی کی وجہ سے نہیں ہوتا اور نہ اس کا نزدیک آنا مکر اور فریب کی نیت سے ہوتا

ہے (بلکہ مسلمان ان صفات سے یعنی مکر و فریب اور تکبر و غرور سے پاک ہوتا ہے-

خَلْجٌ - کھینچ لینا' چھین لینا' اشارہ کرنا' ہلانا' مشغول کرنا' مارنا' جماع کرنا-

خَلَجٌ - ہڈیوں میں درد ہونا تھکن یا بیماری کی وجہ سے-

اِنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةً فَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَأةِ وَجَهَرَ خَلْفَهٗ قَارِئٌ فَقَالَ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَنِيْهَا - آنحضرتؐ نے ایک نماز پڑھی اس میں پکار کر قرأت کی اور آپ کے پیچھے (مقتدیوں میں سے) ایک شخص نے بھی قرأت کی تو آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا میں یہ سمجھا جیسے کوئی میرا قرآن چھینے لیتا ہے (مجھ کو پڑھنا مشکل ہو گیا اس روز سے آپ نے یہ حکم دیا کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت گویا اس کی قرأت ہے وہ قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ پڑھ لے کیونکہ بغیر سورۂ فاتحہ کے نماز درست ہی نہیں ہوتی) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ امام کے پیچھے قرأت منع ہے کیونکہ آپ نے پکار کر پڑھنے پر انکار فرمایا نہ پڑھنے پر بلکہ حدیث سے الٹا ہی نکلتا ہے کہ صحابہ آنحضرتؐ کے پیچھے قرأت کیا کرتے تھے-

لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ اَقْوَامٌ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ - کچھ لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پھر وہاں سے ہٹا دیے جائیں گے (فرشتے ان کو پکڑ کر کھینچ لیں گے وہاں سے دور کر دیں گے)-

يَخْتَلِجُوْنَهٗ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ - بہشت کے دروازے پر اس کو کھینچ لیں گے-

فَاخْتَلَجَهَا مِنْ حَجْرِهَا - عمار نے اس کو بی بی ام سلمہ کی گود سے چھین لیا-

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْمَوْتَ خَالِجًا لِاَشْطَانِهَا - اللہ تعالیٰ نے موت کو اس کی رسیاں کھینچنے والی بنایا-

تَنَكَّبَ الْمَخَالِجَ عَنْ وَضْعِ السَّبِيْلِ - چھوٹی چھوٹی گلیوں کو بڑے رستے (شاہراہ سے) جدا کر دیا' ہٹا دیا-

حَتّٰى تَرَوْهُ يَخْلِجُ فِيْ قَوْمِهٖ - یہاں تک کہ تم اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کرتا ہے' ایک روایت میں يَخْلِجُ ہے جیسے اوپر گذر چکا-

فَحَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ الْخَلُوْجِ - وہ لکڑی رونے کی آواز اس طرح نکالنے لگی جیسے وہ اونٹنی جس کا بچہ اس سے چھین لیا جائے روتی ہے-

نَاقَةٌ خَلُوْجٌ - وہ اونٹنی جس کا بچہ اس کے پاس سے ہٹا دیا جائے' اس کا دودھ کم ہو جائے-

اُخْتُلِجُوْا - وہ میرے پاس سے ہٹا دیئے گئے- مجھ سے چھین لئے گئے-

اِذَا كَانَ الرَّجُلُ مُخْتَلَجًا فَسَوَّكَ اَنْ لَا تَكْذِبَ فَانْسُبْهُ اِلٰى اُمِّهٖ - جب آدمی اپنے ددھیال سے نکال لیا گیا ہو (اس کا باپ بالیقین معلوم نہ ہو کون ہے) اور تو چاہے کہ جھوٹ نہ بولے تو اس کو اس کے ننھیال کی طرف نسبت دے (اس کی ماں کا بیٹا کہہ کیونکہ ماں کا بیٹا ہونا یقینی ہے)-

لَايَخْتَلِجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ - تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے (جب تک اس کی حرمت کا یقین نہ ہو' شک اور شبہ کی وجہ سے اس کے کھانے میں تردد مت کر' مطلب یہ ہے کہ ہندوؤں کی طرح اسلام میں کھانے پینے کا پرہیز نہیں ہے کہ ذرا کسی کا ہاتھ لگ گیا تو کھانا چھوت ہو گیا بلکہ مسلمان ہر قوم کا پکایا ہوا کھانا کھا سکتا ہے بشرطیکہ یہ یقین نہ ہو کہ اس میں کوئی حرام چیز ملائی گئی ہے یا نجس برتنوں میں پکایا گیا ہے' اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر کوئی کافر حرام چیز پکائے مثلاً گلا گھونٹی مرغی یا مردار یا سور یا کھانے میں شراب ملائے تو اس کو بھی کھا لے)-

اِنْ تَخَلَّجَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ - اگر تیرے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اس کو چھوڑ دے (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے جب ان سے پوچھا گیا کیا محرم شکاری جانور کا گوشت کھا سکتا ہے' مطلب یہ ہے کہ کچھ کھانا فرض تھوڑی ہے اگر دل میں کوئی کھانا کھٹکے تو نہ کھائے اپنے تئیں شک اور تردد میں پھنسانا کیا ضروری ہے یہ اس حدیث کے موافق ہے کہ حلال بھی کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور دونوں کے بیچ میں شبہ کی

چیزیں ہیں جو کوئی ان سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بچایا اخیر تک)۔

مَا اخْتَلَجَ عِرْقٌ اِلَّا وَيُكَفِّرَ اللّٰهُ بِهٖ - کوئی رگ جو پھڑکے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے گناہ معاف کرے گا۔

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ اَبَا مَرْوَانَ كَانَ يَجْلِسُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا تَكَلَّمَ اخْتَلَجَ بِوَجْهِهٖ فَرَاٰهُ فَقَالَ لَهٗ كُنْ كَذَالِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ - حکم بن ابی العاص بن امیہ جو مروان کا باپ تھا وہ کیا کرتا آنحضرتؐ کے پیچھے بیٹھتا، جب آپ کوئی بات کرتے تو وہ اپنی ٹھڈی اور ہونٹ ہلاتا (آنحضرتؐ کی نقل کرتا آپ سے مذاق کرتا معاذ اللہ) ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرتؐ نے اسی چال میں اس کو دیکھ لیا فرمایا ایسا ہی رہ تو وہ مرتے دم تک اسی حال میں رہا (اس کے منہ اور ٹھڈی میں رعشہ پیدا ہوگیا - اہل اللہ سے ہنسی ٹھٹھہ کرنے کی سزا ملی، ایک روایت میں یوں ہے دو مہینے تک اسی حال میں رہا پھر ذرا افاقہ ہوا تو مرگی کا عارضہ ہوگیا پھر افاقہ ہوا تو رعشہ پیدا ہو گیا اس کا گوشت گل گیا طاقت سلب ہوگی غرض اسی حال میں مرا اس کا بیٹا مروان بموجب الولد سر لابیہ باپ سے بڑھ کر نکلا اس کے کرتوت سے حضرت عثمانؓ شہید ہوئے مسلمانوں میں وہ فتنہ پھیلا کہ آج تک اس کا نتیجہ بدا اٹھا رہے ہیں طلحہ کو اسی نے شہید کیا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جو ایسے لوگوں کو خلیفہ رسول سمجھیں اور آنحضرتؐ کے محبوب خاص اور نواسے شہزادے امام حسینؓ کو باغی اور طاغی قرار دیں اگر یہی اسلام ہے تو ایسے اسلام کو دور ہی سے سلام ہے)۔

اِنَّ نِسْوَةً شَهِدْنَ عِنْدَهٗ عَلٰى صَبِيٍّ وَقَعَ حَيًّا يَتَخَلَّجُ - چند عورتوں نے شریح قاضی کے پاس ایک بچہ پر گواہی دی کہ وہ زندہ گرا ہل رہا تھا۔

تَخَلَّجَ فِيْ مِشْيَتِهٖ خَلَجَانَ الْمُجْنُوْنِ - اس طرح ہلتا ہوا چلا جیسے دیوانہ ہلتا ہوا چلتا ہے۔

اِنَّ فُلَانًا سَاقَ خَلِيْجًا لَّهٗ مِنَ الْعُرَيْضِ - اس نے ایک نہر نکالی عریض سے (عریض ایک نالہ ہے مدینہ کے قریب) محیط میں ہے کہ خَلِيْج جغرافیہ والوں کی اصطلاح میں سمندر کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو دور تک خشکی میں چلا جائے (جیسے خلیج فارس، اسکدرونہ، خلیج سویس وغیرہ)۔

كَانَ ثَمَّهٗ خَلِيْجٌ - وہاں ایک گہرا نالہ تھا۔

لَايَتَخَلَّجَنَّ فِيْ صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةَ - تیرے دل میں ایسا کوئی کھانا نہ چھبے جس میں تو نصاریٰ کی مشابہت سمجھے (یعنی کھانے پینے میں نصاریٰ یا اور کسی دوسرے قوم والوں کی مشابہت سے کچھ نہ ڈرنا چاہئے کیونکہ کھانا پینا پہننا وغیرہ دین سے کچھ تعلق نہیں رکھتا، مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب کے پکائے ہوئے کھانے بشرطیکہ وہ کوئی حرام چیز نہ پکائیں یا ان کے یہاں جو اقسام کھانے کی تیار کی جاتی ہیں ان سب کا کھانا مسلمانوں کو درست ہے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ تیرے دل میں کوئی کھانا نہ کھٹکے اگر تو ایسا کرے گا تو نصاریٰ کی مشابہت کرے گا کیونکہ نصاریٰ کے درویش (راہب) ہر شخص کا کھانا کھانے میں تامل کرتے ہیں جیسے ہندو تامل کرتے ہیں)۔

لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ لَاَوْرَدْتُّ الْمُخَالِفِيْنَ خَلِيْجَ الْمَنِيَّةِ - اگر آنحضرتؐ نے مجھ سے ایک عہد نہ کیا ہوتا تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اتارتا (ان کا کام تمام کر دیتا - اصل میں خلیج گہرے نالے کو کہتے ہیں اور اس نہر کو جو بڑی نہر سے نکالی جائے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اِنَّ الْحِكْمَةَ تَكُوْنُ فِيْ صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَخْتَلِجُ فِيْ صَدْرِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ فَتَسْكُنَ اِلٰى صَوَاحِبِهَا فِيْ صَدْرِ الْمُؤْمِنِ - (حضرت علیؓ نے فرمایا حکمت کی بات (یعنی علم) جہاں ہو وہاں سے حاصل کر یہ نہیں کہ علم حاصل کرنے میں شرم کرے اگر کافر کے پاس ہو تو اسی سے حاصل کرے مراد دنیوی علوم و فنون ہیں) بات یہ ہے کہ منافق کے دل میں حکمت کی بات کھٹکتی رہتی ہے یہاں تک کہ نکل کر حکمت کی دوسری باتوں کے ساتھ مل کر مومن کے دل میں آ کر ٹھہر جاتی ہے، دم لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن کا سینہ علم کا خزانہ ہے، مومن ہر

طرف سے علم حاصل کر کے اپنے سینہ کو علم کا گنجینہ بنا تا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے- منافق کیا کرتا ہے اگر علم کی کوئی بات حاصل بھی کر لیتا ہے تو اس پر عمل نہیں کرتا نہ وہ اس کے دل میں جمتی ہے آخر اس کے دل میں سے نکل کر مومن کے دل میں جا کر قرار پکڑتی ہے)-

اِخْتِلَاجُ - ایک بیماری ہے یعنی پھڑکنا-

خَلَجَتْهُ اُمُوْرُ الدُّنْيَا - دنیا کے کاموں نے اس کو مشغول کر دیا' پھنسا دیا-

تَخَالَجَ فِیْ صَدْرِیْ مِنْهُ شِیْءٌ - اس کی طرف سے مجھے کچھ شبہ ہے-

هُوَ بِمَنْزِلَهِ الْخَلَنْجِ تَقْشِرُهٗ لِحَاءً عَنْ لِحَاءٍ حَتّٰى تَصِلَ اِلٰى جَوْهَرِهٖ - جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرتا ہو (خود کوئی جوہر نہ رکھتا ہو) اس کی مثال خلنج کی سی ہے (جو ایک درخت ہے) تو اس کو چھیلتا جاتا ہے ایک پوست کے اندر دوسرا پوست (مغز کا نام نہیں) بڑی مشکل سے کہیں مغز تک پہنچتا ہے-

خُوْلَنْجَانُ - ایک مشہور دوا ہے' حریری نے کہا فِیْ صِحَافِ الْخَلَنْجِ خلنج کے پیالوں میں-

خَلْخَلَةٌ - حرکت کرنا' پھوکل ہونا-

تَخَلْخُلُ - ضد ہے تکاثف کی یعنی پھوکل ہونا - (اجزا کا الگ الگ ہونا بیچ میں خالی جگہیں ہونا)-

بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ - ان کی پازیبیں دکھلائی دے رہی تھیں' خلخل کی جمع ہے وہ ایک زیور ہے جو عورتیں پاؤں میں پہنتی ہیں جیسے خلخال-

خَلْدٌ - یا خُلُوْدٌ - ٹھہرنا' اقامت کرنا' ہمیشہ رہنا' باقی رہنا' چپک جانا' مل جانا-

اِخْلَادٌ - مائل ہونا' جھک جانا-

مَنْ دَانَ لَهَاوَا اَخْلَدَ اِلَيْهَا - جو شخص دنیا کا بندہ ہو جائے' اس کی طرف جھک جائے اسی سے قرآن میں اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ یعنی زمین کی طرف جھکا یہ سمجھا کہ مجھ کو ہمیشہ زندہ رہنا ہے یا ارض سے دنیا مراد ہے یا برے کام-

خُلُوْدٌ لَّا مَوْتَ - تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے تم کو موت نہیں آئے گی یہ خالد کی جمع ہے-

خَلَدَةٌ - بالا اسی سے ہے وِلْدَانٌ مخلَّدُوْنَ یعنی چھوکرے کانوں میں بالے پڑے ہوئے' بعض نے کہا ہمیشہ اسی حال میں رہنے والے' یعنی ہمیشہ امرد ہی بے ریش و بردت رہنے والے-

خَلَدٌ - دل-

خُلْدٌ - بہشت-

دَارُ الْخُلْدِ - آخرت-

خَلْسٌ - یا خِلِّیْسٰی - اچک لے جانا جیسے خَطْفٌ اور اِخْتِلَاسٌ ہے-

نَهٰى عَنِ الْخَلِيْسَةِ - آپ نے اس جانور کے کھانے سے منع فرمایا جو درندے کے منہ سے (مثلاً شیر بھیڑیے چیتے بور بچے کے منہ سے) چھڑایا جائے اور ذبح کرنے سے پہلے مر جائے-

لَيْسَ فِی النُّهْبَةِ وَلَا فِی الْخَلِيْسَةِ قَطْعٌ - جو مال لوٹ لیا جائے یا زبردستی اچک لیا جائے اس میں ہاتھ نہ کاٹ جائے گا' ایک روایت میں ولا فی الخلسة بے معنی وہی ہے-

سُئِلَ عَنِ الْخُلْسِ - آپ سے پوچھا گیا زبردستی چھین لینے کا کیا حکم ہے-

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ مَرَضًا حَابِسًا اَوْ مَوْتًا خَالِسًا - نیک اعمال میں جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم کو ایسی بیماری آ لگے جو نیک عمل کرنے سے روک دے یا اچانک موت آن پڑے (غفلت میں تم کو لے کر چل دے اس وقت پچھتاتے رہ جاؤ)-

سِرْحَتّٰى تَاْتِیَ فَتَيَاتٍ قُعْسًا وَّ رِجَالًا طُلْسًا وَّ نِسَاءً خُلْسًا - تو چلا جا یہاں تک کہ ایسی عورتوں سے ملے جن کے سینے ابھرے ہوئے ہیں اور ایسے مردوں سے جن کے رنگ خاکی ہیں (گرد آلود) اور ایسی عورتوں سے جو گندم گوں ہیں یا سانولی - یہ خلس سے نکلا ہے بمعنی گندم گونی -

صَبِیٌّ خِلَاسِیٌّ - یعنی سانولا لڑکا نہ گورا نہ کالا گیہواں

رنگ، عرب لوگ کہتے ہیں خَلَسَتْ لِحْیَتُهٗ اس کی ڈاڑھی کھچڑی ہوگئی (کچھ سفید کچھ کالی)-

هٰذَا اَوَانٌ یُخْتَلَسُ الْعِلْمُ- اب وہ وقت آن پہنچا جب علم روک دیا جائے گا (یعنی نبوت کا خاتمہ ہوا اب آسمان سے وحی آنی بند ہو جائے گی)-

هُوَ اِخْتِلَاسٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ- نماز میں ادھر ادھر نگاہ ڈالنا شیطان کا اچکا پن ہے (وہ آدمی کی نماز میں سے ایک حصہ یعنی خضوع خشوع اچک لے جاتا ہے)-

لَا یُقْطَعُ الْمُخْتَلِسُ- اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا-

اَلزَّعَارَةُ وَهِیَ الْخُلْسَةُ- زعارۃ یعنی اچک لے جانا-

وَاَخْلَسْتَ الزَّهْرَاءَ- آپ نے زہراء کو بھی اچک لیا (یعنی ان کو بھی اپنے پاس بلا لیا یہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہ کے انتقال کے بعد فرمایا آنحضرتؐ کی طرف خطاب کیا)-

خَلْسَةٌ- ایک بار اچکنا، مجمع البحرین میں ہے کہ اختلاس پوشیدہ ایسا مال اچک لینا جو محفوظ اور بند نہ ہو اور استلاب علانیہ چھین کر بھاگنا لڑائی نہ کرنا-

خَلْصٌ- ایک مقام کا نام ہے-

خَلْصٌ- دوست بمعنی خِلٌّ اور صَدِیْقٌ ہے-

خَلَاصٌ- رہائی اور چھٹکارا-

خَلُوْصٌ اور خَالِصَةٌ- اپوٹ نتھرا صاف بے آمیزش ہونا-

اِخْلَاصٌ- صاف کرنا بے ریا کام کرنا خالص خدا کی رضامندی کے لئے جیسے تَخْلِیْصٌ ہے-

خُلَاصَةٌ یا خِلَاصَه- صاف کیا ہوا گھی اور مختصر چنا ہوا کلام-

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ- قل ہو اللہ احد، کیونکہ اس میں خالص خدا کی صفات کا ذکر ہے اور کوئی بیان نہیں یا جو کوئی اس کو پڑھے اس نے خالص توحید کی-

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یَوْمُ الْخَلَاصِ قَالَ یَوْمَ یَخْرُجُ اِلَی الدَّجَّالِ مِنَ الْمَدِیْنَةِ کُلُّ مُنَافِقٍ وَّ مُنَافِقَةٍ فَیَتَمَیَّزُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْهُمْ وَ یَخْلُصُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ- لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ خلاص کا دن کون سا دن ہے؟ فرمایا وہ دن جب مدینہ سے ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کے پاس چل دیں گے (جو مدینہ کے باہر ٹھہرا ہوگا) اور سچے مسلمان منافقوں سے جدا ہو جائیں گے، ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے (معلوم ہوا کہ منافق اس امت میں ہمیشہ باقی رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کا شریک ہو جائے گا جس شخص کو دل سے خدا اور رسول پر ایمان نہ ہو اس کو عاقبت کا ڈر نہ ہو لیکن ظاہر میں برادری کے ڈر سے یا دوسرے مسلمانوں کے شرم سے اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرے وہ منافق ہے- ہمارے زمانہ میں اس قسم کے نام کے مسلمان کثرت سے ہو گئے ہیں، خصوصاً جب سے نیچریت اور الحاد کا بازار علی گڑھی تعلیم کے طفیل سے گرم ہوا ہے اللہ رحم کرے) اس گروہ کے بعض افراد تو ایسے ہیں جن میں کچھ شرم و حیا باقی ہے اور وہ اپنے الحاد کو چھپائے رکھتے ہیں اور شرما شرمی سے مسلمانوں کے ساتھ نماز روزے میں شریک ہو جاتے ہیں اور بعض افراد تو ایسے دیکھنے میں آئے کہ ان کو علانیہ مسلمانوں سے نفرت ہے وہ جس گاؤں یا بستی میں جاتے ہیں شریف، خاندانی اور ذی علم مسلمانوں سے ملاقات تک نہیں کرتے لیکن اگر کوئی ٹٹ پونجیا چٹہ کا رہاف کا سٹ ہی سہی وہاں ہو تو اس سے ضرور ملتے ہیں اس کے ساتھ صحبت گرم رکھتے ہیں، خدا و رسول اور قرآن سے ان کو کچھ غرض نہیں، نماز روزے کا یہ حال ہے کہ پیدائش سے لے کر وفات تک نماز کو جانتے بھی نہیں کیا چیز ہے رمضان کا مہینہ آئے اور چلا جائے ان کو خبر بھی نہیں ہوتی، عید اور جمعہ کی نماز تک کو وہ مسجد میں آنا عار سمجھتے ہیں، یہ لوگ مسلمان کیسے ہیں، پکے کافر ہیں اور جو کوئی ان کو مسلمان سمجھے یا مسلمانوں کی طرح ان کے جنازے کی نماز پڑھے یا ایصال ثواب یا فاتحہ کرے یا مسلمانوں کے مقبرے میں ان کو گاڑے، اس کے بھی اسلام میں گفتگو ہے، ہائے مسلمانوں کی کم بختی وہ ایسے افراد کو مسلمانوں میں شریک کرتے ہیں اگر ان کو کوئی عالی عہدہ مل جائے تو چند جھوٹے مسلمان جو حقیقت میں منافق ہیں جمع ہو کر ان کو مبارک باد دیتے ہیں، ان کے سامنے اڈرس پیش کرتے

ہیں ان کے ترقی اور اعزاز کو اسلام کے نیشن کی ترقی اور اعزاز خیال کرتے ہیں-

فَلْيَخْلُصْ هُوَ وَوَلَدُهُ لِيَتَمَيَّزَ مِنَ النَّاسِ - وہ اور اس کا لڑکا الگ ہو جائے-

خَلَصُوْا نَجِيًّا - الگ ہو کر صلاح کرنے لگے-

اِنَّهُ قَضٰى فِيْ حُكُوْمَةٍ بِالْخَلَاصِ - حضرت علیؓ نے ایک مقدمہ میں یہ فیصلہ کیا کہ مشتری اپنی ثمن بائع سے پھیر لے جب وہ چیز جو بیچی گئی تھی ایک اور شخص کی ملک نکلی-

قَضٰى فِيْ قَوْسٍ كَسَرَهَا رَجُلٌ بِالْخَلَاصِ - شریح قاضی نے ایک کمان میں جس کو ایک شخص نے توڑ ڈالا تھا یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس کی قیمت بھر دے-

عَلٰى اَرْبَعِيْنَ اُوْقِيَةٍ خِلَاصٍ - چالیس اوقیہ کھری پر (جن میں کھوٹ نہ ہو)-

فَلَمَّا خَلَصْتُ بِمُسْتَوًى - جب میں ایک ہموار میدان میں پہنچا-

فَلَمَّا خَلَصْتُ - جب میں دوسرے آسمان پر پہنچا' عرب لوگ کہتے ہیں خَلَصَ فُلَانٌ اِلٰى فُلَانٍ - فلاں شخص فلاں شخص کے پاس پہنچ گیا-

خَلَصَ - کا معنی نجات پایا بھی آیا ہے-

اَنِّيْ اَخْلُصُ اِلَيْهِ - میں اس پیغمبر تک پہنچ سکوں گا (یہ ہرقل کا کلام ہے)-

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دوس قبیلے کی عورتیں ذی الخلصہ پر اپنے چوتڑ نہ مٹکائیں گی (ذی الخلصہ ایک بت خانہ تھا یمن میں- مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب پھر لوگ اسلام سے پھر کر مشرک بن جائیں گے اور ان کی عورتیں اس بت خانہ کا طواف کر کے اپنے چوتڑ وہاں مٹکائیں گی' کرمانی نے کہا خلصہ ایک بت خانہ تھا فارس میں اس کو کعبہ یمانی کہتے تھے گویا اس کعبہ کی نقل بنائی تھی' نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے جریر بن عبداللہ کو بھیج کر اس بت خانہ کو غارت کرایا تھا)-

فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ - وہ اپنی قوم سے الگ ہو جائے گا (ان میں نکل بھاگے گا- ایسا نہ ہو اس کا نام مجاہدین میں شمار کیا جائے اور جہاد کے لیے اس کو جانا پڑے)-

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مُّخْلِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قِيْلَ مَا اِخْلَاصُهَا قَالَ اَنْ تَحْجِزَهٗ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ - جس نے خلوص سے لا الہ الا اللہ کہا وہ بہشت میں جائے گا لوگوں نے کہا خلوص کا کیا معنی؟ آپ نے فرمایا خلوص یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان سے رکا رہے (یہ کلمۂ توحید اس کو حرام کاموں سے روکے' اگر صرف کلمہ زبان سے پڑھتا ہے لیکن بے خوف و خطر حرام کام کرتا رہتا ہے تو اس میں خلوص نہیں ہے)-

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ - مگر تیرے اخلاص والے بندوں پر میرا زور نہیں چلے گا- امام غزالی نے کہا جو شخص بہشت کے حظوظ حاصل کرنے اور دوزخ کی تکلیفوں سے بچنے کے لئے عبادت کرتا ہے وہ مخلصین میں نہیں ہے بلکہ علتی ہے لیکن اس کی بہ نسبت مخلص ہے جو دنیا کی نقد اور فانی لذات کا خواہاں ہے-

میں:- کہتا ہوں کئی صوفیہ نے اسی طرح امام غزالی کے موافق کہا ہے لیکن مجھ کو اس سے اتفاق نہیں ہے ہر کوئی عبادت آخر کسی غرض کے لئے کرتا ہے بے غرض عبادت کرنے کا جو دعوٰی کرے وہ کافر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے یدعون ربھم خوفاً وطمعاً' ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے: دوزخ سے ڈر کر اور بہشت کی خواہش سے' البتہ یہ صحیح ہے کہ اخلاص کے درجات ہیں' اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی خالص دیدار الٰہی اور قرب حضرت شاہنشاہی کا خواہاں ہو کیونکہ یہ بہشت کی نعمتوں میں سب سے اعلیٰ نعمت ہے مؤمنین کو حاصل ہو گی اور یہ بھی ایک درجہ ہے کہ آدمی دنیا کی فانی لذتوں سے منہ موڑ کر آخرت کی باقی اور پائیدار لذتیں مثلاً حور و قصور و غلمان وغیرہ کا طالب ہو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اس لئے کہ جب آدمی بہشت کا خواہاں ہوا تو گویا دیدار الٰہی کا بھی خواہاں ہوا اس لئے کہ بہشت کی لذتوں میں بڑی لذت یہی ہو

گی' یا اللہ تو ہم کو اور اپنے سب مومن بندوں کو اس نعمت سے شرف فرما - آمین -

مجمع البحرین میں ہے کہ اخلاص یہ ہے کہ آدمی نیک عمل سے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی کا خواہاں ہو نہ شہرت چاہے نہ ناموری نہ لوگوں کی تعریف اور ثناء یہ سب باتیں اس کے نزدیک محض لغو اور بے حقیقت ہوں - ایک بزرگ سے منقول ہے ان سے کسی نے کہا تم کو ریا کا ڈر نہیں ہے انھوں نے کہا اللہ کے سوا ہے کون جس کو میں ریا کروں گا - عارفین خدا اللہ تعالیٰ کے دھیان میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ ان کو سوا خدا کے کچھ سوجھتا ہی نہیں تو وہ ریا کس کے لئے کریں گے - وحدت شہود کے یہی معنی ہیں کہ جیسے تارے آفتاب نکلنے کے بعد دکھلائی نہیں دیتے گو موجود رہتے ہیں اسی طرح اللہ کے سوا اور سب چیزیں نظر سے اور دل سے غائب غلہ ہو جائیں -

معانی الاخبار میں ہے کہ مخلص وہ ہے جو بندوں سے کسی بات کا طالب نہ ہو اور جو کچھ اس کو مل جائے اس پر خوش اور مگن رہے اور جب اس کے پاس کوئی چیز بچ رہے تو اللہ کی راہ میں اس کو دے ڈالے) -

اِنِّیْ لَا اَخْلُصُ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ مِنْ اِزْدِحَامِ النَّاسِ - میں لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے حجر اسود تک نہیں پہنچ سکتا -

وَلَمْ یَخْلُصْ اِلَی الصَّعِیْدِ - اور مٹی تک نہیں پہنچ سکے -

خَلْطٌ - ملا دینا' جیسے مَزْجٌ بعض نے کہا مَزْجٌ خاص ہے ان چیزوں سے جو رقیق ہوں جیسے پانی شراب وغیرہ اور خلط عام ہے -

لَا خِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ[1] - نہ جانوروں کو ملا دینا چاہئے نہ گڑھے میں لے جانا چاہئے کہ زکوٰۃ کے تحصیل دار کی ان پر نظر نہ پڑے (ملا دینے سے جانور والوں کی یہ غرض ہوتی ہے کہ زکوٰۃ کم دینا پڑے مثلاً ہر چالیس بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک زکوٰۃ کی ایک بکری واجب ہے - اب تین شخص جن کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہوں یہ کریں کہ زکوٰۃ کا تحصیل دار جب آئے تو اپنی بکریاں ملا کر اکٹھی کر دیں تا کہ ایک یہ بکری زکوٰۃ میں لے جائے اگر الگ الگ رکھتے تو تین بکریاں لے جاتے) -

وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ - اگر مال دو آدمیوں کا ایک جگہ ملا ہوا ہو تو وہ اپنے حصہ رسد کے موافق زکوٰۃ ایک دوسرے سے مجرا لیں (مثلاً ایک شریک کی چالیس گائیں تھیں ایک کی تیس اور دونوں کے جانور ملے جلے تھے اور زکوٰۃ کے تحصیل دار نے ایک مسنہ لیا ایک تبیعہ (تبیعہ ایک سال کی بچھیری جو دوسرے سال میں لگی ہو اور مسنہ اچھی پوری گائے) تو مسنہ والا اس کی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے پھیر لے اس طرح تبیعہ والا ۴/۷ اپنے شریک سے' اسی طرح اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور زکوٰۃ والا دو بکریاں سو والے کی لے لے تو وہ ۱/۳ ان کی قیمت کی پچاس بکریوں والے شریک سے مجرا لے اور زکوٰۃ والا پچاس والے بکریوں میں سے دو بکریاں لے لے تو وہ ۲/۳ ان کی قیمت کے سو والے شریک سے مجرا لے -

نَهٰی عَنِ الْخَلِیْطَیْنِ اَنْ یُّنْبَذَا - آنحضرتؐ نے دو طرح کے میووں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا (مثلاً گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر یا منقی اور تازے انگور کو ملا کر یا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگو لے کیونکہ اس میں نشہ جلدی سے آ جاتا ہے' اب امام مالک اور احمد نے ایسے نبیذ کو مطلقاً حرام رکھا ہے گو اس میں نشہ نہ آئے اور اکثر اہل حدیث کا یہی قول ہے - لیکن بعض علماء نے اس کو جائز رکھا ہے جب تک اس میں نشہ پیدا نہ ہو اور نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے -)

مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا اِلَّا اَهْلَكَتْهُ - جس مال میں زکوٰۃ مل جائے (یعنی اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے بلکہ زکوٰۃ کا مال اسی میں ملا رہے) تو وہ مال تباہ ہو جائے گا (مالک مال کو

---

[1] محیط میں ہے کہ وراط یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بکریاں کسی اپنے دوست کو دے دے بیس اپنے پاس رکھے تا کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار زکوٰۃ نہ لے سکے کیونکہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے - (م)

نقصان ہوگا اس کا تجربہ ہو چکا ہے' بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زکوٰۃ کا تحصیل دار زکوٰۃ کے مال میں خیانت کرے اور اس کا کوئی حصہ اپنے مال میں شریک کر لے بیت المال میں داخل نہ کرے تو اس کا مال تلف ہو جائے گا' وہ زکوٰۃ کا روپیہ جو اس نے چوری سے رکھ لیا ہے اس کے مال کو بھی تلف کر دے گا)۔

اَلشَّرِیْکُ اَوْلٰی مِنَ الْخَلِیْطِ وَالْخَلِیْطُ اَوْلٰی مِنَ الْجَارِ - شفعہ میں شریک کا حق خلیط پر مقدم ہے اور خلیط کا حق ہمسایہ پر مقدم ہے (مطلب یہ ہے کہ شریک کے ہوتے ہوئے خلیط کو شفعہ کا حق نہ ہوگا اور خلیط کے ہوتے ہوئے ہمسایہ کو حق نہ ہوگا - شریک وہ جو جائداد بیعہ میں حصہ دار ہو اور خلیط وہ جو جائداد کے خارجی حقوق میں مثلاً رستے ہی یا پانی لینے میں شریک ہو)۔

رَجَعَ الشَّیْطَانُ یَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ - شیطان لوٹ کر آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے لتھیڑنا چاہتا ہے (ادھر ادھر کے دنیاوی خیالات اس کے دل میں ڈالتا ہے' نماز کو خراب کرتا ہے)۔

مَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ قَالَ الْخَفَقُ وَالْخِلَاطُ - آپ سے پوچھا گیا غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے آپ نے فرمایا ذکر کو فرج میں گھسیڑنے اور غائب کرنے اور جورو مرد کے ملنے سے (یعنی جماع سے)۔

لَیْسَ اَوَانَ یَکْثُرُ الْخِلَاطُ - یہ بہت جماع کرنے کا وقت نہیں ہے۔

وَکَانَ الْمُدَّعِیْ حُوَّلًا قُلَّبًا مِخْلَطًا مِزْیَلًا - (دو شخص معاویہ کے پاس آئے ایک نے دوسرے پر مال کا دعویٰ کیا لیکن) مدعی بڑا الپاٹیا بات پلٹنے والا اور دھوکہ دینے والا چترا نکلا۔

مِخْلَطٌ - اس شخص کو کہتے ہیں جو چیزوں کو ملا کر لوگوں پر ملتبس کر دے ان کو دھوکہ دے۔

وَ اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ مَالَہٗ خِلْطٌ - ہم میں سے ایک اس طرح کا (سوکھا) پائخانہ کرتا جیسے بکری کرتی ہے (سوکھی مینگنیاں) اس میں لپٹاؤ چپک بالکل نہ ہوتی (کیونکہ وہ جو کی خشک روٹی کھاتے تھے یا درختوں کے پتے اس لئے پائخانہ میں تری اور لتھڑا پن نہ ہوتا)۔

اَمَّا اَنَا فَلَا اَخْلِطُ حَلَالًا بِحَرَامٍ - (ایک شخص نے اپنی جورو کو حیض کی حالت میں تین طلاق دے دیں شریح قاضی نے کہا) میں تو حرام اور حلال کو نہیں ملاؤں گا (یعنی اس حیض کی جس میں اس نے طلاق دیا عدت میں محسوب نہیں کروں گا کیونکہ اس کے کچھ حصے میں وہ عورت اپنے خاوند کے لئے حلال تھی کچھ حصہ میں حرام)۔

وَظَنَّ النَّاسُ اَنْ قَدْ خُوْلِطُوْا وَمَا خُوْلِطُوْا وَلٰکِنْ خَالَطَ قَلْبَھُمْ ھَمٌّ عَظِیْمٌ - لوگ یہ سمجھیں کہ ان کی عقل میں فتور آ گیا ہے حالانکہ فتور نہیں آیا بلکہ ان کے دلوں میں ایک بڑی فکر بیٹھ گئی ہے (وہ کیا آخرت کی فکر اس لئے دنیا دار لوگ ان کو دیوانہ سمجھتے ہیں)۔

اِخْتَلَطَ فِیْ اٰخِرِہٖ - اخیر میں اس کی عقل میں فتور آ گیا تھا (جیسے بڑھاپے میں اکثر آدمیوں کی عقل سٹھیا جاتی ہے)۔

کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ - ہم کو آنحضرتؐ کے زمانہ میں ملوان کھجور ملا کرتی (یعنی اچھی بری سب ملی جلی مخلوط)۔

بَیْعُ الْخِلْطِ - ملوان کھجور کی بیع۔

مُھِلُّوْنَ بِالْحَجِّ لَایَخْلِطُہٗ شَیْءٌ - حج کا احرام باندھنے والے اس میں اور کچھ (عمرہ) نہیں ملانے والے' ایک روایت میں مُھِلِّیْنَ ہے۔

خُلِّطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ - تیرا کام سب گول مول ہو گیا (یعنی شیطان کبھی تجھ کو ٹھیک بات بتلاتا ہے کبھی غلط)۔

مِنْ خُلَّاطِ السُّوْءِ - خلاط بہ ضمۂ خا و تشدید لام جمع ہے خالط کی اور خلاط بکسرۂ خا اور تخفیف لام مصدر ہے خَالَطَ کا معنی مل جانا جیسے اِخْتِلَاط اور خَلِط اور خُلْط اور خُلْطَۃٌ اور خِلِّیْطٰی اور خُلَّیْطٰی ہیں سب کے معنی مل جانا۔

خُلِّطَ عَلَیْہِ الْاَمْرُ - اس کا کام سب گول مال ہو گیا۔

اَخْلَاطٌ - سب قسم کے لوگ ملے جلے اچھے برے نیک معاش بدمعاش یا مختلف قوموں اور قبیلوں کے لوگ -

اِذَا خَالَطَ وَجَبَ الْغُسْلُ - جب مرد عورت سے مل گیا (دخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا -

مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِیْطٌ وَّ تَزْیِیْلٌ - چمکنے والے ریتیوں کا ملا دینا اور ہٹا دینا -

اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاهُمْ - مومن وہ ہے جو لوگوں سے خلط رکھے (ملتا جلتا رہے) اور ان کی ایذا دہی پر صبر کرے (کسی کو نہ ستائے یہ بہت بڑا درجہ ہے جو انبیا اور صدیقین کو حاصل ہوتا ہے عام لوگ جو اس کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے عزلت اور گوشہ گیری بہتر ہے) -

وَلَا یُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ - اس کے علم میں گمان اور شک کا نام نہیں (بلکہ اس کا علم سارا یقینی ہے وہ جزئیات اور کلیات سب کو بہ تحقیق جانتا ہے کیونکہ اس نے سب کو بنایا ہے اور سب چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں وہ اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو نہ جانے یہ عجیب بات ہے، صاحب البیت ادری بما فی البیت) -[1]

مُخَلِّطٌ - امامیہ کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو حضرت علیؓ سے محبت رکھے مگر ان کے دشمنوں پر تبرا نہ کرے اور اس کو بھی کہتے ہیں جس کا ایک مذہب نہ ہو کبھی کچھ اعتقاد رکھے کبھی کچھ -

خَلَّطَ فِیْ کَلَامِهٖ - پریشان تقریر کی گڑبڑ یعنی بیہودہ بکا -

خِلْطٌ مِّلْطٌ - وہ شخص جس کا نسب صاف نہ ہو -

رَجُلٌ خَلِطٌ - بیوقوف شخص -

خَلَاطَةٌ - فساد عقل، بیوقوفی -

خُلَطَاءُ - شریک جمع ہے خلیط کی -

خَلْعٌ - اتارنا، نکالنا جیسے نزع - بعض نے کہا نزع جلدی سے نکالنا اور خَلْعٌ مہلت اور آہستگی کے ساتھ نکالنا -

خُلْعٌ - عورت سے کچھ مال ٹھہرا کر اس کے بدل اس کو طلاق دینا - ایسے یہ مُخَالَعَةٌ ہے -

لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ - جب مدینہ والوں نے یزید کی بیعت سے نکل جانا چاہا (اس کی بیعت توڑنا چاہی) ہوا یہ کہ مدینہ والوں نے یزید کے فسق و فجور کا حال سن کر صلاح و مشورے کے لئے ایک مجلس کی اس میں عبداللہ بن عمرؓ کو بھی بلا بھیجا اور بعد صلاح و مشورے کے یہ قرار دیا کہ یزید کی بیعت توڑ دی جائے اس وقت تو عبداللہ بن عمرؓ خاموش رہے لیکن مجلس سے اٹھ کر اپنے گھر آ کر انھوں نے اپنے لوگوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ میں تو یزید سے بیعت کر چکا ہوں میں تو اس کی بیعت نہیں توڑوں گا اور جو کوئی یزید کی بیعت توڑ کر دوسرے کسی سے بیعت کرے اس سے مجھے کوئی تعلق نہیں ہے، یزید کو جب یہ خبر پہنچی تو اس نے بماتحتی مسلم بن عقبہ ایک لشکر بھیج کر مدینہ والوں کو تباہ کیا، صدہا ہزارہا آدمیوں کو قتل کا یا حرم محترم کی بے حرمتی کرائی، اس واقعہ کو واقعۂ حرہ کہتے ہیں جس کی آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے خبر دے دی تھی، صرف عبداللہ بن عمر اور ان کے متعلقین محفوظ رہے چونکہ انھوں نے یزید کی بیعت نہیں توڑی تھی، یزید کے بعد پھر عبداللہ بن عمرؓ نے نہ مروان سے بیعت کی نہ عبداللہ بن زبیرؓ سے نہ امام حسینؓ سے، اس لئے کہ کسی پر لوگوں کا اتفاق نہیں ہوا تھا جب امام حسینؓ اور عبداللہ بن زبیر شہید ہو گئے اور عبدالملک بن مروان کی خلافت جم گئی اور سب کا اتفاق اس پر ہو گی اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے بیعت کر لی) -

مَنْ خَلَعَ یَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ لَا حُجَّةَ لَهٗ - جو شخص مسلمان بادشاہ یا خلیفہ کی اطاعت سے (بلا وجہ شرعی) نکل جائے (ناحق بغاوت اور سرکشی پر کمر باندھے) وہ اللہ تعالےٰ سے ایسے حال میں ملے گا کہ اس کو (عذاب سے بچنے کے لئے) کوئی دلیل نہ ہو گی -

وَقَدْ کَانَتْ هُذَیْلٌ خَلَعُوْا خَلِیْعًا لَّهُمْ فِی

---

[1] گھر کے مالک پر گھر کے احوال مخفی نہیں - (م)

الْجَاهِلِيَةِ - ہذیل قبیلے نے جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص کو خلیع کر دیا تھا (یعنی اس کی حفاظت سے دست بردار ہو گئے تھے) عرب میں قاعدہ تھا کہ کسی شخص سے عہد کر کے اس کی حفاظت کے ذمہ دار بن جاتے تھے اگر وہ کوئی قصور کرتا تو اس کا تاوان بھرتے اس شخص کو حلیف کہتے پھر جب اس سے الگ ہو جاتے جو عہد کیا تھا وہ توڑ دیتے تو اس کو خلیع کہتے' امام اور خلیفہ بھی جب معزول ہو جائے تو اس کو خلیع کہتے ہیں گویا خلافت کا جامہ اس پر سے اتار لیا گیا-

اِنَّ اللّٰهَ سَيُقَمِّصُکَ قَمِيْصًا وَ اِنَّکَ تُلَاصُ عَلٰى خَلْعِهٖ - اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے گا اور لوگ تجھ سے یہ چاہیں گے اس کا اتارنا (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا مراد خلافت کا کرتہ ہے)-

اِنَّ مِنْ تَوْبَتِىْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِىْ - میری توبہ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنی ساری جائداد سے باہر ہو جاؤں (سب خیرات کر دوں) توبہ میں یہ بھی ہے اس کا معنی یہ ہے کہ توبہ کا ایک جز میں نے یہ بھی قرار دیا ہے یا توبہ قبول ہونے کا شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ سارا مال اپنا خیرات کر دیتا ہوں-

تَخَلَّعَ فِى الشَّرَابِ الْمُسْكِرِ - نشہ لانے والی شراب پینے میں مصروف ہو گیا' غرق ہو گیا' اس کی عادت کر لی-

فَكَانَ رَجُلٌ مِنْهُمْ خَلِيْعٌ - ایک شخص ان میں آزاد تھا' پینے کھانے والا یا شہدہ خبیث جس سے اس کے عزیز و اقربا سب بیزار تھے سب نے اس کو الگ کر دیا تھا-

اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ - خلع کرنے والی عورتیں وہی منافق عورتیں ہیں (مراد وہ عورتیں ہیں جو صرف خواہش نفسانی سے بلاضرورت اور بلاوجہ معقول اپنے خاوند سے الگ ہونا اور دوسرا خاوند کرنا چاہیں)-

خَالِعٌ - اس عورت کو کہیں گے جو خلع کرے اب اس میں اختلاف ہے کہ خلع فسخ نکاح ہے یا طلاق بائن ہے بہر حال خلع کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی البتہ نیا عقد کر سکتا ہے کبھی خلع کو طلاق بھی کہتے ہیں-

اِنَّ امْرَأَةً نَشَزَتْ عَلٰى زَوْجِهَا فَقَالَ عُمَرُ اِخْلَعْهَا - ایک عورت نے اپنے خاوند سے شرارت کی حضرت عمرؓ نے اس کے خاوند سے فرمایا تو اس کو طلاق دے دے-

مِنْ شَرِّمَا اُعْطِىَ الرَّجُلُ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ - آدمی کو جو باتیں دی جاتی ہیں (خدا کی طرف سے اس کے دل میں ڈالی جاتی ہیں) ان میں دو بہت بری ہیں ایک تو لالچ ہائے ہائے کرانے والی (رات دن آدمی اس کی وجہ سے رنج ہی میں رہتا ہے کتنا ہی مال و دولت ملے مگر نیت نہیں بھرتی طمع میں گرفتار رہتا ہے' دوسرے لوگوں پر حسد کرتا ہے) دوسری نامردی دل نکال دینے والا (ذرا سی بات میں اس کا دل دہل جاتا ہے' سینہ دھڑ دھڑ کرنے لگتا ہے گویا دل باہر نکلا پڑتا ہے- حقیقت میں آنحضرتؐ نے کیا عمدہ ارشاد فرمایا کمبخت طمع اور بزدلی سے بدتر کوئی چیز نہیں ہے یہی طمع او بزدل جب کسی قوم میں سما جاتی ہے بس وہ ذلیل ہو جاتی ہے' دوسری قومیں اس پر غالب ہو جاتی ہیں طمع ہی کی وجہ سے آدمی اپنے بھائیوں سے حسد کرنے لگتا ہے' اس سے نااتفاقی پھیلتی ہے اور نااتفاقی قوم کے خرابی کی جڑ ہے اب اس پر طرہ بزدلی آج کل ہند کے مسلمانوں میں یہ دو خصلتیں کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہیں- اس قسم کے مسلمان اگر صدیوں تک تعلیم پاتے رہیں گے اور ہر ایک ان میں فیلسوف کامل ہو جائے گا تو بھی جب تک نااتفاقی اور بزدلی کو ترک نہ کریں گے اور عمدہ اخلاق اختیار نہ کریں گے کتابوں کی ورق گردانی اور ایم اے' بی اے' ال ال ڈی بننے سے ان کو کبھی فلاح قومی نصیب نہ ہو گی)-

نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ يَّفْجُرُکَ - جو تیری نافرمانی کرے اس کو ہم نکال دیتے ہیں' اس سے ہم الگ ہو جاتے ہیں-

فَاخْلَعْ نَعْلَيْکَ - اپنی جوتیاں اتار ڈال (یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا تھا' اہل سنت کی اکثر روایتوں میں یہ ہے کہ وہ جوتیاں مردار گدھے کی کھال کی تھیں' امام جعفر صادقؒ سے بھی یہی منقول ہے' شیعہ کہتے ہیں کہ امام نے یہ تقیہ کے طور پر سنیوں سے ڈر کر تفسیر کی اور سعد بن عبد اللہ

قمی نے قائم سے اس کی تفسیر پوچھی تو انھوں نے فرمایا کہ نَعْلَيْکَ سے مراد حضرت موسیٰ کی بیوی ہے ان کو اپنی بیوی سے بڑی محبت تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ محبت اپنے دل سے نکال کیونکہ اگر جوتیاں مراد ہوتیں تو حضرت موسیٰ کی نماز ان میں جائز تھی یا نہیں اگر جائز تھیں تو اس وادی میں ان کو پہن کر جانا کیوں منع ہوا اگر ناجائز تھی تو حضرت موسیٰ پر یہ الزام آتا ہے کہ ان کو اتنا سا مسئلہ بھی معلوم نہ تھا اور انھوں نے اپنی نماز خراب کی۔

میں:- کہتا ہوں قائم سے یہ روایت صحیح نہیں ہے اگر نعل سے بیوی مراد ہوتی تو اللہ تعالیٰ بہ صیغۂ مفرد نعلک فرماتا نہ بصیغۂ تثنیہ کیونکہ حضرت موسیٰ کی دو بیبیاں نہ تھیں اور جس وقت یہ حکم ہوا اس وقت تک حضرت موسیٰ پیغمبر ہی نہیں ہوئے تھے اس کے علاوہ نماز یہودیوں کے مذہب میں جوتیاں اتار کر ادا کی جاتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہودی جوتیاں اتار کر نماز پڑھتے ہیں تم اس کے خلاف کرو جوتیوں سمیت نماز پڑھو اور کوئی وجہ نہیں کہ امام جعفر صادق قرآن کی تفسیر میں تقیہ کرتے یہ کوئی مسئلہ ایسا نہ تھا کہ جس کی وجہ سے ان کو مخالفین کی ایذا دہی کا ڈر ہوتا اس لئے یہ ساری تقریر جو صاحب مجمع البحرین نے کی ہے محض افترا پردازی معلوم ہوتی ہے۔

خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهٖ - اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔

خَلِيْعِيُّ - ایک شاعر تھا مشہور۔

خَلَاعَةٌ - ہتک اور عزت ریزی۔

خِلْعَةٌ - وہ لباس جو عزت کے طور پر آدمی کو پہنایا جائے۔

خِلْعَةٌ اور خُلْعَةٌ - بہتر مال کو بھی کہتے ہیں۔

خَلِيْعَه - آزاد عورت۔

خَلْفٌ - پیچھے اور بعد آنے والا گروہ' غلط بات' نالائق لڑکا۔

خِلَافَةٌ اور خَلِيْفٰی - قائم مقام ہونا۔

خَلَفٌ - قائم مقام' اچھا' نیک لڑکا' عوض اور بدل۔

خُلُوْفٌ اور خُلُوْفَةٌ - بدبو دار ہونا' بگڑ جانا' پہاڑ پر چڑھ جانا' پیوند لگانا۔

يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهٗ - اس علم کو پیچھے آنے والے گروہ میں سے اچھے اور نیک لوگ اٹھائیں گے (غلو کرنے والوں کی تحریف کو مٹیں گے اور غلط کاروں کی غلطیوں کو رفع کریں گے اور جاہلوں کی تاویلوں کا رد کریں گے یعنی ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایسے نیک اور اچھے عالموں کو پیدا کرے گا جو غلو اور تشدد کرنے والوں کا رد کریں گے اور سچی اور حق بات کو ظاہر کر دیں گے نہ افراط کریں گے نہ تفریط)۔

نہایہ میں ہے کہ خَلَفٌ اور خَلْفٌ ہر پیچھے آنے والے کو کہتے ہیں مگر بہ تحریک لام کا استعمال اچھے شخص کے لئے کیا جاتا ہے اور بہ تسکین لام نالائق اور برے شخص کے لئے۔

سَيَكُوْنُ بَعْدَ سِتِّيْنَ سَنَةً خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ - ساٹھ برس کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوں گے جو نماز کو تباہ کریں گے (یہ یزید کے حکومت کا زمانہ ہے اس کے بعد اکثر خلفائے بنی امیہ ایسے ہی گذرے جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے اور کوئی کوئی ان میں سے تو ایسا بدمعاش نکلا کہ نشہ میں نماز پڑھاتا تھا لاحول ولاقوۃ الا باللہ)۔

ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهٖ خُلُوْفٌ - اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا - یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عنایت فرما (جتنا وہ خرچ کرے اتنا ہی مال اس کو اور دے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔ خَلَفَ اللّٰهُ لَكَ خَلَفًا بِخَيْرٍ اور اَخْلَفَ اللّٰهُ عَلَيْكَ خَيْرًا - یعنی اللہ تجھ کو نیک بدل دے۔ بعض نے کہا اَخْلَفَ اللّٰهُ وہاں کہیں گے جس چیز کا بدل ہو سکتا ہے جیسے مال اور اولاد وغیرہ کے تلف میں اور خَلَفَ اللّٰهُ وہاں کہیں گے جس کا بدل نہیں ہو سکتا جیسے ماں باپ کے مر جانے پر اور کبھی خَلَفَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وہاں کہتے ہیں جب کسی شخص کا کوئی عزیز مر جاتا ہے۔

وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ - اس کے بعد تو اس کی جانشینی کر (یہ میت کی دعا میں آنحضرتؐ نے فرمایا یعنی اس کے مر جانے پر تو

اس کا کام کاج چلا)۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ - تم میری سنت اور خلفاء راشدین (ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علی اور حسن بن علی رضی اللہ عنھم) کی سنت کو اپنے اوپر لازم کرلو (حالانکہ خلفائے راشدین کا فعل سنت نہیں ہوسکتا مگر اس کو بھی سنت اس لئے کہ خلفاء راشدین بہت سے ایسے سنتوں کو بجالائیں گے جن کا علم لوگوں کو نہ ہوگا کہ وہ آنحضرتؐ کی سنت ہیں تو ان کو مجازاً خلفاء کی سنت کہہ دیا' بعض نے کہا وہ کام جو خلفائے راشدین نے اپنے اجتہاد اور رائے سے نکالے ان کو بھی آپ نے سنت فرمایا اس خیال سے کہ آئندہ لوگ ان کی مخالفت نہ کریں اور دین میں خرابی نہ پڑے۔

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا عَضُوْضًا - خلافت راشدہ جس میں سراسر دین داری اور حق پرستی ہوتی ہے تیس برس تک رہے گی پھر تو کٹنی بادشاہت ہے (دین اور استحقاق سے کوئی غرض نہ رہے گی جو زبردست ہوا وہ حاکم بن بیٹھا' اس حدیث کے رو سے معاویہ اور ان کے بعد والے حاکم سب بادشاہ گنے جائیں گے نہ کہ خلیفہ۔

لَایَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا اِلَی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً - اسلام کا دین بارہ خلیفوں کے زمانہ تک عزت کے ساتھ رہے گا (ان خلیفوں کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور امامیہ نے بارہ اماموں کو مراد لیا ہے اور اہل سنت کے علماء کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ' اللہ ہی کو معلوم ہے کہ یہ بارہ خلیفہ کون کون تھے بہرحال پانچ خلیفہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی تو ان بارہ میں سے تھے اب سات باقی رہے ممکن ہے کہ وہ فاصلہ کے ساتھ پیدا ہوں اور ان میں سے کچھ گذر گئے ہوں کچھ باقی ہوں' امام مہدی علیہ السلام سے بارہ کی تعداد پوری ہو جائے' بعض نے کہا یہ بارہ خلیفہ وہ ہیں جو امام مہدی کی اولاد میں ان کے بعد ہوں گے واللہ اعلم)۔

اَلْخِلَافَةُ فِیْ قُرَیْشٍ - خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی (یہ حدیث متواتر ہے اور اس پر صحابہ اور تمام مسلمانوں کا اجماع ہو چکا ہے کہ غیر قرشی کی خلافت جائز نہیں ہے البتہ غیر قرشی قرشی خلیفہ کا نائب اور صوبہ ہوسکتا ہے)۔

فَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُکُمْ - اللہ تعالیٰ تم کو حکومت دینے والا ہے (دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو)۔

تَسْمَعُنِیْ اُخَالِفُکَ - تو سنتا ہے میں تیرا خلاف کرتا ہوں: ایک روایت میں اُحَالِفُکَ حائے حطی سے ہے یعنی تجھ سے قسم کھاتا ہوں۔

لَوِ اسْتَخْلَفْتُ - کاش میں خلیفہ کر جاؤں یا اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو بہتر ہو (اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حذیفہؓ کی تصدیق کرنا اور عبداللہ بن مسعودؓ جو کہیں اس کو مان لینا حذیفہؓ تو آنحضرتؐ کے خاص راز دار تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ دین کے بڑے عالم تھے)۔

تَکَفَّلَ اللّٰهُ لِلْغَازِیْ اَنْ یُّخْلِفَ نَفَقَتَهٗ - اللہ نے غازی کے لئے یہ ذمہ لیا ہے کہ اس کا سب خرچہ واپس دلائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهُ - یا اللہ ابوسلمہؓ سے بہتر مجھ کو خاوند عنایت فرما - (یہ بیوی ام سلمہؓ نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد دعا کی تھی - اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام جہاں سے بہتر خاوند عنایت فرمایا وہ آنحضرت ﷺ کی بیوی بنیں)۔

فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ مَاخَلَفَهٗ عَلَیْهِ - وہ اپنے بچھونے کو جھٹک لے کیونکہ اس کو معلوم نہیں اس کے بعد کیا چیز اس کے بچھونے پر آ گئی (شاید کوئی زہریلا کیڑا آن کر بیٹھ گیا ہو اور بن جھاڑے اس پر لیٹ جائے تو وہ کاٹ کھائے)۔

فَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَیْرِ خِلَافَهٗ - ان کے پیچھے ہی عبداللہ بن زبیر اندر پہنچے۔

وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ - جو لوگ اس کے مرے پیچھے (دنیا میں) باقی رہ گئے ہیں ان میں تو اس کا جانشین بن (ان کی حفاظت کر' ان کا کام چلا جیسے میت اپنی زندگی میں کام چلاتا تھا)۔

وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ - (یا اللہ تو عباسؓ اور ان کے فرزند کو بخش دے) اور خلافت ان کے پس ماندوں میں قائم رکھ (یہ دعا آنحضرتؐ کی قبول ہوئی' عباسیوں نے کئی

سو برس تک خلافت کی اخیر خلیفہ مستعصم باللہ ہلاکو خاں کے ہاتھ سے مارا گیا' سارا بغداد لوٹا گیا جلایا گیا' ہزاروں آدمی مارے گئے اس روز سے خلافت کا نام ونشان جاتا رہا اور ہر ایک مسلمان حاکم بجائے خود خود مختار بن بیٹھا اور انا ولا غیری کا دعوٰی کرنے لگا)-

قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذُرِّيَاتِهِمْ - دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں آن پہنچا-

اَخْلَفْتَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ بِمِثْلِ هٰذَا - تو نے ایک غازی کے پیٹھ پیچھے ان کے جورو بچوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا-

كُلَّمَا نَفَرْنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ - جہاں ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے نکلے) تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ کر بکرے کی سی آواز نکالتا ہے' نبیب کہتے ہیں اس آواز کو جو بکرا بکری پر چڑھتے وقت نکالتا ہے-

فَخَلَفَتْنِيْ بِنِزَاعٍ وَّ حَرَبٍ - میرے پیچھے لڑتی غصہ کرتی رہ گئی- اگر خَلَّفَتْنِيْ بہ تشدید لام ہو تو ترجمہ یوں ہوگا مجھ کو لڑتا بھڑتا غصہ کرتا چھوڑ گئی-

خَيْرُ الْمَرْعٰى اَلْاَرَاكُ وَالسَّلَمُ اِذَا اَخْلَفَ كَانَ لَجِيْنًا - بہترین چارہ (اونٹوں کا) اراک اور سلم ہے جب دوبارہ پتے نکالتا ہے تو اس کا کوٹ کر آٹے میں ملا کر اچھا چارہ بنتا ہے (عرب لوگ اس کو لجین بہ فتحہ لام کہتے ہیں اور لُجین بہ ضمہ لام چاندی کو کہتے ہیں)-

حَتّٰى اٰلَ السُّلَامٰى وَ اَخْلَفَ الْخُزَامٰى - یہاں تک کہ ہڈیوں میں مغز آ گیا اور خزامٰی (ایک درخت ہے اس میں خوشبودار پھول ہوتے ہیں) میں پتے نکل آئے یہ خِلْفَةٌ سے نکلا ہے- یعنی وہ پتہ یا پھل جو اگلے پتے اور پھل کے بعد نکلے-

اَتَخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِيْ - کیا میں اپنی ہجرت کو خراب کر کے پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی مکہ میں مروں گا چونکہ صحابہ نے آنحضرتؐ کی رفاقت اختیار کی تھی اور مکہ کو اللہ کے واسطے چھوڑ کر مدینہ میں ہجرت کی تھی اُس لیے وہ مکہ میں مرنا برا سمجھے)-

اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ - کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد پیچھے رہ جاؤں گا (یعنی دوسرے صحابہ آپ کے ساتھ مدینہ میں جائیں گے اور میں مکہ میں پڑا رہوں گا وہیں مر جاؤں گا)-

لَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ - تو شاید زندہ رہے (اور اللہ تیری وجہ سے بعض کو فائدہ پہنچائے بعض کو نقصان) ایسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاصؓ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدت تک زندہ رہے' عراق کا ملک انھوں نے فتح کیا' بہت سا مال غنیمت حاصل کیا مسلمانوں کو فائدہ پہنچایا' کافروں کا خوب نقصان کیا-

فَخَلَّفْنَا فَكُنَّا اٰخِرَ الْاَرْبَعِ - ہم کو پیچھے کر دیا' ہم چاروں کے اخیر میں تھے-

حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ - پرندہ ان کے فوج کی ٹکڑیوں پر سے گذرے گا تو ان سے آگے نہ بڑھ سکے گا (یہ نہ ہوگا کہ پرندہ ساری فوج سے آگے نکل جائے اور فوج اس کے پیچھے رہ جائے اس قدر بے شمار فوج ہوگی)-

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ - نماز میں صفیں برابر کرو آگے پیچھے مت رہو ایسا کرو گے تو تمہارے دلوں میں بھی پھوٹ پڑ جائے گی (کیونکہ اختلاف ظاہری اختلاف باطنی کا سبب پڑے گا' دوسری روایت میں ہے صفیں برابر رکھو اس لئے کہ صفوں کا برابر کرنا نماز کے قائم کرنے کا ایک جز ہے' افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے نماز میں صف برابر کرنے کا خیال بالکل چھوڑ دیا ہے کوئی آگے رہتا ہے کوئی پیچھے' سنت یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کا بایا پاؤں دوسرے کے داہنے پاؤں سے اور داہنا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے اور کندھا کندھے سے ملا رہے' بیچ میں کوئی خالی جگہ نہ چھوٹے اور جب تک آگے کی صف پوری نہ بھر لے اس وقت تک پیچھے کی صف میں کوئی کھڑا نہ ہو- بعض اماموں کے نزدیک اگر آگے کی صف میں جگہ ہوتے ہوئے کوئی پیچھے کھڑا ہو تو اس کی نماز درست ہی نہ ہوگی اور مکروہ تو سب کے نزدیک ہوگی)-

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ - اپنی صفیں برابر رکھو نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے مونھوں میں اختلاف ڈال دے گا (محبت کے بدلے آپس میں بغض ونفاق پھیلے گا یا قیامت کے دن تمہارا منہ پیچھے کی طرف کر دے گا یا تمہاری صورتیں دنیا ہی مسخ کر دے گا معاذ اللہ - طیبی نے کہا دلوں سے منہ مراد ہیں یعنی ہر ایک کی رائے اور مت جدا گانہ ہو جائے گی اتفاق کے بدل اختلاف پڑے گا)-

اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ - جب وعدہ کرے تو خلاف کرے کبھی پورا نہ کرے (یہ منافق کی نشانی ہے)-

خُلْف - بہ ضمہ لام اسم مصدر ہے بہ معنی وعدہ خلافی -

خِلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ - روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور پسندیدہ ہے-

خِلْفَه اور خُلُوْف - منہ کی بو بدل جانا (اصل میں خلفہ اس روئیدگی کو کہتے ہیں جو دوسری روئیدگی کے بعد ہو پھر اس بو کو کہنے لگے جو دوسری بو کے بعد پیدا ہو)-

لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ - ترجمہ وہی ہے-

وَمَا اَرَبُكَ اِلٰى خُلُوْفِ فِيْهَا - تجھے عورت کے منہ کی بو سونگھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا روزہ دار کو اپنی عورت کا بوسہ لینا درست ہے)-

لَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يَتْرُكْ اَهْلَهٗ خُلُوْفًا - ہم جانتے ہیں کہ محمد ﷺ نے اپنے گھر والوں کو بے وارث اور بے وسیلہ نہیں چھوڑا' عرب لوگ کہتے ہیں حَيٌّ خُلُوْفٌ یہ قبیلہ بن مردوں کا ہے- یعنی اس میں نری عورتیں ہی عورتیں ہیں-

لَنَتْرُكَنَّهَا خُلُوْفًا - ہم اس قبیلہ کو بن مرد وا کر دیں گے (اس کے مرد سب مار ڈالیں گے نری عورتیں رہ جائیں گی)-

وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ - ہمارے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں (غائب ہیں یہاں موجود نہیں ہیں)-

فَاَتَيْنَا الْقَوْمَ خُلُوْفًا - ہم ان لوگوں کے پاس آئے دیکھا تو نری عورتیں ہی عورتیں ہیں-

اِنَّ عَيَالَنَا لَخُلُوْفٌ - ہمارے بال بچے غائب ہیں-

وَنَفَرُنَا خُلُوْفًا - بہ نصب یہ حال ہے جو قائم مقام خبر کے ہے معنی وہی جو اوپر گذر چکے' کرمانی نے کہا خلوف خالف کی جمع ہے بہ معنی پانی کے لئے گیا ہو یا غائب یعنی ہمارے مرد پانی لانے کو گئے ہوئے ہیں یا غائب میں ہم کو یہاں چھوڑ گئے ہیں-

اَلدِّيَةُ كَذَا وَ كَذَا خَلِفَةً - دیت میں اتنی حاملہ اونٹنیاں دینا ہوں گی-

خَلِفَة - پیٹ والی اونٹنی اس کی جمع خَلِفَاتٌ اور خَلَائف ہے-

خَلِفَتْ - حاملہ ہوئی -

اَخْلَفَتْ - بدل گئی -

ثَلَاثُ اٰيَاتٍ يَقْرَؤُهُنَّ اَحَدُكُمْ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ سِمَانٍ عِظَامٍ - تین آیتیں ایسی ہیں اگر کوئی ان کو پڑھے تو وہ اس کے لئے تین گابھن موٹی بڑی اونٹنیوں سے بہتر ہیں-

لَمَّا هَدَمُوْهَا ظَهَرَفِيْهَا مِثْلُ خَلَائِفِ الْاِبِلِ - قریش کے لوگوں نے جب کعبہ کو گرایا (اس کو دوبارہ بنانے کے لئے) تو اس کے نیچے (نیو میں) اتنے بڑے بڑے پتھر نکلے جیسے پیٹ والی اونٹنیاں-

فَتَرَكْتُ اَخْلَافَهَا قَائِمَةً - میں نے ان کے تھن اٹھے ہوئے چھوڑ دئے - یہ خلف کی جمع ہے بہ معنی تھن، بعض نے کہا تھن کا وہ مقام جو دودھ دوہنے والا انگلیوں سے تھامتا ہے-

لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكَ بِالْكُفْرِ لَبَنَيْتُهَا عَلٰى اَسَاسِ اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفَيْنِ فَاِنَّ قُرَيْشًا اِسْتَقْصَرَتْ مِنْ بِنَائِهَا - (عائشہ) اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گذرا ہوتا تو میں کعبہ کو اس پایہ پر اٹھاتا جو حضرت ابراہیمؑ نے رکھا تھا اور اس میں دو پشتیں رکھتا (دو دروازے تو ہر دروازے کے مقابل ایک پشت ہوتی) کیونکہ

قریش نے اس کو چھوٹا کر دیا - ایک روایت میں خِلْفَیْنِ بہ کسرۂ خا ہے یعنی دو کنگورے چھاتیوں کی طرح -

وَجَعَلْتُ لَهُ خِلْفًا - اس میں پیچھے کی طرف بھی ایک دروازہ رکھتا یا ایک کنگورہ اس میں بناتا (گنبد) -

ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ - پھر میں پیچھے کی طرف سے ان کی طرف جاتا (جو نماز کے لئے مسجد میں نہیں آئے) ان کے گھر جلا دیتا - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے میں ظاہر میں تو نماز قائم کرتا (ان کو معلوم ہوتا میں مسجد میں ہوں) اور غفلت میں ان لوگوں کے پاس جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دیتا' بعض نے یوں ترجمہ کیا میں جماعت سے پیچھے رہ جاتا اور ان لوگوں کے پاس جا کر ان کے گھر جلا دیتا' نووی نے کہا یہ جماعت سے پیچھے رہ جانے والے منافق لوگ تھے کیونکہ مومن کی یہ شان نہیں کہ ایک ہڈی کی طمع میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہونا چھوڑ دے اور نماز سے عشا کی یا جمعہ کی نماز یا ہر نماز مراد ہے -

میں: - کہتا ہوں اس حدیث سے تعزیر بالنّار کا جواز نکلتا ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے -

مَامِنْ رَجُلٍ یُخَالِفُ اِلَی امْرَاَةِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ - جو کوئی مجاہد کے پیچھے (جب وہ جہاد کے لئے گیا ہوا ہو) اس کی جورو کے پاس جائے -

وَخَالَفَ عَنَّا عَلِیٌّ وَالزُّبَیْرُ - اور (سقیفہ میں جہاں خلافت کا مشورہ ہو رہا تھا) حضرت علی اور زبیرؓ ہمارے پیچھے رہ گئے (یعنی سقیفہ میں نہیں آئے' ان کا نہ آنا اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرتؐ کی وفات کے رنج والم میں غرق اور آپ کی تجہیز و تکفین کی فکر میں تھے باوجود اس کے حضرت علیؓ کو یہ ناگوار ہوا کہ ان کے بغیر شریک کئے لوگوں نے اتنے بڑے کام کا فیصلہ کر لیا اور شروع شروع میں چھ مہینے تک انھوں نے حضرت ابوبکرؓ سے بیعت نہیں کی جب حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہو گیا تو انھوں نے ابوبکر صدیقؓ کو اپنے گھر بلا کر معذرت کی اور ان سے بیعت کر لی اب ابوبکر صدیقؓ کی بیعت پر کل صحابہ کا اجماع ہو گیا سوائے ایک سعد بن عبادہ کے جو انصار کے رئیس تھے وہ خفا ہو کر شام کے ملک کو چلے گئے وہیں مر گئے) رافضی جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کے طور پر ابوبکر صدیقؓ سے بیعت کر لی تھی یہ بالکل عقل سلیم اور قیاس کے برخلاف ہے' اگر تقیہ منظور ہوتا تو شروع ہی سے بیعت کر لیتے اتنے دنوں خاموش کیوں بیٹھے رہتے' علاوہ اس کے ابوسفیان قریش کا رئیس اس وقت موجود تھا اس نے حضرت علیؓ سے کہا دیکھو خلافت قریش کے ایک ذلیل خاندان میں چلی گئی اس وقت اگر تم اٹھ کھڑے ہو تو میں یہ میدان سوار اور پیادہ فوج سے بھر دیتا ہوں لیکن حضرت علیؓ نے لڑنا اور مخالفت کرنا گوارا نہ کیا ایسی حالت میں تقیہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی - بات یہ ہے کہ رافضی خود بزدلے اور نامردے لوگ ہیں اور المرء یقیس علی نفسه[1] حضرت علی شیر خدا کی جن کی شجاعت اور بہادری سارے ملک عرب میں مسلم تھی اور بڑے بڑے بہادر آپ کا لوہا مان گئے تھے اپنی طرح سمجھتے ہیں' لاحول ولاقوۃ الا باللہ -

اِنَّ رَجُلًا اَخْلَفَ السَّیْفَ یَوْمَ بَدْرٍ - ایک شخص نے بدر کے دن اپنی تلوار پر ہاتھ ڈالا - اس کو نکالنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ ترکش پر پڑا' عرب لوگ کہتے ہیں - خَلَفَ لَهُ بِالسَّیْفِ جب پیچھے سے آن کر تلوار مارے -

وَجَدْتُ عُمَرَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخْلَفَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ - (میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا) دیکھا تو وہ نماز پڑھ رہے ہیں میں بھی ان کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا انھوں نے مجھ کو اپنے پیچھے سے گھما کر داہنی طرف کر لیا (جیسے آنحضرتؐ نے عبداللہ بن عباسؓ کو داہنی طرف کر لیا تھا) -

فَاَخْلَفَ بِیَدِهٖ وَ اَخَذَ یَدْفَعُ الْفَضْلَ - آپ اپنا ہاتھ پیچھے لے گئے اور فضل بن عباس کا منہ (اس عورت کی طرف سے) پھیرنے لگے -

---

[1] آدمی اپنے نفس پر (دوسروں کو) قیاس کرتا ہے - یعنی اپنے جیسا سمجھتا ہے - (م)

قَالَ لَهُ اَعْرَابِیٌّ اَنْتَ خَلِیْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاقَالَ فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الْخَالِفَةُ بَعْدَهٗ - ایک گنوار شخص ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا کہنے لگا کیا تم رسول خدا ﷺ کے خلیفہ ہو- (خلیفہ کہتے ہیں قائم مقام اور جانشین کو اس کی جمع خلفاء اور خلائف ہے) انھوں نے کہا نہیں' تب اس نے پوچھا پھر کون ہو؟ کہنے لگے میں آنحضرتؐ کے بعد پیچھے رہ جانے والا ہوں (میری قسمت ایسی نہ تھی کہ آپ کے ساتھ جاتا پیچھے رہ گیا ہوں)-

خَالِفه - اس شخص کو کہتے ہیں جس میں کچھ بھلائی اور تونگری نہ ہو یہ ابوبکر صدیقؓ نے براہ تواضع فرمایا' آفرین صد آفرین ان پر' بعض نے کہا خالفہ وہ جو بہت خلاف ہو-

اِنِّیْ لَاَحْسُبُکَ خَالِفَةَ بَنِیْ عَدِیٍّ - (جب سعید بن زیدؓ مسلمان ہو گئے تو خطاب حضرت عمرؓ کے والد نے یا اور کسی نے ان کے گھر والوں میں سے ان سے کہا) میں سمجھتا ہوں تم بالکل بنی عدی کے خلاف ہو یا پیچھے رہ جانے والے بے خبر شخص ہو تم میں کوئی بھلائی اور عمدہ صفت بنی عدی کی نہیں ہے-

اَیُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ خَالِفَتِهٖ - جو مسلمان کسی غازی کی قائم مقامی کرے اس کے بعد اس کے گھر والوں کی خبر رکھے جن کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے-

لَوْ اَطَقْتُ الْاَذَانَ مَعَ الْخِلِّیْفٰی لَاَذَّنْتُ - اگر خلافت کے کام اس قدر کثرت کے ساتھ مجھ کو نہ ہوتے اور میں اذان دے سکتا تو میں خود ہی اذان دیا کرتا (اذان دینے کی ایسی فضیلت ہے)-

خِلِّیْفٰی - بمعنی خلافت مگر اس میں کثرت کا معنی ہے جیسے رِمِّیًّا اور دِلِّیْلًا ہے-

خَلِیفه - ایک پہاڑ کا بھی نام ہے مکہ میں-

مَنْ تَحَوَّلَ مِنْ مِخْلَافٍ اِلٰی مِخْلَافٍ فَعَشْرُهٗ وَصَدَقَتُهٗ اِلٰی مِخْلَافِهِ الْاَوَّلِ اِذَا حَالَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ - جو کوئی ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں چلا جائے تو اس کا عشر اور صدقہ اس پہلے ضلع میں لیا جائے گا وہیں شریک رہے گا جب اس پر ایک سال پورا گذر جائے-

مِنْ مِخْلَافِ خَارِمٍ وَّ یَامٍ - خارم اور یام (دونوں قبیلے ہیں) کے پرگنوں میں سے-

وَبَعَثَ کُلًّا مِّنْهُمَا اِلٰی مِخْلَافٍ - ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک پٹی کا حاکم کیا-

تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ ہمارے پیچھے رہ گئے-

اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰی تُخَلِّفَکُمْ - جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ (اگر بیٹھے ہو) یہاں تک کہ وہ تم کو پیچھے کر دے (یعنی آگے نکل جائے) اکثر علما کے نزدیک یہ حکم ابتدا میں آپ نے دیا تھا پھر منسوخ کر دیا' بعض نے کہا منسوخ نہیں ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ حکم وجوباً ہے یا استحباباً اور علت یہ ہے کہ جنازہ دیکھ کر موت یاد آتی ہے اور موت ایک ہولناک امر ہے اور قاعدہ ہے کہ ہول کے وقت آدمی اپنی حالت بدل دیتا ہے بیٹھا ہو تو کھڑا ہو جاتا ہے' بعض نے کہا اگر جنازہ مسلمان کا ہے تو یہ کھڑا ہونا اس کی تعظیم کے لئے ہے اگر کافر کا ہے تو اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کی تعظیم کے لئے ہے مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آپ نے قیام تعظیمی سے منع فرمایا جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ عجمیوں کی طرح (ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے) مت کھڑے ہوا کرو' اس پر بھی بعض علماء نے دین دار عالم یا متشرع درویش کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز رکھا ہے اور نہی کو تنزیہ کے لئے سمجھا ہے یا یہ مطلب رکھا ہے کہ ہر کس و ناکس کے لئے کھڑا نہ ہوا کرو' اس کی عادت نہ کر لو جیسے ہند کے جنوبی ملکوں میں دستور ہے' حیدر آباد میں تو ایسے جاہل مسلمان بستے ہیں کہ اگر کوئی ان کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہو تو برا مانتے ہیں ناراض ہوتے ہیں- ہائے جہالت بھی کیا بری شی ہے اگر ذرا بھی دین کا علم رکھتے تو نہ کھڑے ہونے سے خوش ہوتے اور کھڑے ہونے سے منع کرتے جیسے آنحضرت ﷺ نے منع کیا اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ سعد بن معاذؓ جب آئے تو آپ نے انصار سے فرمایا قوموا الٰی سید کم تو اس سے قیام تعظیم تصور نہ تھا بلکہ سعد زخمی اور ناتوان تھے' مطلب یہ تھا کہ کھڑے ہو اور ان کو سواری

پر سے اتار لو- اگر تعظیم کے لئے قیام مقصود ہوتا تو یوں فرماتے قوموا لِسَیِّدِکُمْ -[1]

اَلْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَیْنَ طَرَفَیْهِ - (اشتمال اور) التحاف اور توشیح یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں میں مخالفت کرے یعنی جو کنارہ داہنے کندھے پر ہو اس کو بائیں بغل کے نیچے اور جو بائیں کندھے پر ہو اس کو داہنے بغل کے نیچے سے لے جا کر دونوں کناروں کو سینے پر باندھ لے- اس سے مقصود یہ ہے کہ رکوع کرتے وقت نمازی کی نگاہ اپنے ستر پر نہ پڑے اور رکوع یا سجدے میں کپڑا گرے نہیں-

خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ - دونوں کندھوں پر جو دونوں کنارے تھے ان میں مخالفت کی (یعنی وہی توشیح جس کا ذکر ابھی گذرا)-

اِنَّ اَقْوَامًا بِالْمَدِیْنَةِ خَلْفَنَا - کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں (وہ جہاد کے لئے ہمارے ساتھ نہیں آئے)-

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ خَلْفَ عَاصِمٍ - عاصم کے گئے بعد اللہ تعالیٰ نے قرآن اتارا (یعنی لعان کا حکم اترا)-

فَخَالِفُوْهُمْ - تم یہود اور نصاریٰ کا خلاف کرو- (وہ خضاب نہیں کرتے تم خضاب کرو)-

خَالِفُوا الْیَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا یُصَلُّوْنَ فِیْ نِعَالِهِمْ - تم یہودیوں کا خلاف کرو (جوتوں سمیت نماز پڑھو) وہ جوتے پہنے ہوئے نماز نہیں پڑھتے- ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ اہل کتاب سے ہر ایک رسم و رواج میں مخالفت کرنا بہتر ہے کیونکہ اسلام ایک علیحدہ نیشن ہے ہم ان کے مقلد کیوں بنیں اور وہ جو ایک حدیث میں ہے کہ آپ اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے وہ اس زمانہ کی ہے جب اسلام مغلوب تھا اور مشرکین مسلمانوں پر غالب تھے تو آپ اہل کتاب کا دل ملانے کے لئے مشرکوں کی بہ نسبت اہل کتاب کی موافقت زیادہ پسند فرماتے تھے' پھر جب سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت دی تو اب نہ مشرکوں کی موافقت کی احتیاج رہی نہ اہل کتاب کی موافقت کی- ہم کو ہر ایک بات میں اپنی علیحدہ وضع مقرر کرنا چاہئے' ہماری نیشن کی عزت اسی میں ہے اور بڑے بے شرم ہیں وہ لوگ جو ہر ایک بات میں اہل کتاب کی تقلید کر کے یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کی نیشن ان کی نیشن میں غرق ہو جائے-

وَلَمْ یُذْکَرْ اَنَّ اَحَدًا خَالَفَ اَبَابَکْرٍ - دادا کو باپ کی طرح ترکہ دلانے میں ابوبکرؓ کا خلاف کسی صحابی سے منقول نہیں ہوا (بلکہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس پر سکوت کیا گویا اجماع سکوتی ہو گیا)-

اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ خَالَفَ الطَّرِیْقَ - جب عید کا دن ہوتا تو آپ عید گاہ کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے رستے سے پلٹ کر آتے (تاکہ دونوں رستوں کے لوگ مسلمانوں کی شوکت کو دیکھیں- وہاں کی مخلوقات ان کی عبادت کے گواہ بن جائیں' دونوں رستے آباد اور درست رہیں)-

وَلَا تَعِدْهُ فَتُخْلِفَهٗ - وعدہ کر کے پھر اس کا خلاف نہ کر اسی خیال سے کہ شاید وعدہ پورا نہ ہو سکے اس کے ساتھ ان شاء اللہ ملا لینا ضروری ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے وعدہ کرتے وقت یہ نیت نہ رکھ کہ اس کے خلاف کرے گا کیونکہ یہ منافقوں کا شیوہ ہے- جمہور علماء وعدے کو پورا کرنا مستحب سمجھتے ہیں اور اس کا خلاف کرنا سخت مکروہ جانتے ہیں اور بعض علماء نے واجب کہا اور وہی صحیح ہے کیونکہ قرآن میں اس کے لئے امر کا صیغہ وارد ہے اور وعدے کا خلاف کرنا منافق کی نشانی قرار دی گئی ہے)-

اَمْرٌ بَیِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ وَ اَمْرٌ بَیِّنٌ غَیُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ وَ اَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِیْهِ فَکِلْهُ - تین طرح کے کام ہیں ایک تو وہ جس کا اچھا ہونا صاف صاف معلوم ہے (اس میں کسی کا اختلاف نہیں) اس کو بجالا (جیسے نماز، روزہ، صدقہ، خیرات، رحم، شفقت، صبر وغیرہ) دوسرے وہ جس کا برا ہونا صاف صاف معلوم ہے (سب کے نزدیک وہ کام برا ہے مثلاً زنا، چوری،

[1] قوموا لسید کم اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ جبکہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے: قوموا إلی سید کم اپنے سردار کی طرف لپکو- یعنی آگے بڑھ کر انہیں سواری سے نیچے اتارو چونکہ وہ زخمی تھے- (م)

شراب خواری، قمار بازی، جھوٹ، غیبت، طوفان ظلم و تعدی، ناحق ایذادہی) اس سے بچارہ- تیسرے وہ کام جس میں اختلاف ہے (کوئی اس کو جائز کہتا ہے کوئی ناجائز مثلاً مجلس میلاد' اموات سے توسل' قبروں پر جاکر دعا کرنا) اس کو خدا کے سپرد کر (نہ اس کو جائز کہہ نہ ناجائز اور اس کام سے الگ رہ' احتیاط اور تقویٰ یہی ہے- بعض نے کہا ما اختلف فیہ سے مراد متشابہ آیتیں ہیں یا قیامت وغیرہ ان کا علم اللہ ہی کے سپرد کر خواہ مخواہ ان کی تفسیر اپنے دل سے مت کر)-

اِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ- تم سے پہلے جو لوگ گذر چکے وہ اختلاف کی وجہ سے تباہ ہوئے (جب ان میں نااتفاقی پیدا ہوئی تو دشمن غالب آئے ان کو تباہ اور برباد کر دیا- طیبی نے کہا مراد وہ اختلاف ہے جو کفر اور بدعت تک پہنچائے لیکن فروعات مسائل میں اختلاف کرنا اور اظہار حق کے لئے مناظرہ کرنا اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے-

میں:- کہتا ہوں مراد آنحضرتؐ کی اس اختلاف سے وہ اختلاف ہے جس سے دشمنی پیدا ہو اور اس کی وجہ سے قوم پر خرابی آئے' دشمن غالب ہو جائیں محبت' اتفاق اور ہمدردی کے ساتھ جو اختلاف ہو وہ ضرر نہیں کرتا جیسے صحابہ اور تابعین کا طریق تھا کوئی رفع یدین کرتا کوئی نہ کرتا' کوئی آمین پکار کر کہتا' کوئی آہستہ' کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا' کوئی ناف پر' کوئی آٹھ رکعت تراویح پڑھتا' کوئی بیس رکعت' کوئی جوتے اتار کر نماز پڑھتا' کوئی جوتے سمیت اور اس اختلاف کے ساتھ آپس میں وہ ہمدردی اور محبت تھی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر جان دیتا تھا اس کو اپنا بھائی سمجھتا تھا' اب ہمارے زمانہ میں اس کو اللہ کا غضب سمجھنا چاہیے' مسلمانوں پر یہ آفت آئی ہے کہ جہاں ایک ذرا سے مسئلہ میں اختلاف ہوا تو لگے دوسرے کو کافر اور فاسق کہنے اس کی جان کے دشمن بن گئے بلکہ کافروں کے ساتھ ہو کر اس کو نقصان پہنچانے کی فکر میں ہو گئے یہ صریح بے ایمانی ہے اور اللہ اور اس کا رسول' ایسے نام کے مسلمانوں سے سخت بیزار ہے' میں نے اپنی آنکھ سے بعض لکھے پڑھے لوگوں کو دیکھا' معلوم نہیں ان کی عقل پر کیا پردہ پڑا ہے کہ وہ حدیث پر عمل کرنے والوں کو مسلمانوں کے زمرے سے خارج سمجھتے ہیں اور یہ غور نہیں کرتے کہ اگر حدیث پر عمل کرنے والے مسلمان نہ ہوں تو تمام صحابہ، تابعین اور تبع تابعین ۴۰۰ ہجری تک جب تک تقلید شخصی کا رواج نہ تھا زمرۂ اہل اسلام سے خارج ہوئے جاتے ہیں' بالفرض تقلید شخصی جائز یا واجب بھی ہو تب بھی اس کے تارک کافر یا فاسق نہیں ہو سکتے اس لیے کہ یہ وجوب اختلافی ہوگا جیسے وتر کا وجوب یا ایفائے وعدے کا وجوب اور واجب اختلافی کا ترک کرنے والا ہرگز قابل ملامت نہیں ہو سکتا' اسی طرح بعض اہل حدیث میں سے جاہل اور ان پڑھ لوگ حنفی اور شافعی لوگوں کو اہل اسلام سے خارج سمجھ کر ان سے اخوت اسلامی کا برتاؤ نہیں کرتے- جہاں تک ہو سکتا ہے ان سے دشمنی کرتے ہیں اماموں اور مجتہدوں کے حق میں ناشائستہ اور بد تہذیبی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں یہ دونوں فریق سخت سزادہی کے اور لعنت ملامت کے قابل ہیں' حنفی اور شافعی غایت درجہ یہ ہے کہ ایک بدعت میں گرفتار ہیں وہ بھی بدعت اختلاف اور بدعت اختلافی کی وجہ سے آدمی کافر یا فاسق نہیں ہو سکتا جیسے کوئی مجلس میلاد کرے یا بزرگوں کی زیارت کے لئے سفر کرے ایسا شخص بالاتفاق مسلمان اور ہمارا بھائی ہے' بہرحال اب تو بھی مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہئے جب چار طرف سے ان کو ملحدوں نے گھیر لیا ہے اور یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام دنیا میں باقی نہ رہے ایسے سخت وقت میں جتنے مسلمان اصول اسلام کے قائل ہیں مثلاً خدائے واحد کو مانتے ہیں' رسالت کو برحق سمجھتے ہیں' فرشتوں اور اللہ کی کتابوں کو مانتے ہیں' حشر اجساد اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں' ان کو آپس میں بھائیوں کی طرح برتاؤ کرنا چاہئے اور ایک کو دوسرے کی مدد اور ہمدردی کے لئے مستعد رہنا چاہئے البتہ جو لوگ اصول اسلام کا انکار کرتے ہوں مثلاً نیچری اور دہری وغیرہ ان کو جماعت اسلام سے خارج کر دینا چاہئے اور کافروں کی جماعت میں شریک سمجھنا چاہئے' تمام علمائے امت محمدی کو اس زمانہ میں یہ اصول مستحضر رکھنا اور عوام کو اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہئے)-

فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ - اس کی پسلیاں الٹ پلٹ ہو جائیں گی (ادھر کی پسلیاں ادھر آ جائیں گی ایسا قبر دبوچے گی)-

اَکْرَهُ الْاِخْتِلَافَ - میں اختلاف کو برا جانتا ہوں (یعنی وہی اختلاف جونفسانیت کی راہ سے ہو اور ایک دوسرے کی تضلیل یا تفسیق کی طرف مؤدی ہو جیسے ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں)-

یَخْتَلِفُ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَةَ - جو بنی قریظہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا-

اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ - جب تم قرآن میں کچھ اختلاف کرو (یعنی اعراب اور حرکات وسکنات وغیرہ میں جیسے حجاز اور بنی تمیم وغیرہ کے محاوروں میں اختلاف ہے)-

فَاخْتَلَفْنَا بَیْنَنَا - ہم نے آپس میں اختلاف کیا' کہ ہر کلمہ ۳۳ بار کہنا چاہیئے یا کل ۳۳ بار یا سینکڑے کو تکبیر سے پورا کرنا چاہیئے یا اور کسی کلمہ سے-

هٰذَا یَوْمُهُمُ الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ - اللہ نے یہی جمعہ کا دن یہود اور نصاریٰ کے لئے مقرر فرمایا تھا لیکن انھوں نے اختلاف کیا (یہود نے ہفتہ کا دن پسند کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن ہم مسلمانوں کو اللہ نے اسی دن کی توفیق دی جو اس نے عبادت کے لئے مقرر کیا تھا- بعض نے کہا اللہ نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ ہفتہ میں ایک دن عبادت کا مقرر کریں تو یہود نے ہفتہ کا دن عبادت کے لئے ٹھہرایا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ مخلوقات کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن پسند کیا کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے عالم کی خلقت شروع کی اور مسلمانوں نے جمعہ کا دن اختیار کیا اس لئے کہ اللہ نے جمعہ ہی کے دن آدمی کو بنایا)-

سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنْ اِخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ - میں نے پروردگار سے پوچھا میرے صحابہ جو اختلاف کریں (یعنی مسائل فروعیہ میں تو یہ اختلاف مضر نہیں ہے جس صحابی کی تقلید کرو ممکن ہے)-

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ - میری امت کا اختلاف (یعنی مسائل قیاسی میں مجتہدوں کا اختلاف) رحمت ہے اس کی وجہ سے لوگوں پر آسانی ہوگی سارے سر کا مسح نہ ہو سکا تو چوتھائی سر کا کر لیا یا اس سے بھی کم کا' ظہر عصر مغرب عشاء کو علیحدہ علیحدہ نہ پڑھ سکے تو دو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا' موزوں کا مسح جب تک چاہے بلاتحدید اور توقیت کرتے رہے جیسے امام مالک کا قول ہے' کنز العمال میں اس حدیث کو یوں بھی روایت کیا ہے اِخْتِلَافُ عُلَمَاءِ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ مگر یہ روایت صحیح نہیں معلوم ہوتی' نہ اس کی سند کا حال معلوم ہے)-

خَلَفَ فَمُهٗ - اس کے منہ کی بدبو بدل گئی-

نَوْمَةُ الضُّحٰی مَخْلَفَةٌ لِّلْفَمِ - دن چڑھے سونا منہ کو بدبودار کرتا ہے-

اَلْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً - خلافت (میرے بعد) تیس برس تک ہے' ابوبکر صدیقؓ کی دو برس تین مہینے نو دن' حضرت عمرؓ کی ساڑھے دس برس پانچ دن' حضرت عثمانؓ کی بارہ دن کم بارہ برس' حضرت علیؓ کی تین مہینے کم پانچ برس' امام حسنؓ کی ۴۰ ہجری میں اخیر رمضان سے لے کر نصف جمادی الاولیٰ ۴۱ ہجری تک یہ سب ملا کر تیس برس ہوئے-

اِنْ اَسْتَخْلِفَ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ - اگر میں کسی کو خلیفہ کر جاؤں (تو یہ بھی ہو سکتا ہے) مجھ سے جو بہتر تھے (ابوبکر صدیقؓ) وہ خلیفہ کر گئے تھے- نووی نے کہا خلافت کئی طرح سے صحیح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ خلیفہ خود کسی کو خلیفہ بنا دے' دوسرا یہ کہ اہل حل وعقد' یعنی علماء' عمائد اور امراء اپنی رائے سے کسی کو خلیفہ مقرر کریں- تیسرا یہ کہ خلافت مشورے پر چھوڑ دی جائے' جیسے حضرت عمر نے کہا تھا اور خلیفہ مقرر کرنا مسلمانوں پر فرض ہے-

میں:- کہتا ہوں یہ ایسا فرض ہے کہ صحابہ نے اس کو آنحضرتؐ کی تجہیز وتکفین پر مقدم کیا تھا اور افسوس ہے کہ مسلمان اس زمانہ میں اس ضروری فرض کو ترک کر رہے ہیں بلکہ اس کی کچھ پرواہ تک نہیں کرتے اور فضول باتوں کے لئے ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں کسی نے گانا سن لیا تو بس اس کو فاسق کہہ دیا' کسی نے شادی یا عید یا خوشی کی رسم میں باجہ بجوایا تو

اس کو بدعتی قرار دے کر اس سے ملاقات ترک کر دی ان بیوقوفوں کو اتنی خبر نہیں ہے کہ گانا یا بجانا تو ایک طائفہ علماء کے نزدیک جائز ہے مگر تم جو فرض کو ترک کر رہے ہو اس پر شرمندہ نہیں ہوتے - دوسرے کی آنکھ کا تنکہ دیکھتے ہو پر اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا' واہ کیا انصاف ہے اس پر دعوے مسلمانی کیا زیب دیتا ہے-

اِن اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَّا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَأُوْهُ - اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ کر جاؤں پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب ہوگا (اس لئے کہ تم نے پیغمبر کی نافرمانی کی اور پیغمبر کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے) تم ایسا کرو کہ حذیفہ جو حدیث تم سے بیان کرے اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ بن مسعودؓ قرآن میں جو پڑھائے اس کو پڑھو (ان کی قرأت صحیح ہے کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ کی زبان سے قرآن سیکھا تھا اور اسی لئے جب حضرت عثمانؓ نے سب لوگوں سے ان کے مصحف لے لئے تو عبداللہ نے اپنا مصحف نہیں دیا اس لئے کہ ان کو اس کی صحت پر پورا اطمینان تھا)-

فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا - آج تم لوگوں میں خود سخت اختلاف ہے (مراد وہ فتنے ہیں جو صحابہ میں ہوئے)-

مَامِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ - جو کوئی بیٹھ رہنے والوں میں سے کسی مہاجر کے گھر والوں میں اس کا قائم مقام بنے (اس کے گھر کے کام کاج کرے)-

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ - تو پرانا کرے (کپڑے کو پہن کر) اور اللہ اس کے بدل دوسرا کپڑا تجھ کو پہنائے-

اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ - آنحضرتؐ (جب غزوۂ تبوک میں جانے لگے تو) عبداللہ ابن ام مکتوم کو (جو اندھے تھے مدینہ میں) اپنا خلیفہ کر گئے (اور حضرت علیؓ کو خلیفہ نہیں کیا حالانکہ ان کو بھی مدینہ میں چھوڑ گئے تھے' اس لئے کہ گھر کے سب کاروبار ان کے سپرد کئے تھے- اب شیعہ کا استدلال اس حدیث سے کہ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل پر صحیح نہ ہوگا کیونکہ ابن ام مکتومؓ کو حضرت علیؓ کے ہوتے ہوئے آپ نے اپنا خلیفہ کیا' معلوم ہوا کہ حدیث سے خلافت بلافصل مقصود نہیں ہے بلکہ صرف تشبیہ ہے حضرت موسیٰ اور ہارون کے ساتھ جیسے حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو کوہ طور جاتے وقت اپنا جانشین کیا تھا ویسا یہ آنحضرتؐ نے بھی تبوک کو جاتے وقت اپنے گھر والوں کی حفاظت اور نگرانی کے لئے حضرت علیؓ کو اپنا جانشین بنایا البتہ یہ صحیح ہے کہ اس حدیث سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے الا انه لا نبی بعدی[1] اور اسی لئے محققین اہل حدیث نے تفضیل شیخین میں جمہور کی مخالفت کی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے نزدیک کون افضل ہے کیونکہ نصوص متعارض ہیں- اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى[2] سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلتی ہے اور لو کان بعدی نبی لکان عمر[3] سے حضرت عمرؓ کی فضیلت' اب اللہ ہی اور اس کا رسول خوب جانتا ہے کہ کون ان تینوں میں افضل ہے)-

فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَالَهُمْ بِاللّٰهِ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا - ایک وہ شخص جو لوگوں کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر ان سے کچھ مانگا لیکن انھوں نے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص ان لوگوں میں سے ان سے آگے بڑھ گیا اور پوشیدہ جا کر مانگنے والے کو کچھ دے دیا- ایک روایت میں فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ عَلٰى اَعْيُنِهِمْ یعنی ان کی نگاہوں سے آگے بڑھ گیا اور تنہائی میں اس کو جا کر کچھ دیا-

وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ - اور ہر غائب

---

[1] البتہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا-(م)

[2] اللہ کے نزدیک تم میں سب سے متقی شخص ہی سب سے معزز ہے- عنقریب ایسا شخص اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہوگا-(م)

[3] اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا-(م)

چیز پر بہتری کے ساتھ میرا خلیفہ بن (یعنی اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا وہ)-

وَاَخلِفُ لِیُ خَیْرًا مِنْهَا - اس سے بہتر مجھ کو بدل دے-

وَاخْتَلَفَ - عبیدہ اور ولید میں ضربین مختلف ہوئیں یعنی ہرایک نے دوسرے کو زخمی کیا-

اِنَّ فِینَا اَهْلَ الْبَیْتِ فِیْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلًا - ہم اہل بیت کے لوگوں میں ہر زمانہ میں یعنی ہر گروہ میں جو ہمارے بعد آئیں گے چند اچھے شخص پیدا ہوں گے' عرب لوگ اچھے لڑکے کو خَلَفُ صِدْقٍ کہتے ہیں بہ فتحہ لام' اور برے نالائق لڑکے کو خَلْفُ سُوْءٍ با سکان لام-

شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَهَا اَخْلَافٌ کَاَخْلَافِ الْبَقَرِ - بہشت میں ایک درخت ہے اس کے تھن گائے کے تھنوں کی طرح ہیں-

یُخْلِفُ ثَمَنَهُ عِنْدَ ثِقَةٍ - اس ہدی کی قیمت ایک معتبر ایمان دار شخص کے پاس چھوڑ دے (وہ اس سے ویسا ہی جانور خرید کر مکہ میں قربانی کے لئے بھیج دے) بِلَا اِخْتِلَافِ الذَّاتِ وَلَا اخْتِلَافِ الْمَعْنٰی اس کی ذات میں اختلاف نہیں ہے نہ ماہیت میں-

مَنِ اخْتَلَفَ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَصَابَ اِحْدَی الثَّمَانِ - جو شخص مسجد میں (نماز کے لئے) آتا جاتا رہے اس کو آٹھوں بہشتوں میں سے ایک بہشت ملے گی-

کُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلَی ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی - میں ابن لیلیٰ کے پاس آتا جاتا رہتا-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَلِیْفَةُ فِی السَّفَرِ - یا اللہ میرے سفر میں جانے پر میرے گھربار بال بچوں میں تو ہی میرا خلیفہ ہے (تو ہی ان کا محافظ ونگہبان ہے)-

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَابِعَ الْخُلَفَاءِ - تم پر سلام ہے اے چوتھے خلیفہ (یہ حضرت خضرؑ نے حضرت علیؓ سے فرمایا جب وہ آنحضرتؐ کے ساتھ مدینہ کے ایک رستہ میں جارہے تھے)-

خَلْقٌ - پیدا کرنا اندازہ کرنا - عرب لوگ کہتے ہیں خَلَقْتُ الْاَدِیْمَ ثُمَّ فَرَیْتُهُ میں نے چمڑے کا اندازہ کرلیا پھر اس کو کاٹ ڈالا-

خَلَقٌ اور خُلُوْقَةٌ - چکنا' ہموار کرنا' پرانا ہونا-

خَلَقٌ - پرانا' اس کی جمع اَخْلَاقٌ ہے-

خُلُقٌ - عادت' طبیعت' خصلت' وہ قوت جس سے افعال بہ سہولت صادر ہوں بن سوچے اور فکر کئے ہوئے' اس کی جمع بھی اَخْلَاقٌ ہے-

خَالِقٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے کیونکہ وہ سب اشیاء کا پیدا کرنے والا ہے اس نے پیدا کرنے سے پہلے ان کا اندازہ کرلیا تھا یعنی تقدیر-

هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ - خارجی لوگ سب آدمیوں اور جانوروں میں بدتر ہیں' بعض نے کہا خلق اور خلیقۃ دونوں کا ایک معنی ہے' یعنی سب مخلوقات میں بدتر ہیں' اس کی وجہ یہ ہے کہ خارجی تمام مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل جانتے ہیں اور جن سے اسلام نکلا انہی کو کافر سمجھتے ہیں- آنحضرتؐ کے آل اولاد ہی کے دشمن ہیں کمبخت خدا غارت کرے)-

لَیْسَ شَیْءٌ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ - اعمال کے ترازو میں خوش خلقی سے زیادہ کوئی نیکی بھاری نہ ہوگی (یہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)-

اَکْثَرُ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ - جو بات اکثر لوگوں کو بہشت میں لے جائے گی وہ خوش خلقی اور پرہیزگاری ہے (خوش خلقی سے خالقت خدا خوش ہوتی ہے اور پرہیزگاری سے پروردگار کی خوشی ہوتی ہے جب یہ دونوں باتیں آدمی میں ہوئیں تو پھر کیا ہے بیڑا پار ہے)-

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - مومنین میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے زیادہ خوش خلق ہو-

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ - آدمی خوش خلقی کی وجہ سے اس شخص کا مرتبہ پاتا ہے جو روزہ رکھتا ہو اور رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہو-

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ - میں اس لئے (پیغمبر بنا کر) بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل کروں (شریعت محمدی کیا ہے تمام اچھے اخلاق کا مجموعہ ہے جن سے آدمی کی دنیا اور آخرت دونوں بن جاتی ہیں - بعض بیوقوف کم عقل شریعت کی باتوں کی حکمت اور غایت تک نہیں پہنچ سکتے تو ان کو بے ضرورت سمجھتے ہیں اگر نظر غائر سے دیکھیں تو شریعت محمدی کی سب باتیں عقل سلیم اور فطرت مستقیم کے موافق ہیں اور ہم نے کتاب ہدیۃ المہدی میں ان حکمتوں کو بیان کر دیا ہے - تمام حکما' فلاسفہ اور اگلے عقل مند لوگ اس پر متفق ہیں کہ دنیا میں دو ہی علم ایسے ہیں جن کی آدمی کو سخت ضرورت ہے باقی علوم وفنون صرف تفریح طبع ہیں' ایک علم اخلاق دوسرے علم طب' کیونکہ آدمی دو چیزوں سے مرکب ہے روح اور جسم روح کی حفظ صحت اور تکمیل علم اخلاق سے ہوتی ہے اور جسم کی صحت اور تکمیل علم طب سے - شریعت محمدی بالذات تکمیل روح کے لئے آئی ہے اور قرآن اور احادیث میں یہ علم بھرا ہوا ہے اور کہیں کہیں احادیث میں طب کے مسائل بھی مذکور ہیں - ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اپنے بچوں کے لیے ان دونوں علموں کی تعلیم ضروری اور مقدم سمجھیں' یہ بھی جان لینا چاہئے کہ علم اخلاق یا علم طب اس وقت آدمی کو مفید ہوتے ہیں جب ان پر عمل کرے اور ان کے قواعد کے موافق اپنی زندگی گذارے ورنہ صرف پڑھ لینے یا کتابوں کے ورق الٹنے سے آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایسا آدمی جاہل سے بھی بڑھ کر قابل ملامت اور سرزنش ہے کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اپنے تئیں تباہ کیا' ایک حکیم سے پوچھا حکمت کس کو کہتے ہیں' اس نے کہا علم اور عمل دونوں کو' اب جو شخص علم رکھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا وہ حکیم نہیں ہے اور نہ وہ عزت اور عظمت کے لائق ہے - ہمارے زمانہ میں بعض نوجوان کم عقل مسلمانوں کو یہ خبط ہو گیا ہے کہ تعلیم کی ترقی پر وہ جان دیتے ہیں اس میں شب و روز مصروف ہیں لیکن تربیت اور تحسین اخلاق کی طرف ان کو مطلق توجہ نہیں ہے اس قسم کی تعلیم خود متعلمین اور نیز حکومت کے حق میں سم قاتل سے کم نہیں ہے' اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بدمعاش خونی آدمی کو ہتھیاروں سے مسلح کر دیا وہ اور زیادہ ڈاکہ اور خون ریزی کرے گا یا ایک مکار خائن شخص کو بچنے کی بہت سی تدبیریں سکھا دیں وہ اور زیادہ خیانت' چوری اور مردم آزاری کرے گا لاحول ولاقوۃ الا باللہ) -

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنَ - آنحضرتؐ کا خلق قرآن تھا' (تمام افعال' عادات اور اطوار آپ کے قرآن کے موافق تھے) بس قرآن اور صحیح بخاری اگر آدمی سمجھ کر پڑھ لے اور ان پر عمل کرے تو کافی ہے' اب زیادہ کتابوں کی ضرورت نہیں ہے یہی دو کتابیں وہ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ معتبر اور صحیح ہیں' بعض نے اس حدیث کے معنی یہ کیے ہیں کہ قرآن میں آپ کا صاحب اخلاق حمیدہ ہونا مذکور ہے جیسے فرمایا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ - [1]

مَنْ تَخَلَّقَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ نَّفْسِهٖ شَانَهُ اللّٰهُ - جو شخص لوگوں کو اپنا ایسا خلق دکھلائے جو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس کے نفس میں نہیں ہے (مثلاً دل میں تو حسد' تکبر' خیانت' چوری' بے صبری' حرص اور طمع بھری ہو مگر لوگوں میں اپنے نیک نفسی' عاجزی' بے طمعی' دیانت اور امانت ظاہر کرے) تو اللہ تعالیٰ اس کو عیب دار کر دے گا - (اس کا عیب ایک نہ ایک دن لوگوں پر کھول دے گا دنیا بھی عجب پرکھیا ہے اچھا آدمی آخر اچھا ہی رہتا ہے اور مرنے کے بعد بھی قیامت تک لوگ اس کی ثنا اور تعریف کرتے رہتے ہیں مگر جھوٹا خائن بے ایمان آدمی کتنی ہی پرہیزگاری جتلائے آخر لوگوں پر اس کا حال کھل جاتا ہے) -

خَلْقًا وَّ خُلُقًا - صورت اور سیرت -

لَيْسَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ - ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے (بس دنیا ہی میں ان کو جو ملا وہ ملا) -

---

[1] یقیناً (آپؐ) بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہیں - (م)

وَاَمَّا طَعَامٌ لَّمْ يُصْنَعْ اِلَّا لَكَ فَاِنَّكَ اِنْ اَكَلْتَهٗ اِنَّمَا تَاْكُلُ مِنْهُ بِخَلَاقِكَ - لیکن وہ کھانا جو خاص تیرے واسطے تیار کیا جائے اگر تو اس میں سے کھائے تو اپنے دین کا ایک حصہ دے کر اس کو کھاتا ہے (یعنی اس کا کھانا درست نہیں کیونکہ وہ دین فروشی ہے' یہ ابی بن کعبؓ نے اس شخص سے کہا جس کو انھوں نے قرآن پڑھایا تھا اور اس نے ان کے لئے کھانا تیار کیا تھا' امام احمدؒ اور ایک طائفہ علماء کے نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت لینا درست نہیں اور امام ابو حنیفہؒ اور ایک طائفہ علماء نے اس کو جائز رکھا ہے)-

اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ - یہ سب بنا ہوا ہے (یعنی جھوٹ ہے)-

فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَ اَنَا اَخْلُقُ اَدِيْمًا - حضرت علیؓ اندر آئے اس وقت میں ایک چمڑا بیت رہی تھی (اس کا اندازہ کر کے اس کو کاٹنے والی تھی)-

اَبْلِيْ وَ اَخْلِقِيْ - پرانا کر' پھاڑ' ایک روایت میں اَخلِفِيْ ہے فا سے یعنی اس کے بدل دوسرا کپڑا پہن-

اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ - یہ تو پرانا ہے-

وَ اِنْ كَانَ خَلِيْقًا - بے شک زید بن حارثہ امارت کے لائق تھا-

اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ - جو تم نے بنایا (مورت تیار کی) اب اس کو زندہ بھی کرو (اس میں جان بھی ڈالو یہ ان سے نہ ہو سکے گا اور اس پر عذاب ہوگا)-

ذَهَبَ يَخْلُقُ - وہ چلا پیدا کرنے (مورت بنانے حالانکہ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے) فتنی نے کرمانی سے نقل کیا ہے اس حدیث سے تصویر کی حرمت ثابت ہوتی ہے خواہ چھت پر ہو یا دیوار پر یا فرش پر خواہ جس کی تصویر ہو وہ شخص دنیا میں ہو یا نہ ہو (یعنی صرف فرضی تصویر ہو جب بھی ناجائز ہے)-

فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْلُقَهَا - جب اس کی مورت بنانے لگا-

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ - جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا (اس کو سجدہ نہیں کرتا ایسا تو کہاں کا بڑا آیا' اس آیت سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دو ہاتھ ہیں جیسے اس کی ذات پاک کو لائق ہیں کیونکہ اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ درست نہیں ہوسکتا' دوسری آیت میں بھی فرمایا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ' دوسرا یہ کہ قدرت سے تو سب پیدا ہوئے ہیں یہاں تک کہ شیطان بھی پھر حضرت آدمؑ کو فضیلت کیا ہوئی اور یہاں ان کی فضیلت بیان کرنا منظور ہے' ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالےٰ نے اپنے دست خاص سے تیار کیں ایک آدمؑ کا پتلہ اپنے ہاتھ سے بنایا' دوسری تورات شریف اپنے ہاتھ سے لکھی' تیسری جنۃ العدن میں درخت اپنے ہاتھ سے گاڑے' سبحان اللہ معلوم نہیں پچھلے متکلمین کو کیا ہو گیا ہے ہاتھ اور منہ سب کی تاویل کئے جاتے ہیں اور تعجب تو کرمانی' فتنی اور ابن حجر پر ہوتا ہے کہ باوصف علم حدیث رکھنے کے ان متکلمین کے دام فریب میں پھنس گئے اور سلف کے برخلاف واہی تاویلیں کرنے لگے' امام ابو حنیفہؒ نے صاف ان متکلمین پر رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ید کی تاویل قدرت سے اور من کی تاویل ذات سے نہیں کرنا چاہئے یہ قدریہ اور معتزلہ کا طریق ہے اب جو اپنے آپ کو حنفی کہے اور پھر ابو حنیفہؒ کی اصول عقائد میں مخالفت کرے اس کو کیا سمجھنا چاہئے سوا اس کے کہ وہ جھوٹا ہے اور درحقیقت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد نہیں ہے)-

خَلَقَ اٰدَمَ بِيَدِهٖ - آدم علیہ السلام کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا-

بَابُ تَخْلِيْقِ السَّمٰوٰتِ - اللہ تعالیٰ کا آسمانوں کو پیدا کرنا اس باب میں اس کا بیان ہے-

اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ - سب پیدا کرنے والوں سے اچھا پیدا کرنے والا' حالانکہ پیدا کرنے والا اس کے سوا کوئی نہیں ہے مگر یہ جمع بالفرض ہے یا خلق کا معنی یہاں نقشہ بنانے کا ہے-

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خِيَارِهِمْ - اس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا (یعنی جن و انس کو) پھر مجھ کو بہتر مخلوق میں رکھا یعنی انس میں-

عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ یا خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ - ایک

آدمی کی عادت اور طبیعت پر یا ایک آدمی کی پیدائش پر (یعنی سب بہشتیوں کی سیرت ایک ہی طرح کی ہوگی ان میں آپس میں بغض وحسد نہ ہوگا یا سب کی صورت ایک طرح کی ہوگی، یعنی سب گورے نورانی صورت اور سب کے قد ساٹھ ساٹھ ہاتھ کے برابر ہوں گے)۔

اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَّ خُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ - ہر دین والوں کی ایک غالب خصلت ہوتی ہے اور اسلام کی غالب خصلت حیا اور شرم ہے (تو جس میں حیا اور شرم نہیں اس میں اسلام کی اصلی خصلت نہیں ہے)۔

اِذَا نَظَرَ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ - جب اس کی طرف نظر ڈالے جو دولت اور حسن صورت میں اس سے بڑھ کر ہو۔

اَلْمَعْرُوْفُ وَالْمُنْكَرُ خَلِيْقَتَانِ - اچھی اور بری خصلت یا اچھا و برا کام دونوں اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں (خیر وشر سب کا خالق وہی ہے) برا کام کہتا ہے مجھ سے بچے رہو لیکن لوگ ہیں کہ اس سے لپٹے جاتے ہیں۔

وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ اَخْلَقُ مِنَ الْمَالِ - معاویہ تو ننگا ہے اس کے پاس ٹکا نہیں دوسری روایت میں یوں ہے واما معاوية فصعلوك معاویہ تو مفلس بے قلاچ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں حَجَرٌ اَخْلَقُ چکنا پتھر جو صاف رہے اس پر کوئی چیز اثر نہ کرے۔

لَيْسَ الْفَقِيْرُ الَّذِىْ لَا مَالَ لَهٗ اِنَّمَا الْفَقِيْرُ الْاَخْلَقُ الْكَسْبِ - حقیقت میں فقیر وہ نہیں ہے جس کے پاس دنیا کا مال واسباب نہ ہو (وہ تو بادشاہ ہے) بلکہ فقیر وہ ہے جس کی کمائی ایک ہی حال پر قائم رہے اس میں کبھی نقصان یا گھاٹا نہ ہو (کیونکہ نقصان اور گھاٹا اگر ہو اور اس پر صبر کرے تو ثواب پائے گا' مطلب یہ ہے کہ فقیری اور محتاجی دنیا کی محتاجی نہیں ہے دنیا تو چندروزہ ہے میرے بعد فقیر اور بادشاہ دونوں یکساں ہیں بلکہ درحقیقت محتاج وہ ہے جس کو آخرت میں کچھ ثواب نہ ملے ہمیشہ دنیا میں اس کی عیش وعشرت سے گذرے اس کی آمدنی میں بھی کوئی خسارہ نہ ہوا ہو ایسا آدمی آخرت میں بے نصیب ہوگا تو درحقیقت مفلس اور محتاج وہی ہے)۔

كُتِبَ لَهٗ فِي امْرَاَةٍ خَلْقَاءَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنْ كَانُوْا عَلِمُوْا بِذٰلِكَ يَعْنِىْ اَوْلِيَاءَ هَا فَاَغْرِمْهُمْ صَدَاقَهَا لِزَوْجِهَا - عمر بن عبدالعزیز کو ان کے عامل نے ایک عورت کے مقدمہ میں لکھا جس کی فرج کا سوراخ بند تھا (اس سے جماع نہ ہوسکتا تھا) انھوں نے جواب میں لکھا اگر اس عورت کے وارثوں کو اس کا علم تھا (کہ اس کی فرج کا سوراخ بند ہے اور اس پر بھی انھوں نے اس کا نکاح کر دیا) تو وہ اس مہر کے ضامن ہوں گے جو خاوند نے دیا ہے (اس قدر روپیہ خاوند کو ان سے دلایا جائے گا)۔

خَلُوْقٌ - ایک مرکب خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ کئی چیزوں سے ملا کر بنائی جاتی ہے اس کا رنگ اکثر سرخ یا زرد ہوتا ہے' بعض حدیثوں سے مرد کے لئے بھی اس کی اباحت ثابت ہے اور بعض حدیثوں سے ممانعت نکلتی ہے لیکن ممانعت کی حدیثیں زیادہ ہیں اور شاید یہ ناسخ ہیں ان حدیثوں کی جن سے اباحت نکلتی ہے' وجہ ممانعت کی یہ ہے کہ خلوق خاص عورتوں کی خوشبو ہے تو اس کو لگانے میں گویا عورتوں سے مشابہت کرنی ہے۔

میں - کہتا ہوں شادی میں دولہا زرد یا سرخ خوشبو لگا سکتا ہے جو اباحت خاص دولہا کے لئے ہے نہ اوروں کے لئے اور یہی وجہ ہے کہ اب تک ہند میں مہندی کی رسم ہے یعنی دولہا کو نکاح کے قریب مہندی لگاتے ہیں' اس کے کپڑے زرد زعفران سے رنگتے ہیں جس کو مانجھ کہتے ہیں اور جن لوگوں نے اس کو ہندوؤں کی رسم قرار دے کر منع کیا ہے ان کو اس کی خبر نہیں کہ آنحضرتؐ کے عہد میں اس کا رواج تھا چنانچہ عبدالرحمن بن عوف پر یہی رنگ دیکھ کر آپ نے سبب پوچھا تو انھوں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے۔ بعض نے کہا عبدالرحمن نے خود یہ خوشبو نہیں لگائی تھی بلکہ دلہن کے ساتھ جسم اور کپڑے کے لگنے سے ان پر اس خوشبو کا نشان پڑ گیا تھا مگر اس تاویل کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

وَاَنَا مُخَلَّقٌ - مجھ پر زرد خوشبو لگی ہوئی تھی۔

تَخلَّقَ - زرد خوشبو لگائی -

رَای عَلَیْهِ خَلُوْقًا فَقَالَ اَلَکَ امْرَأَةٌ - ایک شخص پر زرد خوشبو دیکھی اس سے پوچھا کیا تیری عورت ہے (یعنی اگر تیری عورت ہے اور اس کی خوشبو تیرے بدن یا کپڑے سے لگ گئی ہے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے تو معذور ہے) -

اَلْعُمُوْدُ الْمُخَلَّقُ - ستون خوشبو لگا ہوا -

وَلَا یَخْلُقُ مِنْ کَثْرَةِ الْوُجُوْدِ - وہ خداوند موجودات کی کثرت سے کبھی پرانا نہیں ہوتا - (بلکہ ہمیشہ ایک ہی حال پر ہے اس کو تغیر نہیں ہے) -

اَلْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ - زرد خوشبو میں لتھڑا ہوا (یعنی ہمیشہ بے ضرورت ایسی خوشبو لگانے والا کیونکہ یہ تکبر، غرور اور رعونت کی نشانی ہے اور عورتوں کی مشابہت ہے) -

هُوَ کَالْجَمَلِ الْمُخَلَّقِ - وہ اچھے پورے اونٹ کی طرح تھا (یعنی ابوجہل لعین) -

وَاخْلَوْلَقَ بَعْدَ تَفَرُّقٍ - ابر پہلے تو ٹکڑے ٹکڑے تھا پھر جمع ہو گیا برسنے کے لائق ہو گیا -

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَغَشَّاکُمْ سَحَابُهُ وَ اخْدَق بِکُمْ رَبَابُهُ وَاخْلَوْلَقَ بَعْدَ تَفَرُّقٍ - موت کے بادل نے تم کو ڈھانک لیا ہے اور موت کے ابروں نے تم کو گھیر لیا ہے اور پہلے الگ الگ تھے اب سب اکٹھے ہو گئے ہیں، عرب لوگ کہتے ہیں خَلُقَ اور اَخْلَقَ بِه اور هٰذَا مُخْلَقَةٌ لِذٰلِکَ یعنی وہ اس کے لائق ہے -

وَلٰکِنَّهُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ - سورج گہن اور چاند گہن اللہ کے مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں (ان کو عالم کے کون اور فساد میں کوئی دخل نہیں ہے جیسے نجومی لوگ خیال کرتے ہیں) -

لَاتَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تَرْقَعِیْهِ - کسی کپڑے کو پرانا مت سمجھ جب تک اس میں پیوند نہ لگائے (تو کپڑے میں پیوند لگانا آنحضرتؐ اور سلف صالحین کا طریقہ ہے، حضرت عمرؓ نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور آپ کی ازار میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے) -

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ النَّارَ اَلْحَدِیْثَ - اللہ نے بہشت کو دوزخ سے پہلے اور اطاعت کو معصیت سے پہلے اور رحمت کو غضب سے پہلے اور خیر کو شر سے پہلے اور زمین کو آسمان سے پہلے اور حیات کو موت سے پہلے اور سورج کو چاند سے پہلے اور نور کو ظلمت سے پہلے پیدا کیا (یہ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے) -

وَتَحْشُوْهَا الْقَابِلَةُ بِالْخَلُوْقِ - دائی اس میں خوشبو بھر دے -

قِیَامُ اللَّیْلِ تَمَسُّکٌ بِاَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ - رات کو عبادت کرنا پیغمبروں کی صفت ہے -

اَکْرَهُ اَنْ اَتَّخِذَ ذٰلِکَ خُلُقًا - میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی عادت کر لوں -

مِنْ صِفَاتِ اَهْلِ الدِّیْنِ حُسْنُ الْخُلُقِ - دین داروں کی صفت خوش خلقی ہے، دوسری حدیث میں اس کی تعریف یوں کی ہے کہ مزاج نرم رکھے، ہر ایک سے جھک کر عاجزی سے ملے، بات ملائمت کے ساتھ کرے، ہنس مکھ رہ کر لوگوں سے ملے -

خَلَقْتُ الْخَیْرَ وَ اَجْرَیْتُهُ عَلٰی یَدَیْ مَنْ اُحِبُّ وَخَلَقْتُ الشَّرَّ وَ اَجْرَیْتُهُ عَلٰی یَدَیْ مَنْ اُرِیْدُهُ - میں نے خیر کو پیدا کیا اور جس کے ہاتھوں میں نے چاہا اس کو چلایا (اس سے خیر کا کام کرایا) اور میں ہی نے برائی کو پیدا اور جن کے ہاتھوں میں چاہتا ہوں اس کو چلاتا ہوں -

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّعَادَةَ وَالشَّقَاوَةَ - اللہ ہی نے نیک بختی اور بدبختی بنائی -

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ - سب سے پہلے اللہ نے میرا نور بنایا -

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ - پہلے اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا -

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحَ وَالْقَلَمَ - پہلے اللہ تعالےٰ نے لوح اور قلم کو بنایا -

خَلّ - سوراخ کرنا، خلال خاص کرنا، کم ہونا، دبلا ہونا،

سرکہ دوست۔

خِلٌّ یا خُلٌّ - خاص دوست یا جانی دوست جیسے خَلِیْل یہ خِلَّۃ سے نکلا ہے یہ معنی محبت اور برادری خُلَّۃ کا بھی وہی معنی ہے۔

خَلَّۃٌ - خصلت، عادت، احتیاج - عرب لوگ کہتے ہیں اَلْخَلَّۃُ تَدْعُوْ اِلَی السَّلَّۃِ یعنی احتیاج آدمی کو چوری پر مجبور کرتی ہے۔

خَلُوْلَۃٌ اور خِلَالَۃٌ - بھی دوستی۔

خَلَلٌ - خراب ہونا، جدا ہونا، دو چیزوں کے درمیان جو جگہ خالی ہو۔

اَبْرَأُ اِلٰی کُلِّ ذِیْ خُلَّۃٍ مِّنْ خُلَّتِہٖ - میں ہر ایک دوست کی دوستی سے الگ ہوتا ہوں (خالص خدا ہی کی دوستی رکھتا ہوں یہ مرتبہ بہت اعلیٰ ہے جو انبیا اور خاص خاص اولیاء کو حاصل ہوتا ہے، مطلب یہ ہے کہ کسی دوست سے دلی تعلق اور محبت بجز خدا کے نہیں رکھتا یا کسی دوست پر بجز خدا کے مجھ کو اعتماد نہیں ہے یا بجز خدا کے کسی دوست پر میں اپنی حاجت پیش نہیں کرتا)۔

لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا - اگر میں (بجز خدا کے) کسی بشر کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر صدیقؓ کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی اور محبت جو ان کے ساتھ ہے وہ دوسروں کی محبت اور دوستی سے بڑھ کر ہے (یعنی اسلامی دوست اور محبت ان کی سب سے زیادہ ہے)۔

اَلْمَرْءُ بِخَلِیْلِہٖ یا عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ - آدمی اپنے دوست کے ساتھ رہے گا یا دوست کے مذہب ملت پر ہوگا (تو سمجھ کر دوستی کرو کافر اور فاسق سے دوستی نہ لگاؤ ورنہ تم بھی اس کے ساتھ خراب ہوگے) دوستی سے مراد دلی دوستی ہے نہ ظاہر داری اور خوش اخلاقی یہ تو ہر ایک کے ساتھ ضرورت سے کرسکتا ہے البتہ جہاں دین کا نقصان ہوتا ہو وہاں نرمی اور خوش اخلاقی بھی منع ہے۔ اللہ تعالیٰ مومنین کی صفت بیان فرماتا ہے اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ - یعنی کافروں پر سخت اور تند غصیلے اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ، رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ مومنوں پر رحم دل نرمی کرنے والے۔

یَاوَیْحَھَا خُلَّۃً لَوْ اَنَّھَا صَدَقَتْ - ارے خراب دوستی کاش وہ سچی ہوتی۔

فَیُھْدِیْھَا فِیْ خُلَّتِھَا - اپنے دوستوں میں اس کو تحفہ دے۔

فَیُفَرِّقُھَا فِیْ خَلَائِلِھَا - آپ اس کے گوشت کو حضرت خدیجہؓ کی دوست عورتوں میں تقسیم کرتے۔

اَللّٰھُمَّ سَادَّ الْخَلَّۃِ - یا اللہ احتیاج کو رفع کرنے والے محتاج کی حاجت پوری کرنے والے۔

اَللّٰھُمَّ اسْدُدْ خَلَّتَہٗ - یا اللہ اس میت کے جن جن کاموں میں خلل رہ گیا ہو (اس کا مطلب پورا نہ ہوا ہو) تو اس کو بھر دے (پورا کردے، اس کا نقصان رفع کردے)۔

فَوَاللّٰہِ مَاعَدَا اَنْ فَقَدْ نَاھَا اِخْتَلَلْنَاھَا - خدا کی قسم اس کے جانے کی دیر تھی کہ ہم کو اس کی احتیاج پڑی (پھر ہم اس کو ڈھونڈھنے اور طلب کرنے لگے)۔

عَلَیْکُمْ بِالْعِلْمِ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ مَتٰی یُخْتَلُّ اِلَیْہِ - تم اپنے اوپر علم کو لازم کرلو معلوم نہیں کب اس کی احتیاج ہوتی ہے (کوئی علم ایسا نہیں جو بے کار ہو کبھی نہ کبھی اس کی ضرورت پڑتی ہے)۔

اُتِیَ بِفَصِیْلٍ مُّخَلُّوْلٍ - ایک اونٹ کا بچہ لایا گیا جس کی زبان پر لکڑی لگی ہوتی تھی (جس کو خِلال کہتے ہیں وہ اس لئے لگاتے ہیں کہ بچہ اپنی ماں کا دودھ نہ پی سکے، بعض نے کہا مخلول سے موٹا مراد ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے، حاملہ اونٹنی کے بچہ کو خَلٌّ کہتے ہیں کیونکہ وہ خلال کی طرح دبلا اور نقیہ ہوتا ہے، حریری کہتا ہے وَلِیْ مِنْہُ سُلَالَۃٌ کَاَنَّہٗ خِلَالَۃٌ اس سے میرا ایک بچہ ہے خلال کی طرح دبلا پتلا نقیہ۔

کَانَ لَہٗ کِسَآءٌ فَدَکِیٌّ فَاِذَا رَکِبَ خَلَّہٗ عَلَیْہِ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس فدک کی ایک کملی تھی جب آپ سوار ہوتے تو اس کے دونوں کنارے لکڑی یا لوہے سے جوڑ کر اوڑھ لیتے - (سبحان اللہ باوجود یہ کہ آپ ملک حجاز عرب اور شام کے حاکم تھے)۔

خَلَلْتُهُ بِالرُّمْحِ - میں نے برچھے سے اس کو نچا -

فَتَخَلَّلُوْهُ بِالسُّيُوْفِ مِنْ تَحْتِي - لوگوں نے امیہ بن خلف کو (جس کے بچانے کے لئے میں اس پر اوندھا ہو گیا تھا) نیچے سے تلواریں کونچ کونچ کر مار ڈالا (یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا قول ہے) اوپر سے اس لئے نہ مار سکے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اس پر جھک گئے تھے -

اَلتَّخَلُّلُ مِنَ السُّنَّةِ - دانتوں میں خلال کرنا سنت ہے (کیونکہ اس میں دانتوں کی صفائی ہے) -

تَخَلُّلُ اور تَخْلِيْل - دونوں کا معنی خلال کرنا اور کبھی بالوں یا ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے اندر انگلیاں ڈالنے کو بھی کہتے ہیں جیسے وضو میں کرتے ہیں -

مَاتَخَلَّلَ فَلْيَلْفُظْ وَمَا لَاكَ فَلْيَأْكُلْ - جو کھانا وغیرہ خلال کرنے سے نکلے اس کو تھوک دے اور جو زبان پھرا کر نکالے وہ کھا جائے (کیونکہ خلال سے جو نکلتا ہے کبھی اس میں خون ملا ہوتا ہے - طیبی نے کہا اگر زبان سے جو نکالے اس میں بھی خون ملے ہونے کا یقین ہو تو اس کا بھی نگل جانا حرام ہوگا) -

رَحِمَ اللّٰهُ الْمُتَخَلِّلِيْنَ مِنْ اُمَّتِيْ فِي الْوُضُوْءِ وَالطَّعَامِ - میری امت کے جو لوگ وضو اور کھانے میں خلال کرتے ہیں ان پر اللہ رحم کرے یا ان پر رحم کرے گا (کیونکہ وہ صفائی اور طہارت کی تکمیل چاہتے ہیں) -

خَلِّلُوْا بَيْنَ الْاَصَابِعِ لَا يُخَلِّلُ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا النَّارَ - انگلیوں میں خلال کرو اللہ تعالیٰ ان کے درمیان آگ نہیں ڈالے گا (وہ دوزخ کی آگ سے بچیں گی) -

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ الْكَلَامَ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ الْكَلَأَ بِلِسَانِهَا - اللہ تعالیٰ اس مرد کو پسند نہیں کرتا جو بڑا زبان دراز (بکی بہت باتیں بنانے والا) ہو تو باتوں کو اس طرح لپیٹے (چپڑ چپڑ باتیں کرے) جیسے گائے گھاس کو زبان سے جلد جلد لپیٹ لپیٹ کر کھاتی ہے (زبان درازی اور طلاقت لسانی کوئی عمدہ چیز نہیں ہے گو بعض دنیا دار احمق لوگ اس کو اچھا سمجھتے ہیں ایسا آدمی اکثر جھوٹا اور حیلہ باز ہوتا ہے) -

يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ - دجال شام اور عراق کے درمیان رستے سے نکلے گا - (یعنی اس راہ میں سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے' ایک روایت میں مِنْ حَلَّةٍ ہے حائے مہملہ سے یعنی شام اور عراق کی جانب اور سمت سے' ایک روایت میں مِنْ حِلّهٖ ہے یعنی اپنے اترنے کے مقام سے' ایک روایت میں مِنْ حَلَّةَ ہے تو حلہ کسی مقام کا نام ہے شام اور عراق کے درمیان' بعض نے کہا حلہ پتھریلا اور ناہموار مقام) -

يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ - درختوں کے اندر سے گھس آئیں گے -

خَلَّةٌ اور خَصْلَةٌ - دونوں کا ایک معنی ہے یعنی عادت اور صفت -

مَاهٰذَا بِاَوَّلِ مَا اَخْلَلْتُمْ بِيْ - یہ پہلا مرتبہ نہیں ہے جو تم نے مجھ کو کمزور کر دیا (بلکہ کئی بار میری مدد نہ کر کے مجھ کو خراب اور کمزور کر دیا ہے) -

اِنَّا نَلْتَقِطُ الْخَلَالَ - ہم گدر کھجوریں چن رہے تھے خَلَال جمع ہے خَلَالَةٌ کی وہ کھجور جس کا پکنا شروع ہو گیا ہو -

اَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ - میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں کے درمیان فتنے اس طرح گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے گرتے ہیں (پے در پے بہت سے' اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بہت فتنے ہوں گے) -

سُدُّوا الْخَلَلَ - صفوں میں جو خالی جگہیں رہ جائیں ان کو بھر دو (جب پہلی صف پوری بھر جائے اس وقت دوسری صف شروع کرو) -

خَلَّتَانِ لَايُحْصِيْهِمَا مُسْلِمٌ - دو خصلتیں ایسی ہیں جو کوئی مسلمان ان کو بجا لائے گا ان کا خیال رکھے گا -

ضَنِيْنٌ بِخَلَّتِهٖ - (یہ مومن کی صفت ہے) یعنی اپنی حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا -

خِلَّةٌ - جو چیز دانتوں میں رہ جائے -

خِلَال - وہ چیز جو دانتوں میں ڈال کر اس سے صفائی کریں-

نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْخِلَالِ - جبریلؑ خلال کرنے کا حکم لے کر آئے اس کی جمع اَخِلَّةٌ ہے-

خَلِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ - مشہور نحوی ہے-

خُلُوٌّ یا خَلَاءٌ - خالی ہونا' مر جانا' گذر جانا' چھوڑ دینا کسی کے ساتھ تنہائی کرنا جیسے خَلْوٌ اور خَلْوَةٌ ہے-

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَامِنْهَا - میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی بہت عمر گذر گئی ہے (یعنی جہاں دیدہ اور بوڑھی ہے)-

فَلَمَّا خَلَاسِنِّيْ وَ نَثَرْتُ لَهُ ذَابَطْنِيْ - جب میری عمر گذر چکی (میں بوڑھی ہوگئی جوانی ڈھل گئی) اور میں نے اپنا یہ پیٹ اس کے لئے پھیلا دیا (اس سے اولاد جنی)-

اَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ مُخْلِيًا بِهِ - کیا تم میں سے ہر شخص چاند کو اکیلے اکیلے نہیں دیکھ سکتا (ہر شخص اس کو اس طرح دیکھ سکتا ہے گویا اس کے ساتھ تنہائی ہے' یہی مثال ہے پروردگار کے دیدار کی ہر ایک مومن اس کو فراغت کے ساتھ بغیر اژدحام اور ہجوم کے دیکھے گا)-

لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ - میں کچھ اکیلی تو آپ کے پاس ہوں نہیں (بلکہ آپ کی تو بہت سی بیبیاں ہیں اس لئے اگر میری بہن بھی آپ کے نکاح میں آئے تو مجھ کو رنج کاہے کا ہے)- نہایہ میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَأَةٌ مُخْلِيَةٌ یہ عورت بے شوہر ہے' یہاں مخلیہ سے یہ معنی مراد نہیں ہے (بلکہ ام حبیبہ کا مطلب یہ ہے کہ کچھ میں نے آپ کو بیبیوں سے خالی تو پایا نہیں یعنی میں اکیلی آپ کی بیوی تھوڑے ہوں ماشاء اللہ آپ کی بہت سی بیبیاں ہیں ان میں اگر ایک میری بہن بھی ہوئی تو رنج کی کیا بات ہے بلکہ خوشی ہے کہ میری بہن کو بھی آپ کی زوجیت کا شرف حاصل ہو)-

اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ تَخَلَّيْتُ - (معاویہ قشیری نے پوچھا اسلام کی نشانی کیا ہے فرمایا تو یوں کہے) میں نے اپنا منہ اللہ کی رضامندی کے لئے زمین پر رکھ دیا (اس کے حکموں کو مان لیا) اور شرک سے جدا ہوگیا (معبودان باطل سے بیزار اور علیحدہ ہوگیا)-

اَنْتَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيْبَتِيْ - تم پر وہ مصیبت تھوڑی ہے جو مجھ پر پڑی ہے-

خِلْوٌ - کا معنی فارغ البال فکروں سے پاک اور تنہا-

اِذَا كُنْتُ اِمَامًا اَوْ خِلْوًا - جب تو امام ہو یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہو (یعنی منفرد ہو)-

اِذَا اَدْرَكْتَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَاِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ فَاَخْلِ وَجْهَكَ وَضُمَّ اِلَيْهَا رَكْعَةً - اگر تو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پائے (ایک رکعت امام پڑھ چکا ہو اس وقت پہنچے) تو جب امام سلام پھیرے تو اکیلا رہ کر ایک رکعت اور ملا لے (گویا جمعہ مل گیا ظہر پڑھنے کی حاجت نہیں اگر ایک رکعت بھی امام کے ساتھ نہ ملے تب جماعت میں شریک ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد ظہر کی چار رکعتیں پڑھے) بعض نے فَاَخْلِ وَجْهَكَ کا یہ معنی کیا ہے کہ اپنے تئیں آڑ میں چھپائے کسی کو معلوم نہ ہو کہ تیری ایک رکعت جاتی رہی ہے یا اپنے سامنے کسی چیز کی آڑ کر لے کیونکہ لوگ جمعہ پڑھ کر ایک بارگی لوٹیں گے تو تیرے سامنے سے نہ گذریں-

فَخَلّٰى عَنْهُمْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا ثُمَّ قَالَ اخْسَأُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ - (جب دوزخی لوگ داروغہ کو پکاریں گے کہیں تمہارا مالک ہمارا فیصلہ کر دے تو بہتر ہے کاش ہم مر جائیں اس عذاب سے چھوٹ جائیں- وہ کیا کرے گا) چالیس برس تک ان کی طرف سے منہ پھیر لے گا جیسے کچھ سنتا ہی نہیں ان کو بکنے دے گا) چالیس برس کے بعد یہ جواب دے گا چپو دور ہو اسی میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو-

فَخَلَوْا فَقَالَ عُثْمَانُ - دونوں تنہائی میں گئے تب حضرت عثمانؓ نے کہا-

يَسْتَحْيُوْنَ اَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَاءِ - کچھ لوگ اس میں شرم کرنے لگے کہ آسمان کے نیچے اپنا ستر کھول کر پاخانہ کریں-

لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا - وہاں کی ہری گھاس نہ کاٹی جائے

(گھاس جب تک گیلی اور ہری رہے اس کو خلا کہتے ہیں پھر جب سوکھ جائے تو وہ حشیش ہے) طیبی نے کہا امام شافعی نے حرم کی مٹی اور پتھر بھی دوسرے مقاموں میں لے جانا مکروہ رکھا ہے البتہ زمزم کا پانی تبرک کے طور پر لے جا سکتا ہے۔

كَانَ يَخْتَلِي لِفَرَسِهٖ - عبداللہ بن عمرؓ اپنے گھوڑے کے لئے ہری گھاس کاٹتے تھے، عمرو ابن مرہ کی حدیث میں ہے اِذَا اخْتُلِيَتْ فِي الْحَرْبِ هَامُ الْاَكَابِرِ - جب جنگ میں رئیسوں کے سر کاٹے جائیں، امام مالکؒ سے کسی نے پوچھا اگر آٹا شراب کی تلچھٹ میں گوندھا جائے (یا شراب کا خمیر اس میں ملایا جائے یا کسی اور نشہ آور چیز مثلاً سیندھی تاڑی وغیرہ کا) انھوں نے کہا اگر تلچھٹ نشہ کرتا ہے تب اس آٹے کی روٹی نہ کھانی چاہئے (ہمارے زمانہ میں بھی بہت سے علماء نے یہی فتوے دیا ہے اور نان پاؤ کھانے سے منع کیا ہے کیونکہ اس کے خمیر میں شراب سیندھی تاڑی ڈالی جاتی ہے مگر محققین اہل حدیث کہتے ہیں کہ شراب ناپاک نہیں ہے صرف حرام ہے اور جب روٹی پک گئی تو شراب مفقود ہوگئی آگ پر جل گئی اب روٹی حلال ہے) یہ امام مالک کا فتوی اصمعی نے معتمر بن سلیمان سے بیان کیا تو انھوں نے یہ شعر پڑھا

رای فِي كفِّ صَاحِبِهٖ خَلَاةً
فتُعْجِبُهٗ وَ يُفْزِعُهُ الْجَرِيْرُ

یعنی اونٹ نے (جو بھڑک کر نکل بھاگا تھا) اپنے مالک کے ایک ہاتھ میں ہری ہری دوب دیکھی اور دوسرے ہاتھ میں رسی ہری گھاس تو اس کو پسند آئی لیکن رسی دیکھ کر گھبرا گیا، مطلب معتمر کا یہ ہے کہ شراب کے خمیر کی روٹی بہت عمدہ اور ملایم پھولی ہوئی تو ہوتی ہے اس کے کھانے کو جی چاہتا ہے مگر ادھر امام مالکؒ کے فتوے کا ڈر ہے کہیں یہ روٹی حرام نہ ہو۔

كَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُ لِزَوْجَتِهٖ اَنْتِ خَلِيَّةٌ فَكَانَتْ تَطْلُقُ مِنْهُ - جاہلیت کے زمانہ میں خلیہ طلاق تھا یعنی جب کوئی اپنی عورت سے کہتا اَنْتِ خَلِيَّةٌ تو وہ مطلقہ ہو جاتی - اسلام میں بھی یہ لفظ طلاق کا کنایہ سمجھا جاتا ہے اگر طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق پڑ جائے گی۔

فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تَقُوْلَ خَلِيَّةٌ طَالِقٌ - ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میری مثال تو بیان کر یعنی مجھ کو کسی جاندار سے تشبیہ دے - اس نے کہا تو ہرنی ہے تو کبوتری ہے) وہ کہنے لگی میں تو خوش نہیں ہوں گی جب تک تو یوں نہ کہے تو بندھن سے چھٹی ہوئی ہے تو بن مہار ہے (عورت نے اپنے خاوند کو فریب دینا چاہا اس کا مطلب یہ تھا کہ خاوند ان الفاظ کو کہہ دے اور اس پر طلاق پڑ جائے، خاوند تھے بھولے بھالے میاں، انھوں نے عورت کی خواہش کے موافق یہ الفاظ کہہ دیئے اب مقدمہ حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا عورت یہ کہتی تھی کہ مجھ پر طلاق پڑ گئی لیکن حضرت عمرؓ نے اس کے خاوند سے فرمایا اپنی عورت کا ہاتھ پکڑ کر لے جا وہ تیری جورو ہے کیونکہ خاوند کی نیت طلاق کی نہ تھی اور ایسے الفاظ سے اسی وقت طلاق پڑتی ہے جب طلاق کی نیت ہو)۔

كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ فِي الْاُلْفَةِ وَالرِّفَاءِ لَا فِي الْفُرْقَةِ وَالْخَلَاءِ - آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا میں تیرے لئے ایسا خاوند ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے یعنی الفت اور ملاپ میں نہ جدائی اور فراق میں (یعنی میں ابوزرع کی طرح تجھ کو طلاق دینے والا نہیں)۔

فَهُمْ كَلَّمُوْنِيْ فِيْ خَلَايَا لَهُمْ - انھوں نے مجھ سے ان مقاموں کی نسبت گفتگو کی جہاں شہد کی مکھیاں اپنے پیٹ خالی کرتی ہیں - (شہد کی مکھیاں چھتے لگاتی ہیں - ان کی درخواست یہ تھی کہ یہ مقامات ان کے لئے محفوظ کر دئے جائیں دوسرے لوگ وہاں کا شہد نہ لے سکیں)۔

فِيْ خلايا الْعسل الْعُشْرُ - شہد کے چھتوں میں دسواں حصہ لیا جائے گا۔

وَخلاكُمْ ذَمٌّ مالَمْ تَشْرُدُوْا - تم سے برائی اتر گئی جب تک بھاگو نہیں، عرب لوگ کہتے ہیں اِفْعَلْ ذٰلِكَ وَ خَلَاكَ ذَمٌّ - یہ کام کر تجھ پر کوئی برائی نہیں (یعنی کچھ عیب نہیں ہو سکتا تو معذور ہے)۔

اِنَّكَ تَنْهٰى عَنِ الْغِنٰى وَ تَسْتَخْلِيْ بِهٖ - تو اوروں کو تو بری بات سے منع کرتا ہے اور تنہائی میں برا کام کرتا ہے۔

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبری کنند
چوں بخلوت میروند آں کار دیگری کنند[1]

لَایَخْلُوْ عَلَیْھِمَا اَحَدٌ بِغَیْرِ مَکَّۃَ اِلَّا لَمْ یُوَافِقَاہُ- مکہ کے سوا اور کسی ملک میں اگر کوئی پانی اور گوشت پر اکتفا کرے دوسری غذا نہ کھائے تو کبھی موافق نہ آئیں گے (اس کو نقصان ہوگا بیمار ہو جائے گا مگر مکہ مکرمہ کی ہوا میں اللہ تعالےٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ نرے گوشت اور پانی پر آدمی گذر کر سکتا ہے-

مُؤَلِف:- کہتا ہے ایک امر کا تجربہ تو مجھ کو بھی ہوا ہے' مدینہ طیبہ میں میں نے کئی دنوں تک نری کھجور پر گذر کی اور پیچش وغیرہ کچھ نہیں ہوا' اگر ہندوستان میں ایک وقت بھی کوئی پیٹ بھر کر کھجور کھائے تو بیمار ہو جاتا ہے)-

فَاسْتَخْلَاہُ الْبُکَاءُ- اس کو اکیلے رونا آ گیا- عرب لوگ کہتے ہیں اَخْلٰی فُلَانٌ عَلٰی شُرْبِ اللَّبَنِ- وہی اکیلا دودھ پی گیا-

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ- پھر آپ کو تنہائی پسند ہوگئی-

اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَوَجَدَ اَحَدُکُمُ الْخَلَاءُ- جب جماعت کی تکبیر ہو اور تم میں سے کسی کو پائخانہ لگے (تو وہ حاجت کے لئے چلا جائے اور جماعت کا ترک اس کے لئے جائز ہے)-

اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ- آپ جب پائخانہ میں جانے لگتے (کیونکہ پائخانہ میں ذکر الٰہی درست نہیں ہے- بعض نے اس کو اپنے ظاہری معنی پر رکھا اور پائخانہ میں ذکر الٰہی کرنا درست رکھا ہے' بعض نے کہا دل سے ذکر کرنا درست ہے-

میں:- کہتا ہوں فتاویٰ قنیہ جو حنفیہ کی فقہ کی معتبر کتاب ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ پائخانہ میں قرآن پڑھنا درست ہے حالانکہ آنحضرتؐ نے استنجا کی حالت میں سلام کا جواب تک نہیں دیا جیسے صحیح حدیث سے ثابت ہے)-

اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتِمَہٗ- آپ جب پائخانہ جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار ڈالتے (اس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا' اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ ایسی انگشتری جس میں اللہ یا رسول کا نام کندہ ہو اس کو پائخانہ میں نہ لے جائے یا ایسا کرے کہ اس کا نقش اندر کی طرف مٹھی میں بند کر لے- اگر کسی کا نام محمد ہو اور وہ انگشتری پر کندہ ہو تب اس کا پائخانہ میں لے جانا مکروہ نہ ہوگا' بعض نے کہا مکروہ ہوگا کیونکہ آپ کا نام نامی ہر حال میں واجب التعظیم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ یہ کراہت اس پائخانہ میں ہے جو آبادی میں بنا ہوتا ہے یا جنگل میں بھی یا ہر جگہ لیکن ظاہر یہی ہے کہ ہر حال میں مکروہ ہے-

لِیَتَقَدَّمْ اَحَدُکُمْ وَ ذَھَبَ الْخَلَاءَ- تم میں سے کوئی امامت کے لئے آگے یہ کہہ کر وہ پائخانہ کو گئے اس کے آگے جو ہے فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تو یہ علت ہے لِیَتَقَدَّمْ کی اور ذَھَبَ الْخَلَاءَ بیچ میں جملہ معترضہ ہے-

لَایَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ رَحْمٍ مَحْرَمٍ- کوئی شخص کسی بیگانی عورت سے تنہائی نہ کرے مگر جب اس کا کوئی محرم رشتہ دار موجود ہو (یا اس کا خاوند موجود ہو وہ بھی محرم کے قائم مقام ہے' یہ تنہائی حرام ہے اگر ایسا چھوٹا بچہ موجود ہے جس سے شرم نہیں ہو سکتی تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے طیبی نے کہا خوبصورت بے ریشہ لڑکا بھی عورت کا حکم رکھتا ہے اس کے ساتھ بھی تنہائی درست نہیں جب تک تیسرا شخص موجود نہ ہو)-

اَلَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّھِمْ- جو شخص لوگوں کے رستے یا ان کے سایہ لینے کی جگہ میں پاخانہ کرے-

اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ تَخَلّٰی- جب رات کو بیدار ہوتے تو پائخانہ میں جاتے-

اِذَا کَانَ اَحَدُنَا خَالِیًا- جب کوئی ہم میں سے اکیلا تنہا ہو (تو فرمایا اللہ سے زیادہ شرم کرنا چاہئے- فتنی نے کہا خلوت میں ضرورت سے ننگا ہونا درست ہے اور بے ضرورت مکروہ یا حرام ہے-

اِنَّ اللّٰہَ خِلْوٌ مِنْ خَلْقِہٖ وَ خَلْقُہٗ خِلْوٌ مِنْہُ- اللہ اپنی مخلوقات سے جدا ہے اور مخلوق اس کی اس سے جدا ہے (اس

---

[1] مولوی حضرات محراب ومنبر پر تو بڑے جلوے دکھاتے ہیں مگر جب لوگوں سے الگ ہوتے ہیں تو کچھ اور ہی کام کرتے ہیں۔ (م)

حدیث سے ان لوگوں کا خیال باطل ہوا جو معاذ اللہ حلول اور اتحاد کے قائل ہیں کہتے ہیں اللہ ہم میں ہے اور ہم اللہ میں ہیں۔ تمام سلف صحابہ اور تابعین کا یہی اعتقاد تھا کہ اللہ کی ذات بائن عن خلقہ علٰی عرشہ[1] ہے)۔

فَيُخَلِّيْنِىْ اَدُوْرُ مَعَهٗ - وہ مجھ کو چھوڑ دیتا ہے میں اس کے ساتھ گھومتا رہتا ہوں (جدھر وہ جاہے میں بھی ادھر جاتا ہوں)۔

لَاتُخَلِّنِىْ مِنْ يَدِكَ - مجھ کو اپنی نعمت سے خالی مت رکھ (محروم مت کر)۔

خَلّٰى عَنْهُمْ - ان کو چھوڑ دیا۔

خَلْوَتِ صَحِيْحَةٌ - جورو مرد کی تنہائی جہاں جماع سے کوئی امر مانع نہ ہو۔

سَتَعْقِبُوْنَ مِنِّىْ جُثَّةً خَلَاءً - تم میرا جسم عنقریب جان سے خالی دیکھو گے (یعنی میں مارا جاؤں گا یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

خَوَالِى الْاَعْوَامِ - سنین گذشتہ۔

خَلَا - حرف جر ہے جیسے حاشا اور خلا کے بعد جو لفظ آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْمِيْمِ

خَمْدٌ یا خُمُوْدٌ - بجھ جانا۔

اِخْمَادٌ - بجھا دینا۔

خَامِدُوْنَ - مرے ہوئے، بجھے ہوئے۔

فَاِذَا خَمَدَتْ - جب وہ آگ دھیمی ہو جائے گی، اس کی لپٹ کم ہو جائے گی۔

خَمَدَ الْمَرِيْضُ - بیمار بے ہوش ہو گیا یا مر گیا۔

خَمَدَتِ الْحُمّٰى - بخار دب گیا۔

خَمْرٌ - ڈھانپنا، چھپانا، شراب پلانا، خمیر ملانا۔

خَمَرٌ - چھپ جانا۔

تَخْمِيْرٌ - خمیر ملانا، چھپانا۔

مُخَامَرَةٌ - ملانا، فریب کرنا بیع میں، اِقامت کرنا، مل جانا، گھس جانا، چھپ جانا۔

اِخْمَارٌ - چھپ جانا کینہ رکھنا، چھپا لینا، خمیر کرنا، غافل کرنا، عطا کرنا۔

تَخَمُّرٌ - اوڑھنی اوڑھنا (سر بندھن)۔

خِمَارٌ - بکسرۂ خا سر بندھن جس سے عورت اپنے بال چھپاتی ہے۔

خَمَارٌ - بہ فتحہ خا، لوگوں کی کثرت۔

خُمَارٌ - بہ ضمۂ خا سر گھومنا جو شراب پینے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

خَمِّرُوا الْاٰنَاءَ وَ اَوْكِئُوا السِّقَاءَ - پانی یا دودھ کا برتن ڈھانپ دو اور مشک پر ڈانٹ لگا دو (تاکہ کیڑا وغیرہ اس میں نہ جا سکے)۔

هَلَّا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ - (آنحضرتؐ کے پاس دودھ کا برتن لایا گیا فرمایا) تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی اس پر رکھ دیتا اگر ڈھکنے کے لئے کچھ نہ ملتا۔

لَاتَجِدُ الْمُؤْمِنَ اِلَّا فِىْ اِحْدٰى ثَلَاثٍ فِىْ مَسْجِدٍ يَعْمُرُهٗ اَوْ بَيْتٍ يَخْمُرُهٗ اَوْ مَعِيْشَةٍ يُدَبِّرُهَا - مسلمان کو ہمیشہ تین کاموں میں سے ایک میں تو مصروف پائے گا یا تو مسجد کی تعمیر (یا مرمت آبادی) کر رہا ہوگا یا گھر کو چھا رہا ہوگا (اس کی درستی اور اصلاح میں مشغول ہو گیا) یا روٹی کمانے کی فکر میں ہوگا (مطلب یہ ہے کہ مسلمان وہی ہے جو اپنے وقت کو بیکار لہو و لعب اور کھیل کود میں ضائع نہیں کرتا بلکہ آخرت کی یا دنیا کی اصلاح میں اپنا وقت صرف کرتا ہے اور جن کاموں میں نہ دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا مثلاً مرغ بازی، پتنگ بازی، ناچ رنگ وغیرہ ان سے بچا رہتا ہے)۔

نَلْتَمِسُ الْخَمَرَ - ہم کوئی سر چھپانے کی جگہ ڈھونڈ تے تھے (جیسے درخت مکان وغیرہ)۔

---

[1] (اللہ) اپنی مخلوق سے جدا اور عرش پر مستوی ہے۔ (م)

فَابْغِنَا مَكَانًا خَمَرًا - ایک ایسی جگہ ہم کو تلاش کر دو جہاں آڑ ہو (سایہ ہو گنجان درخت ہوں)۔

حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ - یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جس پر گنجان درخت ہیں یعنی بیت المقدس کا پہاڑ۔

يَا اَخِيْ اِنْ بَعُدَتِ الدَّارُ مِنَ الدَّارِ فَاِنَّ الرُّوْحَ مِنَ الرُّوْحِ قَرِيْبٌ وَطَيْرُ السَّمَاءِ عَلٰى اَرْفَقِ خَمَرِ الْاَرْضِ تَقَعُ - (سلمان فارسیؓ نے ابوالدرداء صحابی کو لکھا جو ان کو شام کے ملک کی طرف بلاتے تھے) بھائی جان اگر چہ میرا گھر تمہارے گھر سے دور ہے (بعد مکانی ہے) مگر جان تو جان سے نزدیک ہے (قرب روحانی حاصل ہے) اور آسمان کا پرندہ اس زمین پر اترتا ہے جہاں خوب پیداوار ہو) آب و دانہ کی افراط ہو' سرسبز و شاداب ہو' سلمان کا مطلب یہ تھا کہ میں جس ملک میں ہوں وہ خوب آباد اور سرسبز ہے میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا)۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ اَخْمَرُ مَا كَانُوْا - میں مسجد میں گیا وہاں خوب مجمع تھا (بہت لوگ جمع تھے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَخَلَ فِيْ خَمَارِ النَّاسِ وہ لوگوں کے جماؤ میں (جتھے میں) گھس گیا۔

اَكُوْنُ فِيْ خَمَارِ النَّاسِ - میں لوگوں کے جتھے میں (چھپا ہوا) رہوں گا (کوئی مجھ کو پہچان نہ سکے گا)۔

نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ - ذرا مسجد میں سے سجدہ گاہ مجھ کو اٹھا دے۔ (یہ آنحضرتؐ نے بیوی ام سلمہؓ سے فرمایا وہ حیض کی حالت میں تھیں' خمرہ وہ چھوٹا ٹکڑا بوریے کا یا کھجور کے پتوں سے بنا ہوا جس پر سجدے میں آدمی کا سر فقط آ سکتا ہے' ایک روایت میں یوں ہے کہ چوہے نے چراغ کی بتی کھینچ کر آنحضرتؐ کے اس خمرہ پر ڈال دی جس پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک درھم برابر وہ جل گیا' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خمرہ بڑے کو بھی کہتے ہیں' ابن اثیرؒ نے شرح جامع الاصول میں کہا کہ خمرہ سجدہ گاہ جس پر ہمارے زمانہ میں شیعہ سجدہ کیا کرتے ہیں۔

میں:- کہتا ہوں اس حدیث سے سجدہ گاہ رکھنا مسنون ٹھہرا اور جن لوگوں نے اس سے منع کیا ہے اور رافضیوں کا طریق قرار دیا ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے۔ میں تو کبھی کبھی اتباع سنت کے لئے پنکھ جو بوریے سے بنا ہوتا ہے بجائے سجدہ گاہ کے رکھ کر اس پر سجدہ کرتا ہوں اور جاہلوں کے طعن و تشنیع کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ ہمیں سنت رسول اللہ سے غرض ہے کوئی رافضی کہے یا کوئی خارجی پڑا بکا کرے)۔ بعض نے ناولینی الخمرۃ من المسجد کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ مسجد میں تھے اور بیوی ام سلمہ سے فرمایا کہ مجھ کو سجدہ گاہ اٹھا کر دے دے چونکہ آپ اعتکاف میں تھے اس لئے مسجد کے باہر نہ جا سکے۔

اِنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفِّ وَالْخِمَارِ - آنحضرتؐ موزے اور عمامہ پر مسح کر لیتے تھے۔ (اہل حدیث نے ہر طرح عمامہ پر مسح جائز رکھا ہے خواہ سارا مسح عمامہ پر کرے یا تھوڑے سے سر پر کر کے باقی مسح عمامہ پر پورا کرے)۔

مَا اَشْبَهَ عَيْنَكَ بِخِمْرَةِ هِنْدٍ - (عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا) تمہاری آنکھ ہندہ سے کتنی مشابہ ہے جب وہ اوڑھنی اوڑھتی تھی۔

اِنَّ الْعَوَانَ لَا تُعَلَّمُ الْخِمْرَةَ - آزمودہ کار دیرینہ عورت کو اوڑھنی اوڑھنا تھوڑا سکھاتے ہیں (وہ تو اس کو خوب جانتی ہے۔ یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی دانش مند آدمی کو کوئی عقل کی بات بتلائے)۔

مَنِ اسْتَخْمَرَ قَوْمًا اَوَّلُهُمْ اَحْرَارٌ وَّ جِيْرَانٌ مُسْتَضْعَفُوْنَ فَاِنَّ لَهٗ مَا قَصَرَ فِيْ بَيْتِهٖ - جس شخص نے زبردستی ان لوگوں کو غلام بنا لیا جو اصل میں آزاد تھے یا ان ناتوان لوگوں کو جنھوں نے اس کی پناہ لی تھی (یعنی جاہلیت اور کفر کے زمانہ میں) تو وہ اسلام کے زمانہ میں بھی ان پر قابض رہے گا جن کو اس نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا (غلام بنا کر ان سے خدمت لے رہا تھا' مطلب یہ ہے کہ اسلام کے زمانہ میں اب نئی تحقیقات ہو کر وہ آزاد نہ ہو سکیں گے بلکہ جاہلیت کے زمانہ سے اگر وہ غلاموں کے طور پر رہے تھے تو اب بھی غلام ہی

رہیں گے)-

مَلَّکَهٗ عَلٰی عُرُبِهِمْ وَ خُمُوْرِهِمْ - اس نے اس کو عربوں اور گاؤں والوں دیہاتیوں کا مالک بنا دیا (وہ اس کے رعایا بن گئے طرح طرح کے محصولات اور ٹیکس اس کو دینے لگے)-

اِنَّهٗ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ عُمَرُ قَاتَلَهُ اللّٰهُ - سمرہ بن جندب نے انگور کا شیرہ (جس سے شراب بنایا جاتا ہے اس شخص کے ہاتھ) بیچا (جو اس کو شراب بناتا تھا) حضرت عمرؓ نے (یہ سن کر) کہا اللہ تعالےٰ اس کو تباہ کرے (انگور کے شیرے کو مجازاً اس لحاظ سے کہ وہ شراب ہونے والا تھا خمر کہہ دیا - یہ بھی مکروہ ہے کہ جو شخص شراب بناتا ہو اس کے ہاتھ شیرہ بیچے اور یہ مراد نہیں ہے سمرہ بن جندبؓ نے شراب بیچا کیونکہ وہ ایک صحابی تھے شراب بیچنے کی حرمت سے واقف تھے)-

لَاتُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ - اس کا سر مت ڈھانپو (تاکہ احرام کی نشانی قائم رہے اور قیامت کے دن وہ لبیک پکارتا ہوا اٹھے)-

یَخْمِرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّنُّوْرَ - ہانڈی اور تندور کو چھپا دے-

هَلَّا خَمَّرْتَهٗ - تو نے اس کو ڈھانپ کیوں نہیں دیا (کیونکہ شیطان ڈھانپا ہوا برتن نہیں کھولتا اور وبا اور طاعون کے اثرات سے ڈھانپا ہوا کھانا پانی محفوظ رہتا ہے' حال کے اطبا اور حاذق ڈاکٹروں کی تشخیص سے یہ معلوم ہوا ہے کہ وبا اور طاعون کے کیڑے ہوا میں اڑ کر جاتے ہیں اور دوسرے مقام یا ملک میں بھی وبا اور طاعون پھیلاتے ہیں اس لئے برتن کا ڈھانپنا عین حکمت ہے اور جو جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تھا اطباء کی تشخیص میں بھی وہی صحیح اور درست نکلا)-

اَلْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ - شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے (اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اور چیزوں سے شراب نہیں بنتا بلکہ مدینہ طیبہ میں اس وقت یہی پانچ شراب رائج ہوں گے آپ نے ان کو بیان فرما دیا' یعنی انگور کھجور جو جوار شہد جیسے دوسری حدیث میں فرمایا اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ یعنی شراب ان دو درختوں سے بنتا ہے کھجو اور انگور سے اور اس کی دلیل دوسری صحیح حدیث ہے کہ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور لغت میں بھی خمر عام ہے ہر نشہ لانے والے شراب کو کہتے ہیں یعنی جو عقل کو ڈھانپ لے عقل میں مل جائے اور حضرت عمرؓ نے بھی یہی فرمایا کہ اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنی خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے (نشہ لائے)-

فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ - سر ڈھانپے اور سوار ہو جائے (گو اس نے ننگے سر جانے کی منت مانی تھی کیونکہ عورت کو سر چھپانا فرض ہے اور گناہ کے کام کی منت لغو ہے اور پیدل چلنے کی منت گو صحیح ہے لیکن شاید اس کو پیدل چلنے کی طاقت نہ ہوگی)-

وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ - وہ اوڑھنی اوڑھ رہی تھی فرمایا بس ایک پیچ دو پیچ نہ کر (تاکہ مردوں کے عمامہ کے مشابہ نہ ہو جائے)-

اَمَرَهَا اَنْ يَّجْعَلَ الْخِمَارَ عَلٰی رَاْسِهَا وَ تَحْتَ حَنَكِهَا - آپ نے عورت کو حکم دیا کہ سربندھن اپنے سر پر ڈالے اور ٹھڈی کے تلے بس ایک ہی پھیرا رکھے (تاکہ مردوں کی مشابہت نہ ہو' دوسرا یہ کہ کئی پھیرے کرنا اسراف میں داخل ہے)-

شَقَقَهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ - بعض نے خُمْرًا بہ سکون میم بھی پڑھا ہے یعنی اس کو پھاڑ کر ان عورتوں کے سربندھن کر دے جن کا نام فاطمہ ہے (فاطمہ بیس صحابی عورتوں کا نام تھا لیکن مشہور ترین تین ہیں - ایک تو فاطمہ زہراؓ آنحضرتؐ کی صاحب زادی' دوسری فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ' تیسری فاطمہ بنت حمزہؓ - اس حدیث میں یہی تین عورتیں مراد ہیں)-

خَمَّرَهٗ عُمَرُ بِالثَّوْبِ - حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا (جب آپ پر وحی کی حالت طاری ہوئی اور یعلی بن امیہ کو بلا کر یہ حالت دکھلائی کیونکہ وہ وحی کی حالت دیکھنے کے مشتاق تھے اور آنحضرتؐ کی رضامندی حضرت عمرؓ نے معلوم کر لی ہوگی اس میں یہ فائدہ بھی تھا کہ یعلی کا ایمان قوی ہو جائے)-

وَخَمَّرَ اَنْفَهٗ - عبداللہ بن ابی بن سلول منافق نے اپنی ناک ڈھانپ لی' مردود بڑا لطیف مزاج بنا' آنحضرتؐ کی سواری میں گدھا تھا اس کی گرد جو اڑی تو عبداللہ نے ناک بھوں چڑھائی بھلا یہ گرد کہیں نصیب ہوتی ہے؟

آرزو دارم کہ خاک آں قدم
طوطیائے چشم سازم دم بدم[1]

كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ - (حسان نے آنحضرتؐ سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کے ہجو کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا واہ وہ تو میرا بھائی ہے اس کی ہجو گویا میری ہجو ہوگی' حسان نے عرض کیا نہیں میں آپ کو ہجو میں سے اس طرح نکال لوں گا) جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے ابوسفیان کی ہجو میں یہ شعر کہا

وان سنام المجد من آل هاشم
بنو بنت مخزوم ووالدک العبد

یعنی بزرگی اور شرف کے کوہان ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹے ہیں' بنت مخزوم سے مراد فاطمہ بنت عمر بن عائذ ہی جو حضرت عبداللہ آنحضرتؐ کے والد ماجد اور ابوطالب کی والدہ تھیں اور ابوسفیان کا باپ حارث تھا' حارث سمیہ بنت موہب کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور موہب بنی عبدمناف کا غلام تھا اس لئے حسانؓ نے یوں ہجو کی کہ تیرا باپ تو غلام تھا البتہ حضرت امیر حمزہ اور حضرت صفیہ شریفوں میں ہیں کیونکہ ان کی والدہ ہالہ بنت وہب بن عبدمناف تھیں زہرہ کی اولاد میں اسی لئے حسانؓ نے آگے یہ شعر کہا

ومن ولدت ابناء زهرة منهم
كرام ولم يقرب عجائزک المجد

یعنی اور بزرگی کے کوہان زہرہ کے بیٹوں کی اولاد ہے اور تیرے بڑھیوں کے پاس تو شرافت پھٹکی بھی نہیں بڑھیوں سے مراد سمیہ ہے جو ابوسفیان کی دادی تھی-

لَا اٰكُلُ الْخَمِيْرَ - میں خمیری روٹی نہیں کھاتا-

خَامَرَ بَاطِنَهٗ - اس کے دل میں سما گیا-

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ - ہر نشہ لانے والا شراب ہے یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے' اس پر ائمہ ستہ نے لفظاً اور معنیً اتفاق کیا ہے اور صاحب ہدایہؒ نے جو یحییٰ بن معین سے اس کا ضعف نقل کیا ہے تو یہ قول یحییٰ بن معین کا کسی نے نقل نہیں کیا' معلوم نہیں صاحب ہدایہؒ نے کہاں سے لکھ مارا ہے اور قاموس میں ہے کہ صحیح یہی ہے کہ خمر عام ہے اور انگور کے شیرے سے خاص نہیں اس لئے کہ جب شراب حرام ہوئی اس وقت مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا-

حُرِّمَ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ - خمر تو فی ذاتہ حرام ہے اور دوسرے مشروبات اس قدر کہ نشہ لائیں' صاحب ہدایہؒ نے اسی حدیث سے امام ابوحنیفہؒ کی دلیل لی کہ شراب انگور سے خاص ہے اور دوسرے شرابوں کا جو یا جوار یا چاول یا کھجور سے بنیں اتنا پینا مباح رکھا ہے جس سے نشہ نہ ہو' مگر اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور دوسری صحیح حدیثیں اس کے خلاف وارد ہیں کہ ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے اور تھوڑا یا بہت ہر طرح اس کا پینا حرام ہے' امام عبداللہ نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا اَلْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ اَلْعَصِيْرُ مِنَ الْكَرْمِ وَالنَّقِيْعُ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِرْزُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالنَّبِيْذُ مِنَ التَّمْرِ - شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے عصیر تازے انگور سے اور نقیع سوکھے انگو (منقی) سے اور تبع شہد سے اور مرز جو سے اور نبیذ کھجور سے-

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاِسْمِهَا - اللہ تعالیٰ نے خمر کو اس کے نام کی وجہ سے حرام نہیں کیا بلکہ اس کے اثر مادر انجام کی وجہ سے' تو جس چیز کا اثر خمر کا اثر ہو وہ خمر ہے-

كَانَ اُبَيٌّ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ يَضَعُهَا عَلَى الطَّنْفَسَةِ - ابیؓ سجدہ گاہ پر نماز پڑھتے اس کو چادر پر رکھ لیتے - مترجم: - کہتا ہے میں بھی اکثر ایسا کرتا ہوں کہ جب فرش پر نماز پڑھنے کو کھڑا ہوتا ہوں تو ایک بوریے کا ٹکڑا یا پنکھ سجدے

---

[1] میری آرزو ہے کہ ان کے قدم کی خاک کا میں بار بار سرمہ لگاؤں۔ (م)

کے مقام پر رکھ لیتا ہوں، اگر چہ ہمارے مذہب میں کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے پر بہتر یہ ہے کہ مٹی یا بوریے پر سجدہ کرے۔

اَلسُّجُوْدُ عَلَی الْاَرْضِ فَرِیْضَۃٌ وَعَلَی الْخُمْرَۃِ سُنَّۃٌ - زمین پر سجدہ کرنا فرض ہے اور سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا سنت ہے۔

لَاتُمْسِکْ بِخَمَرِکَ وَ اَنْتَ تُصَلِّیْ - کسی آڑ پر ٹیکا مت دے نماز میں۔

خَمَرٌ بہ - بفتحتین جو چیز تجھ کو چھپالے، ٹھیکرا ہو یا پہاڑ یا درخت۔

سَاَلْتُکُمْ تَلْتَمِسُوْا لِیْ خَمْرَۃً فَاَلْقَیْتُمُوْنِیْ عَلٰی جَمْرَۃٍ - میں نے تو تم سے یہ خواہش کی کہ میرے لئے شراب ڈھونڈو تم نے مجھ کو ایک انگارے پر ڈال دیا۔

خَمَّارٌ - شراب فروش۔

خمارہ - شراب کی دوکان۔

خَمْسٌ - پانچواں حصہ لینا، یا پانچ کا عدد اپنی ذات سے پورا کرنا، پانچ مؤنث چیزیں۔

کَانَ یُحِبُّ اَنْ یَّخْرُجَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ - اور آنحضرتؐ جمعرات کے دن سفر کرنا (جہاد کے لئے یا اور کوئی نیک کام کے لئے) پسند کرتے تھے (کیونکہ جمعرات کے دن بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ تک اٹھائے جاتے ہیں۔ بعض نے کہا یوم الخمیس سے آپ فال نیک لیتے تھے کیونکہ خمیس لشکر کو بھی کہتے ہیں گویا فتح ہوگی اور مال غنیمت ہاتھ آئے گا اس میں سے پانچواں حصہ اللہ ورسول کا ہوگا۔

مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِیْس - (یہ خیبر کے یہودیوں نے کہا) یعنی محمدؐ مع لشکر آن پہنچے۔ لشکر کو خمیس اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں مقدمہ، ساقہ، میمنہ، میسرہ، قلب یا غنیمت کے مال کے پانچ حصے اس میں کئے جاتے ہیں۔

اِنَّ لِیْ خَمْسَۃَ اَسْمَاءَ - میرے پانچ نام ہیں (اس سے حصر مقصود نہیں ہے، احوذی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں اس طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بھی ہزار نام ہیں)۔

اُعْطِیْتُ خَمْسًا - پانچ باتیں خاص مجھ کو ملیں (آپ کے خصوصیات بہت ہیں مگر شاید جب یہ حدیث فرمائی اس وقت دوسری خصوصیات کا آپ کو علم نہ ہوا ہوگا)۔

هُمْ اَعْظَمُنَا خَمِیْسًا - ان کا لشکر ہم سے بڑا ہے۔

رَبَعْتُ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ وَ خَمَسْتُ فِی الْاِسْلَامِ - (عدی بن حاتم نے کہا میں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانوں میں لشکر کشی کی) جاہلیت کے زمانہ میں تو چوتھائی حصہ لیا (اس زمانہ میں لوٹ کے مال میں سے سردار کو یہی حصہ ملا کرتا تھا) اور اسلام کے زمانہ میں پانچواں حصہ لیا۔

اِیْتُوْنِیْ بِخَمِیْسٍ اَوْ لَبِیْسٍ - میرے پاس پانچ ہاتھ کا کپڑا یا پہنا ہوا کپڑا لاؤ، امام بخاری کی روایت میں خمیصٌ صاد مہملہ سے ہے یعنی چھوٹا کمبل۔

خُذْمِنِّیْ غُلَامَیْنِ خُمَاسِیَّیْنِ - مجھ سے دو غلام پانچ پانچ بالشت قد والے لیلے (نہایہ میں ہے کہ خُمَاسِیٌّ کا مؤنث خُمَاسِیَۃٌ مستعمل ہے اور سداسی اور سباعی مستعمل نہیں ہے، محیط میں ہے کہ غلامٌ سُداسِیٌّ یا سُباعیٌّ نہیں کہیں گے اس لئے کہ چھ بالشت کا جب قد ہو جائے تو وہ پورا مرد ہے پھر اس کو غلام نہیں کہیں گے)۔

سُئِلَ الشَّعْبِیُّ عَنِ الْمُخَمَّسَۃِ - شعبی سے فرائض کا مسئلہ جس کو مخمسہ کہتے ہیں پوچھا گیا (اس کو مخمسہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں پانچ صحابہ نے اختلاف کیا حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے۔ صورت مسئلہ یہ ہے ام اخت جد)۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ یا خَمْسَۃٍ - اسلام کی بنا پر پانچ ستونوں پر ہے۔

فَاِنْ لَّمْ یَبْرَاْ فِیْ ثَلٰثٍ خَمْسٍ - اگر تین دن میں اچھا نہ ہو جائے تو پانچ دن تک کرے (پانی کی نہر میں غوطہ لگائے)۔

اِنَّکَ وَ اَبَاکَ مِنْ شُرْطَۃِ الْخَمِیْسِ - تو اور تیرا باپ تو ہمارے نامی گرامی لشکر میں سے ہے (یعنی قیامت کے دن ہمارے خاص لوگوں میں سے ہوگا، شرطہ اس لشکر کو کہتے ہیں جو سب سے پہلے لڑنے کے لئے تیار ہو، شُرْطِیٌ پولیس کا افسر کوتوال۔

خَمْشٌ یا خُمُوْش - نوچنا، چھلنا، کھرونچا مارنا، تھپڑ

مارنا' کوئی عضو کاٹ ڈالنا' مارنا-

مَنْ سَالَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَ تْ مَسْئَلَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ- جو شخص مالدار رہ کر سوال کرے گا اس کا سوال قیامت کے دن اس کے منہ میں کھرونچا ہوگا یا کھرونچے ہوں گے خموش جمع بھی ہے خمش کی-

فَقَالَ خَمْشًا- (یہ بددعا ہے) خدا کرے تیرا منہ- چھلے' اس پر کھرونچا لگے جیسے جَدْعًا اور قَطْعًا تیری ناک کٹے-

كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ خُمَاشَاتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ- جاہلیت کے زمانہ میں ہم میں اور ان میں جھڑپا جھڑپی رہتی تھی (ہم ان کو زخمی کرتے تھے وہ ہم کو ہم ان کا مال لوٹ لیتے تھے وہ ہمارا)-

سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْخُمَاشِ- امام حسن بصری سے پوچھا گیا اس آیت کی کیا تفسیر ہے برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے انھوں نے کہا اس سے وہ زخم مراد ہیں جن میں قصاص نہیں ہوتا-

اِقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَّ خُمُوْشٍ- شریح قاضی نے کوڑے کی مار کا بدلہ دلایا اسی طرح کھرونچے کا (یعنی اس زخم کا جس کی دیت مقرر نہیں ہے)-

يَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ- اپنا منہ نوچ رہے ہیں چھیل رہے ہیں-

فِيْ وَجْهِهٖ خُدُوْشٌ اَوْ خُمُوْشٌ- یہ راوی کی شک ہے کہ خموش کا لفظ کہا یا خدوش کا معنی ایک ہے-

كَانَ فِيْ سَاقَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُوْشَةٌ- آنحضرتؐ کی پنڈلیاں ذرا باریک تھیں (موٹی اور پر گوشت نہ تھیں)-

خَمَصٌ یا خُمُوصٌ- ورم بیٹھ جانا' باریک شکم ہونا' بھوک لگنا' پیٹ خالی کرنا-

مَخْمَصَةٌ- شدت کی بھوک-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْصَانَ الْاَخْمَصَيْنِ- آنحضرتؐ کے دونوں اخمص خالی تھے ان میں جوف نہ تھا جو چلتے میں زمین سے الگ رہتا' اخمص پاؤں وہ مقام جو ایڑی اور پنجہ کے بیچ میں ہوتا ہے-

رَاَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا- میں نے دیکھا آنحضرتؐ بہت بھوکے ہیں- ایک روایت میں خَمَصًا ہے بہ فتحہ میم اور خا معنی وہی ہے' عرب لوگ کہتے ہیں-

خُمْصَانٌ اور خَمِيْصٌ- اس شخص کو جس کا پیٹ خالی اور بھوکا ہو- خمیص کی جمع خِمَاصٌ آئی ہے-

كَالطَّيْرِ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّ تَرُوْحُ بِطَانًا- پرندوں کی طرح جو صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر آتے ہیں (اللہ ان کو روزی دیتا ہے وہ کچھ سمیٹ کر نہیں رکھتے)-

خِمَاصُ الْبُطُوْنِ خِفَافُ الظُّهُوْرِ- خالی پیٹ اور ہلکی پیٹھ والے (یعنی ظلم اور حرام کے پیسے سے ان کا پیٹ خالی اور اس کے بوجھ اور گناہ سے ان کی پیٹھ ہلکی)-

وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ جَوْنِيَّةٌ- آپ ایک کالی کملی اوڑھے ہوئے تھے (کتاب الجیم میں یہ حدیث گذر چکی ہے)-

اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ- میری یہ (نقشی) چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ (اس کی سادی کملی مجھ کو لا دو' کہتے ہیں آنحضرتؐ کے پاس دو چادریں آئی تھیں' ایک سادی اور ایک بیل بوٹے کی آپ نے سادی ابوجہم کو دی اور نقشی آپ نے اوڑھی' پھر نماز میں آپ کا خیال اس کے نقش و نگار پر گیا آپ نے نماز کے بعد وہ نقشی چادر ابوجہم کو بھجوا دی اور سادی چادر ان سے واپس منگوا کر خود اوڑھی)-

فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ- سب سے ہلکا عذاب دوزخ میں اس شخص کو ہوگا جس کے دونوں پاؤں کے اخمص میں دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے (ان کی گرمی سے دماغ پکے گا' معاذ اللہ ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص ابو طالب ہوں گے جنھوں نے آنحضرتؐ کی پرورش کی اور آپ کی جان کی حفاظت کے لئے بڑی تکلیف اور سختی اٹھائی مگر مرتے وقت اپنے باپ دادا کے دین پر رہے اور ایمان نہ لائے)-

لَبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاجَ وَالطَّلَقَ وَالْخَمَائِصَ- آنحضرتؐ نے سبز چادر اور طلق اور

کالی چادریں (اون کی) پہنیں-

فَاِذَا رَأَيْتَهٗ قَدْ خَمِصَ وَجْهُهٗ- جب تو دیکھے اس کا منہ بیٹھ گیا (سوکھ گیا)-

خَمْطٌ- خوشبو دار ہونا' بدبو دار ہونا' کھٹا' کڑوا کسیلا بھونا' مشک میں بھرنا-

خَمْطٌ- غصہ ہونا' مغرور ہونا' جیسے تَخَمُّطٌ اس کا بھی یہی معنی ہے-

اُكُلٍ خَمْطٍ- بدمزہ کسیلے میوے بعض نے کہا خمط پیلو کا پھل-

فَتَخَمَّطَ عُمَرُ- (رفاعہ بن رافع نے کہا پانی پانی سے ہے یعنی غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب منی نکلے یہ سن کر) حضرت عمرؓ غصے ہوئے (ان کا مذہب یہ ہوگا جو جمہور علماء کا ہے کہ دخول سے غسل واجب ہو جاتا ہے)-

خَمْلٌ- حاشیہ' کنارا' سرا جو زم تانے کا ہوتا ہے' شتر مرغ کا پر-

خُمُوْلٌ- چھپ جانا' گمنام ہونا-

جَهَّزَ فَاطِمَةَ فِيْ خَمِيْلٍ وَ قِرْبَةٍ وَّ وِسَادَةٍ اَدَمٍ- آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہؓ کے جہیز میں یہ چیزیں دیں' ایک چادر حاشیہ دار یا کالی چادر اور ایک مشک اور ایک چمڑے کا تکیہ-

لَهَا خَمْلٌ- اس کا سرا تھا-

كِسَاءٌ لَّهَا خَمْلٌ- خاشیہ دار کملی-

جَارِيَةٌ عَلٰى خَمْلَةٍ- ایک چھوکری حاشیہ دار چادر اوڑھے ہوئی- بعض نے کہا عَلٰى خَمِيْلَةٍ ہے یعنی نرم ہموار زمین پر گذرا اس چھوکری سے صحبت کی- محیط میں ہے کہ خمیلہ وہ مقام جہاں گنجان درخت ہوں-

دِثَارٌ مُّخْمَلٌ- ابرہ حاشیہ دار-

وَارْفَعْ بِهٖ بَعْدَ الْخَمَالَةِ- اور اس کی وجہ سے گمنامی کے بعد نامور کیا-

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا خَامِلًا- اللہ کی یاد آہستگی سے کرو یا عاجزی اور تضرع سے-

خُمَالِيٌ- دوست صادق-

خُمَالَه- شتر مرغ کا پر-

خِمْلَةٌ- بھید' باطنی خصلت-

خِمْلَاتٌ- جمع خملۃ' اسرار اور عیوب-

اَلدُّنْيَا تَرْفَعُ الْخَمِيْلَ وَتَضَعُ الشَّرِيْفَ- دنیا کمینے گمنام آدمی کو بڑھاتی ہے اور شریف کو گھٹاتی ہے

(اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالاں
طوق زریں ہمہ در گردن خرمی بینم)[1]

اَدْخَلَنِيْ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ- آپ نے کالی چادر میں اپنے ساتھ مجھ کو بھی اندر کر لیا-

خَمٌّ- جھاڑنا' صاف کرنا' دھونا' بدبو دار ہونا جیسے خُمُوْمٌ تعریف کرنا' رونا-

خُمٌّ- گڑھا' مرغیوں کا ٹاپہ' تہ خانہ-

مِخَمَّةٌ- جھاڑو-

اَفْضَلُ النَّاسِ الصَّادِقُ اللِّسَانِ الْمَخْمُوْمُ الْقَلْبِ- سب لوگوں میں بہتر وہ ہے جو زبان کا سچا' دل کا صاف ہو (حسد اور بغض اور کینے سے پاک ہو)- عرب لوگ کہتے ہیں خَمَمْتُ الْبَيْتَ- میں نے گھر میں جھاڑو دے دی صاف کر دیا-

وَعَلَى الْمُسَاقِيْ خَمُّ الْعَيْنِ- جو شخص باغ کو مساقات پر لے (یعنی پیداوار میں سے ایک حصہ اپنے لئے ٹھہرائے اس کی خدمت اور نگرانی کے عوض میں) وہی چشمہ (یا کنویں) کو بھی صاف کرائے-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْتَخِمَّ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا- جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے کھڑے کھڑے بودار ہو جائیں (ان کو پسینہ آ جائے کھڑے کھڑے اس میں سے بو نکلے) یہ طحاوی کا قول ہے اور بعض نے يَسْتَجِمَّ جیم سے روایت کیا ہے اس کے معنی اوپر گذر چکے ہیں-

غَدِيْرُ خُمٍّ- ایک مقام ہے مدینہ اور مکہ کے درمیان'

---

[1] گھوڑا زین کے نیچے زخمی ہو گیا اور قیمتی ہار گدھے کی گردن میں ڈال دیا گیا- (اب الٹا زمانہ ہے- (م)

وہاں ایک چشمہ بھی ہے' آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں حضرت علیؓ کی نسبت وہیں فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ[1] طیبی نے کہا غدیر خم جحفہ سے تین میل پر ہے وہاں پر ایک گڑھا ہے اور جھاڑ بہت ہیں' اصمعی نے کہا غدیر خم نہایت بد ہوا مقام ہے وہاں جو پیدا ہو وہ جوانی کو بھی نہیں پہنچا البتہ اگر دوسرے کسی مقام پر چلا گیا تو خیر-

لَحْمٌ مُّخِمٌّ - بدبودار سڑا گوشت-

خَمَّانٌ اور خِمَّان - ذلیل کمینے لوگ' خراب مال-

خِمِیْمٌ - ممدوح-

خُمْخُمَۃٌ - چھوٹا پیالہ-

اَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْخُمْخُمَۃِ - اور مشہور روایت جُمْجُمَہ ہے جیم سے جیسے اوپر گذرا-

خُمّی - ایک پرانا کنواں ہے مکہ میں-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ النُّوْنِ

خَنَبٌ - ناک کی بیماری' ضعف ناتوانی' لنگڑا پن' ہلاکت-

خَنَبَۃٌ - فساد تباہی' جسے خَنَابَۃٌ خِنَّابَتَانِ دونوں طرف کے داہنے بائیں نتھنے-

فِی الْخِنَّابَتَیْنِ اِذَا اخْرِمَتَا فِیْ کُلِّ وَاحِدَۃٍ ثُلُثُ دِیَۃِ الْاَنْفِ - جب نتھنے کاٹ ڈالے جائیں تو ہر ایک میں ناک کی تہائی دیت دینا ہوگی-

خُنْبُجَۃٌ - یہ معرب ہے خنبک کا' اس کی جمع خنابج' مٹکہ جس میں شراب بھر کر زمین میں گاڑ دیتے ہیں-

خَنْثٌ - ٹھٹا کرنا' مشک کا منہ باہر کو موڑ کر اس میں سے پانی پینا اگر اندر کی طرف موڑے تو وہ قَبْعٌ ہے-

اِخْتِنَاثٌ اور خَنَّثٌ - دونوں بمعنی خَنْثٌ ہے یعنی مشک کو باہر کی طرف موڑ کر اس میں سے پانی پیا-

نَھٰی عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَۃِ - مشکوں کا منہ موڑ کر ان میں سے پانی پینے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں کیڑا پتنگا منہ میں چلے جانے کا ڈر ہے شاید کوئی زہریلا جانور اندر بیٹھا ہو وہ منہ میں کاٹ کھائے علاوہ اس کے ایسا کرنے سے مشک میں بری بو پیدا ہو جائے گی اور کبھی پانی زور سے نکل کر پینے والے کا بدن اور کپڑا بھگو دے گا اور کبھی اچھو ہو جائے گا' دوسری حدیث میں اس کی اجازت بھی آئی ہے اور شاید ممانعت کی حدیث بڑی مشک سے خاص ہو-

کَانَ یَشْرَبُ مِنَ الْاِدَاوَۃِ وَلَا یَخْتَنِثُھَا - مشکیزے سے پانی پیتے لیکن اس کو موڑتے نہیں-

فَانْخَنَثَ فِیْ حُجْرِیْ فَمَا شَعَرْتُ حَتّٰی قُبِضَ - آنحضرتؐ وفات کے قریب میری گود میں دھرے ہوگئے (موت کی وجہ سے اعضا میں تشنج ہوگیا جوڑ ڈھیلے ہوگئے) مجھ کو خبر تک نہ ہوئی یہاں تک آپ کی روح پرواز کر گئی-

لَانَرٰی اَنْ نُّصَلِّیَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ - ہم تو مخنث کے پیچھے نماز پڑھنا مناسب نہیں سمجھتے - قسطلانی نے کہا مخنث بہ فتحہ نون وہ جس کی کون مارتے ہیں اور بہ کسرۂ نون جس کے اعضا میں عورتوں کی طرح نرمی اور لچک ہو اور یہ امر کبھی خلقۃً ہوتا ہے اور کبھی عمل کر کے اس کو زنانہ بناتے ہیں جیسے ہمارے زمانہ کے ہیجڑے ان کے فوطے اور عضو تناسل کاٹ ڈالتے ہیں یا شہوت کی رگ کو مسل دیتے ہیں وہ نامرد بن جاتا ہے)-

اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْمُخَنَّثِیْنَ - اللہ کی لعنت مخنثوں پر' اس حدیث میں وہی مخنث مراد ہیں جو عمل کر کے زنانے بنائے جائیں-

طَوَی الثَّوْبَ عَلٰی اَخْنَاثِہٖ - کپڑے کو اس کی شکنوں پر تہ کر لیا-

خَنِثٌ - زنانہ جس کے اعضا نرم ہوں ایسے ہی خُنُثٌ ہے-

خُنْثٰی - وہ جس میں مرد اور عورت دونوں کی نشانیاں ہوں-

خَنْجَرٌ - دودھار کی چھری جو مشہور ہتھیار ہے-

---

[1] جس کا میں دوست' علی بھی اس کا دوست' یا اللہ! جو علی سے دوستی کرے تو اس سے دوستی کر اور جو علی سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ-(م)

اَخَذَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ یَوْمَ حُنَیْنٍ اَوْ خَیْبَرَ خَنْجَرًا- ام سلیم نے جنگ حنین یا خیبر میں ایک خنجر لیا (کہنے لگیں اگر کوئی کافر میرے پاس آیا تو اس کا پیٹ چیر ڈالوں گی' سبحان اللہ ایک زمانہ میں مسلمان عورتوں کی یہ بہادری اور شجاعت تھی جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج وہ کرتیں' مجاہدین کا کھانا وہ پکاتیں اگر کافر سخت حملہ کرتے تو جنگ بھی کرتیں- خولہ بنت ازور نے جنگ یرموک میں کیسی کیسی بہادریاں کیں ہیں کہ مردوں کے بھی دانت کھٹے کر دیئے)-

خَنْدَفَةٌ- ایک قسم کی چال دونوں پاؤں کھول کر یا جلدی جلدی دوڑ کر چلنا-

یَالَخِنْدِفِ- زبیرؓ نے ایک شخص کو سنا پکار رہا تھا ارے خندف کہاں؟ یہ سن کر وہ تلوار لے کر نکلے اور کہنے لگے اُخْنِدِفُ اِلَیْکَ اَیُّھَا الْمُخَنْدِفُ اے دوڑنے والے میں بھی تیرے پاس دوڑ کر آتا ہوں- اصل میں خندف لقب ہے لیلی بنت عمران کا جو الیاس بن مضر کی جورو تھی اور یہ جد اعلیٰ ہے قریش کا' خندف فخر اور تکبر میں شہرۂ آفاق تھی جیسے حریری کہتا ہے ع خندف فخر ہا والخنساء بشعر ھا-

خَنْدَقٌ- مشہور ہے وہ نالہ جو قلعوں اور شہروں کے گردا گرد کھودا جاتا ہے-

غَزْوَةُ الْخَنْدَقِ- جنگ خندق جو ہجرت کے چوتھے سال ہوئی' اس میں ابوسفیان تمام قبائل عرب کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا-

جَعَلَ بَیْنَهٗ وَ بَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ- اس میں اور دوزخ میں ایک خندق کا فاصلہ کر دے گا جس کی گہرائی اتنی ہوگی جتنی دور زمین سے آسمان ہے-

خَنْدَقٌ- ایک نہر کا بھی نام ہے کوفہ میں-

خَنَزٌ یاخُنُوْزٌ- بدبودار ہونا' سڑ جانا-

خَنَازِ- بدبودار عورت-

لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَائِیْلَ مَا خَنِزَ اللَّحْمُ- اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے گوشت نہ سڑتا (انھوں نے کیا شروع کیا' اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے دن شکار کرنا یا من اور سلوی کو سینت رکھنے سے منع فرما دیا تھا لیکن وہ سینت کر رکھنے لگے تب سے گوشت سڑنا شروع ہو گیا' طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب انھوں نے گوشت سینت کر رکھا تو وہ سڑا اگر نہ سینتے تو گوشت کا ہے کو سڑتا جیسے کہتے ہیں نہ باسی بچے نہ کتا کھائے)-

اُسْکُتْ یَاخُنَّازُ- ارے گرگٹ چپ رہ (یہ حضرت علیؓ نے اس خارجی سے فرمایا جس نے آپ کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا)-

خِنْزَبٌ- ذَاکَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ- یہ ایک شیطان ہے جس کو خنزب کہتے ہیں (جو نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے بہ فتحہ خا اور زا' اور بہ ضمہ خا فتحہ زا' اور بہ کسرۂ خا اور کسرۂ زا' اور بہ کسرۂ خا اور فتحہ زا' چاروں طرح منقول ہے یہ اس شیطان کا لقب ہے' اصل میں خنزب کہتے ہیں گوشت کے بدبودار پارچہ کو)-

خُنْزُوَانَه- غرور اور تکبر' نخوت' بعض نے کہا وہ مکھی جو اونٹ کی ناک پر بیٹھتی ہے وہ اپنی ناک اٹھاتا ہے اس کو اڑانے کے لئے' پھر تکبر اور غرور کے لئے اس کا استعارہ ہوا جیسے کہتے ہیں وہ تو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنے نہیں دیتا' یعنی بڑا مغرور ہے-

خَنَسٌ- لوٹنا' پیچھے ہٹنا' سمت جانا' پیچھے کرنا' چھپانا بند کرنا-

فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰهَ خَنَسَ- (شیطان بندے کے دل میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے) جب وہ اللہ کی یاد کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے-

خَنَّاسُ- شیطان کا نام ہے کیونکہ وہ گمراہ کر کے آفت میں پھنسا کے آپ چل دیتا ہے' غائب ہو جاتا ہے وہی مثل بھس میں چنگی دے کر جمالو الگ کھڑی-

یَخْرُجُ خُنُقٌ مِنَ النَّارِ فَتَخْنِسُ بِالْجَبَّارِیْنَ فِی النَّارِ- دوزخ سے ایک گردن نمود ہوگی وہ گھمنڈی مغرور لوگوں کو لے کر دوزخ میں غائب ہو جائے گی' ایک روایت میں فَتَخْنِسُ بِهِمُ النَّارَ ہے معنی وہی ہے-

فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ اِنْخَنَسْتُ- جب آپ نماز میں مشغول ہوئے تو میں پیچھے سرک گیا-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلعَمُ لَقِیَهُ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ - ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرتؐ ان سے مدینہ کے ایک رستے میں ملے ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں آپ کو دیکھ کر پیچھے رہ گیا' ایک روایت میں اِخْتَنَسْتُ ہے معنی وہی ہے' ایک روایت میں فَانْتَجَشْتُ ہے' ایک میں فَانْتَجَسْتُ سین مہملہ سے اس کا ذکر آگے آئے گا-

اَتَیْتُ ابْنَ عُمَرَ فَخَنَسَ عَنِّیْ اَوْ حَبَسَ - میں عبداللہ بن عمر کے پاس آیا وہ پیچھے سرک گئے یا رک گئے (مجھ سے ملے نہیں)-

وَخَنَسَ اِبْهَامَهٗ فِی الثَّالِثَةِ - تیسری بار میں آپ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا (اس لئے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے' ایک روایت میں وَحَبَسَ اِبْهَامَهٗ ہے مطلب وہی ہے)-

کَانَ لَهٗ نَخْلٌ فَخَنَسَتِ النَّخْلُ - جابرؓ کے پاس کھجور کے درخت تھے ایک سال پھل نکالنے میں درخت پیچھے ہٹ گئے (یعنی بار آور نہیں ہوئے پیوند کا کچھ اثر نہیں ہوا)-

فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ - میں غائب ہو جانے والوں کی قسم کھاتا ہوں (یعنی ستاروں کی کیونکہ وہ دن کو غائب ہو جاتے ہیں رات کو نمودار ہوتے ہیں' بعض نے کہا پانچ سیارے تارے مراد ہیں یعنی مشتری' مریخ' زحل' عطارد' زہرہ)-

میں: - کہتا ہوں اگلے نجوم والوں نے سات تاروں کو سیارہ قرار دیا تھا' چاند' سورج' مشتری' مریخ' زحل' عطارد' زہرہ' اب تحقیق سے معلوم ہوا کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور زمین ایک سیارہ ہے دوسرے سیاروں کی طرح سورج کے گرد گھومتی ہے اور ان سات سیاروں کے سوا دوربین کے ذریعہ سے اور سیارے بھی دریافت ہوئے ہیں جیسے جونس سیریز ہرشل وغیرہ - اگلے حکیموں کے پاس زمانہ حال کی طرح دوربین نہ تھی انھوں نے آنکھ سے صرف سات ہی سیارے دریافت کئے تھے جیسے اگلے حکیموں نے امریکہ نہیں دیکھا تھا وہ زمین کے ربع ہی کو معمور اور مسکون سمجھتے تھے اور تین طرف سمندر میں غرق جانتے تھے مگر پانچ سو برس کے قریب ہوئے ہیں کہ امریکا دریافت ہوا اور اگلے حکیموں کا قول جو ربع مسکون کے ہی قائل تھے غلط اور باطل ٹھہرا' معلوم ہوا کہ نصف کے قریب زمین معمور ہے اور نصف سمندر میں ڈوبی ہوئی ہے-

تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا خُنُسَ الْاُنُفِ - تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے ناکوں کے بانسے بیٹھے ہوئے اور نتھنے چوڑے چوڑے ہوں گے (مراد ترک ہیں ان کی ناکیں اکثر ایسی ہی ہوتی ہیں)-

وَعَقَارِبُ اَمْثَالُ الْبِغَالِ الْخُنُسِ - (دوزخ میں) بچھوا تنے بڑے بڑے ہوں گے جیسے خچر چوڑے چوڑے نتھنے والے-

وَاللّٰهِ لَفُطْسٌ خُنَّسٌ بِزُبْدٍ جَمْسٍ يَغِيْبُ فِيْهَا الضِّرْسُ - خدا کی قسم ٹھوس ٹھوس کھجوریں جمع ہوئے گھی کے ساتھ ان میں کچلی غائب ہو جاتی ہے (یعنی نرمی اور ملایمت اور خوش مزگی کی وجہ سے خوب منہ بھر کر کھائی جاتی ہیں دانت ان کے اندر ڈوب کر غائب ہو جاتے ہیں)-

اِنَ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ خُنَّسٌ مَّا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ - اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے' پیچھے رہنے والے' جو بوجھ ان پر لادو اس کے اٹھانے والے ہیں' ایک روایت میں حُبَّسٌ ہے رک رہنے والے-

خَنَسْتُهٗ فَخَنَسَ - میں نے پیچھے ہٹایا وہ ہٹ گیا-

اِذَا وُلِدَ خَنَسَهُ الشَّيْطَانُ - جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو (کونچہ مار کر) پیچھے ہٹا دیتا ہے' بعض نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے' صحیح نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ ہے یعنی شیطان اس کو کونچہ مارتا ہے جیسے دوسری روایت میں صاف طعن کا لفظ موجود ہے اب یہ ضروری نہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی کونچہ مارے کبھی عین تولد کے وقت کونچہ مارتا ہے کبھی تولد کے ذرا دیر بعد' غرض ولادت کے دن ضرور کونچہ لگاتا ہے جیسے ابن جریر کی روایت میں اس کی صداقت موجود ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مریم کی والدہ نے جب مریم کو جننے کے بعد شیطان سے پناہ چاہی تو ان کی دعا کی اثر سے مریم کیونکر محفوظ رہیں کیونکہ دعا کا اثر مابعد پر ہوتا ہے نہ ماقبل پر اور یہ اعتراض اس وجہ سے پیدا ہوا کہ اس حدیث کے دوسرے طرق اور الفاظ پر معترض کو اطلاع نہ تھی-

خَنَعٌ - فسق و فجور' نرمی کرنا' عاجزی کرنا-

تَخْنِیْعٌ - کاٹنا -

اِخْنَاعٌ - عاجزی کرانا -

خَانِعٌ - بدکار مفعول -

خُنُوْعٌ - ذلت اور خواری -

اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ مَنْ تَسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ - سب ناموں میں (اللہ کے نزدیک) ذلیل اور خوار یہ نام رکھنے والا ہے ملک الاملاک یا ملک الملوک (یعنی شہنشاہ امپرر کیونکہ شہنشاہ پروردگار جل شانہ ہے دوسرا کوئی شہنشاہ نہیں ہوسکتا اور جو کوئی بیوقوفی سے اپنے تئیں شہنشاہ یا امپرر کہلائے جیسے ہمارے زمانہ میں بعض دنیا کے بادشاہوں نے یہ لقب اپنے لئے اختیار کیا ہے وہ اللہ کے نزدیک بڑا ذلیل اور خوار ہوگا' مرتے ہی سب شہنشاہی ناک کی راہ سے نکل جائے گی اور شہنشاہ حقیقی کے غضب میں گرفتار ہوگا ہمارے زمانہ کے بادشاہ تو خیر فقیروں نے بھی اپنے تئیں شاہ کہلانا شروع کیا ہے کوئی ان سے پوچھے کہ صحابہ یا تابعین یا تبع تابعین میں ہزاروں فقراء اور تارک الدنیا گذرے ہیں ان میں کسی کو بھی شاہ صاحب کا لقب دیا گیا ہے؟ اول تو یہ لقب فقراء کے لئے نہایت نازیبا اور خلاف سنت ہے' دوسرا طرہ یہ کہ شاہ سے بڑھ کر اب بعض فقراء اپنے تئیں شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے کہ وہ بجائے عزت کے پروردگار کی بارگاہ میں سخت ذلت اٹھائیں گے) امام نووی نے کہا اَخْنَعُ سے مراد افجر ہے' یعنی جس کا نام شہنشاہ ہو وہ فاجر اور بدکار ترین ہے' ایک روایت میں اَنْخَعَ ہے' نخع کہتے ہیں سخت خون ریزی کو -

وَشَمَّرْتَ اِذَا خَنَعُوْا - (یہ حضرت علیؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی تعریف میں کہا) یعنی جب لوگوں نے فسق و فجور اختیار کیا تو تم نے کمر ہمت باندھی اور بدکاروں کو سخت سزا دی' مرتدوں کو قتل کیا - کرمانی نے کہا شہنشاہ نام رکھنا حرام ہے -

خَنَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمَلِکِهٖ - ہر چیز اپنے مالک کے سامنے عاجزی اور اظہار تابعداری کر رہی ہے (کوئی بزبان قال کوئی بزبان حال) -

خَنَفٌ - سینہ یا پیٹ کا ایک طرف سے نکل آنا دوسرے طرف سے بیٹھ جانا -

خُنُوْفٌ - غصہ ہونا -

خِنَافٌ - جانور کا منہ پھرانا اپنے سوار کی طرف یا مہار سے ناک موڑنا -

اَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا اَحْرَقَ بُطُوْنَنَا التَّمْرُ وَ تَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ - آنحضرتؐ کے پاس کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے کھجور نے ہمارے پیٹ جلا دیئے اور کتان کے موٹے اور خراب کپڑے جو ہم پہنتے تھے وہ پھٹ گئے (اب نہ ہمارے پاس کھانا ہے نہ کپڑا (خُنُفٌ جمع ہے خَنِیْف کی ایک قسم کا موٹا کپڑا جو خراب کتان سے بنا جاتا ہے) -

وَمَذْقَةٍ کَطُرَّةِ الْخَنِیْفِ - اور دودھ کا ایک گھونٹ کتان کے گچھ کی طرح -

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ خُنُفٌ - اونٹ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں -

خُنُفٌ - جمع ہے خُنُوْف کی' یعنی وہ اونٹنی جو چلتے وقت اپنے ہاتھ کا کھر داہنے یا بائیں طرف پھرائے -

کَیْفَ تَحْلُبُهَا اَخْنُفًا اَمْ مَصْرًا اَمْ فَطْرًا - تو اونٹنی کا دودھ کس طرح دوہتا ہے چار انگلیاں لگا کر انگوٹھے کی مدد سے یا تین انگلیوں کے نوکوں سے یا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے -

خَنِقٌ یا خَنْقٌ - گلا گھونٹنا جیسے تَخْنِیْقٌ ہے -

سَیَکُوْنُ اُمَرَاءُ عَلَیْکُمْ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مِیْقَاتِهَا وَ یَخْنُقُوْنَهَا اِلٰی شَرَقِ الْمَوْتٰی - قریب ہے وہ زمانہ جب تم پر ایسے لوگ حاکم ہوں گے جو نماز میں اس کے وقت سے دیر کریں گے اور اس کا گلا گھونٹیں گے یہاں تک کہ مردے کے آخری اچھو یا ٹھسکے کے موافق وقت رہ جائے گا (آخری اچھو مردے کو بالکل موت کے قریب ہوتا ہے اس کا تھوک گلے میں رک جاتا ہے) -

یَخْنُقُ نَفْسَهٗ - اپنا گلا گھونٹے -

فَخَنَقَهٗ خَنْقًا یا خَنِقًا - اس کا گلا گھونٹا -

وَعَلَیْهِ دِرْعٌ ضَیِّقَةٌ خَنِقَةٌ - اس پر ایک تنگ زرہ ہے جو اس کا گلا گھونٹے دیتی ہے -

وَخَنَّقَهٗ - تنگی سے اس کا گلا گھونٹ رہی ہے -

اَلْمُنْخَنِقَةُ - جو جانور گلا گھٹ کر مرے۔

اَلْمُنْخَنِقَةُ هِیَ الَّتِیْ اِنْخَنَقَتْ بِخِنَاقِهَا حَتّٰی تَمُوْتَ - مخنقہ وہ جانور جو اپنا گلا پھنسا لے اور گھٹ کر مر جائے۔

خِنَاق - بکسر خا گلا اور رسی جس سے پھانسی دی جائے اور خُناق بضمہ خا گلا اور ایک بیماری ہے گلے کی۔

اِخْتِنَاقُ الرَّحِمِ - ایک رحم کی بیماری ہے حیض رکنے سے یا اور کوئی اوعن میں ہونے سے پیدا ہوتی ہے رحم میں تشنج ہوتا ہے اور مرگی کے سے آثار مریض پر پیدا ہوتے ہیں۔

مُخَنَّقُ - گلے کا وہ مقام جہاں رسی ڈال کر پھانسی دیتے ہیں۔

اُطْلُبْ لِنَفْسِکَ اَمَانًا قَبْلَ اَنْ تَأْخُذَ الْاَظْفَارُ وَ یَلْزَمُکَ الْخِنَاقُ - اپنے لئے اس وقت بچاؤ ڈھونڈھ جب موت اپنے ناخون تجھ میں گھسیڑ دے اور پھانسی کی رسی تیرے گلے سے لپٹ جائے۔

مِخْنَقَه - ہار یا طوق کیونکہ وہ گلے کے گرد رہتا ہے۔

خَنٌّ - کاٹنا' لے لینا' ناک میں رونا' یا ہنسنا' ناک میں باتیں کرنا جیسے خَنْخَنَةٌ اور خُنَّةٌ ناک سے غن غن کرنا۔

اَخَنٌّ - جو ناک سے باتیں کرے۔

خِنَان اور خُنَانُ - پرندے کے حلق کی بیماری یا اونٹ کا زکام۔

یُسْمَعُ خَنِیْنُهٗ فِی الصَّلٰوةِ - آپ کے باریک آواز میں رونے کی آواز نماز میں سنی جاتی تھی - نہایہ میں ہے کہ خَنِیْن وہ باریک آواز رونے کی جو ناک سے نکلے - اور حَنِیْنٌ وہ باریک آواز رونے کی جو منہ سے نکلے۔

فَغَطّٰی اَصْحَابُهٗ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِیْنٌ - آپ کے اصحاب نے اپنے منہ ڈھانک لئے اور رونے کی آواز ان میں سے نکل رہی تھی۔

اِنَّکَ تَخِنُّ خَنِیْنَ الْجَارِیَةِ - (حضرت علیؓ نے ہمارے امام مرشد جناب امام حسنؓ سے فرمایا) تم تو ایسا روتے ہو جیسے چھوکری روتی ہے (آپ نہایت مہربان رحم کرنے والے رقیق القلب منکسر المزاج تھے' تمام اخلاق نبوی کوٹ کوٹ کر آپ میں بھرے گئے تھے' آپ نے دنیا کی حکومت پر لات ماری' خلافت معاویہ کو دے دی' پر مسلمانوں کی خون ریزی گوارا نہ کی' ہمارے وسیلہ بارگاہ پیغمبرؐ صاحب میں دو ہی شخص ہیں ایک جناب امام حسن علیہ السلام اور دوسرے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جو آپ ہی کی اولاد میں سے ہیں)۔

فَاَخْبَرَهُمُ الْخَبَرَ فَخَنُّوْا یَبْکُوْنَ - خالد نے ان سے حال بیان کیا وہ ناک میں سے آواز نکال کر رونے لگے۔

قَامَ بِالْبَابِ لَهٗ خَنِیْنٌ - دروازے پر کھڑے ہوئے رونے کی سی آواز نکال رہے تھے۔

وَلٰکِنْ کُوْنُوْا عَلٰی مَخَنَّتِهٖ - حضرت عائشہؓ نے کہا تم احنف بن قیس کے رستے پر رہو - اصل میں مخنہ دلیل اور طریق اور وسط دار اور احاطہ دار اور ناک کو کہتے ہیں' ہوا یہ تھا کہ احنف نے حضرت عائشہؓ پر واقعہ جمل کی وجہ سے چند ابیات میں ملامت کی حضرت عائشہؓ خود بڑی شاعرہ تھیں انھوں نے بھی احنف کا جواب شعروں میں یہ دیا آپ کا آخری شعر یہ ہے

وَلا تنطقن فِیْ اُمَّةٍ بالخنا
حنیفیة قد کان بعلی رسولها

ارے احنف ایسے پاکیزہ اور سیدھی پر راہ پر چلنے والی امت کے حق میں فحش باتیں مت نکال جس امت کے پیغمبر میرے خاوند تھے - حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا احنف عربی زبان کیا جانے وہ تو غیر ملکی غلاموں کی اولاد ہے اور میں اپنے فرزندوں کی نالائقی کا شکوہ بارگاہ الٰہی میں کرتی ہوں' آپ کا ایک شعر یہ بھی ہے

ولا تنسین فِی اللّٰه حق امومتی
فانک اولی الناس ان لا تَقولها

ارے احنف تو میرا مادری حق مت فراموش کر تجھ کو تو ایسا کلام نہ کہنا سب سے زیادہ سزاوار تھا۔

فَسَمِعْتُ خَنِیْنَهٗ وَهُوَ یَدْعُوْ - (امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں ایک رات میرے والد نے دیر کی میں ان کے ڈھونڈھنے کو مسجد میں آیا دیکھا تو وہ سجدے میں ہیں اور) رونے کی آواز نکال کر دعا کر رہے ہیں۔

تَخَنْخَنَ - ناک میں باتیں کیں-

مَخْنُوْنٌ - بہ معنی مَجْنُوْنٌ - دیوانہ-

خَنِیٌّ - کاٹنا-

خِنیً - فحش گوئی جیسے اِخْنَاءٌ ہے-

اَخْنَی الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ رَجُلٌ تُسَمّٰی مَلِکَ الْاَمْلَاکِ - سب سے بدترین نام اللہ کے نزدیک اسی شخص کا ہے جو اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھے' بعض نے کہا یہ اَخْنٰی عَلَیْہِ الدَّھْرُ سے ہے یعنی زمانہ نے اس کو تباہ اور برباد کر دیا-

اَخْنَی الْاَسْمَاءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ - سب ناموں میں زیادہ فحش قیامت کے دن-

مَنْ لَّمْ یَدَعِ الْخنَا وَالْکَذِبَ فَلَا حَاجَۃَلِلّٰہِ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَ شَرَابَہٗ - (جو شخص روزہ رکھ کر) فحش گوئی اور جھوٹ بولنا نہ چھوڑے تو (فاقہ کرنے سے کیا فائدہ) اللہ کو اس کی کچھ احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پانی چھوڑ دے-

مَاکَانَ سَعْدٌ لِیُخْنِیَ بِابْنِہٖ فِیْ شِقْقَۃٍ مِّنْ تَمْرٍ - سعد ایسے نہیں ہیں کہ اپنے بیٹے کو کھجور کے ٹکڑے پر دے دیں اپنا ذمہ توڑ دیں-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْوَاوِ

خَوْبٌ - محتاج ہونا' بھوکا ہونا' بارش نہ ہونا-

نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخَوْبَۃِ - ہم تیری پناہ مانگتے ہیں حاجت مندی اور مفلسی سے' عرب لوگ کہتے ہیں-

اَصَابَتْھُمْ خَوْبَۃٌ - جب ان لوگوں کا سارا مال تلف ہو جائے کچھ نہ رہے-

اَصَابَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَوْبَۃٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنِّیْ طَعَامًا - آنحضرتؐ کو ضرورت ہوئی آپ نے مجھ سے غلہ قرض لیا-

خَوْتٌ - باز کا شکار پر گرنا' عہد شکنی' وعدہ خلافی کرنا-

خَوَّاتٌ - بن جبیر انصاری ایک صحابی کا نام تھا-

فَسَمِعْنَا خَوَاتًا مِنَ السَّمَاءِ - ہم نے آسمان سے ایک بڑے پرندے کی جھڑ جھڑاہٹ کی سی آواز سنی-

خَوَّاتٌ - بہادر اور جری شخص کو بھی کہتے ہیں-

خَوْثٌ - ایک روایت میں یوں ہے اَصَابَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَوْثَۃٌ - خطابی نے کہا یہ محفوظ نہیں ہے اور صحیح خَوْبَۃٌ ہے بائے موحد سے اور فتنی نے غلطی کی جو اس کو خَوْت کے تحت بیان کیا تائے فوقانی سے' محیط میں ہے کہ خَوْثٌ کا معنی ڈھیلا ہونا' بھر جانا' عرب لوگ کہتے ہیں-

خَوِثَ بِہٖ - اس سے مانوس ہو گیا اور خَوَاثٌ بمعنی جنون استعمال کرتے ہیں-

خَوْثَاءُ - نازک اندام' کمسن عورت-

خَوْخٌ - شفتالو' اس کا مفرد خَوْخَۃٌ' اور روشن دان' ایک قسم کا سبز کپڑا' دریچہ جو دو مکانوں کے درمیان آمد و رفت کے لئے لگایا جائے اس پر دروازہ نصب کیا جائے' بعض نے کہا جس پر دروازہ نصب نہ ہو صرف منفذ کر دیا جائے-

لَایَبْقٰی فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا سُدَّتْ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ - مسجد میں کوئی دریچہ نہ رہنے پائے سب بند کر دیئے جائیں مگر ابوبکر صدیقؓ کا دریچہ رہنے دو' دوسری روایت میں یوں ہے مگر علیؓ کا دریچہ رہنے دیا جائے-

رَوْضَۃُ خَاخٍ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بارہ میل پر' بعض نے رَوْضَۃُ حاج پڑھا ہے یہ غلط ہے-

ثُمَّ خَوَقَ فِیْمَا بَیْنَھُمَا کُوَّۃً ضَخْمَۃً شِبْہَ الْخَوْخَۃِ - پھر ان گڑھوں کے درمیان ایک سوراخ کیا جو روشن دان (موکھ) کی طرح تھا-

خَوْرٌ - پست زمین' دریا کی شاخ جہاں سے پانی دریا میں گرتا ہے اور ایک مقام کا نام ہے نجد میں اور ایک وادی کا نام ہے-

خُوْرٌ - فسادی عورتیں-

خُوْرَۃٌ - بہترین عمدہ-

خَوْرٌ - خوران پر مارنا' بیل کا آواز کرنا-

یَحْمِلُ بَعِیْرًا لَہٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَۃً لَّھَا خُوَارٌ - ایک اونٹ کو لادے ہوگا جو بڑ بڑا رہا ہوگا یا ایک گائے کو جو بھائیں

بھائیں کر رہی ہوگی-

خُوَار -گائے کی آواز-

فَخَرَّ يَخُوْرُ كَمَا يَخُوْرُ الثَّوْرُ - امیہ بن خلف گرا بیل کی طرح آواز نکالتا ہوا-

لَنْ تَخُوْرَ قُوًى مَادَامَ صَاحِبُهَا يَنْزِعُ وَ يَنْزُوْ - جو شخص اتنی قوت رکھتا ہو کہ کمان کھینچ سکے (تیر مارے) اور وہ گھوڑے پر کود کر چڑھ سکے وہ ناتوان اور کمزور نہیں یہ خَارَ يَخُوْرُ سے نکلا ہے یعنی ضعیف ہوا کمزور ہوگیا-

اَجَبَّارٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ خَوَّارٌ فِي الْإِسْلَامِ- (حضرت صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا) کیا جاہلیت کے زمانہ میں تو تم سرکش اور سخت تھے اسلام میں آ کر ناتوان اور کمزور ہوگئے (آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عرب کے کئی قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا حضرت صدیقؓ نے کہا میں ان سے لڑوں گا' حضرت عمرؓ نے یہ رائے دی کہ تم کو تالیف قلوب چاہئے تب حضرت صدیقؓ نے یہ فرمایا)-

وَلَيْسَ اَخُوا الْحَرْبِ مَنْ يَّضَعُ خُوْرًا الْحَشَايَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ- (عمرو بن عاصؓ نے کہا) وہ شخص جنگی نہیں ہے جو داہنے اور بائیں نرم نرم چیزوں سے بھرے ہوئے تکیے اور بچھونے رکھے (وہ تو آرام طلب ہوگیا اور جنگی سپاہی وہ لوگ ہیں جو عیش و عشرت کو پسند نہیں رکھتے' موٹا کھانا روکھا سوکھا اور سخت بچھونا ان کو کافی ہے)-

خَارَ يَخُوْرُ خُوَرًا -بیل نے آواز کی-

خَارَ يَخُوْرُ خَوْرًا -اس کے دبر پر مارا-

خَارَ يَخُوْرُ يا خَوِرَ يَخْوَرُ خَوَرًا -ضعیف اور ناتواں ہوگیا-

خَارَتْ قُوَّتُهٗ -اس کی قوت جاتی رہی-

خُوْرِي - نیک عورت یہ مؤنث ہے اَخْيَرُ کا-

رَجُلٌ خُوْرِي - نیک مرد-

خَوَّارَہ - گانڈ' کھجور جو بہت پھل دیتی ہو' دودھیل اونٹنی' عرب لوگ کہتے ہیں نَاقَةٌ خَوَّارَةٌ اور نِيَاقٌ خُوْرٌ- دودھیل اونٹنیاں-

وَاِنْ خُوْرِبْتُمْ خُرْتُمْ - اگر تم سے جنگ کی جاتی ہے تو کمزور ہو جاتے ہو-

اَرْضٌ خَوَّارَةٌ -نرم زمین' ہموار-

خَوْزٌ -عادت کرنا-

خَاز بَاز -مکھی' اونٹ کے گردن کی بیماری-

بِلَى خُوْزُ - ایک قوم ہے جو خست اور دناءت میں مشہور ہے اور ایک ولایت کا نام ہے جس کو خوزستان کہتے ہیں-

حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا اَوْ كِرْمَانَ - یہاں تک کہ خوز اور کرمان سے لڑو' کرمانی نے کہا دونوں شہر کے نام ہیں' میں کہتا ہوں دونوں ولایت ایران میں مشہور ہیں-

خَوْصٌ - آنکھ بیٹھ جانا-

تَخْوِيْصُ - پہلے اشرافوں سے شروع کرنا پھر کمینوں کو دینا' سونے کے پتھروں سے آراستہ کرنا' لے لینا-

خُوْصٌ -کھجور کے پتے' خُوْصَۃٌ اس کا مفرد-

فَفَقَدُوْا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِذَهَبٍ - ان کا چاندی کا ایک گلاس گم ہوگیا جس پر سونے کے پتر جڑے ہوئے تھے کھجور کے پتوں کی طرح-

مَثَلُ الْمَرْاَةِ الصَّالِحَةِ مَثَلُ الْقَاجِ الْمُخَوَّصِ بِالذَّهَبِ - نیک بخت عورت کی مثال اس تاج کی سی ہے جس پر سونے کے پتر جڑے ہوں-

عَلَيْهِ دِيْبَاجٌ مُّخَوَّصٌ بِالذَّهَبِ - اس پر دیبا لگا تھا جس پر سونے کے پتر جڑے تھے-

اِنَّ الرَّجْمَ اُنْزِلَ فِي الْاَحْزَابِ وَكَانَ مَكْتُوْبًا فِيْ خُوْصَةٍ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَاَكَلَتْهَا شَاتُهَا - رجم کی آیت سورۂ احزاب میں اتری تھی اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں کھجور کے پتے پر لکھی ہوئی تھی ان کی بکری اس کو کھا گئی-

تَرَكْتُ الثَّمَامَ قَدْ خَاصَ - میں نے ثمام کو (جو ایک گھاس ہے) دیکھا اس کے پتے نکل آئے - حدیث میں اس طرح مروی ہے اور صحیح اَخْوَص ہے- عرب لوگ کہتے ہیں اَخْوَصَتِ النَّخْلَةُ کھجور کے پتے نکل آئے-

كَانَ يَرْغَبُ لِقَوْمٍ وَ يُخَوِّصُ لِقَوْمٍ - حضرت علیؓ

بعض کو بہت مال دیتے تھے بعض کو کم دیتے تھے- عرب لوگ کہتے ہیں خَوِّصْ یاتَخَوَّصْ مَا اَعْطَاکَ - جو کچھ دے وہ تھوڑا ہی سہی وہ لے لے-

خَوْصَاءُ - گرم ہوا' اور وہ بکری جس کی ایک آنکھ کالی ہو ایک سفید-

خَوْضٌ - ڈوبنا' پانی پر لانا' ملانا' گھولنا' گھس جانا' بلانا' مصروف ہونا-

رُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِیْ مَالِ اللّٰہِ - بہت سے لوگ جو اللہ کے مال میں تصرف کرتے ہیں (اس کو فضول اور بیجا کاموں میں اوڑاتے ہیں یا مال کے کمانے میں حرام حلال کا خیال نہیں رکھتے - کرمانی نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کا مال (پبلک پراپرٹی) آپ کھا جاتے ہیں اور مسلمانوں پر تقسیم نہیں کرتے جیسے ہمارے زمانہ کے مسلمان بادشاہ اور رئیس ہیں)-

فَخَاضَ النَّاسُ - لوگوں نے گفتگو شروع کی-

اِنْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخْضِیَهَا الْبَحْرَ - اگر آپ ہم کو حکم فرمائیں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں گھسیڑ دیں) تو گھسیڑ دیں گے گو ہم نے ابتدا میں جب آپ سے بیعت کی تھی یہ شرط لگائی تھی کہ مدینہ پر کوئی آپ کا دشمن آئے گا تو اس سے لڑیں گے مگر جب ہم آپ پر ایمان لائے آپ کو اللہ کا پیغمبر سمجھا تو اب جو حکم آپ دیں گے ہم بسر و چشم اس پر عمل کریں گے)-

مَخَاضَہ - وہ پانی جس میں سے سوار اور پیدل گذر سکیں-

مَخَاضٌ - دردزہ-

مَخِیْضٌ - مسکہ یا دہی جس کو لَبَنٌ جَامِضٌ بھی کہتے ہیں-

خَوَّاضٌ - بہت گھسنے والا-

یَخُوْضُ الرَّجُلُ بِرِجْلَیْهِ الْمَاءَ خَوْضًا - آدمی اپنے دونوں پاؤں پانی میں ڈبو کر چلے-

خُضْتُ الْغَمَرَاتِ - میں جنگوں میں شریک ہوا-

خَوْفٌ یاخَیْفٌ یامَخَافَةٌ یاخِیْفَةٌ - ڈرانا' امید رکھنا-

تَخْوِیْفٌ - ڈرانا جیسے اِخَافَةٌ-

نِعْمَ الْمَرْءُ صُهَیْبٌ لَوْلَمْ یَخَفِ اللّٰهَ لَمْ یَعْصِهِ - صہیبؓ کیا اچھا آدمی ہے اگر اس کو اللہ کے عذاب کا ڈر نہ ہو جب بھی وہ گناہ نہیں کرے گا (یہ اولیاء اللہ کا درجہ ہے وہ پروردگار کی اطاعت اور عبادت اس کی محبت کی وجہ سے کرتے ہیں نہ صرف اس کے عذاب سے ڈر کر' گو ڈر ان کو بھی ہوتا ہے' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر صہیبؓ کو عذاب کا ڈر نہ ہوتا تب بھی وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرتا تو جب اس کو ڈر ہے تو کیونکر نافرمانی کرے گا)-

اَخِیْفُوا الْهَوَامَّ قَبْلَ اَنْ تُخِیْفَکُمْ - (زہریلے) کیڑوں کو ڈراتے رہو (جہاں نکلیں ان کو فوراً مار ڈالو) اس سے پہلے کہ وہ تم کو ڈرائیں-

یُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهٗ - اللہ تعالیٰ سورج گہن سے (جو اس کے قدرت کی نشانی ہے) اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (کیونکہ وہ قیامت کو یاد دلاتا ہے قیامت کے قریب بھی اسی طرح سورج تاریک ہو جائے گا - کرمانی نے جو کہا کہ اس حدیث سے اہل ہیات کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ سورج گہن اور چاند گہن دونوں عادی امر ہیں جو اپنے معین اوقات پر ہوتے ہیں' یہ تقریر صحیح نہیں ہے' اہل ہیات کا کہنا صحیح ہے اور تجربہ اور مشاہدے سے یہ امر ثابت ہے کہ کسوف اور خسوف کے اوقات معین ہیں اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں ملک میں اتنا گہن لگے گا فلاں ملک میں اتنا' حدیث سے اہل ہیات کا رد مقصود نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر کرنا ہے' اس میں کیا شک ہے کسوف اور خسوف اس کے قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں دوسرا قیامت کو یاد دلاتے ہیں)-

اَخَافُ اَنْ یَکُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَکَهٗ عَلٰی نَفْسِهٖ - میں ڈرتا ہوں شاید اس نے یہ شکار اپنے کھانے کے لئے پکڑا ہو (نہ ہمارے کھانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فکلوا مما امسکن علیکم وہ جانور کھالے جو تمہارے لئے پکڑیں)-

غَیْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِیْ عَلَیْکُمْ - اکثر روایتوں میں ایسا ہے اور بعض روایتوں میں بحذف نون ہے یہ نون وقایہ کا

ہے جو فعل کے بعد آتا ہے لیکن افعل التفضیل کے بعد بھی مشابہت فعل کی وجہ سے لے آئے- بعض نے کہا اصل میں اخوف لی تھا لام کو نون سے بدل دیا' معنی یہ ہے کہ دجال سے زیادہ مجھ کو دوسری باتوں کا تم پر ڈر ہے-

اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِی الْاَئِمَّۃُ الْمُضِلُّوْنَ- سب سے زیادہ جس سے مجھ کو اپنی امت پر ڈر ہے وہ گمراہ کرنے والے حاکموں (بادشاہوں اور رئیسوں کا جو بے دین ہوں ان کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں آدمی بددین ہو جائیں گے' بعض نے کہا ائمہ سے پیشوایان دین یعنی علما اور مشائخین مراد ہیں- حقیقت میں یہ دونوں فرقے بڑے خوفناک ہیں ہمارے زمانہ میں یہ بلا پھیل گئی ہے مولوی مشائخ اپنے علم اور تقدس کی روٹیاں کھانے لگے ہیں اور اپنے ساتھ حسن عقیدت قائم رکھنے کے لئے اور مریدوں کا اعتقاد بڑھانے کے لئے ہزاروں طرح کے مکر اور فریب کرتے ہیں- خلاف شرع باتوں پر مریدوں اور معتقدوں کی خاطر سے سکوت کرتے ہیں' جانتے ہیں اگر ان کو منع کریں گے تو وہ ہم سے پھر جائیں گے پھر یہ تر نوالے کہاں سے ہاتھ آئیں گے' لعنت خدا کی ایسی مولویت اور مشائخیت پر' آنحضرت کو اسی بلا کا بڑا ڈر تھا جواب عام ہو رہی ہے اللہ تعالےٰ ان مولویوں اور مشائخوں کو اپنا ڈر عنایت کرے اور نیک توفیق دے روٹی کمانے کے لئے دنیا کے ذرائع کیا کم ہیں اور ہماری شریعت کے اگلے پیشوا سب ایک ایک پیشہ' حرفت اور زراعت وتجارت کر کے اپنی روٹی پیدا کرتے تھے اور خالصاً لوجہ اللہ عامۂ خلائق کو بلا خوف وخطر اور بلا لحاظ وپاس دنیاداران نصیحت کیا کرتے' ان کو نہ کسی دنیادار کی خفگی سے غرض تھی نہ خوشی سے)-

مَنْ نَظَرَ اِلٰی اَخِیْہِ نَظْرَۃً یُخِیْفُہٗ- جو شخص کسی مسلمان کی طرف ڈرانے کی نظر سے دیکھے-

لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ- میں شروع نبوت کے زمانہ میں اللہ کی راہ میں ڈرایا گیا اس حال میں کہ میرے ساتھ اور کوئی ڈرایا نہیں جاتا تھا (کیونکہ اور کوئی مسلمان اور میرا شریک حال نہ تھا)-

مَا اَخْوَفُ مَا اَخَافُ- سب چیزوں میں جن سے میں ڈرتا ہوں زیادہ ڈر کی کیا چیز ہے (پھر آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا یہ چیز ہے' حقیقت میں زبان ہی تمام برائیوں اور آفتوں کی جڑ ہے)-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ خَافَۃِ الزَّرْعِ- مومن کی مثال کھیت کے بال کی طرح ہے' مشہور روایت خَامَۃُ الزَّرْعِ اس کا ذکر آگے آئے گا-

فَیَقُوْلُ خِفْتُ النَّاسَ- پھر وہ کہے میں لوگوں سے ڈرا' فتنی نے اس حدیث **غیر الدجال اخوفنی علیکم** کے تحت میں کہا کہ مراد خوارج اور ظالمین کے فتنے ہیں اور ہمارے زمانہ میں ملک ہند میں ایک مفتری کذاب کا فتنہ پھیلا ہے جس کے فتنے کو ہر ایک آدمی جو دین سے ذرا واقفیت رکھتا ہو برا سمجھے گا بھلا عقلا اور دین داروں کا تو کیا ذکر شیخ کی مراد اس فتنہ سے مہدی لوگوں کا فتنہ تھا جو سید محمد جونپوری کو مہدی برحق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہدی آمد ورفت' آخر اسی قوم کے لوگوں نے شیخ کو اوجین اور سارنگ پور کے درمیان شہید کیا-

میں :- کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں بھی انھی لوگوں نے مولوی محمد زماں خاں صاحب کو جو ایک عالم متشرع متبع سنت دین دار تھے حیدر آباد میں خاص مسجد میں بحالت تلاوت قرآن شہید کیا اور یہ اس وجہ سے کہ مولوی صاحب موصوف نے ایک کتاب موسوم بہ ہدیہ مہدویہ ان کے رد میں تالیف کی تھی اور ہمارے ہی زمانہ میں ایک شخص نمود ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا تھا اس نے کیا فتنہ نکالا کہ معاذ اللہ ہزاروں مسلمانوں کو ملحد بے دین بنا دیا گویا قرامطہ اور باطنیہ کے اتحاد کو از سرنو تازہ کیا اور ایک شخص نمود ہوا ہے جو اب تک زندہ ہے وہ علاوہ دعوی مہدویت کے مسیحیت اور نبوت اور وحی سب باتوں کا مدعی ہے اور بہت سے نادان اور کم علم لوگ اس کے دام مکر اور فریب میں پھنس گئے ہیں یا اللہ تو سچے مسلمانوں کو ان سب فتنوں سے محفوظ رکھ بجاہ نبیک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم-

خَوْقٌ- چھلہ' بالا-

خَوَقٌ- کشادگی-

خَوْقَاءَ- احمق عورت عرب لوگ کہتے ہیں خَاقَ

الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ - جب اس طرح اس سے جماع کرے کہ ذکر کے حرکت کی آواز نکلے۔

اَلْخَاقِ بَاقْ - فرج میں ذکر کے حرکت کی آواز۔

خَاقِ بَاقْ - فرج۔

اَخْوَقْ - کانا، خارشتی۔

صَفَازَةٌ خَوْقَاءُ - وسیع میدان۔

اَمَا تَسْتَطِيْعُ اِحْدَا كُنَّ اَنْ تَاْخُذَ خَوْقًا مِنْ فِضَّةٍ فَتَطْلِيْهِ بِزَعْفَرَانٍ - کیا تم میں سے کوئی عورت اتنا بھی نہیں کر سکتی کہ چاندی کا ایک چھلہ لے اس پر زعفران لتھیڑے۔

خَوْلٌ یا خِيَالٌ - انتظام کرنا، بندوست اور نگہداشت کرنا۔

خَوْلَةٌ - ہرنی۔

خَالٌ - ماموں، اس کی جمع اَخْوَالٌ اور اَخْوِلَةٌ اور خُئُوْلٌ اور خُئُوْلَةٌ ہے، عرب لوگ کہتے ہیں۔

اَنَا خَالُ هٰذَا الْفَرَسِ - میں اس گھوڑے کا مالک ہوں۔

خَالَه - ماں کی بہن۔

خَائِلُ - نگہبان۔

هُمْ اِخْوَانُكُمْ وَ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ - وہ تمہارے بھائی (تمہاری طرح آدمؑ کی اولاد) اور تمہارے تابعدار بھی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا زیردست بنایا (ورنہ وہ اور تم برابر دونوں آدم علیہ السلام کی اولاد ہو)۔

خَوَلُ - خائل کی جمع ہے، یہ تخویل سے نکلا ہے بہ معنی تملیک یا رعایت۔

اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ - تمہارے غلام لونڈی نوکر چاکر تمہارے بھائی ہیں، خولکم مبتدائے مؤخر اور اخوانکم خبر مقدم ہے مطلب یہ ہے کہ ان پر شفقت اور رحم کرو، ان سے خوش خلقی سے پیش آؤ، اسی حدیث میں یہ ہے کہ جو تم کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ اور جو تم پہنو وہ ان کو پہناؤ، اب اختلاف ہے اس میں کہ یہ حکم استحباباً ہے یا وجوباً۔

كَانَ عِبَادُ اللّٰهِ خَوَلًا - اللہ کے بندے غلام اور تابعدار ہو جائیں گے (یعنی بنی امیہ خلق اللہ سے بطور غلاموں کے سلوک کریں گے)۔

اَنَّهُ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ - آنحضرتؐ نصیحت کر کے ہماری نگہبانی اور محافظت کرتے تھے (تاکہ ہم خراب نہ ہونے پائیں) بعض نے کہا صحیح يَتَحَوَّلُنَا ہے حائے حطی سے، یعنی ہماری خوشی اور نشاط کا حال دیکھ کر ہم کو نصیحت کرتے مطلب یہ ہے کہ نصیحت میں اتنا طول نہ فرماتے کہ ہم اکتا جائیں، اصمعی نے يَتَخَوَّنُنَا روایت کیا ہے یعنی ہمارا خیال رکھتے ہماری نگہبانی کرتے۔

دَعَا خَوَلِيَّهُ یا خَوْلِيَّهُ - اپنے شتر خانہ کے داروغہ کو بلایا، محیط میں ہے کہ خولی مال کا محافظ یا باغوں کا داروغہ، عرب لوگ کہتے ہیں هُمَا اِبْنَا خَالَةٍ وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں اور یوں نہیں کہتے هُمَا اِبْنَا عَمَّةٍ کیونکہ پھوپھی کے بیٹے کا تو ماموں زاد بھائی ہوتا ہے نہ پھوپھی زاد۔

مُخْوِلُ اور مُخْوَلُ - جس کے ماموں شریف اور نیک ہوں جیسے مُخَالٌ اس طرح مُعَمٌّ جس کے چچا شریف اور نیک ہوں - مُعِمٌّ مُخْوِلٌ جس کے چچا اور ماموں دونوں شریف اور نیک ہوں۔

تَخْوِيْلُ - دینا، عطا کرنا۔

لَانَخُوْلُ عَلَيْكَ - ہم تمہارے اوپر غرور نہیں کرنے کے (بلکہ تمہاری اطاعت کریں گے، یہ حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) یہ خَالَ يَخُوْلُ اور اِخْتَالَ يَخْتَالُ سے ہے یعنی تکبر کیا اور تکبر کرتا ہے۔

هُوَ ذُوْمَخِيْلَةٍ - وہ گھمنڈی ہے یعنی مغرور اور متکبر۔

اَدِمْ مَا خَوَّلْتَنَا - جو تو نے ہم کو عطا فرمایا ہے یا جس چیز کا تو نے ہم کو مالک بنایا ہے وہ ہمیشہ ہمارے پاس قائم رکھ (یعنی دے کر پھر چھین نہ لے)۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ خَوَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ - (اصل میں سب آدمی آزاد ہیں) لیکن اللہ نے ایک کو دوسرے کا مملوک بنا دیا۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا خَوَّلَكُمْ - اللہ سے ڈرتے رہو، لونڈی

غلاموں کے مقدمہ میں جن کا مالک اللہ نے تم کو بنا دیا ہے-

خَوْلَانٌ - ایک قبیلہ ہے یمن میں-

خَوْمَانٌ - زمین کا ناموافق ہونا-

خَامٌ - جمع ہے خَامَةٌ کی' اصل میں خَوْمة تھا یعنی مولی یا خراب بدہوا زمین یا پودا مولی کا جو کھیت میں پہلے اگتا ہے' یا تروتازہ درخت' محیط میں ہے کہ خام کچے کو بھی کہتے ہیں اور نرے پانی کو اور اس لکڑی اور پتھر کو جو تراشے نہ گئے ہوں-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ - مومن کی مثال ایسی ہے جیسے نیا پودھا جو کھیت میں اگا ہو (وہ ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے' نرمی او ملایمت کی وجہ سے ٹوٹتا نہیں اسی طرح مومن پر بھی آفتیں آتی ہیں لیکن وہ صبر کرتا ہے اور حق تعالٰے کے فضل و کرم کی امید نہیں توڑتا یہاں تک کہ آفتیں دور ہو جاتی ہیں اور پھر خوش و خورم ہو کر اللہ تعالٰے کا شکر بجالاتا ہے-

مَسْجِدُ الْخَوَامِیْن - مدینہ کے اطراف میں ایک مسجد ہے-

خَامٌ - وہ چمڑا جو دباغت نہ کیا گیا ہو-

خَوْنٌ یا خِیَانَةٌ یا خَانَةٌ یا مَخَانَةٌ - خیانت کرنا' عہد شکنی کرنا' ضعف اور ناتوانی-

تَخْوِیْن - خائن بنانا-

تَخَوُّنٌ - کم کرنا-

اِخْتِیَانٌ - خیانت کرنا-

خَانٌ - دکان' سرائے' مسافر خانہ اس کی جمع خانات' خان بادشاہ کو بھی کہتے ہیں-

مَاکَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ الْاَعْیُنِ - پیغمبر کی یہ شان نہیں کہ چوری کی آنکھ مارے (یعنی دل میں کچھ رکھے اور ظاہر میں کچھ کرے جب آدمی نے زبان روک لی اور آنکھ سے اشارہ کیا تو یہ بھی خیانت ہوئی)-

اِنَّهٗ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ - آنحضرتؐ نے خائن چور مرد اور خائنہ چور عورت کی گواہی منظور نہیں کی) یہاں خیانت اور چوری سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ لوگوں کی امانت میں اس نے خیانت کی ہو بلکہ اللہ تعالٰے کے فرائض اگر وہ بجا نہ لاتا ہو تب بھی وہ خائن ہے چنانچہ دین کے احکام کو بھی اللہ نے امانت فرمایا انا عرضنا الا مانة علی السمٰوات و الارض[1] اور ان کے بجا نہ لانے کو خیانت قرار دیا جیسے فرمایا لا تخونوا اللّٰہ و الرسول و تَخُونُوا اماناتکم)-[2]

نَهٰی اَنْ یَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَیْلًا لِئَلَّا یَتَخَوَّنَهُمْ - آنحضرتؐ نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے اور اپنے گھر والوں کی چوریاں تاکنے سے منع فرمایا' اصل میں تخول کا معنی کم ہونا گھٹنا گویا اپنی جورو کا گھٹاؤ چاہتا ہے-

مَخَافَةَ اَنْ یُّخَوِّنَهُمْ - اس ڈر سے کہیں ان کو خائن نہ بنائے-

یَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ - خیانت کریں گے کوئی ان پر بھروسہ نہ کرے گا-

قُرِّبَ اِلَیْهِ خِوَانٌ یا خُوَانٌ - آپ کے سامنے دستر خوان رکھا گیا' یہاں خوان سے مراد دسترخوان ہے' اصل میں خوان اس چوکی یا میز کو کہتے ہیں جس پر کھانا رکھ کر مالدار اور عیش پسند لوگ کھاتے ہیں تاکہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے-

مَا اَکَلَ عَلٰی خِوَانٍ قَطُّ - آنحضرتؐ نے چوکی یا میز پر کبھی نہیں کھایا' ثعالبی نے کہا اگر چوکی یا میز پر کھانا رکھا ہو تب اس کو مائدہ کہیں گے اگر کھانا نہ رکھا ہو تو اس کو خوان کہیں گے' بعض نے کہا جب کھانا اس پر رکھا ہو تب خوان کہیں گے اور مائدہ عام ہے اگر دسترخوان پر بھی کھانا رکھا جائے اس کو بھی کہیں گے-

فَاِذَا اَنَا بِاَخَاوِیْنَ عَلَیْهَا لُحُوْمٌ مُّنْتِنَةٌ - یکا یک میں نے چند خوان دیکھے ان پر بدبودار گوشت رکھے ہوئے تھے-

لَمْ تُخَوِّنْهُ الْاَحَالِیْلُ - اس کو دودھ نکلنے کے سوراخوں نے دبلا نہیں کیا (یعنی باوجود یہ کہ بہت دودھ دیتی ہے لیکن موٹی

---

1. یقیناً ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین پر پیش کیا-(م)
2. اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو-(م)

تازی ہے)۔

یَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَّ مَلَاذَةً وَ یُعَابُ قَائِلُهُمْ وَ اِنْ لَّمْ یَشْغَبْ - خیانت کے ساتھ ایک کی ایک آڑ میں رہ کر باتیں کرتے ہیں ان میں بات کرنے والے پر عیب لگایا جاتا ہے گو وہ کچھ فساد نہ کرے۔

لَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ - جو شخص تیری خیانت کرے تو اس کی خیانت نہ کر بلکہ برائی کے بدلے نیکی کر' یہ حسن خلق کی تعلیم ہے علماء نے کہا ہے یہ حکم استحباباً ہے اور اگر کسی شخص نے اس کا حق یا مال ظلم سے دبا لیا ہو اور حاکم کے ذریعہ سے بوجہ نہ ہونے شہادت یا ثبوت کے چارہ جوئی ممکن نہ ہو تو مظلوم کو یہ درست ہے کہ اپنے حق یا مال کے موافق ظالم کا حق یا مال دبا لے اگر اس پر قدرت پائے مگر افضل یہ ہے کہ ایسا نہ کرے اور خیانت کا بدلہ امانت دار سے کرے۔

لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی - اگر حضرت حواؑ حضرت آدمؑ سے خیانت نہ کرتیں (اور شیطان کے اغوا سے ان کو ممنوع درخت کھانے کی ترغیب نہ دیتیں تو کوئی عورت خیانت نہ کرتی (انہی کی رگ نے ہر عورت میں خیانت کا مادہ پیدا کر دیا)۔

حَتّٰی اَنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَیَجْتَمِعُوْنَ فَیَقُوْلُ هٰذَا یَامُؤْمِنُ وَ هٰذَا یَا کَافِرُ - ایک خوان پر کھانے کے لئے لوگ جمع ہوں گے تو وہ (یعنی دابۃ الارض جو قیامت کے قریب نکلے گا) کہہ دے گا یہ مومن ہے یہ کافر ہے' ایک روایت میں اَهْلَ الْاُخْوَانِ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔

وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخِیَانَةِ - اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں خیانت سے (جو ضد ہے امانت کی)۔

اِذَاۤ ئْتُمِنَ خَانَ - جب اس کے پاس امانت رکھائیں تو خیانت کرے۔

خَوَّانٌ - شیر اور بہت خیانت کرنے والا اور ربیع الاول کا مہینہ جیسے خُوَّانٌ۔

خُوَّةٌ - بھائی پنا' یہ ایک لغت ہے اُخُوَّةٌ میں اس کے ذکر کا یہاں موقع نہ تھا' مگر صرف صاحب مجمع اور نہایہ کی متابعت سے ہم نے اس مقام میں ذکر کر دیا' صاحب نہایہ نے کہا ہم نے صرف لفظ کے لحاظ سے اس باب میں ذکر کر دیا ورنہ یہاں اس کے ذکر کا موقع نہ تھا۔

فَاَخَذَ اَبَاجَهْلٍ خُوَّةٌ فَلَا یَنْطِقُ - ابوجہل سست ہو گیا کچھ بول نہ سکا۔

خَوٰی - خالی ہونا' بہت بھوکا ہونا۔

خُوَاءٌ اور خَوَایَةٌ اور خَیٌّ اور خُوِیٌّ - سب کا معنی خالی ہونا۔

تَخْوِیَه - سجدے میں پیٹ کا زمین سے جدا رکھنا اسی طرح بازوؤں کا پسلیوں سے۔

کَانَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰی - آنحضرتؐ جب سجدہ کرتے تو تخویہ کرتے (پیٹ کو زمین سے جدا رکھتے اونچا رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے علیحدہ)۔

اِذَا سَجَدَ الرَّجُلُ فَلْیُخَوِّ وَ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ - جب مرد سجدے کرے تو تخویہ کرے اور عورت سجدہ کرے تو سمٹ جائے یعنی پیٹ زمین سے لگا دے اور ہاتھ پسلیوں سے ملا دے' بعض نے اس حدیث میں کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث ضعیف اور عورت مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں کیا)۔

خَوّٰی بِیَدَیْهِ - اپنے ہاتھ زمین سے اور بازو پسلیوں سے جدا رکھے۔

فَسَمِعْتُ کَخَوَایَةِ الطَّائِرِ - میں نے پرندے کی پھڑ پھڑاہٹ کی سی آواز سنی۔

فَاِذَا هُمْ بِدِیَارٍ خَاوِیَةٍ عَلٰی عُرُوْشِهَا - یکایک وہ ایسے گھروں میں پہنچے جن کے چھت گرے ہوئے تھے یہ خَوَی الْبَیْتُ سے نکلا ہے یعنی گھر خالی ہو گیا یا گر گیا۔

نَخْلٌ خَاوِیَةٌ - کھجور کے درخت جڑ سے اکھڑے ہوئے۔

کَانَ عَلِیٌّ یَتَخَوّٰی کَمَا یَتَخَوَّی الْبَعِیْرُ الضَّامِرُ عِنْدَ بُرُوْکِهٖ - حضرت علیؓ سجدے میں تخویہ کرتے جیسے دبلا اونٹ بیٹھتے وقت کرتا ہے (یعنی پیٹ کو زمین سے جدا اور کہنیوں کو زمین سے اٹھا ہوا رکھتے شیر کی طرح زمین پر بچھا نہیں

دیتے-

مِنْ لُؤْلُؤٍ مُخَیَّاۃٍ-خول دار موتی کا بنا ہوا-

بَابُ الْخَاءِ مَعَ الْیَاءِ

خَیْبَۃٌ- محرومی، نقصان، محتاجی، ناشکری، ناامیدی نامرادی-

تَخْیِیْبٌ-ناامید کرنا، نامراد کرنا، جیسے اِخَابَۃٌ ہے-

مَنْ فَازَ بِکُمْ فَقَدْ فَازَ بِالْقَدْحِ الْاَخْیَبِ-جوشخص تم پر فتح پائے اس نے جوئے میں وہ پانسہ پایا جس میں کچھ نہیں ملتا، جوئے کے تین پانسے ہیں سفیح اور منیح اور وغد-

خُیْبَۃً لَکَ- خدا کرے تو نامراد ہو (اپنی مقصود کو نہ پہنچے)

یَاخَیْبَۃَ الدَّھْرِ- ارے زمانہ کی خرابی، عرب لوگوں کا قاعدہ تھا کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی یا سفر یا جنگ میں مطلب حاصل نہ ہوتا تو یہ کلمے کہتے اور زمانہ کو برا کہتے، آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا-اس لئے کہ زمانہ کا خالق اور مالک اور پھرانے والا اللہ ہے سب کام اس کے حکم اور ارادے سے ہوتے ہیں زمانہ کچھ نہیں کر سکتا-

خِبْتَ وَ خَسِرْتَ-تو جب مراد ہوا اور ٹوٹے میں پڑ گیا (اس لئے کہ جس کو تو نے پیغمبر سمجھا تھا وہ ظالم اور خائن نکلا اور ظالم اور خائن سچا پیغمبر نہیں ہو سکتا تو اس کا تابعدار تباہ اور برباد ہوا، بعض نے خِبْتُ وَ خَسِرْتُ بہ تائے متکلم روایت کیا ہے یعنی جب میں نے پیغمبر ہو کر عدل وانصاف کو چھوڑ دیا اور ظلم وخیانت اپنا شیوہ کیا تو میں تباہ ہوا، اب پیغمبری کہاں سے باقی رہے گی)-

خَیَّبْتَنَا-تم نے ہم کو تباہی اور نقصان میں ڈالا نہ تم ممنوع درخت میں سے کھاتے نہ ہم بہشت سے نکالے جاتے، ان آفتوں میں کیوں گرفتار ہوتے-

خَیْرٌ-اچھا ہونا، نیک ہونا، نیکی اور بھلائی تو خیر ضد ہے شر کی-

خِرْتَ-تو اچھا ہوا-

خَائِرٌ اور خَیِّرٌ- نیک اور اچھا-

خَارَ اللّٰہُ لَکَ-اللہ نے جو تیرے لئے بہتر تھا وہ تجھ کو دیا-

خِیْرَۃٌ- بہ سکون یا اسم مصدر ہے بمعنی بھلائی اور نیکی اور خِیَرۃٌ بہ فتحہ یا بمعنی اختیار-

مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ خَلْقِہٖ-حضرت محمد ﷺ کے اچھے بندے ہیں اس کے مخلوقات میں سے یا اللہ کے چنے ہوئے برگزیدہ بندے ہیں-

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ- آنحضرتؐ ہم کو ہر بات میں استخارہ کرنا سکھلاتے (یعنی اللہ تعالیٰ سے اس میں بھلائی چاہنا)-

مِنْ سَعَادَۃِ ابْنِ اٰدَمَ اِسْتِخَارَۃُ اللّٰہِ وَمِنْ شَقَاوَتِہٖ تَرْکُہٗ اِسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ- آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے اور بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا چھوڑ دے-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ- یا اللہ میں تجھ سے اپنے کام کی بھلائی چاہتا ہوں کیونکہ تو ہر کام کا انجام جانتا ہے (یہ استخارہ کی دعا اخیر تک حصن حصین میں منقول ہے اور اہل سنت کے نزدیک یہی ایک استخارہ کا طریق ہے جو کتاب مذکور میں بیان کیا ہے-امامیہ کے نزدیک اور طریق بھی ہیں جیسے تسبیح کا استخارہ یا ذات الرقاع، مجمع البحرین میں ہے کہ ہر کام کے عزم کے وقت بار بار یہ کلمہ زبان سے کہے اللھم انی استخیرک خیرۃ فی عافیۃ پھر اس کے بعد مشورہ کرے جو اس کے حق میں بہتر ہوگا وہی مشورہ میں قرار پائے گا) طیبی نے کہا استخیرک بعلمک کا معنی یہ ہے کہ میں تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیرے علم کی مدد لیتا ہوں-

خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ- میرا کام بھلا کر دے اور جو میرے حق میں بہتر ہو وہی میرے لئے اختیار کر-

خَیْرُ النَّاسِ خَیْرُھُمْ لِنَفْسِہٖ- جو شخص اچھا ہے (لوگوں سے بھلائی کرتا ہے) وہ اپنے ساتھ اچھائی کرتا ہے

کیونکہ جب لوگوں سے بھلائی کرے گا تو لوگ بھی اس کے ساتھ بھلائی کریں گے۔

خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَهۡلِهٖ - تم میں اچھا وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو (مثل مشہور ہے اول خویش بعدہٗ درویش جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک نہ کرے گا وہ باہر والوں سے کیا سلوک کرے گا)۔

رَاَیۡتُ الۡجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَمۡ اَرَمِثۡلَ الۡخَیۡرِ وَالشَّرِّ - میں نے بہشت اور دوزخ کو دیکھا تو بہشت کے برابر کوئی اچھی چیز میں نے نہیں دیکھی اور دوزخ کے برابر کوئی بری چیز میں نے نہیں دیکھی۔

یَکۡفِیۡ مَنۡ هُوَ اَوۡفٰی شَعۡرًا مِّنۡکَ اَوۡ خَیۡرًا مِّنۡکَ - اتنا پانی ان کو تو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بال رکھتے تھے یا تم سے بہتر تھے۔

اَنَا بَیۡنَ خِیَرَتَیۡنِ - مجھ کو اللہ تعالےٰ نے دونوں باتوں کا اختیار دیا ہے (منافقوں کے لئے استغفار اور دعا کرنے کا یا نہ کرنے کا اب یہ آیت ما کان للنبی والذین آمنوا مع ان یستغفروا للمشرکین مشرکوں کے باب میں ہے نہ منافقوں کے باب میں، بعض نے کہا یہ آیت اس وقت تک نہیں اتری تھی)۔

تَأۡتِی الۡاِبِلُ عَلٰی خَیۡرِ مَا کَانَتۡ عَلَیۡهِ - اونٹ اس حال میں آئیں گے جیسے پوری طاقت اور فربہی اور صحت کے ساتھ دنیا میں تھے۔

عَلٰی خَیۡرِ مَا کَانَتۡ - اچھے حال پر جس طرح دنیا میں تھے (خوب آباد اور میوہ دار)۔

فَیَخۡرُجُ رَجُلٌ خَیۡرُ النَّاسِ - ایک شخص نکلے گا جو سب لوگوں میں بہتر ہوگا (بعض نے کہا یہ خضرؑ ہوں گے)۔

اَوۡ یَأۡتِی الۡخَیۡرُ بِالشَّرِّ - کیا اچھی چیز (مال و دولت) سے برائی پیدا ہوگی (چونکہ مال کو اللہ تعالیٰ نے خیر فرمایا ہے جیسے اس آیت میں وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ اور حدیث میں اس کو برکات الارض فرمایا ہے اس لئے ان کو تعجب ہوا کہ خیر سے شر یعنی برائی کیونکر پیدا ہوگی)۔

خَیۡرُ نِسَاءِ هَا مَرۡیَمُ وَخَیۡرُ نِسَاءِ هَا خَدِیۡجَةُ - ساری عورتوں میں بہتر حضرت مریم (یعنی بنی اسرائیل کی عورتوں میں) اور ساری عورتوں میں بہتر حضرت خدیجہؓ (یعنی عرب کی عورتوں میں)۔

اَلسَّجۡدَةُ خَیۡرٌ مِّنَ الدُّنۡیَا - اس وقت ایک سجدہ ساری دنیا کا مال خرچ کرنے سے بہتر ہوگا (کیونکہ یہ قیامت کے قرب کا ذکر ہے جب مال و دولت کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کا خواہاں نہ رہے گا)۔

عَلٰی خَیۡرِ فِرۡقَةٍ - بہترین گروہ پر مراد حضرت علیؓ کا گروہ ہے، ایک روایت میں عَلٰی حِیۡنِ فُرۡقَةٍ ہے یعنی لوگوں میں پھوٹ پڑنے کے وقت۔

یَقُوۡلُوۡنَ مِنۡ خَیۡرِ قَوۡلِ الۡبَرِیَّةِ - خلق اللہ جو کلام پڑھتے ہیں اس میں جو بہتر ہے (یعنی قرآن) اس کو پڑھیں گے ایک روایت میں مِنۡ قَوۡلِ خَیۡرِ الۡبَرِیَّةِ ہے یعنی حدیث بیان کریں گے۔

فَاِذَ الۡخَیۡرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الۡخَیۡرِ - تو خیر کی تعبیر (جس کو میں نے خواب میں دیکھا) وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی یعنی غزوۂ بدر ثانی میں جب مسلمانوں کو یہ کہہ کر ڈرایا گیا تھا کہ تم سے لڑنے کے لئے ایک فوج کثیر جمع ہوئی ہے انھوں نے کہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل[1] اللہ نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا۔

وَاللّٰهُ خَیۡرٌ - اللہ کا ثواب اس کی راہ میں مارا جانا دنیا کی زندگی اور دنیا کے مال متاع سے بہتر ہے۔

فِیۡ حُذَیۡفَةَ بَقِیَّةُ خَیۡرٍ - حذیفہ کو ہمیشہ یہ رنج رہا کہ ان کے باپ کو مسلمانوں نے مار ڈالا یا وہ اپنے باپ کے قاتل کے لئے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتے رہے۔

خَیۡرُ النَّاسِ مَنۡ یَأۡتِیۡ بِهِمۡ مُقَیَّدًا بِالسَّلَاسِلِ -

---

[1] ہمیں اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز ہے۔ (م)

بہت اچھے وہ لوگ ہیں جو زنجیروں میں باندھ کر ان کو لے کر آئیں گے (یعنی دارالاسلام میں قید ہو کر آئیں گے پھر اللہ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمائے گا سو ان کے حق میں ان کے گرفتار کرنے والے ایک نعمت عظمیٰ ہوں گے اس لئے کہ اگر وہ ان کو گرفتار کر کے دارالاسلام میں نہ لاتے تو ان کو اسلام کی نعمت نہ ملتی)۔

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ - تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے یا سکھائے۔

خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَکْثَرُهُمْ نِسَاءً - اس امت میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی بیبیاں بہت ہوں تو آنحضرتؐ ساری امت سے بہتر ہوئے اس لئے کہ آپ کی نو بیبیاں ایک وقت میں تھیں اور امت میں کسی کی ایک وقت میں چار بیبیوں سے زیادہ نہیں ہو سکتیں' اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ جو صحابہ زیادہ بیبیاں رکھتے تھے وہ حضرت صدیقؓ وغیرہ سے افضل ہو جائیں گے کیونکہ مقصود حدیث کا یہ ہے کہ جب دوسری فضیلتوں میں برابر ہوں تو ایک وجہ فضیلت تکثر ازواج بھی ہوگی اور یہ اعتراض بھی نہ ہوگا کہ خلفائے عباسیہ اور دوسرے بادشاہان ہند اور دکن نے سو سو دو دو سو خواصین اور بیبیاں رکھی ہیں تو وہ سب سے افضل ہوں گے کیونکہ لونڈیوں کا حکم بیبیوں کا سا نہیں ہو سکتا اور بیبیاں چار سے زائد درست نہیں ہو سکتیں پس جن بادشاہوں نے سو سو یا دو دو سو بیبیاں رکھی ہیں وہ درحقیقت زنا کار اور حرام کرتے ہیں ان کے لئے فضیلت کہاں سے آئی وہ تو حرام کار زناکار اور فاجر ہیں۔

خَیْرٌ مِنْ شَاتَیْنِ - دو بکریوں سے بہتر ہے کیونکہ قربانی میں گوشت کی عمدگی مطلوب ہے نہ گوشت کی کثرت' البتہ آزاد کرنے میں دو بردوں کا آزاد کرنا ایک بردے کے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ - یہ ذکر تمہارے لئے ایک خادم سے بہتر ہے (کیونکہ خادم کے وجود سے مخدوم میں کوئی قوت یا فضیلت حاصل نہیں ہوتی اور اس ذکر سے تم میں خود قوت پیدا ہوگی اور ثواب آخرت علاوہ)۔

لَایَقُوْلُ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یُوْنُسِ بْنِ مَتّٰی - یوں نہ کہے میں یونس سے بہتر ہوں (یعنی اپنے تئیں یا مجھ کو یونس پیغمبرؑ سے افضل نہ کہے' دوسری صورت کی توجیہ یوں کی ہے کہ شاید اس وقت تک آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہوگا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہوگا کہ مجھ کو بھی حضرت یونس پر اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ ان کی تحقیر یا اہانت نکلے کیونکہ کسی پیغمبر کی تحقیر یا توہین کفر ہے)۔

مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِنْ یُوْنُسَ فَقَدْ کَذَبَ - جس نے یہ کہا میں یونس سے بہتر ہوں وہ جھوٹا ہے کیونکہ غیر پیغمبر گو کیسا ہی بڑے درجہ کا ولی اور عالم اور نیک ہو پیغمبر کے درجہ کو نہیں پہنچتا' اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ نبوت کا درجہ ولایت سے بڑھ کر ہے اہل حدیث کا اس پر اتفاق ہے۔

لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی - مجھ کو موسیٰ سے افضل نہ کہو۔

لَاتُخَیِّرُوْا بَیْنَ الْاَنْبِیَاءِ - پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو (ان دونوں حدیثوں کی بھی توجیہ وہی ہے جو اوپر گذر چکی ہے) بعض نے کہا لاتخیرونی کا مطلب یہ ہے کہ کثرت عمل یا محنت یا عبادت کی وجہ سے مجھ کو حضرت موسیٰ پر فضیلت مت دو کیونکہ یہ فضیلت اس سبب سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور عنایت کی وجہ سے ہے۔

یَاخَیْرَ الْبَرِیَّةِ فَقَالَ ذَاکَ اِبْرَاهِیْمُ - ایک شخص نے آنحضرتؐ کو یوں کہہ کر پکارا اے بہترین تمام مخلوقات کے! آپ نے فرمایا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں (یعنی اپنے زمانہ میں ابراہیم سارے مخلوقات سے بہتر تھے یا تواضع کی راہ سے آپ نے یہ فرمایا یا اس وقت تک آپ کو علم نہ ہوا ہوگا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں)۔

ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْهُ - میں اس کی یاد اس جماعت میں کروں گا جو اس کی جماعت سے بہتر ہے' اس حدیث سے بعض نے یہ دلیل لی ہے کہ فرشتے مومنین سے افضل ہیں حالانکہ یہ استدلال صحیح نہیں اس لئے کہ جماعت الٰہی میں پیغمبروں کی ارواح اور ملائکہ مقربین بھی ہیں۔

وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ - بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے (یہ ادب کے طور پر فرمایا ورنہ برائی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے' خالق خیر وشر وہی ایک ذات الٰہی ہے اسلام کا یہی اعتقاد ہے اور مجوسی دو خالق ثابت کرتے ہیں ایک خیر کا خالق اس کو یزداں کہتے ہیں اور ایک شر کا خالق اس کو اہرمن کہتے ہیں)-

كَادَ الْخَيِّرَانِ اَنْ يَهْلِكَا - قریب تھا کہ دو بہت نیک آدمی ہلاک ہو جائیں (ان کی نیکیاں برباد ہو جائیں مراد ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں جب ان دونوں نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنی آوازیں بلند کیں ایک کہتے تھے کہ قعقاع کو سردار بنائیے دوسرے کہتے تھے اقرع کو بنائیے)-

خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ - انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ-

اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا - تو ہی نفس کا اچھا پاک کرنے والا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ تیرے سوا اور بھی کوئی نفس کو پاک کرسکتا ہے-

فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْخَيْرِ - اس میں جو بھلائی تھی وہ دیکھی' ایک روایت میں مِنَ الحبر ہے یعنی خوشی دیکھی-

خَيْرُ يَوْمٍ - یعنی ہفتہ کے دنوں میں بہتر دن ورنہ سال کے دنوں میں عرفہ کا دن افضل ہے بعض نے جمعہ کو عرفہ کے دن سے بھی افضل کہا ہے-

فَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا - اس کی تعریف کی-

وَ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ - اور جورو اس کی جورو سے بہتر - معلوم ہوا کہ بہشت کی عورتیں آدم زاد عورتوں سے افضل ہیں اور اس میں اختلاف ہے-

مَا اُعْطِىَ اَحَدٌ عَطَاءً خَيْرٌ - کسی کو اس سے بہتر بخشش نہیں ملی-

فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ - مقتول کے وارث کو دو باتوں میں اختیار ہوگا (یا تو دیت ہے یا قصاص)-

هِىَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ - یہ تیری بہتر قربانی ہے جو اخیر میں کی (کیونکہ پہلی بکری گو صورۃً قربانی تھی مگر در حقیقت قربانی نہ تھی کیونکہ نماز سے پہلے قربانی درست نہیں ہے)-

خَيْرُ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ - سب تابعین میں بہتر ایک شخص ہے جس کا نام اویس ہے (یعنی اللہ کے نزدیک' اب جو بعض نے سعید بن میسب کو افضل التابعین کہا ہے تو وہ علم دین کے لحاظ سے)-

لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ خَيْرٍ - جس امت کے تم بدترین شخص سمجھے گئے (اور اسی وجہ سے مارے گئے لٹکائے گئے) وہ اچھی امت تھی (یعنی حجاج اور بنی امیہ کی جماعت سے تمہاری جماعت اچھی تھی - یہ عبداللہ بن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیر کے نعش کے پاس آ کر کہا جس کو حجاج نے سولی پر لٹکنے دیا تھا' ایک روایت میں یوں ہے لامۃ سوء بری امت تھی یہ راوی کی غلطی ہے)-

خَيْرُهُمْ اُوَيْسٌ - اویس ان میں سے بہترین شخص ہے' حضرت عمرؓ نے ان سے دعا کی درخواست کی اور یہ کچھ عجیب نہیں' مفضول سے دعا کی خواہش کر سکتے ہیں جیسے آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے کی-

عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خَيْرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ - شام کی سرزمین میں رہنا لازم کرلو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بہتر یا برگزیدہ زمین ہے (اگر وہاں نہ رہ سکو تو یمن میں رہو)-

فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ - پانی سے وضو کرنا بہتر ہے (یعنی واجب ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ پانی ہوتے ہوئے تیمم بھی جائز ہے)-

خَيْرُ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا - سورۂ فلق اور ناس دونوں بہترین سورتیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں (یعنی استعاذہ کی غرض سے)-

خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا - مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے (جو عورتوں کی صف سے دور ہوتی ہے) اور بدترین صف آخری صف ہے (جو عورتوں سے قریب ہوتی ہے)-

رَكْعَتَانِ مِنَ الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا - فجر کی سنت کی دو رکعتیں ساری دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہیں (کیونکہ دنیا کا مال و متاع فانی ہے اور ان رکعتوں کا اجر ہمیشہ قائم رہے گا)-

فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَۃٍ - سنت نبوی پر عمل کرنا بدعت نکالنے سے بہتر ہے (گو وہ بدعت حسنہ ہو تو پائخانہ کے آداب کی رعایت رکھنا یا فجر کی سنت کے بعد ذرا لیٹ جانا ایک رہا (یا مدرسہ بنانے یا ہزاروں نیازیں اور مجلس میلاد کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے)[1]

خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ - سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے افضل ہے (کیونکہ ذکر الٰہی تمام نیکیوں کا مقصود اصلی ہے اور پھر سب اذکار میں لا الہ الا اللہ افضل ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)-

خَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَۃَ وَخَیْرُ مَاقُلْتُ فِیْہِ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ - بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور اس دن سب سے بہتر دعا جو میں نے کی اور مجھ سے پہلے اگلے پیغمبروں نے وہ یہ دعا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ اگرچہ یہ کلمہ ذکر ہے مگر جو ذکر الٰہی میں مشغول رہے گا حق تعالیٰ اس کی خواہش سے بڑھ کر اس کو دے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے اس لئے دعا بھی ہوئی-

فَجَاءَ بِھٰذَا الْخَیْرِ فَھَلْ بَعْدَہٗ مِنْ شَرٍّ - یہ بہتری اللہ تعالیٰ لایا اب اس کے بعد برائی ہوگی' بہتری سے مراد آنحضرتؐ کی نبوت ہے اور اسلام کا ظہور اور غلبہ اس کے بعد برائی اور فتنہ' گمراہی اور بدعات کا ظہور ہے-

کُنْ خَیْرَ ابْنَیْ اٰدَمَ - تو آدم کے دونوں بیٹوں میں اچھے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا کسی پر حملہ نہ کر قتل ہو جائے تو مضائقہ نہیں-

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ - میں تم کو اچھی اور بری بات بتلاؤں-

اِنَّ ھٰذَا الْخَیْرَ خَزَائِنٌ لِتِلْکَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِیْحُ - نیکی کے خزانہ میں ان خزانوں کی کنجیاں ہیں-

اَنَا الصَّلٰوۃُ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ عَلٰی خَیْرٍ - میں نماز ہوں پروردگار فرمائے گا تو اچھی ہے-

تَرِبَتْ یَدَاکَ خَیْرٌ - اس کا معنی کتاب التاء میں گذر چکا-

اَعْطِہٖ جَمَلًا خِیَارًا رَبَاعِیًا - اس کو اچھا چنا ہوا اونٹ چار برس کا دے دے (گو اس کا حق اس سے کم درجہ کا اونٹ ہے' معلوم ہوا اگر قرض دار اپنی خوشی سے قرض خواہ کو اس کے قرضہ سے بڑھ کر دے تو اس کا لینا منع نہیں)-

لَخُیِّرَ اُنَیْسٌ - انیس کو پنچ نے بہتر کہا (ان کی ایک شخص سے شرط ہوئی کہ جو شخص شاعری میں افضل ہو وہ اونٹوں کا ایسا مندہ دے جو اس شخص کے پاس تھا آخر انیس کو پنچ نے بہتر کہا انھوں نے وہ مندہ اس سے لے لیا' عرب لوگ کہتے ہیں نافَرْتُہٗ فَنَفَرْتُہٗ اور خَایَرْتُہٗ فَخِرْتُہٗ یعنی میرے اس کے شرط ہوئی پھر میں اس پر غالب آیا-

اَلْمُبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَالَمْ یَتَفَرَّقَا - بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں (اس مجلس سے اٹھ نہ جائیں وہاں سے چلے نہ جائیں یہ خیار مجلس کہلاتا ہے)-

اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ - مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی جائے کہ بائع یا مشتری یا دونوں کو اتنے دن تک اختیار ہے خواہ بیع قائم رکھیں خواہ فسخ کر ڈالیں تو یہ اختیار مجلس کے بدل جانے سے فوت نہ ہوگا اس کو خیار الشرط کہتے ہیں ایک خیار العیب ہے کہ شی مبیعہ میں کوئی عیب نکلے تو مشتری کو اختیار ہوتا ہے کہ اس کو واپس کر دے اور بیع فسخ کر ڈالے-

اَوْ یُخَیِّرُ اَحَدُھُمَا - مگر جس بیع میں بائع مشتری کو یا مشتری بائع کو ایجاب وقبول کے بعد اختیار دے کہ چاہو تو بیع فسخ کر ڈالو مگر وہ کہے نہیں میں بیع قائم رکھتا ہوں تو اب خیار مجلس نہ رہے گا اکثر ائمہ اور فقہاء اور اصحاب حدیث کا یہی قول ہے کہ خیار مجلس بائع اور مشتری دونوں کو رہتا ہے مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خیار ثابت نہیں کیا وہ اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ تفرق سے تفرق بالاقوال مراد ہے یعنی جب تک اختیار ہے کہ ایجاب کے بعد قبول نہ ہوا ہو اور یہ عجیب تاویل

---

[1] بلکہ حدیث نبویؐ ہے "ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے" اس لئے بدعتی امور میں ثواب تو کجا الٹا گناہ ہوگا-(م)

ہے گویا حدیث کا ابطال ہے کیونکہ صرف ایجاب سے تو عقد ہی پورا نہیں ہوتا اس کے بعد تو قبول کا انتظار کرنا تکمیل عقد کے لئے ضروری ہے اس کا بیان کرنا شارع کے کلام کو فضول کرنا ہے اور لطف یہ کہ اہل حدیث کے راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کا مطلب تفرق بالا بدان سمجھا چنانچہ ان سے مروی ہے کہ جب وہ بیع کو لازم کرنا چاہتے تو عقد کے بعد چند قدم چلے جاتے تا کہ فریق ثانی کو فسخ کا موقع نہ رہے۔

لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ - تم میں اذان وہ لوگ دیں جو نیک ہوں کیونکہ مؤذن کے اعتماد پر لوگ روزہ افطار کر لیتے ہیں' سحری کھاتے ہیں' سحری موقوف کر دیتے ہیں' نمازیں ادا کرتے ہیں اس لئے وہ امین اور نیک ہونا چاہئے۔ بعض نے کہا اس لئے کہ اذان بلند مقامات پر دی جاتی ہے تو نیک شخص لوگوں کے عورات پر نظر نہیں ڈالے گا۔

خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو قرضہ اچھی طرح ادا کریں (وعدے پر دیں اور پورا حق دیں بلکہ کچھ زائد)۔

بِحَسْبِكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ الْخِيَارِ - تم کو یہ کافی ہے کہ تمہارا شمار اچھوں میں ہوا اب سب سے اچھا ہونا اس کی ہوس کیا ضروری ہے!۔

مَاخُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ اِثْمًا - آنحضرت ﷺ کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا (یا یہ منظور کیجئے یا یہ) تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہو (ورنہ گناہ سے آپ بالکل کنارہ کش رہتے)۔

كُنَّا نُخَيِّرُهٗ بَيْنَ النَّاسِ - ہم ان کو آنحضرتؐ کے بعد سب لوگوں سے بہتر کہتے۔

ثُمَّ يُخَيَّرُ - پھر اس کو اختیار دیا جاتا ہے (چاہے دنیا میں رہنا قبول کرے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے)۔

فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ خُيِّرَ - میں سمجھ گئی کہ آنحضرت کو بھی (اور پیغمبروں کی طرح) اختیار دیا گیا (لیکن آپ نے آخرت اختیار فرمائی)۔

ثُمَّ يَتَخَيَّرُ - پھر اختیار کرے۔

تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ - اپنے نطفوں کے لئے بہتر عورت تلاش کرو (یعنی شریف اور خاندانی عورت سے نکاح کرو تا کہ اولاد صالح اور نیک پیدا ہو یہ امر استحباباً ہے)۔

خَيَّرَ فِيْ ثَلٰثٍ - تین باتوں میں اختیار دیا ان میں سے کوئی بات منظور کریں۔

اِنَّهَا خُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا - بریرہ (جب آزاد ہوئی تو اس) کو اختیار دیا گیا چاہے اپنے خاوند کے پاس (جو غلام تھا) رہے یا نکاح فسخ کر ڈالے۔

خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّسْأَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ - انھوں نے مجھ کو لاچار کر دیا دو باتوں میں سے وہ ایک بات کریں گے یا تو فحش سوالات مجھ سے کریں گے (اتنا مانگیں گے کہ میں دے نہ سکوں گا) یا مجھ کو بخیل بنائیں گے۔

اِنَّ صَبِيَّيْنِ تَخَايَرَا فِي الْخَطِّ اِلَى الْحَسَنِ - دو لڑکوں نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ فیصلہ کرانا چاہا کہ کس کی تحریر بہتر ہے۔

بَلْ كَانَ مُخَيَّرًا - بلکہ آپ کو اختیار تھا کہ دو امروں میں جو چاہیں وہ کریں (یعنی جس باب میں کوئی حکم الٰہی نہ اترا ہو)۔

خِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - میرے لئے جو امر بہتر ہو وہ تجویز فرمائیے یا رسول اللہ (ﷺ)۔

مَا اَجِدُلِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ مُّفَارَقَتِهِمْ - (جب قیامت میں غلام لونڈی کو مارنے کا مجھ سے بدلہ لیا جائے گا تو) میں اپنے اور ان کے لئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ ان سے جدا ہو جاؤں ان کو آزاد کر دوں (نہ غلام لونڈی میرے پاس رہیں نہ میں مواخذہ اخروی میں گرفتار ہوں)۔

وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا - میں نے ان سے اس باب میں ثواب اور اجر سنا' ایک روایت میں خَيْرًا ہے یعنی مرفوع حدیث سنی۔

خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ - بہتر

لوگوں میں وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سب لوگوں سے بہتر بعض نے کہا مسافروں میں یہ سب سے بہتر ہے اور دوسرا ان میں سب سے بہتر ہے جو اپنے نفس کی اصلاح میں مصروف ہیں اور تیسرا ان سب میں بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔

مِمَّالَهُ الْخِيَرَةُ - یہ کسرۂ خا و سکون یا خَارَ اللّٰهُ لَکَ سے ہے۔

هُمْ خِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ - وہ اس کی مخلوقات کے بہتر لوگوں میں سے ہیں۔

خَيْرُ الدُّعَاءِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - سب دعاؤں میں بہتر لا الٰہ الا اللہ ہے۔

خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ - مخلوق کو پیدا کر کے مجھ کو بہترین مخلوق میں رکھا۔

لَاَنْ يَّقِفَ خَيْرٌ - اگر وہ کھڑا رہے (سامنے سے نہ گذرے) تو یہ بہتر ہے۔

خَيَّرَ اَزْوَاجَهُ - آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں کو اختیار دیا چاہے دنیا اختیار کریں اور مجھ سے طلاق لے لیں اور چاہیں تو آخرت اختیار کریں اور میرے پاس رہیں فقر و فاقہ پر شکایت نہ کریں۔

خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ - آنحضرت ﷺ نے ایک اعرابی کو بیع کے بعد اختیار دیا۔

اِذَا حَضَرْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا - جب تم کسی مسلمان کے جنازے میں جاؤ تو اس کے حق میں بہتر بات کہو (کہ وہ اچھا آدمی تھا بڑا بھلا آدمی تھا اور اس کی برائی نہ کرو) یا یوں کہو یا اللہ اس کو بخش دے اس کی مغفرت فرما اس کو عذاب سے بچا اس پر رحم کر)۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا - اللہ اس کو اچھا بدلہ دے۔

لَيْسَ الْخَيْرُ اَنْ يَّكْثُرَ مَالُكَ وَوَلَدُكَ وَلٰكِنَّ الْخَيْرَ اَنْ يَّكْثُرَ عَمَلُكَ الحدیث - خیر یہ نہیں ہے کہ تیری دولت اور اولاد زیادہ ہو بلکہ خیر یہ ہے کہ تیرے نیک اعمال زیادہ ہوں۔

يَاسَيِّدِیْ اَخْبِرْنِیْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کو لکھا اے میرے سردار مجھ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی بتلایئے (تو آپ نے جواب میں یوں لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَّا بَعْدُ! جو کوئی لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضامندی اور خوشنودی کا خواہاں ہوگا اللہ اس کو لوگوں سے بچا لے گا (یعنی لوگوں کی ایذا اور تکلیف دہی سے بچا لے گا کوئی بھی اس کو نقصان اور ضرر نہ پہنچا سکے گا) اور جو کوئی اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرے گا تو اللہ اس کو لوگوں کے ذمہ سپرد کر دے گا (اس کی حمایت چھوڑ دے گا اور اپنی ذمہ داری اس سے ہٹا لے گا)۔

اَنَا الْخِيَرَةُ اِبْنُ الْخِيَرَتَيْنِ - میں بہتر ہوں اور بہتروں کی اولاد ہوں (دو بہتر عرب اور فارس اور بنی ہاشم عربوں میں بہتر' یہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے)۔

اَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ - مجھ کو دونوں کاموں میں اختیار ہے۔

اِنَّ الْخِيْرِیَّ لَطِيْفٌ - خطمی بہت عمدہ چیز ہے۔

خَايِرْ بَيْنَنَا - ہم دونوں میں بتلایئے کون بہتر ہے (یہ دو لڑکوں نے حضرت علیؓ سے کہا)۔

مَنِ اسْتَخَارَ اللّٰهَ رَاضِيًا بِمَا صَنَعَ اللّٰهُ خَارَ اللّٰهُ لَهٗ - جو اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے (یعنی اللہ تعالیٰ سے بہتری طلب کرے) اس کی قضا پر راضی رہ کر تو اللہ اس کے واسطے بہتر کرے گا (یعنی اس کے حق میں جس چیز کو بھی مقدر کرے (اس پر راضی رہے) وہ چیز اس کے لئے بہتر ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ جو کرتا ہے وہ اچھا ہی کرتا ہے)۔

اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ - نماز بہتر ہے سونے سے (اس میں فضیلت ہے سونے میں کوئی فضیلت نہیں اس لئے کہ یہ عبادت کا وقت ہے سونے کا وقت نہیں اور یہ الفاظ فجر کی اذان میں کہے جاتے ہیں)۔

خَيْتَعُوْرٌ - شیطان کا نام ہے۔

ذٰلِكَ ذِيْبُ الْعَقَبَةِ يُقَالُ لَهُ الْخَيْتَعُوْرُ - یہ گھاٹی کا

بھیڑیا ہے جس کو ختیعور کہتے ہیں' اصل میں خَیتَعُوْرُ اس کو کہتے
ہیں جو ایک حالت پر نہ رہے گھڑی گھڑی غائب اور مضمحل ہو
جائے یا جس کی کوئی حقیقت نہ ہو جیسے سراب کہ دور سے آب
معلوم ہوتی ہے' بعض نے کہا خَیتَعُوْر کے معنی آفت اور
مصیبت' بعض نے کہا غول بیابانی کے معنی ہیں-

مترجم:- کہتا ہے حال کے حکیم کہتے ہیں کہ غول بیابانی کی
بھی کوئی حقیقت نہیں ہے یعنی وہ کوئی شیطان نہیں ہے' بلکہ ایک
مادہ فارسفوسی ہے جو زمین سے مشتعل ہوتا ہے اور دور سے
دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ چراغ روشن ہے جب وہ اس
کے پاس جاتے ہیں اور قریب ہو جاتے ہیں تو وہ مادہ دب کر
دوسری جگہ روشن ہو جاتا ہے' اسی طرح مسافر اس کے پیچھے چل
کر رستہ گم کر دیتا ہے اور پریشان ہو جاتا ہے اور سوچنے لگتا ہے
کہ ہم کس راستے میں آگئے اور حیرت کی نظر سے چاروں طرف
دیکھنے لگتا ہے اور دل میں خیال کرتا ہے کہ اب کدھر جائیں-

خَیسٌ یا خَیسَانٌ - جھوٹ بولنا' عہد شکنی کرنا-

اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ - میں اپنا عہد نہیں توڑتا' عرب
لوگ کہتے ہیں خاس بِعَھْدِہٖ اپنا عہد توڑا-

خَاسَ بِوَعْدِہٖ - اپنا وعدہ خلاف کیا-

اِنَّهٗ بَنٰی سِجْنًا فَسَمَّاہُ الْمُخَیَّسَ - حضرت علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قید خانہ (جیل محبس) بنایا' اس کا نام
مخیس بہ فتحہ یا' یا بہ کسرۂ یا رکھا اور یہ شعر کہا

بَنَیْتُ بَعْدَ نَافِعٍ مُخَیَّسًا بَابًا حَصِیْنًا وَّ اَمِیْنًا
کَیِّسًا - میں نے نافع کے بعد (جو پہلے جیل کا نام تھا اور وہ
بانسوں کا بنا ہوا تھا اس میں سے قیدی نکل بھاگے تھے) مخیس
بنایا اس کا دروازہ مضبوط' اور داروغہ عقل مند ہے' اصل میں
تَخْیِیْسُ ذلیل کرنے کو کہتے ہیں' تو جیل لوگوں کو ذلیل کرنے
والا ہے اگر بہ کسرۂ یا مخیس پڑھیں اور اگر بہ فتحہ یا پڑھیں تو معنی یہ
ہوگا کہ ذلت اور رسوائی کا مقام-

اِنِّیْ لَمْ اَکِسْکَ وَلَمْ اَخِسْکَ - میں نے تم کو نہ
گھٹایا (تمہاری عزت کو نہ میں نے کم کیا) نہ تم سے وعدہ خلافی
کی (تم سے جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا) یا نہ تمہاری ذلت کی یہ
معاویہ نے جناب امام حسین علیہ السلام کو لکھا تھا-

قَدْ نَوَّقَهٗ وَ خَیَّسَهٗ - اس اونٹ کو دوڑنے کے لئے تیار
کیا تھا اور سواری کے لئے رام کیا تھا-

خِیْسُ الْاَسَدِ - شیر کے رہنے کا مقام اور جگہ-

خَاسَ اللَّحْمُ خَیْسًا - گوشت بگڑ گیا' بدبودار ہو گیا-

خَاسَتِ الثَّمْرَۃُ - میوہ سڑ گیا-

خَیْسَرٰی - وہ شخص جو کھانے کی دعوت میں اس ڈر سے
نہ آئے کہ اس کو بھی کھلانا پڑے گا (یعنی دعوت کا بدلہ کرنا ہوگا)
یہ خسارۃ سے نکلا ہے' جس کے معنی ہلاکت اور نقصان اور گمراہی
کے ہیں (لفظ خَیْسَرٰی کو اس باب میں ذکر نہیں کرنا چاہئے
بلکہ اس کو باب الخاء مع السین میں ذکر کیا جاتا مگر یاء کو رعایت کی
وجہ سے اس باب میں ذکر کیا گیا ہے)-

خَیْشُوْمٌ - ناک کا آخری حصہ جو دماغ سے متصل ہے-

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ - شیطان اس
کی ناک کے بالائی حصہ میں رات بسر کرتا ہے (جس کا نتیجہ یہ
ہوتا ہے کہ آدمی برے برے خواب دیکھتا ہے اور پریشان رہتا
ہے' امام نووی رحمۃ اللہ نے کہا کہ حقیقتاً شیطان کا وہاں رات بسر
کرنا بھی ہوسکتا ہے' یا مجازی معنی مراد ہو' یہ بھی ہوسکتا ہے کہ
وہاں اخلاط ردیہ جم جاتے ہیں ان کو شیطان فرمایا (لفظ
خَیْشُوْمُ کا اس باب میں ذکر نہیں چاہئے بلکہ اس کا باب الخاء
مع الشین میں ذکر کرتے مگر یاء کی رعایت کی وجہ سے اس باب
میں ذکر کیا گیا)-

خَیْطٌ - سینا' دھاگا' دھاری' شتر مرغ کا جھنڈ' یا ٹڈی کا'
جیسے خِیْط بالکسر-

اَدُّوا الْخِیَاطَ وَالْمِخْیَطَ - دھاگا اور سوئی بھی دے
دو (مال غنیمت میں سے بغیر تقسیم کے یہ بھی اپنے پاس نہ رکھو)-

فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ - سوئی کے ناکہ میں-

اَلْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ - دن کی
سفیدی رات کی سیاہی سے-

اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ - مگر جیسے سوئی سمندر میں
ڈبو کر نکال لو اتنی کمی (یہ سمجھانے کے لئے فرمایا ورنہ وہاں اتنی

بھی کمی نہیں ہوتی)۔

مِخْيطًا فما فوقها - سوئی یا اس سے بھی کم یا اس سے زیادہ۔

خَيَاطِيَّه - ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔

صَلِّ عَلٰى مَا كَانَ فِيْهَا مَعْمُوْلًا بِخَيْطِه - جو سجدہ گاہ (چھوٹا مصلّٰی) دھاگوں سے بنایا جائے اس پر نماز پڑھ۔

اَخَافُ عَلٰى خَيْطِ عُنُقِيْ - مجھ کو اپنی گردن مارے جانے کا ڈر ہے۔

خَيْبَرُ - مشہور مقام ہے مدینہ سے پانچ منزل پر شام کے راستہ میں اور ایک درہ ہے سرحد ہند پر درمیان پشاور اور کابل کے (اس کا باب یہ نہ تھا مگر صرف لفظی رعایت کی وجہ سے یہاں یعنی اس باب میں بیان کر دیا گیا)۔

خَيْعَمٌ یا خَيْعَامَةٌ - برا آدمی، گانڈو، مابون۔

خَوْعَمٌ - احمق۔

لَا يُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ الْخَيْعَامَةُ - امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم اہل بیت سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو گانڈو (مفعول) ہو گا۔

خَيْفٌ - نالے سے بلند مقام لیکن پہاڑ کا نشیبی حصہ، منٰی کی مسجد کو مسجد خیف کہتے ہیں، کیونکہ وہ پہاڑ کے نشیبی حصہ میں ہے۔

نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ - کل ہم بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے اور وہیں ٹھہریں گے (اللہ کا شکر یہ ادا کرنے کو اس لئے کہ قریش نے بنی ہاشم کو وہیں نکال دیا تھا، اس حدیث میں لفظ غداً سے (جو کہ کل کے معنی میں آتا ہے اس سے) مراد ماہ ذی الحجہ کی تیرہویں تاریخ ہے یہ مجازاً فرمایا جیسے گذشتہ بات کو کل کی بات کہتے ہیں، ورنہ تو حقیقت میں کل کا اطلاق اس دن پر ہوتا ہے جو آج کے بعد والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے یا آج کے قبل والا دن ہو اور متصل ہو آج کے دن سے تو حدیث میں غدًا کے لفظ سے معنی مجازی مراد ہے)۔

مَضٰى فِيْ مَسِيْرِهٖ اِلَيْهَا حَتّٰى قَطَعَ الْخُيُوْفَ - آپ برابر اس کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ خیفوں کو طے کیا۔

اَخْيَفُ بَنِيْ تَيْمٍ - بنی تیم کے اخیف، یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی صفت ہے اخیف اس کو کہتے ہیں کہ ایک آنکھ نیلگوں ہو ایک کالی، مجمع البحرین میں ہے کہ خیف ہمیشہ دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے کہتے ہیں کہ مسجد خیف میں (جو منٰی میں ہے) ہزار پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے۔

خَيْلٌ یا خِيْلٌ یا خَيْلَةٌ یا خِيْلَةٌ یا خَالٌ یا خَيَلَانٌ یا مَخِيْلَةٌ یا مَخَالَةٌ یا خَيَالٌ یا خَيْلُوْلَةٌ - گمان کرنا، اس کا مستقبل اِخَالُ ہے، بعض نے کہا اَخَالُ ہے اور قیاس کے موافق یہی ہے۔

خَالَ الْفَرَسُ - گھوڑا لنگڑا ہو گیا۔

نَسْتَخِيْلُ الْجَهَامَ - سوکھے ابر کو (جس میں پانی نہ ہوتا) ہم برسنے والا سمجھتے۔

اِذَا رَاٰى فِي السَّمَاءِ اخْتِيَالًا تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ - جب آسمان پر ابر نمود ہوتا بارش کے آثار ہوتے تو آپ کا رنگ بدل جاتا، (اس ڈر سے کہ شاید یہ عذاب ہو)۔

اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً اَقْبَلَ وَ اَدْبَرَ - جب پانی کا ابر آپ دیکھتے تو آگے پیچھے ہوتے (آپ کو تردد ہوتا کہ کہیں پروردگار کا عذاب نہ آیا ہو جیسا کہ اگلی امتوں پر ابر کی صورت میں پروردگار کا عذاب آیا تھا)۔

مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ - میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو (نہایہ میں ہے کہ اِخَالُ بہ کسرۂ علامت مضارع زیادہ فصیح ہے اور فتحہ قیاس کے موافق ہے)۔

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ - (بعض نے خِيَلَاءَ روایت کیا ہے یعنی) جو شخص غرور اور گھمنڈ کی راہ سے (تکبر اور گھمنڈ کے ارادے سے) اپنا کپڑا لٹکائے تو قیامت کے دن اللہ تعالٰی اس کی طرف (رحم کی نگاہ سے) دیکھے گا بھی نہیں - عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ مُخْتَالٌ یا فِيْهِ مَخِيْلَةٌ وہ مغرور ہے اس میں غرور ہے۔

فَاِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ - جب آسمان پر ابر چھا جائے جس میں گرج اور چمک ہو یعنی برسنے والا ابر، عرب لوگ کہتے

ہیں: اَخَالَتِ السَّمَاءُ آسمان پر ابر چھا گیا-

اَلْخُيَلَاءُ فِي اَهْلِ الْخَيْلِ - تکبر اور غرور گھوڑے والوں میں ہوتا ہے-

خَيْلٌ - گھوڑوں اور گھوڑسواروں کو بھی کہتے ہیں-

مِنَ الْخُيَلَاءِ مَايُحِبُّهُ اللّٰهُ - بعض غرور اللہ کو پسند ہے یعنی خیرات میں یا جہاد میں-

بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَاوَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمَبْدَأَ وَ الْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتَلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ - وہ بندہ برا ہے جو اپنے تئیں دوسرے سے اچھا سمجھے اور غرور کرے اور دین کے کام بھلا دے (دنیا میں پھنس کر) اور شرارت اور سرکشی کرے اور اپنی پیدائش اور انجام کو بھول جائے (کہ ایک قطرۂ ناچیز سے بنا ہے اخیر خاک ہو جائے گا اور وہ بندا بھی برا ہے جو دین کے نام پر دنیا وصول کرتا ہے یا دین میں شبہات تلاش کرتا ہے) اسی طرح وہ بندہ جس کو طمع لئے لئے پھرے اور جو بندہ خواہش پر چلے اور وہ بندہ بھی برا ہے جو دنیا کی حرص کرتا ہو-

يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ - دین داری کے پردے میں دنیا کا طالب ہو لوگوں سے فریب کرتا ہو ظاہر میں پرہیزگار عابد زاہد بنتا ہے دل میں یہ ہے کہ روپیہ کماؤں لوگ مجھ کو بزرگ اور صالح سمجھ کر میری خدمت کریں اور جو کہوں اس کو سنیں-

لَاتَخَلْ - غرور مت کر-

اَلرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ - جس شخص کو نماز میں خیال پیدا ہوا کہ کوئی حدث دبر سے نکلا (وہ نماز نہ توڑے جب تک آواز یا بو نہ پائے)-

كُلْ مَاشِئْتَ وَالْبَسْ مَاشِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ خَلَّتَانِ سَرَفٌ وَّ مَخِيْلَةٌ - جو چاہے وہ پہن اور جو چاہے وہ کھا جب تک دو خصلتیں تجھ میں نہ ہوں ایک اسراف دوسری تکبر-

اَلْبِرَّ اَبْغِيْ لَا الْخَالَ - میں نیکی کا طالب ہوں نہ فخر اور غرور کا-

كَانَ الْحِمٰى سِتَّةَ اَمْيَالٍ فَصَارَ خَيَالٌ بِكَذَا وَخَيَالٌ بِكَذَا - محفوظ رمنہ چھ میل کا تھا' ایک خیال اس مقام پر اور ایک خیال اس مقام پر' خیال کہتے ہیں ان لکڑیوں کو جن پر کالا کپڑا ڈال کر کسان کھیت میں کھڑا کر دیتے ہیں تاکہ جانور اس کو آدمی سمجھ کر کھیت پر نہ گریں' ایک روایت میں خِيَالٌ بِاَمْرَةٍ وَّ خَيَالٌ بِاَسْوَادِ الْعَيْنِ ہے ایک خیال امرہ میں تھا' ایک اسودالعین میں یہ دونوں پہاڑ ہیں-

يَاخَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِيْ - اے اللہ کے گھوڑوں کے سوارو سوار ہو جاؤ-

عَلَيْهِ خِيْلَانٌ - آنحضرت ﷺ کے کندھے پر جو مہر نبوت تھی اس پر تل تھے یہ جمع ہے خال کی-

كَانَ الْمَسِيْحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَثِيْرَ خِيْلَانِ الْوَجْهِ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ پر بہت تل تھے-

زَيْدُ الْخَيْلِ - زید چابک سواران کا' جاہلیت میں یہی نام پڑ گیا تھا' چونکہ وہ گھوڑے کے بہت عمدہ سوار تھے آنحضرت ﷺ نے یہ نام بدل کر زید الخیر رکھ دیا-

سَجَدَلَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ - تجھ کو میرے ظاہر جسم اور میرے باطنی دل اور خیال نے سجدہ کیا-

يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَأْتِيْ اَهْلَهٗ وَلَا يَأْتِيْهُنَّ - آنحضرت ﷺ پر جب جادو ہوا تھا تو آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ آپ نے صحبت نہ کی ہوتی' بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اپنی عادت کے موافق ایسا یقین ہوتا کہ اپنی بی بی سے صحبت کریں گے جب ان کے پاس جاتے تو جادو کی وجہ سے صحبت پر قادر نہ ہوتے' اسی طرح ایک کام کو سمجھتے کہ میں کر چکا ہوں حالانکہ آپؐ نے اس کو نہ کیا ہوتا-

لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ شَيْخٌ زَانٍ وَلَا جَارٌّ اِزَارَهٗ

خُیَلاءً - جو شخص بوڑھا ہو کر زنا کرتا رہے وہ بہشت میں نہیں جائے گا اور جو شخص اپنے ازار کو (یعنی تہبند کو) غرور اور تکبر کی راہ سے (یعنی تکبر کے ارادے سے) لٹکائے - (تو ایسا شخص بھی جنت میں جائے گا) -

اَلْمُؤْمِنُ لَایَظْلِمُ الْاَعْدَاءَ وَلَا یَتَخَایَلُ عَلَی الْاَصْدِقَاءِ - مومن دشمنوں پر بھی ظلم نہیں کرتا اور دوستوں پر غرور نہیں کرتا' اکثر روایتوں میں لَا یَتَحَامَلُ ہے - یعنی دوستوں کو تکلیف نہیں دیتا ان پر بار نہیں ڈالتا -

وَاَخْلَفَتْنَا مَخَایِلُ الْجَوْدِ - اور بہت برسنے والے ابر ہم پر سے نکل گئے انھوں نے پانی نہیں برسایا -

خَیْمٌ یا خَیَمَانٌ یا خُیُوْمٌ یا خُیُوْمَۃٌ یا خَیْمُوْمَۃٌ یا خِیَامٌ - ڈر کر لوٹ جانا' نامردی' اور بزدلی کرنا' اٹھانا' مکاری کرنا -

تَخْیِیْمٌ - خیمہ میں جانا -

اِخَامَۃٌ - خیمہ کھڑا کرنا -

خَیْمَہ - ڈیرہ جو مشہور ہے -

خِیْمٌ اور خِیْمَۃٌ - طبیعت اور خصلت -

خَیَّامٌ - خیمہ بنانے والا -

اَلشَّھِیْدُ فِیْ خِیْمَۃِ اللّٰہِ تَحْتَ الْعَرْشِ - شہید قیامت کے دن عرش کے تلے اللہ تعالیٰ کے خیمہ میں ہوگا -

خَیَّمَ بِالْمَکَانِ - مکان میں ٹھہرا' اقامت کی -

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَخِیْمَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا - جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جم کر کھڑے رہیں (اس کی تعظیم اور آداب کے واسطے) ایک روایت میں یَسْتَخِمَّ ایک میں یَسْتَجِمَّ ہے جیسے اوپر گذر چکا -

❀❀❀

دال :- حرف تہجی میں سے آٹھواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد چار ہے-

باب الدال مع الالف

دَأبٌ - کوشش کرنا محنت اٹھانا ہمیشہ کرنا تیز ہانکنا جیسے دَأبٌ اور دُؤُبٌ ہے-

اِدْاَبٌ - تھکانا - عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ - تم اپنے اوپر رات کو عبادت کو نالازم کرلو کیونکہ یہ اگلے زمانہ کے نیک شخصوں کا طریق ہے (ان کی عادت ہے)-

دَأبِی وَ دَأبُهُمْ - میری عادت اور ان کی عادت یہی رہی- اِنَّكَ تُجِيْعُهُ وَ تُدْئِبُهُ - (ایک اونٹ نے آنحضرت ﷺ کو سجدہ کیا آپ نے اس کے مالک سے فرمایا وہ یہ شکوہ کرتا ہے) تو اس کو بھوکا رکھتا ہے (برابر چارہ نہیں دیتا) اور اس کو تھکا ڈالتا ہے (اس سے سخت محنت لیتا ہے)-

دَائِبَانِ - رات دن- اَلدَّائِبُ السَّرِيْعُ - سخت محنت کرنے والا جلد چلنے والا (یہ چاند کو فرمایا)- فَرُبَّ دَائِبٍ مُضِيْعٍ - بعض لوگ سخت محنت کر کے اپنی محنت برباد کرنے والے ہیں (جب ان کا اعتقاد اور عمل سنت کے موافق نہ ہو تو سارا مجاہدہ بے کار ہے)-

اَلدَّائِبُ الْمُجْتَهِدُ فِى الْعِبَادَاتِ - سخت محنت کرنے والے عبادتوں میں بہت کوشش کرنے والے (یہ امام زین العابدین کی صفت ہے کہتے ہیں کہ آپ ہر رات کو ہزار رکعت پڑھتے)-

دَأْدَأةٌ یا دِئْدَاءٌ - زور سے دوڑنا' کسی کے پیچھے چلنا' ڈھانپ دینا' ٹھہرا دینا' ہلانا' ہجوم کرنا-

تَدَأْدَاءَ - ٹھہر گیا یا ملنے لگا ڈھلک گیا' دیر کی' جھک کر چلا- ہجوم کے ایک طرف جھک گیا- نَهٰى عَنْ صَوْمِ الدَّأْدَاءِ - سخت اندھیری راتوں میں آپ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا- (وہ اخیر مہینہ کی راتیں ہیں یا ۲۵-۲۶-۲۷ رات بعض نے کہا شک کا دن مراد ہے)- لَيْسَ عُفْرُ اللَّيَالِىْ كَالدَّادِىْ چاندنی کی راتیں اندھیری راتوں کی طرح نہیں ہیں- وَبْرٌ تَدَأْدَاءَ مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ - (ایک روایت میں تَدَلّٰی ہے- یہ ابان نے ابو ہریرہؓ کی نسبت کہا یعنی ایک وبر ہے جو ابھی قدوم ضان (ایک پہاڑ کا نام ہے) سے ڈھلکتا ہوا آ گیا یا ہم پر گرا-)

وَبر - ایک جانور ہے بلی کے برابر اس کی دم بہت چھوٹی ہوتی ہے گھروں میں اس کو پالتے ہیں- صراح میں ہے کہ فارسی میں اس کو دنک اور ترکی میں سعور کہتے ہیں- فَتَدَأْدَأَ عَنْ فَرَسِهٖ اپنے گھوڑے سے گر گیا-

دَأْلٌ - ناتوانی کے ساتھ چلنا' فریب دینا-

دُؤْلُوْلٌ - آفت مصیبت- اِنَّ الْجَنَّةَ مَحْظُوْرٌ عَلَيْهَا بِالدَّالِيْلِ بہشت سختیوں سے روکی گئی ہے (یعنی بڑی محنت اور کوشش سے ہاتھ آتی ہے' جیسے دوسری حدیث میں ہے حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ)-[1]

---

[1] جنت مکروہات سے ڈھانپی گئی ہے-(م)

دُئِلٌ یا دُؤَلٌ - ایک جانور ہے نیولے کے مشابہ یا بھیڑیا (ابوالاسود دئلی اسی کی طرف منسوب ہیں)-

باب الدال مع الباء

دَبٌّ - آہستہ چلنا جیسے بچہ چلتا ہے یا چیونٹی کی چال' سرایت کرنا-

اِدْبَابٌ - آہستہ چلانا' عدل وانصاف کرنا-

دَابَّةُ الْاَرْضِ - ایک جانور ہے جس کا طول ساٹھ ہاتھ کا ہوگا اس کے پاؤں ہوں گے اور کھال پر بال ہوں گے- بعض نے کہا اس میں کئی جانوروں کی تھوڑی تھوڑی مشابہت ہوگی- قیامت کے قریب صفا پہاڑ پھٹ جائے گا اور شب مزدلفہ کو اس میں سے نکلے گا- لوگ منیٰ کو جارہے ہوں گے- بعض نے کہا طائف کی زمین سے نکلے گا اس کے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی- جو کوئی اس کو پکڑنا چاہے گا وہ پکڑ نہ سکے گا اور جو کوئی اس سے بھاگنا چاہے گا وہ بھاگ نہ سکے گا مومن کو عصا سے مارے گا اس کے منہ پر لکھ دے گا' یہ مومن ہے اور کافر پر مہر لگادے گا اس کے منہ پر لکھ دے گا یہ کافر ہے (وہ ایک فرشتہ ہوگا جانور کی صورت میں)-

نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ - آپ نے کدو کی تونبی سے منع فرمایا (یعنے اوسمیں کھانے پینے سے) (کیونکہ اس میں شراب کی حرمت سے پہلے نبیذ بھگویا کرتے تھے اس میں جلدی سے تیزی آجاتی اب بھی اکثر علماء کے نزدیک منسوخ ہے اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک منسوخ نہیں ہے- نہایہ میں ہے کہ دُبَّاءٌ جمع ہے دُبَّاءَ ۃٌ کی)-

يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ - آنحضرت ﷺ پیالہ کے کونوں میں سے کدو تلاش کر کے نوش فرمارہے تھے (کدو آپ کو بہت پسند تھا اور ہر مسلمان کو پسند ہونا چاہئے کیونکہ ان کے پیغمبر کو پسند تھا- امام ابو یوسفؒ جو امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں ان کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ کدو آنحضرت ﷺ کو تو پسند تھا مگر مجھ کو پسند نہیں ہے انھوں نے کہا قتل کا سامان لاؤ تاکہ میں اس شخص کو قتل کروں چونکہ یہ مرتد ہو گیا ہے (یعنی کافر) یہاں سے سمجھ لینا چاہئے کہ جو کوئی دین کی باتوں میں حدیث شریف پاکر اس کو واجب العمل نہ جانے اور اپنے امام یا پیر یا مرشد کی رائے پر قائم رہے اس کا کیا حکم ہوگا' اگر امام ابو یوسفؒ ایسے لوگوں کو دیکھتے تو ان کے لئے کیا تجویز فرماتے جب کھانے پینے کو چیزوں میں انھوں نے سنت کے خلاف ایک بات کہنے کو کتنا مکروہ جانا اور ایسا کہنے والے کو واجب القتل سمجھا)-

اَيَّتُكُنَّ صَاحِبَةُ الْجَمَلِ الْاَدْبَبِ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوْاَبِ - آنحضرت ﷺ نے اپنی بیبیوں سے فرمایا کاش مجھ کو معلوم ہوجاتا تم میں سے کون سی بی بی بہت بال والے ایک اونٹ پر سوار ہوگی اس پر حواب کے کتے بھونکیں گے (حَوْاَبْ ایک مقام کا نام ہے مکہ اور بصرہ کے درمیان وہاں حضرت عائشہؓ جنگ جمل میں جا کر ٹھیری تھیں)-

وَحَمَلَهَا عَلٰی حِمَارٍ مِّنْ هٰذِهِ الدَّبَابَةِ - اس کو ان جیسی چال چلنے والے جانوروں میں سے ایک گدھی پر سوار کر دیا- عِنْدَهٗ غُلَيِّمٌ يُدَبِّبُ ان کے پاس ایک بچہ تھا جو رینگ رہا تھا (آہستہ چل رہا تھا)-

نَتَّخِذُ دَبَّابَاتٍ يَدْخُلُ فِيْهَا الرِّجَالُ - (پوچھا قلعوں کو تم کیونکر فتح کرتے ہو انھوں نے کہا (ہم ٹاپے بناتے ہیں (لکڑی چمڑے وغیرہ کے) اس میں بیٹھ کر لوگ قلعہ کی دیوار تک چلے جاتے ہیں (یہ ٹاپے اس لئے بناتے ہیں کہ قلعہ والے اوپر سے پتھر وغیرہ ماریں تو یہ محفوظ رہیں)-

یہ اگلے زمانہ کی جنگوں میں ہوتا تھا اب جنگ کے ایسے ایسے عمدہ آلات نکلے ہیں کہ قلعہ کیسا ہی مضبوط ہو توپوں سے اڑا دیا جاتا ہے شیل کے گولے یعنی بم قلعہ والوں پر برستے ہیں اور وہ اندر جا کر پھٹتے ہیں ہوائی جہاز (ایروپلین) ایرشپ (ایروپلین اوپر سے گولے برساتے ہیں ہزاروں آدمیوں کی جان جاتی ہے قلعہ والے خود قلعہ چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں قلعوں کے بدلہ اب زمین میں سرنگیں کھود کر ان میں بیٹھ کر لڑتے ہیں لیکن دشمن ڈائنامیٹ لگا کر سرنگ اڑا دیتا ہے اس کے آدمی سب مرجاتے ہیں)- اِتَّبِعُوْا دَبَّةَ قُرَيْشٍ وَلَا تُفَارِقُوا الْجَمَاعَةَ تم قریش کے طریقہ اور مذہب پر رہو جماعت کا

ساتھ نہ چھوڑو۔

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَیُّوْبٌ وَّلَا قَلَّاعٌ۔ بہشت میں کٹنہ اورکوتوال نہیں جائیں گے (بعض نے کہا دیوب کے معنے چغل خور' عرب لوگ کہتے ہیں دَبَّتْ عَقَارِبُهٗ اس کی چغلیاں چل نکلیں (یعنی ان کا اثر ہوا)۔ دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ۔ اگلی امتوں کی بیماری رفتہ رفتہ تم میں بھی سما گئی (یعنی حسد اور بغض نا اتفاقی۔ دَبَّہٗ۔ وہ مقام ہے جہاں ریت بہت ہو قُمْ یَا دَابَّةَ اللّٰہِ۔ اے خدا کے دابہ اٹھ۔ (امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب امیر المومنین مولانا علی بن ابی طالبؑ ریت اکٹھی کر کے اس پر سر رکھ کر مسجد میں سو گئے تھے اتنے میں آنحضرت ﷺ وہاں پہنچے آپ نے ان کے پاؤں پکڑ کر ہلائے اور فرمایا اٹھو اے دابۃ اللہ۔ ایک صحابی نے عرض کیا' کیا ہم اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ نام خاص علیؑ ہی کے لئے ہے اور علیؑ ہی وہ دابۃ ہے جس کا ذکر اللہ پاک نے اس آیت میں فرمایا ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ۔ پھر فرمایا اے علیؑ جب زمانہ کا آخری دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک اچھی صورت میں اٹھائے گا اور تیرے پاس نشان کرنے کا ایک ہتھیار ہوگا تو اس سے اپنی دشمنوں پر نشان کر دے گا)۔

مترجم:۔ کہتا ہے کہ یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور اسی سے بعض شیعہ رجعت کے قائل ہوتے ہیں یعنی حضرت علیؑ قیامت سے پہلے ایک بار پھر دنیا میں آئیں گے۔ مفضل بن عمران نے روایت کی ہے کہ دابۃ الارض رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ظاہر ہوگا۔ امام مہدی کے زمانہ میں سفیانی کے ظہور سے پہلے۔ یَعْلَقُ فِیْ رَقَبَةِ دَابَّةٍ ایک جانور کے گلے میں لٹک رہے۔ اَکْذَبُ مَنْ دَبَّ وَدَرَجَ۔ سب زندوں اور مردوں سے بڑھ کر جھوٹا۔

دَبِیْبُ النَّمْلِ۔ چیونٹی کا رینگنا۔

دَبَّہٗ۔ کپا تیل یا گھی رکھنے کا۔

دُبٌّ۔ ریچھ اس کی جمع دِبَبَةٌ ہے۔

دَبْدَبَہٗ۔ ایک قسم کی آواز۔

دُبَّةٌ۔ ریچھنی۔

دَبَاءٌ۔ ٹھہر جانا' مارنا۔

تَدْبِیْئٌ۔ ڈھنپنا' چھپانا۔

دَبْأَةٌ۔ بھاگنا۔

دَبْجٌ۔ نقش و نگار کرنا' آراستہ کرنا جیسے تَدْبِیْجٌ ہے۔

دِیْبَاجٌ۔ وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم ہوں اس کی جمع دَیَابِیْجُ یا دَبَابِیْجُ دونوں آئی ہیں۔

کَانَ لَهٗ طَیْلَسَانٌ مُدَبَّجٌ۔ ان کے پاس ایک چادر تھی جس کے کنارے ریشمی تھے۔

مُدَبَّجٌ۔ وہ حدیث جس کی سند میں دو ہم سن اور ہم عمر راوی ایک دوسرے سے روایت کریں۔

دَبَّاجٌ۔ دیباج بیچنے والا۔

لَاتَلْبَسُوا الْحَرِیْرَ وَلَا الدِّیْبَاجَ۔ باریک ریشمی کپڑا نہ پہنو نہ سنگین ریشمی کپڑا یہاں دیباج سے مراد استبرق ہے یعنی موٹا سنگین ریشمی کپڑا۔

دِیْبَاجَۃٌ۔ منہ شروع خطبہ کتاب کا کیونکہ اس کی عبارت اکثر آراستہ ہوتی ہے اور لقب ہے محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہ السلام کا جو زیدیہ مذہب رکھتے تھے۔

دِیْبَاجَتَانِ۔ دونوں رخسارے۔

مجمع البحرین میں یہ حدیث نَهٰی اَنْ یُدَبِّجَ الرَّجُلُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اس باب میں بیان کی ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکا دے (یعنی پیٹھ سے نیچا رکھے یا پیٹھ کو اس طرح سے موڑے کہ بیچ میں کوبان کی طرح اٹھی رہے حالانکہ صحیح یُدَبِّحَ ہے حائے حطی سے جیسے کہ آگے آتا ہے۔)

دَبَّحَ۔ پیٹھ پھیلا دی اور سر جھکا دیا۔

حدیث میں ہے نَهٰی اَنْ یُدَبِّحَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ (اس کی معنی ابھی گزر چکے ہیں۔ بعض نے ذال معجمہ سے روایت کیا ہے یہ غلط ہے۔)

دَبْرٌ۔ مرجانا' لکھنا' پیٹھ موڑنا جیسے دُبُوْرٌ ہے۔

دَبَرٌ۔ اونٹ کی پیٹھ کا زخم جیسے دَبَرَةٌ۔ (بعض نے کہا

اس کے پاؤں کا زخم-)

تَدْبِیْرٌ - بندوبست اور انتظام کرنا-

اِدْبَارٌ - پیٹھ موڑنا یہ ضد ہے اِقْبَالٌ کی-

تَدَبُّرٌ - سوچنا-

کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاھِلِیَّةِ اِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ - جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے یعنی حاجیوں کے چلنے کا نشان جو زمین پر حج کے موسم میں پڑ جاتا ہے (بعض نے وَعَفَا الْوَبَرُ روایت کیا ہے یعنی اونٹ کے بال کثرت سے نکل آئیں (یعنے جو بال پالانوں کے رگڑے سے اڑ گئے تھے وہ پھر نکل آئیں-)

اَدْبَرْتِ وَ اَنْقَبْتِ - (حضرت عمرؓ نے ایک عورت سے کہا) تیرے اونٹ کی پیٹھ زخمی ہوگی اس کا پاؤں گھس گیا-

لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا - رشتہ ناطہ مت کاٹو' ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ کرو- (جیسے کسی سے رنج ہوتا ہے تو اس کی طرف منہ نہیں کرتے اگر سامنے بھی آ گیا تو ادھر سے منہ پھیر لیتے ہیں- اس کی طرف پشت کرتے ہیں-)

ثَلٰثَةٌ لَّایَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلٰوةً رَجُلٌ اَتَی الصَّلٰوةَ دِبَارًا - تین آدمیوں کی نماز اللہ تعالےٰ قبول نہیں کرتا ایک تو اس شخص کو جو نماز کا وقت گزر جانے پر نماز پڑھے (بعض نے کہا دِبَار دُبُرٌ کی جمع ہے یعنی اخیر وقتوں پر) عرب لوگ کہتے ہیں-

فُلَانٌ مَا یَدْرِیْ قِبَالَ الْاَمْرِ مِنْ دِبَارِہٖ - فلاں شخص اس کام کی نہ ابتدا جانتا ہے نہ انتہا (نہ اول نہ آخر نہ سر نہ پیر)-

لَایَاْتِی الْجُمُعَةَ اِلَّا دَبْرًا یادُبْرا - یعنی جمعہ کے لئے نہیں آتے مگر جب اس کا وقت فوت ہو جاتا ہے-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّایَاْتِی الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا - بعض لوگ نماز اس وقت پڑھتے ہیں جب اس کا وقت گزر جاتا ہے (یا تو بالکل فوت ہو جاتا ہے یا اخیر وقت آ جاتا ہے جو مکروہ ہے)-

هُمُ الَّذِیْنَ لَایَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا - یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کا وقت فوت ہو جانے پر نماز پڑھتے ہیں-

لَایَاْتِی الصَّلٰوةَ اِلَّا دَبَرِیًّا یادَبْرِیًّا - نماز اخیر ہی وقت پڑھتا ہے-

وَابْعَثْ عَلَیْهِمْ بَاْسًا تَقْطَعُ بِهٖ دَابِرَهُمْ - ان پر ایسا عذاب بھیج کہ اخیر آدمی بھی ان کا ہلاک کر دے (سب کو تباہ برباد کر دے کوئی نہ بچے)-

اَیُّمَا مُسْلِمٍ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ دَابِرَتِهٖ - جو مسلمان کسی غازی کے پیچھے (جو جہاد کے لئے گیا ہو اس کے گھر بار کی خبر گیری کے لئے رہ جائے)-

کُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ یَعِیْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی یَدْبُرَنَا - (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو تو یہ امید تھی کہ آنحضرت ﷺ ہمارے مرنے کے بعد بھی زندہ رہیں گے (یعنی ہم آپ کے سامنے گزر جائیں گے)-

عرب لوگ کہتے ہیں: دَبَرْتُ الرَّجُلَ میں اس شخص کے مرنے پر اس کے پیچھے رہ گیا-

اَعْتَقْتُ فُلَانًا مِّنْ دُبُرٍ - میں نے اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا ہے (یہ دَبَّرْتُ الْعَبْدَ سے نکلا ہے- یعنی میں نے اس غلام کو مدبر کر دیا (اپنے مرنے پر اس کو آزاد کر دیا)-

اِنَّ فُلَانًا اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ - فلاں شخص نے اپنے غلام کو اپنے مرنے پر آزاد کر دیا ہے-

اَعْتَقَ عَبْدًا عَنْ دُبُرٍ - (وہی معنے ہیں اس حدیث سے امام شافعی نے یہ دلیل لی ہے کہ مدبر کی بیع درست ہے)-

اِذَا زَوَّقْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَسَّیْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَالدَّبَارُ عَلَیْكُمْ - تم اپنی مسجدوں میں رنگ آمیزی نقش و نگار' بیل بوٹے کرنے لگو اور مصحفوں پر زیور چڑھاؤ سونا چاندی اسی وقت تمہاری ہلاکت ہوگی- (اسلام کی تباہی کی نشانی آپ نے یہ بتلائی کہ لوگ مسجدوں کو بے ضرورت اور فخر کے طور پر آراستہ کریں گے- اس میں نقش و رنگ آمیزی وغیرہ کریں گے اسی طرح مصحف کے اوراق پر چاندی سونا پھیریں گے- جلدیں سنہری اور روپہلی بنوائیں گے اور مسجد سے جو اصل مقصود ہے یعنی نماز باجماعت کی پابندی' سنت رسولؐ کے موافق نماز ادا کرنا- اسی طرح قرآن سے جو غرض ہے یعنی اس کے احکام پر عمل کرنا' اس کو چھوڑ دیں گے- ہائے ہمارے زمانہ میں کفر کی ایسی گرم بازاری ہے کہ پناہ بخدا اور تو اور مسلمانوں کے بعض

نام کے مولوی جو شمس العلماء بن گئے ہیں غضب کر رہے ہیں- میں نے اپنی آنکھ سے ایسے جھوٹے مولوی کی ایک کتاب دیکھی اس میں کیا لکھتا ہے کہ شریعت وہ احکام جو ہمارے حکام وقت کے قانون کے خلاف ہوں ان کو منسوخ سمجھنا چاہیئے- اس سے بڑھ کر فرمایئے کہ کفر اور الحاد کیا ہوگا' مسجدوں کی حالت نہ پوچھیئے کوئی آمین یا رفع یدین سنت کے موافق کرے تو اس کو جاہل اور متعصب حنفی مسجد والے اپنی مسجد سے نکال دیتے ہیں' وہاں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں کہو کیا مسجد تمہارے باوا کا گھر ہے نماز کی خرابی ہائے کم بختی مرغ کی طرح ٹھونگیں لگاتے ہیں نہ رکوع سجدہ برابر کرتے ہیں نہ قعدہ اور قومہ میں سیدھے ہو کر سنت کے موافق ٹھہرتے ہیں- اذان کے بعد کہیں تثویب کرتے ہیں کہیں ترحیم کہیں تذکیر- نماز میں وہ سورتیں نہیں پڑھتے جو آنحضرت ﷺ پڑھا کرتے تھے گویا آنحضرت ﷺ سے ضد ہے- معاذ اللہ عالموں کے ہوتے ہوئے جاہل کندہ ناتراشوں کو امام بناتے ہیں- اے پھٹے منہ قیامت کے دن تم کو ان کرتوتوں کا بدلہ ملے گا لیکن اس وقت کی ندامت کچھ فائدہ نہ دے گی-

نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ اُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ- مجھ کو پوربی ہوا سے مدد ملی اور عاد پچھوا ہوا سے تباہ کئے گئے- (نہایہ میں ہے بعض نے کہا اس کو دبور اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے پشت سے آتی ہے کعبہ کا دروازہ مشرق کی طرف ہے تو پشت مغرب کو ہوتی اس لئے دبور مغربی ہوا ٹھیری)-

لِمَنِ الدَّبَرَةُ یا اَلدَّبْرَةُ- (ابوجہل نے بدر کے دن جب وہ زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہو) فتح کس کی ہوئی (اگر یوں کہیں عَلٰى مَنِ الدَّبَرَةُ- تو یہ معنے ہوں گے کس کی شکست ہوئی)-

نَهٰى اَنْ يُضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ- آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ اس بکری کی قربانی کریں جس کا کان سامنے یا پیچھے سے کاٹ کر علیحدہ نہ کیا گیا ہو بلکہ لٹکتا ہوا چھوڑ دیا گیا ہو-

اَمَا سَمِعْتَهٗ مِنْ مُعَاذٍ يُدَبِّرُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- کیا تم نے اس کو معاذ سے نہیں سنا وہ اس کو آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے تھے ثعلب نے کہا یہ یذبرہ ہے ذال معجمہ سے یعنی اس کو خوب یاد سے بیان کرتے تھے زجاج نے کہا ذَبَرَ کے معنے پڑھا ذَبْرٌ پڑھنا-

اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِثْلَ الظُّلَّةِ مِنَ الدَّبَرِ- اللہ تعالےٰ نے ان (کافروں پر جو عاصمؓ کا سر کاٹنے کے لئے آئے تھے) پر ایک سائبان کی طرح شہد کی مکھیوں کا چھتہ بھیجا یا زنبوروں بھڑوں کا (کافر اس خدائی لشکر سے جان بچا کر بھاگے عاصم کی نعش محفوظ رہی)-

مَرَّتْ بِىْ دُبَيْرَةٌ فَلَسَعَتْنِىْ بِاُبَيْرَةٍ- (سکینہ کم سنی میں اپنی والدہ کے پاس آئی رو رہی تھی' ماں نے پوچھا کیوں روتی ہے' کہنے لگی ایک شہد کی چھوٹی مکھی مجھ پر سے گزری اس نے چھوٹی سوئی سے مجھ کو کاٹ لیا (یعنی ڈنک مارا)-

مَا اُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ دَبْرٰى لِىْ ذَهَبًا وَّ اِنِّىْ اٰذَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ- مجھ کو یہ نہیں پسند کہ کسی مسلمان کو ستاؤں (ایذا دوں) گو دبری برابر سونا مجھ کو ملے- دبرے ایک پہاڑ کا نام ہے) ایک روایت میں یوں ہے مَا اُحِبُّ اَنَّ لِىْ دَبْرًا مِّنْ ذَهَبٍ- مجھ کو یہ پسند نہیں کہ پہاڑ برابر سونا مجھ کو ملے اور کسی مسلمان کو ستاؤں (یہ نجاشی بادشاہ حبش نے کہا تھا مسلمان کو بلاوجہ شرعی ایذا دینا سخت گناہ ہے- افسوس ہے کہ اگلے مسلمان پہاڑ برابر سونا ملنے پر بھی کسی مسلمان کی ایذا دہی گوارا نہیں کرتے تھے- ہمارے زمانہ کے نام کے مسلمان ذرا ذرا سے فائدہ کے لئے بلکہ دو حرفی خطاب کے لئے مسلمانوں کو ستاتے ہیں' اُف ہے ایسی مسلمانی پر یہ لوگ درحقیقت مسلمان نہیں ہیں بلکہ کافروں سے بدتر ہیں- اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان کا منہ کالا کرے گا- جس شخص کو اپنی نیشن' اپنی قوم' اپنے مذہب' اپنے دین' اپنے وطن والوں سے الفت نہ ہو وہ آدمی کاھے کو ہے کتے اور سور سے بھی بدتر ہے' کتے اور سور سے بھی زیادہ نجس ناپاک اور خبیث ہے-

عَلَيْكَ بِعَسَلِ الدَّبْرِ- تو اپنے اوپر مکھیوں کا شہد لازم کرلے (بعض نے یوں روایت کیا ہے بِغَسْلِ الدُّبُرِ یعنی

گانڈ کو دھونا لازم کرلے اور یہی صحیح ہے)۔

اِنِّیْ لَاُفْقِرُ الْبَکْرَ الضَّرَعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ - میں کمزور ناتوان اونٹ اور بوڑھی اونٹنی مانگے پر دیتا ہوں۔

لَیْسَ مِنْھَا فِیْ دُبُرِہٖ شَیْءٌ - اس کی پیٹھ پر کوئی زخم نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ بڑا بہادر شجیع ہے۔ جنگ میں پیٹھ موڑ کر نہیں بھاگتا تو پیٹھ پر زخم کیسے آ سکتا ہے' کل زخم سامنے ہی کی طرف ہیں)۔

دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ یا دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ - ہر نماز کے پیچھے۔

دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ - فرض نمازوں کے بعد۔

مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ - سامنے آنے والا نہ پیٹھ موڑ کر جانے والا۔

فَیَجْعَلُ اللّٰہُ عَلَیْھِمِ الدَّبْرَۃَ - اللہ تعالےٰ ان کو شکست دے گا۔

ثُمَّ یَتَدَابَرُوْنَ - پھر ایک کی طرف ایک پیٹھ کریں گے (یعنی اختلاف پیدا ہوگا ایک دوسرے سے منہ موڑے گا)۔

تَدَبَّرْتُ الْاَمْرَ - میں نے اس کام کا انجام سوچا۔

دَابِرُ الْقَوْمِ - قوم کا آخری آدمی یا قوم کی جڑ۔

دَابِرٌ - ایڑی کو بھی کہتے ہیں۔

شَرُّ الرَّاْیِ الدَّبَرِیُّ - بری رائے وہ ہے جو وقت اور موقع گزر جانے کے بعد دی جائے (ایسی بے وقت رائے کا کیا فائدہ بقول شخصے مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید برکلۂ خود باید زد[1])۔

اِلَّا اَنْ یَّجْمَعَ کَثِیْبًا فَلْیَسْتَدْبِرْہُ - اگر اور کچھ نہ ہو سکے مگر یہ کہ ریتی کا ایک ٹبہ (ٹیلہ ٹیکرہ) جماتے تو اسی کے پیچھے بیٹھے (مطلب یہ ہے کہ حاجت کے وقت کچھ نہ کچھ آڑ کر لینا ضروری ہے ایک روایت میں فَلْیُمِدَّہُ ہے یعنے اس بٹہ کو اپنے اوپر دراز کرے۔)

دَبَّرَتِ الْحَدِیْثَ - اس نے اس کا ذکر اور سے بھی کیا یعنی میرے سوا دوسرے شخص سے بھی بیان کی۔

اِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّکْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّکْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ - ادبار السجود جو قرآن شریف میں ہے اس سے مغرب کے بعد دو رکعتیں مراد ہیں اور ادبار النجوم سے فجر سے پہلے دو رکعتیں یعنی صبح کا دوگانہ سنت کا۔

وَلَا مَقْطُوْعًا دَابِرِیْ - میری نسل مت کاٹ (کہ میں لاولد مروں)۔

اَلْمُوَازَرَۃُ عَلَی الْعَمَلِ تَقْطَعُ دَابِرَ الشَّیْطٰنِ - نیک کام پر مدد کرنا شیطان کی دم کاٹنا ہے۔

اِیَّاکُمْ وَالتَّدَابُرَ - ایک دوسرے کی طرف پیٹھ کرنے (آپس میں رنج اور عداوت) سے بچے رہو۔

تَدَبُّرٌ اور تَفَکُّرٌ - دونوں کے معنی سوچنا' تامل کرنا' انجام کو دیکھنا - (بعض نے کہا تَدَبُّرٌ انجام کو دیکھنا اور تَفَکُّرٌ دلائل میں غور کرنا -)

دِبْسٌ - کھجور یا انگور کا شیرہ' شہد' لوگوں کی بڑی جماعت۔

دُبْسٌ - ہر کالی چیز۔

تَدْبِیْسٌ - چھپنا چھپانا - جیسے تَلْبِیْسٌ ہے۔

فَطَارَ دُبْسِیٌّ فَاَعْجَبَہٗ - (ابوطلحہ اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے) اتنے میں ایک چڑیا اڑی ان کو اچھا معلوم ہوا (باغ اتنا گنجان گھنا ہوا سرسبز تھا کہ چڑیا اس میں سے نکل نہ سکی۔ ابوطلحہؓ یہ حالت اپنے باغ کی دیکھ کر نماز ہی میں خوش ہوئے)۔ دُبْسِیٌّ منسوب ہے دُبْس کی طرف یا دِبْس کی طرف - نہایہ میں ہے کہ دُبْسَۃٌ وہ رنگ جو سیاہی اور سرخی کے بیچ میں ہو۔ بعض نے کہا دُبْسِیٌّ جنگلی کبوتر - محیط میں ہے کہ ایک چڑیا ہے مائل بہ سیاہی جو قرقر کرتی ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ دَبَاسِیُّ اور دُبْسِیٌّ ایک چھوٹی چڑیا ہے)۔

اَدْبَسُ - ایسی رنگ کا جانور جو سیاہ اور سرخ کے بیچ میں ہو۔

دَبِقٌ - چپک جانا۔

دَابُوْقٌ - لاسا جس سے پرندوں کا شکار کرتے ہیں۔

---

[1] جو مکہ لڑائی کے بعد یاد آیا اسے اب اپنے ہی سر پر مارلو۔ (م)

حَتّٰی تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقِ - یہاں تک کہ نصرانی لوگ اعماق یا دابق میں اتریں گے (دابق ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں)-

دِیْبَقِیُّ - مصر کا ایک کپڑا ہے-

دَبْلٌ یا دُبُوْلٌ - زمین کو کھاد وغیرہ سے تیار کرنا' اصلاح کرنا' اکٹھا کرنا' پے در پے مارنا' بڑا کرنا-

دُبُوْلٌ جمع ہے دَبْلٌ کی بمعنے آفت اور مصیبت اور طاعون اور نالی-

دَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی دَبُوْلٍ کَانُوْا یَتَرَوَّوْنَ مِنْهَا - اللہ تعالیٰ نے ان کو وہ نالیاں بتلا دیں جن کے پانی سے وہ سیراب ہوا کرتے تھے-

مَعَهُ ذَهَبَةٌ فَجَعَلَهَا فِیْ دَبِیْلٍ وَّ اَلْقَمَهَا شَارِفًا لَّهُ - (حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ میں زنباغ بن روح کے علاقہ پر سے گزرے وہ ہر شخص سے عشر لیا کرتا تھا - (یعنی دسواں حصہ مال کا محصول کے طور پر لے لیتا تھا) ان کے پاس کچھ سونا تھا انھوں نے کیا کیا اس کو ایک بڑے لقمہ میں رکھا اور اپنی اونٹنی کو کھلا دیا - (یعنی آٹے کے گولہ میں وہ سونا رکھ کر اونٹنی کو نگلا دیا) - یہ دَبَلَ اللُّقْمَةَ یا دَبَّلَهَا سے نکلا ہے یعنی لقمہ کو بڑا کیا اس کو جوڑا-

فَاَخَذَتْهُ الدُّبَیْلَةُ - اس کے پیٹ میں پھوڑا ہو گیا (یہ تصغیر ہے دُبْلَةٌ کی معنے دُمَّل اور پھوڑا)-

ثَمَانِیَةٌ مِّنْهُمْ تَکْفِیْهِمِ الدُّبَیْلَةُ - ان میں سے آٹھ کو تو پیٹ کا پھوڑا تمام کر دے گا - (بعض نے کہا دُبَیْلَهٗ سے طاعون کا ورم مراد ہے جس کو انگریزی میں پلیگ کہتے ہیں -)

دَبَلَتْهُ الدَّبُوْلُ - اس کی ماں اس کو روئے (یعنی وہ مر جائے یہ بد دعا ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ لَیَدْفَعُ بِالصَّدَقَةِ الدَّاءَ وَالدُّبَیْلَةَ - اللہ تعالیٰ خیرات کی وجہ سے بیماری اور طاعون کو دفع کرتا ہے-

دَوْبَل - سور یا گدھے کا بچہ یا چھوٹا گدھا-

دِبْنٌ - بکریوں کا کٹہرہ جو بانس کا ہو اگر لکڑی کا ہو تو اس کو زریبہ کہیں گے' اگر پتھر کا ہو تو صِیْرَہ کہیں گے-

کَانَ یُصَلِّیْ فِی الدِّبْنِ - بکریوں کے کٹہرے میں نماز پڑھ لیتے-

دُبْنَةٌ - بڑا لقمہ بمعنے دُبْلَهٗ-

دَبَهٌ - وہ مقام جہاں ریت بہت ہو جیسے دَبَهٗ (عاصم آفندی نے کہا دُبَهٌ بھلائی کا رستہ)-

دَبَهٌ - ایک موضع ہے بدر اور اصافر کے درمیان وہاں آنحضرت ﷺ جنگ بدر میں تشریف لے گئے تھے-

دَبْی - آہستہ چلنا' چھوٹی ٹڈی جو ابھی اڑ نہ سکتی ہو-

تَدْبِیَةٌ - بنانا تیار کرنا-

مَدْبِیٌّ یا مَدْبُوٌّ - وہ مقام جس کو ٹڈوں نے اجاڑ دیا ہو-

اَرْضٌ مَّدْبَاةٌ - جہاں ٹڈیاں بہت ہوں-

کَیْفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِکَ قَالَ دَبًا یَاْکُلُ شِدَادُهٗ ضِعَافَهٗ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلَیْهِمِ السَّاعَةُ - (حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ) اس کے بعد لوگوں کا کیا حال ہو گا؟ فرمایا ٹڈوں کی طرح زوردار کمزوروں کو کھا جائیں گے' کوئی انصاف کرنے والا نہ رہے گا قیامت تک' قیامت انھی پر آئے گی-

اَصَبْتُ دَبَاةً وَّ اَنَا مُحْرِمٌ قَالَ اذْبَحْ شُوَیْهَةً - ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کہا میں نے احرام کی حالت میں ایک ٹڈی ماری - انھوں نے کہا ایک چھوٹی بکری قربانی کر-

دُبَّاءٌ - کدو - اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے-

باب الدال مع الثاء

دَثٌّ - مارنا' پھینکنا' ہٹانا-

دُثَّ فُلَانٌ - اس کے بدن میں تشنج ہو گیا-

دِثَاثٌ - خفیف بارش-

دُثَّةٌ - ہلکا زکام-

دُثَّاثٌ - پاڑدی (پرندوں کا شکاری)-

جَاءَ نِیْ رَجُلٌ بِهٖ شِبْهُ الدَّثَاثِیَةِ - ایک شخص میرے پاس آیا اس کی زبان میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تشنج ہو گیا ہے (زبان لپٹ کر رہ گئی ہے)-

دَثْرٌ - بہت سا مال واسباب-

دِثْرٌ - جو مال کا اچھا انتظام کرے۔

دُثُورٌ - مٹ جانا، پرانا ہونا۔

ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ - مال دار لوگ سارا ثواب لوٹ لے گئے (کیونکہ مال والے صدقہ اور خیرات کی وجہ سے ایسے ثواب کے کام کرتے ہیں جن کو مفلس نہیں کر سکتے - یہ جمع ہے دَثْرٌ کی - اب اس میں اختلاف ہے کہ مال دار جو اللہ کا شکر گزار ہو - وہ افضل ہے یا مفلس صبر کرنے والا - محیط میں ہے کہ دَثْرٌ میں واحد، تثنیہ اور جمع یکساں ہے - عرب لوگ کہتے ہیں - مَالٌ دَثْرٌ اور مَالَانِ دَثْرٌ اور اَمْوَالٌ دَثْرٌ - ہر ایک میں مفرد ہی کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔)

وَابْعَثْ رَاعِيَهَا فِی الدَّثْرِ - اس کے چرواہے کو ایسے مقام میں بھیج جو سرسبز اور آباد ہو۔

اَنْتُمُ الشِّعَارُ وَالنَّاسُ الدِّثَارُ - تم اندر کا کپڑا ہو جو بدن سے لگا رہتا ہے اور لوگ اوپر کے کپڑے ہیں جو کپڑے پر پہنے جاتے ہیں، (جیسے چادر چغہ وغیرہ مطلب یہ ہے کہ تم خاص ہو دوسرے لوگ عام ہیں۔)

دَثِّرُوْنِیْ دَثِّرُوْنِیْ - (آنحضرت ﷺ پر جب وحی اترتی تو آپ فرماتے) مجھ پر کپڑا اڑھا دو کپڑا اڑھا دو۔

اِنَّ الْقَلْبَ يَدْثُرُ كَمَا يَدْثُرُ السَّيْفُ فَجَلَاءُهٗ ذِكْرُ اللّٰهِ - دل پر زنگ اس طرح سے چڑھتا ہے جیسے تلوار پر چڑھتا ہے اس کی صیقل اللہ کی یاد ہے، دل پر جو غفلت کا زنگ چڑھتا ہے وہ ذکر الٰہی سے صاف ہو جاتا ہے، دل روشن اور منور ہو جاتا ہے جیسے تلوار صیقل کرنے سے روشن ہو جاتی ہے چمکنے لگتی ہے)۔

دَثَرَ مَكَانُ الْبَيْتِ فَلَمْ يَحُجَّهٗ هُوْدٌ - خانہ کعبہ گر کر اس کا نشان مٹ گیا تھا اس لئے ہودؑ پیغمبر اس کا حج نہ کر سکے۔

حَادِثُوْا هٰذِهِ الْقُلُوْبَ بِذِكْرِ اللّٰهِ فَاِنَّهَا سَرِيْعَةُ الدُّثُوْرِ - اللہ کی یاد سے پھر دلوں کو تازہ کرو کیونکہ دلوں پر بہت جلد میل چڑھ جاتا ہے یا دل بہت جلد غافل ہو جاتے ہیں۔ (جہاں دنیا میں مصروف ہوئے پھر غفلت چھا جاتی ہے)۔

غَزْوَةُ دَاثِنٍ - داثن کی لڑائی (داثن ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں پہلی جنگ وہیں ہوئی تھی۔)

دَثِيْنَةُ - ایک مقام ہے عدن کے قریب۔

باب الدال مع الجيم

دَجٌّ - ٹپکنا، چونا، تجارت کرنا، پردہ لٹکانا۔

دُجُجٌ - سخت تاریکی، جیسے دُجَّةٌ ہے۔

لَيْلٌ دَجُوْجِیٌّ - بہت اندھیری رات۔

دَجِيْجٌ اور دَجَجَانٌ - آہستہ چلنا۔

دُجْدَاجَةٌ - تاریک۔

تَدْجِيْجٌ - ابر آنا، جیسے تَدَجُّجٌ ہے۔

هٰٓؤُلَاۗءِ الدَّاجُّ وَلَيْسُوْا بِالْحَاجِّ - یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر ہیں حاجی نہیں ہیں (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے اس وقت کہا جب کچھ لوگوں کو حج میں ایسی حالت میں دیکھا جو ان کو بری لگی - دَاجٌّ گو صیغہ مفرد کا ہے مگر یہاں اس کا اطلاق جمع پر ہوا ہے جیسے مستکبرین سامراً تہجرون میں۔)

ذَاكَ مَنْزِلُ الدَّاجِّ فَلَا تَنْزِلْهُ - یہ مقام یعنی منیٰ کا بایاں جانب نوکروں چاکروں، خدمت گاروں کے اترنے کا مقام ہے (جو حاجیوں کے کام کاج کرنے کے لئے آتے ہیں نہ کہ حج کی نیت سے) وہاں مت اتر۔

مَاتَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا دَاجَةٍ اِلَّا اَتَيْتُ - میں نے کسی حج کو جانے والے کو چھوڑا نہ کسی حج کر کے لوٹنے والے کو (ایک روایت میں ایسا ہی ہے حَاجَّةٌ بہ تشدید جیم - محیط میں ہے کہ اس کے معنے یہ ہیں میں نے کوئی گناہ نہیں چھوڑا جو میرے دل نے چاہا یعنی سب طرح کے گناہ کئے - نہایہ میں ہے کہ مشہور روایت بہ تخفیف جیم ہے - یعنی کوئی کام نہیں چھوڑا نہ چھوٹا نہ بڑا۔)

خَرَجَ جَالُوْتُ مُدَجَّجًا فِی السِّلَاحِ - (بہ کسرۂ جیم اور فتحہ جیم یعنی ہتھیاروں میں غرق ہو کر پورا ہتھیار بند ہو کر جالوت نکلا یہ دَجَّ يَدِجُّ نکلا ہے چونکہ ہتھیاروں کے بوجھ سے آدمی آہستہ چلتا ہے - دَجَّجَتِ السَّمَاءُ سے یعنی آسمان برابر

چھا گیا ہے' ابر آسمان کو چھپالیتا ہے ایسے ہی ہتھیاروں نے اس کو چھپالیا تھا۔)

اَلدَّجَاجَۃُ - مرغا یا مرغی بحرکات ثلثہ دال لیکن فتحہ زیادہ فصیح ہے۔)

اَلدَّجَاجُ - مرغی یا مرغیاں۔

دَجْرٌ - حیران ہونا' مست ہونا' آفت میں پڑنا۔

دَاجِرَ - بھاگا۔

اِشْتَرِلَنَا بِالنَّوٰی دَجْرًا یا دُجْرًا یا دِجْرًا - ہمارے لئے گھٹلی کے بدل تھوڑا لوبیا خریدو۔ (بعض نے کہا دُجْرٌ بہ ضمۂ میم وہ لکڑی جس پر بل (ناگر) کا لوہا باندھا جاتا ہے۔)

اَکَلَ الدُّجْرَ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہٗ بِالثِّفَالِ - لوبیا کھایا پھر لوٹے سے ہاتھ دھویا۔

لَیْلَۃٌ دَیْجُوْرٌ - اندھیری رات۔

دَجْلٌ - جھوٹ بولنا' جماع کرنا' سیر کرنا' اقامت کرنا۔

تَدْجِیْلٌ - چھپانا' سونے کا طمع چڑھانا۔

دَجَالٌ - گوبر لید۔

دُجَالٌ - سونا' بعض نے کہا دَجَّالٌ صحیح ہے۔

اِنَّ اَبَابَکْرٍ خَطَبَ فَاطِمَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَدْتُھَا لِعَلِیٍّ وَّلَسْتُ بِدَجَّالٍ - ابوبکر صدیقؓ نے حضرت فاطمۃ الزہرا سے نکاح کرنے کا پیغام آنحضرت ﷺ کو بھیجا' آپ نے فرمایا میں نے علیؓ سے وعدہ کیا ہے کہ فاطمہؓ ان کو دوں گا اور (تم جانتے ہو کہ) میں جھوٹا مکار یا زمانہ ساز نہیں ہوں (میں صاف گو سیدھا سچا وعدہ کرنے والا آدمی ہوں)۔

یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَحَادِیْثِ مَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ - اخیر زمانہ میں کچھ لوگ مکار جھوٹے پیدا ہوں گے تم کو وہ حدیثیں سنائیں گے یا وہ باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادوں نے (کہیں گے ہم بڑے عالم یا مشائخ ہیں اور تم کو دین کی سچی بات کی طرف بلاتے ہیں حالانکہ یہ سب ان کی مکاری ہوگی در پردہ بندہ شکم ہوں گے اور ظاہر میں دین دار بنیں گے' طالب جاہ وعظمت ہوں گے نہ تابع شریعت' بعض نے کہا موضوع حدیثیں لوگوں کو سنا کر گمراہ کریں گے۔ بعض نے کہا علم کلام کی باتیں سنا کر حالانکہ سلف نے اس علم سے منع کیا ہے' امام شافعیؒ نے فرمایا کہ اگر آدمی شرک کے سوا دوسرے سب گناہوں میں مصروف رہے تو یہ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ علم کلام میں مصروف ہو۔)

لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ ثَلٰثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس شخص جھوٹے دجال نہ پیدا ہولیں ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں (تو یہ جھوٹے دجال ہوں گے جو بڑے دجال سے پہلے ظاہر ہوں گے' یہ مدعی نبوت ہوں گے اور بڑا دجال مدعی الوہیت ہوگا۔ یہ چھوٹے دجال ہر ایک زمانہ میں اس امت میں گزر چکے ہیں ان میں سے ایک ہمارے زمانہ میں بھی ہے جو ملک پنجاب میں دعویٰ نبوت کر رہا ہے' بہت سے جاہل بیوقوف اس کے معتقد ہو گئے ہیں)۔

عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ - (جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھا کرے) وہ (بڑے) دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اُنْذِرُکُمُوْہُ - آنحضرت ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں (کیونکہ اس کا فتنہ سخت ہوگا اور وہ کمبخت ایسے زمانہ میں ظاہر ہوگا جب لوگ قحط' گرانی اور عسرت میں مبتلا ہوں گے وہ ان کے جانوں اور مالوں پر قابض ہو جائے گا اس لئے بہت سے لوگ اس کے تابعدار بن جائیں گے گو یہ ممکن ہے کہ وہ دلوں میں اس کو جھوٹا سمجھیں مگر یہ ایمان قلبی دجال کے زمانہ میں کافی نہ ہوگا)۔

مترجم:- کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں نام کے مسلمانوں کا عجیب حال ہے وہ ذرا ذرا سے فائدہ دنیوی کے لئے ناحق کے شریک ہو جاتے ہیں اور دین وایمان اور خوف خدا کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور ان میں بہت سے ایسے ضعیف الاعتقاد

ہیں کہ ہر ایک دیوانہ اور مجنون شخص کو ولی اللہ اور مجذوب خیال کرتے ہیں اور جو کوئی ذرا بھی خرق عادت کا کوئی کام کرے اور درویشی کا مدعی ہو بس ان کے نزدیک بڑا ولی کامل اور مقرب الی اللہ گنا جاتا ہے گو اس کے اعمال اور عقائد قرآن اور حدیث کے خلاف ہوں' اس قسم کے مسلمان جب دجال کو دیکھیں گے کہ وہ جہاں چاہے وہاں پانی برستا ہے' غلہ خوب پیدا ہوتا ہے اور جو اس کے مخالف ہیں ان پر قحط طاری ہوتا ہے تو فوراً اس کے معتقد اور مرید بن جائیں گے لیکن اللہ تعالےٰ سے امید ہے کہ جو مسلمان قرآن اور حدیث پر چلتے ہیں اور ہر شخص کی جو مدعی ولایت ہو اس طرح سے جانچ کرتے ہی کہ اس کے اعمال اور عقائد شرع شریف کے مطابق ہیں یا نہیں وہ کبھی دجال کے فریب میں نہیں آئیں گے گو جان یا مال کا نقصان اس مردود کی مخالفت سے پیدا ہو- اہل حدیث کے عقائد میں یہ ٹھہر چکا ہے کہ کوئی شخص اللہ کا ولی اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک قرآن وحدیث کا پیرو اور سنت نبوی کا عاشق نہ ہو گو وہ ہوا میں اڑتا رہے یا پانی پر زمین کی طرح چلتا ہے ان کو ان باتوں سے کوئی غرض ہی نہیں ہے بہت سے ہندو اور مشرک کافر فقیر بھی ایسے ہزاروں ڈھونگ لوگوں کو دکھاتے ہیں کیا وہ ایسا کرنے سے ولی سمجھے جائیں گے ہرگز نہیں-

ان اولیاء ہ الا المتقون -[1] ایک اگلے بزرگ ولی اللہ سے منقول ہے ان سے کسی نے کہا فلاں شخص ہوا میں اڑتا ہے' انھوں نے کہا چیل کوے بھی ہوا میں اڑتے ہیں پھر اس نے کہا کہ فلاں شخص پانی پر چلتا ہے انھوں نے کہا بطخ اور مرغابی بھی پانی پر چلتے ہیں ان باتوں سے کوئی فائدہ نہیں- تم یہ دیکھو کہ وہ شریعت محمدی اور سنت مصطفوی پر قائم ہے یا نہیں اگر قائم ہے تو وہ ولی ہے گو اس سے کوئی کرامت سرزد نہ ہو کیونکہ ولایت کے لئے کرامت کا صادر ہونا ضروری نہیں بلکہ اولیا اللہ نے کرامت کو حیض الرجال کہا یعنی اس کو چھپانا چاہئے-

اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ - میں تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے (دجال کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ اس کی ایک آنکھ صاف سپاٹ یعنی کانی ہوگی اور حضرت عیسیٰؑ کو بھی مسیح کہتے ہیں اس لئے کہ آپ جس بیمار پر ہاتھ پھیر دیتے وہ بحکم الٰہی تندرست اور چنگا ہو جاتا)-

بَعِیْرٌ مُّدَجَّلٌ - اونٹ روغن ملا ہوا یہ دُجَالَہ سے نکلا ہے یعنی وہ روغن جو اونٹوں پر ان کو خارش سے بچانے کے لئے ملتے ہیں-

سَیَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ - اخیر زمانہ میں مکار جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہوگا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں (ایسے جھوٹے بہت سے امت میں گزر چکے ہیں جیسے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی' سجاح' مختار بن عبیدہ ثقفی' طلیحہ بن خویلد اور اسحاق جس نے اپنے آپ کو گونگا بنایا تھا اور ذکرویہ یحیی او متنبی شاعر اور سید محمد جونپوری اور ایک ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے جو نبوت اور مہدویت کا دعویٰ کرتا ہے-[2] فتنی نے کہا آٹھویں صدی کے اخیر میں ایک شخص پیدا ہوا (سید محمد جونپوری) بہت سے حمقاء ان کے تابع ہو گئے یہ احکامات باطلہ اور اعتقادات فاسدہ رکھتا ہے' علمائے امت محمدی کا قتل درست جانتا ہے' اور ساری امت کو کافر بتلاتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اللہ کی طرف منسوب کر دیتا ہے' سید الانبیاءؑ کی تحقیر کرتا ہے اپنے (یعنی سید محمد جونپوری کے) متبوع کو ابوبکر صدیقؓ پر فضیلت دیتا ہے بلکہ خود سید الانبیاءؑ پر' اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کرے انتہی)-

تُبْنٰی مَدِیْنَۃٌ بَیْنَ دِجْلَۃَ وَ دُجَیْلٍ - ایک شہر بنایا جائے گا (بغداد) دجلہ اور دجیل کے درمیان- دجیل ایک چھوٹی ندی ہے جو دجلہ سے نکلتی ہے-

لَایَصِلُ الدَّجَّالُ مَکَّۃَ وَلَا الْمَدِیْنَۃَ - دجال مکہ اور مدینہ میں نہیں جا سکے گا- (ان شہروں کے پاس جائے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کا رخ پھیر دے گا وہ اور طرف نکل جائے گا)-

اَلدَّجَّالُ لَایُبْقِیْ سَھْلًا مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا وَطِئَہٗ اِلَّا

---

[1] اس (اللہ) کے ولی صرف متقی حضرات ہیں- (م)

[2] مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے- (م)

مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ- دجال کوئی نرم ملائم ہموار زمین نہیں چھوڑے گا (ہر جگہ جا کر بہکائے گا) مگر مکہ اور مدینہ میں نہیں جائے گا-

لَيُزْرَ عَنَّ الزَّرْعُ بَعْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ- دجال کے نکلنے کے بعد کھیتی کی جائے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ وہ امام مہدیؑ کے بعد نکلے گا-یعنی پہلے امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا اس کے بعد دجال کا)-

دَجْنٌ يَادُجُوْنٌ-ابر چھا جانا' زور کا مینہ برسنا' تاریکی-

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِدَوَاجِنِهٖ-اللہ اس پر لعنت کرے جو اپنی گھریلو بکریوں کا مثلہ کرے (ان کو خصی بنائے ان کے ناک کان کاٹے یہ جمع ہے دَاجِنْ کی یعنی وہ بکری جو گھر میں پلی ہوتی ہے' گھر ہی میں اس کو دانہ چارہ دیا جاتا ہے' کبھی بکری کے سوا اور جانوروں کو بھی جو گھر میں پالے جاتے ہیں دَاجِنْ کہتے ہیں-)

كَانَتِ الْعَضْبَاءُ دَاجِنًا لَا تُمْنَعُ مِنْ حَوْضٍ وَّلَا نَبْتٍ- عضباء (آنحضرت ﷺ کی سواری کی اونٹنی) گھروں میں پلی ہوئی تھی کوئی اس کو نہ روکتا جس حوض سے چاہتی پانی پی لیتی جو گھاس چاہتی وہ چر لیتی-

تَدْخُلُ الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُ عَجِيْنَهَا- (حضرت عائشہؓ کا تو یہ حال ہے بھولی بھالی چھوکری ہیں آٹا گوندھ کر رکھتی ہیں پلیرہ بکری آ کر کھا جاتی ہے (ان میں اتنی ہوشیاری اور چترائی کہاں سے آئی)-

يَجْلُوْ دُجُنَّاتِ الدَّيَاجِيْ وَالْبُهَمِ-اندھیری رات کی تاریکیوں کو اور مشکلوں کو رفع کرتا ہے-

اِنَّ اللّٰهَ مَسَحَ ظَهْرَ اٰدَمَ بِدَجْنَاءَ- اللہ تعالیٰ نے دجنا میں آدمؑ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا- (دجنا ایک مقام کا نام ہے بعض نے دَحْنَاءَ حائے حطی سے روایت کیا ہے)-

اِنَّهٗ بَعَثَ عُيَيْنَةَ بْنَ بَدْرٍ حِيْنَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَ دَجَا الْاِسْلَامُ- آپ نے عیینہ بن بدر کو اس وقت بھیجا جب لوگ تابعدار ہو گئے تھے اور اسلام پھیل گیا تھا (یہ دَجَا اللَّيْلُ سے ماخوذ ہے یعنی رات کا اندھیرا پورا ہو گیا اور ہر چیز کو چھپا لیا- عرب لوگ کہتے ہیں دَجَا اَمْرُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ- ان کا کام اس پر پورا ہو گیا یا درست ہو گیا-)

مَا رُأِيَ مِثْلُ هٰذَا مُنْذُ دَجَا الْاِسْلَامُ- جب سے اسلام پھیلا ایسا کام کسی نے نہیں کیا-

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمْ فِيْ اِسْلَامٍ دَاجٍ يَا دَامِجٍ- جو شخص اسلام کے عصا کو چیر ڈالے (یعنی مسلمانوں میں پھوٹ ڈالے) جب وہ پورے اسلام کے طریق پر ہوں (اور آپس میں متفق ہوں) (جماعت میں پھوٹ ڈالنا ہماری شریعت میں سخت گناہ ہے- اگر پھوٹ ہوگئی ہو تو پھوٹ کو رفع کرنا اور پھر ایک جماعت کر دینا نہایت ثواب ہے-)

يُوْشِكُ اَنْ تَغْشَاكُمْ دَوَاجِيْ ظُلَلِهٖ- قریب ہے کہ اس کے سائبانوں کی تاریکیاں تم کو چھپا لیں-

فَلَمَّا تَوَفّٰى وَشُغِلْنَا دَخَلَتْ دَاجِنٌ فَاَكَلَتْ تِلْكَ الصَّحِيْفَةَ- (حضرت عائشہؓ نے کہا رجم کی آیت اور بڑے شخص کو (جس کی عمر دو سال تین سال سے زیادہ ہو گو جوان ہو) دس بار دودھ پلا دینے کی آیت (جس کی وجہ سے اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے) ایک ورق پر لکھی ہوئی میرے پلنگ کے تلے تھی (جب آنحضرت ﷺ نے وفات پائی اور ہم کام میں لگ گئے تو ایک پلیرو بکری آئی وہ ورق کھا گئی (قرآن کا ورق کھا جانا کچھ عجب نہیں ہے جیسے چوہے اس کے ورق کاٹ ڈالتے ہیں اس پر پیشاب کر دیتے ہیں وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ[1] اور لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ لَّايَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ الآيۃ[2] اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ محافظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن دنیا سے اٹھ نہیں سکتا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی مصحف تلف نہیں ہو سکتا اور بڑے شخص کو دودھ پلانے کی آیت مشہور نہیں ہے جیسے رجم کی آیت مشہور ہے جو بہت سے صحابہؓ کو یاد تھی صرف حضرت عائشہؓ سے اسی روایت میں اس کا ذکر ہے اور شاید یہ راوی کی غلطی ہو لیکن حضرت عائشہؓ کا مذہب یہی تھا کہ پردے کی

---

[1] بلاشبہ ہم اس (کتاب) کی حفاظت کرنے والے ہیں-(م)

[2] یہ غالب کتاب ہے جس میں باطل کی دراندازی ممکن نہیں ہے-(م)

ضرورت نہ رہنے کے لئے ان کے نزدیک بڑے شخص کو دودھ پلا دینا جائز تھا)۔

اَبُوْ دُجَانَۃَ - (سماک بن خرشہ) ایک صحابی تھے۔

باب الدّال مع الحاء

دَحٌّ - زمین میں گاڑ دینا' جماع کرنا' گردنی دینا' دَحَامَحَّا اصل میں دَعْهَا مَعْهَا تھا۔

كَانَ لَهٗ بَطْنٌ مُنْدَحٌّ - ان کا پیٹ کشادہ تھا۔

دَحُوْحٌ - بڑی عورت یا اونٹنی۔

بَلَغَنِیْ اَنَّ الْاَرْضَ دُحَّتْ مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَةِ - مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ زمین کعبہ کے تلے سے پھیلائی گئی (گویا کعبہ ناف زمین ہے)۔

فَنَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدُحَّ دَحَّةً - عبیداللہ سو رہے ان کو ایک بارگی پچھاڑا گیا۔

دَحْدَحَةٌ یا دَحْدَاحٌ یا دَحْدَحٌ - چھوٹا پست قامت لیکن موٹا۔

كَانَ قَصِيْرًا دَحْدَاحًا - ابرہہ پست قامت موٹا آدمی تھا۔

اِنَّ مُحَمَّدِيَكُمْ هٰذَا لَدَحْدَاحٌ - تمہارا محمدی ٹھنگنا موٹا آدمی ہے۔

دَحْرٌ یا دُحُوْرٌ یا مَدْحَرَةٌ - ہانکنا' دور کرنا' دھکے دے کر نکال دینا - نہایہ میں ہے کہ دَحْر زور سے کسی کو ذلیل کرنے کے لئے دھکیل دینا اور دَحْق ہانک دینا دور کرنا۔

مَا مِنْ يَوْمٍ فِيْهِ اِبْلِيْسُ اَدْحَرُ وَلَا اَدْحَقُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عرفة - یعنی عرفہ کے دن سے بڑھ کر اور کسی دن میں شیطان ذلت کے ساتھ نکالا گیا دور کیا گیا نہیں ہوتا - (ایک روایت میں مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ ہے مطلب وہی ہے - ایک روایت میں اَدْخَرُ ہے خائے معجمہ سے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔)

وَيُدْحَرُ الشَّيْطٰنُ - اور شیطان دھکے دے کر نکالا جاتا ہے۔

اِدْحَرْ عَنِّى الشَّيْطٰنَ - شیطان کو مجھ سے دور کر دے۔

دَحْسٌ - بگاڑنا' خراب کرنا' قصائی کا ہاتھ ڈالنا بکری کی کھال نکالنے کے لئے - بھر دینا' پھسلنا' چھپانا' اونگل بیڑا نکلنا۔

فَدَحَسَ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ اِلَى الْاِبْطِ ثُمَّ مَضٰى وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ - آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کی کھال میں ڈالا یہاں تک کہ بغل تک چلا گیا پھر آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا (کیونکہ بکری کی کھال نکالنے سے وضو نہیں جاتا نہ وہ نجس ہے تاکہ ہاتھ دھونا ضروری ہو)۔

جَاءَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ بَيْتٍ مَدْحُوْسٍ مِنَ النَّاسِ فَقَامَ بِالْبَابِ - جریر بن عبداللہ البجلی آنحضرت ﷺ کے پاس آئے دیکھا تو آپ ایک کوٹھری میں ہیں جو لوگوں سے بھری ہوئی ہے آخر وہ دروازے پر کھڑے رہے۔

وَهِىَ دِحَاسٌ - وہ گھر بھرا ہوا تھا (وہاں لوگوں کا ازدحام تھا)۔

حَقٌّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَدْحَسُوا الصُّفُوْفَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهُمْ فُرَجٌ - لوگوں پر واجب ہے کہ نماز میں صفوں کو ٹھساٹھس بھر دیں بیچ میں خالی جگہیں نہ رہنے دیں - (علامہ بن حضرمی کا یہ شعر آنحضرت ﷺ نے پڑھا -

وَاِنْ دَحَسُوْا بِالشَّرِّ فَاعْفُ تَكَرُّمًا
وَاِنْ خَنَسُوْا عَنْكَ الْحَدِيْثَ فَلَا تَسَلْ

اگر وہ تیرے ساتھ اس طرح سے برائی کریں کہ تجھ کو معلوم نہ ہو یعنی پوشیدہ تو معاف کر دے اسی میں تیری عزت ہے اور اگر وہ کوئی بات تجھ سے چھپائیں تو اس کو مت پوچھ خواہ مخواہ اس کی تاک نہ لگا - ایک روایت میں دَخَسُوْا ہے خائے معجمہ سے۔)

دُحَاسٌ - ایک کیڑا ہے جو مٹی میں غائب ہو جاتا ہے اس کی جمع دَحَاحِيْس آئی ہے۔

دُحْسُمٌ یا دُحْسُمَانٌ یا دُحْسُمَانِیٌّ - کالا موٹا سخت آدمی۔

كَانَ يُبَايِعُ النَّاسَ - آپ لوگوں سے بیعت لے رہے

تھے ان میں سے ایک شخص کالا موٹا تھا یا موٹا ہٹا کٹا -

دَحْصٌ - لات مارنا، کریدنا -

فَجَعَلَ يَدْحَصُ الْاَرْضَ بِعَقِبَيْهِ - لگا اپنی ایڑیوں سے زمین کھودنے -

دَحْضٌ - کھودنا، پھسل جانا، ڈھل جانا، غلط اور باطل ہونا جیسے اِنْدِحَاضٌ ہے -

اِدْحَاضٌ - پھسلانا، باطل کرنا، دفع کرنا -

مَدْحَضَة - بمعنی مَزَلَّة اور مَزْلَقَة - یعنے پھسلوان مقام جہاں لوگ پھسلتے ہوں -

حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ - جس وقت سورج ڈھل جاتا -

نُجَبَاءُ غَيْرُ دُحَضِ الْاَقْدَامِ - شریف اس طرح کے نہیں جن کے پاؤں پھسلتے رہتے ہیں (بلکہ اپنی بات اور عزم پر ثابت قدم ہوں) -

دُوْنَ جَسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيْقًا ذَادَحْضٍ - جہنم کے پل کے پاس ایک پھسلوان رستہ ہے -

لَاتَزَالُ تَاْتِيْنَا بِهَنَةٍ تَدْحَضُ بِهَا فِيْ بَوْلِكَ - (یہ معاویہؓ نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا) تم ہمیشہ ایک نہ ایک بات ہمارے پاس لے کر آتے ہو اور اپنے پیشاب ہی میں اس کی وجہ سے پھسلتے ہو (ایک روایت میں تَدْحَصُ ہے صاد مہملہ سے یعنی اپنے ہی پاؤں سے اس کو کریدتے ہو -)

فَدَاحَضَتِ التِّلَاعَ - اس بارش نے ٹیلوں کو پھسلوان بنادیا -

كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَ الدَّحْضِ یا وَ الدَّحَضِ - مجھ کو برا معلوم ہوا کہ میں کیچڑ اور پھسلاہٹ میں تم کو نکالوں -

خُذْنِيْ مِنْ دَحْضِ الْمَزَلَّةِ - مجھ کو پھسلویں کے پھسلاہٹ میں پکڑ لے (یعنی شیطان کے فریب سے بچا کر گناہ میں نہ پڑنے دے میری دستگیری کر) -

اَلْحَجُّ مُدْحِضَةٌ - حج گناہ کو پھسلا دیتا ہے، اس کو مٹا دیتا ہے -

وَ اِنْ تَدْحَضِ الْقَدَمُ - اگر پاؤں پھسل جائے -

دَحْقٌ - ہانکنا، دور کرنا، جننا، قاصر ہونا -

اَدْحَرُ وَ اَدْحَقُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ - (ترجمہ دحر میں گزر چکا -)

عَمَدْتُمْ اِلٰى دَحِيْقِ قَوْمٍ فَاَجَرْتُمُوْهُ - تم نے ایک قوم کے نکالے ہوئے پر توجہ کی اس کو اپنے ملک میں پناہ دی (یہ عرب کے قبائل نے انصار سے کہا) -

سَيَظْهَرُ بَعْدِيْ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مُنْدَحِقُ الْبُطْنِ - (حضرت علیؓ نے کہا) میرے بعد تم پر ایک ایسا شخص حاکم ہوگا جس کا پیٹ کشادہ ہے (بڑا کھاؤ مراد معاویہ ہیں) -

دَاحِقٌ - غضب ناک اور احمق کو بھی کہتے ہیں، ایک قسم کی زرد کھجور کو بھی -

دَحْلٌ - کنوئیں کے اطراف میں کھودنا، خیمہ کے ایک کونے میں ہو جانا، دور ہو جانا، بھاگنا، چھپ جانا، ڈرنا، نقب جس کا منہ باہر سے تنگ ہو اور اندر سے کشادہ ہو -

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ لَا تَدْحَلْ فَقَدْ اٰمَنَهُ - (حضرت عمرؓ کا پروانہ آیا اس میں یہ لکھا تھا) ایک شخص نے دوسرے شخص سے کہا مت بھاگ تو گویا اس کو امان دی (رہبری نے کہا لا تدحل کے معنی نبطی زبان میں مت ڈر) -

اَفَاُدْخِلُ الْمِبْوَلَةَ مَعِيْ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ وَ ادْحَلْ فِي الْكِسْرِ - (ایک شخص نے ابوہریرہؓ سے کہا میں سرد مزاج والا آدمی ہوں) اگر پیشاب کے لئے باہر نکلوں تو ہوا لگ جاتی ہے سردی ہو جاتی ہے کیا میں پیشاب کا ظرف اپنے ساتھ کوٹھری میں لے جاؤں، انھوں نے کہا ہاں اور ڈیرے کے ایک کونے میں گھس جا جیسے سوراخ میں گھستا ہے (ایک روایت میں وَادْحُ لَهَا فِي الْكِسْرِ ہے - یعنی ڈیرے کے ایک کونے میں کشادہ مقام میں اس کو رکھ لے - محیط میں ہے کہ دَحْلٌ کی جمع اَدْحُلٌ اور اَدْحَالٌ اور دِحَالٌ اور دُحُوْلٌ اور دُحْلَانٌ آئی ہے) -

دَحْلَاءُ - تنگ منہ کا کنواں -

دَحْلَةٌ - کنواں -

دَحْمٌ - زور سے دھکیلنا، نکاح کرنا، زور سے جماع کرنا -

هَلْ يَتَنَاكَحُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ دَحْمًا دَحْمًا - (آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا) بہشت والے نکاح

کریں گے؟ فرمایا ہاں خوب خوب نکاح کریں گے یا خوب خوب عورتوں سے لگیں گے-

اِنَّمَا تَدْحَمُوْنَهُنَّ دَحْمًا- تم عورتوں سے بہشت میں خوب لگو گے (ان سے صحبت کرو گے) بہشت میں اور کام ہی کیا ہے عیش وعشرت کھانا پینا جماع کرنا یا کبھی کبھی اپنی مالک حقیقی کا دیدار کرنا جو سب لذتوں سے بڑھ کر ہوگا- اب یہ جوانجیل مقدس میں ہے کہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی' اس کا مطلب یہ ہے کہ بہشت میں جانے سے پہلے جب تک میدان محشر میں رہیں گے-)

دَحْمَسٌ- کالا سیاہ سرکہ کی مشک' سخت گندم گوں موٹا آدمی دِحْمِسٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

دُحْمُسٌ- تاریک-

دُحْمُسَانٌ- احمق-

فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ دَحْمَسَةٍ- اندھیری تاریک رات میں-

وَفِيْهِ رَجُلٌ دُحْمُسَانٌ- ان میں ایک کا ناموٹا آدمی تھا-

دَحْنٌ- پیٹ بڑا اور قد چھوٹا ہونا-

دَحِنٌ- مکار' خبیث' ٹھگنا' پیٹو-

خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ دَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهٗ بِنَعْمَانِ السَّحَابِ- اللہ تعالیٰ نے آدم کو دحناء کی مٹی سے پیدا کیا- (دحنا ایک سرزمین کا نام ہے) ایک روایت میں دَجْنَاءَ ہے جیم معجمہ سے' اور ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا نعمان سحاب میں (جو ایک وادی یا پہاڑ کا نام ہے)-

دَحْوٌ- بڑا ہو کر نیچے لٹکنا' پھیلانا' جماع' دور کرنا-

اَللّٰهُمَّ يَا دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ- یا اللہ پھیلانے والے ان چیزوں کے جو پھیلائی گئی ہیں (جیسے زمین وغیرہ) ایک روایت میں دَاحِيَ الْمَدْحِيَّاتِ ہے-

لَاتَكُوْنُوْا كَقَيْضِ بَيْضٍ فِيْ اَدَاحِيَّ- ایسے مت ہو جیسے انڈے کا چھلکہ کھلے میدان میں (اصل میں اَدَاحِيّ جمع ہے اُدْحِيّ کی وہ مقام ہے جہاں شتر مرغ انڈا دیتا ہے اس کی عادت ہے کہ میدان کو پاؤں سے صاف کرتا ہے پھر وہاں انڈے دیتا ہے)

فَدَحَا السَّيْلُ فِيْهِ بِالْبَطْحَاءِ- سیلاب نے وہاں کنکریاں لاکر ڈالیں-

كُنْتُ اُلَاعِبُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِالْمَدَاحِيْ- میں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے ہاتھ مداحی سے کھیلتا (مداحی چھوٹے چھوٹے پتھر گول کی گٹھلی کے برابر' عرب لوگ کیا کرتے ایک گڑھا کھودتے اور یہ پتھر مارتے اگر پتھر گڑھے کے اندر گیا جب تو جیتے ورنہ ہارے)-

سُئِلَ عَنِ الدَّحْوِ بِالْحِجَارَةِ فَقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ- سعید بن مسیب سے پوچھا گیا پتھر پھینکنے کا کھیل اچھا ہے انھوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں (بلکہ ایک قسم کی مشق ہے جو بعض وقت کام آتی ہے مگر یہ مشق ایسے مقام پر کرنا چاہیے جہاں کسی کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو)-

كَانَ جِبْرِيْلُ يَاْتِيْهِ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ- حضرت جبریل آنحضرت ﷺ کے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے (وہ ایک خوبصورت صحابی تھے)-

دِحْيَةُ- فوج کا آفیسر-

يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْمَعْمُوْرَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ دِحْيَةٍ مَعَ كُلِّ دِحْيَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ- بیت المعمور میں (جو آسمان کا کعبہ ہے) ہرروز ہزار ہزار سردار داخل ہوتے ہیں' ہر سردار کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں- (تو ہرروز چار ارب نوے کروڑ فرشتے وہاں جاتے ہیں)-

يَوْمَ دَحْوِ الْاَرْضِ- زمین پھیلانے کے دن (پچیس ۲۵ ذیقعد امام رضا علیہ السلام اس دن روزہ سے تھے- فرمایا یہ وہ دن ہے جس دن رحمت پھیلائی گئی یہاں یہ اشکال نہ ہوگا کہ آسمان زمین چھ دن میں پیدا ہوئے ہیں- پھر ۲۵ تاریخ کہاں سے آئی کیونکہ زمین پیدا ہونے کے کئی دن بعد پھیلائی گئی ہے)-

ثُمَّ دَحَا الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهٖ- پھر زمین کو کعبے کے تلے سے پھیلایا-

اَخَذَهٗ ثُمَّ دَحَابِهٖ-اس کو پکڑ کر پھینک دیا-

باب الدال مع الخاء

دَخٌّ یا دُخٌّ-دھواں جیسے دُخَانٌ ہے-

خَبَأْتُ لَکَ خَبِیْئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ-آنحضرت ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا جس کو آپ گمان کرتے تھے کہ شاید دجال یہی ہو) میں نے تیرے لئے (دل میں) ایک بات چھپائی ہے (آپ نے دل میں اس آیت کا خیال کیا یوم تاتی السّماء بدخان مّبین) ابن صیاد نے کہ وہ درخ ہے (کمبخت پوری آیت نہ بتلا سکا اڑا اڑ کر بتلا دیا جیسے کاہنوں اور نجومیوں کی عادت ہوتی ہے' شاید آپ نے دل میں یہ آیت پڑھی ہوگی یا چپکے سے کسی صحابی کو سنائی ہوگی شیطان نے اس کو اڑا لیا اور ابن صیاد کو خبر کر دی-اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو شیطان اور جن کے وجود سے منکر ہیں اور ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اولیاء اللہ کو اپنے مریدوں کے دلی حالات معلوم نہیں ہو سکتے اس لئے کہ جب ابن صیاد نے ادھوری ہی سہی دل کی بات بتلا دی تو اگر اولیاؤ اللہ کو اللہ تعالٰے کے بتلانے سے کسی کے دل کا حال معلوم ہو جائے تو مقام تعجب نہیں-[1] حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے ایک نصرانی مسلمان بن کر آیا اور اس حدیث کا مطلب پوچھا اتقوا فراسة المومنین[2] الحدیث آپ اس کو تنہائی میں لے گئے اور فرمایا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو نصرانیت سے توبہ کرے اور صدق دل سے مسلمان ہو جائے وہ یہ کرامت دیکھ کر فوراً مسلمان ہو گیا-

دَخْرٌ یا دُخُوْرٌ-چھوٹا ہونا' ذلیل اور خوار ہونا-

سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ-قریب ہے کہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے-

دَخْسٌ-گاڑنا' گھسیڑنا-

فَدَخَسَ بِیَدِهٖ حَتّٰی تَوَارَتْ اِلَی الْاِبِطِ-آپ نے اپنا ہاتھ اس کے کھال میں بغل تک گھسیڑ دیا-(ایک روایت میں فَدَحَسَ ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

دَخْلٌ یا دُخُوْلٌ یا مَدْخَلٌ-اندر آنا' آمدنی' بیماری' عیب-

دَخَلٌ-عقل یا جسم کی خرابی' مکر' فریب' عیب-

دِخْلَةٌ-آدمی کا باطن-

دَخِیْلٌ-وہ کلمہ جو دوسری زبان کا ہو اور عربوں میں مستعمل ہو گیا ہو-

اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ فَاِنَّهٗ لَایَدْرِیْ مَاخَلَفَهٗ عَلَیْهِ-جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر سونے کے لئے) جائے تو اس کو اپنی تہبند کے اندر کے کنارے سے (جو بدن سے ملا رہتا ہے) تین بار جھٹک لے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے پیچھے بچھونے پر کیا چیز آ گئی (شاید کوئی زہریلا جانور آ کر بیٹھ گیا ہو)-

یَغْسِلُ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ-وہ اپنی تہبند کا اندر کا کنارہ دھوئے یعنی جس کی نظر لگی ہو-بعض نے کہا یہاں داخلة الازار سے اس کا جسم مراد ہے یا سرین یا شرمگاہ-)

کُنْتُ اَرٰی اِسْلَامَهٗ مَدْخُوْلًا-میں تو اس کا اسلام عیب دار دیکھتا تھا (یعنی اس میں نفاق سمجھتا تھا)-

اِذَا بَلَغَ بَنُوْ اَبِی الْعَاصِ ثَلَاثِیْنَ کَانَ دِیْنُ اللّٰهِ دَخَلًا وَعِبَادُ اللّٰهِ خَوَلًا-جب بنی امیہ کی سلطنت پر تیس برس گزر جائیں گے تو اللہ کا دین عیب دار ہو جائے گا (اس میں خلاف سنت باتیں شریک کر لیں گے) اور اللہ کے بندے غلام لونڈی بنیں گے-

دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِی الْحَجِّ-عمرہ حج میں شریک ہو گیا (یعنی عمرے کا وجوب حج کی فرضیت سے جاتا رہا) بعض نے کہا عمرے کے افعال حج میں شریک ہو گئے یعنی جب قران کرے تو

---

[1] اللہ تعالیٰ صرف اپنے انبیاء کو پوشیدہ بات کی وحی کرتا ہے اور وہ بھی جب مشیت ہو البتہ بسا اوقات نیک لوگوں کے دلوں میں اچھی بات کا القاء کر دیتا ہے جسے الہام کہتے ہیں-(م)

[2] مؤمن کی فراست سے بچو-(م)

ایک یہ طواف اور سعی حج اور عمرہ حج کے دنوں میں بھی ہو سکتا ہے' دور جاہلیت والوں کا رد کیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کرنا ناجائز جانتے تھے۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر سکتے ہیں۔

مِنْ دُخْلَةِ الرَّحِمِ - قریبی ناطہ والوں میں سے۔

اِنَّ مِنَ النِّفَاقِ اِخْتِلَافُ الْمُدْخَلِ وَالْمُخْرَجِ - یہ بھی ایک طرح کا نفاق ہے کہ آدمی کے آمدنی اور خرچ میں فرق ہو (آمدنی سے زیادہ خرچ کرے کیونکہ ایسی صورت میں قرض لینا پڑے گا اور لوگوں سے جھوٹ بولے گا' فریب کرے گا یہ سب نفاق کی خصلتیں ہیں)۔

لَا تُؤْذِيْهِ فَاِنَّهُ دَخِيْلٌ عِنْدَكِ - (جب مومن کو اس کی شریر عورت تکلیف دیتی ہے تو بہشت کی حوریں کہتی ہیں) ارے اس کو مت ستا وہ تیرا مہمان ہے (چند روز کے لئے تیرے پاس آیا ہے ہمیشہ کے لئے تو ہمارے پاس رہنا ہے)۔

وَكَانَ لَنَا جَارًا اَوْ دَخِيْلًا اَوْ رَبِيْطًا - وہ ہمارا پڑوسی یا ہم صحبت یا ملازم تھا۔

فَدُخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمٍ - ہمارے پاس گوشت لایا گیا۔

وَاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ - تھوڑے اونٹ یا تھوڑی بکریوں والوں کو اندر آنے دے (یعنی محفوظ رمنہ میں ان کو چرانے سے مت روک)۔

مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ - جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ بہشت میں جائے گا (خواہ بلا عذاب یا چند روز عذاب پا کر)۔ (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف توحید بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے گو اور اصول اسلام کا انکار کرتا ہو بلکہ مطلب یہ ہے کہ توحید سب شرائط کے ساتھ باعث دخول بہشت ہے اگر کوئی پیغمبر کا انکار کرتا ہو تو گویا اس نے اللہ کا انکار کیا اور اللہ کی تصدیق میں اس کے پیغمبر کی تصدیق بھی شامل ہے اسی طرح سب ضروریات دین۔ بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جن کو کسی پیغمبر کی دعوت نہیں پہنچی صرف توحید کے اعتقاد پر مرے' بیشک ایسے لوگ تو ضرور بہشت میں جائیں گے کیونکہ وہ معذور تھے اور پروردگار بغیر پیغمبر بھیجے عذاب نہیں کرتا جیسے دوسری آیت میں ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔[1] بعض نے کہا صرف خدا کو واحد جاننے والے بھی کسی نہ کسی دن دوزخ سے نجات پائیں گے گو مدت دراز کے بعد ہی سہی اور ہمیشہ کے لئے دوزخ میں وہی رہیں گے جو مشرک اور منافق رہ کر مریں۔ واللہ اعلم)۔

فَوَلَجْتُ دَاخِلًا لَهُمْ - میں ان کے ایک اندرونی مکان میں گھس گیا۔

كَيْفَ الدُّخُوْلُ - دخول کیوں کر ہوگا (امام ابوحنیفہ اور امام احمد کہتے ہیں کہ جب عورت مرد میں خلوت صحیحہ ہوئی تو دخول کا حکم دیا جائے گا (یعنی پورا مہر مرد کو دینا ہوگا) اور امام مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ جب مرد عورت سے جماع کر لے اس وقت پورا مہر واجب ہوگا اگر خلوت صحیحہ ہوئی لیکن مرد نے صحبت نہ کی اور طلاق دے دی تو نصف مہر دینا ہوگا)۔

لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا - اگر کہیں اس آگ میں (اپنے سردار کے کہنے پر) گھس جاتے تو پھر کبھی آگ سے (دوزخ سے) نہ نکلتے ہمیشہ اس میں رہتے۔ اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ مسلمان بادشاہ اور سردار کی بھی اطاعت اسی حد تک لازم ہے کہ وہ کام خلاف شرع نہ ہو اگر خلاف شرع ہو تو ہرگز اطاعت نہ کرے جیسے دوسری حدیث میں ہے لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ اور بڑا بیوقوف ہے وہ شخص جو ہر کام میں خواہ وہ خلاف شرع ہو حکام کی اطاعت لازم جانتا ہے' انہی بیوقوفوں نے تو امام حسین علیہ السلام کو باغی قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں یزید حاکم اور خلیفہ وقت تھا اس کی اطاعت امام حسین پر لازم تھی' یہ لوگ کہتے ہیں انما قتل الحسین بسیف جدہ۔[2] اور سب سے بڑھ کر احمق اور جاہل وہ شخص ہے جو بادشاہی قوانین کو رعایا کے حق میں شریعت سمجھتا ہے گو وہ قوانین

---

[1] ہم رسول بھیجنے تک عذاب نہیں دیتے۔ (م)

[2] حسین اپنے نانا کی تلوار سے شہید ہوئے۔ (م)

شرع کے خلاف ہوں معاذ اللہ ایسا شخص بالاتفاق کافر اور زمرۂ اہل اسلام سے خارج ہے- بات یہ ہے کہ ہر آدمی کو دو معاملے درپیش ہیں ایک تو فیما بینه و بین الناس تو دنیاوی امور ہیں بادشاہ کی اطاعت کرنا ضروری ہے اور ایک فیما بینه و بین اللّٰه اس میں قرآن و حدیث کی پیروی لازم ہے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے فرمایا جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو پروردگار کا ہے وہ پروردگار کو دو)-

فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا- میں پردے میں اس کے پاس چلا گیا (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کا جسم دیکھا)-

اَوْ اُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ- یا میں اس کو بہشت میں لے جاؤں گا- (یعنی مرتے ہی)- (کیونکہ شہید اللہ کے پاس زندہ ہے وہ مرتے ہی بہشت کی سیر کرتے ہیں یا مطلب یہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء اور صدیقین اور مقربین کے ساتھ بلا حساب و کتاب بہشت میں لے جاؤں گا)-

لَا يَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ- فرشتے اس کوٹھری میں نہیں جاتے جس میں (جاندار کی) مورت ہو یا کتا یا جنبی (جس کو نہانے کی حاجت ہو) مطلب یہ ہے کہ رحمت اور برکت کے فرشتے وہاں نہیں جاتے یا جو فرشتے مومنوں کی الفت اور محبت سے ان کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں لیکن کراماً کاتبین فرشتے وہ تو اچھے اور برے کسی مقام میں آدمی سے جدا نہیں ہوتے- اسی طرح وہ فرشتے جو حکم پر مامور ہیں مثلاً جان نکالنے والے عذاب لانے والے وہ تو ضرور ہر جگہ جا کر تعمیل حکم کریں گے- مجمع البحار میں ہے کہ کتوں میں سے کھیت کا کتا اور ریوڑ کا کتا مستثنیٰ ہے اور جنبی سے وہ جنبی مراد ہے جو نہانے میں اتنی سستی کرے کہ نماز کا وقت گزر جائے اور اپنی عادت ایسی ہی کر لے اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بھی بعض اوقات جنابت سے رہتے اور سب عورتوں کے پاس جا کر ایک مرتبہ غسل فرما لیتے-

فَسَاَلَهُ عَنْ مَدْخَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَخْرَجِهٖ وَمَجْلِسِهٖ- پھر ان سے یہ پوچھا کہ آنحضرت ﷺ کا طریقہ گھر میں گھستے وقت اور نکلتے وقت اور بیٹھتے وقت کیا تھا-

سَاَلْتُ اَبِيْ عَنْ دُخُوْلِهٖ- اپنے باپ سے میں نے ان کے داخل ہونے کا وقت پوچھا-

وَسِّعْ مَدْخَلَهٗ- اس کی قبر کشادہ کر دے-

اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ یا اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ- جب میت کو قبر میں رکھتے' یا میت قبر میں رکھی جاتی-

اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ- مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے-

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اَحَدٌ بِعَمَلِهٖ- کوئی شخص اپنے اعمال کے وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا (بلکہ پروردگار کے فضل و کرم اور رحمت کی وجہ سے اب یہ حدیث اس آیت ادخلوا الجنّة بما كنتم تعملون[1] کے خلاف نہ ہو گی کیونکہ آیت میں با معاوضہ کے لئے ہے نہ سببیت کے لئے اور حدیث میں سببیت کے لئے تو نیک اعمال کا معاوضہ بہشت ہے مگر جب اللہ چاہے اس کا فضل و کرم ہو ورنہ نیک اعمال بھی بے کار ہوں گے)-

كُلُّ دَخِيْلٍ فِي الْقُعُوْدِ- معاملات میں ایک بیرونی بات جو داخل کی گئی ہو-

لَاتَدْخُلْ عَلَيَّ- (ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے کھانے میں شریک ہوا اور بہت سا کھانا کھا گیا عبداللہؓ نے کہا) اب میرے پاس نہ آئیو کیونکہ انھوں نے اس کی صحبت مکروہ جانی اس لئے کہ ایسی پرخوری کافروں کی خصلت ہے' دوسرا یہ کہ اس کے ایک کا کھانا دوسرے کئی مسکینوں کو کفایت کرتا تھا)-

اِذًا يُدْخَلُ عَلَيْهِمْ- جب تو عورت کے کنبہ والوں پر عیب لگے گا (اگر مرد اپنی عورت کو غسل دے)-

وَهُوَ لَايَعْلَمُ دُخْلَةَ اَمْرِهَا- وہ اس کا اندرونی حال نہیں جانتا تھا-

دَخْنٌ اور دُخُوْنٌ- دھواں نکلنا-

---

[1] اپنے اعمال کے عوض جنت میں داخل ہو جاؤ- (م)

دَخَنٌ - دھوئیں دار ہونا' بدخلق' خبیث ہونا' فساد' تیرہ رنگ مائل بہ سیاہی ہونا-

دُخْنَةٌ - دھواں دھار ہونا-

اِنَّہٗ ذَکَرَ فِتْنَةً فَقَالَ دَخَنُھَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ - آنحضرت ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا (جو آپ کی امت میں ہوگا) اس کا ظہور ایک شخص کے قدموں تلے سے ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا (یعنی وہ اپنے آپ کو سید کہے گا) اور میرا امت میں فساد عظیم پھیلائے گا- دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ ہرگز میرے لوگوں (اہل بیت) میں سے نہیں ہے- میرے لوگ وہی ہیں جو پرہیز گار' ایماندار شریعت کے پیرو ہوں- ایک روایت میں یوں ہے کہ اس فتنہ میں صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر' شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر- میں کہتا ہوں یہ فتنہ وہی ہے جو ایک جنٹلمین سید نے دین محمدی میں نکالا ہزاروں مسلمانوں کو قرآن و حدیث سے برگشتہ اور ملحد بنا دیا یہ شخص اپنے آپ کو سید کہتا تھا- فرشتوں' جن اور شیطان کے وجود کا وہ منکر تھا' آسمان کے وجود کا بھی انکار کرتا تھا اور باطنیہ کی طرح نصوص قطعیہ کی تاویل و تحریف اس کا شیوہ تھا' معجزات کو شعبدات کی جنس سے خیال کرتا تھا میں اس شخص سے ایک ہی بار ملا تھا اور ایک ہی گفتگو میں میں نے اس کا مبلغ علم دریافت کر لیا تھا نہ وہ علوم عربیہ میں ایک مشرقی مولوی اور عالم تھا نہ انگریزی جرمنی فرانسیسی میں وہ ایک مغربی ڈاکٹر یا پروفیسر تھا بلکہ دونوں طرف کے علوم سے عاری صرف طلاقت لسانی رکھتا تھا- اردو نگاری میں بے شک مشاق اور ماہر تھا جاہلوں کو دام تزویر میں لانا' ان کی عقائد ایمانی کو متزلزل کر دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا- اب تک اس کے معتقدین اور ثنا خواں ملک ہند میں صدہا ہزارہا موجود ہیں اور اس کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور اسلام کا رفارمر جانتے ہیں)-

ھُدْنَةٌ عَلٰی دَخَنٍ - امن تو ہوگا مگر اندرونی خرابی کے ساتھ (یہ اس زمانہ کی حکومتوں کی طرف اشارہ ہے ظاہر میں امن اور صلح ہے' کشت وخون اور فساد کا بالکل انسداد ہے مگر دلوں کی خرابی بڑھ رہی ہے' ایمان کے بدلے کفر و الحاد' خلوص کے عوض ریا اور نفاق- امانت کے بدل خیانت دلوں میں سما رہی ہے- اللہ ان سب فسادوں سے سچے مومنوں کو بچائے رکھے اور ہمارا اور سب سچے مومنوں کا خاتمہ بالخیر کرے آمین)-

نَعَمْ وَفِیْہِ دَخَنٌ - کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہوگی؟ فرمایا ہاں لیکن اس میں ذرا خرابی کی ملونی ہوگی (خالص بھلائی نہ ہوگی) (لوگوں نے کہا ہے کہ برائی سے حضرت عثمانؓ کے قتل کا زمانہ اور بھلائی سے حضرت علیؓ کا زمانہ مراد ہے برائی سے خوارج کا وجود- میں کہتا ہوں کہ بھلائی کے زمانہ سے مراد صحابہؓ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ ہے- جب خالص کتاب وسنت پر عمل ہوتا تھا- پھر برائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب کتاب وسنت کے طرف سے لوگوں نے بالکل منہ موڑ لیا اور مجتہدین کی تقلید اندھا دھند ساری دنیا میں پھیل گئی پھر بھلائی سے وہ زمانہ مراد ہے جب حدیث والوں کو اللہ نے دوبارہ زور دیا- حدیث کی اشاعت ہوئی حدیث کی کتابوں کا ترجمہ کیا گیا- حدیث پر عمل دوبارہ شروع ہوا- یعنی ہمارا زمانہ لیکن اس میں ایک ذرا سی برائی بھی ملی ہوئی ہے کیا معنے؟ بعض اہل حدیث بظاہر تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر حکام وقت کی خوشامد سے حق باتوں کا اظہار نہیں کرتے- بعض کیا کرتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں صحابہؓ اور سلف صالحین کا طریقہ چھوڑ کر نئے نئے معانی اور مطالب اپنی خواہش نفس کے موافق نکال لیتے ہیں گویا ترک تقلید کے انھوں نے یہ معنی سمجھے ہیں کہ احادیث اور آثار صحابہؓ اور تابعین کی بھی تقلید ضروری نہیں ہے جس طرح چاہو قرآن کی تفسیر کر لو- بعض اگلے اماموں اور مجتہدین اور پیشوایان دین پر جیسے امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ ہیں طعن و تشنیع کرتے ہیں- بعض اولیاء اللہ کے تذلیل اور توہین کرتے ہیں- بعض شرک و بدعت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جادہ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں' مسلمانوں کو ذرا ذرا سے مکروہ یا حرام کاموں کے ارتکاب پر کافر' مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں یہی برائی ہے جو اس بھلائی میں ملی ہوئی ہے- بعض اہل حدیث ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کی تقلید سے تو بھاگے لیکن اب ابن تیمیہ' ابن قیم' شوکانی اور مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی'

نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تقلید اندھادھند کرتے ہیں- ان کی مثال ایسی ہے فرّمن المطر وقام تحت المیزاب یاصلت علی الاسعد ویلت عن النقذ-

یَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ کَهَیْئَةِ الدُّخَانِ- زمین سے دھوئیں کی طرح ایک چیز نکلتی ہے (یہ بھوک کی شدت سے ان کی آنکھوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا' آسمان دھوئیں کی طرح دکھائی دیتا تھا)-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ جَوْهَرًا ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْهِ نَظَرَ الْهَیْبَةِ فَذَابَتْ اَجْزَاؤُهُ ثُمَّ ارْتَفَعَ مِنْهُ بُخَارٌ کَالدُّخَانِ فَخَلَقَ مِنْهُ السَّمٰوٰتِ فَظَهَرَ عَلٰی وَجْهِ الْمَاءِ زَبَدٌ خَلَقَ مِنْهُ الْاَرْضَ ثُمَّ اَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ- اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کیا پھر ہیبت کی نگاہ اس پر ڈالی تو وہ گل گیا اس میں سے ایک بخارا اٹھا دھوئیں کی طرح' اس سے آسمان بنے اور پانی پر کف جما اس سے زمین بنائی پھر پہاڑ اس میں گاڑے-

باب الدّال مع الدّال

دَدٌ-کھیل کود' مدت-

دَدِدٌ-کھیل کرنے والا-

مَا اَنَا مِنْ دَدٍ وَلَا الدَّدُ مِنِّیْ- میں کھیل کود کرنے والا نہیں نہ کھیل کود میرا کام ہے (اب دَدٌ کی اصل دَدَیٌ تھی یا دَدُنٌ یا یا نون محذوف ہو گیا اور کبھی پورا استعمال کیا جاتا ہے- دَدًی نَدًی کی طرح-)

باب الدّال مع الرّاء

دَرْأٌ یا دَرْأَةٌ- دفع کرنا' ہٹانا' ہانکنا' ناگہاں نمود ہونا' روشن ہونا' پھیلانا' چمکنا-

مُدَارَاةٌ- ظاہر میں خاطر داری کرنا جیسے مُدَاجَاةٌ اور مُخَاتَلَةٌ ہے-

اِدْرَؤُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ-شرعی حدوں کو شبہوں سے دفع کرو (سبحان اللہ کیا عمدہ قانون کی تعلیم ہے شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جانا چاہیئے- انگریزی قانون کا بھی ماخذ یہی حدیث ہے اور یہ اس پر مبنی ہے کہ گناہ گار کا سزا سے بچ جانا اتنا معیوب نہیں ہے جتنا بے گناہ کا سزا پانا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْرَاءُ بِکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ- یا اللہ میں تیری مدد سے ان کی دگدگیوں میں دھکا دیتا ہوں (تو ان کے شر کو مجھ سے دور کر دے)-

اِذَا تَدَارَأْتُمْ فِی الطَّرِیْقِ- جب تم رستہ میں اختلاف کرو (کہ کتنا رستہ چھوڑنا چاہیئے)-

کَانَ لَایُدَارِیْ وَلَا یُمَارِیْ- (ایک روایت میں لَایُدَارِیُٔ ہے دونوں طرح مستعمل ہے- بعض نے کہا اختلاف اور جھگڑوں کے معنوں میں مہموز ہے اور ظاہری خاطر دار کے معنوں میں غیر مہموز ہے- یعنی آنحضرت ﷺ جھگڑا اور ٹنٹا نہیں کرتے تھے-

فَمَا زَالَ یُدَارِیُهَا- (آنحضرت ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک چوپایہ (جانور) آیا اس نے آپ کے سامنے سے نکل جانا چاہا) آپ برابر اس کو روکتے اور ہٹاتے رہے- (ایک روایت میں یُدَارِئُهَا ہے)-

صَادَفَ دَرْءُ السَّیْلِ دَرْءٌ یَّدْفَعُهٗ- سیلاب کی ایک موج دوسرے موج کو ہٹاتی ہے- (عرب لوگ کہتے ہیں کہ سَیْلٌ دَرْءٌ جب ناگہانی ایک بہیا آ جائے جس کا گمان نہ ہو)-

دَرَءَ عَلَیْنَا فُلَانٌ- فلاں شخص دفعتہً ہم پر نمودار ہوا-

اِذَا کَانَ الدَّرْءُ مِنْ قِبَلِهَا فَلَا بَاْسَ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْهَا- اگر عورت کی طرف سے شرارت اور سرکشی ہو تو خلع میں اس سے مال لینے میں قباحت نہیں-

اَلسُّلْطٰنُ ذُوْتُدْرَاءٍ- بادشاہ بہادر اور قوت والا ہونا چاہیئے (جو دشمنوں کو دفع کرے' ڈرپوک نہ ہو اپنی ذات سے میدان جنگ میں جائے نہ یہ کہ عورتوں کی طرح اپنی محل میں چھپا رہے اور سپاہیوں کو تصدق کرتا رہے' ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کے بادشاہ ایسے ہی دبڑو گھسڑ و ہو گئے ہیں برخلاف نصاریٰ کے بادشاہوں کے اسی لئے اللہ نے ان کو تقریباً تمام دنیا کی سلطنت دے دی ہے- آنحضرت ﷺ اپنی ذات سے میدان جنگ میں تشریف لے جاتے تھے بڑے بڑے بہادر

صحابہؓ آپ کے آڑ لیتے تھے- آپ دشمنوں کے سامنے رہتے تھے- اوائل میں شاہان روم اور ایران اور افغانستان کا بھی یہی عمل تھا مگر محمد شاہ رنگیلے بادشاہ دہلی اور سلطان عبدالمجید خان والئے روم کے زمانہ سے شہزادے محل میں پرورش پانے لگے آخر جو ہوا سو ہوا- اس وقت سے آج تک روم کے ممالک چھنتے چلے جاتے ہیں اب جو کچھ ملک نصف سے بھی کم باقی رہ گیا ہے وہ بھی چراغ سحری معلوم ہوتا ہے' یہ جزا ہے عیش' کامرانی اور لذت نفسانی کی)-

وَقَدْ كُنْتُ فِي الْقَوْمِ ذَا تُدْرَءٍ فَلَمْ اُعْطَ شَيْئًا وَّلَمْ اُمْنَعِ - (یہ عباس بن مرداس کا شعر ہے) یعنی میں اپنی قوم میں زوردار اور قوت دار تھا مجھ کو کوئی چیز دی نہیں جاتی تھی اور نہ میں کسی سے روکا جاتا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں جو چاہتا وہ اپنے زور کی وجہ سے لے لیتا کوئی میری مقاومت نہیں کر سکتا تھا- اور لوگوں کی طرح نہ تھا کہ کوئی دے تو لوں)-

دَرَءَ جُمْعَةً مِّنْ حَصَا الْمَسْجِدِ وَاَلْقٰى عَلَيْهَا رِدَائَهٗ وَاسْتَلْقٰى - (حضرت عمرؓ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہو کر) مسجد کی کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی (جن کے چبھنے کا خیال تھا) اور چادر بچھا کر اس پر چت لیٹ رہے (سبحان اللہ کیا سادگی حالانکہ روم' شام' ایران' مصر' حجاز' نجد' اتنے بڑے ملک کے آپ بادشاہ تھے)-

يَاجَارِيَةُ اِدْرَئِىْ لِىَ الْوِسَادَةَ - اری چھوکری ذرا گدہ تو میرے لئے بچھا دے-

دَرِيْئَةٌ اَمَامَ الْخَيْلِ - چھلا ہے سواروں کے آگے (یعنے وہ چھلا جس کو برچھ سے اٹھا لیتے ہیں) نہایہ میں ہے کہ دَرِيَّةٌ بغیر ہمزہ کے وہ جانور جس کی شکاری آڑ کرتا ہے اس جانور کو چرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے' جنگلی جانور بھی آ کر اس سے مانوس ہو کر اس کے ساتھ چرنے لگتا ہے اس وقت شکاری جا کر غفلت میں اس کا شکار کر لیتا ہے- اس ملک میں پاڑدی (شکاری) پرندوں کا شکار بھی بیل کے آڑ میں کرتے ہیں-

وَلْيُدْرَءْ مَا اسْتَطَاعَ - جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرے-

يَتَدَارَءُ وْنَ فِي الْقُرْاٰنِ - قرآن میں جھگڑا کریں گے ایک آیت کو دوسری آیت سے لڑائیں گے (اور جو اس کے معنی صحابہؓ اور تابعین سے منقول ہیں اس کو نہ لیں گے اپنی رائے سے غلط تفسیر کریں گے)-

بِكَ نَدْرَءُ فِيْ نُحُوْرِهِمْ - تیری مار ہم ان کے سینوں میں لگاتے ہیں (یعنی دگدگیوں میں جہاں پر اونٹ کا نحر کرتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ تو ان کو ہم پر سے ہٹا دے' ان کے شر سے ہم کو بچا دے)-

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّتَدَارَءَ - قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ امامت سے بھاگیں گے ایک دوسرے کو کہے گا تم امامت کرو میں امامت کے لائق نہیں (کیونکہ نماز کے مسائل سے ناواقف اور جاہل ہوں گے یہ زمانہ بھی گزر گیا- اب اس سے بدتر زمانہ آیا ہے- امام اس شخص کو بناتے ہیں جو اجہل خلق اللہ ہو نہ قرآن صحیح پڑھ سکے نہ خطبہ حالانکہ حدیث میں ہے تمہاری امامت وہ لوگ کریں جو تم میں بہتر ہوں یعنی قرآن کے قاری اور عالم فاضل ہوں' بعض علماء کا یہ قول ہے کہ اگر جماعت میں کوئی عالم فاضل موجود ہے اور لوگوں نے اس سے کم درجہ والے کو امام کیا تو کسی کی نماز صحیح نہ ہو گی)-

لَايَقْطَعُ صَلٰوةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَّلٰكِنْ اِدْرَءُ وْا مَا اسْتَطَعْتُمْ - مسلمان کی نماز کسی چیز کے سامنے نکل جانے سے نہیں ٹوٹتی لیکن جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرو-

يَتَدَارَءُ وْنَ الْحَدِيْثَ - اللہ کے کلام کو ایک دوسرے سے لڑائیں گے (ان کو ناسخ منسوخ کی پہچان نہ ہوئی یا صحیح تفسیر جو صحابہؓ اور تابعین سے ماثور ہے اس سے ناواقف ہوں گے) (ہمارے زمانہ میں بعض بے وقوف ایسے پیدا ہوئے جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں نسخ نہیں ہو سکتا حالانکہ خود قرآن میں موجود ہے مَاننسخ مِنْ اٰية اوننسها الآيه[1] اور بعض

[1] جس آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں اس سے بہتر یا اس جیسی دوسری لے آتے ہیں- (م)

آیتیں بالاتفاق منسوخ ہیں- جیسے ترک قتال کی آیتیں جو فرضیت جہاد سے پہلے اتری ہیں- اسی طرح یہ آیت قدموا بین یدی نجوکم صدقة- اسی طرح یہ آیت کتب علیکم الوصیة للوالدین والاقربین بالمعروف حقا علی المتقین- اسی طرح یہ آیت فامسکوھما فی البیوت-

اُمِرْتُ بِمُدَارَاةِ النَّاسِ - مجھ کو لوگوں کی خاطر داری کرنے کا حکم ہوا- یعنی ہر ایک سے حسن خلق اور خندہ روئی کے ساتھ پیش آنے کا- ع

آسایش و دگیتی تفسیراین دو حرف ست
بادوستاں تلطف بادشمناں مدارا[1]

رَاسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ مُدَارَاةُ النَّاسِ - ایمان کے بعد عقل مندی کا بڑا کام یہ ہے کہ لوگوں کی مدارات کرے دل جوئی اور خوش خلقی کے ساتھ ان سے پیش آئے' شیرین کلامی اپنا شیوہ رکھے' دوست دشمن کے ساتھ نرمی اور ملایمت سے بات کرے-

دَرَبٌ یادُرْبَةٌ - عادت کر لینا' خوگر ہو جانا' ماہر ہونا-

لَا تَزَالُوْنَ تَهْزِمُوْنَ الرُّوْمَ فَاِذَا صَارُوْا اِلَی التَّدْرِیْبِ وَقَفَتِ الْحَرْبُ - تم برابر نصاریٰ کو شکست دیتے رہو گے یہاں تک کہ وہ جب بھاگتے بھاگتے صبر کرنے لگیں گے اور ٹھہر جائیں گے تو لڑائی رک جائے گی (بعض نے تَدْرِیْب کو دروب سے رکھا ہے- یعنی پہاڑوں کے دروں میں چل دیں گے)-

دَرْبٌ - دروازہ' گلی تنگ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے اس کی جمع دِرَابٌ یادُرُوْبٌ آئی ہے-

وَاَدْرَبْنَا - اور ہم روم کی سرزمین میں داخل ہوئے- نہایہ میں ہے کہ روم کے ملک میں جانے کے ہر راستہ کو درب کہتے ہیں- بعض نے کہا دَرْب بسکون راء جو راستہ نافذ نہ ہو اور بفتحہ راء جو نافذ ہو-

فَکَانَتْ نَاقَةً مُدَرَّبَةً - پھر وہ ایک اچھی سدھائی ہوئی سانڈنی ہوگئی (جو دروں اور گلیوں میں سفر کرنے سے مانوس ہوگئی بھڑکنا اور شرارت کرنا چھوڑ دیا)-

دُرْبَةٌ - عادت اور دلیری-

دُرَابَةٌ - عادت-

دَرْجٌ - کاغذ نوشتہ-

دَرَجٌ - راستہ خط کی لپیٹ-

دَرِجَ - اپنے راستے گیا' ترقی کی' ہمیشہ تیتر کا گوشت کھایا-

اَدْرَاجَکَ یَامُنَافِقُ - (ایک منافق آنحضرت ﷺ کی مسجد میں آیا ابوایوبؓ نے اس سے کہا) چل نکل اپنا راستہ لے (جہاں سے آیا ہے وہیں چلا جا) یہ جمع ہے دَرَجٌ کی بمعنے راہ- عرب لوگ کہتے ہیں رَجَعَ اَدْرَاجَه اپنے رستوں میں لوٹ گیا-

تَعَرَّضِیْ مَدَارِجًا وَّ سُوْمِیْ تَعَرُّضَ الْجَوْزَاءِ لِلنُّجُوْمِ هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَاسْتَقِیْمِیْ - (یہ عبداللہ ذی البجادین نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنی سے خطاب کیا) سخت گلیوں اور راستوں سے ادھر ادھر مڑ جا اور چلتی رہ جیسے جوزا ستاروں سے مڑ جاتا ہے- دیکھ یہ ابوالقاسم (ﷺ) تجھ پر سوار ہیں سیدھی رہ (شرارت مت کر)-

لَیْسَ هٰذَا بِعُشِّکِ فَادْرُجِیْ - یہ تیرا گھونسلا نہیں ہے یہاں سے چل دے (یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی اس کام میں لگے جس کو وہ نہیں جانتا یا اس کے شان کے لائق نہیں ہے اس کی طاقت اور لیاقت سے بالاتر ہے یا جب کوئی بے وقت اطمینان سے بیٹھ رہے حالانکہ وقت محنت اور کوشش کرنے کا ہو- میں کہتا ہوں سرسید پر یہی مثل صادق آتی ہے بے شک وہ اردو کے منشی بے بدل اور پالیٹکس مین بڑے ماہر اور کامل تھے لیکن دینی علوم میں ان کو کافی مادہ نہ تھا نہ دنیوی علوم اور فنون یعنی فلسفۂ قدیمہ اور جدیدہ میں ایک بار میں نے

---

[1] دو جہاں کی آسائش کی تفسیر یہ دو حرف ہیں کہ دوستوں کے ساتھ شفقت سے اور دشمنوں کے ساتھ لطف و کرم سے پیش آؤ- (م)

ان سے پوچھا آپ نے دینی مسائل جیسے حشر نشر وجود ملائکہ' جن اور شیطان معجزات وغیرہ میں کیوں بحث کی آپ تو صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی کے خواہاں اور جویاں ہیں آپ کو دینی عقائد میں خلل ڈالنے کی کیا ضرورت داعی ہوئی؟ جواب میں فرمانے لگے میں نے ان عقائد میں اس لئے گفتگو کی کہ اس زمانہ کے تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان فلسفہ جدید حاصل کرنے کے بعد قرآن وحدیث سے بے اعتقاد ہو جاتے ہیں میں نے قرآن کو جہاں تک ہوسکا فلسفہ جدیدہ سے مطابق کر دینا چاہا تاکہ ان نئے مغربی تعلیم یافتہ مسلمانوں کا ایمان قرآن پر قائم رہے- میں نے عرض کیا حقیقت میں یہ بڑا کام ہے- بے ادبی معاف ہو حضور نے مشرقی تعلیم کہاں پائی ہے اور مغربی تعلیم کا پاس کس کالج یا یونیورسٹی سے حاصل کیا ہے کیونکہ یہ اہم کام اسی سے ہوسکتا ہے جو فلسفہ قدیم اور جدید اور سارے دینی علوم میں کافی مہارت رکھتا ہو جیسے وہ ایک مغربی علوم کا ڈاکٹر اور پروفیسر ہو ویسے ہی مشرقی علوم کا بھی پورا عالم اور فاضل ہو- اس پر سرسید صاحب ذرا ترش رو ہوئے میں نے بحث موقوف کرنا مناسب سمجھا اور خاموشی اختیار کی)-

اَمَّا الْمَقْتُوْلُ فَدَرَجَ وَاَمَّا الْقَاتِلُ فَهَلَكَ نَسْلُهٗ فِي الطُّوْفَانِ- (حضرت عمرؓ نے کعب احبار سے پوچھا آدمؑ کے کون سے بیٹے (ہابیل یا قابیل) کی نسل باقی رہی انھوں نے کہا کسی کی بھی نسل نہیں رہی) مقتول یعنی ہابیل تو گزر گیا (لاولد مارا گیا) اور قاتل قابیل کی نسل طوفان میں تباہ ہوگی (اب جتنے آدمی دنیا میں وہ حضرت شیثؑ اور حضرت نوحؑ کی اولاد ہیں)-

كُنَّ يَبْعَثْنَ بِالدِّرَجَةِ يابِالدُّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ- عورتیں حضرت عائشہؓ کے پاس ڈبیہ یا تلیدانی بھیجتیں اس میں روئی ہوتی (جوان کو شرمگاہ میں رکھی ہوتی) دِرَجَۃ جمع دُرج کی اور دُرجہ مؤنث ہے دُرج کا اصل میں دُرج کہتے ہیں اس چتھیڑے کو جو اونٹنی کے فرج میں گھسیڑ کر چند روز اس کی آنکھ اور ناک پر پٹی باندھ دیتے ہیں' اس کو دردزہ کی طرح ایک درد پیدا ہوتا ہے اس وقت اس چیتھڑے کو نکال کر ایک دوسری اونٹنی کے بچہ پر خوب ملتے ہیں اس کے بعد اس کی آنکھ کھولتے ہیں وہ اس بچہ کو سونگھتی ہے اور اپنا بچہ سمجھ کر اس کو پالتی ہے اس پر مہربانی کرتی ہے-

دُرْجه اور دَرَجه- پایہ اور سیڑھی-

فَاَصْبَحَ دَرَجَاتُ الْمَدِيْنَةِ- مدینہ کے بلند اطراف- ایک روایت میں دَوْحَاتُ الْمَدِيْنَةِ ہے یعنی مدینہ کے بڑے بڑے درخت-

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِأَةُ دَرَجَةٍ- بہشت میں سو درجے ہیں (یعنی سو منزلے)-

فَدَرَجَ بُنَيٌّ لَّهَا- ایک چھوٹا بیٹا اس کا ان کے پاس چلا گیا (یعنی خبیبؓ کے پاس)-

مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ- بہشت کے ایک منزل سے لے کر دوسری منزل تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں فاصلہ ہے (یعنی پانچ سو برس کی راہ)-

فَاَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ- اللہ نے ان کے راستہ پر چوکی پہرہ مقرر کر دیا-

فِي دَرَجَتِي- وہ میرے درجہ میں (یعنی بہشت میں میرا ہمسایہ ہوگا)-

رَاٰى رَءُ وْسًا مَّنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجٍ- سروں کو دیکھا جو سیڑھیوں پر نصب تھے-

دَرَجٌ- راستہ اس کی جمع اَدْرَاجٌ اور دَرَجَۃٌ سیڑھی اس کی جمع دَرَجٌ ہے- اس حدیث میں یہی مراد ہے کہ یہ سر خارجیوں یا مرتدوں یا بدعتیوں کے تھے-

فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ- وہ استدراج ہے- استدراج کہتے ہیں گناہ گار یا کافر کو جو دنیا کی ترقی اور بھلائی ہو جائے یا اس کی بات یا خواہش پوری ہو جائے گویا یہ اللہ تعالیٰ کے طرف سے اس کو مہلت دینا ہے جس میں اور زیادہ کفر اور شرارت کرے پھر ایک دم پکڑا جائے- جیسے اس حدیث میں ہے اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَاَذْنَبَ ذَنْبًا اَتْبَعَهٗ بِنِقْمَةٍ وَّ يُذَكِّرُهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا اَنْعَمَهٗ

بِنِعْمَةٍ لِيُنْسِيَهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَ يَتَمَادٰى بِهَا - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس گناہ کے پیچھے ایک سزا لگا دیتا ہے (مثلاً دکھ بیماری نقصان مال وجان وغیرہ) اس کو استغفار یاد دلانے کو (تاکہ وہ اپنے گناہ پر نادم ہو اور حق تعالیٰ سے بخشش چاہے) اور جب کسی بندے کی تباہی چاہتا ہے اور وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اور زیادہ اس کو نعمت اور آسایش دیتا ہے تاکہ استغفار بھلا دے اور وہ اسی غفلت اور غرور میں پڑا رہے-

كَمْ مِنْ مُسْتَدْرِجٍ يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلَيْهِ - کتنے بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ استدراج کرتا ہے ان کا گناہ چھپالیتا ہے ان کو سزا نہیں ملتی-

لَاتَسْتَدْرِجْنَا بِجَهْلِنَا - ہم کو جاہل رکھ کر استدراج میں مت پھنسا-

اَدْرِجْنَا اَدْرَاجَ الْمُكَرَّمِيْنَ - مجھ کو عزت یافتہ لوگوں کے درجے عطا فرما (ترقی درجات کر)-

دَرَجَ الصَّبِيُّ دُرُوْجًا - بچہ ذرا ذرا رینگنے لگا-

اَكْذَبُ مِمَّنْ دَبَّ وَدَرَجَ - سارے زندوں اور مردوں سے بڑھ کر جھوٹا-

اَدْرَجْتُ الْكِتَابَ - میں نے خط لپیٹ دیا-

اَلْمَيِّتُ يُدْرَجُ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ - مردہ تین کپڑوں میں لپیٹا جائے-

اَدْرِجْ صَلٰوتَكَ اِدْرَاجًا - پوچھا اس کا کیا معنی ہے فرمایا رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح کہہ-

وَاَدْرَجَهَا - اور رات کی نماز میں ادراج کیا یعنی ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی-

تُجْعَلُ الْمَوْتٰى شِبْهَ الْمَدْرَجِ ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ وَسَطِهِمْ - مردوں کو رستے کی طرح (سیدھی لائن سے) رکھیں پھر امام نماز جنازہ کے لئے ان کے بیچ میں کھڑا ہو (جب مردے بہت سے ہوں اور الگ الگ ہر ایک پر نماز پڑھنا نہ ہو سکے)-

فَاِنَّهَا مَدَارِجُ السِّبَاعِ - نالوں کے شکم میں رات کو نہ ٹھہرا کر وہ درندوں کے رستے ہیں-

دُرَّاجَه - تیتر-

دَرَدٌ - دانتوں کا گر جانا-

اَدْرَدُ - جس کے دانت گر گئے ہوں- دَرْدَاءُ اس کا مؤنث-

لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُدْرِدَنِيْ - میں نے مسواک کو لازم کرلیا یہاں تک کہ میں ڈرا کہاں میرے دانت گرا دیتی ہے- دوسری روایت میں ہے حَتّٰى خِفْتُ لَاَدْرَدَنَّ - یہاں تک کہ مجھ کو ڈر ہوا میں پوپلا (بے دانت) ہو جاؤں گا-

اَتَجْعَلُوْنَ فِي النَّبِيْذِ الدُّرْدِيَّ قِيْلَ وَمَا الدُّرْدِيُّ قَالَ الرُّوْبَةُ - (امام باقر نے پوچھا) کیا تم نبیذ میں دردی ملاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا دردی کیا؟ آپ نے فرمایا روبہ (یعنی خمیر مادی جو شیرے اور نبیذ پر ڈالتے ہیں تاکہ وہ شراب بن جائے- اصل میں دُرْدِيٌّ تلچھٹ کو کہتے ہیں جو ہر پتلی چیز کے تلے بیٹھ جاتی ہے)-

دُرَيْدُ بْنُ صِمَّةَ - ایک بہادر شخص کا نام ہے جو جاہلیت کے بہادروں میں سے تھا- کہتے ہیں کہ اس نے سو جنگیں لڑیں اور کسی میں شکست نہیں کھائی-

اَبُو الدَّارْدَاءِ - مشہور صحابی ہیں-

دَرْدَرَ - چبایا-

تَدَرْدُرُ - ہلنا، تھل تھل کرنا-

لَهُ ثُدَيَّةٌ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ - اس کا ایک ہاتھ چھوٹی پستان کی طرح تھل تھل کر رہا ہوگا (جیسے گوشت کا لوتھڑا تھل تھل کرتا ہے) اصل میں تَتَدَرْدَرُ تھا ایک تے تخفیف کے لئے گرا دی-

دُرْدُرٌ - دانتوں کا گڑھا (کھڈا) (عرب میں ایک مثل ہے-

اَعْيَيْتِنِيْ بِاُشُرٍ فَكَيْفَ بِدُرْدُرٍ - تو نے مجھ کو جوانی میں تھکا مارا (میری نصیحت قبول نہ کی) تو بھلا اب بڑھاپے میں کیا مانے گا- جب دانت گر کر اس کے کھڈے نمودار ہو گئے

ہیں)۔

دَرْدَرِی - وہ شخص جو بے ضرورت آمد ورفت کرے۔

دَرٌّ - خون دودھ غنیمت دودھ بہت ہونا' خوبی بھلائی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلّٰهِ دَرُّهٗ اس کی بھلائی اور خوبی بہت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ مدح اور دعا کے مقام پر کہتے ہیں۔ اور برائی اور مذمت کے لئے یوں کہتے ہیں لَا دَرَّ دَرُّهٗ۔ اس کی نیکی بہت نہ ہو)۔

نَهٰی عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ - دودھیل جانوروں کے کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (چونکہ ان کے دودھ سے آدمیوں کی پرورش ایک مدت تک ہوسکتی ہے۔ کاٹیں گے تو دو روز میں گوشت کھالیں گے پھر کیا کھائیں گے)۔

لَا یُحْبَسُ دَرُّکُمْ - دودھ والا جانور نہ روکا جائے گا (یعنے زکوٰۃ کے تحصیل دار کے پاس لانے کے لئے یا چرنے سے اس کو نہ روکیں گے اس انتظار میں کہ سب جانور جمع ہوں تو ان کا شمار کرلیا جائے)۔

غَاضَتْ لَهَا الدِّرَّةُ - اس کا دودھ بہنا کم ہوگیا۔

دِرَّہ - بکسرۂ دال کوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

فَعَلَاهَا بِالدِّرَّةِ - اس پر کوڑا اٹھایا مارنے کے لئے۔

اَدِرُّوا لِقْحَةَ الْمُسْلِمِیْنَ - مسلمانوں کی اونٹنی کو دودھیل کرو (یعنی خراج جلد بھیجو یہ حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا تھا)۔

دِیَمًا دِرَرًا - زور زور کے مینہ خوب برسنے والے' یہ جمع ہے دِرَّةٌ کی (عرب لوگ کہتے ہیں لِلسَّحَابِ دِرَّةٌ - ابر خوب برس رہا ہے۔ بعض نے کہا دِرَرٌ بمعنے دَارٌّ ہے جیسے قِیَمٌ بمعنے قَائِمٌ دِیْنًا قِیَمًا میں۔

بَیْنَهُمَا عِرْقٌ یُدِرُّهُ الْغَضَبُ - آنحضرت ﷺ کے دونوں ابرو کے بیچ میں ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت پھول جاتی (اس میں خون بھر جاتا جیسے چھاتی میں دودھ بھر جاتا ہے)۔

رَکِبْتُ حِمَارًا دَرِیْرًا - میں ایک دوڑنے والے گٹھے ہوئے بدن کے گدھے پر سوار ہوا۔

تَلَافَیْتُ اَمْرَکَ حَتّٰی تَرَکْتُهٗ مِثْلَ الْمُدِرِّ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تمہارے کام کا بندوبست کیا یہاں تک کہ اس کو کاتنے والے چرخہ کی طرح کر دیا (جب وہ زور سے کاتا ہے تو چرخہ ٹھہرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارا کام جما دیا اس کو مضبوط کر دیا ورنہ وہ متزلزل تھا)۔ (نہایہ میں ہے قتیبی نے کہا مدر سے چھوکری مراد ہے جب اس کی چھاتیاں گول ہو جائیں ان میں سے دودھ بہنے لگے' مطلب یہ ہے کہ پہلے تمہارا کام ڈھیلا لٹکا ہوا تھا میں نے اس کو درست کر دیا اب وہ سخت اور مضبوط ہوگیا جوان چھوکری کی چھاتی کی طرح جس میں دودھ بھر جاتا ہے)۔

کَمَا تَرَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِیْ اُفُقِ السَّمَاءِ - جیسے موتی کی طرح چمکتے ہوئے ستارے کو آسمان کے کنارے میں دیکھتے ہو (فراء نے کہا کوکب درّی بڑا ستارہ چمکتا ہوا بعض نے کہا پانچ سیاروں میں سے کوئی سیارہ)۔

اِحْدٰی عَیْنَیْهِ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ - دجال کی ایک آنکھ چمکتے ستارے کی طرح ہوگی۔

فَضَرَبَهٗ بِالدِّرَّةِ - اس کو درہ سے مارا (یعنی کوڑے سے)۔

مِدْرَارٌ - بہت برسنے والا۔

اَلْوَدِیُّ یَخْرُجُ مِنْ دَرِیْرَةِ الْبَوْلِ - ودی پیشاب کے بہنے سے نکلتی ہے (ودی وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکل آتا ہے)۔

اِذَا انْقَطَعَتْ دِرَّةُ الْبَوْلِ فَصُبَّ عَلَیْهِ الْمَاءَ - جب پیشاب کی ریزش موقوف ہو جائے تو اس پر پانی بہا' پانی خود قطرے کو بند کر دے گا۔

کَانَ مَعَ عَلِیٍّ دِرَّةٌ لَهَا سَبَّابَتَانِ - حضرت علیؓ کے پاس کوڑا تھا جس میں دو پھندنے تھے۔

کَانَ عَلِیٌّ کُلَّ بُکْرَةٍ یَّطُوْفُ فِیْ اَسْوَاقِ الْکُوْفَةِ سُوْقًا سُوْقًا وَمَعَهُ الدِّرَّةُ عَلٰی عَاتِقِهٖ - حضرت علیؓ ہر صبح کو کوفہ کی ایک ایک بازار میں پھرتے کوڑا کندھے پر لئے ہوئے۔

سَقْیًا دَائِمًا غَزْرُهَا وَاسِعًا دَرُّهَا - ایسا پلانا جس کا

بہاؤ ہمیشہ رہے اور اس کا بہنا کشادہ ہو' خوب سیراب کرتا رہے-

اِجْعَلْ رِزْقِیْ دَارًّا - میری روزی خوب بہتی ہوئی کر دے (یعنی روزانہ برابر ملتی رہے کثرت کے ساتھ)-

وَدَرَّ عُرُوْقُ بَطْنِهٖ - اس کی پیٹ کی رگیں خوب بھری ہوئی تھیں جیسے چھاتیاں دودھ سے بھر جاتی ہیں-

دَرْسٌ - پڑھنا' حائضہ ہونا' جماع کرنا' کوٹنا' پرانا ہونا' پرانا کرنا' خارشتی ہونا-

دُرُوْسٌ - مٹ جانا' پرانا ہونا-

تَدْرِیْسٌ اور اِدْرَاسٌ - پڑھانا-

مُدَارَسَةٌ - ایک دوسرے کو پڑھانا-

اِنْدِرَاسٌ - مٹ جانا-

مَدْرَسَةٌ یا مِدْرَاسٌ - قرآن پڑھنے کا یا اور کتابیں پڑھنے کا مکان-

مُدَرِّسٌ - پڑھانے والا-

حَتّٰی جِئْنَا بَیْتَ الْمِدْرَاسِ - یہاں تک کہ ہم اس مکان پر پہنچے جہاں پڑھائی ہوتی تھی (یعنی یہودی تورات شریف وہاں پڑھاتے تھے اور پڑھتے تھے' یہ مِفْعَالٌ بمعنی مَفْعَلٌ سے ہے جو شاذ و نادر مستعمل ہوتا ہے- بعض نے کہا مِدْرَاسٌ سے مُدَرِّسٌ مراد ہے یعنی یہودیوں کے مدرس کے مکان پر پہنچے)-

وَ یَتَدَارَسُوْنَهٗ فِیْمَا بَیْنَهُمْ - آپس میں اس کو پڑھتے پڑھاتے ہیں- اس کے الفاظ کی تصحیح اور معانی میں بحث کرتے ہیں (اس روایت میں گو مسجد کا ذکر ہے مگر مراد تمام مقامات ہیں)-

جِئْنَا بَیْتَ الْمَدَارِسِ - عالم کے گھر پر آئے جو تورات پڑھا کرتا تھا' یا یہود کے مدرسہ پر آئے-

تَدَارَسُوا الْقُرْاٰنَ - قرآن کو پڑھتے پڑھاتے رہو (ورنہ بھول جائے گا)- اصل میں دِرَاسَةٌ کا معنی ریاضت اور کسی چیز کا ہمیشہ کرتے رہنا ہے)-

فَوَضَعَ مِدْرَاسُهَا كَفَّهٗ عَلٰی اٰیَةِ الرَّجْمِ - یہودیوں کے مدرس (عالم) نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا (ایک روایت میں فَوَضَعَ مُدَارِسُهَا ہے معنے وہی ہیں)-

یَرْكَبُوْنَ نُجُبًا اَلْیَنَ مَشْیًا مِنَ الْفِرَاشِ الْمَدْرُوْسِ - بہشتی لوگ ایسی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے جن کی چال بچھائے گئے فرش سے بھی زیادہ بے تکان ہوگی-

دُرْسَانٌ - پرانے کپڑے جیسے مَدْرُوْسٌ پرانا کپڑا یہ جمع ہے دِرْسٌ کی بہ کسرۂ را یا دَرَسٌ کی بفتحہ را بھی تلوار اور زرہ اور خود کو بھی کہتے ہیں-

اِدْرِیْس - مشہور پیغمبر ہیں (بعض نے کہا اخنوخ کا لقب ہے جو حضرت نوحؑ کے اجداد میں سے تھے کیونکہ وہ اللہ کے احکام پڑھایا کرتے تھے' اللہ نے ان پر تیس صحیفے اتارے تھے- علم نجوم اور حساب اور اقلیدس انہی سے نکلا' کپڑوں کا سینا بھی انھوں نے نکالا- حکیم لوگ ان کو ہرمس اکبر کہتے ہیں-)

تَذَاكُرُ الْعِلْمِ دِرَاسَةٌ - علم کا تذکرہ کرنا درست ہے-

وَلْیَكُنِ الْقُرْاٰنُ مَحْفُوْظًا مَّدْرُوْسًا - قرآن محفوظ ہونا اور پڑھا جانا چاہئے-

دَرْعٌ - گردن کی طرف سے بکری کا پوست کھینچنا' جدا کرنا' بکری کا سر کالا ہونا باقی بدن سفید ہونا یا سینہ سفید ہونا اور ران کالی ہونا-

تَدْرِیْعٌ - آگے بڑھ جانا' چلنے میں زرہ پہنانا کرتہ پہنانا-

دِرْعٌ - زرہ' عورت کا کرتہ جس کا گریبان سینہ پر ہونا ہے اور وہ قمیض جس کا گریبان کندھے پر ہوتا ہے-

فَاِذَا نَحْنُ بِقَوْمٍ دُرْعٍ اَنْصَافُهُمْ بِیْضٌ وَّ اَنْصَافُهُمْ سُوْدٌ - یکا یک ہم چت کھلے لوگوں پر پہنچے جن کے آدھے بدن کالے تھے اور آدھے سفید-

لَیَالٍ دُرْعٍ - ایسی راتیں جن کے سینے کالے تھے اور پٹھے سفید (یعنی اخیر رات میں چاندنی اور اس سے پہلے اندھیرا)-

جَعَلَ اَدْرَاعَهٗ وَ اَعْتُدَهٗ حُبُسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - خالدؓ نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ کی راہ میں کر دیے ہیں- (یعنی جہاد کے لئے مجاہدین کے حوالے کر دیتے ہیں)-

فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ - اس نے ایک دھاری دار چادر چرائی تھی (یعنے مال غنیمت میں تقسیم سے پہلے) آخر ویسا ہی کرتہ آگ کا اس کو پہنایا گیا-

دِرْعٌ اور دُرَاعَةٌ اور مِدْرَعَةٌ اور مِدْرَعٌ- سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی عورت کا کرتہ-

تَدَرَّعَتْ - کرتہ پہنا-

لَقَدْ رَقَعْتُ مِدْرَعَتِیْ هٰذِهٖ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَاقِعِهَا - میں نے اس کرتہ کو کئی بار ٹنکوایا اس میں پیوند لگائے یہاں تک کہ ٹانکنے والے سے میں شرما گیا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)- (مجمع البحرین کے حاشیہ میں ہے کہ یہ کرتہ بہشت کا کرتہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو عنایت فرمایا تھا اور پیغمبر صاحب نے حضرت علیؓ کو دیا' حضرت علیؓ نے امام حسنؓ کو انھوں نے امام حسینؓ کو یہاں تک کہ وہ قائم علیہ السلام (امام مہدیؑ) کو پہنچا اور ان کے پاس اب تک ہے- انتہیٰ- میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح نہیں ہے اور کتب اہل سنت میں کہیں منقول نہیں ہے اگر یہ بہشت کا کرتہ ہوتا تو نہ پھٹتا نہ میلا ہوتا کیونکہ بہشت کی چیزوں میں زوال اور تغیر نہیں ہے یقیناً یہ روایت موضوع معلوم ہوتی ہے-)

لَمْ یَتْرُکْ عِیْسٰی اِلَّا مِدْرَعَةَ صُوْفٍ وَّ مِخْذَفَةً - حضرت عیسیٰؑ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنی دنیا کے سامان اور اشیاء میں سے) مگر ایک کرتہ بالوں کا اور ایک فلاخن- (جس کو عرب میں مِقْلاع کہتے ہیں)-

دَرْقٌ - جلدی چلنا-

تَدْرِیْقٌ - نرم کرنا-

دَرَّاقٌ - تریاک اور شراب-

وَفِیْ یَدِهِ الدَّرَقَةُ - آپ کے ہاتھ میں سپر تھا- محیط میں ہے کہ دَرَقہ چمڑے کی ڈھال جس میں لکڑی وغیرہ نہیں ہوتی-

دِرَقْلَه - (اس کا آگے بیان آئے گا درکل میں)-

دَرَکٌ - مل جانا' پالینا' پچھاڑی سے جو حملہ کیا جائے- تپال طبقہ-

ضَمَانُ الدَّرَکِ - جو مشتری بائع سے لیتا ہے جب وہ چیز کسی اور کی نکلے-

اِدْرَاکٌ - وقت آجانا' مل جانا' پالینا' میوہ کا پک جانا- جوان ہو جانا-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ دَرَکِ الشَّقَاءِ - میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں بدبختی آجانے سے-

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ دَرَکًا لَهٗ فِیْ حَاجَتِهٖ - اگر آدمی نے قسم میں انشاء اللہ کہہ لیا تو پھر قسم نہ ٹوٹے گی اور اس کا مطلب حاصل ہوگا) کرمانی نے کہا دَرْکٌ بسکون را اور دَرَکٌ بفتحہ را دونوں طرح منقول ہے- نہایہ میں ہے کہ دَرَکٌ نیچے کا طبقہ اور دَرَجٌ اوپر کا طبقہ اسی سے کہتے ہیں-

دَرَکَاتُ جَهَنَّمَ اور دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ - یعنی دوزخ کے طبقے اور بہشت کے درجے-

فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ - دوزخ کے نیچے کے طبقے میں-

فَاِمَّا اَدْرَکَنَّ اَحَدٌ فَلْیَاْتِ الَّذِیْ یَرَاهُ نَارًا - اگر کوئی دجال کا زمانہ پائے تو اس میں چلا جائے جس کو وہ آگ دیکھتا ہو یا جو آگ اس کو دکھائی دیتی ہو (اکثر روایتوں میں ایسا ہی ہے اَدْرَکَنَّ نون کے ساتھ- بعض نے کہا یہ یُدْرِکَنَّ ہوگا- راوی نے غلطی سے اَدْرَکَنَّ کر دیا بعض روایتوں میں ادرکہ ہے)-

مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ - جس شخص نے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی' اس نے صبح کی نماز پالی (ائمہ ثلاثہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے لیکن حنفیہ نے بخلاف اس صحیح حدیث کے محض قیاس اور رائے سے یہ کہا ہے صبح کی نماز اس نے نہیں پائی وہ قضا پڑھے اور لطف یہ ہے کہ اس حدیث کے ایک جز پر یعنی عصر کی نماز میں انھوں نے عمل کیا ہے اور ایک جز کو چھوڑ دیا ہے' آدھی حدیث کو لیا آدھی کو چھوڑ دیا ایسی جرأت پر تعجب ہوتا ہے)-

مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوةَ - جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے ساری نماز پالی (اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں' ایک یہ کہ جس نے ایک رکعت کے موافق بھی وقت پایا مثلاً دیوانہ سیانا ہو گیا یا حائضہ

پاک ہوگئی یا لڑکا بالغ ہوگیا اور ابھی ایک رکعت کے موافق وقت باقی تھا تو وہ نماز اس کے ذمہ واجب ہوگئی- دوسرا یہ کہ جس نے ایک رکعت بھی کسی نماز کی وقت کے اندر پالی تو اس نے گویا ساری نماز وقت پر پڑھی یعنی اس کی نماز ادا ہوگی نہ کہ قضا- تیسرا یہ کہ اگر کسی نے ایک رکعت بھی امام کے پیچھے جماعت میں پالی تو اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہوگیا- چوتھا یہ کہ جس کو جمعہ کی نماز کی ایک رکعت بھی امام کے پیچھے مل گئی تو اس کا جمعہ پورا ہوگیا ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیرے دے ظہر کی چار رکعتیں پڑھنا ضروری نہیں)-

اَدْرَكْتُمْ مَّنْ سَبَقَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْاَمْوَالِ- اگلے مال دار لوگوں کا درجہ تم نے پالیا (اور تمہارا درجہ بعد والے نہیں پا سکتے یہ صحابہؓ کی فضیلت میں ارشاد ہوا)-

مِمَّا اُدْرِكَ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ- پیغمبری کا کلام جو لوگوں کو ملا (یعنی اگلے پیغمبروں کے کلاموں میں سے جو کلام لوگوں کو مل سکا ان میں ایک یہ کلام بھی ہے)-

مَا اَدْرَكَ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَّجْمُوْعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ- جس چیز پر عقد بیع ہوا اور اس کے ساتھ ایک دوسری چیز ہے جو اس سے جدا نہیں تو وہ بھی بیع میں داخل ہوگی (مثلاً مکان بیچا تو دروازے دریچے اور جو درخت اس میں ہیں وہ سب بیع میں داخل ہوں گے)-

اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَهٗ رَءْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ- ان صاحب کو (یعنی آنحضرت ﷺ کو) اپنے کنبے والوں کی محبت آ لگی (وہ سمجھے کہ اب آپ مکہ ہی میں رہ جائیں گے اور مدینہ کو لوٹ کر نہیں جائیں گے وہاں کی سکونت ترک کردیں گے)-

اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ- اس دن کا وظیفہ جو اس کا ناغہ ہوگیا اس کا ثواب پالے گا-

سَيُدْرِكُهٗ بَعْضُ مَنْ رَاٰنِيْ- دجال کو بعض وہ لوگ دیکھ لیں گے جنھوں نے مجھ کو دیکھا ہے (یا میرا کلام سنا ہے یعنی ان کو میرا کلام پہنچا ہے' مطلب یہ ہے کہ دجال کو میری امت کے مومنین بھی دیکھیں گے اور دجال کے وقت تک میرا دین قائم رہے گا- یا رَاٰنِيْ سے یہ مراد ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا یا بعض جن صحابہ مراد ہیں جو دجال کے وقت تک زندہ رہیں گے یا ملائکہ مراد ہیں جنھوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا- دوسری حدیث میں ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس وقت سے جہاد برابر قائم رہے گا یہاں تک کہ میری امت کے اخری لوگ دجال سے لڑیں گے- بعض نے کہا یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب آپ کو یہ گمان تھا کہ دجال عنقریب نکلنے والا ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر دجال میری زندگی میں نکلا تو میں دوسری طرف سے اس سے بحث کرلوں گا- ورنہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہے)-

مَالَحِقَكَ مِنْ دَرَكٍ فَعَلَيَّ خَلَاصُهٗ- تجھ کو جو نقصان آن پڑے (یعنی شی مبیعہ میں کسی اور کا استحقاق نکل آئے) تو اس سے مخلصی کرانا میرا ذمہ ہے-

اَدْرَكْتُ خَيْرًا مِّنِّيْ وَمِنْكَ لَايَخْتَضِبُ- میں نے اپنے سے اور تجھ سے بہتر شخص کو دیکھا (یعنی آنحضرت ﷺ کو) آپ خضاب نہیں کرتے تھے کیونکہ آپ کو سفیدی بہت کم آئی تھی- انیس بیس بال سے زیادہ آپ کے ریش مبارک میں سفید نہ تھے- اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ آپ کے موئے مبارک کو کسی نے خضاب کیا ہوا دیکھا تو وہ خضاب نہ تھا بلکہ خوشبو کا رنگ اس پر چڑھ گیا ہوگا جس کو آپ بہت استعمال فرماتے تھے)-

لَوْ اَدْرَكْتُ عِكْرِمَةَ لَنَفَعْتُهٗ- اگر میں عکرمہ کو پاتا تو اس کو فائدہ پہنچاتا-

قَدْ يَكُوْنُ الْيَاْسُ اِدْرَاكًا وَّالطَّمَعُ هَلَاكًا- کبھی ناامیدی سے آدمی اپنا مطلب پالیتا ہے اور طمع سے ہلاکت ہوتی ہے (جہاں سے امید نہیں ہوتی وہاں سے فائدہ پہنچتا ہے اور جہاں سے امید نفع کی ہوتی ہے وہاں سے نقصان پہنچتا ہے)-

عِشْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُ الْاِجَابَةَ- میں زندہ رہا یہاں تک کہ اپنی دعاء کی قبولیت کو پالیا-

اِسْتَدْرَكْتُ مَافَاتَ یا تَدَارَكْتُهٗ- دونوں کے ایک معنے ہیں' یعنی جو فوت ہوگیا تھا اس کی تلافی کی-

دَرَّاكٌ- بہت سمجھنے والا-

طَعْنٌ دَرَّاکٌ - بڑی سخت مار برچھے کی-

دِرْکَلَۃٌ یا دِرْکِلَۃٌ یا دِرْقَلَۃٌ - بچوں کا ایک کھیل ہے یا ایک طرح کا ناچ ہے- (ابن درید نے کہا یہ لفظ حبشی زبان کا ہے)-

مَرَّ عَلٰی اَصْحَابِ الدِّرَکْلَۃِ - درکلہ والوں پر گزرے-

اِنَّہٗ قَدِمَ عَلَیْہِ فِتْیَۃٌ مِّنَ الْحَبْشَۃِ یُدَرْقِلُوْنَ - آنحضرت ﷺ کے پاس چند حبشی لوگ آئے جو ناچتے تھے-

دَرْمٌ یا دَرِمٌ یا دَرَمٌ یا دَرَمَانٌ یا دَرَامَۃٌ - جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھ کر چلانا' برابر ہونا' دانت گر جانا-

سَاقًا بَخَنْدَاۃً وَّ کَعْبًا اَدْرَمًا - پنڈلی پر گوشت اور ٹخنہ برابر (یعنی موٹی ہے تو ٹخنہ پنڈلی سے مل گیا ہے جو مٹاپے کی نشانی ہے کیونکہ ٹخنہ اٹھا ہوا ہونا دبلے پن کی نشانی ہے-)

اَدْرَمَ - جس کے دانت نہ ہوں-

اِنْ دَرِمَ کَعْبُہَا عَظُمَ کَعْثَبُہَا - اگر اس کا ٹخنہ اٹھا ہوا نہ ہو اور پیٹر و بڑا ہو-

دَارِمٌ - ایک قبیلہ بنی تمیم کا جد اعلیٰ ہے اسی کے طرف دَارِمِیٌّ منسوب ہے-

دَرْمَکَۃٌ - دوڑنا' نزدیک نزدیک قدم رکھنا' چکنا کرنا' توڑنا-

وَتُرْبَتُہَا الدَّرْمَکُ - بہشت کی مٹی میدے کی طرح سفید اور چکنی ہے-

فَقَدِمَتْ ضَافِطَۃٌ مِّنَ الدَّرْمَکِ - ایک قافلہ میدے کا آیا (یعنی چھنا ہوا آٹا لے کر)-

سَاَلَ ابْنَ صَیَّادٍ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ - ابن صیاد سے پوچھا بہشت کی مٹی کیسی ہے اس نے کہا میدے کی طرح سفید ہے-

دَرْمَکَۃٌ بَیْضَاءُ مِسْکٌ - سفید میدہ ہے مشک (یعنی سفیدی اور نرمی میں تو میدے کی طرح ہے اور خوشبو میں مشک کی طرح)-

دَرْمَقٌ اصل میں دَرْمَکٌ تھا کاف کو قاف سے بدل دیا-

اَلدِّرْھَمُ یُطْعِمُ الدَّرْمَقَ وَیَکْسُو التَّرْمَقَ - روپیہ میدہ کھلاتا ہے اور نرم کپڑا پہناتا ہے-

دَرَنٌ - میلا ہونا' لتھڑ جانا-

اَدْرَنَ - میلا ہوا یا میلا کیا-

اَلصَّلَوٰاتُ الْخَمْسُ تُذْھِبُ الْخَطَایَا کَمَا یُذْھِبُ الْمَاءُ الدَّرَنَ - پانچوں نمازیں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں جیسے پانی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے-

وَلَمْ یُعْطِ الْھَرِمَۃَ وَلَا الدَّرِنَۃَ - بوڑھی اور خارشتی بکری نہ دے یا بوڑھا اور خارشتی جانور زکوۃ میں نہ دیا جائے-

اِذَا سَقَطَ کَانَ دَرِیْنًا - جب گر جائے تو درین ہو جائے درین سوکھی پرانی کالی گھاس- درین پرانے کپڑے کو بھی کہتے ہیں-

دَرِیْنُ - ایک مقام ہے-

دِرْنِکٌ - چادر یا ایک قسم کا فرش- جیسے دُرْنُوْکٌ اور دِرْنِیْکٌ اس کی جمع دَرَانِکُ اور دَرَانِیْکُ ہے-

سَتَرْتُ عَلٰی بَابِیْ دُرْنُوْکًا - میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ لٹکایا جس کا سرا تھا-

صَلَّیْنَا مَعَہٗ عَلٰی دُرْنُوْکٍ قَدْ طَبَّقَ الْبَیْتَ کُلَّہٗ - (عطاء نے کہا) ہم نے ابن عباسؓ کے ساتھ ایک فرش پر نماز پڑھی جو پورے گھر میں بچھا ہوا تھا (ایک روایت میں دُرْمُوْکٍ ہے- معنی وہی ہے)-

دَرْھَرَمَۃٌ - چمکتا تارہ' ٹیڑھے منہ کی چھری-

فَاَخْرَجَ عَلَقَۃً سَوْدَاءَ ثُمَّ اَدْخَلَ فِیْہِ الدَّرْھَرَھَۃَ - ایک کالی پھٹکی خون کی نکالی پھر اس کے اندر چھری چلائی-

دَرْیٌ یا دِرْیٌ یا دِرْیَۃٌ یا دِرْیَانٌ یا دَرَیَانٌ یا دُرِیٌّ یا دِرَایَۃٌ - جاننا کسی تدبیر سے علم حاصل کر لینا' فریب دینا' کہجانا-

مُدَارَاۃٌ - خاطر داری کرنا' چکمہ دینا-

رَاْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ مُدَارَاۃُ النَّاسِ - ایمان کے بعد پھر عقل مندی کی بڑی بات یہ ہے کہ لوگوں کی خاطر

داری کرے (ان سے نرمی اور ملایمت سے پیش آئے دوست دشمن سب سے بظاہر حسن خلق کرے اگر کوئی ایذا بھی دے تو اس پر صبر کرے اس کی سخت بات کو پی جائے)-

لَایُدَارِیْ وَلَا یُمَارِیْ- (ایک روایت میں یوں ہی ہے اصل میں یُدَارِئُ تھا ہمزے سے جیسے اوپر گزر چکا ہے) یعنی آنحضرت ﷺ کسی سے ٹنٹا اور جھگڑا نہیں کرتے تھے- (بعض نے کہا مداراۃ یہ ہے کہ دین کی اصلاح کے لئے یا دونوں کی اصلاح کے لئے دنیا کو خرچ کرے اور یہ جائز ہے اور کبھی مستحب ہوتی ہے- اور مداهنہ یہ ہے کہ دنیا کی اصلاح کے لیے دین کو چھوڑ دینا' یہ منع اور سخت گناہ ہے- جیسے ہمارے زمانہ کے مولوی اور درویش کرتے ہیں کہ امیروں او مال داروں اور حاکموں اور رئیسوں کی بری اور خلاف شرع باتیں دیکھ کر ان پر سکوت کرتے ہیں اور کبھی ان کی ناراضی کے خیال سے خود بھی ان میں شریک ہو جاتے ہیں باوجود یہ کہ جانتے ہیں کہ یا باتیں خلاف شرع اور بری ہیں- بعض ان میں کیا کرتے ہیں کہ حکام وقت کی خوشامد کے لئے شریعت کے مسائل چھپاتے ہیں' بدل دیتے ہیں' ان میں تاویلیں کرتے ہیں- بعض کمبخت ان احکام کے ایجاد کردہ قوانین کو اپنے حق میں شرعی احکام کی طرح مقدس اور غیر قابل ترمیم اور تنسیخ قرار دیتے ہیں بلکہ شرعی احکام کا ان کو ناسخ سمجھتے ہیں اور جب تنہائی میں کوئی بندہ خدا ان کو ملامت کرتا ہے تو کیا کہتے ہیں اجی مصلحت زمانہ یہی ہے جو ہم کرتے ہیں اگر سچی بات کہیں تو نوکری اور روزگار میں خلل آتا ہے- ہماری جماعت کے لوگ جن کے چندوں پر ہماری گزر ہے ہم سے الگ ہو جاتے ہیں اس ڈر سے ہم حق بات کو صاف صاف بیان نہیں کرتے ذرا گول مول کر دیتے ہیں- ع:-

ہم لعل بدست آید وہم یار نہ رنجد [ے]

غرض یہ مولوی اور درویش بندۂ شکم اور خسیس چند روزہ دنیا کے فانی مزوں کے لئے اپنی عاقبت کو برباد کرنے والے ہیں اللہ ان کی صحبت سے بچائے رکھے-

كُنْتُ أُدَارِيْ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ بَعْضَ الْحِدَّةِ- میں ابوبکر صدیقؓ کی بعض تیزی کو ٹال دیتا تھا (وہ غصہ دلانے والی بات کہتے تو میں پی جاتا اور صبر کرتا نرمی اور ملایمت سے پیش آتا) یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے-

كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ- آپ کے ہاتھ میں ایک پشت خار تھا جس سے آپ اپنا سر کھجلاتے تھے-

مِدْرًى اور مِدْرَاةٌ- لمبی ڈنڈی دار کنگھی جس سے پیٹھ کھجاتے ہیں اور بالوں کو بھی اس سے برابر کر لیتے ہیں-

اِنَّ جَارِيَةً لَّهٗ كَانَتْ تَدَّرِىْ رَاْسَهٗ بِمِدْرَاهَا- ان کی ایک لونڈی پشت خار سے اپنے سر کے بال برابر کرتی- تَدَّرِیْ اصل میں تَدْتَرِیْ تھا باب افتعال سے-

مَا اَدْرِىْ اُحَدِّثُكُمْ بِشَىْءٍ اَمْ اَسْكُتُ- میں نہیں جانتا تم سے حدیث بیان کروں یا خاموش رہوں-

لَااَدْرِىْ اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ- (ایک روایت میں هُوَ الْاَوَّلُ ہے) یعنی میں نہیں جانتا یہ دوسری مرتبہ عرض کرنے والا وہی پہلا شخص تھا یا اور کوئی شخص-

مَا اَدْرٰكَ- تجھے کہاں سے معلوم ہوا' کس نے بتلایا-

مَا اَدْرِىْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ اَوْ مِمَّنِ اسْتَثْنَاهُ اللّٰهُ اَمْ حُوْسِبَ بِصَعْقَتِهِ الْاُوْلٰى- اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰ بھی بے ہوش ہو کر اٹھے ہوں گے یا آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے مستثنیٰ کیا ہے (الا من شاء اللّٰہ فرما کر) یا دنیا میں جو ان کو بے ہوشی ہوتی تھی- (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) وخرّ موسیٰ صعقا [لے] وہ اس کا بدلہ ہوگئی (اب قیامت تک ان کہ بے ہوشی نہ ہوگی)-

فَلَا اَدْرِىْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ- اب مجھ کو معلوم نہیں کہ ان کے سوا اوروں کو بھی یہ رخصت ہے یا نہیں-

وَمَا اَدْرِىْ وَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِىْ وَلَا بِكُمْ- میں اللہ کا رسول ہوں مگر مجھ کو (تفصیل کے ساتھ)

ے موتی بھی ہاتھ میں رہے اور دوست بھی ناراض نہ ہو- (م)

لے اور موسیٰ علی السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے- (م)

حالات کا علم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (بلکہ جتنا اللہ تعالیٰ نے آخرت کا حال بتلایا ہے اتنا ہی معلوم ہے۔ بعض نے کہا یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے قصور سب معاف کر دیئے اور مقامات عالیہ کی آپ کو خوشخبری دی۔ بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ دنیا میں آئندہ مجھ کو کیا پیش آنے والا ہے اور تم کو کیا پیش آنے والا ہے یہ مجھ کو معلوم نہیں کیونکہ غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے۔ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک عورت نے عثمان بن مظعونؓ کے حق میں کہا تم کو بہشت مبارک ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جو لوگ یہ کہتے کہ آنحضرت ﷺ کو علم غیب حاصل تھا وہ جھوٹے ہیں البتہ جو بات غیب کی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلا دیتا وہ آپ کو معلوم ہو جاتی اور یہ بھی نکلا کہ جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ یا رسولؐ نے قطعی بشارت بہشت کی نہیں دی ہم اس کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے تو غوث یا قطب یا محبوب الٰہی اس قسم کے اور الفاظ کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے گمان میں تو وہ ایسے تھے باقی واقعی حال ان کا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے)۔

اَمَّا هُوَ وَاللّٰهِ هُوَ مَا اَدْرِیْ۔ قسم خدا کی میری گواہی تو تجھ پر میرا یہ قول ہے۔

فَلَا اَدْرِیْ اَكَانَ كَذٰلِكَ اَمْ اُحْيِيَ بَعْدَ النَّفْخَةِ۔ اب مجھ کو معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰؑ پہلا صور پھونکے جانے کے بعد بے ہوش ہی نہیں ہوئے یا بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے (مجمع البحار میں ہے کہ پیغمبر مردے نہیں ہیں بلکہ زندے ہیں کیونکہ وہ شہیدوں سے مرتبہ میں بڑھ کر ہیں تو پہلا صور پھونکنے پر وہ بے ہوش ہو جائے گے مگر حضرت موسیٰؑ بے ہوش بھی نہ ہوں گے)۔

مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِیْ۔ اس کا ذکر باب الدال مع الواو میں آئے گا۔

لَا اَدْرِیْ اَنَا مِنْهُمْ اَمْ لَا۔ میں نہیں جانتا میں ان لوگوں میں ہوں یا نہیں۔

لَا اَدْرِیْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً۔ میں نہیں جانتا آنحضرت ﷺ نے چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس (طحاوی نے کہا چالیس برس صحیح معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ایک روایت میں یوں ہے وہ سو برس تک ٹھہرا رہتا)۔[1]

لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔ اس کو معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ رات کو کہاں کہاں رہا (کیونکہ اس زمانہ میں صرف ڈھیلوں سے استنجا کرتے تھے اور اکثر رات کو ازار اتار کر سوتے تھے تو احتمال ہوتا کہ شاید ہاتھ پائخانے کے مقام پر پہنچا ہو)۔

باب الدّال مع الزّاء

دَزَجٌ۔ (یہ لفظ لغت میں نہیں ملا مگر ایک حدیث میں یوں مروی ہے اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهٗ هَزَجٌ وَّ دَزَجٌ۔ شیطان پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے گنگناتا ہوا۔ دزج کے معنی معلوم نہیں ہوئے۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَهَزَّجَتِ الْقَوْسُ۔ کمان نے آواز نکالی جب تیر اس میں سے چھٹا۔ بعض نے دیزج معرب ہے دیزہ کا وہ رنگ جو دو رنگوں کے بیچ میں ہو۔ ایک روایت میں یوں ہے لَهٗ هَرَجٌ وَّ دَرَجٌ۔ یعنی دوڑتا ہوا بڑبڑاتا ہوا رینگتا ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَرَجَ الصَّبِیُّ۔ اب بچہ رینگنے (چلنے) لگا۔ ایک روایت میں هَزَجٌ وَّ وَزَجٌ ہے۔ بعض نے کہا هَزَجٌ رونے کی آواز اور دَزَجٌ بھی رونے کی آواز مگر هَزَجٌ سے کم۔ واللہ اعلم۔)

باب الدّال مع السّين

دَسْرٌ۔ مارنا، دھکیلنا، پھینک دینا، جماع کرنا۔

دِسَارٌ۔ کیل دو نوک والا۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ يُّؤْخَذَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیُّ عِنْدَ اللّٰهِ فَيُدْسَرُ كَمَا يُدْسَرُ

---

[1] مؤلف کو چالیس کے استدلال کے لئے چالیس سال والی روایت بتلانا چاہئے تھا جیسے روایت میں اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا. چالیس سال۔ (م)

اَلْجُزُوْرُ - مجھ کو بڑا ڈر تم پر اس بات کا ہے کہ ایک مسلمان آدمی جو اللہ کے نزدیک بے گناہ ہو وہ اس طرح قتل کے لئے دھکیلا جائے گا جیسے قربانی کا جانور ذبح یا نحر کے لے دھکیلا جاتا ہے- (مطلب یہ کہ ظالم حاکم میرے بعد پیدا ہوں گے اور بے قصور مسلمانوں کا خون کریں گے جیسے یزید ملعون' حجاج مردود' تیمور لنگ اور نادر شاہ وغیرہم)-

اِنَّمَا هُوَ اَیِ الْعَنْبَرُ شَیْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ - عنبر ایک ایسی چیز ہے جس کو سمندر دھکیل کر کنارے پر لاتا ہے (تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے)-

کَیْفَ قَتَلْتَ الْحُسَیْنَ فَقَالَ دَسَرْتُهُ بِالرُّمْحِ دَسْرًا وَ هَبَرْتُهُ بِالسَّیْفِ هَبْرًا - (حجاج بن یوسف ظالم شقی نے سنان بن یزید نخعی سے پوچھا) تو نے امام حسین علیہ السلام کو کیونکر قتل کیا؟ وہ (مردود) کہنے لگا میں نے آپ کو برچھے سے دھکیلا اور تلوار سے کاٹ ڈالا (واہ رے ملعون نطفۂ حرام ارے پیغمبر کے محبوب فرزند کو یوں ظلم سے قتل کرے اور پھر فخر یہ بیان کرے اس پر مسلمانی کا دعوٰی- بعض کہتے ہیں شمر ملعون نے آپ کو برچھا مارا اور سنان نے تلوار لگائی جب آپ گھوڑے پر سے گر پڑے تو خولی نے سر مبارک تن سے جدا کیا- بہرحال آپ کے قاتل یہ تینوں ملعون ہیں شمر' سنان اور خولی' یہ سب قیامت کے دن دوزخ کے کندے ہوں گے- چنانچہ خود حجاج نے سنان سے یہ سن کر کہا قسم خدا کی تم دونوں بہشت میں اکٹھے نہ ہو گے)-

رَفَعَهَا بِغَیْرِ عَمَدٍ یَدْعَمُهَا وَلَا دِسَارٍ یَنْتَظِمُهَا - اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بے ستون جو اس کو روکے رہے اور بے کیلے کے جو اس کو جوڑے رہے بلند کیا- دُسُرٌ کیلے دِسَارٌ کی جمع ہے-

دَسٌّ - گھسیڑنا' زمین میں گاڑنا' پوشیدہ کرنا-

تَدْسِیْسٌ - چھپانا' پوشیدہ کرنا-

دَسَّتُهُ تَحْتَ یَدِیْ - اس کو میرے ہاتھ کے تلے چھپا دیا-

مَنْ دَسَّاهَا - (اصل میں دَسَّسَهَا تھا دوسری سین کو الف سے بدل دیا) یعنی جس کو اللہ نے گمراہ کیا یا وہ شخص تباہ ہوا جس نے اپنے نفس کو خراب کیا پوشیدہ فسق و فجور کرتا رہا- محیط میں ہے کہ مَنْ دَسَّاهَا سے بخیل مراد ہے کیونکہ وہ اپنا مال پوشیدہ کرتا رہتا ہے اس کو زمین میں گاڑتا ہے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو اچھوں میں گھسیڑ دیا حالانکہ وہ اچھا نہیں ہے' عرب لوگ کہتے ہیں: دَسَّ نَفْسَهُ مَعَ الصّٰلِحِیْنَ وَلَیْسَ مِنْهُمْ - اپنے آپ کو نیک لوگوں میں چھپا دیا حالانکہ وہ نیک نہیں ہے-

دَاسُوْسٌ - جاسوس-

اِسْتَجِیْدُوا الْخَالَ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ - اپنا ننھیال اچھا رکھو (شریف خاندان میں نکاح کرو) اس لئے کہ رگ بڑی گھسنے والی ہے (ننھیال کا اثر اولاد میں آ جاتا ہے اسی طرح باپ کا بیٹوں میں)-

مترجم:- کہتا ہے میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا جن کے باپ دادا شریف تھے مگر انھوں نے ڈیڑنیوں' چمارنیوں' ذلیل عورتوں سے اولاد نکالی تو وہ اولاد بالکل خراب اور بد اخلاق نکلی جیسی زمین ویسی ہی پیداوار- عمدہ تخم بھی بری زمین میں گر کر اچھا پھل نہیں لاتا- اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ ہمیشہ شریف خاندانی عورت پر قانع رہے ایسی اولاد کس کام کی جو باپ دادا کا نام ڈبائے-

دَسِیْسَةٌ - مکر اور فریب- دَسَائِسُ اس کی جمع ہے-

فَدَسَّ اِنْسَانًا - اس نے ایک آدمی کو دھوکا دیا-

دَسْعٌ - منہ بھر کر قے کرنا' دھکیلنا' بھرنا' بند کر دینا' بہت دینا-

اَلَمْ اَجْعَلْکَ تَرْبَعُ وَ تَدْسَعُ - کیا میں نے تجھ کو دنیا میں رئیس نہیں بنایا تھا تو چوتھا ۱/۴ لیا کرتا تھا- (یعنی ملک کے محاصل کا یا لوٹ کا چوتھائی حصہ) اور لوگوں کو بہت بہت سا مال دیا کرتا- عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ ضَخْمُ الدَّسِیْعَةِ - وہ بڑا دینے والا ہے (بہت سخی ہے)-

اِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُتَّقِیْنَ اَیْدِیْهِمْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیْهِمْ اَوِ ابْتَغٰی دَسِیْعَةَ ظُلْمٍ - پرہیز گار مسلمانوں کے ہاتھ ان لوگوں پر پڑتے ہیں جو ان سے سرکشی کریں یا ظلم سے

ان سے کچھ لینا چاہیں (زبردستی کچھ چھیننا -)

بَنُو الْمَصَانِعَ وَ اتَّخَذُوا الدَّسَائِعَ - عمارتیں بنائیں اور تنخواہیں ٹھہرائیں (لوگوں کے عطایا مقرر کی جیسے یومیہ مشاہرہ سالانہ جاگیر وغیرہ - بعض نے کہا دَسَائِعُ سے محل مراد ہیں - بعض نے کہا کھانے کے بڑے بڑے کونڈے) -

دَسْعَةٌ تَمْلاءُ الْفَمَ - منہ بھر کرقے وضوتوڑ دیتی ہے (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) اور زمخشری نے اس کو مرفوع حدیث کر دیا ہے - عرب لوگ کہتے ہیں دَسَعَ الْبَعِيْرُ بِجِرَّتِهِ دَسْعًا - اونٹ نے منہ بھر کر اپنے پیٹ سے غذا نکالی (اونٹ جب جگالی کرتا ہے تو پیٹ سے پھر غذا منہ میں لا کر اس کو چباتا ہے) -

فَدَسَعَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ دَسْعَتَيْنِ - آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک بکری کے کھال میں ڈالا (اس کا پوست نکالنے کے لئے) -

ضَخْمُ الدَّسِيْعَةِ - اس کو بھی کہتے ہیں جس کے دونوں کندھوں کا جوڑ پُر گوشت اور موٹا ہو - بعض نے کہا دَسِيْعَه سے گردن مراد ہے -

دَسِيْعٌ - گردن کی رگ جو کندھوں کے بیچ میں ہوتی ہے -

دَسِيْعَةٌ - طبیعت خصلت -

دَسْكَرَةٌ - شاہی محل، گانوں صومعہ برابر زمین، عیش و عشرت کا مکان -

اَذِنَ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَّهُ - ہرقل نے روم کے سرداروں کو اپنے محل میں آنے کی اجازت دی (وہاں ان کو اکٹھا کیا نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ خالص عربی نہیں ہے اس کی جمع دَسَاكِرُ ہے -)

دَسْمٌ - جماع کرنا، بند کرنا -

دَسَمٌ - چکنائی، میل، چربی -

دُسُوْمَةٌ - چکنائی -

اِنَّ لَهُ دَسَمًا - دودھ میں چکنائی ہوتی ہے -

بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ - ایک میلی یا چکنی پٹی سر پر باندھے ہوئے (بعض نے کہا کالی -)

خَطَبَ النَّاسَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ دَسْمَاءُ - ایک دن آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا آپ کے سر پر کالا عمامہ تھا -

دَسِّمُوْا نُوْنَتَهُ - اس کا چاہ ذقن کالا کرو (یعنی ٹھڈی کا گڑھا) یہ حضرت عثمانؓ نے ایک بچہ کے لئے فرمایا جس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کو نظر بہت لگا کرتی -)

لَاتَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا دَسْمًا - تم اللہ کی یاد نہ کرو مگر تھوڑی -

لَايَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا دَسِيْمًا - اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں یا اللہ کی یاد کم کرتے ہیں (یہ تَدْسِيْم سے نکلا ہے یعنی بچہ کے کان کے پیچھے کالا کر دینا تا کہ اس کو نظر نہ لگے - عرب لوگ کہتے ہیں - دَسَمَ الْمَطَرُ الْاَرْضَ - بارش نے زمین کو نم کر دیا - (تری اندر تک نہیں پہنچی) -

دَسِمٌ - لومڑی یا بھیڑیے کا بچہ جو کتی سے ہو -

اُقْتُلُوْا هٰذَا الدَّسِمَ الْاَحْمَشَ - (ہندہ نے فتح مکہ کے دن کہا) اس کالے کم ذات یعنی ابوسفیان کو مار ڈالو -

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لُعُوْقًا وَّ دِسَامًا - شیطان کا ایک چٹاؤ ہے جس کو وہ چاٹتا ہے اور ایک کان بندھن ہے (جو آدمی کے کان پر لگا دیتا ہے وہ کچی اور ہدایت کی بات سنتا ہی نہیں) -

وَتَدْسِمُ مَا تَحْتَهَا - مستحاضہ عورت اپنی شرمگاہ کو بند کر دے (اس پر کپڑا وغیرہ کس دے تا کہ خون باہر نہ بہے) -

دِسَامٌ - ڈاٹ بندھن -

باب الدّال مع الشّين

دَشٌّ - ہریرہ بنانا -

دَشِيْشَه - گیہوں کا ہریرہ -

باب الدّال مع العين

دَعْبٌ یا دَعَابَةٌ یا دُعَابَةٌ یا مُدَاعَبَةٌ - ٹھٹھا، مذاق کرنا، مزاح کرنا، کھیلنا -

دَعْبٌ - جماع کرنا، دھکیل دینا۔

كَانَ فِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَابَةٌ - آنحضرت ﷺ کے مزاج میں ظرافت تھی (کبھی آپ مزاح بھی کرتے، یہ دلیل ہے خوش خلقی اور صحت مزاج کی)۔

فَهَلَّا بِكْرًا تُدَاعِبُهَا وَ تُدَاعِبُكَ - (جابر) تو نے کنواری عورت سے کیوں شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا (بڑا لطف اور مزہ رہتا)۔

وَ ذُكِرَ لَهُ عَلِيٌّ لِلْخِلَافَةِ فَقَالَ لَوْلَا دُعَابَةٌ فِيْهِ - (حضرت عمرؓ سے) ذکر آیا کیا حضرت علیؓ خلافت کے لائق ہیں؟ انھوں نے فرمایا بے شک اگر ان میں ظرافت نہ ہوتی (یعنی سب باتیں جو خلافت اور حکومت کے لئے ضروری ہیں ان میں جمع ہیں ایک ذرا مزاج میں ظرافت زیادہ ہے جو خلیفہ اور حاکم کے سزاوار نہیں کیونکہ اس سے رعب کم ہو جاتا ہے)۔

اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا - تو ہم سے ہنسی مذاق کرتا ہے۔

هٰذِهِ الدُّعَابَةُ اَخَّرَكَ اِلَى الرَّابِعَةِ - اسی ظرافت نے تو آپ کو چوتھے درجہ میں رکھا (اخیر میں تین کے بعد آپ کو خلافت ملی)۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَفِيْهِ دُعَابَةٌ - ہر ایک مسلمان میں ظرافت ہوتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُدَاعِبَ فِي الْجِمَاعِ بِلَا رَفَثٍ - اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو دوست رکھتا ہے جو جماع میں ظرافت اور خوش طبعی کرے لیکن فحش نہ بکے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدَاعِبُ الرَّجُلَ يُرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهُ - آنحضرت ﷺ مزاح کرتے آدمی کا دل خوش کرنے کے لئے۔

دَعْثَرَةٌ - گرانا، توڑنا۔

اِنَّهُ لَيُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيُدَعْثِرُهُ - دودھ پلانے کی حالت میں عورت سے جماع کرنا بچہ کو ضعیف کر دیتا ہے وہ بڑا ہو کر جب سواری کرتا ہے تو اس کو گرا دیتا ہے (کیونکہ ناقص دودھ کا اثر اس کے قویٰ میں باقی رہتا ہے۔)

دَعْثَرٌ - احمق۔

دَعَجٌ - خوب کالا ہونا کشادگی کے ساتھ جیسے دُعْجَةٌ ہے۔

فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ - آپ کی آنکھیں بہت کالی تھیں (یہ آنکھ کی خوبی ہے) بعض نے کہا دَعَج آنکھ کی سخت کالک جو سخت سفیدی کے ساتھ ہو۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَدْعَجَ یا اُدَيْعِجَ - اگر اس کا بچہ کالی آنکھ والا پیدا ہو۔

اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَدْعَجُ - ان خارجیوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک بہت کالا شخص ہوگا (بعض نے کہا کالی آنکھ والا)۔

اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ مَقْرُوْنُ الْحَاجِبَيْنِ - آنحضرت ﷺ کی دونوں آنکھیں کالی اور ابروئیں پیوستہ تھیں۔

لَيْلٌ اَدْعَجُ - اندھیری رات، اس کا مؤنث دَعْجَاءُ ہے۔

دَعْدَعَةٌ - آہستگی کے ساتھ دوڑنا، بھر دینا، بکری کو بلانا۔

دَعْدَعٌ - اجاڑ زمین جس میں پیداوار نہ ہو (یعنی خالی ہو جھاڑ وغیرہ نہ ہوں)۔

ذَاتُ دَعَادِعَ وَ زَعَازِعَ - اجاڑ زمینوں اور آفتوں والی۔

تَدَعْدَعَ - بوڑھوں کی چال چلا۔

دُعْدَاعٌ - بونا، پست قد۔

مُدَعْدَعٌ - بھرا ہوا۔

يُدَعْدِعُهُمُ اللّٰهُ فِيْ بُطُوْنِ اَوْدِيَةٍ - اللہ ان کو نالوں کے نشیب میں دھکیل دے گا۔

دَعَرٌ - دھواں دینا لیکن روشن نہ ہونا۔

دَاعِرٌ - مفسد، شریر، خبیث۔

دَعَارَةٌ اور دِعَارَةٌ اور دَعَارَّةٌ - شرارت بدخلقی، خبیث النفسی۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ الْغِلْظَةَ وَالشِّدَّةَ عَلٰى اَعْدَائِكَ وَ اَهْلِ الدَّعَارَةِ وَالنِّفَاقِ - (حضرت عمرؓ نے یہ دعا کی) یا اللہ مجھ کو اپنے دشمنوں پر سخت اور شدید کر دے اور اسی طرح فساد

اور نفاق والوں پر (ایسے لوگوں کو سخت سزائیں دوں)-

كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ دَاعِرٌ - بنی اسرائیل میں ایک ناپاک شریر شخص تھا- دَاعِرٌ کی جمع دُعَّارٌ آتی ہے-

فَاَيْنَ دُعَّارُ طَيٍّ - طی قبیلے کے فسادی لوگ یعنی لٹیرے ڈاکو کہاں گئے-

عُوْدٌ دَاعِرٌ - وہ لکڑی جو دھواں دے اور جلے نہیں-

دُعْرُوْرٌ - بخیل، کمینہ-

دَعْسٌ - بھر دینا، روندنا مارنا، دھکیلنا-

مُدَاعَسَةٌ - بھالا مارنا-

فَاِذَا دَنَا الْعَدُوُّ كَانَتِ الْمُدَاعَسَةُ بِالرِّمَاحِ حَتّٰى تَقَصَّدَ - جب دشمن نزدیک آن پہنچا تو لگے بھالے چلنے یہاں تک کہ ٹوٹ گئے-

دِعْسٌ - روئی-

دَعُوْسٌ - بہادر جری-

مَدْعُوْسٌ - ذلیل اور خوار-

دَعٌّ - زور سے دھکیلنا-

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا - جس دن دوزخ کی آگ کی طرف زور سے دھکیلے جائیں گے-

كَانُوْا لَا يُدَعُّوْنَ عَنْهُ - لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس سے دھکیلے نہ جاتے (جیسے دنیا دار امیروں کی سواری میں دھکیلے اور ہٹائے جاتے ہیں)-

اَللّٰهُمَّ دُعَّهُمَا اِلَى النَّارِ دَعًّا - یا اللہ ان دونوں کو دوزخ میں دھکیل دے، خوب زور سے دھکیل-

يَدُعُّ الْيَتِيْمَ - یتیم کو دھکیل دیتا ہے (اس پر شفقت نہیں کرتا)-

دَعْقٌ - زور سے روندنا، دوڑانا، زور سے گھسیڑنا-

حَتّٰى تَدْعَقَ الْخَيْلُ فِي الدِّمَاءِ - یہاں تک کہ گھوڑے خون میں دوڑیں گے (ایسا بڑا فتنہ ہوگا لوگ بہت مارے جائیں گے)-

لِلْفُقَرَاءِ الْمُدْعِقِيْنَ - محتاج لوگوں کے لئے جو محتاجی کی تکلیف اٹھا رہے ہیں-

حِيْنَ تَدْعَقُ الْخُيُوْلُ فِيْ نَوَاحِرِ اَرْضِهِمْ - جب گھوڑے ان کے آمنے سامنے کی بستیوں میں زمین روندیں گے-

دَعْكٌ - پھرانا گھمانا-

دَعَكَ الْخَاتَمَ - انگشتری کو پھرایا-

دَعْلَجَةٌ - آنا جانا-

اِنَّ فُلَانًا وَّ فُلَانًا يُدَعْلِجَانِ بِاللَّيْلِ اِلٰى دَارِكَ - فلاں اور فلاں رات کو تمہارے گھر پر آتے جاتے ہیں-

دَعْمٌ - ٹیکا لگانا، ستون لگانا-

دِعَامٌ - بمعنی عِمَادٌ یعنی اڑانا ستون-

لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ - ہر چیز کا ایک ٹیکا (ستون کھمبا) ہوتا ہے (جس پر وہ قائم رہتی ہے)- (گھر کے مالک کو بھی دِعَامَ کہتے ہیں اس لئے کہ سارے گھر کا انتظام اسی کی وجہ سے قائم رہتا ہے)-

فَمَالَ حَتّٰى كَادَ يَنْجَفِلُ فَاَتَيْتُهُ فَدَعَمْتُهُ - وہ مڑا بھاگنے کو تھا، اتنے میں میں آ گیا اور میں نے اس کو زور دیا (تھام لیا)-

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ - (مشہور روایت یوں ہی ہے، بعض نے دِعَامُ الدِّيْنِ کہا ہے) یعنی نماز دین کا ستون ہے-

شَيْخٌ كَبِيْرٌ يَدَّعِمُ عَلٰى عَصًا لَّهُ - ایک بوڑھا پھونس اپنی لکڑی پر ٹیکا دیتا ہوا-

اِنَّهُ كَانَ يَدَّعِمُ عَلٰى عَسْرَائِهِ - وہ بائیں بائیں ہاتھ پر ٹیکا دیتا تھا، عَسْرَاءُ مؤنث ہے اعسر کا جو بائیں ہاتھ سے کام کرتا ہو-

دِعَامَةٌ لِلضَّعِيْفِ - (عمرو بن عبدالعزیز نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) وہ ناتوانوں کے ستون تھے (ہر ناتوان کمزور کو ان کے عدل و انصاف پر ٹیکا تھا کوئی اس کو ستا نہ سکتا تھا- جس دن حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو خطبہ میں بھی یہ فرمایا، میں اس لئے حاکم بنایا گیا ہوں کہ کمزور کا حق زوردار سے دلاؤں- آفرین ایسے حاکم پر)-

دِعَامَةُ الْاِنْسَانِ الْعَقْلُ - آدمی کا ستون عقل ہے

(عقل ہی کی وجہ سے اس کے سب کام بنتے ہیں)۔

اَشْهَدُ اَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ - میں گواہی دیتا ہوں تم دین کے ستون ہو (یعنی اہل بیت کرام جو کوئی ان کا مخالف ہوا' ان سے منحرف ہوا' اس کا دین گر گیا اب کوئی نیک عمل کام نہیں آئے گا)۔

دِعَامَةُ الْاِسْلَامِ الشِّيْعَةُ - اسلام کے ستون شیعہ ہیں (یعنی جو لوگ حضرت علیؓ اور اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں)۔

دَعَائِمُ الْاِسْلَامِ خَمْسٌ - اسلام کے ستون پانچ ہیں (اللہ اور رسولؐ پر ایمان لانا - نماز - روزہ - زکوٰۃ - حج - اور شیعہ کہتے ہیں کہ نماز - روزہ - زکوٰۃ - حج - امامت)۔

اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِىْ دَعَمْتَ بِهِ السَّمٰوٰتِ - میں تیرے اس پاک نام کے طفیل سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے آسمانوں کو ٹیکا دیا ہے (آسمان اس کی برکت سے قائم ہیں)۔

دَغْمَصَةٌ - پانی میں کیڑے پڑ جانا۔

دُغْمُوْصٌ - کالا کیڑا جو پانی میں پیدا ہوتا ہے - یا وہ شخص جو ہر کام میں گھس جائے' بادشاہوں اور رئیسوں کا تقرب حاصل کر لے۔

هُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ - (جو بچے کم سنی میں مر جائیں) بہشت کے کیڑے ہوں گے (بے روک ٹوک بہشت میں آتے جاتے رہیں گے)۔

دُعَاءٌ یا دَعْوٰى - عاجزی سے مانگنا' مدد چاہنا' پکارنا' نام رکھنا' اتارنا' خواہش کرنا' دعوت کرنا' بلانا' جیسے دَعْوَةٌ اور مَدْعَاةٌ ہے۔

دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ - (آنحضرت ﷺ نے ضرار بن ازدر کو ایک اونٹنی کا دودھ دوھنے کے لئے حکم دے کر فرمایا) دودھ اتارنے والے کو چھوڑ دے (یعنی تھوڑا سا دودھ تھن میں رہنے دے - سب نہ نچوڑ لے کیونکہ یہ اور دودھ اتارے گا اور جو سب نچوڑ لے گا تو پھر تھن میں نیا دودھ مشکل سے آئے گا)۔

مَابَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ - یہ جاہلیت کے زمانہ کا پکارنا کیسا - (وہ کیا کرتے تھے مشکل اور مصیبت میں لوگوں کا نام لے کر ان کو پکارتے تھے آپؐ نے اس سے منع فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو پکارنے کی ہدایت فرمائی ہو (امام ابن تیمیہؒ ایک جنگ میں موجود تھے مسلمان بادشاہ نے جنگ شروع ہوتے وقت یا خالد بن الولید کہا آپؒ نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا یا اللہ کہہ۔ ہمارے زمانہ میں اس جاہلیت کے رسم کے پیرو بہت سے نام کے مسلمان ہو گئے ہیں اور مصیبت اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بزرگوں کو پکارتے ہیں کوئی ''یا علی مشکل کشا'' کہتا ہے۔ کوئی یا غوث کوئی یا مدار کوئی یا سالار کوئی یا عدروس کوئی یا حیدر کرار - ان بیوقوفوں سے کوئی پوچھے بھلا تم جو ان لوگوں کو پکارتے ہو یہ تمہارا پکارنا سنتے بھی ہیں یا نہیں اگر سنیں بھی تو بغیر اللہ کے حکم کے کچھ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا نہیں - قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے **والذین تدعون من دونہ لایستطیعون نصرکم ولا انفسھم ینصرون** - اور ایک جگہ فرماتا ہے **ولو سمعوا ما استجابو الکم** یعنی جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد تو کیا اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے اگر بالفرض یہ تمہاری پکار ان کے کان تک پہنچ جائے تب بھی تمہارا سوال پورا نہیں کر سکتے - اور جگہ فرماتا ہے - **فلا تدعوا مع اللہ احدا** - اللہ کے ساتھ اور کسی کو نہ پکارو - یعنی اسی کی پوجا کرو اور کسی کی پوجا نہ کرو۔

فائدہ: - دعائے شرعی یہ ہے کہ عاجزی کے ساتھ کسی کو قادر متصرف مختار جان کر پکارے' اس سے فریاد کرے اس قسم کی دعاء غیر اللہ سے شرک صریح ہے - ایسی دعا کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے لیکن صرف پکارنا جب اس اعتقاد کے ساتھ نہ ہو بلکہ پکارنے والے کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے بغیر سب عاجز اور مجبور ہیں اور بغیر اس کے حکم کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا گو شرک نہیں ہے مگر بیوقوفی ہے اس لئے کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور اولیاء اللہ بھی ہو سکتا ہے کہ زندہ ہوں مگر وہ زندگی میں بھی اسی کے سنتے تھے جو ان کے پاس رہ کر پکارے نہ یہ کہ کوسوں یا منزلوں سے اور خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کے پاس آ کر درود پڑھتا ہے تو میں سن لیتا ہوں

اور جو کوئی دور سے پڑھتا ہے تو فرشتے مجھ کو لا کر پہنچاتے ہیں پھر جب آنحضرت ﷺ دور سے نہیں سنتے تو دوسرے اولیاء کس شمار میں ہیں' اس لئے ان کا دور سے پکارنے والا محض بیوقوف اور نادان ہے جیسے زید مشرق میں ہو اور کوئی اس کو مغرب سے پکارے تو لوگ ایسے شخص کو الو اور احمق کہیں گے اور جب ہی معلوم ہو گیا کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا تو ہم اللہ کو چھوڑ کر دوسرے کو کیوں پکاریں- اسی سے کیوں فریاد نہ کریں جو دور نزدیک ہر جگہ اور ہر مکان سے سنتا ہے-

فَقَالَ قَوْمٌ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ قَوْمٌ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ- کچھ لوگوں نے انصار کو پکارا کچھ لوگوں نے مہاجرین کو پکارا- (جب ایک انصاری اور ایک مہاجر میں تکرار ہو گئی ہر ایک نے اپنی اپنی قوم کو پکارا ان سے مدد چاہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ ناپاک باتیں چھوڑ دو)-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ- وہ شخص ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو جاہلیت کی پکار پکارے (مثلاً نوحہ کے وقت کفر کے کلمات بکے یا حرام کو حلال کرے- طیبی نے کہا جاہلیت کے عربوں کا یہ طریقہ تھا کہ دشمن کے سامنے مغلوب شخص یَا لَفُلَانٍ کہہ کر پکارتا فلاں کی جگہ اس کا نام لیتا تو وہ اس کی مدد کو دوڑتا خواہ حق پر ہو خواہ ناحق پر اور اپنی قوم اور خاندان کی جابے جا ہر طرح حمایت کرتا- آنحضرت ﷺ نے اسلام کے زمانہ میں اس خصلت سے منع فرمایا اور قومیت کے بے جا پیچ کو روک دیا کیونکہ اسلام کی وجہ سے سارے مسلمان ایک ہی قوم ہو گئے ہیں اب ہر مسلمان ہماری قوم ہے خواہ وہ مغل ہو یا پٹھان' شیخ ہو یا سید)- دَعْوٰی کا معنے کسی پر نالش کرنا' پکارنا' دُعَاءٌ فریاد کرنے کے معنی بھی آیا ہے-

تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْاُمَمُ- تم پر ساری قومیں اکٹھی ہو گئیں-

يُوْشِكُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمُ الْاُمَمُ كَمَا تَدَاعَى الْاَكَلَةُ عَلٰى قَصْعَتِهَا- وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے اوپر قومیں اس طرح اکٹھی ہوں گی (تم سے لڑنے کے لئے سب اتفاق کر لیں گے) جیسے کھانے والے کونڈے پر اکٹھے ہوتے ہیں-

كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى بَعْضُهٗ تَدَاعٰى سَائِرُهٗ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى- بدن کی سی مثال ہے جہاں کوئی عضو میں بیماری آئی (کچھ درد وغیرہ ہوا) تو باقی اعضاء بھی ایک دوسرے کو بلا لیتے ہیں جاگنے اور بخار میں مبتلا ہونے کے لئے (گویا ایک دوسرے کو بخار اور بیماری کی دعوت دیتے ہیں)-

تَدَاعَتِ الْحِيْطَانُ- دیواریں گر جاتی ہیں یا گرنے کے قریب ہو جاتی ہیں-

كَانَ يُقَدِّمُ النَّاسَ عَلٰى سَابِقَتِهِمْ فِيْ اَعْطِيَاتِهِمْ فَاِذَا انْتَهَتِ الدَّعْوَةُ اِلَيْهِ كَبَّرَ- حضرت عمرؓ بعض لوگوں کو اگلے لوگوں پر دینے میں مقدم کرتے تھے جب ان کی باری آتی ان سے کہا جاتا امیر المومنینؓ آپ لیجئے تو تکبیر کہتے (عرب لوگ کہتے ہیں دَعَوْتُهٗ یعنی میں نے اس کو پکارا اور دَعَوْتُهٗ زَيْدًا- یعنی میں نے اس کا نام زید رکھا اور لِبَنِيْ فُلَانٍ الدَّعْوَةُ عَلٰى قَوْمِهِمْ- فلاں لوگ اپنے قوم والوں سے پہلے سرکاری معاش پاتے ہیں' یا اپنی قوم والوں سے پہلے بلائے جاتے ہیں-

لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى مَا دُعِيَ اِلَيْهِ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ- اگر میں اس امر کی طرف بلایا جاتا جس کے طرف یوسف پیغمبر بلائے گئے (قید خانہ سے رہائی اور بادشاہی عہدہ کی سرفرازی) تو میں فوراً قبول کر لیتا (حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اپنی برأت ظاہر ہوئے تک دیر نہ لگاتا- اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور استقلال کی تعریف فرمائی)-

سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ لَا وَجَدْتَ- آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ مسجد میں (پکار پکار کر) یوں کہہ رہا تھا' میرا لال اونٹ کس نے پایا ہے اور کون اس کے مالک کو بلاتا ہے وہ اونٹ اس کے حوالہ کرنے کے لئے- آپؐ نے فرمایا (خدا کرے) تو اس اونٹ کو نہ پائے (یہ آپ نے بددعاء کی اس

لئے کہ مسجد میں گمی ہوئی چیز کے تلاش کرنے سے اور آواز بلند کرنے سے آپ نے منع فرما دیا تھا)-

لَا دِعْوَةَ فِی الْاِسْلَامِ - اسلام میں بے گانہ کی طرف اپنا نسب لگانا (غیر شخص کو اپنا باپ بنانا یا غیر قوم میں اپنے آپ کو داخل کرنا) منع ہے- دِعْوَۃٌ بکسرۂ دال جھوٹا نسب بیان کرنا (جاہلیت کے زمانہ میں دستور تھا کہ لوگ فخر کے لئے اپنے آپ کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتے تھے اور ان کو یہ غیرت نہیں آتی تھی کہ اپنی ماں پر زنا ثابت کرتے- اسلام کے زمانہ میں آنحضرت ﷺ نے یہ بری رسم موقوف فرمائی اور بچہ کو نسب اس کی ماں کے شوہر یا مالک سے قرار دیا اور زانی کے لئے پتھروں کی سزا)-

لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ - جو شخص جان بوجھ کر دوسرے شخص کو اپنا باپ بتلائے (حالانکہ وہ اس کا باپ نہ ہو تو) وہ کافر ہو گیا (اگر اس کام کو جائز سمجھ کر اس نے کیا اور جو برا سمجھ کر کیا تو کافر نہیں ہوا مگر کفر کے قریب ہو گیا- بعض نے کہا ہے کہ یہ کفران نعمت سے ہے یعنی اس نے ناشکری کی کہ اپنے اصلی باپ کا احسان نہ مانا دوسرے شخص کو باپ بنا لیا- دوسری روایت میں یوں ہے فَلَيْسَ مِنَّا یعنی ایسا کرنے والا ہم لوگوں یعنی مسلمانوں میں سے نہیں ہے- مطلب یہ ہے کہ اس نے کافروں کی رسم اور عادت اختیار کر لی اور اسلامی اخلاق کو چھوڑ دیا-)

اَلْمُسْتَلَاطُ لَا يَرِثُ وَ يُدْعٰى لَهٗ وَ يُدْعٰى بِهٖ - جو شخص کسی اور کا بیٹا بن گیا (حالانکہ وہ اس کا نسبی بیٹا نہ ہو تو) وہ وارث نہ ہو گا (کیونکہ شریعت اسلام میں متبنیٰ (لے پالک بیٹا) کوئی چیز نہیں ہے اس کا کچھ حق نہیں) البتہ اس کو پکار سکتے ہیں کہ فلانے کا بیٹا یا فلانے کا باپ (مثلاً زید نے عمرو کو بیٹا بنا لیا تو عمرو کو ابن زید اور زید کو ابو عمرو کہہ کر پکار سکتے ہیں)- مگر افضل یہ ہے کہ اس کے حقیقی باپ بیٹے کی طرف نسبت کر کے پکاریں جیسے قرآن میں ہے ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ الآیہ[1]

مَنِ ادَّعٰى قَوْمًا لَيْسَ لَهٗ مِنْهُمْ نَسَبٌ - جو شخص ایسی قوم میں ہونے کا دعویٰ کرے جس میں اس کا نسب نہ ملتا ہو-

فَاَنَا وَلِيُّهٗ فَلْيُدْعٰى لَهٗ - میں اس کا ولی ہوں وہ میری طرف منسوب کیا جائے-

دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ - اس کو ایک بلند درجہ والی خوبصورت عورت نے بلایا (یعنی حرام کاری کے لئے یا نکاح کرنے کے لئے)-

لَمَّا ادُّعِیَ زِيَادٌ يَا لَمَّا ادَّعٰى زِيَادٌ لَقِيْتُ اَبَا بَكْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا الَّذِیْ صَنَعْتُمْ - جب زیاد بن ابیہ کے نسب کا دعویٰ کیا گیا (معاویہ نے اس کو اپنا بھائی اور ابو سفیان کا بیٹا قرار دیا) یا زیاد نے نسب کا دعویٰ کیا یعنی ابو سفیان کا بیٹا بنا) تو میں ابو بکرہ صحابی سے ملا (یہ ابو عثمان کہتے ہیں جو اس حدیث کے راوی ہیں) اور میں نے کہا یہ تم لوگوں نے کیا کیا' اس کا مختصر قصہ یہ ہے کہ زیاد حضرت علیؓ کی طرف سے ملک ایران کا حاکم تھا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے بیعت کی تو معاویہ نے زیاد کو ڈرایا' زیاد نے لوگوں کو خطبہ سنایا کہ کلیجے چبانے والی کا بیٹا (ہندہ کی طرف اشارہ ہے جو معاویہ کی ماں تھی اس نے جنگ احد میں حضرت امیر حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا پھر چبا نہ سکی تو تھوک دیا اور یہ غصہ اس وجہ سے تھا کہ امیر حمزہؓ نے جنگ بدر میں اس کے باپ کو مارا تھا) مجھ کو ڈراتا ہے اور میرے اور اس کے درمیان آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے ہیں- جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے معاویہ سے بیعت کر لی تو معاویہ کو زیاد کی طرف سے بڑی فکر ہوئی اس لئے کہ ایران کے قلعے مضبوط' مستحکم اور خزانے بھر پور تھے جو زیاد کے قبضہ میں تھے وہ معاویہ سے بخوبی لڑ سکتا تھا- معاویہ تھے پولیٹکل آدمی انھوں نے کیا تدبیر نکالی کہ مغیرہ کو زیاد کے پاس بھیجا اور بڑی مہربانی اور محبت آمیز باتیں کہلائیں آخر مغیرہ زیاد کو لے کر معاویہ کے پاس آ گئے' اس وقت معاویہ

[1] انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو یہی اللہ کے نزدیک حقیقی انصاف ہے-(م)

نے زیاد سے کہا تو تو میرا بھائی ہے- زیاد نے نہ مانا تب معاویہ نے اپنی بہن جویریہ بنت ابی سفیان کو زیاد کے پاس بھیج دیا وہ اس کے سامنے بے پردہ ہوگئی اور اپنے بال کھول ڈالے اور کہنے لگی تو میرا بھائی ہے میرے باپ نے خود مجھ سے یہ بیان کیا تھا- آخر زیاد ابوسفیان کا بیٹا بننے پر راضی ہوگیا تب معاویہ زیاد کو لے کر جامع مسجد میں آئے اور زیاد چار گواہ بنا کر لایا انھوں نے یہ گواہی دی کہ ابوسفیان نے اس کی ماں سمیہ سے زنا کیا تھا اور زیاد سفیان ہی کا نطفہ ہے اس وقت معاویہ نے یہ فیصلہ سنایا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہے اور میرا بھائی ہے اس پر ایک شخص نے اعتراض کیا اور کہا معاویہ تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ بچہ کا نسب ماں کے شوہر یا مالک سے لگتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں- معاویہ نے اس کو برا بھلا کہا گالیاں دیں اور گواہی کے موافق یہ حکم نافذ کردیا کہ زیاد ابوسفیان کا بیٹا ہی ہے اس کے بعد زیاد کو بصرہ کا حاکم بنایا- کرمانی نے کہا ابوبکرہ صحابی زیاد کے اخیافی بھائی تھے اس لئے ابوعثمان نے ان پر انکار کیا وہ یہ سمجھے کہ شاید ابوبکرہ بھی اس کارروائی میں شریک اور راضی تھے حالانکہ ابوبکرہؓ نے جب زیاد کی یہ کارستانی دیکھی تو اس سے ملاقات ترک کردیا اور قسم کھالی کہ عمر بھر اس سے بات نہیں کرے گا)-

مترجم: - کہتا ہے کہ اسی زیاد کا بیٹا عبیداللہ تھا جو لشکر عظیم لے کر امام حسینؓ سے لڑا اور آپ کو شہید کرایا عبیداللہ کے کرتوت سے تو یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کا باپ حرام زادہ تھا اور معاویہ کی کار روائی بباطن صحیح تھی گو ظاہر شرع کے رو سے غلط اور خلاف قانون تھی اس روایت سے انصاف پسند لوگ یہ بھی سمجھ سکتے ہیں کہ معاویہ کس قسم کے آدمی تھے اور وہ خلفائے راشدین میں سے شمار ہونے کے قابل ہیں یا نہیں' اہل سنت کے عقائد کے کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ معاویہ دنیاوی بادشاہوں میں سے تھے نہ کہ خلفائے راشدین میں سے اس لئے کہ خلافت راشدہ امام حسن علیہ السلام پر ختم ہوگئی اور حدیث شریف کا بھی یہ مضمون ہے اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جو لکھا ہے **اما خلافة معاوية فصحيحة ثابتة بعد خلع الحسن بن علی** تو یہ حدیث نبویؐ کے خلاف ہے **الخلافة بعدی ثلثون سنة**- اس وجہ سے ہم حضرت شیخ کا قول قبول نہیں کر سکتے اور جب معاویہ باوجود قریشی ہونے کے خلیفہ نہ ہوئے تو اور کوئی مغل یا ایرانی یا افغانی ڈاڑھی منڈا شرع کے خلاف چلنے والا کیونکر خلیفۃ المسلمین ہوسکتا ہے- غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ اگر کفر نہ کرتا تو اس کو بادشاہ اسلام کہیں گے-

اَدْعُوْکَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ- میں تجھ کو اسلام کے کلمہ کی طرف بلاتا ہوں (**لا اله الا الله محمد رسول الله** کی گواہی دینے پر' ایک روایت میں میں **بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ** ہے یعنی اس کلمہ کی طرف جو اسلام کا داعی ہے-)

لَيْسَ فِي الْخَيْلِ دَاعِيَةٌ لِعَامِلٍ- زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو گھوڑوں میں کوئی دعویٰ نہیں ہے (یعنی گھوڑوں کی زکوٰۃ کا وہ مطالبہ نہیں کرسکتا کیونکہ ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ گھوڑوں کی نسل دارالسلام میں بڑھے اور جنگ کے وقت گھوڑوں کی قلت نہ ہو)-

اَلْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْاَنْصَارِ- خلافت قریش میں رہے گی اور حکومت (جیسے قضاء اور نیابت اور صوبہ داری) انصار میں (اس لئے کہ ان میں فقیہ بہت ہوں گے)-

وَالدَّعْوَةُ فِي الْحَبَشَةِ- اور اذان دینا حبش کے لوگوں میں (اس لئے کہ حضرت بلالؓ حبشی تھے تو ان کا دل خوش کرنے کے لئے یہ فرمایا)-

لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ- اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ پیغمبر کی دعا نہ ہوتی (کہ مجھ کو ایسی بادشاہت دے جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے) البتہ صبح کو وہ شیطان بندھا ہوا رہتا (جس نے نماز میں آپ کو ستایا تھا) اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھیلتے-

سَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَشَارَةُ عِيْسٰی- میں تم سے اپنا اگلا حال بیان کروں میں اپنے دادا ابراہیم علیہ السلام پیغمبر کی دعا ہوں- (انھوں نے یہ دعا کی تھی **ربنا وابعث فيهم رسولا منهم يتلوا عليهم**

ایاتک الآیہ[1]) اور عیسیٰ پیغمبر کی خوشخبری ہوں- (جس کا بیان اس آیت میں ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد)-[2]

مترجم:- کہتا ہے نصاریٰ نے ضد اور ہٹ دھرمی سے انجیل پاک کی اس آیت میں تحریف کر دی جس میں آنحضرت ﷺ کا نام لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی تھی اور اس کے بدلے فارقلیط کا لفظ رکھ دیا- یعنی تسلی دینے والا- بعض نے کہا اس کے بھی معنی سراہا ہوا کے ہیں اور یہی معنی محمدؐ کے بھی ہیں- برناباس کی انجیل میں صاف آنحضرت ﷺ کا نام مبارک مذکور ہے مگر پادریوں نے اس انجیل کو غیر معتبر قرار دیا اور چھپا رکھا یہ بھی ان کی ایک ہٹ دھرمی ہے جہاں اور ہٹ دھرمیاں ہیں حالانکہ برناباس خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے تھے ان کی انجیل تو غیر معتبر ہو اور دوسرے لوگوں کی جو حواری بھی نہ تھے ان کی انجیلیں معتبر ہوں اللہ تعالےٰ ان کو عقل سلیم دے' کوئی ان سے پوچھے کہ جب تم موسیٰ' داؤد اور ابراہیم علیہم السلام اور بنی اسرائیل کے اگلے تمام پیغمبروں کی نبوت کو مانتے ہو تو آنحضرت ﷺ کی نبوت کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ جو کام حضرت محمد ﷺ نے دس برس میں کیا اس کا عشر عشیر بھی اگلے پیغمبروں نے نہیں کیا- آپ امی تھے مگر ایسا کلام آپ نے سنایا کہ اب تک بڑے بڑے عالم اور فاضل اس کا لوہا مانتے ہیں اور عرب کے تمام فصحاء اور بلغا اور شاعر پڑھے لکھے لوگ اس کی سی ایک سورت نہ بنا سکے کیا یہ باتیں ایک سمجھ دار بے تعصب شخص کو آپ کی نبوت تسلیم کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں-

لَیسَ بِرِجْزٍ وَّلَا طَاعُوْنٍ وَّلٰکِنَّہٗ رَحْمَۃُ رَبِّکُمْ وَ دَعْوَۃُ نَبِیِّکُمْ- (معاذ بن جبل جب طاعون کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو کہنے لگے) یہ طاعون پروردگار کا عذاب نہیں بلکہ (مومنوں کے لئے) پروردگار کی رحمت ہے- (کیونکہ اس میں جلدی سے وصال ہو جاتا ہے بہت دنوں تک بیماری کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی) اور تمہارے پیغمبرؐ کی دعا ہے آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ میری امت کو (جب تو فنا کرنا چاہے تو) برچھے کی مار اور طاعون سے فنا کر (خسف اور مسخ سے ان کو بچائے رکھ)-

فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ تُحِیطُ مِنْ وَّرَائِھِمْ- کیونکہ ان کی یعنی اہل سنت کی دعا پیچھے سے ان کی حفاظت کرتی ہے-

اَکْثَرُ دُعَائِیْ وَدُعَاءُ الْاَنْبِیَاءِ بِعَرَفَۃَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ- میری اور مجھ سے پہلے پیغمبروں کی عرفات میں اکثر یہ دعا رہی ہے- لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علیٰ کل شیء قدیر- (حالانکہ یہ کلمۂ تمجید ہے مگر اس کو بھی دعا فرمایا اس لئے کہ دعا کی طرح اس ذکر میں بھی ثواب اور اجر ہے اور) دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جب بندہ میری ثنا اور تعریف میں مشغول ہو کر مجھ سے کچھ مانگ نہ سکے تو میں مانگنے والوں میں سب سے زیادہ کے برابر اس کو دوں گا-)

وَیْحَکَ یَا عَمَّارُ یَدْعُوْ اِلَی اللّٰہِ وَ یَدْعُوْنَہٗ اِلَی النَّارِ- ہائے افسوس عمار وہ تو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا (کہے گا امام برحق کی اطاعت کرو جو موجب رضا اور تقرب الٰہی ہے) اور لوگ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے (امام کی نافرمانی اور بغاوت کی طرف- یہ آنحضرت ﷺ نے جنگ صفین کی طرف اشارہ فرمایا جس میں عمار حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں تھے اور انھی کے طرف سے لڑ کر شہید ہوئے- معلوم ہوا حضرت علیؓ کا گروہ حق پر اور ناجی تھا اور معاویہ کا گروہ باغی اور طاغی تھا- کرمانی نے کہا لیکن معاویہ کا گروہ بھی معذور تھا ان سے اجتہاد میں خطا ہوئی)-

مترجم:- کہتا ہے یہ صریح انصاف سے چشم پوشی ہے- معاویہ نے اس حدیث کی کہ تقتلک الفئة الباغیة یہ تاویل کی کہ باغیہ بغاء سے ہے بمعنی طلب یعنی الطالبة لدم عثمان نہ بغی سے بمعنی سرکشی اور بغاوت حالانکہ یہ تاویل خود

---

[1] اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیجے جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے...... (البقرہ:۱۲۹)

[2] الصف:۶ (م)

حدیث سے باطل ہوتی ہے کہ عمار لوگوں کو بہشت کی طرف بلائے گا اور لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بائیں گے کیونکہ طلب دم عثمان باعث دخول نار نہیں ہے بلکہ بغاوت' سرکشی اور تعجب ہے کہ معاویہ باوصف عالم' فاضل اور اہل لسان ہونے کے ایسی کھلی بات کو نہ سمجھے ہوں اس لئے کہ جہاں تک میری سمجھ کام کرتی ہے وہ یہ ہے کہ معاویہ طالب خلافت اور حکومت تھے اور انھوں نے حکومت حاصل کرنے کے لئے ایسی فاسد تاویل کی اور عام لوگوں کو دھوکے اور مغالطہ میں ڈال دیا اس پر بھی ہم ان کا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور ان کا سب وشتم نہیں کرتے نہ ان کی مدح وثنا کرتے ہیں بلکہ سکوت اولیٰ سمجھتے ہیں)-

یَقْتَتِلُ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ- دو گروہ (میری امت کے) لڑیں گے ان کا دعوٰی ایک ہی ہوگا- (دونوں فریق اسلام کا دعوٰی کریں گے یا دونوں حق پر ہونے کا اور مخالف کے باطل پر ہونے کا' یہ بھی معاویہ اور جناب امیرؓ کی جنگ کی طرف اشارہ ہے)-

رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ- پوری دعا کے صاحب' پوری اس کو اس لئے کہا کہ اسلام کے دونوں عقیدے اس میں جمع ہیں یعنی توحید اور رسالت-

اِنَّ نِسَاءً یَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِیْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ- بعض عورتیں راتوں کو چراغ منگوا کر خون کا رنگ دیکھتیں ہیں (کہ پاک ہوئیں یا نہیں- حضرت عائشہؓ نے اس پر اعتراض کیا کیونکہ رات کو خالص سفیدی کی تمیز مشکل سے ہوتی ہے ایسا نہ ہوا بھی حیض باقی ہو اور وہ اپنی آپ کو پاک سمجھ کر نماز پڑھ لیں مفت میں گناہ گار ہوں)-

کُنَّا مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَعْوَةٍ- ہم ایک ضیافت میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے-

نَزَلَتْ فِی الدُّعَاءِ- یہ آیت وَلَا تجهر بصلوٰتک ولا تخافت بها[1] دعا کے باب میں اتری ہے (تو صلوٰۃ سے مراد اس آیت میں دعا ہے)-

لَوْلَا اِنِّیْ نُهِیْتُ لَدَعَوْتُ بِهٖ- اگر موت کی آرزو کرنا منع نہ ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا (کیونکہ وہ بیماری کی سخت تکلیف میں مبتلا تھے)-

یَدْعُوْ عَلٰی صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ- اخیر تک- آنحضرت ﷺ صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو پر جو ابوجندل کے باپ تھے اور حارث بن ہشام پر جو ابوجہل کے بھائی تھے (نام لے لے کر) بددعا کرتے تھے (اس وقت یہ آیت اتری لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ[2] اخیر تک- اور فتح مکہ کے بعد یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے)-

لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ- ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے (اور میں نے اس کو آخرت کے لئے اٹھا رکھا ہے) (طیبی نے کہا مراد وہ دعا ہے جو پیغمبر اپنی قوم کی ہلاکت کے لئے کرتے ہیں اور امت سے امت دعوت مراد ہے نہ امت اجابت- اب یہ جو منقول ہے کہ آپ نے مضر قبیلے پر بددعا کی تو یہ ان کی ہلاکت کے لیے نہ تھی بلکہ اس لئے کہ وہ شرارت سے باز آئیں توبہ کریں اور رعل اور ذکوان قبیلوں پر بددعا خاص ان پر تھی نہ ساری امت پر اور وہ بددعا قبول بھی نہیں ہوئی بلکہ یہ آیت اتری لیس لک من الامر شیء)-

اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ- اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں (تیری آنکھیں اچھی ہو جاتی ہیں لیکن صبر کرنا بہتر اور باعث مزید اجر ہے- اس حدیث سے توسل کا جواز نکلتا ہے کیونکہ اس میں یہ بھی ہے اتوجه الیل بنبیک محمد نبی الرحمة[3] اور اس پر سب علماء متفق ہیں کہ زندہ شخصوں کا جو نیک اور صالح ہوں توسل کرنا درست ہے اور مردوں کے ساتھ توسل کرنے میں اختلاف ہے- لیکن ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے

---

[1] اپنی نماز کو بلند آواز سے پڑھ نہ بالکل پوشیدہ- (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

[2] آل عمران: ۱۲۸

[3] "میری تیری طرف تیرے نبیؐ نبی رحمتؐ کے ذریعے متوجہ ہوتا ہوں" اول تو اس حدیث کی سند پر محدثین کا کلام ہے- اگر بالفرض یہ صحیح بھی تسلیم کرلیں تو اس سے دعا کروانے کا ثبوت ملتا ہے جیسے اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُعَافِیَنِیْ. آپؐ میرے لئے اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ مجھے صحت دے- (م)

کہ وہ بھی جائز ہے - امام شوکانیؒ وغیرہ محققین اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے اور عثمان بن حنیف نے یہ دعا آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد ایک شخص کو تعلیم کی تھی اس سے بھی جواز نکلتا ہے)-

دَعْوَةٌ اَرْجُوْبِهَا الْخَيْرَ - ایک دعا جس سے مجھ کو بہت مال ملنے کی توقع ہو (اس شخص نے بڑی نعمت یہی سمجھی آنحضرت ﷺ نے اس کو رد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ بڑی نعمت بہشت میں داخل ہونا ہے)-

واقعہ: - حیدرآباد دکن میں ایک صاحبزادہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں تھے وہ بہت وظیفہ پڑھا کرتے تھے' ایک بار میں نے ان سے پوچھا آپ اتنا وظیفہ کیوں پڑھتے ہیں' انھوں نے کہا دو باتوں کا مجھ کو حق تعالیٰ سے سوال ہے - ایک یہ کہ مجھ کو اَسی لاکھ اشرفیاں مل جائیں تا کہ میں بغداد کے حوالی میں ایک نہر ہے اس کو خرید لوں - دوسری یہ کہ رئیس حیدر آباد یعنی نواب نظام الملک بہادر میرے پاس آیا جایا کریں - یہ سن کر میں نے کہا آپ تو اس لئے وظیفہ پڑھتے ہیں اور میں اس لئے پڑھتا ہوں کہ اَسی لاکھ اشرفیاں مجھ کو ہرگز نہ ملیں اور نواب نظام کبھی میرے پاس نہ آئیں اس پر ایک بڑا قہقہہ ہوا - پھر میں نے ان سے کہا مجھ کو سخت افسوس ہے کہ آپ اتنے بڑے بادشاہ سے ایسی حقیر شی اسی لاکھ اشرفیاں طلب کرتے ہیں - اجی حضرت اس کی رضامندی کا سوال کرو اَسی لاکھ اشرفیاں لے کر ہم کیا کریں گے لا حول و لا قوة الا باللّٰهِ-

اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا - تو اللہ کا برابر والا سمجھ کر کسی کو پکارے-

دُعَاءُ دَاوٗدَ اَنْ لَّايَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ - (ہم کو آپ پر ایمان لانے سے) داوٗد پیغمبر کی یہ دعاء روکتی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوتا رہے (یہ یہود کا جھوٹ عذر تھا - اول تو حضرت داوٗد علیہ السلام ایسی دعا کیونکر کر سکتے تھے جب آپ تورات اور زبور میں آنحضرت ﷺ کی بشارت معلوم کر چکے تھے' دوم اگر بالفرض کی بھی ہو تو ان کا مطلب یہ ہوگا کہ خاتم الانبیاء کے ظہور تک نبوت ان کے خاندان میں قائم رہے اور یہ دعا پوری ہوئی)-

وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ - تجھ کو پکارنے والوں کی یعنی موذنوں کی آوازیں-

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ - دعا شرعی عبادت ہے (تو وہ غیر خدا سے شرک ہوگی جیسے کوئی غیر خدا کے لئے نماز پڑھے یا اس کے نام کا روزہ رکھے یا اس کے نام پر جانور کاٹے لیکن دعائے لغوی یعنی ندا وہ مراد نہیں ہے اس لئے کہ وہ عبادت نہیں ہے اور غیر خدا کے لئے بھی ہو سکتی ہے ایک روایت میں اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ - ہے یعنی دعا عبادت کا مغز ہے)-

قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ - کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے بڑھ جائیں گے (سنت نبوی سے تجاوز کریں گے گھنٹوں ڈھیلہ سکھاتے پھریں گے پھر بھی قطرے کا وہم ان کا باقی رہے گا اور دعائیں لمبی چوڑی مقفی اور مسجع ایجاد کریں گے بے محل دعائیں کریں گے یعنی جن موقعوں پر آنحضرت ﷺ سے دعا کرنا منقول نہیں ہے)-

اُدْعُوا اللّٰهَ وَ اَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ - اللہ سے دعا کرو قبول ہونے کا یقین رکھ کر یا اس کے شرائط بجالا کر اکل حلال' صدق مقال و رعایت آداب وغیرہ-

ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ - تین آدمیوں کی دعاء رد نہیں ہوتی ضرور قبول ہوتی ہے - ایک تو روزہ دار کی - (افطار کے وقت)' دوسرے بادشاہ عادل کی' تیسرے مظلوم کی - (ایک روایت میں باپ کی بیٹے کے لیے اور ماں کا حق باپ سے بھی زیادہ ہے تو وہ بطریق اولیٰ رد نہ ہوگی)-

اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ - بہتر دعاء اللہ کا شکر کرنا ہے (اس کی ثنا وصفت بیان کرنا کیونکہ قرآن میں ہے لئن شکرتم لا زیدنکم[1] تو بن مانگے اس میں مطلب حاصل

[1] اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں مزید نوازوں گا-

ہوتا ہے)-

لَايَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ - امام خاص اپنے لئے دعا نہ کرے (بلکہ اپنے اور سب مقتدیوں کے لئے - بعض جاہل اماموں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ نماز کے بعد دعاء کرتے ہیں - اللّٰھم اغفرلی یااللّٰھم ادخلنی الجنۃ اس سے منع فرمایا - امام کو صیغۂ جمع کہنا چاہئے جیسے اللّٰھم اغفرلنا یا اللّٰھم ادخلنا الجنۃ)-

لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ - اپنے آپ کو مت کوسو (اپنے لئے بددعا نہ کرو جیسے خدا کرے میں مر جاؤں' تباہ ہو جاؤں یا میت کے حق میں بری بات مت کہو کہ اس کا وبال تم پر پڑے)-

لَايَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ - قضاء کو پھیرنے والی دعا کے سوا کوئی چیز نہیں (مراد قضائے معلق ہے کیونکہ قضائے مبرم ٹل نہیں سکتی - یا پھیرنے سے یہ مراد ہے کہ دعا سے وہ آسان ہو جاتی ہے اللہ تعالٰی اس پر صبر دیتا ہے - یا قضاء سے مراد وہ آفت ہے جس سے آدمی کو ڈر ہو نہ کہ قضائے ربانی)-

وادْعُوا اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا - اللہ سے دعا کرو ہمارے بعد والوں کہ ہم میں سے کرے (یعنی ہمارے بعد جو لوگ دنیا میں آئیں وہ ہمارے طریق پر مسلمان ہوں)-

دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يُسْتَجَابُ وَ اِنْ كَانَ كَافِرًا - مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے گو وہ کافر ہو - (بعض نے کہا کافر سے مراد ناشکرا ہے کیونکہ قرآن میں ہے وما دعاء الکفرین الا فی ضلٰل[1] بعض نے کہا یہ آیت کے خلاف نہیں ہے آیت سے یہ مراد ہے کہ کافروں کا دوزخ میں چلانا دعا کرنا بے کار ہوگا اس کی کچھ شنوائی نہ ہوگی)-

اَعُوْذُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ - مظلوم کی بددعا سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں-

وَالدَّعْوَةُ فِى الْاَنْصَارِ - پکارنا مدد کرنا انصار میں ہے-

دُعَاةٌ اِلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ - دوزخ کے دروازوں کی طرف بلانے والے - (مراد وہ امراء اور سردار ہیں جو لوگوں کو گمراہی کی طرف کھینچیں گے جیسے خوارج' قرامطہ وغیرہ میں گزر چکے ہیں-)

اُدْعِىْ خَابِزَةً - ایک روٹی پکانے والی اور بلالے (ایک روایت میں اُدْعُوْنِىْ ایک میں اُدْعِنِىْ ہے - یعنی میرے لئے ایک روٹی بنانے والی بلالو یا بلالے-)

اِجَابَةُ الدَّاعِىْ - دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا-

وَلَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصٰى - جس نے دعوت قبول نہیں کی وہ گنہگار رہوا - (امام بغوی نے شرح السنۃ میں کہا دعوت قبول کرنا واجب ہے جیسے دعوت میں جانا لیکن کھانا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے - بعض نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے دوسری دعوتیں قبول کرنا مستحب ہے اور بعض بزرگوں نے دعوت قبول نہیں کی جب ان سے کہا گیا کہ سلف کے مسلمان تو دعوت قبول کرتے تھے - انھوں نے یہ جواب دیا کہ سلف کے مسلمان یعنی اگلے لوگ محبت اور برادری بڑھانے کے لئے دعوت کرتے تھے اور تم تو فخر اور مباہاۃ کے لئے دعوت کرتے ہو-)

مترجم :- کہتا ہے جو مسلمان اسلامی اخوت کے راہ سے اللہ کی رضامندی کے لئے دعوت کرے اس کی دعوت قبول کرنا واجب ہے خصوصاً جب وہ ایک غریب شخص ہو لیکن ان امرا اور متکبرین کی دعوت جو فخر اور تکبر کی راہ سے ایک دوسرے پر فوقانیت جتانے کو کی جائے یا دنیوی غرض اس میں مرکوز ہو تو ایسی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعض حالات میں قبول نہ کرنا بہتر ہے' کسی بزرگ نے فرمایا التکبر مع المتکبرین -[2] عبادت ہمارے زمانہ میں دنیا دار امیر اور نواب تو ایک طرف رہے بعض نام کے فقیروں اور درویشوں کا بھی دماغ چل گیا ہے وہ اپنے آپ کو بڑے درجہ کا شخص تصور

---

[1] (حقیقی) کافروں کی دعا بے کار ہے-(م)

[2] تکبر اہل تکبر کے ساتھ ہے-(م)

کرتے ہیں اور دعوت بھی انہی دنیا کے کتوں کی کرتے ہیں جن سے ان کو دنیوی منفعت حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے' ایسے لوگوں کی دعوت رد کرنا اور ان کو حقیر بنانا باعث اجر ہے- بات یہ ہے کو جو عالم یا درویش اپنی روٹی محنت سے پیدا کرتا ہے اور دنیا داروں کی پرواہ نہیں کرتا فی الحقیقت وہی عالم اور درویش واجب التعظیم ہے اور اس کی صحبت باعث بہبودی آخرت ہے اور جو عالم یا درویش اپنے علم یا درویشی کے پردے میں دنیا کا طالب اور دنیا داروں کے طرف مائل ہے اس سے دور رہنے میں آخرت کی بھلائی ہے- پروردگار ایسے ریاکار اور مکار عالموں اور درویشوں سے بچائے رکھے-

اَسْئَلُهٗ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ- میں ان سے یہ پوچھوں کہ کافروں کو لڑائی سے پہلے جو دعوت دی جاتی ہے یعنی اسلام کی دعوت-

حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ- جمعہ میں کسی مطلب سے حاضر ہوا-

اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَکَ- جب تو کسی بیمار کے پاس جائے تو اس سے دعا کا طالب ہو (یعنی اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے دعا کرے کیونکہ بیمار کی دعا قبول ہونے کی زیادہ توقع ہے)-

مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْعُوْ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَاسَئَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِثْلَهٗ- جب کوئی مسلمان دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یا تو اس کا سوال پورا کرے گا یا ویسی ہی درجہ کی آفت یا مصیبت جو اس پر آنے والی ہے اس کو روک دے گا- (بہر حال مسلمان کی دعا بے کار نہیں جاتی)-

مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ- بشرطیکہ گناہ کی بات کی دعا نہ کرتا ہو یا ناطہ کاٹنے کی-

مَالَمْ يَعْجَلْ يا مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ- بشرطیکہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن اللہ تعالیٰ نے قبول ہی نہیں کی (اللہ تعالیٰ کے پاس ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے بندے کو اپنے مالک سے ناامید نہ ہونا چاہیئے نہ مانگنے اور دعا کرنے سے اکتا جانا چاہئے بلکہ برابر مانگتے رہنا چاہیے اور امید قائم رکھنا چاہئے' دیکھو بڑے بڑے پیغمبروں کی دعائیں چالیس چالیس برس کے بعد قبول ہوئی ہیں)-

لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ- اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند کوئی بات نہیں ہے کہ اس سے دعا کی جائے (کیونکہ اس میں بندگی کا اظہار ہے تمام فقہاء اور محدثین اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور یہی حق ہے لیکن درویشوں کا ایک فرقہ اس طرف گیا ہے کہ سکوت اور رضا بقضائے الٰہی زیادہ افضل ہے)-

مترجم:- کہتا ہے یہ فرقہ صریح غلطی پر ہے- انبیاء اللہ سے زیادہ مقرب کوئی نہیں ہے اور وہ ہمیشہ دعا اور سوال کرتے رہے البتہ جو شخص ایسے مرتبہ پر پہنچ جائے کہ اس کو پروردگار اپنا ارادہ اور منشا معلوم کرا دیتا ہو تو اس کے حق میں سکوت اس وقت تک بہتر ہوگا جب تک پروردگار کا منشاء سکوت کا ہو پھر جب دعا کا منشاء ہو تو اس کے حق میں بھی دعا کرنا افضل ہوگا-

كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ- اخیر تک- آنحضرت ﷺ سختی اور مصیبت میں یہ دعا پڑھتے تھے لا اله الا اللّٰه العلیّ العظیم لا اله الا اللّٰه ربّ العرش العظیم لا اله الا اللّٰه رب السمٰوات السّبع والارض و ربّ العرش الكريم والحمدللّٰه ربّ العٰلمین (ایک روایت میں یوں ہے لا اله الا اللّٰه الحلیم الکریم لا اله الا اللّٰه ربّ السمٰوات السّبع و ربّ العرش العظیم والحمدللّٰه ربّ العٰلمین- حالانکہ یہ دعا نہیں ہے بلکہ ایک ذکر ہے مگر دوسری حدیث میں ہے کہ جو میرے ذکر میں مشغول رہ کر سوال نہ کر سکے اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا- تو دعا کا فائدہ اس سے حاصل ہوا اسی لئے اس کو دعا فرمایا- بعض نے کہا اس ذکر کے بعد جو مطلب ہو وہ پروردگار سے مانگے)-

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ- دعا عبادت کا مغز ہے (اس کا جوہر ہے باقی ارکان عبادت کے سب درجہ میں کم ہیں تو جب عبادت غیر خدا کی شرک ٹھہری تو غیر خدا سے دعا کرنا بطریق اولیٰ شرک ہوگا)-

مَنْ ذَالَّذِیْ يَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ- کون مجھ سے

دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں-

اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ - جب اس نام سے اس کو پکارو تو وہ قبول کرے (مطلب پورا کرے)-

اَسْمَعُ الدُّعَاءِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ - سب سے جلد جو دعا سنی جاتی ہے وہ دعا ہے جو رات کے درمیان میں ہو (جب لوگ سوتے ہوں اور تنہائی اور حضور میں مزہ آ رہا ہو آدھی رات سے لے کر طلوع فجر تک)-

دَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُمْنٰی وَ دَعَابِھَا - اپنے داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت اٹھائی اس سے دعا کی-

اَلدُّعَاءُ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ یَنْزِلْ - دعا ہر حال میں مفید ہے اس بلا کے لئے جو اتر آئی اور جو ابھی نہیں اتری-

کَیْفَ الدَّعْوَۃُ اِلَی الدِّیْنِ قَالَ یَقُوْلُ اَدْعُوْکَ اِلَی اللّٰہِ وَ اِلٰی دِیْنِہٖ - (امام زین العابدین علیہ السلام سے پوچھا گیا) دین کی دعوت کیونکر دیں؟ انھوں نے کہا یوں کہہ میں تجھ کو اللہ تعالےٰ اور اس کے دین کی طرف بلاتا ہوں-

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَرُدُّ الدُّعَاءَ - تیری پناہ ان گناہوں سے جو دعا کو رد کر دیتے ہیں (قبول نہیں ہونے دیتے)- (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا وہ گناہ یہ ہیں بد نیتی' بدخصلتی' دعا کی قبولیت پر یقین نہ رکھنا' مسلمان بھائیوں سے نفاق رکھنا (ظاہر میں دوست باطن میں بدخواہ) نماز میں دیر کرنا)-

اَلدُّعَاءَ الَّذِیْ عَلَّمَہٗ جِبْرِیْلُ لِیَعْقُوْبَ - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جو دعا حضرت یعقوب علیہ السلام کو سکھلائی (اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے ان کے دونوں بیٹوں کو ملا دیا وہ یہ ہے یامن لا یعلم احد کیف ھو الا ھو یا من سد السماء بالھواء وکبس الارض علی الماء واختار لنفسہ احسن الاسماء ائتنی بفلان بن فلان - فلاں بن فلاں کی جگہ جس کا حاضر کرنا مقصود ہو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے)-

ھُوَ مِنِّیْ عَلٰی دَعْوَۃِ الرَّجُلِ - اس میں اور مجھ میں اتنا فاصلہ ہے جہاں تک آدمی کی آواز پہنچتی ہے-

دَعْوٰی - کسی پر اپنا حق بیان کرنا - اس کی جمع دَعَاوِیٰ بہ فتحہ وکسرۂ دال-

اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ - گواہی (بار ثبوت) ہمیشہ مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر (جب وہ منکر ہو اور مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو' یہ حدیث ایک بڑی اصل ہے قانون عدالت کی جس سے ہزاروں مسئلے نکلتے ہیں مثلاً اگر مدعی علیہ مدعی کے روپیہ کا اقرار کرے لیکن کہے کہ میں اس کو ادا کر چکا ہوں تو اب وہ ادا کا مدعی ہو جائے گا اور بار ثبوت اس پر لوٹ جائے گا اور اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو مدعی سے قسم لی جائے گی-

دَعِیٌّ - جو جھوٹا دعوی نسب کا کرے اس کی جمع اَدْعِیَاءُ ہے اور منہ بولے بیٹے یعنی متبنی کو بھی کہتے ہیں-

باب الدال مع الغین

دَغْرٌ - ہٹانا' دبانا' ملانا' گھونٹنا' گھس آنا-

دَغْرٌ - تابعدار ہونا' بدخلق ہونا' گھس جانا-

لَاتُعَذِّبَنَّ اَوْلَادَکُنَّ بِالدَّغْرِ - اپنی اولاد کو ان کا حلق دبا کر تکلیف مت دو (عرب لوگوں کی عورتیں جب بچوں کو حلق کی بیماری ہوتی تو انگلی اندر ڈال کر ورم کو دباتیں اور کوئے کو اوپر اٹھا دیتیں آنحضرت ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور دواؤں سے علاج کرنے کا حکم دیا)-

عَلَامَ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِھٰذِہِ الْعُلُقِ - تم اپنی اولاد کے حلق کا علاج اس طرح دابوں سے کیوں کرتی ہوں-

عُذْرَۃٌ - حلق کی بیماری-

لَاقَطْعَ فِی الدُّغْرَۃِ - اچک لے جانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (کیونکہ وہ چوری نہیں ہے)-

لَاقَطْعَ فِی الدِّغَارَۃِ الْمُعْلِنَۃِ - علانیہ اچک لے جانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (دوسری سزا جو امام مناسب سمجھے دی جائے گی)-

دَاغِرٌ - ذلیل اور خوار جیسے دَاخِرٌ اور صَاغِرٌ-

دَغْفَقَةٌ - خوب بہانا، زور سے برسنا-

فَتَوَضَّانَا كُلُّنَا مِنْهَا وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً نُدَغْفِقُهَا دَغْفَقَةً - ہم چودہ سو آدمی تھے ہم سب نے اس میں سے وضو کیا اور پانی خوب بہایا- (عرب لوگ کہتے ہیں

دَغْفَقَ الْمَاءَ - اس نے خوب پانی لنڈھایا-

فُلَانٌ فِيْ عَيْشٍ دَغْفَقٍ - وہ اچھے کشادہ عیش میں ہے (یعنی فراغت کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے)-

دَغَلٌ یا دَغَلٌ - کسی چیز میں بگاڑ کا مادہ آ جانا اصل میں دَغَلٌ گنجان جھاڑی کو کہتے ہیں کیونکہ ایسے مقام میں اکثر بدمعاش چھپے رہتے ہیں- دَغَلٌ کے معنی کینہ، بیر اور مکر و فریب بھی ہوگئے ہیں- چنانچہ حدیث میں ہے اِتَّخَذُوْا دِيْنَ اللّٰهِ دَغَلًا - انھوں نے اللہ کے دین کو مکر اور فریب کا ذریعہ بنا لیا (ظاہر میں عمامہ اور دستار ریش دم حمار سے زیادہ دراز اور دل میں مکر اور فریب، دنیا کمانے کی غرض معاذ اللہ)- عرب لوگ کہتے ہیں اَدْغَلْتُ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ - میں نے اس کام کو بگاڑ دیا (اس میں فساد کا مادہ گھسیڑا)-

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالْمُدْغِلِ - مسلمان فسادی نہیں ہوتا- (بنے ہوئے کام کو بگاڑنے والا) (اس حدیث سے ہمارے زمانہ کے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور کسی مسلمان کے کام کو بگاڑنے اور اس میں خرابی ڈالنے سے بچے رہنا چاہیے ورنہ ان کا ایمان رخصت ہو جائے گا)-

فائدہ:- میں نے سنا ہے کہ مسلمانوں کا ایک فرقہ مسجد بنانا چاہتا تھا لیکن دوسرے فریق نے محض تعصب اور نفسانیت سے حکام وقت کو جو دوسرا دین رکھتے تھے اغوا کر کے مسجد کا بنانا موقوف کرا دیا اور مسجد کا پھاٹک کھدر رہا تھا اور یہ فریق بڑی خوشی سے اس کو دیکھ رہا تھا واہ ری مسلمانی ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر در پئے امروز بود فردائے![1]

لعنت خدا کی ایسے نام کے مسلمانوں پر-

دَغْمٌ - ڈھانپ لینا، توڑ ڈالنا، منہ کالا کرنا، ذلیل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز میں گھسیڑ دینا- اسی سے ہے اِدْغَامٌ یعنی ایک جنس کے دو حرفوں کو ملا دینا، مشدد کر دینا-

اِنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشٍ اَدْغَمَ - آنحضرت ﷺ نے ایک مینڈھے کی قربانی کی جس کے ناک اور ٹھڈی کے تلے سیاہی تھی (باقی سفید چت کبرے مینڈھے کی)-

دُغْمٌ - سفید اور صحیح دُعْمٌ ہے عین مہملہ سے-

باب الدّال مع الفاء

دَفَاءٌ یا دُفُوْءٌ یا دَفَاءَةٌ - گرم ہونا، گرمی لگنا-

اِدْفَاءٌ اور تَدْفِئَةٌ - گرم کرنا-

اُتِيَ بِاَسِيْرٍ يُرْعَدُ فَقَالَ لِقَوْمٍ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَاَدْفُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَقَتَلُوْهُ فَوَدَاهُ - آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قیدی کو لے کر آئے وہ (سردی سے) کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا لے جاؤ اس کو اَدْفُوْهُ یعنی گرم کرو- انھوں نے کیا کیا کہ اس کو لے جا کر قتل کر دیا (وہ اَدْفُوْهُ کا معنی اُقْتُلُوْهُ سمجھے- یمن والوں کی زبان میں اِدْفَاءٌ قتل کو کہتے ہیں) آخر آپ نے اس کی دیت ادا کی-

لَنَا مِنْ دِفْئِهِمْ وَ صِرَامِهِمْ - ہم ان کے اونٹ اور بکریاں لے لیں گے اونٹوں کو دِفَاءٌ اس لئے کہا کہ ان کے بالوں سے لوگ گرم ہوتے ہیں سردی کا بچاؤ ہوتا ہے-)

ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ - آنحضرت ﷺ غسل کر کے میرے جسم سے گرمی لیتے ابھی میں نے غسل نہ کیا ہوتا (اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنبی کا جسم نجس نہیں ہے، اسی طرح اس کا پسینہ)-

اَلدِّفْءُ - گرمی، جانور کی نسل-

وَكَانَ لَا تُدْفِئُهٗ فِرَاءُ الْحِجَازِ - حجاز کی پوستینیں آپ کو گرم نہیں کرتی تھیں-

دَفْدَفَةٌ - جلدی چلنا-

---

[1] اگر مسلمانی یہی ہے جو حافظ (شیرازی) نے اختیار کر رکھی ہے تو پھر افسوس ہے اگر آخرت کے آنے کی بات صحیح ہو- (م)

وَاِنْ دَفْدَفَتْ بِهِمُ الْهَمَالِيْجُ - اگرچہ تر کی گھوڑے ان کو لے کر بھاگیں-

دَفْدَفه - ایک قسم کی دوڑ-

دَفِيْف - نرم چال-

دَفْرٌ - سینہ پر مار کر دھکیلنا' یا بدبودار ہونا-

دَفَرٌ - کیڑے پڑنا' ذلیل ہونا' بدبودار ہونا-

اَلْقِيْ اِلَيَّ ابْنَةَ اَخِيْ يَا دَفَارِ - اری بدبودار میری بھتیجی مجھ کو دے- دَفَارِ جیسے قَطَامِ- خراب بدبودار عورت' لونڈی' چھوکری کو اس سے خطاب کرتے ہیں اور دنیا کو بھی کیونکہ وہ اللہ تعالٰی کے نزدیک ذلیل اور خوار ہے- دنیا کو اُمُّ دَفْر بھی کہتے ہیں-

سَاَلَ كَعْبًا عَنْ وُلَاةِ الْاَمْرِ فَاَخْبَرَهٗ قَالَ وَادَفْرَاهُ وَادَفْرَاهُ - (حضرت عمرؓ نے) کعبؓ سے پوچھا آخرت میں حاکموں کا کیا حال ہوگا؟ انھوں نے بیان کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا ہائے بدبوئے یا ہائے ذلت اور خواری (عرب لوگ کہتے ہیں دَفَرَهٗ فِيْ قَفَاهُ- اس کی گردن ناپی یعنی زور سے گردن پکڑ کر دھکیلا)-

اِنَّمَا الْحَاجُّ الْاَشْعَثُ الْاَدْفَرُ - حاجی وہی ہے جس کا سر پریشان بدن میں سے بو آ رہی ہو (میلا کچیلا)-

يُدْفَرُوْنَ فِيْ اَقْفِيَتِهِمْ دَفْرًا - دوزخیوں کو گردن پکڑ کر دوزخ میں دھکیل دیں گے-

اَلْقِيْ عَنْكِ الْخِمَارَ يَا دَفَارِ اَتَتَشَبَّهِيْنَ بِالْحَرَائِرِ - اے بدبودار اوڑھنی سر پر سے اتار تو آزاد بیبیوں کی طرح بنتی ہے (یہ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی سے فرمایا)-

دَفِرٌ اور دَفِرَةٌ - بدبودار-

دَفْعٌ یا مَدْفَعٌ - زور سے ہٹانا- (بعض نے دَفْعٌ اور رَفْعٌ میں فرق کیا ہے کہ دَفْعٌ ایک امر کے آنے سے پہلے اس کے دور کرنے کو کہتے ہیں اور رَفْعٌ آنے کے بعد دور کرنے کو- مگر یہ فرق صحیح نہیں ہے دونوں صورتوں میں دَفْعٌ کا اطلاق ہوتا ہے' دینا' ادا کرنا' بچانا' جواب دینا' رد کرنا-

دَفَعَ مِنْ عَرَفَاتٍ - عرفات سے چلے (گویا اپنے آپ کو عرفات سے ہٹایا' یا اونٹنی کو وہاں سے چلایا)-

اِنَّهٗ دَافَعَ بِالنَّاسِ يَوْمَ مُؤْتَةَ - خالد بن ولیدؓ نے موتہ کی جنگ جس دن ہوئی اس دن لوگوں کو بچایا- (ورنہ کافروں کا غلبہ ہو چکا تھا- مسلمانوں کے تین سردار زید بن حارثہ، جعفر طیار اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہو گئے تھے) ایک روایت میں رَافَعَ بِالنَّاسِ ہے یعنی لوگوں کو ہلاکت کے مقام سے ہٹایا-

اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا - عباسؓ اور علیؓ اگر تم چاہتے ہو تو میں آنحضرت ﷺ کو متروکہ جائداد تم دونوں کے حوالے کئے دیتا ہوں (یعنی انتظام کرنے کے لئے اور انہی مصارف میں صرف کرنے کے لئے جن میں آنحضرت ﷺ ان کو صرف کرتے تھے نہ بطور تملیک کے' کیونکہ پیغمبروں کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا بموجب صحیح حدیث کے)-

اَوْ وَقَفَ شَيْئًا فَلَمْ يَدْفَعْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ - یا کسی چیز کو وقف کیا مگر اپنے قبضہ میں رکھا دوسرے کسی کے حوالہ نہیں کیا (تو یہ جائز ہے- کرمانی نے کہا اس سے ان حنفیوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں وقف اس وقت تک صحیح نہ ہوگا جب تک اس کا ولی کسی کو مقرر کر کے جائداد اس کو تفویض نہ کر دے)-

يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ - پہلا قطرہ خون کا گرتے ہی اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (یعنی غازی کے)-

فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ - ایک عورت اس طرح آئی جیسے کوئی اس کو دھکیل رہا ہے (یعنی جلدی جلدی دوڑتی ہوئی)-

خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَالَمْ يَاْثَمْ - تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے کنبے والوں کی حمایت کرے (دشمنوں کے مقابلہ میں ان کو بچائے) مگر جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے (یعنی ناحق بات میں اور ظلم میں ان کی مدد نہ کرے یا حمایت اسی طرح کرے جس طرح جائز ہے یہ نہیں کہ فریق ثانی کو اس کے قصور سے زیادہ سزا دے)-

مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ - دروازوں پر سے دھکیلا ہوا- (کوئی اس کی قدر و منزلت نہیں کرتا اس کو حقیر جان کر جہاں جاتا ہے وہاں سے لوگ اس کو نکال دیتے ہیں)-

فَقَامَا یَتَدَافَعَانِ - آنحضرت ﷺ اور حضرت عائشہؓ دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یہ اس دعوت کا ذکر ہے جس میں ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کو کھانے کی دعوت دی- آپؐ نے فرمایا اگر عائشہؓ کو بھی دعوت دیتا ہے تو میں آتا ہوں ورنہ نہیں اس نے منظور کیا-)

اِنَّ اللّٰہَ یَدْفَعُ بِمَنْ یُصَلِّیْ مِنْ شِیْعَتِنَا عَمَّنْ لَّا یُصَلِّیْ - اخیر تک - یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ میں سے جو نمازی ہیں ان کی وجہ سے بے نمازیوں کی بلا دفع کرتا ہے اسی طرح زکوٰۃ دینے والوں کی وجہ سے نہ دینے والوں کی اور حاجیوں کی وجہ سے حج نہ کرنے والوں کی اور اگر سب چھوڑ دیں (کوئی نماز نہ پڑھے کوئی زکوٰۃ نہ دے کوئی حج نہ کرے تو سب تباہ ہو جائیں سب پر عذاب اترے)-

اَلسِّلَاحُ مَدْفُوْعٌ عَنْهُ - ہتھیاروں سے اس کو نقصان نہیں پہنچے گا-

مِدْفَعٌ - توپ اس کی جمع مَدَافِعُ ہے-

دَفٌّ یا دَفِیْفٌ - آہستہ چلنا' جیسے دَبٌّ ہے-

اِنَّمَا نَهَیْتُکُمْ عَنْهَا مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِیْ دَفَّتْ - میں نے جو تم کو قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع کیا تھا وہ اس لئے کہ کچھ لوگ باہر والے (شہر میں) آ گئے تھے میں نے یہ چاہا کہ ان غریبوں کو کھانے کے لئے گوشت ملے- اصل میں دَافَّة ان لوگوں کو کہتے ہیں جو آہستہ آہستہ چل رہے ہیں' یہاں دیہاتی لوگ مراد ہیں-

قَدْ دَفَّتْ عَلَیْنَا مِنْ قَوْمِکَ دَافَّةٌ - (حضرت عمرؓ نے مالک بن اوس سے کہا) تمہاری قوم کے کچھ لوگ ہلّو ہلّو (آہستہ آہستہ) ہمارے پاس آ گئے-

فَاِذَا دَفَّتْ دَافَّةٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ وَجَّهَهَا فِیْهِمْ - جب باہر والے کچھ لوگ آ جاتے تو وہ خیرات کا مال ان میں خرچ کرتے-

لَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ دَافَّةً دَفَّتْ - میں ان کو خبر کر دیتا کہ کچھ لوگ آہستہ آہستہ آن پہنچے-

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ نَجَائِبُ تَدِفُّ بِرُکْبَانِهَا - بہشت میں شریف اونٹنیاں ہیں جو اپنے سواروں کو بے تکان نرمی کے ساتھ لئے پھرتی ہیں-

طَفِقَ الْقَوْمُ یَدِفُّوْنَ حَوْلَهٗ - لوگوں نے آہستہ آہستہ آپؐ کے گرد جمع ہونا شروع کیا-

کُلْ مَا دَفَّ وَلَا تَاْکُلْ مَاصَفَّ - وہ پرندہ کھا جو اڑنے میں اپنا پنکھ ہلاتا ہے (جیسے کبوتر فاختہ وغیرہ) اور وہ پرندہ مت کھا جو اڑنے میں صرف پنکھ پھیلاتا ہے اس کو ہلاتا نہیں (جیسے چیل گدھ باز وغیرہ)-

لَعَلَّهٗ یَکُوْنُ اَوْقَرَ دَفَّ رَحْلِهٖ ذَهَبًا وَّ وَرِقًا - شاید سونے اور چاندی سے اس کے کاٹھی کے کونے کو زیادہ بھاری کرنے والا ہوگا-

دَفُّ الرَّحْلِ - کاٹھی (اونٹ کے زین) کا کونہ-

فَصْلُ مَابَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ اَلصَّوْتُ وَالدُّفُّ - حلال اور حرام میں فرق آواز اور دف کا ہے (یعنی نکاح علانیہ کیا جاتا ہے اس میں لوگ جمع ہوتے ہیں آوازیں بلند ہوتی ہیں' باجہ بجتا ہے کبھی گانا بھی ہوتا ہے اور حرام چپکے چپکے پوشیدہ کیا جاتا ہے)-

دُفٌّ - بضمہ اور فتحۂ دال مشہور باجہ ہے (اور دوسرے باجوں کو بھی بعض علماء نے دف پر قیاس کیا ہے جو تشہیر نکاح کے لئے بجائے جائیں اور نکاح اور خوشی کے رسموں میں ان کا بجانا جائز رکھا ہے اور ایک جماعت علماء نے سوائے دف کے دوسرے باجوں کا بجانا ناجائز رکھا ہے-)

اِنَّهٗ دَافَّ اَبَاجَهْلٍ یَوْمَ بَدْرٍ - عبداللہ بن مسعودؓ نے بدر کے دن ابوجہل کا کام تمام کیا- (عفراء کے بیٹوں نے تلواروں سے مار کر اس کو گرا دیا تھا کچھ جان باقی تھی عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر اس کا سر ہی کاٹ لیا - خس کم جہاں پاک)- (عرب لوگ کہتے ہیں دَافَفْتُ عَلَی الْاَسِیْرِ یا دَافَیْتُهٗ یا دَفَّفْتُهٗ - یعنی میں نے قیدی کا کام تمام کیا اس کو مار ڈالا)-

مَنْ کَانَ مَعَهٗ اَسِیْرٌ فَلْیُدَافِهٖ - جس کے پاس کوئی قیدی ہو وہ اس کو مار ڈالے (یہ خالد بن ولید نے بنی جذیمہ کے قیدیوں کے لئے حکم دیا تھا)-

فَاُعْطِیَ مُوْسٰی فَاسْتَدَفَّ بِهَا - (خبیبؓ نے جن کو مکہ کے کافروں نے قید کیا تھا اپنے قتل ہوتے وقت یہ کہا مجھ کو ایک استرہ دو میں پاکی کرلوں) آخران کو استرہ دیا گیا انھوں نے اس سے پاکی کی (زیرناف کے بال مونڈے) - یہ دَفٌّ سے نکلا ہے بمعنی جڑ سے اکھیڑنا -

تُغَنِّیَانِ وَ تُدَفِّفَانِ - وہ دونوں چھوکریاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں (ایک روایت میں وَ تَضْرِبَانِ زیادہ ہے یعنی ناچ رہی تھیں (یہ چھوکریاں کچھ فاحشہ نہ تھیں بلکہ گھریلو باعصمت لڑکیاں تھیں جو عید کے دن خوشی سے گا اور بجا رہی تھیں - آنحضرت ﷺ نے اس کو جائز رکھا اور منع نہیں فرمایا بلکہ ایک روایت میں ہے کہ ابوبکرؓ نے ان کو جھڑکا تو آپ نے فرمایا جانے دے ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے - مجمع البحار میں ہے کہ دُف بضمہ دال ایک گول باجا ہے چھلنی کی وضع کا ایک طرف سے منڈھا ہوا - میں کہتا ہوں اس وقت عرب میں یہی باجہ مروج تھا اور اگر طبلہ رائج ہوتا تو قیاس یہی کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایسی خوشی کے مواقع پر اس سے بھی منع نہ فرماتے - بہرحال دف کے سوا دوسرے باجوں (مزامیر) کی حلت اور حرمت میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے اور ہر ایک کے دلائل مستقل کتابوں اور رسالوں میں بیان ہوئے ہیں تو اس میں تشدد اور سختی کرنا اور خواہ مخواہ نکاح یا خوشی کے رسموں میں باجے[1] بجوانے والوں کو فاسق کہنا علم اور شرارت اور تعصب ہے اللہ تعالیٰ ایسے تعصبات اور تشددات سے بچائے رکھے جو مسئلہ بین العلماء اختلافی ہو اس میں کسی فریق کو دوسرے فریق پر زبان طعن دراز کرنا بالکل نالائق اور جہالت ہے) -

سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ فِی الْجَنَّةِ - میں نے تمہاری جوتیوں کی آواز بہشت میں سنی (یعنی خواب میں دیکھا تم بہشت میں چل رہے ہو یہ آپؐ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا -

مَوْتُ طَاعُوْنَ دَفِیْفٌ - طاعون کی موت نرم ہے -

مَا تَرَکَ اِلَّا مَابَیْنَ الدُّفَّتَیْنِ - کچھ نہ چھوڑا مگر جو دونوں دفتیوں کے بیچ میں لکھا گیا تھا (باقی سب متفرق پرچوں کو جلوا ڈالا) -

اِنْ کَانَ الطَّیْرُ دَفِیْفُهٗ اَکْثَرَ مِنْ صَفِیْفِهٖ اُکِلَ - اگر پرندے کا پنکھ ہلانا اس کے پھیلانے سے زیادہ ہو تو وہ کھایا جائے گا (یعنی حلال ہے) -

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ خَتَنَ نَفْسَهٗ بِقُدُوْمٍ عَلٰی دَفٍّ - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ آپ ایک بسولے سے کرلیا اس کو ایک تختہ پر مار کر -

دَفْقٌ یا دُفُوْقٌ - ایک بارگی نکلنا' کود کر نکلنا' زور سے پھوٹنا' قے کرنا' مار ڈالنا -

دُفَاقُ الْعَزَائِلِ - مشک کے سوراخوں میں سے زور سے بہنے والا منہ - عَزَائِلَ (اصل میں عَزَالِیٰ تھا) مشک کے دھانے -

مَاءٌ دَافِقٌ - کود کر نکلنے والا پانی یعنی منی -

اَبْغَضُ کَنَائِنِیْ اِلَیَّ الَّتِیْ تَمْشِی الدِّفَقّٰی - بہت ناپسند میری بہوؤں میں وہ بہو ہے جو دوڑ کر کود کر چلتی ہو -

دَفَقَتْ فِیْ مَحَافِلِهَا - محفلوں میں کود کر آئی -

اَصْبَحَ النِّیْلُ یَتَدَفَّقُ - دریائے نیل بھرپور ہو کر زور سے بہہ رہا ہے -

لَایَجِبُ الْغُسْلُ اِلَّا مِنَ الدَّفْقِ - غسل جب ہی لازم ہے جب کود کر پانی نکلے - (یعنی منی خارج ہو) -

دَفْنٌ - ڈھانپنا' گاڑنا' چھپانا -

قُمْ عَنِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِیْنَ - دھوپ میں سے اٹھ وہ اندرونی چھپی ہوئی بیماری کو اوپر لاتی ہے - (قاموس میں ہے دَاءٌ دِفْنٌ وہ بیماری جو پوشیدہ ہونے کے بعد پھر ظاہر ہو اور اس سے سخت خرابی پیدا ہو - بعض نے کہا صحیح دَاءٌ دِفْنٌ یا دَفِیْنٌ ہے -)

وَاجْتَهَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ - میٹھے اور سیراب کرنے والے

---

[1] اس سے مراد دف اور اس سے ملتے جلتے باجے ہیں - ہمارے زمانے کے بینڈ باجے ڈھول ڈھمکے اور طوطیاں وغیرہ مراد نہیں - (م)

پانیوں کو جو چھپے ہوئے تھے انھوں نے کھول دیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)-

كَانَ لَا يَرُدُّ الْعَبْدَ مِنَ الْإِدِّفَانِ وَ يَرُدُّهُ مِنَ الْإِبَاقِ الْبَاتِّ- شریح قاضی اس غلام کی واپسی کا حکم نہیں دیتے تھے جو اپنے مالک سے ایک دو روز کے لئے شہر ہی میں کہیں جا کر چھپ جائے (کیونکہ یہ ایسا عیب نہیں ہے جس سے مشتری کو واپسی کا اختیار ملے البتہ اگر قطعی شہر سے بھاگ جانے کی اس میں عادت ہو تو واپس کرا دیتے)-

حَتّٰى يُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ- جو شخص جنازے کی نماز پڑھے پھر دفن یعنی مٹی ڈالنے تک اس کے ساتھ رہے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے (اگلے قیراط کے سوا یا اس سمیت)-

كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا- مسجد میں تھوکنے کا کفارہ یہ ہے کہ اسی کو زمین کی کنکریوں یا ریتی میں چھپا دے (تاکہ دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو- یہ اس وقت کا حکم ہے جب مسجدوں کے صحن کچے اور اس میں ریتی اور کنکر بچھے رہتے تھے لیکن ہمارے زمانہ میں جب کہ مسجدوں کے صحن کچے یا پتھر کے ہوتے ہیں وہاں تھوکنا درست نہیں اگر تھوک غلبہ کر لے اور باہر نہ جا سکے تو اپنی جوتی کے تلے یا کپڑے میں تھوک لے)-

فَادْفِنُوْنِيْ- مجھ کو گاڑ دینا-

لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا- اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم مردوں کا گاڑنا چھوڑ دو گے یا دہشت میں آ کر ان کا گاڑنا بھول جاؤ گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا-

تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ- قریب ہے کہ سوار کو گاڑ دے (یعنی نظر سے چھپا دے) (ایسی تیز چال ہے)-

لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ- اگر میں وہاں موجود ہوتا تو جہاں تو مرا تھا وہیں دفن کیا جاتا-

دَفَنْتُ الْحَدِيْثَ- میں نے اس بات کو چھپا دیا (کسی سے ظاہر نہیں کی)-

مِدْفَانٌ- پرانی مشک-

اِنْ رَاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا- اگر کوئی اچھی بات دیکھے تو اس کو گاڑ دیتا ہے (بیان نہیں کرتا) بری بات دیکھے تو فاش کر دیتا ہے (یہ دشمن کی صفت آپ نے بیان فرمائی)-

اِدْفِنُوْا كَلَامَهُ تَحْتَ اَقْدَامِكُمْ- اس کی بات اپنے پاؤں کے تلے گاڑ دو (کسی سے بیان نہ کرو)-

دَفْوٌ- زخمی پر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دینا-

اِدْفَاءٌ- سینگ لمبے ہونا' کام تمام کرنا-

اَبْصَرَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ شَجَرَةً دَفْوَاءَ تُسَمّٰى ذَاتَ اَنْوَاطٍ- آنحضرت ﷺ نے کسی سفر میں ایک بڑا گنجان سایہ دار درخت دیکھا جس کو لوگ ذات انواط کہتے تھے-

اِنَّهٗ عَرِيْضُ النَّحْرِ فِيْهِ دَفًا- دجال چوڑے سینے والا کسی قدر جھکا ہوا ہوگا- (عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ اَدْفٰى جھکا ہوا مرد- بعض نے اَدْفَاءُ مہموز کہا ہے مؤنث دُفَآءُ ہے-)

باب الدّال مع القاف

دَقَرٌ- کھانے سے بھر جانا' تر و تازہ ہونا' قے کرنا' رنجیدہ کرنا' غصہ دلانا-

قَالَ لِاَسْلَمَ مَوْلَاهُ اَخَذَتْكَ دِقْرَارَةُ اَهْلِكَ- حضرت عمرؓ نے اپنے غلام اسلم سے کہا تیرے خاندان والوں کی بدخصلت تجھ میں آ گئی-

رَاَيْتُ عَلٰى عَمَّارٍ دِقْرَارَةً وَّ قَالَ اِنِّيْ مَمْثُوْنٌ- میں نے عمارؓ کو جانگیا پہنے دیکھا وہ کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے- دِقْرَارَهٌ کی جمع دَقَارِيْرٌ ہے-

دُقْرُوْرٌ- پائجامہ-

اِنَّهٗ جَزَعَ الصُّفَيْرَاءَ ثُمَّ صَبَّ فِيْ دَقْرَانٍ- (آنحضرت ﷺ جب جنگ بدر میں جا رہے تھے) تو آپ نے صفراء وادی کو طے کیا پھر دقران میں اتر پڑے (صفراء وادی اور دقران دونوں مقام کے نام ہیں مدینہ اور مکہ کے درمیان)-

دَقْوَرَةٌ- شر پھیلانا' فساد انگیزی-

دَقَعٌ- مطلب براری کے لے عاجزی اور گڑگڑاہٹ- ذلت اور محتاجی سے خاک آلودہ ہونا- بری گزران پر راضی

ہونا' افلاس کو بری طرح اٹھانا-

اِنْ كُنَّ اِذَا جُعْتُنَّ دَقِعْتُنَّ - تم عورتوں کی خصلت ہے جب بھوکی ہوتی ہو (پیٹ کی مار پڑتی ہے) تو عاجزی کرتی ہو-

دَقْعَاءُ- مٹی-

لَاتَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ - سوال اسی شخص کو درست ہے جس کو افلاس نے مٹی سے لگا دیا ہو (بالکل محتاج ہو بچھونا تک اس کے پاس نہ ہو)-

لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ اِلَّا فِیْ دَیْنٍ مُّوْجِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ - خیرات لینا اسی وقت درست ہے جب تکلیف دینے والی قرض داری ہو یا سخت مفلسی ہو-

اَعُوْذُبِکَ مِنْ فَقْرٍ مُّدْقِعٍ - تیری پناہ خاک میں ملا دینے والی محتاجی سے-

دَوْقَعَةٌ- مفلسی' ذلت اور خواری-

دِقَاعٌ -مٹی-

دَیْقُوْعٌ -سخت بھوک-

دَقٌّ - ما کر توڑ ڈالنا' کوٹنا' ٹھوکنا-

اِسْتَدِقِ الدُّنْیَا وَاجْتَهِدْ رَأْیَکَ - دنیا کو حقیر سمجھ اور اپنی رائے سے سوچ-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجُلَّهٗ - یا اللہ میرے سارے گناہ بخش دے چھوٹے اور بڑے 'قلیل اور کثیر-

لَادَقَّ وَلَا زَلْزَلَةَ - ماپ میں نہ دبانا ہے نہ ہلانا ہے (دبانے کے یہ مطلب ہے کہ غلہ زیادہ سمائے اور ہلانے سے یہ کہ کم سمائے)-

سَلْنِیْ حَتَّی الدُّقَّةَ - مجھ سے ہر چیز کا سوال کر یہاں تک کہ پسے ہوئے نمک کا بھی (وہ بھی مجھ ہی سے مانگ)- (بعض نے کہا دُقَّہ وہ نرم خاک جس کو ہوا اڑا کر لے جاتی ہے)-

یُصَلِّیْ صَلٰوةً دَقِیْقَةً - ہلکی نماز پڑھتے تھے (نہ بہت لمبی چوڑی)-

تَعْمَلُوْنَ اَعْمَالاً اَدَقَّ فِیْ اَعْیُنِکُمْ نَعُدُّهَا مِنَ الْمُوْبِقَاتِ - تم بعض ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری آنکھوں میں ہلکے ہیں (تم سمجھتے ہو کہ یہ کوئی بڑے گناہ نہیں ہیں) اور ہم ان کو ہلاک کرنے والے گناہوں میں شمار کرتے ہیں-

فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّهٖ - اپنی تلوار کی دھار پر ایک پتھر مار دے (اس کی دھار توڑ دے یا مراد یہ ہے کہ لڑائی نہ کر)- (اس حدیث سے ابوبکرہؓ نے دلیل لی کہ جب مسلمانوں کے آپس میں فتنہ ہو تو کسی فریق کی طرف ہو کر نہ لڑے اگر کوئی اس کو مارنے آئے تو مر جائے لیکن اس پر حملہ نہ کرے- عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ خود لڑائی کی ابتدا نہ کرے لیکن اگر اس کو کوئی مارنے آئے تو اس کو دفع کر سکتا ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ جو فریق حق پر ہو اس کی مدد کرے اور باغیوں سے لڑے' قرآن شریف کی آیت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے اور یہ حدیث اس حالت پر محمول ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ حق کس کی طرف ہے)-

لَابَأْسَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ بِالدَّقِیْقِ - آٹا مل کر ہاتھ یا جسم دھونے میں کوئی قباحت نہیں (جیسے بیسن وغیرہ مل کر نہاتے ہیں)-

اِنَّمَا یُدَاقُّ اللّٰهُ الْعِبَادَ فِی الْحِسَابِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی قَدْرِ مَا اٰتَاهُمْ مِنَ الْعُقُوْلِ فِی الدُّنْیَا - اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بڑی باریکی سے حساب لے گا ہر ایک شخص کا اس کے موافق جتنی عقل اس کو دی تھی-

کَفَرَ مَنْ تَبَرَّاَ مِنْ نَسَبٍ وَّ اِنْ دَقَّ - جو شخص اپنے خاندان سے الگ ہو گیا (شیخ یا مغل یا پٹھان ہو کر سید بن گیا) گو تھوڑا ہی الگ ہو وہ کافر ہو گیا (یعنی ناشکرا)-

لَاتُبَاشِرْ دَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ بِنَفْسِکَ - حقیر کام اپنے ہاتھ سے مت کر (بلکہ خادموں اور نوکروں چاکروں پر چھوڑ دے) اگر ہر ایک کام خود کرے گا تو اول تو ہو نہ سکے گا' دوسرا نوکر چاکر دشمن ہو جائیں گے کہ میاں ہم پر اعتبار ہی نہیں کرتے)-

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوْلٰی عَلٰی مَا دَقَّ وَجَلَّ - اللہ تعالیٰ ہر ایک چھوٹی اور بڑی چیز پر غالب (قادر ہے) اس کا مقابل کوئی

نہیں اسی لئے استوی علی العرش[1] میں غلبہ کے معنی صحیح نہیں کیونکہ وہ تو ہمیشہ سے اپنے عرش پر غالب تھا)-

حُمَّی الدِّقِ - ایک قسم کا خفیف بخار جو اندرونی اعضاء پر کوئی آفت آنے سے پیدا ہوتا ہے- اور اخیر میں آدمی کو گھلا گھلا کر مار ڈالتا ہے-

تَدُقُّهُمُ الْفِتْنَةُ كَمَا تَدُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ - فتنہ ان کو اس طرح پیس ڈالے گا جیسے آگ سوکھی لکڑی کو-

مُدُقٌّ - کوٹنے اور دبانے کا آلہ جیسے ہاون دستہ- قیاس کے رو سے مِدَقٌّ ہونا چاہئے)-

دَقْلٌ - روکنا، محروم کرنا، ناک یا منہ یا گدی یا جبڑوں پر مارنا-

دُقُولٌ - غائب ہو جانا، داخل ہونا، جیسے دُخُولٌ ہے-

هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَ نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ - کیا قرآن شریف کو جلدی جلدی شعروں کی طرح پڑھنے لگے اور خراب کھجور کی طرح اس کو پھیلانے لگے (خراب کھجور خشکی اور سختی کی وجہ سے جدا جدا رہتی ہے چمٹتی نہیں)-

مَا نَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاءُهُ - ہم کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی-

فَصَعِدَ الْقِرْدُ الدَّقَلَ - بندر پردے کی لکڑی پر چڑھ گیا (یعنی اس لکڑی پر جو کشتی میں لمبی لگاتے ہیں اس سے پردہ اٹکاتے ہیں عربی میں اس کو شِرَاع اور صَارِی کہتے ہیں- اس کا قصہ حیوٰۃ الحیوان میں مذکور ہے کہ امام بیہقی نے مرفوعاً روایت کیا کہ دودھ میں پانی مت ملایا کرو کیونکہ تم سے پہلے ایک شخص تھا جو دودھ میں پانی ملا کر اس کو بیچا کرتا تھا' اس نے ایک بندر خریدا اور اس کو لے کر کشتی میں سوار ہوا جب منجھدار میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں ڈالا اس نے کیا کیا اشرفیوں کی تھیلی اٹھالی اس کو لے کر کشتی کی لمبی لکڑی پر چڑھ گیا اور تھیلی میں سے ایک ایک اشرفی دریا میں اور ایک ایک کشتی میں ڈالنے لگا- غرض دودھ والے کی آدھی اشرفیاں جاتی رہیں جو پانی کی قیمت تھیں وہ پانی میں گئیں صرف دودھ کی قیمت اس کے پاس رہ گئی)-

مترجم:- کہتا ہے کہ ایک صاحب گنگا کے کنارے نہانے لگے' انھوں نے اپنے کپڑے اتار کر باہر چھوڑے اور خود پانی میں گئے' ایک بندر آیا ان کی ہمیانی جس میں سو روپے تھے اٹھا کر ایک اونچے درخت پر جو لب دریا تھا چڑھ گیا اور وہاں جا کر ہمیانی کو منہ سے کتر ڈالا اس میں سے ایک ایک روپیہ ان صاحب کو دکھا تا پھر دریا میں پھینک دیتا یہاں تک کہ سو کے سو روپے سب پھینک دیئے اس کے بعد خالی ہمیانی ان کی طرف پھینک دی اور خود چلتا ہوا یہ جا وہ جا-

باب الدال مع الکاف

دَكْدَكَةٌ - مٹی سے بھر دینا، سوراخ بند کرنا-

سَهْلٌ وَّ دَكْدَكٌ - ملائم ہے اور برابر ریتی بچھی ہوئی ہے (یعنی اونچی نیچی دشوار گزار نہیں ہے)-

اِلَيْكَ اَجُوْبُ الْقُوْرَ بَعْدَ الدَّكَادِكِ - میں آپ ہی کی طرف ہموار زمینوں کے بعد پہاڑوں کو طے کرتا ہوں- دَكْدَكٌ اور دِكْدِكٌ وہی بمعنی دَكْدَاكٌ-

دَكٌّ - کوٹنا، گرانا، مارنا، توڑنا، برابر کرنا-

ثُمَّ تَدَاكَكْتُمْ عَلَيَّ تَدَاكُكَ الْاِبِلِ الْهِيْمِ عَلٰى حِيَاضِهَا - پھر تم نے مجھ پر ایسا ہجوم کیا جیسے پیاسے اونٹ اپنے حوضوں پر (پانی پینے کے لئے) کرتے ہیں-

اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَتَدَاكَّ النَّاسُ عَلَيْهِ - حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا حال سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں یہ سنتے ہی سب لوگ ان پر جمع ہو گئے (ایک پر ایک گرنے لگے شفاعت کا بیان سننے کے لئے)-

اِنَّا وَجَدْنَا بِالْعِرَاقِ خَيْلًا عِرَاضًا دُكًّا - ہم نے عراق میں ایسے گھوڑے دیکھے جن کی پیٹھیں چوڑی اور چھوٹی (جیسے ترکی گھوڑے ہوتے ہیں)-

---

[1] عرش پر مستوی ہوا-

نَاقَةٌ دَكَّاءُ - ہموار پیٹھ والی اونٹنی (جس کا کوہان اٹھا ہوا نہ ہو)-

فَدُكِكْنَ - برابر کر دیئے جائیں گے-

دُكَّهٗ - اونچا مکان اس کی جمع دُكَكٌ ہے-

فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً - دونوں ایک بارگی توڑ کر برابر کر دیئے جائیں گے-

دَكْلٌ - مٹی گوندھنا' روندنا-

دُكْلَةٌ - ایک رنگ مائل بہ سیاہی جیسے برچھوں کا رنگ ہوتا ہے (حضرت علیؓ کی فضیلت میں کسی نے یہ شعر کہا ہے۔

عَلِيٌّ لَهٗ فَضْلَانِ فَضْلُ قَرَابَةٍ
وَفَضْلٌ بِنَصْلِ السَّيْفِ وَالسُّمْرِ الدُّكْلِ

یعنی حضرت علیؓ میں دو فضیلتیں ہیں- ایک تو آنحضرت ﷺ سے قرابت قریبہ رکھتے تھے' دوسری تلوار کی دھار اور سیاہی مائل برچھوں کی وجہ سے (یعنی فنون سپاہی گری اور شجاعت اور بہادری میں بھی بے نظیر تھے- آپ کی ذات مجمع کمالات تھی عالم ایسے بڑے' سپاہی ایسے بڑے)-

دَكْنٌ - میلا' مائل بہ سیاہی ہونا' اوپر تلے کسی کا اسباب جمانا-

اِنَّهَا اَوْ قَدَتِ الْقِدْرَ حَتّٰى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا - حضرت خاتون جنت جناب شہزادی عالم و عالمیان فاطمۃ الزہراؓ نے ہانڈیاں پکائیں یہاں تک کہ آپ کے کپڑے میلے اور کالے ہو گئے (حضرت فاطمہؓ بوجہ خادم نہ ہونے کے گھر کے کل کام کرتیں' چکی خود پیستیں' کھانا بھی خود ہی پکاتیں' آپ جب تک زندہ رہیں دنیا میں کوئی عیش نہیں کیا' فراغت کا زمانہ آپ نے نہیں پایا- آنحضرت ﷺ کے وفات کے چند مہینے بعد ہی دنیا سے سدھاریں اور اپنے والد بزرگوار سے مل گئیں)-

فَبَقِيَ حَتّٰى دَكِنَ - وہ کرتہ ام خالد کے پاس رہا یہاں تک کہ میلا کچیلا ہو گیا-

فَبَنَيْنَالَهٗ دُكَّانًا مِّنْ طِيْنٍ يَّجْلِسُ عَلَيْهِ - ہم نے ان کے لئے ایک چبوترہ بنا دیا جس پر وہ بیٹھتے تھے- دُكَّهٗ اور دُكَّانٌ اونچی جگہ-

وَعَلٰى جَعْفَرَ جُبَّةُ خَزٍ دَكْنَاءُ - جعفر ایک ریشمی چغہ میلا پہنے ہوئے تھے-

ثَوْبٌ اَدْكَنُ - میلا کپڑا-

باب الدّال مع اللّام

دَلْثٌ یادَلِيْثٌ - نزدیک نزدیک قدم رکھنا-

تَدَلُّثٌ اور اِنْدِلَاثٌ - بن سوچے سمجھے بڑھ جانا-

اِنَّ الْاِتْدِلَاثَ وَالتَّخَطُّرُفَ - بن سوچے سمجھے بگٹٹ چلے جانا اور بڑے بڑے قدم رکھنا-

دَلَجٌ - شروع رات میں چلنا جیسے اِدْلَاجٌ اور دُلْجَةٌ یا دُلْجَةٌ - (عرب لوگ کہتے ہیں اَدْلَجَ جب شروع رات میں چلے اور اِدَّلَجَ جب اخیر رات میں چلے- بعض نے کہا اِدْلاج رات میں چلنے کو کہتے ہیں' شروع میں ہو یا آخر میں اور اس حدیث عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ میں یہی مراد ہے کیونکہ اس کے بعد یہ فرمایا کہ زمین رات کو طے کی جاتی ہے اور ایک شاعر نے یوں کہا ہے کہ- ع

اِصْبِرْ عَلَى السَّيْرِ وَالْاِدْلَاجِ فِى السَّحَرِ
وَفِى الرَّوَاحِ عَلَى الْحَاجَاتِ وَالبكَرِ

توسحر کے وقت چلنے کو بھی اِدْلاج کہا-)

فَادْلَجُوْا - پھر وہ رات کو چلے-

فَادْلَجنَا لَيْلَتَنَا - ہم رات بھر چلے-

عَرَّسَ مِنْ وَّرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ - رات کو لشکر کے پیچھے اتر پڑے پھر اخیر رات میں چلے-

مَنْ خَافَ اَدْلَجَ - جو شخص دشمن کے حملہ سے اخیر رات میں ڈرے گا وہ شروع ہی رات میں چل دے گا-

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ - کچھ سویرے صبح کو چل لو کچھ شام کو کچھ رات کو (مراد پانچوں نمازیں ہیں- فجر کی نماز صبح کا چلنا ہے اور شام کا چلنا ظہر اور عصر کی نماز ہے اور رات کا چلنا مغرب اور عشاء کی نماز ہے' مطلب یہ ہے کہ جو مسافر سارے دن یا ساری رات چلا کرے وہ تھک کر رہ جائے گا منزل مقصود کو نہ پہنچے گا برخلاف اس مسافر

کے جو تھوڑا تھوڑا روز چلا کرے وہ ایک دن ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گا - یہی حال عبادت کا بھی ہے تھوڑی تھوڑی ہر روز کرنا یہ نبہ سکتی ہے اور آدمی اسی کی وجہ سے بلند مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے مگر سارے دن یا ساری رات عبادت ہرگز نہیں نبھتی اور دو چار دن کی تو کیا فائدہ پھر تھک کر بالکل چھوٹ جاتی ہے مثل مشہور ہے جو دوڑ کر چلا وہ گرا -)

فَلَقِیْنَاهُ مُدْلِجًا - ہم آپ سے اس وقت ملے جب آپ رات کو چل رہے تھے -

فَیُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا - پھر عبدالرحمٰن بن ابی بکر رات ہی کو آنحضرت ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ کے پاس سے چلے جاتے (جب آپ غار ثور میں پوشیدہ تھے) -

تُدْلِجُ بَیْنَ یَدَیِ الْمُدْلِجِ - تو رات کو چلنے والے کے آگے چلتا ہے (یعنی عبادت سے پہلے تو ہی اس کی توفیق دیتا ہے ورنہ بندہ کیا کر سکتا ہے) -

مُدْلَجٌ - ایک قبیلہ ہے کنانہ میں سے -

دَلْحٌ - بوجھ کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا' لٹکانا -

کُنَّ النِّسَاءُ یَدْلَحْنَ بِالْقِرَبِ عَلٰی ظُهُوْرِهِنَّ فِی الْحَرْبِ - عورتیں لڑائی میں مشکیں اپنی پیٹھ پر اٹھائے ہوئے آہستہ آہستہ چلتی تھیں - (غازیوں کو پانی پلاتی تھیں' زخمیوں کی مرہم پٹی دوا علاج کرتی تھیں' اب ہمارے زمانہ کے مسلمانوں نے عورتوں کو ایک چار دیواری میں قید رکھنا شرعی پردہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ ایک رسمی پردہ ہے نہ کہ شرعی) -

وَمِنْهُمْ کَالسَّحَابِ الدُّلَّحِ - بعض فرشتے بڑے پانی والے ابر کی طرح ہیں - (عرب لوگ کہتے ہیں سَحَابٌ دَالِحٌ - بہت پانی والا ابر - اس کی جمع دُلَّحٌ ہے) -

اِنَّ سَلْمَانَ وَ اَبَا الدَّرْدَاءِ اِشْتَرَیَا لَحْمًا فَتَدَالَحَاهُ بَیْنَهُمَا عَلٰی عُوْدٍ - سلمان فارسی اور ابوالدرداء نے گوشت خریدا اور ایک لکڑی پر لٹکا کر اس کے دونوں کنارے پکڑ کر لے چلے -

دَلُوْحٌ - بہت پانی والا -

دَلْدَلَةٌ - ہلانا -

تَدَلْدُلٌ - ہلنا لٹک کر تھل تھل کرنا -

دَلْدَالٌ - اضطراب اور بے قراری -

یَا اَهْلَ الْخِیَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ الَّذِیْ یَحْمِلُ اَسْرَارَکُمْ - اے خیمہ والوں دیکھو سیئی (سیہ) ہے جو تمہارے بھید لے کر جا رہی ہے (سیئی اکثر رات کو نکلتی ہے اور سر کو بدن میں چھپا لیتی ہے تو اس شخص کو سیئی سے تشبیہ دی وہ بھی چھپ کر راز لینے کو آیا تھا) -

کَانَ اسْمُ بَغْلَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دُلْدُلًا - آنحضرت ﷺ کی سواری کے خچر کا نام دلدل تھا (آپ کی وفات کے بعد کہتے ہیں کہ کنوئیں میں گر کر مر گیا) -

دَلْسٌ - مکر اور فریب' چونہ کاری' طلا کاری جیسے تَدْلِیْسٌ ہے -

دَلَسٌ - تاریکی جیسے دُلْسَةٌ ہے -

تَدْلِیْسٌ - عیب چھپانا اور اہل حدیث کی اصطلاح میں راوی کا اپنے اصلی شیخ کو چھپانا -

مُدَلِّسٌ - جو کوئی تدلیس کرے -

رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ لَوْلَمْ یَنْهَ عَنِ الْمُتْعَةِ لَا تَّخَذَهَا النَّاسُ دَوْلَسِیًّا - اللہ حضرت عمرؓ پر رحم کرے اگر وہ متعہ سے منع نہ کرتے (اس کی حرمت بر سر منبر بیان نہ فرماتے) تو لوگ متعہ کو زنا کو نے کا حیلہ بنا لیتے (اگر کوئی زنا کرتا اور جب اس سے مواخذہ کرتے تو کہتا میں نے متعہ کیا تھا اچھا ایک حیلہ اس کے ہاتھ آتا -)

لَایَجُوْزُ لِعِلَّةِ التَّدْلِیْسِ - جب کسی چیز میں کوئی عیب ہو تو بائع کو اس کا چھپانا روا نہیں (بلکہ خریدار سے کہہ دینا چاہئے اب چاہے وہ لے یا نہ لے عرب لوگ کہتے ہیں دَلَّسَ الْبَائِعُ - بیچنے والے نے عیب چھپایا) -

دَلْعٌ - باہر نکلنا - (عرب لوگ کہتے ہیں دَلَعَ لِسَانُهٗ اس کی زبان (پیاس یا تھکان کی وجہ سے) باہر نکل پڑی اور باہر نکالنا' لٹک جانا -

اِنَّهٗ کَانَ یَدْلَعُ لِسَانَهٗ لِلْحَسَنِ - آنحضرت ﷺ

حضرت امام حسنؓ کو بہلانے کے لئے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے (تاکہ وہ زبان کی سرخی دیکھ کر خوش ہوں)-

رَأتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ - ایک عورت نے کتے کو دیکھا جو گرمی کے دن میں پیاس کے مارے اپنی زبان باہر نکالے ہوئے تھا-

يُبْعَثُ شَاهِدُ الزُّوْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْلِعًا لِسَانَهٗ فِي النَّارِ - جھوٹی گواہی دینے والا قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اپنی زبان آگ میں لٹکائے ہوئے ہوگا-

شَارِبُ الْخَمْرِ يَجِيْئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَالِعًا لِسَانَهٗ يَسِيْلُ لُعَابُهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ - شراب پینے والا قیامت کے دن اپنی زبان باہر لٹکائے ہوئے آئے گا اس کا لعاب اس کے سینے پر بہہ رہا ہوگا-

يَامَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَكُّجِهٖ - اے وہ خداوند جس نے صبح کی زبان آفتاب کی روشنی سے نکالی-

اَحْمَقُ دَالِعٌ - سخت بیوقوف-

دَلْفٌ یا دَلَفٌ یا دَلِيْفٌ یا دَلَفَانٌ - آہستہ چلنا جیسے بیڑی پہنے ہوئے شخص چلتے ہیں-

دَبِيْبٌ - بہت ہی آہستہ چلنا-

دَلَفَ اِلَيْهِ - جلدی سے اس کے پاس گیا-

دِلْفٌ - شجاع اور بہادر-

دَلُوْفٌ - موٹا اونٹ-

دَلَفَ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَسَرَ لِثَامَهٗ - آنحضرت ﷺ کے نزدیک آیا اور اپنا روپوش اٹھایا (جس سے ناک تک منہ چھپاتے ہیں)-

وَلْيُدْلِفُ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَطْنٍ رَجُلٌ - ہر قبیلے میں سے ایک آدمی ان کے پاس پہنچے-

فَدَلَفَتْ رَاحِلَتُهٗ كَاَنَّهَا ظَلِيْمٌ - آپ کی اونٹنی جلدی سے آپ کے پاس آگئی جیسے شترمرغ آتا ہے-

دَلَفَتِ الْكَتِيْبَةُ فِي الْحَرْبِ - لشکر لڑائی میں آگے بڑھ گیا-

اَبُوْ دُلَفٍ - ایک شخص کی کنیت ہے

دَلْقٌ - باہر نکلنا، پھسلا دینا، ایک بارگی بہا دینا-

اِنْدِلَاقٌ - اپنی جگہ سے باہر نکلنا-

يُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهٖ - دوزخ میں ڈالا جائے گا اس کی پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی (اور وہ ان کے گرد اس طرح گھومے گا جیسے چکی کا گدھا اس کے گرد گھومتا ہے)-

اِنْدَلَقَ السَّيْفُ مِنْ جَفْنِهٖ - تلوار اپنے نیام کے باہر نکل پڑی (اس کو کاٹ کر باہر آگئی)-

جِئْتُ وَقَدْ اَدْلَقَنِي الْبَرْدُ - میں آیا سردی نے مجھ کو باہر نکالا-

وَمَعَهَا شَارِفٌ دَلْقَاءُ - حلیمہ سعدیہ آئیں ان کی سواری میں ایک اونٹنی جس کے دانت بڑھاپے کی وجہ سے گر گئے تھے اور پانی پینے میں پانی اس کے منہ سے باہر نکل آتا تھا، ایسی اونٹنی کو دَلُوْقٌ اور دِلْقَمٌ - بھی کہتے ہیں-

سَيْفٌ دَالِقٌ یا دَلْقَاءُ - جو تلوار سہل سے نیام کے باہر نکل آئے-

هُوَ اَغْلَطُ مِنْ دَالِقٍ - وہ دالق سے بھی بڑھ کر غلطی کرنے والا ہے (دالق ایک شخص تھا عرب میں جو بہت غلطی کیا کرتا تھا)-

اِيَّاكُمْ تُدْلِقُوْا اَلْسِنَتَكُمْ بِقَوْلِ الزُّوْرِ وَالْبُهْتَانِ - تم اپنی زبانوں کو جھوٹ اور بہتان نکالنے سے بچائے رکھو-

دَلْكٌ - ملنا، دبانا-

دُلُوْكٌ - ڈوبنا، ڈھل جانا - (یہ لفظ کئی حدیثوں میں آیا ہے کہیں سورج کا ڈھلنا یعنی زوال مراد ہے، کہیں ڈوب جانا یعنی غروب)-

اُعِدَّلَكَ دَلُوْكٌ عُجِنَ بِخَمْرٍ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّكُمْ اٰلَ الْمُغِيْرَةِ ذَرْأَ النَّارِ - (حضرت عمرؓ نے خالد بن ولید کو لکھا) میں سنتا ہوں تمہارے لئے ایک بٹنہ (بدن پر ملنے کے لئے) تیار ہوا ہے جس کو شراب میں گوندھتے ہیں میں سمجھتا ہوں مغیرہ کی اولاد تم دوزخ کے لوگ ہو (بنی مغیرہ اور بنی امیہ یہ دونوں قبیلے قریش کے شرارت اور کفر میں مشہور تھے، خالد بن

ولید بن مغیرہ میں سے تھے)-

اَیُدَالِکُ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ قَالَ نَعَمْ اِذَا کَانَ مُلْفَجًا- امام حسن بصریؒ سے پوچھا کیا مرد اپنی عورت کا مہر دینے میں ٹالا ٹولا کرے؟ انھوں نے فرمایا ہاں جب نادار اور محتاج ہو- اَلْفَجَ اور اَفْلَسَ کے ایک معنے ہیں یعنی نادار ہوا-

مُلْفَج- بمعنی مفلس نادار اور محتاج-

دَلِیْکٌ- ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور مسکہ سے بنتا ہے-

تَدَلُّکَ الرَّجُلُ- اپنا بدن ملا نہانے کے وقت-

سَاَلْتُهٗ عَنِ الدَّلْکِ فَقَالَ نَاکِحُ نَفْسِهٖ لَا شَیْءَ عَلَیْهِ- میں نے پوچھا ذکر کو مل کر منی نکال ڈالنا کیسا ہے؟ (یعنی استمنا بالکف) انھوں نے کہا یہ تو اپنے ساتھ خود نکاح کرنا ہے' اس میں کچھ گناہ نہیں (اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے طِبًّا نہایت مضر ہے آدمی کو نامرد کر دیتا ہے)-

دَلٌّ یا دَلَالٌ- ناز کرنا' یا لاڈ کرنا-

دَلَالَةٌ یا دُلُوْلَةٌ یا دِلِّیْلٰی- راہ بتلانا' ہدایت کرنا-

وَ یَخْرُجُوْنَ مِنْ عِنْدِهٖ اَدِلَّةً- اور آپ کے پاس سے راہ بتلانے والے نکلتے ہیں (یعنی آنحضرت ﷺ کی صحبت میں علم دین حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو راہ بتلانے والے بن کر نکلتے ہیں' یہ حضرت علیؓ نے صحابہؓ کی صفت بیان فرمائی)-

کَانُوْا یَرْتَحِلُوْنَ اِلٰی عُمَرَ فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی سَمْتِهٖ وَدَلِّهٖ فَیَتَشَبَّهُوْنَ بِهٖ- لوگ حضرت عمرؓ کے پاس سفر کر کے آتے اور آپ کی خصلت' روش اور وضع کو دیکھتے پھر آپ کی طرح بنتے (وہی خصلتیں اور عادتیں اختیار کرتے جو حضرت عمرؓ کی تھیں- سبحان اللہ آپ پیشوا تھے تمام مسلمانوں کے اور مجمع تھے خصائل اور اخلاق حسنہ کے رضی اللہ عنہ وحشر نامعہٗ)-

بَیْنَا اَنَا اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اِذْ رَاَیْتُ امْرَأَةً اَعْجَبَنِیْ دَلُّهَا- (سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں) میں ایک بار بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا دفعۃً میں نے ایک عورت کو دیکھا اس کی شکل اور چال ڈھال مجھ کو اچھی لگی (یا اس کی بات مجھ کو پسند آئی)-

اَقْرَبُ سَمْتًا وَّ دَلًّا وَّ هَدْیًا- چال ڈھال خصلت روش سب میں زیادہ مشابہ-

فَدُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهٖ- مجھ کو اس کی قبر تو بتلاؤ-

دَلُّ الطَّرِیْقِ صَدَقَةٌ- (بھولے بھٹکے کو) رستہ بتا دینا بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے-

لَاَحَدُکُمْ بِمَسْکَنِهٖ فِی الْجَنَّةِ اَدَلُّ- بہشتی لوگوں میں ہر ایک اپنے مکان کو خوب پہچانتا ہوگا (بغیر بتلائے قیامت میں اپنے ٹھکانے چلا جائے گا کیونکہ برزخ میں ہر ایک کو اس کا ٹھکانا صبح اور شام بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے یَمْشِیْ عَلَی الصِّرَاطِ مُدِلًّا- پل صراط پر ہنسی خوشی سے اتراتا ہوا چلا جائے گا-

تَدَلَّلَتْ عَلٰی زَوْجِهَا- اپنے خاوند پر ناز کرنے لگی-

یَنْقَطِعُ دُوْنَ نَفَادِهِ الْاَدِلَّاءُ- اس کے ختم ہونے سے پیشتر ہی راہ بتلانے والے لوگ تھک جائیں گے- یہ جمع ہے اَدِلَّةٌ کی اور وہ جمع ہے دَلِیْلٌ کی-

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ دَلَّ النَّاسَ عَلٰی رُبُوْبِیَّتِهٖ بِالْاَدِلَّةِ- اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پہچاننے کی دلیلیں بتلا دیں (بڑی دلیل عقل سلیم ہے اس کے بعد پیغمبر بھیجے ان کو نشانیاں دیں' انھوں نے حق تعالیٰ کی ربوبیت کھول کر بتلا دی)-

مُدِلًّا عَلَیْکَ- تجھ پر ناز کرنے والا-

اَلْمُدِلُّ لَا یَصْعَدُ مِنْ عَمَلِهٖ شَیْءٌ- (یہاں ادلال بمعنی بھروسہ کرنے کے ہے- یعنی جو اپنے نیک اعمال پر بھروسہ کرے اور یہ سمجھے کہ میرے عمل مجھ کو نجات دلائیں گے اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا (بھروسہ پروردگار کے فضل و کرم پر رکھنا چاہئیے- ہمارے اعمال کیا اور ہم کیا) دوسری حدیث میں ارد ہے کہ کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے بہشت میں نہیں جائے گا- صحابہؓ نے عرض کیا اور آپ یا رسول اللہ (ﷺ)! فرمایا اور میں بھی مگر اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم سے مجھ کو ڈھانپ لے تو یہ اور بات ہے- اللہ اکبر جب آنحضرت ﷺ ایسا ارشاد فرمائیں تو اور کسی شخص کی کیا حقیقت ہے جو اپنے نیک اعمال پر تکیہ کرے- خداوندا یہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال رکھتے ہوں

ہمارے پاس تو (صرف گناہ ہی گناہ ہیں) کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس کہ ہم تیری بارگاہ میں پیش کریں ہم بے توشہ اور بے زاد گناہوں کا گٹھرا لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے- تو کریم اور رحیم ہے ہم ناداروں پر بھی رحم کر)-

اَلْعَابِدُ الْمُدِلُّ بِعِبَادَتِہٖ- جو عابد اپنی عبادت پر بھروسہ رکھتا ہو (وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری عبادت بھی کوئی چیز ہے اور مجھ کو ضرور اسی کی وجہ سے نجات ہوگی) اس کا انجام خراب ہے-

دَلَمٌ- کالک' سیاہی چکنائی کے ساتھ جیسے دَلَامٌ ہے-

اَبُوْ دُلَامَۃَ- ایک شخص کا نام تھا عرب میں' اس کا خچر مجمع العیوب تھا' لنگڑا' کانا' خندہ کاٹنے والا' دولتی جھاڑنے والا' غرض تمام عیب اس میں موجود تھے اسی لئے یہ مثل ہوگئی- اَعْیَبُ مِنْ بَغْلَۃِ اَبِیْ دُلَامَۃَ- یعنی ابودلامہ کے خچر سے بھی زیادہ عیب دار-

اَمِیْرُکُمْ رَجُلٌ طُوَالٌ اَدْلَمُ- تمہارا سردار ایک لمبا کالا مرد ہے-

فَجَاءَ رَجُلٌ اَدْلَمُ فَاسْتَاذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- اتنے میں ایک سانولا شخص آیا اس نے آنحضرت ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی (کہتے ہیں کہ یہ شخص حضرت عمرؓ تھے)-

لَسَعَتْھُمْ عَقَارِبُ کَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الدُّلْمِ- دوزخ والوں کو اتنے بڑے بڑے بچھو کاٹیں گے جیسے کالے خچر-

دَیْلَمُ- ایک قوم کا نام ہے-

دُلَمٌ- ہاتھی-

دَلَہٌ- گھبراہٹ یا رنج سے دل کا بے قابو ہو جانا' تسلی پانا-

دَلَہٌ- حیران ہو جانا' دیوانہ ہو جانا' عشق و محبت میں یا رنج و غم میں-

تَدْلِیْہٌ- حیران کرنا' دیوانہ بنانا-

دَالِہٌ- کچے دل کا-

دَلَّہَ عَقْلِیْ- میری عقل کو پریشان کر دیا-

ذَھَبَ دَمُہٗ دَلْھًا- اس کا خون ہدر (بے کار) ہو گیا-

اِنَّ الْمُدَلَّہَ لَیْسَ عِتْقُہٗ بِعِتْقٍ- جو شخص دیوانہ ہو گیا ہو (اس کی عقل عشق و محبت یا رنج و غم کی وجہ سے جاتی رہی ہو' کسی بات کا خیال اس کو نہ رہتا ہو) اس کا آزاد کرنا صحیح نہیں ہے- (بعض نے مُدَلِّہٌ بصیغۂ اسم فاعل پڑھا ہے- یعنی جو شخص بے پرواہ ہو جو آئے وہ خرچ کر ڈالے)-

دَلْوٌ- ڈول کنوئیں میں ڈالنا یا کنوئیں سے نکالنا' آہستہ چلانا- نرمی اور مداراۃ کرنا' پانی پلانا' سفارش لانا-

تَدَلِّیْ- لٹک جانا' اوپر سے نیچے اترنا-

تَدْلِیَہ- لٹکانا-

اِدْلَاءٌ- توسل کرنا قرابت یا حجت اور دلیل سے-

اَدْلٰی اِلَیْہِ بِمَالٍ- اس کو روپیہ دے کر اپنا کام نکالا-

تَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ- نیچے اتر آیا دو کمانوں کے فاصلہ پر' مراد حضرت جبرئیل ہیں- (بعض نے کہا دَنٰی فَتَدَلّٰی- کے معنی یہ ہیں نزدیک ہوا پھر یہ نزدیکی اور بڑھ گئی (دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا اور ضمیر آنحضرت ﷺ کی طرف پھرتی ہے' مراد وہ قرب الٰہی ہے جو شب معراج میں آپ کو بارگاہ الٰہی سے حاصل ہوا تھا)-

کُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نُدْلِیْ فِیْہِ یَا نُدَلِّیْ فِیْہِ اَیْدِیَنَا- ہم ایک ہی برتن سے وضو کرتے تھے اور اپنے ہاتھ اس میں ڈالتے تھے-

وَلَنَا دَوَالِیُ مُعَلَّقَۃٍ- ہمارے کچے کھجور کی ڈالیاں لٹک رہی تھیں (اس انتظار میں کہ پک جائیں تو اس کو کھائیں)-

نَطَاطَأْتُ لَکُمْ تَطَاطُأَ الدُّلَاۃِ- میں تو تمہارے سامنے ایسا جھکا (تم سے تواضع برتا) جیسے ڈول نکالنے والے جھکتے ہیں-

اِنَّ حَبَشِیًّا وَقَعَ فِیْ بِیْرِ زَمْزَمَ فَاَمَرَھُمْ اَنْ یُّدْلُوْا مَاءَ ھَا- ایک حبشی زمزم کے کنوئیں میں گر پڑا (اور مر گیا) تو عبداللہ بن زبیرؓ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کا پانی نکال ڈالو (کھینچ ڈالو یہ حکم برطریق نظافت کے تھا کیونکہ زمزم کا پانی پیا جاتا ہے نہ اس وجہ سے کہ پانی نجس ہو گیا تھا کیونکہ پانی اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے- بعض نے اس روایت کی صحت میں بھی کلام کیا ہے)-

وَقَدْ دَلَوْنَا بِهٖ اِلَیْکَ مُسْتَشْفِعِیْنَ بِهٖ - ہم تیری بار گاہ میں عباس کا وسیلہ لاتے ہیں ان کی سفارش پیش کرتے ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے استسقاء میں فرمایا حضرت عباس کا وسیلہ لیا)-

لَوْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَهَبَطَ عَلَی اللّٰهِ - اگر تم نیچے والی زمین پر ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ تعالیٰ پر اترے گی (یعنی اس کا علم اور قدرت اور تسلط ہر جگہ ہے' اس کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ' اللہ کی ذات مقدس ہر جگہ ہے جیسے جہمیہ کا اعتقاد ہے - امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بعد اس کے معنی بیان کر دیئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جیسے اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے) - طیبی نے کہا ترمذی کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ هبط علی اللّٰه کی تاویل واجب ہے اور استوی علی العرش کی تفویض -)

فَاَدْلٰی بِهَا اِلٰی فُلَانٍ بَعْدَهٗ - پھر پہلے خلیفہ یعنی حضرت ابوبکرؓ اپنے بعد فلاں شخص کو خلافت دے گئے یعنی حضرت عمرؓ کو -

فِیْمَا سَقَتِ الدَّوَالِیْ نِصْفُ الْعُشْرِ - جو کھیت لکڑی میں چھچ لگا کر اس سے سینچے جائیں' یا چرسہ وغیرہ سے جس کو بیل کھینچتے ہیں (موٹھ سے) اس میں پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ میں لیا جائے گا (اور انیس حصے کاشت کار کو ملیں گے اور جو آسمانی بارش سے کھیتی ہو اس میں دسواں حصہ لیا جائے گا اور ۹ حصے کاشت کار کو ملیں گے - سبحان اللہ اگر اسلام کے قاعدوں کے مطابق حکومت کی جائے تو رعایا کیسی خوش' آباد اور مال دار رہے' اب تو بادشاہوں کا یہ حال ہے کہ مسلمانوں سے بھی پیداوار کے تین حصوں میں سے دو حصے یا نصف پیداوا لے لیتے ہیں اور ایک حصے یا آدھا حصہ جو کاشت کار کو بچتا ہے وہ بھی اس کو نہیں بچتا - اس میں بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے طرح طرح کے محصولات اور پٹیاں اس سے لی جاتی ہیں) -

باب الدال مع المیم

دَمَثٌ - نرم اور ہموار ہونا -

دَمَاثَةٌ - خوش خلقی -

تَدْمِیْثٌ - نرم کرنا -

دَمِثٌ لَیْسَ بِالْجَافِیْ - آنحضرت ﷺ نرم مزاج تھے (خوش خلق) نہ اکلکھرے (سخت مزج) - (عرب لوگ کہتے ہیں دَمِثَ الْمَکَانُ دَمَثًا - یعنی یہ جگہ نرم اور ہموار ہے -

دَمِثٌ - نرم اور ملائم زمین -

مَالَ اِلٰی دَمِثٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَبَالَ فِیْهِ - آپ ایک نرم زمین پر گئے وہاں پیشاب کیا (کیونکہ نرم جگہ میں پیشاب کرنے سے چھینٹے نہیں اڑتے) -

اِذَا قَرَأْتُ اٰلَ حٰمٓ وَقَعْتُ فِیْ رَوْضَاتٍ دَمِثَاتٍ - میں جب ان سورتوں کو پڑھتا ہوں جن کے شروع پر حٰمٓ ہے تو گویا میں نرم چمنوں میں جاتا ہوں (کیونکہ ان کے الفاظ اور عبارات نہایت ملائم' شیریں اور فصیح ہیں) -

فَلَبَّدَتِ الدِّمَاثَ - بارش نے نرم زمینوں کو جما دیا - (اب پاؤں ان میں نہیں گھستے) -

فَاَتٰی دَمْثًا یا دَمَثًا یا دَمِثًا - تینوں طرح فِیْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ فِیْهِ - یعنی آپ دیوار کی جڑ میں ایک نرم جگہ پر آئے وہاں پیشاب کیا -

مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَاِنَّمَا یُدَمِّثُ مَجْلِسَهٗ مِنَ النَّارِ - جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں تیار کرتا ہے (برابر اور ہموار کر کے وہاں اپنا ٹھکانا بناتا ہے) -

دِمَاثٌ دَمِثَةٌ - نرم ریتیاں -

دَمْجٌ یا دُمُوْجٌ - گھسنا' مضبوط ہونا -

تَدْمِیْجٌ اور اِدْمَاجٌ - داخل کرنا -

اِنْدِمَاجٌ - داخل ہونا' بمعنی اِنْدِرَاجٌ ہے -

مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِیْنَ وَهُمْ فِیْ اِسْلَامٍ دَامِجٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ - جس شخص نے مسلمانوں میں اس وقت پھوٹ ڈالی جب وہ ملے جلے ہوں (ان کا ایک ہی طریق ہو) تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی (اس نے کافروں کا سا کام کیا وہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتفاق نہ ہو) -

(عرب لوگ کہتے ہیں اَدْمَجَ الشَّیْءَ - اس چیز کو لپیٹ

لیا' چھپالیا)-

اِنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ النَّقْطَ وَالْاَطْرَافَ اِلَّا اَنْ تُدْمَجَ الْيَدُ دَمْجًا فِى الْخِضَابِ - ام المومنین زینبؓ اس کو ناپسند کرتی تھیں کہ کوئی عورت رنگ کے ٹیکے لگائے (جدا جدا نقطوں کی طرح جیسے مشرک عورتیں گودنا لگاتی ہیں) یا کناروں پر رنگ لگائے (انگلیوں کے پوروں پر) وہ کہتی تھیں عورت کو اپنا ہاتھ پورا رنگ میں گھسیڑنا چاہئیے-

بَلِ انْدَمَجْتُ عَلٰى مَكْنُوْنِ عِلْمٍ لَوْبُحْتُ بِهٖ لَاضْطَرَبْتُمْ اضْطِرَابَ الْاَرْشِيَةِ فِى الطَّوِىِّ الْبَعِيْدَةِ - میں ایسے چھپے ہوئے علم کو لپیٹے ہوں (یعنی مجھ میں موجود ہے) اگر میں اس کو ظاہر کروں تو تم اس طرح تڑپو گے جیسے گہرے کنوئیں میں رسیاں تڑپتی ہیں (مراد ان فتنوں کا علم ہے جو آنحضرت ﷺ نے خاص خاص لوگوں کو جیسے حضرت علیؓ، حذیفہؓ اور ابو ہریرہؓ تھے بتلایا تھا - یا اسرار شریعت کا علم جن کا کھولنا عوام پر مناسب نہ تھا - دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے علم کے دو تھیلے لئے ایک تو تم لوگوں میں پھیلا دیا اور دوسرے کو اگر پھیلاؤں تو یہ نرخرہ کاٹ ڈالا جائے - ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے یوں مروی ہے کہ اگر میں اس دوسرے علم کو تم سے بیان کروں تو تم مجھ کو کافر بناؤ گے)-

سُبْحَانَ مَنْ اَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمَجَةِ - پاک ہے وہ خدا جس نے چیونٹی اور مکھی تک کے ہاتھ پیر بنائے' ان کو مضبوط کیا-

لَايَبِيْنُ عَضُدُهٗ مِنْ سَاعِدِهٖ قَدْ اَدْمَجَ اِدْمَاجًا - ان کا بازو کلائی سے ممتاز نہیں ہوتا دونوں نرم اور پر گوشت ہیں-

اَدْمَجَ الرَّجُلُ كَلَامَهٗ - گول گول بات کہی-

دَمَجَ الْكَاتِبُ سَطْرَهٗ - کاتب نے سطر کو خوب برابر کیا-

دَمَارٌ یا دُمُوْرٌ یا دَمَارَةٌ - ہلاک کرنا یا ہلاک ہونا-

تَدْمِيْرٌ - ہلاک کرنا-

مَنِ اطَّلَعَ فِىْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ دَمَرَ - جس شخص نے دوسرے کے گھر میں بغیر اس کے اجازت کے جھانکا وہ ہلاک ہوا-

مَنْ سَبَقَ طَرْفُهٗ اِسْتِيْذَانَهٗ فَقَدْ دَمَرَ عَلَيْهِمْ - جس شخص نے اجازت لینے سے پہلے کسی گھر والوں پر نظر ڈالی اس نے گویا ان کو ہلاک کیا یعنی ان کا گناہ ہلاک کرنے کے برابر ہے-

فَدَحَا السَّيْلُ بِالْبُطْحَاءِ حَتّٰى دَمَّرَ الْمَكَانَ الَّذِىْ كَانَ يُصَلِّىْ فِيْهِ - سیلاب نے کنکریاں پھیلا کر اس جگہ کو مٹا دیا جہاں آنحضرت ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے- (ایک روایت میں حَتّٰى دَفَ الْمَكَانَ ہے - معنی وہی ہیں یعنی پانی کے سیلاب نے اس مقام کو ناپید کر دیا)-

اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ بَوَارَهُمْ وَ دَمَارَهُمْ - یا اللہ ان کو جلدی ہلاک اور تباہ کر دے-

مَنْ دَمَرَ عَلٰى مُؤْمِنٍ فِىْ مَنْزِلِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَدَمُهٗ مُبَاحٌ لِّلْمُؤْمِنِ - جو کوئی کسی مومن کے مکان میں بغیر اجازت گھس جائے تو اس کا مارنا درست ہے-

تَدْمُرُ - ایک قلعہ ہے شام میں- (ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے مسئلہ نزول باری میں ایک رسالہ لکھا ہے وہ اس کے طرف منسوب ہے- شاید یہ رسالہ اس وقت لکھا ہوگا جب آپ تدمر کے قلعہ میں قید کئے گئے تھے- بعض نے کہا ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں-)

دَمْسٌ - مٹ جانا' جیسے دَرْسٌ گاڑ دینا' جماع کرنا' صلح کرانا' چھپانا' پوشیدہ خون کرنا-

تَدْمِيْسٌ - گاڑنا' جیسے مُدَامَسَةٌ چھپانا-

وَالَّيْلِ الدَّامِسِ - قسم اندھیری رات کی-

كَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ - جیسے بند مکان یا سرنگ سے نکلا (اس نے دھوپ نہیں دیکھی یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حال میں ہے- یعنی اس طرح تازگی اور صفائی کے ساتھ ظاہر ہوں گے سفر کی پریشانی ان کے چہرے پر نہ ہوگی)-

دَيْمَاسٌ اور دِيْمَاسٌ - وہ مکان جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچے- (بعض نے کہا اندھیری سرنگ' اور حدیث میں اس کی

تفسیر حمام آئی ہے- محیط میں ہے کہ دیماس کا معنے حمام اور سرنگ اور چھپنے کی جگہ)-

اِنَّهٗ كَانَ لِلْمَجُوْسِ نَبِیٌّ اِسْمُهٗ دَامِسْتُ- پارسیوں میں ایک پیغمبر گزرے ہیں جن کا نام دامست تھا (شاید زرتشت مراد ہیں یا اور کوئی)-

دَمْعٌ- آنسو' جیسے دَمَعٌ ٹپکنا' بہنا-

اِدْمَاعٌ- بھرنا-

اَلشِّجَاجُ الدَّامِعَةُ- جن زخموں سے خون بہے-

دَمْعَةٌ- ایک آنسو-

وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ- آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے-

دَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ- حضرت عمرؓ کی دونوں آنکھوں میں آنسو بھر آئے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَيْنٍ لَّا تَدْمَعُ- میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس آنکھ سے جو آنسو نہیں بہاتی (اللہ کے ڈر سے اس کو رونا نہیں آتا کیونکہ اس کا دل سخت ہے)-

دَمْغٌ- سر پر ایسا زخم لگانا جو دماغ تک پہنچے- دماغ پر مارنا' توڑنا' میٹ دینا' باطل کرنا-

دَامِغُ جَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ- جھوٹ کی فوجوں کو ہلاک کرنے والے-

اَلشِّجَاجُ الدَّامِغَةُ- وہ زخم جو دماغ تک پہنچ لئے ہوں-

رَاَيْتُ عَيْنَيْهِ عَيْنَیْ دَمِيْغٍ- میں نے اس کی آنکھیں ایسی دیکھیں جیسے اس شخص کی آنکھیں جس کا بھیجا نکل پڑا ہو- (جالینوس حکیم کہتا ہے دماغ میں تین ظرف ہیں سامنے کے ظرف میں تخیل ہے یعنی قوت تصور یہ اس کے بعد دوسرے ظرف میں تفکر اس کے بعد تیسرے ظرف میں حافظہ-)

اَلدُّبَّاءُ يَزِيْدُ فِی الدِّمَاغِ- یعنی لمبا کدو (جس کو گھیا اور لوکی کہتے ہیں) دماغ کو قوت دیتا ہے-

دَمْقٌ- گھسیڑنا-

دُمُوْقٌ- بے اجازت گھس جانا' دانت توڑ ڈالنا' چرانا-

اِنَّ النَّاسَ قَدْ دَمَقُوْا فِی الْخَمْرِ- لوگ شراب میں بے حد گھس پڑے- (یعنی بہت پینے لگے)- (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَقَ عَلَيْهِمْ- ان پر کود پڑا یعنی بے اجازت گھس آیا-)

تَدْمِيْقٌ- گھسیڑنا' آہستہ برسانا-

يُصِيْبُنَا الدَّمَقُ- ہم کو ہوا اور برف ستاتی ہے یہ معرب ہے دَمَه کا)-

دَامِقٌ اور دَمُوْقٌ- برا' خراب-

دَمْكٌ- بلند ہونا-

دُمُوْكٌ- جلدی دوڑنا' چکنا ہونا-

دَامِكَةٌ- آفت اس کی جمع دَوَامِكُ ہے-

دَمُوْكٌ- جلدی چلنے والی-

دَمِيْكٌ- برف پورا-

كَانَا يَبْنِيَانِ الْبَيْتَ فَيَرْفَعَانِ كُلَّ يَوْمٍ مِدْمَاكًا- حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام خانہ کعبہ بناتے تھے ہر روز ایک ردہ اٹھاتے تھے- (نہایہ میں ہے کہ حجاز کے لوگ ردے کو مِدْمَاك کہتے ہیں اور عراق کے لوگ ساف یہ دَمْكٌ سے نکالا ہے بمعنی مضبوط کرنے کے)-

مِدْمَاكٌ- معمار اور بڑھئی کی ڈوری کو کہتے ہیں-

كَانَ بِنَاءُ الْكَعْبَةِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ مِدْكَاكُ بِحَارَةٍ وَ مِدْمَاكُ عِيْدَانٍ- جاہلیت کے زمانہ میں خانہ کعبہ میں ایک ردہ پتھروں کا تھا اور ایک ردہ لکڑیوں کا (یہ لکڑیاں ایک ٹوٹی کشتی کی تھیں)-

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰی شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ عَلٰی نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ- جو شخص کسی مسلمان کو ایک جوتی کا تسمہ بنا دے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا ایک دوڑنے والی سانڈنی پر سوار کرے گا-

دَمْلٌ- درست کرنا' گوبری دینا' صلح کرانا' چنگا کرنا-

اِنْدِمَالٌ- بھر آنا-

دُمَلٌ اور دُمَّلٌ- پھوڑا-

كَانَ يَدْمُلُ اَرْضَهٗ بِالْعُرَّةِ- وہ عرہ اپنی زمین میں

گوبری دے رہے تھے- (عرب لوگ کہتے ہیں دَمَلَ بَيْنَ الْقَوْمِ - اس نے لوگوں میں میل کرادیا (ملاپ اور صلح)-

اِنْدَمَلَ الْجُرْحُ - زخم بھر آیا-

دَمَلَ جُرْحَهُ عَلٰى بَغْيٍ فِيْهِ وَلَا يَدْرِىْ - ان کا زخم بھر آیا مگر اندر چور رہ گیا ان کو معلوم نہ ہوا-

دَمْلَجَةٌ - درست کرنا اچھی طرح بنانا-

دِمْلَجٌ اور دُمْلَجٌ اور دُمْلُوْجٌ - چکنا پتھر' بازوبند-

دَمْلَجَ اللّٰهُ لُوْءَ لُوْءَةً - اللہ نے موتی کیسی اچھی طرح بنایا- (بعض نے کہا دُملج کنگن شیشے کا ہو یا لوہے کا-)

دَمْلَقَةٌ - گول کرنا' چکنا کرنا-

رَمَاهُمُ اللّٰهُ بِالدَّمَالِقِ - اللہ تعالیٰ نے ثمود کی قوم پر گول گول چکنے پتھر برسائے (یہ جمع ہے دُمَلِقٌ کی گول چکنا پتھر-)

دَمْلَكَةٌ - بمعنی دَمْلَقَةٌ ہے-

دُمْلُوْكٌ - چکنا گول پتھر-

تَدَمْلُكٌ - اٹھانا' ابھر آنا-

دَمٌّ - جلدی کرنا' اطلا کرنا' کچ کرنا' روغن لگانا' برابر کرنا-

دَمَامَةٌ - بدصورتی-

كَانَتْ بِاُسَامَةَ دَمَامَةٌ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْسَنَ بِنَا اِذْلَمْ يَكُنْ جَارِيَةً - اسامہ بن زید بدصوت آدمی تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا ہوا اس کا احسان ہے کہ یہ لڑکی نہ ہوا (ورنہ کون اس کو پسند کرتا)-

دَمِيْمٌ - بدصورت بدقطع-

دَمِيْمُ الصُّوْرَةِ دَمِيْمُ السِّيْرَةِ - بدصورت' بد اخلاق-

لَدَمَامَةُ خُلُقِهٖ - اس کی بدخلقی-

وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ - وہ بدصورتی کے قریب ہے-

لَايُزَوِّجَنَّ اَحَدُكُمْ اِبْنَتَهُ بِدَمِيْمٍ - کوئی تم سے اپنے بیٹی کا نکاح بدصورت حقیر پست آدمی سے نہ کرے (یعنی حتی المقدور اس کے لئے اچھی شکل وصورت کا خاوند تجویز کرے تاکہ عورت مرد میں موافقت اور محبت ہو)-

تَطْلِى الْمُعْتَدَّةُ وَجْهَهَا بِالدِّمَامِ وَ تَمْسَحُهُ نَهَارًا - رات کو سوگ والی عورت اپنے منہ پر بٹنہ لگا سکتی ہے دن کو دھو ڈالے (یعنی اگر ضرورت ہو)-

دَمَمْتُ الثَّوْبَ - میں نے کپڑے پر رنگ چڑھا دیا-

دَمَّ الْبَيْتَ - گھر پر گلاوہ کیا-

لَابَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِىْ دِمَّةِ الْغَنَمِ - جہاں بکریوں کا گوبر چڑھا ہو (یعنی زمین پر اس کا گلاوہ چڑھ گیا ہو جیسے ان کے رہنے کی جگہ میں ہوتا ہے) وہاں نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں (کیونکہ حلال جانوروں کا گوبر پاک ہے)- (بعض نے فِىْ دِمْنَةِ الْغَنَمِ روایت کیا ہے بعض نے کہا دِمْنَةٌ میں نون کو میم سے بدلا اور میم کو میم میں ادغام کیا دِمَّةٌ ہو گیا- محیط میں ہے کہ دِمَّةُ الْغَنَمِ بکریوں کا تھان- دِمَّةٌ جوں اور چیونٹی کو بھی کہتے ہیں)-

دُمَّةٌ - راستہ کھلوانا-

دَمْنٌ - گوبری دینا' مرجانا' سیاہ ہوجانا' کینہ رکھنا-

تَدْمِيْنٌ اور اِدْمَانٌ - لازم کرلینا' ہمیشہ کرنا-

دَمُوْنٌ - قبیح اور برا-

دَمَانٌ - راکھ' گوبر' کھاد وغیرہ-

اِيَّاكُمْ وَ خَضْرَاءَ الدِّمَنِ - تم گھوڑ کی سبزی سے بچے رہو' (یہ جمع ہے دِمْنَةٌ کی بمعنی گھوڑ مزبلہ جہاں کوڑا کچرا نجاست وغیرہ ڈالتے ہیں اور دِمْنَةٌ گھر کے نشانوں کو بھی کہتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ ایسی عورت سے شادی نہ کرو جس کی صورت تو بظاہر اچھی ہو مگر سیرت خراب ہو جیسے گھوڑ پر جو سبزہ اگتا ہے وہ دیکھنے میں بہت اچھا ہرا بھرا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نجاست اور پلیدی ہوتی ہے-)

فَيَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الدِّمْنِ فِى السَّيْلِ - اس طرح اگ آئیں گے جیسے نالے میں کوڑے کچرے کے مقام پر سبزہ اگ آتا ہے (بڑے زور سے ہرا بھرا نکلتا ہے چونکہ اس کو کھاد ملتا ہے)-

فَاَتَیْنَا عَلٰی جُدْجُدٍ مُتَدَمِّنٍ - پھر ہم ایک کنوئیں پر پہنچے جس کے گرداگرد گھوڑ تھا-

کَانَ لَایَریٰ بَاْسًا بِالصَّلٰوۃِ فِیْ دِمْنَۃِ الْغَنَمِ - بکریوں کے تھان میں جہاں ان کی مینگنی اور پیشاب جمار ہتا ہے نماز پڑھنا کچھ برا نہیں سمجھتے تھے-

مُدْمِنُ الْخَمْرِ کَعَابِدِ الْوَثَنِ - جو شخص ہمیشہ شراب پیتا رہتا ہے وہ بت پرست کی طرح ہے- (یہ بطور تشدید کے فرمایا- مطلب یہ ہے کہ اس کے دل میں ایمان کا نور نہیں رہے گا - وہ کفر کے قریب پہنچ جائے گا -)

قَالُوْا اَصَابَ الثَّمَرَ الدَّمَانُ - (جاہلیت کے زمانہ میں لوگ میوے کی پختگی سے پہلے بیچ ڈالتے تھے جب ادا کرنے کا وقت آتا تو) کہتے میوہ بگڑ گیا- گوبر کی طرح کالا پڑ گیا (بعض نے دُمَانٌ بضمۂ دال روایت کیا ہے معنے وہی ہیں' بعض نے دَمَانٌ یعنی ہلاکت- نہایہ میں ہے کو دُمَانٌ بضمۂ دال زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ بیماریاں سب مضموم الفاء ہیں جسے سُعَالٌ اور زُکَامٌ اور نُحَازٌ اور قُشَامٌ اور مُرَاضٌ وغیرہ -)

دَمَّنَ فَنَاءَ الْاَمِیْرِ - اس نے امیر کا گھر لازم کر لیا ہے (ہمیشہ وہیں جمار ہتا ہے)-

یَھْجُرُوْنَ الدِّمَنَ - وہ کینوں کو چھوڑ دیتے ہیں-

لَیْسَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ الَّذِیْ یَشْرَبُھَا کُلَّ یَوْمٍ وَّلٰکِنْ یُوْطِنُ نَفْسَہٗ اِذَا وَجَدَھَا شَرِبَھَا - ہمیشہ شراب پینے والا صرف وہی شخص نہیں ہے جو روز اس کو پیا کرے بلکہ جو شراب کی عادت کر لے اس طرح کہ جب پائے پی لے وہ بھی مدمن الخمر ہے (یعنی ہمیشہ شراب پینے والا)-

دَمْی - خون نکلنا-

تَدْمِیَۃٌ - راستہ نکالنا-

اِدْمَاءٌ - خون بہانا-

کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ - آنحضرت ﷺ کی گردن مبارک گویا پتلی کی گردن تھی صاف اور سفید- دُمْیَۃٌ - وہ پتلی جو منقش اور مزین اور اس میں خون کی طرح سرخی ہو- (بعض نے کہا ہاتھ دانت کی پتلی- عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَنُ مِنَ الدُّمْیَۃِ - پتلی سے بھی زیادہ خوبصورت-

یُحْلَقُ رَاْسُہٗ وَ یُدَمّٰی - (عقیقہ میں بچے کا) سر مونڈا جائے پھر خون آلود کیا جائے (قتادہؒ نے کہا عقیقہ کے جانور کو جب ذبح کریں تو اس کے تھوڑے سے بال لے کر اس کی گردن کی رگوں پر رکھیں اور خون سے تر کر کے بچہ کی چندیا پر رکھ دیں تا کہ دھاگہ کی طرح خون اس کی چندیا پر بہے پھر بچہ کا سر دھو کر منڈوا ڈالیں- ابوداوٗدؒ نے کہا یہ ہمامؒ راوی کا وہم ہے اور یہ جاہلیت کے زمانہ کی ایک رسم تھی جو منسوخ ہوگئی اور صحیح روایت میں بجائے یُدَمّٰی کے یُسَمّٰی ہے یعنی بچہ کا نام رکھا جائے- خطابی نے کہا جب آنحضرت ﷺ نے سوکھی پلیدی کو بچہ کے سر سے دور کرنے کا حکم دیا تو اس کے سر کو خون آلود کرنے کا آپ کیوں حکم دینے لگے کیونکہ خون نجاست مغلظہ ہے انتہیٰ- میں کہتا ہوں کہ خون کی نجاست پر کوئی قوی دلیل نہیں ہے- خصوصاً حلال جانور کے خون کی نجاست پر البتہ حیض کا خون نجس ہے اور اصل اشیا میں طہارت ہے جیسے ہم نے ہدیۃ المہدی میں بیان کیا ہے- طیبی نے کہا اکثر علماء نے اس فعل کو مکروہ جانا ہے- ایک روایت میں بجائے خون کے بچہ کا سر زعفران یا اور کسی خوشبو سے لتھیڑنا منقول ہے اور بعض نے کہا یُدَمّٰی سے یہ مراد ہے کہ اس کا ختنہ کر دیا جائے)-

اِنِّیْ وَجَدْتُھَا تَدْمِیْ - میں نے دیکھا خرگوش کو حیض آتا ہے (جیسے عورتوں کو حیض آیا کرتا ہے' اسی وجہ سے امامیہ کے نزدیک خرگوش حرام ہے- مجمع البحار میں ہے بعض کے نزدیک خرگوش مکروہ ہے لیکن ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہے-)

فَجَعَلْتُہٗ فِیْ کِنَانَتِیْ فَکَانَ عِنْدَہٗ حَتّٰے مَاتَ - (سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا میں نے جنگ احد میں ایک کافر کو تیر لگایا اس کو مار ڈالا پھر وہی تیر مجھ پر چلایا گیا میں اس کو پہچانتا تھا تین بار میں نے وہ تیر کافروں پر چلایا انھوں نے مجھ پر چلایا آخر میں نے کہا یہ تیر برکت والا ہے) میں نے اس کو ترکش میں رکھ لیا مرنے تک انہی کے پاس تھا (نہایہ میں ہے کہ مُدَمّٰی وہ تیر جس کو خون لگ کر وہ کالا اور لال ہو گیا ہو- تیر انداز ایسے تیر

کو متبرک سمجھتے ہیں- بعض نے کہا یہ لفظ دَامِیَاءَ سے نکلا ہے جس کے معنی برکت کے ہیں)-

فِی الدَّامِیَةِ بَعِیْرٌ - اس زخم میں جس میں خون نمودار ہو جائے لیکن بہے نہیں ایک اونٹ دیت کا دینا ہوگا (ایسے زخم کو دامیه کہتے ہیں اگر خون بہے تو دامعه کہتے ہیں)-

بَلِ الدَّمُ الدَّمُ وَ الْهَدَمُ الْهَدَمُ - میرا خون تمہارا خون ہے اور میرا ٹھکانا تمہارا ٹھکانا ہے یعنی ایک ہی جگہ میرا اور تمہارا مرنا اور گڑنا ہوگا اور تمہارے خون کی دیت کا میں طلب گار رہوں گا تم میرے خون کا دعویٰ کرو گے- مطلب یہ کہ میں اور تم آج سے ایک ہو گئے' یہ آنحضرت ﷺ نے انصار سے بیعت عقبہ میں فرمایا- بعض نے کہا الهدم الهدم کے یہ معنے ہیں کہ میرا خون بے کار جانا تمہارا خون بے کار جانا ہے تو ہدم بمعنی ہدر کے ہے)-

لَاَنَا اَشَدُّ بُغْضًا لَّکَ مِنَ الْاَرْضِ لِلدَّمِ - (حضرت عمرؓ نے ابومریم حنفی سے فرمایا) جس نے آپ کے بھائی زید بن خطاب کو جنگ یمامہ میں مار ڈالا تھا) میں تو تجھ سے اس سے بھی زیادہ بغض رکھتا ہوں جتنا زمین خون سے بغض رکھتی ہے (خون زمین میں جذب نہیں ہوتا تو گویا زمین خون کی دشمن ہے)-

وَ الدَّمِ مَا هُوَ بِشَاعِرٍ - (ولید بن مغیرہ نے کہا) قسم خون کی محمدؐ شاعر نہیں ہیں- (جاہلیت کے زمانہ میں خون کی قسم کھایا کرتے تھے)-

لَا وَ الدِّمَاءِ - نہیں قسم قربانیوں کے خون کی (ایک روایت میں وَ الدُّمٰی ہے- یعنی قسم پتلوں کی مراد بت ہیں جن کو وہ پوجتے تھے-)

اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ - (ثمامہ بن اثال نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا) - اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جس کے خون کا بدلہ طلب کیا جائے گا- (ایک روایت میں ذَاذِمٍّ ہے' یعنی ایسے شخص کو جس کا ذمہ قابل اعتبار ہے یعنی اس کے قوم کے لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور اس کے ذمہ کا لحاظ رکھتے ہیں- بعض نے کہا ذَادَمٍ کے معنی یہ ہیں کہ واقعی وہ قتل کا سزاوار ہے کیونکہ آپ نے دشمنوں میں سے اس کو قید کیا ہے تو اس کے قتل سے آپ پر کوئی الزام نہیں)-

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ صَوْتًا کَاَنَّهٗ صَوْتُ دَمٍ - (کعب بن اشرف کی جورو نے محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھیوں کی آواز سن کر کہا) میں ایسی آواز سنتی ہوں جس سے خون ٹپکتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بارادۂ قتل آئے ہیں- (کیا عقل مند عورت تھی مگر کعب کی قضا آئی تھی اس نے اپنی جورو کا کہنا نہ سنا اور قلعہ پر سے اتر آیا آخر مارا گیا)-

هٰذَا دَمُ الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُذُالْیَوْمِ - یہ حسینؑ اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے میں آج سارے دن اس کو چنتا رہا ہوں- (حضرت ابن عباسؓ سے خواب میں آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا تھا- حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حساب کیا تو یہ وہی دن تھا جس دن حضرت امام حسین علیہ وعلیٰ آبآ السلام کربلا میں شہید ہوئے تھے- ترمذی نے حضرت بی بی ام سلمہؓ سے روایت کی انھوں نے بھی خواب میں آنحضرت ﷺ کو پریشان حال دیکھا- سبب پوچھا تو فرمایا میں ابھی وہاں گیا تھا جہاں حسین کو قتل کیا گیا' اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ط الف الف لعنة اللّٰه علٰی من اذی رسول اللّٰه صلے اللّٰه علیه وسلّم)-

نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ - خون کی قیمت لینے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی خون بیچنے سے)- (بعض نے کہا پچھنے لگانے کی اجرت مراد ہے اس صورت میں یہ نہی تنزیہی ہوگی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے پچھنے لگائے اور لگانے والے کو اجرت دی)-

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ - تو ہے کیا' ایک انگلی ہے جو خون آلود ہوگی (یعنی اللہ کی راہ میں اگر تو نے اتنی سی تکلیف اٹھائی تو ایسی بے قراری کیوں کرتی ہے (یہ آپؐ نے جنگ احد میں فرمایا) اس کے آگے یہ ہے وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ - اللہ کی راہ میں تجھ کو یہ تکلیف پہنچی (تو خوشی کا مقام ہے نہ رنج کا)-

گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم
جوہر جان بچہ کار دگرم آیدا

كَلْمُهٗ يُدْمٰى - ان کے زخم سے خون بہ رہا تھا-

غَسْلُ الْمَرْأَةِ اَبَاهَا الدَّمَ - عورت اپنے باپ کا خون دھوئے تو کیسا (یعنی جائز ہے جیسے حضرت فاطمہؓ نے جنگ احد میں آنحضرت ﷺ کا خون دھویا تھا)-

كُلَّمَا لَيْسَ لَه دَمٌ فَلَا بَأْسَ بِه - جس جانور میں بہتا خون نہ ہو وہ اگر پانی میں گر کر مر جائے (جیسے بچھو مکھی کیڑے وغیرہ) تو کچھ قباحت نہیں (پانی گندہ نہ ہوگا)-

ثُمَّ تَدْعُوْ بِدُعَاءِ الدَّمِ - پھر خون بند ہونے کی دعا کرے- (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ دعا مشہور ہے مستحاضہ عورت اگر روبقبلہ ہوکر پڑھے تو پاک ہو جاتی ہے)-

تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ الدَّامِيَةُ بَيْنَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ - جس عورت کا خون بند نہ ہوتا ہو وہ ہر دو نمازوں کے بیچ میں غسل کرے (ایک روایت میں ذَامِيَةُ ہے بہ ذال معجمہ یعنی جس کے ذمہ پر نماز رہو اور اس کا خون بند نہ ہوتا ہو تو ایک غسل کرے کے دو نمازیں پڑھ لے یعنی جمع کرے پھر دوسری دو نمازوں کے لئے ایک غسل کرے اور ایک غسل فجر کی نماز کے لئے- غرض ہر روز تین بار غسل کرے)-

باب الدّال مع النُّون

دَنَاءٌ يادَنَاءَ ةٌ - کمینہ پن-

دَنِيْئَةٌ - نقصان، عیب-

عَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا - ہم اپنے دین میں کیوں عیب لگائیں (دَنِيَّةٌ اصل میں دَنِيْئَةٌ تھا)-

مَافِيْهِمْ دَنِيٌّ وَّ اِنَّمَا فِيْهِمْ اَدْنٰى - بہشتیوں میں کوئی کمینہ (پاجی) نہ ہوگا البتہ کم درجہ کا ہوگا (لیکن بہشت کا کم درجہ والا بھی دنیا کے بادشاہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگا یا اللہ ہم کو دوزخ سے بچادے اور بہشت میں پہنچادے اگر بہشتیوں کی کفش برداری بھی ہم کو نصیب ہو تو وہ ہم کو سلطنت ہفت اقلیم سے زیادہ پسند ہے- ہمارے اعمال کے نظر کرتے یہ بھی تیرا فضل وکرم ہے ورنہ ہم اس قابل بھی نہیں کہ بہشتیوں کی کفش برداری کیا کریں)-

دَنْدَنَةٌ - مکھی یا زنبور کی آواز یعنی بھنبھناہٹ اور گن گن کرنا یعنی اس طرح کچھ کہنا جو دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے-

فَاَمَّا دَنْدَنَتُكَ وَ دَنْدَنَةُ مُعَاذٍ فَلَا نُحْسِنُهَا فَقَالَ حَوْلَهُمَا نُدَنْدِنُ - (آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک شخص سے پوچھا تو نماز میں کیا دعا کرتا ہے؟ اس نے کہا میں ایسی ایسی دعا کرتا ہوں اور اپنے پروردگار سے بہشت کا سوال کرتا ہوں دوزخ سے اس کی پناہ چاہتا ہوں) لیکن آپ کا اور معاذ کا گنگنانا ہم اچھی طرح نہیں سمجھتے - آپ نے فرمایا ہم بھی بہشت اور دوزخ ہی کے گرد گنگناتے رہتے ہیں (یعنی ہماری دعاؤں کا بھی ماحصل یہی ہے بہشت کا سوال اور دوزخ سے پناہ چاہنا) ایک روایت میں یوں ہے عَنْهُمَا نُدَنْدِنُ - یعنی ہم بھی انہی دونوں کے گنگناتے ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں دَنْدَنَ الرَّجُلُ - جب آدمی بار بار کہیں آئے جائے- نہایہ میں ہے کہ دَنْدَنَہ پست آواز سے گنگنانا اور یہ هَيْنَمَه سے کچھ زیادہ ہوتا ہے)-

دَنَرٌ - مستعمل نہیں ہے بلکہ تَدْنِيْرٌ بمعنی چمکنا، دینار بنانا-

دِيْنَارٌ - ایک سونے کا سکہ جو آنحضرت ﷺ کے عہد میں رائج تھا-

دَنَسٌ - میلا کچیلا ہونا بری بات سے آلودہ ہونا، میل کچیل-

دَنِسٌ - میلا کچیلا-

تَدَنَّسٌ - میلا ہونا-

مَدَانِسٌ - عیب بمعنی مَعَائِب ہے-

كَاَنَّ ثِيَابَهٗ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ - اس کے کپڑوں میں جیسے میل لگا ہی نہیں-

كَمَا طَهَّرْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ - جیسے تو نے سفید اجلے کپڑے کو میل سے پاک صاف کیا- دَرَنٌ اور دَنَسٌ اور وَسَخٌ - میل کچیل، گچلا پن-

لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ - تم کو جاہلیت نے میلا نہیں کیا (یہ اہل بیت علیہ السلام کی تعریف میں ہے یعنی تمہارا حسب نسب پاکیزہ اور شریف ہے)-

فُلَانٌ دَنِسُ الثِّيَابِ - اس کا فعل یا مذہب برا ہے-

دَنَقٌ یا دَنِيْقٌ - سردی سے مرجانا' شفیتہ اور عاشق ہونا-

دُنُوْقٌ - باریک کاموں میں غور کرنا-

تَدْنِيْقٌ - دبلا یا تکلیف یا بیماری سے آنکھوں کا اندر گھس جانا' کسی کام کی تہ کو پہنچنا' خوب غور کرنا' برابر کئے جانا-

دَانِقٌ - درم کا چھٹا حصہ-

دَنَقٌ - لسوڑہ' سپستان-

دَنِيْقٌ - جو دن کو اکیلا کھائے اور رات کو چاندنی میں کھائے تاکہ کوئی مہمان نہ دیکھے-

لَابَأْسَ لِلْاَسِيْرِ اِذَا خَافَ اَنْ يُمَثَّلَ بِهٖ اَنْ يُدَنِّقَ لِلْمَوْتِ - اگر کسی قیدی کو یہ ڈر ہو کہ اس کے ناک کان کاٹے جائیں گے تو کچھ حرج نہیں اگر وہ اپنے آپ کو ایسا بنائے جیسے اب وہ مرنے والا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَنَّقَ وَجْهُهٗ - اس کا منہ زرد ہو گیا اور دَنَّقَتِ الشَّمْسُ - سورج ڈوبنے کو ہے)-

لَعَنَ اللّٰهُ الدَّانِقَ وَمَنْ دَنَّقَ - اللہ تعالیٰ دانق پر لعنت کرے اور اس پر جو دانق پر نظر رکھے (ایک ایک کوڑی پر جان دیتا رہے)-

دَانِقٌ - دانگ کا معرب ہے اس کا وزن گیہوں کے ایک دانہ برابر ہوتا ہے - مطلب یہ ہے کہ حقیر اور قلیل چیز پر نظر رکھے اس کے لئے لوگوں سے لڑتا جھگڑتا رہے-

دَوَانِيْقِيُّ - ابو جعفر منصور خلیفہ عباسی کا لقب ہے اس نے کوفہ کے گرد خندق کھدانے کے لئے ہر مزدور کو چاندی کے ایک ایک دانق پر مقرر کیا تھا - دَانِقٌ کی جمع دَوَانِيْق ہے-

دَنٌّ - گنگنانا' گولی' مٹھور' مٹکہ-

اِكْسِرِ الدِّنَانَ - گولیوں کو توڑ ڈال - یعنی شراب کی مٹھوروں کو' عربی میں دَنٌّ' خَابِيَةٌ' زِيْرٌ اور دَوْحٌ مٹی کے بڑے برتنوں کو کہتے ہیں جن میں شراب یا سرکہ رکھا جاتا ہے-

دُنُوٌّ یا دَنَاوَةٌ - نزدیک ہونا-

دَنًا اور دَنَايَةٌ - کمینہ اور حقیر ہونا' ضعیف ہونا' نزدیک ہونا-

دَنِيٌّ - بمعنی قریب اور ضعیف ساقط - محیط میں ہے کہ دَنِيٌّ جو کمینہ کے معنی میں ہے وہ مہموز اللام سے دَنَاءَةٌ سے-

سَمُّوا اللّٰهَ وَ دَنُّوْا وَسَمِّتُوْا - کھاتے وقت اللہ کا نام لو اور اپنے نزدیک سے کھاؤ (دوسروں کے کھانے پر ہاتھ مت دوڑاؤ) اور کھلانے والے کے لئے برکت کی دعاء کرو-

عَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا - ہم اپنے دین میں کمینہ پن اور بری خصلت کو کیوں جگہ دیں - (نہایہ میں ہے کہ دَنِيٌّ اصل میں مہموز اللام تھا اور کبھی غیر مہموز بھی - ضعیف اور خسیس کے معنی میں آتا ہے-)

مَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ وَ اِنَّمَا فِيْهِمْ اَدْنٰى - (اس کا ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)-

اَلْجَمْرَةُ الدُّنْيَا - نزدیک کا جمرہ یعنی جو منیٰ سے قریب ہے جس کو عوام چھوٹا شیطان کہتے ہیں-

دُنْيَا - اس جہاں کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ہم سے نزدیک ہے اور آخرت اس کے بعد ہے-

فَادَّنٰى بِالْقَرْيَةِ - وہ بستی کے نزدیک پہنچ گیا - (ایک روایت میں فَادْنٰى لِلْقَرْيَةِ ہے' معنی وہی ہیں' بعض نے کہا اس کی فتح قریب ہو گئی - عرب لوگ کہتے ہیں اَدْنَتِ النَّاقَةُ - اونٹنی جننے کے قریب آ گئی - اُدْنُهٗ - نزدیک آ اخیر میں ہائے سکتہ لگا دی گئی تاکہ نون کی حرکت ظاہر ہو-)

فَدَنَوْتُ حَتّٰى قُمْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ - میں آپ کے نزدیک گیا یہاں تک کہ آپ کی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہوا - (تاکہ لوگوں کی آڑ ہو جائے)-

اِنَّهٗ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ - وہ نزدیک ہوتا ہے پھر فخر کرتا ہے-

اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا - دنیا کمانے کو-

خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا - دنیا سے اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر-

اَلدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَّمَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ اَوْمَا وَالَاهُ اَوْ عَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ - دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کی یاد اور جو اس کے مثل ہے (جیسے اللہ والوں کی صحبت) یا عالم یا علم سیکھنے والا (اللہ کی یاد اور اس کے

مثل میں تمام نیک کا آ گئے)-

يُدْنِی الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ كَنَفَهُ - اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) مومن کو اپنے نزدیک کر لے گا اور اپنا ایک کونہ اس پر ڈال دے گا (اس کو چھپا لے گا) پھر چپکے چپکے اس سے فرمائے گا تجھ کو یاد ہے تو نے دنیا میں فلاں فلاں گناہ کیا تھا (اخیر حدیث تک)-

لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللّٰهِ مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ- اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پنکھ برابر بھی (قدر رکھتی) ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا- (مگر پروردگار کے نزدیک وہ محض بے قدر اور بے حقیقت ہے اس لئے کافر اور مومن دونوں کو دنیا میں سے دیتا ہے بلکہ کافروں اور فاسقوں کو نیک بندوں سے زیادہ دنیا کا مال واسباب اور عیش وعشرت کا سامان دیتا ہے)-

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَايُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتِهَا - سب سے زیادہ جس چیز کا مجھ کو ڈر ہے وہ دنیا کی خوشنما چیزوں کا اور اس کی زینت اور آرائش کے سامانوں کا جو تم کو ملیں گے (ایسا نہ ہو کہ تم ان کو خواہش میں اللہ کے حکموں کا خیال چھوڑ دو)-

اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ - دنیا شیریں اور ہری بھری ہے (بظاہر بڑی خوشنما مگر اندر زہر آلود- ؎

ہمہ اندر زمن بہ تو این است
کہ تو طفلے و خانہ رنگین است[1]

حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ - دنیا کی محبت تمام گناہوں کی چوٹی ہے (سارے گناہ دنیا ہی کی الفت کی وجہ سے صادر ہوتے ہیں' زن زر زمین' جہاں دیکھو یہی جھگڑے ہیں)-

مَالِیْ وَلِلدُّنْيَا - مجھ کو دین سے کیا واسطہ-

اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ - دنیا مسلمان کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے-

حَمَاهُ الدُّنْيَا - اس کو دنیا سے بچاتا ہے (دنیا کا مال و دولت نہیں دیتا)-

لَاتَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا - دنیا کے فرزند مت بنو (آخرت کے فرزند بنو)-

اَدْنُوْهُ مِنِّیْ - اس کو میرے نزدیک لاؤ-

اَدْنٰی خَيْبَرَ - نشیبی حصہ خیبر کا (جو مدینہ کے قریب ہے)-

يُدْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ - حضرت عمر عبداللہ بن عباسؓ کو اپنے نزدیک بٹھاتے تھے (دوسرے بوڑھے بوڑھے صحابہ سے ان کو زیادہ تقرب دیتے تھے اس وجہ سے کہ ان میں علم کی فضیلت تھی- بزرگی بہ علم است نہ بسال)-

بِاَدْنٰی مِنْ صَدَاقِهَا - اس کے مہر مثل سے کم پر-

اَدْنٰی طُهْرِهَا - اس کی پہلی پاکی میں-

ثُمَّ اَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ - پھر ان کو اپنے منہ کے نزدیک کیا (گرد پھونکنے کے لئے)-

وَدَنَا الْجَبَّارُ - آنحضرتؐ پروردگار کے قریب ہو گئے-

فَتَدَلّٰی - یعنی اور زیادہ قرب کے طالب ہوئے- یہ بھی ایک تفسیر ہے اس آیت کی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی - بعض نے کہا دَنَا فَتَدَلّٰی کا فاعل حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں یعنی جبرئیل آنحضرت ﷺ کے قریب ہو گئے پھر آپ کے ساتھ لٹک گئے آپ کے وسیلہ سے ان کو اور زیادہ عروج حاصل ہوا-)

لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا - صبح کو یا شام کو اللہ کی راہ میں چلنا (جہاد کے لئے سفر کرنا) ساری دنیا سے بہتر ہے-

مَا الدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ فِی الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا ذَايَرْجِعُ - دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈال کر نکالے پھر دیکھے اس کی انگلی میں کیا لگا رہتا ہے (اس کی انگلی میں جتنا پانی لگا رہتا ہے اس کو جو سمندر سے نسبت ہے وہی نسبت دنیا کو آخرت سے ہے- یہ بھی تمثیل ہے ورنہ دنیا کو آخرت سے اتنی بھی نسبت نہیں کیونکہ دنیا چند روزہ اور فانی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی اور باقی ہے)-

[1] تم دنیا میں اس طرح ہو جس طرح رنگین اور جگمگاتے گھر میں تم ایک بچے کی طرح ہو۔ (م)

دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ - میں اللہ تعالیٰ سے آج ایسا نزدیک ہوا کہ اتنا نزدیک کبھی نہیں ہوا -

اَدْنٰی صَدِیْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ - اپنے دوست کو تو نزدیک کرے گا اور باپ کو دور پھینک دے گا - (دوستوں کے ساتھ محبت' احسان اور سلوک اور باپ سے دوری اور نفرت' اسی طرح جورو کی خاطرداری کرے گا اور ماں کو نکال کر باہر کر دے گا' یہ آپ نے قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیں) -

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ - تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے دو چیزیں مجھ کو بھاتی ہیں - ایک تو عورتیں دوسری خوشبو -

اَلدُّنْیَا دُنْیَیَانِ دُنْیَا بَلَاغٍ وَّ دُنْیَا مَلْعُوْنَةٌ - دنیا دو طرح کی ہیں ایک تو وہ دنیا جس سے آخرت کا سامان کیا جائے (وہ تو محمود ہے)' دوسرے ملعون دنیا (جو آخرت سے اور یاد الٰہی سے غافل کر دے گناہ اور بدکاری میں پھنسائے) -

کَانَتِ الدُّنْیَا بِاَسْرِهَا لِاٰدَمَ وَ لِاَبْرَارِ وَلَدِهٖ - دنیا سب آدم اور ان کے نیک اولاد کے لئے تھی (اب اس میں سے جو دشمنوں نے لے لی پھر لڑ کر ان سے واپس ملے اس کو فئی کہیں گے اور جو بن لڑے ملے وہ انفال ہے) -

قَطَعْتُمُ الْاَدْنٰی مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَوَصَلْتُمُ الْاَبْعَدَ مِنْ اَبْنَاءِ الْحَرْبِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ - لوگو تم نے جو شخص بدر والوں میں آنحضرت ﷺ کے زیادہ قریب تھا اس سے تو قطع کیا اور جو شخص دور تھا اور آنحضرت ﷺ سے لڑنے کے لئے آیا تھا اس سے وصل کیا - (مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کی اولاد سے تو بیعت نہ کی جنھوں نے جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کے دشمنوں کو مارا اور عباس کی اولاد سے بیعت کر لی جو جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ سے لڑنے آئے تھے) -

باب الدال مع الواو

دَوٌّ یا دَاءٌ - بیماری' اصل میں دَاوٌ تھا -

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ - ہر بیماری کی ایک دوا ہے -

مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا جَعَلَ لَهٗ دَوَاءً - اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری اس کی ایک دوا بھی رکھی ہے (پر وہ کسی کو معلوم ہے کسی کو نہیں معلوم) -

اِنَّهٗ دَاءٌ وَّلَیْسَتْ بِدَوَاءٍ - (ایک شخص نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا اگر ہم شراب کو دوا میں استعمال کریں آپ نے فرمایا) شراب تو بیماری ہے دوا نہیں ہے -

کُلُّ دَاءٍ لَهٗ دَاءٌ - ہر ایک عیب جو آدمی میں ہوتا ہے وہ اس میں موجود ہے -

اَیُّ دَاءٍ اَدْوٰی مِنَ الْبُخْلِ - بخیلی سے بڑھ کر مہلک یا بدتر کون سی بیماری ہے -

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ - اس میں کوئی بیماری یا خرابی نہیں ہے -

دُبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ - اگلی امتوں کی بیماری تم میں سرایت کر گئی (حسد بغض تکبر وغیرہ) -

اَلْخَمْرُ دَاءٌ - شراب بیماری ہے (یعنی بیماری پیدا کرتی ہے) (اس کا استعمال جگر کو خراب کر دیتا ہے' رعشہ اور فالج پیدا کرتا ہے' گردوں کو ضعیف کر کے مرض ذیابیطس پیدا کرتا ہے آخر کار بنگل (زہری پھوڑا' سرطان) نمود ہوتا ہے -)

قَدْ مَلَّتْ اَطِبَّاءُ هٰذَا الدَّاءِ الدَّوِیِّ - اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے طبیب تھک گئے -

یَسُلُّ الدَّاءَ الدَّوِیَّ - (آلو بخارا) سخت بیماری کو کھینچ لیتا ہے -

اٰمَنَهُ اللّٰهُ مِنَ الْاَدْوَاءِ الثَّلٰثَةِ - اللہ تعالیٰ اس کو تین بیماریوں سے بے خوف کرتا ہے -

دَوْبَلٌ - سور کا بچہ -

تَرْعَی الدَّوَابِلَ - سور کے بچے چراتا پھرے گا یا گدھے کے بچے - (یہ معاویہ نے شاہ روم کو لکھا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے) -

دَوْجٌ - خدمت کرنا -

مَا تَرَکْتُ حَاجَةً وَّلَا دَاجَةً - میں نے کوئی چھوٹا یا بڑا کام نہیں چھوڑا (یعنی سب طرح کے گناہ کئے - بعض نے کہا دَاجَةٌ تابع ہے حَاجَةٌ کا' جیسے اردو زبان میں کہتے ہیں روٹی.

ووتی' کھانا وانا' بعض نے بہ تشدید جیم پڑھا ہے جیسے اوپر گزر چکا-

دَوْخٌ - بڑا ہونا' لٹک آنا-

تَدْوِيْخٌ - بمعنی تفریق-

اِنْدَاحَ بَطْنُهٗ - اس کا پیٹ بڑا ہوگیا-

كَمْ مِنْ عَذْقٍ دَوَّاحٍ فِي الْجَنَّةِ لِاَبِي الدَّحْدَاحِ - ابوالدحداح کے لئے بہشت میں کئی بڑے لمبے اونچے کھجور کے درخت ہیں-

فَاَتَيْنَا عَلٰى دَوْحَةٍ عَظِيْمَةٍ - ہم ایک بڑے درخت کے پاس آئے-

اِنَّ رَجُلًا قَطَعَ دَوْحَةً مِنَ الْحَرَمِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً - ایک شخص نے حرم کا ایک بڑا درخت کاٹ ڈالا - عبداللہ بن عمر نے اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کا حکم دیا-

سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ دَاحَةَ - ایک شخص کا نام ہے (دَاحَه اس کی ماں تھی یا ماں کی لونڈی)-

دَوْخٌ - ذلیل ہونا' خوار ہونا' غالب ہونا' سر گھومنا-

تَدْوِيْخٌ اور اِدْوَاخٌ - ذلیل کرنا-

اَدَاخَ الْعَرَبَ وَ دَانَ لَهُ النَّاسُ - عرب لوگوں کو ذلیل کیا اور لوگوں نے ان کی اطاعت قبول کی-

دَوْخَلَّةٌ - کھجور کے پتوں کا تھیلہ' بورہ جس میں کھجور وغیرہ رکھی جاتی ہے - جیسے زِبْيْلٌ اور قَوْصَرَّةٌ - ان کے بھی یہی معنی ہیں-

فَاِذَا سِبٌّ فِيْهِ دَوْخَلَّةُ رُطَبٍ فَاَكَلْتُ مِنْهَا - میں کیا دیکھتا ہوں ایک پھٹیا ہے (باریک کپڑا) اس میں تازی کھجور کی ایک تھیلی ہے میں نے اس میں سے کھایا-

دَوْدٌ - کیڑے پڑنا-

دُوْدٌ - کیڑا-

دُوَيْدٌ - چھوٹا کیڑا-

دِيْدَاءٌ - دوڑنا-

اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ لَا يُدَادُوْنَ - مؤذن لوگوں کو مرنے کے بعد کیڑے نہیں کھاتے-

عرب لوگ کہتے ہیں دَادَ الطَّعَامُ اور اَدَادَا اور دَوَّدَ - فَهُوَ مُدَوِّدٌ - جب کھانے میں کیڑے پڑ جائیں-

دَاوُدُ - ایک مشہور پیغمبر ہیں-

اِذَا ظَهَرَ اَمْرُ الْاَئِمَّةِ حَكَمَ بِحُكْمِ دَاوُدَ - جب اماموں کی حکومت ہو جائے گی تو حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح حکومت کریں گے (گواہ نہیں طلب کریں گے)-

دِيْدَانٌ جمع ہے دُوْدٌ کی-

دَوْرٌ یا دَوَرَانٌ - گول پھرنا-

دِيْرَبِهٖ - اس کا سر گھومنے لگا-

مُدَاوَرَةٌ - ساتھ ساتھ گھومنا' کسی کی خاطر داری کرنا' بمعنے مُدَارَاةٌ ہے-

اِدَارَاةٌ - گھمانا-

دار - محل' گھر' عمارت اور صحن سمیت' اس کی جمع اَدْؤُرٌ اور دُوْرٌ اور دُوْرَانٌ اور دُوْرَاتٌ اور دِيَارَاتٌ اور اَدْوَارٌ اور اَدْوِرَةٌ آتی ہے-

دَارٌ - بمعنی شہر' ولایت اور قبیلہ بھی آیا ہے-

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ - کیا میں تم کو انصار کا بہتر قبیلہ نہ بتلاؤں-

مَابَقِيَتْ دَارٌ اِلَّا بُنِيَ فِيْهَا مَسْجِدٌ - کوئی قبیلہ ایسا باقی نہ رہا جہاں ایک مسجد نہ بنائی گئی ہو-

اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ - آپ نے گھروں میں یا محلوں میں مسجد بنانے کا حکم دیا - (جہاں محلے والے نماز پڑھا کریں)-

وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ دَارٍ - کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گھر بھی باقی رکھا ہے (نہیں سب بیچ کر کھا گئے)-

دَارُ الْقَضَاءِ - ایک گھر تھا جس کو بیچ کر عبداللہ بن عمر نے اپنے والد کا قرضہ ادا کیا جسے وہ وصیت کر گئے تھے-

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ - تم پر سلام گھر والے مومنو! (قبرستان کو گھر فرمایا وہ مردوں کا گھر ہے جو دار سے اہل دار مراد ہیں)-

دِیَارَکُمْ تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ - بنی سلمہ! تم اپنے گھروں میں ہی رہو تمھارے قدم لکھے جاتے ہیں (مسجد تک جاتے ہوئے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے تو دور رہنے میں تمھاری نیکیاں زیادہ لکھی جاتی ہیں)-

فَاسْتَاذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ - میں پروردگار کے محل پر پہنچ کر اذن مانگوں گا (اس کا محل بہشت ہے جس کو دارالسلام کہتے ہیں اور سلام اللہ کا نام ہے- مراد وہ بہشت ہے جہاں ہمارا پروردگار خاص تجلی فرمائے گا)-

یَالَیْلَۃً مِنْ طُوْلِھَا وَعَنَا بِھَا عَلٰی اِنَّھَا مِنْ دَارَۃِ الْکُفْرِ نَجَّتِ - یہ رات بھی کیا تکلیف کی لمبی رات تھی مگر اس نے مجھ کو دار الکفر سے نجات بخشی- (نہایہ میں ہے کہ دارۃ دار سے خاص ہے)-

یَحْتَرِقُوْنَ فِیْھَا اِلَّا دَارَاتُ وُجُوْھُھُمْ - دوزخی دوزخ میں جل جائیں گے مگر (جو مومن ہوں گے ان کے) منہ کے گردے نہیں جلیں گے (کیونکہ وہ سجدہ کا محل ہے) (دوسری حدیث میں ہے کہ سجدے کے ساتوں اعضاء محفوظ رہیں گے)-

اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ - زمانہ گھوم کر اپنی اسی اصلی حالت پر آ گیا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو بنایا تھا (مطلب یہ ہے کہ عرب کے مشرکوں نے جو مہینوں کو آگے پیچھے کر دیا تھا اور سب گول مال خلط ملط ہو گیا تھا یوں ہی ہو ہوا آخر اب ہر مہینہ پھر اپنے اصلی ٹھکانے پر آ گیا- عرب کے کافر محرم کو پیچھے کر کے صفر کے مہینے کو محرم کر دیتے' اسی طرح ہر سال محرم کو پیچھے ڈالتے آخر محرم پھر محرم میں آیا اور حساب ٹھیک ہوا تو گویا زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر آ گیا- کرمانی نے کہا وہ ہر سال ایک نئے مہینے میں حج کیا کرتے مثلاً ایک سال ذی الحجہ میں حج کیا تو دوسرے سال محرم میں' اسی طرح کرتے کرتے جس سال آنحضرت ﷺ نے حج کیا اتفاق سے وہ ٹھیک ذی الحجہ ہی کا مہینہ پڑا تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ زمانہ گھوم گھام کر اب اپنی ٹھیک حالت پر آ گیا)-

لَقَدْ دَاوَرْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی اَدْنٰی مِنْ ھٰذَا فَضَعُفُوْا - (شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے پیغمبرؐ صاحب سے فرمایا) میں نے بنی اسرائیل پر اس سے آسان بات پھرائی لیکن وہ عاجز ہو گئے اور نہ کر سکے- ایک روایت میں رَاوَدْتُ ہے- یعنی میں نے بنی اسرائیل سے اس سے آسان بات چاہی)-

فَیَجْعَلُ الدَّائِرَۃَ عَلَیْھِمْ - ان کو مغلوب کرے-

دَائِرَۃٌ - بمعنی حادثہ اور مصیبت بھی آیا ہے-

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِیِّ - اچھے ہم نشین کی مثال عطار کی سی ہے- یہ دارین کے طرف منسوب ہے جہاں سے خوشبو لایا کرتے تھے- دارین ایک موضع ہے بحرین میں جہاں مشک ہندوستان سے لایا کرتے تھے کذا قال الجوہری)-

کَاَنَّہٗ قِلْعٌ دَارِیٌّ - گویا وہ دارین کا پردہ ہے-

قِلْعٌ - کشتی کا پردہ جس کو ہوا لگ کر کشتی چلاتی ہے (عربی میں اس کو شِرَاع بھی کہتے ہیں)-

تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ اَوْ لِسِتٍّ اَوْ لِسَبْعٍ وَّ ثَلَاثِیْنَ - اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶ یا ۳۷ تک (خوب) گھومتی رہے گی (روز بروز اسلام کی ترقی ہوتی جائے گی) ۳۵ھ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت اور ۳۶ھ میں جنگ جمل اور ۳۷ھ میں جنگ صفین ہوئی بس اسلام کی بہار جاتی رہی اور چکی گھومتے گھومتے رک گئی- اس حدیث میں ایک کھلا معجزہ ہے)-

دَیَّارٌ - گھر میں رہنے والا-

اِسْتَدَارُوْا اِلَی الْکَعْبَۃِ - کعبے کی طرف گھوم گئے (بیت المقدس کی طرف پیٹھ ہو گئی)-

دَارِیٌّ - جو ہمیشہ گھر میں رہے سفر نہ کرے-

کَانَ مُدَوَّرَ الْوَجْہِ - آنحضرت ﷺ کا چہرۂ انور گول تھا (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل گول تھا کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرۂ انور گول نہ تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ کسی قدر گولائی آپ کے چہرۂ مبارک میں تھی' تلوار کی طرح بالکل لمبا اور پتلا نہ تھا)-

لَایَخْشَی الدَّوَائِرَ- زمانہ کے حادثوں سے نہیں ڈرتا-

شَھِدْتُ الدَّارَ- میں اس وقت موجود تھا جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کا گھر گھیر لیا تھا-

وَعَلَیْھِمْ دَارَتِ الرَّحٰی -انہی پر چکی گھومی (یعنی اولو العزم پیغمبر وہی تھے-)

دَوْسٌ- پاؤں سے روندنا' زور سے جماع کرنا' ذلیل کرنا' صیقل کرنا-

دَوَّاسٌ -شیر بہادر-

دَوَّاسَۃٌ- ناک-

دَوِیْسَۃٌ- جماعت-

دِیْسَۃٌ- جہاں گنجان درخت ہوں-

وَدَائِسٌ وَّمُنَقٍّ- اور اناج کوٹنے والا اور چھاننے والا صاف کرنے والا (بعض نے اس کو بکسرۂ نون روایت کیا ہے یعنی آواز کرنے والا- مطلب یہ ہے کہ مواشی آواز کرنے والے-)

فَتَجِیْئُوْنَ تَدُوْسُوْنَ الطِّیْنَ- پھر تم کیچڑ روندتے ہوئے آؤ-

لَاتَسْلَمْ اِلٰی دَیَّاسٍ- اناج روندنے والے سے بیع سلم مت کر-

دَوْفٌ- ملانا' پانی سے تر کرنا-

عَرَقُکَ اَدُوْفُ بِہٖ طِیْبِیْ- (حضرت ام سلیم آنحضرت ﷺ کے مبارک جسم سے پسینہ لے کر جمع کر رہی تھیں اتنے میں آپ ہوشیار ہوئے' دریافت فرمایا یہ کیا کرتی ہے؟ انھوں نے کہا) آپ کا پسینہ لے رہی ہوں اس کو میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں-

اَدِیْفِیْہِ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ- (حضرت سلمان فارسی نے اپنی عورت سے مرض موت میں کہا) یہ مشک پانی کے ایک کونڈے میں گھول-

دَوْفَصٌ- سفید چکنی پیاز-

اَکْثِرْ دَوْفَصَھَا- (حجاج نے اپنے باورچی سے کہا) اس میں سفید پیاز زیادہ ڈال-

دَوْکٌ یا مَدَاکٌ- پینا' جماع کرنا' جیسے نَیْکٌ ہے بمعنی جماع-

دَاکَ الْمَرْءَ ۃَ یا نَاکَ الْمَرْءَۃَ -عورت سے جماع کیا-

دَوْکَۃٌ اور دُوْکَۃٌ -لڑائی' جھگڑا' طرح طرح کی باتیں' غور خوض-

فَبَاتَ النَّاسُ یَدُوْکُوْنَ- (آنحضرت ﷺ نے جنگ خیبر میں فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس سے اللہ محبت رکھتا ہے) تو رات بھر لوگ اسی فکر میں غلطاں و پیچاں رہے' یا باتیں بناتے رہے (کہ یہ شخص کون ہے آخر صبح کو آپ نے حضرت علیؓ کو بلایا جھنڈا ان کے حوالے کیا- دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ اللہ اور رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اس سے محبت رکھتے ہیں- تیسری روایت میں یوں ہے وہ حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں)- (سبحان اللہ اس حدیث سے جناب امیرؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ وہ محبوب ہیں اللہ اور رسولؐ کے اور خارجیوں اور ناجیوں کا منہ کالا ہوا- ایک روایت میں بجائے یدوکون کے یذکرون ہے' یعنی تذکرہ کرتے رہے)-

دَوْلٌ یا دَالَۃٌ -مشہور ہونا-

دَوْلَۃٌ- لٹک جانا' انقلاب' ایک حال سے دوسرا حال ہونا' جیسے دَوْلٌ پرانا ہونا' جلدی چلنا' چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا-

دُوْلَۃٌ- وہ مال جو ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ میں جائے کبھی اس کو ملے کبھی اس کو (بعض نے کہا دَوْلَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں اب دُوْلَۃٌ اور دَوْلَۃٌ روپیہ پیسہ کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ منتقل ہوتا رہتا ہے' آج اس کے پاس کل اس کے پاس-)

اِذَا کَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا- جب غنیمت کا مال دولت سمجھا جائے (بادشاہ اور رئیس اس کو اپنے باپ کا مال سمجھیں غریب مسلمانوں میں شرع کے موافق تقسیم نہ کریں) یہ

نے قیامت کی نشانی بیان فرمائی - اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ امانتی مال کو لوٹ کا مال سمجھیں، یعنی کھا پی جائیں صاحب مال کو واپس نہ دیں، زکوٰۃ کو تاوان اور ڈنڈ سمجھیں، علم خدا کی رضا مندی کے لئے حاصل نہ کریں بلکہ مال، جاہ، فخر، نزاع اور جدال کے لئے، دوست سے تو مل کر رہیں اور باپ سے دور، اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعنت کریں (یعنی سلف صالحین اور ائمہ حدیث اور مجتہدین کی برائی کریں، معاذ اللہ یہ سب باتیں ہمارے زمانہ میں موجود ہیں جو قیامت کے قرب کی نشانی ہے)-

لَمْ تَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ الرِّجَالُ - مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو تم نے خود آنحضرت ﷺ سے سنی ہو (تمہارے اور آنحضرت ﷺ کے درمیان دوسرے لوگوں کا واسطہ نہ ہو)-

نُدَالُوْنَ عَلَيْهِمْ وَ يُدَالُوْنَ عَلَيْنَا - ہم ان پر غالب ہوتے ہیں وہ ہم پر غالب ہوتے ہیں-

عرب لوگ کہتے ہیں أُدِيْلَ لَنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا وَ كَانَتِ الدَّوْلَةُ لَنَا - ہم اپنے دشمنوں پر فتح یاب ہوئے اور دولت ہم کو ملی-

نُدَالُ عَلَيْهِ وَيُدَالُ عَلَيْنَا - کبھی ہم اس پر غالب ہوتے ہیں کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا ہے-

يُوْشِكُ اَنْ تُدَالَ الْاَرْضُ مِنَّا - وہ زمانہ قریب ہے جب زمین کی باری ہم پر آئے گی (وہ ہمارا خون گوشت پوست سب کھالے گی جیسے ہم آج اس کی پیداوار پھل کھا رہے ہیں اس کا پانی پی رہے ہیں)-

وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ - ہمارے کچھ خوشے کھجور کے لٹک رہے تھے-

اَلْحَرْبُ دُوَلٌ - "جنگ دو سردارد" کبھی اس کی فتح کبھی اس کی فتح-

نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ - ہم باری باری اسی پیالہ میں سے کھاتے جاتے تھے-

يُدِيْلُنَا - باری باری ہم کو دولت دیتا ہے- مجمع البحرین میں ہے بعض نے کہا دُوْلَةٌ بضمہ دال مال روپیہ پیسہ اور دَوْلَةٌ بفتحہ دال جنگ)-

اِنِّيْ لَصَاحِبُ الْكَرَّاتِ وَدَوْلَةُ الدُّوَلِ - میں کئی بار آنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں-

قَدْ اَدَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فُلَانٍ - اللہ تعالیٰ نے ہم کو فلاں شخص پر مدد دی اور اس پر فتح یاب کیا-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا مُدِيْلُ الْمَظْلُوْمِيْنَ - میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں، مظلوموں کو غالب کرنے والا-

دَوَالَيْكَ - بار بار لینا، جیسے حَنَانَيْكَ - بار بار تیری مہربانیاں-

دُوَالَةٌ - لومڑی-

دَوْلَجٌ - چور خانہ جس میں سامان زیور اسباب وغیرہ رکھتے ہیں- یعنی کوٹھری کے اندر دوسری چھوٹی کوٹھری- نہایہ میں ہے کو دولج اصل میں وولج تھا پہلے واو کو تا سے بدلا پھر تا کو دال سے اب تولج اور دولج دونوں مستعمل ہیں- سوراخ ہو یا نالی یا غار جس میں کوئی چھپ سکے اس کو بھی کہتے ہیں-)

اَتَتْنِي امْرَأَةٌ اُبَايِعُهَا فَاَدْخَلْتُهَا الدَّوْلَجَ وَ ضَرَبْتُ بِيَدِيْ اِلَيْهَا - ایک عورت بیعت کرنے کو میرے پاس آئی میں نے اس کو چور خانہ میں گھسیڑ دیا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا (تا کہ وہ بیعت کر لے)- (سلمانؓ کے اسلام کی حدیث میں بھی یہ لفظ آیا ہے- بعض نے کہا دولج وہ مقام ہے جہاں ہرنیں جا کر چھپ رہتی ہے)-

دَوْمٌ يادَوَامٌ يادَيْمُوْمَةٌ - ہیشگی، امتداد، ثبات، جمنا، برقرار رہنا-

نَهٰى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ - تھمے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے آپ نے منع فرمایا- (مجمع البحار میں ہے کہ بہتے ہوئے جاری پانی میں جب وہ بہت ہو پیشاب نہ کرنا اولیٰ ہے- اگر تھوڑا ہو تو مکروہ ہے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں حرام ہے اگر قلیل ہو اور جو کثیر ہو تو مکروہ ہے اور کچھ بعید نہیں اگر حرام ہو)-

رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ ظِلِّ

دَوْمَةٍ - میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا آپ ایک گنجان درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے - (بعض نے کہا دومہ گوگل کے درخت کو کہتے ہیں -)

دُوْمَةُ الْجَنْدَلِ - ایک مقام کا نام ہے (کرمانی نے کہا ایک بستی ہے تبوک کے قریب وہاں ایک قلعہ ہے' مغنی میں ہے وہاں کا بادشاہ اکیدر تھا -)

دَوْمِيْنَ یادَوْمَيْنَ - ایک بستی کا نام ہے حمص کے قریب جو ملک شام میں ہے -

قَدْ دَوَّمُو الْعَمَائِمَ - عماموں کو اپنے سروں کے گرد پھرایا -

ثُمَّ دَوَّمَ بِیْ فِی السَّمَاءِ - پھر مجھ کو آکاش میں پھرایا -

اِنَّهَا كَانَتْ تَصِفُ مِنَ الدُّوَامِ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ فِیْ سَبْعِ غَدَوَاتٍ عَلَى الرِّيْقِ - حضرت عائشہ دوران سر کی بیماری کا یہ علاج بیان کرتی تھیں کہ سات عجوہ کھجوریں سات دن صبح ہی صبح نہار منہ کھالے -

نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ - ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا -

عرب لوگ کہتے ہیں دَامَ يَدُوْمُ - جب کوئی مدت تک قائم رہے -

عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالدَّامُ - تم پر ہمیشہ قائم رہنے والی موت - (دَامَ اصل میں دَائِمٌ تھا لیکن سَامَ کے ہم وزن کرنے کے لئے ہمزہ اُڑا دیا) -

اَحَبُّ الْعَمَلِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ - سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو وہ نیک عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے (یعنی ہر روز یا ہر ہفتہ یا ہر مہینے اس کو کیا کرے یہ نہیں کہ چند روز کیا پھر چھوڑ دیا) -

لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ - کوئی تم میں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کر کے پھر اس میں نہ نہائے - (بظاہر اس حدیث کا یہ مضمون نکلتا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا پھر اس میں نہانا یہ دونوں باتیں منع ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہوا کیونکہ دوسری روایت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں صرف پیشاب کرنے کی ممانعت آئی ہے تو حق یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے خواہ اس میں غسل کرے یا نہ کرے - کذا فی مجمع البحار -)

دَوَّمَ الطَّائِرُ فِی الْهَوَاءِ - پرندے نے اپنے پنکھ ہوا میں پھیلا دیئے -

مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ - جس پر ہمیشگی کی جائے -

دَائِمٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام بھی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ قائم ہے اس کو کبھی تغیر اور فنا نہیں -

فِیْ دَوْمَةِ الْكَرَمِ مَحْتِدُهٗ - آپ کی طبیعت اور سرشت کرم کے درخت کی جڑ ہے (یعنی کرم، احسان، سخاوت اور ہمت آپ کی جبلی اور فطری خصلت ہے) -

اَسْتَدِيْمُ اللّٰهَ عِزَّكَ - میں اللہ سے چاہتا ہوں تیری عزت ہمیشہ قائم رکھے -

دُوْنٌ - کمزور ہونا' خسیس ہونا -

تَدْوِيْنٌ - جمع کرنا -

تَدَوُّنٌ - بے پرواہ ہونا -

دُوْنَ - نقیض ہے فوق کی اور بمعنی قبل، غیر، تدام، قریب، وراء اور سوی کے بھی آتا ہے محیط میں ہے کہ دُوْنَ کبھی فوق کے معنی میں بھی آتا ہے اور کبھی شریف کے معنی میں بھی -

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ - جو شخص اپنے مال کے نزدیک مارا جائے یعنی اپنا مال بچانے کے لئے وہ شہید ہے -

فَجَعَلْتُ عَلٰى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ - میں آپ کی ازار آپ کے کندھے پر ڈال دوں وہ پتھر کے تلے رہے (یہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا تھا) -

مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ - گوشت کے تلے یا گوشت کے نزدیک -

اَلْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِقَتْلٍ عَلٰى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُوْنَ الْاِمَامِ - حاکم کسی سے قصاص لینے کا حکم کرے امام کے پاس رہ کر یا امام کے سوا دوسرا کوئی حاکم ایسا حکم کرے -

کَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اَللَّیْلَةُ- جیسے یہ بات معلوم ہے کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے-

اِذَا رَكَعَ الْمُصَلِّیْ دُوْنَ الصَّفِّ- جب نماز پڑھنے والا صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کر لے (یعنی جلدی کے مارے اس خیال سے کہ کہیں امام رکوع سے سر نہ اٹھا لے)-

دُوَیْنَ بَرِیْدِ الرُّوَیْثَةِ- بریدرویثہ کے قریب (یہ تصغیر ہے- دُوْنَ کی-)

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِهٖ فَهُوَ شَهِیْدٌ- جو شخص دین کے آگے یعنی دین کی حمایت میں مارا جائے وہ شہید ہے- (طیبی نے کہا مثلاً کوئی کافر یا بدعتی دین کی خرابی یا توہین کرتا ہو اور یہ دین کی حمایت میں مارا جائے- صاحب مجمع البحار نے تَدْنُو الشَّمْسُ کو اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اس باب سے متعلق نہیں وہ دُنُوٌّ سے ہے بمعنی نزدیک ہونے کے یعنی سورج نزدیک آ جائے گا-)

مَنْ حَلَّتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ- جو شخص حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جانے کے بعد سفارش کرے-

حَتّٰی اَكُوْنَ دُوْنَهٗ- میں اس کے آگے ہوں گا-

اُنْفِقُ عَلَیْهَا نَفَقَةَ دُوْنٍ- میں اس کو ادنیٰ درجہ کا خرچہ دیتا ہوں-

اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ- تو لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا ہے، تیرے سوا کوئی چیز ایسی چھپی ہوئی نہیں ہے یا تیرے لگ بھگ بھی کوئی شی نہیں ہے یا تجھ سے کچھ اتر کر کوئی شی نہیں ہے بلکہ ہر شی تجھ سے بہت اتری ہوئی ہے یا تیرے آگے کوئی شی نہیں ہے یا تیرے اوپر کوئی شی نہیں ہے (کیونکہ دُوْن کبھی فَوْق کے معنی میں بھی آتا ہے مگر یہ معنی سیاق حدیث سے چسپاں نہیں ہوتا یعنی اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ- اس لئے کہ جب دُوْنَ کو فَوْقَ کے معنی میں لیں تو تکرار لازم آتی ہے)-

لَیْسَ دُوْنَهٗ مُنْتَهًی- اس کے قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے (یعنی مراتب قرب الٰہی بے نہایت اور بے حد، بے غایت ہیں یا اس کے قرب کی کوئی حد نہیں ہے جہاں تک پہنچو وہاں سے بھی پروردگار وراء الوراء اور بعید ہے یا اس کے سوا کسی اور کی طرف ہماری دعاؤں اور سوالوں کی انتہا نہیں ہے)-

دُوْنَكِ هَایَا اُمَّ خَالِدٍ- لے ام خالد لے (میں نے تجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کے موافق)-

دِیْوَانٌ- وہ کتاب جس میں تنخواہ داروں اور وظیفہ خواروں کے نام ہوتے ہیں اور نامۂ اعمال-

اَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الدَّوَاوِیْنَ عُمَرُ- سب سے پہلے مسلمانوں میں حضرت عمرؓ نے دفتر مقرر کیا (یعنی تنخواہ داروں کا کتابچہ جس میں ان کے نام مندرج کئے اور سالانہ تنخواہ ہر ایک کی اس پر لکھی گئی)-

اِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فِی النِّفَاسِ لَمْ یُنْشَرْ لَهَا دِیْوَانٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ- جب عورت زچگی میں مر جائے تو قیامت کے دن اس کا نامۂ اعمال نہیں کھولا جائے گا (بلکہ بے حساب و کتاب بہشت میں داخل ہو گی کیونکہ وہ شہید ہے)-

اَجَازَ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَأْسِهَا- خلع ہر چیز کے بدل جائز رکھا سوائے عورت کے چونڈے کے یا یہاں تک کہ سر کے چونڈے کے بدل بھی خلع جائز رکھا-

دَوِیَ- بیمار ہونا، کینہ رکھنا-

دَوَاءٌ- بیماری دور کرنے والی چیز اس کی جمع اَدْوِیَةٌ ہے-

مُدَاوَاةٌ- علاج کرنا-

اِدْوَاءٌ- بیمار کرنا-

عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ یُدْوِیْ وَ یُدَاوِیْ- وہ بیمار بھی کرتا ہے علاج بھی کرتا ہے-

كُلُّ دَاءٍ لَّهٗ دَاءٌ- ہر عیب اور ہر بیماری جو لوگوں میں ہوتی ہے وہ اس میں موجود ہے (یعنی وہ مجمع امراض یا عیوب ہے اس کی ہر ایک بیماری سخت درجہ کی ہے- جیسے کہتے ہیں هٰذا الفرس فرس یہ گھوڑا گھوڑا ہے یا هٰذا الكتاب كتاب یہ کتاب البتہ کتاب ہے یا هٰذا التفسیر تفسیر- تفسیر تو یہ تفسیر ہے-)

مترجم:- کہتا ہے یہ حدیث میں نے دَوْءٌ میں بیان کی ہے وہی اس کا اصلی مقام تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع کی متابعت

سے یہاں بھی بیان کر دی اسی طرح ای داء ادوی من البخل اور لاداء ولا خبثۃ اور دب الیکم داء الامم یہ حدیثیں بھی اوپر اسی لفظ میں گزر چکی ہیں۔

اَیُّ دَاءٍ اَدْوٰی مِنَ الْبُخْلِ - بخیلی سے بڑھ کر کون سا عیب ہے (بخیل آدمی میں کتنے بھی ہنر ہوں لیکن کوئی تعریف نہیں کرتا اور سخی میں کتنے ہی عیب ہوں لیکن اس کے کوئی عیب پر نظر نہیں ڈالتا جیسے سعدیؒ نے کہا ہے۔

سخاوت مس عیب را کیمیا است!

سخاوت ہمہ درد ہا را دوا ست!

لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ - اس مال میں کوئی چھپا ہوا عیب یا دغا نہیں ہے۔

اَلْخَمْرُ دَاءٌ لَا دَوَاءٌ - شراب ایک بیماری ہے نہ کہ دواء۔ یہاں بیماری سے مراد گناہ ہے اور عیب۔)

دُبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ - اگلی امتوں کی بیماری تم میں بھی سرایت کر گئی (آہستہ آہستہ گھس آئی' مراد حسد' بغض اور دنیا کی طمع ہے)۔

اِلٰی مَرْعًی وَبِیٍّ وَّ مَشْرَبٍ دَوِیٍّ - وبائی چراگاہ اور بیماری کے پانی کی طرف۔

وَکَانَ قَطَعْنَا اِلَیْکَ مِنْ دَوِیَّةٍ سَرْبَخٍ - اور کتنے بیابان بے آب وگیاہ کشادہ میدان ہم نے آپ کی طرف قطع کئے یعنی ان کو طے کر کے آپ کے پاس آئے۔

دَوٌّ - وہ جنگل جس میں گھاس نہ ہو۔ دَوِیَّةٌ اس کی طرف منسوب ہے۔

فِیْ اَرْضٍ دَوِّیَّةٍ - ایک خشک بے آب وگیاہ زمین میں۔ (ایک روایت میں دَاوِیَةٍ ہے معنی وہی ہیں' ایک واو کو برخلاف قیاس الف سے بدل دیا' جیسے طَیٌّ کے نسبت میں طَائِیٌّ کہتے ہیں)۔

دَوِّیٍّ مَهْلَکَةٍ - ایک ہلاکت کے خشک میدان میں۔

قَدْ لَفَّهَا اللَّیْلُ بِعُصْلُبِیٍّ اَرْوَعَ خَرَّاجٍ مِّنَ الدَّاوِیْ - (یہ حجاج نے اپنے خطبہ میں کہا) رات نے اس کو ایسے مرد کے ساتھ لپیٹ دیا جو تنومند بہادر یا خوب رو جنگلوں میں سے نکلنے والا ہے (یعنی سفر آزمودہ) اور جہاں دیدہ ہے اس کو جنگلوں کا حال خوب معلوم ہے)۔

نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِہٖ - اس کی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے یا بھنبھناہٹ (جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے)۔ ایک روایت میں دُوِیَّ ہے بضمہ دال معنی وہی ہیں۔

بِاَیِّ شَیْءٍ دُوِیَ جُرْحُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَهٗ یَوْمَ اُحُدٍ - آنحضرت ﷺ کے اس زخم کی جو جنگ احد میں آپ کو لگا تھا کیا دوا کی گئی تھی۔

یُدَاوِیْنَ الْجَرْحٰی - (عورتیں آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاد میں جاتیں)۔ زخمیوں کا علاج کرتیں۔ (طیبی نے کہا یعنی اپنے محرم لوگوں کا اور خاوندوں کا یا غیروں کا بھی اس طرح کہ ان کے اعضاء کو ہاتھ نہ لگائیں مگر ضرورت سے (معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت مرد کو غیر محرم عورت کا اسی طرح عورت کو غیر مرد کے جسم کو چھونا درست ہے لان الضرورات تبیح المحذورات' وما جعل علیکم فی الدین من حرج اوریرید اللّٰه بکم الیسر ولا یریدبکم العسر)۔[1]

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ یامَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا جَعَلَ لَهٗ دَوَاءً - اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی ایک دوا نہ رکھی ہو (طیبی نے کہا اس حدیث سے دوا اور علاج کا استحباب نکلتا ہے اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے' ہم کہتے ہیں دوا کرنا بھی تقدیر میں ہے جیسے دعا اور تدبیر تقدیر کے منافی نہیں ہے اور خود شارع نے حکم دیا ہے کہ اگر کافروں سے لڑائی کرو تو لڑائی کے سامان تیار کرو' قلعے اور مورچے بناؤ ہلاکت میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اونٹ کا پاؤں باندھ دے پھر اللہ پر بھروسہ کر البتہ مومن کا یہ اعتقاد ضرور ہے کہ دوا اپنے اثر میں مستقل نہیں ہے بلکہ اللہ کے حکم سے اثر کرتی ہے اگر اس کا

---

[1] ضرورت ممنوع کو مباح کر دیتی ہے۔ اللہ نے تم پر دین میں تنگی نہیں رکھی' اللہ تم سے آسانی کا ارادہ کرتے ہیں اور تنگی کا ارادہ نہیں رکھتے۔ (م)

حکم نہ ہو تو لاکھ دوا کرو کبھی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا مرض بڑھتا جاتا ہے۔ ؎

از قضا سر کنگبین صفرا فزود
روغن بادام خشکی می نمودا

قَدْ مَلَّتْ اَطِبَّاءُ هٰذَا الدَّاءِ الدَّوِيَ - اس سخت بیماری کے علاج کرنے والے تھک گئے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب لوگوں نے ان کی رائے نہ سنی)۔

اِذَا نَزَلَ اِلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ - جب آنحضرت ﷺ پر وحی اترتی تھی تو آپ کے منہ کے پاس شہد کی مکھیوں کی سی آواز سنائی دیتی تھی۔

بابُ الدّال مع الهاء

دَهْدَهَةٌ یا دَهْدَاةٌ یا دِهْدَاءٌ - لڑھکانا۔

فَيَتَدَهْدَى الْحَجَرُ فَيَتْبَعُهٗ فَيَاْخُذُهٗ - پھر پتھر لڑھکتا ہوا چلا جاتا ہے وہ اس کے پیچھے جا کر اس کو پکڑ لیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں دَهْدَيْتُ الْحَجَرَ یا دَهْدَهْتُهٗ - میں نے پتھر لڑھکایا۔

لَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ خَيْرٌ مِنَ الَّذِيْنَ مَاتُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - گبریلا کیڑا جو گوہ وغیرہ لڑھکاتا ہے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے جو جاہلیت کے زمانہ میں (کفر اور شرک پر) مرے۔

كَمَا يُدَهْدِهُ الْجُعَلُ النَّتْنَ بِاَنْفِهٖ - جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے نجاست دھکیلتا ہے۔

دَهْدَاةٌ - چھوٹے اونٹ۔

دُهْدُوَةٌ - وہ جو گبریلا لڑھکاتا ہے جیسے دُهْدُوَةٌ اور دُهْدِيَّةٌ۔

دَهْرٌ - آفت اترنا' لمبا زمانہ - جیسے دِهَارٌ اس کی جمع اَدْهُرٌ اور دُهُوْرٌ اور اَدْهَارٌ ہے۔

لَاتَسُبُّو الدَّهْرَ فَاِنَّ الدَّهْرَ هُوَ اللّٰهُ یا فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ - زمانہ کو برا مت کہو اس لئے کہ زمانہ کو جن جن کاموں کا کرنے والا تم سمجھتے ہو ان کا کرنے والا اللہ ہی ہے (زمانہ کچھ نہیں کر سکتا) تو جب تم زمانہ کو برا کہو گے تو گویا معاذ اللہ، اللہ کو برا کہا۔

عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب ان پر مصیبتیں آتیں زمانہ کی شکایت کرتے' اس کو برا بھلا کہتے ہند اور فارس کے لوگوں کا بھی یہی دستور ہے۔ آسمان کو برا کہتے ہیں کبھی زمانہ کو کبھی ستاروں کو یہ سب بیوقوفی کی باتیں ہیں نہ آسمان کچھ کر سکتا ہے نہ زمانہ نہ ستارے' برائی بھلائی سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک خدا ہے۔

اِبْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَ اَنَا الدَّهْرُ - (بعض نے وَ اَنَا الدَّهْرَ بہ نصب راپڑھا ہے یعنی میں ہمیشہ باقی ہوں) آدم زاد زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کیا کر سکتا ہے میں سب کچھ کرتا ہوں۔ (محیط میں ہے کہ دھر کو بعض نے اللہ کا ایک نام قرار دیا ہے۔ کلیات میں ہے کہ دھر عالم کے امتداد کا نام ہے ابتدائی وجود سے لے کر اس کی انتہا تک اور عادت باقیہ اور مدت حیات کو بھی دھر کہتے ہیں' بعض نے کہا ہزار برس کو اور آفت، حادثہ، غایت اور غلبہ کے معنی بھی آئے ہیں۔ بعض نے کہا دھر کے معنی آبد ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ نے کہا میں نہیں جانتا دھر کیا ہے۔)

وَذٰلِكَ الدَّهْرَ - اور یہ یعنی گناہوں کی مغفرت ہمیشہ ہر ایک فرض نماز سے ہوتی رہتی ہے۔

فَاِنَّ ذَاالدَّهْرَ اَطْوَارٌ دَهَارِيْرٌ - یہ زمانہ نئے نئے رنگ بدلتا رہا ہے (کبھی خوش کبھی رنج)۔ (جوہری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں دَهْرٌ دَهَارِيْرٌ یعنی یہ زمانہ بہت سخت ہے۔ جیسے کہتے ہیں لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ یہ رات بڑی کٹھن ہے یا يَوْمٌ اَيْوَمُ یہ دن بڑا سخت دن ہے۔ زمخشری نے کہا دَهَارِيْرٌ زمانہ کی گردشیں انقلابات' حوادث۔)

لَوْلَا اَنَّ قُرَيْشًا تَقُوْلُ دَهَرَهُ الْجَزَعُ لَفَعَلْتُ - (ابو طالب نے مرتے وقت کہا) اگر قریش کے لوگ یوں نہ کہیں کہ موت کی گھبراہٹ سے یہ ڈر گیا تو میں ایسا کر لیتا (کلمۂ توحید پڑھ لیتا) عرب لوگ کہتے ہیں دَهَرَهٗ جب اس پر کوئی بری بات آن پڑے اور وہ خوف زدہ ہو جائے۔)

مَا ذَاكَ دَهْرُكَ - یہ آپ کی عادت یا آپ کی ہمت

یا آپ کا ارادہ نہیں ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں مَا ذَاکَ دَهْرِیْ یامَا دَهْرِیْ بِکَذَا۔ یعنی میری ہمت اور عزیمت ایسی نہیں ہے۔

فَلا دُهُوْرَةَ الْیَوْمَ عَلٰی حِزْبِ اِبْرَاهِیْمَ۔ اب آج کے دن ابراہیم کے گروہ پر ہلاکت اور تباہی نہیں ہوسکتی (اصل میں دَهْوَرَةٌ کہتے ہیں اکٹھا کر کے ایک گڑھے میں پھینک دینے کو۔ مطلب یہ ہے کہ اب ان کی اولاد تباہ نہیں ہوسکتی بلکہ ان کی حفاظت اور نگہبانی کی جائے گی)۔

لَا اٰتِیْکَ دَهْرَ الدَّاهِرِیْنَ۔ میں تیرے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

دَهَسٌ۔ نرم ہونا اس طرح کہ نہ وہاں ریت ہو نہ خاک۔

دَهَاسَةٌ۔خوش خلقی۔

دَهَاسٌ اور دَهْسَاءُ۔ بڑی سرین والی عورت۔

دَهُوْسٌ۔شیر۔

فَنَزَلَ دَهَاسًا مِّنَ الْاَرْضِ۔ (آنحضرت ﷺ جب حدیبیہ سے لوٹ کر آئے تو) ایک نرم زمین میں اترے (نہایہ میں ہے کہ دَهَاسٌ اور دَهْسٌ وہ زمین جو نرم ہو لیکن ریت کی حد تک نہ پہنچی ہو۔)

لَاحَزْنٌ ضَرِسٌ وَّلَا سَهْلٌ دَهْسٌ۔ نہ تو سخت دشوار گزار ہے اور نہ نرم ملائم ہے۔

دَهَشٌ۔ حیران ہوجانا' بدحواس ہوجانا۔

تَدْهِیْشٌ اور اِدْهَاشٌ۔ حیران کرنا۔ بدحواس کرنا۔

فَدَهِشَتْ اُمُّ اِسْمٰعِیْلَ۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ماں (ہاجرہ) دہشت زدہ بدحواس ہوگئیں۔

دَهْقٌ۔ بھر دینا' زور سے انڈیلنا۔

کَاْسًا دِهَاقًا۔ بھرپور گلاس (عرب لوگ کہتے ہیں اَدْهَقْتُ الْکَاْسَ۔ میں نے گلاس کو پورا بھر دیا)۔

نُطْفَةً دِهَاقًا وَّ عَلَقَةً مُّحَاقًا۔ نطفہ خوب زور سے بہایا ہوا اور خون گھٹا ہوا۔

دَهْقَنَةٌ۔ کسان بنانا۔

فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِیْ اِنَاءٍ مِّنْ فِضَّةٍ۔ (حذیفہ نے پانی مانگا) تو گاؤں کا پٹیل (مقدم) ایک چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ (نہایہ میں ہے کہ دِهْقَانٌ یا دُهْقَانٌ گاؤں کا سردار اور کاشت کاروں کا (کنبوں کا) بڑا۔)

تَدَهْقَنَ الرَّجُلُ۔ گاؤں کا کسان بن گیا۔

دَهْمٌ۔ ڈھانپ لینا' کالا کرنا۔

اِدْهِمَامٌ اور اِدْهِیْمَامٌ۔ کالا ہونا۔

دُهْمٌ۔ خلقت اور مہینہ کی آخری تین راتیں جن کو مُحَاق بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ کالی اور اندھیری ہوتی ہیں۔

اَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ وَّ اَنْتُمُ الدَّهْمُ۔ (جب قرآن کی یہ آیت اتری کہ دوزخ پر انیس فرشتے تعینات ہیں تو ابوجہل کہنے لگا) قریش کے لوگ کیا تم ان سے بسر نہیں آسکتے حالانکہ تم اتنے زیادہ ہو تم میں سے دس آدمی ایک ایک فرشتہ پر غالب نہیں آسکتے) (ارے بیوقوف ہمارے جہان کے لوگوں کو اللہ کا ایک فرشتہ کافی ہے۔ قریش کے مٹھی بھر آدمی کیا کرسکتے ہیں)۔

دَهْمٌ۔ کہتے ہیں جماعت کثیر کو۔

مُحَمَّدٌ فِی الدَّهْمِ بِهٰذَا الْقَوْلِ۔ محمد ﷺ اس جماعت میں ہیں اس ٹیلے پر۔

فَاَدْرَکَهُ الدَّهْمُ عِنْدَ اللَّیْلِ۔ رات کے قریب ان کو ایک جماعت کثیر نے پالیا۔

مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِدَهْمٍ۔ جو شخص مدینہ والوں پر آفت لانا چاہے (ان کو ستانا کسی بڑی مصیبت میں پھنسانا چاہیے)۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّدْهَمَکَ النَّاسُ۔ (ایک شخص عرفات میں لوگوں سے پہلے جا پہنچا اور یوں دعا کرنے لگا) یااللہ تو مجھ کو بخش دے اس سے پہلے کہ لوگ تجھ پر ہجوم کریں (تجھ کو پریشان کردیں)۔ (نہایہ میں ہے کہ دعا میں ایسے الفاظ کا استعمال جائز نہیں ہے مگر کسی شخص کی زبان سے بلا تکلف ایسے الفاظ نکل جائیں تو اور بات ہے کیونکہ سادگی اور لاعلمی پر اللہ تعالیٰ مواخذہ نہیں کرتا وہ بڑا رحیم و کریم بادشاہ ہے

مگر جاننے بوجھنے والوں کو آداب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے- کیا تم نے اس چرواہے کا قصہ نہیں سنا جو محبت کی راہ سے پروردگار سے یوں عرض کر رہا تھا پروردگارا اگر تو کبھی میرے پاس آئے تو میں تجھ کو اچھا اچھا چھاچھ دودھ پلاؤں اپنا کمبل تیرے لئے بچاؤں' تیرے سر کی جوئیں دیکھنے بیٹھوں- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو جھڑکا (کیا واہیات بکتا ہے) تو بارگاہ احدیت سے ان پر عتاب ہوا کہ وہ چرواہا ہماری محبت سے یہ باتیں کر رہا تھا ہم سن رہے تھے تم نے کیوں دخل دیا' بر حال ہر کام میں نیت پر دارو مدار ہے- ایک عورت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرابے کا قرابہ عطر کا لا کر انڈیل دیا' حواریوں نے اس کو جھڑکا اور کہا کہ اگر یہ عطر ہم کو دے دیتی تو ہم بیچ کر کئی دن تک اپنی روٹی اس میں سے چلاتے- حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس نیک بخت نے میری محبت سے ایسا کیا اور تم اس کو جھڑکتے ہو یہ کیا بات ہے- صلوات اللّٰہ و سلامہ علٰی نبینا و علیہ-

لَمْ یَمْنَعْ ضَوْءَ نُوْرِھَا اِدْھِمَامُ سَجْفِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ- اس کے نور کی چمک کو اندھیری رات کا پردہ روک نہ سکا-

رَوْضَۃٌ مُدْھَامَۃٌ- کالی چمن بے انتہا سبز اور شاداب جس کی سبزی سیاہی تک پہنچ گئی-

ثُمَّ فِتْنَۃُ الدُّھَیْمَاءِ- پھر آپ نے ایک تاریک اور اندھیرے فتنے کا ذکر کیا (یعنی فتنہ احلاس کے بعد جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے)-

اَتَتْکُمُ الدُّھَیْمَاءُ تَرْمِیْ بِالرَّضْفِ- تم پر ایک کالی بلا آئی ہے جو گرم جلتے ہوئے پتھر مار رہی ہے- دُھَیْمَاءُ بڑی آفت سخت بلا (یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے- دُھَیْمَاءُ اور دَاھِیَۃٌ دونوں کے معنی آفت اور بلا' کہتے ہیں دُھَیْم ایک اونٹنی کا نام تھا جس پر سات بھائی چڑھ کر لڑنے گئے تھے ساتوں اس لڑائی میں مارے گئے ان کی لاشیں اسی اونٹنی پر لد کر آئیں- اس روز سے یہ مثل ہوگئی ہر آفت کو دھیم کہنے لگے)-

فَرَسٌ اَدْھَمُ- مشکی گھوڑا-

دُھْمٍ بُھْمٍ- کالے مشکی گھوڑوں میں-

فِیْمَا دَھَمَ- اس آفت میں جو مجھ پر آئے-

دُھْمَۃٌ- کالک' اگر سخت کالک ہو تو اس کو جَوْنٌ کہیں گے-

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَدْھَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ- بہتر گھوڑا وہ ہے جو کالا مشکی ہو پیشانی پر اس کی سفیدی ہو اوپر کے ہونٹ میں سفیدی ہو-

وَیَدْھَامُ بِذُرَی الْاٰکَامِ شَجَرُھَا- ٹیلوں کی چوٹیوں پر درخت کالے ہو جائیں (یعنی گہری سبزی کی وجہ سے کالے دکھلائی دیں)-

فَجَاءَ ھُمْ دَھْمٌ- ان کو ایک بڑی اہم خبر آئی-

اَدْھَمُ- کالا اور بیڑی کو بھی کہتے ہیں' جیسے لَاَحْمِلَنَّکَ عَلَی الْاَدْھَمِ- میں تیرے پاؤں میں بیڑی ڈالوں گا-

دَھْمَقَۃٌ- توڑنا' کاٹنا' نرم کرنا' خوشبودار کرنا-

لَوْشِئْتُ اَنْ یُدَھْمَقَ لِیْ لَفَعَلْتُ- (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر میں چاہوں تو عمدہ عمدہ نرم کھانا میرے لئے تیار کیا جائے (مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی برائی کی ہے فرمایا تم نے دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا لئے اس لئے آپ نے سادی اور سخت غذا پر قناعت کی- اسی طرح موٹے جھوٹے کپڑے پر اور دنیا کے عیش و عشرت کو پسند نہیں کیا)-

دَھْنٌ- تیل لگانا' نفاق کرنا' فریب کرنا' نرمی اور ملائمت کرنا' تر کرنا' چکنا کرنا-

مُداھَنَۃٌ- نرمی کرنا' نفاق کرنا' ظاہر داری کرنا' یعنی ظاہر کچھ' باطن کچھ- جیسے اِدْھَانٌ ہے-

دُھْنٌ- تیل-

دِھَانٌ- سرخ نری (لال چمڑا) تلچھٹ' پہلوان' مکان رنگ کا روغن-

دَھْنَاءُ- میدان پٹپر اور ایک مقام کا نام ہے بنی تمیم کے بلاد میں- بیابان-

فَیَخْرُجُوْنَ مِنْہُ کَاَنَّمَا دُھِنُوْا بِالدِّھَانِ- وہ اس میں سے اس طرح نکلیں گے جیسے ان پر تیل ملا گیا-

دِهَانٌ اور اَدْهَانٌ جمع ہے دُهْنٌ کی-

وَ كُنْتُ اِذَا رَاَيْتُهُ كَاَنَّ عَلٰى وَجْهِهِ الدِّهَانُ- میں جب اس کو دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا جیسے اس کے منہ پر تیل ملا گیا ہے-

وَاِلٰى جَانِبِهٖ صُوْرَةٌ تُشْبِهُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ مُدْهَانُ الرَّأْسِ- اس کے ایک طرف ایک مورت تھی جوان کے مشابہ تھی مگر اس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا-

نَشِفَ الْمُدْهُنُ- گڑھا سوکھ گیا- (محیط میں ہے کہ مُدْهُن وہ مقام جہاں پانی جمع ہو یا جس جگہ سیلاب نے گڑھا کر دیا ہو اور تیل کا شیشہ، تیل نکالنے کا آلہ-

كَاَنَ وَجْهَهٗ مُدْهُنَةٌ- گویا آپ کا چہرہ صفائی اور رونق میں مُدْهُنَة تھا (مُدْهُنَةٌ مؤنث ہے مُدْهُنٌ کا اکثر ایسا پانی جو پہاڑ کے گڑھے میں جمع ہوتا ہے بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے یا تیل کی طرح صاف اور چکنا تھا ایک روایت میں مُذْهَنَةٌ ہے ذال معجمہ سے اس کا بیان آگے آئے گا)-

كُلُوا الزَّيْتَ وَ ادَّهِنُوْا بِهٖ- زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ-

وَ يَدَّهِنُوْنَ فِيْهَا- مردار کی ہڈیوں میں تیل رکھتے ہیں (سر اور بدن پر لگانے کے لئے)-

اَلدُّهْنُ لِلْجُمُعَةِ- بفتحہ یا ضمۂ دال- پہلی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جمعہ کی نماز کے لئے تیل لگانا- اور دوسری صورت میں استعمال کا لفظ محذوف ہوگا معنی وہی ہیں کیونکہ دَهْنٌ بفتحہ دال تیل لگانے کو کہتے ہیں اور بضمۂ دال تیل کو کہتے ہیں-

يَدَّهِنُ- تیل لگائے (یعنی سر اور داڑھی کے بالوں میں ان کی پیشانی دور کرے کنگھی کر کے)-

مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ- جو شخص اللہ کی مقرر کی ہوئی سزاؤں میں رعایت کرے یا اللہ کے احکام میں سستی اور ملائمت کرے یعنی امر بامعروف ترک کرے اس کی مثال- (طیبی نے کہا وہ شخص ہے جو قدرت رکھ کر ایسا کرے شرم کی وجہ سے بارین کی پرواہ نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی فریق کی رعایت اور محبت سے-)

فَاَكَلْنَا وَ ادَّهَنَّا- پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور چربی سے اپنا بدن چکنا کیا-

قُلْ لِمَنْ تَمَرَّدَ بِالْعِصْيَانِ وَعَمِلَ بِالْاِدْهَانِ لِيَتَوَقَّعَ عُقُوْبَتِیْ- (اے عیسیٰ) میرے بندوں سے کہہ دے جو شخص شرارت کے ساتھ میری نافرمانی کرے اور ظاہرداری پر عمل کرے (گناہ گاروں اور بدکاروں سے ملاپ رکھے) وہ میرے عذاب کا منتظر ہے-

دُهْنٌ- ایک قبیلہ ہے یمن میں-

اِلَّا دَهْ فَلَا دَهْ- (عرب کی ایک مثل ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اب یہ چیز تجھ کو نہ ملی تو پھر کبھی نہ ملے گی- بعض نے کہا اس کی اصل فارسی ہے-)

دَهْیٌ- کسی کو مکار فریبیہ کہنا-

دَهَاءٌ- مکر و فریب حیلہ تدبیر عقل مند پالیٹشن-

دَاهِيَةٌ- آفت برا کام-

كَانَ رَجُلًا دَاهِيًا- بڑا عقل مند چلتا پرزہ تھا-

كَانَ مِنْ دُهَاةِ الْعَرَبِ- عرب کے حیلہ بازلوگوں میں سے تھا (داؤں کرنے والوں میں)-

دَهِیٌّ- عاقل، فرزانہ، ہوشیار-

دَوَاهِی الدَّهْرِ- زمانہ کی آفتیں بلائیں-

باب الدّال مع اليَاء

دِيْبَاجٌ- اوپر گزر چکا ہے باب الدال مع الباء میں-

دِيَاثَةٌ- نرمی، زبان میں التوا-

تَدْيِيْثٌ- نرم کرنا، ذلیل کرنا-

وَدُيِّثَ بِالصِّغَارِ- حقیر سمجھ کر ذلیل کیا گیا-

بَعِيْرٌ مُدَيَّثٌ- وہ اونٹ جو محنت لے کر نرم کیا گیا ہو- اس کی شرارت جاتی رہی ہو-

فَاَتَاهُ رَجُلٌ فِيْهِ كَالدِّيَاثَةِ وَاللَّخْلَخَةِ نِيَّةٌ- ایک شخص ان کے پاس آیا جس کی زبان پیچیدہ اور گویائی کم تھی-

تَحْرُمُ الْجَنَّةُ عَلَى الدَّيُّوْثِ- دیوث پر بہشت حرام

ہے (دیوث وہ شخص جو بے غیرت ہو اپنی عورت کے پاس غیر مردوں کا آنا گوارا کرے)-

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ دَيُّوْثٌ یا لَایَجِدُرِیْحَ الْجَنَّةِ دَيُّوْثٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الدَّيُّوْثُ قَالَ الَّذِیْ تَزْنِیْ اِمْرَأَتُهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهَا - دیوث بہشت میں نہیں جائے گا یا بہشت کی بو نہیں سونگھے گا - لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) دیوث کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کی عورت حرام کاری کرتی ہو اور اس کو معلوم ہو (وہ اس کا کچھ تدارک نہ کرے) (مجمع البحرین میں ہے کِشْخَان اور قَرْنَان بھی دیوث کو کہتے ہیں - بعض نے کہا دیوث وہ ہے جو غیر مرد کو اپنی عورت کے پاس آنے دے اور کشخان وہ ہے جو اپنی بہنوں پر غیر مردوں کو آنے دے اور قرنان وہ ہے جو اپنی بیٹیوں پر غیر مردوں کو آنے دے-)

دَيْجُوْرٌ - تاریکی-

تَغْرِيْدُ ذَوَاتِ الْمَنْطِقِ فِیْ دَيَاجِيْرِ الْاَوْكَارِ - بولنے والے جانوروں کا گانا گھونسلوں کے اندھیروں میں - دَيَاجِيْر جمع ہے دَيْجُوْر کی-

دَيْخ - مغلوب کرنا' تابع کرنا' جیسے دَوْخ - (بعض نے کہا دَيْخ کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے مگر تَدْوِيْخ کو تَدْيِيْخ کر لیا واو کو یا سے بدل دیا اسی سے ہے یہ حدیث فَفَنَّخَ الْكَفَرَةَ وَ دَيَّخَهَا - کافروں کو مغلوب کیا اور ان کو ذلیل کیا (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں فرمایا) - بعض نے کہا دَيْخ اور دَوْخ کے معنی ایک ہی ہیں یعنی مغلوب کیا مسخر کیا)-

بَعْدَ اَنْ يُدَيِّخَهُمُ الْاَسْرُ - قید کی ذلت اٹھانے کے بعد - (بعض نے يُذَيِّخَهُمْ ذال معجمہ سے روایت کیا ہے)-

دَيْدَنٌ یا دَيْدَانٌ یا دِيْنٌ - عادت اور طریقہ اور خصلت-

فَوَجَدْتُهَا وَ دَيْدَانُهَا اَنْ تَقُوْلَ ذٰلِكَ - میں نے اس کو پایا اس کی عادت تھی یہ کہنے کی-

دَازِیْ - ایک دانہ ہے جس کو نبیذ میں ڈالتے ہیں جلدی نشہ آنے کے لئے-

مَنَعْتُهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوا الدَّازِیْ - میں نے ان کو دازی بیچنے سے منع کیا - (محیط میں ہے دازی فاسقوں کی شراب)-

دَيْرٌ - نصاریٰ کا عبادت خانہ جس کو بستی سے دور بناتے ہیں اس میں ان کے درویش رہا کرتے ہیں اس کی جمع اَدْيَارٌ ہے-

يَاْوِیْ اِلٰی دَيْرِهٖ - اپنی دیر میں ٹھکانا لیتا ہے-

دَيْرَانِیْ - دیر والا-

دَيْسٌ - چھاتی-

دِيَاسَةٌ - کوٹنا' روندنا' اجوف واوی ہے جو دَوْسٌ میں گزر چکا ہے اس کی ماضی مجہول دِيْسَ آئے گی - صاحب مجمع نے اس کو اس باب میں بے کار ذکر کیا ہے)-

دَيْفٌ - ملانا' خلط کرنا - (بعض نے کہا یہ اصل میں دَوْفٌ تھا جو اوپر گزر چکا)-

وَتَدِيْفُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ - تم اس میں قطیعا ملاتے ہو (جو ایک قسم کی کھجور ہے)-

دِيْكٌ - مرغا اس کی جمع دُيُوْكٌ اور اَدْيَاكٌ اور دِيَكَةٌ ہے-

اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ - جب تم مرغ کی بانگ سنو (تو دعا کرو قبول ہونے کی امید ہے کیونکہ مرغا فرشتوں کو دیکھ کر آواز کرتا ہے - طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے اور ان سے برکت لینا درست ہے اور مرغا اپنی آواز کے لحاظ سے ذاکرین خدا کی طرف بہ نسبت دوسرے حیوانات کے زیادہ قریب ہے اور گدھے کی آواز سب جانوروں کی آواز میں بری ہے تو وہ ان لوگوں سے زیادہ قریب ہے جو اللہ کی رحمت سے دور ہیں اسی لئے گدھے کی آواز سن کر اعوذ باللہ پڑھنا وارد ہوا ہے - مجمع البحرین میں کعب احبار سے منقول ہے کہ مرغا یہ کہتا ہے اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَا غَافِلُوْنَ - ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ بصورت سفید مرغ ہے جس کے پنکھ زمرد اور موتی اور یاقوت سے آراستہ ہیں اس کا ایک بازو مشرق میں ہے ایک مغرب میں اور اس کا سر عرش کے نیچے ہے اور پاؤں ہوا میں وہ ہر سحر کو اذان دیتا ہے اور آسمان اور زمین والے وہ آواز سنتے

ہیں-)

لَاتَسُبُّوا الدِّیْکَ فَاِنَّهٗ یُوْقِظُ لِلصَّلٰوۃِ- مرغ کو برا مت کہو وہ نماز کے لئے جگاتا ہے-

اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَلَکاً دِیْکًا اَبْیَضَ - اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ سفید مرغ کی صورت پر ہے (اخیر حدیث تک جو ابھی گزری-)

دِیْکُ الْجِنِّ - ایک جانور ہے جو باغوں میں ہوتا ہے اس کو ابوالیقظان بھی کہتے ہیں اور محمد بن عبدالسلم شاعر کا لقب تھا جو شعرائے عباسیہ میں سے تھا اس نے امام حسین علیہ السلام کے کئی مرثیے تصنیف کئے ہیں-

دِیْمَۃٌ- جو پانی یکساں برسے جائے (یہ لفظ اصل میں اجوف واوی ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے دَوْمٌ میں)-

کَانَ عَمَلُهٗ دِیْمَۃً- (حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا آنحضرت ﷺ کے عمل کا کیا حال تھا؟ انھوں نے کہا) آپ کا عمل دائمی تھا (یعنی اس کو ہمیشہ کیا کرتے)-

اِنَّهَا لَاتِیَتُکُمْ دِیَمًا - یہ فتنے تم پر برابر آتے رہیں گے زمین کو بھردیں گے- دِیَمٌ جمع ہے دِیْمَۃٌ کی-

وَ دَیْمُوْمَۃٍ سَرُدَحٍ - ایسا دور دراز جنگل جس میں ہمیشہ آدمی چلتا رہے تو یہ فَعْلُوْلَۃٌ ہے- دَوَام سے بعض نے کہا یہ فَیْعُوْلَۃٌ ہے دَمَمْتُ الْقِدْرَ سے' میں نے ہانڈی پر راکھ مل دی- مطلب یہ ہے کہ وہ جنگل بھول بھلیاں ہے اس میں چلنے والے کو کوئی نشان ہی نہیں ملتا-

دِیْمَاسٌ - اوپر دَمْسٌ میں گزر چکا ہے-

دِیْنٌ - حساب' بدلہ' حکومت' سیرت' سلطنت' عبادت' اطاعت' توحید' تدبیر' عادت' (محیط میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ الرَّجُلُ - عزت والا ہوا' ذلیل ہوا' اطاعت کی' نافرمانی کی' بری یا اچھی بات عادت کر لی' بیمار ہوا)-

دَانَ فُلَانًا - اس کی خدمت کی' اس کے ساتھ احسان کیا اس پر حکومت کی-

دَیْنٌ -قرض دینا-

دَائِنٌ -قرض خواہ-

مَدْیُوْنٌ -قرض دار- جیسے مَدِیْنٌ ہے- اللہ تعالیٰ کا ایک نام دَیَّانٌ بھی ہے- یعنی بدلہ دینے والا' قہار' حاکم قاضی- (عرب لوگ کہتے ہیں دِنْتُهُمْ فَدَانُوْا- میں نے ان پر غلبہ کیا پھر وہ میرے مطیع ہو گئے-

یَاسَیِّدَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ- (یہ اعشی نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا) لوگوں کے سردار' عرب کو مغلوب کرنے والے' ان کو مسخر اور تابعدار کرنے والے-

اُرِیْدُ مِنْ قُرَیْشٍ کَلِمَۃً تَدِیْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ- میں قریش سے ایک کلمہ کا طالب ہوں (یعنی وہ یہ کلمہ کہیں لا الٰه الّا اللّٰه) جس کی وجہ سے سارے عرب لوگ ان کے تابعدار بن جائیں گے (یہ آنحضرت ﷺ نے ابوطالب سے فرمایا)-

کَانَ عَلِیٌّ دَیَّانَ هٰذِهِ الْاُمَّۃِ - حضرت علیؓ اس امت کے حاکم اور سردار تھے-

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَابَعْدَ الْمَوْتِ- عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کرے (اس پر غالب آئے' گناہوں سے بچا رہے) اور جو کام مرنے کے بعد کام آتے ہیں ان کو کرے (یعنی نیک کام)-

کَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلٰی دِیْنِ قَوْمِهٖ- آنحضرت ﷺ نبوت سے پہلے اپنی قوم قریش کے دین پر تھے- (اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ معاذ اللہ آپ شرک کرتے تھے کیونکہ پیغمبروں سے شرک صادر نہیں ہوتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ دین کے نیک کام اپنی قوم یا قریش کے رسم و رواج کے موافق کیا کرتے- مثلاً حج' طواف' ختنہ' صدقہ وغیرہ- بعض نے کہا یہاں دین سے عادات اور اخلاق مراد ہیں یعنی قریش اخلاق رکھتے تھے جیسے شجاعت سخاوت مہمان پروری وغیرہ) کَالْقُرَیْشُ وَمَنْ دَانَ بِدِیْنِهِمْ -قریش اور جو لوگ ان کے دین پر تھے-

وَمَا یُدَانُ اللّٰهُ بِهٖ - اور دین کی ان چیزوں کا بیان جن سے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے-

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهِ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ- میں تیرا دین اور تیری امانت (جن کو تو اپنے وطن میں چھوڑے جاتا ہے مثلاً

اہل وعیال مال اسباب وغیرہ) اللہ کے سپرد کرتا ہوں (سفر میں آدمی کو محنت اور مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور کبھی دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس دعا سے یہ مقصود ہے کہ اللہ تیرا دین محفوظ رکھے اور تجھ کو ایمان پر قائم رکھے اور عبادات بجا لانے کی توفیق دے اور وطن میں جو تیرے اہل وعیال اسباب اور مال ہیں وہ سب اللہ کی امان میں محفوظ رہیں)۔

یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ مُرُوْقَ السَّھْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ- یہ خارجی لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا- خطابی نے کہا مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ خوارج باوجود یہ کہ گمراہ ہیں مگر مسلمانوں کے ایک فریق ہیں' ان سے نکاح کرنا اور ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور ان کی گواہی قبول ہے اور حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا کفر سے تو وہ بھاگے ہیں' انھوں نے تو کفر میں یہاں تک مبالغہ کیا ہے کہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو بھی کافر کہتے ہیں پھر لوگوں نے کہا کیا منافق ہیں؟ آپ نے فرمایا منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں وہ تو صبح اور شام اللہ کی یاد میں مصروف رہتے ہیں- لوگوں نے عرض کیا پھر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ فتنے میں پڑ گئے اور اندھے بہرے بن گئے' ان کو حق بات نہیں سوجھتی- دوسری روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کے ساتھیوں کو فرمایا ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے مخالف بن گئے اور ہم پر سرکشی کرنے لگے)۔

مترجم: - کہتا ہے کہ اہل حدیث نے خوارج اور روافض وغیرہ اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کی اور اس لئے ان کے پیچھے نماز میں اقتدا صحیح رکھی ہے گو بہتر یہ ہے کہ امام متقی' متورع اور خوش اعتقاد متبع سنت ہو جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اچھے لوگوں کو اپنا امام کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے بیچ میں ایلچی ہیں مگر جو لوگ اصول اور ضروریات دین کے منکر ہوں مثلاً حشر اجساد یا ملائکہ یا نبوت یا بہشت یا دوزخ یا وجود جن یا آسمان اور شیطان کے یا اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہوں یا کسی قطعی فرض کا انکار کرتے ہیں مثلاً نماز روزے وغیرہ کا یا کسی قطعی حرام کو حلال جانتے ہوں مثلاً شراب یا زنا کو وہ بالاتفاق کافر ہیں اور ایسے لوگوں کی اقتدا صحیح نہیں ہے اور سلف سے یہ ثابت ہے کہ انھوں نے جن لوگوں کو کافر سمجھا ان کی اقتدا صحیح نہیں رکھی- امام ابو عبداللہ بخاریؒ نے عبداللہ بن اویس سے نقل کیا ان سے کسی نے پوچھا کیا جہمی کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ انھوں نے کہا جہمی کے پیچھے کون نماز پڑھے گا- علی بن مدینی نے کہا کہ جہمی کے پیچھے نماز پڑھوں تو ایسا ہے جیسے یہودی یا نصرانی کے پیچھے اور تعجب ہے اس شخص سے جو کہتا ہے کہ ہر مدعی اسلام کے پیچھے اقتدا درست ہے گو وہ کفر کا اعتقاد رکھتا ہو اور دلیل لیتا ہے اس حدیث سے **بنی الاسلام علٰی خمس شهادة ان لا اله الا الله** اخیر تک- ہم کہتے ہیں کہ ایسی حدیثیں بہت سی وارد ہیں جن میں دین کی بعض باتوں کو بیان کیا ہے بعض باتوں سے سکوت کیا ہے جن کی ضرورت دوسری حدیثوں یا آیتوں سے ثابت ہے مثلاً ایک حدیث میں یوں ہے **من قال لا اله الا الله دخل الجنّة** اب اگر کوئی زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ لے اور شرک کے کام کرتا رہے شدوں اور قبروں کی پرستش کرے انبیاء اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر وجود ملائکہ و سماوات و جن و شیاطین کا منکر ہو تو کیا وہ بہشتی ہوگا! ہرگز نہیں کیونکہ دوسری حدیثوں اور آیتوں سے اس کا دوزخی اور کافر ہونا ثابت ہوتا ہے' اسی حدیث کے موافق جو اس شخص نے بیان کی ہے اگر کوئی ان پانچوں باتوں پر عمل پیرا ہو لیکن حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی نبوت کا منکر ہو یا فرشتوں یا حشر نشر کا انکار کرتا ہو یا زنا یا شراب کو حلال جانتا ہو تو کیا وہ مسلمان ہوگا! اس زمانہ میں یہ عجیب بلا پھیل گئی ہے کہ ہر ایک خود رائے اپنی خود رائی پر نازاں اور ایک آدھ حدیث کو لے کر دوسری حدیثوں کو بالکل چھوڑ دیتا ہے اور سلف صالحین کے اتفاق کے خلاف ایک نیا مسلک اختیار کرتا ہے ایسی آزادی سے اللہ کی پناہ اسی طرح ایسی تقلید سے جس میں اللہ اور رسول کا قول چھوڑ کر پیر مرشد یا امام کی رائے پر جما رہے دونوں شیطانی اغوا ہیں- اللّٰھم ثبتنا علٰی صراطک المستقیم-

اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْنِيُ لِلْجَمَّاءِ مِنْ ذَاتِ الْقَرْنِ- اللہ

تعالیٰ بے سینگ والی بکری کا بدلہ (قیامت کے دن) سینگ والی سے لے گا (پھر حساب وکتاب کے بعد جانور سب خاک ہو جائیں گے اور آدمی اور جن بہشت یا دوزخ میں بھیجے جائیں گے)۔

لَاتَسُبُّوا السُّلْطٰنَ فَاِنْ کَانَ لَابُدَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ دِنْهُمْ کَمَا یَدِیْنُوْنَنَا - بادشاہ وقت کو (جو اہل اسلام میں سے ہو) برا مت کہو اگر ایسی ہی لاچاری ہو اور ضرورت آن پڑے (مثلاً وہ سخت ظلم کرے کسی کو ناحق ستائے) تو یوں کہو یا اللہ تو اس کو ایسا ہی بدلہ دے جس طرح وہ ہمارے ساتھ سلوک کرتا ہے۔

اِنَّ فُلَانًا یَدِیْنُ وَلَا مَالَ لَهٗ - فلاں شخص قرض لیتا ہے اور اس کے پاس (قرض ادا کرنے کے لئے) کوئی جائداد نہیں ہے (عرب لوگ کہتے ہیں دَانَ وَاسْتَدَانَ وَادَّانَ - تینوں کے معنی قرض لیا۔)

اَدَانَ - قرض ادا کر دیا۔

فَادَّانَ مُعْرِضًا - قرض تو لیا لیکن ادا کرنے کی کوئی فکر نہ کی یا جس نے اس سے کہا قرض مت لے اس کی بات کا خیال نہ کیا یا لوگوں کو ستانے کی نیت سے ان کا مال ہضم کر جانے کی نیت سے قرض لیا۔

فَاَصْبَحَ قَدْ دِیْنَ بِهٖ - پھر قرضوں نے اس کو گھیر لیا (چار طرف سے قرضوں کا ہجوم ہوا)۔

ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُمْ مِنْهُمُ الْمِدْیَانُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ - تین آدمیوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے ان میں سے ایک اس شخص کو بیان فرمایا جو قرضوں میں ڈوبا ہوا ہو۔ (بہت قرض دار ہو) مگر ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو (یہ نہیں کہ ہضم کرنے کی لوگوں کا مال کھا جانے کی)۔

اَلدَّیْنُ بَیْنَ یَدَیِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْعُشْرُ بَیْنَ یَدَیِ الدَّیْنِ فِی الزَّرْعِ وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ - قرضہ سونے چاندی کو ترکہ میں دینے سے پہلے ادا کیا جائے گا (یعنی میت کے مال میں سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا پھر جو بچے گا وہ وارثوں کو ملے گا اور زکوٰۃ قرضہ سے پہلے وصول کر لی جائے گی - کھیت اور اونٹ گائے بیل بکریوں میں)۔

لَایَجْمَعُهُمْ دِیْوَانُ حَافِظٍ - کوئی محافظت کرنے والا دفتر ان کو اکٹھا نہیں کرتا۔

دِیْوَانٌ - وہ کتابچہ جس میں تنخواہ داروں اور مجاہدین کے نام اور ہر ایک کی ماہانہ یا ششماہی یا سالانہ تنخواہیں لکھی جاتی ہیں سب سے پہلے یہ کتابچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بنوایا تھا۔

اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ - قیامت میں تین قسم کے دفتر یعنی نامۂ اعمال ہوں گے۔

دِیْوَانٌ لَایَعْبَأُ اللّٰهُ - ایک وہ دفتر ہوگا جس کی اللہ تعالےٰ پرواہ نہ کرے گا (یعنی حقوق اللہ کا کیونکہ وہ کریم و رحیم ہے اپنے حقوق مومن کو معاف کر دے گا لیکن حقوق العباد سے پیچھا چھڑانا مشکل ہے جب تک اس کا بدلہ نہ لیا جائے یا صاحب حق کو اللہ تعالےٰ راضی نہ کر دے وہ اپنا حق معاف کر دے۔ کہتے ہیں کسریٰ بادشاہ ایران نے اپنے منشیوں کو جھانکا دیکھا تو اپنے میں آپ حساب کر رہے ہیں' کہنے لگا یہ دیوانے ہیں اس روز سے دفتر کا نام دیوان ہو گیا)۔

حَافِظٌ یُرِیْدُ الدِّیْوَانَ - حافظ سے مراد دیوان ہے۔

فَمُحُوْا مِنَ الدِّیْوَانَ - ان کا نام دفتر سے نکال دیا گیا۔

اِلَّا وَهُمَا یَدِیْنَانِ دِیْنًا - مگر وہ اسلام کا دین لکھتے تھے (یعنی جب سے مجھ کو ہوش آیا میں نے ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا)۔

نَهٰی عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ دَیْنًا - سونے چاندی کو سونے چاندی کے بدل ادھار کے طور پر بیچنے سے منع فرمایا (بلکہ دونوں طرف نقد انقد ہونا چاہئیے اس کو فقہا بیع صرف کہتے ہیں)۔

اَحَبُّ الدِّیْنِ مَا دَاوَمَ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ - بہتر عبادت وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے (یعنی جس کو ہمیشہ بجالائے گو وہ تھوڑی ہو)۔

جَعَلَ ذٰلِکَ فِیْ دِیْنِهٖ - اپنے دین میں اس کو کرے (یعنی فیما بینہ وبین اللہ اور اللہ کے سپرد کرے)۔

اَنَا الدَّیَّانُ - میں لوگوں کے اعمال کا بدلہ دینے والا ہوں-

اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ - ہمارا قرض ادا کردے (یہاں قرض سے تمام حقوق العباد مراد ہیں کسی قسم کے حقوق ہوں)-

فَلَمْ یَزَلْ یَدَّانُ - برابر قرض لیتا رہا-

اِلَّا الدَّیْنَ - (شہید کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے) مگر قرضہ (یعنی حقوق العباد جن کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو اگر ادا کرنے کی نیت ہو تو ان کی مغفرت کی بھی امید ہے اللہ تعالیٰ صاحب حق کو راضی کرلے گا وہ اپنا حق معاف کردے گا)-

یَوْمُ الدِّیْنِ - بدلہ کا دن یعنی قیامت کا-

اَدَنْتُهٗ اور دَایَنْتُهٗ - میں نے ایک میعاد مقرر کر کے ادھار اس کے ہاتھ بیچ دیا-

اَدَنْتُ مِنْهُ - میں نے ایک مدت پر اس سے خریدا-

دَانَ نَفْسَهٗ - اپنے آپ کو ذلیل کیا-

کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ - جیسا تو کرے گا ویسا بدلہ پائے گا- (کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر اترا تھا، ہوا یہ تھا کہ ایک مرد زبردستی ایک عورت سے فعل شنیعہ کیا کرتا آخر عورت نے تنگ آ کر کہا تو جب میرے پاس آئے گا تیری عورت کے پاس دوسرا مرد جائے گا یہ سن کر وہ اپنی عورت کے پاس گیا وہاں ایک غیر مرد کو پایا اس کو پکڑ کر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس لایا اور اپنا قصہ کہہ سنایا اس وقت حضرت داؤدؑ پر وحی آئی اس شخص سے کہہ دو کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ - یعنی تو جیسا سلوک لوگوں سے کرے گا لوگ بھی ایسا ہی سلوک تجھ سے کریں گے)-

اَلْعِلْمُ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ - علم (یعنی شریعت کا علم) دین ہے تو سمجھ لو کس سے تم اپنا دین حاصل کرتے ہو (یعنی صالح اور حق پرست متبع سنت سے علم دین حاصل کرو نہ کہ بدعتیوں اور فاسقوں سے)-

نَشَدْتُکَ بِالسَّبْتِ الدَّیَّانِ - (یہ حضرت علیؓ نے ایک یہودی سے کہا) میں تجھ کو ہفتہ کے دن کی قسم دیتا ہوں جو فیصلہ کرنے والا ہے-

اَوْصٰی لِمَدْیَانِهٖ - ایک یہودی نے اپنے دین پر چلنے والوں کو وصیت کی (یعنی اپنے پیرووں کو)-

مَدْیَنُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ - نے حضرت لوطؑ کی بیٹی سے نکاح کیا ان کی اولاد بہت بڑھی یہاں تک کہ مدین ایک قوم ہوگئی انہی کی طرف حضرت شعیبؑ بھیجے گئے تھے-

دِیْنُوْا فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ اَهْلِ الْبَاطِلِ اِذَا جَالَسْتُمُوْهُمْ - جب تم اہل باطل مخالفین کے ساتھ بیٹھو تو برابر کا بدلہ کرو (یعنی زیادتی اور سختی گفتگو میں نہ کرو)-

دِیْنَارٌ - عرب کی اشرف ایک مثقال سونے کی جو آنحضرتؐ کے عہد میں رائج تھی، اس کی اصل دِنَّارٌ تھی (اس کے بیان کرنے کا یہ محل نہ تھا مگر صاحب مجمع نے یہی بیان کیا ہے، کہتے ہیں کہ دینا کا وزن ۴۸ جو کا تھا-)

دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ - جو دینار تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور جو دینار تو کسی بردے کو آزاد کرانے میں خرچ کرے-

لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ - بندۂ زر اور بندۂ نقرہ پر لعنت (جس کو اللہ تعالیٰ کا کچھ ڈر نہ ہو رات دن شکم پروری اور روپیہ اکٹھا کرنے میں مصروف رہے حلال حرام کی قید اٹھادے)-

دِیْنَوَرٌ - ایک بستی ہے بغداد اور ہمدان کے درمیان-

❀ ❀ ❀

الشیخ وحید عبدالسلام بالی کی
جنات، شیاطین اور جادو کے موضوع پر لکھی مشہور زمانہ کتاب
"وقایۃ الإنسان من الجن والشیطان" کا اُردو ترجمہ
جنات اور جادو کا توڑ
(قرآن وسنت کی روشنی میں)
الحمدللہ اس مشہور ترین کتاب میں قرآن الکریم اور احادیث نبویؐ کے دلائل کے ساتھ درج ذیل امور (عنوانات) کو واضح کیا گیا ہے۔
باب اول: جنات حقیقت ہیں کوئی خیالی چیز نہیں۔ ایمان بالغیب کی اہمیت۔ جنات کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ اگر جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں تو ان کے کافروں کو آگ سے عذاب کیسے ہوگا؟ جنات کی اقسام' جنات کی رہائش' جنات کی غذاء' جنات انسانوں سے ڈرتے ہیں؟ کیا جنات کی شادی ہوتی ہے اور ان سے اولاد ہوتی ہے؟ حیوانات شیطان کو دیکھتے ہیں؟ جنات کے لیے ذبح کرنا شرک ہے۔ گھر سے جنات کو کیسے نکالا جائے؟ کیا جنات لوگوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں؟
باب دوم: حقیقت مرگی اور اس کا علاج۔ جنات انسانوں میں کیسے داخل ہوتے ہیں اور کہاں ٹھہرتے ہیں' انسانی جسم میں جن کے داخلے کی علامات' جن کے داخلے کی اقسام' معالج کے اوصاف' علاج کی مرحلہ وار تفصیل۔ آپ غیر مسلم جن سے کیسے معاملات طے کریں؟ معالج کے لیے ضروری ہدایات' مرگی سے بچنے کے لیے چند نصیحتیں۔
باب سوم: جادو۔ جادو کی تعریف۔ جادو کی تعلیم وتعلم' جادو کی اقسام' جدائی ڈالنے والے جادو کی علامات' جادو کا علاج' (محبت کا جادو) کی علامات اور اسباب' جادو کی جائز قسم' نظر بندی کا جادو اور اس کی علامات' نظر بندی کے جادو کا علاج' شادی میں رکاوٹ ڈالنے کا جادو اور اس کی علامات' جادوئی رکاوٹوں کا علاج اور اس کے متعلق اہم نکات' قرآنی معالج میں شرائط' جادو کے مقام کی تلاش۔
باب چہارم: یہ باب شیطان کے تعارف' شیطان کے جال اور انسانوں میں اس کے داخلے کے بارے میں ہے۔
باب پنجم: لوگوں کے دل فسادزدہ کرنے کے لیے شیطان کے داخلی راستے کون سے ہیں؟
باب ششم: شیطان کے بچاؤ کی تدابیر۔ یہ آخری باب ان اذکار مسنونہ سے مزین ہے جن سے ہر مسلمان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ کتاب آپ کے شہر کے ہر اسلامی کتب خانے میں دستیاب ہے۔ صرف 90 روپے میں بذریعہ منی آرڈر درج ذیل ایڈریس سے منگوا کر گھر بیٹھے یہ کتاب پڑھیے۔
یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel:042-7321865 Mob: 0333-4229127

صحیح
مسلم
شریف
مع مختصر شرح نووی مترجم
ترجمہ: علامہ وحید الزمان
7422 احادیث نبوی ﷺ کا روح پرور ذخیرہ۔
کتاب اللہ اور صحیح بخاری شریف کے بعد روئے زمین پر سب سے زیادہ مستند اور صحیح ترین کتاب مسلم شریف تسلیم کی گئی ہے۔ جس کو امام مسلم بن الحجاج ؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ کے مجموعہ سے انتخاب فرما کر مرتب کیا ہے۔
اس ایمان افروز کتاب میں ایک کالم میں عربی بمع اعراب اور اس کے مقابل کالم میں اردو زبان میں سلیس ترجمہ از علامہ وحید الزماں کے ساتھ نیچے اس کتاب کی مفصل شرح از امام نوویؒ درج کی گئی ہے۔
صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح النوویؒ کا زیر نظر ایڈیشن نئی کمپوزنگ اور جدت کے ساتھ درج ذیل طباعتی خوبیوں سے مزّین کیا گیا ہے۔
تمام احادیث کو جدید اردو کمپیوٹر کمپوزنگ سے آراستہ کیا گیا ہے اور راویٔ حدیث کے بعد متن حدیث میں سے فرمانِ رسولؐ الگ فونٹ (سٹائل) میں لکھا گیا ہے تا کہ قاریٔ حدیث کے لیے فرمانِ رسولؐ کے الفاظ نمایاں نظر آئیں۔
تمام احادیث کی نئے سرے سے نمبرنگ کی گئی ہے تا کہ قارئین کو دیگر کسی اردو کتاب سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو اس سلسلہ میں جو نمبرنگ عالمی معیار کے مطابق رائج ہے اسی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔
اردو زبان میں شائع شدہ دیگر تراجم میں بعض احادیث سرے سے موجود ہی نہ تھی عربی کے پرانے اصل نسخہ سے اُن احادیث کا ترجمہ بھی کروا دیا گیا ہے الحمدُللہ اب اس نسخہ میں مکمل احادیث شامل ہیں۔
عربی اعراب کی درستی کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر اردو زبان کے پرانے الفاظ کو جدید الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے۔
انشاء اللہ العزیز یہ خوبیاں قارئینِ کرام کو کتاب کے نفس مضمون کو آسانی اور خوبصورتی سے پڑھ کر، سمجھ کر، عمل کرنے میں معاون ثابت ہونگی۔
یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔
ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Tel:042-7321865 Mob: 0333-4229127